طلسماتی دنیا

دیوبند

مدیر اعلی

فضیلۃ الشیخ

حسن الهاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

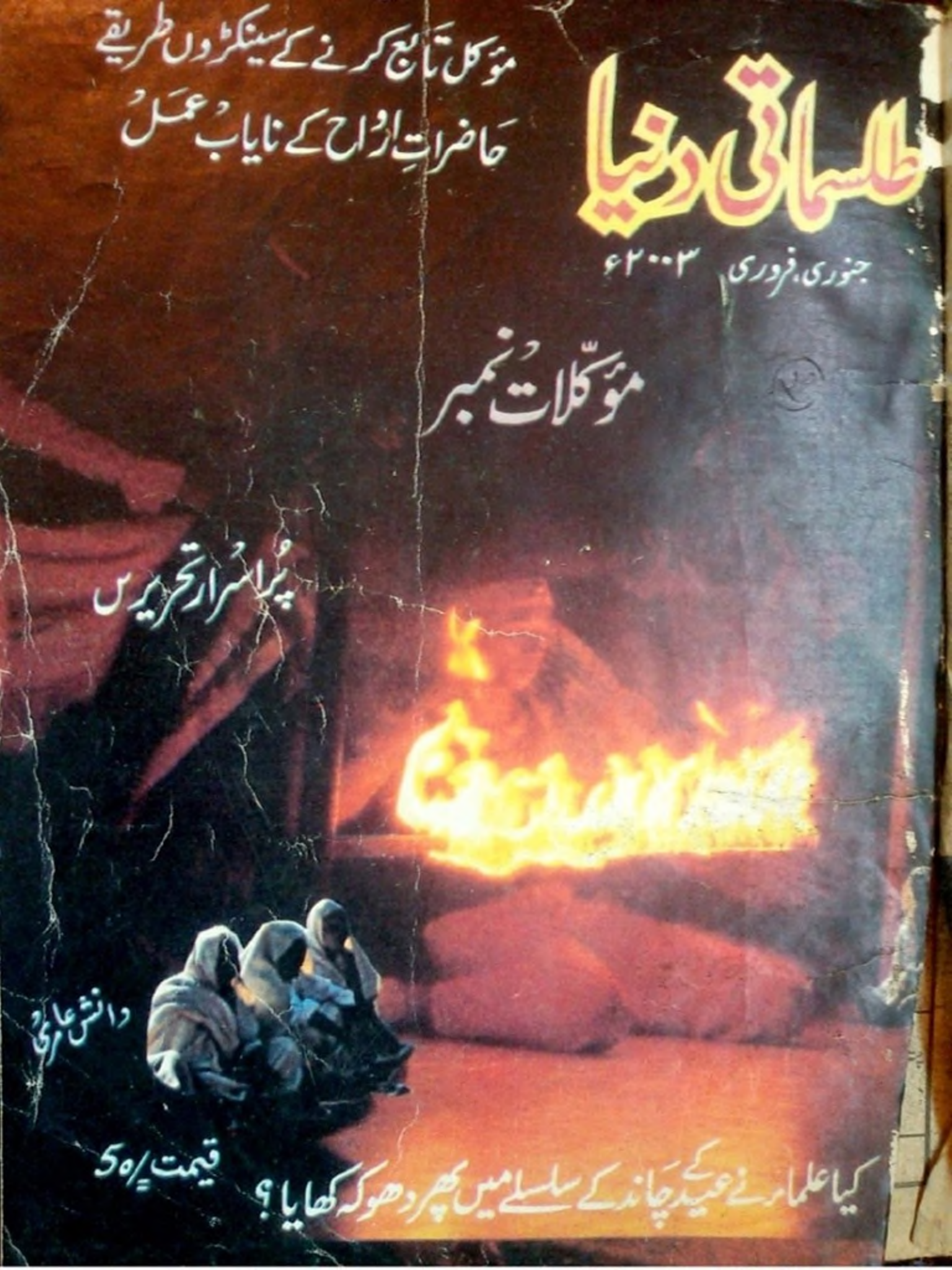
ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا


موکل تابع کرنے کے سینکڑوں طریقے
حاضراتِ ارواح کے نایاب عمل
طلسماتی دنیا
جنوری، فروری ۲۰۰۳ء
موکلات نمبر
پُراسرار تحریریں
دانش عامری
قیمت ۵۰/-
کیا علماء نے عید کے چاند کے سلسلے میں پھر دھوکہ کھایا؟

جلد نمبر ۱۰ — شمارہ نمبر ۱،۲

جنوری، فروری ۲۰۰۳ء

فی شمارہ بیس روپے

سالانہ زرتعاون

۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

چار سو روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

مؤکلات نمبر پچاس روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ 6 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے

سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں

7 ہزار روپے

لائف ممبری پاکستان میں

15 ہزار روپے انڈین

لائف ممبری غیر ممالک میں

25 ہزار روپے انڈین

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر: حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

فون نمبر ــــــــ 222682

معاون ایڈیٹر:۔

نازیہ مریم ہاشمی

منیجر:۔ ابوسفیان عثمانی

فون نمبر گھر ــــــــ 224455

سرپرست:۔ الحاج حضرت مولانا سید جلیل حسین میاں صاحب مدظلہ العالی

نگراں:۔ عمر فاروق عثمانی

خصوصی معاون:۔ عالی جناب سیٹھ ظہور قریشی

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمرالٰہی) آرٹ لائن کمپیوٹر

لال مسجد دیوبند

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(منیجر)

پتہ:۔ ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

HASHMI
ROOHANI MARKAZ
MOHALLA ABUL MALI
DEOBAND U.P. 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا

کیا اور کہاں

اداریہ

اظہارِ تشکر

بقلم خاص

جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر اور ہمزاد نمبر کی زبردست کامیابی کے بعد ہم نے مؤکل نمبر نکالنے کا فیصلہ کیا۔ یہ ایک مشکل ترین موضوع تھا۔ لیکن اللہ کی دی ہوئی توفیق، علم اور صلاحیت کی وجہ سے ہم اس مشکل ترین موضوع کو سَر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور آج رب العٰلمین کے شکر کے ساتھ اور قارئین کی قدردانیوں کی امید پر ہم یہ نمبر منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ اس علمی کاوش کی پذیرائی ہوگی۔ اور ہمارے پڑھنے والے حسبِ عادت ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

"مؤکلات" دراصل فرشتوں ہی کی ایک قسم ہے۔ جب کسی بھی فرشتے کو کوئی مخصوص ڈیوٹی اور ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کر دی جاتی ہے۔ تو وہ اس ڈیوٹی اور کارگردگی کا مؤکل بن جاتا ہے۔ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے سحر کیا۔ اس وقت اس لائن کی خبر دینے والے دو فرشتے یعنی دو مؤکل حاضر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے۔ اور انھوں نے نشان دہی کی کہ فلاں کنوئیں میں کچھ چیزیں رکھی گئی ہیں جن کے ذریعہ آپؐ پر سحر ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اُس کنوئیں میں اُترے۔ اور وہاں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال، آپؐ کی کنگھی اور ایک پتلا ملا چنانچہ حضرت علیؓ نے ان چیزوں کو وہاں سے نکال کر پھینک دیا۔ اس طرح سحر کی کارروائی تکمیل تک نہ پہنچ سکی۔ اور رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمنوں کی سازشوں کی زد میں نہ آسکے ——— اللہ نے آپؐ کی حفاظت فرمائی۔

یہ مؤکل، یہ رجال الغیب، یہ سب فرشتوں ہی کی قسمیں ہیں۔ اور بلاشبہ اللہ نے انسان کو فرشتوں سے زیادہ عظیم بنا کر دنیا میں بھیجا ہے۔ چنانچہ جب انسان محنت کرتا ہے اور مسلسل کسی وظیفے کا ورد کرتا ہے اور بذریعہ پرہیز اپنی نفسانی خواہشات کا گلا گھونٹ کر روحانی طور پر پاک صاف ہو جاتا ہے تو فرشتے انسان کی خدمت میں آکر سلام پیش کرتے ہیں۔ اور اظہارِ غلامی کرتے ہیں۔

اچھے ہیں وہ انسان جو فرشتوں کو خدمتِ خلق کے لئے اپنا مطیع بناتے ہیں۔ اور اُن سے ناجائز خواہشات کا اظہار نہیں کرتے۔ ایسے ہی اچھے انسانوں کے لئے ہم نے "مؤکلات نمبر" نکالا ہے۔ اس نمبر کے نکالنے پر ہم جہاں اپنے اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نمبر سے اُن ہی لوگوں کو استفادے کی توفیق جن کے دلوں میں ملت کا درد ہے۔ اور جو اپنی خوشیاں تقسیم کرنے کے خوگر ہیں۔ جو لوگ خودغرض ہیں اور جو لوگ کسی کے بھی درد کو اپنے دل میں محسوس نہیں کرتے اُن کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی اس عظیم پیش کش سے فائدہ اُٹھانے کی جرأت نہ کر سکیں۔ اسی میں سب کی بھلائی ہے۔ اور اسی میں سب کی عافیت پوشیدہ ہے۔ کیوں کہ خودغرض اور مفاد پرست لوگ جب کسی فن سے واقف ہو جاتے ہیں۔ تو وہ صرف اپنے مفادات اور اپنی اغراض کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔ انہیں نہ کسی کی خوشی میں خوشی ہوتی ہے نہ کسی کے غم میں غم۔ ایسے لوگوں سے اگر روحانی عملیات کے خزانے محفوظ ہی رہیں تو بہتر ہے۔ اس لئے ہم سب کو یہ دعا کرنی چاہئے کہ روحانی عملیات کے ان خزانوں تک اُن ہی انسانوں کی رسائی ہو۔ جو دوسروں کے لئے جیتے ہیں۔ اور دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھ کر زندگی گزارتے ہیں۔

"مؤکلات نمبر" حاضر ہے۔ اہل حضرات سے گزارش ہے کہ اس سے حظ بھی اٹھائیں اور فائدہ بھی۔

مختلف پھولوں

فرمان حضرت علیؓ

تین آدمی تین چیزوں سے محروم رہیں گے
- جلد باز کامیابی سے غضب ناک صحیح اقدام سے۔ جھوٹا عزت سے۔
- زوال کی چار علامتیں۔ اصول سے فرار۔ فروغ سے بحث۔ کمینوں کی سرداری۔ اہل علم کی بدحالی۔
- حکمت کے درخت میں تین باتیں۔ دل میں اُگتا ہے۔ دماغ میں پکتا ہے زبان پر پھل لاتا ہے۔
- تین خصلتیں۔ دریا کی سی سخاوت۔ آفتاب کی سی شفقت۔ زمین کی سی تواضع۔
- تین آدمی دوزخ میں جائیں گے۔ احسان جتانے والا۔ والدین کا نافرمان۔ عادی شرابی۔
- افضل ترین نیکیاں۔ دل آئینہ کیطرح صاف رکھو۔ زبان شہد کی طرح میٹھی۔
- بہترین اخلاق۔ عز وانکساری مصیبتوں پر صبر کرنا۔
- تین خاص باتیں۔ پرانی لکڑی جلنے میں، پرانے دوست اعتماد کرنے میں۔ اور پرانا ادب پڑھنے میں بہتر ہیں۔

نورِ مبین

- قرآن اللہ کا دستر خوان ہے۔ جتنا کھا سکتے ہو کھا لو۔ کوئی روک ٹوک نہیں۔
- قرآن اللہ کی مضبوط رسّی ہے اچھی طرح پکڑ لو۔ پھسلنے سے محفوظ رہو گے۔
- قرآن نور مبین ہے۔ حاصل کر لو اس روشنی کو ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے۔
- قرآن میں شفا ہے۔ استعمال کر لو۔ اس نسخہ کو بیماری سے دور رہو گے۔
- قرآن نجات دہندہ ہے۔ تلاوت اور عمل کی خوب کوشش کرو۔ بچ جاؤ گے جہنم سے۔
- قرآن علم کا خزانہ ہے۔ لوٹ لو اس کو جتنا چاہو یہ خزانہ ختم نہ ہوگا۔
- اس کے ایک ایک حرف میں دس نیکیاں ہیں۔

بکھرے موتی

- جو شخص اس لئے اپنی اصلاح کر رہا ہے کہ دنیا اس کی تعریف کرے تو اسکی اصلاح نہیں ہوگی۔
- اپنی نیکیوں کا صلہ دنیا سے مانگنے والا انسان نیک نہیں ہو سکتا۔
- ریاکار اس عابد کو کہتے ہیں جو دنیا کو اپنی عبادت سے مرعوب کرنا چاہے۔
- جس نے لوگوں کو دین کے نام پر دھوکہ دیا اس کی عاقبت مخدوش ہے۔ کیوں کہ عاقبت دین ہے اور دین میں دھوکہ نہیں۔ اگر دھوکہ ہے تو دین نہیں۔
- انسان کا اصل جوہر صداقت ہے۔ مصلحت اندیشی نہیں ہو سکتی۔ جہاں اظہار صداقت کا وقت ہو۔ وہاں خاموش رہنا صداقت سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسے انسان کو صادق نہیں کہا جا سکتا جو اظہار صداقت میں ابہام کا سہارا لیتا ہو۔
- دو انسانوں کے مابین ایسے الفاظ جو سننے والا سمجھے کہ سچ ہے اور کہنے والا جانتا ہو کہ جھوٹ ہے۔ خوشامد کہلاتے ہیں۔
- ہر انسان دوسرے انسان سے متاثر ہوتا رہتا ہے۔ ایک انسان دوسرا انسان کے پاس سے خاموشی سے بھی گزر جائے تو بھی اپنی تاثیر چھوڑ جاتا ہے انسان دوسر انسان کے لئے محبت، نفرت اور خوف پیدا کرتے ہی رہتے ہیں۔

عملی نکتے

- دلائل جتنے کمزور ہوں گے الفاظ اتنے ہی سخت ہوں گے۔
- جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے مگر انسان اپنے مالک (اللہ تعالیٰ) کو نہیں پہچانتا۔
- محبت سب سے کرو مگر اعتبار چند ہستیوں پر۔
- قدر شناس نہ ملے تب بھی نیکی سے ہاتھ نہ روکو۔
- اگر تمہاری قسمت سو رہی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ تم جاگتے رہو۔

کی خوشبو

گل چیں
مریم صدیقی

نو باتوں کا حکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے۔

- کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سے ڈرو۔
- کسی پر مہربان ہوں یا کسی کے خلاف غصے میں دونوں حالتوں میں انصاف کی بات کرو۔
- راستی اور اعتدال پر قائم رہو چاہے امیر ہو یا غریب۔
- جو مجھ سے کٹے میں اس سے جڑوں۔
- جو مجھے محروم کرے میں اُسے دوں۔
- جو مجھ پر زیادتی کرے میں اُسے معاف کردوں۔
- میری خاموشی غور وفکر کی خاموشی ہو۔
- میری نگاہ عبرت کی نگاہ ہے۔
- میری گفتگو ذکر الٰہی کی گفتگو ہے۔
- ہنسنا اور خوش رہنا صحت کیلئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ غذا کو چبا کر کھانا۔ (ڈاکٹر ہورین فلیچر)
- وہ دن بالکل ضائع شدہ سمجھنا چاہیے۔ جس دن ہنسی نہ آئی ہو۔ (چام فرٹ)
- دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں۔ (سوفوکس)

- اگر تمام سلطنتوں کے تاج میری کتابوں اور میرے شوق مطالعہ کے عوض میرے پاؤں پر رکھ دیئے جائیں۔ تو میں ان سب کو ٹھکرا دوں گا۔ (بابکل)
- کپڑے چاہے پرانے پہنو۔ لیکن نئی نئی کتابیں ضرور خریدو۔

سُنیئے

- توحید مسلمانوں کیلئے ایمان کی جڑ ہے۔
- جہالت پر چلنا انسان کیلئے بربادی ہے۔
- ضد پر اڑے رہنا ابلیس کا عمل ہے۔
- نفسانی خواہش آدمی کو تباہ کرتی ہے۔
- منزل تک وہی پہنچتا ہے جس کو حق کی تلاش ہے۔

اَنمول باتیں

- اچھا دوست آسانی سے کھویا جاسکتا ہے۔ مگر پایا نہیں جاسکتا۔
- وہ انسان زندگی میں کبھی تنہا نہیں ہوسکتا۔ جسے ایک پرخلوص دوست میسّر ہو۔ (ٹیپو سلطان)
- سچا دوست دو جسموں میں ایک روح کی طرح ہوتا ہے۔ (ارسطو)
- ایک اچھا دوست اگر سو بار بھی رُوٹھے تو ہر بار اسے مناؤ۔ کیوں کہ قیمتی موتیوں کی مالا جتنی بار بھی ٹوٹے اسے بار بار پرونا پڑتا ہے۔

- دوست کو نصیحت تنہائی میں اور تعریف محفل میں کرو۔
- غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
- خوش رہنا صحت کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا غذا کو چبا کر کھانا۔
- تم جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو۔ نیکی سے بدی کو مٹاتے رہو۔ لوگوں کے ساتھ حسن واخلاق سے پیش آتے رہو۔
- زبان بند رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔
- صورت بغیر سیرت کے ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔

کامیابی کا راز

- قدرت نے انسان کو کامیاب ہونے کے لئے بنایا ہے۔ مگر وہ اپنی خواہشات کی وجہ سے ناکام ہوتا ہے۔
- مضبوط ارادہ آدھی فتح ہے۔
- کسی بری عادت کو چھوڑنا اتنی تکلیف کا موجب نہیں بنتا۔ جتنا اس کے متعلق سوچنا۔
- کامیابی میں نو حصے محنت اور ایک حصہ ذہانت کا عمل دخل ہوتا ہے۔
- کامیابی کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں۔
- مقصد۔ محنت۔ مستقل مزاجی۔

اچھی باتیں

● اپنی اولاد کو ہم بہت کچھ سکھانا چاہتے ہیں لیکن وہ ہمیں سکھتی ہے ہماری اولاد بھی ہمیں بہت کچھ سکھانا چاہتی ہے لیکن ہم نہیں سیکھتے۔

● خاوند کو غلام بنانے والی بیوی آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے۔ دانا بیوی خاوند کو دیوتا بناتی ہے۔ اور خود دیوی کہلاتی ہے۔

● اپنے محسن کی ذات بیان کرنے کے بجائے اس کے احسانات بیان کرو۔

● لوگ تو ہماری خوشی میں شریک نہیں ہوتے غم میں کون شریک ہوگا۔

● سب سے بڑی خواہش ہر انسان کو خوش کرنے اور اسے متاثر کرنیکی خواہش ہے اور اس کی سزا یہ ہے کہ انسان نہ متاثر ہوں گے نہ خوش۔

● انسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح تنہا ہے۔

شمع فروزاں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلم شخص علم سیکھ کر دوسرے مسلم بھائی کو اس کی تعلیم دے۔

● [illegible] سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔

● لوگو! حسد سے بچو کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔

● کسی کی مصیبت پر ہرگز بھی خوشی کا اظہار مت کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنا رحم فرمائے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔

اقوالِ حکمت

● تعلق اکثر رشتوں سے جیت جاتے ہیں۔

● کسی سے تلخ ہوتے ہوئے اتنی گنجائش ضرور رکھئے کہ اگر واپس آنا پڑے تو راستہ زیادہ کٹھن ثابت نہ ہو۔

● دو چیزیں ذات کی تکمیل کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کا اپنا آپ، آپ کے مکمل اختیار میں ہو۔ اور دوسرا یہ کہ آپ کو ہر چیز کا حق ادا کرنا آتا ہو۔

● بددعا کبھی زبان سے نہیں دی جاتی۔ وہ آنسو جو پلکوں میں اٹکا رہ جاتا ہے۔ بذاتِ خود ایک بددعا ہوتا ہے اور دکھا ہوا دل خود ایک بددعا کی گزرگاہ بن جاتا ہے۔

● انسان اپنی طرف سے پوری کوشش پوری تدابیر اختیار کرتا ہے اور جب کامیابی اس کے قریب آتی ہے تو دو چیزیں اس کے اور کامیابی کے درمیان حائل ہوجاتی ہیں۔ ایک موت اور دوسری تقدیر۔

● کچھ خواہشیں کھڑے پانیوں جیسی ہوتی ہیں جن کے نیچے نظر نہ آنے والی کائی جمی ہوتی ہے جس پر ذرا سا پاؤں پڑنے پر انسان بہت دور جا گرتا ہے۔

● جڑیں سلامت ہوں تو ٹنڈ منڈ درختوں پر بھی موسم بدلتے ہی پھول آجاتے ہیں۔

● ہر انسان کا ایک نہ ایک روپ آپ سے چھپا ہوا ضرور ہوتا ہے۔ ورنہ آپ کسی کے خاص رد یے پر چونکتے نہیں۔

● جب کوئی شخص ٹوٹ کر کرچی کرچی بکھر جاتا ہے تب آپ کو احساس ہوتا ہے کہ آپ سب مل کر اس کے ساتھ کیا کیا کرتے رہے ہیں۔

● حقائق آپ کے ماننے نہ ماننے سے بدلنے کے نہیں۔

خوفِ خدا

ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کی امت میں کوئی ایسا بھی ہے جو حساب کتاب کے بغیر ہی جنت میں چلا جائے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہاں! وہ شخص حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائے گا جو تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے روتا رہا ہو"

چراغِ راہ

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔ (جان سلڈن)

● دوسروں کی نقل کرنے والے کبھی عظمت حاصل نہیں کرسکتے۔ (سموئیل جانسن)

● غربت انقلاب اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔ (ارسطو)

● روشن ترین دل وہ ہے جو دنیا کی گرد سے بچا ہو۔

● آدمی مطالعے سے بیدار ہوتا ہے۔ مکالمے سے تمیز آتی ہے۔ اور لکھنے سے اس کی شخصیت نکھر جاتی ہے (راجر بیکن)

● اپنا فرض ادا کرتے رہنا اور خوش رہنا تہمت کا بہترین جواب ہے۔ (واشنگٹن)

● لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں۔ قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

روشن خیالات

- زیادہ بولنا کم عقلی کی نشانی ہے۔
- آنسو بہانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ منزل اور دور ہوجائے گی۔
- اہل ہمت کے پاس مقاصد ہوتے ہیں لیکن عام لوگوں کے پاس خواہشات۔
- اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔
- انسان اتنا عظیم نہیں ہوتا جتنا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔

دینی معلومات

- عورت کا اپنے شوہر کے لئے آرائش کرنا مستحسن ہے۔ اور دوسروں کے لئے مذموم اور غیر شرعی ہے۔
- والدین کی اطاعت لڑکے اور لڑکی دونوں ہی پر فرض ہے۔ البتہ لڑکی اپنے شوہر کے حکم کو والدین کے حکم پر ترجیح دے گی۔
- لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے جہیز یا کیش کا مطالبہ کرنا شرعاً ـــ اور قانوناً ممنوع اور مذموم ہے۔
- عورت کو اپنے شوہر کی تمام خواہشات کا احترام کرنا باعثِ ثواب ہے ـــ (مگر خواہشات خلافِ شرع نہ ہوں)
- شادی کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے اگر کسی شخص کو حرام میں پڑنے کا خوف ہوجائے تو اس پر شادی واجب ہوجاتی ہے۔
- اذان و اقامت کے وقت غیر ضروری باتیں کرنا روزی میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔
- جس مومن کی غیبت کی جاتی ہے اس کے دفترِ اعمال میں غیبت کرنے والے کے حسنات درج کئے جاتے ہیں۔

سیرت و اخلاق

حضرت ہند بن ابی ہالہؓ جو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں پرورده تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نرم خو تھے۔ سخت مزاج نہ تھے۔ کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہار تشکر فرماتے تھے کسی چیز کو بُرا نہ کہتے تھے۔ کھانا جس قسم کا سامنے آتا تناول فرماتے اور بُرا نہ کہتے۔ البتہ اگر کوئی امر حق کی ممانعت کرتا تو آپؐ کو غصہ آجاتا۔ اور حق کی پوری حمایت کرتے۔

سنہرے حروف

- دیوار کا ہر ایک پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو۔ وہ قیمت رکھتا ہے
(لانگ فیلو)
- دنیا میں سب سے بہتر سوال یہ ہے کہ میں دنیا میں کونسی نیکی کرسکتا ہوں
(فرنیکلن)
- جو شخص ارادے کا پکا ہو۔ وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔
(گوئٹے)

مسکراہٹ

- مسکراہٹ زندگی کی نشانی ہے۔
- مسکراہٹ محبّت کی زبان ہے۔
- مسکراہٹ روح کی غذا ہے۔
- مسکراہٹ زندہ دلی کا نام ہے۔
- مسکراہٹ کامیابی کی کلید ہے۔
- مسکراہٹ دوستی کی کنجی ہے۔
- مسکراہٹ شدّتِ غم کو چھپا دیتی ہے۔
- مسکراہٹ زندگی کا دوسرا نام ہے۔
- مسکراہٹ پیار کی پہلی زبان ہے۔
- مسکراہٹ دل کا راز فاش کردیتی ہے۔
- مسکراہٹ محبت میں زبان کا کام دیتی ہے۔
- مسکراہٹ دلوں کے جیتنے کا واحد ذریعہ ہے۔
- مسکراہٹ شخصیت میں وقار پیدا کرتی ہے۔
- مسکراہٹ تاریکی میں امید کی کرن ہے۔
- مسکراہٹ پتھر دل کو موم کردیتی ہے۔
- مسکراہٹ غموں کے پہاڑ میں حوصلے کی چٹان ہے۔
- مسکراہٹ ایسی انمول دولت ہے۔ جس کو خرچ کرکے نفرت کو محبت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔
- مسکراہٹ مایوسی کے تاریک بادلوں میں امید کی کرن ہے۔
- مسکراہٹ لاجواب ہے۔
- مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔
- مسکرا دینا اطمینان اور خوشی کی علامت ہے۔
- مسکراہٹ اجنبیت کو ختم کرکے اپنائیت پیدا کرتی ہے۔

مسکراہٹ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑ دیتی ہے۔

انمول موتی

- ہمارا اور خدا کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ جب ہم پورے خشوع خضوع کے ساتھ دعا مانگتے ہیں تو وہ ہماری بڑی سے بڑی آرزو پوری کر دیتا ہے۔
- ان کے لئے دنیا ایک طربیہ ہے جو سوچتے ہیں اور ان کے لئے ایک المیہ ہے جو محسوس کرتے ہیں۔
- ذہن غلام ہو تو خیالات آزاد نہیں ہوسکتے۔
- مرد محبت میں موسم بہار کی طرح ہوتا ہے اور شادی کے بعد سرما کی طرح ہوتا ہے۔

نیک نیتی

حضرت مسلم بن زیادؒ ایک دعوتِ ولیمہ میں مدعو ہوئے۔ آپ کو دیر ہوگئی۔ جب آپ گئے تو صاحبِ ولیمہ نے آپ کو دیکھ کر کہا۔

”آپ نے دیر کی۔ لوگ کھا کر چلے گئے۔ اب کھانا نہیں رہا۔“

مسلمؒ نے کہا۔ ”پیالوں میں شاید کچھ لگا ہو۔ میں وہی صاف کرلوں گا۔“

اس نے کہا۔ ”ہم نے برتن دھوڈالے ہیں۔“

آپؒ نے فرمایا۔ ”شاید دیگ میں کچھ لگا ہو۔“

صاحب خانہ نے کہا۔ ”وہ بھی ہم دھوچکے ہیں۔“ آپؒ نے کہا۔ ”شاید روٹی کا کوئی ٹکڑا بچا ہو۔“

مالک نے کہا ”وہ بھی ہم فقراء میں تقسیم کرچکے ہیں۔ اب ایک لقمہ بھی نہیں ہے۔“

مسلمؒ بن زیاد ہنسے اور واپس چلے گئے۔ لوگوں نے کہا۔ ”آپ اس بات پر رنجیدہ نہیں ہوتے بلکہ ہنس رہے ہیں۔“

آپؒ نے فرمایا۔ ”اس نے نیک نیتی سے بلایا تھا۔ نیک نیتی سے واپس گیا ہے۔ اس میں خفگی کیوں ہو۔“

منتخب اشعار

ہمیں بھی سربلندی کی تمنا تنگ کرتی ہے
مگر ہم دوسروں کو روند کر اونچا نہیں ہوتے

●

محبت اور قربانی ہی میں تعمیر مضمر ہے
درودیوار سے بن جائے گھر ایسا نہیں ہوتا

●

لوگ اخباروں کے عادی ہوگئے
ورنہ چہروں پر بھی کیا لکھا نہیں

●

زندگی درد ہے تکلیف ہے رسوائی ہے
سب تماشہ ہیں یہاں کون تماشائی ہے

●

بہت خراب ہے ماحول اس زمانے کا
نکلنا گھر سے تو ماں باپ کی دعا لے کر

●

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

معجزہ

ایک فوجی کی محبوبہ نرس بن گئی تو فوجی نے اس کو خط لکھا۔

ڈارلنگ! مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ تم نرس بن گئی ہو۔ میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ میں کسی حادثہ میں زخمی ہو کر تمہارے اسپتال پہنچ جاؤں۔

کچھ دنوں کے بعد فوجی کو جواب ملا۔ حادثہ تو کیا کوئی معجزہ ہی تمہیں یہاں پہنچا سکتا ہے۔ دراصل میری ڈیوٹی زچہ خانہ میں ہے۔

پروفیسر صاحب

ایک پروفیسر صاحب گھر کے برآمدے میں داخل ہوئے تو ان کی بیوی نے سڑک پر جھانک کر دیکھا۔ اور پوچھا۔ اجی آپ کار کہاں چھوڑ آئے ہیں۔؟

کار۔ پروفیسر نے غور کرتے ہوئے جواب دیا۔ میں نے راستے میں ایک صاحب کو لفٹ دی تھی۔ یہاں پہنچ کر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ پھر پتہ نہیں کار کہاں چلی گئی۔!

یادگار لمحے

● زندگی میں دو چیزیں انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ ایک جس کی خواہش کی ہو اس کا نہ ملنا اور ایک جس کی خواہش نہ کی ہو اس کا مل جانا۔

● محبت کے ذریعے دوسروں کو دیوانہ بنانا بہت آسان ہے۔

● دل کا ہر فیصلہ ہماری ذات سے منسلک ہوتا ہے اور دماغ کا دوسروں سے۔

● اچھے ہوئے شخص کے ہاتھ میں قلم آجائے تو دوسروں کی عزت پر حرف آتا ہے۔

بااصول

ایک اخباری رپورٹر ایک بھکاری کا انٹرویو لے رہا تھا۔ اس نے بھکاری سے کہا۔ ”کیا بھیک مانگنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔؟

بھکاری نے جواب دیا۔ ہمارے تین اصول ہیں۔ ہر شخص سے مانگو ہر وقت مانگو اور ہر چیز مانگو۔

دیر سویر

گلیوں گلیوں
خاک اڑانے والے
مسافر کو بے خبر
کھوتے ہوؤں کو پانے میں
زخم کو پھول بنانے میں
پہلا دیپ جلانے میں
دیر سویر تو ہو جاتی ہے۔

نوشتۂ دیوار

● رشتے اگر اذیت دیں تو ان سے دوری ہی بہتر ہے۔ خواہ وقتی ہو۔

قسط ٥٨



علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ عنکبوت

موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ عنکبوت قرآن حکیم کی ٢٩ ویں سورۃ ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی دل شکستہ یا غمزدہ انسان عصر کے بعد اس سورہ کو تر کو اکیس مرتبہ پڑھے اور سات دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ تو اس کے غم دور ہوجائیں۔ اور اس کے دل کو تقویت حاصل ہو۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اس کیلئے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں۔

آیت یہ ہے۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (آیت نمبر ٦٠)

اگر کسی شخص کو حج کی آرزو ہو۔ لیکن وسائل مہیا نہ ہوں۔ تو وہ اس سورۃ کی آخری آیت کو نمازِ فجر کے بعد ٤٠ دن تک ١٣ سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حج کی کوئی سبیل نکل آئے گی۔

آیت یہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

اسی عمل کو بعض اکابرین نے اسی طرح تحریر کیا ہے کہ حج کی آرزو رکھنے والے حضرات اگر وہ صاحبِ استطاعت نہ ہوں تو وہ اس آیت کو عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ لگاتار ١٢ دن تک۔ اگلے مہینے میں اسی عمل کو اسی طرح ١١ دن تک پڑھیں۔ اس کے بعد تیسرے مہینے میں اسی عمل کو سات روز تک کریں۔ اس کے بعد چوتھے مہینے میں اس عمل کو پانچ دن تک کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی ذریعہ حج کے وسائل مہیا ہوجائیں گے۔

اگر کسی کے سر میں مسلسل درد رہتا ہو اور کسی طرح آرام نہ ملتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس سورۃ کی ٣ مرتبہ تلاوت کرکے ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لے اور روزانہ نہار منہ اس پانی کے ٣ گھونٹ پی لیا کرے۔ انشاء اللہ، روز میں مکمل آرام مل جائے گا۔

اس سورۃ کی پہلی آیت "الٓمٓ" پانچ ہزار ١٤١ مرتبہ فجر کی نماز کے بعد پرہیز جلالی کے ساتھ اگر پڑھ لی جائے تو عامل اس سورۃ کے دوسرے عملیات کے لئے بھی بھرپور کامیابی ملتی ہے۔ اور وہ پھر اس سورۃ کے جو بھی اعمال انجام دیتا ہے اس میں اس کو کامیابی نظر آتی ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس سورۂ عنکبوت کا نقش ہوگا۔ اس کی تمام ضروریات و حاجات از غیب پوری ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٦٨٨٢٤	٦٨٨٢٧	٦٨٨٣٠	٦٨٨١٦
٦٨٨٢٩	٦٨٨١٧	٦٨٨٢٣	٦٨٨٢٨
٦٨٨[illegible]	٦٨٨٣٢	٦٨٨٢٥	٦٨٨٢٢
٦٨٨٢٦	٦٨٨٢١	٦٨٨١٩	٦٨٨٣١

یہ نقش آتشی چال سے لکھا گیا ہے جو لوگ آتشی چال سے واقف نہیں ہیں وہ اس چال کو ملحوظ رکھیں۔

٧٨٦

٨	١١	١٤	١
١٣	٢	٧	١٢
٣	١٦	٩	٦
١٠	٥	٤	١٥

نقش نویسی کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک نقش کو چال کے اعتبار سے نہیں لکھیں گے اس وقت اس کی تاثیر سامنے نہیں آئے گی۔ اس لئے ہر نقش کو چال کے اعتبار ہی سے پُر کریں۔

(باقی آئندہ)

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الظاہرؔ و الباطنؔ

حق تعالیٰ کا ۷۵واں صفاتی نام الظاہرؔ اور ۷۶واں صفاتی نام الباطنؔ ہے۔ الظاہرؔ سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ بہ اعتبارِ قدرت بالکل آشکارا ہیں۔ اور ان کی قدرت کا ظہور کائنات کے چپے چپے پہ نظر آتا ہے۔ اور الباطنؔ سے مراد یہ ہے کہ انکی حقیقت اور ان کی ذاتِ گرامی سب کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ بقول شاعر۔ ؎

ان کی ہی تجلّی عام ہوئی
ان کا ہی نظارا ہو نہ سکا

گویا کہ وہ درحقیقت ظاہر بھی ہیں اور دراصل پوشیدہ بھی۔ یا یوں سمجھیے کہ اُن سے زیادہ ظاہر بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے اور ان سے زیادہ پوشیدہ بھی کوئی دوسری ذات نہیں ہے۔

"یا ظاہرؔ" اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۱۱۰۶ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی آنکھ کی روشنی کم ہوگئی ہو تو وہ روزانہ پانچ سو مرتبہ اس اسم کا ورد کرے۔

اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ "یا ظاہرؔ" پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کا قلب منوّر ہوجائے۔ اور اس پر الہام نازل ہونے لگیں۔

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہوجائے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ دس دن میں مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

اگر کوئی شخص گیارہ سو مرتبہ اس اسم الٰہی کو سرمہ پر پڑھ کر دم کرکے رکھ لے تو وہ جب بھی اس سرمہ کو لگا کر کسی محفل میں جائے گا تو لوگ اس کی طرف متوجہ رہیں گے۔

ہر فرض نماز کے بعد اگر گیارہ مرتبہ "یا ظاہرؔ" پڑھ کر اُنگلیوں پر دم کرکے کوئی اپنی انگلیاں اپنی آنکھوں پر لگالے تو اس کی بینائی کبھی کم نہ ہو۔ اگر خدانخواستہ بینائی کم ہو جائے تو نمازِ اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اس اسمِ الٰہی کے ورد کرنے سے ۲۱ دن میں بینائی بحال ہوجاتی ہے۔

اگر کسی مکان کے دروازے پر اس اسم الٰہی کو لکھ کر لگا دیا جائے تو وہ مکان آندھیوں اور زلزلوں سے محفوظ رہے۔

نئے مکان کو تعمیر مکمل ہونے کے بعد اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ حاسدوں کے حسد سے اور نظرِ بد اور دوسری آفات سے محفوظ رہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اس پانی کو مکان کی دیواروں پر چھڑکے اور اس عمل کو لگاتار ۷ روز تک کرے۔ انشاء اللہ مکان تمام آفات سے محفوظ رہیگا۔

اگر کسی مکان میں دفینہ ہو لیکن جگہ کا علم نہ ہو کہ کس جگہ ہے تو اس اسم الٰہی کو ۱۱ ہزار مرتبہ ۱۱ دن تک اسی مکان میں بیٹھ کر پڑھیں۔ انشاء اللہ گیارہویں دن یا اس کے کچھ دنوں کے بعد خواب میں اس بات کی نشاندہی ہوجائے گی کہ دفینہ کس جگہ مدفون ہے۔

اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے تو ۴۴۴۴ مرتبہ اس اسم الٰہی کو ۴۰ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ پھر اس اسم الٰہی کے عملیات میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

"الباطنؔ" بھی اسم مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ "یا باطنؔ" ۳۳ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنالے تو اس پر اسرارِ الٰہی منکشف ہونے لگیں۔

اگر کوئی شخص روزانہ "یا باطنؔ" ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو

اس کو عشقِ الٰہی کی دولت نصیب ہوجائے۔ اور اس کا دل پوری طرح نکھر جائے۔

اگر کوئی شخص نمازِ فجر کے بعد ۱۷۰ مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو اس کا دل منوّر ہوجائے۔ اور تمام مخلوق اس سے محبت کرنے لگے۔ اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہوجائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ دل ہی دل میں زبان ہلائے بغیر یا باطنُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس پر الہام اترنے شروع ہوجائیں۔ اور اسرارِ الٰہی اس پر پے درپے منکشف ہونے لگیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۲۱ ہزار مرتبہ ۲۱ روز تک "یا باطنُ" پڑھنے کی عادت ڈالے تو اس کو ہر دلعزیزی کی دولت حاصل ہوجائے اور وہ عزیز خلائق ہوکر زمانہ بھر میں مقبول ہوجائے۔

اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ بات کا سراغ لگانا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ روزانہ تین ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھے۔ اس عمل کو عشاء کے بعد پڑھے اور روزانہ کسی سے بات کیئے بغیر عمل کے بعد سوجائے۔ انشاء اللہ ۷ روز میں خواب و الہام کے ذریعہ پوشیدہ بات اس پر آشکارا ہوجائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی جھوٹے انسان کے جھوٹ کی عادت چھڑانی ہے تو روزانہ اس اسم الٰہی کو بارہ ہزار پانچ سو مرتبہ پڑھ کر ۱۲ دن تک اس کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ وہ کذب بیانی سے محفوظ ہوجائے گا۔

اس اسمِ الٰہی کا عامل بننے کے لئے روزانہ اس کا ورد ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک کرلینا چاہیئے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

علامہ بونیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مالک بننا چاہتا ہو تو اس کو چاہیئے چاند کی چودھویں شب میں بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو تو الظاہر کا نقش ذوالکتابت بنائے اور اسی نقش کی پشت پر الباطنُ کا نقش ذوالکتابت بنائے اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے انشاء اللہ بہت جلد اس کے اندر ظاہری ــــ اور باطنی خوبیاں پیدا ہوجائیں گی ــــ اور اس کی خوبیوں کو دنیا والے محسوس کرنے لگیں گے۔

الظاہرُ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ظا	ھ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳
۹۰۲	۳۴	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے

۷۸۶

ال	با	ط	ن
۱۰	۴۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۴	۳۴	۴۷	۸

"الظاہرُ والباطنُ" کا مشترک نقش بہت مؤثر ثابت ہوا ہے۔ جو لوگ اپنے ظاہر و باطن میں خوبیاں پیدا کرنا چاہتے ہوں یا جو لوگ اپنے اندر للّٰہیت اور اخلاص پیدا کرنے کے متمنی ہوں۔ یا جو لوگ دنیا والوں کی نظروں میں اپنا مقام بلند کرنے کے خواہش مند ہوں۔ ان سب کے لئے ان دونوں اسموں کا مشترک نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جاتا ہے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۹۸	۲۹۵	۲۹۱
۲۹۶	۲۹۰	۲۸۵	۲۹۷
۲۸۹	۲۹۳	۳۰۰	۲۸۶
۲۹۹	۲۸۷	۲۸۸	۲۹۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں اور ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۳۹۳	۳۸۵	۳۹۰
۳۸۷	۳۸۹	۳۹۲
۳۸۸	۳۹۴	۳۸۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ن، ی، ص،
ت یا ض ہو توان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے
کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت
عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر لکھے تو افضل
ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۷	۲۹۳	۲۹۰	۲۹۸
۲۹۹	۲۸۹	۲۹۶	۲۸۴
۲۹۴	۲۸۶	۲۹۷	۲۹۱
۲۸۸	۳۰۰	۲۸۵	۲۹۵

ان حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیتے جائیں۔ ان کو لکھتے
وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸۶	۳۹۲	۳۹۰
۳۹۴	۳۸۹	۳۸۵
۳۸۸	۳۸۷	۳۹۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س،
ق، ث یا ظ ہو توان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے
کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت
اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش
لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۸	۲۸۴	۲۹۱	۲۹۵
۲۹۰	۲۹۶	۲۹۷	۲۸۵
۲۹۳	۲۸۹	۲۸۶	۳۰۰
۲۸۷	۲۹۹	۲۹۴	۲۸۸

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں
ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو
بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۹۰	۳۹۲	۳۸۶
۳۸۵	۳۸۹	۳۹۴
۳۹۳	۳۸۷	۳۸۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، خ، ل،
ع، غ یا ذ ہو توان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے
کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت
اگر عامل اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر
ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں۔
ان کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے
تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸۸	۳۹۴	۳۸۶
۳۸۷	۳۸۹	۳۹۲
۳۹۳	۳۸۵	۳۹۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "یَاظاہِرُ یَابَاطِنُ" ۱۶۰
مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے توان کی تاثیر وقوت دُگنی
ہوجائے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: نفسیات

ہے۔ اگر آپ سینہ تان کر پُراعتماد انداز سے زندگی کے مسائل اور ہنگاموں کا سامنا کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ اگر آپ اس بات پر خدا کا شکر بجالاتے ہیں کہ اس نے آپ کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تو آپ ایک کامیاب زندگی بھی گزار سکتے ہیں۔ کیوں کہ اسی صورت میں آپ کی سوچ اس کے تصورات اور افکار واضح اور ٹھوس حقائق پر مبنی ہوں گے۔

دوسری مخلوقات کے مقابلے میں آپکی برتری یہ بھی ہیکہ آپ فہم وادراک رکھتے ہیں۔ آپکے اندر تصوّرات سجانیکی خوبی ہے۔ یہ خوبی آپکے ذہن کی مخفی قوت ہے۔ جسے آپ بروئے کار لاسکتے ہیں۔

یاد رکھیئے ایک انسان ویسا ہی ہوتا ہے جیسے اس کے افکار و خیالات ہوں۔

علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم ـــ دیوبند

قسط ۱۴

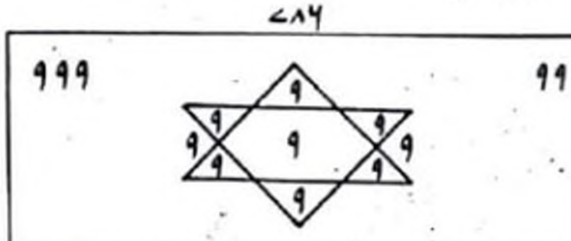
ط :۔ مزاج آتشی۔ اعداد ۹۔

ارباب تحقیق فرماتے ہیں کہ یہ حرف دشمنوں سے حفاظت اور ان کی ہلاکت کے لئے خصوصی تاثیر رکھتا ہے۔ جو شخص دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے پریشان ہو۔ وہ شخص اس حرف کو روزانہ نوّے مرتبہ پڑھا کرے انشاء اللہ دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ ہوجائے گا۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کا دشمن برباد ہوجائے تو اس نقش کو تانبے کی تختی پر کندہ کرکے منگل کے پہلی ساعت میں کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دیں۔ ایسے کام کے لئے شرعی فتویٰ ضرور حاصل کرلیں۔ ورنہ آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ بلاوجہ کسی کو پریشان کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



دشمن کا نام مع اسم والدہ

اگر کوئی شخص دشمنوں میں پھنس جائے تو ناخن سے بغیر روشنائی کے اپنی ہتھیلی پر حرف "طا" ایک مرتبہ لکھے اور ۹ مرتبہ ایک سانس میں پڑھ کر وہاں سے نکل جائے۔ انشاء اللہ کوئی راستہ روکنے پر قادر نہیں ہوسکے گا۔

جس وقت برج عقرب کا نہم درجہ طلوع ہو تو ۱۹ حروف سفید پانی پر لکھے نیچے دو آدمیوں کے نام لکھدیتے جائیں ان دونوں کے درمیان نفرت پیدا ہوجائے گی۔ اس طرح کے عملیات ناجائز تعلقات کو ختم کرانے کے لئے کرنے چاہئیں ورنہ گناہِ عظیم ہوگا۔

اگر حرف طا کو ایک ہزار دو سو مرتبہ سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر طالب و مطلوب کو اُن کی ماؤں کے نام کے ساتھ لکھ کر اس نقش کو شربت میں گھول کر دونوں کو پلائیں۔ تو دونوں میں زبردست محبّت پیدا ہوگی۔

اگر حرف طا ۹۰۹ مرتبہ لکھ کر مطلوب کا نام نیچے لکھ کر عاشق کو پلادیں تو عشق زائل ہوجائے اور اس کے دل سے مطلوب کی محبت ختم ہوجائے۔

اگر کسی کاغذ پر ۹ مرتبہ حسب ذیل انداز سے حرف طا لکھ کر اس بچّے کے گلے میں ڈال دیں۔ جو بہت ضدّی ہو تو اس کی ضد ختم ہوجائے گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

ط ط ط ط ط ط
ط ط ط

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص حرف طا کا نقش مثلث ۹×۹ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا۔ وہ دوران سفر کبھی تھکان محسوس نہیں کرے گا۔

اگر کوئی اس حرف کو تین سطروں میں ۹ مرتبہ لکھ کر اسکے اردگرد اضمار لکھ دے اور پھر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے دکان میں لٹکا دے تو دکان میں خوب برکت ہو۔

اگر کوئی اس حرف کو ۱۹ مرتبہ لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے۔ تو بدخوابی سے محفوظ ہوجاتے۔

اگر کوئی شخص اس حرف کو سّو مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کے فہم وادراک میں اضافہ ہو۔

اگر کسی شخص کا بخار نہ اُترتا ہو تو اس نقش کے گلے میں ۹ مرتبہ حرف طا لکھ کر لٹکادے۔ انشاءاللہ بخار چند دن میں

اُتر جائے گا۔

کند ذہن انسان اگر اس حرف کو روزانہ نوّے مرتبہ نوّے دن تک پڑھے تو اس کی کند ذہنی رفع ہوگی۔

اس حرف کی ریاضت ۱۴ روز کی ہوتی ہے۔ اس کے مؤکل کا نام ھطیائیل ہے۔ اس حرف کا اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلَکِ ھطیائیلُ بِحَقِّ شمھط شمھیط شمھوطط شلخ اَجِبْ وتوکّل بکذ اوکذ االعجل الوحا ولَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

شیخ محمد عبداللہ مغربی فرماتے ہیں کہ انسان کو بلوانا غائب کو حاضر کرنا، مسافر کو حاضر کرنا اور روحانیت کو ظاہر کرنا اس حرف کے ذریعہ عین ممکن ہے۔ خواہ یہ لوگ کوسوں دور ہوں۔

اس حرف کی عزیمت کو ہرن کی کھال پر لکھ کر یا سفید کاغذ پر لکھ کر فتیلہ بنا کر چراغ میں روشن کریں۔ اور چراغ کے پاس بیٹھ کر اس عزیمت کو چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اس حرف کا بخور جلاتے رہیں۔ اس کا بخور عود اور زعفران ہے۔ انشاء اللہ روحانیت حاضر ہوگی۔ عامل اس سے قول و قرار کرے اور اس کو اس کا پابند کرے کہ میں جب بھی طلب کروں گا۔ تمہیں آنا ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔ یاشمخشال یاطمھطیال، طال یاجعطمطیطال یاوعطھطیال یاوخطیطال یامحمصطال اُقْسِمْتُ عَلَیْکُمْ بالحروف الاعظم وصاحب المقام الاقوم والمحال الاغنوان تسمعوا وتطیعوا وتجیبوا الداعی وتسمعوا قولی ویلغوا ما اریدنی ما اریدُ کیف ما اریدُ وتضعوما اردت من الافعال۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے حروف تہجی کی حسب قاعدہ زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے اور حرف طا کی زکوٰۃ بھی ادا کر رکھی ہے تو اس شخص کے لئے حرف طا کے عملیات ایک بیش قیمت دولت ہیں۔ اس لئے وہ شخص جو حروف تہجی کا عامل ہوتا ہے اس کے عملیات بہت کم خطا کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ علم الحروف سے بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہوتا ہے وہ لوگ اگر اس حرف کو ۹ مرتبہ لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور وہ حضرات جن کا نام حرف طا سے شروع ہوتا ہے وہ لوگ بھی اگر اس حرف کو ۹ مرتبہ لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں تو اللہ کے فضل و کرم سے انہیں قدم قدم پر عزت و دولت نصیب ہو۔ یہ تمام باتیں یقین سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن اس طرح کے عملیات سے استفادہ کرتے وقت یہ یقین بھی دل میں جاگزیں ہونا چاہئے کہ اُن کی حیثیت اسباب و تدابیر کی سی ہے۔ دینے والی ذات ہر حال میں اور ہر صورت میں رب العلمین کی ہے۔ کسی بھی حرف کو اور کسی بھی عدد کو فی ذاتہٖ مؤثر سمجھ لینا شرک ہے۔ اور ہر مسلمان کو شرک سے دور رہنا چاہئے۔ اسی میں اس کی فلاح ہے۔

(باقی آئندہ)

ہمیشہ اچھی صحبت اختیار کیجئے

اپنی زندگی کا یہ اصول بنا لیجئے کہ کبھی بھی بُروں کی صحبت میں نہ بیٹھئے۔ ہمیشہ اچھے لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی کوشش کیجئے۔ شیخ سعدیؒ نے کیا ہی اچھی بات کہی ہے کہ جو بُروں کی صحبت میں بیٹھے۔ اگرچہ اُن کی عادت اختیار نہ کرے بُرا ہی کہلائے گا۔ جیسا کہ کوئی شخص شراب کی بھٹی پر جا کر نماز پڑھے تو وہ شراب خور ہی کہلائے گا۔ اور پھر جو شخص بُروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے ہمیشہ نقصان ہی اٹھاتا ہے اسے کسی حال میں اس طرح کی صحبت سے فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ اس طرح تمہارے افعال میں ان کے افعال کا رنگ پیدا ہو جائے گا۔ اور تمہاری زندگی امن و سکون سے گزرے گی۔

زندگی میں جب کبھی موقع ملے ہمیشہ اچھی صحبت میں وقت گزاریں۔ تاکہ اچھی باتیں حاصل ہو سکیں۔ اور زندگی کے بارے میں رہنما اصول فراہم ہو سکیں۔ اس لئے کہ اچھی صحبت سے ہی بے شمار باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔

پیار، دولت اور موتیوں سے نہیں خریدا جا سکتا۔ حقیقی محبت اور دلی سکون خدا کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اور اسی لئے حقیقی پیار کے متلاشی کا رابطہ براہِ راست قدرت سے ہوتا ہے۔

باب ۔

بابُ المؤکّلاتُ

صنم خانۂ عملیات کا یہ باب ایک اہم ترین باب ہے۔ اور اس باب میں مؤکلات تابع کرنے کے جو عمل پیش کئے جا رہے ہیں وہ سب پوشیدہ خزانے ہیں۔ اور ان پوشیدہ خزانوں کو ہم اہل حضرات کے لئے اس شرط کے ساتھ نقل کر رہے ہیں کہ وہ ان عملیات میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت کریں گے۔ اور ان اعمال کا سہارا لے کر انسانیت اور دینِ ہدیٰ کو فروغ دیں گے مریضوں اور ضرورت مندوں سے ہدایا وصول کرنا غلط نہیں ہے۔ غلط یہ ہے کہ عامل دروغ گوئی کا راستہ اختیار کرے۔ دھوکہ دہی کرے اور مریضوں اور ضرورت مندوں کے ساتھ چوروں اور ڈاکوؤں جیسا رویہ اختیار کرے۔ مؤکل تابع کرنے کے بعد ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے اس قدر ہدیہ وصول کرے جو لوگوں کے لئے باعثِ آزار اور رُلا دینے والا نہ ہو۔ اور عامل کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو لوگ معمولی درجے کا بھی ہدیہ دینے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو ان کا کام بغیر ہدیہ کے کر دے۔ یہی دراصل رُحانی عملیات کی زکوٰۃ ہے۔

مؤکل تابع کرنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ وہ کوئی با مؤکل بغیر پرہیز اور بغیر حصار کے نہ کرے۔ مکمّل تنہائی میں عمل کریں۔ اور اپنے عمل کو صیغۂ راز میں رکھیں۔ دورانِ عمل رجال الغیب کا خیال رکھّیں۔ اور رجال الغیب کی سمتوں کا خیال کرتے ہوئے ——— ہر روز اور ہر رات اپنا رُخ بدلتے رہیں۔ اور ہر عمل عروج ماہ کی سعید ساعتوں میں شروع کریں۔

اس باب کے تحت ہم ایسے طریقے نقل کر رہے ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ طریقے ظاہر کرنے والی چیز نہیں ہیں۔ لیکن ہم نے اپنے قارئین کو روحانی عملیات کی لائن سے پوری طرح آشنا کرنے کا تہیّہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ہم کسی بھی دولت کو اپنے قارئین سے چھپانا نہیں چاہتے۔ لیکن دعا یہ ہے کہ اللہ نا اہل کو توفیق دے اور نا اہل کو ان خزانوں سے دور رکھے۔ (آمین)

طریقہ ۱

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے احرام باندھ لیں۔ اور پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کریں۔ عمل مکمل تنہائی میں پڑھیں۔ جس ستارے کی ساعت میں عمل کی شروعات کریں۔ اس کا بخور جلائیں۔ پہلے عشرہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پانچ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ دوسرے عشرہ میں چار ہزار مرتبہ پڑھیں۔ تیسرے عشرہ میں تین ہزار مرتبہ پڑھیں۔ چوتھے عشرہ میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ ہر روز عمل کے شروع و آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ دورانِ چلہ یا پھر آخری دن مؤکل حاضر ہوگا۔ مؤکل حاضر ہوجائے تو اس سے عہد کریں۔ جب مؤکل تابع ہوجائے گا تو تنہائی میں گیارہ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہی انشاء اللہ حاضر ہوگا اور حکم کی تعمیل کریگا۔

طریقہ ۲

تین دن کا مجرّب عمل ہے۔ تین دن تک صرف دودھ پیو۔ اور بعد نمازِ عشاء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پینتالیس ہزار (۴۵۰۰۰) مرتبہ پڑھو۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھو حصار کے بغیر اس عمل کو نہ کرو۔ ورنہ پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ گیارہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر حصار کریں۔ انشاء اللہ تیسرے دن ۱۹ مؤکل حاضر ہوں گے۔ انمیں سے ایک مؤکل تابع ہوجائے گا۔ اور پھر زندگی بھر عامل کی اطاعت کرے گا۔

طریقہ ۳

یہ عمل ۴۱ دن کا ہے۔ ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ بعد نمازِ عشاء ۳۱۲۵ مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اوّل و آخیر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اکیسویں دن سے مؤکل آنے شروع ہونگے۔ اکتالیسویں دن انشاء اللہ ۳ مؤکل تابع ہوجائیں گے۔

طریقہ ۴

یہ عمل دائرہ سلیمانی حاصل کرنے کا مجرّب عمل ہے۔ یہ عمل ہر مطلب برآری کیلئے بذریعۂ غیبی امداد انتہائی مفید اور مؤثر ہے۔ چاہیئے کہ اس عزیمت کو جس کے اعداد ۱۰۹۳ ہیں۔ اسی تعداد میں روزانہ پڑھیں۔ لگاتار چالیس دن تک۔ اور اس دوران پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات جاری رکھیں۔ ۴۱ وے دن مکمل تنہائی میں لوبان جلائیں۔ دورانِ عمل دائرہ سلیمانی کا مؤکل جس کا نام صفرائیل ہے۔ اور یہ دائرہ سلیمانی کا محافظ بھی ہے۔ اپنی شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ عامل کو سلام کریگا۔ عامل کو چاہیئے کہ سلام کا جواب دے۔ اس کے سوا کوئی بات نہ کرے جبتک عزیمت کی تعداد پوری نہ ہوجائے عزیمت مکمل ہونے کے بعد عامل چپ ہوجائے۔ صفرائیل خود ہی بات چیت شروع کرے گا۔ اور پوچھے گا۔ کہ آپ کا مقصد کیا ہے؟ عامل جواب دے کہ میرا مقصد آپ کو مسخر کرنا ہے۔ آپ کلمہ محمدیؐ کی قسم کھا کر مجھ سے یہ عہد کریں کہ میں جب بھی آپ کو طلب کروں گا آپ حاضر ہوں گے اور خدمت بجالائیں گے۔ انشاء اللہ مؤکل عہد کرلے گا۔ اور خدمت کیلئے ہمیشہ حاضر رہے گا۔ مؤکل کو تابع کرنے کے بعد ۳۹۰ مرتبہ اس عزیمت کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ اگر ایک چلے میں مؤکل حاضر

عزیمت یہ ہے۔ اَجِبْ یَا صَفْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَا صَمَدُ یَا قَیُّوْمُ یَا رَبُّ۔

نہ ہو تو دوسرے میں ورنہ تیسرے چلّے میں لازماً حاضر ہو جاتا ہے۔ مسخر ہونے کے بعد اگر عامل یہ چاہے کہ کسی وقت مؤکل کو طلب کرے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مکمل گوشۂ تنہائی میں خوب لوبان سلگائے اور غسل کر کے پاک صاف لباس پہنے اور مذکورہ عزیمت کو ۳۹۰ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا اور حکم بجالائے گا۔ اگر عامل دانۂ سلیمانی مؤکل سے طلب کرے گا تو مؤکل غائب ہو جائے گا۔ اور کچھ دیر کے بعد دانۂ سلیمانی لے کر حاضر ہوگا۔ اور دانۂ سلیمانی عامل کی خدمت میں پیش کرے گا۔ لیکن دانۂ سلیمانی لانے کے بعد پھر مؤکل خود دوبارہ کبھی نہیں آئے گا۔

دانۂ سلیمانی کے ذریعہ عامل کس طرح خدمتِ خلق کرے گا اس کا طریقہ خود مؤکل سمجھا دے گا۔ اس دانۂ سلیمانی کو حیض و نفاس والی عورتوں اور ناپاک مردوں سے دور رکھنا چاہئے۔ ورنہ اس کی تاثیر میں خلل پیدا ہو جاتا ہے۔ دانۂ سلیمانی ایک بیش بہا دولت ہے۔ یہ جس عامل کو مل جائے اس کی خوش نصیبی مسلّم ہے۔

طریقہ ۵

اس عمل کو وہ عامل کر سکتا ہے جس نے "یَا لَطِیْفُ" کی زکوٰۃ باقاعدہ ادا کر رکھی ہو۔ عامل کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل عزیمت اپنے نام کے مجموعی اعداد کے مطابق روزانہ پڑھے۔ اور پرہیز جلالی کے ساتھ عمل کو جاری رکھے۔ دورانِ عمل نقش کے سیاہ خانے پر نظر رکھے۔ انشاء اللہ اس خانے میں مؤکل کی شبیہ نظر آئے گی۔ پھر رفتہ رفتہ مؤکل نقش سے باہر آجائے گا۔ اور عامل سے محوِ کلام ہوگا۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ لیکن مؤکل جب بھی حاضر ہو جائے اس سے قول و قرار لے کر عمل بند کر دیں۔

عزیمت یہ ہے۔۔۔ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْ فِیْ بُطُوْنِکُمْ یَا لَطِیْفُ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۹	۴۴۲	۴۴۶	۴۳۲
۴۴۵	۴۳۳	۴۳۸	۴۴۳
۴۳۴		۴۴۰	۴۳۷
۴۴۱	۴۳۶	۴۳۵	۴۴۷

طریقہ ۶

یہ عمل بہت سخت عمل ہے اس میں مؤکل نہیں جن حاضر ہوتا ہے۔ اگر کوئی عامل اس عمل میں کامیاب ہو جائے تو وہ اپنے وقت کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اور اس کے قدم عاملوں کی گردن پر ہوتے ہیں۔ اس عمل کو قابو میں کرنے کیلئے نوچندی بدھ سے سنیچر تک روزے رکھے۔ عامل روزانہ غسل کرے۔ اور روزانہ پاک صاف لباس تبدیل کرے۔ ہر روز عامل ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک سو مرتبہ سورۂ یٰسین، ۴۰ مرتبہ سورۂ دخان، ۴۰ مرتبہ الٓمّٓ سجدہ اور چالیس مرتبہ سورۂ ملک پڑھے۔ پھر سنیچر کے روز عصر کے وقت جب سورج کی دسویں ساعت ہو تو کسی خلوت کی جگہ کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھے۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ۔ دوسرے پرچے پر یہ آیت لکھے۔ فَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ تیسرے پرچے پر لکھے۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ چوتھے پر ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ۔ پانچویں پر

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ۔ چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا۔ ساتویں پر یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ۔

ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز نفل پڑھیں ——— پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ دخان۔ تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الٓمٓ سجدہ۔ اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملک پڑھے۔ اور ہر سجدے میں سبحانَ ربّیَ الاعلیٰ کے بعد یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّمْ یَكُنْ سُبْحَانَ مَنْ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ۔ پھر اس کے بعد سجدے سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْاَلُكَ بِاِسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ الْاِكْرَامِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ یُعِیْنُنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا

اس وقت سات جنّات عامل کے سامنے آئیں گے اور سلام کریں گے۔ مذکورہ نماز سے پہلے عامل کو چاہیئے کہ اُن ساتوں کاغذوں کو جن پر آیاتِ قرآنی لکھی ہوئی ہیں ایک دھاگے میں باندھ کر اپنے سر پر باندھ لے اور تھوڑا سا موم اپنے پاس رکھے۔ جب جنّات حاضر ہو جائیں تو اُن ساتوں کاغذ کو اپنے سر سے کھولکر پوچھے کہ اپنے اپنے کاغذ بتاؤ کہ کونسا کاغذ کس کا ہے۔ اور اس پر اپنے نام کی مہر لگاؤ۔ سب اپنے اپنے کاغذ کو چھانٹ کر اپنے اپنے نام کی مہر لگا دیں گے۔ مہر لگانے کیلئے جنّات کو وہ موم دے دینا چاہیئے جو عامل کے پاس موجود ہے۔ پھر اُن کاغذوں کو احتیاط کے ساتھ کسی ڈبیا میں رکھ لیں۔ جنّات اپنے حاضر ہونیکا طریقہ بھی بتا دیں گے۔ اس کے بعد جب بھی عامل کو ضرورت ہو وہ جنّات کو طلب کرے۔ جنّات حاضر ہونگے۔ اور عامل کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے۔ عامل کے ہر حکم پر جنّات خزانے بھی لا کر دیں گے۔ خبر بھی بتائیں گے۔ اور ہر حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ یہ عمل مؤکل کا نہیں ہے بلکہ جن تابع کرنے کا ہے اور اس کے لئے دل کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ جان کا خطرہ رہے گا۔ اس عمل کو وہی حضرات کریں جو مؤکل تابع کر چکے ہوں۔ اور جن کا دل حد سے زیادہ قوی اور مضبوط ہو۔ خواہ مخواہ اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔

طریقہ ۷ یہ عمل سورۃ اخلاص کا ہے۔ جو شخص یہ عمل کرنا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اپنے دل کو اُمورِ دُنیا سے خالی کرے۔ اور بالکل تنہائی اختیار کرے۔ البتّہ اپنے لئے ایک خادم رکھ سکتا ہے۔ جو بوقت عمل عامل کی خدمت کرتا رہے۔ اور عامل کی ضروریات مہیّا کرتا رہے۔ لیکن وہ خادم بھی متقی اور پرہیزگار ہو۔ اگر کوئی نیک خادم مہیّا نہ ہو تو بہتر ہے کہ عامل اپنے کام اپنے ہاتھ سے انجام دے۔ یہ عمل ۸ جمعرات تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد چلّہ شروع ہو گا۔ لیکن یہ چلّہ صرف پندرہ دن کا ہو گا۔

آٹھ جمعراتوں میں یہ کرنا ہے کہ سورۃ اخلاص پانچ سو مرتبہ پڑھنی ہے۔ نوی جمعرات سے سورۃ اخلاص کی دعوت کا عمل شروع کر دے۔ اس عمل کے دوران روزانہ روزہ رکھے۔ اور مکمل ترکِ حیوانات کرے۔ جَو کی روٹی اور روغنِ زیتون کے سوا کوئی غذا نہ لے۔ اس دوران ہر فرض نماز کے بعد ایکہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اور نصف شب کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ لگاتار ہم اروز اس طرح پڑھنے سے کل تعداد ۸۴ ہزار مرتبہ ہوگی۔ آخری دن ذکر اور درود میں گزارے۔ یہ جمعرات کا دن ہوگا۔ اور عمل کا آخری دن ہوگا اس دن تمام نمازوں میں سورۃ اخلاص کی تعداد پندرہ ہزار مرتبہ کریں ــــــ ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اس کے علاوہ مسلسل سورۃ اخلاص پڑھتا ہی رہے۔ آخری مرتبہ نصف شب کو ایکہزار مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد یہ دعا کرے۔ یہ دعا پندرہ مرتبہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا اَحَدُ یَا مَنْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدَ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَنْ یُّجِیْبُوْنِیْ اِلٰی مَآ اُرِیْدُ اِنَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ط اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا خُدَّامَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ مَا تَعْتَقِدُ ہٗ اِلَّا مَآ اَسْرَعْتُمْ بِالْاِجَابَۃِ۔

عمل کے اختتام پر انشاء اللہ تین مؤکل حاضر ہوں گے۔ اُن کے چہرے اس قدر چمک دار اور نورانی ہوں گے کہ ان پر عامل کی نظر نہیں جم سکے گی۔ بالکل چودھوی رات کے چاند کی طرح، وہ حاضر ہو کر کہیں گے السلام علیکم یا عبد صالح ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہم اس سورۃ کے مؤکل ہیں۔ بتاؤ تمہارا مقصد کیا ہے۔؟ عامل یہ جواب دے، میں چاہتا ہوں کہ خدمتِ خلق کے معاملات میں جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو فوراً اس کی تعمیل کرو۔ وہ بولیں گے کہ ہماری کچھ شرطیں ہیں۔ کہ تم کوئی گناہ نہ کرنا جھوٹ مت بولنا، لہسن پیاز نہ کھانا، مچھلی نہ کھانا۔ اور ہر جمعہ کو لازماً غسل کرنا۔ سال میں ایک مرتبہ دس ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر تمام مُردہ مسلمانوں کو ثواب پہنچانا۔ اور روز گیارہ سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر مرحوم مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا۔ عید کا دن مستثنیٰ ہے۔ یعنی عید کے دن کی ناغہ کی جا سکتی ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ ان شرطوں کو قبول کرلے اور پھر اس پر عمل کرتا رہے۔ مؤکلین مصافحہ کریں گے اور فرمائیں گے کہ آج سے ہم تمہارے بھائی ہیں۔ عامل کو پوچھنا چاہیئے کہ آپ لوگوں کی کوئی نشانی۔ یا کوئی یادگار بات۔ اور میں کس طرح آپ لوگوں کو طلب کروں گا۔ اُن مؤکلین میں سے ایک کہے گا۔ کہ میرا نام عبدالواحد ہے۔ جس وقت تم یہ سورۃ پڑھ کر کہو گے اے عبدالواحد حاضر ہو جاؤ۔ میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ اور میں تمہیں زمانہ بھر کی خبروں سے آگاہ کردوں گا۔ دوسرا کہے گا کہ میرا نام عبدالصمد ہے۔ تم سورۃ اخلاص پڑھ کر جس وقت کہو گے کہ اے عبدالصمد حاضر ہو جاؤ تو میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ اور تمہیں پوشیدہ خزانوں کی اطلاع دوں گا۔ تیسرا کہے گا کہ میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔ جس وقت تم سورۃ اخلاص پڑھ کر کہو گے کہ اے عبدالرحمٰن حاضر ہو جاؤ تو میں فوراً حاضر ہو جاؤں گا۔ اور تمہیں لوگوں کی نظروں سے چھپالوں گا۔ اور خزانے لا کر دوں گا۔ جب یہ نعمت حاصل ہو جائے تو عامل کو چاہیئے کہ اللہ

کا شکر ادا کرے اور اس دولت کو راز میں رکھے۔ ہر کس و ناکس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ کرے۔ عامل اس دولت کو جتنا چھپائے گا اُتنا ہی فائدے میں رہے گا۔

طریقہ ۸ یہ عمل بھی سورۃ اخلاص کا ہے جب عامل اس عمل کا ارادہ کرے تو تین روزے رکھے۔ منگل سے جمعرات تک اور مکمل ترکِ حیوانات اور پرہیز جلالی کرے۔ ہر رات کو سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور چالیس مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ تیسرے روز مؤکل حاضر ہوگا اور عامل سے دریافت کرے گا کہ کیا چیز مطلوب ہے۔ عامل کو چاہیئے کہ ایک خادم کی درخواست کرے۔ مؤکل ایک خادم عامل کو عطا کرے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ بوقت ضرورت اس کو حاضر کرنے کی ترکیب پوچھ لے۔ یہ خادم عامل کے حکم کی تعمیل کرتا رہے گا انشاء اللہ۔ دورانِ عمل عامل کو لوبان جلانا چاہیئے۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِقَافِ الْقُدْرَةِ وَالْاَحَاطَةِ وَبِلَامِ اللَّوْحِ وَاللُّطْفِ وَبِھَا الھیبۃ والھدایۃ وبواو ولایتہ والودود اَنْ تَجْعَلَ لِیْ قُدْرَةً وَاِحَاطَةً عَلٰی دَقَائِقِ الْکَائِنَاتِ اللوحیۃ استھحابیا والھیبۃ مھدیۃ ھادیًا لِمَنْ شِئْتَ ھِدَایَتَہٗ اَنْتَ الھادی من استھدیتہٗ یَا مَنْ سِرُّہٗ عَمَّ جمیع جھاتی والتغیرات والتعطیلات والحوادث والنظیری والضد الانقسام والعدد قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ یَا وَاحِدُ فِی دیمومیۃ ملکۃ القدیم عن غیر تحولٍ ولاتجسم اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بواد الوحدانیۃ والالف المعطوف الّذی ھو اصل النشاۃ الدوابیۃ وبھاء الحیوۃ الازلیۃ وبدال الدوام الابدیتہ من حصرٍ وقتٍ وعلٍ دولاصاحبۃٍ ولاولدٍ انت اللہ الواحد الاحد الصمد اللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ فَرْدًا مَنْ لا فرادواحد من الاحاد مدنی بنشاءۃ من نشاءۃ الروحانیۃ الالف المعطوف حتّٰی اُفَوِّضَ بعوض من ذٰلك بحار المقربین فی الافراد واحیی نفسی بنفخۃ حکمیۃ من نفخاتك وروحانیۃ ممدودیۃ بعظیم الاسد ادا حتّٰی اکون راجیًا من السعادۃ والارشاد وجیھًا بین عبادك یوم المیعاد۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بصاد الصدق والصبر والمیم الملك والمجد وبیاء الیقظۃ والیقین اَنْ تجعلنی صادقًا مالكًا مجیدًا امجدًا بالیقظۃ معتقدًا بالیقین ممدودًا من عظیم کرمك وبصدیق من ملئکتك استعین بہ علٰی صلاح اَمْرِیْ فِی اُمور الدنیا والاخرویۃ واجعل لی عونًا من غیر عائق بمضرۃ الی الابد لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ اَللّٰھُمَّ اکفنی بکاف کفایتك حتّٰی لا التجی اِلٰی اَحَدٍ مخلوقاتك ونورنی بنور نورانیۃ ذٰلك حتّٰی افوز بفاء الفوز والنجاۃ بین عبادنا المقربین اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وبالاجابۃ جدیدٌ برحمتك یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

طریقہ ۹ یہ عمل سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کا ہے اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کرے اور چالیس دن تک لگاتار روزے رکھے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۳۲۴ مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پڑھے۔ مکمل خلوت جہاں کسی کی آواز کانوں میں نہ آئے یہ عمل کرے۔ دورانِ عمل عود اور لوبان کا بخور لے۔ سفید لباس میں یہ عمل کرے۔ تیسرے دن تازہ غسل کرے۔ اور لباس پر خوشبو

لگائیے۔ ہر نماز کے بعد مذکورہ آیت کو تین تین مرتبہ پڑھے۔ اس دوران اوّابین، چاشت اور اشراق کی نمازیں بھی ترک نہ کرے۔ جب عمل کو ۲۰ روز گزر جائیں گے تو ایک مؤکل حاضر ہو کر کہے گا۔ اے شخص تو نے کافی مشقّت اُٹھائی۔ اب اپنا مقصد بیان کر۔ عامل کو چاہیئے کہ اس کی طرف دھیان نہ دے۔ اپنا عمل ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ چالیسوے دن کمرہ نور سے بھر جائے گا اور در و دیوار پر آیت مذکورہ لکھی ہوئی نظر آئے گی۔ اس عرصے میں اچھے اچھے خواب نظر آئیں گے۔ اور ایک گھوڑے پر ایک بادشاہ سوار نظر آئے گا۔ اور اس کے ساتھ کثیر مخلوق بھی ہوگی۔ وہ سلام کرے گا۔ اس کی تعظیم کے لئے عامل کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ عامل کھڑے ہو کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اور کہے کہ جس طرح تم نے مجھے بزرگی دی اور مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اللہ تمہیں بھی بزرگی دے اور تمہارے مرتبے کو قائم رکھے۔ اے بادشاہ میں تم سے اپنی نشانی طلب کرتا ہوں جس کے ذریعے میں بوقتِ ضرورت تم کو بلا سکوں وہ عامل سے عہد و پیمان کرے گا۔ اور کوئی نشانی دے گا۔ اور بلانے کا کوئی طریقہ بھی بتائے گا آیت مذکورہ کی تعداد پوری کرنے کے بعد یہ دعا تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَرَاتٌ وَلَا فِی الْاَرْضِ غَمَرَاتٌ وَلَا فِی الْجِبَالِ مَدَارَاتٌ وَلَا فِی الْبَحْرِ قَطْرَاتٌ وَلَا فِی الْعُیُوْنِ لَحَظَاتٌ وَلَا فِی النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِكَ دَالَّاتٌ وَلَكَ شَاھِدَاتٌ وَفِی مُلْكِ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُكَ بِتَسْخِیْرِكَ لِكُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُوَفِّضِیَ كَمَا یَرْضِیْكَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ التُّكْلَانِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

طریقہ نمبر ۱۰ اسم "اللہ" کی ریاضت، جو شخص دن میں روزہ رکھے اور ریاضت کی نیت سے نصف شب میں اسم "اللہ" ۶۶ ہزار مرتبہ دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد پڑھے۔ چند ہفتوں کے بعد اس اسم الٰہی کا مؤکل، جس کا نام کیمیائیل ہے۔ اور یہ بہت سے مؤکلوں کا سردار ہے۔ اور یہ مؤکل ۶۶ فرشتوں کی صفوں کا حاکم ہے۔ یہ حاضر ہو کر کہے گا کہ تو نے اللہ کو پکارا۔ ہم اس اسمِ اعظم کے خادم ہیں۔ اب تو بتا کہ تیرا کیا ارادہ ہے۔ عامل کو کہنا چاہیئے کہ میں اللہ کے واسطے اپنی اطاعت کا طالب ہوں۔ وہ کہے گا کہ تجھے اپنا جسم اور لباس پاک صاف رکھنا چاہیئے۔ اور ہر ماہ تین روزے (۱۳، ۱۴، ۱۵ کے) رکھنے چاہئیں۔ یعنی چاند کی تاریخوں کے لحاظ سے۔ حلال چیز سے افطار کرنا چاہیئے۔ پھر ہم تیرے بھائی ہیں اور تیرے مددگار بھی ہیں۔ بہت آسان عمل ہے۔ اور بہت ہی مؤثر عمل ہے۔

طریقہ نمبر ۱۱ اگر سورۃ واقعہ کو ۱۵ مرتبہ اور اسماء حسنیٰ کو ایک مرتبہ لگاتار چالیس دن تک بعد نماز عشاء پڑھیں تو سورۃ واقعہ کا مؤکل عامل کے قبضے میں آجائے گا۔ ۴۰ ویں دن یہ دعا بھی ایک بار پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ یَا بَاسِطُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ مَھْمَھُوْبِ مَھْمَھُوْبِ مَھْمَھُوْبِ ذِیْ لُطْفِ خَفِیّ

بمصحع ذی نُورٍ لَیھی سَعسُوبِ اللہ الذی لہٗ العظمۃ الکبریاءُ صَمصَعُونَ ذُو جمالٍ وَبِھا طمعوبٍ ذُوعِزٍ شامخٍ یاہُ مَھمَھُوبِ اللہ الذی سَخَّرَ بنورہٖ کُلّ نورٍ اَجِیبُوا یاخُدَّام ھٰذہِ السورۃ وخُدّام اسم اللہ العلی العظیم الاعظم بتسخیر القلوب الخلق وجلب الرزق وحرّکوا روحانیۃ المحبّت لی با المحبۃ الدّائمۃ بِسْمِ اللہِ الَّذِی احرق الحجب نورًا وذلّت الرقاب بعظمۃ وترکت الجبالُ بِھَیبَتِہٖ وسبح الدّعوی لجمدہ وَالْمَلٰئِکَۃِ مِنْ خِیفَتِہٖ وَھُوَ الذی لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ باسمک لم تفع الّذی اعطیتہ من شئت مِنْ اولیائِکَ وَالھمتہ اَصْفِیاءِکَ مِنْ احبابِکَ اسئلک اللّٰھُمَّ ان تاتینی برزقٍ مِنْ عِنْدِکَ تغنی بہٖ فقری وتجبُر بہٖ کسری وَتَقْطَعُ بہٖ علائق الشیطٰن مِنْ قَلْبِیْ فانکَ انت اللہ الحنان السلطان الدیان الوھاب الرزاق الفتاح العلی الْعَلِیْمِ۔ القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر المغنی الغنی الکبیر الکریم المعطی الرازق الواسع الشکور ذوالفضل والنعم والجود الکرم۔ اللّٰھم انی اسئلک بحقک وبحق حقک واحسانک یاقدیم الاحسان یامن احسانہ فوق کُلّ احسان یامالک الدنیا والاٰخرۃ یاصادق الوعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ اللّٰھُمَّ یسّرلی رزق من الحلال واجعلہ لی نصیبًا اللّٰھُمَّ اجب دعوتی بحق سورۃ الواقعہ وبحق اسمک العظیم وبحرمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلّم وعلی اٰلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ اجمعین وبحق فتح فتّاح رزاقٍ قادرٍ معطٍ خیرُ الرَّازِقِیْنَ مغنی الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ توابٍ بصیرٍ لَا یُوَاخِذُ بِالْجَرائِمِ۔ اللّٰھُمَّ یَسِّرْلِیْ رِزْقًا حلالًا طیبًا واجمع بینی بینہٗ من حلالک وَاجعلہٗ نصیبی فی الحلالِ یاذوالجلالِ والاکرام فی ھٰذہ السَّاعۃ یااللہ یاکافی یاوکیل اغنی بلطفک الخفی یاکَرِیْم یارَحِیْم۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ یااللہ یارحمٰن الدُّنیا وَالاٰخرۃ وَرَحِیْمُھُمَا یارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ توکّلت یاخدّام ھٰذہ السورۃ الشریفۃ بجمیع مَا اُمِرْتُمْ بِہٖ وَمَا وُکِّلْتُمْ عَلَیْہِ بحقِّ اھیًا اشراھیًا اذونائی صباؤت وَال شُدَّائی اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ ان تصلّی علٰی سیّدنا مُحَمَّدٍ وَصَحْبِہٖ وَتسلّم تسلیمًا کثیرًا کثیرًا۔

طریقہ ۱۲

شب سہ شنبہ یا شب یکشنبہ کو آدھی رات گزرنے کے بعد باوضو ہو کر جائے نماز پر کھڑے ہو کر تین بار کہے فریاد فریاد بدرگاہِ تو بدوستی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وبدوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ وحسن مجتبیٰ وحسین شہید کربلا۔ آنچہ مطلوب می دارم بانصرام رساں بعدہٗ۔ اسی جگہ کھڑے ہو کر تین بار آیت الکرسی تین تین بار چاروں قل پڑھ کر حصار کرلے اور "یا اللہ" چار ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اسی طرح تین روز تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تیسری شب مؤکل حاضر ہوگا۔ اگر دورانِ عمل مؤکل حاضر ہو جائے تو اس سے بات نہ کرے جبتک تعداد پوری نہ ہو جائے۔ تعداد پوری ہونے کے بعد مؤکل سے عہد وپیمان کرلے۔ اس کے بعد جب بھی مؤکل کو حاضر کرنا ہو تو خلوت میں مذکورہ بالا عمل کو پڑھ کر ۱۳ مرتبہ "یا اللہ" پڑھے۔ انشاء اللہ مؤکل حاضر ہوگا۔ اور حکم کی تعمیل کرے گا۔

طریقہ ۱۳

جو شخص ، روزے رکھے اور ترک حیوانات اور پرہیز جلالی کے ساتھ عمل کو جاری رکھے۔ وہ اس عمل میں یقیناً کامیاب ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھکر ہر نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۱۳۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اور ہر وقت بہ کثرت استغفار اور درود شریف پڑھے۔ ساتویں روز تک عشاء کی نماز کے بعد ۴۵ ہزار مرتبہ اس آیت کو مکمل تنہائی میں پڑھے۔ انشاءاللہ اس آیت کا مؤکل حاضر ہوگا۔ عامل کو چاہیئے کہ مؤکل کو دیکھ کر کھڑا ہوجائے اور سلام عرض کرے اور کہے کہ آپ نے مجھے عزّت بخشی۔ میں اس کا شکر گزار ہوں۔ اب آپ اپنے حلقہ میں کسی خادم کو حکم دیں کہ وہ میری اطاعت کرے۔ اور خدمتِ خلق کے معاملات میں میری مدد کرے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ مجھے جو کچھ بھی ملے گا وہ میں ہرگز ہرگز گناہ کے کاموں میں خرچ نہیں کروں گا۔ اور اللہ کے بندوں کی بھرپور مدد کروں گا۔ مؤکل عامل کی طرف بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ متوجہ ہوگا۔ اور مرحبا کہے گا ــــ اور آیت شریفہ کی تلاوت کی طرف رغبت دلائے گا۔ پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنے کا حکم دے گا۔ اور اللہ کی نافرمانی سے باز رکھنے کی تاکید کرے گا۔ مخلوق پر شفقت کی تلقین کرے گا۔ اور اللہ کے محتاج اور کمزور بندوں کی مدد کرنے پر اکساتے گا۔ اگر عامل نے یہ سب کچھ قبول کرلیا تو مؤکل عامل کو ایک تلوار دے گا۔ جس کے چمکتے ہوئے نور سے وہ جگہ روشن ہوجائے گی۔ اور اس پر ایک سطر لکھی ہوگی جسے مؤکل خود پڑھ کر بتائے گا۔ یہ تلوار عامل کو چاہیئے کہ محفوظ جگہ رکھ دے اور بہت ہی شدید حالات میں اس کو نکالے مؤکل ایک انگوٹھی بھی دے گا جو مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ اور چمکے گی۔ اور اس پر بھی ایک عبارت ہوگی۔ جسے مؤکل خود پڑھ کر سنائے گا۔ یہ ایک بیش بہا نعمت ہوگی۔ عامل ان چیزوں کو سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے کسی محفوظ مقام پر رکھ دے۔ عامل جب بھی یہ انگوٹھی پہن کر کسی حاکم کے پاس جائے گا وہ حاکم مبہوت ہوکر عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ عامل کے لئے ضروری ہوگا کہ اس عمل میں کامیابی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد ۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتا رہے۔ دورانِ عمل آیت مذکورہ ۱۳۵۰ مرتبہ اور یہ دعا ۳ مرتبہ پڑھے۔ یَا کَافِیْ (ایک سو گیارہ مرتبہ) پھر ایک سو گیارہ مرتبہ یَا کَافِی الْغَنِیُّ نوائب الدنیا و مصائب الدھر و ذل الفقر، پھر ۱۶۰ مرتبہ یَا غَنِیُّ پھر ۱۶۰ مرتبہ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ دبجودك وفضلك عن خلقك فانّك قلت وقولك الحقّ المبین۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ دعوناك کما امرتنا فاستجب لنا کما وعدتنا۔ اس کے بعد تین بار یہ کہے۔ یَا فَتَّاحُ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ واسبل علیّ شرعنا یتك وسخّر لی خادم هذه الاسماءِ بشیٔ استعین به علےٰ معالتین امر دنیاوی و دینی و اٰخرتی وعاقبة امری وسخره لی کما سخرت الریح والانس والجن والوحوش والطیور لنبیّك سلیمان ابن داؤد علیه السّلام اهیا اشراهیا اذونائی اصباؤت ال شدائی یا امرہ من بین الکاف والذی اِنَّمَا اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ط سُبْحٰنَ الَّذِیْ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔

طریقہ ۱۴
یہ عمل جن تابع کرنے کیلئے بہت مؤثر ہے۔ مکمل تنہائی میں اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک مکمل پرہیز کے ساتھ جاری رکھّے۔ اور دورانِ عمل حصار ضرور کرلے روزانہ سورۃ مزمل چالیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ۔ دورانِ عمل عامل کو مختلف ڈراؤنی چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن وہ سب حصار سے باہر ہوں گی۔ اگر نہ ڈرا اور اس نے اپنے عمل کو ترک نہ کیا تو چالیسوے دن ایک جن حاضر ہو کر عامل کی اطاعت کرے گا۔ انشاء اللہ۔

طریقہ ۱۵
اس عمل میں خواب میں آکر مؤکل عامل کی اطاعت کریں گے۔ عمل یہ ہے کہ نصف شب کے بعد عامل دو نفلیں ادا کرکے دو زانو ہو کر ایک ہزار مرتبہ استغفار پڑھکر ایک ہزار مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھے۔ اور تیرہ سو (۱۳۰۰) مرتبہ یہ پڑھے۔ یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَالدَّعْوَۃِ الْمُنِیْفَۃِ وَالْاَسْمَاءِ الرَّبَّانِیَّۃِ بِحَقِّ مَا فِیْھَا مِنَ السِّرِّ وَالْاَسْرَارِ الْمُنَوَّرِ وَالْاَنْوَارِ بَیِّنُوْا لِیْ مَا اَضْمَرْتُ عَلَیْہِ مِنْ کَنْ (یہاں اپنے مقصد کا خیال کرے) بِحَقِّ مَا تَلَوْتُہٗ عَلَیْکُمْ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ عَلَیْکُمْ۔ اس عمل کو کرکے پاک صاف بستر پر سو جائے۔ انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صورتِ حال سے آگاہ کرے گا۔

طریقہ ۱۶
پانی کے طشت پر مؤکل کے حاضر ہونے کا عمل۔ طریقہ یہ ہے کہ عامل ۷ روزے رکھّے۔ نوچندی اتوار سے شروع کرے اور ہر نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور مندرجہ ذیل دعا کو سات مرتبہ پڑھے۔ جو کی روٹی اور انجیر سے روزہ افطار کرے ساتوے دن اس آیت کا مؤکل حاضر ہوگا۔ سبز لباس میں ہوگا۔ حاضر ہو کر وہ سلام کرے گا۔ عامل کو چاہیئے بہت اچھی طرح اس کے سلام کا جواب دے۔ وہ پوچھے گا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ عامل چپ رہے۔ وہ ایک ہزار دینار کی تھیلی پیش کرے گا۔ عامل کو چاہیئے کہ تھیلی کی طرف التفات نہ کرے۔ اگر عامل تھیلی لے گا تو نقصان ہوگا۔ اس کے بعد مؤکل فریاد کرے گا کہ دنیا کی کوئی بھی دولت لے لے لیکن مجھے اپنا غلام نہ بنا۔ عامل کو چاہیئے کہ اپنے عمل کو پورا کرنے میں مشغول رہے۔ اس کے بعد بولے کہ جن اور شیاطین علوی اور سفلی میرے لئے مسخر کردے۔ اگر وہ اس بات کو مان لے تو اس کو آزاد کرنے کی بات کرے اسوقت مؤکل ایک لوح عامل کو دے گا۔ اس پر لکھا ہوگا۔ وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ۔ اور دائرے میں لکھا ہوگا۔ اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد عامل جب اس لوح سے کام لینے کا ارادہ کرے تو ایک طشت میں پانی بھرے اور کسی نابالغ بچے کو طشت کے پاس بٹھائے اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔ اس وقت پانی میں جنّات حاضر ہوں گے اور عامل کو حقائق سے آگاہ کریں گے۔

دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ بِسَطْوَۃِ جَبَرُوْتِ قَھْرِکَ وَبِسُرْعَۃِ اِغَاثَۃِ نَصْرِکَ وَبِغَیْرَتِکَ لِاِنْتِھَاکِ حُرُمَاتِکَ وَبِحِمَایَتِکَ لِمَنِ احْتَمٰی بِاٰیَاتِکَ نَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا قَرِیْبُ

یَاسَمِیْعُ یَا مُجِیْبُ یَا سَرِیْعُ یَا جَبَّارُ یَا مُنْتَقِمُ یَا قَهَّارُ یَا شَدِیْدَ الْبَطْشِ یَا مَنْ لَّا یُعْجِزُهٗ قَهْرُ الْجَبَابِرَةِ وَلَا یَعْظُمُ عَلَیْهِ هَلَاكُ الْمُتَمَرِّدِیْنَ مِنَ الْمُلُوْكِ الْاَكَاسِرَةِ۔ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كَیْدَ مَنْ كَادَنِیْ فِیْ نَحْرِهٖ وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ بِیْ عَائِدًا اِلَیْهِ وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَ لِیْ وَاقِعًا فِیْهَا وَمَنْ نَصَبَ لِیْ شَبَكَةَ الْخِدَاعِ اِجْعَلْهُ یَا سَیِّدِیْ مَسَاقًا اِلَیْهَا وَمَصَادًا فِیْهَا وَاَسِیْرًا لَدَیْهَا۔ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰیٰعٓصٓ اِكْفِنَا هَمَّ الْاَعْدَاءِ وَالْقِ عَلَیْهِمُ الرَّدٰی وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِیْبٍ فِدَاءً وَسَلِّطْ عَلَیْهِمْ عَاجِلَ النِّقَمِ فِی الْیَوْمِ وَفِی الْغَدَاءِ اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ قَلِّلْ عَدَدَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّآئِرَةَ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَرْسِلِ الْعَذَابَ عَلَیْهِمْ۔ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ مِنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاسْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ وَغُلَّ اَیْدِیَهُمْ وَارْبُطْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَلَا تُبَلِّغْهُمُ الْاٰمَالَ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَهٗ مِنْ اَعْدَائِكَ اِنْتِصَارًا لِاَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِیَآئِكَ اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا اِنْتِصَارَكَ لِاَنْبِیَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَاَوْلِیَآئِكَ اَللّٰهُمَّ انْتَصِرْ لَنَا اِنْتِصَارَكَ لِاَحْبَابِكَ عَلٰی اَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُمَكِّنِ الْاَعْدَآءَ فِیْنَا وَلَا تُسَلِّطْهُمْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ حٰمٓ۔ سُبْحَانَ حٰمٓ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا مِمَّا نَخَافُ۔ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَآءِ وَفَوْقَ الْاَمَلِ یَا هُوَ ثَلٰثًا یَا مَنْ بِفَضْلِهٖ لِفَضْلِهٖ نَسْئَلُ۔ اَسْئَلُكَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ۔ اِلٰهِیْ الْاِجَابَةَ یَا مَنْ اَجَابَ نُوْحًا فِیْ قَوْمِهٖ یَا مَنْ نَصَرَ اِبْرَاهِیْمَ عَلٰی اَعْدَائِهٖ یَا مَنْ رَدَّ یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ یَا مَنْ كَشَفَ ضُرَّ اَیُّوْبَ یَا مَنْ اَجَابَ دَعْوَةَ زَكَرِیَّا یَا مَنْ قَبِلَ تَسْبِیْحَ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی نَسْئَلُكَ بِاَسْرَارِ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابَاتِ اَنْ تَتَقَبَّلَ بِاَنَّهٗ دَعَوْنَاكَ وَاَنْ تُعْطِیَنَا مَا سَاَلْنَاكَ اَنْجِزْ لَنَا وَعْدَكَ الَّذِیْ وَعَدْتَّ لِعِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اِنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِكَ اِلَّا مِنْكَ وَخَابَ رَجَاءُنَا وَحَقِّكَ اِلَّا فِیْكَ اِنْ اَبْطَئَتْ غَارَةُ الْاَرْحَامِ وَبَعُدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّیْءِ مِنَّا غَارَةُ اللّٰهِ۔ یَا غَارَةَ اللّٰهِ جِدِّی السَّیْرَ مُسْرِعَةً فِیْ حَلِّ عُقْدَتِنَا یَا غَارَةَ اللّٰهِ۔ عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَجَارُوْا۔ وَرَجَوْنَا اللّٰهَ مُجِیْرًا۔ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَلِیًّا۔ وَكَفٰی بِاللّٰهِ نَصِیْرًا۔ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ۔ اِسْتَجِبْ لَنَا اٰمِیْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

طریقہ ۱۷ یہ عمل بھی بہت مؤثر ہے۔ اور بزرگوں کے معمول میں رہا ہے۔ عامل کو چاہیے کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۹ ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ دورانِ عمل پرہیز جلالی کے ساتھ ساتھ ترکِ حیوانات بھی رکھے۔ چالیسویں دن موکل حاضر ہو کر اطاعت کرنے پر مجبور ہو گا۔ دورانِ عمل موکلین آ کر ڈرائیں گے۔ لیکن عامل کو کسی طرح کا خوف نہیں کھانا چاہیے۔ البتہ حصار کے بغیر عمل کرنے کی غلطی نہ کرے ورنہ نقصانِ عظیم ہو گا۔

طریقہ ۱۸ سب سے پہلے ایک ایسا مکان تلاش کریں کہ جس پر عامل کا مکمل اختیار ہو اور عامل کے سوا کسی اور کی وہاں آمد و رفت نہ ہو۔ اس عمل میں ترکِ حیوانات اور پرہیز جمالی لازمی

کرنے ہیں ورنہ عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ دورانِ عمل صندل اور عود کی دھونی لیں۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل کی شروعات کریں۔ سب سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ واقعہ پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ توبہ پڑھیں۔ تینوں سورتوں کی تلاوت کے بعد پانچ سو مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھیں۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر سورۂ تکاثر سے سورۂ ناس تک کی تمام سورتیں پڑھیں۔ عمل کے اختتام پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور مصلّے ہی پر پڑ کر سو جائیں۔ اس عمل کو لگاتار پانچ دن تک کریں۔ تیسرے روز عامل کے بدن میں کپکپی شروع ہوگی۔ ڈراؤنی صورتیں نظر آئیں گی۔ اُن کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ ان چیزوں سے خوف نہ کھائے۔ پانچوے دن ایک نورانی بزرگ عامل کو شربت کا ایک پیالہ عطا کریں گے۔ اب عامل کو سمجھنا چاہیئے کہ اس کا عمل کامیابی سے ہمکنار ہو گیا۔ شربت پیتے ہی عامل کو روحانیت کا کمال حاصل ہو جائے گا۔ اس کے بعد عامل جب بھی تنہائی میں پانچ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر پڑھے گا مؤکل حاضر ہو جائے گا۔ اور حکم بجالائے گا۔

طریقہ ۱۹ اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں نوچندی جمعرات کو عمل کی شروعات کریں مندرجہ ذیل کلمات عشاء کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ اور ہر فرض نماز کے بعد ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ عمل سے پہلے حصار ضرور کرلیں۔ دورانِ عمل طرح طرح کے ڈراؤنے چہرے نظر آئیں گے اور وہ اس بات کی کوشش بھی کریں گے کہ عامل اپنے عمل کو ترک کردے۔ عامل کو دورانِ عمل ایسا بھی محسوس ہوگا کہ کوئی میدان ہے جہاں لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور مرنے والے چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ عامل کو ایسا بھی محسوس ہوگا کہ زمین ہل رہی ہے۔ اور ہر طرف شعلے بھڑک رہے ہیں۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ وہ ان چیزوں سے خوف نہ کھائے۔ کیوں کہ یہ چیز حصار کے اندر آنے کی قوت نہیں رکھتیں۔

چالیسویں دن تین مؤکل حاضر ہوں گے۔ جو خود شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مُرید اور معتقد بتائیں گے وہ آکر پوچھیں گے کہ انہیں کیوں بلایا ہے۔ عامل بتادے کہ میں نے خدمتِ خلق کے کاموں میں مدد کے لئے بلایا ہے۔ وہ بطورِ نشانی انگوٹھی دیں گے۔ اور حاضر ہونے کا طریقہ بھی بتائیں گے۔

کلمات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔

طریقہ نمبر ۲۰ چاند کی گیارہ تاریخ کو اس عمل کی شروعات کریں۔ بعد نمازِ عشاء گیارہ سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ اس عمل کے دوران سب سے پہلے ایک اژدہا نظر آئے گا۔ اس کے بعد اور بھی خوف دلانے والی چیزیں دکھائی دیں گی۔ لیکن عامل کو چاہیئے ان چیزوں سے خوف زدہ نہ ہو۔ چالیسویں روز ایک مؤکل حاضر ہوگا۔ اور عامل کی اطاعت کا وعدہ کرے گا اور حاضر ہونے کا طریقہ بھی ان شاء اللہ بتادے گا۔

طریقہ ۲۱ عروجِ ماہ میں شروعات کریں۔ اور عمل مکمّل تنہائی میں کریں۔ عامل کو چاہیئے کہ دورانِ عمل احرام باندھے۔ اور مکمل پرہیز کرے۔ یعنی پرہیز جلالی بھی کرے اور ترکِ حیوانات بھی۔ دورانِ عمل حصار ضرور کرلے ــــ دس۱۰ دن تک روزانہ دس ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ گیارہویں دن سے تیسویں دن تک ایک ہزار مرتبہ روزانہ بسم اللہ پڑھے۔ اکتیسویں۳۱ دن سے چالیسویں دن تک روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے۔ اس طرح چالیس دن میں سوالاکھ مرتبہ بسم اللہ پڑھی جائیگی۔ دورانِ عمل خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کو ڈرنا نہیں چاہیئے۔ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوں گے۔ سلام پیش کریں گے۔ اور عامل کی اطاعت کرنے کا وعدہ کریں گے۔ چلّے کے بعد سو۱۰۰ مرتبہ روزانہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ عامل کو چاہیئے کہ بسم اللہ کے مؤکلین سے حاضر ہونے کا طریقہ پوچھ لیں۔ تاکہ بوقت ضرورت مؤکل کو مدعو کیا جاسکے۔

طریقہ ۲۲ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھنی ہے۔ چالیس دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ مکمل پرہیز کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ دورانِ عمل خوفناک چیزیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کا کچھ بگاڑنے پر قادر نہیں ہونگی۔ چالیسویں دن سورۃ فاتحہ کے مؤکل آکر اظہارِ اطاعت کریں گے۔ ان مؤکلوں سے اُن کو بلانے کا طریقہ معلوم کرلینا چاہیئے۔

طریقہ ۲۳ عروجِ ماہ میں شروع کریں۔ اور عمل مکمل تنہائی میں کریں۔ مکمل پرہیز کے ساتھ عمل کو جاری رکھّیں۔ آیت الکرسی سوالاکھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ عامل اپنی استعداد اور ہمّت کے مطابق سات دن میں، چودہ دن میں، اکیس دن میں یا چالیس دن میں تعداد پوری کرے چالیسویں روز آیت الکرسی کے مؤکل حاضر ہوں گے اور اظہارِ اطاعت کرنے پر مجبور ہوں گے۔ عمل کے بعد روزانہ پانچسو مرتبہ آیت الکرسی پڑھتا رہے۔ تاکہ عمل قابو میں رہے۔ جب مؤکل حاضر ہوں۔ اُن سے حاضری کا طریقہ ضرور پوچھ لیں۔

طریقہ ۲۴ یہ اسمِ ذات کا دوسرا عمل ہے۔ نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد "یا اللہ" روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔ ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کریں ــــ اور دورانِ عمل صرف پرہیز جمالی کریں۔ ۴۰ دن کے بعد عشاء کی نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ روزانہ "یا اللہ" پڑھتے رہیں۔ چالیسویں دن مؤکل حاضر ہوگا۔ اس کا نام کہیائیل ہے۔ یہ عامل سے عہد و پیمان کرے گا۔ اور اس کے بعد جب بھی اس کو طلب کرنا ہو تو مکمل تنہائی میں ۶۶ مرتبہ "یا کہیائیل بحقّ یا اللہ" پڑھیں گے تو مؤکل حاضر ہو جائے گا۔ اور اطاعت کرنے پر مجبور ہوگا۔

طریقہ ۲۵ "یا سلامُ" کا مؤکل بہت زبردست مؤکل ہے اس کا نام "درعیائیل" ہے۔ اسکے ماتحت چار مؤکل ہیں اور ہر مؤکل ۱۳۱ صفوں کا حاکم ہے۔ اور اسم سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام

کے زیر اثر ہے۔ جو شخص یا سلام کے مؤکل کو تابع کرنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ بہ نیت دعوت یا سلام کی ایک لاکھ ۱۳ ہزار مرتبہ پڑھکر زکوٰۃ نکالے اور عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے ـــ لگاتار چالیس دن تک ۴۰ دن میں سوا لاکھ تعداد ہو گی ـــ ۴۱ ویں دن چھ ہزار مرتبہ پڑھکر تعداد مکمل کریں روزانہ عمل کے آخر میں ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھنی ہے۔

یَا سَلَامُ اَنْتَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَعُوْدُ السَّلَامُ سَلَامُكَ التَّامُ رَافَتُكَ عَلَى الْاَوْلِيَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَتْقِيَاءِ وَاَنْتَ الْمُحِيْطُ بِعِلْمِكَ الْقَدِيْمِ وَبِصَفَائِحِ الصَّفَافِيْ قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ اَسْئَلُكَ بِسَكِيْنَتِكَ النَّازِكَةِ عَلَى السِّرِّ الْمُوْسَوِيِّ بِعِزَّتِكَ الظَّاهِرَةِ عَلَى الْجَنَابِ الْعِيْسَوِيِّ وَبِمَا جَمَعْتَ فِيْ بَاطِنِ دَائِرَةِ الْهُوِيِّ وَظَاهِرِ مَعَالِمِ الْمَنَاءِ اَنْ تَجْعَلَ قَلْبِيْ قَابِلًا لِتَوَارُدِ الْوَاحِدِيَّةِ فَارِغًا مِنْ شَوَاغِلِ الْمُوْحِدِيَّةِ عَائِذًا بِكَ اِلَيْكَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ السَّرْمَدِيَّةِ وَارْزُقْنِيْ بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ وَاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ حُسْنَ الظَّنِّ بِكَافَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ لِاَنَالَ سِرَّ سُبُوْحِيَّتِكَ الَّتِيْ جَعَلْتَهُ بِهَا فِيْ مَقَامِ الْيَقِيْنِ وَاجْعَلْنِيْ مُتَبَرِّكًا بِدَقَائِقِ نَفَائِسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَارْزُقْنِيَ الرِّضَا بِمَا قَدَّرْتَهُ لِيْ فِيْ عِلْمِكَ وَيَسِّرْهُ لِيْ بِاُمُوْرِكَ يَا مَنْ رَزَقَ سَمَاهُ قُلُوْبَ الْاَوْلِيَاءِ بِمَصَابِيْحِ الْخَوَاطِرِ اِفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ الْمُشَاهَدَةِ بِمَصَابِيْحِ بَصَائِرِ بِالسَّلَامِ يَا سَلَامُ۔ انشاء اللہ ۴۱ ویں دن دعا پڑھتے ہی مؤکل حاضر ہو کر اطاعت کا وعدہ کرے گا اور آئندہ اپنے حاضر ہونے کا طریقہ بتائے گا۔

طریقہ ۲۶ حق تعالیٰ کے چار صفاتی نام "یَا حَافِظُ یَا بَاسِطُ یَا وَدُوْدُ یَا مُبِیْنُ۔ ۱۱۸۳ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد سات روز تک پڑھے۔ ساتوے دن عشاء کی نماز کے بعد، ۱۱۸۳ مرتبہ ان اسماء کو پڑھے۔ سات دن تک پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات کرے۔ ساتوے روز پندرہ مؤکل عمل کے اختتام پر حاضر ہوں گے۔ اور عامل سے محو کلام ہوں گے۔ اور طلب کرنے کی وجہ دریافت کریں گے۔ عامل کو چاہیئے کہ ان سے ایک خادم کی فرمائش کرے۔ وہ ایک خادم عطا کر دیں گے۔ جو زندگی بھر عامل کے ساتھ رہے گا اور عامل کے حکم کی تعمیل کرے گا۔ عمل کو برقرار رکھنے کے لئے ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔ اور خادم سے اس کو طلب کرنے کا طریقہ معلوم کر لیں۔

طریقہ ۲۷ یہ عمل جلالی اور جمالی پرہیز کے ساتھ بہ مع ترکِ حیوانات تین دن تک کرے۔ دن میں روزہ رکھے۔ اور رات کو مکمل تنہائی میں یہ عمل کرے۔ جگہ، لباس، جسم ہر طرح سے پاک صاف ہوں۔ ہر نماز کے بعد سورۂ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھتا رہے۔ اور اس کے بعد ۷ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَا اَسْئَلُكَ بِمُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ هٰذِهِ سُوْرَةِ عَبْدِكَ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اِلَّا مَا اَحَبَّتْ وَسَمِعَتْ وَالْمَعَتْ بِحَقِّ شَرِيْخٍ شَرِيْخٍ مَرْدِيْخٍ مَرْدِيْخٍ بِحَقِّ مَنْ كَلَّمَ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا عَلٰى طُوْرِ سِيْنَا الْوَحَا الْوَحَا الْعَجَلَ الْعَجَلَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَعَلَيْكَ۔ آخری دن سورۂ کوثر کا مؤکل تابع ہو جائے گا۔

طریقہ ۲۸

"رزّاق" یہ اسم بھی بہت قدیم اسم ہے۔ کیوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ ازل ہی سے اپنی مخلوقات کو روزی پہنچا رہا ہے۔ اس لئے بجا طور پر اس کو رزّاق کہا جاتا ہے۔ اس کے مؤکل کا نام یہوائیل ہے۔ اس مؤکل کے تحت چار افسر ہیں۔ جن میں سے ہر ایک افسر ۳۰۸ صفوں کا مالک ہے اور ایک صف میں ۳۰۸ مؤکل ہیں۔ جو اس اسم کی دعوت دیتا ہے تو اس اسم کا مؤکل عامل کے تابع ہو کر رزق کے مسائل منٹوں میں حل کر دیتا ہے۔

طریقہ دعوت کا یہ ہے کہ اس اسم کا نقش بنا کر عامل اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ اور نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد ۳۰۸ مرتبہ ۴۰ دن تک یا رزّاق پڑھے۔ اور رات کو مکمل تنہائی میں مکمل پرہیز کے ساتھ ۳۰۸ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الرَّزَّاقُ لِکُلِّ مَا اَرْجَدْتَہٗ مِنْ جُوْدِکَ وَاَنْتَ الْمُکَمِّلُ ذَاۃً وَصِفَۃً مِنْ حَیَاشُھُوْدِکَ وَاَنْتَ الْمُبْذِلُ رِزْقُھُمْ مِنْ غَوَامِضِ عِلْمِکَ بِوَسِیْلَۃِ اَسْمَآئِکَ وَاَرْضِکَ اَسْئَلُکَ بِمَکْنُوْنَاتٍ مِنْکَ اَنْ تَجْعَلَ وُجُوْدِیْ مَحَلَّ الْخَیْرَاتِ وَوَاسِطَۃَ الْبَرَکَاتِ مِنَ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ وَارْزُقْنِیْ عِلْمًا نَافِعًا لِلْقُلُوْبِ النَّسْفِیَۃِ وَحَالًا جَامِعًا لِلْاَحْوَالِ الْاَنْسِیَّۃِ وَیَدًا مُعْطِیَۃً لِلْعَطَایَا الْمَرْضِیَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ اَخِذًا اِمْنَکَ عَلٰی نَعْتِ الْجَمْعِ وَالتَّفْصِیْلِ مُوْصِلًا اِلٰی عِبَادِکَ لَا اَجِدُ اِلَّا الْکَمَالَ وَالتَّکْمِیْلَ وَاَرِدْلِنِیْ بِلَطَائِفِ التَّوْحِیْدِ وَخَصَائِصِ التَّوْفِیْقِ وَالتَّسْدِیْدِ اِنَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ ۴۰ ویں دن انشاء اللہ مؤکل یہوائیل حاضر ہو کر تابع ہو جائیگا۔ اور آئندہ اپنے آنیکا طریقہ بتائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

طریقہ ۲۹

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں۔ اور لگاتار ۴۰ دن تک عمل کو جاری رکھیں اور مندرجہ ذیل نقش پہلے ہی دن اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ عمل یہ ہے۔ یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا شَافِیُ یَا حَیُّ یَا مَالِکُ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ مکمّل تنہائی میں مکمّل پرہیز کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس ویں دن پانچوں اسماءِ الٰہی کے پانچ مؤکل حاضر ہوں گے۔ اور اظہارِ اطاعت کرینگے ان میں کوئی ایک تابع ہو جائیگا۔ اور خدمت کا وعدہ کرے گا اور اپنے آنے کا طریقہ بھی بتلائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۴	۴۶۸	۴۷۱	۴۵۷
۴۷۰	۴۵۸	۴۶۳	۴۶۹
۴۵۹	۴۷۳	۴۶۶	۴۶۲
۴۶۷	۴۶۱	۴۶۰	۴۷۲

طریقہ نمبر ۳۰

اسم "فتّاح" کی برکت سے باطن کے راز کھلتے ہیں۔ اور پوشیدہ خزانوں کا ادراک ہوتا ہے۔ اس اسم کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔ جو شخص اسم کے حروف کو اس اسم کے اعداد میں ضرب دے کر روزانہ ۱۹۵۶ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک اس طرح پڑھے کہ عمل کے اختتام پر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اور عمل مکمل تنہائی میں مکمل پرہیز کے ساتھ کرے تو انشاء اللہ چالیسوے دن مؤکل حاضر ہوگا۔ اسکا نام لحیائیل ہے۔ یہ مؤکل ۴۸۹ صفوں کا حاکم ہے۔ اور ایک صف میں ۴۸۹ فرشتے ہیں۔ اس اسم کی دعوت شروع کرنے سے پہلے اس اسم کا نقش عامل اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔

دعا یہ ہے۔ یَافَتَّاحُ اَنْتَ الَّذِیْ تَفْتَحُ اَقْفَالَ الصُّدُوْرِ بِمَفَاتِحِ الْعِنَایَتِہِ الْاَزَلِیَۃِ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ الْکَرِیْمُ وَاَنْتَ الْمُعْطِیْ نِعْمَتَکَ لِمَنْ شِئْتَ بِیَدِکَ مَفَاتِحَ الْخَیْرَاتِ وَالْکُنُوْزِ وَاَنْتَ الْمُسَھِّلُ یَصْعَابِ الْاُمُوْرِ وَبِیَدِکَ دَقَائِقَ الذَّرِّ مِنَ النُّوْرِ وَالْبَاعِثُ رُوْحَ الْجُوَادِ اِلٰی ضَمَائِرِ سَرَاسِرِ اَصْحَابِ الصُّدُوْرِ وَالْفَتْحَ بِعِنَایَتِکَ کُلِّ اَمْرٍ مُغْلَقٍ وَاِنْکَشَفَ بِاَمْرِکَ سِرُّ کُلِّ مُنْقَفِلٍ وَمُقْتَدٍ اَسْئَالُکَ یَافَتَّاحُ کُلِّ خَیْرٍ دَافِعٍ کُلَّ خَیْرٍ اَنْ تَجْعَلَنِیْ لَدَیْکَ وَاقِفًا قَابِلًا مِنْکَ اِلَیْکَ قَابِضًا قَبُوْضِ الْحَیَاۃِ الْعِلْمِیَۃِ وَالْمَنَائِحِ سَرِسَرِّیَتِہِ وَحُسْنَ الْاِنْتِظَارِ بِظُھُوْرِ وَجُوْدِ لُطْفِکَ دَائِمِ التَّرْتِیْبِ لِحُصُوْلِ کَمَالِ فَضْلِکَ مُسْتَدِیْمِ التَّطَلُّعِ بِوَجْدَانِ اٰثَارِ خَزَائِنِ مَافِیْ رَحْمَتِکَ وَمَغْفِرَتِکَ یَاقَدِیْمَ الْاِحْسَانِ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۱	۱۲۴	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۰	۱۲۵
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۲	۱۱۹
۱۲۳	۱۱۸	۱۱۷	۱۲۹

مؤکل تابع کرنے کے شائقین کے لئے یہ ۱۳۱ فارمولے ۱۳۱ خزانوں کے مترادف ہیں۔ جو لوگ اہل ہیں اور جن میں حوصلہ اور جرآت بھی ہے۔ وہ ان ہی ۱۳۱ فارمولوں میں سے کسی ایک یا چند فارمولوں پر عمل کر کے دولتِ دین و دنیا اپنے دامن میں سمیٹ لیں گے۔

اہلِ حضرات کے لئے ہماری دعا ہے کہ "ربّ العٰلمین" انہیں بھرپور کامیابی سے ہمکنار کرے اور نااہل حضرات کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ اللہ انہیں اس طرف دیکھنے کی بھی توفیق نہ دے۔ تاکہ یہ قیمتی سرمایہ غلط ہاتھوں میں جانے سے محفوظ رہے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

پرہیز کی باتیں

ترکِ حیوانات کی ضرورت کیوں۔؟

کلام الٰہی میں کیا تاثیر نہیں۔؟ لیکن ضرورت ہے تاثیر اپنے اندر پیدا کرنے کی، صحابہ کرامؓ اگر کوئی دعا کسی کام کے لئے پڑھتے تو فوراً اس کا اثر ہوتا۔ آج ہم بھی وہی دعائیں اور قرآنی آیات پڑھتے ہیں مگر بے سود، ایسا کیوں۔؟

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ زمانۂ جنگ میں اسلامی فوجیں ایک قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں۔ اور قلعہ ابھی فتح نہیں ہوا تھا۔ محاصرہ سے تنگ آکر قلعہ کا بڑا پادری کچھ ساتھیوں کے ساتھ باہر نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے ملنے آیا۔ اور شرط یہ رکھی کہ اگر آپ اگلے اور قلعے فتح کرلیں گے تو ہم خود بخود یہ قلعہ آپ کو سونپ دیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک یہ قلعہ فتح نہیں ہوجاتا۔ ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ پادری کے ہاتھ میں زہر کی پڑیا تھی۔ اس نے کہا کہ اگر آپ لوگ محاصرہ نہیں ہٹاتے تو میں یہ زہر کھا کر جان دے دوں گا۔ اس کا بار آپ کی گردن پر ہوگا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کس میں اتنی طاقت ہے کہ بغیر خدا کی مرضی کے کسی کو مار سکے۔ اس پر پادری بولا۔ لیجئے پھر یہ زہر آپ ہی کھا لیجئے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ دعا بِسْمِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْئًا فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر زہر کھا لیا۔ چند منٹ تک آپ کے جسم سے پسینہ نکلتا رہا۔ اس کے بعد حالت اعتدال پر آگئی۔ اور زہر کا آپ پر کچھ اثر نہ ہوا۔ تو کیا آپ اس دعا کے عامل تھے۔ یا آپ نے کوئی چلّہ کیا تھا۔؟ آج لوگ ہر عمل کی زکوٰۃ دیتے ہیں — چلّہ کشی کرتے ہیں۔ پھر بھی عمل کا اثر نہیں ہوتا۔ اور صحابۂ کرام، ائمہ عظام یا اور بزرگانِ دین اگر کوئی دعا بغیر کسی زکوٰۃ و چلّہ کے جونہی پڑھتے فوراً اثر ہوتا۔ ہاں! تو وہ سچے مومن تھے، انکے اندر سچائی و پاکیزگی تھی۔ وہ صرف خدا پر بھروسہ رکھتے تھے اور عبادت الٰہی وطاعت ان کی زندگی تھی۔ پھر جس نے خود کو غلامی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طوق اپنی گردن میں ڈال کر اپنی زندگی کو عبادت واطاعتِ ربّ کریم کے لئے وقف کردیا اس پر ہر کوئی مہربان کیوں نہ ہو۔ اور تمام مخلوق خدا اسکے زیر نگیں کیوں نہ ہو۔؟

ہمیں کوئی عمل پڑھتے وقت ترکِ حیوانات وغیرہ کی ضرورت کیوں پڑتی ہے۔ صرف اسی لئے کہ ہم اپنے اندر پاکیزگی، روحانیت نورانیت پیدا کریں۔ تمام مؤکل نوری ہیں اور ہم خاکی پھر جبتک ہمارے اندر نورانیت نہ ہوگی، وہ کیسے ہم سے مانوس ہوسکتے ہیں۔ ہم ہماری غذا ہمارے افعال اور اعمال بلکہ ہماری پوری زندگی گناہ وغلاظت اور ناجائز وغلط کاریوں کی کیچڑ سے لتھڑی ہوئی اور گرد وغبار سے آلودہ ہے۔ لہٰذا جبتک ہمارے ہر کام میں نیت بخیر نہ ہو اور رگ رگ میں مکمل پاکیزگی نہ ہو۔ ہمارے عملیات مؤثر کیسے ہوسکتے ہیں۔ عامل کے لئے ہر طرح سے پابند شرع متقی و پرہیزگار ہونا شرط اوّل ہے۔ پھر اس کے بعد کوئی بھی عمل پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً اس کا اثر ایسا ہوگا جیسے سوئچ دبانے پر بجلی جل اٹھتی ہے۔ کیوں کہ اس میں کرنٹ پہلے سے دوڑتا ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم تمام کنکشن کر کے میٹر بھی لگالیں مگر اس کا تعلق بجلی گھر کے کرنٹ اسٹور سے نہ ہو یا کہیں سے کنکشن صحیح نہ جڑا ہو تو اس سے بجلی کیسے جل سکتی ہے۔ لاکھ بٹن دباتے رہیئے۔

لہٰذا ہر مسلمان کے لئے سب سے پہلے صحیح معنوں میں مومن صالح بننا اوّلین فرض ہے۔ پھر عمل پڑھنے کے لئے اس کی جملہ شرائط پوری کرنا ہے۔ پھر دیکھئے کہ کیا اثر دکھاتا ہے کہ حیوانات

ترکِ حیوانات میں پرہیز دو طرح کے ہیں۔
(۱) پرہیز جمالی (۲) پرہیز جلالی۔

(۱) پرہیز جمالی گوشت، مچھلی، سرکہ، پیاز، لہسن وغیرہ سے پرہیز کریں۔ جماع نہ کریں۔ دہی اور مٹھائی بھی نہ کھائیں۔ میوہ، سرسوں اور تل کا تیل استعمال کر سکتے ہیں۔ مگر جب کہ اس کی پاکی میں ذرہ برابر کا شبہ نہ ہو۔

(۲) پرہیز جلالی اور ترکِ حیوانات مچھلی، گوشت، انڈا، لہسن، پیاز، شہد، مشک، سرکہ، مولی، ہینگ، عنبر، چھوہارہ دیگر میوہ جات سے قطعی پرہیز کریں۔ اگر تیل استعمال کرنا چاہیں بھی تو صرف اسی شرط پر کہ خود اپنے سامنے مسلمان تیلی سے تیل اس طرح نکلوائیں کہ تلوں کو یا سرسوں کو لے کر پانی میں ڈالیں۔ اور جو اوپر رہے اُسے دور کر دے۔ باقی کا تیل نکلوائے۔ پان کھانے تک کو منع ہے۔ کوئی بھی نشہ کی چیز یہاں تک حقہ، سگریٹ، بیڑی کا استعمال بھی نہ کریں چمڑے کے ڈول سے پانی نہ پیئیں۔ دریا، ندی کا پانی مٹی کے برتن میں استعمال میں لائیں۔ ریشمی اونی اور حیوان کے کسی بھی حصے کے بُنے ہوئے کپڑے کا استعمال نہ کریں۔ چاقو بھی ہاتھی دانت کے دستے کا اور بارہ سنگھے وغیرہ کا۔ چمڑے کا جوتا۔ موزہ قطعی استعمال میں نہ لائیں۔ خط نہ بنوائیں۔ ناخن نہ ترشوائیں۔ جماع نہ کریں۔ غیر کے بستر پر نہ لیٹیں۔ ملنا جلنا سب سے ترک کر کے خلوت اختیار کریں۔ ہر وقت باوضو رہیں۔ اور اگر طاقت ہو تو روزہ رکھیں۔ اگر کوئی خدمت گار بھی چلّہ کے دوران ہو تو وہ شخص بھی پرہیز گار نمازی اور پابندِ شرع ہو عمر شرع میں گزاری ہو۔ اور غسل کریں ——— کپڑا بغیر سلا ہوا پہنیں۔ اور یہ بھی خیال رکھیں کہ خون جسم کے کسی حصے سے بھی باہر نہ نکلنے پائے اور وہ درخت جس میں دودھ نکلتا ہو اس کا پتہ نہ توڑیں۔ اور شاخ، پھول اور میوے اپنے ہاتھ سے توڑیں نہ کاٹیں البتہ وہ بال جن کا تراشنا سنت ہے۔ مثل لب اور بغل وغیرہ وغیرہ ضرور بنائیں۔ ہاتھی وگھوڑے پر سوار نہ ہوں۔

اگر خدانخواستہ عامل کی زندگی کا کل یا بعض حصہ ناجائز کاموں میں گزرا ہو۔ یا نماز، روزہ فرائض و واجبات ذمہ باقی ہوں تو سب سے پہلے سچے دل سے توبہ و استغفار لازم ضروری ہے۔ اور جتنی جلد ہو سکے قضائے عمری یعنی نمازیں اور روزے جو ذمہ باقی رہیں حساب لگا کر ان کو پورا کر لیں۔ اگر ہمارے احباب یہی عمل کر لیا تو ہمارا دعویٰ ہے کہ پھر کسی مخصوص عمل کے پڑھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوگی۔ اور ہر جائز کام میں کامیابی اور کامرانی خود بخود حاصل ہوگی۔ مولیٰ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اور سب کے صدقے میں اس عاصی گنہگار کو نیکی کی توفیق مرحمت فرمائے اور وہ کام لے جو اسکی اور اسکے حبیب کی رضا کا سبب بن جائیں۔ (آمین)

فنِ عملیات کی باتیں

از قلم حکیم مجید الماس

عمل بامؤکل کے متعلق خصوصی ہدایات

یوں تو ہر عمل بامؤکل ہوتا ہے۔ کیوں کہ ہر آیت اور اسم بلکہ ہر حرف کے مؤکل ہوتے ہیں۔ جس کی تلاوت کرنے سے وہ مؤکل جو اس حرف یا اسم کے تابع ہوتے ہیں۔ اللہ کے حکم سے عامل کے کام کو سرانجام دیتے ہیں۔ مگر اصطلاح عاملین میں عمل بامؤکل اُسے بولتے ہیں۔ جس کے ذریعہ مؤکل کو عامل اپنے تابع بناتا ہے۔ اور مؤکل عامل کے سامنے بطریقہ عمل اچھی یا خوفناک شکل میں ظاہر ہو کر عامل کی اطاعت کا وعدہ کرتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کو بلانے کا طریقہ دریافت کیا جائے تو وہ طریقہ بھی خود ہی بتاتا ہے۔

مؤکل کی قسمیں ہر اسم کے پانچ مؤکل ہوتے ہیں۔ مؤکل علوی جمالی۔ مؤکل علوی جلالی۔ مؤکل سفلی جمالی۔ مؤکل سفلی جلالی۔ مؤکل قدسی۔

مؤکل قدسی، اہل تقویٰ یا اہل اللہ ہی تابع کرسکتے ہیں۔ ہر ایک کی طاقت سے باہر ہے۔

مؤکل علوی جلالی وجمالی ـــــ اہل اسلام یا بالفاظ دیگر صحیح العقیدہ اہل سنت کے سوا بدعقیدہ، بدمذہب، مرتد تو کیا صلح کل قسم کے تذبذب سنی بھی اس میں کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ کتب اعمال سے کوئی عمل کریں بھی تو نقصان پہنچنے کا یقین ہے۔

مؤکل سفلی جلالی وجمالی میں کسی کی قید نہیں ہر ایک فرد کرسکتا ہے۔ مگر عام طور پر عمل سفلی مؤکل میں عامل ناجائز امور کی طرف زیادہ مائل رہتا ہے۔ اور مؤکل سے بھی ایسے ہی کام لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے عقل وخرد کے ساتھ جانی ومالی نقصان بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔ اگر صرف جائز امور میں ان سے کام لیا جائے تو کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں۔

عمل بامؤکل علوی جمالی وجلالی کرتے وقت نیت صادق ہے۔ تو اس کا عامل اُمور خیر ہی طرف مائل ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ مؤکل اس سے مانوس ہو کر تابع ہوجاتے ہیں۔

ہدایات عمل بامؤکل عام طور سے عمل بامؤکل کی طرف زیادہ نظریں اُٹھتی ہیں۔

اس سلسلے میں چند ہدایات درج ذیل ہیں۔

ہدایت ۱: ہر عمل بامؤکل میں تحریر ہو یا نہ ہو ترک جلالی وجمالی ضروری ہے۔ جس طرح عمل سے اوّل وآخر درود شریف ۳ بار یا ۷ بار یا گیارہ بار پڑھنا ضروری ہے۔

ہدایت ۲: قلب وزبان وچشم کا ممنوعات شرع سے محفوظ رکھنا ضروری ہے

ہدایت ۳: پاکیزگی وطہارت کے ساتھ اچھی خوشبو میں بسا ہونا ضروری ہے۔ کہ مؤکلین پاکی وطہارت اور خوشبو کو بہت پسند کرتے ہیں۔

ہدایت ۴: جسم ولباس کی پاکی کے ساتھ قلب ونیت کی پاکی بھی شرط ہے۔ کسی ناجائز خیال کو دل میں جگہ نہ دیں۔ ورنہ نقصان کا خطرہ ہے۔

عمل بامؤکل کا احسن طریقہ ان شرائط وہدایات پر عمل کرنے کی صلاحیت قابلیت اور اہلیت وقدرت ہو۔ جب بھی فقیر کی رائے یہ ہے کہ عمل بامؤکل کرے تو مؤکل کو تابع یا سامنے حاضر ہونے کی نیت سے نہ کرے۔ عامل کا مقصد یہ ہو کہ ہمارا فلاں کام مثلاً ادائیگی قرض، ملازمت کا ملنا، فلاں شخص جو غائب ہے حاضر ہو۔ فلاں کی بیوی میکے میں بیٹھ گئی ہے۔ شوہر کے گھر آجائے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام امور مؤکل کی حاضری کے بغیر بھی پورے ہوسکتے ہیں۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ مؤکل کو اپنے تابع ہی کیا جائے۔ ایسی صورت میں کسی عمل بامؤکل کو تین یوم یا حسب ہدایت جتنے دنوں کا ہو باشرائط کریں۔ اور نیت صرف یہ ہو کہ ہمارا

(باقی صـ ۱۶۱ پر)

تسخیرِ مؤکلات

(۱) دعوتِ کلمہ طیّبؔ برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل :- لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ عمل بڑا متبرک ہے ۔ لہٰذا شائقینِ مؤکلات کو چاہیئے کہ اس کا چلّہ ضرور کریں۔ اللہ ربّ العزّت آپ کو ضرور کامیاب کرے گا۔ عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں عامل کسی خلوت کے مکان میں گوشہ نشینی اختیار کرے ۔ اور کسی مرد یا عورت کی شکل نہ دیکھے ۔ اور آسمان و بیت الخلاء میں فضلے پر نگاہ نہ کرے ۔ اور ترکِ جلالی و جمالی کرے اور نمازِ پنجگانہ قضا نہ ہونے دے ۔ دورانِ چلّہ کسی سے گفتگو نہ کرے ۔ درود شریف و استغفار کا فارغ اوقات میں ورد کیا کرے ۔ اگر نمازِ تہجّد و چاشت و اشراق کی بھی نماز پڑھا کرے تو بہت خوب ہے ۔ غذا میں جو کی روٹی، نمک اور روغنِ زیتون یا کھجور استعمال کرے ۔ چاہ یا دریا یا پھر چشمے کا پانی استعمال کرے ۔ اگر دس یوم تک روزہ بھی رکھے تو ہر صورت سے عامل اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

یہ عمل صرف دس یوم کا ہے ۔ بروز نوچندی اتوار یا جمعرات کو بعد نمازِ فجر ڈھائی ہزار مرتبہ کلمہ طیّب مع اوّل و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ورد کیا کرے ۔ لیکن حصار پہلے ضرور کرلے۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد کیا کرے دورانِ پڑھائی اگربتّی کا بخور روشن کرے اور لباس و مصلےٰ سفید رنگ کا بغیر سِلا ہوا استعمال کرے ۔ اپنا لباس احرام کی صورت میں استعمال کرے اور قبلہ کی سمت منہ کر کے بیٹھے ۔ آخری دن یعنی دسویں یوم بعد نمازِ عشاء جب آپ کی پڑھائی ختم ہوگی تو یکایک ایک مؤکل نمودار ہوگا ۔ اور عامل کو نہایت ادب سے السلام علیکم کہے گا۔ عامل اس کا جواب وعلیکم السلام دے ۔ پھر وہ عامل سے دریافت کرے گا کہ مجھے کیوں بلایا ہے ۔ پس عامل اس سے کہے کہ مجھے جس وقت کوئی دنیاوی حاجت پیش آئے گی تم اس میں میری معاونت کرنا اور اس سے جلد حاضر ہونے کا بھی طریقہ دریافت کرلینا۔ چنانچہ وہ اپنی جلد حاضری کا طریقہ آپ کو بتائیگا۔ جب بھی آپ اس طریقہ پر عمل کریں گے وہ فی الفور حاضر ہوا کریگا اور دنیا کا بڑے سے بڑا مشکل ترین کام چشم زدن میں پورا کردے گا۔ جب وہ تمام باتوں کا اقرار کرلے گا تو پھر کچھ اپنی بھی شرائط عامل پر لگائے گا۔ مثلاً ہر وقت پاک و طاہر رہنا نمازِ پنجگانہ ادا کرنا، فسق و فجور سے بچنا وغیرہ ۔ پھر جب آپ سے اقرار کرلے گا تو آپ اس کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں ۔ وہ آپکی آنکھوں سے اوجھل ہوجائے گا۔ اب آپ دو رکعت نمازِ شکرانہ ادا کریں۔ اور خدا کا شکر بجا لائیں ۔ اور کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کلمہ طیّبہ کی نیاز دیں ۔ اور شیرینی تمام کی تمام خود کھالیں ۔ اب آپکا عمل تمام ہوا۔ لہٰذا خلوت سے نکل کر اپنے کام کاج میں مشغول ہوں۔ اور اپنے عمل کا اظہار کسی دوسرے شخص پر ہرگز نہ کریں اور روزانہ کم از کم پانچ سو مرتبہ کلمہ طیّبہ کا ورد رکھا کریں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ نیز مخلوقِ خدا سے شفقت سے پیش آئیں۔ اور انکی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھیں۔ عملِ ھٰذا کی کامیابی پر ہرگز مغرور نہ ہوں۔ اور مؤکل سے کسی بھی ناجائز کام کو کروانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ عامل اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

اس عمل کے لامتناہی فیوض و برکات ہیں۔ اگر کوئی شخص اس عمل کا عامل ہوکر دنیا میں نیکی کا کام کرے گا تو اللہ پاک اس کو اپنے نیک بندوں میں شامل کرلیں گے اور صاحبِ کشف بنادیں گے ۔ اور عامل کا قلب مثلِ آئینہ ہوگا۔ عذابِ قبر سے وہ شخص محفوظ رہے گا۔ نیز اللہ پاک اس کی بخشش کردیں گے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ بلکہ احادیثِ نبوی میں

یہ مذکور ہے۔

اس عمل کو کرنے سے پہلے کسی بزرگِ کامل یا اپنے پیر و مرشد یا پھر اپنے استاد سے اجازت لے لیں۔ تاکہ ان کی سرپرستی رہے۔

یہ عمل مجھے حضرت قلندر شاہ صاحبؒ جے پوری کے مریدِ خاص محترم جناب سلطان العارفین مرحوم نے عطا کیا تھا۔ لہٰذا جو حضرات اس عمل سے فیض اٹھائیں مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(۲) حاضری سُرخ مؤکل

عبارت عمل:۔ خدا کی ثنا محمدؐ کا نور خواجہ کی تسبیح کل عالم حضورؐ بھیجو مؤکل لائے حضورؐ۔

طریقہ زکوٰۃ عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں بروز نوچندی جمعرات سے عامل ترکِ جلالی و جمالی کرے۔ اور کسی خلوت کی جگہ پر بند کمرے میں قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر عمل پڑھا کرے لیکن روزِ اوّل کسی سفید شیرینی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و مؤکلاتِ عمل کی نیاز دے۔ اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر اس کا ثواب حضورؐ و مؤکلاتِ عمل کو پہنچائے۔ یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ اور بعد نمازِ عشاء کمرے میں جائے نماز پر بیٹھ کر اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر عبارتِ عمل کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے۔ دورانِ عمل خوشبودار بخور برابر روشن رہنا چاہئے۔ اور عامل کا لباس بھی عطر سے معطر ہونا چاہئے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عبارتِ عمل کا ورد کرتا رہے۔ اور دن کے وقت درود شریف و استغفار کا ورد کثرت سے کرے اور پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتا رہے۔ روزانہ عمل شروع کرنے سے قبل غسل ضرور کرنا چاہئے۔ اور ہر وقت پاک طاہر ہونا لازمی ہے۔ عمل پڑھنے سے قبل حصار ضرور کرلے۔ اور چالیس یوم تک اس کمرے کو بند رکھے جس میں عامل چلّہ کشی کررہا ہے۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص کمرے میں داخل نہ ہوسکے۔ دورانِ چلّہ کشی عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے۔ اور خواب میں بھی عجیب وغریب نظارہ ہوا کرے گا۔ اکثر پڑھائی کے دوران ڈراؤنی شکلیں نظر آئیں گی۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ وہ ان کی طرف قطعی توجہ نہ دے۔ ورنہ اس کا عمل ضائع ہوجائے گا۔ جب تک آپ کی پڑھائی مکمل نہ ہوجائے دورانِ پڑھائی کسی سے بھی گفت گو نہ کریں۔ اور بہتر یہ ہے کہ پڑھائی کے بعد آپ اسی جگہ پر روزانہ سوجائیں۔ اور چالیس یوم تک اس کمرے میں عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص داخل نہ ہو۔ آخری دن عمل کے اختتام پر ناگاہ ایک مردِ غیب سے نمودار ہوگا۔ یہی سُرخ مؤکل ہے آپ اس کی بہت تعظیم وتکریم کریں۔ کیوں کہ اللہ پاک نے اس کو بڑی روحانی قوت عطا کی ہے۔ پس اس کو السلام علیکم کہہ کر یہ وعدہ لیں کہ جب بھی آپ کو کسی دنیاوی اغراض و مقاصد کیلئے بلائیں بغیر دعوت کے حاضر ہونا اور جو بھی کام کہیں اس کو فوراً کرنا اور اس سے جلد حاضری کا طریقہ بھی دریافت کرلینا۔ وہ اپنی جلد حاضری کا طریقہ کار بتائے گا۔ پھر آپ اس کا شکریہ ادا کرکے السلام علیکم کہہ کر رخصت کردیں۔ فوراً غائب ہوجائے گا۔

ایک بات کا خیال رکھیں کہ مؤکل سے سختی سے یہ وعدہ لیں کہ ہر وقت عامل کے ساتھ نہیں رہے گا۔ اور بن بلائے نہیں آئے گا۔ اگر آپ نے یہ وعدہ نہ لیا تو آپ کا جینا دوبھر کردے گا۔ عامل کو چاہئے کہ دورانِ چلّہ کشی اپنا کھانا خود پکائے۔ تقریباً چار گھنٹے میں پڑھائی مکمل ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے لئے ۳۱۲۵ (تین ہزار ایک سو پچیس) مرتبہ پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر سوا لاکھ کی تعداد کو تین چلّوں میں تقسیم کردے۔ اور تین چلّوں تک باپرہیز روزانہ عبارتِ عمل کو مقررہ تعداد میں پڑھا کرے۔ سوا لاکھ کی تعداد مکمل ہونے پر سُرخ مؤکل حاضر ہوگا۔

عامل جب بھی کسی کام کی غرض سے مؤکل کو اس کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق حاضر کرے گا فوراً حاضر ہوا کرے گا۔ اور جو بھی جائز کام عامل کہے گا اس کو فوراً کرے گا چاہے وہ کام بظاہر مشکل ہی کیوں نہ ہو۔ اس مؤکل سے آپ ہر قسم کی معلومات بھی کرسکتے ہیں۔ لیکن کسی بھی ناجائز کام کے لئے مؤکل سے نہ کہنا چاہئے۔ ورنہ پھر عامل کی جان کی خیر نہ ہوگی۔ جس کام کو مؤکل کرنے سے منع کرے اس کام کو نہ کرانا چاہئے۔

یہ عمل مجھے علی صاحب مرحوم نے عطا کیا تھا۔ وہ بذاتِ خود اس عمل کے عامل تھے۔ مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر آپ حضرات اس عمل سے فیض اٹھائیں تو ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے۔

(۳) دعوتِ آیت کریمہ برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل:۔ اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْلُؑ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

طریقہ زکوٰۃ

جاننا چاہیئے کہ یہ عمل نہایت درجہ حار و یابس ہے۔ اسی مناسبت سے یہ ایک زبردست جلالی عمل ہے۔ لہٰذا اس عمل کا چلّہ صرف نڈر و قوی دل کے مالک کا کام ہے۔ گو کہ محنت طلب ضرور ہے۔ لیکن سریع التاثیر بھی بہت ہے اور ہفتہ عشرہ میں عامل وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو کہ برسوں کی ریاضت کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جو شخص اس عمل کا عامل بننا چاہے تو لازم ہے کہ کسی کامل بزرگ یا عاملِ آیت کریمہ سے اجازت لے کر چلّہ کشی کرے تا کہ رجعت سے محفوظ رہے۔

عروجِ ماہ قمری میں ماہِ ثابت میں عامل ترکِ جلالی و جمالی کرے۔ اور غذا میں جو کی روٹی، کھجور، نخود و روغنِ زیتون استعمال کرے۔ اپنا کھانا خود پکایا کرے اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کردے تو بہتر ہے۔ ورنہ لوگوں سے بہت کم کلام کرے۔ بوقت پڑھائی بغیر سلا ہوا لباس جو کہ گہرا سُرخ ہوگا۔ اور دو حصّوں پر مشتمل ہوگا۔ ایک حصّہ کا تہبند جب کہ دوسرے حصّہ کو اوپری دھڑ ڈھانپنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ سَر ننگا ہوگا دورانِ پڑھائی خوشبودار بخور روشن رہنا ضروری ہے۔ بعد نمازِ عشاء کسی ایسی جگہ پر جائیں جس کے چاروں طرف آب ہو۔ مثلاً کسی دریا کے چاروں طرف آب ہو اور بیچ میں تھوڑی سی خشک جگہ ہو۔ اسی طرح سمندر و تالاب یا جھیل میں عام طور پر بیچ میں خشکی یا ٹیلا وغیرہ ہوتا ہے۔ ہمیں ایسی ہی جگہ مطلوب ہے۔ چنانچہ بعد نمازِ عشاء مطلوبہ جگہ پر کسی سُرخ مصلّے پر قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور ایک عدد مٹی کا طشت لے کر اس میں اسی مقام سے آب بھر لیں۔ اور بخور روشن کردیں اور حصار کسی چھری سے کریں۔ اور چھری سامنے زمین میں گاڑ دیں۔ لیکن دستہ باہر رکھیں۔ اب آپ اوّل ایک سو ایک بار درود شریف پڑھیں۔ پھر تسبیح کو طشت میں آدھی لٹکا دیں تا کہ وہ آب میں تر رہے۔ اب آپ عبارتِ عمل کو ۲۱۲۵ (تین ہزار ایک سو پچیس) مرتبہ ورد کریں۔ پھر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگ لیں۔ اور آبِ طشت کو پی جائیں۔ دورانِ پڑھائی بجز کسی وقت بھی نہیں رکنا چاہیئے اگر پڑھائی کے دوران گرمی و خشکی کا غلبہ ہو تو پھر آبِ طشت کو ہاتھ میں لیکر سَر و مُنہ پر لگالیں۔ بحکمِ خدا گرمی و خشکی جاتی رہے گی۔ جب آپ کا روزِ اوّل کا عمل تمام ہو تو واپس اپنے گھر آکر کسی علیحدہ کمرے میں سو جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ پڑھائی کے بعد کسی سے گفتگو نہ کریں اور جس کمرے میں آپ سوئیں وہاں کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہو۔ جبتک نیند نہ آئے درود شریف کا ورد برابر کرتے رہیں۔ دورانِ چلّہ کشی نمازِ پنجگانہ قضا نہ ہونی چاہیئے اور استغفار کا ورد بھی زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیئے۔

اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر مقررہ تعداد میں تمام لوازمات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے عبارتِ عمل کو چہل یوم تک پڑھیں۔ چند یوم کے بعد نہایت خوفناک مناظر کا سامنا عامل کو کرنا پڑے گا۔ حتیٰ کہ ہیژدہ ہزار عالم کا نظارہ بھی ہوگا۔ پس اس وقت لازم ہے کہ اپنے مرشد یا استاد کا تصوّر کامل رکھے۔ اور عبارت عمل کو برابر پڑھتا رہے اور ہرگز ہرگز کسی بھی صورت میں اپنی پڑھائی سے غافل نہ ہو۔ ورنہ آپ کی جان جاتی رہے گی۔ یا پھر دیوانے ضرور ہوجائیں گے۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ ہرگز ہرگز آپ کے حصار کے اندر کوئی بھی مؤکل یا شئے داخل نہ ہوسکے گی۔ ہاں اگر پڑھائی ختم ہونے سے قبل حصار سے باہر نکلیں گے تو آپ کو ضرور نقصان پہنچے گا۔ اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دریا یا سمندر میں طغیانی آگئی ہے اور آب آپ کی طرف زبردست لہروں کی صورت میں آپ کے اوپر آنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ آب حصار کے باہر ٹھیر جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف جانور و خوفناک شکلیں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ لیکن عامل کا اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ جبتک عامل حصار کے اندر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جب عامل کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہوتی ہے تو تمام مناظر خود بخود حیرت انگیز طور پر غائب ہوجاتے ہیں۔

آخری دن جس وقت آپ کی پڑھائی ختم ہوگی یکایک ایک مَردِ جوان بصورتِ انسان آپ کے سامنے آموجود ہوگا۔ پس عامل کو چاہیئے کہ اس کو السلام علیکم کہہ کر اس کی بہت تعظیم کرے اور عہد لے کہ عندالحاجت طلب کرنے پر حاضر ہونا اور جو بھی جائز کام کہیں، کرنا۔ اور ہر خبر سچی دینا۔ اس سے جلد حاضری کا طریقہ کار بھی دریافت کرلینا چاہیئے۔ پس وہ عامل سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ لیکن عامل کو چاہیئے کہ عامل ہونے کے بعد روزانہ عبارتِ عمل کو کم از کم ایک سو ایک مرتبہ ورد کیا کرے تا کہ تاثیر عمل باقی رہے اور عمل قابو میں رہے۔

عامل ہونے کے بعد عامل کو چاہیئے کہ اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دے۔ اور مخلوقِ خدا کی خدمت کرتا رہے اور

ان پر ہمیشہ شفقت کرتا ہے۔ اور بکبر کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دے اور خدا اور رسولؐ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے۔ اگر آپ نے ان تمام باتوں پر عمل کیا تو اللہ پاک آپ کو درجہ ولایت پر فائز کردیں گے۔ بصورتِ دیگر آپ کا عمل بھی ضائع ہوگا۔ اور دین و دنیا دونوں خراب ہوجائیں گی۔

آخری دن جب آپ کامیاب ہوجائیں تو پھر کسی سرخ شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں اور تمام شیرینی آپ خود ہی کھالیں۔

(۴) احضارِ بُدوح

عبارتِ عمل:۔ اَجِبْ یَا بُدُّوْحُ۔

طریقہ زکوٰۃ آج ایک عظیم راز کو آپ پر ظاہر کرتا ہوں۔ ممکن نہیں کہ یہ عمل آپ کو دنیا کے کسی بھی رسالہ میں مل جائے۔ کیوں کہ ایسے اسراری اعمال سوائے کامل استاد یا پھر کامل فقیر کے پاس ہی مل سکتے ہیں۔ مجھے بھی کسی ایسے ہی شخص نے عطا کیا تھا۔ لفظ 'بدوح' توریتی ہے۔ اور اس کے معنی "اللہ تعریف والا ہے"۔ گو کہ یہ اسمِ پاک اپنے اندر بے پناہ جلالیت رکھتا ہے۔ لیکن رجوعات و فتوحات کے لئے بہت زبردست تاثیر رکھتا ہے۔ اگر کسی شخص کو رجوعاتِ خلق و فتوحات درکار ہوں تو ایڈیٹر طلسماتی دنیا سے رجوع کریں۔

مندرجہ بالا تشریح سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ لفظ 'بدوح' اللہ ربّ العزت کا اسمِ پاک ہے۔ اب اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ ایک مؤکل علوی جس کا نام بھی بدوح ہے مخصوص طریقے سے دعوت دینے پر عامل کے رُوبرو حاضر ہوتا ہے۔ چوں کہ یہ بے پناہ قوت رکھتا ہے۔ اس لئے عامل کا کام چشم زدن میں پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص احضارِ "بدوح" کا شائق ہو تو اس کو چاہیئے کہ ترکِ جلالی و جمالی کا پابند ہوکر بوقتِ شب، آبِ رواں میں کھڑے ہوکر رُو بقبلہ، لباس سفید احرام کی طرح پہن کر لیکن سر ننگا رکھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر عمل تمام کرے اور بارگاہِ ایزدی میں اپنی کامیابی کے لئے دُعا کرے۔ لیکن حصار ضرور کرلیا کرے۔ اسی طرح چہل یوم کا چلّہ کرے۔ روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔

واضح ہو کہ آبِ رواں سے مراد دریا، نہر، سمندر یا جھیل ہے۔ اور بوقتِ پڑھائی عامل کے ناف تک آب ہونا لازم ہے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے چھری سے حصارِ عمل پڑھنے سے قبل ضرور کرنا چاہیئے۔ اور پڑھائی کے بعد حصار چھری سے کاٹ کر باہر نکلنا چاہیئے۔ دورانِ عمل روزانہ عامل کو نہایت خوفناک دل ہلا دینے والے مناظر سے واسطہ پڑے گا۔ پس اس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے اور اپنے حصار سے ہرگز اس وقت تک باہر نہ نکلے جب تک کہ پڑھائی کی تعداد مکمل نہ ہوجائے۔ اگر عامل چلّہ کے دوران خوف سے باہر نکل گیا تو سخت ترین رجعت کا شکار ہوکر دیوانہ ہوجائے گا۔ یا پھر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔

چالیسویں روز جس وقت آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہوگی تمام خوفناک منظر عامل کے سامنے سے غائب ہوچکا ہوگا اور یکایک ایک مرد بصورتِ انسان غیب سے نمودار ہوگا اور عامل کے سامنے حصار کے باہر آبِ رواں پر کھڑا ہوگا۔ اور عامل کو السلام علیکم کہے گا۔

عامل کو چاہیئے کہ اس کو وعلیکم السلام کہے اور اس سے وعدہ لے کہ عندالحاجت میرے طلب کرنے پر تم فوراً آنا اور جو بھی جائز کام میرا ہوگا تم اس کو پورا کرنا اور اس سے جلد حاضری کا طریقہ کار بھی دریافت کرلینا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی عہد لے کہ ہر وقت میرے ساتھ نہ رہنا۔ بلکہ صرف بلانے پر حاضر ہونا۔ وہ آپ کی تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس کو جانے کی اجازت دیدیں۔ فی الفور آپ کی نظروں سے غائب ہوگا۔ اب آپ حصار سے باہر نکل کر خشکی پر کنارے آئیں۔ اور دو رکعت نماز شکرانہ ادا کریں۔ پھر کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دے کر شیرینی آپ خود کھالیں اور گھر واپس آجائیں۔ اور کسی سے اس راز کا ذکر نہ کریں۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ عبارتِ عمل کو چار سو مرتبہ ورد میں رکھنا ضروری ہے۔ عامل کو جب کوئی مشکل آن پڑے یا کسی سائل کا کسی بھی قسم کا کام ہو تو آپ فوراً بدوح کو حاضر کرکے اپنا مقصد بیان کریں۔ فی الفور پورا کرے گا مزید تفصیل اس لئے نہیں ذکر کررہا ہوں کہ جب آپ اس عمل کے عامل ہوں گے تو تمام اسرار آپ پر خود منکشف ہوجائیں گے۔

(۵) حاضری بچہ مؤکل

عبارت عمل:۔ یَا حَلِیْمُ ذَالْاٰیَاتِ لَہٗ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ خَلْقٍ۔

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ ایک زبردست قسم کا اسراری عمل ہے۔ اور بالکل بے خطا عمل ہے۔ لہٰذا اگر کوئی

شخص مؤکل کی تسخیر کا خواہاں ہو تو اس کو چاہیئے کہ اس عمل کا چلّہ ضرور کرے۔ کیوں کہ اس میں کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور حصار تک کرنے کی ضرورت بھی نہیں۔ نہ ہی چلّہ کے دوران خوفناک مناظر سامنے آتے ہیں۔ البتہ ہفتہ عشرہ کے بعد ایک طفل عامل کے مصلّے پر بیٹھ جاتا ہے۔ اور پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر چلا جایا کرتا ہے۔ اور عامل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ دراصل یہ بچہ مؤکل ہے۔ جب تک یہ عامل سے خود کلام نہ کرے عامل کو چاہیئے کہ اس سے قطعی گفتگو نہ کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ عامل ترکِ جلالی وجمالی کا پابند ہو کر بوقتِ شب بعد نمازِ عشاء قبلہ رُخ جائے نماز پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو اکیس (۱۱۲۱) مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کامیابی کیلئے دعا مانگ لے۔ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ دورانِ عمل بخور خوشبودار روشن کرتے رہنا چاہیئے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر پڑھائی کیا کریں۔ چند روز کے بعد بچہ مؤکل آپ کے مصلّے پر دورانِ پڑھائی غیب سے نمودار ہوگا۔ اور آپ جب تک پڑھائی کی تعداد مکمل نہ کرلیں گے ہرگز نہ جائے گا۔ آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر غائب ہوجائے گا۔ پھر روزانہ آپ کے پاس دورانِ پڑھائی حاضری دیا کرے گا۔ لیکن آپ سے کسی بھی قسم کی گفتگو نہیں کرے گا۔ الغرض جب آپ سے وہ خود بات کرے تو آپ کرسکتے ہیں۔ اگر وہ آپ سے دریافت کرے کہ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ تو آپ اس سے کہیں کہ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ میں اپنے دنیاوی کاموں میں تم سے مدد لوں۔ جب وہ اقرار کرلے تو اس سے اُسے بلانے کا طریقہ بھی دریافت کرلینا۔ وہ آپ کو جلد حاضری کا مخصوص طریقہ بتائے گا۔ یہ بھی اقرار کرلیں کہ ہر وقت میرے ساتھ نہیں رہنا۔ بلکہ صرف بلانے پر فوراً حاضر ہونا۔ جب وہ آپ کی تمام شرائط مان جائے تو پھر آپ اس کو جانے کی اجازت دے دیں۔ فوراً غائب ہوجائے گا۔ اب آپ فوراً کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں۔ شیرینی خود بھی کھاسکتے ہیں اور معصوم بچّوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔

عامل ہونے کے بعد آپ کو عبارتِ عمل روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ نیز یہ کہ مؤکل سے کسی بھی ناجائز کام کو نہیں کروانا چاہیئے۔ ورنہ آپ کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ بظاہر قد وقامت کے لحاظ سے مؤکل بہت چھوٹا ہے لیکن زبردست روحانی قوت کا مالک ہے۔

یہ عمل حاجی عثمان مرحوم نے عطا کیا تھا۔ اور انکا آزمودہ تھا۔

(۶) عملِ عجیب سورۂ اخلاص برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل:۔ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَالِکُ عَبْدُ الصَّمَدْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

طریقہ زکوٰۃ یہ حاضری مؤکل کا ایک نہایت سریع التاثیر وسہل قسم کا سورۂ اخلاص کا عمل ہے۔ شاید اس سے بہتر وآسان عمل آپ کو نہ ملے۔ لہذا ہر خاص وعام کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس سے بھرپور استفادہ حاصل کریں۔ اور مصنف ومؤلف کو دعائے خیر سے یاد کریں۔

پرہیز جلالی وجمالی کے ساتھ اور ہر وقت باوضو ہونا ضروری ہے۔ نوچندی بدھ کو شب کے وقت کھلے آسمان کے نیچے ایک لکڑی کی چوکی بچھا کر اس پر مصلّی بچھائیں۔ اور ایک مٹی کا کوزہ لیکر اس میں چینی بھر کر سامنے رکھیں۔ اور اگربتی کا بخور روشن کریں۔ اور اپنے گرد حصار کھینچیں۔ پھر اوّل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو صرف ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔ اور کامیابی کے لئے دعا مانگ لیں۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل کیا کریں۔ پہلے، تیسرے، پانچویں، ساتویں، نویں، یا گیارہویں روز مؤکل ہاتھ جوڑ کر حاضر ہوگا۔ اور عامل سے کہے گا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ پڑھائی بند کردیں۔ اس وقت پڑھائی کی تعداد مکمل کرنے کے بعد آپ اس سے کہیں کہ میں تم کو اپنے جائز معاملات کے لئے بلاؤں گا۔ تم کو فوراً آکر میرا کام کرنا ہوگا۔ وہ اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی دریافت کرلیں۔ اور بغیر بلائے حاضر نہ ہونے کا عہد لیں۔ وہ آپ کی تمام شرائط مان جائے گا۔ پھر آپ اس سے تخت پر سے اُٹھنے کا طریقہ بھی دریافت کریں۔ وہ جس طرح بتلائے اسی پر عمل کریں۔ بعدہٗ آپ مؤکل کو جانے کا حکم دیں۔ فوراً آپ کی نظروں سے اوجھل ہوگا۔ اب آپ اس عمل کے عامل ہیں۔ لیکن زکوٰۃ قائم رکھنے کیلئے روزانہ گیارہ مرتبہ عبارتِ عمل ورد کرنا لازمی ہے۔ آخری دن کامیابی کے بعد سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز ضرور دیں۔ اور شیرینی خود بھی کھالیں۔ اور معصوم بچّوں کو بھی تقسیم کریں۔ نمک وتلخ چیزوں کا پرہیز رکھیں۔ نیز کچا لہسن پیاز بھی

بالکل استعمال نہ کریں۔ میٹھی چیز کا زیادہ استعمال رکھیں۔ گیارہ یوم باوضو ہونا ضروری ہے۔ آخری دن نیاز چینی پر جو کہ روزِ اوّل آپنے رکھی تھی۔ ساتھ ساتھ کوئی مٹھائی بھی جو کہ سفید ہو نیاز میں شامل کرلیں۔ جب بھی آپ کسی کام کی غرض سے مؤکل کو حاضر کرینگے۔ فی الفور حاضر ہو کر آپ کا کام کرے گا۔

(۷) عمل سورۂ مزمّل برائے حاضری مؤکل

عبارتِ عمل:۔ شروع سے آخر تک لیکن مندرجہ ذیل آیات کی تکرار تین تین مرتبہ کرنا ہوگی۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا۔ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ط۔

طریقہ زکوٰۃ اس عمل کے لئے ضروری ہے کہ عامل تقویٰ وطہارت کا پابند ہو کر اس عمل کا چلّہ کرنے کا قصد کرے۔ نیز پہلے کسی عاملِ سورۂ مزمّل شریف سے اجازت لے۔ پھر پرہیز جلالی وجمالی کا پابند بن کر بعد نماز عشاء عروج ماہ قمری میں نوچندی جمعرات کو مصلّے پر بیٹھ کر سب سے پہلے اپنا حصار چہار قل وآیت الکرسی سے کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ چار عدد دائرے اپنے گرد کھینچ کر درمیانی دائرے میں خود بیٹھے اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اکتالیس مرتبہ سورۂ مزمّل شریف پڑھے پھر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر پڑھائی کرنا چاہئے۔ ساتویں روز دورانِ پڑھائی عامل کے سامنے یکایک تین مرد اور چار عورتیں غیب سے نمودار ہوں گی۔ عامل ان سے قطعی خوف نہ کرے ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔

اگر وہ ساتوں آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کریں تو آپ جب تک اپنی سورۃ کی مکمل تعداد ختم نہ کرلیں۔ ہرگز ان سے کوئی گفتگو نہ کریں۔ تعداد کے مکمل ہونے پر ان سے کہیں کہ عندالحاجت طلب کرنے پر فوراً حاضر ہونا اور جو کام بھی کہیں اس کو پورا کرنا اور ہمیشہ مطیع رہنے کا اقرار کرلیں۔ نیز ان سے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی دریافت کرلینا چاہئے۔ اگر آپ کی بات ماننے سے انکار کریں تو پھر آپ دوبارہ روزانہ پڑھائی کرتے رہیں۔ بالآخر یہ روحانی مؤکلات بہت مجبور ہوں گے۔ اور آپ کی کسی بھی شرط کے ماننے سے انکار نہیں کریں گے۔ یہاں یہ بات قابلِ یادداشت رہے کہ زیادہ سے زیادہ چہل دیک روز میں مکمل تسخیر ہو جائیں گے۔ لیکن کبھی چودہ یوم یا اکیس یوم یا اکتیس یوم یا پھر اکتالیسویں روز تابع داری کا اقرار لازمی کرلیتے ہیں۔ دورانِ پڑھائی بخور خوشبودار لازمی جلنا چاہئے۔ اور اس عمل کا اظہار کسی بھی دوسرے شخص پر ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ سوائے اپنے پیر ومرشد یا استاد سے جس نے آپ کو اجازت دی ہو۔ جس دن آپ کامیاب ہو جائیں تو کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دیں۔ شیرینی خود بھی کھائیں اور معصوم بچّوں کو بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔ زکوٰۃ قائم رکھنے کے لئے روزانہ سورۂ مزمّل شریف ایک مرتبہ ورد کرنا لازمی ہے۔ جب بھی آپ مؤکلات کو کسی کام کے لئے حاضر کریں گے فوراً حاضر ہو کر آپ کا کام کردیں گے۔ چاہے وہ مشکل ترین کام کیوں نہ ہو۔

(۸) عمل سورۂ یٰسین برائے حاضری ہفت مؤکل

عبارتِ عمل سورۂ یٰسین شریف شروع سے آخر تک لیکن ہر مبین پر عزیمت مندرجہ ذیل ہفت، ہفت مرتبہ تکرار کریں۔ اور آخیر مبین پر عزیمت پڑھنے کے بعد جہاں سے سورۃ چھوڑی تھی۔ یعنی آخیر مبین کے بعد سے پڑھائی شروع کریں اور سورۃ ختم کردیں۔ یہ ایک مرتبہ کی پڑھائی ہوئی۔ اسی طرح کل اکتالیس مرتبہ ورد کریں۔ عزیمت درج ذیل ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الْمَلٰئِكَةِ الْكِرَامِ أَجِبْ يَا عَبْدَ السَّلَامِ وَيَا عَبْدَ الرَّبِّ وَيَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَيَا عَبْدَ الْحَيِّ وَيَا عَبْدَ الْوَهَّابِ وَيَا عَبْدَ الْكَرِيمِ وَيَا عَبْدَ الشَّكُورِ سَامِعًا مُطِيعًا بِحَقِّ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ ط وَبِحَقِّ سُورَةِ يٰسٓ۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ایک اسراری ولاثانی عمل جو کہ صدری ہے۔ ہرگز الاماشاء اللہ کبھی بھی خطا نہیں کرتا۔ شاید کہ سورۂ یٰسین کا اس سے بہتر عمل حاضری مؤکلات کا دنیا کے کسی بھی عامل کتاب سے نہ مل سکے گا۔ اس عمل کا جو شخص بھی عامل ہوگا۔ دنیا کا بے تاج بادشاہ ہوگا۔ اور درجہ ولایت پر فائز ہوگا۔ دورانِ چلّہ کشی اس قدر حسین وجمیل اور حیرت انگیز عجائبات کا دیدار ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صد سال بھی ریاض کرے تو بھی ایسا لطف ہرگز نہیں آئے گا۔ جیسا کہ اس عمل میں اللہ رب العزت نے بیش بہا خوبیاں رکھی ہیں۔ ایک سب سے بڑی خوبی اس میں یہ بھی ہے کہ کسی بھی قسم کی رجعت کا اندیشہ قطعی نہیں ہے۔ کیوں کہ سورۂ یٰسین

کے یہ ہفت مؤکلات نہایت رحم دل ہیں اور عامل کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے۔ لیکن اگر کوئی شخص ان کو تسخیر کرنے کے بعد کسی بھی قسم کا ناجائز کام مؤکلات سے کرائے گا تو پھر عامل کی جان خطرے میں ہوگی۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہیکہ کسی بھی قسم کا ناجائز کام مؤکلات سے آپ ہرگز نہ لیجئے گا کیونکہ آپ کے پاس سے اس عمل کا تصرف چلا جائے گا۔ اور آپ ساری زندگی ہاتھ ملتے رہیں گے۔ بحث کافی طویل ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا آخری بات کہہ کر طریقہ زکوٰۃ واضح کرتا ہوں۔

آخری بات یہ ہے کہ اس عنوان "تسخیر مؤکلات" کا صرف اسی عمل کا چلّہ کرکے آپ اپنی دنیا و دین سنوار سکتے ہیں۔ اور میرا دعویٰ ہے کہ آپ کو پھر کسی بھی دیگر عمل کی حاجت باقی نہیں رہے گی۔ کیوں کہ عمل ہٰذا کے مؤکلات دنیا کا تقریباً ہر کام سیکنڈوں میں کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ جو لوگ تقویٰ و طہارت کے پابند ہیں۔ اور رزق حلال کھاتے ہوں۔ نیز فسق و فجور سے دور ہوں۔ اللہ و محمدؐ اور اہل بیتؓ سے ظاہر و باطن قلبی الفت رکھتے ہونگے۔ بے شک اللہ پاک ان کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائیں گے۔ آمین ثم آمین۔

میری یہ بھی دعا ہے کہ جو لوگ محمدؐ و آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و کینہ رکھتے ہوں اللہ پاک ہرگز ہرگز ایسے بدبختوں کو اس عمل میں کامیابی عطا نہ فرمائے نہ ہی اس کے اسرار و رموز ان پر منکشف ہوں۔

عروج ماہِ قمری ثابت میں عامل ترکِ جلالی و جمالی کا پابند بنے اور ایک علیحدہ کمرہ کا انتظام کرے۔ کہ اس کمرے میں چہل و یک یوم کے دوران سوائے عامل کے کوئی دوسرا شخص نہ جائے نوچندی جمعرات یا جمعرات کے دن سے اس عمل کا چلّہ بعد نمازِ تہجد کیا جاتا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے۔ اور تہجد کی نماز پڑھ کر اوّل بخور اگربتی کا یا بخور سبع سیارگان کا روشن کرے۔ بخور روشن کرنے کے بعد آپ چاقو یا داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت سے اپنے گرد حصار کریں۔ اور جائے نماز پر قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پھر اکتالیس مرتبہ سورۂ یٰسین شریف مع عزیمت پڑھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سجدہ میں جاکر اللہ پاک سے کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔ دعا مانگنے کے بعد اسی مقام پر سوجائیں۔ اگر پیاس یا دیگر کسی ضرورت کے لئے کمرے سے باہر جانا پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ پہلے حصار کاٹیں گے پھر باہر نکلیں گے۔ اسی طرح روزانہ مقررہ وقت پر آپ کو روزانہ چلّہ کشی کرنا ہوگی اور یہ سلسلہ اکتالیس یوم تک جاری رہے گا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چلّہ کشی کے وقت عامل کا لباس بصورتِ احرام ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ حج کرتے وقت حاجی لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جس کا رنگ سفید ہونا چاہیئے۔ سر پر سفید رومال ہونا چاہیئے جس میں سوئی سے سلائی نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح مصلّے بھی سفید ہونا چاہیئے۔ اور یہ بھی سِلا ہوا نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ سوتے وقت آپ سِلا ہوا کپڑا پہن سکتے ہیں۔ دن کے وقت آپ اپنے دنیاوی کام کاج میں مشغول رہ سکتے ہیں۔ لیکن نماز کی پابندی ضروری ہے۔ اور درود شریف و استغفار کا ورد کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اس عمل کا اظہار سوائے اپنے پیر و مرشد یا استاد کے علاوہ کسی سے نہیں کرنا چاہیئے۔ عامل کا ظاہر و باطن جس قدر پاک و طاہر ہوگا۔ اتنی ہی جلدی عامل کے سامنے عجائبات کا ظہور ہونا شروع ہوجائیگا۔ دورانِ پڑھائی نہایت بزرگ ہستیاں عامل کے سامنے آیا کرینگی۔ اور کلام بھی کریں گی۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ ان کے کسی بھی سوال کا جواب نہ دے۔ صرف آپ نظارہ کرتے رہیں اور سنتے رہیں۔ اکثر آپ کو خواب میں بھی مؤکلات نظر آیا کریں گے۔ اور خواب میں مختلف قسم کی خبریں دیا کریں گے جو کہ سچ ثابت ہوں گی۔

جوں جوں دن گزرتے رہیں گے عجائبات و اسرارِ نہانی آپ پر منکشف ہوتے رہیں گے۔ حتیٰ کہ پینتیس دن کے بعد روزانہ دورانِ پڑھائی عمل ہٰذا کے مؤکلات کی آمد بہت زیادہ بڑھ جائیگی۔ اور یہ لوگ آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش بھرپور انداز میں کرینگی۔ اکثر لالچ زر و جواہر کی دیں گی۔ عامل کو چاہیئے کہ ان کی طرف قطعی توجہ نہ دے بلکہ اپنی پڑھائی میں مشغول رہے۔ اکتالیسویں روز بہت زور و شور سے عجائبات و غرائبات کا ظہور ہوگا۔ یہ آخری دن عامل کے لئے سخت آزمائش کا ہوگا۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ اپنا دل قوی رکھے اور اپنے پیر و مرشد یا استاد کا تصور کامل رکھے اور باآواز بلند پکار پکار کر یٰسین شریف مع عزیمت پڑھنا شروع کردے۔ حتیٰ کہ اکتالیس مرتبہ کی تعداد مکمل ہوجائے پھر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر چلّہ کشی مکمل کرلیں۔ اسی لحہ ہفت مؤکلات عامل کے روبرو دست بستہ حاضر ہوں گے۔ جن کے پورے چہرے مثل آفتاب و ماہتاب ہوں گے۔ وہ عامل کو

السلام علیکم کہیں گے۔ عامل ان کو وعلیکم السّلام کہے۔ پھر وہ عامل سے دریافت کریں گے کہ اے مردِ صالح ہم سبھوں کو کیوں بلایا ہے۔ اور ہم سبھوں سے کیا چاہتا ہے۔؟ پس اس وقت عامل ان سے کہے کہ میری خواہش ہے کہ آپ ساتوں میرے دوست بن جائیں۔ تاکہ میں اپنی دینی ودنیاوی ضرورت کے لئے آپ لوگوں کی مدد لے سکوں اور آپ حضرات اپنی جلد حاضری کا طریقہ کار بھی مجھے عنایت کریں۔ تاکہ میں آپ لوگوں کو فوراً حاضر کرسکوں۔ چنانچہ یہ لوگ عامل سے تابعداری کا اقرار کریں گے۔ اور ساتوں الگ الگ اپنا تعارف بھی عامل کو کرائیں گے۔ پھر عامل ان کو جانے کی اجازت دے فوراً غائب ہوجائیں گے۔ اب عامل کسی سفید شیرینی پر مؤکلات کی نیاز دے کر تمام شیرینی خود کھالے۔ جب بھی عامل کسی کام کی غرض سے مؤکلات کو حاضر کرے گا فوراً حاضر ہوکر عامل کا کام چشم زدن میں پورا کریں گے۔

(۹) ـــ تسخیر ہاروت وماروت

عبارتِ عمل:۔ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ ط

طریقہ زکوٰۃ یہ عمل انتہائی اسراری وصدری ہے۔ دنیا میں بہت کم لوگ ہوں گے جو کہ اس عمل کے متعلق جانتے ہوں گے۔ اکثر بنگال و آسام و کامرو کچھوا کے لوگ اس کے عامل ہوتے ہیں۔ اور بمشکل ہی کسی کو اس عمل کی تعلیم دیتے ہیں جہاں تک مجھے معلومات ہیں کہ اس عمل کا عامل فی الوقت پورے ہندوستان میں کوئی بھی شخص نہیں ہے۔ اس عمل کو حاصل کرنے کے لئے میں نے بیشتر اپنے قیمتی اعمالِ روحانی دیئے ہیں۔ اب یہ آپ دوستوں کا کام ہے کہ چاہے اس کی قدر کریں یا نہ کریں۔ میرا دعویٰ ہے کہ کسی بھی دوسری کتاب میں یہ عمل آپ لوگوں کو ہرگز نہ مل سکے گا۔

اگر آپ لوگوں کو واقعی ہاروت وماروت کو مسخر کرنے کا شوق ہے تو دیر نہ کریں اور اپنی پہلی فرصت میں اس عمل کو کرنیکا قصد کریں۔ ہرگز ہرگز کسی بھی صورت میں آپ لوگوں کو ناکامی کا منہ نہیں دیکھنا پڑے گا کیوں کہ یہ جمالی عمل ہے۔ اس لئے کسی بھی قسم کی رجعت اس عمل کے عامل پر نہیں ہوتی۔

اس عمل کو عروج ماہِ قمری میں کرنا چاہیئے جو کہ ثابت ہو۔ نیز مشتری رجعت ونحوست سے پاک ہونا چاہیئے۔ اس کا چلّہ اکتالیس یوم کا ہوگا۔ دورانِ عمل عامل کو پرہیز جلالی رکھنا ہوگا۔ اور عمل کا اظہار سوائے اپنے مرشد یا استاد کے کسی پر نہ کرنا چاہیئے جو شخص اس عمل کا عامل ہوگا۔ وہ ہی اس عمل کی اجازت دینے کا مجاز ہوگا۔ اگر زکوٰۃ صغیر کا بھی عامل ہو تو بھی اجازت دے سکتا ہے۔

بعد نمازِ تہجد سب سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھیں جس کی نیت اس طرح کریں "میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل واسطے حاجات کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف" اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لیں۔ پھر دو رکعت نماز پوری کریں۔ پھر اپنے گرد حصار کرلیں اور اگر بتی کا بخور روشن کریں۔ اور ایک سو ایک مرتبہ درود شریف کو پڑھ کر آیت مذکور کو دو ہزار دو سو سترہ مرتبہ پڑھ کر ایک سو ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل مکمل کرلیں۔ پھر دعا مانگ لیں۔ اور وہیں جائے نماز پر سو جائیں۔ یہ شرط لازم ہے۔

اسی طرح وقتِ مقررہ پر روزانہ پڑھا کریں اور نماز پنجگانہ برابر ادا کرتے رہیں۔ دورانِ عمل جو عجائبات دیکھیں اس کا ذکر صرف اپنے مرشد یا استاد سے کریں۔ جب بیس یوم گزر جائینگے تو مؤکلات آپ کو خواب میں نظر آنا شروع ہوجائیں گے اور مختلف قسم کی راز ونیاز کی باتیں بتائیں گے جو کہ سچ ثابت ہوں گی تیس یوم گزرنے کے بعد مؤکلات آپ کے سامنے آکر گفتگو کریں گے۔ لہٰذا عامل کو چاہیئے کہ ان کی کسی بات پر توجہ نہ دے۔ بلکہ اپنی پڑھائی میں مشغول رہے۔

اکتالیسویں روز آپ کے سامنے آکر کہیں گے کہ ہمیں کیوں بلایا ہے۔؟ پس عامل پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے کے بعد کہے کہ میں آپ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہوں۔ اور آپ کی راہنمائی اور مدد چاہتا ہوں۔ تاکہ میرے دنیاوی ودینی کام خوش اسلوبی سے ہوتے رہیں۔ چنانچہ وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے پھر عامل دونوں مؤکلات سے الگ الگ نشانی طلب کرے اور ان کے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی معلوم کرلے۔ تمام طریقہ کار عامل پر واضح کردیں گے۔ پھر عامل ان کو رخصت کردے اور خدا کا شکر ادا کرے۔ جب بھی عامل ان کو کسی کام کی غرض سے حاضر کرے گا وہ حاضر ہوکر کام کردیں گے۔ لیکن عام لوگوں پر یہ راز ظاہر نہ کرے۔

(۱۰) تسخیر شہنشاہِ جنّات

عبارتِ عمل:۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ط

طریقہ زکوٰۃ مندرجہ بالا آیتِ قرآنی سورۃ مزمّل شریف کی ہے جو کہ انتیسویں (۲۹) پارہ میں ہے۔ شاہِ جنّات کی تسخیر کے لئے حکماً اثرات رکھتی ہے۔ لہٰذا وہ لوگ جو کہ جنّات کو مسخّر کرنا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہمّت کرکے اس عمل کا چلّہ نکالنے کی کوشش کریں۔ اللہ پاک آپ لوگوں کو کامیابی عطا فرمائے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروجِ ماہ قمری ثابت میں عامل ترکِ جلالی کرے اور عمل کے لئے ایک علیحدہ کمرہ مقرر کرے جس میں کسی قسم کا دیگر گھریلو سامان نہ ہو۔ نیز عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس کمرے میں اکتالیس یوم تک نہ جائے اور کمرہ کو نہایت پاک صاف رکھے۔ اب بروز نوچندی جمعرات کو عامل بعد نمازِ تہجد قبلہ رُو سفید لٹھے کے جائے نماز پر بیٹھے جو بغیر سِلا ہوا ہوگا اور سفید ہی سوتی کپڑے کو مثل احرام اپنے جسم پر لپیٹے ــــ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو مرتبہ ورد کرے پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل کی کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔ اس طرح روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔

اگر عامل حصار کرکے پڑھے تو بہتر ہے۔ کیوں کہ دورانِ عمل عجیب وغریب مخلوقات کا مشاہدہ ہوگا جن سے عامل خوف زدہ بھی ہوسکتا ہے۔ حصار کے اندر کوئی بھی شے داخل نہ ہوسکے گی حصار سے باہر نکلتے وقت سات جگہ سے حصار کاٹ کر باہر نکل آئیں۔ اسی طرح کل اکتالیس یوم کا چلّہ روزانہ وقتِ مقررہ پر کرتے رہیں۔ بیس یوم کے بعد عجائبات کا ظہور بڑھ جائے گا۔ اور تیس یوم کے بعد مزید خوفناک مناظر سامنے آئیں گے۔ حتیٰ کہ آخری تین دن بہت ہی خطرناک عجیب وغریب واقعات پیش آئیں گے اور آخری دن غلغلہ وشورِ عظیم ظاہر ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے۔ ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ چنانچہ روزِ آخر جس وقت آپ کی پڑھائی ختم ہوگی شہنشاہ جنّات آپ کے روبرو حاضر ہوگا۔ اور عامل کو السّلام علیکم کہہ کر سوال کرے گا۔ کہ "اے ابنِ آدم تونے مجھے کیوں یاد کیا ہے۔؟"

"پس اس وقت آپ اس سے کہیں کہ میرا مقصد صرف آپ سے دوستی ہے تاکہ میرے تمام کام میں آپ مدد فرمایا کریں۔ وہ اقرار کرے گا اور اپنی کوئی نشانی آپکو دے کر حاضر ہونیکا طریقہ بتائیگا۔

(۱۱) حاضری شاہ جنّات

عبارتِ عمل:- یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ لا قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلاً لا نِصْفَهٗ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلاً لا اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلاً ط

طریقہ زکوٰۃ جاننا چاہیئے کہ یہ عمل حاضری جنّات کا عجیب وغریب وصدری بزرگانِ دین کا ہے اور بے خطا ہے۔ ہرگز ہرگز اس میں ناکامی نہیں ہوتی۔ لیکن اس قسم کے سریع التاثیر اعمال بدقسمتی سے ہمارے مسلمان بھائیوں کے پاس ہیں جو کہ بخل کے لئے دنیا میں تمام مذاہب وقومیتوں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ کاش کہ یہ اعمالِ مجربہ کسی غیر مسلم کے پاس ہوتا تو وہ اس کو سرِعام کردیتا تاکہ ہر مذہب وملت کے لوگ اس سے فیض اٹھاتے۔ آج کے دور میں بھی بدھ مت، ہندو، عیسائی علمائے روحانیات نے بیشتر ممالک میں باقاعدہ طور پر سرِعام ہر خاص وعام کے لئے مدارس کھول رکھے ہیں۔ جہاں پر طلبہ وطالبات کو روحانی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

کاش کہ ہندوستان کے ہر شہر میں علومِ مخفی کی تعلیم کا سلسلہ ہوجائے تاکہ جعلی پیر فقیر وجعلی عاملین کاملین سے لوگ نجات پائیں اور سچے عاملوں کا بول بالا ہو اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو۔ شاہِ جنّات کو حاضر کرنے کے لئے عامل کو عروجِ ماہ قمری میں ترکِ جلالی کرنا چاہیئے اور نماز پنجگانہ پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اور بعد نمازِ تہجد قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھے اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ لیکن عملِ ہٰذا کی عبارت کو پہلے زعفران سے کورے کاغذ پر تحریر کرکے آب گرم کی دیگچی میں ڈالے تاکہ آب اُبلتا رہے اور عامل عبارتِ عمل کو پڑھتا رہے۔ تعداد مکمّل ہونے پر گیارہ مرتبہ درُود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے اور کامیابی کے لئے دعا مانگ لے۔ اور چولہے کو بند کردے۔ دیگچی کے آب کو کسی بھی پاک کچّی جگہ پر روزانہ ڈال دیا کرے۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلیا کرے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل کا چلّہ کیا کرے اور روزانہ عبارتِ عمل کو تحریر کرکے آب میں ڈال کر اُبالنا ضروری ہے۔ اور اسی دوران عبارتِ عمل کو پڑھتا رہے۔ الغرض اکتالیسویں یوم شاہِ جنّات حاضر ہوگا۔ مناسب شرائط طے کرلیں۔ ہر کام میں آپ کی معاونت کرے گا۔

(۱۲) تسخیر مُردے کے مٹکے کا مؤکل

عبارتِ عمل:- یاتمکیشا یابلکیشا۔

طریقہ زکوٰۃ واضح ہو کہ یہ عمل انتہائی اسراری ہے اور ہرگز کسی بھی کتاب میں نہ مل سکے گا یہ میرا دعویٰ ہے۔ میں پورے ہندوستان کے عاملوں کو چیلنج کرتا ہوں جو کہ اپنے آپ کو تو ماہرالطلسمات کہلاتے ہیں۔ کیا ان کو اس عمل کے اسرار رموز کے متعلق کچھ علم ہے؟

یہ عمل میرے محسن و شاگرد محترم جناب مولانا انوار کا عطا کردہ ہے۔ انہوں نے اپنے ہندو استاد جناب چور درموم سے حاصل کیا تھا۔ اور مولانا انوار کا ایک استاد بھائی اس عمل کو کرنے کے بعد موکل کو حاضر بھی کرچکا ہے۔ گویا بے نظیر عمل ہے۔ آپ بھی تجربہ کر کے فائدہ اُٹھائیں۔

جب بھی کوئی شخص مرجائے تو اس کے نہلانے کا مٹکا یعنی وہ مٹکا جس میں آب گرم کر کے مردے کو نہلاتے ہیں حاصل کریں۔ اور شب کے وقت اس مٹکے کو لے کر اس قبرستان میں جائیں جہاں مُردے کو دفن کیا ہے۔ چنانچہ مردے کی قبر تک مٹکا لیکر جائیں۔ پھر آٹھ قدم پیچھے اُلٹا چلیں اور کسی جگہ پر مٹکے کو اُلٹا کر کے رکھیں۔ اور حصار کر کے عبارتِ عمل کو تین ہزار ایکسو پچیس مرتبہ پڑھیں۔ اور گھر واپس آجائیں۔ اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ عمل سے قبل حصار ضرور کریں۔ اور مٹکے کو چھپا کر یعنی جھاڑی وغیرہ سے روزانہ ڈھانپ دیا کریں۔ تاکہ کوئی دوسرا شخص اس کو ہاتھ نہ لگا سکے۔ الغرض کل چالیس یوم کا چلّہ کریں۔ اور روزانہ پڑھائی کے وقت مٹکے پر سے جھاڑی وغیرہ ہٹا کر پڑھا کریں۔ عمل کے دوران پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔ انتالیس (۳۹) یوم تک دورانِ پڑھائی کوئی بھی ارواح وغیرہ عامل کو دکھائی دیں گی۔ لیکن چالیسویں روز یکایک ایک مرد کلاہ بردار مٹکے کے پاس نمودار ہوگا۔ اور مٹکے کو بغور دیکھتے ہوئے اس کے گرد چکر لگانا شروع کر دے گا۔ اور عامل کی طرف اس کی قطعی توجہ نہ ہوگی۔ اکثر مٹکے کو پھلانگ بھی جایا کرے گا۔ آپ کو چاہیئے کہ اس کی طرف قطعی توجہ نہ کریں۔ بلکہ اپنے عمل کو پڑھنے میں مشغول رہیں۔ جب آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہو جائے تو آپ اس سے قول وقرار لے لیں۔ ہر کام چشم زدن میں پورا کرے گا۔

(۱۳) تسخیرِ جنّات

عبارتِ عمل یَاطَهْشُوْسَا یَاشَهْمُوْسَا یَاشَیْخُوْسَا یَاشَیْعُوْمُوْسَا یَامَهْطِیْسَا یَاشَیْمُوْسَا یَامَهْنِیْشَا یَامَجْلِنِیْشَا یَاعَلْبُلِیْلَا لَیْتَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

طریقہ زکوٰۃ جنّات کی تسخیر کے لئے نہایت مجرّب آسان عمل ہے۔ ہر خاص و عام کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس عمل کا عامل بن کر جنّات جیسی مخفی مخلوق کا مشاہدہ کر کے دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے اس مخفی مخلوق سے معاونت حاصل کریں۔ اور دنیا میں خوش و خرّم زندگی بسر کریں۔ لیکن کسی قسم کا بھی ان سے ناجائز کام نہ لیں۔ ورنہ نقصان ہوگا۔

طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار سے عامل ترکِ جلالی کرے اور بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو سات سو مرتبہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے۔ عمل سے قبل حصار ضرور کر لے۔ دورانِ عمل خوشبودار بخور روشن کرے۔ اسی طرح روزانہ وقتِ مقررہ پر عمل پڑھا کرے۔ روزِ اوّل سے ہی عجائبات کا ظہور ہوگا۔ اور ساتویں روز جس وقت عامل کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے والی ہوگی۔ اس وقت عظیم شور و غلغلہ ظاہر ہوگا۔ پس اس وقت عامل اپنا دل قوی رکھے۔ ورنہ ہلاکت کا خوف ہے۔ پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے کے فوراً بعد یکایک دست بستہ عامل کے روبرو جنّات حاضر ہوں گے۔ چنانچہ عامل کو چاہیئے کہ ان کی بہت تعظیم و تکریم کرے اور اپنا سلام عرض کرے۔ وہ جواب میں وعلیکم السلام کہیں گے پھر مقصد دریافت کریں گے۔ آپ ان سے کہیں کہ خدا نے آپ کو بزرگی و قوّت عطا کی ہے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ سب مجھ سے دوستی کر لیں۔ تاکہ آپ میرے دنیاوی کام میں مدد فرمایا کریں اور ہر پوشیدہ راز کی بات مجھ پر ظاہر کر دیا کریں۔ نیز آپ لوگ اپنی اپنی مخصوص نشانیاں عطا کر دیں۔ تاکہ مجھے جب بھی ضرورت ہو آپ لوگوں کو حاضر کر لیا کروں اور اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ کار بھی مجھے بتائیں۔ چنانچہ وہ عامل کی مندرجہ بالا باتوں کا اقرار کریں گے اور عامل پر بھی کچھ پابندیاں لگائیں گے۔ لہٰذا عامل کو بھی ان کی باتوں پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر آپ انکو رخصت کر دیں۔ اور انکی دی ہوئی نشانیاں عام لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ اور یہ کہ میرے پاس جنّات ہیں۔ ورنہ نقصان کا احتمال ہے۔

(۱۴) احضارِ رُوحانیات

عبارتِ عمل بِسَطْلِعِ سَلْطِعِ بَسْلِطَقِ سَلْطِقِ تَهْکَرَانِ

بِحَقِّ اَرْقَاشْ شَمْلِیْخ لِیَاخٍ شَرَاھِیْوٍ اُحْدَاعٍ یَتْلاً اَجِبْ یَا طَقَاطَقَا قَوَاسٍ اَنْزَلَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ الَّذِیْ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْزَلَ یَا اَیُّھَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّۃِ بِالَّذِیْ ھَدَیکُمْ وَاَبْنکُمْ فِیْکُمْ وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ۔

طریقہ زکوۃ مندرجہ بالا عمل انتہائی سہل و مجرب ایرانی علمائے روحانیات کے معمولات میں سے ہے۔ لہٰذا مؤمنین مؤمنات کے لئے خصوصیت سے تحریر کر رہا ہوں۔ تاکہ اس سے آپ لوگ فوراً استفادہ حاصل کریں۔ عموماً اس عمل کو سخت ترین مشکلات کے لئے کیا جاتا ہے۔ جس وقت روحانیت کا نزول ہوتا ہے اُن سے حاجت بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ فی الفور حکم بجالاتے ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ جس دن سے اس عمل کو کرنے کا ارادہ ہو اس دن روزہ رکھیں اور ترکِ جلالی کریں۔ افطار کھجور و زیتون سے کریں۔ اور بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھ کر خوشبودار بخور، عود و مشک کا روشن کریں۔ اور کمرے میں ایک عدد مٹی کا چراغ روشن کریں جس میں روغن چنبیلی و روئی کا فلیتہ ہوگا۔ اور کسی قسم کی بھی روشنی نہ ہو۔ یعنی بلب یا ٹیوب لائٹ نہیں جلانا چاہئے۔ اب آپ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عزیمت کو ۵۲۲ (پانچ سو بیئیس) مرتبہ کامل یکسوئی سے پڑھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ رب العزت سے کامیابی کی دعا مانگیں۔ اور روزِ اوّل کا عمل تمام کریں۔ چراغ بجھا دیں، پھر پنکھا اور بجلی جلا سکتے ہیں۔ لیکن سونا اسی جگہ ہے۔ جہاں پر آپ نے عزیمت کا چلہ کیا تھا۔ اسی طرح سہ یوم روزہ رکھ کر اس عمل کو کریں۔ تیسری شب جس وقت آپ کی پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے والی ہوگی یکایک رُوحانی جماعت آپ کے سامنے دست بستہ حاضر ہوگی۔ آپ ان کو اشارے سے السلام علیکم کہیں۔ اگر آپ کی تعداد مکمل ہوگئی ہو تو آپ باآوازِ بلند اپنا سلام اس روحانی جماعت کو پیش کریں۔ وہ سب وعلیکم السلام کہیں گے۔ پھر آپ کی جو بھی حاجت ہو ان سے بیان کریں۔ فوراً اقرار کریں گے۔ آپ ان کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیں۔ آپ کا کام نہایت جلد پورا ہوگا۔

(۱۵) تسخیر مؤکل سورۃ اللّیل

عبارتِ عمل وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی یَا شَمْسَائِیْلُ بِحَقِّ سُبُّوْحٌ وَقُدُّوْسٌ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی یَا طَھْطَائِیْلُ بِحَقِّ ھُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی یَا طَھَائِیْلُ بِحَقِّ ھُوَ الْغَنِیُّ وَالْقَوِیُّ اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی فَاَمَّا مَا اَعْطٰی وَاتَّقٰی یَا شَمَائِیْلُ بِحَقِّ یَا عَدْلُ یَا حَکِیْمُ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی یَا کَرْکَائِیْلُ بِحَقِّ اللّٰہُ الصَّمَدُ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗ اِذَا تَرَدّٰی اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی یَا مَکَائِیْلُ بِحَقِّ یَا وَھَّابُ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی لَا یَصْلٰھَا اِلَّا الْاَشْقٰی یَا کَرْسِیَائِیْلُ بِحَقِّ الْوَدُوْدُ الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی یَا رَفْتَمَائِیْلُ بِحَقِّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی۔ اَجِیْبُوْا یَا مُؤَکِّلُوْنَ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ بِحَقِّ سِرِّ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَوَجْہِ اللّٰہِ۔

طریقہ زکوۃ بروز نوچندی جمعہ یا نوچندی پیر کی شب کو غسل کر کے اور عشاء کے فرض پڑھ کر جائے نماز پر قبلہ رُو بیٹھیں اور خوشبودار بخور روشن کریں اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۃ واللّیل مغربی اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ پاک سے کامیابی عمل کے لئے دعا مانگ لیں۔ یہ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ پھر نماز وتر و سنّت و نفل پڑھ کر نمازِ عشاء مکمل کرلیں۔ اسی طرح روزانہ عمل کیا کریں۔ اور ترکِ جلالی لازم ہے۔ کل اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ درمیان چلہ کشی عامل کو سیرِ ملکوتی حاصل ہوگی۔ اور کلید غیبی نصیب ہوگی۔ اگر عامل کشف کا طالب ہوگا تو وہ بھی حاصل ہوگا۔ عامل کو چاہئے کہ سورۃ واللّیل پڑھنے کے بعد چھیاسٹھ ۶۶ مرتبہ اسم ذات ضرور پڑھ لیا کرے۔ تاکہ جلد تر اسرار ظاہر ہوں۔ اگر عامل مؤکل کو تسخیر کرنے کا طالب ہو تو اس کو چاہئے کہ سورۃ کو ایک ہزار مرتبہ تلاوت کرے اور اسی تعداد میں اسم ذات بھی ورد کرے۔ بحکم خدا اکتالیسویں روز مؤکل اس سورۃ کا عامل کے روبرو بصورتِ انسان حاضر ہوگا جس کا چہرہ مثل شمس کے منوّر ہوگا۔ اور عامل کی اطاعت قبول کرے گا۔

(۱۶) تسخیر شمعلونی

عبارتِ عمل :- اَجِبْ یَا شَمْعَلُوْنِیْ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

طریقہ زکوۃ میرے پیر و مرشد حضرت مولانا شیخ احمد الفاروقی

الہ آبادی سے میں نے ۱۹۸۰ء میں شمعلونی کے متعلق دریافت کیا تھا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ایک مؤکل ہے۔ اس کے نوے (۹۰) ہزار بادشاہ ملکوتی فرمانبردار ہیں۔ بذات خود یہ ایک زبردست قوت کا مالک ہے۔ لہٰذا اس عمل کا چلہ صرف وہ حضرات کریں جو کہ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں۔ نیز تقویٰ وطہارت کا پابند ہونا بھی لازم وملزوم ہے۔

اگر کوئی شخص شمعلونی کو مطیع کر کے اس سے دنیا ودین میں مدد لینا چاہتا ہے تو عروج ماہ قمری ثابت میں جب کہ مشتری وعطارد رجعت ونحوست سے پاک ہوں۔ بروز نوچندی جمعرات سے ترک جلالی کر کے ایک علیحدہ کمرۂ پاک وطاہر میں اس عمل کا چلہ شب کو بعد نمازِ عشاء سے کرے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے جائے نماز سفید پر جو بغیر سلا ہوا ہو اور اپنا لباس مثل احرام بغیر سِلا ہوا اوڑھ کر بخور عود کا روشن کرے اور خوشبودار پھول اپنے سامنے رکھ کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عبارتِ عمل کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر روزِ اوّل کا عمل تمام کرے اور حصار قبل از عمل ضرور کر لیا کرے۔ اور ورد مکمل ہونے پر حصار کو سات جگہ سے کاٹ کر باہر نکل آیا کرے۔ اگر ورد سے قبل دو رکعت نمازِ حاجت پڑھے تو بہت خوب ہے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد عشری تعداد میں سورۂ نصر پڑھا کرے۔ ورد مکمل ہونے پر وہیں جائے نماز پر سو جانا چاہئے اور کسی سے کلام نہ کرنا چاہئے۔ صبح اُٹھ کر اپنے کام کاج میں مصروف ہو سکتے ہیں۔ پڑھائی کے وقت لباس مخصوص ہونا چاہئے جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں، میں نے عرض کیا ہے۔ دورانِ عمل بخور برابر روشن کرتے رہنا چاہئے۔ دن کے وقت عامل کو پان زیادہ کھانا چاہئے اور خوشبودار اشیاء کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے۔ مثلاً الائچی خورد وغیرہ۔ دورانِ چلہ کشی بڑے ہی حسین وجمیل مناظر نظر آیا کریں گے۔ اور چالیسویں روز یکایک غیب سے ایک نورانی صورت کے بزرگ عامل کے روبرو حاضر ہو کر عامل کو السلام علیکم کہیں گے۔ عامل کو چاہئے کو ان کو جواب میں وعلیکم السلام کہے۔ اگر تعداد مکمل نہیں ہوئی ہو تو ہاتھ کے اشارے سے جواب دینا چاہئے۔ تعداد مکمل ہونے پر ان سے وعدہ لیں کہ جس وقت حاضر کروں۔ فوراً بغیر دعوت کے حاضر ہونا اور اپنی کوئی نشانی مجھ کو عطا کریں۔ اور ہر کارِ دنیا ودین میں آپ اور آپ کے لشکر میری مدد فرمایا کریں۔ نیز اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی مجھے ارشاد فرمائیے۔

وہ ان تمام باتوں کا اقرار کریں گے۔ چنانچہ عامل ان کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دے اور اس راز کو پوشیدہ رکھے۔ اور اللہ پاک کا شکر بجالا دے۔ عامل جب بھی ان بزرگ کو حاضر کرنا چاہے گا فی الفور حاضر ہوا کریں گے اور دنیا کا مشکل سے مشکل ترین کام فی الفور پورا کر دیا کریں گے۔ اس رُوحانی ہستی سے کسی بھی قسم کا ناجائز کام کسی بھی صورت میں نہ لینا چاہئے۔ ورنہ عامل کو سخت ترین نقصان ہوگا۔ اور یہ روحانی بزرگ عامل سے ناراض ہو کر ہمیشہ کے لئے چلے جائیں گے۔ عامل کو امورِ شرعیہ پر کاربند ہونا بھی ضروری ہے۔

(۱۷) احضارِ ملک سورۂ فیل

عبارتِ عمل اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یَا جِبْرَائِیْلُ فَعَلَ رَبُّكَ یَا ثَمَائِیْلُ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ یَا کَاکَائِیْلُ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ یَا لُوْمَائِیْلُ فِیْ تَضْلِیْلٍ یَا مِیْکَائِیْلُ وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ یَا اِسْرَافِیْلُ طَیْرًا اَبَابِیْلَ یَا ھَمْزَائِیْلُ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ یَا کَیْفَائِیْلُ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ تَوَکَّلُوْا بِاِحْضَارِ مَلِكِ یَوْمَ الْاَحَدِ مَذْھَبْ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الْمُبَارَکَۃِ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ اَلسَّاعَۃَ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْوَحَا۔

طریقہ زکوٰۃ اگر کوئی شخص ملک سورۂ فیل کو تسخیر کر کے اس سے دنیاوی امور میں مدد لینا چاہے تو اس کو چاہئے کہ تقویٰ وطہارت کا پابند بنے اور عروج ماہ قمری میں ترکِ جلالی کرے۔ بروز اتوار بعد نماز عشاء کسی تنہا مقام پر علیحدہ کمرے میں قبلہ رُو ہو کر بیٹھے۔ اور بخور خوشبودار روشن کرے اور چہار قل وآیت الکرسی کا اپنے گرد نئی چھری سے حصار کر کے چھری سامنے رکھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ فیل باموکل پانچ سو مرتبہ تلاوت کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل تمام کرے اور حصار کھول کر باہر نکل آئے اور اپنے کام کاج میں مشغول ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اسی کمرے میں سو جائے اور کسی سے گفتگو نہ کرے۔ صبح نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنے کام کاج میں مشغول ہو سکتا ہے۔ اور لوگوں سے ہمکلام بھی ہو سکتا ہے۔

یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ دورانِ عمل بڑے ہی عجیب وغریب حالات وواقعات پیش آئیں گے۔ لہٰذا کسی بھی صورت میں گھبرانا نہیں چاہئے۔ آپ کے حصار میں کوئی بھی چیز داخل نہ ہو سکے گی۔

جوں جوں دن گزرتے جائیں گے نہایت خوفناک دل ہلا دینے والے مناظر سامنے آئیں گے۔ پس آپ ثابت قدم رہیں اور اپنے مرشد یا استاد کا کامل تصوّر رکھیں۔ خوف جاتا رہے گا۔ بالآخر چالیسویں روز یکایک آپ کے کمرے میں ملک سورہ فیل نہایت شان و شوکت سے حاضر ہوگا۔ آپ کو السلام علیکم کہے گا۔ آپ اس کو وعلیکم السلام کہیں۔ اگر ورد مکمل نہیں ہوا تو صرف ہاتھ کے اشارے سے جواب دیں۔ ورد مکمل ہونے پر اس سے قول و قرار لیں کہ آئندہ بغیر دعوت کے فوراً حاضر ہونے کا طریقہ بتائے اور ہر کارِ دنیوی میں میری مدد کیا کرے وہ تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر آپ اس کو السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیں۔

(۱۸) تسخیر مؤکل سفلی ہفلطوش

عبارتِ عمل: هَلُوْشٍ هَلُوْشٍ هِيلُوْشٍ هِيلُوْشٍ هَفْلَطُوْشٍ هَفْلَطُوْشٍ اَجِبْ يَاهَفْلَطُوْشٍ بِحَقِّ مَا تلوته عَلَيْكُمْ وَاِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ

طریقہ زکوٰۃ: عروجِ ماہ قمری میں عامل ترکِ جلالی کرے۔ بعد نمازِ عشاء قبلہ رُو جائے نماز پر بیٹھے اور چہار قل و آیت الکرسی اور حصارِ سلیمانی ؑ سے اپنے گرد کسی نئے چاقو سے حصار کرے۔ اور بخور دار چینی کا روشن کر کے عبارتِ عمل کو ۳۵۰ مرتبہ تلاوت کر کے سورۃ ہمزہ آخر میں ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ دورانِ عمل بخور برابر روشن کرتا رہے اور بروز نوچندی جمعرات اس عمل کو شروع کرنا چاہیے۔ کمرے میں کوئی دوسرا سامان نہ ہونا چاہیے۔ بہتر ہے کہ چہل یوم تک اس کمرے میں عامل کے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہ جائے۔ دورانِ عمل کمرے میں صرف ایک چراغ گلی میں روغن تلخ دار چینی و فلیتہ روئی کا سامنے رکھنا چاہیے۔ صرف فلیتہ کمرے کو روشن کرنے کے لئے جلانا چاہیے۔ اور کسی قسم کا بلب یا ٹیوب لائٹ وغیرہ روشن نہیں کرنا چاہیے۔ روزانہ پڑھائی کی تعداد مکمل ہونے پر حصار کو سات مقام سے کاٹ کر باہر نکل آنا چاہیے۔ اور چراغ بجھا دینا چاہیے۔ دورانِ عمل اگر آپ سے کوئی گفتگو کرے تو ہرگز ان کو کسی قسم کا جواب نہ دینا چاہیے۔

یہ عمل کل چالیس یوم کا ہے۔ دورانِ عمل بڑے خوفناک حالات و واقعات آپ کے سامنے پیش آئیں گے۔ لہٰذا آپ اپنا دل قوی رکھیں۔ کوئی شئے آپ کے حصار میں ہرگز داخل ہو سکے گی۔ جو کچھ بھی نظر آئے گا حصار کے باہر ہوگا۔ وقت کی پابندی اس عمل کے لئے ضروری ہے۔ یعنی رات کو اگر آپ نے دس بجے اس عمل کو روزِ اوّل شروع کیا تو پھر آپ کو اسی وقت روزانہ عمل شروع کرنا ہوگا۔

چالیسویں روز جس وقت آپ کا عمل مکمل ہوگا یکایک غیب سے ایک مرد نمودار ہوگا جس کا نام ہفلطوش ہے۔ یہ مؤکل سفلی ہے۔ پس آپ اس سے عہد لیں کہ آئندہ بغیر عذر کے فی الفور حاضر ہو کر میرا ہر کارِ دنیوی کرنا اور اپنے جلد حاضر ہونے کا طریقہ بھی بتاؤ۔ وہ عامل کی تمام باتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر عامل اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دے۔ فوراً غائب ہو جائے گا۔ آپ اس کو جس کام کے لئے حاضر کریں گے فوراً حاضر ہو کر آپ کی مدد کرے گا۔

(۱۹) تسخیرِ عبد اسود

عبارتِ عمل:۔ کُرَنْمُوْشَلُخْ جَلَنْمُوْاشَلُخْ۔

طریقہ زکوٰۃ: یہ عمل کل آٹھ یوم کا ہے۔ اور نہایت آسان ہے۔ دورانِ عمل پیاز و لہسن کا استعمال زیادہ رکھیں۔ اور ترکِ جلالی کریں۔ عروجِ ماہ قمری میں بوقتِ شب بارہ بجے ایک علیحدہ کمرے میں ایک عدد چراغ گلی کو روشن کریں۔ جس میں روغن تلخ و روئی کا فلیتہ ہونا چاہیے۔ بخور دار چینی و مرمکی کا روشن کرنا چاہیے۔ لباس بالکل سیاہ بغیر سِلا ہوا دو ٹکڑوں میں پہننا چاہیے۔ مصلّے بھی سیاہ ہونا چاہیے۔ اب آپ قبلہ رُو مصلّے پر بیٹھ کر سب سے پہلے اپنے گرد حصار کریں۔ پھر بخور روشن کرتے ہوئے عبارتِ عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ یہ روزِ اوّل کا عمل تمام ہوا۔ پھر آپ حصار کو کھول کر باہر نکل آئیں۔ یا پھر وہیں سو جائیں۔

سات یوم تک روزانہ وقتِ مقررہ پر آپ تمام لوازمات کو مدِّنظر رکھتے ہوئے پڑھائی کیا کریں۔ اور آٹھویں یوم عبارتِ عمل کو دو ہزار مرتبہ ورد کریں۔ تعداد مکمل ہونے پر آپ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص غیب سے نمودار ہوگا۔ آپ کو اس سے قطعی خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اس سے خاتم مانگیں وہ آپکو ایک عدد خاتم عطا کرے گا۔ جو کہ سونے کی ہوگی۔ آپ کو چاہیے کہ اس کا شکریہ ادا کریں۔ اور خاتم کی بہت حفاظت کریں۔ اور یہ راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ آپ اس سے یہ عہد لیں کہ۔ جب بھی اس خاتم کو حرارت پہنچائی جائے۔ فوراً حاضر ہو کر ہمارے دنیاوی

(باقی صـ۶۷ پر)

تسخیرِ مؤکلین

سورۂ کافرون کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۂ "کافرون" کے مؤکل "وشائیل" کی تسخیر کے لئے سورۂ "کافرون" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ اور یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ مؤکل کے حاضر ہونے پر عہد وپیمان کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عملِ تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِب یا وشائیلُ بحق بحرمت سورۂ کافرون حاضر شو حاضر شو۔



سورۂ "فلق" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "فلق" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ مؤکل "ضجائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ۷ ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عملِ تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَقسمتُ علیکم ضجائیل عَزمتُ علیکم ضجائیل حاضر شو بحقِ بحرمت سورۃ الوحا العجل الساعۃ۔



سورۃ النّاس کے مؤکّل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۃ "النّاس" کے مؤکل "ثکوائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ الناس کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عمل تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کرلیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یا ثکوائیل بحق بحرمتِ سورۃ النّاس حاضر شو۔ حاضر شو



سورۃ "لہب" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۃ "لہب" کو عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مؤکل "ثدائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے ــــــــ اس کے ماتحت ستّر ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی ــــــــ بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یٰا ثدائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ ثدائیل حاضر شو بحقِّ بحرمتِ سورۃ الوحا العجل الساعۃ



سورۃ النّصر کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۃ النصر کے مؤکل "خیائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ "النّصر" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب وغریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ مؤکل حاضر ہونے پر عہد وپیمان کریں۔ انشاء اللہ آپ کے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یا خیائیل بحقِّ بحرمتِ سورۃ النّصر حاضر شو حاضر شو۔



سورۂ "قریش" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "قریش" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالےٰ مؤکل "خوائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۂ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اسکے ماتحت ۷۰ ہزار مؤکلات ہیں۔ جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عمل تسخیر:۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ خَوَائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ حاضر شو بحقِ بحرمت سورۃ الوحا العجل الساعۃ۔



سورۂ الزلزال کے مؤکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۂ "الزلزال" کے مؤکل "طلذغائیل" کی تسخیر کے لئے سورۃ الزلزال کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب و غریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں مؤکل حاضر ہونے پر عہد و پیمان کرلیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں مؤکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَجِبْ یا طلذغائیل بحقِ بحرمت سورۃ الزلزال حاضر شو حاضر شو۔



سورۂ "قدر" کے مؤکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "قدر" کو عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نماز عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ مؤکل "بلغائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ مؤکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ستر ہزار مؤکلات ہیں جو دعوت کرنے والے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

عمل تسخیر:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَقْسَمْتُ

عَلَیْکُمْ بلغائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ بلغائیل حَاضر شو بِحَقِّ بحُرمَت سورۃ الوحا العَجل السَّاعَۃ۔

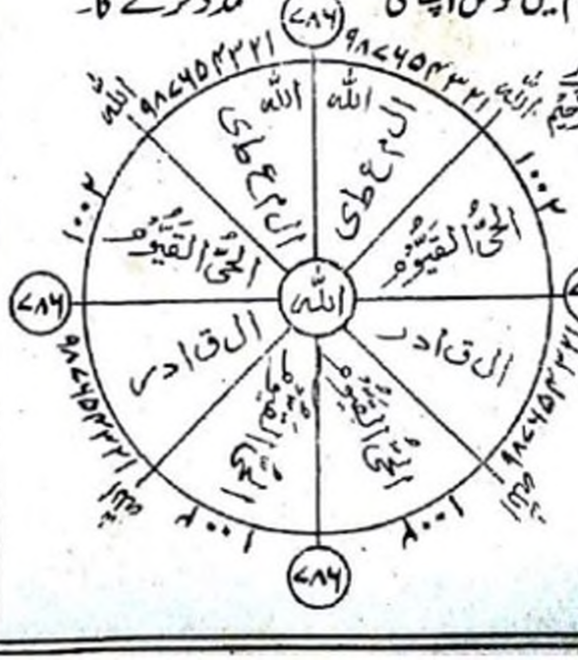


سورۂ اخلاص کے موکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نمازِ عشاء سورۂ "اخلاص" کے موکل "بغائیل" کی تسخیر کیلئے سورۂ اخلاص کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب و غریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ یہ صرف عمل میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ موکل حاضر ہونے پر عہد و پیمان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپکے ہر کام میں موکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اَجِبْ بغائیل بحق بحرمت سورۂ اخلاص حاضر شو حاضر شو۔



سورۂ "کوثر" کے موکل کی حاضری

اگر آپ سورۂ "کوثر" کو عروجِ ماہ میں پیر کے دن سے بعد از نمازِ عشاء اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۱۴ مرتبہ پڑھیں پھر سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ موکل "رعظائیل" کی حاضری ہوگی۔ یہ موکل سورۃ مذکورہ بالا کا خادم ہے۔ اس کے ماتحت ستّر ہزار موکلات ہیں جو دعوت کرنیوالے عامل کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

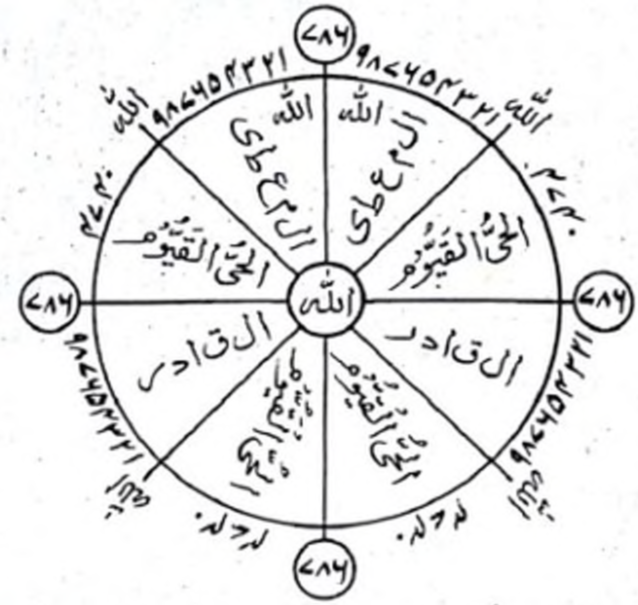
عمل تسخیر:- اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ رعظائیل عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ رعظائیل حاضر شو ـــــ بِحَقِّ بحرمت سورۃ الوحا العَجل السَّاعَۃ۔



سورۂ عصر کے موکل کی تسخیر

عروج ماہ میں پیر کے دن سے بعد نماز عشاء سورۂ "عصر" کے موکل "اتیائیل" کی تسخیر کے لئے سورۂ عصر" کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق یا پھر کم از کم ۱۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ بعد سورۃ کے سات مرتبہ عملِ تسخیر پڑھیں۔ بعض اوقات شروع دن سے عجیب و غریب واقعات شروع ہوجاتے ہیں۔ آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ کیونکہ یہ صرف عمل میں رُکاوٹ پیدا کرنے کیلئے ہوتے ہیں۔ موکل حاضر ہونے پر عہد و پیمان کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے ہر کام میں موکل آپ کی مدد کرے گا۔

عمل تسخیر:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَجِبْ یَا اِتْیَائِیْل بِحَقِّ بِحُرْمَتِ سورۂ عصر حَاضِرْ شُو حَاضِرْ شُو



عمل برائے ملاحظہ
عجائبات و غرائبات

یَادَیَّانَ الْعِبَادِ کُلٌّ یَقُوْمُ خَاضِعًا لَوْهَبَتِہٖ وَرَغْبَتِہٖ یَادَیَّانُ

یہ دعا بعد نماز عصر سے غروب آفتاب تک پڑھے۔ اوّل و آخر ۱۱ بار درود شریف اور صبح کو سنّت فجر اوّل وقت پڑھنے کے بعد سے فرض ادا کرنے تک اور فرض کے بعد سے طلوع آفتاب تک یَامُعِیْدُ مَا اَفْنَاہُ اِذَا بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِہٖ مِنْ مَخَافَتِہٖ یَامُعِیْدُ۔ اوّل و آخر درود شریف ۹ بار۔ یہ عمل عجیب و غریب ہے۔ ۷ روز نہیں گزرنے پائیں گے کہ وہ عجائبات و غرائبات دیکھنے میں آتے ہیں کہ اس کا عامل خود بھی حیران ہوتا ہے۔

تین روز میں کام پورا ہو

یہ عمل اچانک حاجت در پیش ہونے پر تو کسی دن بھی شروع کر سکتے ہیں۔ مگر شب شنبہ میں شروع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ شب شنبہ بعد نماز عشاء تنہائی میں روشنی گل کر کے اوّل ۱۱ بار درود شریف ۱۹ بار بسم اللہ شریف بعدۂ ایک ہزار بار یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔ اور درود شریف ۱۱ بار۔ شب یکشنبہ کو دریا یا تالاب یا حوض یا چشمہ کے کنارے اس طرح بیٹھیں کہ پاؤں پانی میں رہیں۔ اوّل ۲۱ بار درود شریف ۱۹ بار بسم اللہ شریف بعدۂ ۵۰۰ بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ درود شریف ۲۱ بار۔ شب دوشنبہ کو کسی ایسے مقام پر جہاں سر اور آسمان کے درمیان کچھ حائل نہ ہو۔ سر برہنہ کر کے اوّل درود شریف ۴۱ بار بسم اللہ شریف ۱۹ بار۔ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَمُوْنِسِیْ عِنْدَ کُلِّ وَحْشَۃٍ وَمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَرَجَائِیْ حِیْنَ یَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَاغِیَاثِیْ ۷۰ بار۔ درود شریف ۴۱ بار۔

صحت کی خرابی خوف

ڈاکٹر نپولین ہل نے لکھا ہے۔ یوں تو ہر خوف تکلیف دہ اور تباہ کن ہوتا ہے۔ لیکن صحت کی خرابی کا خوف ہر خوف سے زیادہ تکلیف دہ اور تباہ کن ہے۔ یہ خوف موت اور بڑھاپے کے خوف سے بھی زیادہ برا ہے۔ انسان درحقیقت اتنا بیمار نہیں ہوتا جتنا بیماری کے خوف سے بیمار ہوتا ہے۔ ذہن جہاں انسان کی زندگی بنا سکتا ہے بگاڑ بھی سکتا ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں یہ خیال آگیا کہ آپ کی صحت اچھی نہیں ہے تو یقین جانئے کہ آپ کبھی صحت مند نہیں رہ سکتے۔ انسان کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھا کر آج دوائیں بنانے کے سینکڑوں کارخانے ہیں جو خوب دولت کما رہے ہیں۔ ڈاکٹر مریض کو تبدیلی آب و ہوا کی اس لئے رائے دیتے ہیں کہ وہ اس ماحول سے مریض کو ہٹانا چاہتے ہیں۔ جہاں رہ کر وہ اس مرض میں مبتلا ہوا۔ تاکہ مریض کا ذہن دوسری طرف مشغول رہے۔ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنی ناکامی کو چھپانے کیلئے بیماری کا بہانہ تلاش کر لیتے ہیں۔ ہزاروں ایسے مریض ہیں جو صرف مرض کے خوف سے مر جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کی بیماری کا علاج کریں تو وہ خود بخود ایک دوسرا مرض اپنے اندر پیدا کر لیں گے۔

بقیہ ــــ تسخیرات مؤکلات

دوسرا طریقہ:۔ ۴۰ دن ہر روز باپرہیز ۲۵۰۰ بار پڑھے اور ہر روز اوپر بتائی ہوئی ترکیب سے نقش کا انتخاب کرے اور ہر روز ترتیب وار ۲۰ عدد ہر نقش لکھتا رہے۔ آخری ۲۴ گھنٹے پاس رکھے باقی ۱۹ نقش دریا میں ڈالے غرض آخری دن کا آخری نقش اپنے پاس موم جامہ شدہ رکھے۔ کبھی اپنے سے جدا نہ کرے جبتک پاس رہے گا تسخیر اور دولت خوب رہے گی۔

ایک رُوحانی تحفہ

دانۂ سلیمانی حاصل کرنے کا مجرّب عمل

یہ عمل ہر مطلب براری کے لئے بذریعہ غیبی امداد مفید اور مؤثر ہے۔ چاہیئے کہ اس عزیمت کو جس کے اعداد ۱۰۹۳ ہیں۔ اسی تعداد سے یہ عزیمت ۴۰ روز تک ترک حیوانات کے ساتھ پڑھے۔ جب چالیسواں دن آئے تو اس دن خالی حجرہ میں خوب لوبان وغیرہ سلگائے اور اس عزیمت کو حسب معمول پڑھے۔ پڑھتے پڑھتے ناگاہ اس کا مؤکل صفرائیل جو دانۂ سلیمانی کا محافظ ہے۔ اس عزیمت کا تابع ہوکر اچھی طرح ظاہر ہوگا۔ اور سلام کرے گا۔ چاہیئے کہ سوائے سلام کا جواب دینے کے اور کوئی کلام نہ کرے۔ جب تک کہ ۱۰۹۳ بار عزیمت کی تعداد پوری نہ کرلے۔ یہاں تک کہ وہ خود کلام کرے گا! اور پوچھے گا۔ کہ تیرا کیا مقصد ہے؟ مجھ سے طلب کر۔ اسی سوال کا جواب عزیمت کی تعداد ختم کرنے کے بعد دے یعنی یہ کہے کہ میرا مقصد تمہاری تسخیر ہے۔ مجھ سے کلمۂ محمدّی کی قسم کے ساتھ یہ عہد کرو کہ جب میں تم کو طلب کروں فوراً حاضر ہو۔ جب یہ عہد مکمّل ہوجائے تو اس مؤکل کو رخصت کردے اور اس عزیمت کو روزانہ ۳۹۰ بار ورد میں رکھّے۔ تاکہ عمل قائم رہے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَجِبْ یَاصَفْرَائِیْلُ بِحَقِّ یَاصَمَدُ یَاقَیُّوْمُ یَارَبُّ۔ اگر ایک چلّہ میں مؤکل حاضر نہ ہو تو تین چلّے تک برابر حسب معمول یہ عمل پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تیسرے چلّے میں ضرور ضرور مسخّر ہوگا۔ اور عہد و پیمان کرے گا۔ بعدہٗ اگر چاہے کہ کسی مطلب کے لئے مؤکل کو بلائے یا دانۂ سلیمانی طلب کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ گوشۂ تنہائی میں خوب لوبان سلگائے اور غسل کرکے پاک جامہ پہنے اور اس عزیمت کو ۳۹۰ مرتبہ پڑھے جب وہ حاضر ہو اور سلام کرے۔ تو سلام کا جواب دینے کے بعد اپنا مطلب بیان کرے۔ یا دانۂ سلیمانی کو اس سے طلب کرے فوراً اس دانے کو لانے کے لئے وہ مؤکل غائب ہوجائے گا۔ اس کے واپس آنے کے وقت تک اسی جگہ عامل ٹھہرا رہے۔ یہاں تک کہ وہ حاضر ہوکر مطلوبہ دانہ عامل کے روبرو پیش کرے گا۔ چاہیئے کہ تعظیم کرے اس دانہ کی اور اس کو سر آنکھوں پر رکھّے۔ اور حیض و نفاس والی عورت اور جنب والے مرد کی نظر سے پوشیدہ رکھے۔ اور یہ بھی ضروری ہے کہ اس دانہ کو خلافِ شرع کام کے لئے ہرگز طلب نہ کرے کیونکہ ایسی نیت سے اگر عمل کیا گیا تو مؤکل ہرگز مسخّر نہ ہوگا۔ بلکہ نقصان پہنچائے گا۔ اس کے ذریعہ ہر ہر جائز کام لیا جاسکتا ہے۔ جس کا طریقہ وہ مؤکل خود بتائے گا۔

تنبیہ

یہ عمل مجرّبات سے ہے۔ مگر اس میں ترک حیوانات جلالی ضروری ہے۔ جس کی تشریح طویل ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوکی کی ترکاری بغیر مرچ کی اور جَو کی روٹی خود پکا کر کھاتا رہے اور روزانہ پانی دریا کا کسی نمازی آدمی سے منگا کر رکھ لے اور تا اختتام عمل اسی کو پیتا رہے۔ مخلوقِ خدا اور دین کی نیت سے اس عمل کو پڑھے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہی چلّے میں کامیابی کی سَو فیصدی امّید ہے۔ اگر یہی نیت رہی تو عامل کی ضروریاتِ زندگی امّید و خیال سے زیادہ قدرتاً پوری ہوں گی کہ عامل خود حیران رہ جائیگا۔

دنوں کے مؤکلین اور اُن کے احکامات

ماہ قمری سعد منقلب ونحس

ثابت وسعد	محرم	ربیع الثانی	رجب	شوّال
ذوجدین منقلب	ربیع الاوّل	جمادی الاوّل	شعبان	ذی القعد
نحس ومنقلب	ربیع الاوّل	جمادی الثانی	رمضان	ذی الحج

جو لوگ ماہِ سعید منقلب اور نحس کا خیال نہیں رکھتے۔ جب چاہیں عمل شروع کر دیتے ہیں وہ ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اسلئے انتہائی ضروری ہے کہ ماہِ سعید میں دعوت وغیرہ دی جائے ___ اگر منقلب مہینوں میں عمل شروع کریں تو تاثیر الٹی ہو کر رجعت طاری ہو کر پاگل یا دیوانہ کر دیتی ہے۔ جیسا کہ کئی مخبوط الحواس لوگ نظر آتے ہیں۔ جو کہ اپنی غلطی سے رجعت میں گرفتار ہو کر حواس کھو بیٹھے ہیں۔

نحس مہینوں میں عمل کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ عمل بالکل ضائع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ماہِ سعید کا خیال کر کے عمل کرنا چاہیئے تاکہ کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہو سکے۔

خواص واحکام روز ہائے ہفتہ

ہفتہ کا دن:۔ مکلاوہ اور غسل صحت ونوخور دن دھنیا (دہی) جسے کہتے ہیں رکھنا چاہتے ہو تو تحویل مکان وخرید وفروخت چوپایہ اور سواری گھوڑا ہاتھی وغیرہ کے لئے بہتر ہے۔

اتوار کا دن:۔ یہ نام رکھنے اور نیا کھانے اور نیا سرخ کپڑا پہننے کا اور آغاز تعلیم اور عملیات اور زمین جوتنے اور ملازمت بادشاہوں کے لئے نیک اور بہتر ہے۔

سوموار کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، غسل صحت، زمین جوتنے یا بنیاد رکھنے تحویل ونقل مکان اور خرید وفروخت اسباب وچوپایہ اور سواری وسفر کیلئے بہتر اور اچھا گنا جاتا ہے۔

منگل کا دن:۔ غسل صحت وعملیات ونوخور دن یا پوشیدن پارچہ سرخ اور نقل وتحویل اور وخرید وفروخت چوپایہ سواری وسفر کے لئے بہتر ہے اور نیک ہے۔

بدھ کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، نیا کپڑا پہننے، نیا کھانا کھانے، تعلیم، زمین جوتنے، بنیاد رکھنے، تحویل مکان، حجامت بنوانا وملازمت سلاطین خرید وفروخت چوپایہ سواری نیک ہے۔

جمعرات کا دن:۔ مکلاوہ کرنے، نام رکھنے، پوشش نو تعلیم وغیرہ بمطابق بدھ کے نیک اور بہت بہتر اور خوش دہ ہے۔

جمعہ کا دن:۔ مکلاوہ لباس نو زمین جوتنے، نو تعلیم بنیاد رکھنا، تحویل خرید وفروخت، حجامت بنوانا اور سواری ہاتھی، گھوڑے کو نیک سمجھا جاتا ہے۔ یہ عامل لوگوں کے لئے دنوں کے خواص لکھ دیئے ہیں۔

خصوصیات ایّام کا

معلوم ہونا چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ نے سات آسمان اور سات ستارے اور سات زمین، سات سمندر، سات دن اور سات اقلیمیں اور سات معدن، سات ملوک سفلی پیدا کیئے اور بہت ہی مواصلے شروع ہوتے۔ سات آسمانوں میں پہلا آسمان یعنی سب کے اوپر وہ ہے جس کو ساتواں آسمان کہتے ہیں اور اس آسمان کی تدبیر خداوند تعالیٰ نے کوکب زحل سے متعلق کی ہے۔

دعوت زحل اور شنبہ معجون سیاف سجابی ابی نوح کے واسطے۔

اَجِبْ یَا ابا نوخ وَبِحَقِّ الْمَلَکِ المؤکل بکَ الّذی لَتَسَرَّعَ اِلٰی خل متہ کسفیا ئیل وَبِحَقِّ ان لی ازدا روا تفحش ھلکما اکشلطلش کلست لطہ، نفعائیو بشمخلیص علشاقش مہرا قش اقشا مقش ثقمو نہش ا۔ہ اکشالیخ کیاغ

بکشلیخ علمش لھش نموہ اجب یَا میمون یا اماتوخ وَتَوَکَّلُ بکذا وکذا ابحق ما اقسمت بہ علیكَ العَجل ۲ الوحا ۲ یا ر السَّاعَۃ ۲ بار۔

یہ دعوت شنبہ (یعنی ہفتہ) کے دن کی ہے۔ اس کا مؤکل بادشاہ مؤکلِ زمین کے مؤکلات سے کام لیتا ہے۔ سب کا بادشاہ ہے۔ ہر کام کرواتا ہے۔ اور چھٹے آسمان سے اسی طرح سب آسمانوں کی تدبیر ایک ایک ستارہ سے متعلق ہے۔ جیسا کہ پہلے بتا چکا ہوں۔

پھر ان سات آسمانوں کے اوپر ایک آسمان ہے۔ جس کو فلک ثوابت کہتے ہیں۔ یہ توبہ کا آسمان ہے۔ اور یہاں پر ہی توبہ کی دعا پہنچتی ہے اور توبہ قبول ہوتی ہے۔ وہاں پر ایک مؤکل روحانی رہتا ہے۔ یہ مؤکل سب مؤکلوں کا بادشاہ ہے۔ اور اس کا نام میططرون علیہ السلام ہے۔ اس طرح ساتوں زمین اور ساتوں سمندر پر ایک مؤکل ارضی خداوند تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ جس کا نام میمون آتانوخ ہے۔ اور یہ مؤکل زحل کے تابع ہے۔ جس کی دعوت پیچھے لکھ چکا ہوں۔ اس طرح چھٹی زمین کا مؤکل شہورش مشتری کے تابع ہے۔

پانچویں زمین اور پانچویں سمندر کا مؤکل ابو یعقوب احمر محزر مریخ کا تابع ہے۔ چوتھی زمین اور سمندر کا مؤکل ابو النور زوبعہ زہرہ کا مطیع ہے۔ دوسری زمین اور سمندر کا مؤکل ابو العجائب برقان عطارد کا تابع ہے ــــــــ اور پہلی زمین اور سمندر کا مؤکل ابو النور ابیض قمر کا تابع ہے۔ اور ساتوں زمینوں کے نیچے جو مچھلی ہے۔ اُس کو بہموت کہتے ہیں۔

اس پر خدا نے ایک مؤکل میمون السیاف نام کا مقرر کیا ہے۔ وہ ساتوں زمینوں اور ساتوں سمندروں کا حاکم ہے۔ جس کو چاہے گرائے جس کو چاہے نوازے۔ یہ خدا نے اُس کو کام سونپے ہیں۔

میططرون ساتوں آسمانوں اور کواکب کا حاکم اور کل مؤکلات علوی و سفلی اس کے ماتحت ہیں۔ اور یہ مؤکلات جو آسمانوں میں ہیں۔ میططرون کے محکوم ہیں۔ اور اس بات پر مامور ہیں جو کام سونپے جاتے ہیں بہت جلدی کرتے ہیں اس بات پر بھی مامور ہیں کہ مؤکلات سفلی کے پاس زمین پر آئیں۔ اور احکام پہنچائیں۔

پس مؤکلات علوی مؤکلات سفلی کے احکام میں میططرون ان سب کا بادشاہ ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ میططرون نویں آسمان کا حاکم اور کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک کوڑا ہے۔ جس کے اندر تین سو ساٹھ گرہیں ہیں۔ اور ان گرہوں کے ساتھ وہ مؤکلات اور جنات پر حکومت کرتا ہے اور حضرت سلیمانؑ نے اسے تسخیر کیا تھا۔ سب جنات سلیمانؑ بن داؤدؑ کے تابع تھے۔ اور وہ کوڑا اس کا مثل شعلہ آتش کے روشن ہے۔ جس وقت عامل صحت الفاظ اور پابندی وقت کے ساتھ عمل پڑھتا ہے اور بخور روشن کرتا ہے۔ اور سریانی کے ناموں کا تذکرہ کرتا ہے۔ اس کے منہ سے ایک نور نکل کر میططرون کے سامنے آجاتا ہے۔ اور میططرونؑ اس کے عمل کو قبول کرتا ہے اور اپنے کوڑے کو ہلا کر اس مؤکل کی طرف نظر کرتا ہے۔ جو اس وقت کی منزل کا مالک ہے یہ مؤکل فوراً زمین پر حاضر ہو کر زمین کے مؤکل کو پکڑ کر عامل کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ عامل کے عمل کو پورا کرتا ہے۔ ذرا توقف نہیں کر سکتا۔ مگر یہ بات اس وقت ہوتی ہے جبکہ سریانی نام کو نہایت صحت کے ساتھ بغیر غلطی اور ظن کے پڑھا ہو۔ اگر اس نے غلط پڑھا تو مؤکل ہرگز حاضر نہ ہوں گے۔ اور خدا سے پناہ مانگیں گے۔ یہی سبب ہے کہ اکثر لوگوں کے عمل کامیاب نہیں ہوتے۔ اور عامل لوگ اس کو غلط قرار دیدیتے ہیں۔ پہلے عمل کا ورد کسی اچھے عامل سے درست کر دائیں۔ اور اچھے عامل سے اجازت لے لیں۔ کیوں کہ صحت الفاظ اور پابندیٔ وقت نہایت ضروری ہے۔

ـــــــــ ہر قسم کے اعمال پر جداگانہ مؤکل مقرر ہیں۔ جب عامل صحت کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ میططرون اس عمل کے مؤکل کی طرف توجہ کرتا ہے اور وہ مؤکل عامل کی خدمت گزاری کو حاضر ہو جاتا ہے۔ یعنی مؤکل ارضی کو حاضر کرتا ہے اور صاحبِ حاجت کی حاجت کو پوری کرتا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔

میططرون سب مؤکلات علوی کا حاکم ہے۔ اور مؤکلات علوی مؤکلات سفلی یعنی عرضی کے حاکم ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا ــــ تو سفلی عامل کی اطاعت کبھی بھی قبول نہ کرتا۔ اس لئے لازمی ہے کہ جب کوئی سفلی عامل کا کہنا نہ مانے تب عامل اسمار قدرت اور اس مؤکل علوی کا نام لے گا جو مؤکل سفلی کا حاکم ہے۔ اس وقت عامل کے منہ سے نور نکل کر میططرون کے پاس چلا جائے گا۔ اور وہ علوی کو حکم صادر کرے گا۔ اور فوراً عامل کا کام ہو جائے گا۔ یہ ایک برکل ہے جو چلتا رہتا ہے اور عامل کا کام کروا کر اپنی ذمہ داری ختم کرے گا۔ اور میططرون جب مؤکلوں کی طرف دیکھتا ہے اور غور سے دیکھتا ہے تو تمام مؤکل تھر تھر اس طرح خوف سے تھرتھراتے ہیں جیسے آندھی سے درختوں کے پتے اور خود درخت تھرتھراتا

سُبُّوحٌ ۲ قُدُّوسٌ ۲ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوحِ ۲ اَلْوَحَا ۲ اَلْعَجَلُ ۲ السَّاعَةَ ۲ بار۔ اس کی دعوت اتوار کے دن سے تسخیر کیا جاتا ہے۔

دعوت دوشنبہ امرہ ابیض بن ہارث مؤکل

اس کی دعوت پیر کے دن میں شروع کرتے ہیں اور یہ شام کو مؤکل حاضر ہوتا ہے۔ بڑے کام کرتا ہے۔ عامل کو کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔

اَجِبْ یَا مُرَّةَ بِحَقِّ طھش طھشرۃ طھشوہ جاروشہ ۳ بار جنجروشہ ۲ بار ھبشرۃ اَجِبْ یَا مُرَّةً بِحَقِّ سام ۲ بار بِالَّذِیْ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ فَجَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا۔ اَلْعَجَلُ ۲ بار اَلْوَحَا ۲ بار السَّاعَةَ ۲ بار۔

یہ دعوت بروز منگل ابی محرز احمر کو حاضر کرنے کی ہے

یہ منگل کے روز ہی حاضر ہوتا ہے۔ اس سے جو بھی کام لینا ہے منگل کے دن لے سکتا ہے۔ اور آنا فانا ہی کرتا ہے۔ مگر جو کام کریگا وہ منگل کو ہی حاضر ہوگا۔ اور کام بھی منگل کے دن کرے گا۔ اسکی دعوت یہ ہے۔

اَجِبْ یَا اَبَا مُحْرِزِ الْاَحْمَرِ بِحَقِّ الطفف ۲ بار اجلفف ۲ بار شفف ۲ لیطشلا ۲ شلادون ۲ اللہ ۲ ھلل ۲ ففھشل ۲ جھلفف ۲ مھلقك ۲ حلصص ۲ ھلھلص ۲ شھلیص ۲ نموۃ ۲ دملیخ ۲ اجب یا اَحْمَرُ بِحَقِّهَا عَلَیْكَ بِحَقِّ الْمَلِكِ الْغَالِبِ عَلَیْكَ سسمائیل وَتَوَکَّلْ بِکَذَا وَکَذَا اَلْعَجَلُ ۲ الوحاء ۲ السَّاعَة ۲ بار پڑھنا ہے۔

دعوت چہار شنبہ یعنی بدھ برقان اصغر ابو العجائب مؤکل کا حاضر کرنا

یہ بروز بدھ کا مؤکل ہے۔ اس کا دن اس کو لگے گا حاضری بھی بدھ کے دن ہوگی۔ یہ بھی بدھ کے دن بہت اچھے کام کرتا ہے دعوت اس کی یہ ہے۔

اَجِبْ یَا بُرْقَانُ بِحَقِّ ھت ۲ مدت ۲ یولت ۲ الولیہ ۲ یوہ ۲ ھلیوں ۲ یاہ ۲ ھیوث ۲ طلطلیوث ۲ ھیا ۲ لوث ۲ اھیا شی خَلَقَ اللّٰهُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ کوابیل اھیا شراھیا اذونائی اصباوث ال شدای تَوَکَّلْ یَا بُرْقَانُ بکذا وکذا بِحَقِّ الْمُؤَکَّلِ بِكَ

میکائیل الَّذِیْ لتسرع لخدمتہ العجل ۲ الوحا ۲ السَّاعَةَ ۲ بار۔

اس کی حاضرات بہت جلد ہوتی ہے۔ صبح سے ۱۱ بجے تک حاضرات شروع ہوجاتی ہے۔ تسخیرات کے دس بجے ہوتی ہے۔ جب بدھ کا دن ختم ہوجاتا ہے یہ بھی آسمان پر چلا جاتا ہے۔

دعوت بروز جمعرات شمہورش قاضی الجن کی حاضرات

یہ نکاح وغیرہ کروانے میں بہت مدد کرتا ہے۔ اگر کوئی نہ مانے تو اس کو راضی کرتا ہے۔ اس کی طاقت صرف بدھ والے دن کی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ رات کے ساڑھے گیارہ بجے تک ہوتی ہے۔ پھر اپنے آسمان پر چلا جاتا ہے۔

اس کی دعوت یہ ہے۔

اَجِبْ یَا شمھورش بحق الملك المؤکل بِكَ الَّذِیْ التسرع بخدمتہ صرفیائیل وبحق شطلش ۲ شطھش ۲ بار ملك عحرش ۲ بعحرش ۲ ھبقا ۲ اجب یا شھورش بحق دردمیش ۲ وبحق مَا فِیْ لَوْحِ الْقُدْرَةِ مَکْتُوْبُ اَنْ تَوَکَّلْ بِکَذَا وَکَذَا اَلْعَجَلُ ۲ اَلْوَحَا ۲ السَّاعَةَ ۲۔

یہ ایک قاضی کا کام دیتا ہے۔ لڑکی کو راضی کرنا ایک سکنڈ کا کام ہے۔ نکاح کرانے میں اس کا نمبر اوّل ہے۔

دعوت بروز جمعہ زوبعہ ابیض کے حاضر ہونے کا

یہ جمعہ کے دن کا مؤکل ہے، اس کا کام جمعہ کے دن کا ہے آسمان سے بہت جلد آتا ہے اور جاتا بھی بہت جلد ہے۔ سلیمان کی کتاب مرکبات سلیمانی میں صفحہ ۳۲۰ پر لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر اسی مؤکل کے ذریعہ خدا کے حضور حاضر ہوئے تھے۔

اَجِبْ یَا اَبْیَضُ یَا زوبعہ بِحَقِّ الْمَلِكِ الْمُؤَکَّلِ بِكَ عینیائیل الَّذِیْ تَسْرَعُ اِلٰی خِدْمَتِهٖ وَبِحَقِّ دموسی ابیہ بشملی جرھطسبوح اِذَا الْعَرَبَاتِ یَا ابیض وَاِلَّا اَعْرِضْهَا عَلَی النَّارِ اجب واسرع وَتَوَکَّلْ بکذا وکذا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ وَعَلَیْكَ۔

یہ تھیں دعوات ملائکہ جو فقیر عرض کرچکا ہے۔ ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ یہ سب ملائکہ بھی ہیں۔ کیوں کہ یہ بہت کیا ہیں۔ اور ایسی صحت کے ساتھ اور کسی کتاب میں آپ کو نہیں ملے گی۔ یہ آپ سے میرا وعدہ ہے کہ آپ جو بھی عمل کریں اس کے

ساتھ اس روز کے مؤکل کے دعوت بھی ان دعوتوں میں سے ضرور
بیں۔ پھر دیکھیں عمل کیسے کامیاب ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی عمل
بھی ہو۔ جنات پریوں کا وغیرہ تو بہت بہتر طریقہ سے کامیاب ہونگے
دور دور سے دنیا تمہارے پاس آئے گی۔ آپ کے ہاتھ شفا ہوگی۔
دور دور تک دھوم ہوگی۔ اور ہر کام آپ کا انجام کو پہنچے گا بہر حال
تقویٰ اور طہارت کا اختیار کرنا بہت ہی ضروری ہے اور وہی
ایسی چیز ہے جس کے سبب سے تمام عالم علوی وسفلی مطیع ہوتا ہے۔ ریاضت
ہر کام کی بنیاد ہے۔ ان اعمال کے عامل کو لازم ہے کہ ایسے وظائف
کا بھی ورد رکھے جو انس وجن کے شر سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔
اس عامل کے اکثر انسان وجنات دشمن ہوجاتے ہیں اور تاک
میں لگے رہتے ہیں۔ اس لئے عامل کو اسماء الٰہی کے ساتھ اپنی حفاظت
کرنی ضروری ہے۔ تاکہ وہ انس اور کل موذیات کے شر سے محفوظ
رہے۔ لہٰذا آیت الکرسی جو شخص ہر فرض نماز کے بعد گیارہ بار
پڑھا کرے۔ ہر جن وانس کے شر وفساد سے محفوظ رہے۔ جب تم
کسی خوفناک مکان میں ہو یا اسماء سریانی کی دعوت کرنی چاہتے
ہو۔ پس تم کو لازم ہے کہ آیت الکرسی تین تین بار پڑھ کر اپنے
دائیں بائیں اور آگے پیچھے اور اوپر نیچے دم کرلو۔

اس کی برکت سے ہر ایک شر سے محفوظ رہو گے اور جنات
کوئی اذیت نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ جو شخص اس
علم روحانی کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شیاطین اور
جنات اس کو ضرر پہنچانے اور عمل چھڑانے کی کوشش کرتے
ہیں۔ اس واسطے عامل کو اپنی حفاظت کرنی لازمی ہے ہمیشہ طہارت کاملہ
کے ساتھ رہنا چاہئے۔ تاکہ جنات اس کو اذیت نہ پہنچا سکیں۔
بلکہ اس کے مطیع اور ہر حکم کو بجالائیں۔ جب عامل کسی ایسی جگہ ہو جہاں
وہ جنات کی اذیت پہنچنے سے خوف رکھتا ہو اس وقت آیت الکرسی
ہی ہر شر مخلوق سے محفوظ رکھتی ہے۔ ہر قسم کے جنات وانسان کے شر
سے محفوظ رکھتی ہے۔

ایک واقعہ

بعض لوگ حد سے زیادہ سنجیدہ اور کم گو ہوتے ہیں۔ اسی
سنجیدگی اور کم گوئی کے باعث بسا اوقات وہ نقصان بھی
اٹھا بیٹھتے ہیں۔

میرے ایک ڈاکٹر دوست نے مجھے ایک ایسی مریضہ کی
کہانی سنائی جس کا شوہر خوبصورت ضرور تھا۔ لیکن عموماً خاموش
رہا کرتا تھا۔ وہ اپنے شوہر کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے
کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مارتی۔ مگر اس کا کوئی عمل بھی شوہر کا
سکوت توڑنے میں کامیاب نہ ہوتا۔ چنانچہ وہ اس غلط فہمی میں
مبتلا ہوگئی کہ اس کا شوہر اسے پسند نہیں کرتا۔ اس وجہ سے
اس میں چڑچڑا پن پیدا ہوگیا۔ آہستہ آہستہ وہ اس غم میں گھل
کانٹا ہوگئی کہ اسے شوہر کی توجہ حاصل نہیں۔ شوہر نے اُسے
ہسپتال میں داخل کروادیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے اس کے لئے
انتقال خون کا نسخہ تجویز کیا۔ شوہر نے اس کام کے لئے خود کو پیش
کردیا۔ اتفاقاً اس کے خون کا گروپ بھی بیوی کے خون سے
مل گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب کہ جان کا خون اس کی بیوی کی رگوں
میں منتقل ہو رہا تھا۔ وہ بولا۔ "سوزی! میں چاہتا ہوں کہ تم
بہت جلد ٹھیک ہوجاؤ"۔

"لیکن تم ایسا کیوں چاہتے ہو"۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔

"اسلئے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے"۔ ——— سوزی
نے آنکھیں کھولیں۔ اور حیرت سے بولی "لیکن اس سے قبل تم نے
ایسا کیوں نہیں کہا"۔ سوزی ٹھیک ہوگئی۔ اُسے ڈاکٹروں کے
تجربے نے تندرست نہیں کیا۔ بلکہ چند الفاظ پر مبنی ایک جملے
نے اسے موت کے منہ سے بچالیا تھا۔ جو اگر اس سے قبل کہا جاتا
تو وہ یقیناً بیمار نہ پڑتی۔ موقع ملنے پر بات کرنے میں آپ کو تاخیر
نہیں کرنی چاہیئے۔ بالکل خاموشی موت ہے۔ زندہ رہنے کے لئے
باتیں کیجئے۔ آپ کی خاموشی قریبی افراد کیلئے تکلیف دہ ہوسکتی ہے۔
اگر آپنے باتیں اسلئے چھوڑدی ہیں کہ دوسرے آپکی باتوں کا مذاق
اڑاتے ہیں تو آپ ایسی باتیں کرتے ہی کیوں ہیں جو باعث مذاق
بنیں۔

احساس کمتری میں مبتلا افراد بھی "چپ کا روزہ" بڑے ذوق
شوق سے رکھتے ہیں۔ عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نہ تو اس
قدر زیادہ بولیں کہ دوسرے بیزار ہوجائیں۔ اور نہ ہی چپ سادھ لیں۔
ہمیں باتیں ضرور کرنی چاہئیں۔ لیکن سلیقے سے ——— کیوں کہ
بے ڈھنگے پن سے بات کرنے کا نتیجہ ہمیشہ غلط ہی ہوجاتا ہے۔

ملاقاتِ ارواح

اور ملاقاتِ خضر علیہ السّلام

ملاقاتِ ارواحِ مقدّسین

جب ارواحِ طیّبین مقدسین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے شرفِ ملاقات حاصل کرنا ہو یا کسی اہم ضرورت وحاجت کو حل کرنا مقصود ہو تو سورۂ یٰسین شریف اس طرح پڑھیں۔

سورۂ یٰسین شریف میں ۷ مبینیں ہیں۔ سورۂ یٰسین شروع کریں۔ جب پہلی مبین پر پہنچیں تو یہ دعا تین بار پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ الْمُنَفِّسِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحَانَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحَانَ النَّاصِرِ عَنْ کُلِّ مَظْلُوْمٍ سُبْحَانَ الْمُخَلِّصِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ سُبْحَانَ الْمُہَیْمِنِ اَمْرُہٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ سُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ اسی طرح ہر مبین پر تین بار یہ پڑھیں تین دن میں مقصود حاصل ہو۔

ملاقاتِ خضر علیہ السّلام

حضرت ابراہیم تیمی جو اعظم ترین اولیاء کرام میں سے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ یہ عمل خضر علیہ السلام نے مجھے تعلیم فرمایا۔ اس عمل سے تین فائدے بیک وقت حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو۔ دوسرے خضر علیہ السلام سے شرفِ ملاقات حاصل ہو۔ تیسرے آپ ملاقات کرکے حاجات حل ہونے کی تدبیر بتائیں۔ قبل طلوعِ آفتاب وقبل غروبِ آفتاب، سورۂ فاتحہ ۷ بار، سورۂ فلق اور سورۂ ناس ۷ بار، سورۂ اخلاص ۷ بار، سورۂ کافرون ۷ بار، آیت الکرسی ۷ بار، کلمۂ تمجید ۷ بار، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِیْبِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ، ۷ بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ، ۷ بار اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا یَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

۷ بار اس کا ثواب سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم وحضرت خضر علیہ السلام وجمیع ارواحِ امّت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے۔ تین روز میں ستارۂ قسمت بالائے عرش نظر آئے ——— اور مشرف بہ زیارت سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اگر ہر روز ورد میں رکھے اس کو غیب سے بے مشقّت روزی ملے۔

حصولِ کشف ومراد

حضرت سیّدی شیخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ العزیز نے یہ عمل تعلیم فرمایا کہ اگر اپنے مقصد ومراد کے متعلق دریافت کرنا ہو کہ یہ کام کس طرح ہوگا یا کیسے کیا جائے تو یہ عمل کرے مجرب ہے۔

شب یکشنبہ یا روز یکشنبہ یعنی اتوار کی شب کو یا دن میں جو وقت بھی مقرر کرے۔ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ ۲۰۰ بار، دوشنبہ کو یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ ۲۰۰ بار۔ سہ شنبہ کو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۲۰۰ بار۔ چہارشنبہ کو یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ۲۰۰ بار۔ پنج شنبہ کو یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۲۰۰ بار۔ جمعہ کو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ ۲۰۰ بار، شنبہ کو یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ ۲۰۰ بار۔ ہر روز اوّل وآخر درود شریف دس دس بار۔

آئینہ قلب پر جلا کرنے کے لئے

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ اس عمل کا کرنیوالا

ایسے حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے کہ خود محوِ حیرت رہتا ہے۔ یہ عمل تہجد پڑھنے والوں کے لئے ہے۔ تہجد کا وقت عشاء پڑھ کر سونے کے بعد جس وقت آنکھ کھلے وہ ہی تہجد کا وقت ہے۔ مثلاً اگر عشاء ۹ بجے پڑھ کر سو گیا۔ ½۹ بجے آنکھ کھل گئی تو وہ ہی وقتِ تہجد ہے۔ تہجّد کے لئے سونا شرط ہے۔ تہجّد کی کم سے کم ۴ رکعت اور افضل ۱۲ رکعت اور زیادہ کی کوئی مقدار نہیں۔ ۶ سلام سے ۱۲ رکعت پڑھنا ہیں۔ ہر پہلی رکعت میں بعد الحمدُ والضحیٰ دوسری میں الَمْ نَشْرَحْ ۳، ۳ بار پڑھیں۔ بعدہٗ یَا جِبْرِیْلُ تَجَلَّلْتَ بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ فِیْ جَلَالِكَ یَا جَلِیْلُ ۳، بار، اوّل و آخر درود شریف ۳، ۳ بار۔ اس کے بعد اس طرح دعا کر کے سو رہیں۔ داگر آخر شب میں پڑھیں تو ہرگز نہ سوئیں۔ فجر قضا ہونے کا خطرہ ہے، وہ دعا یہ ہے۔

اے اللہ تو نے عالم کو بے سبب پیدا کیا اور آسمان کو بے ستون کھڑا کیا۔ تنور سے پانی جاری کیا۔ اور پتھر سے ناقہ نکالا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ اور آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے ظہور میں لایا۔ اور ہمارے نبی امی محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم اوّلین و آخرین سے سرفراز فرمایا۔ الٰہی اس نبی امی کی برکت سے مجھ کو نورِ ایمان وعرفانِ کمالی عطا فرما۔ اور نفس ودل وجان کو اپنے نورِ احدیت ووحدانیت سے روشن کر۔ آمین بحق سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین برحمتک یا ارحم الرّاحمین۔

برائے کشف القلوب سیّدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ دعا منقول ہے۔

پہلے دو نفل پڑھ کر جمیع اہلِ اسلام کو اس کا ثواب بخشے بعدہٗ درود شریف ۲۱ بار یَا نُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ فِیْ نُوْرِ نُوْرِكَ یَا نُوْرُ ۲۵۶ بار پڑھ کر یوں دعا کرے۔

الٰہی جب یونس علیہ السّلام نے دعا کی کہ ظلمت وتاریکی سے نجات دے تو تو نے اُن کی دعا قبول فرمائی۔ الٰہی میری دعا بھی قبول فرما۔ اور گناہوں کی تاریکی سے نجات دے اور ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ تو مردے کس طرح زندہ کرتا ہے۔ مجھے دکھا تو نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ الٰہی میری دعا بھی قبول فرما۔ اور میرے مردہ دل کو زندہ فرمادے بحرمتِ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وبارک وسلم آمین یا ارحم الرّاحمین ـــــــ بعدہٗ درود شریف ۹ بار۔

برائے نورانیت قلب یہ عمل کشفِ قبور اور کشفِ قلوب کے لئے بہت مجرب ہے۔

اوّل دو رکعت نفل ادا کریں۔ پھر یَا جَمِیْلُ تَجَمَّلْتَ بِالْجَمَالِ وَالْجَمَالُ فِیْ جَمَالِكَ یَا جَمِیْلُ۔ ۳۳۲ بار پھر، ۷ بار یہ دعا پڑھیں۔ اِلٰھِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَعَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَمَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا یَا غَفَّارُ یَا سَتَّارُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اوّل و آخر درود شریف ۱۱ بار۔

برائے کشفِ قبور جب چاہے کہ صاحبِ قبر کے وسیلے سے فیض حاصل کرے اور اپنی حاجت روائی کے لئے آسان ذریعہ معلوم کرے تو نماز مغرب یا بعد نمازِ عشاء غسل کرے اور خوشبو سے کپڑوں کو بسائے اور صاحبِ مزار کے حضور حاضر ہو اور یوں عرض کرے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ کہہ کر فاتحہ پڑھے۔ پھر اہلِ مزار کے چہرے کے سامنے باادب دوزانو بیٹھ کر یہ درود شریف ۲۴۵ بار پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ وَجَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ وَاَجْسَادِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالْاَوْلِیَاءِ کَامِلِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھ کر ثواب اس کا صاحبِ مزار کی روح کو بخشے۔ اور اسی طرح سلام عرض کر کے واپس چلا جائے۔ دوسری شب کو حسبِ دستور بعد سلام یہ ہی درود شریف ۱۱ بار پڑھیں۔ پھر انگشتِ شہادت قبر پر رکھ کر آنکھیں بند کر کے ۲۱ بار یَا رُوْحُ یَا رُوْحُ کہے۔ پھر ۲۱ بار یَا رُوْحَ الْاَرْوَاحِ کہے۔ اس کے بعد قبر سے اُنگلی ہٹالے اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۱۵۰ بار پھر درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر ثواب بخشے اور سلام عرض کر کے واپس آجائے۔ تیسری شب کو حسبِ دستور سلام درود فاتحہ کے بعد یَا رُوْحُ ۲۱ بار یَا رُوْحَ الْاَرْوَاحِ ۲۱ بار اور سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۱۳ بار پڑھ کر سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ بے شمار پڑھتا رہے یہاں تک کہ صاحبِ مزار کے دیدار سے مشرف ہو اور جو حاجت ہو عرض کرے۔

درود کشف:- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

مَعْدِنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَكَاشِفِ الْاَسْتَارِ وَكَاشِفِ الْاَسْرَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامَعْدِنِ الْاَسْرَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْاَسْتَارِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِكْشِفْ عَنِّيْ اِكْشِفْ قَلْبِيْ اِكْشِفْ صَدْرِيْ يَا كَاشِفَ الْاَسْرَارِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ اَعِنُوْنِيْ اَغِيْثُوْنِيْ يَاصَادِقُ صدَّقَ قَوْلَكَ مَنْ عَسِرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكَثِّرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرَبَ وَتُكَثِّرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ جب سونے کا قصد ہو ۱۱۱ بار پڑھیں۔

عمل شب جمعہ برائے قضائے حاجت بعد نصف شب جمعہ تازہ غسل کرے اگر سو کر اٹھے تو دو رکعت نماز تہجد اور سویا نہ ہو تو دو رکعت نفل قضائے حاجت کی نیت سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ بعد سلام تین بار درود قضائے حاجت پڑھے۔ پھر ایک ہزار بار یَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ۔ پھر اپنے لئے دعا کرے۔ اس کے بعد اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ دس بار یَامُدَبِّرَ الْاَمُوْرِ دس بار پھر درود شریف نماز فجر تک پڑھتا رہے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

بقیہ: ــــــــ تسخیر مؤکلات

امور میں مدد کرنا۔ وہ آپ سے اقرار کرے گا۔

پس آپ اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کر دیں۔ اور خدا کا شکر ادا کریں۔ جب بھی آپ کو کسی مشکل ترین وقت پر کام لینا ہو تو اس خاتم کو حرارت پہنچائیں۔ یا پھر اس کو رگڑیں فوراً حاضر ہو کر آپ کی مدد کیا کرے گا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

حاضرات الارواح کے بارے میں

سوال از: عبدالسلام ــــــــ حیدر آباد۔

میں دو سال سے بہ پابندی آپ کا رسالہ پڑھ رہا ہوں۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ اس رسالے کے لئے آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ چوں کہ جن نقوش اور تعویذات کو آپ نے لکھا۔ الحمد للہ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اللہ کرے سورج کی طرح اس کی روشنی ساری دنیا کو پہنچے۔ (آمین)

ماہ جون، جولائی کے رسالہ طلسماتی دنیا میں صـ۳۹ پر حاضرات الارواح سندونی کا عمل تحریر فرمائے ہیں کہ حاضری کا بھی ایک مخصوص وقت ہے۔ اور پڑھنے کا بھی وقت مخصوص ہے۔ ان دونوں اوقات کا میزان کرنا ضروری ہے۔ لیکن پڑھنے اور حاضری کے وقت اور دونوں اوقات کے میزان کی صراحت نہیں فرمائی گئی۔ براہِ کرم صراحت فرمائیں۔ کہ عمل رات کتنے بجے شروع کریں۔ اور ختم کیا فجر کی نماز سے پہلے ختم کرنا وغیرہ۔

عمل شروع کرنے سے ایک دن قبل جو کی روٹی کھانا۔ کیا اس میں پرہیز جلالی کرنا ہے یا جمالی، نمک مرچ، میٹھا تیل، کھٹی ترکاری استعمال کر سکتے ہیں۔ دیکاشن پی سکتے ہیں یا نہیں دوسرے روز بعد عمل، کیا روز کی طرح کھا پی سکتے ہیں۔ نیز عزیمت میں...... اُدعُج سری سندونی تنقفر سوہا ئنچ ہے یا تنقفر سوہاتن۔

نقش اللہ کا کیسا لکھنا ہے کیا صرف اللہ لکھنا کافی ہے۔

جواب اس طرح کے عملیات بالعموم نصف شب کے بعد کرنے چاہئیں۔ لیکن عمل اگر بڑا ہو اور نصف شب کے بعد صبح تک اس کو پورا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر عشاء کے ایک گھنٹے کے بعد عمل شروع کر دینا چاہئے۔ بامؤکل جتنے بھی عمل ہوتے ہیں ان سب میں پرہیز جلالی کرنا ضروری ہے۔ پرہیز جلالی وجمالی اور ترک حیوانات کی تفصیل کئی بار طلسماتی دنیا میں چھاپی جا چکی ہے۔ اور غالباً اس شمارے میں بھی کسی جگہ پرہیز کی تفصیل کو پھر نقل کیا جا رہا ہے۔ اس کو غور سے پڑھ لیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ دورانِ عمل جتنے بھی محتاط رہیں گے۔ اور جس قدر بھی پرہیز کریں گے اور خود کو جتنا بھی لذتوں سے باز رکھیں گے اُتنے ہی کامیابی کے آپ قریب ہوں گے۔ بدپرہیزی سے انسان کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ اور مقصد میں کامیابی نہیں مل پاتی۔ وہ لوگ سمجھ دار ہوتے ہیں جو خود لذتوں سے دور رہ کر کامیابی کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔

مذکورہ عزیمت میں تنقفر صحیح ہے۔ یعنی حرفِ تا پر زبر ہے۔ اللہ کا نقش اس طرح بنالیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	[redacted]	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

برائے اولاد پریشان

سوال از (ایضاً)

میری بیٹی نازیہ رحمت، ماں کا نام صوفیہ سلطانہ ہے۔ تاریخ پیدائش ۶ جون ۱۹۷۲ء ہے۔ جمعرات کا دن ساڑھے نو بجے صبح اس کی شادی شفیع اللہ خان سے ۳ نومبر ۱۹۹۶ء کو ہوئی بعد مغرب، لیکن اب تک اولاد سے محروم ہے۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اولاد نہ

ہونے کیلئے کچھ گاڑ دیتے ہیں۔ براہِ کرم آپ حساب دیکھ کر صحیح مشورہ سے نوازیں۔ اس سے پہلے آپ سے رجوع ہوا تو آپ نے لکھا تھا۔ سیب پر پڑھ کر کھلادیں۔ دونوں کو یہ کیا ____ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹری تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ اولاد ہونے کیلئے جن جراثیم کی ضرورت ہوتی ہے اس میں پانچ فی صدیا، فیصد کمی ہے۔ کافی علاج کروا چکے۔ لیکن فائدہ نہ ہوا پھر آپ سے رجوع ہوا ہوں۔ خدا کے لئے آپ حساب دیکھ کر اولاد ہونے کے لئے جو بھی مناسب سمجھتے ہیں دیں۔ تاکہ امید بر آئے۔ بہت لوگ آپ سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ آپ عامل کامل ہیں۔ عامل اللہ کی عدالت میں وکیل کی طرح ہوتا ہے۔ امید کہ آپ مجھے مایوس نہ فرمائیں گے۔ جواب آئندہ ماہ کے پرچہ میں یا جوابی لفافہ میں بھیج دیں تو دعا گو ہونگے۔

جواب اولاد کے معاملات میں اگر نقص عورت میں ہو تو اس کا علاج آسانی سے ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر کمی مرد میں ہوتی ہے تو پھر کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی بیٹی کے اولاد سے محروم ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے شوہر کے مادۂ منویہ میں جراثیم کی کمی ہے۔ اس لئے اولاد کے سلسلے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ تاہم اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ مُردے میں بھی جان ڈال سکتا ہے۔ اور بنجر زمین میں درخت اُگا سکتا ہے۔ اور پتھروں سے چشمے جاری کرسکتا ہے تو بغیر جرثوموں کے اولاد بھی عطا کرسکتا ہے۔ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور بلاشبہ اس کے سامنے ہر چیز ہیچ ہے۔ جب ہم اس کی بارگاہ میں درخواست کریں گے تو پھر دنیاوی وسائل کی طرف ہم کیوں دیکھیں اور جراثیم کی پانچ سات فیصد کمی پر ہم مایوس کیوں ہوں۔

آپ روزانہ "یَاخَالِقُ یَاصَبُوْرُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اپنی صاحب زادی کو پلائیں اور اس عمل کو ایام سے فراغت کے بعد شروع کرکے پورے مہینے جبتک دوبارہ ایام نہ آجائیں یا اللہ کا کوئی فیصلہ ظاہر نہ ہوجائے۔ تب تک جاری رکھیں۔ اور مندرجہ ذیل نقش خود بنا کر اپنی صاحبزادی کے گلے ڈال دیں۔ نقش سرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں۔

نقش یہ ہے۔

یاخالق		یاخالق
	یاصبور	
یاخالق		یاخالق

نگینہ کونسا مفید رہے گا

سوال از (ایضاً)

میری عمر ۷۵ سال سے زائد ہے۔ کونسا نگینہ مناسب ہوگا۔ قیمت کیا ہوگی۔ کچھ کتابیں منگوانا چاہتا ہوں۔ کیا قیمت میں کچھ رعایت ہوسکتی ہے۔

جواب نگینہ کے بارے میں صحیح جانکاری آپ کو جب ہی مل سکتی ہے جب آپ اپنی تاریخ پیدائش بتائیں۔ جب تک آپ کا برج اور ستارہ معلوم نہ ہو تو کونسا نگینہ آپ کے لئے مفید ہوگا۔ بتانا مشکل ہے۔ نگینہ چیک کرنے کے دوسرے طریقے بھی ہیں۔ اُن کے لئے آپ کا ہمارے پاس آنا ضروری ہے۔ ورنہ آپ اپنے شہر میں کسی اچھے عامل یا اچھے جوہری سے رابطہ کریں۔ اور نگینہ بغیر معلومات کے استعمال نہ کریں۔ کیوں کہ اگر نگینہ راس نہیں آتا تو پھر بہت سی اُلجھنوں اور پریشانیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ حق تعالیٰ نے نگینوں اور پتھروں میں مثبت اور منفی اثرات رکھے ہیں۔ اور باذن اللہ یہ نگینے اور یہ پتھر اپنے اثرات دکھاتے ہیں۔ جب یہ مثبت اثرات دکھاتے ہیں تو انسان کو عروج حاصل ہوتا ہے اور اس کو بہت ساری پریشانیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اور اگر خدانخواستہ یہ منفی یا نگیٹو اثرات دکھانے لگیں تو پھر انسان کو بہت ساری مصیبتوں سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس دنیا کی کوئی بھی چیز فی ذاتہٖ موثر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے اندر حکم الٰہی سے اثر پیدا ہوتا ہے اور حکم الٰہی سے وہ نفع اور نقصان پہنچانے کی اہل بنتی ہے۔ بہرحال آپ کسی بھی نگینہ کا استعمال اس وقت تک نہ کریں جبتک مکمل جانکاری حاصل نہ کرلیں۔

کتابوں کے سلسلے میں ہمارے ادارے کے منیجر ابوسفیان عثمانی سے بات کریں۔ ان کا فون نمبر ۲۲۴۴۵۵ ہے۔

غمِ اُمت بھی غمِ ہستی بھی

سوال از معراج الدین ____ سوپور

امید قوی ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت آپ کو دین کی مزید خدمت کرنے کی توفیق دے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ جیسے لوگوں کو ہمارے درمیان بہت عرصے تک قائم رکھے۔ آج پھر ایک بار آپ کی خدمت میں چند

الفاظ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ آپ نے مجھے ایک نقش بھیجا تھا وہ موصول ہوا۔ اور استعمال میں لایا۔ الحمدللہ افاقہ ہوا لیکن اپنی معصیت کی وجہ سے پوری طرح بہت سے مسائل سے چھٹکارا نصیب نہ ہوا۔ بہرحال آپ کی عنایت کا بہت ممنون ہوں انسانیت درحقیقت یہی تو ہے کہ انسان دوسرے کے درد کو برداشت نہ کرسکے۔ یا تو میری نگاہ کمزور ہے۔ یا حقیقت یہی ہے کہ آہستہ آہستہ دین سے لوگ بھاگتے جارہے ہیں۔ اور فتنوں سے لپٹ لپٹ کر سارے قوانین بھلا رہے ہیں۔ فحاشی بدعنوانی، قتل، حادثات اور مسائل کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ جسے دیکھو وہ سکون سے ناآشنا ہے۔ ہر کوئی شخص غمزدہ نظر آرہا ہے معاشی مشکلات سے ہر کوئی دوچار ہے صرف کچھ لوگ ہیں جو آسودہ حال ہیں۔ لیکن ان کو بھی بہت سے مسائل جیسے خطرناک بیماریاں مقدر ہوچکی ہیں۔ ہر کوئی سکون کی تلاش میں ہے۔ میں تو سوچتا ہوں کہ اگر بے راہ روی اور دیگر بدکاریاں آج اس حالت میں ہیں تو اگلے دس سال کے بعد کیا ہوگا۔ اگر آج اتنی بے دینی ہے تو آگے کیا ہوگا۔ سچ پوچھئے تو ہماری مشکلات کی وجہ محض ہماری دین سے غفلت ہے۔ اور ہمارے وہ گناہ ہیں جن سے رکنے کی سختی سے تاکید آئی ہے۔ مجھے بتائیں کون ہے جو سود سے بچا ہوا ہے۔ کون ہے جس کی نگاہ پاک ہوسکتی ہے۔ جب ہر طرف ننگے مرد و زن دندناتے پھر رہے ہیں۔ کیا آپ کو محسوس نہیں ہوتا کہ آپ کی مبارک ہستی تبلیغ کے کام کو بذریعہ طلسماتی دنیا لوگوں تک پہنچائے اور بار بار گناہوں سے بچنے کے طریقے۔ گناہ کے بدلے عذاب، وعیدیں وغیرہ شائع ہوں۔ تاکہ آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت اور لوگوں کے لئے بے پناہ نفع کا موجب ہوجائے۔ اور امید کرتا ہوں کہ ایک دن ایسا آئے جب لوگ خود ہی ان بدکرداریوں کو چھوڑ دینگے۔ انشاء اللہ۔

میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا لکی نمبر کونسا ہے۔ کس تاریخ کو کونسا کام کرنا چاہئے۔ میرے لئے کونسی تاریخیں نحس ہیں۔ میں نوکری کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کوئی نقش یا وظیفہ بتائیں میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے کاروبار میں دلچسپی نہیں رہی۔ میں نے اپنے بیٹے کا نام خالد معراج رکھا ہے۔ کیا یہ نام اس کے لئے بہترین ہے۔ اس کی تاریخ پیدائش ۳۰ جولائی ۲۰۰۹ء بروز منگلوار صبح ۲ بجکر ۴۴ منٹ بمطابق ۱۹ ر جمادی الاوّل۔ اور ہاں دیگر عرض یوں ہے کہ اگر میں آپ سے چاندی کی انگوٹھی منگواؤں جس میں آپ میرے مطابق پتھر ڈال کر ارسال کریں تو پیسے کی ادائیگی کیسے کروں۔ میرا مطلب ہے کہ ایڈوانس بھیجنا پڑے گا۔ یا انگوٹھی لیتے وقت پارسل چھڑانا پڑے گا۔

برائے مہربانی میرے متعلق پوری جانکاری لکھ بھیجیں۔

جواب آپ نے جو کچھ اس امت کے بارے میں فرمایا ہے وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ جب سے اس امت نے اپنے فرض منصبی سے غفلت برتی ہے اور جب سے یہ امت گناہوں اور خطاؤں کو کھلونا سمجھنے لگی ہے تب سے اس کا حلیہ بگڑ گیا ہے۔ اور ارض و سماء کے لئے یہ ایک بوجھ بن کر رہ گئی ہے۔ رحمتِ خداوندی اس سے ناراض ہے۔ اور رجال الغیب بھی اس سے بے پرواہ سے ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور اسی لئے یہ اُن لوگوں کی ٹھوکروں میں ہے جو کل تک اس کی جوتیوں کے برابر تھے۔ خدا ہی جانے کب اس کی آنکھیں کھلیں گی اور کب اس کو اس بات کا احساس ہوگا کہ اس نے خدا کو نظرانداز کر کے درحقیقت خود ہی کو فراموش کیا ہے۔ جب تک درِ خدا پر بندگی کا حق کما حقہٗ ادا کرنے کے لئے دوبارہ پلٹ کر نہیں آئیگی۔ تب تک اس کا کھویا ہوا وقار اس کو واپس نہیں ملے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے حسی سے نجات عطا کرے۔ اور ہمیں اُن گناہوں اور اُن خطاؤں سے تائب ہونے کی توفیق دے۔ جن کی کیچڑ میں ہم گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ کل تک کے مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ ان کی دنیا پر بھی اُن کے دین کی چھاپ تھی۔ اور آج ہم مسلمانوں کا عالم یہ ہے کہ ہمارے دین پر بھی دنیا داری کی چھاپ ہے۔ ہم دین دار بن کر بھی دوسروں کے لئے رحمت نہیں بنتے بلکہ اور زیادہ زحمت بن جاتے ہیں۔ کیوں کہ ستانے اور دوسروں کو رلانے کی جو عادتیں ہمیں پڑی ہوتی ہیں وہ دین سے وابستہ ہونیکے بعد بھی ہم سے جدا نہیں ہوتیں۔ بس دوسروں کو ستانے اور رلانے کے انداز۔ بدل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا مسلمان بنائے جو دوسروں کے لئے سایہ دار درخت ہو۔ جو دوسروں کے لئے ذریعۂ رحمت ہو جو دوسروں کے لئے فرشِ راہ ہو۔ تاکہ لوگ ہمارے سائے، ہماری عنایتوں سے اور ہماری عاجزی اور انکساری سے محفوظ بھی ہوں اور مطمئن بھی۔

اگر آپ کا نام معراج الدین ہے تو آپ کا مفرد عدد ۴ ہے اس حساب سے آپ کے لئے ہر ماہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ اپنے اہم اور خصوصی کاموں کو اُن تاریخوں میں انجا

دینے کی کوشش کیا کریں۔ تاکہ آپ کامیابیوں کے قریب رہیں۔ ایک ۴ اور ۹ عدد کے افراد آپ کیلئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ لیکن ۵ عدد والے لوگوں سے ہمیشہ آپ کو نقصان پہنچے گا۔ کیوں کہ ۵ عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ جو ہمیشہ آپ کی شخصیت کے درپے رہے گا۔

آپ کا لکی عدد ۴ ہی ہے۔ خوش نصیبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی زوجہ کا عدد بھی ۴ ہی ہے۔ اس لئے آپ دونوں کے مزاجوں میں یکسانیت ہوگی۔ اور آپ دونوں کی رفاقت ایک دوسرے کے لئے انشاء اللہ مبارک ہی ثابت ہوگی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا انفرادی اور مجموعی عدد بھی آپ کے عدد سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز نہیں آئیں گے۔ اور اگر آئے تو اس کی وجہ خارجی ہوگی۔ مثلاً کوئی جادو کرادے، کوئی بندش کرادے یا اس کے علاوہ آپ کسی طرح کی سازش یا ریشہ دوانی کا شکار ہوجائیں وغیرہ۔

آپ کا بُرج اسد ہے اور آپ کی تقدیر کا ستارہ شمس ہے۔ اس لئے اتوار کا دن آپ کے لئے بے حد مبارک ہے۔ نگینوں میں پنّا اور پکھراج آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گے۔ اور آپ کیلئے ترقی اور کامیابی کی راہیں باذن اللہ ہموار کریں گے۔ بُرج اسد کی وجہ سے ہر ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے قطعاً غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کو کبھی انجام نہ دیں۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ آپ کو کسی صدمے یا نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ نے اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا ہے۔ یہ نام خالد کی اپنی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے تو ٹھیک ہے۔ کیوں کہ خالد کا مفرد عدد ۵ ہے اور اس کی تاریخ پیدائش کا مجموعی عدد دو ہزار اکتالیس ہوتا ہے جس کا مفرد عدد بھی ۵ ہی ہوا۔ لیکن ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ اس لئے اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ آگے چل کر آپ دونوں کے درمیان کسی بھی طرح کی ناگواری پیدا ہو یا چار اور پانچ کے ٹکراؤ کی وجہ سے آپ کے کاروبار یا آپکی خانگی زندگی میں خواہ مخواہ کے اُتار چڑھاؤ پیدا ہوجائیں اور آپ کو اس نام کے صدمات سے دوچار ہونا پڑا۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹے کا نام بدل دیں۔ اور اس کا نام ایسا رکھیں جس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہو۔ ۹ نمبر کا نام تاریخ پیدائش کی وجہ سے بھی اُس کو راس آئیگا۔ اور آپ کے نام کے عدد سے بھی ہم آہنگ ہوگا۔ کیوں کہ ۹ کا عدد آپ کے لئے بھی مبارک ہے۔

آپ اپنے ہی شہر میں کسی جوہری سے پنّا یا پکھراج خرید کر ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں۔ انشاء اللہ آپ کیلئے مفید رہے گا۔

اس تفصیل کے بعد یہ عرض کردینا بھی ضروری ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود جو اس اسباب کی دنیا میں تدابیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ اس دنیا میں کامیابی کا اصل دارومدار اللہ کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ تقدیریں بدلتی ہیں۔

رشتے داریوں کے دُکھ

سوال از: (نام محذوف)

میں کافی دنوں سے پریشان ہوں، اکثر طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتی ہوں۔ عرض یہ ہے کہ میں اور میری بیٹی اکثر بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اوپر میں اپنے اور اپنے شوہر کا نام لکھی ہوں۔ اپنی بیٹی کی شادی میں نے اپنے دور کے رشتے کے بھتیجے کے ساتھ کی تھی۔ لڑکا دیندار تھا۔ سعودی میں ۵ سال کام کرکے آیا تھا۔ شادی کے بعد میں اس کی والدہ نے اسے جانے نہیں دیا۔ اور نہ ہی وہ یہاں کسی کام پر لگا۔ لڑکے کی نانی۔ ماں اور ماموں ان لوگوں کا رجحان سفلی عمل کی طرف تھا۔ اور سفلی عاملوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ یہ بات ہمیں شادی کے تین سال بعد معلوم ہوئی۔ جب ہماری لڑکی امید سے تھی۔ اس کو کچھ میٹھے میں کھلایا گیا تھا۔ لڑکے کی ماں کا اصل منشاء یہ تھا کہ ہم ان کے لڑکے کو باہر عربستان کام کے لئے بھیجیں۔ کیوں کہ وہ اپنے بیٹے کے سامنے یہ سب چیزیں کر نہیں پاتی تھی۔ اور ہماری بیٹی بھی اُس کے اِس کام میں آڑے آنے لگی تھی۔ تو اس نے سوچا میرے لڑکے کا اُن لوگوں کے ذریعہ کچھ ہو نہیں رہا ہے تو کیوں نہ میں اس لڑکی کو ہی ہٹادوں۔ اس نے میری لڑکی کے ساتھ اُس کے بچے کو بھی نہیں چھوڑا۔ مولانا میں زیادہ تفصیل آپ کو نہیں لکھوں گی۔ ویسے بھی آپ کے پاس بہت سارے خطوط آتے رہیں۔ میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ عورت اب بھی میرے اور میری بچی کے پیچھے پڑی ہوئی ہے؟ مولانا میں نے کافی پریشانیوں کے بعد لڑکی کا خلع لیا ہے۔ کیوں کہ لڑکا صرف تبلیغی جماعت میں رہنا چاہتا تھا۔ گھر اور بیوی بچوں کی فکر نہیں کرتا تھا۔

مہربانی کرکے آپ مجھے اس مسئلے کا حل بتائیں اور دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزا دے گا۔

تبلیغی جماعت ایک اچھی اور قابلِ قدر جماعت ہے اور اس

جواب جماعت نے ماضی قریب و بعید میں دین کی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اگرچہ کہ اس جماعت کی خدمات محدود ہیں۔ اور وہ دین کے محدود دائروں میں کام کر رہی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے مسلمانوں کی اصلاح کا کام وسیع پیمانے پر کیا ہے۔ اور ان کو دین اسلام کی ابتدائی تعلیمات سے بہت مؤثر انداز میں رُوشناس کرایا۔ جو لوگ مسلم گھرانوں میں پیدا ہونے کے باوجود کلمہ طیبہ سے بھی نابلد تھے۔ اور جنہیں نماز روزے کا کچھ شعور نہیں تھا وہ لوگ کلمہ گو ہو گئے اور انہوں نے نماز روزے سے اپنا رشتہ قائم کر لیا۔ ان باتوں کا سہرا بلاشبہ تبلیغی جماعت کے سر بندھتا ہے۔ لیکن خدا غارت کرے شیطانِ لعین کو جو مسلمانوں کی کسی بھی تنظیم کو صاف ستھرا نہیں رہنے دیتا۔ اور وہ رنگ میں بھنگ پیدا کرنے میں ازل سے لگا ہوا ہے۔ اس نے یہاں بھی مسلمانوں کو اپنے اشاروں پر نچایا۔ اور بعض مسلمانوں کو نماز روزے سے وابستہ ہونے کے باوجود اپنی مَن مانیوں پر مجبور کیا۔ محض اس لئے کہ وہ اچھے کام کرنے کے باوجود اللہ کی رضا کے حقدار نہ ہو سکیں۔ بدنصیبی سے تبلیغی جماعت سے ایسے مسلم نوجوان بھی وابستہ ہو گئے جو اس جماعت کے قابل نہ تھے۔ انہوں نے اپنی بے جا حرکات سے اس جماعت کے تقدس کو زبردست نقصان پہنچایا۔ کسی بھی مسلمان کا کسی بھی اچھی جماعت سے وابستہ ہونے کے بعد۔ اور نماز روزے میں آخری حد تک مشغول ہونے کے باوجود اپنے بیوی بچّوں سے غافل ہونا۔ اور اپنی اُن ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کرنا جو دینِ اسلام نے اُن پر عائد کی ہیں۔ درحقیقت شیطان کے اشاروں پر ناچنے کے مترادف ہے۔ دین اسلام مسلمانوں کو ذمہ داری کی تعلیم دیتا ہے دینِ اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان اچھے بیٹے بن کر دکھائیں۔ اچھے بھائی بن کر دکھائیں۔ اچھے شوہر بن کر دکھائیں۔ اچھے باپ بنیں۔ اچھے دوست بنیں اور اچھے انسان بنیں۔ ایسے انسان بنیں کہ اُن سے جو بھی ملے وہ خوش ہو۔ اور ان کی رفاقت سے اُسے فائدہ ہو۔

آج کل کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے اگر یہ کوئی نیک کام کر لیتے ہیں۔ تو ایسے زعم میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ابلیس بھی شرما جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ نیکی کر کے کسی غرور میں مبتلا ہونے سے لاکھ درجے بہتر یہ ہے کہ انسان گناہ کرے اور شرمندہ رہے۔

جب سے ہم نے نیکی اور بدی کے مفہوم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ تب سے ہم شیطان کے مُرید بن کر رہ گئے ہیں۔ اور اب عالم یہ ہے۔ الاّ ماشاء اللہ۔

دل ہے مسلماں نہ تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی

ہمیں آپ کی داستان سُن کر دُکھ ہوا۔ اور اس سے بھی زیادہ دُکھ کی بات یہ ہے کہ اس طرح کے دُکھ اور درد سے صرف آپ اور آپ کی صاحبزادی ہی دوچار نہیں ہیں۔ بلکہ اس طرح کے دُکھ اور رنج سے اس امت کی ہزاروں بہنیں اور لاکھوں بیٹیاں دوچار ہیں۔ اور ہزاروں اور لاکھوں شوہر اپنی خرمستیوں میں مبتلا ہیں۔ اور خدا کے سامنے جواب دہی کے احساس سے بے خبر ہیں۔

اگر آپ کی بیٹی پر سفلی عمل کرایا گیا یا آپ کے داماد پر سفلی کرتوت ہوئے تو در بھی تکلیف دہ بات ہے اس لئے کہ سفلی عمل تقریباً حرام ہوتا ہے۔ اور کسی بھی مسلمان کا اس طرح کے کرتوت میں مبتلا ہونا اس کی بے شرمی اور عذابِ آخرت سے بے خوفی کی نشان دہی کرتا ہے۔ لیکن ہمارا اپنا خیال یہ ہے کہ اب آپ کی بیٹی پر کسی طرح کی ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی ہے۔ آپ کسی وہم میں مبتلا نہ رہیں۔ اپنے اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ وہ آپ کو ہر غم سے بچانے والا ہے۔ اور بچانے والے کے ہاتھ مارنے والے کے ہاتھ سے ہمیشہ لمبے ہوتے ہیں۔

آپ اور آپ کی صاحبزادی کے لئے یہ تاکید ہے کہ پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کریں۔ اور نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلامُ" پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ دونوں اور آپ کے اہل خانہ امن و امان میں رہیں گے۔

آسیبی اثرات کا چکّر

سوال از: غلام رسول ——— ملتان (پاکستان)

ایک مریضہ کے بارے میں آپ حضرت سے مشورہ درکار ہے۔ بندہ تقریباً ایک سال سے بے حد پریشان ہے۔ مریضہ کے سلسلے میں حتی المقدور علاج کر رہے ہیں۔ لیکن فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ مرض جا نہیں رہا۔

مرض کی تفصیل یہ ہے۔ مریضہ کا نام وحلیمہ بنت زینت النساء ہے۔ شوہر کا نام غلام رسول۔ عمر ۳۵ سال، شادی شدہ۔ دو بچے کی والدہ۔ بڑا بچہ۔ عمر ۱۲ سال۔ چھوٹا بچہ تقریباً ۵ سال کا ہے۔ اس کے بعد

اب تک حمل بھی نہیں ہوا۔

مریضہ کو اچانک دورہ پڑجاتا ہے۔ بے ہوشی ہوجاتی ہے۔ اس بے ہوشی میں زبان بھی دانتوں کے بیچ آکر کٹ جاتی ہے بعض دفعہ پیشاب بھی نکل جاتا ہے۔ پھر منہ سے جھاگ آتا ہے۔ یہ دورہ تقریباً ۵ منٹ یا ۱۰ منٹ تک رہتا ہے۔ آج سے تقریباً ایک سال قبل جب سب سے پہلے پڑا تھا تو زیادہ دیر تک پڑا رہا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ اب صرف ۵ منٹ یا ۱۰ منٹ تک رہتا ہے پھر خود بخود ہوش آجاتا ہے۔ یہاں کے ڈاکٹر صاحبان بتا رہے ہیں کہ یہ مرگی ہے۔ کیوں کہ علامات جو ہیں وہ مرگی کے ہیں۔ یہ جو دورہ پڑتا ہے اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ بعض دفعہ سوتے سوتے پڑجاتا ہے۔ بعض دفعہ اچانک چلتے پھرتے وقت بھی پڑجاتا ہے۔ جب دورہ پڑتا ہے تمام اعضاء بالکل کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو مریض بے ہوش ہو کر گرجاتا ہے۔ اور یہ دورے کی شکایت یعنی بے ہوشی میں کبھی ۱۵ دن کے بعد اور کبھی ۳۰ اور کبھی ۴۰ دن کا وقفہ پڑجاتا ہے۔ اس کے علاوہ جسم کے دائیں حصّے کو دن میں تقریباً دو تین دفعہ جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ یعنی جسم کا دایاں حصّہ بالکل بے حس ہوجاتا ہے۔

اب آپ حضرات سے اس سلسلے میں عرض ہے کہ براہِ کرم ہمارے حال پر رحم فرماتے ہوئے کوئی وظیفہ درد یا تعویذ یا کوئی روحانی عمل یا کوئی دوائی ضرور بالضرور لکھ کر ارسال فرمائیں۔ آپ کے ہم بہت ہی ممنون و مشکور ہوں گے۔

آپ سے درخواست ہے خط کا جواب جلد ارسال فرمانا کیوں کہ ہم مرض کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔

جواب آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ دورے کی حالت میں حلیمہ کو منہ سے جھاگ آتے ہیں ——— کیوں کہ جھاگ آنا مرگی کی علامت ہے۔ اور اگر جھاگ نہ آتے۔ تو پھر حلیمہ کو مرگی نہ ہوتی۔ ڈاکٹروں کی جو رائے ہے وہ اپنی جگہ، کیونکہ شاذ و نادر ہی سہی لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرگی کا دورہ پڑنے پر جھاگ نہیں آتے۔ مرگی کی اور بھی علامات ہیں۔ غالباً ان ہی علامات کے پیش نظر ڈاکٹروں نے حلیمہ کو مرگی کا شکار قرار دیا ہوگا۔ لیکن ہماری اپنی ذاتی رائے یہ ہے کہ حلیمہ کو مرگی نہیں ہے۔ بلکہ وہ آسیبی اثرات کا شکار ہے اور اس کا آپ باقاعدہ روحانی علاج کرائیں۔

چند طریقے علاج کے ہم تجویز کر رہے ہیں۔ ان پر دھیان دیں۔ مریض کے دونوں کانوں میں عشاء کی نماز کے بعد اذان دے دیا کریں۔ اگر دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تو بھی ٹھیک ہے۔ یا دونوں ہی کانوں میں اذان دیں تو بھی ٹھیک ہے۔

صبح و شام ایک گلاس پانی پر معوذتین سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے مریضہ کو پلایا کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے مریضہ کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ مریضہ کو دورے نہیں پڑیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

بحرمت ایں نقش ہر بلا دفع شود

اور اگر آپ کو ہماری رائے سے اتفاق نہ ہو۔ اور آپ کو ڈاکٹروں کی رائے سے اتفاق ہو تو پھر مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریضہ کے گلے میں ڈال دیں۔ یہ نقش مرگی کو ختم کرنے میں تیر بہدف ہے۔

محمد واللہ	محمد واللہ	محمد واللہ

آپ چاہیں تو دونوں نقش ایک ساتھ بھی گلے میں ڈال سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں تعویذوں کی برکت سے آپ کی اہلیہ کو صحت عطا کرے گا۔ کیوں کہ مرض جسمانی ہو یا روحانی اس کا ازالہ رب العٰلمین ہی کرسکتا ہے۔ اگر صحت اور تندرستی کا فیصلہ اوپر سے نہ ہو تو نہ دوا کام کرتی ہے اور نہ دعا۔

آخر مایوسی کیوں؟

سوال از: طارق لطیف ——— بارہ مولہ (کشمیر)

دیگر میں آپ کے طلسماتی دنیا کا دیرینہ قاری ہوں۔ اور مجھے یہ بے حد پسند ہے۔ میری خدا سے دعا ہے کہ دین اسلام کے ترجمان ہونے کی حیثیت سے خداوند آپ کے اس رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی دے۔ تاکہ ہم جیسے لوگ اس سے اور بھی مستفید ہوسکیں۔

دیگر میری داستانِ زندگی سن کر خدارا میری رہنمائی فرمائیں۔

میرا نام طارق لطیف نجار ہے۔ والد کا نام محمد رجب نجار والدہ کا نام سلیمہ ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۷-۱۹۹۱-۹ ہے۔ میرے پیدا ہوتے ہی میرے والد ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ میری ماں مجھے اور میری دو بہنوں کو لے کر میرے ننہیال آگئی۔ میری بڑی بہن کی شادی ہو گئی ہے۔ اور میری دوسری بہن جس کے کاندھوں پر ہمارے گھر کی ذمہ داری ہے۔ ابھی تک کنواری ہے۔ میرے گھر کے لوگ چاہتے تھے کہ میں بہت زیادہ پڑھوں۔ لیکن میں بدنصیب گیارہویں سے آگے نہ پڑھ سکا۔ حالاں کہ نویں جماعت تک میں کلاس کا سب سے ہونہار لڑکا تھا۔ لیکن نویں کے بعد تو میرا جیسے پڑھائی سے دل اُٹھ گیا۔ میں اپنے گھر والوں کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن میں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہوں وہ کام بنتے بنتے بگڑ جاتا ہے۔ میں جب بھی کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو دوسرے ہی دن مجھے اُس کام سے نفرت سی ہونے لگتی ہے۔ ہمارے گھر میں ہر وقت پریشانیاں ہی رہتی ہیں۔ میں خود کو بہت زیادہ بے بس محسوس کرتا ہوں۔ بہت بار سوچا کہ خودکشی کر لوں مگر رہ رہ کر اپنے گھر والوں کا خیال آتا ہے۔ میں نے اپنا نام و پیدائش اسلئے درج کیا ہے کہ اگر اس سلسلے میں۔ کوئی انگوٹھی وغیرہ مفید سمجھتے ہیں تو مہربانی کر کے جلد سے جلد ارسال کریں۔ تاکہ میں ان مصائب سے چھٹکارا پا سکوں۔

جواب طلسماتی دنیا پڑھنے والے بھی حالات سے برگشتہ اور مایوس ہو کر جب خودکشی کی باتیں کرتے ہیں تو بہت دُکھ ہوتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ ہم اپنی تحریک میں کامیاب نہیں ہیں۔ ہم نے طلسماتی دنیا کی اشاعت کے پہلے دن سے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ہم اپنے قارئین کے اندر زندگی گزارنے کا حوصلہ اور ولولہ پیدا کریں۔ اور اپنے قارئین کو ہم گردابِ یاس سے نکال کر اُس قوت ویقین کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کریں۔ جو ایمان کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ کسی بھی صاحبِ ایمان کو کسی بھی طرح کے حالات میں اپنے رب کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ لَا تَيْـَٔسُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْـَٔسُ مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ اللہ کی رحمتوں سے مایوس مت ہو جاؤ۔ اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

قرآن حکیم کے اس فرمان کے مطابق کسی بھی صاحبِ ایمان کو کیسے بھی حالات میں رب العٰلمین کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ بات ہر دم یاد رکھنی چاہیئے کہ جو لوگ اللہ کی رحمتوں سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ وہ کافروں کا طرز اختیار کرتے ہیں کیونکہ مایوسی کافروں کا طرزِ عمل ہے۔

اگر آپ طلسماتی دنیا کے پرانے قاری ہیں تو پھر آپ کو مایوسی کی اور خودکشی کرنے کی باتیں نہیں کرنی چاہیئیں۔ خودکشی کا خیال بزدلوں کے قلوب میں آتا ہے۔ کیوں کہ خودکشی زندگی کے طے در طے مسائل سے فرار کا نام ہے۔ اور فرار کی راہ وہی لوگ اختیار کرتے ہیں جو نامرد ہوں یا جن کا دل بکری کے دل جیسا ہو۔

طلسماتی دنیا کے قارئین کو مردوں کی طرح حالات کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور ہر قسم کے حالات میں اللہ کی رضا میں راضی رہنا چاہیئے۔

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ اور آپ کے گھر کے مصارف آپ کی بہن کے ذمہ ہیں۔ یہ بات پسندیدہ نہیں ہو سکتی کہ آپ بہن کی کمائی پر زندہ رہیں۔ بھائیوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ بہنوں کے ناز نخرے اٹھائیں اور ان کی کفالت کریں۔ نہ کہ یہ کہ بہنیں ملازمت کریں اور بھائیوں کی ضرورتیں پوری کریں۔ آپ کو ہمت اور لگن کے ساتھ زندگی کی راہوں میں قدم اٹھانے چاہیئیں۔ اور ملازمت یا کوئی کاروباری لائن اختیار کر کے اپنے رب سے رزق کی دعائیں کرنی چاہیئیں بزدلی اور خودکشی کی باتیں کرنے سے کیا ملے گا۔ پس ماندگان کے حصے میں آنسو آئیں گے۔ اور اپنے حصے میں جہنم۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ایسے ارادوں سے محفوظ رکھے جو دوزخ کا ایندھن بنانے والے ہوں۔ اللہ نے آپ کو جو زندگی دی ہے اس کی قدر کریں۔ یہ زندگی آپ کی ملک نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی امانت ہے اور کسی کی امانت میں خیانت کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ خودکشی دنیا کی سب سے بڑی خیانت ہے۔ اس لئے اس جرم کی سزا بھی سب سے بڑی ہے اور وہ ہے جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قیام۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

ہم آپ سے اس بات کی امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ اس طرح کی بزدلانہ باتیں نہیں کریں گے۔ اور زندگی کی کسی بھی راہ میں خواہ وہ بزنس کی راہ ہو یا نوکری کی راہ۔ آپ ٹھوس قدم اٹھائیں گے اور اپنے اہل خانہ کے مصارف اٹھانے کے لئے اور انکی ضروریات و خواہشات کو پورا کرنے کیلئے مسلسل جدوجہد کریں گے۔

آپ روزانہ "یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ یَا وَاسِعُ" تین سو مرتبہ صبح اور

تین سو مرتبہ شام کو پڑھا کریں۔ اور چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کے حالات میں سدھار پیدا ہوگا۔ اور آپ کا دل زندگی کی ذمہ داریوں میں لگنے لگے گا۔ آپ ۴ گرام چاندی کی انگوٹھی میں پنّا یا فیروزہ جڑوا کر پہنیں۔ انشاء اللہ اس سے آپ کے مالی حالات بھی نکھریں گے اور آپ کی طبیعت میں استقلال اور استحکام بھی پیدا ہوگا۔

اظہارِ ذوقِ عملیات

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

ناچیز نے اس سے پہلے دو خطوط ارسال کئے۔ مگر ابھی تک جواب سے محروم ہے۔ حالاں کہ تقریباً تین ماہ ہوئے اور ہر مرتبہ آپ کے رسالے میں روحانی ڈاک کے کالم میں جواب تلاش کرتا رہا لیکن ابھی تک جواب سے محرومی رہی۔ میں تقریباً تین سال سے ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں۔ اسی کو دیکھ کر میرے دل میں بھی عملیات کی لائن میں آنے کا شوق پیدا ہوا۔ میری خواہش ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ اور عملیات کی ابتدائی باتیں تدریجاً تحریر فرما کر اس لائن کے نشیب و فراز سے آگاہ فرمائیں۔ ایک بار پھر بڑی امیدوں کے ساتھ بذریعہ خط حاضر ہو رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

طلسماتی دنیا کے نمبرات میں سے سات نمبر جادو ٹونا نمبر اور ہمزاد نمبر میرے پاس ہے اور اس کے ذریعے بہت مفید باتیں معلوم ہوئیں۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ شیطان نمبر، حاضرات نمبر اور امراض جسمانی نمبر بذریعہ وی پی جلد سے جلد روانہ فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ چوں کہ یہ کتابیں بک اسٹالوں سے فوری طور پر فروخت ہو چکی تھیں۔ اس لئے مجھے دستیاب نہ ہو سکیں۔ اگر آپ روحانی مرکز سے ارسال فرما دیں تو بہت مہربانی ہوگی۔ اور جیسا کہ جنات نمبر میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ روحانی مرکز سے تشخیص امراض کا نقش بھیجا جاتا ہے تو برائے کرم ایک عدد مع طریقہ کے ارسال فرما دیں۔ جو بھی ہدیہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ فوری طور پر حاضرِ خدمت کر دوں گا۔ اور ایک سوال بھی کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ میرے بڑے بھائی کم و بیش دو سال سے بہت زیادہ پریشان رہتے ہیں۔ کبھی وہ خود بیمار پڑ جاتے ہیں۔ کبھی ان کی بیوی کی طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ دوا وغیرہ کراتے ہیں۔ وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد پھر وہی پوزیشن ہو جاتی ہے۔ ابھی میرے پاس انہوں نے ممبئی سے فون کر کے کہا ہے۔ ذرا تم دیکھو کہ یہ سب کیا ہے ابھی فی الحال ان کی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے۔ حالاں کہ ابھی گھر سے آئے ہوئے چند ہی دن ہوئے ہیں چوں کہ ہمارا آبائی وطن یوپی میں ضلع بستی ہے اور وہ ممبئی میں سلائی کا کام کرتے ہیں۔ گھر پر فون میں نے کیا تھا تو پتہ چلا کہ بھابھی بھی بیمار ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔ کہیں کوئی آسیب وغیرہ کا چکر تو نہیں ہے۔ آپ ذرا مہربانی فرما کر کچھ رہنمائی فرمائیں بڑی نوازش ہوگی۔

جواب آپ کا خط تین طرح کی باتوں پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس خط میں عملیات کی لائن میں قدم رکھنے کا بھی اظہار فرمایا ہے۔ اور آپ نے طلسماتی دنیا کے کچھ نمبروں کا بھی آرڈر دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے بھائی کے مرض کا تذکرہ کر کے اُن کے علاج کی بھی فرمائش کی ہے۔ بالعموم ہمارا ارادہ اس طرح کے خطوط کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ لیکن چوں کہ آپ کے اس سے پہلے دو خطوں کے جوابات کسی بنا پر آپ کو نہیں مل سکے اس لئے آپ کے اس خط کا جواب دیا جا رہا ہے۔

روحانی عملیات کی لائن ایک ٹھوس اور پاکیزہ لائن ہے۔ اس لائن میں قدم رکھنے سے پہلے یہ سوچ لیں کہ آپ کانٹوں کی وادی میں قدم رکھنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب آپ باقاعدہ عامل بن جائیں گے تو آپ کی شہرت بھی ہوگی۔ آپ کو عزت بھی ملے گی اور آپ کو مال و منال بھی میسر آئیں گے۔ لیکن اس سے پہلے آپ کو بہت سی لذتوں کو ترک کر کے بہت سی ریاضتوں میں خود کو مصروف رکھنا پڑے گا۔ دن کا چین اور رات کا آرام کھونا پڑے گا۔ تب جا کر یہ سونے کی چڑیا آپ کے ہاتھ آئے گی۔ اگر آپ ریاضت اور مشقت اٹھانے کے لئے تیار ہیں تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم آپ کی ہر طرح کی رہنمائی کریں گے ـــــ اور روحانی عملیات کے نکتے اور راز بتانے میں ہرگز ہرگز بخل اور تنگدلی سے کام نہیں لیں گے۔

اور اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم ایک دم کوئی چیز الماری سے نکال کر آپ کے حوالے کر دیں اور آپ راتوں رات عامل بن جائیں تو یہ صرف خام خیالی ہوگی۔ اور ہمارے یہاں اس طرح کی خام خیالیوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آپ فی الحال سورۂ یٰسین کے ۴ چلّے کریں۔ سب سے پہلا چلّہ یہ ہے کہ آپ روزانہ تین مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ دوسرا چلّہ یہ ہے کہ آپ روزانہ سورۂ یٰسین مبین در مبین پڑھیں۔

یعنی پہلی مرتبہ سورۂ یٰسین پہلے مبین تک پڑھیں۔ دوسری مرتبہ پھر شروع سے پڑھیں۔ اور دوسرے مبین تک پڑھے۔ تیسری مرتبہ پھر شروع سے پڑھیں اور تیسرے مبین تک پڑھیں۔ اسی طرح ساتوں مبین تک پڑھ کر پھر شروع سے آخر تک پڑھیں۔

تیسرا چلّہ یہ ہے کہ سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں۔

چوتھے چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں۔

پانچوے چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں۔

چھٹے چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ قریش پڑھیں ساتویں چلّے میں ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ آٹھوے چلّے میں ہر مبین پر سات سات مرتبہ معوذتین پڑھیں۔

نوے چلّے میں ہر مبین پر ایک مرتبہ سورۂ مزمل پڑھیں۔اس کے بعد ہم سے رابطہ قائم کریں۔ ہر چلّے میں روزانہ سورۂ یٰسین کے شروع و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ ان چلّوں کے دوران جو بشارتیں خواب میں ہوں اُن سے آگاہ کرتے رہیں۔

آپ نے نقش تشخیص کی فرمائش کی ہے۔ اس کا ہدیہ تین سو روپے ہے۔ لیکن یہ نقش آپ کے کسی کام کا نہیں ہے۔ جب تک آپ عامل نہیں بن جاتے اس وقت تک اس طرح کا نقش منگا کر آپ کیا کریں گے۔ کسی مریض کے ہاتھ میں آپ نقش تھمائیں گے اگر اس پر کوئی آسیب یا جن حاضر ہو گیا تو آپ کیا کریں گے۔ آپ کیسے کنٹرول کر سکیں گے جب کہ آپ عامل نہیں ہیں۔ آپ اسطرح کے نقوش سے اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ کے اندر روحانی علاج کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور آپ کو کسی سے اس کی اجازت بھی حاصل ہو جائے محض ذوق اور محض جذبات سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک روحانی علاج میں مکمل دسترس حاصل نہ ہو۔ اور دسترس حاصل کرنے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ آپ کے بھائی آسیبی اثرات کا شکار ہیں۔ ان کا باقاعدہ کسی عامل سے علاج کرائیں۔ اگر اب بھی دھیان نہیں دیں گے تو بعد میں بہت مشکل ہوگی۔

طلسماتی دنیا کے نمبرات کے سلسلے میں اگر اُن کی ضرورت ہو تو ۵۵۴۴۲۲ پر فون کریں۔ اور طلسماتی دنیا کے منیجر سے بات کریں۔ وہی آپ کا یہ مسئلہ حل کریں گے۔

دفتری امور سے متعلق جب بھی فون کریں منیجر ہی کو فون کریں۔

مختلف سوالات

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

(۱) آفتاب برج حوت میں کب سے کب تک رہتا ہے؟ شمس یا قمر اس وقت کس بروج میں کس طرح معلوم کیا جا سکتا ہے۔

(۲) تحت الشعاع کا کیا مطلب ہے۔ یہ گھڑی کب سے کب تک رہتی ہے؟

(۳) کسی مسلم یا غیر مسلم عورت یا مرد کی بیماری یا آسیبی حالت جانکر کس چال سے نقش بھرنا چاہیے۔

(۴) یہ کیسے معلوم ہوگا کہ بیماری کا موزوں ترین نقش یا آسیبی معاملے میں یہ نقش سامنے والے کیلئے زیادہ سودمند رہے گا؟ جیسے سورۂ مزمل شریف سات بار پڑھ کر دھاگا ناپنے کا عمل ہے۔ اس میں دھاگہ کم ہونے پر (۱) جادو سحر (۲) بڑھنے پر آسیبی بصورت برابر ہونے کے بدنی بیماری سمجھا جائے گا۔ ہر تین حالتوں کا موزوں ترین نقش کیا ہوگا۔؟

(۵) عملیات میں ایک مسئلہ رجال الغیب کا آتا ہے۔ کہتے ہیں عمل پڑھتے وقت رجال الغیب سامنے نہیں ہونے چاہئیں۔ یہ شرط ہر عمل میں ہے۔؟ یا صرف موکلوں یا جنات کے عمل میں؟

(۶) بالفرض میں صرف "تاثیر زبان" کے لئے ایک عمل کرنا چاہتا ہوں یا روزی میں ترقی کے لئے کوئی عمل کرنا چاہتا ہوں تو اس میں بھی رجال الغیب کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔؟

(۷) اگر کوئی "عمل باموکل" کرنا ہو تو رجال الغیب آج جنوب مشرق میں ہیں لہٰذا عامل کو کس طرف رُخ کر کے بیٹھنا چاہیے۔؟ — کل رجال الغیب مغرب کی طرف ہیں تو رُخ پھر بدلنا ہوگا۔ کیا ایسا کر سکتے ہیں۔؟

(۸) کہتے ہیں کوئی بھی عمل کرے (موکل یا غیر موکل) اپنے ستارے کی ساعت میں کرنا چاہیے۔ اس لحاظ سے روز الگ الگ وقتوں میں پڑھنا ہوگا۔ کبھی دن میں کبھی رات میں۔؟

(۹) شراب، جُوا، اور عورتوں کا ناز چھڑانے کا کوئی مؤثر نقش جو مسلم اور غیر مسلم دونوں کو دیا جا سکے۔

آپ کے سوالوں کے جوابات بالترتیب دیئے جا رہے ہیں۔

جواب سوالات چوں کہ زیادہ ہیں۔ اس لئے سبھی سوالات کے مختصر جوابات دیئے جا رہے ہیں۔ لیکن اختصار کے باوجود آپ کی تشفی ہو جائے گی۔ اور آپ کو کسی خلجان میں مبتلا ہونا نہیں پڑیگا۔

(۱) آفتاب برج حوت میں ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ تک رہتا

ہے۔ شمس کو آفتاب ہی کہتے ہیں۔ رہی قمر کی یہ تفصیلات کہ وہ کب کس برج میں داخل ہوگا۔ اس کے لئے کوئی معتبر تقویم اپنے پاس رکھیں۔ اور حسابات شمس وقمر کے ہر سال بدلتے رہتے ہیں۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس طرح کے مسائل کے لئے تقویم اپنے پاس رکھیں۔ ہم بھی ہر سال "طلسماتی تقویم" چھاپنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ ہمیں کامیابی عطا کرے۔

(۲) تحت الشعاع اماوس کو کہتے ہیں۔ جب چاند چھپنے کے قریب ہوتا ہے اور جب وہ چھپ جاتا ہے یہ اوقات تحت الشعاع کہلاتے ہیں۔ اور اس وقت منفی کاموں میں ایک خاص طرح کا اثر پیدا ہوجاتا ہے۔ اماوس کا وقت بھی ہر ماہ بدلتا رہتا ہے۔ اس لئے مطلقاً اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے لئے بھی کوئی جنتری یا تقویم اپنے پاس رکھیں۔

(۳) مسلم اور غیر مسلم کے لئے نقوش میں الگ الگ چالیں نہیں ہوا کرتیں۔ البتہ مریض کے عنصر کے اعتبار سے اگر چالوں کا خیال رکھا جائے تو بہتر ہے۔ مثلاً اگر مریض کا عنصر خاکی ہو تو نقش کی چال خاکی رکھیں اور اگر مریض کا آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے بھریں۔ اور اگر ان تفصیلات میں جانا ممکن نہ ہو تو پھر سب کے لئے آتشی چال سے نقش پُر کریں۔ کیوں کہ سب چالوں میں آتشی چال سب سے زیادہ قوی اور زود اثر ہے۔

(۴) اس طرح کی باتیں سالہاسال کے تجربات سے حاصل ہوتی ہیں۔ ان کا تعین علم کے اعتبار سے نہیں کیا جاسکتا۔ جب انسان روحانی عملیات کی لائن میں روحانی علاج کی مشق جاری رکھتا ہے۔ اور اس کی روحانی پریکٹس روز بروز اور شب بہ شب جاری رہتی ہے تو ہزاروں انکشاف اس کے قلب پر وارد ہوتے ہیں اور ایسے راز اور نکتے اس پر عیاں ہوجاتے ہیں۔ جو کتابوں میں لکھے نہیں ہوتے۔ اس لئے عاملین کیلئے ضروری ہے کہ وہ دورانِ علاج ہر مریض کے مزاج کو اور اس کے نام کے اعداد کو ملحوظ رکھ کر پوری طرح غور وفکر کریں اور دورانِ علاج یہ بھی نوٹ کرتے رہیں کہ کس عمر کے لوگوں کو کس نقش نے فائدہ پہنچایا اور کس عمر کی خواتین کو کونسے وظیفے راس آئے۔

آسیبی اثرات کو دور کرنے کیلئے ہم نے جنات نمبر میں قابلِ قدر نقوش نقل کئے ہیں۔ اسی طرح ردِّ سحر کے لئے قابلِ قدر علاج جادو ٹونا نمبر میں اور امراض جسمانی کو رفع کرنے کیلئے قابلِ قدر علاج امراض جسمانی نمبر میں نقل کئے ہیں۔ آپ ان تینوں نمبروں کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ انہیں کیسے کیسے خزانے موجود ہیں۔ ان سب تعویذات پر آپ وقتاً فوقتاً تجربہ کریں اور فائدے اٹھائیں۔

(۵) رجال الغیب عامل کی پشت پر ہونے چاہئیں۔ لیکن یہ شرط صرف اُن عملیات میں ہے جو با مؤکل ہوں۔ دوسرے عملیات میں اس بات کا لحاظ رکھنا صرف بہتر ہے ضروری نہیں۔

(۶) "تاثیر زبان" اور "ترقی رزق" کے لئے جو عمل کئے جاتے ہیں۔ ان میں رجال الغیب کا لحاظ رکھنا محض بہتر اور افضل ہے۔

(۷) با مؤکل والے عمل میں عامل کو ہر روز اپنا رُخ بدلنا پڑے گا اور رُخ بدلتے وقت یہ خیال کرنا پڑے گا کہ رجال الغیب اس کی پشت پر ہوں۔ آمنے سامنے والی کیفیت نہ ہو اور نہ دائیں بائیں والی کیفیت ہو۔ رجال الغیب کس تاریخ میں کہاں ہوتے ہیں ان کی تفصیل اسی شمارے میں کسی صفحہ پر دی گئی ہے —— آپ بھی ملاحظہ کرلیں۔

(۸) عمل کے لئے یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ عامل اپنے ستارے کی ساعت میں کرے۔ البتہ عامل کے لئے سعید ساعتوں کا انتخاب کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اگر قمر برج عقرب میں ہو تو اس وقت کسی بھی عمل کی شروعات نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح دوسری نامبارک ساعتوں میں بھی شروع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور با مؤکل عمل کرنے والے عاملین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کونسی ساعتیں سعید ہیں اور کونسی منحوس۔

(۹) مندرجہ ذیل نقش نشہ چھڑانے کیلئے مسلم اور غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے۔ یہ نقش ۲۷ دن تک لگاتار پلائے جائیں۔ ایک نقش کا پانی دن میں ۲ مرتبہ صبح شام پلایا جائے۔ نقش اس وقت پلایا جائے جب وہ نشے میں نہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۹	۳۶۴	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۸	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۲	۳۶۷

برائے پیغام شادی

سوال از: رئیس الدین چشتی

دو معاملہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اور کامیابی حل کا

طلب گار ہوں۔ امید کہ توجہ فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

(۱) ایک لڑکی جس کا نام (سمیہ والدہ زرینہ) ہے بہت دنوں سے شادی کی کوشش ہو رہی ہے لیکن کامیابی نہیں مل رہی۔ بہت سے لڑکے اور لڑکے والے آتے اور آتے رہتے ہیں۔ لیکن منگنی کی رسم ادا ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکے والے لڑکی کو دیکھ کر چلے جاتے اور بعد میں انکار کر جاتے ہیں۔ مسلسل ایسے ہی ہوتا آرہا ہے۔ جس کی وجہ سے لڑکی اور لڑکی والے بہت پریشان ہے اور اس پُر آشوب دور میں بہت کچھ ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے حضور والا سے درخواست ہے کہ اگر کوئی رکاوٹ ہے تو دور کرنیکی تدبیر بتادیں۔ اور اپنے خزانۂ خاص سے ایسے موتی عطا فرمائیں کہ شادی کامیاب ہو جائے۔

محترم مولانا صاحب یقیناً جو حزن وملال درپیش ہے وہ لفظوں سے منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اس پریشانی میں دستگیری فرمائیں۔ فارمولہ اگرچہ مہنگا ہی کیوں نہ ہو۔

جواب سمیہ سے کہہ دیں کہ وہ روزانہ تین سو مرتبہ "یَا مُعْطِیُ" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر پیغام نکاح موصول ہوگا۔ اگر اس کی والدہ زندہ ہوں تو ان کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ ہر جمعہ کو بعد نمازِ عصر سورۃ احزاب پڑھا کریں۔ یہ ۲۱ ویں سپارے میں ہے۔ انشاء اللہ ہر طرح کی رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی۔ اور مناسب رشتے آنے شروع ہوں گے۔

جادو کی کارسازی

سوال از: (ایضاً)

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ دو لڑکی ایک کا نام (شمیم) دوسرے کا نام (مالن بی) ان دونوں میں سے آخر الذکر مالن بی کی شادی ہوئی تھی۔ بعد میں طلاق ہوگئی۔ شادی ایک سازش کے تحت ہوئی تھی۔ اس لئے اس کو دوام ملنا مشکل تھا۔ بہرحال آپسی دشمنی کی وجہ سے مالن بی کے شوہر نے ایک کنگھی میں جادو کرا کر لا کے اپنی بیوی (مالن بی) کے گھر میں رکھ دیا تھا وہ لڑکی (مالن بی) جوں جوں اس جادو کردہ کنگھی سے اپنے سر میں کنگھی کرتی رہی تو اس کی وجہ سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی۔ اور اب بالکل اندھی ہو چکی۔ اور اس کی ایک چھوٹی بہن (شمیم) بھی اندھی ہوگئی ہے جب کہ بڑی بہن (مالن بی) کی شادی سے پہلے دونوں کی بینائی اچھی خاصی تھی۔ بہرحال دشمنی کی بنا پر ان دونوں لڑکیوں (مالن بی و شمیم) پر جادو کا شبہ کیا جاتا ہے۔ ایسے حقیقتاً کیا ماجرہ ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ حقیقت حال سے اللہ ہی واقف ہے۔

حضور والا سے درخواست ہے کہ کوئی اپنے خزانۂ خاص سے حل عطا فرمائیں۔ تاکہ ان دونوں کی بینائی بحال ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مسلمین کی خدمت کی وجہ سے تمام مسلمین کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب شمیم اور مالن بی دونوں بہنیں جادو کا شکار ہیں اور جادو ہی کی وجہ سے ان کی بینائی ختم ہوئی ہے۔ اور بھی دوسری رکاوٹیں ان بہنوں کو درپیش ہیں۔ ان کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ اور جب تک علاج کی شروعات نہ ہو تب تک انہیں روزانہ دو سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پلاتے رہیں۔ اور اُن کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ڈالدیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

لیکن یہ ہنگامی حالات کے لئے ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ کسی عامل سے باقاعدہ ان کا علاج کرائیں۔ انشاء اللہ اُن کی بینائی واپس آسکتی ہے۔

دھمکیاں سُن کے بدمزہ نہ ہوا

سوال از: علی محمد بخاری ——— کشمیر۔

جنابِ عالی میں نے آٹھ چٹھیاں روانہ کی۔ مگر آج تک میں آپ کے جواب سے محروم ہوں۔ اب نویں چٹھی روانہ کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں آپ اب جواب سے ناامید نہ کریں گے جواب ضرور لکھیں گے۔

میں پچھلی آٹھ چٹھیوں میں یہ گزارش کر چکا ہوں کہ مجھے سفلی عمل کا حصار آپ طلسماتی دنیا میں ہی دیں۔ کیوں کہ جن کو سفلی عمل کے حصار کا علم نہیں ہے وہ شخص بھی پڑھ کر سکیے ——— جنابِ عالی آپ نے ۲۰۰۱ء میں ہمزاد نمبر شائع کی۔ اس میں آپ نے بہت سے حصاروں کا ذکر کیا تھا۔ مگر وہ حصار صرف پاک عمل کے حصار تھے۔ ناپاک عمل کے حصار کا آپ نے اُس میں ذکر نہ کیا تھا۔

لیکن ناپاک عمل تو اس میں درج تھا لیکن حصار موجود نہ تھا وہ طلسماتی دنیا اب میرے پاس موجود ہے۔ وہ ایسا عمل ہے جس میں آپ لکھتے ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ عمل کے دوران زبان پر نہ آنا چاہئے ورنہ عمل بے کار ہوگا۔ گویا کہ آپ بالکل ناپاک عمل تو درج فرماتے ہیں۔ لیکن اس کا حصار درج نہیں فرماتے ہیں۔ آخر یہ کیا بات ہے۔ میں پچھلی چھٹی میں یہ بات آپ کو لکھ چکا ہوں کہ جناب محترم یہ ایک مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کا حل آپ کو ضرور بالضرور نکالنا ہے۔ اور اگر آپ نے میری اس نوئی چھٹی کا بھی جواب نہ دیا تو میں واقعی آپ کا دعویٰ گیر ہوں اور حق رکھتا ہوں کہ آپ کا دامن روز قیامت پکڑوں گا اور پروردگار کے سامنے یہ بات کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے دنیا میں ۹ بار یہ سوال پوچھا تھا۔ مگر جواب صاحبِ علم نے نہ دیا جناب حسن الہاشمی صاحب اُس زمانے میں مجھے یہ نہ کہنا مجھے آپ نے سوال ہی نہ کیا تھا۔ جناب میں نے نماز پڑھی اور خدا سے یہ دعا کی اے پروردگار میں اب نوئی چھٹی روانہ کرتا ہوں اگر جواب نہ ملا تو حسن الہاشمی صاحب کا دامن روز قیامت پکڑوں اور پکڑنے کا اب پورا حق رکھتا ہوں اور دعویٰ کرنے کا حق بھی روز قیامت رکھتا ہوں۔ اب جناب ہاشمی صاحب آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جواب لکھیں یا نہ لکھیں۔ آپ تو بادشاہ ہیں علم کے سمندر میں والسلام علیکم۔

پیچھے مجھ بے وقوف کی ایک فریاد نوٹ کرو۔

وہ یہ کہ ہر عمل کا حصار عمل کے ساتھ لکھنا ضروری سمجھو۔ اور عمل اور حصار سکھانا آپ کے لئے ضروری ہے۔ کیوں کہ بعض عمل سے فتور پیدا ہوتا ہے اس لئے وہ عمل بھی نہ دے جن سے فتور پیدا ہوجائے اور اگر کسی عمل میں صاحب استاد کی ضرورت ہو تو لکھے استاد کی ضرورت عمل میں ہے اور ہر بات عمل حصار جب آپ لکھیں تو واجب ہے آپ پر کہ ہر بات سے واقف کرانا۔ کیوں کہ طلسماتی دنیا ناواقف بھی خریدتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ علم نہیں رکھتے ہیں۔ کہ جمالی پرہیز یا جلالی پرہیز کسے کہتے ہیں اور ناواقف یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ آتشی چال سے تعویذ کو پورا کرنا کسے کہتے ہیں۔ سکھانا آپ کا فرض اوّل ہے۔ باقی آپ کا شکریہ۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بے وقوف نادان، علی محمد بخاری، تبل، کشمیر۔

جواب ہم آپ کی تکذیب نہیں کرسکتے۔ آپ نے ۸ خط روانہ کئے ہوں گے۔ شاید ہماری ہی بدنصیبی ہے کہ اُن خطوں کو پڑھنے کی اور اُن کا جواب دینے کی سعادت ہمیں نصیب نہ ہوسکی۔ ہمارے ملک میں ڈاک کا نظام بہت زیادہ راحت رساں نہیں ہے۔ کتنے ہی ضروری خط ڈاک خانہ والوں کی کرم فرمائیوں کا شکار ہوکر خدا ہی جانے کہاں گم ہوجاتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے دفتر ہی میں کسی کی لاپرواہی کی وجہ سے آپ کے خطوں کی صحیح معنوں میں پذیرائی نہ ہوسکی ہو۔ لیکن کسی کو آپ سے دشمنی ہی کیا ہے جو وہ خطوں کے انبار میں سے آپ کا خط نکال کر کسی دریا میں پھینکنے کی زحمت کرے گا۔ اور ہمارا ہی آپ نے کیا بگاڑا ہے کہ ہم ساری دنیا کے خطوں کے جوابات دیں گے۔ اور صرف آپ ہی کے خط کو ردّی کی ٹوکری میں ڈال دیں گے۔ جب کہ ردّی کی ٹوکری ابھی تک ہمارے کمرہ میں ڈیرہ جمانے کا شرف حاصل نہ کرسکی ہے۔ آپ کی خفگی اور جھلاہٹ بجا ہے۔ جس انسان کے ایک نہیں آٹھ خط محرومِ جواب رہے ہوں۔ اس کو جس قدر بھی غصہ آئے کم ہے۔ اور وہ جس قدر بھی الجھے وہ اس کا جائز حق ہے۔ لیکن یقین کریں کہ اس معاملے میں ہم قطعاً بے قصور ہیں۔ ہم نے آپ کے خطوں کو دانستہ نظر انداز نہیں کیا ہے۔ آپ نے فرطِ غضب میں یہ دھمکی بھی دی ہے کہ آپ قیامت کے دن ہمارا دامن پکڑیں گے اور آپ نے اس خوش فہمی کا بھی اظہار کیا ہے کہ بروزِ قیامت ہمارے دامن کو پکڑنا آپ کا جائز حق ہوگا۔ سبحان اللہ! آپ کی دھمکی سُن کر ہمیں کوئی غصہ نہیں آیا۔ بلکہ ایک طرح کی خوشی ہوئی کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والے سب کے سب ایک جیسے نہیں ہیں ان میں ایسے بھی بہادر اور جرأت مند ہیں جو کہ تمام تر لحاظ و مروّت کو نظر انداز کرکے ہماری ایسی کی تیسی کرسکتے ہیں۔ اور کسی بھی جگہ ہم سے پنجہ آزمائی کر گزر سکتے ہیں۔ شکر اس خدا کا جس نے ہمارا واسطہ ہر طرح کی مخلوق سے ڈالا ہے۔ کم سے کم آپ جیسے لوگوں کی کھٹی میٹھی سُن کر زندگی کی یکسانیت سے تو نجات مل جاتی ہے۔ ہر وقت کی عزّت۔ ہر وقت کا احترام۔ ہر وقت کی واہ واہ اور ہر وقت کا خراج عقیدت بوریت پیدا کردیتا ہے۔ کبھی کبھی ہمارے چاہنے والوں کو اس زبان میں بھی بات کرنی چاہئے جس زبان میں آپ گفتگو فرما رہے ہیں۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آتی ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے بالکل برہنہ نکلیں گے تو پھر جب دامن ہوگا ہی نہیں تو پھر آپ پکڑیں گے کیا۔؟ چلئے اگر ہمیں یاد رہا تو ہم آپ کیلئے کپڑے

پہن لیں گے۔ تاکہ آپ کو زحمت نہ ہو۔ اور آسانی سے ہمارا دامن آپ کے ہاتھ میں آجائے۔

آپ نے اپنے خط کے آخیر میں بقلم خود یہ بھی لکھ دیا ہے۔ بے قصور نادان۔ گویا کہ آپ نے از خود یہ سمجھ لیا ہے کہ آپ جس انداز کا خط لکھ رہے ہیں وہ سمجھ داری اور علم و ادب کے خلاف ہے۔ اور جب کوئی انسان اپنی غلطی کو اس انداز میں تسلیم کرلے تو پھر اس کی کسی بھی بات اور کسی بھی طرح کے لب و لہجہ کا بُرا ماننا ٹھیک نہیں ہے۔

آپ نے سفلی عمل کے لئے حصار کا طریقہ معلوم کیا ہے۔ عزیزم! عمل علوی یا سفلی سب کیلئے حصار یکساں ہی ہوتے ہیں۔ ہم کسی علوی عمل کے ذریعہ فرشتوں کو جنّات کو یا ارواح کو طلب کریں تب بھی آیت الکرسی کا حصار ایک مضبوط ترین قلعہ کی مانند ہے۔ اور سفلی عمل کے ذریعہ اگر شیاطین یا ارواحِ بَد کو طلب کریں تب بھی آیت الکرسی ہی کا حصار ہماری حفاظت کرسکتا ہے۔ اور اگر سات مرتبہ آیت الکرسی اور سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھ کر حصار باندھ لیا جائے تو پھر کسی بھی چیز سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ ان آیات کا حصار ایک مضبوط ترین خول کے مترادف ہے۔ اور اس حصار کے بعد کسی بھی مخلوق کا عامل تک پہنچ جانا ممکن نہیں ہے۔

آپ نے پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کے بارے میں تفصیل معلوم کرتے وقت یہ بھی فرمایا ہے کہ طلسماتی دنیا ناواقف لوگ بھی پڑھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی طلسماتی دنیا خریدتے ہیں جنہیں آتشی چال وغیرہ کا علم نہیں ہے۔ اور ان سب کو بتانا اور سکھانا ہمارا فرض ہے۔

بلاشبہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے قارئین کو رُوحانی عملیات کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کریں اور ہم مختلف مضامین کے ذریعہ اپنے اس فرض کو پچھلے دس سالوں سے ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے کئی بار نقوش کی چالوں کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے اور کئی بار ہم نے پرہیز کے بارے میں بھی لب کشائی کی ہے ناواقف لوگوں کا فرض یہ ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی فائل میں اُن خزانوں کو تلاش کرنے کی زحمت کریں۔ جو ایک دفینے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بار بار کسی ایک موضوع پر قلم اُٹھانا کارے دارد ہے۔ اس سے واقف کاروں کو کوفت بھی ہوتی ہے۔ اور زندگی کا قیمتی وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ اسی شمارے میں کسی جگہ پرہیز کی تفصیل پھر دی جارہی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ سے اور تمام ناواقف حضرات سے یہ درخواست ہے کہ وہ ہماری تصنیف "تحفۃ العاملین" کا انتظار فرمائیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب ناواقف حضرات کیلئے اور واقف کار حضرات کے لئے ایک مکمل رہنما ثابت ہوگی۔

امید ہے کہ اس جواب کے بعد آپ کی شکایت رفع ہوجائیگی۔ لیکن آپ چاہیں تو قیامت کے دن اپنا شوق پورا کرسکتے ہیں۔

نئے رشتے کا غم

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم تمام قارئین کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ (آمین)

میرا نام .... نام میرا صرف تعلیمی اداروں تک محدود ہے۔ گھر میں اور خاندان میں .... سے پکارتے ہیں۔

میں طلسماتی دنیا کا ایک سال سے مطالعہ کر رہی ہوں میری نظر میں قرآن مجید کے بعد کوئی کتاب پڑھنے کے قابل ہے تو وہ ہے صرف طلسماتی دنیا۔ میرے لئے طلسماتی دنیا موت سے زندگی کا راستہ کے مانند ہے۔ طلسماتی دنیا میرے لئے زندگی ہے۔ ورنہ میں موت کے بہت قریب تھی۔ اب بھی میں زندگی اور موت کے پلصراط پر کھڑی ہوں یصرف آپ کے جواب کا انتظار ہے۔ اگر آپ کا جواب نہ ملے گا تو میں موت کا راستہ اپناؤں بہت ہی مفید اور بہتر ہے۔ جس کی زندگی بے معنیٰ ہو۔ جس کا اس دنیا میں کوئی نہیں اس کو زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت اور شفقت سے محروم رکھا ہے۔ جب بھی کوئی اپنا معلوم ہوتا ہے وہ اتنی دور ہوجاتا ہے......

آپ مجھے غلط مت سمجھئے۔ میں نے ہر وقت تعلق شاذ ..... سے محروم ہوں۔ بچپن سے میں دوستوں سے، گھر پہ بھی سب میری مخالفت کرتے ہیں۔ چاہے مخالفت سے کتنا ہی نقصان ہو۔ میں احساسِ کمتری کے دلدل میں اس طرح پھنسی ہوں صرف آپ ہی مجھے نکال سکتے ہیں۔ مجھے میرے لئے ہر طرف گھر پر تعلیمی دائرہ میں خاندان میں دوستوں میں ہر طرف سے صرف نفرت ہی نفرت ملی ہے۔ اب جینے کی کوئی امید نہیں ہے۔ رہی سہی وہ بھی اس واقعہ نے کردی۔

میری خالہ جان جن کے بڑے بیٹے کا نام .... ہے۔ میری خالہ ہر وقت اپنی لڑکی کو میرے بڑے بھیّا کی اپنی بہو بنانے کا احساس اتنا دلاتے تھے، ہر وقت اپنے بیٹوں سے سب ہی دیتے اور

سارے خالہ زاد بہنوئی میں اہمیت دیتے تھے۔ جس سے دم میں اس سے شادی کا احساس پیدا ہوا۔ اور دن بہ دن پختہ ہو جائے وقت آیا مکمل کا تب بڑے بھیا کی نسبت دوسرے خالہ زاد سے ہوئی خالہ جان کا ارادہ تبدیل ہوگا۔ اور اب میری نسبت بھی دوسرے لڑکے سے ہوگئی ہے۔ جس کا نام .... ہے۔ پر اس رشتے کو قبول کرنا مکمل نہیں ہو رہا ہے۔ اس کے لئے میرے دوست سے جو طلسماتی دنیا کی قارئین ہے۔ انہوں نے "یابدیع العجائب بالخیر بدیع۔ سورۃ تغابن۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ دن کا، سورۃ فاتحہ، اور طلسم مقناطیس القلوب بھی بنا کر دیئے تھے۔ اور اتفاق سے میں اجمیر شریف بھی طلسم مقناطیس القلوب کے ساتھ گئی تھی۔ پر ابھی تک کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے احساس کمتری میں اور اضافہ ہوا ہے کہ شاید میں بہت گناہ گار ہوں۔ جس وجہ سے حضرت غریب نوازؒ کے دربار سے خالی آئی۔ جہاں سے کوئی نہیں جاتا ہے۔ ہر قدم پر ناکامیابی، محروم میرے قدم چومتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو یہ نسبت ٹوٹ جائے اور مجھے موت آجائے۔ ایسا کچھ بتائیں میں آگے اور ناکامی، محرومی کے ساتھ اس دنیا میں ایک پل بھی نہیں رہنا چاہتی۔

آپ سے تہہ دل سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے میرے بارے میں تفصیل بتائیں۔ اور کچھ اسم اعظم، جس سے میرا احساس کمتری ناکامیابی دور ہو۔ کیا میرے نام کے اعداد کا قصور ہے۔ یا میری تقدیر کا۔ یا میں غلط وقت اور تاریخ کے استعمال سے یا حاسدین کے حسد سے۔ آپ مجھے اپنے سے ہر چیز یا جس سے مجھے نقصان دُن سکون مل سکے تفصیل بتائیں۔

آپ نہیں جانتے میری نظر میں آپ کا کیا مقام ہے۔ جس طرح ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہے۔ آپ مجھے سہارا دیجئے۔ میں آپ کی ہمیشہ مشکور و ممنون رہوں گی۔ آپ ڈوبتی کشتیوں کو کنارے پر پہنچاتے ہیں۔ میری بھی کشتی کو پار لگا دیجئے۔

امید ہے کہ آپ میرے خط کا جواب اگلے شمارے میں دینگے۔ اگر کوئی غلطی سرزد ہوئی ہو تو معاف کر دیجئے۔ اور مجھے اپنے مفید جواب سے جلد از جلد نوازیں۔ اور التجا ہے کہ رسالے میں میرا نام مت لکھیئے۔

جواب ہمارا سماج اگرچہ اب ترقی یافتہ ہو گیا ہے۔ لیکن اس ترقی یافتہ سماج میں بھی لڑکیوں کے ساتھ وہی سب کچھ ہو رہا ہے جو جہالت کے دور میں ہوا کرتا تھا۔ شادی دراصل نام ہے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی باہمی رضامندی اور باہمی عہد بندی کا۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے کے شریک حیات بننے کیلئے دل سے راضی ہوں لڑکے اپنی پسند کو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر دنیا بھر میں تجسس کرتے ہیں۔ اور پوری پوری انکوائری کے بعد کسی لڑکی سے اپنا رشتہ روانہ کرتے ہیں۔ اور بیچاری لڑکیاں آج بھی اپنے بڑوں کی صحیح اور غلط رائے کی پابند ہو کر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

دین اسلام نے عورتوں کے جو حقوق مقرر کئے ہیں اُن حقوق پر سرسری سی نظر ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بالغ لڑکی کو کسی بھی لڑکے کے ساتھ رشتہ قائم کرنے یا نہ کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔ اگر وہ کسی لڑکے کو ناپسند کر دے تو پھر ماں باپ کو اس پر زور زبردستی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ماں باپ کی رائے کا احترام کریں۔ کیوں کہ بالعموم ماں باپ اپنی لڑکیوں کے لئے اچھے رشتوں ہی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خاندانی دباؤ، سماجی مصلحت یا کسی اور بنا پر ماں باپ اپنی بیٹی کا رشتہ ایسی جگہ قائم کر دیتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔ ایسے حالات میں لڑکیوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیوں کہ جس لڑکے کو لڑکی اپنے قابل نہ سمجھ رہی ہو۔ اس کے ساتھ پوری زندگی گزارنے کی پابندی ظاہر ہے کہ ایک بہت بڑا غم ہے۔ اور یہ غم شریف اور حیادار لڑکیوں کو صرف اپنے ماں باپ کی غلط رائے برداشت کر کے اٹھانا پڑتا ہے۔

آپ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ جس لڑکے سے بار بار بات چیت چل کر ختم ہو گئی ہے وہ لڑکا آپ کی نظروں میں آپ کے قابل تھا۔ اور بچپن کی بات چیت کی وجہ سے اس سے آپ کو ذہنی وابستگی بھی تھی۔ اور اب جس لڑکے سے آپ کا رشتہ جوڑا گیا ہے اس سے آپ کو کوئی لگاؤ نہیں ہے اور اس کو آپ اپنے قابل نہیں سمجھتیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک طرح کا ظلم ہے۔ ماں باپ کو اپنے بچوں کی زندگی کا فیصلہ کرتے وقت اپنے بچوں کی رائے معلوم کرنی چاہیئے۔ جب کہ یہ دین کا تقاضہ بھی ہے۔ لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ظلم کرنا جس قدر بُرا ہے ظلم کو برداشت کرنا بھی اتنا ہی بُرا ہے۔ آپ اپنے ماں باپ کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن سے کسی بھی طرح بات چیت کریں۔ اور انہیں اپنی مرضی سے آگاہ کریں۔ کیوں کہ کسی ایسے مرد کے ساتھ زندگی گزارنا

بہت مشکل ہے۔ جو آپ کو پسند ہی نہ ہو۔ اور ناپسندیدہ شریکِ حیات کے ساتھ رہتے ہوتے بے شمار فتنوں میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ لیکن اگر ماں باپ آپ کی مرضی جاننے کے بعد بھی اپنی رائے پر ڈٹے رہے۔ اور پرانے جاہلوں کی طرح ٹس سے مَس نہیں ہوئے تو پھر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ ماں باپ کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرنے کے بجائے ان کی رائے کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیں۔ ممکن ہے اس قربانی کی وجہ سے آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں اور عافیتوں سے بہرہ ور ہو جائے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ ناپسندیدہ لوگوں کو بھی قابلِ توجہ بنا سکتا ہے۔ اور اس دنیا میں بسا اوقات ایسا ہوتا رہا ہے کہ ایک انسان جسے ہم پسند نہیں کرتے اور دیکھنے میں بھی اچھا نہیں ہوتا وہ اپنی خدمت، محبّت اور قربانی سے ہمارا دل جیت لیتا ہے۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس انسان کو ہم حد سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جو دیکھنے میں بہت خوبصورت بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس کا باطن سیاہ ہوتا ہے۔ اس کے قریب جا کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا تن جتنا اجلا ہے اس کا من اتنا ہی کالا ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنا دوزخ کی آگ میں جلنے اور جھلسنے کے برابر ہوتا ہے۔ اس لئے آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ مجبوراً اپنے ماں باپ کی رضا میں راضی ہو جاتا۔ اگر خدانخواستہ اس زندگی میں من چاہی خوشیاں نہ بھی ملیں تو ماں باپ کا حکم ماننے کی وجہ سے آخرت میں وہ تمام خوشیاں اور راحتیں نصیب ہو جائیں گی جن کی آپ آرزو رکھتی ہیں۔

میری ہمدردیاں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ رب العلمین آپ کے اس رشتے کو ختم کر دے جو آپ کو پسند نہیں ہے۔ اور آپ کی شادی من پسند جگہ کرا دے۔ ورنہ آپ کو صبر و تسلیم و رضا کی توفیق بخشے۔ اور اُس لڑکے کو اس قابل کر دے کہ ایک دن آپ خود اس کی دیوانی ہو جائیں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ وہ اندھیروں کی کوکھ سے اُجالے پیدا کر سکتا ہے۔ وہ بنجر زمینوں میں درخت اُگا سکتا ہے تو پھر وہ ناپسندیدہ چیزوں کو بھی پُرکشش اور جاذبِ نظر اور قابلِ توجہ بنا سکتا ہے۔

آپ روزانہ "یَا سَلَامُ یَا شَکُوْرُ یَا حَلِیْمُ" تین سو مرتبہ پڑھا کریں۔ تین سو مرتبہ صبح تین سو مرتبہ شام۔ انشاء اللہ اس وظیفے کا فائدہ محسوس کریں گی۔ جب تک یہ رشتہ ختم نہ ہو۔ اس وقت تک صبر و ضبط کے ساتھ اس رشتے کو کسی نہ کسی درجے میں نبھاتی رہیں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

وہی عید کے چاند کا غم

سوال از: احتشام الحسن صدیقی ـــــــ دیوبند۔

اس سال عید کے چاند کے سلسلے میں جو ہنگامے ہوئے اور جس انداز سے اطلاعات موصول ہوئیں ان کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔؟ کیا ہمارے علماء کا یہ طریقہ کہ وہ عوام کے فیصلوں اور خواہشوں کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیں اور خود بھی ایک روزہ رکھنے سے جان بچائیں درست ہے۔؟ کیا اب ہندوستان میں کوئی ہلال کمیٹی زندہ نہیں رہی۔ کیا ان کو مُردہ سمجھ کر ہم ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔؟

اُمّید ہے کہ کسی حالیہ شمارے میں مفصّل جواب دے کر ہم سب کی رہنمائی کریں گے۔

جواب اس سال ماہِ مبارک میں پہلے ہی سے یہ دعوے چل رہے تھے کہ چاند ۲۹ رمضان ہی کو نظر آجائے گا۔ کیوں کہ پہلے دو چاند تیس ۳۰ کے ہو چکے ہیں۔ جب کہ رمضان کا چاند تو بلا شبہ ۲۹ کا ہوا تھا۔ لیکن شعبان کا چاند تو ۳۰ ہی کا تھا۔ لیکن دعویٰ کرنے والے حضرات اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ چوں کہ لگاتار دو چاند ۳۰ کے ہو چکے ہیں تو اب عید کا چاند لامحالہ ۲۹ ہی کا ہوگا۔

جہاں تک ۲۹ کے چاند کی خواہش یا خوش فہمی کا معاملہ ہے تو یہ بھی کوئی بُری بات نہیں ہے۔ تمام دنیا دار قسم کے لوگ اور بالخصوص وہ لوگ جو عموماً رمضان کے روزے بھی نہیں رکھتے اور جنہیں عبادات سے رسمی قسم کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ وہ نہ صرف یہ کہ ۲۹ کے چاند کی پیش گوئیاں ہفتوں پہلے سے شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ یہ بھی شور مچاتے رہتے ہیں کہ اگر چاند دکھائی نہیں دیا۔ تو کہیں نہ کہیں سے شہادت آجائے گی۔ گویا کہ کچھ بھی ہو ایک روزہ کسی بھی حالت میں کسی کو بھی رکھنے نہیں دیا جائے گا۔

دنیا داری کے اس انداز و اطوار پر تو جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ علماء کی اکثریت بھی اپنی ذمّہ داریوں اور اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا نہیں کر پا رہی ہے۔ اوّلاً تو علماء میں بھی خوفِ خدا اور احساسِ ذمّہ داری دن بہ دن عنقا ہوتا جا رہا ہے۔ ثانیاً یہ ہے کہ علماء عوام کی ہاں میں ہاں ملانے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ ماضی قریب و بعید میں تو صورتِ حال یہ تھی کہ علماء عوام کے رہنما تھے۔ اور عوام اپنے دین و دُنیا کے معاملات میں علماء کے مشوروں کے پابند تھے۔

لیکن حال کی صورتِ حال تو یہ ہے کہ علماء بیچارے خود ہی عوام کے مشوروں کے بالخصوص جب مشورے شور وغل کے ساتھ علماء کے کانوں میں ٹھونسے جا رہے ہوں، پابندِ محض ہو کر رہ جاتے ہیں۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴ سو برس پہلے بالکل درست فرمایا تھا۔ کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ جب سے ہمارے علماء کا ہاتھ عوام کے سامنے پھیلنا شروع ہوا ہے اور جب سے "چندہ" دین اسلام کا چھٹا رکن بنا ہے تب سے حالت یہ ہے کہ علماء کی پگڑی عوام کے ہاتھوں میں ہے، بالخصوص مال دار طبقہ علماء کے سَروں پر سوار ہے۔ اور علماء بھی ان مال داروں کے ناز نخرے پوری ذمّہ داری سے اٹھاتے ہیں۔ کیوں کہ انہیں ایک سال میں چار مرتبہ اُن کے سامنے اپنا دامن پھیلانا پڑتا ہے۔

چاند کی خبر جسے زبردستی شہادت کا نام دیا جا رہا تھا دیوبند میں ساڑھے آٹھ بجے موصول ہوئی۔ لیکن دیوبند کے بے شمار عوام نے افطار کے وقت ہی سے پٹاخے چھوڑنے شروع کر دیئے تھے۔ کیوں کہ انہیں یقین تھا کہ چاند نظر آئے نہ آئے کسی نہ کسی جگہ سے خبر آئے گی اور علماء اس خبر کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے۔ کمال کی بات یہ ہے دیوبند میں مطلع بالکل صاف تھا! اور دیوبند کے علاوہ آس پاس کے اضلاع اور مضافات میں بھی مطلع بالکل صاف تھا۔ اس کے باوجود کسی بھی بینا کو چاند نظر نہیں آیا۔ چاند نظر نہ آنے پر بھی یہ شور وغل برابر جاری رہا کہ عید جمعہ ہی کے دن کی ہوگی۔ آخر یہ سب کیا ہے؟ کیا یہ اللہ کے حُکم کی خلاف ورزی نہیں ہے۔؟ کیا یہ دینِ فطرت کے مسلّمہ اصولوں سے آمنے سامنے کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چاند دیکھ کر رُوزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو۔ کیا موجودہ حالات میں اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلّم کھلاّ توہین نہیں ہو رہی ہے۔ اور کیا ہمارے علماء فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ کی کھلّم کھلاّ توہین کرنے والوں کی پشت پناہی نہیں کر رہے ہیں۔؟

جن شہروں میں چاند نظر آگیا اُن شہروں میں عید منانا ایک فطری امر ہے۔ اور دینِ اسلام کا ایک مسلّمہ تقاضہ ہے۔ لیکن جن شہروں میں مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند دکھائی نہیں دیا۔ اُن شہروں میں عید منانا احکاماتِ شریعت کے پرخچے اُڑانے کے برابر ہے۔

خود ہمارے علماء نے خبر اور شہادت میں واضح فرق رکھا ہے اور تمام صحیح العقیدہ علماء کی رائے یہ ہے کہ خبر اور شہادت میں نمایاں فرق ہے۔ اور خبر کسی بھی اعتبار سے شہادت کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی گرام، ٹیلی فون، فیکس، ای میل وغیرہ کے ذریعہ جو بھی اطلاعات موصول ہوتی ہیں ان سب پر خبر کا اطلاق ہوتا ہے اور چاند کے بارے میں ان اطلاعات کو علماءِ حق نے شہادت کا درجہ نہیں دیا۔ شہادت کہتے ہیں قاضی کے رُوبرو گواہی دینے کو۔ یعنی چاند دیکھنے والے حضرات بشرطیکہ وہ متقی اور پرہیزگار ہوں اور اُن کی خوفِ خداوندی اور احساسِ ذمّہ داری دو اور دو چار کی طرح مسلّم اور واضح ہو۔ وہ بذاتِ خود، بہ نفسِ نفیس قاضی کے روبرو آ کر چاند دیکھنے کا دعویٰ پیش کریں۔ اور قاضی ان سے دینی نوعیت کی جرح کر کے ان کے دعوے کو تسلیم کر کے اپنے علاقے میں چاند نظر آنے کا اعلان کرے۔ اس دینی ذمّہ داری کی موجودہ وقت میں ایسی کی تیسی ہو کر رہ گئی ہے۔ علماء نے خود اپنے بزرگوں کی حد بندیوں اور اپنے بڑوں کی قائم کردہ نزاکتوں کو خود ہی نظر انداز کر کے عوام الناس کو اپنے سَروں پر چڑھا لیا ہے۔

اور اب اس صورتِ حال سے یہ اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ امّتِ مسلمہ کو ۳۰ روزے کسی بھی حالت میں نصیب نہیں ہوں گے۔ چاند نظر آئے نہ آئے اطلاعات لازماً فراہم کر دی جائیں گی۔ اور میڈیا جو پہلے ہی سے دینِ اسلام سے نابلد ہے وہ اس معاملے میں دلچسپی لے کر خود دین وشریعت کا مذاق اُڑانے والوں کی دستگیری کر کے اُن کی جسارتوں میں اضافہ کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

سیکڑوں سال کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو ہوتا ہے۔ اس سال یکم محرم کو سنیچر تھا اس حساب سے عید سنیچر ہی کے دن ہونی چاہئے تھی۔ لیکن اللہ کے حکم کے سامنے تمام علوم وتجربات ہیچ ہیں۔ اگر چاند نظر آجائے تو مسلمانوں کو تمام تجربات ومشاہدات کو نظر انداز کر کے اللہ کے حکم کے سامنے اپنا سَر جھکا دینا چاہئے۔ لیکن جب اللہ کا حکم واضح نہ ہو تو پھر علوم و تجربات کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے۔

لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہمارے علماء نظامِ شمسی اور نظامِ قمری کے معاملات سے قطعاً نابلد ہیں۔ اور اپنی اس سلسلے کی کم علمی اور ناعلمی سے نجات بھی حاصل کرنا نہیں چاہتے۔

شہادت پہلے زمانہ میں اسی وقت معتبر تھی جب مطلع ابر آلود ہو۔ اور جب مطلع صاف ہو تو پھر لوگ چاند دیکھنے ہی پر قناعت کرتے تھے۔ خبروں پر دھیان نہیں دیتے تھے۔ علماء کو چاہئے کہ موجودہ زمانے کی ذہنیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے چاند کے معاملات

میں سخت رویہ اختیار کریں۔ ورنہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ اس سلسلے کی تمام تر سنجیدگیاں اور تمام تر علمی کاوشیں بالکل ہی پامال ہو کر رہ جائیں گی۔ اور دنیا والوں کی نظر میں دینِ اسلام کے جزئیات اضحوکہ بن کر رہ جائیں گے۔

ہم نے اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ایک بار لکھا تھا کہ بہت سے بازاری قسم کے لوگ عید کے چاند کے بارے میں سٹے لگاتے ہیں۔ اور اس بارے میں بھی غالباً کروڑوں روپے کا سٹہ کھیلا جاتا ہے۔ اس طرح کی حرکتوں کو سامنے رکھتے ہوئے علماء کو ۲۹ کے چاند کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

قابلِ فکر بات یہ ہے کہ جو علماء چاند کے معاملات میں کوئی ٹھوس فیصلہ کرنے کے اہل نہیں ہیں وہ زندگی کے دوسرے پیچیدہ اور الجھے ہوئے معاملات میں امّت کی رہنمائی کیسے کرسکیں گے۔؟ حیرتناک بات یہ ہے کہ اب رویتِ ہلال کمیٹیاں بھی کسی خوابِ غفلت کا شکار ہو کر رہ گئیں۔ کسی زمانہ میں یہ کمیٹیاں ۱۱ مہینے تک چادر تان کر سو جایا کرتی تھیں۔ لیکن ۲۷ رمضان سے یہ کمیٹیاں بیدار ہو کر میدان میں دندنانا شروع کر دیتی تھیں۔ لیکن کئی سالوں سے اب یہ ہو رہا ہے کہ ہلال کمیٹیاں عید کے موقع پر بھی مفقود الخبر رہتی ہیں۔ اور ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے عوام النّاس اپنے شور و غل سے علماء کا ناک میں دم کر دیتے ہیں۔ اور بالآخر علماء عوام کے سامنے اپنا سر جھکا دینے ہی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ دراصل اب ہمارے عوام کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ ہم متحد ہو کر جب بھی ۲۹ کے چاند کا شور مچائیں گے تو علماء کو ہمارے سامنے اپنی گردن خم کرنی پڑے گی۔ عوام کی یہ سوچ و فکر اور عوام کی یہ زور زبردستی دراصل علماء کے وقار کا ملیامیٹ کر رہی ہے۔ لیکن علماء عوام کے سامنے اس لئے جھک جانے پر مجبور ہیں کیوں کہ انہیں ایک سال میں کئی بار عوام کے سامنے اپنا دستِ سوال دراز کرنا پڑتا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں ترا ویح کا گھنٹہ اسلئے نہیں بجایا گیا کہ شاید کہیں سے چاند کی اطلاع موصول ہو جائے۔ گویا کہ علماءِ دارالعلوم دیوبند بجائے خود اس طرح کی اطلاع کے لئے بہت بے چین تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ اور جب دو چار جگہوں سے اطلاع موصول ہو گئی جسے کسی بھی شرعی بنیاد پر شہادت کہنا درست نہیں تھا علماء نے چاند کا گھنٹہ پیٹ دیا۔ اور اعتکاف کرنے والوں کی چھٹی کر دی۔

عجیب و غریب بات یہ ہے کہ دیوبند کے دونوں مدرسے ایکدوسرے کی ضد ہیں۔ اور ایک دوسرے کی اطاعت کرنے کو جرم سمجھتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے معاملات میں آنکھیں بند کر کے ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنے لگتے ہیں۔ ایک دارالعلوم کے ذمّہ داروں نے جیسے ہی چاند ہونے کی تشہیر کر دی، ایسے ہی دوسرے دارالعلوم نے آنکھیں بند کر کے اس کی تصدیق کر دی۔ اس طرح کی حرکات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ علماء کا احساسِ ذمّہ داری تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ ہر عالم اور ہر مفتی بس اپنی گردن بچانے کی فکر میں ہے۔ عاقبت کی فکر کسی کو نہیں ہے۔ اگر فکر ہے تو صرف اتنی کہ دنیا والے کہیں پیچھے نہ پڑ جائیں۔ جب سے علماء کا یہ حال ہوا ہے تب سے عوام گمراہی اور جہالتِ فاحشہ کی دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں۔ کاش ہمارے علماء عوام کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے کہ رمضان کے بعد روزے رکھنا عین سعادت کی بات ہے۔ ۲۹ روزوں کا رمضان "رمضانِ کامل" نہیں ہوتا۔ رمضانِ کامل وہی رمضان ہوتا ہے جس میں پورے ۳۰ روزے ہوں۔

ایودھیا کے مسلمانوں نے عید سنیچر کے دن منائی۔ اور بھی کئی مقامات پر چاند نظر نہ آنے کی وجہ سے جمعہ کے دن عید نہیں منائی گئی۔ ہمارے خیال سے علماء کو ان حالات میں دو فیصلے ضرور کر لینے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ چاند دیکھنے کی ذمّہ دار صرف ہلال کمیٹی ہو گی۔ اور اگر ہلال کمیٹی کے ذمّہ داروں کو چاند نظر نہیں آیا تو پھر چاند کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر مطلع صاف ہونے کے باوجود بھی کسی جگہ چاند نظر نہ آیا تو وہاں کے لوگ دوسرے علاقوں کے پابند نہیں ہوں گے۔ اگر علماء نے ان باتوں پر عمل کر لیا تو کم سے کم سٹے بازی کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔

اس بار ٹی وی پر حیدرآباد میں چاند دکھایا گیا یہ بھی ایک طرح کا فتنہ ہے۔ اگر اس طرح کی باتوں کی توثیق کر دی گئی تو پھر چاند دیکھنا چھوڑ دیں گے۔ اور ۲۹ ویں روزے کو عین افطار کے وقت مسلمان ٹی وی کھول کر بیٹھ جایا کریں گے۔ ہمارے بڑوں نے ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن کی خبروں کو صرف خبروں کا درجہ دیا ہے۔ جبکہ چاند کے معاملات میں خبر کتنے ہی صحیح طریقوں سے موصول ہو رہی ہو وہ شہادت کا درجہ نہیں لے سکتی۔

جس جگہ رویتِ عام ہو جائے اُس جگہ کے مسلمانوں کو عید کی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ اور اگر وہ لوگ بھی اس کی اتباع کریں جن کے علاقوں میں مطلع ابر آلود ہو تو بھی کوئی حرج نہیں

لیکن جن علاقوں میں مطلع بالکل صاف ہو وہاں کے لوگوں کو چاند کی معتبر شہادت کے بغیر ۳۰ تاریخ کا روزہ ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اور پوری دنیا میں یا پورے ملک میں ایک ہی روز عید کا منانا شرعاً کوئی ضروری نہیں ہے۔ جب کہ شہادتیں صحیح معنوں میں موجود نہ ہوں۔

مقدمہ کا مسئلہ

سوال از: سید حیدر ——— حیدر آباد۔

میرا ایک ذاتی موروثی مکان کا قطعہ میرے وطن میں موجود ہے۔ جس پر بعض B.J.P شرپسند حضرات ایک فرضی تنظیم بنا کر قبضہ کر چکے تھے۔ میں نے بذریعہ عدالت ان کو ہٹایا۔ اور میرے موروثی جائیداد کے مصدقہ کاغذات عدالت میں داخل کروا چکا ہوں۔ مقدمہ زیر دوران ہے۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ کچھ ایسا وظیفہ بتلایئے کہ جس کے ذریعہ وہ شرپسند حضرات کی تنظیم سے منتشر ہو کر ایک دوسرے کے سخت مخالف ہو جائیں۔ اور میری جائیداد سے بے تعلق ہو جائیں۔

جواب سوالاکھ مرتبہ آیت کریمہ کا ختم کریں۔ اور لگاتار ۴۰ دن پڑھ کر سوالاکھ کی تعداد پوری کریں۔ پڑھنے والوں کی تعداد ایک دن میں اکیلس سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔ روزانہ ہر شخص گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آیتِ کریمہ پڑھنا شروع کرے۔ اور اجتماعی طور پر پڑھنے کی صورت میں سب کی تعداد ایک جیسی نہیں ہونی چاہئے۔ کسی کی کم کسی کی زیادہ تعداد ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ روزانہ وظیفہ مکمل ہونے کے بعد مقدمہ میں کامیابی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔ اور انشاء اللہ دشمن لوگ آپس میں بر سرِ پیکار ہو کر کمزور پڑ جائیں گے۔ اور آپ کو عافیت نصیب ہوگی۔

ذوقِ عملیات کی بات

سوال از: عبدالغفار ——— دہلی۔

بعد سلام عرض یہ ہے کہ میں نے طلسماتی دنیا ماہِ اکتوبر ۲۰۱۰ء پڑھا۔ مجھے آپ کا یہ رسالہ بے حد پسند آیا۔

آپ کے نمبرات میں سے تین نمبر جنات نمبر، ہمزاد نمبر امراض جسمانی نمبر آپ کے یہ نمبرات بھی مجھے بہت اچھے لگے۔ اور ہر ماہ کے رسالے کی تعریف تو جتنی کی جائے اتنی کم ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کے ذریعہ اور خاص طور سے روحانی ڈاک کے کالم کے ذریعہ آپ ملت پر جو احسان کر رہے ہیں۔ اس کا اجر تو بس اللہ تبارک وتعالیٰ ہی آپ کو دے گا۔

میرا نام محمد عرفان ہے۔ میں حافظ قرآن ہوں۔ میں عامل کامل بننا چاہتا ہوں۔ اسی لئے آپ کی خدمت میں خط لکھ رہا ہوں آپ میری مدد کیجئے۔ تاکہ میں خدمتِ خلق کر سکوں۔ مجھے عملیات کے بارے میں علم نجوم، علم نقوش، علم جفر، علم اعداد، چلّے کے شرائط عامل کے واجبات وغیرہ اور بھی عملیات کی لائن میں جو معلومات ہیں۔ ان سب کے بارے میں اچھی جانکاری حاصل ہے۔

میں عملیات کی شروعات حروفِ تہجّی کی زکوٰۃ سے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت دیں یا پھر آپ جو وظیفہ یا عمل کی ریاضت بتائیں۔ میں ہر ریاضت کے لئے تیار ہوں۔ آپ میری رہبری کریں۔ آپ کی خدمت میں خط دوسری بار لکھ رہا ہوں کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کرنا مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ آپ میری رہنمائی کیجئے۔

جواب خوشی کی بات ہے کہ آپ باقاعدہ عامل بننے کے خواہش مند ہیں۔ اور عملیات کی کتب کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ خادم کی رہنمائی اور اجازت سے اس لائن میں باقاعدہ قدم رکھنا چاہتے ہیں۔ جب کہ عمومی صورتِ حال یہ ہے کہ کسی بھی وقت کسی بھی انسان کو عامل بننے کا جوش سا پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ کسی کے مشورے اور کسی کی اجازت کے بغیر ہی کچھ بھی وظیفے شروع کر دیتا ہے۔ اور عامل بننے سے پہلے ہی دھونی رچا کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح کی صورتِ حال نے روحانی عملیات کی صورت مسخ کر کے رکھ دی ہے۔ ہم ایسے کتنے ہی لوگوں سے واقف ہیں کہ دنیا کی ہر لائن میں مکمل ناکامی کے بعد انہوں نے تعویذ گنڈوں کی دکان اپنے گھر سے کہیں دور جا کر کھول لی۔ اور لوگوں کو الّو بنا کر وہ اپنا الّو سیدھا کرنے لگے۔

جو لوگ اس فن کی الف بے سے واقف نہیں وہ خود کو عامل کامل باور کرا کر دونوں ہاتھوں سے دنیا سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں دن رات لوگوں کو پھانسے دے رہے ہیں۔ اور محض چرب زبانی کی بنیاد پر تھوڑا سا اپنا حلیہ چینج کر کے وہ اللہ کے بندوں کو دن دہاڑے فریب دے رہے ہیں۔ اور تھوڑی سی دنیا کی خاطر اپنی عاقبت برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

آپ کا خط پڑھ کر خوشی ہوئی۔ آپ حروف تہجّی کی زکوٰۃ ادا

کرنے کے ساتھ ساتھ سورۂ یٰسین کے چلّے بھی دیں۔ پہلا چلّہ مبین در مبین پڑھیں۔ دوسرے چلّے میں مبین پر سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھیں۔ تیسرے چلّے میں ہر مبین پر سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ اس کے بعد پھر ہم سے رجوع کریں۔ بہت جلد ہماری مرتب کردہ "تحفۃ العاملین" منظرِ عام پر آرہی ہے۔ اس کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کو اس کتاب میں فن کی باریکیاں نظر آئیں گی۔ جو آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی، انشاء اللہ۔

عامل بننے کی آرزو

سوال از: (نام مخفی)_____ گلبرگہ۔

میری عمر ۲۰ سال ہے۔ میں دل کی نرم اور کمزور ہوں۔ خط لکھنے کی اہم وجہ یہ ہے کہ بچپن ہی سے مجھ کو بے انتہا شوق و دلچسپی تھی کہ میں کسی عامل کامل سے رجوع کر کے کچھ علم عملیات، علم روحانی سیکھوں یا کم از کم اس علم کے بارے میں مفصل معلومات حاصل کر دوں۔ مجھ کو دولت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ عزت کی ہمیشہ خواہش مند ہوں۔

میں جھوٹ سے بے انتہا نفرت کرتی ہوں۔ اور الحمدللہ جھوٹ سے بہت پرہیز بھی کرتی ہوں۔ اس لئے مجھ کو ایسا لگتا ہے کہ کوئی اور بھی مجھ سے جھوٹ نہیں کہتے ہوں گے۔ لہٰذا اس لئے دوسروں پر بہت جلد بھروسہ کر لیتی ہوں۔ اور سامنے والوں کی ہر بات کو سچ مانتی ہوں۔ اس لئے اکثر دھوکا ملتا ہے۔ حال ہی میں کسی انسان سے اتنا بڑا دھوکہ ملا کہ زندگی موت سے بدتر لگنے لگی۔ اسلئے میں آپ سے ادباً گزارش کرتی ہوں کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتا دیجئے۔ جس سے میں سامنے والے انسان کو اچھی طرح سمجھ سکوں اور سمجھ سکوں کہ کونسا انسان مجھ سے جھوٹ بول رہا ہے اور کونسا انسان سچ کہہ رہا ہے۔ اگر چھوٹا منہ اور بڑی بات ہوگئی ہو تو میں ادباً آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ میرے اس خط کو نظر انداز کرتے ہوئے میری غلطی کو معاف فرمائیں۔ اور میری نمازوں میں خشوع اور خضوع کی بہت کمی ہے۔ کافی دعائیں بھی کرتی ہوں۔ آپ مہربانی کر کے اس کا بھی کچھ حل بتا دیجئے۔ نام و پتہ مخفی رکھنے کی گزارش ہے۔

جواب روحانی عملیات کی لائن میں بہت سی خواتین بھی مہارت حاصل کر چکی ہیں۔ اور روحانی عملیات کے سوا دوسری لائنوں میں بھی خواتین نے ناقابل فراموش کردار و عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ تاریخ کے اوراق خواتین کے کارناموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کیلئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ باقاعدہ عامل بننے کے بجائے آپ صرف اتنا کریں کہ مریضوں کو جھاڑ پھونک کے ذریعہ امراض و اثرات سے نجات دلا سکیں۔ کیوں کہ باضابطہ عامل بننے میں آپ کو بہت مشکلوں سے گزرنا پڑے گا۔ اور بہت سے دشواریاں بھی درپیش رہیں گی۔ اس لئے آپ اس لائن میں آخری منزل تک کا سفر کرنے کیلئے قدم نہ رکھیں۔

آج کل جھوٹ مسلم معاشرہ میں پوری طرح پھیل چکا ہے۔ اور نیک اور بھلے لوگوں کے لئے بھی جھوٹ اور کذب بیانی سے محفوظ رہنا متحیل ہو گیا ہے۔ اچھے اچھے پاکباز اور خداترس قسم کے لوگ بھی کذب بیانی کی دلدل میں گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں آپ کا جھوٹ سے پرہیز کرنا اور جھوٹ سے اظہارِ بیزاری کرنا حد سے زیادہ قابلِ قدر ہے۔

سچ بولنے والوں کی علامت ہی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو بھی سچا سمجھتے ہیں۔ اور ان پر بھروسہ کر لیتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے کی سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ انسان کو بھی اسی طرح ناقابلِ اعتبار سمجھتا ہے۔ جس طرح وہ خود ناقابلِ اعتبار ہوتا ہے۔

آپ روزانہ _____ "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ یَا کَرِیْمُ" تین سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس وظیفے سے آپ کے اندر ایک عجیب طرح کی صلاحیت پیدا ہو گی_____ اور آپ کی قوتِ ادراک میں زبردست اضافہ ہو گا اور آپ کی مومنانہ فراست بھی اتنی بڑھ جائے گی کہ آپ سچ اور جھوٹ کے درمیان تمیز کر سکیں گی۔

اپنی نمازوں کے اندر آپ خود ہی خشوع اور خضوع پیدا کر سکتی ہیں_____ نماز کے دوران یہ تصوّر کیا کریں کہ آپ اللہ کو دیکھ رہی ہیں۔ ورنہ یہ خیال کیا کریں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اپنی ہر نماز یہ سوچ کر پڑھیں کہ شاید یہ زندگی کی آخری نماز ہے۔ جس قدر اپنی موت کو اپنے قریب سمجھیں گی اسی قدر نماز میں دل لگے گا۔

میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ صلاحیتیں عطا کرے اور آپ کی عبادات میں روح اور جان پیدا کرے۔

(آمین)

دردمندانہ اپیل

سفلی عمل اور غلط تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو خرابیاں اُمت میں پھیلائی جارہی ہیں۔ انکے خلاف قلم اور عمل کا جہاد کرنے کیلئے "طلسماتی دُنیا" نے ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ بیشمار خدا کے بندے جو پنڈتوں اور سیانوں کے جنگل میں پھنس کر اپنا ایمان اور عقیدہ داؤ پر لگا چکے تھے ــــــ وہ طلسماتی دنیا کی دل لگتی تحریریں پڑھ کر بہ توفیقِ خداوندی پھر ایمان و اسلام کیطرف لوٹے اور تائب ہوکر پھر حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

طلسماتی دُنیا کی تحریری تحریک کے ساتھ ساتھ ہم نے "ہاشمی روحانی مرکز" کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت کی داغ بیل ڈالی۔ اور اللہ کی اُس پریشان مخلوق کی اعانت اور سرپرستی کی جو عملیات کے نام پر گمراہ کن گلیوں میں بھٹک رہی تھی۔ اور اس کا ایمان ویقین غلط باتیں سنکر متزلزل ہو چکا تھا ــــــ ہاشمی رُوحانی مرکز "کی خاموش اور موثر خدمات سے بے شمار لوگ نہ صرف یہ کہ آسیبی اور سفلی اثرات سے نجات پا گئے۔ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اُن کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوا۔

آج لاکھوں لوگ طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات سے مستفیض ہوکر قرآن حکیم کی حقانیت اور اس کی تاثیرات کے قائل ہوگئے ہیں۔ اور غیر اللہ کے سامنے سر نہ جھکانے کی انہوں نے قسم کھالی ہے۔

"ہاشمی روحانی مرکز" ایک زبردست رُوحانی تحریک ہے۔ جو ہندوستان میں ایک بار پھر اسی خانقاہی نظام کو زندہ کرنا چاہتی ہے۔ جو ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنا تھا۔

مسلمان کی بقا مادہ پرستی میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بقا کا راز رُوحانیت اور خدمتِ خلق میں پوشیدہ ہے۔

"رُوحانی مرکز" میں صرف روحانی علاج پر قناعت نہیں ہوتی۔ بلکہ روحانی علاج کے ساتھ ہر مریض کی ذہن سازی بھی کی جاتی ہے۔ اور روحانی عملیات سیکھنے والوں کی تربیت بھی ہوتی ہے ــــــ ہاشمی روحانی مرکز قرآن حکیم کی آیات اور طبِ نبوی پر زبردست ریسرچ کررہا ہے۔ اس کا تعاون کرنا آپ کا اسلامی اور اخلاقی فرض ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں کے نام پر لوٹ کھسوٹ کا بازار ختم ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ پھیلائی گئی ضلالت وگمراہی کے سلسلے موقوف ہوں ــــــ اگر آپ چاہتے ہیں کہ قرآن حکیم اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہو تو ہاشمی رُوحانی مرکز کے ساتھ تعاون کیجئے۔ انشاء اللہ عنقریب ہاشمی روحانی مرکز کی بنیاد رکھدی جائیگی۔

ڈرافٹ پر صرف روحانی مرکز لکھوائیں۔ اور ڈرافٹ اور منی آرڈر بھجوانے کے لئے یہ پتہ یاد رکھیں۔

ہاشمی رُوحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند

اپیل کنندہ

(مولانا) حسن الہاشمی

ایڈیٹر: ــــــ ماہنامہ طلسماتی دُنیا ــ دیوبند ــــــ

فون نمبر: ــــــ ۲۲۷۵۵۴

علم الاعداد

حسنُ الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ماہِ فروری ۲۰۰۳ء آپ کیلئے کیسا رہے گا؟

(۱) جن حضرات وخواتین کا عدد ایک ہے ان کے لئے ماہِ فروری باعثِ تشویش ثابت ہوگا۔ کاروبار میں نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ تعلقات بھی متاثر ہوں گے۔ اور گھریلو زندگی بھی اضطراب و انتشار سے دوچار رہے گی۔ طبیعت پر ایک طرح کا بوجھ رہے گا۔ اور دل کسی صدمے یا حادثے کو یاد کرکے رنجیدہ رہے گا۔ خدا نہ کرے۔

(۲) جن حضرات وخواتین کا عدد ۲ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ نہ نفع بخش ثابت ہوگا۔ نہ نقصان دہ۔

(۳) جن حضرات وخواتین کا عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ بہت مبارک ثابت ہوگا۔ تندرستی اچھی رہے گی۔ تعلقات بہتر ہوں گے۔ روٹھے ہوئے لوگ بھی من جائیں گے۔ اور رزق میں خیر و برکت ہوگی۔ کاروبار میں نئے نئے راستے کھلیں گے۔ اور بچھڑے ہوئے لوگوں سے ملاقاتیں ہوں گی۔ (انشاء اللہ)

(۴) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ حد سے زیادہ مبارک ثابت ہوگا۔ قدم قدم پر کامیابی ملے گی۔ گھر میں خوشحالی آئے گی۔ چاہنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ دل مطمئن رہے گا۔ (انشاء اللہ)

(۵) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کیلئے فروری کا مہینہ ایک عام سا مہینہ ثابت ہوگا۔ نہ خوشی بخش نہ رنج دہ۔

(۶) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کے لئے فروری کا مہینہ بہت اہم ہے۔ ان حضرات کو اس مہینے کی قدر کرنی چاہیے۔ اور اپنے منصوبوں کو فروری میں پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیے۔ یہ مہینہ ۶ عدد والوں کے لئے حد سے زیادہ سعید اور مبارک ہے۔ اس کو گنوا دینا دور اندیشی کے خلاف ہے۔ ۶ عدد والے افراد کو چاہیئے کہ اپنے اہم کام اس ماہ میں انجام دے لیں۔ یا اُن کی داغ بیل ڈال دیں۔ تاکہ کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں۔ یہ مہینہ ۶ عدد والوں کے لئے بہرحال عافیت رساں ثابت ہوگا (انشاء اللہ)

(۷) جن حضرات وخواتین کا عدد ۷ ہے۔ ان کے لئے اس مہینے میں کوئی خاص بات پیش نہیں آئے گی۔ عام سے حالات رہیں گے۔

(۸) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۸ ہے۔ اُن کے لئے فروری کا مہینہ کسی بڑی مصیبت کا پیغام بھی لا سکتا ہے۔ صحت خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔ کاروبار میں زبردست نقصان کا خطرہ ہے۔ اور اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ لوگوں سے جھگڑے ہوں۔ اور اپنوں سے بھی جدائی ممکن ہے۔ (خدا نہ کرے)

(۹) جن حضرات وخواتین کا عدد ۹ ہے۔ اُن کے لئے فروری کا مہینہ بہت مبارک ہے۔ اچھے کاموں کی طرف دھیان دیں۔ نئی نئی اسکیموں میں پیسہ لگائیں۔ مکان کی بنیاد رکھیں۔ رشتوں کے پیغامات دیں۔ ہر ہر معاملے میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ محبت اور تعلقات میں بھی انشاء اللہ حیرتناک اضافہ ہوگا۔

تعلقاتِ اعداد

اگلے شمارے سے ایک اہم مضمون کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے جو اعداد کے تعلقات پر بھرپور روشنی ڈالے گا۔

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

قسط ۱۳

پتھروں کی خصوصیات

پکھراج اس نگینہ کو عربی میں یاقوت، فارسی میں پکھراج، ہندی میں پوشپراگ، انگریزی میں ٹوپاز کہتے ہیں۔

پکھراج بالعموم سفید اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ مزاج کے اعتبار سے یہ سرد ہے۔ اور کسی قدر یہ ہیرے کے مشابہ ہے۔

پکھراج پہننے سے مالداری اور شان و شوکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر پکھراج راس آجائے تو انسان کو زبردست مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور دن بہ دن اس کے مرتبے میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہر طرف اس کی پذیرائی ہوتی ہے اور ہر قسم کا سکون اُسے میسر آتا ہے۔ پکھراج کے استعمال کرنے سے جسم کی قوت بڑھتی ہے۔ اور عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔ پکھراج قوتِ ارادی کو بلند کرتا ہے کاروباری الجھنوں سے نجات دلاتا ہے۔ مزاج میں استحکام پیدا کرتا ہے۔ اور انسانی طبیعت کو انصاف کی طرف اُبھارتا ہے۔

پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔ عزت و وقار میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کے پہننے سے محبوبیت میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسروں کے دلوں میں قدردانی کے جذبات اُبھارتا ہے۔ مذہبی عقائد میں پختگی پیدا کرتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ پکھراج کے استعمال سے جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں انہیں ربّ العٰلمین اولاد کی نعمت عطا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ پکھراج پہننے والوں کو اولاد کا سکھ بھی نصیب ہوتا ہے۔ یعنی پکھراج کے استعمال سے اولاد کے اندر فرمانبرداری اور اطاعت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اور اولاد کو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری پر اُکساتے ہیں۔

اگر پکھراج کو گلے میں ڈالیں تو جادو کے اثرات سے حفاظت ہوتی ہے۔ اور اس طریقہ استعمال سے غم و غصہ سے بھی بچاؤ ہوتا ہے۔

پکھراج کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہ نگینہ انسان کو عیاری اور عیاشی سے باز رکھتا ہے۔ اور کردار کے اندر استحکام پیدا کرتا ہے۔

پکھراج بالعموم ان لوگوں کو راس آتا ہے۔ جن کا برج حمل جوزا، اسد، عقرب، قوس ہو۔ جن حضرات کا ستارا عطارد ہو ان کو بھی خاص طور سے راس آتا ہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ایک، چار یا نو ہو انہیں بھی پکھراج فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز ان لوگوں کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ جن کا مزاج بادی ہو۔

پکھراج کے طبی خواص یہ ہیں کہ جذام اور خرابی خون سے حفاظت کرتا ہے۔ زہر کے اثرات کو بھی دفع کرتا ہے۔ بواسیر میں کمی کرتا ہے۔ اور کسی بھی طرح کی نکسیر اور خون کے بہاؤ کو روکتا ہے۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ میں بھی پکھراج دافع مرض ثابت ہوتا ہے۔

جو خواتین لیکوریا میں مبتلا ہوں یا جن خواتین کے گردے یا مثانے میں پتھری پیدا ہوگئی ہو ان کو پکھراج ضرور پہننا چاہیے۔ پکھراج دل کی تمام بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے اور مردوں کو جریان کی بیماری سے بھی روکتا ہے۔

پکھراج کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اپنے پہننے والے کے اخلاق میں شگفتگی پیدا کرتا ہے۔ اور خلوص و محبت پر اُکساتا ہے۔ بالعموم پکھراج پہننے والے بہت خوش اخلاق ہوتے ہیں۔ اور اُن میں ہمدردی کا جذبہ بھی حد سے زیادہ ہوتا ہے۔

جو لوگ پانی میں کام کرتے ہیں۔ پانی کے جہاز میں ڈیوٹی انجام دیتے ہیں یا پانی سے متعلق کوئی بھی ذمہ داری نبھاتے ہیں ان کے لئے یہ پتھر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ یہ فضاؤں میں کام کرنے والوں کے لئے بھی خاصا مفید ثابت ہوتا ہے۔ پکھراج قیمتی پتھر ہے۔ ربّ العٰلمین نے جن حضرات

(باقی صفحہ ۹۴ پر)

قسط ۱۱

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

فلاں عورت کو حمل ہے یا نہیں؟

اگر کوئی شخص کسی شادی شدہ عورت کے بارے میں یہ جانکاری حاصل کرنا چاہتا ہے کہ اس کو حمل ہے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ حسب قاعدہ مستحصلہ برآمد کرنے کے بعد اس کو ۲ سے تقسیم کردیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو حمل ہے۔ اگر صفر بچے تو حمل نہیں ہے۔

مثلاً نسیم احمد زینب بنت خالدہ، زوجہ سلیم احمد کے بارے میں ۲۲ نومبر ۲۰۰۲ء بروز جمعہ کو ۴ بجے یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں تو اس کے لئے پہلے سوال کے الفاظ اس طرح قائم کریں گے۔

کیا زینب بنتِ خالدہ زوجہ سلیم احمد ابن اختری کو حمل ہے، یا نہیں۔؟ اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے تفصیل اسطرح پھیلانی پڑے گی۔

(۱) نام متعلقہ۔ زینب خالدہ سلیم احمد اختری	۲۱۱۵	۹
(۲) نام سائل۔ نسیم احمد۔	۲۱۳	۶
(۳) حروف سائل کے مجموعی اعداد۔	۲۷۶	۶
(۴) تاریخ عیسوی ۲۲۔	۲۲	۴
(۵) ماہ عیسوی نومبر۔	۱۱	۲
(۶) سن عیسوی۔	۲۰۰۲	۴
(۷) تاریخ ہجری ۱۶۔	۱۶	۷
(۸) ماہ ہجری ۹۔	۹	۹
(۹) سن ہجری ۱۴۲۳۔	۱۴۲۳	۱
(۱۰) ماہ ہندی مگھر۔	۸	۸
(۱۱) دن جمعہ مقررہ نمبر۔	۶	۶
(۱۲) برج عقرب۔	۸	۸
(۱۳) متعلقہ ستارہ مشتری، عدد منفی۔	۶	۶
(۱۴) منزلِ قمر نثرہ	۸	۸

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۹ ۶ ۶ ۴ ۲ ۴ ۷ ۹ ۱ ۸ ۶ ۸ ۶ ۸
۶ ۳ ۱ ۶ ۶ ۲ ۷ ۱ ۹ ۵ ۵ ۵ ۵
۹ ۴ ۷ ۳ ۸ ۹ ۸ ۱ ۵ ۱ ۱ ۱
۴ ۲ ۱ ۲ ۸ ۸ ۹ ۶ ۶ ۲ ۲
۶ ۳ ۳ ۱ ۷ ۸ ۶ ۳ ۸ ۴
۹ ۶ ۴ ۸ ۶ ۵ ۹ ۲ ۳
۶ ۱ ۳ ۵ ۲ ۵ ۲ ۵
۷ ۴ ۸ ۷ ۷ ۷ ۷
۲ ۳ ۶ ۵ ۵ ۵
۵ ۹ ۲ ۱ ۱
۵ ۲ ۳ ۲
۷ ۵ ۵
۳ ۱
۴

۲) ۴ (۲
۴
×

صفر بچنے کا مطلب یہ ہے کہ زینب بنت خالدہ کو حمل نہیں ہے۔

آیت الکرسی کے مؤکل کی تسخیر

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

امام بونیؒ کہتے ہیں کہ جب اس کا عامل بننا چاہو تو اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنے دل کو جگہ اور کپڑوں کو پاک صاف رکھو اور نیت کو خالص کرو۔ پھر منگل کے دن فجر کی نماز کے وقت خلوت میں بیٹھو اور دھونی بکثرت اپنے پاس رکھو اور ہر فرض نماز کے بعد ۱۷ مرتبہ دعوت پڑھو اور دھونی لگاتے رکھو۔

پہلی مرتبہ مقام خلوت کے کسی گوشے سے گدھے کی آواز کے مشابہ کوئی آواز سنو گے، مگر اس سے نہ ڈرو نہ گھبراؤ۔ کیوں کہ وہ تم پر قادر نہ ہوں گے۔ دوسری رات آدھی رات کے وقت خلوت کے اوپر گھوڑے کی سی آواز سنو گے، مگر نہ گھبراؤ نہ ڈرو اور تیسری رات نصف شب کے قریب تین قطاط سرخ، سفید اور سیاہ دروازے سے داخل ہو کر مقام خلوت کے درمیان سے گزریں گے۔ مگر تم بالکل نہ ڈرو، کیوں کہ تم پر قادر نہ ہوں گے یہ دعوت کے آثار ہوں گی۔ چوتھی رات نصف شب کے وقت دھونی سلگاؤ۔ اور روبقبلہ ہو کر دعا پڑھو۔ اس وقت دیوار شق ہوگی۔ اور نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ اس سے مطلق نہ ڈرو۔ دھونی سلگاتے رہو۔ تا آنکہ وہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ۔

اس کو جواب میں کہو وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر وہ کہے گا کہ اے ولی اللہ ہم سے کیا چاہتے ہو، تم کہو کہ میں ایک خادم چاہتا ہوں جو عمر تک میری خدمت کرے وہ کہے گا۔ یہ سونے کی انگوٹھی لو، جس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان عہد ہے۔ جب تم مجھے بلانا چاہو تو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن کر تین مرتبہ دعوت پڑھو۔ اور یہ کہو یَا مَلِكُ کنل یاس اجبنی بِحُضُوْرِكَ فِیْ کُلِّ مَا تَطْلُبُ مِنْ طَیِّ الْمَکَانِ وَالْمَشْیِ عَلَی الْمَاءِ وَغَیْرِهِمَا مِنْ اَنْوَاعِ الْکَرَامَاتِ هٰذَا مَعَ التَّوَکُّلِ۔

صاحبِ خزینہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ عمل بلا شیخ کی اجازت کے حاصل نہ ہوگا۔ کیوں کہ بہت اسرار و خصائص انسان کی پیدائش ہی کی طرح اجازت یافتہ شیوخ کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔

آیت الکرسی کی یہ دعوت وعزیمت دعوت مستجبات ہے۔ اور اس کی تاثیر عجیب ہے۔

امام ابو حامد غزالیؒ کہتے ہیں کہ اس دعوت مبارکہ سے زیادہ سریع التاثیر کوئی اور نہیں خاص کر تکالیف شرائر کے ازالہ کے لئے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ پہلے تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ اس کے بعد سات مرتبہ یہ دعوت پڑھے۔ اور یہ عمل عشاء کے بعد پاک جگہ خلوت میں پڑھے۔

امام بونیؒ کہتے ہیں خلوت میں ہر فرض نماز کے بعد یہ عزیمت بیس مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے خدام کو اس کیلئے مسخر کر دے گا۔

بعض اہل خواص کہتے ہیں کہ جو کوئی روزانہ ایک مرتبہ اس دعوت مبارکہ پر مداومت کرے اور آیت الکرسی بمقدار کلمات حروف پڑھنے کے بعد پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ بنی آدم و بنات حوا کو اس کے تابع فرمان کر دے گا۔ اور تمام مشکل کام اس کے لئے آسان ہو جائیں گے۔

دعوت وعزیمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِاللّٰہِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ

یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ، یَا ہٗ یَا ہٗ
یَا ہٗ۔ یَا رَبَّاہٗ یَا رَبَّاہٗ یَا رَبَّاہٗ۔ یَا سَیِّدَاہٗ یَا سَیِّدَاہٗ یَا سَیِّدَاہٗ۔
یَا ھُوَ یَا ھُوَ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ یَا اَنِیْسِیْ عِنْدَ وَحْدَتِیْ
یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ دَعْوَتِیْ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ، اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا مَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ یَا جَامِعَ الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِہٖ وَقَھْرِہٖ
اَسْئَلُکَ اللّٰھُمَّ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ رُوْحَانِیَّۃَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ
الشَّرِیْفَۃِ تُعِیْنُنِیْ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ یَا مَنْ لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ اِھْدِنَا اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ حَتّٰی
اَسْتَرِیْحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِیْنَ یَا مَنْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَللّٰھُمَّ اشْفَعْ لِیْ وَاَرْشِدْنِیْ فِیْمَا
اُرِیْدُ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِیْ وَاِثْبَاتِ قَوْلِیْ وَفِعْلِیْ وَعَمَلِیْ
وَبَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ یَا مَنْ یَّعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ
وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ یَا مَنْ یَّعْلَمُ ضَمِیْرَ عِبَادِہٖ
سِرًّا اَوْ جَھْرًا۔ اَسْئَلُکَ اَللّٰھُمَّ اَنْ تُسَخِّرَ لِیْ خُدَّامَ
ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الْعَظِیْمَۃِ وَالدَّعْوَۃِ الْمُنِیْفَۃِ یَکُوْنُوْنَ لِیْ
عَوْنًا عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِیْ ھَیْلًا ھَیْلًا جَوْلًا جَوْلًا مَلْکًا مَلْکًا
یَا مَنْ لَّا یَتَصَرَّفُ فِیْ مُلْکِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سَخِّرْ لِیْ عَبْدَکَ کِنْدِیَاس حَتّٰی یُکَلِّمَنِیْ
فِیْ حَالِ یَقْظَتِیْ وَیُعِیْنَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ یَا مَنْ وَلَا یَئُوْدُہٗ
حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ یَا حَمِیْدُ یَا مَجِیْدُ یَا بَاعِثُ
یَا شَھِیْدُ یَا حَقُّ یَا وَکِیْلُ یَا قَوِیُّ یَا مَتِیْنُ کُنْ لِیْ عَوْنًا عَلٰی
قَضَاءِ حَوَائِجِیْ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا السَّیِّدُ اَکْلَنْدِیَاس اَجِبْنِیْ
اَنْتَ وَخُدَّامُکَ وَاَعِیْنُوْنِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ بِحَقِّ مَا تَعْتَقِدُوْنَہٗ
مِنَ الْعَظَمَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَبِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ الْعَظِیْمَۃِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ کہتے ہیں کہ جو آیت الکرسی بمقدار کلمات، بمقدار حروف یا بمقدار عدد المرسلین پڑھے اسے چاہئے کہ تعداد پوری کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بُرْھَانًا نُوْرِ شَیْءٍ اَمَانًا وَّاٰنِسْنِیْ بِکَ
عَلٰی کُلِّ مَطْلُوْبٍ وَّاَصْحِبْنِیْ بِعَوْنِ عِنَایَتِکَ فِیْ نَیْلِ کُلِّ
مَرْغُوْبٍ یَا قَادِرُ یَا جَلِیْلُ یَا قَاھِرُ یَا عَظِیْمُ یَا نَاصِرُ۔ کَتَبَ
اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ

بقیہ: ــــــ پتھروں کی خصوصیات

خواتین کو وسعت دی ہو تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پتھران ضرور پہنیں۔ اور اللہ کی عطا کردہ اس نعمت کا فائدہ اٹھائیں انسان اپنی زندگی میں ہزاروں فضولیات پر خرچ کر سکتا ہے اگر وہ اللہ کی ان نعمتوں پر اپنی رقم خرچ کر تو اس کو فائدہ بھی اور اس کے یقین میں بھی اضافہ ہو۔ کیوں کہ رب العلمین نے اس دنیا میں بے شمار نعمتیں ایسی بھی پیدا کی ہیں کہ انسان کو اُن کی قدر و قیمت کا آج بھی اندازہ نہیں ہے۔ کاش ہم ان کی پیدا کردہ نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کے اہل بھی بن جائیں اور ان نعمتوں سے استفادہ کرنے کی توفیق بھی عطا ہو جائے

(باقی آئندہ)

بقیہ: کیا آپکا برج سرطان ہے؟

کرنے والا شخص ہوتا ہے۔ وہ سرطانی مرد یا عورتیں اور بچے جو ... کے ماتحت ہیں۔ انہیں بہت اچھا کھانا پکانا آتا ہے۔ بلکہ اگر کسی بھی وقت انہیں کچھ افراد کے لئے فوری پکانا پڑ جائے تو منٹوں میں اپنا کام ختم کر دیتے ہیں۔

سرطانی آدمی ہمیشہ اپنی بیوی بچوں سے بہت محبت کرنے والا ہے۔ اور ان کو اور دوسروں کو کھانا کھلا کر بہت خوشی محسوس کرتا ہے۔ سرطانی آدمی اپنی بیوی کی پریشانی کو خوش اسلوبی سے دور کرنے میں لگ جاتا ہے۔ موڈی ہونے کے باوجود وہ معاملات میں ثابت قدم رہتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کو ہمیشہ بچوں کی طرح ... ہے۔ چاہے اس کی بیوی دادی بن جائے تب بھی اس کے ذہن میں وہی پہلی ملاقات والی لڑکی بسی ہوتی ہے۔ جسے ... نے سنبھال کر رکھا ہوا ہو۔

تسخیراتِ مؤکلات

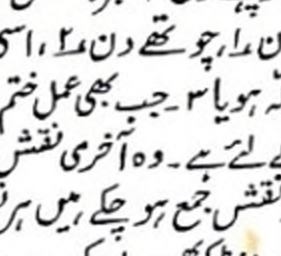
اسمِ عمل یا بُدُّوحُ یا مؤکل عمل یا بدوح جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل ہے۔ کیوں کہ اس عمل میں رجعت بہت جلد ہوتی ہے۔ اگر پیر با تصرف یا پابند شرع ہے یا اس اسم کے عامل کی اجازت سے شروع کرے تو رجعت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر بدوح کے بجائے بدوح پڑھا یا بدھو یعنی بڑی ح کے بجائے دو چشمی ھ پڑھے گا تو نقصان کا امکان زیادہ ہے۔ اگر یا بدو پڑھے گا تو وہ گھر وہ بستی ویران ہو جائیگی۔ یا وہاں کے باشندے طرح طرح کی مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہوں گے۔ اور یا بدوہ پڑھے گا تو اس گھر یا گاؤں میں آگ لگ جائے گی۔ اس عمل کا اثر بہت دیرپا ہے۔ اس لئے اس سے نفع نقصان کا اثر بھی دیر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور ایک چلہ کا اثر برسوں باقی رہتا ہے۔

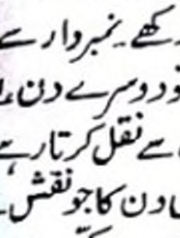
یہ عمل لیلی (رات کا)، ہے دن میں پڑھنے کے بھی برے اثر ظاہر ہوں گے۔ ان وجوہ کے پیش نظر ہر ایک کو جو اس کا اہل نہ ہو یہ عمل نہ کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص کسی کو انتقاماً یہ عمل بتائے گا جس طرح اکثر حاسد اور دشمن کسی کو برباد کرنے لئے ہمدرد بن کر شراب اور جوئے کا عادی بنا دیتے ہیں اگر کسی نے ایسا کیا تو جو نقصان پڑھنے والے کو پہنچے گا بتانے والا بھی اس سے محفوظ نہ رہے گا۔

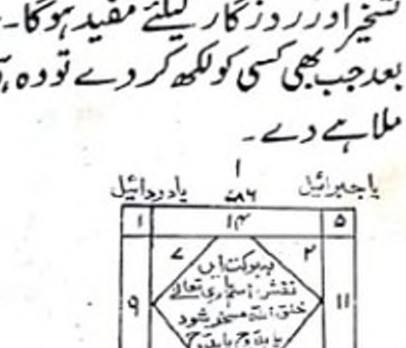
عمل یا بدوح کے ذریعہ تسخیر خصوصی اور تسخیر عمومی دونوں کام لئے جا سکتے ہیں۔ یہ عمل ہر دو کام میں مجرب و مشہور ہے۔ یہاں صرف تسخیر عمومی کے طریقے درج کئے جاتے ہیں۔

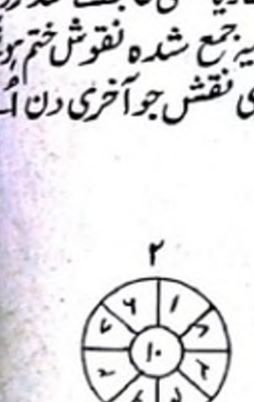
پہلا طریقہ تسخیر عمومی کے لئے تین چلے بطریق افضل پرہیز شرعی پڑھے اور طہارت کی پابندی کرے۔ اول چلے میں یاجبرائیل بحق یا بدوح چار ہزار بار روزانہ بعد مغرب سے وقت طلوع فجر تک وقت کی پابندی سے پڑھے۔ اول و آخر درود شریف ۱۴۱ بار دوسرے چلے میں یاجبرائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح ۴۰۰۰ بار اول و آخر درود شریف ۲۱ بار۔ تیسرے چلے میں یاجبرائیل یا دردائیل یا رفتمائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح ۴۰ بار۔ اس عمل کو خواہ بطریق اکبر پڑھے یا بطریق اجمل یا بطریق افضل۔

پہلے دن ختم کرنے پر ان گیارہ نقوش پر نظر ڈالے اور جس پر دل قائم ہو اسی نقش کو ۲۰ عدد لکھے۔ ۱۹ کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے۔ آخری کو دم کر کے اپنے پاس رکھے۔ اس کے بعد نمبروار ہر نقش کو ۲۰ عدد لکھیں۔ ۱۹ دریا میں ڈالے۔ آخری دم کر کے پاس رکھے۔ نمبروار سے مراد یہ ہے کہ اگر پہلے دن ۱۰ نمبر کا نقش لکھا ہے تو دوسرے دن ۱۱ نمبر کا تیسرے دن ۱، چوتھے دن ۲، اسی ترتیب سے نقل کرتا رہے۔ عمل کا ایک چلہ ہو یا ۳۔ جب بھی عمل ختم ہو۔ اس دن کا جو نقش ہے وہ عمر بھر کے لئے ہے۔ وہ آخری نقش اپنے پاس رکھے۔ اس سے پہلے کے جو نقش جمع ہو چکے ہیں ہر نقش کو ۲۴ گھنٹے اپنے پاس رکھے۔ ایک منٹ کو بھی جدا نہ کرے۔ جب دوسرے دن دوسرا نقش لکھ کر باندھ لے تب پہلے کو کھول کر رکھ لے۔ یا کسی حاجت مند کو دیدے۔ تسخیر اور روزگار کیلئے مفید ہوگا۔ یہ جمع شدہ نقوش ختم ہونگے بعد جب بھی کسی کو لکھ کر دے تو وہ ہی نقش جو آخری دن اُسے ملا ہے دے۔

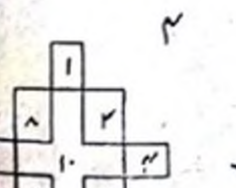












(باقی ص پر)

مؤکل تابع کیجئے

عمل سورۂ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحتِ قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دکھاتا ہے۔ جس سے نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیزگار خادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا جو کی روٹی کھائے۔ باقی ہدایات ترکِ جمالی وجلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ ۵۱ دن کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۴۰۰ بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود واستغفار پڑھیں یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰ بار ایک دن رات میں ۲۰۰ بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اول وآخر درود شریف ۴۱ بار۔

طریقہ یہ ہے۔ اللّٰھم اسئلک بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ قل ھو اللہ احد یا احد یا واحد اللہ الصمد یا صمد یا فرد یا وتر یا من لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا یا من لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ۝ اسئلک ان تسخر لی خدام ھذہ السورۃ الشریفۃ ان تجیبو لی الی ما ارید ان ربک فعال لما یرید۔ جب ۴۰۰ کی تعداد پوری ہوجائے یا ایک دن میں ۶۰۰ کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰ کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھیں۔ اقسمت علیکم ایھا الخدام ھذہ السورۃ الشریفۃ ان تجیبو لی ما تعتقد ونہ الا ما اسرعتم الاجابۃ بدعوتی وبطاعتی فاسرعوا واحضروا واطیعوا بحق قولہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین۔ اس عمل کو شروع کرتے ہی تین مؤکل عامل کی مدد کیلئے متعین ہوجاتے ہیں۔ اور جبتک عامل کی ضرورت پوری نہ کردیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا بات کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آہیں اس وقت حائل نہ ہوں تو مؤکل سامنے حاضر ہوکر یوں کہتے ہیں۔ السلام علیکم ایھا العبد الصالح اس کے جواب میں یوں کہے۔ وعلیکم السلام یا عباد اللہ پھر وہ سوال کریں گے کہ تو نے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ اُن سے اپنی حاجت بتلادے جائز ومحمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر مؤکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہو انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے اگر تم نے اُسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم رہیں گے۔ اور جب بھی اس میں کوتاہی برتی۔ مؤکل حاضر نہ ہوں گے۔

ابجد قمری با موکل

(ا) اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلُ بِحَقِّ اَلِفْ یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فَعَلِہٖ یَا اَللّٰہُ۔

اور اگر فَعَلِہٖ کے ف کو زبر کے ساتھ پڑھے تو تمام افعال حسنہ اس کو حاصل ہوں گے مستجاب الدعوات ہوگا۔ یہاں تک کہ پانی کے لیے دعا کرے گا پانی برسے گا اور کسی مسلمان کی ترقی درجات کے لیے دعا کرے گا۔ ترقی ہوگی اور کسی دشمن کی ہزیمت چاہے گا ہزیمت ہوگی۔

اگر فِعلِہٖ کے ف کو زیر کے ساتھ پڑھے تو دشمن ہلاک ہوں مگر دشمن حق پر ہے تو رجعت ہو اور خود کو نقصان پہنچے بہتر ہے کہ ف کو زبر کے ساتھ پڑھے، ہر مقصد حاصل ہو اور روزانہ کے پیش آنے والے واقعات دکھائے یا بتادیے جاتے ہیں۔ ہر روز ۳۸۲ بار یا ۱۱۲ ربار یا ۶۶ ربار بہ مجبوری ۷ بار اول وآخر درود شریف ۷ بار۔

(ب) اَجِبْ یَا جِبْرَائِیْل بِحَقِّ با یَا بَارّ فَلَا شَیْءَ کفوہ یدَانِیْہِ وَ لَا اِمْکَانَ لِوَصْفِہٖ یَا بَارّ۔

اگر بَارّ کو "ر" پر پیش اور لِوَصْفِہٖ کی "ہ" کو زیر کے ساتھ پڑھے، دل اس کا مصفا آئینے کے مثل ہو، حق تعالیٰ کے جلوے دیکھے جاسکیں اور فسق وفجور سے باز رہے، اور صفاتِ ملکی سے موصوف ہو اور کسی صاحبِ عمل کے چہرے پر نظر ڈالے اس کے دل میں عبرت پیدا ہو اور کبھی برائی اور معصیت کے پاس نہ پھٹکے، اور اگر یَا بَارْ پڑھے یعنی رے پر زبر اور لِوَصْفِہْ یعنی "ہ" پر جزم تو جس شہر یا قصبہ یا گاؤں میں صاحبِ عمل پڑھے گا وہ جگہ ویران برباد ہوجائے اور تمام درخت اور پھل اور باغات خشک ہوجائیں۔ ہر روز ۲۴۷ ربار یا ۲۰۳ بار بہ مجبوری ۷ بار اول وآخر درود شریف ۳ بار۔

(ج) اَجِبْ یَا کَلْکَائِیْلُ بِحَقِّ جِیْم یَا جَلِیْلُ الْمُتَکَبِّرُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ فَلْعَتَلُ اَمْرُہُ وَالصِّدْقُ وَعْدُہٗ یَا جَلِیْلُ۔

یَا جَلِیْلُ لام پر پیش اور صدق بغیر لام الف اور وَعْدُہٗ ذال معجمہ پڑھے تو جو کچھ زمین کے ساتوں طبق کے نیچے ہے، عامل پر ظاہر ہو اگر جَلِیْلَ یعنی لام پر زبر اور الصِدْقُ الف کے ساتھ اور وَعْدُہٗ دال مہملہ کے ساتھ پڑھے عامل ہونے کے بعد ۱۴۱ ربار پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے تو خلائق کی نظر سے غائب ہو اور جب چاہے کہ ظاہر ہو تو پہلے طریقے سے پڑھے تو خلق میں ظاہر ہوجائے گا۔ ہر روز ۱۴۲ ربار بہ مجبوری ۷ بار اول وآخر درود شریف ۹ ربار۔

(د) اَجِبْ یَا دَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ دَالْ یَا دَائِمُ بِلَا فَنَاءٍ وَّ لَا زَوَالَ لِمُلْکِہٖ وَ بَقَائِہٖ یَادَائِمُ۔

اگر فَنَاءِ ہمزہ کو دو زیر کے ساتھ پڑھے تو تمام عالم ظاہری وباطنی اس کو فناء دکھائی دے اگر فَنَاءَ ہمزہ کے زبر کے ساتھ پڑھے تمام عالم ظاہر وباطن بے حجاب دیکھے اور دونوں عالم میں سالک کا مرتبہ حاصل ہو۔ ہر روز ۲۵۰ ربار یا ۴۶ ربار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ ربار۔

(ہ) اَجِبْ یَا نُوْرَیَائِیْلُ بِحَقِّ ھا یَا ھَادِیُ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا تَھْتَدِی الْعُقُوْلَ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ یَا ھَادِیُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

اس کا عامل اندھیرے میں اسی طرح دیکھتا ہے جس طرح روشنی میں دیکھتا ہے نہ دریا میں ڈوبے نہ جنگل میں ہلاک ہو، دریائی جانور اور جنگل کے وحشی اس کے مطیع ہوں، سانپ بچھو اس کے حکم پر عمل کریں، بے دینی، گمراہی فسق وفجور اور معصیت کی تاریکیوں میں کبھی نہ بھٹکے گا اور جس بے دین بدمذہب یا فاسق وفاجر کو نیکی کی تلقین کرے وہ از بس اس کے حکم کی تعمیل کرے اور ہر برائی سے تائب ہو۔ اول آخر درود شریف ۲۱ بار ہر روز ۲۶۲ بار یا ۲۰ یار۔

(و) اَجِبْ یَا رَفْتَمَائِیْلُ بِحَقِّ وَاو یَا وَاحِدُ الْبَاقِیَ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَ اٰخِرُہٗ لَیْسَ کِمِثْلِہٖ یَا وَاحِدُ۔

روزانہ ۶۲۷ بار یا ۱۹ ربار اول آخر درود شریف ۹ بار اگر اَوَّلَ یعنی لام کو زبر پڑھے تو عامل کو ابتدائے آفرینش سے فنا کے عالم تک کا علم ہو اور اس پر کچھ بھی مخفی نہ رہے، اور اَوَّلُ یعنی لام پر پیش اور اٰخِرُہٗ خا کو زبر کے ساتھ پڑھے۔ تمام خلق مسخر ہو اور سب اس کی اطاعت کریں۔

(ز) اَجِبْ یَا ثَرْفَائِیْلُ بِحَقِّ زَا یَا زَکِیُّ الطَّاھِرُ مِنْ کُلِّ اٰنِہٖ بِقُدْسِہٖ یَا زَاکِیُ۔

اگر اس کے عامل کا شیخ یعنی پیر عالم باعمل متقی ہے تو اس کا موکل اس کے

پیر کی شکل میں حاضر ہو اور ہر جائز خواہش بغیر کہے پوری کرے۔ اگر بحق زاکی بغیر (زاویا) کے پڑھے تو سات قلندر جو اس عالم میں ہیں حاضر ہو کر فرمانبرداری کا وعدہ کریں اور بحق یَا زَاکِیُ الطّٰهُرْهَا، پر زبر پڑھے تو ارواح عالم صاحب عمل کے روبرو ہو کر اپنا حال بیان کریں۔ اور عامل جس مشکل مہم میں ان سے مدد چاہے مدد کریں۔ ہر روز ۸۲۲ بار یا ۳۸ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ح) اَجِبْ یَا تَنْکَفِیْلُ بِحَقِّ حَا یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْکِهٖ وَ بَقَائِهٖ یَا حَیُّ۔

اس کا عامل جس مریض کو بہ نیت صحت و عافیت دیکھے گا۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ مرض جاتا رہے گا جس کا تعویذ دے گا موثر رہے گا اور تمام قول و فعل اس کے درست ہوں گے۔ اگر لَا حَیَّ یا کو زیر کے ساتھ پڑھے گا تو ما کشف ہوا اور تمام ارواحِ عالم کا معائنہ کرے گا۔ ہر روز ۵۹۰ بار یا ۱۸ بار اول آخر درود شریف ۱۸ بار۔

(ط) اَجِبْ یَا اِسْمَاعِیْلُ بِحَقِّ طَا یَا طَاهِرُ طَهِّرِ الْمُطَهِّرُ النُّفُوْسَ مِنَ الرِّجْسِ وَالذَّنْبِ وَ الْجُوْرِ وَ الْکُرْبَةِ وَ الْاٰفَةِ وَ الْبَلَآءِ یَا طَاهِرُ۔

اس کا عامل پاک باطن اور بغض و کینہ، حسد، ظلم و جور، تشدد اور گناہ کبیرہ صغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ نہ کسی بد باطن بد کردار سے کبھی صدمہ پہنچے اور جس کو نظر بھر کر دیکھ لے وہ تائب ہو کر پرہیزگار بن جائے گا اور کبھی اس کی اطاعت سے منہ نہ پھیرے گا۔ ہر روز ۲۱۵ بار یا ۱۴۳ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ی) اَجِبْ یَا سَرْکِیْتَائِیْلُ بِحَقِّ یَا یُحْیِ وَ یُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۶۱۱ بار ۹ یوم بعدہ ۸۵ بار اس کے عامل کی آنکھ میں تسخیر و جلال پیدا ہو چہرے پر عظمت و بزرگی اور ہیبت حق ظاہر ہو جس کو بنظر غضب دیکھ لے مردہ نظر آئے اور جس مردہ دل بیمار کو بنظر شفقت و رحمت دیکھے شفایاب ہو۔ مردہ قلب زندہ ہو اور نیک اعمال کی طرف مائل ہو۔ ہر روز ۳۲۷ بار یا ۳۸ بار بہ مجبوری ۹ بار اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ک) اَجِبْ یَا حَرُوْرَائِیْلُ بِحَقِّ کَافْ یَا کَافِیُ الْمُوْسِعُ لِمَا خَلَقَ لَهٗ مِنْ عَطَایَا فَضْلِهٖ یَا کَافِیُ۔

اس کے عامل کو سانپ، بچھو درندہ کوئی بھی نقصان نہ پہنچا سکے اور ان میں سے کسی جانور کو دیکھے اور اس کے حملہ کا اندیشہ ہو یا سانپ بچھو کسی کو کاٹ لے تو اس کے عامل کا نام لے کر قسم دینے سے زہر ختم ہو جائے اور حملہ کرنے والا پلٹ کر بھاگ جائے۔ اگر اَلْمُوْسِعُ سین کو زبر کے سے پڑھے تو خدا تعالیٰ اس کو غیب سے رزق عطا فرمائے اور دل کو غنی کرے اور کبھی مخلوق کا محتاج نہ ہو۔ ہر روز ۲۶۳ بار یا ۱۱۱ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(ل) اَجِبْ یَا طَلْطَائِیْلُ بِحَقِّ لَامْ یَا لَطِیْفُ بِاَوْصَافِ کَمَالِهٖ بِاللَّطَافَةِ وَاللَّطَافَةُ فِیْ لَطَافَةِ لَطَافَتِكَ یَا لَطِیْفُ۔

سات ہزار بار سات یوم، بعدہ ۱۲۹ بار۔ اس کی روزانہ کی زندگی ہمیشہ خدا کے لطف و کرم میں بسر ہو، جو بھی عامل کے پاس آئے اس اقلت کا حال اس طرح دیکھے جیسے آئینہ میں اپنا عکس دیکھتا ہے۔ جس کی قبر پر جائے آنکھ بند کر کے توجہ کرے۔ چند بار ہی پڑھے صاحب قبر کا حال دیکھے اور بات کرے اور اہلِ قبر کے دوست اور رشتہ دار کے متعلق جو کہے وہ اس کو انجام دے اگر اہل قبر ولی اللہ ہے تو کسی بھی مسلمان کے لیے سوال کرے پورا ہو۔ ہر روز ۱۲۹ بار یا ۶۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول و آخر درود شریف ۷ بار۔

(م) اَجِبْ یَا رُوْیَائِیْلُ بِحَقِّ مِیْمْ یَا مَنَّانُ ذُو الْاِحْسَانِ قَدْ عَمَّ کُلَّ الْخَلَائِقِ مَنُّهٗ یَا مَنَّانُ۔

اس کا عامل خود اکسیر بن جاتا ہے۔ اس کے عامل کے پاس ایک مرد عالم غیب سے آتا ہے اور وہ علم سکھاتا ہے کہ جس پتھر پر نظر ڈالے سونا بن جائے۔ اگر مَنُّهٗ نون پر پیش پڑھے اور خالص اللہ کے لیے اس ذکر میں مشغول ہو تو ایک شخص عالم کیمیائے غیب سے ظاہر اور صرف اس کی ایک نظر کے فیض اثر یہ عامل صاحب عرفان وایقان ہو۔ ہر روز ۲۰۸ بار یا ۴۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ن) اَجِبْ یَا حَوْلَائِیْلُ بِحَقِّ نُوْنْ یَا نَقِیُّ مِنْ کُلِّ جَوْرٍ لَمْ یَرْضَهٗ وَلَمْ یُخَالِطْهُ فِعَالِهٖ یَا نَقِیُّ۔

اس کے ذاکر کو عالم تصرف کی قدرت حاصل ہو۔ جس کے لیے جو چاہے وہی ہو اگر فَعَلَهٗ یَا نَقِیًّا یعنی زبر کے ساتھ پڑھے تو عامل جس کسی کو عمل کی جازت دے وہ ہی تاثیر حاصل ہو اور عامل کے سامنے جس کا نام لیا جائے اس کی حقیقت کی تصویر بن کر سامنے دکھائی دے۔ اور اگر فِعَالَهٗ یَا نَقِیًّا یعنی نا کو زیر کے ساتھ اور لام کو زبر کے ساتھ اور نقیا کی یا کو بغیر تشدید کے پڑھے اور اس کی ۷۰ خلوتیں کرے۔ ہر ہفتہ میں ایک نیا اسرار ظاہر ہو اور بعد ۲۱ ہفتوں کے عالم ہیمیا[1] کا ظہور ہو کر اس کے تحت و تصرف میں آئے۔ سرائے باطن بھی ایسی ہی معمور و آباد ہے جیسے سرائے ظاہری مگر سرائے باطن میں ارواح انبیاء علیہم السلام صدیقین شہداء صالحین جلوہ فرما ہیں جن کی زیارت سے مشرف ہو اور جسے چاہے دکھا سکے گا۔

ہر روز ۱۶۰ بار یا ۸۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(۱) کشف کسبی کے درجات میں کیمیا، ریمیا، سالم سیمیا، چوتھا، مقام ہیمیا ہے۔

(ک) اَجِبْ یَا هَمُوَاكِیْلُ بِحَقِّ سِیْنٌ سُبْحَانَكَ یَا اِلٰهَ الْاِلٰهَةِ الرَّفِیْعِ جَلَالُهٗ یَا اِلٰهُ۔

اس کے عامل پر معرفت کا دروازہ کھل جائے گا اور ثابت قدمی میسر ہوگی اگر الرَّفِیْعَ جَلَالَهٗ یعنی عین کو زبر اور لہٗ کے لام کو پیش کے ساتھ پڑھے تو اس کا ثمر بیان کرنے کی طاقت زبان وقلم میں نہیں عامل خود دیکھے گا۔ اگر عین کو زبر اور لِهٖ کے لام اور "ہ" کو زیر کے ساتھ پڑھے تو عامل جس کے لیے چند بار پڑھے ہلاک و برباد ہو۔ مگر مسلمان کے واسطے بربادی یا نقصان کا عمل جائز نہیں، البتہ بدمذہب کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

ہرروز ۱۴۱ بار یا ۱۱۲ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ع) اَجِبْ یَا لَوَمَائِیْلُ بِحَقِّ عَیْنٍ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَلَا یَفُوْتُ شَیْءٌ مِنْ حِفْظِهٖ یَا عَلَّامُ۔

اس کا عامل تمام علوم ظاہری کا حافظ ہو اور علوم باطن یعنی علم لوح محفوظ اسمائے اعظم کی برکت سے اس پر منکشف ہو اور عامل اپنی نظر سے دیکھے۔

ہرروز ۱۴۱ بار یا ۱۲۸ بار یا ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ف) اَجِبْ یَا سَرْحَمَلْكِیْلُ بِحَقِّ فَا یَا فَتَّاحُ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یَا رَحِیْمُ وَ رِزْقِكَ یَا رَزَّاقُ وَ كَرَمِكَ یَا كَرِیْمُ وَ نِعْمَتِكَ یَا مُنْعِمُ اَسْئَلُكَ یَا فَتَّاحُ۔

اس کا عامل کتنا ہی لاچار مجبور، حلال روزی سے مایوس ہو، جب اپنے بیگانوں سے منہ موڑ لیا ہو، کمزور بیمار ہو، کوئی سہارا نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اپنے خوانِ کرام کا ایک حصہ اسے عطا فرمائے۔ جب کہ اس کے خوانِ کرام کا ایک ذرہ ساری دنیا کی نعمتیں ہیں۔ بس اپنے سینے کو حسد سے محفوظ رکھے اور اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو ہرروز ۴۸۹ بار یا ۳۶۹ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۱۴ بار۔

(ص) اَجِبْ یَا لَهْجَمَائِیْلُ بِحَقِّ صَادٍ یَا صَمَدُ مِنْ غَیْرِ شِبْهَةٍ فَلَا شَیْءَ كَمِثْلِهٖ یَا صَمَدُ۔

اس کا عامل ہر شخص کے مافی الضمیر سے واقف ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی زبان میں بات کرے اور تمام جانوروں کی بولیوں سے آگاہ ہو اور تمام اسمائے صفات پر تصرف حاصل ہو اگر كَمِثْلِهٗ "لام" "ہ" کو پیش کے ساتھ پڑھے تو اپنی صورت میں تمام عالم کو دیکھے تجلی ذات اس پر ظاہر ہو۔ ہرروز ۱۳۴ بار یا ۹۱ بار بہ مجبوری ۸ بار اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ق) اَجِبْ یَا عِطْرَائِیْلُ بِحَقِّ ق یَا قَاهِرُ ذُو الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَا قَاهِرُ۔

اس کے عامل کو دینی و دنیوی تمام کاموں میں ترقی ہوگی۔ ہر مشکل کام قدرتِ خدا سے انجام پائے گا جس کو شفقت ورحمت کی نظر سے دیکھے گا وہ بھی عنایت رب سے نوازا جائے گا۔ اگر قَاهِرُ الف کو "ہ" سے متصل پڑھے تو جس کو چاہے زیر وزبر کر دے۔ اگر ایک ہفتہ دو پرانی قبروں کے درمیان احرام باندھ کر ننگے سر ۳۰۶ بار پڑھے جس کے لیے پڑھے اگر اس کو زرد تصور کرے تو بیمار ہو اور سرخ تصور کرے تو ہلاک ہو۔ ہرروز ۳۲۱ بار یا ۳۰۶ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۲۱ بار۔

(ر) اَجِبْ یَا اَمْوَاكِیْلُ بِحَقِّ رَا یَا رَحِیْمُ كُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَكْرُوْبٍ غِیَاثُهٗ وَ مَعَاذُهٗ یَا رَحِیْمُ۔

اس کا عامل عشق الٰہی سے سرشار ہو، ہر شے میں حق تعالیٰ کے جلوے دیکھے۔ اگر غِیَاثَهٗ زبر کے ساتھ رَحِیْمَ میم زبر سے پڑھے تو دنیا وعقبیٰ میں کوئی ایسی بات نہ پیش آئے جو رنج وغم تکلیف ومصیبت کا سبب بنے بلکہ جب یہ گمان ہو کہ فلاں مصیبت آنے والی ہے یا فلاں تجارت میں نقصان ہونے والا ہے اس دعا کو پڑھے اس سے محفوظ رہے بلکہ وہم وگمان سے زیادہ نفع ہو۔

روزانہ ۲۵۸ بار ۱۰۸ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(ش) اَجِبْ یَا هَمْزَائِیْلُ بِحَقِّ شِیْنٍ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ صَدَقْتَ یَا شَافِیْ۔

اس کا عامل سوائے موت کے ہر مرض کی شفا بن جائے۔ جس پر تین بار پڑھ کر دم کر دے مرض دفع ہو۔ اس کے پاس مریضوں کا ہجوم رہے اور کوئی مایوس نہ پھرے اگر ہمیشہ دیکھ کر پڑھے نگاہ میں تاثیر پیدا ہو جائے کہ صرف نظر بھر کر دیکھنے ہی سے مرض جاتا رہے۔ اگر ۷ بار روزانہ لکھتا ہے تو قلم میں یہ اثر پیدا ہو جائے کہ جس کو بھی جو نسخہ لکھ دے تیر بہدف ثابت ہو جس کو یہ اسم یا شین لکھ کر دے دے مریض شفایاب ہو۔ ہرروز ۳۹۱ بار یا صرف ۹۴ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شفا ۷ بار۔

(ت) اَجِبْ یَا عِزْرَائِیْلُ بِحَقِّ تَا یَا تَامٌّ فَلَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ كُلُّ كُنْهِ جَلَالِ مُلْكِهٖ وَ عِزِّهٖ یَا تَامُّ۔

اس کا عامل مقبول عوام وخواص ہو جاتا ہے امراء وسلاطین اس کے تابع اور فرمانبردار ہوں اور وہ مقام ملے جو اس ملک کے بادشاہ یا صدر یا وزیر اعظم کو مقام حاصل ہوتا ہے اگر تام کے میم اور الْسن کے نون وسین کو زبر سے پڑھے تو وہ ایسا بادشاہ یا صدر مملکت ہو کہ جس کی حکومت نہ صرف انسانوں کے زبان پر ہو بلکہ دلوں پر بھی حکومت کرے اور اس کی اقلیم کی ظاہری وباطنی دولت کی کثرت ہو کہ جس کو چاہے عطا کرے۔ ہرروز ۴۴۱ بار بہ مجبوری ۵۶ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(ث) اِجِبْ یَا مِیْكَائِیْلُ بِحَقِّ ثَا یَا ثَابِتُ رَبَّنَا اَفْرِ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ

ثَابِتُ

اس کا عامل ایسی روحانی قوت اپنے اندر پاتا ہے۔ جس سے وہ خود حیران ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا کیسے ہوگیا۔ کسی دور کی چیز کو اٹھانا چاہتا ہو تو وہ قریب ہوجاتی ہے۔ دور جانا ہو تو راستہ سمٹ کر قریب ہوجاتا ہے۔ گھنٹوں کا راستہ منٹوں میں طے ہوجاتا ہے ہمراہی بھی حیران ہوتے ہیں اور خود بھی متعجب رہتا ہے۔ جسمانی اعتبار سے وہ کتنا ہی کمزور ہو اس میں روحانی قوت اتنی ہوتی ہے کہ اس کے کام کو دیکھ کر دنیا حیران ہوتی ہے۔ دنیا کی نظر میں جو کام وہ نہ جانتا ہو اس طرح کرتا ہے۔ جس طرح کوئی ماہر فن کرتا ہے، اس کا عامل مستقل مزاج درگذر کرنے والا ہوتا ہے مگر وقت ضرورت سینکڑوں کے مقابلے سے نہ ڈرتا ہے نہ بھاگتا ہے نہ دشمن کے وار اس پر اثر کرتے ہیں۔ روز بعد نماز ظہر یا بعد مغرب ۹۰۳ بار بہ مجبوری ۸۰ بار اول آخر درود شریف ۲۱ بار یا ۳ بار۔

(خ) اَجِبْ يَا مِهْكَائِيْلُ بِحَقِّ خَا يَا خَالِقُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلٌّ اِلَيْهِ مَعَادُهٗ يَا خَالِقُ۔

اس کے عامل کو علم مافی الارحام حاصل ہوجاتا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ میں کس طرح پرورش پاتا ہے۔ کس طرح گوشت پوست، ہڈیاں بنتی اور سنورتی ہیں۔ کس طرح روح جسم میں داخل ہوتی ہے۔ رحم میں نر ہے یا مادہ اور اس کی صلاحیت وحقیقت کیا ہے عمر کیا ہے بڑا ہو کر کیا کرے گا اگر خَالِقُ کے قاف کو زبر کُلٌّ کے لام کو پیش بغیر تنوین اور مَعَادَهٗ کے دال کو زبر کے ساتھ پڑھے تمام جمادات، معدنیات کا علم حاصل ہو، کس زمین میں کونسی اشیاء ہیں۔ کتنی قیمتی ہیں۔ اس زمین سے کونسا درخت پیدا ہوگا وہ اس درخت کی ماہیت سے بھی واقف ہوگا، جو بغیر بیج کے اُگے گا۔ ہر روز بعد نماز تہجد یعنی قبل فجر بہ مجبوری بعد نماز فجر ۷۳۱ بار بہ مجبوری ۵۷ بار، اول آخر درود شریف ۹ بار۔

(ذ) اَجِبْ يَا اِهْرَائِيْلُ بِحَقِّ ذَال يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِىْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

اس کا عامل عزت وعظمت بزرگی میں وہ مقام حاصل کرلیتا ہے جو امیر و کبیر حاکم وزیر جس کے لیے رات دن سرگرداں رہتے ہیں بلکہ اس کے عامل کے حضور زانوئے ادب تہ کرتے نظر آتے ہیں اس کی حکومت کا سکہ جن وانس، وحوش وطیور کے قلوب پر چلتا ہے۔ ہر روز ۷۳۱ بار یا ۲۴۸ بار یا ۸۵ بار بہ مجبوری بار اول آخر درود شریف ۱۴ بار۔

(ض) اَجِبْ يَا عِطْكَائِيْلُ بِحَقِّ ضَاد يَا ضَارُّ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِى الْاَرْضِ وَ لَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ يَا ضَارُّ۔

اس کا عامل دوسرے کو نقصان پہنچانے سے اپنے کو بچائے رکھے تو شیر اس کی سواری میں رہے۔ سانپ کو ہاتھ میں مثل کوڑے کے پکڑے۔ وہ زہریلے بچھو جن کے کاٹے سے موت واقع ہوجائے بےضرر شے ہو، غرض زہریلی شے اور ہر زہریلا جانور اور ہر درندہ صفت انسان خواہ وہ افسر ہو یا حاکم وغیرہ کبھی ضرر ونقصان نہ پہنچا سکے۔ ہر روز ۱۱۰ بار یا ۸۰۵ بار یا ۱۴۱ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۷ بار۔

(ظ) اِجِبْ يَا لَوْرَائِيْلُ بِحَقِّ ظَا يَا ظَاهِرُ سُبْحَانَكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الظَّاهِرُ الْمُظْهِرُ يَا ظَاهِرُ۔

یہ بہترین استخارہ بھی ہے وقت ضرورت اس کے ذریعے فرار شدہ کا حال معلوم کرنے، بیماری کی کل کیفیت اور اس کو دوا سے یا عمل سے فائدہ ہوا۔ یا چوری کیا ہوا مال کہاں رکھا ہے وغیرہ وغیرہ۔ فوری طور پر معلوم کرنے کے لیے مجرب ہے اور اس کے عامل کو ان فیوض کے ساتھ ساتھ علوم سینہ یعنی جو علوم کتب میں موجود نہیں ظاہر ہوجاتے ہیں۔ خزانے اور دفینے معمولی جد وجہد سے حاصل کرلیتا ہے۔ ہر روز ۱۰۶۱ بار یا ۸۵ بار بہ مجبوری ۷ بار اول آخر درود شریف ۱۱ بار۔

(غ) اِجِبْ يَا لَوْفَائِيْلُ بِحَقِّ غَيْن يَا غِيَاثُ يَا غِيَاثِىْ عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ وَ مُجِيْبِىْ عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ وَّ مُوْنِسِىْ عِنْدَ كُلِّ وَحْشَةٍ وَ مَعَاذِىْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَ رَجَائِىْ حِيْنَ يَنْقَطِعُ حِيْلَتِىْ يَا غِيَاثِىْ۔

اس کے عامل کو اللہ تعالیٰ تمام مکروہات پر رنج وغم سے نجات دیتا ہے۔ ہر کام اور ہر حاجت جو خلاف شرع نہ ہو جس میں دنیا وآخرت کا ضرر نہ ہو پورا فرماتا ہے۔ رزق حسنہ عطا فرماتا ہے، اور خزانہ غیب سے ظاہری وباطنی نعمتیں دیتا ہے اور اس کا دل اللہ کی بے شمار نعمتوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ہر روز ۱۷۸ بار مغرب اور عشاء کے درمیان اول آخر درود شریف ۵ بار جس دن وقت نہ ملے تو ۴۱ بار انتہائی مجبوری اور بیماری میں صرف ایک بار۔

اگر کوئی شخص الف سے غین تک کسی حرف کا عامل بننا اور اس کے موکل کو تابع کرنا چاہے تو ایک لاکھ پچیس ہزار (۱۲۵۰۰۰) کی تعداد کو ۴۱ دن یا ۲۸ دن میں پورا کرے اور خلوت اختیار کرے پرہیز جمالی وجلالی پر کاربند رہے عمل پورا ہونے تک کسی سے بات نہ کرے اگر ضرورت پڑے تو لکھ کر دے۔ اگر ان پابندیوں کے ساتھ عمل کرلیا تو پھر کبھی کوئی عمل (۱) کرنے کی ضرورت نہ ہوگی موکل کو جو حکم دے گا وہ انجام دے گا۔

اور جو چاہے گا اس پر ظاہر ہوگا۔ جس کسی کو عمل کی اجازت دے گا ایک بار پڑھنے سے اسے وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو عامل کو حاصل ہے۔ ● ●

(۱) روزہ، نماز، حج وغیرہ نفلی اعمال سے بالا ہیں۔ ان سے بہ مجبوری شرعی ہی چھٹکارا ہے ورنہ فرض ہیں۔

اسمائے حسنیٰ باموکل

حرف کی نسبت سے اسم اللہ کے عملیات: یہ طریقہ سب سے زیادہ زوداثر اور بے خطر ہے اس طریقے پر عمل کرنے سے جسم و روح، قلب وزبان، بصارت وسماع گفتار وکردار غرض ہر ایک شے خود بخود اصلاح کی جانب مائل ہو کر سنورنے اور نکھرنے لگتی ہے اور موکل حروف اسم اعظم کی برکت سے جلد مانوس ہو کر تابع ہو جاتا ہے اس لیے یہ طریقہ بالکل بے خطر و بے ضرر ہے اور زوداثر بھی ایسا کہ پہلے دن ہی فیوض و برکات کے کرشمے دیکھے جاتے ہیں۔ اب عمل کرنے والے کے حال پر موقوف ہے کہ جو وقت کثافت کو لطافت سے بدلنے میں لگے گا اتنی ہی دیر ظہور الطاف میں ہوگی۔ مگر یہ وقت بھی لذتِ روحانی سے خالی نہ رہے گا۔

ہر روز بعد دوگانہ ادا کرنے کے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق کوئی اسم الٰہی منتخب کر کے ورد کریں۔ طریقہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

	اعداد اسم باری
الف	
اجب اسرافیل بحق الف یا اِلٰہ	۳۶
اجب اسرافیل بحق الف یا اللہ	۶۶
اجب اسرافیل بحق الف یا اَحَدُ	۱۳
اجب اسرافیل بحق الف یا اَمْجَدُ	۴۸
اجب اسرافیل بحق الف یا اللّٰہُ الصَّمَدُ	۲۳۱
اجب اسرافیل بحق الف یا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ	۲۲۰
اجب اسرافیل بحق الف یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	۵۸۹
اجب اسرافیل بحق الف یا اَکْبَرُ	۲۲۳
اجب اسرافیل بحق الف یا اَوَّلُ	۳۷
اجب اسرافیل بحق الف یا اٰخِرُ	۸۰۱
لجب لسرافیل بحق الف یا اَکْرَامُ	۲۶۲
اجب اسرافیل بحق الف یا اَجْمَلُ	۵۴
اجب اسرافیل بحق الف یا اَکْمَلُ	۹۱
اجب اسرافیل بحق الف یا اَفْضَلُ	۹۱۱
اجب اسرافیل بحق الف یا اَقْرَبُ	۳۰۳
اجب اسرافیل بحق الف یا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ	۶۱۳
اجب اسرافیل بحق الف یا اِلٰہً وَّاحِدً	۵۵
اجب اسرافیل بحق الف یا اَللّٰہُ یا اَللّٰہُ بَاقِیُ	۱۷۹
اجب اسرافیل بحق الف یا اَوْلٰی	۴۷
اجب اسرافیل بحق الف یا اَعْلٰی	۱۱۱
اجب اسرافیل بحق الف یا اَعَزُّ	۷۸
اجب اسرافیل بحق الف یا اَعْظَمُ	۱۰۱۱
با	
اجب جبرائیل بحق با یا بَاطِنُ	۶۲
اجب جبرائیل بحق با یا بُدُّوْحُ	۲۰
اجب جبرائیل بحق با یا بَدِیْعُ	۸۲
اجب جبرائیل بحق با یا بَاقِیُ	۱۱۳
اجب جبرائیل بحق با یا بَرُّ	۲۰۲
اجب جبرائیل بحق با یا بَارِئُ	۲۱۳
اجب جبرائیل بحق با یا بَارُّ	۲۰۳
اجب جبرائیل بحق با یا بُرْھَانُ	۲۵۸
اجب جبرائیل بحق با یا بَصِیْرُ	۳۰۲
اجب جبرائیل بحق با یا بَاسِطُ	۷۲
اجب جبرائیل بحق با یا بَاعِثُ	۵۷۳
اجب جبرائیل بحق با یا بَاصِرُ	۲۹۳
جیم	
اجب کلکائیل بحق جیم یا جَلِیْلُ	۷۳

اجب کلکائیل بحق جیم یا جَمِیْلُ ۸۳
اجب کلکائیل بحق جیم یا جَامِعُ ۱۱۴
اجب کلکائیل بحق جیم یا جَوَّادُ ۱۴
اجب کلکائیل بحق جیم یا جَبَّارُ ۲۰۶
اجب کلکائیل بحق جیم یا جَابِرُ ۲۰۶

دال

اجب دردائیل بحق دال یَا دَلِیْلُ ۷۴
اجب دردائیل بحق دال یَا دَائِرُ ۲۰۶
اجب دردائیل بحق دال یَا دَیَّانُ ۶۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَافِعُ ۱۵۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَائِمُ ۵۵
اجب دردائیل بحق دال یَا دَاوَرُ ۲۱۱

ھا

اجب دوریائیل بحق ھا یَا ہُ ۵
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ ۱۱
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھَادِیُ ۲۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ اللّٰہُ اَحَدُ ۹۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْکَافِیُ ۱۵۳
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الرَّحْمٰنُ ۳۴۰
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۴۲۹
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْاَوَّلُ ۷۹
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الشَّافِیُ ۴۳۳
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْبَاطِنُ ۱۰۴
اجب دوریائیل بحق ھا یَا ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۱۲۰۳

واؤ

اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَافِیُ ۱۰۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاصِلُ ۱۲۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَدُوْدُ ۲۰
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاجِدُ ۱۴
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَھَّابُ ۱۴
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَلِیُّ ۲۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَالِیُ ۴۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَکِیْلُ ۶۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاسِعُ ۱۳۷

اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَارِثُ ۷۰۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاحِدُ ۱۹
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وِتْرُ ۶۰۶
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاصِفُ ۱۷۷
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاجِبُ ۱۲
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَاجِبَ الْوَجُوْدِ ۶۲
اجب رفتمائیل بحق واؤ وَحْدَةَ الْوَجُوْدِ ۴۶۸
اجب رفتمائیل بحق واؤ یَا وَحِیْدُ ۲۸

زا

اجب ثرفائیل بحق زا یا زَکِیُ ۵۸
اجب ثرفائیل بحق زا یا زَاکِیُ ۵۸

حا

اجب تنکفیل بحق حا یَا حَافِظُ ۹۸۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَفِیْظُ ۹۹۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیُّ ۱۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَمِیْدُ ۶۲
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَامِدُ ۵۳
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَسِیْبُ ۸۰
اجب تنکفیل بحق جا یَا حَکِیْمُ ۷۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَلِیْمُ ۹۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَنَّانُ ۶۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَقُّ ۱۰۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حٰمٓعٓسٓقٓ ۲۷۸
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَکَمُ ۸۶
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیُّ الْقَیُّوْمُ ۲۰۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۱۳۴۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۱۱۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ۵۲۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاصِرُ ۲۹۹
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاوِیُ ۲۵
اجب تنکفیل بحق حا یَا حَاجِبُ ۱۴

طا

اجب اسمائیل بحق طا یَا طَاقُ ۱۱۰
اجب اسمائیل بحق طا یَا طَالِبُ ۴۲

اجب اسمائیل بحق طا یَا طَاهِرُ	۲۱۵
اجب اسمائیل بحق طا یَا طَارِقُ	۳۱۰
اجب اسمائیل بحق طا یَا طٰهٰ	۱۴
اجب اسمائیل بحق طا یَا طٰسٓ	۶۹
اجب اسمائیل بحق طا یَا طَیِّبُ	۲۱
اجب اسمائیل بحق طا یَا طَهِّرُ	۲۱۴

یا

اجب سرکیتائیل بحق یَا یٰسٓین	۱۳۰
اجب سرکیتائیل بحق یَا یُحْیِیُ	۲۶
اجب سرکیتائیل بحق یَا یُمِیْتُ	۴۲۶
اجب سرکیتائیل بحق یَا یُعْطِیُ	۹۹
اجب سرکیتائیل بحق یَا یَتِمُّ	۴۵۰

ک

اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَرِیْمُ	۲۷۰
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَبِیْرُ	۲۳۲
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کِبْرِیاءُ	۲۳۳
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کُبَّارُ	۲۲۳
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَافِیُ	۱۱۱
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَاظِمُ	۹۶۱
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَاشِفُ	۴۰۱
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کٓھٰیٰعٓصٓ	۱۹۵
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَشَّافُ	۴۰۱
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَفِیْلُ	۱۴۰
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَلِیْمُ	۱۰۰
اجب حروزائیل بحق کاف یَا کَاسِرُ	۲۸۱

لام

اجب طاطائیل بحق لام یا لَطِیْفُ	۱۲۹
اجب طاطائیل بحق لام یا لُطْفُ	۱۱۹
اجب طاطائیل بحق لام یا لَا یَزَالُ	۷۵
اجب طاطائیل بحق لام یا لَا یَمُوْتُ	۴۸۷
اجب طاطائیل بحق لام یا لَا یَزَلُ	۷۹
اجب طاطائیل بحق لام یا لَا رَیْبُ	۲۴۳
اجب طاطائیل بحق لام یا لَمْ یَزَلُ	۱۱۷

میم

اجب رویائیل بحق میم یا مُحِیْطُ	۶۷
اجب رویائیل بحق میم یا مَجِیْدُ	۵۷
اجب رویائیل بحق میم یا مَاجِدُ	۴۸
اجب رویائیل بحق میم یا مَلِیْكُ	۱۰۰
اجب رویائیل بحق میم یا مَالِكُ	۹۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُفَضِّلُ	۹۵۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُجِیْبُ	۵۵
اجب رویائیل بحق میم یا مُبْدِعُ	۱۱۶
اجب رویائیل بحق میم یا مُحْیِیُ	۶۸
اجب رویائیل بحق میم یا مُنْجِیُ	۱۰۳
اجب رویائیل بحق میم یا مُبِیْنُ	۱۱۷
اجب رویائیل بحق میم یا مُعِزُّ	۱۱۷
اجب رویائیل بحق میم یا مُعِیْدُ	۱۲۴
اجب رویائیل بحق میم یا مُؤْمِنُ	۱۳۶
اجب رویائیل بحق میم یا مَنَّانُ	۱۴۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُهَیْمِنُ	۱۴۵
اجب رویائیل بحق میم یا مُحْصِیٌ	۱۱۸
اجب رویائیل بحق میم یا مَانِعُ	۱۶۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُقَدِّمُ	۱۸۴
اجب رویائیل بحق میم یا مُحَاسِبُ	۱۱۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُنْعِمُ	۲۰۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُقْسِطُ	۲۰۹
اجب رویائیل بحق میم یا مُنَوِّرُ	۲۹۶
اجب رویائیل بحق میم یا مَخْرَجُ	۲۲۳
اجب رویائیل بحق میم یا مَعْبُوْدُ	۱۷۲
اجب رویائیل بحق میم یا مُغِیْثُ	۱۵۵۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُنْتَقِمُ	۶۳۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُجِیْرُ	۲۵۳
اجب رویائیل بحق میم یا مُتَعَالُ	۵۴۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُؤْنِسُ	۱۵۶
اجب رویائیل بحق میم یا مُحْسِنُ	۱۵۸
اجب رویائیل بحق میم یا مُصَوِّرُ	۳۳۶
اجب رویائیل بحق میم یا مُصِیْرُ	۳۴۰
اجب رویائیل بحق میم یا مَشْهُوْدُ	۳۵۵
اجب رویائیل بحق میم یا مَتِیْنُ	۵۰۰

اجب رویائیل بحق میم یا مُحْتَسِبُ	۴۵۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُتَکَبِّرُ	۲۶۲
اجب رویائیل بحق میم یا مُقِیْمُ	۴۹۰
اجب رویائیل بحق میم یا مَانِعُ	۱۶۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُظْهِرُ	۱۱۴۵
اجب رویائیل بحق میم یا مُقْتَدِرُ	۷۴۴
اجب رویائیل بحق میم یا مُسْتَعَانُ	۶۲۱
اجب رویائیل بحق میم یا مُذِلُّ	۷۷۰
اجب رویائیل بحق میم یا مُغِیْثُ	۵۵۰
اجب رویائیل بحق میم یا مَسْجُوْدُ	۱۱۳
اجب رویائیل بحق میم یا مُعْطِیٌّ	۱۲۹
اجب رویائیل بحق میم یا مُغْنِیٌّ	۱۱۰۰
نون	
اجب حولائیل بحق نون یَا نَقِیُّ	۱۶۰
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاصِرُ	۳۴۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَصِیْرُ	۳۵۰
اجب حولائیل بحق نون یَا نَقِیْمُ	۲۰۰
اجب حولائیل بحق نون یَا نُوْرُ	۲۵۶
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاسِخُ	۷۱۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاصِبُ	۴۳
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاصِحُ	۱۴۹
اجب حولائیل بحق نون یَا نَافِذُ	۸۳۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَافِعُ	۲۰۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَافِیُ	۱۴۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَذِیْرُ	۹۶۰
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاعِمُ	۱۶۱
اجب حولائیل بحق نون یَا نَعِیْمُ	۱۷۰
اجب حولائیل بحق نون یَا نَاقِدُ	۱۵۵
سین	
اجب همواکیل بحق سین یا سَتَّارُ	۶۶۱
اجب همواکیل بحق سین یا سُبْحُنُ	۱۲۰
اجب همواکیل بحق سین یا سُبْحَانُ	۱۲۱
اجب همواکیل بحق سین یا سَلْمُ	۱۳۰
اجب همواکیل بحق سین یا سَلَامُ	۱۳۱

اجب همواکیل بحق سین یا سَبُّوْحُ	۷۶
اجب همواکیل بحق سین یا سَمِیْعُ	۱۸۰
اجب همواکیل بحق سین یا سَامِعُ	۱۷۱
اجب همواکیل بحق سین یا سَرِیْعُ	۳۴۰
اجب همواکیل بحق سین یا سَابِقُ	۱۶۳
اجب همواکیل بحق سین یا سُلْطَانُ	۱۵۰
اجب همواکیل بحق سین یا سَاتِرُ	۶۶۱
اجب همواکیل بحق سین یا سَرْمَدُ	۳۰۴
اجب همواکیل بحق سین یا سَیِّدُ	۷۴
عین	
اجب لومائیل بحق عین یا عَزِیْزُ	۹۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَدْلُ	۱۰۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَادِلُ	۱۰۵
اجب لومائیل بحق عین یا عَلِیُّ	۱۱۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَالِیُ	۱۱۲
اجب لومائیل بحق عین یا عَفُوُّ	۱۵۶
اجب لومائیل بحق عین یا عَلِیْمُ	۱۵۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَظِیْمُ	۱۰۲۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَالِمُ	۱۴۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَجِیْبُ	۸۵
اجب لومائیل بحق عین یا عَاجِلُ	۱۰۴
اجب لومائیل بحق عین یا عَارِفُ	۳۵۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَاطِفُ	۱۶۰
اجب لومائیل بحق عین یا عَافِیُ	۱۶۱
اجب لومائیل بحق عین یا عَزَّ وَجَلَّ	۱۱۶
اجب لومائیل بحق عین یا عَطُوْفُ	۱۶۵
اجب لومائیل بحق عین یا عَلُوُّ	۱۰۶
فا	
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاضِلُ	۹۱۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَرْدُ	۲۸۴
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَتَّحُ	۴۸۸
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاعِلُ	۱۸۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَارِضُ	۱۰۸۱
اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاخِرُ	۳۸۱

اجب سرحماکیل بحق فا یا فَاطِرُ	۲۹۰
صاد	
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَمِدُ	۱۴۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صِدْقُ	۱۹۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَادِقُ	۱۹۵
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَبُوْرُ	۲۹۸
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صِدِّیْقُ	۲۰۴
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَرِیْحُ	۳۰۸
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَانِعُ	۲۱۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَابِحُ	۱۰۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَاحِبُ	۱۰۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَابِرُ	۲۹۳
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَنَّاعُ	۲۱۱
اجب اھجمائیل بحق صاد یا صَوَابُ	۹۹
قاف	
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَادِرُ	۳۰۵
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَیُّوْمُ	۱۵۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِیْمُ	۱۵۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاسِمُ	۲۰۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاھِرُ	۳۰۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَھَّرُ	۳۰۵
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَرِیْبُ	۳۱۲
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَوِیُّ	۱۱۶
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِیْرُ	۳۱۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَائِمُ	۱۴۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قُدُّوْسُ	۱۷۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَابِضُ	۹۰۳
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاضِیُّ	۲۰۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاصِیُّ	۹۱۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَاطِعُ	۱۸۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَدِمُ	۱۴۴
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَامِعُ	۲۱۱
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قِسْطُ	۱۶۹
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَیِّمُ	۱۵۰
اجب عطرائیل بحق قاف یَا قَھَّارُ	۳۰۶
را	
اجب امواکیل بحق را یا رَزَّاقُ	۳۰۸
اجب امواکیل بحق را یا رَازِقُ	۳۰۷
اجب امواکیل بحق را یا رَبُّ	۲۰۲
اجب امواکیل بحق را یا رَحِیْمُ	۲۵۸
اجب امواکیل بحق را یا رَحْمٰنُ	۲۹۸
اجب امواکیل بحق را یا رَقِیْبُ	۳۱۲
اجب امواکیل بحق را یا رَفِیْعُ	۳۶۰
اجب امواکیل بحق را یا رَافِعُ	۳۵۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاشِدُ	۵۰۵
اجب امواکیل بحق را یا رَشِیْدُ	۵۱۴
اجب امواکیل بحق را یا رَابِحُ	۱۲۰۳
اجب امواکیل بحق را یا رَاجِمُ	۲۴۹
اجب امواکیل بحق را یا رِائِمُ	۲۴۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاجِحُ	۲۱۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاسِخُ	۸۶۱
اجب امواکیل بحق را یا رَاقِدُ	۲۸۵
اجب امواکیل بحق را یا رَافِعُ	۳۵۱
اجب امواکیل بحق را یا رَبَّنَا	۲۵۳
اجب امواکیل بحق را یا رَؤُفُ	۲۸۶
شین	
اجب همزائیل بحق شین یا شَکُوْرُ	۵۲۲
اجب همزائیل بحق شین یا شَافِیُ	۳۹۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَاهِدُ	۳۱۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَهِیْدُ	۳۱۹
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِعُ	۵۷۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِحُ	۵۰۹
اجب همزائیل بحق شین یا شَارِقُ	۶۰۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَافِعُ	۴۵۱
اجب همزائیل بحق شین یا شَفِیْقُ	۴۹۰
اجب همزائیل بحق شین یا شَفِیْعُ	۴۶۰
تا	
اجب عزرائیل بحق تا یَا تَامُّ	۴۴۱

اجب عزرائیل بحق تا یا تَوَّابُ ۴۰۹
اجب عزرائیل بحق تا یا تَبَارَکَ اللّٰہُ ۶۸۴
اجب عزرائیل بحق تا یا تَنَوَّرُ ۶۵۶

ثا

اجب میکائیل بحق ثا یا ثَابِتُ ۹۰۳
اجب میکائیل بحق ثا یا ثَوَابُ ۵۰۹

خا

اجب مھکائیل بحق خا یا خَبِیْرُ ۸۱۲
اجب مھکائیل بحق خا یا خَالِقُ ۷۳۱
اجب مھکائیل بحق خا یا خَاسِرُ ۸۶۱
اجب مھکائیل بحق خا یا خَاتَمُ ۱۰۴۱
اجب مھکائیل بحق خا یا خَافِضُ ۱۴۸۱
اجب مھکائیل بحق خا یا خُدَا ۴۰۵

ذال

اجب اھرائیل بحق ذال یا ذَاکِرُ ۹۲۱
اجب اھرائیل بحق ذال یا ذِکْرُ ۹۲۰
اجب اھرائیل بحق ذال یا ذُو الْجَلَالِ ۸۰۱
اجب اھرائیل بحق ذال یا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۱۱۰۰

ضاد

اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَارُّ ۱۰۰۱
اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَارِبُ ۱۰۰۳
اجب عطکائیل بحق ضاد یا ضَامِنُ ۸۹۱

ظا

اجب لوزائیل بحق ظا یا ظَاہِرُ ۱۱۰۶
اجب لوزائیل بحق ظا یا ظُہُوْرُ ۱۱۱۱
اجب لوزائیل بحق ظا یا ظَہِیْرُ ۱۱۱۵

غین

اجب لوخائیل بحق غین یا غَنِیُّ ۱۰۶۰
اجب لوخائیل بحق غین یا غَافِرُ ۱۲۸۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَیَاثُ ۱۵۱۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفُوْرُ ۱۲۸۶
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفَّارُ ۱۲۸۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَوْثُ ۱۵۰۶
اجب لوخائیل بحق غین یا غَالِبُ ۱۰۳۳
اجب لوخائیل بحق غین یا غَانِیُ ۱۰۶۱
اجب لوخائیل بحق غین یا غَفِیْرُ ۱۲۹۰
اجب لوخائیل بحق غین یا غَمْخُوَارُ ۱۸۴۷
اجب لوخائیل بحق غین یا غَیُوْرُ ۱۲۱۶

•••

تسخیر موکّل کا
ایک عجیب وغریب طریقہ

اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر حسب قاعدہ مربع آتشی پُر کریں۔ خانہ ۹ میں جو عدد ہے اگر وہ اکائی تک ہے تو اس کو لیں اگر اکائی سے زیادہ ہے تو دھائی کا پہلا عدد لیں۔ اور دوسرے کو چھوڑ دیں۔

مثلاً نویں خانہ میں ۲۵ ہے تو پانچ کو لے لیں اور ۲ کو چھوڑ دیں۔ اگر مکمل عشرات میں مثلاً ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰، اس حالت میں دوسرا حرف لے لیں، جیسے ۲، ۳، ۴، ۵ وغیرہ۔ یعنی اس صورت میں صفر کو نظر انداز کر دیں۔

اسی طرح خانہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵/اور ۱۶ کے ہندسے لے لیں اور دو کو جوڑ کر موکل بنالیں۔ جیسے خانہ ۹ سے ۵ اور خانہ دس سے ۶ لیا۔ موکل ھوائیل۔ (ہوائیل)

اسی طرح $\frac{9-10}{1}$ $\frac{11-12}{2}$ $\frac{13-14}{3}$ $\frac{15-16}{4}$ دو دو خانوں کا ایک موکل بنکر کل ۴ موکل بنے۔

اب ان کی عزیمت تیار کریں۔ اس طرح

عزمتُ و اقسمتُ عَلَیْکُم .... نقطوں کی جگہ چاروں موکل کے نام لکھیں۔ اس کے بعد لکھیں۔ احضروا واطیعوا بحق یا حی یا قیوم۔

اسی عمل کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر ۸ روز تک لگاتار تنہائی میں پڑھیں۔ اگرچہ کہ اس عمل میں کوئی چیز سامنے نہیں آئے گی لیکن آپ کو محسوس ہوگا کہ کوئی کمرے میں موجود ہے آپ عمل کے اختتام پر جو حاجت بیان کروگے وہ انشاءاللہ غائبانہ پوری ہوگی۔

عامل کو چاہیے کہ اپنے نام کا جو نقش وہ تیار کرے گا اس کے نیچے چاروں موکل کے نام لکھ دے۔ یا موکلین کے نام نقش کے چاروں کونوں پر لکھ دے۔ اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاءاللہ موکلین غائبانہ طور سے عامل کی مدد کرتے رہیں گے۔

عامل مذکورہ عزیمت کو ۸ روز کے بعد روزانہ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق پڑھتا رہے تاکہ عمل قابو میں رہے۔

●●●

عمل سورۂ اخلاص باموکل

سورۂ اخلاق ہر حاجت کے لیے زود اثر ہے۔ خصوصاً تسخیر، اس کے ذریعے تسخیر خلائق اور تسخیر مخصوص دونوں کام لیے جاتے ہیں۔ اور یہ عمل بہت مشہور و مجرب ہے، عاملین اس کے بہت سے طریقے بتاتے ہیں، اور تقریباً سب مجرب ہیں مگر ہم یہاں صرف ۶ دن کا عمل اور بہت آسان بتاتے ہیں تا کہ کمزور حضرات بھی اس کے فوائد حاصل کرسکیں۔

یہ عمل باموکل ہے اس لیے پرہیز افضل کے ساتھ اکمل اشد ضروری ہے۔ مسجد یا مکان مگر پاک صاف ہو، یہ عمل تنہائی میں باطہارت ۱۶۷ ر بار اس طرح پڑھیں کہ یہ نقش زعفران اور عرق گلاب میں حل کر کے لکھیں اور حصولِ دولت بھی درکار ہو تو چاندی پر کندہ کرا کے سامنے رکھیں کہ اس پر نظر رہے۔ مصلی پر بیٹھ کر درود شریف ایک سو ایک بار پڑھیں۔ پھر دو نفل بہ نیت ایصالِ ثواب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و حضرت علی و حسین کریمین اور خواجہ غریب نواز و اعلیٰ حضرت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پڑھے پھر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تین بار اس طرح عرض کرے فریاد فریاد بدرگاہ تو بدوستی علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ و حسن مجتبیٰ و حسین شہید کربلا آنچہ مطلوب میدارم بِالنصرام رسان پھر اسی جگہ کھڑے کھڑے تین بار آیۃ الکرسی شریف ۳، ۳ بار چاروں قل پڑھ کر کلمہ کی انگلی پر دم کریں اور انگلی کے اشارے سے چاروں طرف حصار کریں پھر بیٹھ کر سورۂ اخلاص ۱۶۷ ر بار اس طرح پڑھیں۔ بسم اللہ الرّحمن الرحیم۔ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَجِبْ يَا عَطْرَائِيْلُ بِحَقِّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، يَا اِسْرَافِيْلُ بِحَقِّ اللّٰهُ الصَّمَدُ، يَا طَلْطَائِيْلُ بِحَقِّ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ يَا رَقْمَائِيْلُ بِحَقِّ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ بعدہ درود شریف ۲۱ بار دورانِ عمل نظر نقش پر رہے۔ بعد عمل ختم کرنے کے نقش پر دم کرے اسی طرح ۶ دن عمل کرے۔ آخری دن دودھ کی فیرنی پکا کر فاتحہ دے کر خود کھانے اور احباب کو کھلائے۔ اس عمل میں موکل بھی ظاہر بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ صفائے قلب پر منحصر ہے اگر موکل ظاہر ہوں بغیر عمل پورا کیے بات نہ کرے۔ جب عمل تمام ہو جائے وہ سلام کریں گے جواب دے اور کہے کہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میری ہر جائز کام میں مدد کرنے کا وعدہ کریں۔ اگر وہ کوئی شرط رکھیں۔ عامل اسے قبول کرے اور ہمیشہ اس کا پابندر ہے ورنہ وہ وعدہ کر کے رخصت ہو جائیں گے اور موکل ظاہر نہ ہوں جب بھی مایوس نہ ہو بلکہ ۴۷ بار ہمیشہ ورد میں رکھے اور نقش پر دم کرتا رہے وہ موکل اس نقش کے تابع رہیں گے اور ہر ضرورت اور ہر مشکل میں تسخیر اور حصولِ دولت میں غائبانہ مدد کرتے رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم



وعزمت عليكم اجب یاعطرائیل یا اسرائیل

••

عمل دعائے حزب البحر

دعائے حزب البحر روحانیت و نورانیت کا مخزن ہے۔ وہ خواتین و حضرات جو جلد از جلد موکل کی حاضری چاہتے ہیں وہ بعد نماز تہجد یا فجر دعائے حزب البحر کم از کم تین مرتبہ یا پھر ۷ یا ۱۱ مرتبہ ورد میں رکھیں۔ حسب توفیق صدقہ وخیرات کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دعائے حزب البحر کے ورد کی بدولت موکل کی جلد حاضری ہوگی۔

••

چہل کاف

چہل کاف سے مراد چالیس کاف کا وظیفہ ہے حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے، عاملین میں چہل کاف کا وظیفہ بہت معروف ہے اور اسے ہر مشکل کے حل کے لیے بڑا اکسیر تصور کیا جاتا ہے اور اس کے فوائد بے پناہ ہیں بہت سے کاملین اور عاملین کے معمول اس کا وظیفہ رہا ہے۔

چہل کاف حسب ذیل ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنَ كَانَ مِنْ كَلَكٍ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبَدٍ تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلَكْلَكٍ لَكَكِ كَفَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهٗ يَا كَوْكَبًا كَانَ يَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكِ۔

تیرے پروردگار نے تیری بہت کفایت کی بہت سی مصیبتوں سے، ان مصیبتوں سے ایسے حفاظت کی جیسے کہ کمین گاہ میں لشکر سے کوئی بچ جائے یہ مصیبت مشابہ ہے ایسی جماعت سے جو ہتھیار سے لیس ہو یا نیزہ بردار ہو جیسے کہ مضبوط جوان گوشت سے بھرا ہوا اونٹ پروردگار کفایت کرے اس چیز کی جو میرے ساتھ ہے میرے علم کے مطابق تمام رنج اور مصیبتوں سے اے ثابت قدم رہنے والے تو ثبات اور بقائے وروشنی میں آسمانی ستارے کی طرح ہے۔

اور باموکل چہل کاف یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كَفَاكَ رَبُّكَ يَا جَنْتَائِيْلُ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً يَا دُوْلَائِيْلُ كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنَ يَا جِبْرَائِيْلَ كَانَ مِنْ كَلَكَ يَا كَنْكَائِيْلَ تَكِرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ يَا نَعْمَائِيْلَ فِيْ كَبَدٍ تَحْكِيْ مُشَكْشَكَةً يَا كَلْكَائِيْلُ كَلَكْلَكِ لَكَكَ يَا هَمْرَائِيْلُ كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ يَا ... ائِيْلُ يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ يَا دَرْدَائِيْلُ يَا كَوْكَبَ الْفَلَكِ يَا ...

زکوۃ کا پہلا طریقہ: چہل کاف کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اول تین روز روزہ رکھے۔ بدھ، جمعرات، جمعہ اور ترک حیوانات جمالی کرے اور شام کو دودھ چاول سے روزہ افطار کرے اور روزانہ ایک فقیر کو دودھ چاول پیٹ بھر کر کھلائے اور روزانہ ایصال ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس کو کرے اور تیسرے روز یعنی جمعہ کو صبح کی نماز کے بعد بکنارہ دریا جاکر اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور چہل کاف کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ بعدہ صبح وشام گیارہ گیارہ مرتبہ کا وِرد رکھے، زکوۃ ادا ہوگئی اور عمل ہوگیا۔ اگر کسی کو آسیب، جن، دیو خبیث ایذا دیتا ہو تو سات مرتبہ سرسوں کے تیل پر پڑھ کر دم کرے اور آسیب زدہ کے دونوں کانوں میں ڈال کر شہادت کی انگلیوں سے کان کے سوراخ بند کرے تاکہ تیل باہر نہ نکلے، اور کچھ تیل بدن پر بھی ملے اِن شاء اللہ آسیب کے جلنے کی بو آئے گی اور بالکل جل جائے گا، اور فریاد بھی کرے گا۔ یہ طریقہ آسیب وجنات کے بارے میں سریع النفع ہے۔

چہل کاف کی زکوۃ کا دوسرا طریقہ: چہل کاف کی زکوۃ کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر غسل کرے اور روزہ رکھے اور کپڑا بغیر سلا ہوا پہنے، دو رکعت نمازِ نفل پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ایصال ثواب ختم خواجگان قادریہ یا چشتیہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ چہل کاف پڑھے اور سوا سیر گندم کے آٹے کی میٹھی روٹی بنائے اور چار فقیروں کو کھلائے اور شام کو خود روزہ افطار کرے اور پنجشنبہ سے دوشنبہ تک پڑھے۔ ہر روز بعد افطار کے ایک سو سات مرتبہ پڑھے۔ یہ زکوۃ پانچ روز کی ہے۔ صبح کو ایک ہزار ایک مرتبہ اور شام کو ایک سو سات مرتبہ روز پڑھے۔ زکوۃ ادا ہوگی اور عمل مکمل ہوگا۔ یہ عمل اضافہ رزق کے لیے لاجواب ہے۔

چہل کاف کی زکوۃ کا تیسرا طریقہ: اول بدھ، جمعرات کا روزہ رکھے اور گیارہ سو گیارہ مرتبہ ایک جلسہ میں پڑھے۔ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور حرز شریف ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ یعنی

گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ حرز شریف پڑھے پھر گیارہ سو گیارہ مرتبہ چہل کاف پڑھے پھر ایک مرتبہ حرز شریف، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی طرح تین روز پڑھے اور ختم خواجگان روز پڑھتا رہے اور روز ہی دودھ کی شیر بنائے اور ایک فقیر کو کھلائے اور آدھی سے خود روزہ افطار کرے اور طلوع آفتاب کے بعد دریا کے کنارے پر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہوگی، عمل مکمل ہوگا۔ حرز شریف یہ ہے:

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا حَزُوْرَائِيْلُ بِحَقِّ الْكَافِ اَجِبْ دَعْوَتِيْ وَ سَخِّرْلِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ وَ حُصُوْلِيْ وَ مُرَادِيْ بِلَا مُكْثٍ وَ مُهْلَةٍ اَلِّفْ قُلُوْبِنَا بَيْنَ قُلُوْبِ الْعَافِيَةِ۔

فوائد چہل کاف: چہل کاف کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) برائے آسیب زدہ، سرسوں کے تیل پر چالیس مرتبہ پڑھ کر مالش کرادیں تو آسیب دفع ہوگا۔

(۲) اگر کسی کے دردِ سر کہنہ ہو جائے اور کسی علاج سے نہ جاتا ہو تو ماہِ صفر المظفر کے آخری چہار شنبہ کو چہل کاف لکھ کر باندھیں، دردِ سر ان شاء اللہ فوراً دور ہوگا۔

(۳) اگر کسی کو دردِ چشم ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دَم کر کے آنکھوں پر ملے، ان شاء اللہ آرام ہوگا۔

(۴) اگر کسی کے پیٹ میں شدید درد ہو تو سات مرتبہ پڑھ کر نمک پر دم کر کے دردِ شکم والے کو کھلائے۔ ان شاء اللہ درد فوراً دور ہو جائے گا۔

(۵) اگر چہل کاف کو لکھ کر دانتوں میں دبائے اور ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور مشتبہ آدمیوں کو سامنے رکھے جو چور ہوگا، اِن شاء اللہ رونے لگے گا اور اقراری ہوگا۔

(۶) اگر کسی کے جوڑوں میں درد ہو تو چہل کاف کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر بازو پر باندھے ان شاء اللہ دفع ہوگا۔

(۷) اگر کسی شخص کو بواسیر خونی یا بادی ہو تو چہل کاف بلی کی کھال پر لکھ کر گلے میں باندھے اور سات عدد سفید کاغذ پر لکھ کر علی الصبح پلائے، انشاء اللہ بواسیر خونی یا بادی دور ہوگی۔

(۸) اگر کسی شخص کو کوئی دشمن ایذا پہنچاتا ہو اور باز نہ آتا ہو تو شبِ دوشنبہ چالیس بار پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف دَم کرے ان شاء اللہ دشمن ایذا رسانی سے باز آئے گا۔

(۹) اگر کسی شخص کا کوئی دشمن ہو اور اس کو دشمنی سے روکنا مقصود ہو تو درمیان عصر مغرب کے بروز سہ شنبہ ستر مرتبہ پڑھے۔ قبرستان میں بیٹھ کر اور پرانی قبر کی مٹی پر دم کر کے دشمن کے مکان میں ڈالے، انواع واقسام کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے گا اور دشمنی ترک کردے گا۔

(۱۰) اگر کوئی شخص کسی کی زبان بدگوئی بند کرنا چاہے تو چہل کاف کو ستر مرتبہ نمک پر پڑھ کر دشمن کے گھر میں ڈالے ان شاء اللہ زبان بدگوئی سے بند ہوگی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص قیدی کو آزاد کرانا چاہے تو روٹی پر چہل کاف لکھ کر ایک ہفتہ کھلائے تو قیدی ان شاء اللہ آزاد ہوگا۔

(۱۲) اگر کوئی شخص اپنے مطلوب کو مائل اپنی طرف کرنا چاہے تو مشک زعفران سے لکھ کر مطلوب کے راستہ میں دفن کرے، انشاء اللہ مطلوب بے چین و بے قرار ہو کر حاضر ہووے گا۔

(۱۳) اگر کسی امیدوار اولاد عورت کو چھوہارہ پر دم کر کے ایام سے پاک ہونے کے بعد کھلائے۔ تین ماہ تک اکیس چھوہارے ہر مرتبہ اور ہر چھوہارہ پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائے انشاء اللہ بااولاد ہووے۔

(۱۴) اگر کسی کو مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو پیپل کے پتے پر لکھ کر مریض کے بدن پر ملیں تو انشاء اللہ فوراً آرام وسکون ہوگا۔

(۱۵) اگر کوئی عورت بدکارہ ہو تو گلاب کے پھول پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور سنگھائے، چند بار کے عمل سے انشاء اللہ بدکاری سے باز آجائے۔

•••

مشہور زمانہ مجرب عمل چہل کاف کی تشریح

کلیم حجازی حیدرآباد

مجھ ناچیز سے عامل شاہ زنجانی نے زنجانی جنتری 1999ء میں چہل کاف کی تشریح لکھنے کی روحانی فرمائش کی۔ چونکہ یہ 50 سال سے میرے معمولات میں ہے۔ میں عزیزم زنجانی صاحب کے جذبہ خدمت خلق کے پیش نظر اسے ٹال نہ سکا۔ گو احقر خود اس بات میں اپنے کو اہل نہیں سمجھتا کیونکہ یہ امر حکماء فضلاء اجلاء سے متعلق ہے لیکن دوستوں کے حسن ظن سے مجبور ہو کر بسا اوقات اپنی آراء کا اظہار کرنا ہی پڑتا ہے۔ پس جہاں تک احقر کے ادراک نے رسائی کی اور جہاں تک میری افہام و تفہیم کا تعلق یا جو امور خاکسار کے حدود علم میں ہیں وہ بلاکم و کاست اس قرطاس پر ارقام ہیں گر قبول افتد زہے عزوشرف۔ یک ثواب بیند صد خطا پوشند وما علینا الا البلاغ۔ کچھ عام سوالات اس سلسلے میں گردش کرتے رہتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سوال کیا یہ چہل کاف جو عام طور پر صوفیاء کرام پڑھتے ہیں اور چلے کرتے ہیں (باموکل یا بے مؤکل) صحیح اور بامعنی ہے؟۔

سوال کیا یہ صحیح ہے کہ چہل کاف حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کا وظیفہ خاص تھا؟۔

سوال علماء کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ چہل کاف غلط ہے اور بے معنی ہے بلکہ بعض تو یہ کہتے ہیں کہ اس کا پڑھنے والا کافر ہے؟۔

الجواب

عام طور پر جو چہل کاف پڑھا جاتا ہے یا بازاری کتب میں مرقوم ہے اکثر اعراب میں غلطیاں ہیں بعض جگہ تحکی کو یحکی اور یحکی کو تحکی لکھا ہے۔ بعض جگہ املا غلط ہے۔ جس کو جہاں سے جیسا ملا اس نے اس کو صحیح تصور کر لیا اور ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ جو چہل کاف میرے پاس ہے وہی صحیح اور درست ہے اور دوسرے سب غلط ہیں۔ پس ایسے لوگ غلطی پر ہیں۔ عربی زبان اس قدر نازک ہے کہ معمولی اعراب کی غلطی سے الفاظ کے معانی کچھ کے کچھ ہو جاتے ہیں۔ ذیل میں چہل کاف لکھ کر میں اس کی تشریح کئے دیتا ہوں۔

چہل کاف

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَاکِفَۃً کِفْکَافُهَا کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ کَلَکَا

تَکُرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکَرِّ فِیْ کَبَدٍ تَجْلِیْ مُشَکْشَکَۃً کَلُکْلُکٍ لَکَکَا

کَفَاکَ مَابِیْ کَفَاکِ الْکَافُ کُرْبَتَہٗ یَاکَوْکَبًا کَانَ یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکَا

چہل کاف دراصل عربی کے تین اشعار ہیں اور باوزن و بامعنی ہیں اس میں دشمن کو تنبیہ کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے فتح و نصرت چاہی گئی ہے یہ کس کے اشعار ہیں اس ضمن میں میری تحقیق فی الحال ناتمام ہے۔ اکثر کتب میں مرقوم ہے اور صوفیاء کرام سے روایت بھی ہے کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کو یہ اشعار نہایت پسند تھے اور وہ اکثر ان اشعار کو پڑھا کرتے تھے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ بھی ہے کہ یہ اشعار دراصل حضرت غوث الاعظم ہی کے ہیں لیکن میری نگاہ سے ایسا کوئی محققانہ مضمون نہیں گزرا لیکن جہاں تک اشعار کا تعلق ہے وہ ببانگ دہل صفت شعرو سخن پر بین دلیل ہیں۔

اب میں ان افراد کے لئے جو اسے مہمل قرار دیتے ہیں ایک ایک لفظ کی تشریح کرتا ہوں۔

پہلے مصرع کی تفصیل

کَفَاکَ کافی ہے تیرا رب اس کا مصدر اَلْکَفَاءُ کَافَاءَ جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفَاءَ یعنی واجبی تعریف کے برابر خدا کی تعریف ہے۔ اَلْکَفَاءُ وَالْکَفَاءُ یعنی مثل اور نظیر کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ دراصل یہ ہے اَلْکِفَایَۃُ یعنی کافی ہونا۔ اس کا ماضی ہوا کَفیٰ مضارع۔ اسم فاعل امرو نہی وغیرہ۔ یَکْفِیْ کَافٍ اِکْفِ لَا تَکْفِ عربی میں ک مثل اور مانند کے لئے الگ استعمال ہوتا ہے یعنی نظیر کے لئے اور ک ضمیر ہے یعنی تو تیرا اور اپنی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تو کَفَاکَ کا مطلب ہوا تعریف کے لئے ہے تیرا اور کف قرآن شریف میں دو جگہ آیا ہے اور کفی قرآن شریف میں 22 جگہ آیا ہے۔ ک ضمیر ہے تیرے لئے۔ کافی کفا کے معنی ہونا بھی ہے۔

رَبُّکَ رب پالنے والا رَبَّ اس نے پالا رب صاحب پالنے والا اللہ تعالیٰ کا نام ہے اگر یہ بضَمّ یعنی پیش سے رُبَّ پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے بہت کم اور یہ حرف جر ہو جائے گا یہاں بھی ک کے معنی تو اور تیرے لئے کے ہیں اور جہاں کَ بالفتح یعنی زبر سے ہو گا وہ یہی معنی دے گا اس لئے میں اب بار بار اس کی تکرار نہیں کروں گا۔

کَمْ کم کے معنی ہیں زیادہ لیکن اگر بضَمّ (پیش) پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے تم کو اور کَمَّ کَمًّا چھپانا پوشیدہ کرنا ہیں اور کم کے معنی آستین ہے اور کُمّ کے معنی غلاف اور شگوفہ کے ہیں۔ یہاں اس کے معنی زیادہ کے ہیں یعنی کم اور اس کی بھی دو اقسام ہیں۔

یَکْفِیْکَ

وہ تیری کفایت کرے گا۔ اگر اس پر کَفَّ لگا دی جائے گی تو کف کا اسم مرہ بن جائے گا اور بالکسر کِفَّۃٌ ہر گول چیز کو کہتے ہیں لہٰذا معنی بدل جائیں گے پس صحیح معنی یَکْفِیْکَ یعنی وہ کفایت کرے گا تیری صحیح ہے اور اس کی اصل کفایہ ہے۔

وَاکِفَۃٌ کفایت کرنے والا عربی میں واؤ کئی طرح مستعمل ہے کہیں عطف ہے اور کہیں سابقہ غرض یہ ایک مصرع ہے جس میں سات کاف ہیں اور اس کے معنی یہ ہوئے تیرے لئے کافی ہے تیرا رب بہت زیادہ وہ تیری کفایت کرے گا کفایت کرنے والا۔

دوسرے مصرع کی تفصیل

کِفْکَافُہَا

اس میں تین الفاظ ہیں۔ کف۔ کاف۔ ھا۔ اب میں تینوں کی جداگانہ لغت بیان کرتا ہوں۔ کِفَّۃٌ ہر گول چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے کِفَّۃُ الصَّائِدْ شکاری کا جال اور اس کی جمع ہے کِفَفٌ اور کِفَافٌ اور دو ستاروں کے نام بھی ہیں اَلْکِفَّۃُ الْجَنُوْبِیَۃُ وَالْکِفَّۃُ الشِّمَالِیَۃُ اور یہ میرے خیال سے راس اور ذنب ہیں بعض جگہ ایسے بھی بولا جاتا ہے۔ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ وَالْکِفَّۃُ بِالْکِفَّۃِ یعنی سونے کے بدلے سونا اور وزن میں برابر ہو۔ اگر اسے بضَمّ (پیش) پڑھا جائے گا تو اس کے معنی ہوں گے کسی چیز کا کنارہ، گوٹ، حاشیہ، حد یعنی رتبہ ظاہر کرے گا۔ یہاں بالکسر ہے اور اس کے معنی

مجوّف کے ہیں۔ احاطہ کئے ہوئے الکاف یہ فاعل ہے اور اس کی جمع کَفَفَةٌ اور یہ مختلف طریقوں سے بولا جاتا ہے جیسے کَفَفَةٌ و نَاقَةٌ یعنی بڑھاپے کی وجہ سے گرے ہوئے دانت والی اونٹنی یا رَجُلٌ کَافٌ اپنے نفس کو کسی چیز سے روکنے والا مرد یہاں کاف کے معنی روکنے والے کے ہیں۔

ھا یعنی لو جیسے ھاالکتاب یعنی کتاب لو۔ کبھی ضمیر مؤنث میں اس طرح استعمال ہوتا ہے ضَرَبَهَا اس نے اس عورت کو مارا۔ غرض جس طرح لا مختلف صورتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ اسی طرح ھا بھی ضمیر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

کَکَمِیْن

ک کے معنی پہلے ظاہر کر چکا ہوں۔ اَلکَمِیْنُ بغیر سمجھے بوجھے کام میں دخل دینے والا اس کی جمع ہے کُمَنَاءُ ایک جماعت جو گھات میں لگی رہے اور موقع پا کر دشمن پر حملہ کر دے اس لئے کہا جاتا ہے ھٰذا اَمْرٌ فِیْهِ کَمِیْنٌ یہ معاملہ ایسا ہے جس میں ناقابل فہم خرابی ہے اور اگر اسے بجائے میم کے نون سے اَلکَنِیْن پڑھا جائے تو اس کے معنی چھپا ہوا ہوں گے تو کَکَمِیْنٌ کے معنی ہوئے ایک جماعت جو تیری گھات میں لگی ہوئی ہے اور وہ حملہ کے لئے موقع کی منتظر ہے۔

کَانَ یعنی تھا یہ حرف جر ہے اور مختلف صورتوں میں استعمال ہوتا ہے اگر نون بالتشدید بولا جاتا ہے جیسے کَاَنَّ تو اس کے معنی ہوں گے سخت ہونا یہ حرف مشبہ بالفعل ہے اسم کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع دیتا ہے لہٰذا کَانَ اور کَاَنَّ کی ادائیگی میں نزیت احتیاط لازم ہے اس لئے کَانَ کے معنی (ہوا) اور (ہے) ہے۔

مِنْ یعنی سے یہ بھی حرف جر ہے اور مختلف صورتوں میں بولا جاتا ہے کہیں ابتداء کے لئے اور کہیں تبعیض کے لئے اور کبھی تعلیل کے لئے اور کبھی بدل کے لئے غرض اس کے کئی استعمال ہیں۔

مَنْ کہیں فصل کے لئے کہیں زائد میں اور ہر جگہ موقع محل کے اعتبار سے آواز ہوگی۔

مَنّ لیکن اگر اعراب میں فرق ہو گیا یعنی بجائے کسر کے میم بالفتح بولا تو اس کے معنی بدل جائیں گے۔ واحد جمع مؤنث مذکر میں کون یا جو کوئی ہوگا جیسے مَنْ رَبُّکَ تیرا رب کون ہے اور اگر نون بالتشدید بولا جائے گا مَنّ بھلائی کرنا احسان کرنا بعض جگہ تھکانا اور کمزور کرنا کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دراصل یہ ایک مصدر ہے اَلْمَنّ جس کے معنی ہیں احسان یا ایک قسم کا میٹھا گوند یا وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بنی اسرائیل پر بطور غذا کے اتارا یہاں اس کے معنی مِنْ سے لیں۔

کَلَکَا

ک کا حال بیان کیا جا چکا ہے رہا لَکَا تو اس کے معنی ہیں گدی پر مکا مارنا' دبانا' بھینچنا وغیرہ۔ لَکَّۃٌ یہ سورۃ نصر میں قرآن شریف میں دو جگہ پر نصر کے وزن پر ہے۔ لکا کے معنی تباہی ہیں اور یہ مختلف صورتوں میں بولا جاتا ہے جیسے لَکَّ اللَّحْم یعنی گوشت کو ہڈیوں سے جدا کرنا اور اَلْکُّ یہ مصدر ہے گوشت یا سرخ رنگ چیز جس سے کھال رنگتے ہیں یا ایک لاکھ اگر اس کو بضم پیش پڑھا جائے گا جیسے اَلْکُّ تو اس کے معنی ہوں گے سخت و پر گوشت اور اگر لام کو بالکسر پڑھیں گے تو اس کے معنی ہوں گے بھیڑ یا سخت گوشت والی اونٹنی۔ جمع اس کی لَکَّ لِکَاکٌ ہے اور لَکَا باب فتح یَفْتَحُ میں اس کے معنی ہوں گے کسی کو کوڑے سے مارنا' پچھاڑنا' زمین پر پٹخ دینا۔ کسی کو اس کا حق پورا دینا۔ یہ دوسرا مصرع تمام ہوا اس مصرع میں کاف ہیں اور اس کے معنی یہ ہوئے۔

ترجمہ : ایک جماعت جو تیری گھات میں لگی ہو ہے اور وہ حملہ کے لئے موقع کی منتظر ہے اس سے تیرا رب روک کر اپنے امان میں لے گا جو انصاف کرنے والا ہے۔

تیسرے مصرع کی تفصیل

تَکَرَّ کَرَّ (یا ب ن) لوٹنا مڑنا جیسے اِنْهَزَمَ عَنْهُ ثُمَّ کَرَّ عَلَیْهِ اس نے اس سے شکست کھائی اور پھر حملہ

لیے لوٹ پڑا یعنی پینترا بدلنے کے لیے وہ بھاگا پھر اس نے دوبارہ حملہ کیا اس کی صفت کَرَّارٌ ہے تَکَرُّر بار بار ہونا مصدر اس کا اَلْکَرُّ ہے یعنی کھجور کے پتوں کی۔ کھجور کے درخت پر چڑھنے کی رسی یا جہاز کا رسا۔ اس کی جمع کُرُوْرٌ اور کُرٌّ کنواں جمع کِرَارٌ ہے ایک پیمانہ جو چالیس اردب کا بیان کیا جاتا ہے یا چادر اور اس کی جمع اَکْرَارٌ اور اَلْکَرُّ نماز پڑھنے کا رومال جمع اَکْرَارٌ (کُرُوْرٌ) ہے کَرَّیٰ لڑائی میں حملہ تَکَرُّ کَرَّ تردد کرنا کُرَّ کَرُوْ ایک آبی پرندہ اور کَرْکَرَہ مصدر ہے گاڑھا دودھ یا پیٹ کی گڑگڑاہٹ اور بالکسر کِرْکِرَۃٌ سم والے جانور کا سینہ لوگوں کی جماعت کَرَاکِرٌ گھوڑے کے جوڑ وغیرہ وغیرہ تَکَرَّ کَرَّ کَرَّالْکِرَّ کے معنی ہوئے پینترے بدل بدل کر انکا بار بار حملہ کرنا۔ بل کھاتی ہوئی مضبوط رسی کی طرح سے انہی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

فِیْ کَبَدٍ

فی حرف جر ہے اور مختلف معنوں میں بولا جاتا ہے۔ ظرفیت میں جیسے اَلْخَمْرُ فی الزِقِ مصاحبت میں قمت فِی شرق الشمس تعلیل میں قِیْلَ فِیْ ذَنْبِهِ المقاسیۃ ما علمی فی بحرہ الا مطرۃ اور بہت سی جگہ مختلف طور سے آتا ہے۔ ای علی جزوعہا نیزیا والی من کا مترادف ہے اور ہم معنی بھی ہے المنجد قاموس وغیرہ میں شرح دیلمی سے اسی طرح ہے۔

کَبَدٍ (ن ۔ ص) کَبْدٌ اور کَبْدًا جگر پر مارنا کَبَدَالْاَمْرِ کسی کام کا ارادہ کرنا اور کَبِدٌ کَبْدًا وکَبِدَ درد جگر میں جلا ہونا اس کی صفت مَکْبُوْدٌ ہے۔ اَلْکَبْدُ اندرونی حصہ درمیانی حصہ کسی چیز کا بڑا حصہ اور کَبَدًا اتھ چکی ریت کا وہ تودہ جس کا درمیانی حصہ بڑا ہو۔ وہ کمان جس کا دستہ پوری ہتھیلی میں پکڑا جاسکے اور کَبْدٌ پیٹ کا بڑا ہونا کَبْدٌ اندوہ، غم، سختی مصیبت وغیرہ میں بھی بولا جاتا ہے اور اعضائے جسمانی میں سے ایک عضو بھی ہے۔ یہاں تیسرا مصرع تمام ہوا معنی اس پورے مصرعہ کے اس طرح ہوئے۔

ترجمہ : پینترے بدل کر دشمن کا بار بار حملہ کرنا انہی کی جانب لوٹایا جائے گا۔ بل کھاتی ہوئی مضبوط رسی کی طرح سے جو اس ابنوہ پر حملہ آور ہے۔

چوتھے مصرع کی تفصیل

تَجَلِّیْ

کسی چیز کا اچھی طرح ظاہر ہونا۔ جَلِّیْ کسی کی مصیبت کا رفع کرنا۔ یہ دوسرے کے ساتھ مل کر مفہوم ظاہر کرے گا۔ جَلَّ (ض) جَلَالَۃً وَجَلَالَۃً بڑی شان والا ہونا جسم میں بڑا ہونا عمر میں بڑا ہونا اور جَلَّ (ن ض) جَلُوْلاً وَجَلاًّ اپنے وطن کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلا جانا صفت اس کی جَالَ ہے اور تَجَلَّ بڑا بننا، غالب ہونا اگر بالکسر اَلْجِلُّ ہو تو اس کے معنی بت کے ہوں گے۔ کسی چیز کا اچھی طرح ظاہر ہونا۔

مُشَکْشَکَۃٌ

اَلشَّکُّ یہ مصدر ہے شک و شبہ میں ہونا۔ اور چوہے مارنے کی دوا کے لئے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ شک شبہ کرنا یہ صفت فاعل ہے اور شَاکٌّ صفت معنوی ہے۔ شَکَّ الشَّوْکَۃُ رِجْلَہٗ پاؤں میں کانٹا چبھنا۔ مُشَکْشَکَۃٌ مسلح نیزہ زنی فوج یا لشکر جرار چاق و چوبند۔

کَلْکَلُکٌ

خوب موٹا تازہ اونٹ۔ اَلْلِکَاکُ بھیڑیا سخت گوشت والی اونٹنی لُکَکٌ وَلِکَاکٌ لَکَکًا خوب گتھے ہوئے گوشت والا اونٹ۔ یہ چوتھا مصرعہ تمام ہوا اور اس کے معنی ہوئے مسلح نیزہ زن لشکر جو موٹے تازے اونٹوں پر مشتمل ہے اور وہ مجھے مارنے کے لئے نکلتا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے یا آتا ہے۔

پانچویں مصرع کی تفصیل

كَفَاكَ مَابِي كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَةً

كَفَاكَ تیرے لئے کافی ہے اس کی لغت اور تشریح پہلے کرچکا ہوں۔ مَابِيْ پھر آئے اور ٹھکانہ یا پھر آنے کی جگہ۔ ما حرف جر ہے اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جرفیہ طریق ذیل پر استعمال ہوتا ہے۔ مَاهٰذَا الْبَشَرُ یہ آدمی نہیں زائد میں اسے استعمال کرنا جیسے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ پس خدا کی رحمت سے ان کے لئے نرمی ہے۔

كَفَاكَ الْكَافُ

كَفَاءِ وہ حالت جس کے ذریعہ کوئی چیز دوسری چیز کے برابر ہو جائے یعنی مساوی حالت۔

كُرْبَةً

كَرْبٌ (ن) دکھ تکلیف مصیبت رنج و غم پورے مصرعے کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ : تیرا رب تیرے لئے کافی ہے۔ دائیں بائیں آگے اور پیچھے سے تجھے محیط ہے اور تیری ہر مصیبت میں تیرا مددگار ہے۔

چھٹے مصرع کی تفصیل

يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِي كَوَاكِبَ الْفَلَكَا

یا حرف ندا ہے اور اس کے معنی ہیں کہ جیسے یا اللہ اے اللہ وغیرہ کوکب ستارہ کو کہتے ہیں اس لفظ کے اور بھی کئی معنی ہیں جیسے تلوار، پانی، سخت گرمی۔ لوہے کی چمک دمک لمبی نباتات قوم کا سردار غرض یہ لفظ وسیع المعانی ہے۔ کان اس کی معنی اور صفت لکھی جا چکی ہے۔ تَحْكِي اس کا مصدر ہے اَلْحَكَمُ یعنی فیصلہ اس سے کئی الفاظ بنے ہیں۔ جیسے يحكي حكى حكاية تحكمون وغیرہ کسی سے کلام نقل کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے احتكى کسی امر کا مضبوط ہونا۔ کوکب کی تشریح ہو چکی ہے۔

فَلَكَ

یعنی گول بمعنی آسمان یا ستاروں کے چکر لگانے کی جگہ جمع ہے افلاك لہراس گول چیز کو کہتے ہیں جو ابھری ہوئی ہو بلند ہو محیط ہو۔ پورے مصرع کا مطلب یہ ہے جس پروردگار نے بہت سی مصیبتوں میں تیری کفایت کی ہے وہی اللہ ان مصائب میں جو بھاری لشکر کی طرح گھات میں ہیں اب بھی تیری کفایت کرے گا۔ اللہ ان مصائب میں تیرے لئے کافی ہے جو سخت سے سخت اور مضبوط اور بل کھاتی ہوئی اور نیزہ زن مسلح لشکر جس میں فربہ اور قوی اونٹ ہیں اور وقت بوقت نمودار ہوتے ہیں۔

اے ستارے اے فلک روشن جو آسمانی ستارے کی مانند منور اور درخشاں ہے۔ یقین کر کہ تیرا رب تمام پریشانیوں سے اب بھی تجھے کفایت کرے گا جیسا کہ گذشتہ پریشانیوں میں اس قادر و کریم نے تیری کفایت کی۔

چہل کاف سے فیض یابی

روحانیات عملیات کی ہر قدیم و جدید کتاب میں چہل کاف کا عمل ملتا ہے۔ دنیا کے ہر مرض' بیماری' شفایابی' رزق' دولت' مال' اولاد' ترقی' شادی' حصول علم و روحانیات اور معلوم نامعلوم دشمنوں کی زبان بندی وغیرہ ہر جائز مقصد کے لئے نوچندی بدھ سے اس عمل کو بعد از نماز عشاء 40 دن 40 مرتبہ اول آخر چالیس چالیس مرتبہ کوئی سا درود شریف پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں دعا مانگنا دعا کے مجرب ہونے کا وسیلہ بحضور پر نور ہوگا۔

نصف صدی سے چہل کاف کا عامل ہوں۔ اس کا عمل (چلہ) کبھی خطا نہیں جاتا۔ ہر ضرورت مند اپنے جائز مقصد کے لیے پڑھ سکتا ہے عام اجازت ہے۔ عامل شاہ زنجانی سے اس سلسلے میں اجازت لے لینا بھی روحانی تقویت کا باعث بنے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے مکتبہ آئینہ قسمت کی کتب مصباح العملیات اور حروف صوامت کا مطالعہ کریں۔

رجال الغیب معلوم کرنے کا آسان طریقہ

نقوش لکھنے اور اعمال کرنے کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس روز رجال الغیب کس سمت ہیں۔ اگر وہ نقش لکھتے وقت یا وظیفہ کرتے وقت سامنے ہوں تو کام میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ نقش یا وظیفہ صحیح کام نہیں کرتا۔ اس لئے ایسی طرف منہ کریں کہ رجال الغیب آپ کی پشت پر ہوں تاکہ سامنا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً چاند کی 27`19`12`4 تاریخ کو جب آپ نقش لکھنے بیٹھیں تو آپ کا منہ مشرق کی طرف اور پشت مغرب کی طرف ہونی چاہیئے جبکہ چاند کی 29`22`14`7 تاریخ کو آپ کا چہرہ مغرب کی جانب اور پشت مشرق کی جانب ہونی چاہیئے تاکہ اعمال کارگر ثابت ہوں۔ واضح ہو کہ چار سمتیں ہوتی ہیں اور چار کونے۔ اس طرح کل آٹھ سمتیں ہوئیں۔ نیچے جس سمت کے سامنے تاریخیں درج ہیں اس جانب رجال الغیب ہیں اس طرف پشت کرکے کام کریں۔ نیچے سمت اور چاند کی تاریخیں درج ہیں۔ اور اس کے ساتھ جدول ہے۔ اس جدول میں متعلقہ افراد' متعلقہ کام اور متعلقہ اشیاء درج ہیں۔ سعد اوقات میں ان لوگوں سے ملنا اور چیزیں خریدنا فائدہ دیتا ہے اور نحس اوقات میں نقصان۔

جنوب مشرق 24`16`09`01	جنوب مغرب 25`17`10`02	جنوب 26`18`11`03	مغرب 27`19`12`04
شمال مغرب 00`20`13`05	شمال مشرق 28`21`00`06	مشرق 29`22`14`07	شمال 30`23`15`08

کواکب	متعلقہ افراد	متعلقہ کام	متعلقہ اشیاء
شمس	وزراء' حکام اعلیٰ' سرکردہ لوگ' امراء' بڑے آدمی' افسران	سرکاری دفاتر اور بڑی فرموں کے متعلقہ کام	کپڑے' سونے کے زیورات' جواہرات' قیمتی اشیاء اور سپورٹس کا سامان
قمر	ہمسائے' عزیز و اقارب	گھریلو کام	اشیائے خوردنی' لطیف مشروبات' خانگی فرنیچر
عطارد	پرنٹر' پبلشر' ادیب' شاعر' پریس والے اور تحریری کام کرنے والے	پرنٹنگ پبلشنگ' تعلیم' پبلسٹی' خط و کتابت	سینے کی اشیاء' کٹ پیس' رسائل' چوڑیاں' کتابیں
زہرہ	ایکٹر' جوہری' مستورات	معمہ بازی' تفریحات' فلم' سوشل کام	زیب و زینت کی اشیاء' کپڑے' زیورات۔
مریخ	سرجن' ڈینٹسٹ' کیمسٹ' فوج اور پولیس والے' لوہے کے بیوپاری' کباڑیے' سنار	کشتی کا مقابلہ' ریس' مشینوں کی مرمت لوہے کا کام' ٹرانسپورٹ' مشکل مہمات	دھاتیں' انجینئرنگ کا سامان' مشینری' آٹو موبائیل ٹولز' ٹوپیاں' ادویہ
مشتری	پیر' استاد' جج' قاضی' بینکرز' وکلاء	کپڑا' اسٹاک شیئرز' کاروبار' ترقیاتی سکیمیں' روپیہ کا لین دین' شپنگ	مذہبی امور سے متعلقہ اشیاء' سفری اشیاء' ریس وسٹہ' بانڈز
زحل	تجربہ کار افراد' زمیندار' بڑی عمر کے لوگ	طویل کاروبار' مکان' جائیداد' بنیاد رکھنا' چمڑے کا کاروبار' اناج	زمین' معدنیات' جواہرات' مذہبی اور قانونی کتابیں' کپڑا
یورانس	ہوائی جہازوں کا عملہ' موجد' سائنس دان' الیکٹریشن	نئی سکیمیں' روحانی امداد' نئے معاہدات' ریسرچ' الیکٹرک کا کام	جرابیں' الیکٹرک کا سامان' ہوائی جہاز' ریڈیو' کیمرہ' نایاب اشیاء' قالین
نیپچون	معمہ کا کام کرنے والے' مجمع لگانے والے' ڈاکٹر' ادویہ فروش	ہڑتالیں' پروپیگنڈہ' جاسوسی' دغا اور فریب کے کام	بارش کا کوٹ' بوٹ' ریکارڈ میوزک' سائنٹیفک آلات' فوٹو گراف
پلوٹو	مشورہ دینے والے رہنما	انشورنس' ٹیکس' ترکہ' میراث' اوقاف فنڈ	بندوق' چاقو' کیمیکلز' ادویات' لیبارٹری کے آلات

نچھتر و منازل قمری سے حروف ابجد کا تعلق مع سیارہ و بروج و اسمائے حسنیٰ وغیرہ کی معلومات

برشمار منازل	نام نچھتر ہندی	نام منازل عربی	درجات منازل	حروف ابجد کا منازل سے تعلق	حروف کے اعداد ابجدی	حروف کا تعلق سیاروں سے	عناصر حروف	حروف کا تعلق بروج سے	حروف نورانی و ظلمانی	حروف سے متعلق اسمائے حسنیٰ	اعداد اسمائے حسنیٰ	اسمائے حسنیٰ کے معنی	اسمائے حسنیٰ کی نوعیت	ورد کی تعداد	کس کام کیلئے پڑھنا چاہئے	مزاج اسمائے حسنیٰ	بخورات اسمائے حسنیٰ	موکل ملائکہ	موکل جن	جہت منازل
۱	اسونی	شرطین	۱۳	ا	۱	زحل	آتشی	حمل	نورانی	اَللّٰہُ	۶۶	خدا	جلالی	۱۰۰۰	دوستی مودت	گرم	عود صلیب	اسرافیل	نیروش	مشرقی
۲	بھرنی	بطین	۱۳	ب	۲	مشتری	بادی	جوزا	ظلمانی	باقی	۱۱۳	ہمیشہ رہنے والا	جمالی	۱۰۰	محبت	رطب	شکر	جبرائیل	دیوس	مغربی
۳	کرتکا	ثریا	۱۳	ج	۳	مریخ	آبی	سرطان	ظلمانی	جامع	۱۱۴	جمع کرنے والا	مشترک	۱۷۰	محبت	یابس	دارچینی	سمکائیل	لوتوش	شمالی
۴	روہنی	دبران	۱۳	د	۴	شمس	خاکی	ثور	ظلمانی	دیان	۶۵	جزا دینے والا	جلالی	۷۲	عداوت	بارد	سندروس مرغ	دردائیل	طیوش	جنوبی
۵	مرگسرا	ہقعہ	۱۳	ہ	۵	زہرہ	آتشی	حمل	نورانی	ہادی	۲۰	راہ دکھانے والا	جمالی	۱۰۰	عداوت	گرم	صندل سفید	دوریائیل	ہبوش	مشرقی
۶	آردرا	ہنعہ	۱۳	و	۶	عطارد	بادی	جوزا	ظلمانی	ولی	۴۶	دوست اور مددگار	جمالی	۲۰۰	محبت	رطب	کافور	رفتمائیل	ہیولوش	مغربی
۷	پونرس	ذراع	۱۳	ز	۷	قمر	آبی	سرطان	ظلمانی	زکی	۳۷	پاک کرنے والا	مشترک	۷۱	محبت	خشک	شہد اصلی	شرفائیل	کالوش	شمالی
۸	پکھ	نثرہ	۱۳	ح	۸	زحل	خاکی	جدی	نورانی	حق	۱۰۸	سزاوار خداوندی	مشترک	۳۰۰	بغض	تر	زعفران	لنکنیل	عبوش	جنوبی
۹	اشلیکھا	طرفہ	۱۳	ط	۹	مشتری	آتشی	حمل	نورانی	طاہر	۲۱۵	پاک کرنے والا	جلالی	۷۲	عقد شہرت	گرم	مشک اصلی	اسماعیل	بدکوش	مشرقی
۱۰	مگھا	جبہہ	۱۳	ی	۱۰	مریخ	بادی	میزان	نورانی	یٰسین	۱۳۰	بزرگ	جمالی	۱۰۰۰	فتح رجل	تر	گل سرخ	سرکتائیل	سمبوس	مغربی
۱۱	پوروا پھالگنی	زبرہ	۱۳	ک	۲۰	شمس	آبی	عقرب	نورانی	کافی	۱۱۱	کفایت	جمالی	۲۰۰	محبت	خشک	گل سفید	خروزائیل	قدوس	شمالی
۱۲	اترا پھالگنی	صرفہ	۱۳	ل	۳۰	زہرہ	خاکی	ثور	نورانی	لطیف	۱۲۹	باریک بین	جمالی	۷۲	جدائی	سرد	سیب پوست	لطفائیل	عدیوس	جنوبی
۱۳	ہست	عوا	۱۳	م	۴۰	عطارد	آتشی	اسد	نورانی	ملک	۹۰	بادشاہ حقیقی	جلالی	۹۰	محبت	گرم	آبی	روپائیل	مجبرش	مشرقی
۱۴	چترا	سماک	۱۳	ن	۵۰	قمر	بادی	میزان	نورانی	نور	۲۵۶	روشن کرنے والا	جمالی	۷۲	بغض	تر	سنبل	سولائیل	وطیوش	مغربی
۱۵	سواتی	غفرا	۱۳	س	۶۰	زحل	آبی	قوس آتشی	نورانی	سمیع	۱۸۰	سننے والا	مشترک	۵۰۰	عقد شہرت	خشک	خوشبو مرکب	ہمواکیل	لیزوش	مشرقی
۱۶	بساکھا	زبانا	۱۳	ع	۷۰	مشتری	خاکی	سنبلہ	نورانی	علی	۱۰۰	بلند رتبہ	جلالی	۲۰۰	تونگری	تر	فلفل سفید	ارمائیل	نیروش	جنوبی
۱۷	انورادھا	اکلیل	۱۳	ف	۸۰	مریخ	آتشی	اسد	ظلمانی	فتاح	۴۸۹	کھولنے والا	جمالی	۷۲	عداوت	گرم	جوز	سرحائیل	بعطیوش	مشرقی
۱۸	جیشٹا	قلب	۱۳	ص	۹۰	شمس	بادی	میزان	نورانی	صمد	۱۳۴	بے پروا	جلالی	۲۰۰	الفت	تر	بسباسہ	رہجائیل	فلالوش	مغربی
۱۹	مولا	شولہ	۱۳	ق	۱۰۰	زہرہ	آبی	حوت	نورانی	قادر	۳۰۵	قدرت والا	مشترک	۳۰۰	عقد شہرت	خشک	ترنج	عطرائیل	شیموش	شمالی
۲۰	پوروا کھاڈا	نعائم	۱۳	ر	۲۰۰	عطارد	خاکی	سنبلہ	نورانی	رب	۲۰۲	پروردگار	جلالی	۷۲	مودت	سرد	گلاب	امراکیل	رہوش	جنوبی
۲۱	اتراکھاڈا	بلدہ	۱۳	ش	۳۰۰	قمر	آتشی	عقرب	ظلمانی	شافی	۴۱۰	شفا دینے والا	جلالی	۲۰۰	عداوت	گرم	عود سفید	ہمرائیل	تشولیش	شمالی
۲۲	ابہجت	ذابح	۱۳	ت	۴۰۰	زحل	بادی	دلو	ظلمانی	تواب	۴۰۹	توبہ قبول کرنے والا	جمالی	۲۰۰	معقد زوم	تر	عنبر	عزرائیل	ایلیوش	مغربی
۲۳	شراون	بلع	۱۳	ث	۵۰۰	مشتری	آبی	حوت	ظلمانی	ثابت	۹۰۳	قائم رہنے والا	جلالی	۴۰۰	بغض	خشک	عود سفید	سیکائیل	طیرش	شمالی
۲۴	دھنشٹا	سعود	۱۳	خ	۶۰۰	مریخ	خاکی	جدی	ظلمانی	خالق	۷۳۱	پیدا کرنے والا	مشترک	۷۰	محبت	سرد	بنفشہ	ہمکائیل	دالاوش	جنوبی
۲۵	شت بھکا	اخبیہ	۱۳	ذ	۷۰۰	شمس	آتشی	قوس	ظلمانی	ذاکر	۹۲۱	یاد کرنے والا	مشترک	۷۹	بغض	گرم	ریحان	ہرطائیل	سکیکوش	مشرقی
۲۶	پوروا بھادرپد	مقدم	۱۳	ض	۸۰۰	زہرہ	بادی	دلو	ظلمانی	ضار	۱۰۰۱	ضرر پہنچانے والا	جلالی	۷۲	بغض	گرم	گل زعفران	ہمکائیل	غالوش	مغربی
۲۷	اترا بھادرپد	مؤخر	۱۳	ظ	۹۰۰	عطارد	آبی	حوت	ظلمانی	ظاہر	۱۱۰۶	آشکارا	جلالی	۲۵	عداوت	خشک	گل نسرین	نورائیل	عترپوش	شمالی
۲۸	ریوتی	رشا	۱۳	غ	۱۰۰۰	قمر	خاکی	حوت	ظلمانی	غفور	۱۲۸۶	بخشنے والا	جمالی	۳۰۰	صحت امراض	خشک	قرنفل	نوخائیل	عوتدوش	شمالی

تشریح منازل: [illegible]

نوٹ:۔ اہل ہند جوتشی نچھتر ابہجت کو شمار نہیں کرتے اور اس کو مخفی رکھتے ہیں مگر تولد فرزند اور جنگ اور نکاح میں اس نچھتر سے کام لیتے ہیں اور احکام جاری کرتے ہیں اور حروف کو ۲۸ نچھتر پر تقسیم کرتے ہیں

صدقہ اور خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان

حمل	ثور	جوزا	سرطان	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب	قوس	جدی	دلو	حوت

ارشاد رسول اکرم ﷺ ہے کہ صدقہ حاجت مند کے ہاتھ میں جانے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں بھی امام سجادؑ سے منقول ہے کہ صدقہ بندے کا ہاتھ میں اس وقت تک نہیں پہنچتا جب تک کہ پہلے پروردگار کے ہاتھ میں نہ جائے۔

دیگر ایک تیسری روایت میں ہے کہ اس بندے کے تمام اعمال فرشتے اپنی تحویل میں لے لیتے ہیں سوائے صدقہ کے کہ جو براہ راست خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے۔

سورۃ توبہ آیت نمبر 103 اس کی بہترین تشریح ہے۔ تمام ذی روح مخلوق خدا ہیں۔ انسانوں کے ساتھ جانوروں سے صلہ رحمی (صدقہ) بھی بے حد حسن عمل ہے۔ برسہا برس کی تحقیق کے بعد طلسماتی دنیا کے لئے ہم نے صدقات کا ایک چارٹ بنایا ہے جن بہن بھائیوں نے ان پر عمل کیا ان کی مشکلات اسرار غیبی سے دور ہو جائیں گی۔ پریشانیوں کے بادل چھٹ کر خوشیاں ان کا مقدر بن جائیں گی۔

خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان

یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاحَافِظُ یَانَاصِرُ یَامُعِیْنُ یَاشَافِیُ یَاکَافِیُ یَاقَادِرُ یَاکَرِیْمُ بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ حٰمٓعٓسٓقٓ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اَحْفِظْنِیْ مِنَ النَّحُوْسَتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُشْتَرِیْ وَالزُّحَلِ وَالزُّھْرَہِ وَالْعَطَارِدِ وَالْمِرِّیْخِ وَالرَّاسِ وَالذَّنَبِ بِحَقِّ یَااَللّٰہُ یَااَحَدُ یَاصَمَدُ یَالَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ صَلَّی اللّٰہُ اَعْلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پڑھ لیں بچوں کے والدین بھی پڑھ سکتے ہیں۔

خصوصی نوٹ اگر آپ مندرجہ بالا عزیمت کو صرف 9 بار روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالیں تو پھر کسی سیارے کی نحوست آپ کے قریب نہ آئے گی۔ میری طرف سے آپ کو اس عمل کی عام اجازت ہے۔ خواہاں ہوں تو خصوصی اجازت بھی لے سکتے ہیں۔

آپ اور آپ کے بچوں کا کامیاب مستقبل

علوم فلکیات کی روشنی میں آپ خود کو اور اپنے بچوں کو کامیاب زندگی گزارنے میں مدد دیں مستقبل میں کن کن کاموں میں اور پیشوں میں کامیابی ہوگی

حمل	21 مارچ تا 20 اپریل	قیادت، سرداری، افسری، فوجی ملازمت، جراحی، انجینیرنگ، پولیس کی ملازمت، سائنس دانی، سپورٹس مین شپ، دندان سازی، محقق، مینیجری، ذاتی کاروبار موزوں پیشے ہیں۔
ثور	21 اپریل تا 21 مئی	ذمہ دارانہ، فرائض کی انجام دہی، کسی ادارے کی منتظمی یا سربراہی، معماری، زراعت، بنکاری، سول سروس، سنگ تراشی، زیور سازی، یا زیور فروشی، موسیقی، اداکاری، صنعت حساب دانی وغیرہ
جوزا	22 مئی تا 21 جون	سیاحت، پیغام رسانی، رسل و رسائل، تصنیف و تالیف، ادب، شاعری، کلرکی، حساب دانی، ایجنسی، تقریر، درس وتدریس، تجارت، نیوز رپورٹر موزوں پیشے ہیں۔
سرطان	22 جون تا 23 جولائی	ماہی گیری، جہاز رانی، مشروبات کی تیاری اور فروخت، ہوٹل کا کاروبار، زمین وجائداد کی خرید و فروخت، زراعت، باغبانی، تیمارداری، ادویات سازی موزوں اور مناسب پیشے ہیں۔
اسد	24 جولائی تا 23 اگست	کسی ادارے کی سربراہی یا منتظمی، سماجی نظام کی ترتیب، سوشل ورک، رفاہی اداروں سے وابستگی اور رسیری، اداکاری، چیئرمین شپ، ذاتی کاروبار، قیادت اور حکومت وغیرہ۔
سنبلہ	24 اگست تا 23 ستمبر	درس و تدریس، ادب، شاعری، تصنیف و تالیف، ماہر نفسیات، فلسفہ دان، قیافہ شناس، نرسنگ ڈاکٹری، سائنس دانی، ٹیکنیشنز، نقاد، مقرر، انسپکٹر، سیکرٹری، حسابدانی موزوں پیشے ہیں۔
میزان	24 ستمبر تا 23 اکتوبر	علم وادب، شاعر، آرٹ، موسیقی، اداکاری، فلم بندی، نقاشی سفارت، سوشل ورک، حسن کی پلک بندی، افزائش حسن کی چیزیں تیار کرنا، میزبانی، پارچہ بافی موزوں پیشے ہیں۔
عقرب	24 ستمبر تا 23 اکتوبر	تحقیق و تجسس، تفتیش، سراغ رسانی، جراحی، نفسیات دانی، حکمت وطبابت، روحانی، علاج معالجہ وکالت، قصاب، سائنس دان وغیرہ موزوں پیشے ہیں۔
قوس	23 نومبر تا 21 دسمبر	مذہبی فرائض کی انجام دہی، تبلیغ وکالت، ترجمانی، فلسفہ دانی، نفسیات دانی، سوشل ورک، رفاہی امور کی انجام دہی، سول سروس، تحقیق وجستجو، سیاحت، معلمی، سیاسیات موزوں پیشے ہیں۔
جدّی	22 دسمبر تا 20 جنوری	درس و تدریس، حساب دانی، مذہبی فرائض کی انجام دہی، ایڈمنسٹریشن، سائنس دانی، سول سروس، زراعت، باغبانی، زمین و جائداد کی خرید و فروخت، معماری، سیاست، ذاتی کاروبار موزوں پیشے ہیں۔
دلو	21 جنوری تا 19 فروری	سائنس دانی، فوٹوگرافی، تصنیف و تالیف، ادب، شاعری، نفسیات دانی، فلسفہ دانی، انجم شناسی کا کام، ریڈیو اور ٹیلی ویژن بنانا اور مرمت کرنا، رفاہی کام، عام فنی پیشے موزوں رہتے ہیں۔
حوت	20 فروری تا 20 مارچ	موسیقی، شاعری، تصنیف و تالیف، تقریر، نفسیات دانی، فلسفہ دانی، ایکٹنگ، خواب کی تعبیر بیان کرنا، آرٹ، رفاہی کام، درس وتدریس، ملاح، ماہی گیری موزوں پیشے ہیں۔

نوٹ بارہ بروج سے متعلقہ بارہ کتب آپ کے بچوں کی تربیت کے لئے ادارہ عنقریب شائع کر رہا ہے۔

درود شریف کی روح

موجودہ مادی دور میں انسان کی مصروفیات اس قدر زیادہ ہیں کہ وہ کسی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکتا۔ درود پاک کی فضیلت میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو۔

قرآنی آیت سے درود شریف کی فضیلت کا آپ خود اندازہ کرسکتے ہیں اور پھر سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ درود شریف کے بغیر اسلام کا دوسرا رکن یعنی نماز مکمل نہیں ہوتی اور یہ پہلا درود شریف ہے جس میں پہلے حصہ میں صلات محمد ﷺ اور ان کی آل پر بھیجنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بھیجی گئی ہے اور دوسرے حصہ میں دونوں پیغمبران عظام پر اور ان کی آل پر برکت کے نزول کا تذکرہ ہے۔ اس درود پاک کو جسے ہم مکمل درود شریف کہتے ہیں اور درود ابراہیمی علیہ السلام کے نام سے مشہور ہے جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی بڑی فضیلتوں کا حامل ہے۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ روزانہ رسول ﷺ اور ان کی آل پر درود بھیجے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر اور میری آل پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی۔ حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کچھ نوری فرشتے وہ ہیں جو صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ صرف نبی اکرم ﷺ اور آپ کی آل پر درود شریف پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین صفحہ 61) غرض درود پاک کی فضیلت پر بے شمار احادیث اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو طوالت کے باعث ہم نہیں دے رہے۔ یوں تو بے شمار درود شریف کتابوں میں مذکور ہیں جن کا اپنا مقام اور فضیلت ہے جیسے درود تاج، درود لکھی، درود ہزارہ، درود نازلہ، درود شفاء ہمارے ہاں درود پاک پر بڑی بڑی ضخیم کتابیں موجود ہیں جن کے مطالعہ سے مکمل راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا اسم اعظم کی تلاش میں سرگرداں ہے اسی طرح اس دور میں لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وقت کی کمی کے باعث مختصر سے مختصر ایسا درود شریف ہو جو آسانی سے پڑھا جاسکے اور فضیلت و درجہ میں سب سے بھاری ہو اور تمام مصائب و مشکلات کا حل بھی اس میں ہو تو آیئے ہم اس دفعہ آپ کے محبوب رسالے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ایسا درود شریف دے رہے ہیں جو نہ صرف درود شریف کی روح ہے بلکہ آپ کے، ہمارے اور تمام انسانیت کے دکھوں کا مداوا ہے وہ درود پاک یہ ہے صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

ترجمہ: محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر اے اللہ اپنی خاص رحمت کا نزول فرما۔ یہ روح درود ہے اور اس کی سند شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی یہ رباعی ہے۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

بقول امام عبدالوھاب الشعرانی جو شخص اس درود پاک کا ورد کرتا ہے اپنے لئے ستر ہزار رحمت الٰہی کے دروازے کھلوا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بنا دیتا ہے۔ روح درود شریف کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ آپ اس درود پاک کو جو تمام درودوں کا خلاصہ GIST ہے اپنا معمول بنالیں اور روزانہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھا کریں یا عشاء کی نماز کے بعد 283 بار پڑھ لیا کریں۔ تمام جائز امور میں اللہ تعالیٰ کامیابی عنایت فرمائیں گے۔ اگر کوئی آدمی مفلس ہے فکر معاش نے تنگ کر رکھا ہے تو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہزار بار روزانہ اس درود شریف کو پڑھے اللہ تعالیٰ غیب سے اسباب معیشت عطا فرمائیں گے۔ سخت سے سخت بیماری کے لئے اسی طرح پڑھ کر پانی پر دم کرکے پی لیں اور ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ دے گا۔ طالبعلم امتحان میں کامیابی کے لئے، دختراں بخت کشائی کے لئے پڑھیں۔

ستمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے میں ہم نے مختلف درود نقل کئے ہیں۔ ہر درود اپنی جگہ اہم ہے۔ اور استفادہ حاصل کرنے کے قابل ہے۔ درود شریف کے ذریعہ ہم اپنی دین و دنیا درست کرسکتے ہیں۔ بس توجہ کی ضرورت ہے۔

تسخیر الارواح

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خاص نمبر (مؤکلات نمبر) کیلئے اپنی کتاب ''مصباح الارواح'' سے چند اعمال تحریر ہیں۔ آپ کسی بھی ایک عمل کو حسب قاعدہ کرکے اس غیبی مخلوق سے اپنے جائز امور میں مدد لے سکتے ہیں۔ تسخیر الارواح پر سیر حاصل کیلئے راقم الحروف کی کتاب ''مصباح الارواح'' کا مطالعہ کریں۔

شمطون موکل کی خدمات حاصل کرنا

ان اسماء کو دس ہزار مرتبہ روزانہ بیس یوم تک پڑھیں۔ جنگل میں یا آبادی سے دور کسی چٹیل میدان میں اور پڑھتے وقت جادی لوبان کا نجور بھی روشن کریں۔ آخری یوم شمطون موکل ایک سیاہ لمبے غلام کی شکل میں حاضر ہوگا۔ جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہوگا اور پاؤں زمین میں ہونگے اور اس کے ہاتھ میں ایک انگشتری ہوگی۔ آپ اس سے وہ انگشتری طلب کریں، وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگشتری دیگا۔ پھر جب کبھی آپ ضرورت محسوس کریں انگشتری کو سامنے رکھ کر ان اسم کو چند مرتبہ پڑھیں بس شمطون حاضر ہوجایا کرے گا اور مندرجہ ذیل امور میں مددگار ثابت ہوگا۔ جلب و مودت، تہیج عورت، بندش زبان دشمنان، خون کا جاری کرنا، دشمنان کو بیمار کرنا، آسیب کا علاج کرنا، لوگوں میں جدائی پیدا کرنا، ظالم کو ہلاک کرنا غرضیکہ جو آپ چاہیں گے فوراً تعمیل کرے گا۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ موکل سے کبھی بھی خلاف شرع کام نہ لیں اسماء یہ ہیں۔

طَشتَمِیشَاثَا مِنْ وَتَبُوْنِ مِنَ الْجِیْم

تسخیر موکل

یہ بہت مختصر سا عمل ہے، ترکیب اس کی یہ ہے کہ سات دن روزے رکھیں اور عروج ماہ میں پہلی تاریخ جمعرات کے دن سے ابتداء کریں اور عزیمت اپنی ہتھیلی میں لکھیں اور ہر نماز کے بعد اس عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ آخری دن موکل باریک سانپ کی صورت میں آپ کے سامنے حاضر ہوگا، جب سانپ ظاہر ہو۔ اس وقت نجور لوبان جادی وغیرہ روشن کریں اور عزیمت سانپ پر پڑھ کر دم کریں۔ وہ سیاہ غلام کی شکل اختیار کرلے گا۔ اس سے عہد لے لیں۔ وہ کچھ شرائط پر عہد و پیمان کرے گا اور پھر جب آپ جادو تعویذات کو حاضر کرنا چاہیں یا مرد اور عورتوں میں محبت پیدا کرنا چاہیں یا کسی کو بیمار کرنا مطلوب ہو، خون جاری کرنا ہو، یا کہیں سے دفینہ نکالنا چاہیں ان تمام امور میں مددگار ثابت ہوگا۔

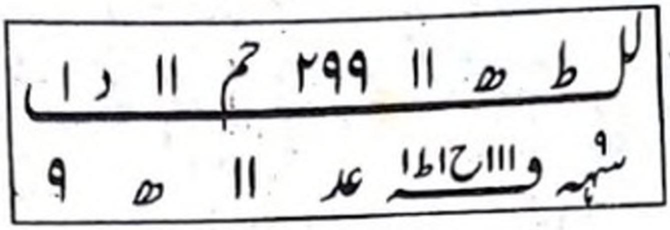
سورۂ جن کی تسخیرات

جنات کے کسی بھی طبقہ کے کسی بھی فرد کی تسخیر کیلئے سورۂ جن ایک خاص اثر رکھتی ہے۔ چند اعمال تسخیر جنات و موکلات اور پریاں کے تحریر ہیں جو سورہ جن سے تسخیر کیئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے جنات کے مسلمان بادشاہ کی تسخیر کا عمل تحریر ہے۔ جس کا نام ہیطاش ہے۔

تسخیر ہیطاش

یہ جنات میں سے مسلمان بادشاہ ہے۔ زبرجد کے ذخیروں کا مالک ہے، ملک اعظم کا بھانجا ہے، انسانوں کو پسند کرتا ہے، مدت اس کی تسخیر کی صرف پندرہ روز ہے۔ چار دن سورہ جن پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد گیارہ روز تک اس کی عزیمت پڑھی جاتی ہے ان پندرہ دنوں میں روزہ رکھا جاتا ہے اور روزانہ غسل کیا جاتا ہے۔ کپڑے پاک وصاف ہونے چاہئیں، نجورات ہر وقت روشن ہوں اور اس عمل کا نجور یہ ہے عنبر۔ کندر سیاہ، مشک، سندروس، زعفران سب برابر وزن لیں اور ایک دن میں اور رات میں بیس مثقال جلانا ہوگا۔ گوشت ہمہ قسم اور جماع کا قطعی پرہیز ہے۔ یہ بادشاہ زبرجد اور دوسرے جواہرات کی خدمت کرتا ہے اور آپ کا ہر حکم بجالائیگا۔ اس کی تسخیر کا طریقہ یہ ہے کہ حصار کے اندر بیٹھ کر ہر رات پہلے دو رکعت نماز نفل تسخیرات پڑھیں اور جن دنوں میں سورۃ پڑھنی ہے نفل کے بعد تین سو ایک مرتبہ پڑھیں اور عزیمت روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھنا ہوگی۔ حاضری سے قبل اچھی آوازیں آئیں گی، خوشبو آئے گی اور پھر ایک خوبصورت شخص سر پر تاج رکھے آئے گا اور حصار کے پاس بیٹھ جائے گا۔ بعض اوقات تحائف بھی ساتھ ہوتے ہیں جو باہر رکھ دیتے ہیں اور پھر سوال و جواب اور عہد و پیمان کرلیں اسلسلہ میں جو طلسم حصار کے دروازہ پر ہوگا وہ یہ ہے اور اسی کو کندہ کرکے انگشتری بناکر عمل سے قبل اپنے ہاتھ میں پہن لیں۔ انگشتری کی سعد وقت میں

تیار کریں۔ طلسم یہ ہے



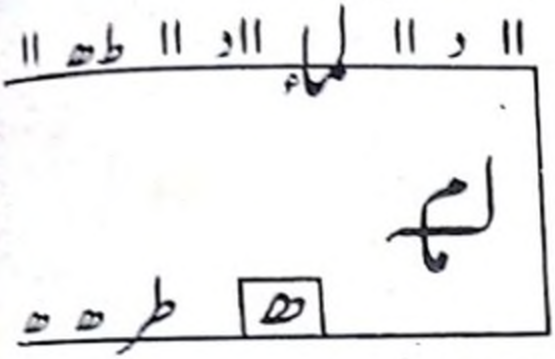
اور عزیمت اس کی یہ ہے لیکن بعد تسخیر جب بھی بلانا ہوگا تین مرتبہ سورہ جن اور ایک مرتبہ عزیمت پڑھنی ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیُّھَا الْمَلِکُ الْعَظِیْمُ وَالسَّیِّدُ الْکَرِیْمُ بِحَقِّ عَشْرَطُوْ فَاشِ تَلْعَطْمُوْثَا تُوْطُوْنَاثِ حَسْرَمَا نِیُکَبْ خَلْطُوْ عَمَاتْ طُلَیْجعَاوَتِ کَیْمُولَاثِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعَظَامِ یَامَلِکُ الدَّاھِیَۃُ وَ السُّلْطَانُ اَشْجَاعُ الْمَوْصُوْفُ بِصِفَۃِ الْقُوَّۃِ وَالشُّجَاعَۃِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ بِحَقِّ عَشْرَطَوَاثِ طَلْخُوْنَاثِ ھَلْمِیْعَاشِ ظَلِیْمِثِ عَطْنُوْنَاشِ بِحَقِّ حَقِّکَ وَبِعِزَّۃِ اَسْمَائِکَ وَبِحُرْمَۃِ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

تسخیر ھفت کس طلوحوش

اس تسخیر میں سات فرد آتے ہیں۔ ساتوں کی قوتوں کا مجھے علم نہیں۔ البتہ بعض کا علم ہے مثلاً ایک جن عامل کے پاس آنے والوں کی ایسی خبر دیتا ہے کہ یہ کس خاندان سے ہے۔ کتنے بہن بھائی ہیں، اس کی جیب میں کیا ہے، کتنا علم جانتا ہے، اس کا پیسہ کہاں کہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا جن آتا ہے وہ تمام بیماریوں کا علاج اور شناخت کرتا ہے۔ یہ طبیب ہے علی الخصوص صرع، سکتہ، لقوہ اور آسیب وغیرہ کا علاج آسانی سے کر دیتا ہے یا آسان طریقہ بتا دیتا ہے کہ ہمارے اطباء نہیں کر سکتے۔ ایک جن جملہ علوم ودفائن، صنعت ہائے اکسیر علم حب وبعض اور حل وعقد کے کلمات سکھائے گا اسی طرح باقی افراد بھی عجیب وغریب قوتوں کے مالک ہیں۔ اس میں سورۃ جن تین سو ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ روزانہ نفل عبادت کے بعد سات دن تک پڑھنی ہے اور پھر سات دنوں تک تین سو ستانوے مرتبہ عزیمت پڑھنی ہے۔ حاضری کے وقت سات خوش پوش، خوش رو اور عمدہ کپڑوں میں ملبوس حاضر ہوں گے اور پوچھیں گے کہ تجھے کیا چاہئے ہر ایک ایک انگشتری دیگا اور اپنی صفت بیان کریگا، اس انگشتری کے ذریعہ ہی کسی کو بلوایا جاسکے گا۔ ان کے سردار کا نام طلوحوش ملک ہے جو اس تمام ریاضت اور دعا کا مالک ہے نجور اس کا یہ ہے،

پوست، خشخاش، کلنار خشک، مقل ازرق، کندر سیاہ، زعفران ... لے کر کوٹ کر رکھیں اور جلائیں۔ سب سے پہلے اپنی انگشتری ... کریں۔ سات دن سورہ جن پڑھنے کے بعد چاندی کی چ... لکھیں اور انگشتری میں جڑوا کر پہن لیں پھر عزیمت پڑھیں ... وقت روشن رکھیں۔ طلسم یہ ہے



اور عزیمت اس کی یہ ہے

عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا طَلْخُوْشْ مَعَ اَتْبَاعِہٖ بِحَقِّ اَذْرَغُوْنَاشِ طَلِیْمِ طِیْشِ ھُوْنَاشِ قِبْلَیْنُوْثِ ھَمْلَیْطَاثُوْشِ جَھْلَدْ نَغُوْثِ اَذْرُھُوْنَاشِ عَھْلَتُ طِغُوْثِ یَاجَسْمَانِیْلُ قَطِیْنُوْثِ کَشُوْرَاثِ اِرَامِثِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاحْضُرُوْنِیْ بِحَقِّ حَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ۔

تسخیر پری

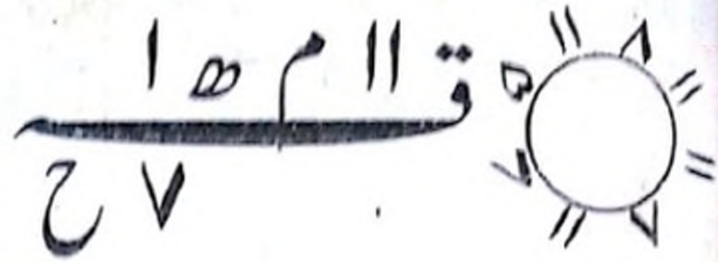
مندرجہ بالا طریقوں کو اختیار کر کے پہلے تین دن تک سورہ جن تین سو ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں پھر گیارہ دن تک تین ہزار ایک سو مرتبہ ان اسماء کو پڑھیں تو ایک پری حاضر ہوگی۔ دنیا کا جو بھی علم سیکھنا چاہیں گے، سکھا دے گی اسماء یہ ہیں

یَا ھَلِیْعِیْطُوْنَاشِ عَطْلَمُوْثِ

طئی الارض

طئی الارض کا مطلب ہے، ملک ملک اور شہر شہر جانا کہ کوئی زحمت نہ ہو اور فاصلہ ایک لمحہ میں طے ہو جائے۔ احوال دنیا سے خبریں لیں۔ اس عمل انگشتری کو اس دن تیار کریں۔ جبکہ مریخ ومشتری میں نظر تسدیس یا تثلیث ہو۔ نقش کرنے کے بعد روزانہ نفل کے بعد سورہ جن تین سو ایک مرتبہ تین روز تک پڑھیں۔ پھر گیارہ دن تک عزیمت اکیس ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں آخری دن ایک شخص ظاہر ہوگا جو کپڑا دے گا اور ایک انگوٹھی سرخ یاقوت کی دیگا جب اس کو ہاتھ میں پہنیں گے تو جہاں جانا چاہیں گے نیت کریں تو وہاں اپنے آپ کو موجود پائیں گے اور جب انگوٹھی انگلی میں ڈال کر جو نیت کریں گے وہ پوری ہوگی۔ نجور اس عمل کا مقل ازرق،

سندروس، کندر سیاہ، پوست سرو، عنبر اور مشک ہے۔ انگشتری پر کندہ کر لے ااا طلسم یہ ہے

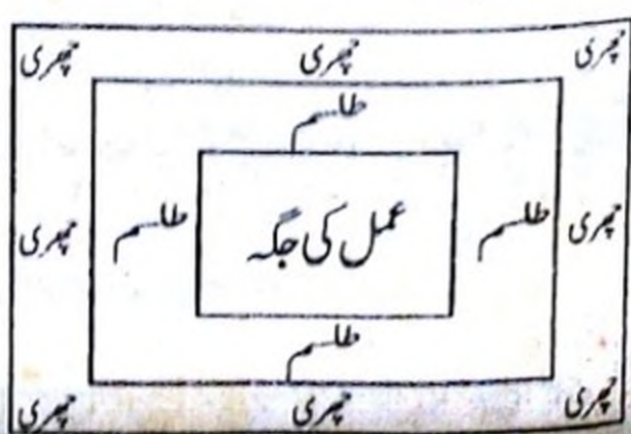


اور عزیمت یہ ہے

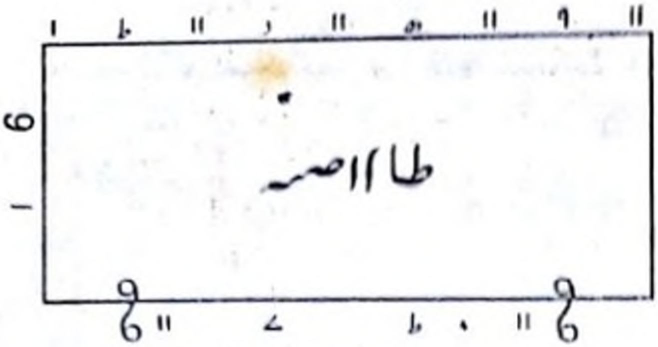
طیخث وہی متی بحق حملت اجب دعوتی یاانکافیل

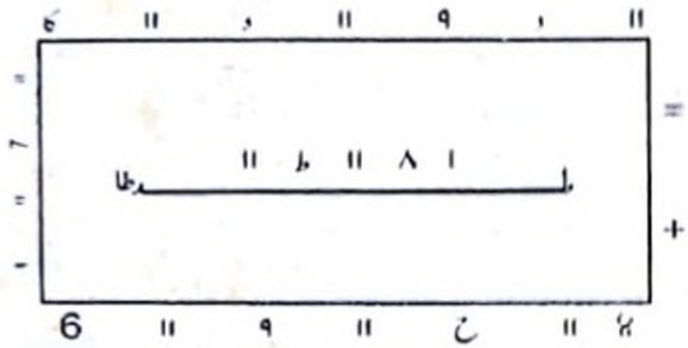
حصار

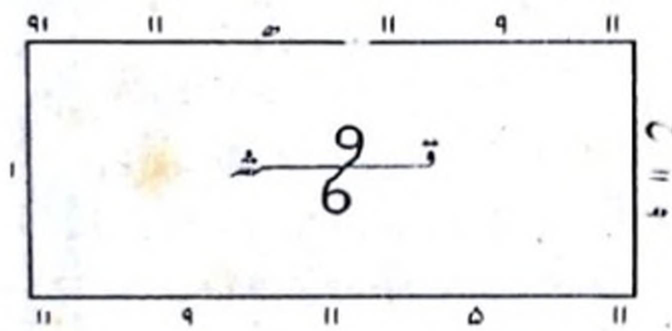
ان تمام اعمال میں حصار کا خاص طریقہ ہے اس کو سمجھ لیں گوشت ہمہ قسم اور بدبودار چیز نیز جماع سے قطعی پرہیز سوائے حاجات ضروریہ کے حصار کے اندر رہیں، اندر سوئیں اور اندر ہی بخورات جلائیں۔ کمرہ تنہا ہو، اگر مکانوں سے الگ جگہ ہو تو بہتر ہے۔ عمل ختم ہونے تک چھٹی منائیں اور کوئی کام نہ کریں۔ کپڑے صاف اور معطر پہنیں۔ روزانہ غسل کریں اور روزانہ نفل دو رکعت بہ نیت تسخیر پڑھیں اور خالی کمرہ میں بہت کھلا کھلا حصار لگائیں۔ حصار کیلئے آٹھ چھریاں نئی ہونی چاہئیں۔ حصار آیت الکرسی کا ہو۔ تین لکیریں لگائیں پھر آٹھوں چھریاں آیت الکرسی پڑھ کر گاڑیں پھر چاروں طرف چاروں طلسم کسی لکڑی میں لگا کر گاڑیں اور دروازہ کی چھری پر وہ طلسم لٹکائیں جو انگشتری میں کندہ کیا ہو۔ جب باہر نکلنا ہو تو آیت الکرسی پڑھ کر ایک آیت اگلی پڑھ دیں اور چھری کو اکھاڑ دیں اس سے دروازہ اتنا کاٹیں کہ باہر نکل سکیں اور اندر آسکیں۔ اندر آتے وقت آیت الکرسی پڑھ کر دروازہ کی لکیر بند کر دیں اور چھری گاڑ دیں حصار کا نقشہ یہ ہے۔

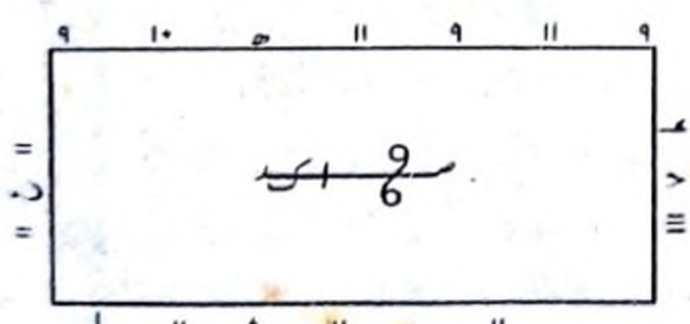


اور چاروں طلسم یہ ہیں









میں نے اپنی کتاب مصباح الارواح سے صرف چند اعمال تحریر کئے ہیں۔ کتاب میں سینکڑوں اعمال تسخیر موکلات و جنات، سندونیاں، پریاں، بھوت پریت اور نظروں سے غائب ہونے کے علاوہ پریوں کے اعمال درج ہیں۔ اس کے علاوہ حاضرات و جنات اور غیبی مخلوق کو دیکھنے کے بھی اعمال آسان اردو زبان میں درج کر دیئے ہیں۔ سیر حاصل کرنے کیلئے ''مصباح الارواح'' کا مطالعہ فرمائیں۔ مندرجہ بالا اعمال کے سلسلہ میں کسی طرح کی رہنمائی درکار ہو تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں گو میں نے ہر بات وضاحت سے تحریر کردی ہے۔ ■

عامل حضرات کے لئے ایک ضروری بات

اکثر طالب شوق عامل جو بھی عمل جاری کرنا چاہیں تو یہ باتیں ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئیں، ہدایت اور منازل وغیرہ اور قواعد کی پابندی عمل کے ساتھ ہر جگہ عمل کو بجالائے گا، یہ بہت ضروری سمجھا گیا ہے، تو خدا کے فضل و کرم سے کامیابی آپ کے قدم چومے گی، مگر کتاب کے مصنف سے صلاح مشورہ ضروری قاعدہ قانون میں آتا ہے، یہاں پر مجھے ایک بات بے استادے کی یاد آ گئی ہے۔

وہ یہ کہ کھلے میدان میں ایک شکاری آسمان کی طرف تیر کو چھوڑتا تھا بہت دور سے جب تیر واپس آتا تو شکاری اس تیر کو اپنے دانت پر روکتا تھا، قسمت سے لوگوں کے ہجوم کو دیکھ کر وہاں ایک عامل آنکلا، اس نے اس کی بات دیکھ کر اس سے پوچھا کہ بھائی شکاری تمھارا استاد کون ہے؟ جواب ملا کہ میرا کوئی استاد نہیں میں خود ہی استاد ہوں، عامل نے جواب دیا واہ، پھر تو بہت اچھی بات ہے، اس نے غرور میں آ کر پھر تیر چھوڑا اور اپنے دانت پر روکنے کی کوشش کی تیر سیدھا گلے سے نکل کر پیٹ میں جا گھسا اور وہ اسی وقت مر گیا۔

بات ہو رہی تھی استاد کی جس کا پیر کامل وہ خود کامل، اس لئے اچھے استاد کی پیروی ضرور ہونی چاہئے، موکلات تب تسخیر ہوتے ہیں، موکلات ہر قسم کی اطاعت قبول کرتے ہیں۔

اگر شرائط عمل بجانہ لائے گا تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ میں پھونک مارنے والا، اس کا حشر آپ کو معلوم ہے کہ وہی راکھ اس کے منہ پر آئے گی، کوئی عمل اس کا درست نہ ہوگا، اس سبب سے اس زمانے کے لوگوں کے اکثر اعمال باطل ہوئے تھے، لہٰذا عامل کو چاہئے کہ ہر عملیات کے ہر اس اصول کو غور سے اور سوچ سمجھ کر اس طریقے کا پابند رہے، کیوں کہ جب عامل اسماء الٰہی پڑھتا ہے تو عامل کے منہ سے اسماء الٰہی کا اثر نور بن کر عرش تک جاتا ہے اور موکلات علوی و سفلی تمام عامل کی خدمت میں خدمت کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں، یہ بمطابق شرع و شریعت کے عامل کے ہر حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

ناکامی ان لوگوں کو ہوتی ہے جو فن اعمال کے قواعد سے ناواقف ہوتے ہیں، جو کتابیں پڑھ کر پاگل ہو جاتے ہیں، مگر وہ چڑا کا بچہ بھی تسخیر نہیں کر پاتے۔

پھر خدا کے کلام اور عمل کو جھوٹا قرار دیتے ہیں، حالاں کہ عمل ہر صورت میں سچا ہوتا ہے، مگر کرنے والا خود ہی نا اہل ہوتا ہے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ ۔ ا)

تقریباً ایک گھنٹہ تک فوزیہ اسی طرح روتی رہی، اور والدہ اس پر قرآن اور وظیفے پڑھ کر دم کرتی رہیں، لیکن اسے ہوش نہ آیا، حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ بظاہر ہوش وحواس میں تھی لیکن کسی کو پہچان نہیں رہی تھی، بس روئے چلی جارہی تھی، اس کی یہ حالت دیکھ کر گھر کے سب لوگ پریشان تھے تقریباً رات کے دو بجے اوپر چھت پر کسی چیز کے گرنے کا دھماکہ ہوا، اس دھماکے سے سب لرز گئے، بظاہر میں نہ ڈرنے کی ایکٹنگ کررہا تھا، لیکن سچ یہ میں بھی اس آواز کو سن کر سہم گیا تھا، میری والدہ بولیں کہ کیا چیز گری ہوگی؟

امی جان چھوڑیں، میں آپ اس فوزیہ کو سنبھالیں، اور اگر آپ کی رائے ہو تو میں اوپر جاکر دیکھوں۔

نہیں، تمہارا جانا ٹھیک نہیں، البتہ دل کا وہم نکالنے کے لئے میں اور تمہاری دلہن بھی ساتھ چلیں گے، دیکھتے ہیں کیا چیز گری ہے۔۔۔۔

میری بیوی منع کرنے لگی، لیکن جب اس نے دیکھا کہ میں اور میری والدہ اوپر جارہے ہیں تو پھر وہ بھی تیار ہوگئی، اس دوران فوزیہ کا رونا کچھ کم ہوگیا تھا، زرینہ کو فوزیہ کے پاس چھوڑ کر ہم تینوں اوپر گئے، جس وقت ہم تینوں زینے میں تھے اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اوپر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں، اور آپس میں بول بھی رہے ہیں۔۔۔ ایک لمحے کے لئے ہمارے قدم رک گئے اور ہمارے پیروں تلے کی زمین کھسکنے لگی، لیکن ہم نے پھر ہمت کی اور ہم نے پھر قدم بڑھانے شروع کئے، جس وقت ہم اوپر پہونچے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ ہم سب لوگ خواہ مخواہ ڈر رہے ہیں، اوپر تو کچھ بھی نہیں تھا، میں نے ٹارچ کی روشنی ادھر ادھر ڈالی مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا، اور نہ ہی کوئی چیز گری ہوئی نظر آئی، ہمیں ایسا لگا جیسے ہم خواہ مخواہ وہم کا شکار ہوگئے ہیں، اب ہمارے قدم مضبوطی کے ساتھ بڑے کمرے کی طرف اٹھے، ہم تینوں کمرے میں داخل ہوگئے، میں نے آگے بڑھ کر لائٹ کا سوئچ آن کیا، ایک سیکنڈ کے لئے روشنی ہوئی اور پھر سوئچ خود بخود آف ہوگیا، میں نے پھر ہاتھ بڑھا کر سوئچ آن کردیا، ایک لمحہ کے لئے پھر بلب روشن ہوا اور پھر سوئچ خود

بخود آف ہوگیا، اس بات کو لے کر پھر ہم تینوں کے چہرے پر خوف وہراس پیدا ہوا، اور ہم نے ارادہ کیا کہ ہم واپس نیچے چلیں، اسی وقت بہت تیزی کے ساتھ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا، لیکن ہم تینوں زینے کی طرف لپکے، میں آگے آگے تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ زینہ اندر سے بند تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے زینے کی کنڈی لگا دی ہے، اس وقت ہم تینوں کی جو کیفیت تھی وہ ناقابل بیان ہے، معصومہ بے اختیار رو پڑیں، میری والدہ نے انھیں تسلی دی، لیکن میں نے محسوس کیا کہ میری والدہ کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے، اور فوراً مجھے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے میری روح نکل رہی ہو میری والدہ کچھ پڑھنا

چاہ رہی تھیں لیکن ان سے کچھ پڑھا نہیں جا رہا تھا، میں نے ایک بار پھر زینہ کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود، زینے کا دروازہ بلا شبہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اسی وقت نیچے سے بچوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں آئیں، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے انھوں نے کوئی خوفناک چیز دیکھ لی ہے ہم اپنی بے بسی اور حماقت پر رو رہے تھے، ہمیں بچوں کو چھوڑ کر اس طرح اوپر نہیں آنا چاہئے تھا، ہم اس کو بہادری سمجھ رہے تھے لیکن یہ تو کھلی حماقت تھی اب کیا ہوگا؟ ہمارے بچوں پر کیا بیتے گی؟ خود ہماری درگت کیا بنے گی؟ کیا ہم میں سے کوئی بچ پائے گا؟ کتنے سوالات تھے جو ذہن میں کلبلا رہے تھے، اور کتنے اندیشے تھے جو دل و دماغ میں مچل رہے تھے، ہم زینے کے پاس سے ہو کر کمرے میں پہونچ گئے، اور اس آفت سے بچنے کی کوئی تدبیر سوچنے لگے، اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ جیسے مسہری کے نیچے کوئی چیز چرمرا رہی ہے، میں نے والدہ سے اشارہ کیا لیکن والدہ نے مسہری کے نیچے کوئی چیز جھانکنے سے منع کر دیا، دل اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا، معصومہ میری بیوی اگر چہ بہت بہادر تھی، لیکن اس وقت بالکل سہمی ہوئی تھی، چند منٹ کے بعد پھر بچوں کے چیخنے وبلکنے اور رونے کی آواز آئی، اس وقت مجھ سے برداشت نہ ہوا اور میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں دیوار پر چڑھ کر نیچے کود جاؤں، میں دیوار پر چڑھنے کے لئے اسٹول اٹھانے لگا تو اسٹول اٹھا ہی نہیں، ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زمین میں گڑا ہوا ہے، ہم تینوں نے مل کر اسٹول اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسٹول کو ہم ہلا بھی نہ سکے، اور اسی وقت برابر والے کمرے سے قہقہہ مارنے کی آواز آئی جیسے کوئی ہم تینوں کا مذاق اڑا رہا ہو، ہم تینوں بے حد پریشان تھے اور اس درجہ خوف زدہ تھے کہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی بھی ہمت کسی میں نہیں تھی، ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے آج کی رات کوئی نہیں بچ سکے گا، ہمیں فکر ان سب افراد کی تھی جو نیچے کی منزل میں تھے لیکن اس وقت ہم کر بھی کیا سکتے تھے، تھوڑی دیر کے بعد والدہ کے اوسان بحال ہوئے تو انھوں نے سورہ یٰسین پڑھنی شروع کی، اور سورہ یٰسین پڑھنے کے دوران زینے کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم تینوں تیزی سے زینے کی طرف بڑھے اور تیزی کے ساتھ نیچے اتر گئے، نیچے جا کر ہم نے دیکھا سب لوگ سہمے سہمے بیٹھے تھے، اور سب ہی جاگ رہے تھے، ہمیں آتا دیکھ کر انھوں نے رونا شروع کر دیا، معصومہ نے منے میاں کو گود میں لے لیا، ثانیہ زرینہ کے گود میں تھی، اس وقت فوزیہ بھی ہوش دحواس میں تھی، میں نے پوچھا تم لوگ چیخ کیوں رہے تھے؟

تنویر نے بتایا کہ ہم سب کو کالے رنگ کا ایک ہاتھی دکھائی دیا تھا اور اس کی آنکھیں بالکل دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں، دوبارہ ہمیں ایک ریچھ نظر آیا، معصومہ بولی، ماما اس ریچھ کے بڑے بڑے بال تھے، اور اس کی آنکھیں بھی سرخ تھیں، لیکن تم لوگ اوپر سے اتنی دیر میں کیوں آئے؟ معصومہ باجی نے پوچھا۔ میری بیوی نے بتایا۔

باقی بات یہ ہے کہ جب ہم اوپر گئے تو پہلے تو یہ ہوا کہ تمہارے بھائی نے کمرے کی لائٹ جلانی چاہی لیکن لائٹ جلتے ہی بجھ جاتی تھی اور سوئچ خود بخود آف ہو جاتا تھا، اس کے بعد جب ہم نے کمرے سے نیچے آنے کا ارادہ کیا تو زینے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

اس کے بعد والدہ بولیں، مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ دوسرے کمرے سے قہقہہ لگانے کی آواز صاف آ رہی تھی، لیکن سورہ یٰسین کی برکت سے زینہ خود بخود کھل گیا، اور ہم نیچے آ گئے، ورنہ ہمیں تو یقین ہو گیا تھا کہ اب ہم نہیں بچ سکیں گے۔

کافی دیر تک کسی کو نیند ہی نہیں آئی، سب ایک ہی تخت پر بیٹھے رہے، معصومہ کا کہنا تھا کہ اس مکان کو پہلی فرصت میں چھوڑ دو اس سے پہلے کہ کسی طرح کا جانی نقصان ہو، ہمیں اس مکان کو فروخت کر دینا چاہئے۔

صفوارا باجی نے کہا بھائی! ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے مالک مکان کو بتانا چاہئے تھا کہ اس مکان میں اثرات ہیں۔

والدہ بولیں میری رائے یہ ہے کہ اس مکان کا خریدار جب تک نہ ملے تب تک اس کو کلیوا دو تا کہ اس آئے دن کے تماشے سے نجات ملے۔ اس طرح کی باتیں کرتے کرتے سب لوگ سو گئے، صبح کو جب اٹھے تو بظاہر تو خیریت تھی، فوزیہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی بچے بھی ٹھیک تھے، لیکن سب سے پہلے صفوارا باجی باتھ روم میں گئیں، تو وہ لرزتی ہوئی واپس آئیں، اور انھوں نے بتایا کہ باتھ روم کی دیوار پر خون سے ایک عبارت لکھی ہوئی ہے، جا کر دیکھو ان کے کہنے سے میں باتھ روم میں گیا، تو وہاں خون سے لکھا تھا "اگر تم لوگوں نے یہ مکان بیچا یا کلوایا تو ہم سب کو ایک ایک کر کے جان سے مار ڈالیں گے، یہ عبارت پڑھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور مجھ پوری طرح یقین ہو گیا کہ یہ مکان خرید کر ہم سب ایک بہت بڑی مصیبت کا شکار ہو گئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

☆ ☆ ☆

☆ ☆

روحانی عملیات کا ایک باب

خواجگان چشتیہ کا یہ طریقہ ہے کہ ہر روز ایک الگ الگ ورد کرتے ہیں اور ان اوراد کی برکت سے متنوع فیوضات حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ اوراد یہ ہیں۔

1 : ہفتہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ 1000 بار پڑھیں۔ ہر غم کا نتیجہ شادمانی ہو۔

2 : اتوار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ 1000 بار پڑھیں۔ غیب سے روزی پہنچے۔

3 : پیر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ 1000 بار پڑھیں۔ ہر مصیبت سے راحت ہو۔

4 : منگل صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 1000 بار پڑھیں۔ ہر بلا سے امن میں رہیں۔

5 : بدھ استغفار اللّٰہ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ 1000 بار پڑھیں۔ عذاب قبر سے محفوظ رہیں۔

6 : جمعرات لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ 1000 بار پڑھیں۔ دولت ایمان سے مالا مال ہوں۔

7 : جمعہ یَا اللّٰہُ 1000 بار پڑھیں۔ ہر تنگی سے کشادگی ہو۔

نقش استخارہ

کوئی چھپی ہوئی بات معلوم کرنے کے لئے یہ نقش لکھ کر خوشبو لگا کر بازو پر باندھ لیں۔ رات کو خواب میں مناسب ہدایت ہوگی۔ اکثر لوگوں نے اس نقش کے ذریعہ خواب میں سٹہ، لاٹری اور بالاذ کے نمبر تک معلوم کئے ہیں مگر ایسی صورت میں اس نقش کی شاہ روحانی صاحب سے اجازت لے کر باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸٦

۲۵۷	۲۵۲	۲۵۹
۲۵۸	۲۵٦	۲۵۴
۲۵۳	۲٦۰	۲۵۵

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔ الٰہی اس نقش کی برکت سے مجھے خواب میں فلاں (کام کا نام لیں) کے بارے میں ہدایت و راہنمائی فرمائی جائے۔ العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا الوحا ضرور لکھیں۔

نقش حج

حج کی خواہش ہر مومن رکھتا ہے جو شخص اس نقش کو بازو سے باندھے گا اور نماز روزہ کا پابند رہے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسے اسی سال حج کی دولت سے سرفراز فرمائے گا۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸٦

۲۰۹	۲۰۴	۲۱۱
۲۱۰	۲۰۸	۲۰٦
۲۰۵	۲۱۲	۲۰۷

اس نقش کے نیچے مقصد لکھیں اور لکھیں کہ اس نقش کی برکت سے جلد حج نصیب ہو العجل العجل العجل الساعہ الساعہ الساعہ الوحا الوحا ضرور لکھیں۔ (بقیہ صـ۱۳۳ پر)

علم نجوم اور اپریشن جسمانی

۱۔ نئے چاند سے پانچ یوم قبل یا پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہترین ہوتا ہے کیونکہ اسوقت جسم کے مائعات کا اتار اپنی کم ترین سطح پر ہوتا ہے، لٰھذ اسوجن کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔ مکمل چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے غیر موافق ہوتا ہے اس وقت جسم کے مائعات کا چڑھاؤ اپنی بلند ترین سطح پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوجن اور جریان خون کا خطرہ ہوتا ہے۔

۳۔ جس دن سیارہ قمر کسی قسم کی نظر قائم نہ کرے وہ دن اپریشن کے لئے صحیح نہیں ہوتا، نتیجے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں، یا پھر دوسرا اپریشن کروانا پڑتا ہے۔

۴۔ قمر یا شمس جس برج میں ہوں اس برج سے متعلق اعضاء کا اپریشن نہیں کروانا چاہئے اور جس وقت قمر برج سمبلہ، جوزا، قوس یا حوت میں ہو ایسے وقت بھی اپریشن کروانے سے احتیاط کرنی چاہئے۔

۵۔ قمر جب برج ثور، اسد، عقرب یا دلو میں ہو تو ایسا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہتر ہوتا ہے، ایسے وقت ہونے والا اپریشن منصوبے کے مطابق ہوتا ہے سرجن کے ہاتھ مستحکم ہوتے ہیں اور اپریشن میں کوئی پیچیدگی نہیں ہوتی۔

۶۔ جس وقت قمر آپ کی پیدائش کے برج میں مقیم ہو اور سیارہ شمس، مریخ، زحل، نیپچون، پلوٹو سے نحس نظر بنائے یا مقابلہ پر ہو تو اپریشن نہ کروائیں، اگر قمر کے کسی اور گھر میں بھی ان سیاروں سے نحس نظرات ہوں تو آپریشن نہیں کروانا چاہیئے۔ قمر اور مریخ کے نحس نظرات کے وقت اگر اپریشن کروائیں تو اپریشن کے بعد زائد اخراج خون ہوتا ہے، سوجن اور ورم بڑھتا ہے۔

۷۔ مریخ کی رجعت کے وقت بھی کیا گیا اپریشن خون کا زائد بہاؤ لاتا ہے اور ڈاکٹر سے غلطی بھی ہوسکتی ہے، ایسے وقت سرجن اپنا استحکام اور مضبوطی کھودیتے ہیں اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں، اپریشن کے وقت دخل اندازی ہوتی ہے یا سرجن کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہوجاتی ہے اور وہ پوری توجہ سے اپریشن نہیں کرپاتا۔

علم الاعداد

۷ عدد کی شخصیت

حکمائے اعداد سات عدد والوں کو حکمت و دانائی کی زندہ مثال قرار دیتے ہیں اور اس کو الو سے تشبیہ دیتے ہیں، یاد رہے کہ برصغیر ہند و پاک کے علاوہ الو کو دانشمندی کی علامت قرار دیا جاتا ہے، تمام سات عدد والوں کی زندگی کا مقصد اپنے علم و ہنر اور عقل و دانش میں اضافے کی کوشش کرتے رہنا ہوتا ہے، تاکہ وہ اپنے علم اور سمجھ بوجھ میں اضافہ کرتے رہیں، ان کا راستہ ساری عمر علم حاصل کرتے رہنا ہوتا ہے، یہ لوگ سچائی کی تلاش میں سرگرداں، آفاقی حقیقتوں سے پردہ اٹھانے کے خوگر، زندگی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مناسب طریقہ دریافت کر کے لوگوں تک پھیلاتے ہیں، ان کی خواہش ہوتی ہے کہ یہ جب بھی بولیں علم و حکمت کے موتی ان کے منہ سے جھڑیں، گفتگو و دلائل میں ہنر مندی حاصل کریں، مراقبہ حصول علم، تاریخ، ماورائی علوم اور مائنڈ سائنس کے شعبے میں کمال حاصل کریں، تمام سات عدد والوں کی منزل یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنا حاصل شدہ علم اور ہنر لوگوں کی بھلائی و ترقی میں استعمال کرتے رہیں۔

۷ کا عدد حکمت، اسرار، راز اور سحر پر حکمرانی کرتا ہے اور وہ افراد جن کا پیدائشی عدد یا نام کا عدد سات بنتا ہے وہ ان ارتعاش سے بخوبی سیراب ہوتے ہیں، ہر سات عدد والا فرد چاہے مرد ہو یا عورت، وہ ماورائی علوم کی کسی نہ کسی شاخ پر ضرور دسترس رکھتا ہے اور اس شعبے کے لئے کچھ نہ کچھ نئی چیز ضرور تیار کرتے ہیں۔ تمام سات عدد والے بے حد خاص لوگ ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسی خاص بات یا کشش ہوتی ہے جو انہیں عام انسانوں ممیز کرتی ہے، یہ لوگ بات چیت، چال ڈھال، لباس، وضع قطع ہر چیز میں دوسرے سے نمایاں و علیحدہ ہوتے ہیں، یہ لوگ جب بھی دل سے کسی موضوع پر بولنا شروع کرتے ہیں، تو آس پاس کے تمام لوگ اپنی باتیں چھوڑ کر ان کی باتوں اور انداز بیاں میں گم ہو جاتے ہیں، ۷ عدد والے نہ تو قدامت پسند ہوتے ہیں اور نہ ہی جدت پسند بلکہ بہت عجیب و غریب طرح سے پرانے اصولوں کو نئے جدید سائنسی سانچے میں ڈھال کر عام لوگوں کے استعمال کے لئے پیش کرتے ہیں اور ان کا انداز اس قدر پرکشش ہوتا ہے کہ لوگ کم از کم ایک مرتبہ تو ضرور من و عن ان کے طریقے کو استعمال کر کے آزماتے ہیں اور اکثر لوگ اس سے پوری عمر فائدہ اٹھاتے ہیں، ۷ عدد والے نہ تو جامد خیال ہوتے ہیں نہ ہی پل میں تولہ، پل میں ماشہ کی طرح خیالات یا رجحانات یا عادات بدلتے ہیں، ہاں تبدیلی پسند ضرور ہیں مگر جو بھی تبدیلی لاتے ہیں وہ اپنی اور عوام الناس یا متعلقہ لوگوں کے فائدے کے پیش نظر ہوتی ہے، عموماً کسی بھی ادارے یا جگہ پر ان کا نظام جاری کیا جائے تو اس میں سالوں تک کوئی دوسرا تبدیلی نہیں لاسکتا، جب تک حالات و عوامل نہ بدل جائیں۔ عادت اور موڈ کے لحاظ سے ان کے بارے میں کوئی بات یقینی طور پر نہیں کی جاسکتی کہ کس صورت حال میں یہ کس طرح عمل کریں گے، ہوسکتا ہے کبھی کسی بات کا مذاق بنادیں یا کبھی اتنا سیریس مسئلہ بنادیں کہ تمام ماحول مکدر ہو کر رہ جائے یا بات کے جواب کو سرے سے گول کر جائیں، دوسری اہم بات یہ ہے کہ کوئی ان کو کنٹرول میں نہیں رکھ سکتا۔ چاہے ان کا آجر ہو یا ان کے والدین یا ان کی محبوبہ، یہ اپنی مرضی کے مالک ہیں اور پورے تن من دھن سے اپنا کام کرنے پر یقین رکھتے ہیں کوئی بھی فرد ان کے کام میں خامی نہیں نکال سکتا، مگر ان کو اگر یاد دلایا جائے یا یہ بتانے کی کوشش کی جائے کہ فلاں کام کیسے کرنا ہے تو ان کو غصہ آجاتا ہے، پہلے تو یہ خاموشی سے سن لیں گے مگر بعد میں عین مشورے کے مطابق غلط کر کے اس کام کا جلوس نکال دیں گے، لہٰذا ان کے مالکان اور ان کے باس ان کو ہمیشہ فری ہینڈ دیتے ہیں صرف کام اور کام کی تاریخ بتاتے ہیں اور ان کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں، اس صورت حال سے یہ بہت خوش ہوتے ہیں، اس کے برخلاف صورت حال میں یہ نوکری چھوڑ دیتے ہیں، یہ اپنی زندگی کا راستہ خود متعین کرنے کے عادی ہیں اور یہ حق کسی کو نہیں دیتے، بعض اوقات ان کو اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے، مگر سات عدد والے مشکل پسند اور بہت مشکل سے مطمئن ہونے والے فرد ہیں، لہٰذا یہ صرف مشکل سے محاصل ہونے والا سبق ہی یاد رکھتے ہیں، سات عدد والوں کی تنہائی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے، یہ تنہائی پسند شخص نہیں ہیں مگر اکیلے رہ کر یہ اپنی تعلیم، علم، مراقبہ، اور سوچ و بچار سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں، اکیلے میں کتاب پڑھنا ان کا سب سے دلچسپ مشغلہ ہے اور یہ اس میں گھنٹوں بغیر تھکے مصروف رہتے ہیں، اگر کسی چیز کے پیچھے لگ جائیں تو اسی وقت، حالت تنہائی سے باہر آتے ہیں جب ان کو اس مسئلے کا حل مل جاتا ہے، ان کے اندر یہ فطری صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ یہ نا قابل بیان کو آسان سہل اور عام فہم انداز میں بیان کرسکیں، ان میں یہ صلاحیت بھی

موجود ہوتی ہے کہ تصوف، روحانیت، سحر اور پر اسرار معموں کا عملی حل لوگوں کے سامنے پیش کرسکیں، وہ تھیوری کی پریکٹس میں تبدیلی کرسکیں، کئی مشہور فلسفی اور سائنسدان اس عدد سے تعلق رکھتے ہیں، جنھوں نے ناقابل یقین اور ناقابل بیان کو عوام الناس کے لئے عام کیا۔

تقریباً تمام ۷ عدد والے زندگی کے کسی نہ کسی حصے میں سحر، پر اسراریت روحانیت اور ماورائی علوم کی طرف راغب ہوتے ہیں، اور اس شعبے میں کوئی نہ کوئی غیر معمولی چیز لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، عموماً تمام ۷ عدد والوں میں کوئی نہ کوئی غیر معمولی روحانی یا ماورائی صلاحیت کم وبیش موجود ہوتی ہے، مثلاً سچے خواب دیکھنا، انتقال خیال (ٹیلی پیتھی) لوگوں کے خیالات اور احساسات کا پہلے سے علم ہوجانا، صحیح وجدانی خیالات، تیسری آنکھ، پیشین گوئی، نجوم اور پامسٹری وغیرہ وغیرہ، اور اس سلسلے میں اپنے حلقے میں خاصے مشہور بھی ہوتے ہیں، سات عدد والے مذہبی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں، کیوں کہ وہ لوگوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ عقیدوں سے بیزار ہوجاتے ہیں، مذہبی تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہ نہایت راس عقیدہ مذہبی بنتے ہیں اور عین مذہب پر عمل کرتے ہیں، جو بھی ان کی کتاب کے تحت ہو، اس پر ہی عمل کرتے ہیں، تفرقے بازی سے اور علاقائیت سے بلند ہوکر انسانیت کی فلاح وبہبود کی راہ پر عمل پیرا ہوجاتے ہیں اور فرسہ باز لوگوں کے دشمن بن جاتے ہیں، دولت وثروت اور شان وشوکت بھی ان کے لئے اہم نہیں ہوتی، نہ ہی لباس وضع قطع ان کے لئے کچھ زیادہ اہمیت رکھتی ہے وہ دس سال پرانے فیشن کا کپڑا پہن کر بھی تقریب میں بلاتکلف شریک ہونے میں کوئی عار یا شرم محسوس نہیں کرتے، نیند بھی ان کے لئے زیادہ اہم نہیں ہے، پسندیدہ موضوع پر پڑھتے ہوئے یا تحقیق کرتے ہوئے ان کو نیند کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی وہ کئی راتیں اور دن بلانیند کے باآسانی گزار سکتے ہیں، اسی طرح باآسانی ۲۴ گھنٹے سو بھی سکتے ہیں، سات عدد والے سفر اور نت نئی جگہ پر تفریح کرنے کے بھی شائق ہوتے ہیں، مگر وہ کم از کم سامان اور تکلفوں کے ساتھ سفر کرنا پسند کرتے ہیں، اس وجہ سے ان کو اکثر پریشانی بھی ہوتی ہے، مگر وہ ایسی ہی مہم جوئی پسند کرتے ہیں اور اس طرح سے ہی صحیح لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بچپن کے حالات، ماحول اور پرورش کی وجہ سے اگر ۷ عدد والے منفی رجحانات کے حامل ہوں تو ان کی زندگی بڑی تکلیف سے گزرتی ہے، تمام ۷ عدد والوں کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ ان کو بخوبی معلوم ہے کہ ان کا طرز عمل اور زندگی منفی ہے یا مثبت، اگر منفی رجحانات زیادہ ہیں تو آپ باآسانی اس منفعیت کے خول سے باہر آکر مثبت اور ترقی پسند زندگی گزار سکتے ہیں، آپ کے لئے یہ سب کرنا بہت ہی آسان ہوگا، آپ اس کے لئے مائنڈ سائنس کا کورس کرسکتے ہیں یا دفتر سے رابطہ یا ملاقات کرکے خاص اپنے لئے مراقبہ اور طرز عمل کا پیٹرن حاصل کرسکتے ہیں، بہر حال ۷ عدد والے افراد کو سب سے بڑا خطرہ اس بات کا ہوتا ہے کہ وہ کسی جاہل استاد کے ہاتھوں کھلونا بن کر یا اپنی مرضی سے غلط قسم کا مراقبہ، چلہ یا وظیفہ کرکے اس جہت اور حقیقت سے باہر نکل کر مجذوب یا نفسیاتی مریض بن سکتے ہیں، بعض دفعہ وہ مراقبہ کے تفویض شدہ اوقات سے زیادہ وقت دے کر اس تین جہتی دنیا سے دور جاکر خیالی اور تمثیلی دنیا میں جا بستے ہیں اور یوں موجود دنیا کے لئے دیوانے اور بے کار افراد بن جاتے ہیں، آپ کے لئے لازم ہے کہ آپ دنیا کے عملی کاموں کے لئے جد وجہد کرتے رہیں اور مراقبہ، وظیفے اور چلے صرف استاد کی نگرانی میں کریں، درمیان واضح فرق رکھ سکیں، اگر آپ مائنڈ سائنس اور پیرا سائیکولوجی کی اور دیگر دنیاوی علوم کی عملی تربیت حاصل نہ کریں گے اور صرف ضد اور انا کی خاطر بغیر نگرانی ممنوعہ مشقیں کریں گے تو فرا آگہی ہی سے واسطہ پڑنے کے امکانات بہت ہیں، اس طرح کی ضد اور غیر دانش مندانہ حرکات ایسے سات عدد والوں سے زیادہ سرزد ہوتی ہیں جو مکمل جاہلانہ بیک گراؤنڈ رکھتے ہیں ورنہ اکثر سات عدد والے کتابیں پڑھ پڑھ کر اپنی نامعقول حرکات وعادات ترک کرچکے ہوتے ہیں، اکثر سات عدد والے تنہائی کے شائق ہوتے ہیں، ان کی سوشل زندگی تقریباً نہیں کے برابر ہوتی ہے، لہٰذا تعلقات کے معاملے میں یہ صفر ہوتے ہیں، اکثر بڑھاپے میں تنہا زندگی گزارنا پڑتی ہے، عموماً ان کا کوئی ایسا دوست نہیں ہوتا جس سے وہ دل کی تمام باتیں کہہ سکیں، ان کے احسان مند اور ان سے متاثر بہت سے افراد ان کے اردگرد ہوتے ہیں، مگر دوست اور غم خوار بڑی مشکل سے ہوتا ہے، اس لئے ان سے بار بار زندگی کے معمولات میں عملی شرکت کی گزارش کی جاتی ہے۔

اس کائنات میں صرف ایک ہی چیز کو دوام ہے اور وہ ہر لحظہ تبدیلی ہے، ہر چیز ہر لحظہ اپنی حالت بدلتی رہتی ہے اور ۷ عدد والے چونکہ آفاقیت کے علمبردار ہوتے ہیں لہٰذا وہ بھی ہر لحظہ ترقی کرتے رہتے ہیں بدلتے رہتے ہیں، انھیں بدلتے رہنے اور ارتقاء کا شوق ہوتا ہے، لہٰذا اکثر وہ کچھ بھی نہیں کرپاتے، اس وجہ سے ۷ عدد والوں کو اپنا کیریئر بہت احتیاط سے چننا چاہئے اور کم از کم نوکری اور شادی کے معاملے میں ایک مرتبہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہئے اور بہر صورت کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کو اپنا فیصلہ نہ تبدیل کرنا پڑے ان کے خیالات، رجحانات اور آئیڈیے بالکل درست ہوتے ہیں، مگر ان کی روایتی سستی ان کو عملی اقدامات سے دور رکھتی ہے، ان کو کیریئر چنتے وقت دو باتوں کا خیال رکھنا اشد ضروری

ہے، وہ جو بھی کام چنیں اس (DeadLine) یعنی مخصوص وقت پر کام ختم کرنے کی ضرورت نہ ہو، ٹھیک ٹائم پر کام ختم کر لینے اور مستقل ڈیڈ لائن کا پابند رہنا ان کی افتادِ طبیعت کے لئے بالکل مناسب نہیں ہے، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو کبھی تو وقت سے بہت پہلے کام ختم کر کے بیٹھ جائیں گے اور کبھی کئی دنوں تک موڈ ہی نہیں بنے گا، یہ بڑے آرام وسکون اور اپنے موڈ کے لحاظ سے کام کرنا پسند کرتے ہیں، ان کے لئے سب سے بہتر کام ریسرچ، لائبریری، آثار قدیمہ، نجوم، تخلیقی فنکاری، آرٹ کے تمام شعبے، موجد، سائنسدان، ماہر نفسیات، کونسلر، ادیب ومؤرخ وغیرہ ان کے بہترین شعبے ثابت ہو سکتے ہیں جہاں انھیں ڈیڈ لائن کے بغیر اپنی کاوش دکھانے کا اور اپنی جبلی فطرت کے سکون کا اور مالی استحکام کا موقعہ مل سکتا ہے۔

۷ عدد کے مرد وعورت دونوں ہی پر اعتدال، جذباتی اور محبت کرنے والے لوگ ہوتے ہیں، وہ تلخ کلامی، اونچی آواز میں لڑائی جھگڑے، ہاتھا پائی سے نفرت کرتے ہیں، اگر ان کا گھر کا ماحول بھی ایسا ہو تو وہ بھی چھوڑ دیتے ہیں، ۷ عدد والے کسی بھی مسئلے کا حل بڑے خلوص اور تن دہی سے کرتے ہیں، ان میں سے اکثر شادی بھی کرتے ہیں، مگر یہ شادی ہمیشہ اتفاقی یا زبردستی کی ہوتی ہے یہ بہت لیٹ عمر میں شادی کرتے ہیں، کیوں کہ اس کی دو وجوہات ہوتی ہیں ایک یہ مختلف لوگوں سے تعلقات رکھنا اور خصوصاً دوستی رکھنا پسند کرتے ہیں دوسرے یہ شادی شدہ زندگی کو بہت بڑی پابندی سمجھتے ہیں، اس لئے اس خود ساختہ پابندی سے دور بھاگتے ہیں، تیسری اہم بات یہ شادی کہ لئے روحانی ساتھی (Soal-Mate) کو تلاش کرتے رہنا چاہتے ہیں تاکہ وہ مکمل ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزار سکیں، اس کے علاوہ یہ مالی طور پر خوشحال نہیں ہوتے اور اکثر لگ کر کام بھی نہیں کرتے لہٰذا یہ بھی شادی سے بے رغبتی کی وجہ بن جاتی ہے، بہر حال ان تمام وجوہات کے باوجود بھی ان میں اکثر بہت کم عمری میں شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں اور خوش وخرم زندگی گزارتے ہیں اور شادی کی تمام سماجی اخلاقی اور جنسی ضروریات کو احسن طریقہ سے ادا کرتے ہیں، ۷ عدد والوں کے شریک زندگی سے درخواست ہے کہ وہ ان کی خواتین سے دوستی پر شبہ نہ کریں، کیوں کہ وہ کبھی بھی شادی کے بندھن کو خود نہیں توڑتے، تمام سات عدد والوں کی شادی ضرور کرنی چاہئے، کیوں کہ یہ ان کو حقیقی دنیا سے قریب تر رکھنے میں بہت معاون ہے، جنسی طور پر یہ بہت طاقتور ہوتے ہیں، ان کے صرف ۵ عدد والے ہی برابری کر سکتے ہیں، باقی تمام اعداد والے ان سے کم جنسی خواہش رکھتے ہیں، اور طرح انگیزی میں یہ پانچ عدد والوں کو بھی مات کرتے ہیں کیوں کہ بے حد رنگین تخیلاتی ذہن کے مالک ہیں۔

سفید اور دھیمے ٹھنڈے رنگ سات عدد والوں کے لئے بے حد مفید ہے، گلابی ہلکا سبز وزرد بھی ان سوٹ کرتا ہے، تمام تیز رنگوں سے ان اجتناب برتنا چاہئے کیوں کہ تیز رنگ ان کی طبیعت پر وری پر اثر انداز ہوتے ہیں تمام سفید رنگ کے نگینہ ان کو سوٹ کرتے ہیں۔

ان کو جلدی امراض اور پیٹ کے امراض سے اکثر واسطہ پڑتا ہے اور نروس ٹینشن اور اعصابی امراض کا بھی شکار ہو سکتے ہیں، ان کو اپنی غذا میں بتوا کا ساگ، کھیرا، انگور، نارنگی، سنگترہ، کینو اور گریپ فروٹ اور دودھ کا مسلسل استعمال رکھنا چاہئے، موسمی سبزیاں بھی ان کے لئے مفید ہے، گوشت اور بھاری مرغن غذائیں ان کے لئے مناسب نہیں ہیں۔

بقیہ صـ ۱۲۹ کا

دین اور دنیا میں بھلائی کا نقش

اس نقش کا پاس رکھنے والا دنیا میں ہنسی خوشی رہے گا اور آخرت میں بھی خوشنودی الٰہی سے سرفراز ہو گا۔ بشرطیکہ حامل نقش پنجگانہ نمازی ہو۔

نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۰۱	۱۰۹۶	۱۱۰۳
۱۱۰۲	۱۱۰۰	۱۰۹۸
۱۰۹۷	۱۱۰۴	۱۰۹۹

اس نقش کے نیچے مقصد لکھ کر پاس رکھیں اور

العجل العجل العجل الساعه الساعه الساعه الوحا الوحا الوحا ضرور لکھیں۔

عمل سورۃ کوثر حاضری مؤکل

اول چاہئے کہ بروز بدھ غسل کریں اور روزہ رکھیں، بوقت افطار یہ کہے کہ یہ روزہ میں نے بہ نیت استخارہ رکھا ہے، ترک حیوانات کر کے روزہ کو پھیکے چاول خود پکا کر افطار کرے، جو بچیں کسی غریب کو دیدے۔

بعدہ بارہ بجے شب نوچندی جمعرات کے شب اول میں ایک ہزار بار سورۃ کوثر اور آخر میں ایک ایک تسبیح درود شریف پڑھ کر ختم کرے دوران عمل ہمیشہ مینڈک کی چربی کا چراغ جلتا رہے، دیا سلائی بکس پاس رکھے، اگربتی برابر روشن کریں، چراغ گل ہوجائے تو روشن کریں، اسی طرح دوسرے روز روزہ رکھ کر ساڑھے سات بجے سو بار سورۃ کوثر معہ اول اور آخر درود شریف ایک ایک تسبیح کے ادا کریں۔ تیسرے روز موافق معمول روزہ رکھ کر ساڑھے پانچ سو بار سورۃ کوثر اول اور آخر درود شریف ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھیں، پڑھنے کا وقت بارہ بجے شب سے چار بجے صبح صادق تک ہے۔

تیسرے روز مؤکل پڑھنے کے دوران آکر بصورت حبشی کے کندھے پر سوار ہوگا، کچھ خوف نہ کرے اس سے کلام بھی نہ کرے، اگرچہ وہ خوفناک صورت میں ہوگا، جب پڑھنا ختم ہوجائے گا وہ چراغ گل کر کے چلا جائے گا، پھر چراغ روشن کر کے اس کا انتظار کریں، پھر وہ ایک لڑکے کی شکل میں آئے گا، اس وقت جو کام ہو لے لیں، جو پوچھو گے جواب دے گا، مگر خلاف شرع جواب نہ دے گا، اس لئے ایسے سوالات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ خلاف شرع نہ ہوں۔

خواص اسمائے الٰہی

یا رزاق

رزاق کے معنی ہیں، روزی دینے والا، یہ اسم جمالی ہے اور عنصر خاکی ہے۔ شیخ امام بونیؒ فرماتے ہیں کہ یہ ذکر میکائیل فرشتہ کا ہے، جو شخص اس اسم کا ذکر کریگا، اللہ تعالی اس پر رزق آسان کردے گا، اور رزق اس کا کشادہ ہوگا۔

جو شخص نصف شعبان کو اس کا ذکر کثرت سے کرے اور انگوٹھی پر نقش کرکے اس کو پہن لے، اللہ تعالیٰ سال بھر کا رزق اس کو عنایت کرے۔

اگر کوئی شخص اس اسم کا ذکر کرے، قمر زاید النور ہو اور بروج مسعود میں ہو، طالع وقت بھی قوی ہو، تو عمل پورے طور پر کامل ہوگا، اس مربع کو پاس رکھے اور اسم کا خوب ذکر کرے تو ہر کام میں مدد ملے، دشموں سے کفایت ہو اور ہر ایک مہم آسان ہو۔

اس کے موکل کے ماتحت چار افسر ہیں، ہر ایک ۳۰۸ صفوں کا مالک ہے، اور ہر صف میں ۳۰۸ فرشتے ہیں، یہ موکل کھیتی، گھاس، پھل نباتات وغیرہ، ہر ایک قسم کی پرورش کرکے بندوں کو رزق بحکم باری تعالی پہونچاتے ہیں، جو شخص اس اسم کا ذکر کرتا ہے، موکل اس کی ہر بات کو کفایت کرتا ہے اور غیب سے بھی رزق دیتا ہے۔

رزق کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہری اور باطنی، ظاہری قوت اجسام میں ہے اور اسباب اس کے نباتات ہیں اور یہ جسم کا رزق ہے، باطنی رزق چند یہ ہیں، عقل کا رزق، روح کا رزق، نفوس کا رزق، اللہ تعالی فرماتا ہے۔

الا بذکر اللہ تطمئن القلوبُ

مطلب یہ کہ قلوب ذکر الٰہی سے مطمئن ہوتے ہیں، یعنی قلوب کا رزق اللہ کا ذکر ہے، یہ رزق ہمیشہ باقی رہتا ہے، ظاہر کا رزق محدود ہے اور انجام اس کا فنا ہے، اللہ نے دونوں اسموں کو ایک جگہ جمع فرمایا ہے اور علویات وسفلیات کے رزق کا ذکر کیا ہے، فرماتا ہے۔

ھل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السمآء والارضِ

معنی اس کے یہ ہیں، کیا خدا کے سوا اور کوئی خالق ہے جو آسمان وزمین سے تم کو رزق دیتا ہے، پس اس کا آسمانی رزق اہل باطن کے واسطے ہے اور جو لوگ اہل تحقیق ہیں اور جنھوں نے اہل آسمان وزمین کے رزق سے ترقی کی ہے وہ اہل قرب اور خاص برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں اور ان کو وہاں سے رزق ملتا ہے جہاں سے ان کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اور اللہ تعالی فرماتا ہے۔

فابتغوا عند اللہ الرزق

یعنی خدا کے پاس رزق تلاش کرو۔

اور جس شخص کا قیام مقام اسماء وافعال میں ہوگا اس کا رزق عالم ترکیب سے ہوگا، اور جس کا قیام اسماء صفات کے ساتھ ہوگا، اس کا رزق ملکوتی ہوگا اور جس قدم اس کے مقام میں اسمائے معانی ذات کے ساتھ ہوگا، اس کی قوت وروزی بلا واسطہ خدا کے ہاں سے ہوگی۔

صوفیائے کرام کا قول ہے کہ مخلوق کا رزق اور اس کی مقدار اللہ نے پیدا کیا اور اپنی ہواؤں میں سے ایک کو حکم دیا کہ اس رزق کو عالم کے اندر بکھیر دے، ہوا نے بکھیر دیا، جس سے کہیں کہیں تو ڈھیر یا لگ گئے اور کہیں بہت تھوڑا تھوڑا گرا۔

اور جو شخص اس اسم الٰہی کا عمل کرنا چاہے اس کو لازم ہے کہ توجہ اور توجہ الی اللہ میں مشغول ہو اور یہ جان لے کہ اللہ تعالی نے اس کا رزق تقسیم کردیا ہے، اور کثرت کے ساتھ اس اسم کا ورد شروع کرے، اس کی تلاوت خلوت میں اس کے عدد مضروب کے ساتھ کرے، یعنی ۳۰۸×۳۰۸=۹۴۸۶۴ بار کرے یعنی روزانہ اتنا پڑھے اور تلاوت کے بعد یوں کہے۔

اللھم ارزقنی یا رزاق اور ہمیشہ ظاہر اور باطن میں مراقبہ کرے اس کا ایک موکل خاص جبرائیل بھی ہے، وہ اس کا خادم ہوتا ہے اور خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔

جو کوئی اسم فاتح بھی اس کے ساتھ ملا کر پڑھے اللہ تعالیٰ رزق کے واسطے آسان کردے اور ہر بند دروازہ اس کے لئے کھول دے، پڑھے، یا اللہ یا رزاق یا فتّاحُ۔

اگر چاندی کی تختی پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے تو جو ارادہ کرے وہ آسان ہو، اگر کسی مکان یا دکان میں رکھیں، تو اس میں برکت وفائدہ ہو، اور تجارت خرید وفروخت کثرت سے ہو، اس کو شرف قمر میں لکھنا چاہئے۔

اس کا مربع یہ ہے۔

۷۸۶

ق	زا	ر	ال
۱۹۹	۳۲	۹۹	۹
۳۳	۲۰۲	۲	۹۸

اور جب یہ اسم کسی نام کے موافق ہو وہ اس کو وظیفہ ضرور بنائے، اس کے حق میں یہ اسم اعظم کا کام دے گا، مگر یہ باتیں بھاری ریاضت اور اکل حلال سے پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین سو آٹھ مرتبہ بعد نماز صبح پڑھ لیا کرے تو رزق اس کا کشادہ ہو، اگر روزانہ بوقت صبح مکان کے چاروں کونوں میں اس اسم کو سو مرتبہ پڑھا جائے تو غربت اور فقر اس کے مکان سے دور ہوگا۔ اہل حقیقت نے فرمایا ہے کہ اس اسم کو فرشتہ زراعت پر پڑھا کرتے ہیں اور اس کی برکت سے خوشہ میں دانا پیدا ہوتا ہے۔

اگر کوئی غریب شخص اثاثہ رزق نہ رکھتا ہو تو اس اسم کا مربع حرفی تحریر کر کے اپنے پاس رکھا اور اس اسم کی تلاوت کے بعد تکسیر یا بعد کبیر صبح ہونے سے قبل کیا کرے تو تونگر ہو جائے، عدد تکسیر ایک ہزار آٹھ سو پینتالیس ہیں، چالیس روز اس کے مطابق پڑھے تو رزق کشادہ ہو، دولت اور ثروت حاصل ہو نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ق	ا	ز	ر
ر	ز	ا	ق
ا	ق	ر	ز
ز	ر	ق	ا

اگر نقش حرفی کو لوح نقرہ پر کندہ کر کے اپنے پاس رکھے اور چالیس شب وروز چار ہزار سات سو مرتبہ پڑھے اور بعد ختم ذکر دو رکعت نماز قبول استجاب دعا کے لئے پڑھے اور کچھ تصدق کرے تو رزق میں وسعت پیدا ہو۔

اگر کوئی شخص آیت مبارک ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین کا مربع لکھ کر پاس رکھے اور اعداد کے مطابق دو ہزار دو سو اکتالیس مرتبہ روزانہ بعد نماز صبح ورد کرے تو پروردگار عالم رزق بے شمار عنایت فرمائے، نقش ورد یہ ہے۔

۷۸۶

المتین	ذوالقوۃ	ھوالرزاق	ان اللہ
۳۴۹	۱۱۸	۵۳۰	۱۲۴۴
۱۱۹	۳۵۲	۱۲۴۱	۵۲۹
۱۲۴۲	۵۲۸	۱۲۰	۳۵۱

اگر اس مربع عددی کو سفید کاغذ پر مشک وزعفران سے عروج ماہ میں شرف قمر میں لکھے اور بعد نماز جمعہ اپنے بازو پر باندھے اور آیت مبارکہ کی تلاوت کرتا رہے تو بے شمار رزق حاصل ہو، مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۲	۵۶۶	۵۶۳	۵۶۰
۵۶۴	۵۵۹	۵۵۳	۵۶۵
۵۵۸	۵۶۱	۵۶۸	۵۵۴
۵۶۵	۵۵۵	۵۵۷	۵۶۲

اگر واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب کو ایک سو اکیس مرتبہ روزانہ بعد نماز صبح پڑھا کرے تو رزق میں وسعت وبرکت ہو۔

اور اگر وما انفقتم من شئی فھو یخلفہ وھو خیر الرازقین کی تلاوت کوتا رہے تو رزق میں کبھی کمی واقع نہ ہو، آسودگی حاصل ہو جو کچھ بھی رزق حاصل ہو اس میں خیر وبرکت زیادہ ہو۔

یہ آیات جن کا ذکر کیا گیا ہے، کلام پاک میں وارد ہوئی ہیں، اگر کوئی شخص روزانہ کسی آیت کو ورد کیا کرے تو رزق میں کمی کبھی نہ ہو، اور بھی بہت سی آیات ہیں، جو رزق کے سلسلہ میں ہیں اور یہ اللہ کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اس نے مختلف صورتوں میں آدمی کی مدد کی ہے، کہ وہ ان اسماء

نزلہ وزکام

نزلہ کو انگریزی میں کٹار اور زکام کو ورائزا کہتے ہیں۔

نزلہ وزکام درحقیقت ایک ہی مرض کے دو نام ہیں، دونوں کا سبب اور مادہ ایک ہی ہے، بس اگر فرق ہے تو صرف اس قدر کہ جب ناک کی غشائے مخاطی متورم نہیں ہوتی بلکہ یہ ورم حلق کی غشائے مخاطی تک پہونچ جاتا ہے تو حنجرہ اور قصبۃ الریہ میں رطوبت مترشح ہونے لگتی ہے، اس کو نزلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں، لیکن یہ واضح رہے کہ عام طور پر زکام کو بھی نزلہ ہی کہا کرتے ہیں اس اعتبار سے نزلہ ایک عام لفظ ہے جو زکام کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

اس مرض کا سبب عموماً بے احتیاطیاں ہوا کرتی ہیں، چنانچہ بعض اوقات گرم ہوا سے دفعتاً سرد ہوا میں آجانے سے زکام ہوجاتا ہے، گاہے نیند سے جاگنے یا کوئی محنت ومشقت کا کام کرنے سے گرما گرم کھانا کھانے کے بعد فوراً ہی سرد پانی پینے سے یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے، گاہے ترش اور سرد چیزوں کے بکثرت استعمال سے نزلہ وزکام ہوجاتا ہے، گاہے خراش پیدا کرنے والے ذرات ناک میں پہونچ کر اس مرض کو پیدا کردیتے ہیں۔

جو آدمی کسی وجہ سے ضعف دماغ اور ضعفِ اعصاب کے مریض ہوتے ہیں، ان کے ناک اور حلق کی غشائے مخاطی کی قوت مدافعت بہت کمزور پڑجاتی ہے، لہٰذا وہ مذکورہ بالا اسباب سے بہت جلد اور بار بار متاثر ہوتے رہتے ہیں، ایسے آدمیوں کے معدہ اور آنتیں بھی کمزور ہوتی ہیں اور قبض کے عادی ہوا کرتے ہیں، اور یہ وہ باتیں ہیں جو نزلہ وزکام میں مبتلا ہونے کی استعداد پیدا کرتی ہیں۔

نزلہ وزکام عموماً موسمی تبدیلیوں کے وقت ہوا کرتے ہیں کیوں کہ موسمی تبدیلی کے وقت انسان کے جسم پر جو اثرات ہوتے ہیں ان سے معدہ اور آنتیں خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں، چنانچہ بھوک اچھی نہیں لگتی اور جو کچھ کھایا جاتا ہے، وہ اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا، قبض ہوجاتا ہے، ان حالات میں ناقص ردی خون پیدا ہوتا ہے، نیز اس میں قبض کی وجہ سے آنتوں کے فضلات سے زہریلے مواد شامل ہوتے رہتے ہیں، یہی خون دماغ اور ناک اور حلق کی جھلیوں تک پہونچتا ہے تو ان کی قوت مدافعت کو کمزور کردیتا ہے اور مذکورہ بالا اسباب سے جلد جلد متاثر ہونے لگتی ہیں، اگر سبب کمزور ہوتا ہے یا طبیعت قوی ہوتی ہے تو یہ حالت ناک کی جھلی تک محدود رہتی ہے اور ناک سے رطوبت خارج ہوکر جلد ہی آرام آجاتا ہے ورنہ بصورت دیگر ناک کے علاوہ حلق اور قصبۃ الریہ کی جھلی تک مبتلائے مرض ہوجاتی ہیں۔

نزلہ وزکام کو بہ ظاہر ایک معمولی مرض سمجھا جاتا ہے، لیکن درحقیقت یہ ایک نہایت اہم مرض ہے اس کی وجہ سے انسان کی صحت خراب ہوجاتی ہے بعض مریض اس کی وجہ سے خناق، ذات الجنب اور ذات الریہ (نمونیا) میں مبتلا ہوجاتے ہیں، بعض کو دمہ کھانسی اور سل ہوجاتا ہے، نیز معدہ، آنتوں اور ناک، آنکھ اور کان کی متعدد بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

دائمی نزلہ:۔ جب اتفاق سے کسی شخص کو زکام ہوجاتا ہے اور وہ مناسب احتیاط سے کام نہیں لیتا تو اس کی بے احتیاطیوں کے باعث ناک سے بہنے والی رطوبتیں وقت سے پہلے ہی بند ہوجاتی ہیں اور اس سے کھانسی، بخار، دردسر جیسے عوارض پیدا ہوجاتے ہیں اور اسی کو نزلہ کا بگڑ جانا کہتے ہیں، مناسب علاج سے اس کا تدارک تو ہوجاتا ہے لیکن جب ناواقفیت کے باعث بار بار یہی صورت پیش آتی ہے تو پھر معمولی سبب سے نزلہ وزکام ہونے لگتا ہے اور یہی "دائمی نزلہ" کہلاتا ہے بار بار نزلہ وزکام ہونے سے دماغ اور اعصاب ضعیف ہوجاتے ہیں، علاوہ ازیں گاہے ضعف دماغ وضعف اعصاب بھی دائمی نزلہ کا موجب ہوتے ہیں۔

دائمی نزلہ میں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ جب سرد ہوا کا جھونکا لگتا ہے مثلاً مریض سردی کے موسم میں لحاف اوڑھے ہوئے سو رہا تھا، دفعتاً لحاف اتار کر باہر سرد ہوا میں نکل آیا تو فوراً زکام ہوجاتا ہے، بعض اوقات زیادہ ٹھنڈا پانی پینے یا کوئی تیز خوشبو دار چیز کے سونگھنے یا ناک میں گردوغبار کے پہونچنے سے فوراً تڑاتڑ چھینکیں آنے لگتی ہیں جس سے دماغ پریشان ہوجاتا ہے اور گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ گرما گرم کھانا کھانے یا نیند سے جاگنے کے فوراً بعد سرد پانی پی لیا جاتا ہے یا کوئی ترش چیز کھالی جاتی ہے تو اس سے چھینکیں آنے لگتی ہیں، ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے اور گاہے حلق دکھنے لگتا ہے اور کھانسی ستانے لگتی ہے۔ دائمی نزلہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ناک غشائے مخاطی موٹی ہوجاتی ہے اور اس سے رطوبت ہر وقت بہتی رہتی ہے آواز میں گنگناہٹ پیدا ہوجاتی

ہے، گاہے مریض کو اونچا سنائی دینے لگتا ہے، بعض مریض منہ کھول کر سانس لینے کے لئے مجبور ہوتے ہیں اور ان کے سینے سے خرخراہٹ کی آواز آیا کرتی ہے، گاہے ایسا بھی ہوتا ہے کہ دائمی نزلہ وزکام میں ناک کی غشائے مخاطی پتلی پڑجاتی ہے مریض کی ناک سے بد بو آتی ہے اور اس سے خارج ہونے والی رطوبت بھی بدبودار ہوتی ہے اور اس میں خون کی آمیزش ہوتی ہے، اس مرض کو خاص طور پر ''پینس'' کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

نزلہ وزکام سے بچنے کی تدبیریں:۔

''علاج سے احتیاط بہتر ہے'' ایک قیمتی مقولہ ہے اس پر عمل کرنے سے انسان اپنی تندرستی کے ساتھ اپنے وقت اور پیسے کو بھی بچالیتا ہے، اصول حفظان صحت پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے انسان نزلہ وزکام اور دوسرے امراض سے اپنے آپ کو بہت بڑی حد تک محفوظ رکھ سکتا ہے، اس سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان اپنے ہضم کو خراب ہونے سے بچائے اور قبض نہ رہنے دے، علاوہ ازیں اپنے آپ کو سردی برداشت کرنے کا عادی بنائے، سردیوں میں بھی منہ ڈھک کر نہ سوئے اور شروع ہی سے سرد ہوا میں آزادی کے ساتھ چلے پھرے اور جب یہ مرض ہوجائے تو مناسب تدابیر سے اس کا تدارک کرے اور مضر چیزوں سے بچے۔

علاج:۔ شروع میں زکام کو ایک دو روز تک بہنے دیں کوئی گرم وخشک چیز استعمال کرکے اس کو بند کرنے کی کوشش نہ کریں البتہ سرد پانی کے بجائے نیم گرم پانی ضرور پئیں، جہاں تک ہوسکے کھانا کم کھائیں، جس قدر کھانا کم کھائیں گے اور پیٹ کو ہلکا رکھیں گے جلد آرام ہوجائے گا، بلکہ اگر کم از کم ایک وقت کا فاقہ کردیں تو زیادہ بہتر ہے اگر نزلہ بہت شدت سے جاری ہو، چھینکیں آرہی ہوں، آنکھ اور ناک سے رقیق رطوبت بہہ رہی ہو تو صرف بیدانہ ۶ ماشہ، مصری یا چینی ۲ تولے کے ساتھ جوش دے کر پلانے سے بیدانہ والی رطوبت غلیظ ہوکر بہت جلد خارج ہوجاتی ہے لیکن اگر بہدانہ نہ ملے تو ڈیڑھ پاؤ پانی میں بقدر ذائقہ نمک شامل کرکے جوش دیں اور اس کے بعد نیم گرم پانی کر تھوڑی دیر چادر اوڑھ کر لیٹ جائیں، دو تین بار ایسا ہی کرنے سے زکام کی شدت کم ہوجائے گی اور بہنے والی رطوبت گاڑی ہوکر نکل جائے گی، اس کے علاوہ ایک دو روز نزلہ بہنے کے بعد چائے پینے سے بھی نزلہ وزکام میں تخفیف ہوجاتی ہے، ہر حال میں قبض کا خیال رکھیں، اگر قبض ہو تو پھلوں کے عرق یا کوئی دوسری قبض کشا دوا کھا کر اس کو رفع کردینا ضروری ہے۔

غذا اور پرہیز:۔ نزلہ وزکام کی حالت میں بے احتیاطی کرنے سے طرح طرح کی بیماریاں ہوجاتی ہیں، لہٰذا اگر ممکن ہو تو ابتداء میں ایک دو وقت کا فاقہ کریں اور جو غذا کھائیں وہ زود ہضم اور سادہ ہو، مثلاً بکری کے گوشت کا شوربا جس میں نمک مرچ کم ڈالا گیا ہو، چپاتی سے کھائیں یا مونگ ارہر دال اور روٹی کھائیں، اس کے علاوہ گھیا، لوکی، شلجم، چقندر، پرول، کریلہ، ٹنڈے بھی کھا سکتے ہیں۔

تمام قابض، بادی، دیر ہضم غذاؤں سے پرہیز کیا جائے، مثلاً لہسن، پیاز، گوبھی، کرم کلہ، بیگن، مولی، دال مسور، آلو، اروی، دال ماش، دال چنا لوبیا اور سرسوں کا ساگ نہ کھائیں۔

نزلہ وزکام کی حالت میں دودھ، گھی مکھن، دہی، چاچھ، پنیر اور چربی سے بھی پرہیز کرنا چاہئے، البتہ گھی جو دال میں ڈالا جائے اس میں کوئی حرج نہیں ہے ہر قسم کی ترشیاں مثلاً اچار، سرکہ اور چٹنیوں کے استعمال سے نقصان پہونچتا ہے۔

تمام گرم وخشک چیزیں مثلاً لال مرچ، گرم مصالحہ اور ہر قسم کا گوشت بھی مضر ہے، لیکن گوشت خور مریض جو اس کے بغیر نہ رہ سکیں گے وہ بکری کے گوشت کا شوربا استعمال کرسکتے ہیں، بڑے جانوروں کا گوشت بالکل استعمال نہ کیا جائے۔

شراب، چائے، قہوہ کا استعمال بھی مناسب نہیں ہے، اگرچہ ان چیزوں کے استعمال سے نزلہ وزکام میں کچھ فائدہ ضرور پہونچتا ہے لیکن ان کے استعمال سے نقصان کا احتمال بہت زیادہ ہے کیوں کہ یہ بہنے والی رطوبتوں کو وقت سے پہلے ہی بند کردیتی ہیں، جن سے خطرناک عوارض پیدا ہوتے ہیں، البتہ اگر چائے پئیں تو ہلکی پی جائے، نزلہ وزکام کی حالت میں سرد پانی بھی نقصان پہونچاتا ہے، برف اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی تو بہت زیادہ ضرر دیتا ہے، دودھ، دہی، لسی یا کوئی شربت بھی نہیں پینا چاہئے۔

نزلہ وزکام کی حالت میں تیز دھوپ میں چلنا پھرنا، کسی قسم کی محنت اور ورزش یا شدید جسمانی ودماغی محنت کرنا بھی مناسب نہیں ہے، عطریات اور دوسری خوشبودار چیزوں کا سونگھنا بھی مضر ہے، دن کو سونا بھی نقصان پہونچاتا ہے، رات کو شبنم میں سونا بھی مناسب نہیں ہے، نزلے کی حالت میں چت سونا بھی نقصان پہونچاتا ہے کروٹ پر سوئیں اور سر کے نیچے تکیہ رکھیں۔

انتباہ:۔ نزلہ وزکام کی حالت میں جماع بہت خطرناک ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے، جو لوگ اس کی احتیاط نہیں کرتے ان کے سل ودق میں مبتلا ہوجانے کا اندیشہ ہے، علاوہ ازیں دردسر اور دوران سر وغیرہ دماغی امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

جسم انسانی پر تل کے نشان

دنیا میں کوئی انسان ایسا نہ ہوگا جس کے جسم پر تل کے نشان نہ ہوں، یہ جسم کے کسی بھی حصہ پر ہو سکتے ہیں۔

A　تل سیاہ اور سرخ دو قسم کے ہوتے ہیں، سرخ تلوں کو مبارک سمجھا گیا ہے، جب کہ سیاہ تل مقام کے حساب سے دیکھا جاتا ہے

B　یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ انسان کے جسم پر تل کا جوڑا ہوتا ہے، اگر ایک تل ایک مقام پر ہوگا تو اس کا جوڑ دوسرا تل کسی اور مقام پر ضرور ہوگا۔

C　جسم پر تلوں کی تعداد کو دو حصوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

D　تل کے جوڑ کا مقام بھی مقرر ہوتا ہے۔

۱۔　اگر ایک تل ماتھے پر دائیں طرف ہوگا تو اس کا جوڑ پیٹ یا بازو پر ہوگا، یہ عورت اور مرد دونوں کیلئے خوشحال رہنے کی دلیل ہے

۲۔　اگر ماتھے پر بائیں طرف تل ہوگا تو اس کا جوڑ تو پیٹ یا بازو پر ہوگا، مگر یہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کی نشانی ہے۔

۳۔　اگر کسی کی بائیں آنکھ کی ابرو کے درمیان تل ہو تو اس کا جوڑ پیٹ کے درمیان ملے گا، ایسے لوگ گپی اور گھمنڈی ہوتے ہیں۔

۴۔　ناک کے تل کا جوڑ ناف کے قریب ہوتا ہے، یہ نشان محبت خوش مزاجی اور یاروں کا یار ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔　کنپٹی کے تل کا جوڑ پستان پر ملتا ہے یہ دائیں پستان پر ہو تو مبارک ہے بائیں پستان پر ہو تو نحس ہے۔

۶۔　کان کی جڑ کے پاس جو تل ہوگا، اسکا جوڑ پیٹ پر ہوتا ہے، یہ جگر اور آنتوں کی خرابی ظاہر کرتا ہے۔

۷۔　ناک کی نوک کے تل کا جوڑ مقعد پر ہوگا، یہ عمر کی کمی ظاہر کرتا ہے۔

۸۔　اوپر کے ہونٹ کے تل کا جوڑ جنگھاؤں میں دیکھا جاتا ہے، یہ کنجوسی کا سائن بورڈ مانا گیا ہے۔

۹۔　نیچے کے ہونٹ کے تل کا جوڑ گھٹنے پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کو بیاہ شادی کے معاملے میں بہت دلچسپی ہوتی ہے۔

۱۰۔　گال (رخسار) کے تل کا جوڑ کولھے پر ملتا ہے یہ دائیں بائیں دونوں کولھوں پر مبارک ہے۔

۱۱۔　انگوٹھے کے ساتھ والی یعنی مشتری کی انگلی کا تل پیسے والا ہونے کی دلیل ہے، مگر دشمن کی زیادتی اور جھگڑا فساد رہنے کا سبب ہوتا ہے

۱۲۔　زحل کی انگلی کا تل سکھ اور آرام دینے والا ہوتا ہے۔

۱۳۔　شمس کی انگلی کا تل عزت دیتا ہے قسمت اچھی ہو، دولت مند ہو، شہرت ملے۔

۱۴۔　عطارد کی انگلی پر تل ہو تو وہ آدمی دولت اور جائیداد ہونے کے باوجود سکھی نہ رہے۔

۱۵۔　انگوٹھے پر ہو تو مصوری اور کشیدہ کاری اور کاروباری میں سمجھداری دیتا ہے۔

۱۶۔　بائیں آنکھ پر تل ہو تو ایسے آدمی کی زندگی مشکلات کا سامنا کرتے گزرے گی اگرچہ کسی چیز کی کمی نہ رہے گی، پھر بھی سکھ آرام سے زندگی بسر نہ کر سکے گا۔

۱۷۔　دائیں آنکھ پر تل ہو تو عقل تیز ظاہر کرتا ہے یہ جتنے بھی گنتی میں زیادہ ہوں اچھے ہیں۔

۱۸۔　گردن پر تل ہو تو ایسا آدمی مذہبی ہوگا، سخی اور پیار سے بولنے والا ہوگا۔

۱۹۔　اگر تھوڑی پر تل ہو تو کمزور اور ڈرپوک، اور زنانہ پن کی علامت ہے۔

۲۰۔　پاؤں کے تل انسان کو بیٹھنے نہیں دیتے ایسا آدمی بھاگ دوڑ کرتا رہتا ہے، یہاں سے وہاں اور وہاں سے یہاں آتا جاتا رہتا ہے

۲۱۔　خفیہ مقاموں پر تل فکر کی زیادتی ظاہر کرتے ہیں۔

۲۲۔　عورت کی ناک پر تل ہو تو قسمت والی ہو، ایسی عورتیں شوہر کی طرف سے خوش رہتی ہیں

۲۳　جس عورت کے دائیں طرف تل زیادہ ہوں تو بیٹے زیادہ ہوتے ہیں، بائیں طرف زیادہ ہوں تو بیٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

۲۴۔　بازوؤں پر تل والے بہادر، پیٹ پر تل والے خوش خلق چھاتی پر تل والے نیک، پیٹھ پر تل والے بدمعاش، چوتڑ پر تل والے کم حوصلہ، دوسروں کا سہارا لینے والے ہوتے ہیں۔

۲۵۔　بارہ سے کم تعداد میں تل ہونا مبارک ہے، اس سے زیادہ ہوں تو جسمانی اور روحانی مریض ہو۔

۲۶۔　دائیں طرف کے تل والے بائیں طرف کے تل والوں سے زیادہ مبارک اور فائدہ دینے والے ہوتے ہیں۔

انتقام سے پرہیز کیجئے

انتقام ایک ایسی آگ ہے جس میں انتقام لینے کا جذبہ رکھنے والا خود بھی جلتا رہتا ہے انسان کی فطرت بھی عجیب ہے اگر اس کے ساتھ کوئی نیکی کرے تو اس کے معاوضے کے لئے برسوں میں بھی تیار نہیں ہوتا لیکن اگر اس کے ساتھ برائی کی جائے تو فوراً انتقام لینے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ اگر وہ انتقام لینے کے بجائے معاف کردینے کا جذبہ اپنے دل میں رکھے تو بہت سی قباحتوں سے بچ جائے اور سکون کی زندگی بسر کرے مشہور مفکر بیکن نے کیا خوب کہا ہے جو انسان انتقام اور کینہ کی یاد دل میں رکھتا ہے اور معافی کا جذبہ نہیں رکھتا وہ گویا اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے اگر وہ انتقام کے بجائے معافی کا جذبہ رکھتا ہے تو اس کے زخم آسانی سے بھر جاتے ہیں اور اس کے آرام کا باعث ہوتے ہیں، یہ حقیقت ہے کہ جو شخص انتقام کے درپے رہتا ہے وہ اپنے زخموں کو ہرا رکھتا ہے اگر وہ درپے انتقام نہ رہتا تو اس کے زخم بھر کر خود بخود ٹھیک ہوجاتے، بہترین اور سخت ترین انتقام یہ ہے کہ آپ اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی اور شیریں کلامی کے ساتھ ان کی ہڈیاں توڑ دیں، اور ان کی خطائیں معاف کرکے اپنی روحانی خوشیوں کو پروان چڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو جسمانی، مالی اور اجتماعی یا علمی طاقت عطا کی ہے یا حکومت عطا کی ہے تو اس عطا کو انتقام اور نقصان دہی میں صرف کرنا اس کی بدترین توہین ہے جس سے ہر شکر گزار بندے کو پرہیز کرنا چاہئے، ایک جنگ میں حضرت علیؓ ایک کافر کے سینے پر چڑھ بیٹھے، قریب تھا کہ اسے قتل کردیں کہ اچانک اس دشمن نے آپ کے چہرہ مبارک پر تھوک دیا، حضرت علیؓ فوراً اس کے سینے سے نیچے اتر آئے، دشمن نے اس غیر متوقع مہربانی کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ پہلے تم سے اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی تھی، مگر اب اگر تجھے کوئی تکلیف پہونچاتا تو وہ ذاتی غصہ وانتقام کا نتیجہ ہوتی، اس حسن سلوک کا یہ نتیجہ نکلا کہ وہ کافر مسلمان ہوگیا۔

انتقام کا جذبہ بہت خطرناک ہوتا ہے اور دنیا میں ہر طرف اس کی آگ جلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے انسان اپنے مفاد کے خلاف کسی کو دیکھنا ہی نہیں چاہتا، ایک فقیر سے لے کر ایک امیر تک بلکہ ایک بادشاہ تک میں انتقام کا جذبہ موجود ہے رشتہ دار رشتہ دار سے، دوست، دوست سے غرضیکہ ہر کوئی ایک دوسرے سے اس کی برائی کا انتقام لینے کے لئے کوشاں ہے اگر اس کے پاس انتقام لینے کی طاقت موجود ہے تو وہ اپنے مدمقابل کے خلاف اس طاقت کو استعمال کرتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ انتقام کا جذبہ کیوں کر پیدا ہوتا ہے یہ صرف اور صرف ذاتی مفاد کی مخالفت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے خواہ یہ مفاد مال سے تعلق رکھتا ہو خواہ آبرو سے، اور خواہ جان سے، مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی کو مالی نقصان پہونچائے یا اس کی توہین کرے یا اس کے جسمانی آزار کا باعث ہو تو وہ فوراً انتقام کے لئے تیار ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ بدی کی سزا بدی کے بقدر اور نیکی کی جزا دس گنا دی جاتی ہے لیکن انسانی فطرت کا قانون اس کے برعکس ہے ایک انسان نیکی کا بدلہ اگر دیتا ہے تو نیکی کے بدلے لیکن برائی کا بدلہ وہ دس گنا زیادہ لینا چاہتا ہے، انتقام ایک ایسی گرم بھٹی ہے جس کی تپش سے خود انتقام لینے والے کا چہرہ بھی جھلس جاتا ہے، بعض لوگ دشمن کو جتلا کر انتقام لینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، لیکن اس کے بدلے میں جو قانونی سزا خود ان کو بھگتنی پڑتی ہے، اس سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ جیسے وہ اپنے آپ سے انتقام لیتے ہیں۔

انتقام لینے والے کو انتقام لینے کے بعد جس قدر تکالیف ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کا اندازہ صرف وہی کرسکتا ہے جو شخص انتقام لیتا ہے وہ برائی کرنے والے سے زیادہ برا ہوجاتا ہے اسی جذبہ انتقام کی بدولت خاندان برباد ہوجاتے ہیں، گھر کے افراد دربدر ہوجاتے ہیں حتی کہ سلطنتیں تک تباہ ہوجاتی ہیں زندگی کی تمام مصروفیات میں خلل واقع ہوجاتا ہے، لہٰذا انسان کی بہتری اسی میں ہے کہ وہ اپنے دماغ سے انتقام اور کینہ کے تمام گندے خیالات کو نکال باہر کرے اس لئے کہ انسان سے شیطانی کام کرانے والا انتقام سے زیادہ اور کوئی کام نہیں ہے۔

انتقام میں اپنے ہی مزاج کا زہریلا مادہ اپنے اوپر اثر کرتا ہے اگر آپ انتقام نہیں لے سکتے تو کچھ وقت تک رنج وتکلیف میں رہنا پڑے گا اور اگر کسی سے انتقام لے لیا، تو اس کے نتیجہ میں آئندہ خود آپ کو تادیر رنج ومصیبت میں مبتلا رہنا پڑے گا یہ حقیقت ہے کہ انسان کو انتقام سے زیادہ کوئی چیز نقصان نہیں پہونچاتی جو کہ خود اسے اپنے ہی ہاتھ سے پہونچی ہے انتقام غصہ کی تمام قسموں سے زیادہ سخت قسم ہے جو شخص کسی کو نقصان پہونچاتا ہے وہ برائی کو شروع کرتا ہے مگر وہ جو اس برائی کا انتقام لیتا ہے اس کو بے انتہا بڑھاتا ہے اور ایک ایسی مستقل بے عزتی اور بے آرامی خریدتا ہے جس کو نیک دلی اور خوش چلنی بھی الگ نہیں کرسکتی، لہٰذا اسی فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہئے، کہ جو شخص ہمیں نقصان پہونچائے ہم اس کی مثل بلکہ اس سے بدتر نہ بنیں، بلکہ دشمن کو معاف کردیں اس لئے کہ معافی نہایت ہی اچھا انتقام ہے۔

عامل حضرات کے لئے وضاحت

عامل کو چاہئے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے کسی اسم کی دعوت دینے سے قبل پرہیز کر کے اور رجال الغیب کی طرف منہ کر کے یہ سلام تین تا سات بار پڑھے، پھر ایسے بیٹھے کہ رجال الغیب پشت کی جانب یا بائیں جانب رہیں، پھر عمل شروع کریں، اس طرح روزانہ رجال الغیب کا نقشہ دیکھ لیا کریں، اگر غلطی سے عمل کا ورد کرتے ہوئے رجال الغیب کو سامنے دیکھ لیا کریں، یا دائیں طرف آجائیں تو عمل کی تاثیر سلب ہو جاتی ہے، اس تاثیر کے سلب ہو جانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ رجال الغیب جان بوجھ کر چھین لیتے ہیں، بلکہ یہ فعل بالکل اسی طرح ہوتا ہے جیسے لوہا مقناطیس کو دیکھ کر بھاگتا ہے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مقناطیس میں لوہے کو اپنی طرف کھینچنے کی طاقت بھر دی ہے اور لوہے کو مقناطیس سے محبت دی ہے، مقناطیس یہ فعل جان بوجھ کر نہیں کرتا اور نہ ہی اس میں مقناطیس کا قصور ہے، کیوں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت محبت ہے، بالکل اسی طرح عملیات خود رجال الغیب کی طرف کشش کرتے رہتے ہیں، اور اس میں رجال الغیب کا کوئی قصور نہیں اور جب عمل سلب ہو جاتا ہے تو اس کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں ہوتا لھذا عامل کو رجال الغیب کا نقشہ ضرور دیکھ کر اور سلام پڑھ کر شروع کرنا چاہئے تاکہ ہر عمل میں کامیابی وکامرانی آپ کے قدم چومے۔

سلام رجال الغیب

السلام علیکم یا رجال الغیب ویا ارواح المقدسة ، اعینونی بقوة وانظرونی بنظرة یا رقباء یا نقباء یا نجباء یا ابدال یا اوتاد یا قطب یا غوث اعینونی بحرمة محمد صلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحبه اجمعین.

خوش اخلاقی ایک اچھی عادت

ارسطو کا کہنا تھا کہ حسن اخلاق سے زندگی راحت اور آرام سے بسر ہوتی ہے، اس کو سب شعائر پر مقدم رکھنا چاہئے، خوش اخلاقی کے لئے کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف اس قدر سمجھ لینا چاہئے، کہ وہ تمام افعال والفاظ جن کو انسان کسی دوسرے انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق عمل پیرا ہونے یا بولنے سے پہلے صرف اتنا سوچ لے کہ اگر یہی الفاظ کوئی دوسرا شخص مجھ کو کہے، یا یہی سلوک کوئی دوسرا میرے ساتھ کرے تو کیا اس سے مجھے دکھ یا تکلیف تو نہ ہوگی۔

اپنی ہی زندگی کو خوشگوار اور پرمسرت بنانے کے لئے ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں، خوش اخلاق ہونے پر خرچ تو کچھ نہیں آتا مگر یہ آپ کا وقار ضرور بڑھا دیتا ہے اور اس سے ہم وہ کچھ خرید سکتے ہیں جو سونے چاندی سے بھی نہیں خریدا جاسکتا اس لئے خوش اخلاق کے ہتھیار سے لوگوں کے دلوں کو تسخیر کرلو، پھر ان کے دل اور ان کا مال بھی تمھارا ہو جائے گا۔

زندگی کے معاملات میں جن سے بھی آپ کا واسطہ پڑے ان پر دیانت داری اور خوش اخلاقی سے اپنا اعتبار جمانے کی کوشش کریں، اکثر لوگ محض اخلاق کے زور پر ہی قوت اور اثر پیدا کر لیتے ہیں، اور زندگی کے میدان میں کامیابیاں حاصل کرتے ہیں، ہر شخص اگر چاہے تو اپنے آپ کو خوش اخلاق بنا سکتا ہے، اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، لارڈ چسٹر فیلڈ نے بڑی ہی اچھی بات کہی ہے، اس کا کہنا ہے کہ دوسر[وں کو] خوش کرنے کی صرف خواہش کرنا ہی ان کو کم از کم آدھا [خوش] کرنے کے برابر ہے اس کے برعکس وہ شخص جس میں [یہ] خواہش ہی نہیں دوسروں کو کس طرح خوش کرسکتا ہے۔

خوش اخلاقی کی صفت جوانی ہی میں حاصل کریں [بعد] ازاں اس کا حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ آپ کو زندگی [میں] ایسے بہت سے لوگ ملیں گے جن کی قابلیت بہت کم ہے [مگر وہ] صرف خوش اخلاقی کی وجہ سے کامیاب ہوگئے ہیں اس کے برعکس بہت سے ایسے لوگ بھی ملیں گے جو نہایت ذہین اور صاف دل ہیں مگر اپنی بد اخلاقی کی وجہ سے انہوں [نے] سب لوگوں کو اپنا دشمن بنالیا ہوا ہے۔

یاد رکھیں اگر زندگی کے معاملات میں کسی کام کے [لئے] انکار کرنا ہی ضروری ہو تو اس انکار کو بھی خوش اخلاقی [سے] کریں، تا کہ آپ کا مدمقابل شخص آپ کے ناں کردینے [سے] ناراض نہ ہو، کوشش کرنی چاہئے کہ جس شخص کو ہمارے [ساتھ] کوئی معاملہ پڑے وہ محسوس کرے کہ اس کو اس میں [خوشی] حاصل ہوئی ہے، جس کا اخلاق اچھا ہے وہ اپنا کام خوش [اسلوبی] اور آسانی سے نکال لیتا ہے، کسی بھی مقام پر اسے تنگی اور [پریشانی] کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

☆ ☆ ☆

نفس کشی

انسان دانشمندی کا پتلا ہے، حکمت اور قوت ادراک کی بدولت اس نے ہوا، پانی اور آگ پر فتح حاصل کرلی ہے، وہ زمین، آسمان، خشکی وتری پر حکومت کرتا ہے، وہ نہایت بے کسی اور بے بسی کی حالت میں پیدا ہوتا ہے، مگر اپنی قوت ایجاد کی بدولت زبردست قوی اور ہیکل ہو جاتا ہے۔

خشکی کے خوفناک جانور اس کے خدمت گار ہیں، سمندر کی خوفناک مچھلیاں جو ایک دم کی ضرب سے جہازوں کو الٹ دیں، اس کا شکار ہیں، سرکس میں شیر، چیتا، ہاتھی ایسے کرتب دکھاتے ہیں کہ ان گرانڈیل اور خوفناک جانوروں کا آبائی پیشہ معلوم ہوتا ہے یہ تو جانور ہیں، مہذب انسان جنگلی یا غیر مہذب یا نیم مہذب انسانوں کو بس میں کرلیتا ہے اور اس سے سمندر سے سیپ، سنگھ نکلوا کر ہزار ہا روپیہ کماتا ہے، اور اپنی اقتصادی ضروریات کے لئے انھیں قلی اور مزدور بنالیتا ہے، یہی نہیں مہذب انسان اپنے ہم قوم، ہم مذہب بھائیوں کو لالچ دے کر خوف دلا کر اپنے قابو میں کرلیتا ہے، گویا وہ اس کے زرخرید غلام ہیں۔

ان تمام مثالوں کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے ایک ایسی طاقت حاصل کرلی ہے، جسے تسخیر عام کہتے ہیں لیکن یہ تمام طاقتیں رکھنے والے انسان اس ڈاکٹر کی طرح ہیں، جو صدہا مریضوں کو شفا دیتا ہے مگر جب وہ خود ہی بیمار ہو جاتا ہے تو دوسرے ڈاکٹروں کو علاج کے لئے بلایا جاتا ہے، ایسے ہی انسان نے اگرچہ کائنات کو مسخر کرلیا ہے، مگر وہ اپنے آپ کو مسخر نہیں کرسکا، وہ اپنے نفس کو قابو میں لانا نہیں جانتا اور حقیقت یہ ہے، جس شخص نے نفس کو قابو میں کرلیا وہ دنیا کا سب سے بڑا انسان ہے، جس کے تابع دنیا کی کائنات کے علاوہ اپنی زندگی بھی ہوگی۔

روزہ اور برت وغیرہ کی مذاہب میں جو تاکید ہے وہ نفس کو زیر کرنے کی ایک عام تجویز ہے، مگر اس تعلیم کے لئے جب تک کسی عالم یا کامل سے مدد نہ لی جائے اور اس کے مدرسہ میں داخل ہو کر تعلیم حاصل نہ کی جائے، کامیابی نہیں ہوتی، جب اس تعلیم کے طالب علم کو ایک مرتبہ اس نفس کشی سے لطف ملتا ہے تو وہ اس شغل کو بار بار کرتا ہے اور بالآخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیوی ساز وسامان اور اس کی ضرورتوں کو وہ ایک اتنی معمولی چیز جاننے لگتا ہے، جیسے ایک انسان کے ہاتھ پاؤں جو اس کے حکم سے سرتابی کر ہی نہیں سکتے، یہی لوگ ہیں جو ہفت اقلیم پر لات مارتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے تابع وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے بس میں تسخیر عالم کے مادی وجود ہوتے ہیں۔

نفس کشی کیا؟ ریاضت! ریاضت روحانی زندگی کو ان بلندیوں تک لے جاتی ہے جہاں انسان کا خیال نہیں پہونچ سکتا، ریاضت سے انسان میں نہ مرض آتا ہے اور نہ دکھ، ریاضت سے انسان دنیوی کاموں میں کبھی ناکامی نہیں دیکھتا۔

ریاضت کے اصول کیا ہیں؟

(۱) اپنی خواہشات کو قابو میں کریں (۲) مجاہدہ کریں (۳) رنج میں وقتی حصہ لیں اور خوشی میں بھی وقتی حصہ لیں (۴) ہر گزری چیز کو فراموش کریں (۵) ناکام وہ لوگ ہیں جن کے پاس کام نہیں، جو کام کرتے ہیں، جن کو کام مل چکا ہے وہ کامیاب لوگ ہیں، اس لئے کام کرتے چلے جائیں، کام کرتے چلے جائیں اور نتیجہ تقدیر پر چھوڑ دیں (۶) دوسروں کے متعلق سوچنے کے بجائے اپنے متعلق سونے سے پیشتر سوچیں اور نفس سے اپنا احتساب کریں۔

تاریخ عیسوی سے دن معلوم کرنے کا طریقہ

تاریخ عیسوی سے دن معلوم کرنے کا ایک نہایت ہی سادہ طریقہ دیا جاتا ہے اگر آپ کو 1753ء سے 3000ء تک کوئی دن کسی تاریخ کا معلوم کرنا ہو تو گزشتہ سن کو چار پر تقسیم کردیں جو خارج قسمت ہوں وہ گزشتہ لیپ کے سال ہوں گے۔ اس کے بعد یکم جنوری سے مطلوبہ تاریخ تک دنوں کو شمار کریں۔ پھر گزشتہ سال اور لیپ کے سالوں کو جمع کردیں حاصل جمع کو سات پر تقسیم کریں۔

اگر 1 باقی بچے تو اتوار '2 پیر '3 منگل '4 بدھ '5 جمعرات '6 جمعہ '7 یا صفر تو ہفتہ کا دن ہوگا۔

مثال : 21 ر اگست 1999ء کو کون سا دن تھا؟

گزشتہ سن عیسوی 1998ء تقسیم 4 حاصل	499
یکم جنوری تا 21 ر اگست تک دنوں کی تعداد	233
گزشتہ سن عیسوی۔	1998
	2730

2730---7---389 باقی 0 بچا۔ لہٰذا پتہ چلا کہ 21 ر اگست 1999ء کو ہفتہ کا دن تھا۔

اور اگر آپ کو 01ء سے 1752ء تک کوئی دن کسی تاریخ کا معلوم کرنا ہو تو بھی گزشتہ سن کو 4 پر تقسیم کریں۔ تو پتہ چلے گا کہ سن مطلوبہ تک کتنے لیپ کے سال گزرے ہیں یعنی جو خارج قسمت ہوگی وہ لیپ کے سال ہوں گے اس کے بعد یکم جنوری سے مطلوبہ تاریخ تک دنوں کو شمار کریں اب ان کو گزشتہ سال اور لیپ کے سالوں میں جمع کریں۔ حاصل جمع کو سات پر تقسیم کریں۔

اگر 1 باقی بچے تو ہفتہ '2 اتوار '3 پیر '4 منگل '5 بدھ '6 جمعرات '7 یا صفر بچے تو وہ جمعہ کا دن ہوگا۔

مثال : 20 ر اپریل 571ء کو کون سا دن تھا؟

گزشتہ سن عیسوی 570ء تقسیم 4 حاصل	142
یکم جنوری تا 20 ر اپریل تک دنوں کی تعداد	110
گزشتہ سن عیسوی	570
	822

822---7---117 باقی 3 بچا۔ لہٰذا پتہ چلا کہ 20 ر اپریل 571ء کو پیر کا دن تھا۔

اے انسان!

اے انسان تو کس بنیاد پر اپنی عقل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت واحدیت پر دلیل طلب کرنا چاہتا ہے؟ یہ تیرا وجود جو خود سے قائم ہے تیرے ساتھ ایک عظیم نشانی تیرے اندر موجود ہے، جو تیرے لئے کافی ہے، تیرے رگ کی حرکت تیرے کلیات سے ہوتی ہے اور تیرا خون تیرے جزئیات سے سرایت کرتا ہے اور خدائی تدبیر کا قاصد تیرے ذرات میں گردش کر رہا ہے اور تمہارے خون کا ہر دھبہ اپنی جگہ اپنے نوعی اتحاد کے باوجود مختلف الصفت ہے اور تمہارے جسم کی نمی اور تری کا ہر چھینٹا اپنی نوعیت کی اکائی کے باوجود اپنی تربیت اور تنظیم میں باہم علیحدہ ہے، چنانچہ تمہارے آب دہن کی تری تمہاری آنکھوں کی تری سے مختلف ہے، تمہارے تھوک کا سیال لعاب تمہارے کان کے سیال مادے سے جداگانہ ہے، تمہارے کان کا تر مادہ تمہارے بغل کے تر مادے سے الگ ہے، تمہارے بالوں کے اگنے کی جگہ شکلی یکسانیت کے باوجود بناوٹ اور انداز نمو میں اختلاف رکھتا ہے، تمہارے دل کی تختیوں میں فکری اتار چڑھاؤ اس کے علاوہ ہے جو تمہارے حافظے میں موجود ہے، تیری غذا نے تیرے وجود کے حصوں میں بہت سی چیزوں کو ڈھال دیا ہے، اور غذا کا ایک ہونا مختلف چیزوں کے الگ الگ وجود پانے میں مانع نہیں بنا، اس وجہ سے اس کے ڈھالے ہوئے حصے مختلف ہو گئے، اگر ایسا ہوتا (یعنی مانع بنتا) تو غذاؤں مے بدلے کے تناسب سے جسمانی نظام میں خلل واقع ہو جاتا، تمہارے جسم کی مختلف جگہوں کی ہڈیوں۔ کے عوارض اور اس کے نتائج الگ الگ ہیں اور تیری کھال جو تیرا ظرف ہے اپنے مظروف کی دقیق و باریک بناوٹ کے باوجود اس کو نمایاں کر رہی ہے، اس میں تخلیقی ترتیب کے ایسے عجائبات موجود ہیں کہ اگر اسی کھال کو مظروف سے نکال لیا جائے اور تجرباتی آلے پر ڈال دیا جائے تو تیری عقل ایک عیاں حقیقت تک رسائی میں مات کھا جائے۔ ان ترکیبی شگاف کو دیکھ، کہ جو تیرے نظام وجود کی مناسبت سلامتی کا ضامن ہے ان شگافوں کے بعض حقائق کو اسی وقت سمجھ سکتا ہے، جب تجھ سے یہ کہوں "ما شاء اللہ کان" اللہ جو چاہتا ہے ہوتا ہے۔

اے انسان! تیری ناک کے سوراخ سے تجھے سونگھنے کی صلاحیت حاصل ہوئی اور تیرے دو کانوں کے سوراخ سے تجھے سماعت ملی اور تیرے منھ کے سوراخ نے گوشت کے دھرے لوتھڑے میں مجموعہ لذت عطا کی اور تیری دونوں آنکھوں کے سوراخ نے بصارت سے نوازا اور جسم میں بہت سے سوراخ و شگاف ہیں ہزار ہا ہزار جو ہوا کو جذب کرتے اور جسمانی بخارات اور گندی ہوا کو باہر پھینکتے ہیں، اور ہوا بخارات سے ملی ہوئی نمی و تر و تازگی کی منصۂ اعتدال پر ذخیرہ کرتے ہیں، تیرے دائرہ ترکیبی کے اندر تیرا مغز (بھیجہ) بھی ہے، جس میں تیرے سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی قوت موجود ہے، تیری پنڈلی کا مغز استخوان ہے، جس میں سیدھا کھڑا ہونے کی قوت ہے، تمہاری ریڑھ کا مغز جس میں تمہاری ہیکل کی طاقت کا راز ہے، تمہارا مغز معدہ جس میں تمہاری گزران کے راستے ہیں، تمہارا دانہ دل جس میں قوت فہم اور تحصیل کی صلاحیت ہے اور افق نظر ہے اور تمہاری مسلسل قوت استدلال ہے، تمہارے دماغ کے وسط میں تمہاری رگوں کا مرکز ہے، جس طرح کائنات کے نباتات ہوتے ہیں، تیرے چہرے کی گنبد نما گولائی کے ساتھ بالائی حصہ آسمان کی طرح ہے، جس میں تیرے بال جما دئے گئے ہیں جو بالکل خالص ریشم کی مانند ہیں، اور جس میں خط فلک کے مشابہ مسطح جبیں ہے جس میں ستاروں جیسی تیری آنکھوں کی پتلیاں ہیں، تیرا منھ بناوٹ میں آسمانی برجوں کے خطوط کے اتار چڑھاؤ کی طرح ہے، اس میں تیرے چہرے کے روئیں اس کے بال کی طرح ہیں جو نمناک مرکز سکون میں متعلق بخارات کی بار آور ہوا کی تخم ریزی کی مانند ہیں اور گردن کے ذریعہ تمہارے سر کا تمہاری ہیئت وجود سے تعلق عالم کا اضطرائی ڈوریوں اور شعاعی کرنوں اور کونی دھاگوں کے ذریعہ زمین کے ساتھ تعلق جیسا ہے تمہارے درمیانی سینہ کی ہمواری کے ساتھ تمہارے سر کی گولائی دونوں جہاں کے اس انداز سے لپیٹ کی طرح ہے کہ اس کی ہمواری میں کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ تیری لچک کہ تیرا ہاتھ پیر سے اور ہر عضو ایک دوسرے سے مل جاتا ہے، اس بالائی و سفلی مشاہد چیزوں کے باہم دگر محسوس ملاپ کی طرح ہے کہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوتے۔

اے انسان! اگر تجھے قدرت خداوندی اور وحدت خداوندی کو سمجھنا تھا تو تو اپنے وجود پر غور و فکر کرتا، تجھے اپنے منتشر سوالوں کا جواب مل جاتا۔

کیا آپ کا بُرج سرطان ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھیئے اور اپنے آپ کو سمجھیئے

سرطان افراد پر قمر حکومت کرتا ہے۔ جو نہایت حساس وجدانی طریقہ سے دوسرے لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنالیتے ہیں۔ یہ دوسروں کی مدد کرنے والے ہمدرد ہوتے ہیں۔ قمری اثرات ان کے جذبات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ روحانی عنصر انہیں بے انتہا ہوتا ہے۔ اگر ان کے دل میں جنّت کی خواہش پیدا ہوجائے تو وہ ضرور اس کے حصول کی دھن میں لگ جائیں گے جس طرح قمر گھٹتا بڑھتا ہے اسی طرح سرطانی لڑکی اپنے کپڑوں کے ڈیزائن اور رنگ تبدیل کرتی رہتی ہے۔ اسی وجہ سے ان کا موڈ یکساں نہیں رہتا۔

بُرج سرطان ماں سے منسوب ہے۔ عظیم دھرتی ماتا جس کا کام اور خوشی اسی میں ہے کہ اپنے بچّوں کی پرورش کرتی رہے۔ یہ گھر اور خاندان کا برج ہے۔ سرطانی افراد کو گھر سے محبت اور اس میں بسنے والے افراد کو تحفظ فراہم کرنے کا رجحان بدرجہ اتم موجود رہتا ہے۔

سرطانی لڑکی

سرطانی لڑکی جہاں بھی رہے گی۔ ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیتی ہے۔ اگر گھر میں رہے تو سارا وقت اس گھر کی خوبصورتی کو بڑھانے میں گزار دیگی یہ چاہے کسی محل یا جھونپڑی میں رہے —— لیکن اپنے ماحول کو خوبصورت بنانے کے لئے پھول ضرور لگائے گی۔

سرطانی لڑکی کی عادت یہ ہے کہ جہاں بھی رہتی ہے اپنے ماحول کو پرسکون اور دلکش بناتی ہے۔ یہ زیادہ زرد رنگ کے پھول پسند کرتی ہے یہ رنگ اس کے روحانی جذبات میں مدد کا کام کرتے ہیں اور اس ماحول میں اپنے آپ کو محفوظ سمجھتی ہے۔ یہ گھومنے پھرنے کی دلدادہ ہوتی ہے۔

سرطانی لڑکی اپنا کیریئر خود بناتی ہے۔ اگر کسی کمپنی میں مَردوں کے ساتھ کام کررہی ہو تو یہ اُن سے زیادہ محنت کرتی ہے۔ اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی وجہ سے سب کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ دوسروں کی مدد اور اُن کے کام میں ہاتھ بھی بٹاتی ہے۔

سرطانی لڑکی اپنی خواہش اور موڈ کے مطابق دوسروں سے شکایت کرتی ہے۔ اپنے غصّے پر قابو پانا جانتی ہے۔ وہ کسی بھی کام یا فیصلہ کرنے میں دیر نہیں کرتی۔ چاہے اس سے اس کو نقصان ہی کیوں نہ ہو۔

سرطانی لڑکی دوسروں سے میٹھی زبان استعمال کرکے اپنا راستہ بنالیتی ہے۔ اگر کام نہ نکل رہا ہو تو یہ رو دینے والا حربہ استعمال کرتی ہے۔ یا اتنی زور سے روتی ہے کہ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ دوسرے اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے کام کردیتے ہیں۔ اگر سرطانی لڑکی کی ان عادتوں کی تفصیل شروع کردیں تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔

سرطانی لڑکی کی شخصیت ناقابل تغیر پذیر ہوتی ہے۔ موڈی ہونے کی وجہ سے یہ جاننا مشکل ہوتا ہے کہ اسے کس طرح کنٹرول کیا جائے یا کونسا لفظ ہے جس سے اُن کے موڈ کو تبدیل کیا جائے۔ سرطانی لڑکی فوری غمگین ہوجانا یا کسی قسم کی نمایاں کارکردگی دکھا دینا دوسرے لوگوں کو حیرت زدہ کردیتی ہے۔

یہ لڑکی جس کی علامت کیکڑا ہے۔ باہر کا حصّہ مضبوط اندر سے نرم و نازک اور گرفت طاقتور ہوتی ہے۔ اس خول کی وجہ سے کوئی بھی شخص اس کے قریب نہیں آتا ہے۔ یہ خود اپنی غلطی سے دوسرے شخص کی محبّت میں گرفتار ہوتی ہے۔ لیکن جلد ہی اس سے الگ بھی ہوجاتی ہے۔

وہ اپنے عمر سے بڑے اور چھوٹے بچّوں سے بے پناہ محبت

کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے یا اس کے گھر کے کسی فرد کے بارے میں غلط بات کہتا ہے تو یہ پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ آپ نے ایسا کام نہ کیا ہو۔ لیکن اگر آپ اس کی والدہ سے زور سے بات کر رہے ہیں تو چپکے سے آکر اپنے ناخن آپکے بازو میں پیوست کر دے گی کہ اس کی چبھن آپ عرصے تک محسوس کرینگے۔

اگرچہ گھر کے افراد اس کی خواہشات اور اس کی امیدوں کو ہمیشہ پوری کرتے رہیں گے۔ لیکن اس میں یہ احساس اجاگر رہتا ہے کہ کوئی اس کا احساس نہیں کرتا۔ بچپن سے اس کی طرف سے غفلت برت رہے ہیں۔ وہ آپ کے احسانات کو کبھی نہ مانے گی۔ جب تک اس کے کام کی ہمت افزائی نہ کی جائے کبھی خوشی محسوس نہ کرے گی۔

اپنے روزمرّہ کاموں کو اپنے وقت پر کرنے کی عادی ہوتی ہے۔ وہ روزانہ والدین اور پڑوسیوں کے ساتھ مل کر دوسروں کے دل بہلاتی ہے۔ جن کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ اپنے گھر کی ذمّہ داری بھی سمجھتی ہے۔ اپنا کام وقت پر پورا کرلیتی ہے۔ اگر کسی کمپنی میں ملازم ہے تو اپنی تخلیقی صلاحیت سے کام کو مکمل کروا لیتی ہے۔

روپے کے معاملات میں سرطانی لڑکی ہمیشہ اپنے شوق کو مدّنظر رکھ کر خرچ کرتی ہے۔ کسی بھی خوبصورت چیز کو خریدنے میں بے چین ہوجاتی ہے۔ جبتک خرید نہ لے چین نہیں لینے دیتی۔ جب بھی ان کا موڈ خراب ہوگا تو کبھی بھی اپنے گھر سے اور اپنے کمرے سے نہ نکلے گی۔ اور سمجھے گی کہ کوئی بھی ان سے محبت نہیں کرتا ہے۔ دوسروں کی باتوں کا زیادہ اثر لیتی ہیں۔ جس سے اکثر ذہنی انتشار میں مبتلا رہتی ہیں۔

سرطانی لڑکی سیر و تفریح کے معاملے میں سب سے آگے رہتی ہے۔ وہ ہمیشہ نئی جگہ اور ایسی جگہ کا انتخاب کرتی ہے جہاں کم لوگ موجود ہوں۔ تاکہ پرسکون وقت گزارا جاسکے۔

سرطانی آدمی

پہلی ملاقات میں سرطانی آدمی اپنے مطالعہ اور اپنی علمی ذہانت اور دنیا کے مختلف مسائل کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ دوسرے مرعوب ہوجاتے ہیں۔ یہ مہذب اور شائستہ اطوار کا مالک ہوتا ہے۔ دنیا کے طور طریقوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

سرطانی آدمی ہمیشہ دیکھ کر اپنا راستہ منتخب کرتا ہے۔ اپنے روپے کی نمائش بھی اس کی خاصیت میں شامل ہے۔ وہ ہمیشہ زیادہ خرچ کرنے کے بجائے زیادہ کماتا ہے۔ اور جبکہ دوسروں کی مدد کرکے خوش ہوتا ہے۔ اگرچہ آپ اسے کئی سال سے جانتے ہوں گے۔ لیکن بہت بعد میں آپ اس کے دکھ بھرے احساسات جان سکیں گے۔

سرطانی آدمی میں ایک طرح کی مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ یہ ہر وقت سفر کرنے کے موڈ میں ہوتے ہیں۔ اپنی شخصیت کے نکھار اور نئے ماحول کو اپنانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں چاہے کسی گاؤں میں ہی جا کر کیوں نہ رہیں۔ سرطانی آدمی کسی بھی خاموشی والی جگہ سے نظارہ کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ جہاں سے انہیں سمندر کا شور اور ہوا اپنے مسحور کن ساز میں مگن کردے۔

وہ جب بھی دور دراز علاقوں سے واپس آتے ہیں تو اپنے ساتھ علاقائی اور معلوماتی اطلاعات بھی لاتے ہیں جنمیں مختلف علاقوں کی تہذیب کے بارے میں معلومات درج ہوتی ہیں۔ دوسرے افراد کو ان معلومات سے آگاہ بھی کرتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ قیمتی اشیاء کے جمع کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ جس میں ٹکٹ قدیم فرنیچر یا اشیاء، پرانے سکّے یا تصویر۔ وہ ہمیشہ اپنے کیرئیر میں آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ اور اپنے کام کا حساب بھی باقاعدہ رکھنا جانتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دیر تک محنت کرتے ہیں وہ ملازم کی حیثیت سے ایک ہی جگہ کام میں مگن رہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں روزانہ ایک ہی قسم کے کام میں مگن رکھا جائے اگرچہ انہیں اس کام سے دلچسپی ہو یا نہ ہو۔

سرطانی آدمی جب بھی سفر یا سیر و تفریح میں ہوگا۔ ہمیشہ نئی کہانیاں یا نئے واقعات سے دوسروں کو متاثر کرے گا۔

سرطانی آدمی پر پوری کمپنی کا دارومدار ہوتا ہے۔ اگر اس کا محبوب کسی دوسرے آدمی کے ساتھ بھاگ جائے تو یہ اپنا پورا بزنس اس لڑکی کے حوالے کرنے پر تیار ہوجائے گا۔ چاہے اس کی خواہش نہ ہو۔

سرطانی آدمی گھر بنانے اور گھر کی حفاظت کرنا جانتا ہے اگر آپ کو وہ اپنے گھر آنے کی دعوت دیتا ہے تو آپ اس کی گھریلو آرائش سے ضرور متاثر ہوں گے۔ ان کے اپنے کچھ مخصوص شوق ہوتے ہیں۔ سفر اپنے بچوں کے لئے تفریح مہیا کرنا یا ایسا کام کرنا جس سے روپیہ کمایا جاسکے۔

سرطانی آدمی حساسیت کا شکار رہتا ہے۔ وہ ایک محبت

(باقی ص۹۳ پر)

نفسیات

منفی سوچ رکھنے والے بدل سکتے ہیں

اگر آپ منفی اندازِ فکر کے مالک ہیں تو مثبت سوچ کے مالک بن سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے آپ کو مندرجہ ذیل باتوں پر عمل پیرا ہونا پڑے گا۔

یہ مقصد حاصل کرنے کیلئے صرف ان باتوں کا مطالعہ کافی نہیں بلکہ جو امور آپ پر لاگو ہوتے ہیں۔ ان کو بار بار پڑھیں۔ مسلسل یہ عمل دوہراتے رہیں۔ مگر ایک بات دھیان میں رہے ان سب باتوں سے آپ اُس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں جب آپ ذہنی طور پر انہیں ماننے اور عمل کرنے پر آمادہ ہوں۔ ان باتوں پر مکمل یقین کریں تو اس صورت میں آپ کو قابلِ عمل سمجھیں گے۔ اور آپ میں مرحلہ وار مثبت تبدیلیاں آتی جائینگی۔ جس کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کی دنیا بھی بدل جائے گی۔

یاد رکھیئے اگر آپ کے سوچنے کا انداز بدل جائے تو پھر ہر چیز بدل جائے گی۔

آپ اندیشوں سے نجات پائیں

کامیاب زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہے کہ آپ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوں۔ عدم خود اعتمادی کی صورت میں انسان اندیشوں میں گھرا رہتا ہے۔ اندیشوں سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کریں اور کسی غلط خیال اور فکر کو آڑے نہ آنے دیں۔ عموماً لوگ مندرجہ ذیل اندیشوں میں گھرے رہتے ہیں۔

ا۔ میری عمر بیت چکی ہے

جب کوئی خیال ذہن میں آئے تو لوگ اسی لئے رد کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی خاصی عمر گزار چکے ہیں اور اب اُن کے حالات بدلنا ممکن نہیں ہے۔ مشہور مقولہ ہے کہ ”بوڑھے طوطے پڑھ نہیں سکتے“۔ لیکن گزرتے وقت نے یہ خیال یکسر رد کر دیا ہے۔ آپ کی عمر چاہے کتنی ہی ہو۔ لیکن اس کے باوجود آپ نئی تبدیلیوں کے مطابق خود کو ڈھال سکتے ہیں۔ اور اُن سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

آپ اس وقت تک بوڑھے اور ناکارہ نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ میں آگے بڑھنے اور عمل کرنے کا جذبہ موجود ہے اور جب آپ خود ہتھیار ڈال دیں گے تو پھر کوئی قوت آپ کو تبدیل نہیں کر سکے گی۔

ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جن سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ عمر کے اعتبار سے بوڑھے قرار پانے والے لوگوں نے کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں یا ایک طویل عمر گزارنے کے بعد اُن کی صلاحیتیں سامنے آئی ہیں۔

ب۔ میں معذور ہوں

جسمانی طور پر معذوری بہت سے لوگوں کے آڑے آتی ہے لیکن میرے نزدیک سب سے بڑا معذور منفی سوچ رکھنے والا ہے۔ (اور آپ منفی سوچ تبدیل کرنے والوں میں شامل ہو گئے ہیں)

جسمانی طور پر معذوری تکلیف دہ بات ہے۔ لیکن کسی بھی معذوری کی بنا پر ناامید ہونا یا زندگی کی نعمتوں سے منہ موڑنا دانش مندی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کو حوصلہ بلند رکھنا چاہیئے۔ کیوں کہ خود ہمارے معاشرے میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ معذور افراد نے صحیح سالم افراد کے مقابلے میں قابلِ رشک کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ گزشتہ سالوں پہلے نیلام گھر میں کار حاصل کرنے والے نابینا افراد یا مقامی بینک میں ملازم نوجوان شاعر ساجد علی ساجد کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں، جنہیں دونوں

ہاتھوں سے معذور ساجد نہ صرف اچھا پیراک اور فٹ بال کا کھلاڑی ہے۔ بلکہ وہ اپنی ایسوسی ایشن کا سرگرم عہدیدار بھی ہے۔ حالات سے سمجھوتہ کرنا بہت بڑی خوبی ہے۔ ایک نابینا شخص کا کہنا ہے کہ "جب میری بصارت زائل ہوئی تو میں غم و اندوہ میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن جلد ہی مجھے احساس ہوا کہ میں اس حالت میں پہلے سے زیادہ خوش اور مطمئن ہوں کہ پہلے میں اردگرد کی بہت سی چیزیں دیکھ کر بے سکونی کا شکار ہو جاتا تھا۔ پہلے میں خود سے بہتر چہرے اور وجیہہ افراد کو دیکھ کر خود کو اُن سے کمتر محسوس کرتا تھا۔ لیکن اب میں سوچتا ہوں کہ بہترین خیالات اور تصوّرات اس وقت ذہن میں آتے ہیں جب آنکھیں بند ہوں۔ جب ہی تو عبادت کرتے ہوئے ہم اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں۔" یہ خیالات اس نابینا شخص کے ہیں۔ جس نے بصارت زائل ہونے کے بعد پینٹنگ سیکھی ہے۔

یہ ساری مثالیں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ کوئی شخص اس وقت تک معذور نہیں ہوتا جب تک ذہنی طور پر وہ خود کو معذور نہ سمجھ لے۔

ج۔ میرے پاس وقت، سرمایہ اور انرجی نہیں

کیا آپ یہی سوچتے ہیں اور آپ کو یقین ہے کہ آپ کے پاس ان چیزوں کی کمی ہے یا آپ اُن سے محروم ہیں۔ یہ احساسِ محرومی ہی آپ کی کامیابی کی راہ میں حائل ہے۔ آپ کو اس سے بچنا چاہیئے۔ اور موجود وسائل کو بروئے کار لا کر زیادہ سے زیادہ مسائل حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

د۔ میں معاشرتی طور پر پسماندہ اور بدحال طبقے کا فرد ہوں

آپ کا یہ سوچنا اس اعتبار سے غلط ہے کہ ترقی اور کامیابی کے حصول کے لئے فرد کا ماضی بھی اہمیت نہیں رکھتا ہے۔ پھر یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ہر منفی پہلو کا ایک مثبت پہلو بھی ہے۔ اور آپ مناسب طریقہ کار اختیار کر کے اپنے فائدے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

ایک غریب اور پسماندہ ماحول سے تعلق رکھنے والا شخص بہتر اور پُرآسائش ماحول میں آ کر احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ اپنی صلاحیتیں بروئے کار لا کر نہ صرف اپنے احساسِ کمتری سے نجات پا سکتا ہے بلکہ نئے ماحول میں اپنی جگہ بنا سکتا ہے۔ اور یہ سب اسی وقت ممکن ہے۔ جب وہ اپنے اندازِ فکر کو بدلے اور مثبت انداز سے سوچنے لگے۔

اردگرد بکھرے ماحول میں ایسی بہت سی مثالیں مل جاتی ہیں۔ مثلاً کامیاب زندگی گزارنے والی ایک خاتون "ت" کا کہنا ہے۔

"میں ایک بکھرے ہوئے گھر سے تعلق رکھتی ہوں۔ میرے والدین میں کبھی نہ بنی اور وہ آئے دن کے جھگڑوں سے تنگ آ کر علیحدہ ہو گئے۔ طلاق کے بعد میں اُن کی محبّت سے محروم زندگی گزارنے پر مجبور تھی۔ حالات کے اعتبار سے مجھے ایک ناکام اور بے کار زندگی گزارنی چاہیئے تھی۔ مگر میں اس طرح زندہ رہنا نہیں چاہتی تھی۔ لہٰذا میں نے ہمّت نہیں ہاری۔"

ایک ایسی ہی مثال ایک جاپانی بچّے کی ہے۔ جسے اُس کی ماں نے جنم دینے کے بعد اُسے اس کے باپ کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ تاکہ اُس کی بے وفائی کا انتقام لے سکے۔ اور اُس کی ازدواجی زندگی تباہ ہو جائے۔ اس بچّے نے انتہائی تکلیف دہ بیزار کن اور دُکھی ماحول میں پرورش پائی۔ مگر یہ جان کر آپ کو حیرت ہو گی کہ یہ بچّہ آگے چل کر جاپان کا وزیر بنا۔ اور بیسویں صدی کے جاپانی شاعروں میں سرِفہرست ہے۔ کاگاوانا کا یہ شاعر اب بھی بے شمار لوگوں کے لئے قابلِ تقلید ہے۔

ذ۔ میں صحیح لوگوں کی شناخت سے محروم ہوں

اس خیال کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ لوگوں سے کنارہ کشی کر لیں بلکہ شناخت کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے لوگوں سے ملنا جلنا ضروری ہے۔ اپنا حلقۂ احباب وسیع کیجئے۔ کیوں کہ دنیا میں ایسے کامیاب لوگوں کی کمی نہیں ہے جو اہل لوگوں کی مدد کر کے خوش ہوتے ہیں۔ یا اپنے تجربات سے انہیں فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اس سلسلے میں رابطہ قائم کرنے کی کوشش آپ کا کام ہے۔ آپ ہچکچائے بغیر ٹیلی فون، خط یا ٹیلی گرام کے ذریعے رابطہ استوار کر سکتے ہیں۔ اور عظیم لوگ ہمیشہ نئے دوست بناتے ہیں۔ باصلاحیت لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے خواہاں رہتے ہیں۔ پھر تعمیری اور مثبت تصوّرات ان لوگوں کی توجّہ آسانی سے اپنی طرف مبذول کرا لیتے ہیں۔

آپ کے اندر کی ہچکچاہٹ آپ کی کامیابی کی دشمن ہے۔ اپنے اندر سے ہچکچاہٹ ختم کر لیں۔ اور بے جھجک ہو کر عمل

کریں۔ کامیاب اور عظیم لوگوں سے دوستی محض دیوانے کا خواب نہیں۔ یہ بھی آپ ہی کی طرح انسان ہوتے ہیں اور قدرت انہیں انسان دوست بناتی ہے۔ ان کی یہ انسان دوستی آپکی زندگی کا رخ بدل سکتی ہے۔

ر۔ میرا رنگ روپ دوسروں سے کمتر ہے

رنگ، روپ، نسل اور خاندان کی بنا پر احساس کمتری صلاحیتوں کا دشمن ہے۔ کیا آپ صرف اس بنا پر اقدامات کرتے ہوئے کتراتے ہیں۔ کیا آپ سوچتے ہیں کہ صرف اسی وجہ سے آپ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔؟

یہ بات یاد رکھیئے کہ مثبت اندازِ فکر ہی آپ کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ اور اسی اندازِ فکر کی وجہ سے آپ ہر وہ کام کر سکتے ہیں جو آپ کے نزدیک خواہش کا درجہ رکھتا ہے۔ رنگ و نسل کی کمتری کو درست تسلیم کر لیا جائے جب بھی اسے ناکامیوں کا سبب قرار دینا درست نہیں ہے۔ دنیا میں کامیاب ترین لوگوں کی زندگی اس بات کی گواہ ہے کہ مثبت اندازِ فکر نے ہی پسماندہ ترین لوگوں کو کامیابیاں عطا کی ہیں۔

ز۔ میں تعلیمی اعتبار سے کمتر ہوں

کچھ لوگوں کے نزدیک یہ خیال ہی روح فرسا ہے کہ وہ تعلیمی اعتبار سے کمتر ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا مقیاس ذہانت (IQ) دوسروں سے کم ہے۔ ایسے لوگ بھی غلطی پر ہیں۔ کیونکہ ذہانت اور طاقت کی بنا پر ایک بار تو انعام حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن وہی لوگ بار بار اپنا ریکارڈ دوہراتے ہیں جو اس مقصد کے لئے مسلسل کوشش کرتے ہیں جو اس بات پر ٹھوس یقین رکھتے ہیں۔

پھر یہ بات بھی دھیان میں رکھیں، تعلیم صرف وہ نہیں ہے جس کے نتیجے میں ڈگریاں ملتی ہیں۔ بلکہ تعلیم تو صلاحیتوں کی نشوونما کا نام ہے۔

اگر آپ معاشرے کا جائزہ لیں تو درسگاہوں میں ایسے بہت سے طلبہ مل جائیں گے جو تعلیمی اعتبار سے "سی گریڈ" قرار پاتے ہیں۔ لیکن غیر نصابی سرگرمیوں میں دیکھا جائے تو یہ لوگ نمایاں ترین نظر آتے ہیں۔ کیا ہم انہیں مجموعی طور پر "سی گریڈ" قرار دے سکتے ہیں۔؟

اس مثال کو سامنے رکھ کر آپ اپنا تجزیہ کریں۔ کیا کم تعلیم یافتہ ہونے کا خیال ہی آپ کی شخصیت پر اثر انداز چاہیئے۔ آپ اپنی صلاحیتوں کا کھوج کیوں نہ لگائیں۔ جو آپ موجود ہیں۔ اور آپ کی زندگی کو کامیابیوں سے ہمکنار کر سکتی

چھوٹی چھوٹی مثبت باتوں پر دھیان دیں

یاد رکھیئے ایک چھوٹی مثبت سوچ بہت سی منفی سوچوں پر حاوی ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ اپنی اس مثبت سوچ کو برقرار رکھیں۔ اور کچھ کر گزرنے کی امنگ زندہ رکھیں۔

جنگ کے زمانے میں مکمل بلیک آؤٹ ہوتا ہے ایسے میں حملہ آور طیارے ہلکی سی روشنی کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اور ایسے میں چھوٹی سی روشنی بھی کامیابی کے حصول میں اُن کی مددگار ہے۔ اسی طرح ذہن میں اُبھرنے والی معمولی سی مثبت سوچ بھی زندگی کا دھارا بدل سکتی ہے۔

مثبت سوچ رکھ کر محنت کیجئے۔ جلد ہی آپ ذہنی طور پر اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کریں گے۔ اور یہ تبدیلی اس چھوٹی سی مثبت سوچ کے باعث آئے گی۔ جسے آپ نے قابلِ تو سمجھا ہو۔

ایک پاگل عورت کا قصّہ ہے جو خدا پر یقین نہیں رکھتی تھی اس کا کہنا تھا کہ "خدا کہیں بھی نہیں ہے۔ اگر وہ ہے بھی تو مجھے چھوڑ چکا ہے اور میں رات دن جہنم میں جل رہی ہوں۔"
یہ عورت ناامیدی اور مایوسی کے اندھیروں میں بُری طرح گھری ہوئی تھی۔ مگر ایک دن اس کی حالت میں نمایاں تبدیلی محسوس کی گئی۔

یہ ایک نوجوان ڈاکٹر کا کارنامہ ہے جس نے اس پاگل عورت پر خصوصی توجہ دی۔ وہ جواب کی پرواہ کئے بغیر اس سے کچھ نہ کچھ گپ شپ ضرور کرتا تھا۔ ابتدا میں اس عورت نے کوئی توجہ نہ دی۔

ڈاکٹر اپنے معمول کے مطابق اُس سے ملتا رہا۔ پھر ایک دن اس عورت نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ ڈاکٹر نے اس کی آنکھوں میں زندگی کی رمق محسوس کر لی تھی۔ وہ چند لمحے انتظار کے بعد واپسی کے لئے مڑا تو اس عورت نے ہاتھ بڑھا کر اُسے روکا اور کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے۔؟"

"ڈاکٹر ہیون" اس نے کہا۔
وہ عورت پھر سر جھکا کر بیٹھ گئی۔
مگر ڈاکٹر کا نام اس کے ذہن میں سوچ کے در وا کر گیا۔
آنے والی صبح اس کی زندگی کے لئے نئی نوید لائی تھی اس نے اپنی مذہبی کتاب نکالی۔ اور صبح کی ابتدا اُسی سے کی۔۔۔ پڑھتے پڑھتے وہ ایک فقرے پر رُک گئی۔ "اُس دن خدا نے دنیا بنائی۔ آؤ یہاں لطف اندوز ہوں۔ اور اس میں خوش رہیں۔" وہ اس عبارت کو دہراتی رہی۔
"میں بھی دنیا سے لطف اندوز ہوں گی۔ اور خوش رہونگی۔" شام ہونے سے پہلے وہ فیصلہ کر چکی تھی۔
جلد ہی وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بہتر ہوتی چلی گئی اور کچھ عرصے بعد وہ مکمل طور پر صحت یاب ہو کر کامیاب زندگی بسر کرنے لگی۔

ہر صبح پُر امید ہو کر گھر سے نکلیں

جب بھی گھر سے نکلنے کے لئے لباس تبدیل کریں۔ تو اس کے ساتھ ہی خود کو بھی ذہنی طور پر آراستہ کریں۔ آپ اس وقت تک فعال نہیں ہوں گے۔ جب تک آپ ذہنی طور پر اس کے لئے آمادہ نہ ہوں۔

مثبت سوچ اور تعمیری جذبہ، منفی قوتوں کے خلاف ڈھال ہوتا ہے۔ عمل سے پہلے ارادہ ضروری ہے۔ مثبت ارادہ ذہن اور روح کو توانائی فراہم کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مشہور اقوال دعائیہ کلمات کی تکرار معاون ثابت ہوتی ہے آپ اس قسم کے فقروں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

"خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ ہر بات کو ممکن بنا سکتا ہے۔"
"انسانی دسترس اور صلاحیت محدود ہے۔ لیکن خدا کی حاکمیت لامحدود ہے۔ وہی بگڑے کام بناتا ہے۔"
"اے خدا! مجھے توفیق دے کہ میں ان کاموں میں جلدی نہ کروں۔ جس میں تو دیر چاہتا ہے۔ اور ان کاموں میں دیر نہ کروں جن میں تو جلدی چاہتا ہے۔"

آپ مثبت فکر کے کلمات اور مذہبی دعاؤں میں اپنے گھر والوں کو بھی شریک کر سکتے ہیں۔ صبح کی عبادت کے ساتھ یہ معمول اور روزمرّہ معمولات کے دوران کسی دعا کا ورد آپ کو ذہنی اور روحانی طور پر طاقت ور بنائے گا۔ اور آپ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری صلاحیت کے ساتھ سرگرم رہیں گے۔

اپنے ذہن کو مستقل طور پر مثبت خیالات فراہم کریں

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا ذہن کارآمد اور مفید باتیں سوچے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہن کو ایسی باتیں فراہم کریں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ذہن کو یہ باتیں کس طرح اور کیسے فراہم کی جائیں۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں، پہلے آپ سوچیں کہ ٹی وی کا کونسا پروگرام کس قسم کی کتابیں یا گفتگو آپ کو متاثر کرتی ہے اور کونسی باتیں آپ کو بددل کرتی ہیں۔ کن چیزوں سے آپ میں محبت، وفاداری، اُمید اور خوشی جنم لیتی ہے۔ کن باتوں سے آپ میں نفرت، بے یقینی، خوف اور ایذا کے منفی جذبات اُبھرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس بات کا فیصلہ آسانی سے کر سکتے ہیں کہ آپ کو کن چیزوں کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ضروری ہے کہ آپ ایسے لوگوں کی باتوں پر کان نہ دھریں۔ جو منفی خیالات رکھتے ہوں یا جو آپ سے مل کر اس بات کی نشاندہی پر مصر رہتے ہیں کہ آپ کس حد تک غلط ہیں یا آپ کا منصوبہ کس حد تک ناکامی کے امکانات رکھتا ہے۔ جس قدر بھی ممکن ہو خود کو مثبت خیالات سے آراستہ کیجئے۔ اس مقصد کے لئے کتابیں آپ کی بہترین مددگار ثابت ہوں گی۔ جو لائبریریوں میں بھی مل جاتی ہیں۔

ہفتے میں ایک دن ذہن و روح کی پاکیزگی کا اہتمام کیجئے

مثبت خیالات کے لئے ذہن و روح کی پاکیزگی ضروری ہے۔ روزمرّہ کے معمولات میں بہت سی باتیں ہمارے ذہن و روح کو متاثر کرتی ہیں۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ مکمل طور پر ہشاش بشاش ہوں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہفتے میں ایک دن آپ نہ صرف مکمل طور پر آرام کریں۔ بلکہ روح کی جلا کا اہتمام بھی ہو۔ روزمرّہ کی عبادت اس سلسلے میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر آپ ہفتے میں ایک دن کسی ایسی محفل میں شریک ہوں۔ جہاں آپ کو نہ صرف پاکیزہ ماحول بلکہ تعمیری باتیں سُننے کو ملیں تو آپ اپنے اندر حیرت انگیز تبدیلی محسوس کریں گے۔

اگر آپ نے اُسے اپنے پروگرام کا جزو بنا لیا تو آپ دور رس تبدیلیاں اور نتائج حاصل کریں گے۔

مثبت خود کلامی کی عادت اپنائیے

"میں خدا کی دی ہوئی ہر صلاحیت کو بروئے کار لاکر ہر کام کر سکتی ہوں۔" آپ اس قسم کے جملے زیر لب دوہرا سکتی ہیں۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگ دُکھ، ناکامی اور افسردگی کی شدت میں منفی جذبات کا اظہار کرتے ہیں ــــــــ جن سے اُن کی دل برداشتگی ظاہر ہوتی ہے۔ عام حالات میں اگر آپ بار بار دوہرائیں کہ "میں بہت تھکا ہوا ہوں، ناکامی میرا مقدّر ہے، یا میں مصیبت میں گرفتار ہوں۔ تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ ان میں سے کسی بھی بات سے دوچار نہیں ہیں۔ خود کو ایسا ہی محسوس کرنے لگیں گے۔

مثبت خیالات کا اظہار بھی اتنی ہی قوّت اور اثر انگیزی رکھتا ہے۔ اگر آپ خوشگوار زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ تو ہر صبح خود کو یقین دلائیے کہ آپ ایک خوشگوار اور کامیاب زندگی گزارنے جا رہے ہیں۔ اس طرح آپ خود کو خوف کی اس لاشعوری گرفت سے آزاد کر سکتے ہیں۔ جس نے آپ کو لاتعداد مسائل سے دوچار کر رکھا ہے۔ آپ خوش ہیں۔ لیکن اس کا اندازہ کرنے کے لئے آپ کو بذاتِ خود اس چیز کا یقین دلانا پڑے گا۔

خود کلامی کی اس عادت کا مقصد یہ ہے کہ آپ اپنی باتوں سے خود کو خوشی، اُمید، محبّت اور شادمانی کے لئے تیار کریں۔ اس موقع پر اس شخص کی مثال بہت مناسب ہے جو اپنی انیس سالہ ملازمت اس بنا پر چھوڑنا چاہتا تھا کہ وہ اس سے بیزاری کی حد تک نفرت کرتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ "مجھے یہ کام بالکل پسند نہیں۔ سال بھر بعد میں پینشن کا حق دار ہو جاؤں گا لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ میں یہ مدّت کس طرح گزاروں؟"

اس شخص کے پاس اپنے پیشے سے نفرت کی کوئی ٹھوس وجہ موجود نہ تھی۔ لیکن پیشے سے بیزاری کا بے جواز احساس رفتہ رفتہ اس کے ذہن و دل پر حاوی ہو گیا تھا۔ کہ ہر صبح وہ اُٹھتے ہوئے انتہائی کوفت اور اذیّت محسوس کرتا تھا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے منفی خیالات نے اسے پوری شدّت سے گھیر لیا تھا۔ اور یہ سب غیر محسوس طریقے سے اس کی ذات کا حصّہ بن گیا تھا۔ اگر آپ اس طرح رفتہ رفتہ خود کو مثبت خیالات و نظریات سے ہم آہنگ کر لیں۔ تو آپ کی شخصیت میں واضح طور پر مثبت تبدیلیاں وقوع پذیر ہوں گی۔ کیوں کہ اپنی ملازمت سے دل برداشتہ

متذکرہ بالا شخص کی زندگی صرف ایک جملے کی تکرار نے بدل دی تھی "مجھے اپنی ملازمت پسند ہے۔"

مسز الف کا کہنا تھا۔ "مجھے خدا پر یقین نہیں ہے، نہ ہی مجھے اپنے شوہر سے محبّت ہے۔ مجھے کسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں خودکشی کرنا چاہتی ہوں۔"

یہ خاتون پوری شدّتوں کے ساتھ ان باتوں کا اعادہ کرتی تھیں۔ کیا یہ خاتون اپنے اظہار میں سچ تھیں۔؟ بظاہر اس کا جواب اثبات میں نظر آتا ہے۔ لیکن صورت حال یہ نہ تھی بلکہ اس نے خود کو ان باتوں کا یقین دلا رکھا تھا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ اس یقین کو توڑا جائے۔ لہٰذا اس سے کہا گیا کہ اس کے نزدیک یہ جھوٹ سہی مگر وہ بار بار کہے کہ "مجھے خدا پر یقین ہے۔ مجھے اپنے شوہر سے محبّت ہے۔ مجھے اپنی زندگی سے محبّت ہے۔"

پہلے تو وہ اس امر پر آمادہ نہیں ہوئی۔ لیکن بعد میں اُس نے ان باتوں کو دہرانے پر آمادگی ظاہر کر دی اور جب اس نے اس پر عمل کیا تو صورت حال یکسر بدل گئی۔ ان کلمات کی ادائیگی نے نہ صرف اس کی شخصیت بلکہ اس کی زندگی کا رنگ ہی بدل دیا تھا۔ اب اسے نہ صرف خدا کا اعتراف تھا بلکہ وہ زندگی اور شوہر سے محبّت کی معترف تھی۔

یہ مثالیں اس معاشرے کی ہیں۔ چند جملے آپ کی زندگی بھی بدل سکتے ہیں۔ ممکن ہے ابتدا میں آپ اپنے آپ کو احمق، دروغ گو اور بے یقین محسوس کریں۔ لیکن اس عمل کو جاری رکھیں۔ اس عمل میں سب سے کڑا مرحلہ یہی ہے لیکن جب آپ بار بار ان باتوں یا کسی ایک جملے کو دہرائیں گے۔ تو ہپناٹزم کی سی کیفیت سامنے آئے گی۔ اور آپ کے اندر پیدا ہونے والی اس کیفیت سے آپ کی مثبت سوچ فروغ پاتے گی۔

عبادت کی قوّت بروئے کار لائیے

اگر سچّے دل سے عبادت کی جائے تو حیرت انگیز نتائج سامنے آتے ہیں۔ ایسی عبادت نہ صرف منفی خیالات کو ختم کرتی ہے۔ بلکہ ربِّ کائنات کی ذات پر یقین کو پختہ کر دیتی ہے۔ جب ہم اللہ کی قدرت کا یقین کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ ہماری مشکل آسان کرے گا۔ اور ہمارے کام آئے گا۔ یہ یقین فرد کی شخصیت کو مکمل طور پر مثبت اندازِ فکر کا حامل بناتا ہے۔

ہر عبادت میں دعا کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے لیکن آپ

جب بھی دعا کریں، پورے اعتماد کے ساتھ اور اس کے بعد مطمئن ہو کر اللہ کی تعریف و توصیف کریں۔ کیوں کہ وہی ہر چیز پر قادر ہے اور وہ ہماری ہر بات سُنتا اور رحم کرتا ہے۔ بے اعتمادی کی عبادت نہ صرف ذہنی پریشانی میں اضافہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ وقت کو رائیگاں کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ اگر آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ آپ کا منفی اندازِ فکر ختم کر کے مثبت سوچ اور ارادہ دے تو یقیناً خدا آپ کی سُنے گا۔

آپ اپنی شخصیت کا جائزہ لیتے رہیں

بہتر نتائج کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی شخصیت کا جائزہ لیتے رہیں۔ ابتدا جسمانی جانچ پڑتال یعنی چیک اپ سے کریں۔ کیوں کہ جسمانی تکلیف اور معمولی عارضے بھی ذہنی کیفیت کو متاثر کرتے ہیں۔

آپ نے ممکن ہے کسی بیماری یا جسمانی تکلیف کی اذیت کے شکار لوگوں کو منفی اور نا امیدی کی باتیں کرتے سنا ہو۔ اگر فرد کی جسمانی نشوونما صحیح نہ ہو تو وہ جذباتی عدم توازن کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ منفی سوچ رکھنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

آپ کی شخصیت کا یہ پہلو بھی قابلِ توجہ ہے۔ کیوں کہ جذباتی صحت ہی آپ کی ذہانت پر اثر انداز ہوتی ہے۔

جذباتی طور پر منتشر افراد نہ صرف اپنے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مسئلہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی جذباتی کیفیات اور اتار چڑھاؤ کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔

اس کے ساتھ ہی روحانی پہلو کی پڑتال یا دیکھ بھال بھی ضروری ہے۔ آپ کی شخصیت کے اس پہلو کی بنیاد آپ کے مذہبی عقائد و نظریات پر ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنے عقیدے پر دل کی گہرائیوں سے یقین رکھتے ہیں تو آپ کی فکر اور عمل میں بھی اس کا اثر آنا چاہیئے اور اسی اعتبار سے آپ منفی یا مثبت سوچ رکھتے ہونگے۔

بحیثیت مسلمان اپنی عبادات، بنیادی عقائد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آخری کتاب کا جائزہ لیں تو آپ بڑی آسانی سے یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ ساری باتیں اُس سب سے بڑی ہستی کے واحد، یکتا، قادرِ مطلق اور رحیم و رحمٰن ہونے کی نشان دہی کرتی ہیں۔

اگر آپ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ان باتوں پر سچے دل سے یقین رکھیں۔ اور انہیں مانیں تو آپ کی روحانی زندگی قابلِ رشک ہو گی اور ایسی صورت میں ہم بلاشبہ مثبت اندازِ فکر کے مالک بھی ہوں گے۔

روحانی پہلو کی تقویت اور نشوونما کے لئے مثالی شخصیت یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید ضروری ہے۔ ان سے محبت اور اس کا بار بار اظہار آپ کے معمولات میں شامل ہونا چاہیئے۔

ناممکنات کی دُنیا سے باہر نکلیئے

ارد گرد بکھرے معاشرے میں آپ کو بے شمار باہمت اور باعزم لوگوں کی مثالیں مل سکتی ہیں۔ جنہوں نے ناممکن باتوں کو ممکن بنا کر دکھایا۔

ایک ایسی ہی مثال یو ایس نیوی کے لیفٹیننٹ کارل کی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں وہ شدید فالج کا شکار ہوا۔ جس کے نتیجے میں وہ چھ سال تک بستر پر لیٹا ہوا مصنوعی پھیپھڑے کے ذریعہ سانس لینے پر مجبور تھا۔ اس صورت حال نے اسے دل برداشتہ کر دیا تھا۔ کیوں کہ وہ بستر سے اُٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک دن اُس نے دھاتی پھیپھڑے کے بغیر سانس لینے کا فیصلہ کیا۔ اس مرحلے پر اُس کے بچپن کے دنوں نے اس کی مدد کی۔ اُس نے بچپن میں کھیلتے ہوئے ایک کھیل کی طرح زبان کی مدد سے سانس لینے کی کوشش کی۔ ابتدا میں اُسے یہ سب بہت مشکل اور ناممکن سا لگا۔ لیکن اس طرح جلد ہی وہ سانس لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس نے بیداری کے عالم میں مصنوعی پھیپھڑے کا سہارا لینا چھوڑ دیا۔

۱۹۵۹ء میں اس نے زندگی کے معمولات میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اس سال اُس نے سان ڈیگو یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ جہاں اس کی بیوی روزانہ اُسے کلاس میں چھوڑنے جاتی تھی وہ لیکچر نوٹ نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا اس نے لیکچر سن کر ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ اور اس میں کامیاب رہا۔ لیکن اس دوران انکشاف ہوا کہ وہ شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ شوگر کنٹرول ہوئی تو اسے السر ہو گیا جس کے بعد وہ نا سمجھ میں آنے والے بخار کا شکار رہا۔ لیکن اتنی بیماریوں کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری۔ اور تحصیل علم کا سلسلہ جاری رکھا۔ حتیٰ کہ اس نے قانون میں ڈپلومہ حاصل کر لیا۔ اب وہ وکالت کر رہا ہے اس کے لئے کچھ لکھنا، پیدل چلنا یا مسلسل بولنا آسان نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ متحرک اور فعال رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کا کہنا

اگر میں کسی وجہ سے بے ہوش ہوجاؤں یا کبھی سوجاؤں تو سانس بند ہونے کے بعد زندہ نہ بچ سکوں گا۔ لیکن میں اس چیز کے متعلق ممکنہ حد تک کم سے کم سوچتا ہوں۔ اسی لئے میں مستقبل کے منصوبے بناتا ہوں اور ایک پُرامید زندگی بسر کر رہا ہوں۔"

معاشرتی طور پر کامیاب زندگی گزارنے کے لئے ضروری ہے کہ فرد ایک پرکشش، پُراعتماد اور متاثر کن شخصیت کا مالک ہو۔ اگر آپ کامیاب معاشرتی زندگی گزارنے کے خواہاں ہیں تو تصور کریں۔ جب آپ اپنی ذات میں ان خوبیوں کا تصور اُجاگر کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ تو اس وقت یقیناً آپ کی ذات کا جزو بننا شروع ہوجائیں گے۔

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کے تصورات آپ کی شخصیت کی تعمیر میں پوری طرح ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اُن کی مدد سے آپ اپنی شخصیت کو از سرِ نو تعمیر بھی کرسکتے ہیں۔ اور اس سے بھی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آپ کے تصورات دوسروں پر بھی اثرانداز ہوسکتے ہیں۔

کیلی فورنیا کے مفکر ریفارمر اور مصنف رابرٹ ایچ اسکالر کا کہنا ہے "ایک ادارے کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی میٹنگ میں شرکت کے لئے جب میں کمرے میں داخل ہوا تو میرا سامنا چھ سرد مہر اور غیر دوستانہ رویّہ رکھنے والے افراد سے ہوا۔ ان کا انداز دیکھتے ہوئے میں نے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ نہ کیا۔ لیکن کچھ دیر بعد ایک اور شخص داخل ہوا جس کے بعد کمرے کا ماحول ہی بدل گیا۔ یہ فرد نہایت گرم جوش، خوش مزاج اور ملنسار تھا۔ جب وہ کمرے میں آیا۔ اس نے دیکھتے ہی دیکھتے ان سرد مہر اور رُوکھے انسانوں کو بدل کر رکھ دیا۔ میں اُس کی شخصیت کے پہلو سے بہت متاثر ہوا۔ میٹنگ کے بعد میں نے اس سے اس موضوع پر بات کی تو وہ زیرِ لب مسکرانے لگا۔ پھر اس نے کہا میں کہیں بھی جانے سے پہلے دروازے پر چند لمحے ضرور رکتا ہوں اور اس دوران اپنے آپ کو نمایاں بااثر دوستانہ روپ میں تصور کرکے سوچتا ہوں کہ اندر موجود لوگ بہت اچھے اور ملنسار ہیں۔ وہ میری دوستی کا جواب مثبت اور بہتر طریقے سے دے رہے ہیں۔ وہ بھی اتنے ہی ملنسار اور پُرخلوص ہیں جتنی کہ میری ذات ہے۔"

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی خیالات اور تصورات بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ تصورات نہ صرف فرد کو متاثر کرتے ہیں۔ بلکہ اُن کی مدد سے دوسروں کو بھی اپنا ہم نوا بنایا جاسکتا ہے۔

نئے لوگوں سے مُلاقات اور آپ

کیا آپ نئے لوگوں سے ملتے ہوئے ہچکچاتے ہیں۔؟ کیا اجنبیوں کا سامنا کرنا، دوست بنانا آپ کے لئے بڑا مسئلہ ہے؟ اگر آپ تصورات کی قوت استعمال کرنا سیکھ لیں تو اس نوعیت کے تمام مسائل حل ہوجائیں گے۔

یاد رکھیئے ہمیں وہی ملتا ہے جس کے ہم متمنی ہوں۔ اگر دوسروں سے دوستی چاہتے ہیں تو ذہنی طور پر بھی اس کے لئے آمادہ ہوں اور تصور کریں کہ لوگ آپ کے دوستانہ اور گرم جوش رویّہ کی طرح آپ سے مل رہے ہیں۔ آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔

باب رچرڈ نے اپنی ایک کتاب میں اولمپک چیمپئن چارلی پیڈوک کی کہانی بیان کی ہے۔

چارلی ایک بہترین مقرر تھا۔ اس کو اپنی قوم کے نوجوانوں سے بہت محبت تھی اور وہ اپنی ہمت اور فلاح کے منصوبے بناتا تھا۔ ایک موقع پر اس نے اوہیو کے ایک ہائی اسکول کے طلبار سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ "ہر وہ بات ممکن ہے جس کے بارے میں تمہیں یقین ہو۔ اگر تم سوچتے ہو کہ کوئی کام تم کرسکتے ہو تو تمہارے یقین کی قوت اسے ممکن بنا سکتی ہے۔ کسی خیال، کسی نظریہ پر ٹھوس یقین کسی بھی فرد کی زندگی بدل سکتا ہے۔"

پھر اس نے مجمع کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "کون جانتا ہے کہ اس ہال میں کوئی ایسا فرد موجود ہو جو اولمپک چیمپئن بن سکتا ہو۔ اور اسی کامیابی کے لئے عزمِ مصمم کا محتاج ہو۔" ابھی اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ ایک نیگرو لڑکے نے جذباتی لہجے میں اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر پیڈوک! اگر میں آپ کی طرح اولمپک چیمپئن بن گیا تو میں آپ کی ہر خواہش پوری کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔"

یہی وہ لمحہ تھا جس نے اس بچے کی زندگی بدل دی۔ اس نے دل میں چیمپئن بننے کا تہیہ کرلیا۔

۱۹۳۶ء کے برلن اولمپکس میں اسی خمیدہ ٹانگوں والے بچے نے شرکت کی اور چار گولڈ میڈل حاصل کئے۔ دنیا اسے جیسی اوونز کے نام سے جانتی ہے۔

پُراعتماد اور باعزم شخصیت کامیابیوں کی راہ ہموار کرتی

(بقیہ صہ ۱۵ پر)

صحت کے راز

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ انسان کی صحت میں عام طور پر جب بھی خرابی پیدا ہوتی ہے اس کی اصل وجہ معدے کے فعل کی خرابی ہوتی ہے اور معدے میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ غذا کی بے اعتدالی زیادہ کھانا اور دیر ہضم ثقیل غذاؤں کا استعمال ہے۔ ڈاکٹروں حکیموں کا تسلیم شدہ مسئلہ ہے کہ آدمی کم کھانے سے بیمار نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ کھانے میں زیادتی اور بے اعتدالی ہی اس کی صحت کی خرابی کا باعث ہوتی ہے۔ جس طرح انسان زیادہ محنت سے تھک جاتا ہے۔ اسی طرح اگر معدے پر بھی زیادہ بار ڈالدیا جائے تو وہ بھی تھک کر اپنا قدرتی فعل چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے معدے میں فتور پیدا ہو کر اور نظامِ ہضم خراب ہو کر مختلف قسم کی بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے۔

جو غذائیں ہم کھاتے ہیں ان میں سے بعض جلد اور بعض دیر میں ہضم ہونے والی ہیں۔ یورپ کے فاضل ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ عام طور پر ہضم کا فعل چھ سات گھنٹے میں ختم ہو جاتا ہے۔ عام لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے خیال کرتے ہیں کہ ہم اگر زیادہ مقدار میں کھائیں گے تو زیادہ قوت پیدا ہو جائیگی۔ زیادہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ اندھا دھند اپنے پیٹ میں بھرلیں گے معدہ اس بات پر مجبور ہے کہ وہ ضرور اسے ہضم کرلے۔ لیکن جس طرح ملوں اور کارخانوں میں جب مزدوروں سے کم اجرت پر زیادہ دیر تک کام لیا جاتا ہے تو وہ تنگ آ کر ہڑتال کر دیتے ہیں۔ اور کام کرنے سے قطعی انکار کر دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے مالکوں کو کارخانہ بند کر دینا پڑتا ہے اسی طرح معدہ بھی زیادہ بار پڑنے کی وجہ سے عدم تعاون شروع کر کے اپنا کام بند کر دیتا ہے۔ اور انسان پر درد اور تکلیف کا ایسا پہاڑ توڑ دیتا ہے کہ اس کے تدارک کے لئے ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس دوڑنا پڑتا ہے۔

خدا نے غذائیں اس لئے پیدا کی ہیں کہ انسان اعتدال سے انہیں مصرف میں لاکر رشتۂ زندگی قائم رکھ سکے۔ لیکن ہم نے اس کے برعکس زندگی کا مقصد صرف کھانا تصور کرلیا ہے اور پھر کھانے میں مفیدِ صحت، ہونے کے خیال کے بجائے زبان کے چٹخارے کا پہلو ہمیشہ نمایاں رہتا ہے، سادہ اور زود ہضم غذا استعمال کرنے کے بجائے ثقیل، روغن دار اور دیر ہضم غذاؤں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ پھر ایک وقت میں جب تک پانچ سات قسم کے کھانے پیٹ کے تنور میں آگ بجھانے کیلئے نہ ڈالے جائیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے کچھ کھایا ہی نہیں۔ مختلف قسم کی غذائیں بیک وقت کھائی جاتی ہیں۔ ان میں سے بعض زود ہضم ہوتی ہیں اور بعض ایسی ثقیل کہ چھ سات گھنٹے میں بھی اچھی طرح ہضم نہیں ہوتیں۔ اور اس طرح جب ایک معدے میں مختلف اوقات میں ہضم ہونے والی غذائیں ایک ساتھ موجود ہوتی ہیں یا پے در پے بھری جاتی ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدے میں پکنے یا ہضم کے فعل میں یکسانیت ہونیکے بجائے غذا کا کچھ جزو تو جلد اپنے ہضم کا عمل پورا کرلیتا ہے اور کچھ اصلی حالت میں دیر تک قائم رہتا ہے۔ جس کے ہضم ہونے کیلئے معدے کو ضرورت سے زیادہ مشقت کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے معدے میں پورے طور پر اپنا کام کرنیکی قوت رفتہ رفتہ کم ہو جاتی ہے۔ اور اگر اس پر بھی ہم اپنے رویتے میں اعتدال پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو آخر کار یہی حالت بہت سی مہلک بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔

صحت قائم رکھنے کا سنہری اصول یہی ہے کہ ایک وقت میں انسان کو صرف ایک ہی قسم کی غذا کھانی چاہیئے۔ اور وہ بھی مقررہ وقت پر اور مناسب مقدار میں اور یہ تندرست رہنے کا بہترین اصول ہے۔ جس پر بدقسمتی سے ہم نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔

ہاتھ پر تحریرِ فطرت

شادی کی لکیریں

ہماری زندگی کی اہم تمنا خوشگوار اور پرسکون لمحات حیات کا میسر آنا ہے اور بالخصوص شادی کے بعد جو زندگی میں تبدیلی آتی ہے۔ وہی عرصہ اس ضرورت کے لئے بے حد اہم ہوتا ہے۔ اور اس کی تمنا سبھی کرتے ہیں۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ہاتھ میں شادی کی لکیروں کا مختلف شکلوں میں وقوع پذیر ہونا قطعی اور اہم علامت تصور ہوتی ہے۔ اگرچہ ان کی ترتیب و تشکیل میں فرق کیوں نہ ہو۔ مگر نتیجہ بہرحال یہی برآمد ہوتا ہے کہ یہ لکیریں زیست کی اہم تبدیلی کی ترجمان ثابت ہوتی ہیں۔

لیکن یہ لکیریں چھوٹی انگلی کے نیچے یا دل کی لکیر کے اختتام پر واقع ہوتی ہیں اور یہی لائنیں رومان اور محبت کی ترجمان ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ہاتھ پر دوسری اہم لائنوں کی موجودگی کے ساتھ ساتھ ان لائنوں کی اہمیت بھی مسلم اور حتمی ہے۔ چنانچہ بلاشبہ زندگی کے نہفتہ حقائق پر سے نقاب اٹھنے کا فریضہ یہی آڑی ترچھی لائنیں ادا کرتی ہیں۔ (شکل نمبر ا۔ ب) میں یہی لائنیں واضح کر دی گئی ہیں۔ چنانچہ یہی لائنیں رومانس کی اہج کو شادی کے بندھنوں میں بدل دینے کی پیشگوئی کرتی ہیں۔

اگر یہ لائنیں گہری اور واضح ہوں تو کامیاب شادی اور جذباتی رومانس کی واضح علامت مانی جاتی ہیں۔ انہی کی موجودگی سے زندگی کے اس باب کا مکمل مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ انہیں علامات کے توسط سے ازدواجی زندگی کی کامیابی اور ناکامی کے متعلق حتمی رائے قائم کی جاتی ہے۔

یہ لائنیں ازدواجی زندگی کی تمام تر خوبیوں اور ناکامیوں کی ترجمان ہوا کرتی ہیں۔ یہی لائنیں انسان کے جنسی رجحانات کی حقیقی زبان ہوتی ہیں اور ان سے ہی انسان کی زندگی میں جنسی خواہشات اور تمناؤں کی نہج کا علم ہوتا ہے۔

اگر یہ لائن غیر واضح ہوں تو یہ جذبات کی بے ہنگم خیزش، جنسی طور پر بے حد جذباتی انسان کا پتہ دیتی ہے۔ چنانچہ ایسا آدمی اپنی زندگی میں جنسی تشنگی کی شدت سے مغلوب رہتا ہے۔ جتنی زیادہ لائنیں یہاں وقوع پذیر ہونگی۔ اتنی ہی جنسی زندگی میں بے ربطی اور بے یقینی ہوتی ہے۔ (شکل نمبر ا۔ ج) حتمی طور پر ایسی لائنیں جنسی بے حیائی اور جنسی دیوانگی کی مکمل شرح ہوتی ہیں۔

اگر شادی کی لائن واضح ہو لیکن دل کی لکیر کے قریب واقع ہو تو یہ نو عمری میں شادی کا بین ثبوت ہے (شکل نمبر ۲۔ ا) اگر شادی کی لائن دل کی لکیر اور چھوٹی انگلی کی جڑ کے عین درمیان واقع ہو تو ایسے افراد کی زندگی محبت کا طوفان درمیانی عمر میں لائے گی۔ (شکل نمبر ۲۔ ب)

اگر یہ لائن چھوٹی انگلی کی جڑ کے قریب واقع ہو تو بے انتہا خوشیاں جو محبت اور رومان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی آخری زندگی میں وقوع پذیر ہونگی (شکل نمبر ۲۔ ج) اگر یہ لائن گہری واضح ہو تو دو فریقوں کے درمیان جنسی طور پر خلوص، سرگرمی اور روابط پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔

اگر شادی کی لکیر اچانک اپنے سرے پر مڑ کر اوپر کی طرف چلی جائے۔ تو یہ جذباتی اور بے ہنگم محبت کی علامت تصور کی جاتی ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر ۳۔ ا میں واضح کیا گیا ہے۔ ایسے حالات میں اس علامت کا حامل بے حد رنگین اور جذبات انگیز محبت کی لوریاں سنتے سنتے زندگی کی ناقابل تردید حقیقت یعنی شادی کے بندھن میں جکڑا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اچانک رونما ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھی متوقع

ہوتا ہے کہ ایسی علامت کا حامل عین شادی کے موقعہ پر شادی سے انکار بھی کر دیتا ہے ۔

اگر شادی کی لکیر (شکل نمبر ۳۔ب) کی طرح سرے پر دو شاخوں میں بٹ جائے تو شروع شروع میں شادی شدہ فریقین سرگرمی سے ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں ۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا چلا جاتا ہے ۔ ویسے ہی ان کے درمیان ایک نادیدہ خلیج حائل ہونے لگتی ہے اور بالعموم تکلیف دہ انجام پر پہنچتی ہے ۔ انگوٹھے کی جڑ میں ابھری ہوئی جگہ ابھار زہرہ کہلاتی ہے (شکل نمبر۲) اگر یہ ابھار واضح ہو تو یہ بھی ازدواجی پرسکون اور پرراز جذبات زندگی کے علاوہ فریقین کے درمیان ایک دوسرے کو سمجھنے کی کافی صلاحیت ظاہر کرتا ہے ۔



شکل نمبر ۱



شکل نمبر ۲



شکل نمبر ۳

بعض اوقات اس ابھار کے باہر نیم دائرے کی شکل میں زندگی کی لائن کے ساتھ اندرونی طرف دو متوازی لائنیں موجود ہوتی ہیں ۔ (شکل نمبر۲ د، د) یہ لائنیں جذباتی خلوص کی علامت مانی جاتی ہیں ۔

اگر یہ دو لائنیں اختتام پر زندگی کی لکیر کے ساتھ باہم مل جائیں ۔ یہی وہ علامت ہے جو دو فریقوں کے درمیان قریب تر ہونے کی متوقع وقت کی نشاندہی کرتی ہے ۔ (شکل ۲، ہ) اگر یہ لائن غیر شکستہ اور واضح ہوں تو مستقل تعلق اور پختہ روابط برقرار رکھنے کا باعث تسلیم ہوتی ہیں ۔ ●●

کلام آپ کی شخصیت کا آئینہ دار ہے

اگر کوئی اپنی زندگی کو خوشگوار طریقے سے بسر کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی گفتگو میں میانہ روی اور نرمی اختیار کرنی چاہئے ۔ مخاطب کو اچھی طرح اپنی بات سمجھانے کے لئے یا کسی بات کی اہمیت کو جتلانے کے لئے مخاطب کے ذہن و فکر کو سامنے رکھ کر مناسب انداز اختیار کریں اور اگر مخاطب آپ کی بات کو سمجھ نہ سکے یا ٹھیک طرح سے سن نہ سکے تو پھر اپنی بات کو دہرا دیں اور نرمی سے کام لیتے ہوئے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کریں جس سے بھی بات کریں اس کی عمر، مرتبے اور اس سے اپنے تعلق کا لحاظ رکھتے ہوئے بات کریں ماں باپ، استاد اور دوسرے بڑوں سے دوستوں کی طرح جب چھوٹوں سے گفتگو کریں تو اپنے مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے شفقت اور شائستگی سے بات چیت کریں ۔

اگر کوئی پوچھے تو پہلے غور سے اس کی بات سنیں اور خوب سوچ سمجھ کر جواب دیں بغیر سوچے سمجھے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے جواب دینے سے بعض اوقات خفت، و شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ اگر کوئی دوسرے سے سوال کر رہا ہو تو خود بڑھ چڑھ کر جواب دینے کی کوشش نہ کریں اگر دو اشخاص آپس میں گفتگو کر رہے ہوں تو بغیر اجازت دخل نہ دیں اور نہ کبھی کسی کی بات کاٹ کر بولنے کی کوشش کریں اگر بولنا ضروری ہو تو اجازت لے کر بولیں ۔

زکوٰۃ کی قسمیں

یہ ایک ایسا راز پنہاں ہے جس سے ہزاروں عاملین واقف نہیں صرف کاملین کے ارشاد کے مطابق عمل کرتے رہے اور اسی کی تعلیم دوسروں کو دیتے رہے زیادہ سے زیادہ کسی سائل کے جواب میں یہ فرما دیتے کہ کسی آیت یا اسم کی زکوٰۃ سوا لاکھ ہے جو ۴۱ یوم میں پوری کرنی ہے۔ اس کے سوا یہ علم نہیں کہ سوا لاکھ کی تعداد ہر آیت یا اسم کی ہے اور وہ زکوٰۃ کی قسموں میں سے کس قسم کی زکوٰۃ ہے۔ آیا سوا لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس عمل سے عمر بھر کام لے سکتے ہیں یا وقتی طور پر اگر عمر بھر کیلئے عامل ہو جائے گا تو ہر روز کسی مخصوص تعداد میں پڑھنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

قسم اوّل :۔ عامل اپنے نام کے اعداد کے مطابق ۴۱ یوم روزانہ پڑھے تو وہ عمل ایک دفعہ کام دے گا ہمیشہ نہیں۔

قسم دوم :۔ جو عمل پڑھنا ہو اس کے حروف کی تعداد جتنی ہو اتنی ہزار مرتبہ روزانہ ۴۱ یوم پڑھے تو ہمیشہ کے لئے عامل ہو جائے گا۔ عامل اس کا سیف زبان ہو جاتا ہے پھر وقت ضرورت صرف ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہوتا ہے۔

قسم سوم :۔ عمل کے جتنے حروف ہوں اتنے سو مرتبہ روزانہ پڑھے یہ زکوٰۃ بھی ایک ہی بار کام دیتی ہے مگر قسم اول سے بہتر ہے۔

قسم چہارم :۔ زکوٰۃ صغیرہ عمل کے قواعد قمری جتنے ہوں اتنے ہی بار روزانہ پڑھے۔ یہ زکوٰۃ عملی ہے اور معتبر بھی۔

قسم پنجم :۔ زکوٰۃ کبیر۔ عمل کے اعداد قمری کو حروفِ عمل سے ضرب دو اور حاصل ضرب کو روزانہ پڑھو یہ زکوٰۃ صغیر سے زیادہ قوی ہے ہمیشہ کے لئے عامل ہو جائے گا۔

قسم ششم :۔ زکوٰۃ اکبر: عمل کبیر کے اعداد کو پھر حروف کی تعداد سے ضرب دے کر روزانہ پڑھیں یہ کبیر سے بھی زیادہ قوی ہے کہ اس اسم کے موکل سامنے آکر عامل سے ملاقات کریں گے۔

قسم هفتم :۔ زکوٰۃ اکبائر: عمل اکبر کی تعداد کو پھر حروف کے اعداد سے ضرب دے کر پڑھیں یہ اکبر سے بھی زیادہ قوی ہے اس اسم کے موکل خادم ہو کر ہر وقت ساتھ رہیں گے۔

قسم هشتم :۔ زکوٰۃ اکبر الکبائر: یہ آخری زکوٰۃ ہے یعنی عمل اکبر کی تعداد کو پھر حروف کی تعداد سے ضرب دے کر پڑھیں اس کو کبریت احمر یا لعل سپید کہتے ہیں۔ اسی تعداد کو اس اسم کا نصاب کہتے ہیں۔

نوٹ :۔ ان اقسام میں تعداد عمل کثیر ہو جاتی ہے اسمائے باری تعالےٰ کی تلاوت تو ممکن ہے۔ مگر آیات قرآنی کی زکوٰۃ صغیر بھی ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس کے لئے اکابرین نے یہ طریقہ درج فرمایا ہے۔ جس کی ۵ قسمیں ہیں۔

قسم اوّل عشر :۔ نصاب کی نصف تعداد کو کہتے ہیں۔

قسم دوم :۔ دور مدور۔ عشر کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم سوم قفل :۔ در و مدور کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم چہارم بذال :۔ قفل کے نصف کو کہتے ہیں۔

قسم پنجم ختم :۔ بذل کے نصف کو کہتے ہیں۔

بالکل معمولی طریقہ پر زکوٰۃ کی قسمیں اور بھی ہیں مگر ان میں یہ خطرہ رہتا ہے کہ عمل کبھی فائدہ کرتا ہے کبھی نہیں یا صرف ایک دفعہ ہی عمل کام دیتا ہے۔ ہاں یہ ایک فائدہ یقیناً ہے کہ کسی عمل کے اعداد اتنے زیادہ ہیں کہ زکوٰۃ صغیر ہی ادا کرنا مشکل ہو تو وہاں یہ طریقہ کام دے گا۔

اصغر :۔ یعنی تعداد صغیر کا نصف کر کے پڑھے اس کو اصغر کہتے ہیں۔

صغائر :۔ اگر اصغر کی تعداد بھی پڑھنا دشوار ہو تو اصغر کا نصف

کر کے پڑھیں اس کو صغائر کہتے ہیں۔

اصغر الصغائر:۔ صغائر کے نصف کو اصغر الصغائر کہتے ہیں۔
یہ زکوٰۃ کی ادنیٰ قسم ہے اس سے کم تر نہیں واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم (کاشف الاسرار شریف) زکوٰۃ کبیر اور زکوٰۃ اکبر: کبائر اور اکبر الکبائر: ان اقسام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ایک نشست میں یہ تعداد پوری کی جائے یا ہر روز اتنی تعداد میں عمل پڑھا جائے بلکہ اہم سے تقسیم کرکے حاصل عدد کے مطابق اہم دن میں اس تعداد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

عامل کے لئے عمل پڑھتے وقت یکسوئی اشد ضروری ہے بغیر اس کے عمل بے اثر ثابت ہوگا۔

جب کسی حاجت کے لئے کوئی عمل پڑھا جاتا ہے تو اکثر کامیابی نہیں ہوتی۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ دماغ میں انتشار رہتا ہے دل میں بے چینی۔ طرح طرح کے اوہام و وسواس کا آنا اور عمل کے پڑھنے میں دل کا نہ لگنا وغیرہ۔ اسکے اسباب پر غور کیا گیا تو تجربہ ہوا کہ یہ معدہ کے اندر خشکی اور قبض کے سبب گیس بن کر اوپر کو چڑھتا ہے جس سے دل ودماغ میں انتہائی بے چینی رہنے لگتی ہے نہ نماز میں دل لگتا ہے نہ کسی کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ تفکرات کا غلبہ ہو۔ اگر رائی کے برابر فکر ہے، تو ایک پہاڑ بن کر تمام کاموں میں رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے اور دل ودماغ کے انتشار کے سبب عمل بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ جیساکہ مولانا روم نے فرمایا ہے

بر زباں تسبیح در دل گاؤ خر!
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

عمل کے ذریعے سے یکسوئی حاصل کرنے اور دلوں کے راز معلوم کرنے کا مجرب نسخہ

فجر کی اذان سے قبل یعنی جیسے ہی صبح صادق شروع ہو بستر سے اٹھ بیٹھے اور حوائج ضروری سے فارغ ہو کر وضو کر کے خاموش مصلی پر بیٹھ جایئے اور زور سے سانس لے کر روک لیجئے اور دل کی دھڑکن کی طرف دھیان لگایئے کہ وہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور جب سانس ٹوٹے تو تین چار سانسیں اوپر نیچے اس طرح لیجئے کہ اوپر کو سانس جائے تو اللہ اور نیچے کو جائے تو الا اللہ کی آواز آپ کو صاف سنائی دے۔ پھر ایک دم سانس روک لیجئے اور یہی عمل دہرایئے۔ پہلے روز کم از کم پندرہ منٹ تک پھر ہر روز اندازے سے پانچ منٹ بڑھاتے جایئے۔ یہاں تک کہ کم سے کم ایک گھنٹہ روزانہ یہ عمل جاری رہ سکے۔ اور عہد کر لیجئے کہ جب تک زندہ ہیں، یہ عمل ترک نہ کریں گے۔ اس عمل کے کرنے سے نہ صرف یکسوئی حاصل ہوگی بلکہ جب کوئی ضرورت مند آپ کے سامنے آکر بیٹھے اور آپ اسی طرح سانس روک کر اپنے دل کی طرف غور کریں اور اپنے قلب کی توجہ دوسرے کے دل پر ڈالیں گے کہ کس مقصد سے آیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں انکشاف ہوجائے گا۔ جو سَو فیصدی صحیح ہوگا۔ ●●

اپنے کاموں میں تنظیم اور ربط پیدا کیجئے

مشہور انگریز شاعر پوپ کا شعر ہے ترتیب کائنات کا پہلا اصول ہے یاد رکھئے زندگی میں ترقی اور کامرانی حاصل کرنے کے لئے بھی یہ اصول بنیادی اہمیت رکھتا ہے اس کو اپنا لینے سے آدمی کا کام خود بخود بہت آسان اور ہلکا ہوجاتا ہے اور وہ نسبتاً بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرسکتا ہے اگر ممکن ہو، تو اپنے لئے گھر کا ایک کمرہ یا گوشہ مخصوص کرلیں جہاں آپ کا ہر کاغذ اور ریکارڈ بہت ترتیب اور صفائی سے الماری یا شیلف میں محفوظ رکھا ہو۔ اگر آپ کا حافظہ کمزور ہے تو ڈائری میں ضروری باتیں اور ان کی تفصیلات درج کرلیا کریں تاکہ پتہ چلتا رہے کونسا ضروری کام آپ کرچکے ہیں اور کونسا ابھی باقی ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف وقت بچ سکتا ہے بلکہ ہر کام بہتر طریقے سے انجام پا سکتا ہے۔ کسی کام کو انجام دینے میں غیر ضروری تاخیر اور تساہل کا مظاہرہ بہت نقصان دہ ہے اس سے پریشانی اور اعصابی گھبراہٹ کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جتنی جلد کوئی کام سرانجام پا جائے اتنا ہی اچھا ہے اس سلسلے میں اگر آپ "ابھی ختم کرو" کے نعرے کو حرز جان بنالیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی زندگی کامیابی اور کامرانی سے بسر نہ ہو۔

عملیات کے خزانے

عمل مؤکل برحق

جلالی وجمالی پرہیز پہلے تین دن روزے، خلوت تنہائی، صاف وپاکیزہ جگہ ہر نماز کے بعد سورۃ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اس کے بعد پھر یہ دعوت متبرک پڑھیں۔

اللّٰهم انی ما اسئلك بموجبات رحمتك
وعزائم مغفرتك ان تسخرلی خدام
هذه السورة عبدك عبد الكريم
الاما احبت وسمعت والمعت بحق
شيخ ۲ مرديخ ۲ بحق من كليم موسىٰ
تكليما على طور سلنا الوحا ۱۳ لعجل ۳
الساعة ۳ ربار بارك الله فيك وعليك.

جب مؤکل حاضر ہو جاوے تو اس کی تعظیم کریں ہر کام میں مدد کا وعدہ لے لو اور تحریر لکھوالو۔ جب ضرورت ہو خلوت میں چلے جاؤ اور سورۃ کوثر پڑھو اسی ساعت میں آجائے گا۔

بخور گوگل، سندرس، صندل سرخ۔ لوبان اور ذکر

عمل مؤکل

میرا آزمایا ہوا عمل ہے جو آپ کی نظر کر رہا ہوں۔ یہ عمل نوچندی ہفتہ یا اتوار سے شروع کریں جنگل یا کسی غیر آباد جگہ جہاں مدار کثرت سے اُگا کریں اور پھول بکثرت ہوں۔ آک کا درخت ہو جس میں پھول لگے ہوئے ہوں ایک ڈبیہ ڈھکن والی جس میں تقریباً سات پھول سما جائیں۔ ڈبیہ اور اگربتی لے کر درخت مذکورہ کو درخت مدار کے پاس جائیں اور ٹھیک وقت زوال عین دوپہر کے وقت پہلے درخت مذکور کے نیچے اگربتی جلائیں اور درخت سے ایک ــــــ پھول توڑ کر آیت شریفہ

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِيْمِ۔

سات بار پڑھ کر ڈبیہ میں ڈال دیں اسی طرح ہر پھول پر سات بار آیۃ شریفہ پڑھ کر ڈبیہ میں ڈالتے جائیں۔ کل سات پھولوں پر عمل کریں۔ اسی طرح وقت مقررہ پر آکر عمل کیا جائے۔ ہم روز بلاناغہ عمل جاری رکھیں۔ دوران عمل درخت پر سے پھول ختم ہونے پر دوسرے درخت سے پھول توڑ کر عمل کیا جائے۔ عمل کے دوران کوئی شخص، مسافر، اجنبی یا دیہاتی آپ سے بات کرے یا راستہ معلوم کرے تو ہرگز بات نہ کریں۔ کوئی چیز طلب کرے یا ڈبیہ طلب کرے تو بھی جواب نہ دیں نہ ہی بات کریں۔ آخیر چالیسویں دن یا اکتالیسویں دن مؤکل حاضر ہوگا عمل ختم کرنیکے بعد میں مؤکل کی طرف رجوع کریں۔ پہل اپنی طرف سے نہ کریں اس سے وعدہ اطاعت جائز کام کالیں۔ ڈبیہ اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اس سے آسان اور کامیاب عمل پوری دنیا میں ملنا بہت مشکل ہے۔ یہ ہمارا خاندانی عمل ہے اس میں اجازت براہِ راست ہم سے ضرور کریں ــــــ یہ خاندانی عمل ہے۔ اجازت کے بغیر حاضری اس کی بہت مشکل ہے۔ آج پہلی دفعہ سپرد قلم کیا ہے۔ ایسا عمل آپ کو کتابوں میں یا کسی عامل سے نہیں مل سکتا۔

عمل استخارہ لاجواب

یہ عمل استخارہ اکابرین سے ماخوذ ہے یہ بہت اچھا استخارہ ہے ہر چیز اس میں معلوم ہوتی ہے۔ مکان کی بالائی منزل پر کاغذ پر جو الفاظ تحریر کریں وہ الفاظ مبارک یہ ہیں۔

یَاحَا بِحَقّ یَا میکائیل

پھر دو رکعت نماز استخارہ برائے دریافت حالات وغیرہ پڑھ کر ستر (۷۰) بار یہ پڑھ کر تحریر کیا ہوا کاغذ جو مکان کی بالائی منزل پر تحریر کیا تھا سر کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ خواب میں حالات کا مشاہدہ کریں۔ بلند جگہ پر حروف بالا لکھوا ہیں باقی تمام کام کمرہ میں کرنا ہے۔ مکمل حالات معلوم ہوں گے۔ جیسے آپ ٹی۔ وی پر تصویر دیکھتے ہیں ویسے ہی حالات معلوم ہوں گے۔ سو فیصد جواب درست ملے گا۔ اگر کاغذ قلم تکیے کے نیچے رکھ کر سوئیں گے تو تحریر شدہ کاغذ ملے گا جو بالکل درست اور صحیح ہوگا۔

ہمارے دادا حضور اس عمل کے عامل خاص تھے اور رات کو یہی استخارہ کرتے تھے۔ صبح لوگوں کو پورے حالات بتاتے تھے۔ اس دن وہی حالات ہوتے تھے جو میرے دادا حضور بتا چکے ہوتے تھے اور لوگ بہت حیران ہوجاتے تھے۔ اور پھر اُن سے استفادہ کرتے تھے۔

چنے کا عمل
(اخفا کا سو فیصد درست عمل)

اب آتے ہیں اخفا کی طرف جو بہت ضروری عمل ہے۔ جو ہمارے دادا حضور مستقل طور پر اس کو کیا کرتے تھے۔

ایک سال پرانے چنے کے ۷۱ دانے لے کر ہر دانہ پر ایک ایک بار سورۃ یٰسین پڑھ کر دم کر کے کسی اچھی محفوظ جگہ پر بو دیں پھر باوضو اس جگہ بیٹھ کر روزانہ بلا ناغہ ایک بار سورۃ یٰسین پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ اُس کے شگوفے نکل پڑیں اور دانے پک کر تیار ہوجائیں۔ چنے پکنے میں تقریباً تین ماہ درکار ہوں گے۔ سب دانے ایک ہی جگہ بو دیئے جائیں۔ الگ الگ نہ بوئے جائیں۔ بہرحال جب چنا پک کر تیار ہوجائے تو اس کو معہ جڑوں کے زمین سے اکھاڑ لیں اور مٹی وغیرہ دھو کر باوضو مصلے پر بیٹھ کر ایک آئینہ سامنے رکھیں اس کی جڑیں اپنے ہاتھ میں رکھ کر سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کر دیں۔ آئینے میں اپنے آپ کو دیکھیں۔ اگر آپ کا چہرہ آئینہ میں نظر نہ آئے تو مطلب پورا ہوگیا اور جب کبھی آپ کو انسانوں کی نظر سے چھپ جانے کی غرض ہو تو آپ اس جڑ کو ہاتھ میں لے لیں یا لفافہ میں رکھ لیں یا سر میں باندھ لیں۔

نوٹ:۔ پتے اور شاخیں زمین کے اندر دفن کر دیں۔ صرف جڑ کو حفاظت سے رکھیں۔ عمل کے شروع تک جلالی جمالی پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

دشمنوں کے ہر قسم کے ہتھیار بند کرنے کیلئے

جب آپ کے دشمن بہت زیادہ ہوگئے ہوں اور کہیں بھی کامیابی کی اُمید نظر نہ آتی ہو۔ آپ خدا سے مدد مانگیں، دشمن کا ہتھیار آپ کے اوپر اثر نہ کرے تو اپنے پاس اس تعویذ کو مشک و زعفران سے ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدۡ ہَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلٰی مَاۤ اٰذَیۡتُمُوۡنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّاَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ ۵ صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ فَہُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ۵ یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ ۵ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ یُرۡسَلُ عَلَیۡکُمَا شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ ۬ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنۡتَصِرٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۵ ھیون حبسون مھوب وَقِفُوۡہُمۡ اِنَّہُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ مَا لَکُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ بَلۡ ہُمُ الۡیَوۡمَ مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ وَاَقۡبَلَ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ تیتلا و موت شمخا شماخ شمیاخ۔ شمخائیل۔ شمخ۔ طفوش۔ ظلفیوش۔ معائیل۔ ادرفوس۔ طھطائیل۔ عینائیل۔ عمیتائیل۔ شماخ۔ مھنوش۔ یانوش۔ مدریوش۔ کشخائیل شماخ العالی علی کل براخ اجیبو وعقروا یامارز۔ ویاکمطم ویا قسورہ ویاطیکل جمیع السلاء واضربوا عن حاملی ھذا الاسماء بحق سام انیخ افتوح طارش مھوش بارش۔ شفطورش عمیوش صغنوش شمیخ فقیاش کیخ ادریائیل

مہائیل کشخائیل۔ عمیائیل عموئیل فلفائیل مہرائیل عینائیل۔ جبرائیل۔ فوق بلسان اجنارکم ھوالسمیع البصیر العلیم الخبیر الحیُّ القادرُ المقتدرُ القدیرُ الذی یُحی العظامَ وھی رمیمٌ ھُوالاوّلُ وَالاٰخِرُ والظاھِرُ وَالباطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شیءٍ عَلِیمٌ۔

اس ساری عزیمت کو لکھ کر سامنے رکھے اور ساری عزیمت کو سات بار پڑھ کر دم کرلیں پھر جس کے پاس یہ تعویذ ہوگا۔ اُس کو مجرب ہے۔ فقیر کی طرف سے عام اجازت ہے۔ پاکیزگی کے ساتھ عمل میں لائیں۔ کوئی ہتھیار آپ پر اثر نہیں کرے گا۔ بہت مجرب ہے۔

اسم اعظم آیت الکرسی معظم و مکرّم

جناب حضرت سلیمان بن داؤد اپنی کتاب مبادیات صفحہ ۳۷۶ میں لکھتے ہیں آیت میں جو برکتیں ہیں یہ قرآن کا خاص حصہ ہے۔ جس پر دنیا قائم ہے۔ یہ اسم اعظم ہے۔ کئی بیماروں کو اس سے شفا ملتی ہے۔ صرع مرگی والے مریض کو آناً فاناً میں ۱۱ بار پڑھ کر دم کردیں۔ فوراً اُٹھ کر بیٹھ جائے گا۔ یہ تسخیر و حاضرات خلائق اور فتوحات غیبی و ہر شر مخلوقات سے امن و امان اور قبولِ حاجات کے لئے دُعا فوراً قبول ہوتی ہے۔ اس کا نور تجلی آسمان پر جاتا ہے۔ بزرگان کاملین کا معمول و مجرب ہوتا ہے۔

آیت الکرسی مع اسمائے باری تعالےٰ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ہ اعتَصَمتُ بِاللّٰہِ الَّذِی لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوالحَیُّ القَیُّومُ القَائِمُ الدَّائِمُ لَا تَاخُذُہٗ سِنَۃٌ حَاضِرٌ نَاظِرٌ وَّلَا نَومٌ ہ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرضِ قَادِرٌ قَدِیرٌ عَلٰی کُلِّ مَخلُوقٍ مَن ذَالَّذِی یَشفَعُ عِندَہٗ اِلَّا بِاذنِہٖ کَرِیمٌ رَحِیمٌ یَعلَمُ مَا بَینَ اَیدِیھِم وَمَا خَلفَھُم لَاخِلَافَ وَّلَاکِذبِ جَبَّارٌ قَھَّارٌ غَفَّارٌ سَتَّارٌ وَلَایُحِیطُونَ بِشَیءٍ مِن عِلمِہٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ اللّٰہُ الرَّحمٰنُ الرَّحِیمِ ہ حَافِظٌ حَفِیظٌ رَقِیبٌ وَکِیلٌ نَاصِرٌ نَصِیرٌ بِحَقِّ اللّٰہُ الَّذِی ذَوَالَ المَلَائِکِ وَلَافَنَاءِ الحُکمِ حَکَمَ بَر حَکِیمَ بِحَقِّ نَبِی اِللّٰہُ اِسمَہٗ اَحمَدُ حَامِدٌ مَحمُودٌ فِی التَّوراۃِ وَالانجِیلِ وَالزَّبُورِ وَالفُرقَانِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَالصِّدِّیقِ وَالفَارُوقِ وَذِی النُّورَینَ وَالمُرتَضٰی آئمہ رِضوَانَ اللّٰہِ تعالیٰ اَجمَعِینَ: بِحَقِّ شَیخ عَبدُالقَادِر جِیلانی سَخِّر لِی مِن اَھلِ السَّمٰوٰتِ وَمِن اَھلِ الاَرضِینِ بِقُدرَتِکَ یَا قَدِیرُ القَادِرِینَ وَبِحُکمِکَ یَا اَحکَمَ الحَکِمِینَ یَا قَدِیرُ یَا حَکِیمُ بِرَحمَتِکَ یَا اَرحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

اسم اعظم آیت الکرسی کے تصرّف کے خواص وبرکاتُ اور وظیفے وغیرہ کی طاقتیں

شروع بروز جمعرات عروج ماہ قمری میں بعد از نمازِ فجر رو بقبلہ ہوکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر بہ روح حضرت غوث الاعظم سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص گیارہ گیارہ بار پڑھ کر بطریق اسم اعظم آیت الکرسی چار چار مرتبہ اول بطرف دھوپ مغرب پھر شمال پھر جنوب پھر مشرق ہر چار طرف منہ کرکے پڑھے۔ پھر رو بقبلہ ہوکر اکتالیس بار اسم اعظم آیت الکرسی پڑھ کر پھر سو بار درود شریف کا ورد ضرور یکسو ہوکر پڑھیں۔ اس طرح روزانہ بلاناغہ ہمیشہ ورد رکھیں۔ چند روز میں تسخیر خلائق اور حاضرات مخلوق اور فتوحات غیبی کے دروازے کھل کر تنگ دستی فقر و فاقہ سے خوش حال ہوجائیں گے۔ اور تمام مخلوق کی نظروں میں عزیز ترین رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اگر ملوک وسلاطین یا مطلوب خاص کو مسخر کرنا چاہیں تو

حسب طریق بالا اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھ کر مطلوب کی صورت اپنی آنکھوں میں حاضر کرکے اکتالیس (۴۱) روز اول یا تین روز میں حاضر ہو کر ہمیشہ کے لئے مطیع و فرمانبردار ہو کر غلام بے دام ہو جائے گا۔

اگر کسی بھی مجلس میں جانے سے قبل اول و آخر سات سات بار تازہ پانی پر سات مرتبہ دم کرکے اپنے منہ پر مل کر مجلس میں جائے تو تمام اہل مجلس باادب تعظیم و تکریم سے پیش آئیں گے اور دشمنوں اور حاسدوں کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ اگر بطور حصار بوقت خواب چار چار بار پڑھ کر اسے چاروں طرف دم کردیں تو مؤکلات آیت الکرسی، دیو پری، جن بھوت، چڑیل اور ہر اذیت ناک جانور اور دشمنوں کے ہر حربہ سے حفاظت کریں گے بفضل خدا تعالیٰ۔

عمل ہٰذا اکثر امراء، وزراء، ملوک، سلاطین علماء حکماء فقراء اور اولیائے کرام کا معمول رہا ہے جس کے تصرف سے جمیع خلائق ان کو عزیز ترین رکھتی ہے۔

فوائد اسم معظم و مکرم آیت الکرسی کے لاتعداد ہیں۔ مختصر تحریر کئے جاتے ہیں۔ باقی خواص و فضائل ورد کرنے والے پر خود منکشف ہو جائیں گے۔ خداوند تعالیٰ آپکو ہر قسم کی کامیابی عطا فرمائے۔

چور کا اندھا ہونا

اگر بوقت سونے کے ایک مرتبہ پڑھکر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے زور سے تالیاں مارے جہاں تک تالیوں کی آواز پہنچے گی اس جگہ تک چور، ظالم، ڈاکو ہرگز نہیں آسکے گا۔ اگر اس حد میں آجائے تو اندھا ہو جائے گا۔ باہر اس حد سے نکل نہیں سکے گا۔

ایک رات میں حاضری مؤکل

شب جمعۃ المبارک کو سورۃ اخلاص کو چھیاسٹھ (۶۶) بار تلاوت کریں بعد ازاں ذکر اسم اللہ ذات یا اللہ کو پانچ ہزار چھ سو اکیس (۵۶۲۱) مرتبہ پڑھے۔

اس کے بعد ہزار بار درود شریف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے۔ اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ ماشاء اللہ کہے۔ پھر اس کے بعد ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر اس جگہ زمین پر سو رہے۔ تو آپ کے پاس خواب میں ایک فرشتہ آئے گا اور جو کچھ آپ کے دل میں ہے وہ اس کی تمہیں خبر دے گا۔ ہر شب جمعہ اس عمل کی مداومت و مواظبت رکھے گا تو منجملہ صالحین اور اولیاؤں کے ہو جائے گا۔ باذن اللہ تعالیٰ۔

اسمائے خاتم خیبر

ان سے بھی بہت کام لئے جاسکتے ہیں۔ سریانی زبان کے حروف اسم الٰہی ہیں خداوند تعالیٰ کے یہ اسم اعظم ہیں۔ اس کا عامل ہر کام لے سکتا ہے۔

ااآ	م	اااآ	ھے	۶	
خ	ظ	ش	ل	ج	ز

صفات

اگر کسی سے ملاقات کو جانا ہو تو مشک و زعفران سے ان حرفوں کو لکھ کر دھو کر ایک شیشی میں رکھیں۔ جب کسی کی ملاقات کو جانا ہو تو تھوڑا سا اس میں سے منہ پر مل لے جس کے پاس جائے گا یا جو دیکھے گا۔ اس سے نہایت محبت و اخلاق سے پیش آئے گا۔ اور مخلوق پر تمہارا رعب ہو گا۔ ہر شخص تمہارا استقبال کرے گا۔ انشاء اللہ۔

دوسرا اسمائے خاتم سریانی زبان

بڑے بڑے عاملوں اور جامع صوفیوں میں اس خاتم کو بڑے انداز میں دیکھا گیا ہے۔

۵	ااآ	م	#	اااآ
ف	خ	ظ	ت	ش

شمخیائیل حائل اسرافیل میطرون توکلوا یاخدام ھذہ الاسماء فلاں کا کام ھوجائے۔

جو کچھ آپ کا ارادہ ہو یہاں پر لکھ دے وہی مطلب سونی صد بر آوے گا۔ مجرب در مجرب ہے۔

عمل فتح مندی

چاند کی پہلی رات کو اسمع یا مُنعِم کو ۴۴۰۰ بار مع اول اور آخر درود شریف کا ورد کریں تو اس اسم کی زکوٰۃ پوری ہو جاویگی۔

اس کے بعد ہمیشہ بعد نماز صبح ۲۰۰ مرتبہ ورد رکھے تاکہ عمل جاری وساری رہے۔ جتنی فتوحات اس اسم میں رکھی گئی ہیں کسی اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئیں۔ خاکسار دوران سفر جب ایک شہر میں پہنچا تو اُجاڑ بیابان میں دیکھا اپنے گھر والوں کے ساتھ وہاں پر میدان میں باباجی مقیم تھے وقت ضرورت میں نے اُن سے پوچھا یا بابا جی آپ تو کہتے ہیں کہ کھانا کھا کر جانا۔ ہمیں تو یہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ نہ چولہا نہ پانی نہ لکڑیاں میں نے حیران ہوتے ہوئے سوال کیا۔ باباجی مسکرائے بڑے کم اعتقاد ہو آخر جس نے پیدا کیا ہے معلوم ہے اس نے کیا کہا تھا۔ کہ میں کسی کو بھوکا نہیں سلاؤں گا۔ بھوکا اٹھاؤں گا ضرور۔ میں نے کہا جی باباجی یہ بات تو بالکل سچ ہے۔ انسان ہوں ناں آخر۔ دیکھو اب خدا کی قدرت انہوں نے یہی نقش لکھ کر ہوا میں لٹکاتے ہوئے بولے میرے خدا تو ہی رازق ہے۔ دعا مانگی میرے پاس بیٹھ گئے۔ تقریباً باتوں باتوں میں آدھ گھنٹہ گزر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد ہاتھ میں روٹی لئے آیا۔ باباجی خادم حاضر ہے۔ آپ کا مہمان چلا گیا کہ بیٹھا ہے۔ روٹی حاضر ہے۔ کیا لائے ہو دوست۔ جو مہمانوں کے لئے ہوتا ہے وہی ہوگا۔ میرے خیال میں وہ مؤکل معلوم ہو رہا تھا۔ اب وہ بزرگ اس وقت کسی دوسرے مقام پر ہیں۔ یہ بزرگ کسی کے محتاج نہیں تھے۔ اکثر صاحب طریقت بزرگان دین اس اسم کی تعلیم اپنے مریدوں کو دیتے تھے۔ خاکسار بھی اپنے شاگردوں کو اجازت دیتا ہے۔ نقش مخمس یہ ہے۔

۱۵ ۴۲	۸ ۳۵	۱ ۲۸	۲۴ ۵۱	۱۷ ۴۴
۱۶ ۴۳	۱۴ ۴۱	۷ ۳۴	۵ ۳۲	۲۳ ۵۰
۲۲ ۴۹	۲۰ ۴۷	۱۳ ۴۰	۶ ۳۳	۴ ۳۱
۳ ۳۰	۲۱ ۴۸	۱۹ ۴۶	۱۲ ۳۹	۱۰ ۳۷
۹ ۳۶	۲ ۲۹	۲۵ ۵۲	۱۸ ۴۵	۱۱ ۳۸

دفعہ ہر قسم جادو ٹونہ وغیرہ

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مکان میں خون کے چھینٹے یا مٹی پتھر وغیرہ ہوائی روحیں پھینکا کرتی ہیں اور کبھی جادو ٹونہ وغیرہ سے آتے ہیں۔ اس کیلئے ایک انگلی برابر لوہے کی کیلیں منگا کر ہر کیل پر دس دس بار آیت اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا پڑھ کر دم کر کے چاروں طرف ہر کمرے کے کونوں میں اور ہر دروازے کے اوپر ایک کیل گاڑ دیں۔ اصحاب کہف کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٰہی بحرمت یملیخلنا کشفوطط تیونس اذر قطیولس کشا فطیونس یوانسیوس وکلیم تطمیر جملہ زحمت دریں خانہ دور شود بحق اسماء اصحاب کہف۔

پر لکھ کر ہر کمرہ کے دروازے پر لٹکا دیں اور دعائے برہتیہ چند بار پانی پر دم کر کے چھڑک دیں پس ہر قسم کا جادو ٹونہ جن بھوت پری جو بھی دخل انداز ہوگا دور ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔

عداوت دشمن

بروز ہفتہ آخری ماہ قمر بوقت طلوع آفتاب ساعت زحل ماہ منقلب میں نقش مخمس لکھ کر چاروں طرف سے آیت وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لکھ کر پھر اس نقش کے الگ الگ خانے بنائیں جن کی تعداد پچیس ہوگی پھر ہر خانہ میں ایک فلفل سیاہ لپیٹ کر دعائے برہتیہ ایک مرتبہ پڑھ کر دشمن کے آستانہ میں دفن کر دیں۔ پس بعد ہفتہ قدرت خدا کا تماشہ ملاحظہ کریں۔ کام بہت جلد ہوگا۔ مکان چھوڑ دے گا۔ لڑائی جھگڑا آپس میں جدائی ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

۷	۶۱	۵	۸	۶۲
۶	۱۰	۱۵	۱۴	۵۹
۶۴	۱۷	۱۳	۹	۱
۶۳	۱۲	۱۱	۱۶	۲
۳	۴	۶۰	۵۷	۵۸

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ بغض فلاں بن فلانہ

البغض فلاں بن فلانہ الوحا العجل الساعۃ

ہر چیز کی خود حفاظت

اگر چوروں سے بچنا ہے یا کسی اور نقصان سے بچاؤ کے لئے ایک کاغذ پر لکھ کر صندوق یا دیگر سامان وغیرہ میں یہ اسمار وغیرہ رکھ دیں۔ تو ہر قسم کے نقصان سے وہ چیز محفوظ رہے گی اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گی۔ انشاء اللہ وہ اسمار یہ ہیں۔

اللهُ حَفِيظٌ لَطِيفٌ قَدِيرٌ بسم اُدُمي
حَسَنٌ قَيُّومٌ لَا يَنَامُ۔

خدا خود اس کی حفاظت کرے گا۔

دس اسمار شریف باری تعالیٰ

توریت کے باب توحید کی بیسویں آیت میں لکھا ہے کہ یہ دس نام تبارک تعالیٰ کے بہت بلند فضیلت رکھتے ہیں۔ جو شخص ان ناموں کو بمعہ درود اول و آخر گیارہ گیارہ بار اور ان دس اسمار کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اگر وقت نہ ہو سکے تو ایک تسبیح ضرور پڑھے۔

شَرُ الولذرعی جوسامنوعـًا
عالِمًا طیُوسُونًا سَلیخا مُلیخًا
مَلقُومًا یَاقَیُّومُ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ
وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ ط

کوئی دشمن یا کوئی بلا۔ اس کے اوپر حملہ آور نہیں ہو سکتی اور خصوصاً ان ناموں کے پڑھنے سے ہر قسم کی مفلسی دور ہو کر چند ماہ میں پڑھنے والا تونگر ہو جاتا ہے کیونکہ ان ناموں میں مثل مقناطیس کے جیسے اثر ہے۔ ہر برائی کو دور کرتا ہے۔ ہر بھلائی بھاگتی چلی آتی ہے۔

برائے بیداری وقت مقررپر

اگر کوئی رات کے کسی وقت میں بیدار ہونا چاہتا ہو تو سوتے وقت سورۃ کہف کے آخری رکوع میں ان الذین آمنوا تا آخر سورۃ تک ان چاروں آیات کی تلاوت تین تین بار کرے۔ پھر کہے اے اس آیت شریف کے خادمان مجھے فلاں وقت پر جگا دینا بابرکت ان آیتوں کے انشاء اللہ تعالیٰ وقت مقررہ پر بیدار ہو جاؤ گے۔

مجرب ہے۔

دیگر برائے بیداری وقت ضرورت

اکثر بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وظیفہ پڑھنے کیلئے یا تہجد پڑھنے کو وقت مقررہ پر اپنا نام لے گا اور سوتے وقت کہے گا کہ مجھے فلاں وقت پر بیدار کر دینا ضروری ہے۔ فی الحقیقت یہ بھی درست ہے فوراً وقت پر بیدار ہو جائے گا۔

برائے زبان بندی حاسدان

اگر حاسدان کی زبان بندی کرنا چاہتے ہو تو جب چاند منزل میں ہو رہا ہو یا قمر در عقرب ہو۔ یا قمر تحت الشعاع میں ہو تو یہ عمل زبان بندی کا کریں۔

منہ میں تھوڑی سی موم رکھ کر کسی سے بات نہ کریں۔ خاموش تنہائی کی جگہ میں بیٹھ کر حروف صوامت کے ساتھ بمعہ نام والدہ جس کی زبان بند کرنی منظور ہو لکھ کر تکسیر کر کے جب زمام بالکل آئے تو پھر تمام حروف مرکب کر کے مطرب کریں پھر ایک سکہ کی پتری پر لکھ کر تختی کے حاشیے پر لکھیں۔

بستم ہوش وعقل وگوش وزبان
وحواس واحساس ظاھری وباطنی
فلاں بن فلانہ کی بستم شود۔

اور پھر اس پترے کو اندھیری کوٹھری میں وزن کے نیچے دبا دیں۔ پس حاسد کی زبان بند ہو جائے گی کہ بات بھی نہ کر سکے گا۔ حروف صوامت یہ ہیں۔

ا د و ہ ط ک ل م س ع ص ر

دوسرا طریقہ برائے عزت وسرخروئی

اس تعویذ کو لکھ کر دعائے برھتیہ پڑھ کر دم کر کے تعویذ بنا کر پاس رکھے۔ ہر قسم کی ذلت اس شخص کی طرف رخ نہ کرے گی۔ اور مدام خوش وخرم عزت وتمکنت سے زندگی بسر ہوگی۔ انشاء اللہ اس کے ہر قسم کے دشمن کی ذلت ہوگی اور ذلیل وخوار ہوں گے اگر حکمران کے سامنے جائے گا مثل موم کے حاکم ہو جائیں گے اور تمام مخلوق اس کی ماں باپ کی طرح خدمت کریں گے۔ جہاں جائے گا مخلوق کی نظروں میں عزیز رہے گا۔

عزمت علیکم یا معشر الجن والانس

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
اللہ	الرحمٰن	الرحیم	بسم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمٰن

وشیاطین والارواح ان تجعلوا

حامل کتابی ھذا عنی کلیہ محبوسہا

بخت کشادہ گردن

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو تو باوضو دعائے برھتیہ ایک مرتبہ و یا لطیفُ سو بار روزانہ ورد رکھیں۔ چند روز میں بخت کشادہ ہو کر ہر قسم کی کفالت ہوگی۔ مجرب ہے۔

آسیب یا جن کا اثر دور ہو

اگر کسی پر جن، دیو، پری یا کسی قسم کا دوسرا آسیب ہو جس سے مریض بڑے بڑے خواب اور ہمیشہ مختلف قسم کی بیماریوں میں رہتا ہو تو دعائے برھتیہ تعویذ بنا کر اس کا دھواں مریض کے ناک میں دیں خواہ کسی قسم کا آسیب ہو۔ یا گلے میں تعویذ بنا کر ڈال دیں۔ اچھا ہو جائے تو بہتر ورنہ دعائے برھتیہ کو کاغذ پر لکھ کر فتیلہ بنا کر اس کا دھواں مریض کی ناک میں دیں خواہ کسی قسم کا آسیب ہو فوراً بولنے لگ جائے گا۔ اور شور وغل مچائے گا کہ مجھے چھوڑ دو اگر عہد لے کر چھوڑ دیا جائے تو بہتر ہے۔ پھر اس مریض کے پاس کوئی آسیب نہ آئے گا۔ انشاء اللہ۔ ●●

ایک مقولہ

دنیا میں نامور وہ ہوتا ہے جو زیادہ شور مچائے لیکن کامیاب وہ ہوتا ہے جو خاموش رہے اور کام محنت اور سلیقہ سے کرے۔

علمِ نجوم اور اپریشن

(۱) نئے چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہترین ہوتا ہے کیونکہ اس وقت جسم کے مائعات کا ابھار اپنی کم ترین سطح پر ہوتا ہے۔ لہٰذا سوجن کا امکان کم ہوتا ہے۔

(۲) مکمل چاند سے پانچ یوم قبل اور پانچ یوم بعد کا وقت اپریشن کروانے کے لئے غیر موافق ہوتا ہے۔ اس وقت جسم کے مائعات کا چڑھاؤ اپنی بلند ترین سطح پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے سوجن اور جریان خون کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۳) جس دن سیارہ قمر کسی قسم کی نظر قائم نہ کرے وہ دن اپریشن کے لئے صحیح نہیں ہوتا نتیجے میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یا دوسرا اپریشن کروانا پڑتا ہے۔

(۴) سیارہ شمس یا قمر جس برج میں ہوں اس برج سے متعلق اعضاء کا اپریشن نہیں کروانا چاہئے اور جس وقت قمر برج جوزا، سنبلہ، قوس، حوت میں ہو ایسے وقت بھی اپریشن کروانے سے احتیاط کرنی چاہیئے۔

(۵) قمر جب برج ثور، اسد، عقرب یا دلو میں ہو تو ایسا وقت اپریشن کروانے کے لئے بہتر ہوتا ہے ایسے وقت ہونیوالا اپریشن منصوبے کے مطابق ہوتا ہے سرجن کے ہاتھ مستحکم رہتے ہیں اور کوئی پیچیدگی پیدا نہیں ہوتی۔

(۶) جس وقت قمر آپکی تاریخ پیدائش کے برج میں ہو اور سیارہ مریخ زحل نیپچون پلوٹو سے نحس نظر بنائے یا مقابلہ پر ہو تو اپریشن نہ کروائیں۔ اگر قمر اور مریخ کے نحس نظرات کے وقت اپریشن کروائیں تو اپریشن کے بعد زائد اخراج خون ہوتا ہے۔ سوجن اور ورم بڑھتا ہے۔

(۷) مریخ کی رجعت کے وقت بھی کیا گیا اپریشن خون کا زائد بہاؤ لاتا ہے اور ڈاکٹر سے غلطی بھی ہو سکتی ہے ایسے وقت سرجن اپنا استحکام اور مضبوطی کھو دیتے ہیں اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔ اپریشن کے وقت دخل اندازی ہوتی ہے یا سرجن کی توجہ کسی اور طرف مبذول ہو جاتی ہے اور وہ پوری توجہ سے اپریشن نہیں کر پاتا ہے۔

غذا کے ذریعہ علاج

اس بات پر غور کریں کہ "خوردن برائے زیستن" سے کیا مراد ہے؟ مذکورۃ الصدر بیانات سے ثابت ہو چکا ہے کہ درخت اور جانور تندرست جب ہی رہتے ہیں کہ جب ان کو ان کی قدرتی غذا ملتی رہے اور حفظان صحت کے قواعد کی پوری پوری پابندی ہوتی رہے۔ پانی اور ہوا بھی غذا ہی میں شامل ہو چکے ہیں۔ زندگی کے لئے روشنی اور گرمی بھی لازمی ہیں۔ قدرت نے روشنی اور گرمی آفتاب کے ذریعہ ہمیں عطا کی۔ ہوا ہمارے اردگرد ہر جگہ موجود ہے مختلف ملکوں کی مختلف قدرتی آب و ہوا کے موافق ہمیں سایہ میں بیٹھنے کپڑا پہننے اور آگ سینکنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ چھاننے یا مقطر کرنے سے صاف پاکیزہ پانی حاصل ہو سکتا ہے۔ ترکاریوں اور میووں میں سے بھی پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ رہا یہ کہ صحت پر غذا کا کیا اثر ہوتا ہے اور علاج بالغذاء کے خاص طریقے کیا ہیں۔ پس بخار اور دوسری سب سوزشی بیماریوں میں فاقہ بہترین علاج ہے۔ غلبۂ اشتہا کے وقت قدرے تازہ دودھ اور پانی اکسیر کا کام دیتا ہے۔ فاقہ ہمارا مجوزہ علاج ہے۔ اس لئے کہ جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو بھوک کم ہو جاتی ہے۔ بھوک کا نہ لگنا قدرتی علاج ہے اور یہی بیماری کی علامت بھی ہے اور مرض کی حالت میں نہ صرف معدہ بلکہ کل اعضائے جسمانی اور نظام عصبی آرام کے خواہاں ہوتے ہیں جب بخار یا شدید مرضوں میں کھانا کھانا بند ہو جاتا ہے تو خون کی مقدار گھٹنے سے دل کی محنت گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح قوت ہاضمہ کو بھی کام نہیں کرنا پڑتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نظام عصبی کی صحت بحال ہو جاتی ہے۔ نوے فیصدی مریضوں میں زکام زیادہ کھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ زکام کے مریضوں کو اس کا نہایت ہی عمدہ علاج جو معلوم ہے۔

وہ فاقہ اور آرام ہے۔ بدہضمی بیماریوں کی ماں ہے۔ ضعف دل کے بیماروں میں ۸۰ فیصدی ایسے بیمار ہوتے ہیں جن کو دل کی بیماری فساد معدہ سے لاحق ہوتی ہے۔ بدہضمی تیز ابی لرزہ، مالیخولیا، جنون اور دردسر کی شکایت ہوتی ہے۔ فساد معدہ میں کمزوری دماغ لازمی ہے۔ دس بیماروں میں سے نو بیمار چند روز کے فاقہ، مناسب غذا عمدہ چپاتی اور پھل کھاتے رہنے سے تندرست اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر مرض کا موجب بسیار خوری نہ ہو بلکہ اور قسم کی بے قاعدگیاں اور بیہودگیاں ہیں۔ جن سے اعصاب کے فعل و حرکت میں نقص لاحق ہو گیا ہو تو اس صورت میں اعصاب کو گرم ہوا یا نمدار چادر سے تحریک دے سکتے ہیں۔ اگر اعصاب میں سردی نفوذ کی ہوئی ہو تو گرم پانی اور مالش سے اعصاب کو قوت و حرکت پہنچا سکتے ہیں۔ مقوی اور خون پیدا کرنے والے پھلوں سے جسم کو طاقت پہنچا سکتے ہیں۔ اعصاب کو قدرتی اغذیہ مثلاً انگور، آم، سیب اور تیتر بٹیر کے گوشت سے ازسرنو تر و تازہ کر سکتے ہیں۔ بے قاعدگی اور بیہودگی کو ترک کرنے سے قدرت کی دی ہوئی نعمتوں پر شاکر رہنے سے صحت یقینی ہے۔ قواعد حفظان صحت پر عامل نہ ہونا۔ خالص پانی اور قدرتی اغذیہ کو ترک کر کے شراب چائے قہوہ اور سور کے گوشت پر زندگی بسر کرنا قانون قدرت کو توڑنا ہے۔ قوانین قدرت پر عامل رہنے اور اسباب صحت کو ترک نہ کرنے سے تندرستی انسان کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو یہاں تک بھوکا ماریں کہ قریب المرگ ہو جائے اور معدہ بالکل ہی غذا ہضم نہ کر سکے اور غدود خون کو پیدا نہ کر سکیں۔ تو ایسی صورت میں مریض لاعلاج ہوتا ہے۔

قدرت نے طبیعت میں دس قوت ازالہ امراض کی ودیعت کی ہے۔ جس کا ہمیشہ صحت کی طرف میلان رہتا ہے۔ یہ خاص قوت خداداد جدا کئے ہوئے ہاتھ پاؤں کو دوبارہ نہیں بناسکتی ہے۔ لیکن سخت مریضوں کو تندرست ہوتے دیکھتے ہیں۔ ان سب حالتوں میں جراح اور حکیم نہیں بلکہ قدرت ہی صحت بخشتی ہے۔ فرض کرو کہ ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جراح ہڈیوں کو ان کی جگہ پر لگا سکتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ قدرت استخوانی مادہ اس مقام پر لاتی ہے۔ جہاں اس کی ضرورت ہے اور ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جوڑ دیتی ہے۔ حکیم کا اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا۔ وہ صرف آرام غذا اور علاج کی چند شرائط ہی بتا سکتا ہے۔ زخموں کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ بیرونی آلائش تو انسان دور کر سکتا ہے اور زخم کے منہ کو ملا سکتا ہے اور سوزش کو بھی عندالضرورت گھٹا سکتا ہے۔ لیکن نئے مادہ کا ایک ذرہ یا عضلہ یا عصب کا ایک ریشہ بھی انسان پیدا کر کے نہیں لگا سکتا۔ انسان کی طاقت میں شفا نہیں ہے جلد کے تقصیہ یا اس کی مناسب تقویت کے لئے انسان مدد دے سکتا ہے اور بعض اوقات اندرونی رکاوٹیں بھی دور کر سکتا ہے۔ لیکن نظام عصبی اپنا فعل خود بخود ادا کرتے ہیں۔ حکیم حرارت کم و بیش کر سکتا ہے اور حرکت کی تیزی و سستی گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ لیکن زہریلے مادہ کو جذب کرنا اور تندرست مادہ کو مناسب مقام پر لانا قدرت کے ہاتھ میں ہے "شِفَاءٌ مِنْ جَانِبِ اللّٰہِ" کا مقولہ واقعی درست ہے۔ ایک دفعہ آنکھوں کا ایک مشہور حکیم شہر لندن سے ایک کپتان کی مجروح آنکھ کے معائنہ کے لئے بلایا گیا۔ اس نے کہا "کپتان صاحب کی ازالہ شکایت کے لئے قدرت حتی الوسع معاون ہے" قدرت جو کچھ کر سکتی ہے ہمیشہ کرتی رہتی ہے اور انسان صرف اصول و شرائط میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے اور صحت کے لئے شرطیں لازمی ہیں۔ آرام، صفائی ہوا، اور غذا، ہمدردی اور امید مرض کو دور کرتی اور خوش اخلاقی کا لازمہ ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کو ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضؓ "حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ" یعنی مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا لوٹانا، بیمار پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا، دعوت کو قبول کرنا اور چھینک کا جواب دینا، ایک دوسری روایت میں فرماتے ہیں۔ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ۔ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ، وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ" یعنی مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔ اگر مر جائے تو اس کے کفن میں شریک ہو۔ اگر پکارے تو بولے اگر ملاقات ہو تو اس کو سلام کرے اگر چھینکے تو اس کی چھینک کا جواب دے اور ظاہر غائب اس کی خیر خواہی کرے۔ اسلام نے جو کافہ انام کی ہمدردی میں اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ غیر مسلم کی عیادت کو بھی مستحسن قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے مظہر ہے "اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ" یعنی بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ بیمار کو پوچھو اور اسیر کو رہا کرو۔ جس میں مسلم و غیر مسلم کی کوئی قید موجود نہیں ہے۔ اصول مذہب اسلام پر عامل ہونا نہ صرف ہمارے قلبی گناہوں کا ہی تدارک ہے۔ بلکہ ہمیں دنیا میں پاک اور تندرست زندگی عطا کرنے کا بھی ضامن ہے۔ لیکن قدرتی طریق اور سب سے بڑا اصول علاج کا یہ ہے کہ بدن کی ساخت اور اعصاب کی پرداخت عمدہ ہو تا کہ پاکیزہ اور صاف خون پیدا ہوتا ہے۔ خون کا مادہ غذا ہے۔ عمدہ غذا سے عمدہ خون بن سکتا ہے۔ بدن کی اچھی صحت اور بناوٹ خون کی عمدگی پر منحصر ہے۔ علاج بالغذا سے ہماری یہی مراد ہے۔ خوردن برائے زیستن، علاج بالغذا کا مقدم اصول ہے۔ یورپ میں ایک علاج "انگوری علاج" کہلاتا ہے۔ شہر پیرس کے باشندے ضعیف، مضمحل، بدہضمی میں گرفتار اور عیاشی کے شکار ہوتے ہیں۔ وہ دیہات کی کھلی اور تازہ ہوا کھا کر انگوروں پر اوقات بسر کر کے تندرست ہو جاتے ہیں۔ تین چار پونڈ انگور ہر روز ناشتہ کرتے ہیں۔ روٹی وزن میں ۸ سے ۱۲ اونس تک کھانی چاہئے اور انگور بقدر برداشت طبیعت کسی چیز کے پینے کی احتیاج نہیں۔ کیونکہ انگور میں خالص مقطر پانی بکثرت ہوتا ہے۔ اس میں پرورش کے اجزاء بدرجہ کمال پائے جاتے ہیں اور اس علاج سے مریض اس طرح صحت یاب ہو جاتے ہیں کہ ہر روز ان کا ردی غلیظ اور زہریلا مادہ جسم سے نکلتا رہتا اور اس کی جگہ نیا پاکیزہ اور صحت بخش مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر ایک علاج کا حقیقی اصول یہی ہے۔

اگلے زمانہ میں حکیم لوگ لوگوں کی شریان چیر کر بہت سا "خراب خون" ان کے بدن سے نکالا کرتے تھے تاکہ اس کی جگہ صاف خون بھر جائے لیکن موجودہ تحقیقات سے یہ ضروری علاج ثابت نہیں ہوتا۔ خون کی عفونت جلد کے مساموں سے، پھیپھڑوں گردوں اور آنتوں سے نکلتی رہتی ہے۔ ہم ان محافظانِ صحت کو نہانے ورزش اور مالش کرنے، چلنے پھرنے، ہوا خوری کرنے اور عمدہ اغذیہ کے کھانے سے کافی مدد پہنچا سکتے ہیں۔ وہ اس طرح صاف ستھرے رہتے ہیں۔ کسی مرض میں مبتلا نہیں رہتے اور اپنے فرائض کو باقاعدہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

انگوروں اور آلوؤں کے رس سے خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ کھٹے اور نمکین پھلوں سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ لیموں کا پانی خارش کو دور کرتا ہے اور ایسا ہی تازہ میوے اور ترکاریاں اس کے لئے مفید ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بڑے جہاز کے لوگوں میں خارش کا مرض پھیلا تو ان میں سے دس بارہ لوگ جن کی خدمت نہ کی جا سکتی تھی۔ ایک جزیرہ میں جا کر چند ہفتہ رہ کر صحت یاب ہو گئے اور جو ڈاکٹروں کے زیر علاج تھے وہ چند مہینوں میں تندرست ہوئے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس جزیرہ کی ترکاریوں اور میوؤں کی خاصیت خارش کے لئے مفید ہے۔ ردی مادہ کا اخراج صفائی سے ہو سکتا ہے۔ مرض کی حالت میں صفائی اور عمدہ اغذیہ معاونِ طبع ہیں۔ طبیعت کی تقویت کا نتیجہ صحت ہے خون سے جسم نشو و نما پاتا ہے اور اعصابی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمی خون میں دماغ کام نہیں کر سکتا۔ خون عمدہ اور صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر دماغ میں خون کم پہنچے تو ضعف اور غشی طاری ہوتی ہے۔ زیادہ پہنچے تو اس کا نتیجہ بھی یہی ہے جو کہ اجتماع خون کے لئے لازمی ہے۔ اگر خون متعفن ہو تو دماغ بھدا اور کاہل ہو جاتا ہے۔ اگر خون میں آکسیجن نہ ہو تو چہرہ زرد اور طبیعت سست ہونے لگتی ہے۔ اگر خون زہریلا ہو تو تمام جسم میں زہر اثر کر جاتا ہے۔ افیون یا شراب کا نشہ اس کا بین ثبوت ہے۔ خون میں اثر کرتا تو درکنار بلکہ بعض کا قول ہے کہ بیر شراب پینے والوں کو بیر شراب ہی دکھائی دیتی ہے اور یہ بھی واقعی درست خون جو عمدہ روٹی یا عمدہ میووں سے بنتا ہے وہ دماغ اور بدن کے کل اعضاء کی پرورش نہایت عمدگی سے کرتا ہے۔

انگور مقوی غذا ہے۔ یہ سال بھر تازہ رہ سکتا ہے۔ انگور کا رُب بنا لیا جائے تو سالوں تک درست رہ سکتا ہے۔ خشک انگور جن کو مویز بھی کہتے ہیں اتنا پانی جذب کر سکتے ہیں کہ جتنا ان میں سے خشک ہو جاتا ہے اور انگور سے خون عمدہ بنتا ہے۔

پرورش کرنے کا مادہ آم، خربوزہ، انگور، ناشپاتی وغیرہ سب میں ہوتا ہے۔ انسان نارنگی پر بھی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ لیکن گو دیگر پھل مثل انجیر، خرما، ناشپاتی، سیب وغیرہ میں پرورش کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ بلکہ امریکہ میں جانوروں کو سیب، آڑو، کھلا کر موٹا تازہ کرتے ہیں اور نیوجرزی اور ڈیلاویر میں سینکڑوں مربعوں یا ہزاروں بیگھوں میں آڑو کے درخت ہوتے ہیں۔ اچھی فصل میں درخت کے بوجھ سے ٹوٹنے لگتے ہیں اور فصل کی پیداوار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ لوگ نہ جمع کر سکتے ہیں اور نہ ہی بڑے بڑے شہروں میں کھپ سکتی ہے۔ پھلوں کو ان دنوں کیتوں میں بھر کر ہزارہا من محفوظ رکھے جاتے ہیں اور جلد خشک کرنے والی کلوں کے ذریعہ ضائع ہونے سے بچائے جاتے ہیں اور فرائض مذہبی کی ادائیگی کا انحصار صحت پر ہے کوہ میلون کے قریب دریا سیورن کی وادی کے پاس دریا ایون گرتا ہے۔ ملک انگلستان میں سب سے عمدہ اور خوشنما ترین زرخیز دریا ایون کی وہ وادی ہے جو قصبہ ایوزہام کے ارد گرد ہے۔ جس کے صدہا میل مربعہ پر باغ باغیچے واقع ہیں۔ جن میں موسم گرما میں ہزار عورتیں اور بچے گاجر، گوزبیری، بیر، شہتوت، وغیرہ جمع کرنے کی نوکری کرتے ہیں اور جو ریل گاڑیوں پر لاد کر قصبہ جات شمالی میں شہر گلوسگو تک پہنچائے جاتے ہیں۔

اناج اور میوہ کی پرورش کرنے والی قوت یا جوہر تخمیر سے (جس سے شراب بنتی ہے) بدل جاتی ہے سیب کچے پکے کھا کر بھی انسان جی سکتا ہے۔ ہر سال بے حساب عمدہ میوجات شراب بنانے میں ضائع کئے جاتے ہیں۔

تخمیر اطالیہ میں عمدگی سے بوئی جاتی ہے یہاں کے کاشتکار اور زمیندار پیداوار کی افراط سے یکساں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انگلینڈ میں میوجات کے درخت بہت کم لگائے جاتے ہیں۔ غالباً یہاں کے زمینداروں کو اس کا شوق نہیں ہے۔

•••

ایک پروفیسر کے بھیس میں بدروح

حبیب اور نظام دونوں بہت گہرے دوست تھے۔ گاؤں بھر میں ان کی دوستی کو رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے اور اب جوان ہونے کے بعد بھی ان کی دوستی قائم تھی۔ حبیب ایک اچھا ٹیلر ماسٹر تھا اور اس نے گاؤں میں ہی دکان کھول رکھی تھی جبکہ نظام شہر سے مختلف اشیاء لاکر گاؤں میں بیچا کرتا تھا۔ اس نے بھی گاؤں میں ایک چھوٹی سی دکان لے رکھی تھی۔ جب نظام شہر گیا ہوتا تو اپنے چھوٹے بھائی ذیشان کے حوالے دکان کرجاتا تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں بھی کام چلتا رہے۔ ایک روز نظام شہر جانے کے لئے بس سٹینڈ پر آیا تو حبیب بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ اسے رخصت کرتے آیا تھا۔ ”تو کتنے روز میں واپس آجائے گا؟“ حبیب نے نظام سے پوچھا۔ ”اس مرتبہ میں جلدی واپس آجاؤنگا کیونکہ اس مرتبہ مجھے صرف لاہور ہی جانا ہے اور کہیں نہیں جانا اس لئے پانچ چھ دن میں واپس آجاؤں گا۔“ نظام نے جواب دیا۔ ”بس تو پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ تیرے واپس آنے کے بعد ہم اس پروفیسر سے ملنے چلیں گے۔“ حبیب نے کہا۔ ”ہاں ہاں بالکل ۔۔۔ اس سے ملنا ضروری ہے۔“ نظام نے کہا۔ ”باؤجی! آپ لوگ اندر بیٹھ جائیں ۔۔۔ بس روانہ ہونے والی ہے۔“ بس کے کنڈیکٹر نے نظام اور حبیب سے کہا۔ ”او یار! یہی اندر بیٹھے گا کیونکہ اس نے جانا ہے۔“ حبیب نے ہنس کر کنڈیکٹر سے کہا تو وہ بھی مسکرا دیا۔ پھر وہ آس پاس کھڑے لوگوں سے بولا۔ ”بھئی جس جس نے جانا ہے وہ بس میں بیٹھ جائے۔“ ”اچھا یار! میں اب چلتا ہوں۔“ نظام نے حبیب سے بغلگیر ہوتے ہوئے کہا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ بس میں بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد بس نے ہارن بجائے اور رینگنے لگی تو نظام اور حبیب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر الوداعی ہاتھ ہلائے اور بس روانہ ہوگئی۔ ”تم نے کہاں جانا ہے؟“ نظام کے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص نے بے تکلفانہ انداز میں اس سے پوچھا۔ ”لاہور جانا ہے یار۔“ نظام نے بھی بے تکلفانہ انداز میں جواب دیا۔ پھر قدرے توقف کے بعد اس نے کہا۔ ”تم ہمارے گاؤں کے نہیں لگتے ہو۔۔۔۔ کہاں سے آئے ہو؟“ ”میرا نام رشید ہے۔ میں فیصل آباد سے آیا تھا تمہارے گاؤں۔“ اس شخص نے نظام کو بتایا۔ ”کس کے گھر آئے تھے؟“ نظام نے پوچھا۔ ”پروفیسر کے پاس آیا تھا۔“ رشید نے جواب دیا تو نظام کو جیسے ایک جھٹکا سا لگا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔ ”تم پروفیسر کے رشتہ دار ہو؟“ ”دوست ہے وہ میرا۔“ رشید نے بتایا۔ نظام نے ایک گہرا سانس لیا پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد بولا ”یار! اس پروفیسر کے بارے میں بڑی عجیب عجیب باتیں پھیلی ہوئی ہیں گاؤں میں۔۔۔ کیا وہ حقیقت ہیں؟“ ”کیا باتیں پھیلی ہوئی ہیں؟“ رشید نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے پوچھا پھر اس نے جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال لیا۔ نظام کے جواب دینے سے پہلے ہی اس نے پوچھا۔ ”سگریٹ پیتے ہو؟“ ”میرے پاس ہے سگریٹ۔“ نظام نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ ”ارے تو یار یہ لو ناں پیو۔“ رشید نے پیکٹ میں سے ایک سگریٹ کو تھوڑا سا باہر نکال کر نظام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ نظام نے سگریٹ انگلیوں میں دبا لیا تو رشید نے بھی ایک سگریٹ نکالنے کے بعد اسے ہونٹوں میں دبا لیا۔ پھر اس نے ماچس کی تیلی جلاکر دونوں سگریٹ سلگائے اور بولا۔ ”ہاں ۔۔۔ اب بتاؤ پروفیسر کے بارے میں کیا باتیں پھیلی

ہوئی ہیں گاؤں میں؟" "کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ کوئی پراسرار مخلوق ہے کیونکہ جن کھنڈرات میں وہ رہتا ہے وہاں کوئی نہیں رہ سکتا۔۔ وہاں جنوں، بھوتوں کا ڈیرا ہے، رات میں خوفناک آوازیں آتی ہیں ان کھنڈرات سے، شعلے اٹھتے دکھائی دیتے رہیں۔۔۔اور یہ باتیں ابھی سے نہیں نہایت عرصے سے ہو رہی ہیں۔ اس گاؤں میں ہی پیدا ہوا ہوں۔۔۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ان کھنڈرات کے بارے میں یہی سنا ہے کہ وہاں بھوتوں اور جنوں کا قبضہ ہے، پھر پروفیسر وہاں آرام سے کیسے رہ رہا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ وہاں تحقیق کر رہا ہے۔" نظام اپنی بات ختم کرنے کے بعد سوالیہ نگاہوں سے رشید کی طرف دیکھنے لگا۔ "تم نے اپنی زندگی میں کبھی کھنڈرات میں کچھ دیکھا ہے؟" رشید نے اس سے پوچھا اور سگریٹ کا دھواں اندر کھینچنے لگا۔ "نہیں۔۔۔ میں نے تو کچھ نہیں دیکھا۔

لیکن دوسرے لوگوں نے بہت کچھ دیکھا ہے۔" نظام نے جواب دیا۔ رشید دھیرے سے مسکرا کر بولا۔ "بس یہی تو بات ہے کہ اس طرح کی باتیں مشہور ہو جاتی ہیں۔۔۔ اب دیکھو تم نے وہاں کچھ نہیں دیکھا اور تم کہہ رہے ہو کہ کھنڈرات میں جنوں بھوتوں کا قبضہ ہے، میں اگر تمہاری بات مان لوں اور اسے آگے بڑھاؤں تو یہ بات نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ جائے گی، میرا خیال ہے کہ تم تک بھی یہ بات اسی طرح پہنچی ہے جبکہ حقیقت میں کبھی کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔" "ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ ہمارے گاؤں کے بہت سے لوگوں نے بھوتوں اور بدروحوں کو دیکھا ہے۔" نظام نے کہا۔ "ہو سکتا ہے انہیں غلط فہمی ہوئی ہو۔" رشید نے خیال ظاہر کیا۔ "او یار! ایک دو انسانوں کو تو غلط فہمی ہو سکتی ہے سو پچاس کو تو نہیں ہو سکتی۔" نظام نے دھیرے سے ہنس کر طنزیہ انداز میں کہا۔ "بہرحال! میں نہیں مانتا اور میرا دوست پروفیسر بھی ایسی باتوں کو نہیں مانتا اس لئے وہ بڑے مزے سے ان کھنڈرات میں رہ رہا ہے اور اپنا تحقیق کا کام کر رہا ہے۔۔۔ میں بھی ایک دو روز میں واپس آجاؤں گا اور پھر پروفیسر اور میں مل کر کام کریں گے۔" رشید نے کہا۔ "تم لوگ کیا تحقیق کر رہے ہو؟" نظام نے پوچھا۔ "دراصل ہمیں عالمی سطح کے ایک رسالے کے ذریعے معلوم ہوا تھا کہ اس گاؤں میں اور جہاں کھنڈرات ہیں اس جگہ پر کچھ قیمتی اشیاء دفن ہیں۔۔۔ ہم نے انہی اشیاء کی تلاش میں یہاں کام شروع کیا ہے۔" رشید نے بتایا۔ نظام ایک گہرا سانس لے کر کچھ سوچتا رہا پھر بولا۔ "وہ قیمتی اشیاء کیا ہیں؟۔۔۔ ہیرے جواہرات۔۔۔ سونا چاندی یا کچھ اور؟" "رسالے نے اس بارے میں لکھا ہے کہ اس نے جس کتاب سے وہ مضمون لے کر چھاپا ہے وہاں صرف یہ لکھا ہے کہ قیمتی اشیاء اس علاقے میں دفنائی گئی تھیں۔۔۔ یہ تقریباً پانچ سو سال پہلے کی بات ہے۔" رشید ابھی مزید کچھ کہنا چاہتا تھا کہ نظام نے اس کی بات کاٹ کر ہنستے ہوئے کہا۔ "پانچ سو سال۔۔۔ وہ قیمتی چیزیں تو نہ جانے کب کی لے گئے ہوں گے لوگ۔" "تم صحیح کہتے ہو۔۔۔ مضمون میں لکھا گیا ہے تقریباً دو سو سال پہلے اس علاقے میں اچھی طرح ان قیمتی اشیاء کی تلاش کی گئی تھی لیکن یہاں سے کچھ نہیں ملا تھا، اس کے باوجود کچھ محققین کا خیال ہے کہ وہ چیزیں اب تک یہیں کہیں دفن ہیں۔" رشید نے بتایا۔ نظام چند لمحے سوچنے کے بعد بولا۔ "پھر تو تم لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔" رشید نے سگریٹ کا ایک گہرا کش لیتے ہوئے گردن کو دھیرے سے اثبات میں ہلایا اور بولا۔ "ہو سکتا ہے ہماری محنت ضائع جائے لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم لوگوں کو وہ قیمتی اشیاء مل جائیں۔" "رسالے میں مضمون چھپنے کے بعد تو اور لوگوں کو بھی تم لوگوں کی طرح قیمتی اشیاء حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا ہو گا۔۔۔ کیا کوئی اور یہاں نہیں آیا؟" نظام نے رشید سے پوچھا اور سگریٹ کا کش لینے لگا۔ "نہیں ابھی تک تو ہمیں یہاں کوئی نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے کہ باقی لوگ تمہاری طرح سوچ رہے ہوں کہ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو گا۔" رشید نے مسکرا کر کہا تو نظام بھی خجالت کے ساتھ مسکرا دیا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے رشید سے پوچھا۔ "کیا تم لوگ وہاں پر کھدائی کرتے ہو؟" رشید نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا۔ "نہیں۔۔۔ ہمارا کچھ اور طریقہ کار ہے۔" "وہ کیا ہے؟" نظام نے دلچسپی سے پوچھا۔ "اگر تمہیں یہ جاننے کا شوق ہے تو جمعرات کو تم مجھے ان کھنڈرات میں مل لینا، وہاں تم خود ہی دیکھ لو گے کہ میں اور پروفیسر کس طرح کام کرتے ہیں۔" رشید نے کہا اور جواب طلب نگاہوں سے نظام کی طرف دیکھنے لگا۔

نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہیں جمعرات کو وہاں مل لوں گا، اس وقت تک میں بھی واپس آجاؤں گا۔۔۔ میرے ساتھ میرا دوست حبیب بھی ہو گا۔۔۔ ویسے میں اور حبیب کچھ دنوں سے پروگرام بنا رہے تھے کہ کھنڈرات

کی طرف جاکر پروفیسر کے بارے میں معلومات کریں گے اور گاؤں والوں کو حقیقت سے آگاہ کریں گے کیونکہ گاؤں کے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ پروفیسر بھی کوئی بدروح ہے۔" "ہاہاہا۔"
رشید نے نظام کی بات پر ایک بلند قہقہہ لگایا۔ پھر اپنے ہاتھ میں پکڑی سگریٹ کا آخری کش لینے کے بعد اسے بس کی کھڑکی سے باہر پھینکنے کے بعد بولا۔ "یار! مجھے تو اس بات پر ہنسی آتی ہے کہ لوگوں کو ذرا سا بہانہ مل جائے پھر وہ کسی کو بھوت اور بدروح بنانے میں دیر نہیں لگاتے۔"
نظام خجالت کے ساتھ ہنسنے لگا پھر بولا۔ "ویسے تم صحیح کہتے ہو میں اور میرا دوست حبیب بھی بھوتوں اور بدروحوں پر زیادہ یقین نہیں رکھتے لیکن جب لوگ زیادہ ہی یقین دلاتے ہیں تو ہمیں کچھ کچھ یقین آنے لگتا ہے۔۔۔۔۔ خیر اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کھنڈرات میں آکر کوئی رہا یا وہاں سے قہقہے سنائی دیئے یا روشنی دکھائی دی تو ہمارے گاؤں کے مولوی صاحب نے ان باتوں کا پتہ لگا کر گاؤں والوں کو حقیقت بتائی۔"
"کیا بتایا تھا مولوی صاحب نے؟" رشید نے جلدی سے پوچھا۔
"ایک مرتبہ تو کچھ لوگ کھنڈرات میں آکر ٹھہرے تھے، گاؤں والے انہیں بدروحیں سمجھے پھر مولوی صاحب نے کھنڈرات میں موجود لوگوں سے بات چیت کے بعد بتایا کہ وہ بدروحیں نہیں بلکہ گورنمنٹ کے لوگ ہیں جو اپنے کسی کام سے کھنڈرات میں ٹھہرے ہیں۔" نظام نے بتایا۔ "اور قہقہوں وغیرہ کے بارے میں مولوی صاحب نے کیا بتایا؟" رشید نے دلچسپی سے پوچھا
"اس بارے میں ان کا کہنا تھا کہ وہ بدروحوں کے قہقہے ہیں جو مستقل قیام نہیں کرتیں، ان کے کہنا تھا کہ بدروحیں کچھ دنوں میں خود ہی یہاں سے چلی جائیں گی اور ایسا ہی ہوا کہ کچھ ہی دنوں بعد قہقہے بند ہو گئے اور روشنی بھی نظر نہیں آئی۔" نظام نے بتایا۔ "تو اب پروفیسر کے بارے میں مولوی صاحب نے کیا کہا ہے؟" رشید نے پوچھا۔ "دراصل مولوی صاحب آج کل شدید بیمار ہیں اس لئے وہ کہیں آجا نہیں سکتے، کافی کمزور بھی ہو گئے وہ اس لئے اٹھنا بیٹھنا بھی ان کے لئے مشکل ہو رہا ہے لہٰذا اب گاؤں کے لوگوں نے مشورہ کیا تھا کہ کچھ لوگ جاکر پروفیسر کے بارے میں پتہ لگائیں کہ وہ کیا ہے، ویسے کچھ لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ پروفیسر انسان ہی ہے اور اپنے کسی خاص کام سے کھنڈرات میں ٹھہرا ہوا ہے اور پھر اکثر وہ گاؤں کے ہوٹل پر چائے پینے بھی آتا ہے۔ جہاں وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا۔ صرف اس نے ہوٹل والے کو یہ بتایا تھا کہ وہ پروفیسر ہے اور اپنے کسی خاص کام سے کھنڈرات میں ٹھہرا ہوا ہے۔" نظام نے بتایا۔ "تو اس نے بالکل صحیح بتایا ہے اپنے بارے میں لیکن گاؤں کے کچھ وہمی لوگ اسے بدروح قرار دینے لگے، اس میں اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟" رشید نے مسکرا کر کہا۔ "ویسے میں اور میرا دوست تمہارے پاس ضرور آئیں گے لیکن تمہیں ہمارا ایک کام کرنا ہوگا!"
نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" رشید نے جلدی سے پوچھا۔ "تم پروفیسر سے کہنا کہ اگر اسے برا نہ لگے تو تم دونوں کسی روز میرے گھر کھانا کھالینا۔۔۔۔ اس طرح میں گاؤں کے لوگوں کو بھی بلالوں گا۔ پروفیسر کی طرف سے ان کا شک ختم ہو جائے گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میرے دوست حبیب اور مجھ سے جو کچھ ہو سکا ہم لوگ تمہارے لئے کریں گے مگر ایک بات کا خیال رکھنا۔"
نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" رشید نے جلدی سے نظام کی بات کاٹ کر پوچھا۔ "تم لوگ گاؤں والوں کو یہ نہیں بتانا کہ تم لوگ قیمتی اشیاء تلاش کر رہے ہو بلکہ انہیں بتانا کہ تم لوگ یہاں آثار قدیمہ کی تلاش میں ہو۔۔۔۔ اگر تم یہ بتاؤ گے کہ تم لوگ قیمتی اشیاء کی تلاش میں ہو تو ہو سکتا ہے کہ کچھ لالچی لوگ تم لوگوں کے پیچھے لگ جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر تم لوگ قیمتی اشیاء تلاش کر لو تو وہ لوگ تمہیں مار ڈالیں اور خود وہ قیمتی اشیاء لیکر غائب ہو جائیں۔" نظام نے رشید کی بات کا جواب دیا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ جیسا تم کہتے ہو میں ویسا ہی کروں گا۔۔۔۔ ویسے تم جیسے سمجھدار آدمی سے دوستی کرنے کو جی چاہتا ہے۔" رشید نے کہا اور نظام کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر ہاتھ بڑھا دیا۔ نظام نے بھی مسکرا کر اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

نظام بدھ کو واپس گاؤں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ حبیب کی دکان پر بیٹھا تھا۔ حبیب اپنا کام بھی کرتا جا رہا تھا اور اس سے باتیں بھی کرتا جا رہا تھا۔ نظام حبیب کی دکان پر کام کرنے والے کاریگر اختر کے جانے کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ رشید والے مسئلے پر اس سے بات چیت کر سکے۔ کچھ دیر بعد اختر چلا گیا تو نظام نے حبیب سے کہا۔ "شکر ہے یار۔۔۔۔ یہ اختر تو گیا میں سوچ رہا تھا کہ پتہ نہیں کب تک وہ کام کرے گا۔" حبیب نے بھنویں سیکڑ کر نظام کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "کیا کوئی خاص

بات کرنی ہے تم نے؟" "ہاں یار ۔۔۔ ایک خاص بات ہی کرنی ہے ۔" نظام نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ "ہاں تو بول بھی یار ۔" حبیب نے قدرے بے چینی سے کہا۔ "یار پروفیسر کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہے ۔" نظام نے کہا۔ "کیا پتہ چلا ہے؟" حبیب نے بے چینی کے ساتھ پوچھا اور اپنا کام چھوڑ کر نظام کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ نظام نے اسے رشید سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ حبیب کسی سوچ میں پڑ گیا پھر بولا۔ "ویسے مجھے شروع ہی سے اس بات کا کافی حد تک یقین تھا کہ پروفیسر کوئی بدروح وغیرہ نہیں ہے، ہاں البتہ اس کا پُراسرار رویّہ دیکھ کر میں کبھی کبھی یہ سوچتا تھا کہ کہیں وہ کوئی ایسا مجرم نہ ہو جو یہاں کھنڈرات میں آکر رہ رہا ہے؟" "خیر ۔۔۔ اب کل ہم دونوں کھنڈرات کی طرف چلیں گے۔" "وہاں رشید بھی مل جائے گا اور وہ ہماری ملاقات پروفیسر سے بھی کروا دے گا پھر ہم اسے اپنے گھر پر کھانے کی دعوت بھی دے دیں گے ۔" نظام نے کہا۔ "ٹھیک ہے ۔۔۔ کل کس وقت چلنا ہے؟" حبیب نے پوچھا۔ نظام سر کھجاتے ہوئے بولا۔ "یار! یہ تو میں نے رشید سے پوچھا ہی نہیں تھا کہ ہم لوگ کس وقت وہاں آئیں ۔" "تو ایسا کرتے ہیں کہ شام پانچ بجے یہاں سے چلیں گے۔ ساڑھے پانچ تک وہاں پہنچ جائیں گے ۔

آدھے گھنٹے ان سے بات چیت کرنے کے بعد واپس آجائیں گے ۔ شام میں جانے کے لئے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اس وقت موسم کچھ بہتر ہو چکا ہوگا ورنہ تو صبح سے ہی شدید گرمی ہوتی ہے ۔" حبیب نے مشورہ دیا۔ نظام اثبات میں گردن ہلا کر بولا۔ "ٹھیک ہے ۔۔۔ کل شام پانچ بجے چلیں گے ۔"

دوسرے روز شام پانچ بجے حبیب نے کاریگر اختر سے کہا۔ "دیکھو بھئی ۔۔۔ میں اور نظام تو ایک ضروری کام سے جا رہے ہیں ۔۔۔ اگر ہم جلدی آگئے تو ٹھیک ہے ورنہ تو دکان بند کر کے چلے جانا ۔" "ٹھیک ہے ماسٹر صاحب ۔" اختر نے سعادت مندی سے کہا۔ حبیب اور نظام دونوں دکان سے باہر آگئے ۔ اور کھنڈرات کی طرف چلے گئے ۔ "یار! میں ایک بات سوچ رہا ہوں ۔" نظام نے کہا۔ "وہ کیا؟" حبیب نے جلدی سے پوچھا۔ "ہم لوگ بھی اگر پروفیسر اور رشید کے ساتھ مل کر قیمتی چیزوں کی تلاش کریں تو یقیناً وہ لوگ ہمیں بھی حصہ دیں گے ۔"

"او یار! ان چکروں میں نہ پڑو ۔۔۔ وہ دونوں یقیناً امیر ہوں گے جو ایسے فضول کاموں میں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں ۔۔۔ اللہ کا گھر میں کھانے کو پورا ہو گا بھائی ۔۔۔ میں اور تو ہیں غریب آدمی اگر ہم ان چکروں میں پڑ گئے تو گھر کا خرچ کون چلائے گا؟" حبیب نے کہا۔ نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا۔ "بات تو تیری ٹھیک ہے لیکن ہم ان سے کوئی خاص معاہدہ کر سکتے ہیں۔ ان کی کوئی خاص قسم کی مدد کر سکتے ہیں اور شام کے بعد کا وقت انہیں دے سکتے ہیں ۔" "اور اگر ان کی اور ہماری ساری محنت ضائع چلی گئی تو؟" "ضروری تو نہیں کہ وہ قیمتی اشیا مل ہی جائیں ۔" حبیب نے نظام کی بات سے اختلاف ظاہر کیا۔ "اچھا ٹھیک ہے یار ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے ان سے ۔" نظام نے ہنس کر گویا ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ جب انہیں دور سے کھنڈرات نظر آنے لگے تو نظام نے زیادہ غور سے ان کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اس کی نگاہیں رشید اور پروفیسر کی تلاش میں تھیں ۔ اور وہ کچھ دیر بعد کھنڈرات کے بالکل قریب پہنچ گئے ۔ "یار! یہاں تو کوئی نظر نہیں آ رہا ہے ۔" حبیب نے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ "رشید!" نظام نے حبیب کی بات پر کوئی تبصرہ کرنے کی بجائے زور سے رشید کو آواز دی اور منتظر نگاہوں سے کھنڈرات کے اندرونی حصے کی طرف دیکھنے لگا۔ کچھ ہی دیر بعد رشید ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے سے نمودار ہو گیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی ۔ اس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ "آ گئے تم لوگ ۔" "ہاں یار ۔۔۔ وعدہ جو کیا تھا آنے کا ۔" نظام نے بھی مسکراتے ہوئے کہا پھر رشید نے قریب پہنچ کر نظام اور حبیب سے ہاتھ ملایا۔ "یہ ہے میرا دوست حبیب، جس کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا ۔" نظام نے رشید کو بتایا۔ "اچھا اچھا ۔" رشید نے مسکرا کر کہا۔ پھر بولا۔ "آؤ تم لوگ میرے ساتھ ۔" "یار! وہ پروفیسر کہاں ہے؟" نظام نے رشید سے پوچھا۔ "اسی کے پاس تو لے جا رہا ہوں تم لوگوں کو ۔" رشید نے خوش دلی کے ساتھ کہا۔ کچھ دیر بعد رشید ان دونوں کو لے کر ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں کئی موم بتیاں روشن تھیں ۔ ایک کونے میں بڑے سے پتھر پر پروفیسر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ نظام اور حبیب کا بڑے غور سے جائزہ لے رہا تھا۔ جب وہ اس کے قریب پہنچے تو اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر نظام اور حبیب کو اندازہ

ہوا کہ شاید وہ کئی دنوں سے سویا نہیں ہے۔ نظام نے کچھ کہے بغیر پروفیسر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ پروفیسر نے گہری نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا پھر اس نے پرجوش انداز میں ہاتھ ہلایا۔ اس کے بعد پروفیسر نے حبیب سے بھی ہاتھ ملایا اور بولا۔ "اچھا... تم لوگ میرے بارے میں کہتے ہو کہ میں بدروح ہوں۔" نظام دھیرے سے مسکرا کر بولا۔ "جی ہاں... یہ لوگوں کا خیال ہے ہمارا نہیں۔" "ویری گڈ... یہ اچھی بات ہے کہ تم دوسروں سے مختلف ہو۔" پروفیسر نے بھی مسکرا کر کہا پھر حبیب اور نظام کو اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ دونوں بیٹھ گئے تو رشید ان سے بولا۔ "میں تم لوگوں کی خاطر تواضع کے لئے کچھ لاتا ہوں۔" "نہیں رہنے دو... ہم لوگ تو صرف تم لوگوں سے ملنے آئے ہیں۔" نظام نے رشید کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اوہ نہیں یار... تم لوگ اتنی دور سے آئے ہو کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہئے۔" رشید نے مسکرا کر کہا پھر وہ تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ "تمہاری تحقیق کہاں تک پہنچی؟" نظام نے بے تکلفانہ انداز میں پروفیسر سے پوچھا۔ پروفیسر ایک گہرا سانس لے کر کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔ "تحقیق بہت حد تک کامیاب رہی ہے۔" "اوہ... اس کا مطلب ہے کہ وہ قیمتی اشیاء جلد ہی تمہیں مل جائیں گی۔" نظام نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ "ہاں... امید تو ہے۔" پروفیسر نے کہا۔ "چلو اچھی بات ہے تم لوگوں کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔" نظام نے ایک بار پھر خوشگوار لہجے میں کہا۔ "ویسے یہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ کچھ لوگ مجھے بدروح کہتے ہیں۔" پروفیسر نے کہا اور ہنسنے لگا۔ "ارے یار چھوڑو ان کے کہنے سے کیا ہوتا ہے... ہم تمہیں یہاں دعوت دینے آئے ہیں۔ اگر تم ہمارے گھر پر کسی روز کھانا کھاؤ اس دن ہم گاؤں کے کچھ معزز لوگوں کو بھی بلا لیں گے، اس طرح گاؤں کے لوگوں کی یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی کہ تم بدروح ہو۔" "تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے؟" پروفیسر نے نظام سے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "کیا مطلب؟... میں کچھ سمجھا نہیں۔" نظام نے قدرے حیرت سے کہا۔ "میرا مطلب ہے ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کو غلط فہمی نہ ہوئی ہو اور میں واقعی بدروح ہوں۔" پروفیسر نے دھیرے سے ہنس کر کہا۔ "ہاہاہا" نظام نے قہقہہ لگانے کے بعد کہا۔ "تم ایک پروفیسر ہو، پڑھے لکھے انسان... تم بھلا بدروح کیسے ہو سکتے ہو؟"

"ہاں... یہ تم نے ایک اہم بات کہی کہ میں ایک پروفیسر ہوں اور پڑھا لکھا انسان ہوں، بھلا میں کیسے بدروح ہو سکتا ہوں، لیکن ہو سکتا ہے کہ میں نے یہ بھی جھوٹ کہا ہو کہ میں پروفیسر ہوں اور پڑھا لکھا ہوں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں اپنی شیطانی طاقت سے ایک پروفیسر جتنا کام کر سکتا ہوں، پھر تم کیا کہو گے؟" پروفیسر اپنی بات ختم کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے نظام کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ "تو کیا تم یہ ثابت کرنا چاہتے ہو کہ ہم تمہیں بدروح مان لیں؟" نظام نے مسکرا کر پروفیسر سے پوچھا۔ "لیکن اگر تم نے مجھے بدروح تسلیم کر لیا تو پھر تم لوگوں کے لئے ہی بڑی مشکلات پیدا ہو جائیں گی کیونکہ تم لوگ پھر یہاں سے بھاگنے کے بارے میں سوچو گے جبکہ اگر غور کیا جائے تو تم لوگ یہاں سے بھاگ نہیں سکتے، اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ تم لوگ اس وقت تہہ خانے میں ہو جہاں سے نکلنے میں کافی وقت لگے گا اور میں تم لوگوں کو باہر نکلنے سے پہلے ہی پکڑ لوں گا، اگر تم کسی طرح میرے ہاتھ سے بچ بھی گئے تو پھر میرا ایک ساتھی باہر موجود ہے جو تم لوگوں کو پکڑ لے گا تو کیا ایسی صورت میں تم لوگ مجھے بدروح تسلیم کرنا چاہو گے؟" پروفیسر نے نظام سے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔ "یار! کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟ بہر حال ہم تمہیں بدروح تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔" نظام نے قدرے بیزاری سے کہا۔ "تم مجھے بدروح کیوں تسلیم نہیں کرنا چاہتے؟" پروفیسر نے پراسرار مسکراہٹ چہرے پر بکھیر کر نظام سے پوچھا۔ نظام کی بجائے حبیب نے جواب دیا۔ "اس لئے کہ تم بدروح ہو ہی نہیں۔" "یہ تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں بدروح نہیں ہوں؟" پروفیسر نے حبیب سے پوچھا۔ پروفیسر کے چہرے پر اب بھی معنی خیز مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ "ہم سے اگر یہ کسی نے نہیں کہا کہ تم بدروح نہیں ہو تو یہ بھی نہیں کہا کہ تم بدروح ہو۔" حبیب نے جواب دیا۔ اسی لمحے رشید تہہ خانے میں داخل ہوا۔ اس نے پروفیسر سے کہا۔ "پروفیسر! تم مہمانوں کو لے کر آ جاؤ میں نے چائے تیار کر لی۔" اپنی بات کہنے کے بعد رشید واپس چلا گیا۔ "آؤ... تم لوگ میرے ساتھ۔" پروفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ پتھر سے نیچے اتر آیا۔ نظام اور حبیب بھی اس کے پیچھے تھے۔

پروفیسر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ نظام اور حبیب نے بھی اس کی رفتار سے قدم بڑھا دیئے۔ پروفیسر انہیں ایک اور تہہ خانے میں لے آیا۔ یہاں ایک بہت بڑی لمبی سی کھانے کی میز موجود تھی جو کافی بوسیدہ تھی اور اس کے گرد کچھ کرسیاں تھیں جو قدرے بہتر حالت میں تھیں۔ میز کے عین درمیان میں تین بڑی موم بتیاں ایک شمع دان میں جل رہی تھیں۔ رشید ایک جانب کھڑا تھا۔ پروفیسر ایک کرسی پر بیٹھ گیا تو رشید نے نظام اور حبیب کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو نظام بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے سامنے پڑی کیتلی میں سے چائے کپوں میں انڈیلی اور سب کے سامنے ایک ایک کپ رکھ دیا۔ "رشید! ان لوگوں کو یقین نہیں آ رہا کہ میں بدروح ہوں۔" پروفیسر نے رشید کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ "کیوں بھئی تم لوگ اس کی بات کا یقین کیوں نہیں کر رہے ہو؟" رشید نے نظام اور حبیب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ "اس لئے کہ یہ بدروح ہیں ہی نہیں۔" نظام نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔ "یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ بدروح نہیں ہے؟" رشید نے نظام سے پوچھا۔ "اس لئے کہ تم نے خود کہا تھا کہ یہ بدروح نہیں ہے بلکہ تمہارا دوست ہے اور تم دونوں یہاں قیمتی اشیاء کی تلاش میں آئے ہو؟" نظام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سچ تھا؟" رشید نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ نظام سے پوچھا۔ "یار! میرا خیال ہے کہ مذاق بہت ہو گیا۔۔۔ اب ہمیں سنجیدہ ہو جانا چاہئے لہٰذا اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم لوگ کب ہمارے گھر دعوت پر آؤ گے؟" نظام نے رشید سے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ "یہ تو پروفیسر ہی بتا سکتا ہے۔" رشید نے جواب دیا اور سوالیہ نگاہوں سے پروفیسر کی طرف دیکھنے لگا۔

اس کے بارے میں بعد میں بتاؤں گا فی الحال چائے پی جائے۔ پروفیسر نے موم بتیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا پھر اس نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں سے لگا لیا۔ حبیب، نظام اور رشید نے بھی اپنے اپنے کپ اٹھا لئے۔ پہلا گھونٹ بھرتے ہی حبیب اور نظام کو احساس ہوا کہ چائے میں ایک عجیب سا ذائقہ ہے۔ وہ دونوں سوچنے لگے کہ آخر کیا چیز ملائی گئی ہے چائے میں اور پھر کچھ دیر تک سوچنے کے بعد نظام کو معلوم ہو گیا کہ چائے میں کس چیز کا ذائقہ تھا اور وہ کچھ دہشت زدہ ہو گیا کیونکہ وہ خون کا ذائقہ تھا۔ اس کا دماغ تیزی سے سوچنے لگا۔ اسے خیال آنے لگا کہ کہیں واقعی پروفیسر اور رشید بدروحیں تو نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ دونوں عجیب وغریب باتیں کرتے رہے تھے۔ نظام سے اب چائے پی نہیں جا رہی تھی لیکن یہ بھی عجیب سی بات ہوتی کہ وہ چائے پینے سے انکار کر دیتا اور پھر اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ جو کچھ وہ سوچ رہا ہے وہ واقعی سچ ہے یا نہیں۔ یعنی چائے میں واقعی خون کا ہی ذائقہ تھا یا کسی اور چیز کا۔ اس نے بمشکل ایک گھونٹ اور بھرا۔ اس کے بعد اسے متلی سی ہونے لگی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اگر اس نے زیادہ چائے پی تو اسے قے ہو جائے گی۔ اس نے حبیب پر ایک نظر ڈالی۔ وہ دھیرے دھیرے چائے پی رہا تھا۔ "ہاں۔۔۔ تو تم کہہ رہے تھے کہ اگر چمگادڑ کا روپ دھارنا ہو تو کیا کرنا چاہئے۔۔۔۔ تو اس کے لئے صرف اور صرف ایک تازہ مردہ قبر سے نکالنے کے بعد اس کا کلیجہ کھانا پڑتا ہے اور پھر ٹھیک تین گھنٹے بعد تین چمگادڑوں کا خون پینا پڑتا ہے باقی عمل ویسا ہی ہو گا جیسے کہ پہلے عمل میں ہے۔" پروفیسر نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ رشید سے کہا تو حبیب اور نظام حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھنے لگے۔ "قبر سے نکالے جانے والے مردے کو کتنا تازہ ہونا چاہئے؟" رشید نے پروفیسر پوچھا۔ "جتنا تازہ ہو اتنا اچھا ہے لیکن بارہ گھنٹے اس کی معیاد ہے۔۔۔ اگر مردے کو دفنائے جانے کے بعد بارہ گھنٹے کے اندر اندر نکال لیا جائے تو یہ عمل کامیاب رہتا ہے۔" پروفیسر نے جواب دیا۔ "تو اس کے لئے مجھے قبرستان پر گہری نگاہ رکھنی پڑے گی۔" رشید نے ایک گہرا سانس لینے کے بعد کہا اور چائے کا کپ منہ سے لگا لیا۔ "ہاں۔۔۔ یہ تو تمہیں کرنا پڑے گا۔" پروفیسر نے کہا۔ "تو ٹھیک ہے۔۔۔ یہاں سے جانے کے بعد میں اس عمل پر توجہ دوں گا اور قبرستان پر گہری نگاہ رکھوں گا۔ جونہی کوئی مردہ دفنایا جائے گا، میں اسے جلد سے جلد قبر سے نکالنے کی کوشش کروں گا۔" رشید نے کہا۔ "یہ تم لوگ کیسی باتیں کر رہے ہو؟" نظام نے حیرت زدہ لہجے میں رشید اور پروفیسر سے پوچھا۔ "اوہ معاف کرنا یار۔۔۔ ہم لوگ اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے جبکہ تم ہمارے مہمان ہو اور ہمیں تمہاری طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے۔۔۔ خیر یہ بتاؤ کہ چائے پسند آئی تم لوگوں کو۔" رشید نے نظام اور حبیب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ "چائے میں تم نے کیا ملایا ہے؟"

نظام نے بُرا سامنہ بنا کر پوچھا۔ "اس میں وہ چیز ملائی گئی ہے جو تم لوگوں نے آج تک نہیں پی ہوگی۔" رشید نے مسکرا کر جواب دیا۔ "کیا ملایا ہے اس میں؟" نظام نے چائے کی طرف دیکھتے ہوئے رشید سے پوچھا۔ "تم بتاؤ تمہیں کیا محسوس ہوتا ہے؟" رشید نے نظام کی بات کا جواب دینے کی بجائے مسکرا کر اس سے پوچھا۔ "مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس میں خون ملایا گیا ہو۔" نظام نے جواب دیا اور پیالی کو تھوڑا سا جھکانے کے بعد موم بتی کی روشنی کی مدد سے اندازہ لگانے کی کوشش کرنے لگا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے چائے سے اس کی کچھ تصدیق ہوتی ہے یا نہیں۔ لیکن چائے کا عجیب سا رنگ دیکھنے کے بعد اسے بالکل اندازہ نہیں ہوسکا کہ چائے میں خون ملایا گیا ہے یا نہیں۔ "تم کیوں خواہ مخواہ شک کر رہے ہو؟ ... آرام سے چائے پیو۔" رشید نے معنی خیز انداز میں مسکرا کر نظام سے کہا۔ "یار نظام! تم صحیح کہتے ہو۔۔۔ اس میں تو خون کا ذائقہ ہے۔" حبیب نے اپنے سینے کو مسلتے ہوئے کہا پھر اس نے قدرے سخت لہجے میں رشید سے پوچھا۔ "کیا ملایا ہے بھئی تم نے اس میں؟" "تم بتاؤ کیا ملایا ہے؟" رشید نے مسکراتے ہوئے حبیب سے پوچھا۔ "خون ہی لگتا ہے۔" حبیب نے جواب دیا۔ "تو پھر خون ہی ہوگا۔" رشید نے بے نیازی سے کہا۔ "کیا مطلب؟ ۔۔۔ کیا واقعی اس میں خون ہے؟"

نظام نے بے چینی کے ساتھ بلند آواز میں رشید سے پوچھا۔ "ہاں بھئی ۔۔۔ اس میں خون ہی ہے لیکن اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون سی بات ہے۔ ہم لوگ تو اکثر خون پیتے رہتے ہیں۔" رشید نے کہا۔ "کیا تم لوگ سنجیدہ ہو یا ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہو؟" نظام نے رشید سے پوچھا۔ "مذاق؟ کیسا مذاق؟ ہم لوگ تو سنجیدہ ہیں۔" رشید نے جواب دیا۔ "تو اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ واقعی بدروحیں ہو؟" نظام نے سخت لہجے میں رشید اور پروفیسر کی طرف دیکھ کر کہا۔ "تم لوگ آرام سے بیٹھے رہو ۔۔۔ میں اور رشید کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" پروفیسر نے ہاتھ ہوا میں لہرا کر تحکمانہ انداز میں نظام اور حبیب سے کہا۔ "ہم یہاں سے جانا چاہتے ہیں ۔۔۔ ہمارے جانے کے بعد تم لوگ کرتے رہنا باتیں۔" نظام نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا پروفیسر دھیرے سے ہنس کر بولا۔ "تم لوگ یہاں سے نہیں جا سکتے ۔۔۔ آرام سے بیٹھ جاؤ۔" "ہم یہاں سے کیوں نہیں جا سکتے؟" نظام نے میز پر ایک زوردار مکا مار کر کہا۔ وہ بظاہر تو غصے میں نظر آرہا تھا لیکن وہ اندر سے دہشت زدہ ہوچکا تھا اور سوچ رہا تھا کہ اب پتہ نہیں وہ اور حبیب یہاں سے زندہ بچ کر جائیں گے یا نہیں۔ "اس لئے کہ ہم تمہیں یہاں اس لئے نہیں لائے ہیں کہ تمہیں یہاں سے جانے دیں۔" پروفیسر نے خوفناک انداز میں کہا۔ "تو پھر تم لوگ ہم سے کیا چاہتے ہو؟" حبیب نے پروفیسر سے پوچھا۔ "تمہارے خون کے علاوہ ہمیں تمہاری کسی چیز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" پروفیسر نے نہایت اطمینان سے جواب دیا۔ "تم کسی صورت میں ہمارا خون نہیں پی سکتے۔" نظام نے ایک بار پھر میز پر زوردار مکا مار کر پروفیسر سے کہا۔ "آرام سے بیٹھ جاؤ ۔۔۔ ہم جب چاہیں تمہارا خون پی سکتے ہیں۔ لیکن فی الحال ہم آپس میں کچھ بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔" رشید نے تحکمانہ انداز میں نظام سے کہا۔ "اس کا مطلب ہے کہ تم ہمیں گھیر کر یہاں لائے ہو؟" نظام نے خونخوار انداز میں رشید سے پوچھا۔ اس نے دھیرے سے ہنس کر جواب دیا۔ "ہاں یار ۔۔۔ کوئی آرام سے تو ہمارے ساتھ آتا نہیں ہے اس لئے ہم اسی طرح گھیر گھار کر اپنے شکار کو لاتے ہیں۔" نظام نے ایک زوردار مکا میز پر مارا اور چیخ کر بولا۔ "مکار آدمی۔" رشید دھیرے سے ہنس کر مطمئن انداز میں بولا۔ "ساری حقیقت جاننے کے بعد بھی تم مجھے آدمی کہہ رہے ہو؟" "میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔" نظام نے کہا اور پھرتی سے میز پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ ایک ایک لات پروفیسر اور رشید کو ماری اور چھلانگ لگا کر تہہ خانے سے باہر جانے والے راستے کی طرف بھاگا۔ ساتھ ہی وہ زور سے چیخا۔ "بھاگو حبیب۔" کچھ دیر بعد وہ تہہ خانے سے باہر آگیا لیکن پھر ایک خونخوار بھیڑیئے کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ دائیں طرف مڑ گیا۔ اور تیزی سے بھاگنے لگا۔ اچانک نہ جانے کس طرح رشید اس کے سامنے آگیا اور دونوں ہاتھ اپنی کمر پر رکھنے کے بعد معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔ "تمہارا کیا خیال ہے تم یہاں سے بچ کر چلے جاؤ گے؟"

نظام نے تیزی کے ساتھ آیت الکرسی پڑھنی شروع کردی۔ پھر اس نے آیت الکرسی مکمل کرنے کے بعد ایک پھونک رشید پر ماری۔ رشید کو ایک جھٹکا لگا۔ پھر وہ اچانک غائب ہوگیا۔ نظام نے آس پاس کا جائزہ لیا پھر اس نے تیزی سے بھاگنا شروع کردیا۔ اچانک اس کے سر پر کوئی

چیز بڑے زور سے لگی اور نظام چکرا کر گر پڑا لیکن پھر جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور دل میں مختلف آیتیں پڑھنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ تہہ خانوں سے باہر آگیا۔ باہر اندھیرا چھا چکا تھا۔ نظام کو کچھ حیرت ہوئی کیونکہ ابھی انہیں آئے اتنا وقت نہیں گزرا تھا کہ رات ہو جاتی۔ وہ اپنا سر سہلاتا اور زور زور سے آیتیں پڑھتا ایک طرف چلنے لگا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ پھر اسے اپنے عقب میں پھڑپھڑاہٹ سنائی دی۔ اس نے گھبرا کر پیچھے مڑ کر دیکھا ایک خوفناک اور بہت بڑی چمگادڑ جس کی آنکھیں سرخ تھیں تیزی سے اس کی طرف آرہی تھی چمگادڑ نے اس پر حملہ کر دیا۔ نظام نے جھکائی دے کر اپنی جان بچائی تو چمگادڑ کافی دور آگے چلی گئی پھر پلٹ کر تیزی سے آئی۔ نظام نے آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو چمگادڑ اس کے قریب سے ہو کر گزر گئی۔ پھر چمگادڑ کچھ دیر تک یونہی اس پر حملے کرتی رہی اور وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر اپنے آپ کو بچاتا رہا۔ اچانک ایک آواز آئی۔ گھبراؤ نہیں بیٹا میں تمہاری مدد کو آگیا ہوں۔" نظام نے فوراً آواز کی جانب دیکھا۔ وہاں گاؤں کے مولوی صاحب کھڑے تھے۔ نظام بھاگ کر ان کے قریب چلا گیا۔ مولوی صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ وہ گھبرا کر بولا۔" مولوی صاحب! وہ ۔۔۔ وہ حبیب بدروحوں کے پاس ہی ہے۔" "تم فکر نہ کرو ۔۔۔ وہ بھی حفاظت سے ہے۔" مولوی صاحب نے کہا اور پھر انہوں نے کچھ پڑھ کر اپنی طرف تیزی سے آتی ہوئی چمگادڑ پر پھونک دیا۔ چمگادڑ فوراً واپس پلٹ گئی اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹنا شروع ہو گیا اور شام کا وقت ہو گیا۔" کیا صبح ہو گئی ہے؟" نظام نے مولوی صاحب سے پوچھا۔" نہیں ۔۔۔ شام ہوئی ہے۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔" شام!" نظام نے قدرے حیرت سے کہا۔" ہاں بیٹا ۔۔۔ اب وہی وقت ہو گیا ہے جو ہونا چاہئے تھا ۔۔۔ بدروحوں نے اپنی شیطانی طاقت سے رات کر دی تھی۔" مولوی صاحب نے بتایا۔" مولوی صاحب! حبیب کہاں ہے؟" نظام نے پوچھا۔" آؤ ۔۔۔ اسے پہلے ہی گھر لے جایا جا چکا ہے۔" مولوی صاحب نے پیار بھرے لہجے میں نظام سے کہا۔ آپ یہاں کیسے آگئے مولوی صاحب؟" نظام نے راستے میں پوچھا۔" تم گھر چل کر آرام کرو ۔۔۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔۔ اس وقت تمہیں آرام کی شدید ضرورت ہے۔" مولوی صاحب نے کہا۔ پھر کچھ ہی دیر بعد دور ایک تانگہ آتا دکھائی دیا۔ کچھ دیر بعد تانگہ نزدیک آگیا تو نظام نے کوچوان کو پہچان لیا۔ وہ گاؤں کا ہی رہنے والا تھا۔ اس کا نام زمان تھا۔ اس نے تانگہ مولوی صاحب اور نظام کے بالکل قریب لا کر روک دیا۔ مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔" کیا حبیب کی طبیعت ٹھیک ہے؟" "نہیں مولوی صاحب! اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" کوچوان نے بتایا۔" اوہ ۔۔۔ تو پھر جلدی چلو۔" مولوی صاحب نے کہا اور تیزی سے تانگے میں بیٹھنے لگے۔ نظام بھی تانگے میں بیٹھ گیا۔ کوچوان نے تانگہ موڑا اور گاؤں کی طرف دوڑا دیا۔" حبیب کو کیا ہو گیا ہے؟" نظام نے پریشان لہجے میں کوچوان سے پوچھا۔" وہ بے ہوش ہے اور اس کے منہ سے جھاگ بہہ رہا ہے۔" کوچوان نے بتایا۔" ذرا تیز چلو۔" مولوی صاحب نے کوچوان سے کہا تو اس نے تانگے کی رفتار تیز کر دی۔ کچھ دیر بعد وہ سب حبیب کے گھر پہنچ گئے۔ حبیب گھر کے صحن میں چارپائی پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ آس پاس بہت سے لوگ کھڑے تھے۔" یار! تجھے کیا ہو گیا ہے؟" نظام نے جذباتی انداز میں کہا۔ اور پھر حبیب سے لپٹ گیا۔" نظام بیٹا! تم ذرا ہٹ جاؤ ۔۔۔ میں حبیب کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔" مولوی صاحب نے نظام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پیار بھرے لہجے میں کہا تو نظام حبیب سے علیحدہ ہو گیا لیکن اس کی نظریں حبیب پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ مولوی صاحب نے کچھ پڑھ کر حبیب پر پھونکا تو اسے ایک شدید جھٹکا لگا۔ پھر کچھ دیر تک مولوی صاحب حبیب پر پڑھ کر پھونکتے رہے اور حبیب کو جھٹکے لگتے رہے۔ بالآخر حبیب نے آنکھیں کھول دیں۔" میں ۔۔۔ میں کہاں ہوں؟" حبیب نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نحیف آواز میں پوچھا۔" تم اپنے گھر پر ہو اور خیریت سے ہو۔" مولوی صاحب نے حبیب کے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں جواب دیا۔ پھر انہوں نے قریب کھڑے ایک آدمی سے کہا۔" پانی لے کر آؤ۔" وہ آدمی تیزی سے دوڑتا ہوا گھر کے اندرونی حصے میں گیا اور پھر چند ہی لمحوں بعد واپس آگیا اس کے ہاتھ میں گلاس تھا جسے اس نے مولوی صاحب کی طرف بڑھا دیا۔

انہوں نے گلاس ہاتھ میں لینے کے بعد حبیب سے کہا: "لو بیٹا! یہ پانی پیو۔" پھر انہوں نے سہارا دے کر حبیب کو اٹھایا اور اسے پانی پلا دیا اور خالی گلاس ایک آدمی کے حوالے کر دیا۔ کچھ دیر بعد حبیب کی حالت کافی بہتر ہو گئی۔ نظام اور وہ ایک دوسرے سے لپٹ گئے۔ وہ کافی دیر تک ایک دوسرے سے لپٹے رہے۔ پھر جب جذبات کا طوفان کچھ تھما تو وہ الگ ہونے کے بعد ایک دوسرے کے قریب بیٹھ گئے۔ گاؤں کے بہت سے لوگ انکے پاس جمع تھے۔ "یار! تیرے ساتھ کیا ہوا تھا؟" نظام نے حبیب سے پوچھا۔ "پہلے تو بتا کہ تیرے ساتھ کیا ہوا تھا؟" حبیب نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اس سے پوچھا۔ نظام نے اپنے ساتھ گزرنے والے تمام حالات اسے سنا دیئے۔ پھر اس نے حبیب سے پوچھا کہ اس پر کیا گزری تھی تو حبیب نے کہا: "جب تو نے پروفیسر اور رشید کو لات مارنے کے بعد مجھ سے کہا کہ بھاگو تو میں بھی بھاگنے لگا لیکن پروفیسر نے بڑی تیزی کے ساتھ مجھے پکڑ لیا اور میں نے دیکھا کہ رشید تیرے پیچھے بھاگا تھا۔ اسی وقت پروفیسر نے مجھے چھوڑ دیا اور پھر ایک بڑی کالی چمگادڑ بنکر اڑتا ہوا تہہ خانے سے باہر چلا گیا۔ میں نے تہہ خانے سے باہر نکلنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت رشید تہہ خانے میں آ گیا۔ اس نے مجھ سے کچھ باتیں کیں اور پھر بتایا کہ وہ میرا خون پیئے گا اور پروفیسر تیرا خون پیئے گا۔ میں نے تہہ خانے سے بھاگنے کی اپنی سی کوشش شروع کر دیں اور بالآخر رشید نے مجھے پکڑ لیا۔ پھر پتہ نہیں کیا ہوا کہ مجھے اپنا دل بند سا ہوتا محسوس ہوا، مجھے پسینے آ گئے اور میرے ہاتھ پیر بے کار محسوس ہونے لگے۔ میں زمین پر گر گیا۔ رشید نے ایک خونخوار بلا کی شکل اختیار کر لی اور وہ میرا خون پینے کے لئے میرے قریب آنے لگا۔ اس وقت میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب ہوش میں آیا تو میں ایک تانگے میں تھا اور مولوی صاحب کو جوان زمان سے کہہ رہے تھے کہ وہ مجھے گھر پہنچائے۔ اس کے بعد میں پھر سے بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔" "مولوی صاحب! آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم لوگ کھنڈرات میں خونی پروفیسر اور اس کے ساتھی رشید کے ہاتھوں میں پھنس چکے ہیں؟" نظام نے پوچھا۔ مولوی صاحب اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے: "اس بات کا تو مجھے اسی روز اندازہ ہو گیا تھا جس روز پروفیسر گاڑی میں آیا تھا کہ وہ بدروح ہے اس نے سب سے پہلا کام یہی کیا کہ مجھ پر عمل کر کے مجھے شدید بیمار کر دیا۔ شاید وہ چاہتا تھا کہ میں چلنے پھرنے کے قابل نہ رہوں۔ پھر جس روز تم اور حبیب کھنڈرات کی طرف گئے تو تمہیں گاؤں کے پٹواری مختار نے دیکھ لیا۔ اس نے تم لوگوں سے بات نہیں کی، وہ بتا رہا تھا کہ اس کا اور تمہارا کوئی چھوٹا موٹا جھگڑا چل رہا ہے، لیکن وہ تم لوگوں کو خطرے میں نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لئے اس نے آکر مجھے بتایا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ تم لوگوں کو یقیناً کسی طرح پروفیسر نے بلوا لیا ہے۔ پھر جب میں وہاں پہنچا تو پروفیسر اور اس کا ساتھی اپنا کام کرنے کے لئے تیار تھے۔ میں نے حبیب کو پروفیسر کے ساتھی کے ہاتھ سے بچایا اسے زمان کے حوالے کرنے کے بعد میں تمہاری تلاش میں نکلا اور پھر تم بھی جلد ہی مل گئے۔" "اب پروفیسر اور رشید کا کیا بنا ہے مولوی صاحب؟" حبیب نے پوچھا۔ "پروفیسر کا ساتھی رشید تو مارا گیا ہے۔ لیکن پروفیسر اپنی جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔" مولوی صاحب نے بتایا۔ "وہ کہاں گیا ہو گا؟" نظام نے مولوی صاحب سے پوچھا: "پتہ نہیں ـــ بدروحوں وغیرہ کا کوئی خاص ٹھکانہ نہیں ہوتا وہ کہیں بھی چلا گیا ہو گا۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ نظام کچھ دیر سوچنے کے بعد بولا: "اس کا مطلب ہے کہ وہ کہیں اور لوگوں کے لئے مصیبت بن سکتا ہے۔" مولوی صاحب نے کہا: "ہاں ـــ ہو سکتا ہے کہ وہ دنیا کے کسی اور حصے میں چلا گیا ہو اور وہاں اپنا کام کرے اور ہو سکتا ہے اپنے مقصد میں کامیاب رہے یا پھر کسی عامل وغیرہ کے ہتھے چڑھ کر اپنی جان گنوا بیٹھے۔" "کیا آپ اس کے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟" حبیب نے مولوی صاحب سے پوچھا۔ "نہیں ـــ اب وہ یہاں سے جا چکا ہے اور پتہ نہیں کہاں ہو گا۔" مولوی صاحب نے جواب دیا: "مختار کہاں ہے مولوی صاحب؟ ـــ ہم اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے کہ اس کی وجہ سے ہماری جان بچی۔" حبیب نے کہا: "وہ کسی کام کے سلسلے میں دوسرے گاؤں گیا ہوا ہے جب واپس آئے تو تم لوگ اس کا شکریہ ادا کر دینا ـــ ویسے اب تم لوگ صدقہ دو اور شکرانے کے نفل پڑھو کہ تمہاری جانیں بچ گئی ہیں۔" مولوی صاحب نے نظام اور حبیب کو ہدایت کی۔ "جی بہت بہتر مولوی صاحب!" نظام نے ادب سے کہا پھر قدرے توقف کے بعد اس نے پوچھا: "مولوی صاحب! ایک بات بتائیں ـــ ان بدروحوں نے ہمیں خون والی چائے پلائی تھی۔ آخر انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ کیا اسکا کوئی خاص مقصد تھا؟" "نہیں وہ اپنی تمام حرکتوں سے تمہیں دہشت زدہ کرنا چاہتے ہوں گے انکا صرف ایک ہی مقصد تھا اور وہ یہ کہ تمہارا خون پی لیں جو وہ آرام سے پورا کر سکتے تھے، باقی باتوں اور حرکتوں سے وہ تم لوگوں کو صرف دہشت زدہ اور خوف زدہ کرنا چاہتے ہونگے۔" مولوی صاحب نے جواب دیا۔ نظام اور حبیب انکی بات سنکر کسی سوچ میں ڈوب گئے اور مولوی صاحب بھی ایک گہرا سانس لینے کے بعد کچھ سوچنے لگے

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۹

	سوالات	الف	ب	ج	د
			متوقع جوابات		
۱	صابن کس پیغمبر کی ایجاد ہے۔؟	حضرت صالحؑ	حضرت ادریسؑ	حضرت نوحؑ	حضرت موسیٰؑ
۲	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابیؓ کو "امین الامت" کا لقب عطا کیا۔؟	ابوبکر صدیقؓ	عمر فاروقؓ	عبیدہ ابن جراحؓ	علی کرم اللہ وجہہؓ
۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کتنے صحابہؓ پورے قرآن کے حافظ تھے۔؟	۲۰	۲۲	۲۴	۳۰
۴	حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ کو کس چیز سے غسل دیا جاتا ہے۔؟	آبِ زمزم سے	عرقِ گلاب سے	ماءِ بحر سے	ماءِ عطر سے
۵	جانوروں کی بولی سمجھنے والے پیغمبر کونسے تھے۔؟	حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمانؑ	حضرت موسیٰؑ	حضرت عیسیٰؑ
۶	اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہونے والی مسجد کونسی ہے۔؟	مسجد نمرہ	مسجد نبوی	مسجد حرام	مسجد قبا
۷	ہندو قوم میں کونسا پرندہ مقدس مانا جاتا ہے۔؟	کبوتر	نیل کنٹھ	بگلہ	مور
۸	اردو میں افسانے کی ابتدا کس نے کی تھی۔؟	کرشن چندر نے	منشی پریم چند نے	سعادت حسن منٹو نے	ابن صفی نے
۹	اقوام متحدہ کا دن کب منایا جاتا ہے۔؟	۲۴ر اکتوبر	۲۵ر دسمبر	یکم جنوری	۱۵ر مارچ
۱۰	"نائرہ مبارک" طلسماتی دنیا کے کس نمبر میں چھپا تھا۔؟	جادو ٹونا نمبر میں	جنات نمبر میں	شیطان نمبر میں	ہمزاد نمبر میں

نوٹ:۔ جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھ دیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگا دیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۳۰ر جنوری تک مل جانے چاہئیں ______ اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھ دیں۔ ٹوکن صفحہ ۲۰ پر موجود ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یو پی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۵۵۴

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۶ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	الف	چالیس ہزار۔
۲	د	حضرت عیسیٰؑ۔
۳	د	ایک ہزار۔
۴	د	۶
۵	ب	سورت۔
۶	د	۲۲ سال۔
۷	الف	سنگاپور۔
۸	ج	۶
۹	ب	مولانا عامر عثمانی رح۔
۱۰	د	۵۰ گرام۔

صرف ایک حل بالکل صحیح موصول ہوا۔ ابتک کے مقابلوں میں یہ پہلا حل ہے۔ جوادارے کو بالکل درست موصول ہوا۔ صحیح حل بھیجنے والے خوش نصیب امیدوار کا نام و پتہ یہ ہے۔
عبدالمجید آئیکل ہیڈ ماسٹر ۲۲ دیورس کالونی نیو پیٹ آئیکل بنگلور ۵۶۲۱۰۶۔ ان صاحب کو سند امتیاز انشاء اللہ بہت جلد روانہ کردی جائے گی۔

ایک غلطی والا صرف ایک حل موصول ہوا۔ خوش نصیب امیدوار کا نام و پتہ یہ ہے۔ داؤد خاں محمد خاں چیچکر پنساری محلہ مقام ڈاک خانہ و تحصیل مہاڈ ضلع رائے گڑھ۔ ان صاحب کو سندِ خصوصیت انشاء اللہ بہت جلد روانہ کردی جائے گی۔

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے۔ اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ______ ضرور تحریر کریں

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دُنیا ۲۴۷۵۵۴ دیوبند

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۷ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	ب	۵۲ سال
۲	الف	حضرت عمرؓ
۳	ج	اپریل
۴	ب	میمونہؓ
۵	الف	۱۰ دسمبر
۶	ب	سبھاش چندر بوس
۷	د	احمد آباد
۸	الف	کتنے کے
۹	ج	سورۂ یٰسین
۱۰	ج	علامہ اقبال

صرف ایک حل صحیح موصول ہوا۔ انہیں سندِ امتیاز بہت جلد روانہ کی جائے گی۔ اب تک کے مقابلوں میں یہ دوسرا صحیح حل ہے۔ جو ادارے کو موصول ہوا ہے۔ سندِ امتیاز حاصل کرنیوالے خوش نصیب امّیدوار کا نام و پتہ یہ ہے۔

نثار احمد خاں۔ گاچی محل کے پیچھے، نودل اسکول جے۔ ایم۔ روڈ بیجاپور ۵۸۶۱۰۴۔

ایک غلطی والے تین حل موصول ہوئے۔ ان خوش نصیب امّیدواروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبدالحکیم پسر محمد حنیف ۱۰۸ گلی نمبر ۷ کوٹ محلہ اجین۔ (نمبر ۸ کا جواب غلط تھا۔)

(۲) ظہور احمد آہنگر مقام اگرو، پوسٹ کلام تحصیل کلام ضلع اننت ناگ پن کوڈ نمبر ۱۹۲۲۳۱۔ (نمبر ایک کا جواب غلط تھا)

(۳) داؤد خاں محمد خاں چیچکر، مقام وڈاک خانہ تحصیل مہاڈ پانساری محلّہ ضلع رائے گڑھ ـــــ پن کوڈ نمبر ۴۰۲۳۰۱۔ (نمبر ایک کا جواب غلط تھا۔)

ان حضرات کو سندِ خصوصیت بہت جلد روانہ کر دی جائے گی۔

دو غلطی والے جوابات ستّا امّیدواروں کے موصول ہوئے۔ ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبدالعزیز بیجاپور (۲)، محمد اجمل متّو ناتھ بھنجن (۳)، منظور احمد وانی سرینگر (۴)، شکیب اشرف صدیقی وارانسی (۵)، عبدالحفیظ سرینگر (۶)، محمد مقصود میر کپواڑہ (۷)، عبدالمجید آنیکل بنگلور۔

اس مقابلے میں شامل ہونے کے لئے ٹوکن لگانا ضروری ہے۔ اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دُنیا ـــ دیوبند ۲۴۷۵۵۴

کرشماتِ مؤکلات

از قلم
حکیم مجید الماس

دنیا میں سب سے بڑا تسخیر اور فتوحات کا عمل

اس دعائے برہتیہ میں غضب کی تسخیر اور فتوحات ہیں دنیا بھر کی فتوحات کے ہر کام تسلّی بخش ہیں۔

حضرت امام زین العابدین اور دیگر بزرگانِ دین کہتے ہیں کہ یہ فتوحات بغیر جنّات کی فتوحات اور تسخیر حضرت سلیمان علیہ السلام اس میں دعائے برہتیہ سے تسخیر کرتے تھے۔ اور بادشاہ جن یکتالوس حضرت سلیمان علیہ السلام سے بہت ڈرتے تھے۔ اور جنوں کو بہت جلد حکم ماننے کا حکم دیتے تھے۔ بادشاہ جنّات یکتالوس کے منہ سے آگ نکلتی تھی۔ اور بیل کی طرح بڑے بڑے سینگ ہوتے تھے۔ لوگوں کو اپنے منہ سے نکلنے والی آگ سے بھسم کر دیتے تھے۔ اور سلیمان بن داؤدؑ فرماتے تھے کہ اس دعائے برہتیہ میں بلا کی تسخیر فائق ہے۔

دعائے برہتیہ کو ماہِ سعید رات کے بارہ بجے اتوار کی رات کو ہفتہ کی رات بارہ بجے آتی ہے۔ اور اتوار شروع ہوتا ہے۔ بلا کی تسخیر ہے۔ جگہ میں تنہائی لازمی ہے۔ جگہ پاک صاف اور باوضو ہوکر عود لوبان جلاکر اول اور آخر درود شریف سو سو بار اور دعائے برہتیہ ۲۲۵ بار روزانہ سات دن تک ورد کرے۔ اس دعائے برہتیہ کا عامل ہوجائے گا۔ لیکن جب دعائے برہتیہ پڑھتے ہوئے جمیع ما[illegible]کوبہ پر پہنچے تو یہ الفاظ بہت ضروری تعداد لازمی قرار دیتے گئے ہیں ــــــ اس کا نام نسخہ تسخیری ہے۔

وَتَوَکَّلُوْا اَسَخِّرْ لِیْ قُلُوْبَ جَمِیْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ یَحْضُرُ لِیْ مِنْ کُلِّ اَوْلَادِ اٰدَمَ وَبِنْتِ حَوَّا الْمُسَخَّرَاتِ وَالْحَاضِرَاتِ اِلٰی هٰذَا الْمَکَانِ وَجَلْبِ جَمِیْعِ الْمَنَافِعِ وَوُسْعَتِ الرِّزْقِ وَدَائِمَ الْفُتُوْحِ وَدَفْعِ جَمِیْعَ الْمَضَرَّاتِ عَنِّیْ وَعَنْ مَا یَحُوْطُهٗ

شَفِقَتِیْ بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ نِبَا الْمُوْقَدَةِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ عَاهَدْتُمْ بِهَا عِنْدَ بَابِ الْهَیْکَلِ الْکَبِیْرِ وَبِحَقِّ اَهْیًا اِشْرَاهِیًا اَدُوْنٰی اَصْبَاؤُتْ اٰلِ شَدَّای وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ اَهْیًا اَلْوَحَا ۲ اَلْعَجَل ۲ اَلسَّاعَةِ ۳ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ۔

ملا کر پڑھا کریں۔ اس طرح روزانہ پڑھیں۔ اس کے بعد روزانہ بطور ورد چوبیس ۲۴ بار ہمیشہ پڑھتے رہیں عامل ہوجانے کے بعد بردبار، خوش خلقی، وسعت حوصلہ اختیار کرے۔ اللہ کی مخلوق دن رات آپ کی مرید ہوتی چلی جائے گی۔ ہزاروں مخلوق کو فائدہ ہوگا۔

عامل کو چاہیے خیرات، یتیموں، بیوگان، مسکین، غرباء، فقراء کو کھانے و لباس سے جس طرح فائدہ پہنچایا جاسکے دن بدن ہر وقت عامل کے پاس مخلوق کا ہجوم لگا رہے گا۔ اگر ایک مرتبہ کے عمل سے کامیابی نہ ہو تو اکل جلالی اور ترک حیوانات کرکے عمل کریں ضرور کامیابی ہوگی۔

اس سے بڑھ کر دنیا میں تسخیر کا کوئی عمل نہیں ہے۔ ہر کام میں کامیابی ہی کامیابی۔ مجید الماس، الماس بابا اور زنجانی صاحب سے عام اجازت کی آزادی ہے۔ اگر کچھ سمجھ میں نہ آئے تو یہ حقیر خاکسار حاضر خدمت ہے۔ آپ لوگوں کو اجازت دیتا ہے۔ جس کا دل چاہے عمل میں لاکر فائدہ حاصل کرکے عاجز کو اور بچّوں کو دعائے خیر سے نوازیں۔

مؤکّلات کو کسی کے پاس روانہ کرنا

اگر کسی عامل، فقیر، بادشاہ، یا کسی کے پاس روانہ کرنا ہو۔ کسی بھی حاجت کے لئے مؤکل روانہ ہوگا تو پرہیز جلالی و جمالی۔ یعنی جس چیز میں روح و جان رہتی ہو۔ اس کا گوشت، مچھلی

انڈا، دودھ، دہی، گھی اور بدبودار اشیاء مثلاً لہسن، پیاز، ہینگ وغیرہ بالکل نہ کھائے۔ دن کو روزہ رکھے۔ رات کو بعد نماز عشاء جگہ تنہائی میں اوّل اور آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور دعائے برہتیہ ایک ایک بار پڑھے۔ اور سورۃ الناس ایکہزار بار پڑھے۔ ہر سینکڑے کے بعد دعا پڑھے۔ مثلاً اگر کسی کو اپنی محبّت میں مبتلا کرنا ہو تو وہ کلمات یہ ہیں۔ جو میں لکھ رہا ہوں۔ ان کلمات کا ورد کرنا ہوگا۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَاسْ الْخَنَّاسْ وَادْخُلُوْا بقلب فلاں بنت فلاں یَا اَلْمَحَبَّۃِ وَالْمَوَدَّۃِ وَعطفوْا قلبہٗ عَلَیَّ۔ تو مطلوب محبّت میں بے قرار ہوکر حاضر ہوگا۔

اگر قضائے حاجات کے لئے کسی کے پاس مؤکل بھیجنا ہو تو بطریقہ بالا اوّل و آخر درود شریف اور دعائے برہتیہ پڑھنا لازمی ہے۔ اور سورۃ الناس ہزار بار پڑھتا جائے اور ہر سیکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھنا بہت ضروری ہے۔ اور ہر کام سہل ہوگا۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسْ وَادْخُلُوْا عَلٰی فلاں ابن فلاں فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اَوْضَرِبُوْہُ بِالسَّیُوْفِ وَالْحِرَابِ وَایْقُظُوْہُ وَسَمُّوْا لَہٗ حَاجَتِیْ وَعَرِّفُوْہُ بِاِسْمِیْ وَکُنْیَتِیْ وَمَحَلِّیْ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ۔

پس وہ شخص صبح پہنچ کر حاجت روائی کرے گا۔ اگر اپنی محبّت میں کسی کو نیند بند کرنی ہو تو سورۃ الناس کے ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھنا ضروری ہے۔

وہ کلمات یہ ہیں جو پڑھنے ضروری ہیں۔

اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا اَیُّھَا الْوَاسْ الْخَنَّاسِ بِعَقْلِ وَنَوْمِ فلاں بن فلاں حَتّٰی لَایَاْکُلُ وَلَایَشْرَبُ وَلَایَنَامُ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ وَسَخِّرُوْا اِلٰی قَلْبِہٖ وَفُوَادِہٖ وَالْبِسُوْا رُوْحَانِیَتَہٗ بِحَقِّ ھٰذِہِ السُّوْرَۃِ الشَّرِیْفَۃِ

اگر عورت ہو تو جہاں قلبہ ہے وہاں قلبہا پڑھیں۔ مطلوب کی اس قدر نیند بند ہوگی کہ کھانا پینا سب کچھ بھول کر کپڑے پھاڑتا ہوا طالب کے پاس پہنچ جائے گا۔

مؤکلات کے ذریعہ جنّات کو حاضر کرنا

ایک پاک صاف نابالغ بچّے کی ہتھیلی پر برخاتم غزالی یا سلیمانی لکھ کر اور لوبان کی دھونی روشن کرکے بچّے کی ہتھیلی کو دھونی کے دھوئیں کے مقابل کرکے دعوت برہتیہ پڑھنا جائے۔ اور مؤکلات کو حکم صادر کرے کہ ہتھیلی کی انگلیاں متفرق کردیں۔ جب انگلیاں الگ الگ دکھائی دیں تو ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دے۔ جب یہ کام بھی مؤکل کردیں تب اُن سے کہے کہ اس بچّے میں حلول کرو اور بچّہ کو بغیر تکلیف کے زمین پر لٹادو۔ فوراً بچّہ بے ہوش ہوجائے گا۔ اس وقت بچّے پر ایک پاک سفید چادر اوڑھادیں۔ پھر بچّہ کی طرف خطاب کرکے اسماء عہد کو پڑھ کر یہ آیت پڑھیں۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا قَالُوْآ اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْٓ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ اَنطق ایھا الروح بحقِ۔ تمام اسماء جو پڑھنے ہیں۔ اَلَّذِیْ انطق النملۃ سلیمان بن داؤد عَلَیْہِ السَّلَامُ وَانطق عیسٰی فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا۔

اور ضروری ہے کہ ان کلمات کو بار بار پڑھتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ بچّہ بولنے لگے۔ اس وقت تک پڑھتا رہے۔ اس وقت جو کچھ دریافت کرنا ہو اس سے دریافت کرے۔ ہر خبر سولہ آنے دے گا۔ اور وہ خبر سو فی صد سچ ثابت ہوگی مثلاً غائب یا مسافر یا خزانہ جو معلوم کریں بتائے گا۔ یا دو لشکروں میں حالت معلوم کرنا ہو کس کی فتح ہوگی یا کسی بیمار کا مرض یا دل معلوم کرنا ہو تو دریافت کریں۔ فوراً جواب ملے گا۔

جب تمام سوال وجواب سے فارغ ہوجائیں تو مؤکل کو آگے دی ہوئی ترکیب سے رخصت کردے۔ بچّہ ہوشیار ہوکر اُٹھ بیٹھے گا جو شخص اس عمل پر کامیاب ہوگیا وہ دنیا کا بادشاہ ہے۔

خزانہ معلوم کرنا

اگر زمین میں خزانہ معلوم کرنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لیں جس میں پھل نہ لگا ہو۔ اس لکڑی پر خاتم سلیمانی کے حروف اور سات حروف جا لکھیں پھر جس جگہ خزانہ کا خیال ہو۔ وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں۔ اور خشک دھنیا آگ پر روشن کردیں۔ اور اکیس بار دعوت برہتیہ کو پڑھیں۔ ہر بار مؤکلات کو حکم کریں کہ اس لکڑی کو خزانہ کی جگہ کھڑا کردیں مؤکلات ایسا ہی کریں گے۔ تم وہاں سے خزانہ نکال لو اور خزانہ نکالنے میں کوئی مانع نہیں۔ جن وغیرہ درپیش ہو تو لوبان ذکر سیاہ روشن کریں۔ اور برہتیہ کو پڑھ کر مؤکلات کو اس کے مانع کے دفع کرنے کا حکم دیں۔ پس ہر قسم کا مانع دفع ہوگا۔

خزانہ نکالنے میں انشاء اللہ کوئی دقت نہ ہوگی۔

برائے تسخیر حُبّ

اگر اپنے لئے یا کسی دوسرے کیلئے چاہو کہ مخلوق تم سے محبت کرے تو نار یہ اہ سلم کے ساتھ ایسے انڈے پر جو مرغی نے پہلا دیا ہو لکھ کر بخور لوبان دے کر دعوت بر ہتیہ سات بار پڑھ کر دم کریں۔ اور مؤکلات کو اپنے یا اس شخص کے لئے جس کے واسطے عمل کرنا درکار ہے۔ حکم دیں کہ فلاں بن فلاں سے محبّت ہوجائے پس فوراً وہ شخص اس سے محبّت کرنے لگ جائے گا۔ لیکن انڈا ایسی جگہ دفن کریں جہاں تھوڑی گرمی انڈے کو پہنچتی رہے۔

تسخیر خلائق

"یَامُستَطِیعُ" اس اسم کی ایک سو تیس (۱۳۰) بار روزانہ صبح کو اوّل اور آخر مع تین تین مرتبہ درود شریف آخر پر ہمیشہ ورد رکھیں۔ پس ہر وقت مجمع خلائق تمہارے پاس لگا رہے گا۔ اور ہر طرح کا فائدہ آپ کو ملے گا۔ اخلاق بلند رکھئے۔

برائے حُبّ

اگر تم معشوق یا مطلوب کو دور دراز سے بلانا چاہتے ہو تو اتوار کے روز روزہ رکھیں اور پاکیزہ مکان میں تنہا بیٹھ کر بیالیس (۴۲) بار دعوت کو پڑھیں اور مؤکلات کو اس کے حاضر ہونے کا حکم دیں۔ اور گوگل اور لوبان کا بخور روشن کریں۔ مطلوب چند ہفتوں میں حاضر ہونے میں بہت بے قرار ہوگا۔

نقش برائے حُبّ

نقش برائے حُبّ مجرّب کا یہ بھی نقش ہے۔ نقش لکھکر دعائے بر ہتیہ پڑھ کر دم کریں۔ لوہے کے پترے پر لکھکر آگ میں رکھیں۔ اور لوبان جلائیں۔ مطلوب بیقرار ہو کر فوراً حاضر ہوگا بہت ہی مجرّب نقش ہے۔ آنکھ جھپکتے ہی کام دکھائے گا۔

۷۸۶

۲۳۷	۲۴۰	۲۴۳	۲۲۹
۲۴۲	۲۳۰	۲۳۶	۲۴۱
۲۳۱	۲۴۵	۲۳۸	۲۳۵
۲۳۹	۲۳۴	۲۳۲	۲۴۴

احرق قلب فلاں بنت فلانتہ بعشق محبت فلاں بنت فلانتہ بیقرار شدۂ حاضر اید بحق ھذہ الاسماء برہتیہ الوحا العجل الساعۃ الساعہ

کسی دشمن یا ظالم کو شہر سے نکالنا

اگر تم کسی ظالم کو یا دشمن کو شہر یا مکان سے نکالنا چاہتے ہو۔ تب خاتم سلیمانی کے مفرد حروف ا جھ ذ ط ہر حرف اپنے عدد کے موافق ایک تابوت اور کوری ٹھیکری پر لکھیں۔ مُر اور لہسن کی دھونی روشن کر کے اس کے اوپر ٹھیکری پکڑے رہو سات بار یا اکیس بار دعوت کو پڑھیں اور مؤکلات کو اس ظالم یا دشمن کو وہاں سے نکالنا ہو تو حکم کریں۔ اور پھر اس ٹھیکری کو پیس کر اس مکان یا شہر کے دروازے میں ڈال دیں۔ وہ شخص نکل جائیگا۔

کسی دشمن کو اندھا کرنا

اگر کوئی کسی شخص کو اندھا کرنا چاہے تو تب ایک گندا انڈا لیکر اس پر مفردات خاتم کو ان کے اعداد کے مطابق لکھو۔ (۱ اور تین ف لکھو اور پانچ ل اور چار د) اس شخص کا نام مشہور اور اس کی ماں کا نام بھی لکھیں۔ پھر اس انڈے کو حُر، مُر، لہسن، پیاز کے چھلکے اور انڈے کے چھلکے کی دھونی روشن کریں۔ اور دعوت کو اکتیس بار پڑھیں اور کسی اندھیرے مکان میں دفن کر کے دھواں اس کے اندر کر دیں۔ وہ شخص اندھا ہوجائیگا۔ مگر عامل کو خدا سے خوف کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص اس بات کا مستحق ہوتا ہے اس کے واسطے یہ عمل کرے ورنہ اس کا وبال عامل کے سر پر ہوگا۔ اور اگر عامل اپنے عمل کا اثر اُتارنا چاہے تب انڈے کو نکال کر حروف اس پر دھو ڈالے اور دعوت کو لکھ کر اس شخص کو پلائے اس کا منہ دھلائے تو وہ تندرست ہوجائے گا۔

کسی عورت کا خون جاری کرنا

اگر کسی عورت کا خون جاری کرنا چاہتے ہو اور وہ عورت فاجرہ یا زانیہ ہو تب خاتم کے حروف کو بطریق مذکورۂ ایک سُرخ کاغذ میں لکھ کر سُرخ حریر کا ڈورا اس پر باندھیں۔ بعد ایک نرسل کے اندر اسکو رکھ کر موم سے منہ بند کر دیں۔ اور دھاگے کا سرا باہر نکال کر نہر جاری کے مشرق کی طرف دفن کر دے اور دعوت کو اکیس بار پڑھ کر اس پر دم کرے۔ اور مؤکلات کو خون کے جاری کرنے کا حکم کریں۔ نیز بخور بھی روشن کریں۔ خون جاری ہوجائے گا۔

ظالم کو بیمار کرنا

اگر کسی ظالم شخص کو بیمار کرنا مقصود ہو تو ایک مچھلی کے پیٹ میں سفیدی گرم بھرے۔ اور ایک کاغذ میں حروف مفردات خاتم بھی لکھ کر اس کے ساتھ رکھے۔ پھر مُردہ کے کفن کا کپڑا اس پر لپیٹ کر اس پر بھی یہ لکھے کہ اے خدا ان اسماء کے طفیل فلاں بن فلاں کو بیمار کر اور دار چینی کی دھونی کے ساتھ سات بار دعوت کو پڑھ کر دم کرے۔ اور اس مچھلی کو پرانی قبر میں جہاں کوئی جاتا نہ ہو دفن کر دیں۔ اور خود اس کے نشان کو معلوم رکھے۔ تاکہ وہ شخص ہلاک نہ ہو۔ ورنہ اس کا گناہ عامل کی گردن پر ہوگا یہ یاد رہے۔ کیوں کہ عمل سے مارنیوالا ایسا ہے کہ جیسے تلوار سے مارنے والا اور جب اس کو تندرست کرنا ہو تو مچھلی کو نکال کر اس کے پیٹ سے سفیدی دور کریں۔ اور کپڑے سے حرف وغیرہ کو دھو ڈالے اور دعوت کو لکھ کر اس شخص کو پلائے۔ اس کے پانی سے نہلائے۔ انشاء اللہ وہ تندرست ہوگا۔

خیر و شر کے اعمال

معلوم ہو کہ اس دعوت کے ساتھ خیر و شر کے اعمال کئے جاتے ہیں۔ بشرط ریاضت، اور تقویٰ کے ساتھ اور عامل جب خیر کا عمل کرے۔ مثال کے طور پر مطلوب کو حاضر کرنا یا بادشاہوں سے فائدہ اٹھانا یا محبت وغیرہ کے واسطے یا فراخی رزق کے لئے تو ان اعمال کو عروج ماہ کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور اچھے بھی ہوتے ہیں۔ اگر شر کے اعمال کرنے مقصود ہوں۔ مثلاً دو اشخاص کے درمیان عداوت ڈالنی ہے، کسی کو بیمار کرنا ہے، ہلاک کرنا ہے یا زبان بند کرنی ہے تب یہ اعمال نزول ماہ میں کرنا چاہئیں۔

محبت کے واسطے

پس اگر تم کسی شخص کو کسی دوسرے پر عاشق کرنا چاہو۔ تب خاتم دعوت کو آگے آکر لکھ رہا ہوں۔ ایک کپڑے پر لکھ کر یا مطلوب کے پاؤں کی مٹی کو چراغ میں جو بالکل کورہ ہو۔ چنبیلی کے تیل میں چراغ کو روشن کریں۔ دن کو یا رات کو تنہائی کے مکان میں جلوتری اور لوبان ذکر کی دھونی روشن کر کے دعوت کو سات بار پڑھیں۔ مطلوب بے قرار ہو کر طالب کے پاس پہنچ جائیگا۔

اگر اس پر ہلکا عمل کرد تو پاؤں کے تلے کی مٹی نہ ملے تب خاتم کو کوری ٹھیکری پر لکھ کر آگ میں ڈال دیں اور بخور کو روشن کریں مطلوب حاضر ہوگا۔

کل دُنیا کو تسخیر کرنا

اگر تم اپنے کسی شخص یا تمام مخلوق کے درمیان محبت کرنا چاہتے ہو یا پوری مخلوق کو تسخیر کرنا چاہتے ہو۔ تب خاتم کو مع مربع ناریہ اعظم کے ساتھ اس انڈے پر لکھیں۔ جو مرغی نے پہلا دیا ہو اور اس کو بخور مذکور کی دھونی دے کر دعوت کو سات مرتبہ اس پر دم کر کے آگ میں دفن کریں۔ اور مؤکلات کو اپنے اور اس شخص یا تمام مخلوق کے درمیان محبت کا حکم دیں ساری مخلوق تم سے محبت اور رفاقت کرے گی۔ انشاء اللہ۔

مسخّر کرنا، زبان بند کرنا

اگر تم یہ سوچو کہ کوئی تمہیں بُرا نہ کہے۔ اور تمہارے مطیع ہوں تو ایسا ہے کہ خاتم کو اور اس کے گرد پوری، دعوت مشک اور زعفران اور عرق گلاب کے ساتھ ہرن کی جھلی پر لکھ کر جلوتری اور لوبان ذکر کی دھونی دیں۔ سات بار دعوت پڑھ کر اس پر دم کریں۔ اور مؤکلات کو تمام مخلوق کے مطیع ہونے اور زبان بند کرنے کا حکم صادر اپنے مؤکلات سے کروائیں۔ مؤکلات فوراً حکم کی تعمیل کریں گے۔ عجیب تاثیر مشاہدہ کرے گا۔

مردبستہ کو کھولنا

اگر مردبستہ کو کھولنا یا سحر کا دور کرنا یا دیوانہ کو تندرست کرنا چاہتے ہو۔ تب دعوت خاتم کو بطریق مذکورہ ہرن کی جھلی پر مشک، زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر عود، جلوتری کی دھونی دیں۔ اور دھونی دیتے وقت سات بار دعوت پڑھیں۔ اور مؤکلات کو دفع سحر یا مردبستہ کو کھولنے کا حکم صادر کریں جنات کو دفع کرنے کا حکم دیں۔ ایسا ہی ہوگا بحکم تعالیٰ۔

قسط ۴۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی



سارے بھائی اپنے بڑے بھائی روبن کی گفتگو غور اور حیرت سے سنتے رہے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ حاکم مصر کی صورت میں یوسف علیہ السلام بھی اُن کے پاس کھڑے ہیں۔ یوسفؑ بھی اُن کی یہ ساری باتیں سنتے رہے اور جب روبن اپنی بات کہہ چکا تو یوسفؑ اُن کے پاس سے ہٹ گئے اور ایک طرف جا کر خوب روئے۔

پھر یوسفؑ سنبھلے، اپنے بھائیوں کے پاس آئے اور اُن کی زبان سے اُن کے سارے حالات جاننے کے بعد آپ نے پھر انہیں مخاطب کر کے کہا۔ "جب تم دوبارہ ادھر آؤ تو اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو بھی لے کر آنا۔ تم دیکھتے ہو کہ میں کس طرح پورا غلّہ دیتا ہوں۔ اور کس طرح مہمان نوازی کرتا ہوں۔ اے ارضِ کنعان کے رہنے والو! یہ بھی سُن رکھو، اگر تم اپنے اس چھوٹے بھائی کو ساتھ نہ لائے تو پھر میں دوبارہ تمہیں غلّہ نہ دوں گا۔ اور میں سمجھوں گا کہ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔ ایسی صورت میں تم لوگ میرے پاس نہ آنا اور نہ ہی مجھے اپنی شکل دکھانا۔"

اس گفتگو کے بعد یوسفؑ نے اپنے خدّام کو حکم دیا کہ اُن کے بوروں میں اناج بھر دیا جائے۔ جب اُن کے بورے تیار ہو گئے تو انہوں نے اناج خریدنے کے لئے جو نقدی یوسفؑ کو پیش کی تھی وہ نقدی بھی یوسفؑ نے اس بنا پر اُن کے بوروں میں ڈال دی کہ شاید اُن کے پاس اور رقم نہ ہو اور یہ دوبارہ اناج لینے کیلئے اِدھر کا رُخ نہ کریں۔ اس کے علاوہ اُن کے بوروں میں نقدی ڈالنے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ نے یہ گوارہ نہیں کیا کہ اپنے والدِ محترم اور بھائیوں سے کھانے کی قیمت وصول کریں۔ لہٰذا اناج کی قیمت انہوں نے اپنے پاس سے ادا کر دی۔ اس طرح یوسفؑ کے بھائی غلّہ لے کر مصر سے کنعان کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب یہ سارے بھائی اپنے والدِ محترم یعقوبؑ کے پاس پہنچے تو انہیں ساری روداد سناتے ہوئے کہنے لگے "اے ہمارے باپ ہم نے اپنے بھائی شمعون کو وہاں چھوڑ دیا اور غلّہ لے کر واپس آ گئے۔ سو اب آپ ایسا کریں کہ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم اور غلّہ لانے کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی شمعون کو بھی ساتھ لے کر آئیں۔"

بیٹوں کی گفتگو سُن کر یعقوبؑ سخت فکر اور کشمکش میں پڑ گئے۔ اس دوران میں اُن کے بیٹوں نے اپنے اپنے اناج کے بورے کھولے تو اُن بوروں میں سے وہ نقدی بھی نکل آئی جو انہوں نے اناج کی قیمت کے طور پر یوسفؑ کو ادا کی تھی۔ یعقوبؑ اور اُن کے بیٹے یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ چند لمحوں کے سکوت کے بعد یعقوبؑ نے کہا۔

"اے میرے بیٹو! تم تو مجھے بے اولاد کر دینا چاہتے ہو۔ یوسفؑ نہ رہا پھر شمعون بھی گیا اور اب تم لوگ بنیامین کو بھی اپنے ساتھ اجنبی سرزمین کی طرف لے جانا چاہتے ہو۔ یہ سب باتیں میرے خلاف ہیں۔"

تب بڑے بیٹے روبن نے اپنے باپ سے کہا۔ "اگر میں بنیامین کو آپ کے پاس واپس لے کر نہ آؤں تو اے میرے باپ! اس کی پاداش میں آپ بے شک میرے دونوں بیٹوں کو قتل کر دیجئے گا۔ آپ بنیامین کو مجھے سونپ دیں۔ میں اُسے آپ کے پاس واپس لے کر آؤں گا۔"

یعقوبؑ نے دکھ بھری غمگین آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ میرا بیٹا بنیامین تم لوگوں کے ساتھ نہ جائے گا۔ کیوں کہ اس کا بھائی یوسفؑ مرگیا ہے اور وہ اکیلا رہ گیا ہے۔ اگر مصر کی

طرف جاتے ہوئے اس پر بھی کوئی آفت آپڑی تو تم لوگ میرے سفید بالوں کو غم کے ساتھ قبر میں اتار کر رکھ دو گے۔"

یعقوب علیہ السّلام کے بیٹے خاموش ہو گئے اور اُس غلّے کو سنبھالنے میں لگ گئے جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس طرح یہ بات آئی گئی ہوگئی اور دن تیزی سے گزرنے لگے۔

ارضِ کنعان میں قحط نے اور زیادہ شدّت اختیار کرلی تھی۔ لوگ اناج کو ترسنے لگے تھے اور ایک ریلے اور طوفان کے سے انداز میں وہ اپنی ضرورت کا اناج حاصل کرنے لگے تھے۔

یعقوبؑ کے بیٹے مصر سے جو غلّہ لائے تھے وہ ختم ہونے کے قریب آیا تو آپ سخت فکرمند ہوئے۔ لہٰذا ایک روز انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلاکر کہا کہ جو اناج تم لوگ لے کر آئے تھے۔ وہ ختم ہونے کے قریب آگیا ہے۔ لہٰذا تم لوگ ایک بار پھر مصر کا رُخ کرو اور وہاں سے پہلے کی طرح اناج لے کر آؤ۔

جب یعقوبؑ اپنی بات کہہ چکے تو ان کا بیٹا یہودا بولا "اے ہمارے باپ! اس شخص نے جو کہ مصر کا حاکم ہے۔ ہمیں تاکید کے ساتھ کہہ دیا تھا کہ جبتک تم لوگ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی اپنے ساتھ لے کر نہ آؤ۔ میرا منہ نہ دیکھنا۔ پس اے ہمارے باپ! جب تک بنیامین ہمارے ساتھ نہیں جاتا۔ ہم مصر کا رُخ نہیں کریں گے۔ ہاں اگر آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجنے پر تیار رہیں تو ہم ابھی اور اسی وقت آپ کے حکم کے مطابق اناج لانے کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوجائیں گے۔"

یعقوبؑ نے غم واندوہ اور پریشانی کے عالم میں اپنی گردن جھکالی۔ چند ثانیوں تک وہ کسی گہری سوچ میں کھوئے رہے پھر اپنے بیٹوں کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے انتہائی دُکھ اور دلدوزی سے کہا۔ "اے میرے بیٹو! تم لوگوں نے مجھ سے کیوں بدسلوکی کی۔؟ تم نے مصر کے اس حاکم کو کیوں بتادیا کہ تم لوگوں کا ایک بھائی اور بھی ہے۔"؟

یہودا نے انتہائی انکسار کے ساتھ جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے والد محترم! مصر کے اُس حاکم نے بضد ہوکر ہمارا اور ہمارے خاندان کا حال پوچھا کہ کیا تمہارا باپ اب تک جیتا ہے اور کیا تمہارا کوئی اور بھائی بھی ہے۔؟ تو اے میرے باپ! ہم نے اس کے سوال کے مطابق اُسے بتادیا کہ ہمارا باپ جیتا ہے اور یہ کہ ہم کل بارہ بھائی ہیں جب کہ ایک ہم سے کھوگیا ہے اور سب سے چھوٹا بھائی ہمارے باپ کے پاس رہتا ہے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہمارے اس طرح جواب دینے پر وہ کہہ دے گا کہ اپنے چھوٹے بھائی کو بھی ساتھ لے کر آؤ۔" یہودا چند لمحے رُک کر اپنے باپ کے چہرے پر اُترتے چڑھتے جذبات کو دیکھتا رہا اور پھر دوبارہ وہ اپنے باپ کو قائل کرنے کی خاطر کہہ رہا تھا۔ "اے ہمارے باپ! بہتر ہے کہ آپ بنیامین کو ہمارے ساتھ کردیں کہ ہم مصر کا رُخ کریں۔ وہاں سے اپنی ضرورت کا اناج لے کر آئیں۔ تاکہ ہم آپ اور ہمارے بال بچّے زندہ رہیں۔ میں بنیامین کا ضامن ہوتا ہوں۔ واپسی پر آپ بنیامین کو مجھ سے لیجئے گا۔ اگر میں اُسے آپ کے پاس لاکر نہ کھڑا کردوں تو میں ہمیشہ کے لئے گنہگار ٹھہروں گا۔ اے میرے باپ! جس طرح ہم نے پہلی بار آپ سے بنیامین کو ہمارے ساتھ بھیجنے کی گزارش کی تھی۔ اگر آپ اُس وقت بنیامین کو ہمارے روانہ کردیتے تو اب تک ہم مصر دوسری بار اناج لے کر لوٹ بھی آئے ہوتے۔"

یہودا کی اس گفتگو کا یعقوبؑ پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اس لئے اُن کی جھکی ہوئی گردن سیدھی ہوگئی تھی۔ اپنے چہرے پر پھیلے ہوئے تفکرات بھی انہوں نے دور کردیئے تھے۔ پھر وہ اپنے بیٹوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

"اے میرے بیٹو! اصل بات یہی ہے تو ایسا کرو کہ یہاں سے کچھ نذرانے بھی اُس مہربان حاکمِ مصر کے لئے لے جاؤ اور دُگنی نقدی بھی واپس لے جاؤ جو پہلی بار اناج خریدتے وقت تمہارے بوروں میں ڈال دی گئی تھی۔ ہوسکتا ہے اس سے بھول ہوگئی ہو اور اس نقدی کو پاکر وہ تم لوگوں سے راضی اور خوش ہو اور اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لیتے جاؤ اور دوبارہ مصر سے اناج لے کر آؤ اور میرا خدا جو قادرِ مطلق اور واحد لاشریک ہے، اُس حاکمِ مصر کو تم پر مہربان کردے کہ وہ بنیامین کو اس کی خواہش کے مطابق ساتھ لے جانے پر میرے اسیر کئے ہوئے بیٹے شمعون کو بھی رہا کردے۔"

یعقوبؑ کی اس اجازت پر اس کے بیٹے بے حد خوش ہوئے تب انہوں نے یوسفؑ کو پیش کے لئے نذرانے اور اناج خریدنے کے لئے نقدی لی اور اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو لے کر مصر کی طرف روانہ ہوگئے۔

پہلے کی طرح اُن لوگوں کو پھر یوسفؑ کے سامنے پیش کیا گیا

جب یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ ——

اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو دیکھا تو آپ بہت خوش ہوئے۔ اور

آپ نے انہیں اپنے گھر میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا۔ منتظم انہیں اپنے ساتھ اُن کے گھر لے گیا اور پھر شمعون کو بھی وہاں لے آیا۔ اس طرح وہ گیارہ بھائی یوسفؑ کے گھر میں جمع ہوئے۔ اس موقع پر بڑے بھائی روبن نے اپنے سارے بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جو حاکم مصر نے ہم سب کو اپنے گھر پہنچا دیا ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ہمیں کہیں کسی اور ہی دُکھ یا تکلیف میں نہ پھنسا مارے۔ مجھے خوف ہے کہ وہ نقدی جو پہلی بار ہمارے بوروں میں رکھ کر واپس کر دی گئی تھی۔ اس نقدی کی وجہ سے شاید وہ حاکم ہمیں اپنے گھر میں بند کر دینا چاہتا ہے تاکہ اُسے ہمارے خلاف بہانہ مل جائے اور اس بہانے ہمیں اپنا غلام بنالے اور ہم سے ہماری نقدی اور باربرداری کے جانور چھین لے۔ اے میرے بھائیو۔! ہمیں اپنی بہتری اور رہائی کے لئے ضرور کچھ کرنا چاہئے۔ دیکھو، حاکم مصر کا منتظم اُس سامنے والے کمرے میں گیا ہے۔ اُسی سے اس سلسلے میں گفتگو کرتے ہیں۔ اور اپنی حیثیت کو واضح کرنے کے لئے اُسے اُس نقدی کے متعلق بتا دیتے ہیں۔"

سارے بھائی مل کر اُس منتظم کے کمرے کی طرف گئے۔ جب منتظم نے اُن سب کو یوں ایک ساتھ اپنے کمرے میں آتے دیکھا تو اُس نے کسی قدر حیرت کے ساتھ اُن سے پوچھا۔

"اے میرے عزیزو! تم مجھے پریشان سے لگتے ہو۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں"؟

یہودا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "تمہارا اندازہ درست ہے۔ ہمیں ایک معاملے کا خوف ہے اور اُسی سلسلے میں اس وقت تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم تم پر یہ انکشاف کرنا چاہتے ہیں کہ ہم پہلے بھی یہاں سے اناج لے جاچکے ہیں اور ....."

"میں جانتا ہوں" منتظم بیچ میں بول پڑا۔ "تم پہلے بھی یہاں سے اناج لے جاچکے ہو۔ پر اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہیں اس بار بھی پہلے کی طرح اناج ملے گا۔ دراصل ....."

"تم میرا مطلب نہیں سمجھے ..... میں تم سے کچھ اور کہنا چاہتا ہوں۔" یہودا نے قطع کلامی کرتے ہوئے کہا۔ "ہاں تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم پچھلی بار یہاں سے اناج لے کر گئے۔ جب اپنے گھر جا کر ہم نے اپنے بوروں کو کھولا تو ہمارے بوروں سے وہ نقدی بھی نکلی جو ہم نے ادا کر کے اناج خریدا تھا۔ سوائے عزیز! وہ نقدی ہم اپنے ساتھ واپس لیتے آئے ہیں اور اس بار اناج خریدنے کے لئے ہم علیحدہ نقدی لائے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ وہ نقدی کس نے ہمارے بوروں میں رکھ دی تھی۔" یہودا جب خاموش ہوا تو یوسفؑ کے منتظم نے اُن سب سے کہا۔

"تم سب کی سلامتی ہو، اس معاملے میں تم لوگ خوفزدہ نہ ہو میں تو یہ کہوں گا کہ تمہارے خدا نے تمہارے ہی اناج کے بوروں سے تم لوگوں کو خزانہ عطا کر دیا ہے لہٰذا اس نقدی کو تم لوگ اپنے پاس رکھو اور اپنے استعمال میں لاؤ۔ جہاں تک پہلے اناج کی قیمت کا سوال ہے تو وہ مجھے اسی وقت مل گئی تھی۔ اب تم آرام سے بیٹھو اور اس معاملے میں فکرمند نہ ہو۔ تم ساتھ والے کمرے میں بیٹھ کر آرام کرو۔"

سب بھائی مطمئن سے ہو کر دوسرے کمرے میں جا بیٹھے تھے۔ اس منتظم نے ان سب کی خوب دیکھ بھال کی۔ اُن کے غسل کا انتظام کیا۔ اُن کے جانوروں کو چارا مہیا کیا۔ اور ان سب کے لئے بہترین کھانے پکوائے۔ یہاں تک کہ دوپہر کے وقت یوسفؑ خود بھی وہاں آپہنچے۔ وہ اسی کمرے میں اپنے بھائیوں کے پاس آبیٹھے اور سب بھائیوں نے اُن کو تحائف پیش کئے جو وہ اپنے باپ کے کہنے پر ساتھ لائے تھے پھر یوسفؑ نے اُن سے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔

"تمہارا بوڑھا باپ جس کا ذکر تم لوگوں نے پچھلی بار کیا تھا۔ کیا وہ اب تک جیتا ہے اور اچھا ہے"؟

"اے ہمارے محسن!" روبن بولا۔ "ہمارا باپ اب تک جیتا ہے۔ اور خداوند کریم کی مہربانی سے وہ خیریت سے ہے۔"

اس کے بعد یوسفؑ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ "تو یہ ہے تمہارا بھائی جسے تم نے اپنے ساتھ لانے کا وعدہ کیا تھا۔ تم نے چونکہ اپنا وعدہ خوب نبھایا ہے۔ لہٰذا میں تمہیں تمہاری ضرورت کے مطابق اناج دے کر سب بھائیوں کو واپس جانے کی اجازت دے دوں گا۔" اس کے بعد یوسفؑ وہاں کچھ دیر بیٹھ کر اپنے بھائیوں سے باتیں کرتے رہے لیکن اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے سامنے دیکھ کر اور اس کے علاوہ اپنے باپ کی یاد نے اُن کی حالت بُری کر دی تھی۔ وہ وہاں سے اُٹھ گئے اور ایک دوسرے کمرے میں جا کر اپنے حالات پر جی بھر کر روئے پھر دوبارہ ہاتھ منہ دھو کر اپنے بھائیوں کے پاس آگئے اور اُن کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد یوسفؑ اپنے

منتظم کو علیحدگی میں لے گئے اور بڑی رازداری سے کہا۔
"ان لوگوں کے بوروں میں جتنا اناج وہ لے جا سکیں بھر دینا۔ اور پھر ایسا کرنا کہ میرا جو چاندی کا پیالہ ہے سب سے چھوٹے بھائی بنیامین کے بورے میں رکھ دینا اور انہیں یہ بھی بتا دینا کہ کل صبح ہی صبح ایک قافلہ یہاں سے جائے گا لہٰذا وہ لوگ بھی اس قافلے کے ساتھ کوچ کر جائیں۔"

منتظم نے حسب ہدایت اُن کی روانگی کے تمام انتظامات کر دیئے۔ پھر اگلے روز صبح ہی صبح شمال کی طرف جانے والے قافلے کے ساتھ وہ روانہ ہو گئے۔

یہ چھوٹا سا قافلہ ابھی مصر کے شہر ممفس سے تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ پیچھے سے کچھ لوگ گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے آئے اور قافلے کے قریب پہنچ کر بلند آواز میں بولے۔
"اے قافلے والو! ٹھہرو۔ تم لوگ چور ہو۔"

قافلہ رُک گیا۔ پھر روبن نے اُن آنے والے گھڑسواروں سے پوچھا۔ "تمہاری کیا چیز چوری ہو گئی ہے۔ جس کا ہم پر الزام لگا رہے ہو۔؟"

"ہم کو ہمارے حاکم کا چاندی کا پیالہ نہیں ملتا۔" ایک سوار بولا۔ "وہ غائب ہے۔ اور ہمیں شک ہے کہ وہ تم لوگوں ہی میں سے کسی کے پاس ہے اور سنو جو بھی اُس پیالے کو لا کر دے گا، میں ضمانت دیتا ہوں کہ اُسے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر غلہ انعام میں دیا جائے گا۔"

اس بار یہودا نے اُن سواروں سے کہا۔ "بخدا تم کو خوب معلوم ہے کہ ہم ملک میں فساد پھیلانے والے نہیں ہیں۔ ہم چوری کے عادی نہیں اور نہ ہی یہ ہمارا شیوہ ہے۔ شاید تم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ ہم تو وہ نقدی بھی لوٹانے کے لئے اپنے ساتھ لے آئے تھے جو غلطی سے پہلی بار ہمارے اناج کے بوروں میں ڈال دی گئی تھی۔ اگر ہم ایسا کر سکتے ہیں تو ہم مصر کے حاکم کا پیالہ کیونکر چرا سکتے ہیں۔ جب کہ وہ ہمارا محسن ہے کہ اس نے ہمیں ہماری ضرورت کے مطابق دوبارہ اناج دیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت بخشی۔ سوائے تعاقب کرنیوالو! ہم کیوں کر اپنے محسن کا پیالہ چرا سکتے ہیں۔"

تب اُن تعاقب کرنے والوں نے یہودا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اگر تم میں سے کسی پر چوری ثابت ہو جائے تو پھر کہو۔ اُس چور کی کیا سزا ہونی چاہیئے۔؟"

یہودا نے اپنے باپ کی شریعت کے مطابق اُن لوگوں کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "جس شخص کے اسباب میں سے حاکم کا پیالہ ملے پس وہ شخص خود ہی ایسی چوری کی سزا ہے یعنی اس چوری کے عوض اُسے غلام بنا لیا جائے۔ ہم لوگ چوروں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔" اس کے بعد سب بھائیوں نے اپنے اپنے جانوروں سے اناج کے بورے اُتارے اور تعاقب کرنے والوں نے اُن کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ انہوں نے پہلے بڑے بھائیوں کے بوروں کو دیکھا اور آخر میں جب انہوں نے بنیامین کے بورے کی تلاشی لی تو اُس میں سے چاندی کا پیالہ نکل آیا۔ اس پر تعاقب کرنے والوں نے کہا۔

"تم لوگوں نے دیکھا۔ ہم نہ کہتے تھے کہ حاکم کا چاندی کا پیالہ تم لوگوں ہی میں سے کسی ایک کے پاس ہے۔ لہٰذا تمہارے اپنے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق جس جوان کے بورے سے یہ پیالہ نکلا ہے۔ اُسے ہم اپنے ساتھ واپس لے کر جائیں گے اور یہ ہمارے ہاں ایک غلام کی سی زندگی بسر کرے گا۔"

جب حاکم کا پیالہ بنیامین کے بورے سے نکلا تو دوسرے بھائی غم اور دُکھ میں آہ و بکا کرنے لگے اور جب تعاقب کرنے والے بنیامین کو اپنے ساتھ لے جانے لگے تو دوسرے بھائیوں نے بھی اپنے جانوروں کو موڑا اور اُن کے ساتھ ہو لیئے۔

جب سارے بھائیوں کو یوسفؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے تعجب سے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "تم لوگوں نے میرے ساتھ یہ بُرائی کیوں کی۔ جب کہ میں تو تم پر احسان ہی کرنے والا تھا۔"

"اے مالک!" یہودا نے گلوگیر سی آواز میں کہا۔ "ہم کیا بات کریں۔ اب جب کہ ہم پر بُرائی ٹھہرا دی گئی ہے اور ہمارے اس چھوٹے بھائی کو غلام بنا لیا گیا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ یہیں غلام کی حیثیت سے رہ جاؤں گا۔ جس طرح یہ یہاں غلامی کرے گا ویسے ہی میں بھی یہاں غلامی کی زندگی بسر کرتا رہوں گا۔"

یوسفؑ نے نرمی سے یہودا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ "خدا نہ کرے کہ ایسا ہو جس کے پاس پیالہ نکلا ہے۔ صرف وہی یہاں غلام بن کر رہے گا۔"

اس پر یہودا کو طیش آ گیا۔ "اے حاکم مصر!" وہ تیز لہجے میں بولا۔ "ہم نے پہلی مرتبہ آپ سے کہا تھا کہ ہمارا ایک بوڑھا باپ ہے اور اس کے بڑھاپے کا سہارا ہمارا چھوٹا بھائی ہے اور یہ چھو

بھائی بھی اب اپنی ماں کا اکیلا ہی رہ گیا ہے کہ اس کا بڑا بھائی بچپن ہی میں کھو گیا تھا۔ سو ہمارا باپ ہمارے اس چھوٹے بھائی پر جان دیتا ہے۔ لیکن اے مالک! آپ نے ہم سے کہا تھا کہ اپنے اس چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر آؤ گے تو پھر دوبارہ اناج ملے گا۔ ہم آپ کی خواہش کے مطابق اس چھوٹے بھائی کو ساتھ لے کر آئے۔ اب جبکہ اس پر چوری کا الزام لگ گیا ہے اور غلام بنا کر یہاں روک لیا گیا ہے تو اے مالک! ہم اسے یہاں چھوڑ کر کیسے اور کیوں کر اپنے باپ کا سامنا کر سکیں گے۔ جب ہمارے باپ کو یہ خبر ہوگی کہ بنیامین کو چوری کے الزام میں روک لیا گیا ہے تو مجھے خدشہ ہے کہ ہمارا بوڑھا باپ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکے گا۔ وہ تو اُسے ہمارے ساتھ بھیجتا ہی نہ تھا۔ پَر میں اس معاملے میں ضامن بنا اور کہا کہ اگر میں اپنے چھوٹے بھائی کو تیرے پاس لے کر نہ آؤں تو میں گنہگار ٹھہروں گا۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ ہمارے چھوٹے بھائی کو رہا کر دیا جائے تاکہ یہ واپس جا کر ہمارے باپ کے سکون اور اطمینان کا باعث بنے اور اس کے بدلے مجھے یہاں غلام بنا کر رکھ لیا جائے۔"

"ایسا کیوں کر ممکن ہے کہ جس نے چوری کی ہے اُس کے بجائے کسی اور کو غلام بنا کر رکھ لیا جائے۔ لہٰذا جو پکڑا گیا ہے وہی غلام بن کر یہاں رہے گا۔ اور اب تم سب یہاں سے اپنی سرزمین کی طرف لوٹ جاؤ۔"

سب بھائی یوسف ؑ کے حکم کے مطابق وہاں سے نکل آئے۔ اور باہر آ کر بڑے بھائی روبن نے اپنے دوسرے بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے عزیز بھائیو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے باپ نے بنیامین کو واپس لانے کا ہم سے پختہ عہد لیا تھا؟ اور سنو میرے بھائیو! اس سے پہلے یوسف ؑ کے معاملے میں بھی تم سے کوتاہی، غلطی اور گناہ سرزد ہو چکا ہے۔ جب کہ اس موقعے پر میں تم سب کو منع کرتا تھا کہ یوسف ؑ کو کوئی تکلیف نہ دو کہ آخر کو وہ ہمارا بھائی ہے۔ پَر تم نے میری بات نہ مانی تھی۔ بلکہ تم تو اُلٹے میری جان کے بھی درپے ہو گئے تھے۔ ان حالات میں تو اب میں مصر کی سرزمین نہ چھوڑوں گا۔ جبتک کہ میرے والدِ محترم مجھے واپس آنے کا حکم نہ دیں یا جب تک اس معاملے پر خدا کا کوئی حکم نازل نہ ہو جائے۔

لیکن دوسرے بھائیوں نے منّت سماجت کر کے روبن کو اپنے ساتھ چلنے پر رضامند کر لیا۔ اس طرح سارے بھائی بنیامین کو یوسف ؑ کے پاس چھوڑ کر اور اناج لے کر ارضِ کنعان کی طرف کوچ کر گئے۔

بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یوسف ؑ نے اپنے چھوٹے اور حقیقی بھائی بنیامین کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا "اے عزیز! اگر تم چاہو تو میں تمہارے بھائی کی جگہ ہو جاؤں"؟

بنیامین نے دُکھ سے کہا۔ "میری ایسی قسمت کہاں کہ آپ جیسا میرا کوئی بھائی ہو۔"

اس پر یوسف ؑ رو پڑے اور بنیامین کو اپنے ساتھ لپٹا کر ٹوٹتی ہوئی آواز میں کہا "اے میرے عزیز بھائی! میری طرف غور سے دیکھ۔ میں ہی تیرا بڑا بھائی یوسف ؑ ہوں۔ مجھے بھیڑیئے نے نہیں کھایا تھا بلکہ بھائیوں نے مجھے ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ وہاں میرے اللہ نے میری مدد فرمائی۔ ایک قافلے نے مجھے وہاں سے نکالا اور یہاں مصر میں لا کر فروخت کر دیا۔ پھر میرے رب نے مجھے خوابوں کی تعبیروں کا جو علم عطا کیا تھا وہ یہاں میرے کام آیا اور اسی بنا پر تم دیکھتے ہو کہ آج میں مصر کا حاکم ہوں۔"

دونوں بھائی ایک دوسرے سے لپٹ کر خوب روئے۔ اس کے بعد یوسف ؑ نے اُسے اپنے سامنے بٹھا کر تمام حالات تفصیل سے سُنا ڈالے۔ جب وہ اپنا احوال کہہ چکے تو بنیامین نے حیرت اور تعجّب سے پوچھا۔

"اے میرے بھائی! آپ جانتے تھے کہ آپ کی جدائی میں والدِ محترم انتہائی بے چین اور غمزدہ ہوں گے۔ پھر آپ نے انہیں اپنی خیریت کی اطلاع کیوں نہ کی کہ انہیں اطمینان اور سکون مل جاتا۔ اے میرے بھائی! آپ کے پاس بہت مواقع تھے۔ جب آپ اپنے متعلق والدِ محترم کو اطلاع دے سکتے تھے۔ جب آپ غلام تھے اس وقت بھی آپ کسی تجارتی کارواں یا کسی سوداگر کے ہاتھ ہمارے لئے پیغام بھیج سکتے تھے۔ جس وقت آپ عزیزِ مصر کے گھر میں تھے۔ تب تو آپ کو آزادی اور آسائش کا سامان حاصل تھا۔ اُس وقت آپ بڑی آسانی کے ساتھ اپنے متعلق کوئی خبر پہنچا سکتے تھے۔ اور پھر جب آپ کو مصر کی حاکمیت حاصل ہوئی تو آپ اپنی خیریت کے علاوہ خود چل کر بھی والدِ محترم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے تھے۔ اے میرے بھائی! آپ کی جدائی میں رُو رُو کر اُن کی حالت بہت بُری ہو چکی ہے۔ اور اب

اُن کی بینائی بھی جاتی رہی ہے۔"

"برادرِ عزیز! یوسفؑ نے بڑے پیار اور نرمی سے بنیامین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "تمہارا کہنا درست ہے۔ بہت مواقع تھے کہ جب میں کسی کے ہاتھ خط بھیجنے کے علاوہ خود بھی وہاں جاسکتا تھا۔ لیکن جو کچھ میں نے کیا وہ بحکم قضاوقدر اور بہ اشاراتِ وحی کیا۔ اس میں میرے اپنے ارادے اور نیت کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جس طرح میرے رب نے میری راہنمائی کی، میں نے ویسا ہی کیا۔"

یوسفؑ کے اس جواب پر بنیامین مطمئن ہوگیا۔ پھر یوسفؑ نے اپنی بیوی اور بچّوں سے اس کا تعارف کرایا اور اس طرح بنیامین مصر میں یوسفؑ کے پاس رہنے لگا تھا۔

دوسری طرف تمام بھائی اناج لے کر یعقوبؑ کے پاس آئے اور انہیں وہ سب حالات سُنا ڈالے جن کی بنا پر بنیامین کو وہاں روک لیا گیا تھا۔ اپنے بیٹوں سے بنیامین کی اسیری سے متعلق سُن کر یعقوبؑ کی حالت ناقابلِ برداشت ہوگئی۔ قبل اس کے کہ وہ کچھ کہتے، یہودا نے اپنی اور دیگر بھائیوں کی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا۔

"اے ہمارے باپ! بنیامین نے چوری کی۔ اس لئے وہ گرفتار کرلیا گیا اور ہم تو آپ سے وہی بیان کرتے ہیں جو کچھ وہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ بے شک! ہم نے آپ سے بنیامین کو واپس لانے کا عہد کیا تھا۔ پر ہم غیب کی باتیں تو نہ جاننے والے تھے اور نہ ہمیں یہ معلوم تھا کہ بنیامین وہاں چوری کرے گا۔ اگر ایسا ہم پہلے سے جانتے تو ہم کبھی بھی آپ سے اُسے واپس لانے کا عہد نہ کرتے۔ اے ہمارے باپ! اگر آپ کو ہماری ان باتوں کا یقین نہ ہو تو آپ ممفس سے باہر اس بستی والوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ جس بستی کے پاس حاکم مصر کے آدمیوں نے ہم سب کے سامان کی تلاشی لی تھی اور اُن کی موجودگی میں بنیامین کے بورے سے حاکم مصر کا چاندی کا پیالہ نکل آیا تھا۔ اے پدرِ محترم! اگر آپ ایسا نہ کرسکیں تو پھر آپ اُس قافلے والوں سے پوچھ سکتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم مصر سے اپنے گھر آئے ہیں اور اس قافلے میں کنعان کے بہت سے لوگ ہیں۔ اے ہمارے باپ! ہم نے وہی کچھ آپ سے کہا ہے جو ہم نے دیکھا۔ اس میں ہم نے آپ سے ذرّہ برابر بھی جھوٹ نہیں کہا۔"

اپنے بیٹوں کی گفتگو سُن کر یعقوبؑ کے دل میں یوسفؑ کی یاد تازہ ہوگئی۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اور انہوں نے آہ بھرتے ہوئے انتہائی تأسف اور دکھ سے کہا۔

"ہائے افسوس! یوسفؑ پر اُس نے تو غم اور دکھ سے میری کمر ہی توڑ کر رکھ دی ہے۔"

اُس پر یہودا بولا۔ "اے ہمارے باپ! بخدا آپ تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یوسفؑ کی یاد ہی میں لگے رہیں گے۔ اور ہمیں خدشہ ہے کہ اسی طرح یوسفؑ کی یاد میں گھل گھل کر آپ اپنی جان دیدیں گے۔"

یوسفؑ کی یاد میں رو رو کر یعقوبؑ کی آنکھیں پہلے ہی سفید ہوچکی تھیں۔ اور آپؑ کی بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ اس کے علاوہ آپ بہت ضعیف اور لاغر ہوگئے تھے۔ اور گزشتہ چھ برس سے آپ کی حالت ایسی ہی تھی۔ اپنے بیٹوں کی باتیں سُن کر آپ نے فرمایا۔

"اے فرزندو! تمہیں میرے رونے اور واویلا کرنے سے کیا بحث؟ میں تو اپنے رنج وغم کی صرف اپنے رب ہی سے شکایت کرتا ہوں، تم سے اس بارے میں کچھ نہیں کہتا اور اپنے اللہ کی باتوں کو جس قدر میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ سنو میرے فرزندو! میرے بیٹے یوسفؑ نے بچپن میں ایک خواب دیکھا تھا وہ خواب میرے رب کی طرف سے تھا اور مجھے قوی یقین ہے کہ ایک روز اس خواب کی تکمیل ضرور ہوگی۔ لہٰذا میرا دل کہتا ہے کہ یوسفؑ جہاں کہیں بھی ہے زندہ ہے۔ سواے میرے بیٹو! بنیامین اور یوسفؑ کی تلاش میں تم سب ایک بار پھر مصر کا رُخ کرو۔ بنیامین تو اس وقت مصر میں ہے اور یوسفؑ کو جو مصر میں جاکر تلاش کرنے کے لئے تمہیں کہہ رہا ہوں تو میں یہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ میرے رب نے میری راہنمائی کی ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں اپنے رب کی وہ باتیں جانتا ہوں جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ سواے میرے بچّو! ایک بار پھر اناج لینے کے لئے مصر کا رُخ کرو اور وہاں اپنے دونوں بھائیوں کو تلاش کرو۔"

یعقوبؑ کی یہ گفتگو سُن کر اُن کا بیٹا شمعون بولا۔ "اے ہمارے باپ! ہم کیسے غلّہ لینے کے لئے پھر مصر کا رُخ کریں جبکہ اس وقت ہمارے پاس نقدی بھی نہیں ہے۔"

"گھر کے برتن اور دیگر اثاثہ لے جاؤ۔" یعقوبؑ نے فرمایا "لیکن تم مصر کا رُخ ضرور کرو۔ مجھے اپنے رب سے اُمید ہے کہ تم اپنے بھائیوں کو ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہوجاؤ گے۔"

(باقی آئندہ)

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اس مرتبہ ماہِ مبارک میں میری بھی خواہش تھی کہ میں پورے روزے رکھوں اور ۷ وقت کی نماز ادا کروں۔ اس سال تہجد اور اشراق پڑھنے کا بھی پروگرام تھا۔ اگر آپ کسی پر یہ بات ظاہر نہ کریں تو پھر آپ سے کیا پردہ۔ میں نے مسلم گھرانہ میں پیدا ہونے کے باوجود ایسی زندگی گذاری ہے کہ مجھے کچھ بھی سمجھا جاسکتا تھا لیکن مسلمان نہیں۔ ساری زندگی میں نے اپنے محلے کے لوگوں کا ناک میں دم رکھا —— اور صورتِ حال حرف بہ حرف یہ تھی کہ۔ بوڑھے بھی خفا مجھ سے ہیں اور بچے بھی ناخوش کڑوا تھا میں لوگوں کے لئے بن نہ سکا قند"۔

لیکن ایک فقیر کی دعاؤں کے طفیل مجھے سنبھلنے کا موقعہ مل گیا۔ اور میں نے بالآخر یہ فیصلہ کر ہی لیا کہ میں ایسی زندگی گذاروں گا کہ اللہ بھی مجھ سے راضی رہے اور اس کے بندے بھی —— چنانچہ اس سال میں نے رمضان کے پہلے ہی دن سے نماز روزے کا پروگرام سیٹ کر لیا۔

اب آپ سے کیا جھوٹ بولوں کہ اس طرح کے پروگرام میں پچھلے رمضان میں بھی سیٹ کر چکا تھا۔ لیکن ہوا یہ کرتا تھا کہ دوسرے عشرے سے بالکل صوفی بن جاؤں گا۔ اور جب بدنصیبی سے دوسرا عشرہ بھی بالکل صاف گذر جاتا تھا تو پھر مصمم ارادہ یہ کیا کرتا تھا کہ آخری عشرے میں اتنی عبادت کرونگا کہ کراماً کاتبین کو بھی حیرت میں ڈال دوں گا وہ بھی بیچارے میری نمازیں اور روزے لکھتے لکھتے تھک جایا کریں گے۔

پھر یہ خیال ہوا کرتا تھا کہ طاق راتوں میں تمام رات جاگونگا لیکن بُرا ہو شیطانِ لعین کا قید میں جاکر بھی کم بخت ہمیں بہکاتا اور پھسلاتا رہتا ہے۔ طاق راتیں بھی سو کر ہی گذر جاتی تھیں۔ لیکن چونکہ میں مردم شماری کے لحاظ سے باقاعدہ مسلمان ہی تھا اس لئے عزم یہ کر لیا کرتا تھا کہ ۲۷ روی شب کو مغرب سے لیکر اذانِ فجر تک سجدے میں پڑا رہوں گا۔ اور ندائے غیبی کے بغیر سر نہیں اُٹھاؤں گا۔ لیکن ۲۷ وی شب بھی آکر گذر جاتی تھی اور عبادت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی تھی۔ لیکن میں پھر بھی بخدا اُمیدوار رہا کرتا تھا۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا تھا کہ ماہِ مبارک کی ۲۹ وی شب بھی بہت اہم ہوا کرتی ہے اسمیں رحمتیں تقسیم کی جاتی ہیں چنانچہ میں پروگرام بنا لیا کرتا تھا کہ اس شب میں تو میں دن چھپنے سے پہلے ہی سے مصلیٰ سنبھال لوں گا اور عبادت کی توفیق نہ بھی ہو تب بھی عبادت سے باز نہیں آؤں گا۔ لیکن ہائے رے بدنصیبی یہ رات بھی آکر گذر جاتی تھی اور میں روایتی مسلمانوں کی طرح رات کا آدھا حصہ گپا شٹک میں گزار دیتا تھا اور بقیہ آدھا خراٹوں کے ساتھ سو کر۔ لیکن اس سال میں نے پیر ضامن کی قسم یہ ارادہ کر لیا تھا کہ اتنی نمازیں پڑھوں گا کہ پیروں پر ورم آجائے گا۔ اور تیس کے تیس روزے کھانے پینے کے جملہ اہتمام کے ساتھ دل کی گہرائی سے رکھوں گا۔ لیکن ستیا ناس ہو ان عورتوں کا ان کو اللہ نے ناقص العقل بنا کر ہم مردوں کا کباڑا کر دیا ہے۔ ماہِ مبارک سے ایک ہفتے پہلے میری اہلیہ فرمانے لگیں کہ نماز پڑھنے کا مزا جب ہے جب نماز پڑھنی آتی ہو۔ اور روزے رکھنے کا فائدہ جب ہے جب روزے کے مسائل سے پوری طرح واقفیت ہو۔ بات تو بیوی کی سولہ آنے درست تھی لیکن مجھے کچھ ناگوار گذری۔ کیونکہ جب بھی میرے عیب سے پردہ اُٹھتا ہے تو بہت کوفت ہوتی ہے۔ گویا کہ بیوی اس بات سے

واقف تھی کہ نماز بھی صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتا تھا۔ بات کتنی بھی درست سہی لیکن بیوی کے زبان سے سنکر طبیعت کو بہت کڑھن ہوئی ۔ لیکن اس وقت مصلحت اسی میں تھی کہ بیوی سے اُلجھنے کے بجائے مفاہمت کا راستہ اختیار کروں۔ میں نے اس کی بات کی تائید کرنے کی غرض سے کہا۔ بیگم! تم صحیح کہتی ہو نماز پڑھنے کا مزا جب ہی آتا ہے جب نماز پڑھنی آتی بھی ہو۔ لیکن اس عمر میں نماز کس سے سیکھوں؟ قاعدہ بغدادی اُٹھا کر کہاں جاؤں؟

آپ کوئی کتاب تو لیکر آئیں میں ہی آپ کو سکھا دوں گی۔ میں تو نماز صحیح پڑھ لیتی ہوں ۔

غضب خدا کا۔ کیا دور آگیا ہے اب یہ بیویاں ہماری استاد بنیں گی۔ اور ان کا کیا بھروسہ سبق یاد نہ ہونے پر بنا دیں مُرغا۔ اس خیال سے میری روح کانپ اٹھی اور میں نے باادب باملاحظہ اپنی بیوی سے عرض کیا۔ بیگم میں اپنی مسجد کے امام سے نماز سیکھوں گا۔ لیکن آپ کا شاگرد بننے میں تو میرا حقِ شوہریت متاثر ہو جائے گا۔ پھر میں کس دفعہ کے تحت آپ پر آنکھیں نکالوں گا۔

بیگم صاحبہ ہونٹوں کے بجائے اپنی ناک سے ہنستے ہوئے بولیں۔ چلئے کسی سے بھی سیکھئے آپ نماز پڑھنا تو سیکھئے کب تک یوں ہی ٹرخاتے رہیں گے۔ اور اللہ میاں کو دھوکہ دیتے رہیں گے ۔ اور اس کے بعد میں ایک دن اپنی شرم اُتار کر امام صاحب کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اور میں نے ان سے اس بات کی فرمائش کی کہ میں نماز سیکھنا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ مجھے نماز پڑھنی نہیں آتی ۔

امام صاحب سچ مچ کے نیک تھے وہ میرے ارادہ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے بڑے شفیق لہجہ میں فرمایا۔ کہ میں تمہیں نماز کے تمام طور طریقے ایک ہفتے میں سکھا دونگا۔ سب سے پہلے امام صاحب نے مجھے نیت کے بارے میں بتایا۔ اور سمجھایا کہ نیت کس طرح باندھی جاتی ہے ۔

اُف میرا دماغ ۔ ایک ہی منٹ میں فلم کے پورے گانے یاد ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک چھوٹی سی نیت کسی بھی طرح کھوپڑی میں نہیں اُتر رہی تھی۔ دراصل دماغ دوسری نوعیت کی چیزوں کا عادی ہو چکا تھا۔

پھر بھی کوشش بسیار کے بعد نیت کا فلسفہ کھوپڑی میں اُتر گیا۔ اس کے بعد جنابِ امام وغیرہ کا نمبر آیا تو وہاں بھی کافی جتن کرنے پڑے۔ امام صاحب بھی لپٹتے ہی رہے اور مجھے مسلمان بنانے کی فکر کرتے رہے۔ یقین کریں۔ اور یقین نہ بھی کریں تو میرا کچھ بگڑتا نہیں۔ لیکن سچ یہی ہے کہ ایک بلکہ کئی کہئے کم سو مرتبہ یہ خیال دل میں آیا۔ یار چھوڑو یہ نماز روزے کے مسائل۔ جہاں بغیر سیکھے اتنی گذر گئی وہاں باقی بھی گذر جائے گی۔ اور مرنے کے بعد کسی بھی طرح گھس جائیں گے جنت میں۔ سنا تھا کہ کسی پیر کا دامن پکڑا تو پھر کچھ کیے دھرے بغیر بھی جنت مل جاتی ہے۔ تو پکڑ لیں گے کسی پیر کا دامن۔ اور پیروں کے تو دامن بھی اتنے بڑے بڑے ہوتے ہیں کہ آسانی سے ہاتھ آجائیں گے۔ لیکن بھئی مشکل تو یہ تھی کہ میری بیوی پیچھے پڑ گئی تھی کہ بس اب نماز پوری طرح سیکھ کے ہی دم لینا۔ ورنہ پھر میں ناک میں دم کر دوں گی اور گھر سے باہر امام صاحب میرے گلے میں لٹکا کے گئے تھے۔ بالآخر ہوا یہ کہ جو نماز آج تک اللہ کے ڈر سے نہیں سیکھی تھی وہ بیوی کے ڈر سے سیکھ لی۔ نماز کے طور طریقے جب ازبر ہو گئے تو بڑی بیتابی کے ساتھ ماہِ مبارک کے چاند کا انتظار کرنے لگا۔ اور آپ لوگوں کی دعا سے اچانک اس قدر نیک ہو گیا تھا کہ ظہر کے بعد ہی سے اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر رمضان کا چاند افق پر تلاش کر رہا تھا۔ ہمارے پڑوس میں ایک کبوتر باز بھی رہتے ہیں بہت پُرانے بدنصیب ہیں آندھی ہو یا طوفان یہ کبوتر اُڑانے سے باز نہیں آتے ان کے پردادا کے بارے میں مشہور تھا کہ انہوں نے سو سال کی عمر میں کنکوے اُڑائے تھے۔ اور یہ اپنے خاندان کی روایت کو برقرار رکھنے کے لئے کبوتر بازی میں اپنا خون سفید کر رہے ہیں۔ مجھے چھت پر دیکھا تو بولے۔ خیریت تو ہے۔ کیا دیکھ رہے ہو ادھر اُدھر۔ کچھ نہیں۔ چاچا۔ بس وہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں ۔۔۔

لیکن سنا ہے کہ وہ تو مغرب کے وقت نظر آتا ہے ۔۔۔

دراصل چاچا۔ ذوقِ عبادت پریشان کر رہا ہے ۔ چاند نظر آئے تو نماز کے لئے نیت باندھوں ۔ ماشاءاللہ ان کے لب ولہجہ میں طنز تھا۔ یہ تمہارے اوپر نیکی کا بھوت کب سے سوار ہو گیا۔ یار ابھی تو تمہارے کھانے کھیلنے کے دن ہیں۔ ابھی سے اگر نیک ہو گئے تو تمہاری تندرستی کا کیا بنے گا۔

چاچا جان ایک دن ایک مقرر صاحب فرمارہے تھے کہ اللہ کو جوان کی عبادت پسند ہے۔

تو تم باز نہیں آؤگے۔۔ ان کے لہجے میں شاید بیزاری تھی۔۔ یار نیکی کے لئے ساری زندگی پڑی ہے ابھی تو تم یار دوستاں کا دل بہلاؤ ـــ ہم جیسے لوگوں سے ملو اور بیوی بچوں کے ساتھ سیر گشت کرو۔ بھری جوانی میں اگر لوگ حسن بصری بننے لگے تو اس دنیا کا کیا بنے گا یہ تو صنم خانۂ تصوف بن جائے گی ـــ

چھوڑو چاچا۔ میں کفر کی باتوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اور بیوی کی بھی پناہ چاہتا ہوں۔ جی ہاں۔ میری بیوی نے اب مکمل ارادہ کرلیا ہے کہ وہ مجھے پارسا بنا کے چھوڑے گی۔

اس سے کہنا ـــــ کہ برابر والے انکل کہہ رہے تھے کہ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو عین تمہاری زندگی میں بیوہ ہو جائے گی۔ ارے ہم نے بڑے بڑے نیک دیکھے ہیں۔ لیکن سچ مچ کے بزرگ اسی وقت بنے جب ٹانگیں پوری طرح قبر میں لٹک گئیں۔ اس عمر میں تمہیں پارسا بنانے کی تلقین کرنا محبت نہیں سازش ہے۔ بیٹا تم چھت سے نیچے اُترو اور کسی ماہر نفسیات سے ملو۔ ورنہ بے بھاؤ مارے جاؤگے۔

یار کیسی دنیا ہے۔ میں دل ہی دل میں بڑبڑایا۔ بھلا بتاؤ ہمیں نیک نہیں ہونے دیتے۔ ہم نے کیا بگاڑا ہے ان کمبختوں کا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میں پریشان ہوکر چھت سے نیچے اُتر گیا اور بیگم سے میں نے عرض کیا۔ یہ چاچا کبوتر باز فرمارہے تھے کہ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے۔ ابھی سے یہ نیکی کا بھوت کیوں سوار کرلیا اپنے ناتواں کاندھوں پر۔

حاسد ہیں حاسد ـــ ڈرتے ہوں گے کہ صحیح طریقے سے صحیح وقت پر نمازیں پڑھکر کہیں تم جنت میں داخل نہ ہو جاؤ۔

آئی سی۔ اب آئی بات سمجھ میں۔ جب ہی تو کہوں کہ وہ مجھے ورغلانے کی تبلیغ کیوں کر رہے تھے۔ انہیں اندیشہ ہوگیا ہوگا کہ وہ تو کبوتر اڑاتے رہ جائیں گے اور میں جنت الفردوس میں کوئی مکان گھیر لینے میں کامیاب ہو جاؤنگا۔ جاؤ میں نے بھی چاچا جان اب فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر چاند نہ ہوا تو کل کو صبح دس بجے سے رمضان کا چاند دیکھوں گا۔ اور اب کے تسبیح بھی ہاتھ میں لے لوں گا ـــ دیکھتا ہوں کہ تم مجھے جنت میں جانے سے کیسے روکتے ہو۔

اور ۲۹ کا چاند نہ ہونے کی وجہ سے اگلے دن میں صبح دس بجے چھت پر چڑھ گیا۔

چاچا کبوتر باز سے پھر ملاقات ہوئی۔ بولے۔ دھیان نہیں دیا ہماری بات پر ـــ میں نے کہا۔ چاچا اب میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ بھری جوانی میں عبادت کروں گا۔ اور اللہ سے جنت الفردوس وصول کروں گا۔

اماں رحم کھاؤ اپنی جوانی پر ـــ بیٹا ماں باپ کی موجودگی میں یتیم ہو جاؤگے۔ کچھ نہیں دھرا اس نیکی ویکی کے راستے میں۔

چاچا۔ ایک بات کہوں۔ میرے لہجہ میں مبلغین کا سا پیار تھا۔ کیا آپ نماز نہیں پڑھتے۔ تعجب ہے کہ آپ کو نماز کی فرصت نہیں ـــ

اور اُلو کے پٹھے ـــ چاچا چیخ پڑے۔ ابھی ایک وقت کی نماز تو نے نہیں پڑھی ہے۔ اور تبلیغ شروع کردی ـــ بڑا آیا جنت کا ٹھیکیدار بنکر ـــ اتنے جوتے لگاؤں گا کہ نانی اماں یاد آجائیں گی۔ چاند دیکھنے کے بہانے سے لونڈیوں کو دیکھتا ہے۔ کل سے چڑھ تو چھت پہ۔

چاچا اول فول بکتے رہے اور میں ایک دم چھت سے اُتر کر اپنی بیوی کی آغوش میں پہونچ گیا اور تقریباً رونے کے سے انداز میں بولا۔

بیگم کیا ہو گیا ان دنیا والوں کو ـــ یہ ہم نمازیوں کا صبر کیوں سمیٹ رہے ہیں۔ بیگم ان لوگوں کی باتیں سنکر دل یہ کہتا ہے کہ آپ لوٹ چلیں۔ کچھ نہیں رکھا اس نیکی کے راستے میں ـــ ایک تو نمازیں پڑھکر خود کو ہلکان کرو دوسرے ان کم بختوں کی صلواتیں سُنو۔

توبہ کرو توبہ ـــ آپ کو شیطان بہکا رہا ہے ـــ اب جب آپ نے اس رمضان میں نماز روزے کا ارادہ کرلیا ہے تو بس ڈٹے رہو ـــ اور آپ چھت پر چڑھتے ہی کیوں ہیں جو لوگوں کو بہکانے کا موقعہ ملے۔

بیگم۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ چاند دیکھنے کی خواہش چھت پر چڑھا رہی تھی۔ بس نہیں چل رہا ہے کہ چاند مغرب کے بجائے ظہر کے وقت ہی نظر آجائے اور میں بس ابھی سحری کھالوں ـــ

چھوڑیں لوگوں کی باتیں۔ میں نے تو فیصلہ کر لیا ہے کہ اس سال تمہیں رمضان میں نماز پڑھوا کے چھوڑوں گی۔ اور اگر میرا بس چل گیا تو روزے بھی رکھوا کے چھوڑوں گی۔

بیوی کے لب ولہجے سے سازش کی سی بو آرہی تھی۔ میں لرز گیا۔ یار کہیں ایسا نہ ہو کہ نماز روزے کی آڑ میں یہ سچ مچ کی بیوی بن جائے اور کل سے لاٹھی چارج شروع کردے۔ بڑی نکرسی ہو گئی۔ لے دیکھے ہم مسلمانوں کے پاس ایک بیوی ہی تو ایسی چیز ہے جس کے کان مروڑ کر ہمیں اپنی مردانگی کا احساس ہو جاتا ہے اور اس پر غصہ عصا ئی کر کے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہم بھی ہیں تیس مار خاں اور اگر نیکی کے چکر میں پڑ کر بیوی ہی ہاتھ سے نکل گئی پھر کیا ہوگا۔ گھر سے باہر تو ہماری کوئی حیثیت ہے نہیں گھر میں بھی آلو کا بھرتہ بن جائیں گے ـــــ اور پھر نیت بیوی کے سامنے بھی باندھنی پڑا کرے گی۔ ابھی اس طرح کی باتوں سے دل پریشان تھا۔ اور اچھے برے خیالات آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کبڈی کھیل رہے تھے کہ بیوی شور مچاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

اے جی مبارک ہو۔ چاند ہو گیا۔

یقین کرو بیوی کی زبان سے چاند کی اطلاع سنکر ایسا لگا جیسے روح نکل گئی ہو۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ بیوی نے بگڑ کر پوچھا۔ شاید میرے چہرے پر رات کے بارہ بج رہے تھے۔

کچھ نہیں ـــــ میں سوچ رہا ہوں کہ نماز کل سے شروع کروں گا۔

بالکل نہیں۔ میں نے آپ کے کپڑوں پر پریس کر دی ہے۔ تراویح آج ہی سے ہوں گی اور آپ آج ہی سے نماز پڑھیں گے۔

بیگم جی! میں نے ابھی تک تراویح کا نہ ارادہ کیا ہے نہ آپ سے وعدہ ـــــ تراویح تو بڑے بڑے سورما نہیں پڑھ پاتے۔ ابھی میں ہلکی پھلکی والی نمازیں پڑھوں گا۔ اور اگر ہمت برقرار رہی تو تراویح رمضان کے بعد پڑھ لوں گا تمہاری قسم۔

بالکل نہیں۔ آپ آج ہی سے تراویح پڑھیں گے اور میں مسجد تک آپ کو چھوڑنے جاؤں گی۔

یار۔ کیا مصیبت ہے تم بیوی ہو یا تھانے دار۔

حضور میں۔ آپ کی گھر والی ہوں ـــــ اور گھر والی تھانیدار کی بھی باپ ہوتی ہے۔ کیا سمجھے۔ اٹھو اور غسل کرو۔ بغیر پانی کے پیشاب کرتے ہو ساری ٹانگیں ناپاک ہو رہی ہونگی اور۔ ایک نئی مصیبت اب پاکی ناپاکی کا بھی خیال رکھو۔ چاچا ٹھیک کہہ رہے تھے کہ اگر نیکی کا آسیب چڑھا لیا تو ماں باپ کی موجودگی میں یتیم ہو جاؤ گے اور بیوی کی موجودگی میں رانڈ ـــــ لیکن اب کیا کریں ہم نے تو خود ہی راستہ چنا تھا۔ اب پھر ایک مہینے تک مصیبت۔ اوہو یہ تو کفر ہو گیا۔ نہیں نہیں۔ اللہ مجھے معاف کرے۔ نہا دھو کے میں تیار ہو گیا۔ بچے بھی بہت خوش تھے کہ آج پاپا نماز پڑھنے مسجد جا رہے ہیں۔ میرا بڑا بچہ بولا ـــــ پاپا میں آپ کو بتا دوں گا کہ مسجد کدھر ہے۔

ابے الو کے پٹھے تو مجھے مسجد کا پتہ بتلائے گا۔ میں نے کل ہی مسجد میں جا کر دو روپے کی رسید کٹوائی ہے۔ اللہ میاں کے ذمہ ایک سو چالیس روپے واجب ہو گئے ہیں۔

وہ کس حساب سے۔ بیوی نے مجھے ٹوپی اڑھاتے ہوئے کہا۔

ایک ملا جی کہہ رہے تھے کہ رمضان میں ایک کے بدلے ستر ملتے ہیں۔ تو دو کے بدلے ایک سو چالیس ملیں گے۔

لیکن رمضان تو آج سے شروع ہوا ہے۔۔۔۔

بیگم صاحبہ! مجھے آپ نرا گدھا نہ سمجھیں۔ اللہ میاں پوری دنیا کے ہیں اور سنا ہے کہ سعودی عرب میں ایک دن پہلے رمضان آجاتے ہیں تو رمضان دنیا میں آچکے ہیں اس لئے حساب لین دین کا کل سے بدل چکا ہے۔

ٹھیک ہے ٹھیک۔ اب آپ نماز کے لئے چلئے۔ اور آپ کو قسم ہے کہ جب تک آخری رکعت امام نہ پڑھائے مسجد سے باہر مت نکلنا۔ ورنہ میں یاڑی کٹ کر دوں گی۔

بیگم! میں تراویح انشاء اللہ کل سے پڑھوں گا بس آج تو عشاء کی نماز پر قناعت کرنے دو۔ میں ایک دم اتنا بڑا مسلمان نہیں بن سکتا ـــــ یقین کرو اگر آپ کو نیک لوگ اچھے لگتے ہیں تو میں آہستہ آہستہ امام ابو حنیفہ بن جاؤں گا ـــــ آپ مجھے ایک دم نہ ہانکیں میں انسان ہوں اور بہ فضل ایجاب و قبول آپ کا شوہر ہوں ـــــ آپ نماز روزے کے چکر میں میری حیثیت خراب نہ کریں۔

میں زندہ رہ گیا تو ۲۰ نہیں چالیس رکعتیں پڑھ کر دکھاؤں گا لیکن آج تو میں پہلی بار مسجد میں جارہا ہوں دو گھنٹے وہاں کیسے رہ لوں گا۔ میرے تو اوسان خطا ہو رہے ہیں۔

اور جب میں مسجد پہونچا تو مجھے حیرت ہوئی جن کے بارے میں کل تک یہ یقین نہیں تھا کہ وہ مسلمان ہیں وہ سب مسجد میں نظر آئے۔ مسجد میں بڑی چیخ دپکار تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے نماز روزے مفت میں بٹیں گے۔ اور حوریں لائن لگا کر تقسیم کی جائیں گی۔ مجھے دیکھکر نمازیوں کو تو حیرت ہوئی البتہ جتنے بے نمازی تھے سب نے شور مچایا۔ آپ بھی آگئے ماشاء اللہ۔ میں نے سوچا کہ کہدوں کہ میں آپ کی طرح نہیں آیا میں باقاعدہ نماز پڑھنے کی ڈگری اپنے ساتھ لایا ہوں۔ حق مغفرت کرے امام صاحب کی کہ انہوں نے سات دن میں مجھے پانچوں وقت کی نماز پڑھنی سکھادی۔ ابھی مسجد میں ہنگامہ ہو رہا تھا۔ اور نئے نئے نمازی اُچھل کود کر رہے تھے کہ امام صاحب نے صفیں درست کرنے کا اعلان کیا۔ میں نے دیکھا کہ کئی لوگ بغیر وضو ہی کے صفوں میں لگ گئے میں نے جلدی سے نیت یاد کی ـــ لیکن پتہ نہیں کیا ہوا۔ امام صاحب کی یاد کرائی ہوئی نیت دماغ سے نکل گئی۔ جلدی میں بس یہ کہہ پایا۔

نیت کرتا ہوں رمضان کی نماز کی اس امام کے سمجھانے کے مطابق جس سے سیکھی ہے میں نے نماز اپنی بیوی کے دباؤ ڈالنے کی وجہ سے منہ میرا اس امام کی کمر کی طرف دل ہے میرا خانہ کعبہ میں اور خوف ہے مجھ پر طاری اُس عورت کا جسے کہتے ہیں زوجہ۔ اللہ اکبر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بس جو یاد آیا کہہ دیا۔ اب اللہ جانے اور اس کا کرم جانے ـــ امام صاحب پتہ نہیں کیا کیا پڑھتے رہے وہ رکوع میں گئے تو ہم بھی چلے گئے۔ جو یاد آیا پڑھ دیا۔ پھر سجدے میں بھی جو یاد آتا رہا پڑھتے رہے۔ کیا پڑھا کچھ پتہ نہیں ـــ ہاں یہ یقین ہے نماز کے ارکان میں کچھ آگے پیچھے تو ہو گیا تھا لیکن کوئی ایسی چیز نہیں پڑھی کسی بھی رکن میں جو نماز کے اندر کی نہ ہو ـــ اس لئے بھروسہ ہے کہ نماز تو ہو ہی گئی ہوگی۔ نماز پڑھکر جب گھر واپس آیا تو بیوی ایک تھالی میں کھانے پینے کی چیزیں لئے اس طرح دروازے پر کھڑی تھی جیسے میں مسجد سے نہیں کسی شفا خانے سے لوٹ رہا ہوں۔

یہ کیا حرکت ہے بھئی ـــ

تھک گئے ہوں گے نا ـــ اب کچھ کھا پی لیجئے۔

تم عورتوں نے بڑا پریشان کیا ہے۔ میں نے یہ کہکر تھالی اس کے ہاتھ میں سے لے لی ہے۔ اور کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟

نہیں۔ جب اللہ میاں کی مرضی نہیں تھی۔

کیوں اللہ نے کیا نماز پڑھنے کو منع کر دیا ہے۔

چھوڑو۔ بچے جاگ رہے ہیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہے کیا۔ کہ آج کل میں عبادت نہیں کرسکتی۔

مزے ہیں تم عورتوں کے۔ میں نے زبان کے ساتھ ساتھ گردن بھی ہلائی۔

ارے ہم مردوں کو تو پورے مہینے یہ ہو جایا کرتا تو نماز سے چھٹکارا مل جاتا۔ لیکن ایسی قسمت کہاں تھی۔

کیا بکواس کرتے ہیں۔ وہ چلائی۔

یہ بکواس نہیں ہے۔ یہ بات فقہ کی ہے۔ اب آپ چائے بنائیں۔ میں بہت تھک گیا ہوں۔ اس لئے آج مجھے سحری میں اُٹھانے کی غلطی نہ کرنا۔ دو چار دن کے بعد میں بغیر آپ کے سمجھائے روزہ رکھ لوں گا۔

بالکل نہیں۔ قطعاً نہیں۔ ہرگز نہیں۔ روزے کل سے شروع۔ ورنہ میں اپنے گھر چلی جاؤں گی۔

بڑی مشکل میں آگیا ہوں۔ اچھا بیگم ایک بات بتاؤ۔ کیا تم میری قبر میں جاؤ گی۔ ارے بھئی اگر میں روزہ نہیں رکھوں گا تو میں جہنم میں جاؤں گا آپ کا کیا بگڑے گا۔

آپ جہنم میں جائیں اور میں جنت میں۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ کے بغیر خوش نہیں رہ سکتی پھر آپ سے جُدا ہونا کیسے پسند کروں گی۔

کون کہتا ہے کہ آپ مجھ سے الگ رہیں۔ تم بھی روزے مت رکھو پھر تم بھی جہنم میں جاؤ گی۔ اس طرح دونوں ایک ساتھ رہیں گے۔

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

محترم! ہم دونوں نماز روزے کر کے جنت میں ایک ساتھ

رہیں گے ۔۔۔ اور اس سال میں آپ سے پورے روزے رکھواؤں گی اور مہینے بھر میں ڈیڑھ سو بار مسجد میں بھیجوں گی ۔

بیگم ۔ تم اس حاکمانہ لب ولہجہ سے اپنا نکاح نامہ خراب کر رہی ہو ۔۔۔ میں تمہارا مجازی خدا ہوں ۔ مجازی گدھا نہیں ہوں ۔

اب آپ سو جائیے آپ بہت تھک گئے ہیں ۔ اور میں آپ کو ۳ بجے اٹھا دوں گی تہجد کی نماز کے لئے ۔

اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ ! کیا حشر ہوگا میرا ۔۔۔ یہ تو مجھے سچ مچ کا ابراہیم ابن ادھم بنا دے گی ۔

اور پھر صبح یہ ہوا کہ اس نے تین بجے سے مجھے جھنجھوڑنا شروع کر دیا ۔ لیکن میں بھی بہت اصیل الکسل ہوں پانچ بجے سے پہلے اُٹھ کر نہیں دیا ۔ روزہ تو خیر رکھنا پڑا ۔ لیکن دوسرے بہت سارے منصوبے جو نیک اور پرہیزگار بننے کے تھے وہ خواب وخیال ہی رہے ۔ ہاں اتنا ضرور ہوا کہ خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی ہنگامہ سر راہ بھی ہوتا رہا اور مسجد میں بھی ۔۔۔ سر راہ والی لڑائی میں اکثر مجھے سامنے والے کو اس بات کی یاددہانی کرنی پڑتی تھی کہ میں روزے سے ہوں ۔ اس لئے لڑائی کا مزا نہیں آئے گا ۔ کیونکہ حسب روایات میں اس وقت زیادہ بکواس نہیں کر سکتا بہت احتیاط کے ساتھ مجھے زبان چلانی پڑے گی اور دوران لڑائی محتاط رہنے سے لڑائی کا مزا کرکرا ہو جاتا ہے ۔ لہٰذا اگر لڑائی کی حسرت نکالنی ہے تو عید کے بعد کہیں ملنا تب بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں اور ایک منٹ میں کتنی گالیاں بک سکتا ہوں ۔ اس شرط کے ساتھ کہ میرے ایمان میں پھر بھی کوئی خلل واقع نہیں ہوگا ۔

گھر میرا حال یہ تھا کہ بات بات پر غراتا تھا ۔ جس طرح گھٹیا درجے کے شرابی یہ ثابت کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں ۔ کہ وہ نشے میں ہیں اسی طرح میں یہ ثابت کرنے میں لگا رہتا تھا کہ میں روزے سے ہوں ۔ میرے بچے بھی میرا بہت خیال رکھتے تھے انہیں اندازہ تھا کہ میں روزے سے ہوں اس لئے میں قانونی طور پر قابل رحم ہوں ۔ رہی بیوی تو وہ اس بات سے خوفزدہ رہتی تھی کہ کہیں میں جھلا کر روزہ نہ توڑ دوں ۔ اس کا حال تو یہ تھا کہ اگر میں بیت الخلا میں زیادہ دیر تک بیٹھتا تھا تو وہ فکرمند ہو جاتی تھی کہ شاید میں بیت الخلا کی تنہائی کا فائدہ اٹھا کر کچھ کر رہا ہوں ۔ ایک دو بار تو اس نے پانچ منٹ زیادہ ہوتے ہی آوازیں لگانی شروع کر دیں ۔ اے جی سو گئے کیا ۔ آج باہر آنے کا ارادہ نہیں ہے کیا ۔ اجی آپ اندر کیا کر رہے ہیں ۔ عجیب بے تکے سے سوال وہ کیا کرتی تھی اور بھول جاتی تھی کہ میں کس قدر معیاری شوہر ہوں ۔ اور اس طرح کے سوالوں سے میری شخصیت پامال ہو سکتی ہے ۔ اور میں اسے عورت سمجھ کر معاف کر دیا کرتا تھا ۔

اسی طرح عید کا دن آ گیا ۔ لیکن سچ یہ ہے کہ پورے رمضان ایمانداری سے صرف دس روزے رکھ سکا ۔ اور نمازیں بس اتنی پڑھیں بس جتنی پڑھ سکتا تھا اب یہ اللہ کا کرم ہے کہ پورا خاندان یہ سمجھتا رہا کہ میں نے پورے روزے رکھے ہیں اور پانچوں وقت کی نماز ادا کی ہے ۔۔

بیوی بھی خوش تھی کہ اس کا شوہر جنت الفردوس کا حقدار ہو گیا ۔ کیسے پاگل ہیں یہ میرے سماج کے لوگ انہیں یہ نہیں معلوم کہ ہم جیسے آزاد فطرت کے لوگ کوئی پابندی گوارہ نہیں کر سکتے ۔ اور ہم تو پیدائشی مسلمان ہیں ۔ ہم نماز روزے سے کوئی شغف نہ بھی رکھیں تو ہمارے اسلام وایمان پر کوئی فرق کیسے پڑ سکتا ہے ۔ ہم نے ختنے کروا کر اپنی جان کی قربانی دی ہے وہی ہمارے ایمان کی بقا کے لئے کافی ہے ۔ پھر بھی اس سال نماز روزے سے اس لئے وابستگی رکھی ۔ کیونکہ بیوی کو خوش رکھنا بھی ضروری تھا ۔ بیوی ناراض ہو جاتی ہے تو گھر میں قیامت برپا ہو جاتی ہے ۔ اور میں تو الامان والحفیظ اس بات کا قائل ہوں ۔

رات بھر عشق کیا صبح کو توبہ کر لی !
قیس کے قیس رہے ہاتھ سے بیوی نہ گئی

ہاں ۔ عید کے دن عین بارہ بجے شامت اعمال یہ ہوئی کہ حسن الہاشمی تشریف لے آئے ۔ یہ جب بھی آتے ہیں میری بیوی کو میرے خلاف چڑھا دیتے ہیں ۔ ادھر میری بیوی کا بھی حال یہ ہے کہ اس کا نکاح تو مجھ سے ہوا ہے لیکن یہ حکم کی تعمیل کرتی ہے حسن الہاشمی کی ۔ بھلا یہ آدمی ہمیں تنخواہ کے سوا اور کیا دے سکتا ہے ۔ میں نے بہت سمجھایا کہ حسن الہاشمی ایک رسالے کے ایڈیٹر ہیں اور یہ ایڈیٹر لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں ۔ ان کا قرب اچھا نہیں ۔۔۔ کسی دن تمہارے لئے قلم اُٹھ گیا تو پتہ نہیں کیا لکھ دیں گے ۔۔۔ لیکن کچھ کرو اور کچھ کہہ لو ۔ بیوی ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتی ۔ حد ہے

زیادہ اُن کا ادب کرتی ہے اور وہ جو بھی کہتے ہیں اسکا یقین کرتی ہے۔ عید کے دن اُن کو دیکھ کر مجھے ایسا لگا کہ میری زندگی کا آخری دن ہے۔ کیونکہ حسن الہاشمی مالدار قسم کے آدمی ہیں وہ ہم غریبوں کے گھر بغیر بُلائے کیسے نازل ہوگئے۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔

آپ کا شانِ نزول ۔۔۔؟ جی میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کیسے تشریف لے آئے۔ اور میں آپ کو کہاں بٹھاؤں۔ آپ ایسا کریں میرے سَر پر بیٹھ جائیں۔

میں یہاں بیٹھنے نہیں آیا۔ حسب عادت انہوں نے سنجیدگی کا بیڑہ غرق کرتے ہوئے کہا۔ پورے شہر میں اس بات کا چرچا ہو رہا ہے کہ تم نے پورے روزے بھی رکھے ہیں اور ساری نمازیں پڑھی ہیں۔ اور گھر والوں کے ساتھ بھی تم ٹھیک ٹھاک رہے ہو۔ اس لئے میں بطورِ انعام پانچ ہزار روپے دے رہا ہوں۔

محترم ۔۔۔ لیکن وہ ہماری جنت کا کیا بنے گا ۔۔۔ دراصل میں نے تو جو کچھ بھی کیا ہے وہ جنت کی خاطر کیا ہے۔ آپ کے پانچ ہزار روپے سے کہیں ایسا نہ ہو اللہ میاں جنت نہ دینے کا فیصلہ کرلیں۔

اللہ تو جو دے گا وہ تمہیں اپنی شان کے مطابق دے گا۔ یہ تو حقیر سا انعام ہے۔ اور یہ اس لئے ہے تاکہ تم آئندہ اسی طرح اچھی زندگی گذارو ۔ نماز روزوں کی بھی پابندی رکھو اور اپنے بیوی بچوں کو بھی خوش رکھو۔

وہ چلے گئے تو میں سوچنے لگا کہ کس قدر بے وقوف انسان ہے اسے یہ خبر نہیں کہ میں نے تو صرف دس روزے رکھے ہیں اور نمازیں بھی گنڈے دار پڑھی ہیں۔ اور یہ تو نیکیوں کا پورا پیمنٹ دے گیا۔

بیوی نئے نئے نوٹ دیکھکر بولی۔ کتنے اچھے ہیں ہاشمی صاحب تمہارے اندر حوصلہ پیدا کرنے کے لئے بے چارے پانچ ہزار روپے دے گئے۔

بیگم۔ تم ان کی طرف داری مت کیا کرو۔ میں دیکھتا ہوں جب بھی تم ان کی طرف داری کرتی ہو تمہارے چہرے کی سُرخی دُگنی ہو جاتی ہے ۔۔۔ اور یہ شرعاً ناجائز ہے۔

بکو مت۔ وہ چیخی۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ وہ ایسے ویسے انسان نہیں ہیں۔ بہت پہونچے ہوئے ہیں۔

ارے جانے دو بیگم۔ تمہیں تو میرے سوا ہر آدمی پہونچا ہوا نظر آتا ہے۔ کاش تم میری حقیقت تک پہونچ سکتیں۔ تو تمہیں اندازہ ہو جاتا کہ ابوالخیال فرضی دنیا کا سب سے اچھا شوہر ہے۔

بیوی مسکرا کر بولی۔ ارے ہم کو دعائیں دو تمہیں مومن بنا دیا۔

یہ سن کر مجھے غصہ ہی تو آگیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ میں پہلے سے مومن ہی نہیں تھا۔ بیگم تمہارے خیالات کو دیمک لگتی جارہی ہے۔ اگر تم نے ان کی اصلاح نہ کی تو ہم دونوں کا نکاح متأثر ہو جائے گا۔

اچھا اب اُٹھیئے۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے۔

بکواس مت کرو۔ ہمارا تمہارا یہ معاہدہ تھا کہ رمضان رمضان میں پابندی سے نماز پڑھوں گا وہ میں نے پڑھ لی۔ اب آپ اُنگلی پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑنے کی کوشش نہ کریں۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ! میرا دل تو ہے صنم آشنا۔ مجھے کیا ملے گا نماز میں۔

یہ سنکر بیوی نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے مجھے زندہ کو ہڑپ کر جائے گی۔ واقعی یہ عورتیں بڑی ستم گر ہوتی ہیں اگر یہ حسنِ اتفاق سے ناقص العقل نہ ہوتیں تو مردوں کے گلے میں پٹے ڈالے پھرا کرتیں اور بے چارے مَرد پالتوں گدھوں کی طرح ان کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے۔ اب جبکہ وہ ناقص العقل ہیں تب بھی ہم مَردوں کی درگت کافی بن جاتی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ (یار زندہ صحبت باقی)

کیا ابوالخیال فرضی کے مضامین
کتابی شکل میں
چھاپ دیئے جائیں؟
قارئین کی رائے حاصل کرنے کے بعد کوئی پروگرام بنایا جائیگا
منیجر:۔ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند

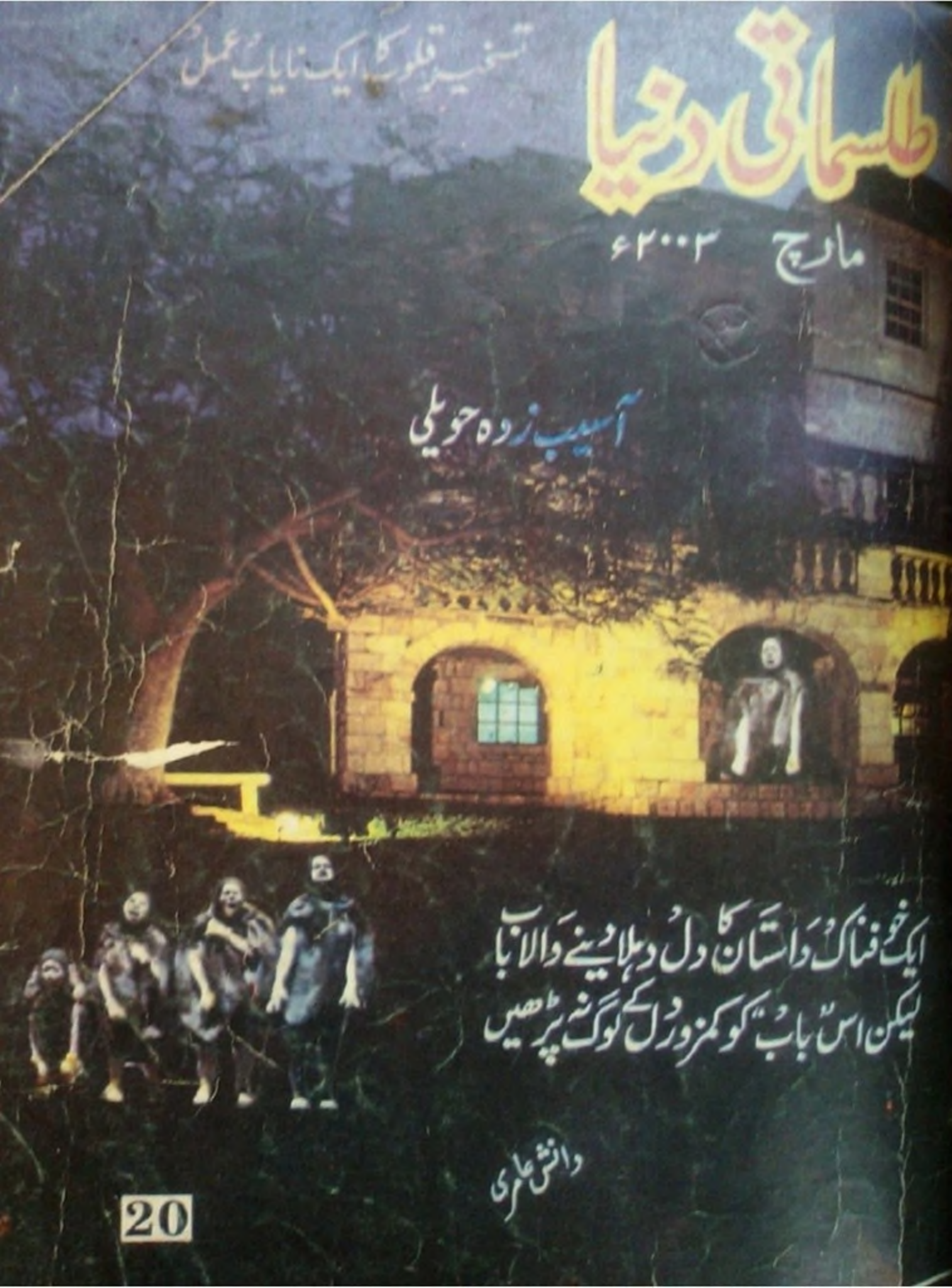
ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا


تسخیرِ قلوب کا ایک نایاب عمل
طلسماتی دنیا
مارچ ۲۰۰۳ء
آسیب زدہ حویلی
ایک خوفناک داستان کا دل دہلا دینے والا باب
لیکن اس "باب" کو کمزور دل کے لوگ نہ پڑھیں
دانش عامری
20

کیا اور کہاں

بقلم خاص

اگر کوئی بُرا نہ مانے

اداریہ

گجرات کے الیکشن میں کانگریس کی شکست سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیئے۔ اور انہیں آئندہ کے لئے من حیث القوم کوئی پالیسی مرتب کرنی چاہیئے۔

ہمارے ملک میں اس وقت کی صورتِ حال یہ ہے کہ ہر پارٹی اکثریت کو خوش رکھنے کے چکر میں ہے۔ چنانچہ گجرات میں کانگریس نے بھی گودھرا کو ایشوع بنا کر ہندؤں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کانگریس نے بھی اُن مسلمانوں کے لئے ہمدردی کے دو لفظ بولنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ جن کی املاک بے دریغ نذر آتش کر دی گئی تھی۔ اس یک طرفہ کارروائی کو جو دہشت پسند ہندؤں کیطرف سے عمل میں آئی تھی۔ فرقہ وارانہ فساد کا نام دیا گیا۔ اور کانگریس نے بھی اس کو فرقہ وارانہ فساد ہی بتایا۔ اس طرح کے انداز و اطوار سامنے آنے کے بعد بھی کانگریس کو سیکولر پارٹی سمجھنا اور اس کے دامن میں امن و انصاف تلاش کرنا کھلی جہالت ہے اور اس جہالتِ فاحشہ کا شکار صرف عوام ہی نہیں خواص بھی ہیں۔

یوپی کے الیکشن میں ملّی کونسل نے یوپی کے اکثر اضلاع میں مایاوتی کو ووٹ دینے کی اپیل کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ بھاجپا کو شکست دینے کیلئے کسی بھی پارٹی کو ووٹ دیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ملّی کونسل کی اس بچکانہ اپیل پر جو حکمتِ عملی اور دور اندیشی کے نام پر ایک طمانچہ تھی۔ سیدھے سادے مسلمانوں نے بہوجن سماج پارٹی کے ہاتھ مضبوط کئے۔ اور انہوں نے اپنا ووٹ علماء کی اپیل کی وجہ سے بہوجن سماج پارٹی کو دیا۔ بلاشبہ اس طرح اپیل پر عمل کرنے کی وجہ سے بھاجپا کو شکست ہوگئی۔ لیکن خود بہوجن سماج پارٹی بھاجپا کی گود میں جا کر بیٹھ گئی۔ اور اس طرح بھاجپا نے ملّی کونسل جیسی جماعتوں سے بہت خوبصورت انتقام لے لیا۔ بھاجپا نے ثابت کر دیا کہ علماء جس جماعت کو ہمارے مقابلے میں جتوائیں گے ہم اسی سے سودا کریں گے۔ اور اس کے ہمنوا بن کر اس کی شناخت ختم کر دیں گے۔

بلاشبہ کانگریس نے ابھی تک بھاجپا کی مدد سے کوئی حکومت بنانے کا ارادہ نہیں کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کانگریس فرقہ پرستی کے خلاف ہے۔ بلکہ کانگریس تن تنہا حکومت کرنے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ اسی لئے وہ کسی سیکولر پارٹی کو بھی منہ لگانے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اور حالات یہ بتا رہے ہیں کہ اگر از راہِ نصیب کانگریس پارٹی کو بھی مرکز میں اقتدار مل جاتا ہے تو وہ بھی فرقہ پرستی کو ہوا دے گی۔ اور اکثریت کو راضی رکھنے کے لئے وہی سب کچھ کرے گی جو آج بھاجپا کر رہی ہے۔

اگر ہمارے علماء کا کوئی ذاتی مفاد کانگریس سے وابستہ نہیں ہے تو انہیں کانگریس کی ہمنوائی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ حالاتِ حاضرہ نے یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح کر دی ہے کہ مسلمان ذلت و مسکنت کے جس دور اہے پر آج کھڑا ہے اس کی اصل ذمہ دار کانگریس ہے۔ کانگریس نے ہندؤں کا دل جیتنے کے لئے فرقہ پرستی کو فروغ دیا۔ اس نے شاہ بانو کیس کا مسئلہ حل کرتے ہوئے بابری مسجد کا تالا کھلوایا۔ وہاں مورتیاں رکھوائیں۔ شلانیاس کرایا۔ پھر بابری مسجد کو شہید کروا دیا۔ فرقہ پرستی کی یہ فصل جسے بھاجپا کاٹ رہی ہے یہ کانگریس کی بوئی ہوئی ہے۔ اور کانگریس اس پر شرمندہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے خدا نے ابھی تک اسے معاف بھی نہیں کیا ہے۔ اس طرح کے حقائق کے ہوتے ہوئے کسی بھی عالمِ دین کا یا کسی بھی تنظیم کا آنکھیں بند کر کے کانگریس کا ساتھ دینا بہت بڑی عاقبت نا اندیشی ہے۔ اور ایک سوراخ سے بار بار ڈسے جانے کے مترادف ہے۔

کانگریس کو سدا سہاگن ثابت کرنے کے نتیجے میں اگر کسی فردِ واحد کو راجیہ سبھا کی سیٹ مل بھی جائے تو بھی قوم مسلم کا کوئی بھلا

نہیں ہوسکتا اسی طرح کسی مسلم تنظیم پر کوئی سہرا بندھ جائے تو اس سے بے چارے مسلمانوں کو کیا مل جائے گا۔ اس سے پہلے بھی کئی لوگ راجیہ سبھا کے ممبر رہے۔ لیکن مسلمانوں کو اس وقت کیا ملا۔ آزادی کے پچاس برسوں میں سب سے زیادہ درگت اقلیتی فرقے کی بنی۔ آج کے اس طناطنی کے دور میں اُن پارٹیوں کا ساتھ دینے کے مقابلے میں جو جیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد فرقہ پرستوں کی آغوش میں جا کر بیٹھ جانے کی مجرم ہوں لاکھ درجے بہتر یہ ہے ___ کہ ہم فرقہ پرستوں سے ہاتھ ملا لیں۔ شاید اس طرح فرقہ پرستوں کی آنکھوں میں کوئی لحاظ پیدا ہو۔ بھاجپا ہو یا کانگریس، بہوجن سماج پارٹی ہو یا کوئی اور پارٹی سب ہی ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور سب ہی کو صرف اقتدار سے پیار ہے۔ نہ کوئی مذہب کا دشمن ہے نہ مذہب کا دوست۔ رام رحیم کے جھگڑے صرف لڑاؤ اور حکومت کرو کے نقطۂ نظر کی وجہ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب یہ مسلّم ہے تو پھر مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے کیا فائدہ۔؟ ہماری طرف سے کسی کی حکومت ہو۔ ہمیں تو اقتدارِ اعلیٰ ملنے والا ہے نہیں۔ کانگریس برسرِ اقتدار آئے یا بھاجپا۔ ہمیں کیا۔؟ ہمیں تو ہر اس پارٹی کی ہمنوائی کرنی چاہیئے جو ہمارے ساتھ انصاف کرے، ہمارے احساسات کو سمجھے، ہمارے وجود کو تسلیم کرے۔ اگر بھاجپا تمام عمر بھی اقتدار پر رہے تو ہمارا کیا نقصان ہے۔ اور کانگریس جیسی پارٹیاں پھر اقتدار پر آجائیں تو ہمارا کیا فائدہ ہے۔؟ ان دونوں پارٹیوں کی طناطنی کے نتیجے میں ہم خواہ مخواہ قربانی کا بکرا بن رہے ہیں۔

علماء کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے اندر ووٹ ڈالنے کا احساسِ ذمہ داری پیدا کریں۔ اگر مسلمان اپنے ووٹوں کی تعداد بڑھا لینگے تو اسی سے ان کا وجود مسلّم ہوگا۔ اگر علماء یہ سمجھائیں کہ آج کے دور میں اصل جہاد یہ ہے کہ ہم اپنے ووٹ کی طاقت کو بحال کریں! اگر مسلمان ان کے حلقے میں سو فیصد ووٹ ڈالنے لگیں تو تمام پارٹیاں خود ہی مسلمانوں سے اپنی وابستگی کرنے کی فکر میں لگیں گی۔ دیگر یہ کہ مسلمانوں کو اپنے کسی بھی طرزِ عمل سے یہ ثابت نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ فلاں جماعت کے ذیلی غلام ہیں۔ اس طرزِ عمل سے دوسری پارٹیاں مسلمانوں سے مایوس ہو کر یک طرفہ فیصلے کرتی ہیں۔ جو پوری ملّت کا نقصان ہے۔ سیدھی سی بات ہے کہ ہمارا کانگریس سے کوئی قانونی رشتہ نہیں ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ کیسا بھی سلوک کرے ہم اس کو اپنی منکوحہ سمجھیں۔ اگر بھاجپا پارٹی اپنے نظریات میں تبدیلی کرے اور ہمارے دینی احساسات کی قدر کرے تو ہمیں بھاجپا سے بھی ہاتھ ملا لینا چاہیئے۔ اسی میں ہماری بقاء کا راز مضمر ہے۔

مسلمان تنظیموں کو۔ جمیعۃ العلماء کو۔ جماعتِ اسلامی۔ ملّی کونسل کو اور امام بخاری جیسے حضرات کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جوں جوں فرقہ پرستی کی مخالفت آپ اپنی مادری زبان میں کریں گے۔ ووں ووں فرقہ پرستی کو اس ملک میں فروغ حاصل ہوگا۔ کیوں کہ آپ کے مقابلے میں وہ طبقہ جو سیاسی گیم کھیل رہا ہے وہ اکثریت کا ٹھیکیدار ہے۔ اور اس کی قوم پوری طرح بیدار ہے۔ آپکا حال یہ ہے کہ آپ ۷۲ سے زیادہ فرقوں میں تقسیم ہیں۔ جلسوں اور جلوس میں بھیڑ اکٹھی کرنا اور بات ہے۔ لیکن آپکی سنتا کون ہے۔؟ پھر آپ سب کی حیثیت عرفی پوری طرح داغدار ہے۔ جبتک آپ کے دامن پر مفاد پرستی کے داغ دھبے دور سے نظر آتے رہیں گے آپکی کون مان لے گا اور کون آپکو خیر خواہ سمجھ لے گا۔ دیگر بات یہ ہیکہ آپکی قوم ابھی تک گہری نیند میں ہے۔ آپ کی قوم کو اپنے اچھے بُرے کی تمیز ابھی تک پیدا نہیں ہوسکی ہے ایک تعداد کم۔ دوسرے قوم کے ۷۰ فیصد حضرات خوابِ غفلت میں۔ ایسے حالات میں کسی مضبوط دشمن کو للکارنا خودکشی کرنے کے مترادف ہے۔

آپ خیر خواہی کے کتنے بھی دعوے کریں لیکن آپ اپنے اپنے مفادات کی بھول بھلیّوں میں کھوئے ہوئے ہیں۔ اور ایسے نازک حالات میں اپنی اپنی ڈفلی بجانے کی سزا آپ کو اس دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت میں بھی۔

مختلف پھول

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کسی عورت سے ان چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) اس کے مال کی وجہ سے۔

(۲) اس کے حسب و نسب کی وجہ سے۔

(۳) اس کے دین کی وجہ سے۔

(۴) اس کے حسن و جمال کی وجہ سے۔

لیکن دیکھو، تم دین والی عورت سے نکاح کرنا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، بیہقی)

حاضر جوابی

ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ کو خلیفہ وقت نے طلب کیا اور حکم دیا کہ آپ قاضی کا عہدہ قبول کر لیں۔ آپؒ نے فرمایا۔

"میں اس عہدے کے قابل نہیں ہوں۔"

خلیفہ یہ بات سن کر ناراض ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔"

آپؒ نے فوراً جواب دیا۔

"جھوٹا آدمی تو قاضی کے عہدے پر ہرگز فائز نہیں ہو سکتا۔"

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

● سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نہ دیکھو کہ وہ کس کے ہاتھ میں ہے۔

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

● بانٹنے سے خوشی بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔

(حضرت سلمان فارسیؓ)

● گناہ کا ترک، توجہ کی کلفت سے آسان ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

● مصائب سے مت گھبرایئے۔ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

(حضرت لقمان)

جواہر پارے

● اس دوست کا گلہ کر رہے ہو جو دھوکا دے گیا۔ گلہ اپنی عقل کا کرو بے وقوف! کہ دھوکا دینے والے کو اپنا دوست سمجھتے رہے۔

● بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہہ دو کہ جس کا بحث سے کوئی تعلق نہ ہو۔

● تنہا سفر کرنے کا خواہش مند آج ہی سفر شروع کر سکتا ہے۔ مگر ساتھی کے متمنی کو ساتھی کے تیار ہونے تک انتظار کرنا ہو گا۔

● زبان میں ہڈی نہیں ہوتی مگر یہ آپ کی کھوپڑی تڑوا سکتی ہے۔

● اگر دولت مندوں میں انصاف اور مفلسوں میں قناعت ہوتی تو دنیا سے گداگری کی رسم اٹھ جاتی۔

● کم ظرف کا احسان لینا اپنے آپ کو ذلت اور ہمیشہ کے لئے تیر ملامت بنانا ہے۔

● "دل کا فیصلہ" ایک ایسی عظیم الشان طاقت ہے۔ جس کو سمندر کی تھپیڑ موجیں، پہاڑوں کی سنگلاخ چٹانیں، زمین کے زبردست زلزلے اور جلیل القدر فوجوں کے حملے بھی نہیں توڑ سکتے۔

(ابوالکلام آزادؒ)

● آدمی کی بساط ہی کیا ہے، ایک حباب جو پھوٹ گیا۔ ایک پرندہ جو اڑ گیا، سانس کا ایک سلسلہ جو ٹوٹ گیا۔

یاد رکھنے کے لئے

● تین چیزوں کو مشعل راہ بنایئے۔ خدا کی یاد، ذوق عمل، یقین محکم۔

● تین چیزیں سوچ کر اٹھایئے۔ قدم، قسم، قلم۔

● تین چیزیں ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ ایمان، امید، تحمل۔

● تین چیزیں خلوص دل سے کرنی چاہئیں۔ رحم، کرم، دعا۔

● تین چیزیں ہر ایک میں جدا جدا ہوتی ہیں۔ صورت، سیرت، قسمت۔

● تین چیزیں نکل کر واپس نہیں آتیں۔

گل چیں مریم صدیقی کی خوشبو

ترکمان سے، جان جسم سے، بات زبان سے۔

● تین چیزیں آدمی چرا نہیں سکتا۔ عقل، علم، ہنر۔

● تین چیزوں پر ایمان رکھو۔ خدا، رسول، آخرت۔

فکر آموز

● آپ کسی انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں۔ لیکن اس کے جذبے کو کبھی نہیں خرید سکتے۔

● اپنا غم کسی دوسرے کو مت بتاؤ کیونکہ اس سے دشمن خوش، دوست پریشان اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

● ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضرور ہونا چاہئے۔ اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

● آدھی جنگ تو آپ اس وقت جیت لیتے ہیں جب آپ اس یقین کے ساتھ میدان میں اترتے ہیں کہ بازی آپ کی ہوگی۔

● سچ میں یہی تو ایک خرابی ہے کہ یہ کسی کا بھرم نہیں رکھتا۔

● اس زندگی کی حقیقت صرف اور صرف جدوجہد ہے۔

● جب پیسہ بولتا ہے تو سچائی خاموش ہوجاتی ہے۔

چراغِ راہ

● مجھے اپنے آپ کو کام میں غرق کر دینا چاہیئے۔ ورنہ غم اور مایوسی مجھے فنا کردے گی۔

● جوش اور ہوش بہت کم ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔ مگر جس شخص میں یہ دونوں خوبیاں موجود ہوں وہ کبھی مار نہیں کھاتا۔

● بعض لمحے چاقو کی دھار جیسے ہوتے ہیں۔ غلط فیصلہ ہوجائے تو ان کی کاٹ سے نہ جان بچتی ہے نہ ایمان۔

● خائدہ ایسا گاڑھا شیرا ہوتا ہے کہ ہر انسان ہی مکھی کی طرح آسانی سے جا پھنستا ہے۔

نکاتِ دانش

● اعلیٰ کردار ایسی قوت ہے۔ جس سے دلوں پر حکومت کی جاسکتی ہے۔ باکردار آدمی کی بات پر ہی آنکھیں بند کرکے اعتماد کیا جاتا ہے۔ دنیا کے جتنے رہنما اور قائد گزرے انکی کامیابی کا راز ان کا اعلیٰ کردار اور بے لوث زندگی تھی۔ انہوں نے اپنے اعلیٰ کردار کے بل بوتے پر تن تنہا دنیا کی کایا پلٹ دی۔

● میں نے یہ نکتہ سیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس وسیع زمین پر کوئی شخص کسی دوسرے کی مدد کرنے کا خواہش مند نہیں اور نہ کوئی اس قابل ہے کہ کسی کی مدد کرسکے۔

اچھی باتیں

● میٹھی بات کو خیرات کا نعم البدل جانو۔

● جو نرمی سے محروم ہوا وہ نیکی سے محروم ہوا۔

● غرور ستر سال کی عبادت کو ختم کردیتا ہے۔

● مظلوم کی بددعا سے ڈرو۔ کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

● ناغہ کرکے ملاکرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔

● خدا ہاتھ سے محنت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

نفرت کے پھول

● مت ملو۔ ان سے جو صرف مطلب کے وقت ہی ملتے ہیں۔

● مت چلو۔ ان کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔

● مت جاؤ۔ ایسی جگہ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔

● مت بیٹھو۔ ایسی جگہ جہاں غلاظت کے انبار ہیں۔

● مت پیو۔ ایسی شئے جو صحت کو برباد کردے۔

● مت چکھو۔ ایسا ذائقہ جو زندگی کو پامال کردے۔

● مت سنو۔ ایسی بات جو زندگی کو منتشر کردے۔

● مت چنو۔ ایسا پھول جو زندگی کو ویران کردے۔

رہنما باتیں

● اپنے آپ کو دانا اور

عالم سمجھنا آپ کو کمزور بنا دیتا ہے۔

- زندگی انمول چیز ہے اس کی قدر کرو۔
- مظلوم کی حمایت بھی ظلم روکنے کے مترادف ہے۔
- اپنا حق کسی پر جتانے سے پہلے یہ سوچ لو کہ آپ پر بھی کسی کا حق ہے۔

حق گوئی کی جرأت

ابو جعفر منصور کے رعب داب اور ہیبت و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ دربار میں کوئی شخص اس سے مخاطب ہونے کی بہت کم جرأت کرسکتا تھا۔ لیکن حق و صداقت کا رعب ہر رعب سے زیادہ ہے۔ اور جن لوگوں پر یہ حقیقت واضح ہوجائے وہ مادی جاہ و جلال کو کوئی بھی اہمیت نہیں دیتے۔

ایک مرتبہ چند عابد و زاہد ابو جعفر منصور کے پاس آئے۔ منصور جی ہی جی میں بہت خوش ہوا کہ یہ لوگ جنہیں عوام میں عقیدت و احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ آج شاید کسی دنیوی غرض سے حاضر دربار ہوتے ہیں۔ غالباً اس کی "انا" کو بھی اس سے تسکین ہوئی ہوگی۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ان میں سے ایک بے تکلفانہ انداز میں اس کا نام لے کر کہنے لگا۔

"اے عبداللہ! خدائے تعالیٰ نے تمام دنیا تجھے عطا کردی ہے۔ کچھ حصّہ زمین کے بدلے، تھوڑی سی آخرت کی آسائش بھی خرید لے۔ اس رات کو بھی کبھی یاد کیا کر جب تو قبر میں لیٹے گا اور اس دن کو بھی یاد کرلیا کر جس کے بعد کوئی رات نہ آئے گی۔ (یعنی روزِ قیامت)"

منصور یہ نصیحت سن کر خاموش ہوگیا۔ پھر حکم دیا کہ ان لوگوں کو کچھ انعام دیا جائے۔ وہی شخص پھر بولا اور کہنے لگا۔ جس کو انعام کی خواہش ہوتی ہے اسے حاکموں اور بادشاہوں سے اس قسم کی باتیں کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔"

اور یہ کہہ کر وہ جماعت خاموشی سے منصور کے دربار سے نکل گئی۔

دعوتِ فکر

- جو کچھ تم دیکھتے ہو اسکے پچاس فیصد پر یقین کرو۔ جو تم سنتے ہو اس پر بالکل یقین نہ کرو۔ (ڈاسنا کرائیک)
- حالات انسان سے زیادہ طاقت ور ہیں۔
- ہوشیاری یا چالاکی ہرگز ذہانت کی علامت نہیں ہے۔ (نور سائڈز)
- جس نے اپنی اہمیت کھودی وہ دنیا کی بے رحم نظروں میں گویا مرگیا۔ (ہربرٹ)
- مایوسی سے بچیے۔ کیوں کہ مایوسی انسان کو اسی طرح متاثر کرتی ہے۔ جیسے ساحل پر بنے گھاس پھونس کے جھونپڑے کو طوفان تباہ برباد کر دیتا ہے۔
- انسان کی زندگی کی مشکلات اسی طرح ہوتی ہیں۔ جس طرح دریا کے راستے میں برف کا ٹکڑا یا چٹان حائل ہوکر عارضی طور پر اس کی روانی کو روک دیتے ہیں۔ وہاں پانی جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر سخت شدّت اور زور کے ساتھ رکاوٹ کو بہا کر سمندر میں لے جاتا ہے۔
- ادائیگی فرض کے بغیر قوّت، نیکی، سمجھ، سچائی، محبّت کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔ اس کے بغیر زندگی کی تمام عمارت تباہ و برباد ہوجاتی ہے۔ اور ہم اس ویرانے میں بیٹھ کر اپنی تنہائی اور بربادی پر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

اچھی عادتیں

عبدالملک بن مروان نے حضرت اسماء بن خارجہ سے پوچھا۔

"مجھے تمہاری عادتیں بہت اچھی پہنچی ہیں۔ تم اپنے معمولات مجھے بتاؤ۔"

انہوں نے عذر کردیا۔ "میری کونسی عادت اچھی ہوسکتی ہے۔ دوسروں کی عادتیں بہت اچھی ہیں۔ ان سے دریافت کریں۔"

مگر جب انہوں نے اصرار سے قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے بتایا۔

مجھے تین چیزوں کا زیادہ اہتمام رہا۔ ایک یہ کہ کسی بیٹھنے والے کی طرف میں نے کبھی پاؤں نہیں پھیلائے۔

دوسرے جب میں نے کھانا پکایا اور اس پر لوگوں کو بلایا تو کھانے والوں کا میں نے اپنے اوپر احسان اس سے بہت زیادہ سمجھا، جتنا میرا اُن پر ہو۔

تیسرے جب مجھ سے کسی ضرورت مند نے سوال کیا۔ میں نے اس کے دینے میں کسی مقدار کو بھی زائد نہیں سمجھا جو کچھ دیا اس کو ہمیشہ کم ہی سمجھتا رہا۔

لفظ

- آپ کا ایک لفظ چوٹ بھی لگا سکتا ہے اور مرہم کا اختیار بھی آپ کے ہی ہاتھ میں ہے۔

انتظار

اس کی دوریوں نے
میرے وجود کو دیمک لگادی ہے
یوں لگتا ہے جیسے کوئی بوسیدہ دروازہ ہوں۔
جس پر کوئی دستک بھی نہیں دیتا۔

دیکھ بھال تو دور کی بات ہے۔

منتخب اشعار

عداوتیں تھیں، تغافل تھا، رنجشیں تھیں مگر
بچھڑنے والے میں سب کچھ تھا بیوفائی نہ تھی

●

ساری دنیا سے الگ ہے، مرا معیار کہ میں
زخم کھاتا ہوں تو کچھ اور نکھر جاتا ہوں

●

میں خودکشی کے جرم کا کرتا ہوں اعتراف
اپنے بدن کی قبر میں کب سے گڑا ہوں میں

●

سارے جہاں کی دھوپ مرے گھر میں آگئی
سایہ تھا جس درخت کا ہم پہ وہ کٹ گیا

●

دریا کی دوستی ہے کسی روگ کی طرح
پیاسے دکھائی دیتے ہیں کشتی سوار بھی

●

کسی روٹھے ہوئے کو عمر لگتی ہے منانے میں
خفا ہو کر بچھڑنے میں تو اک لمحہ نہیں لگتا

دعوت

ایک کنجوس آدمی کبھی دعوت نہیں دیتا تھا۔ ایک دفعہ اس کا نوکر بازار سے گزر رہا تھا کہ کنجوس آدمی کا دوست اسے ملا۔

"کیوں بھئی؟ تمہارا مالک ہماری دعوت کب کرے گا"۔ دوست نے نوکر سے کہا۔ "جناب روز محشر ہی ہوگا۔ جب ہمارا مالک دعوت کرے گا"۔ نوکر نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا۔

کنجوس کے دوست نے سارا کہا سنا۔ کنجوس کو کہہ دیا۔ مالک نے نوکر کو بلوا کر پوچھا "کیوں بھئی؟ تمہیں کس نے کہا کہ دعوت کا دن مقرر کرو۔؟"

حجام

افسر (فوجی سے) "تمہارے بال بہت بڑھ گئے ہیں۔ تم انہیں کٹواتے کیوں نہیں؟"

فوجی "جناب کوئی حجام نہیں ملتا"۔

افسر "یہ کیمپ کا حجام کہاں ہے۔؟"

فوجی "حضور! وہ میں ہی تو ہوں"۔

نظم

بارش کے بعد

کچی مٹی کی خوشبو
بارش کے بعد مہکی
ان بنجر زمینوں پر آسمان کی
یہ مہربانیاں
شاذونادر ہی ہوا کرتی ہیں
آج
اس بارش میں مجھے تیرا پیار بھی
اس کچی مٹی کی
سوندھی خوشبو کی مانند لگا
کہ جیسے
چند لمحوں کی عنایتوں کے بعد
زمین کو سارا سال
پیاسا رہنا ہے۔

"وے ووٹ"

اگر مانگنے والوں کے درمیان مقابلہ کرایا جائے تو یہ مقابلہ سیاست داں جیت جائیں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان سے بہتر طریقہ عام بھیک مانگنے والے اختیار نہیں کر سکتے۔ مانگنے کے کئی طریقے ہیں۔ مثلاً منت کی جائے۔ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آیا جائے۔ اداکاری کی جائے۔ بناوٹی مسکراہٹ چہرے پر لائی جائے۔ دعائیں دی جائیں۔ اپنے آپ کو مظلوم ثابت کیا جائے۔ ایک وقت میں کوئی بھی بندہ یہ تمام صلاحیتیں نہیں رکھتا سوائے سیاست داں کے۔

ایسا بھی ہوتا ہے

ملا نصیر الدین کے ہاں دعوت تھی۔ ملا پڑوسی سے کچھ برتن مانگ کر لائے۔ جب انہوں نے برتن واپس کئے تو ہر برتن کے ساتھ ایک چھوٹا سا زائد برتن بھی دے دیا۔ پڑوسی نے حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا ہے۔

ملا نے جواب دیا "آپ کے برتنوں نے بچے دیتے ہیں"۔ پڑوسی نے زائد برتن بھی رکھ لئے۔ کچھ دنوں کے بعد ملا نے پھر برتن مانگے، کئی دن گزر گئے۔ پڑوسیوں نے برتنوں کا تقاضا کیا تو ملا نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "وہ تو مر گئے"۔

پڑوسی نے حیران ہو کر پوچھا "کیا برتن بھی مر سکتے ہیں۔؟"

ملا نے بڑے تحمل سے جواب دیا "کیوں نہیں اگر برتن بچے دے سکتے ہیں تو مر بھی سکتے ہیں"۔

کلام

دلی کے ایک مشاعرے میں حفیظ جالندھری اپنی غزل سنا رہے تھے کہ فراق گورکھپوری نے دفعتاً بلند آواز میں کہا۔

"واہ حفیظ پیارے، کیا گلا پایا ہے! یار میرا سارا کلام لے لو۔ مگر اپنی آواز مجھے دے دو"۔

حفیظ فوراً شعر ادھورا چھوڑ کر بولے۔ "جناب فراق صاحب، میں آپ کا نیاز مند ہوں، میری آواز تو کیا آپ مجھے بھی لے لیجئے۔ لیکن برائے کرم مجھے اپنا کلام نہ دیجئے"۔

نیا جوتا

ایک صاحب نے نیا جوتا خرید اپہن کر چلے تو جوتا اُن کے کاٹنے لگا۔ وہ بڑی تکلیف اور پریشانی میں چل رہے تھے۔ ایک شخص نے دیکھا تو مسکرا کر پوچھا۔ آپ نے یہ جوتا کہاں سے خریدا؟" وہ صاحب پہلے ہی پریشان تھے۔ جھلا کر بولے "ایک درخت سے توڑا ہے۔" راہ گیر نے پھر مسکرا کر کہا "جلدی کا توڑ لیا بھیا! پکنے کا انتظار تو کر لیتے۔"

نشانی

ایک صاحب کی بیگم کا انتقال ہو گیا۔ تعزیت کرنے والوں میں ایک عورت بھی آئی اور کہنے لگی "میں آپ کی بیگم کی بچپن کی سہیلی ہوں۔ آپ مجھے مرحومہ کی کوئی چیز بطور نشانی دے دیجئے۔ تاکہ میں اُسے سدا یاد رکھ سکوں۔"

آنسو پونچھتے ہوئے ان صاحب نے جواب دیا "کیا مجھ سے کام چل جائے گا؟"

چچا

میرے چچا بڑے با اخلاق انسان ہیں۔ وہ ہمیشہ پڑوسیوں سے کچھ نہ کچھ مانگتے رہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ وہ پڑوسیوں کے کام نہیں آتے۔ کل ہی کی بات ہے کہ وہ ایک پڑوسی سے کہہ رہے تھے اگر تم اپنے گھی سے مجھے آملیٹ بنا دو تو میں اپنی کیتلی میں تمہیں چائے بنا کر دوں گا۔

شہر کے تازہ ترین حالات

یہ ریڈیو قبرستان ہے۔ یہ خبریں آپ کے کانوں میں دھکیلی جا رہی ہیں۔ آج ۷ بج کر ۱۲ منٹ پر سبزی منڈی میں دھماکہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی شور و غل مچ گیا۔ دھماکے میں چھ آلو، تین گوبھیاں ہلاک اور دو گوبھیاں زخمی ہو گئیں۔ دو بیگن دور کھڑے آواز سنتے ہی وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے جب دھماکے کے بعد سبزی منڈی کا ملبہ صاف کیا گیا تو نیچے سے تربوز کا بچہ جو بالکل صحیح سلامت تھا پایا گیا۔ اس کو کوئی خراش تک نہیں آئی۔ زخمی سبز مرچوں کو بھی اسپتال لایا گیا۔ مرچوں کی تعداد چھ تھی۔ ایک مرچ نے اسپتال جا کر دم توڑ دیا۔ دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ ایک دوسری خبر کے مطابق گنجا سویٹ ہاؤس پر مکھیوں نے زبردست دھاوا بول دیا اور شیشے توڑ کر گلاب جامن اور دوسری مٹھائیوں پر حملہ کیا۔ بہت سے گلاب جامن زخمی ہوئے۔ اور بوڑھے گلاب جامن نہ بھاگنے کی وجہ سے موقع پر ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں کو اسپتال پہنچایا گیا۔ پھر سویٹ ہاؤس کے مالک گنجا صاحب آئے۔ انہوں نے گلاب جامنوں کی عیادت کی اور کہا کہ تمام گلاب جامنوں میں دوبارہ میٹھا بھرا جائیگا۔ اس بات پر گلاب جامن بہت خوش ہوئے اور اپنی تمام ترشیرینوں کے ساتھ گنجا صاحب کا شکریہ ادا کیا۔"

چمکتی کرنیں

● دوستی ایک نازک پھول ہے جس نے اپنے پنکھ فضا میں پھیلا رکھے ہیں اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہ رشتہ پل بھر میں ٹوٹ جاتا ہے۔

● زندگی ایک خوبصورت تتلی ہے۔ جو اپنے خوبصورت اور رنگین پر دکھا کر ہر شخص کو ورغلاتی ہے۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پھولوں سے لدی کیاریوں میں غائب ہو جاتی ہے۔

● علم جب تک انسان حاصل کرتا ہے عالم کہلاتا ہے۔ اور جب خیال آئے کہ وہ علم حاصل کر چکا تو جاہل بن جاتا ہے۔

مفید باتیں

● اگر سننا چاہو تو خدا کی تعریف اور مظلوموں کی پکار سنو۔

● اگر دیکھنا چاہو تو حق اور ناحق کے فرق کو دیکھو۔

● اگر پہننا چاہو تو نیکی کا لباس پہنو۔

● اگر آنا چاہو تو محتاجوں کی مدد کو آؤ۔

● اگر جانا چاہو تو حرم شریف کو جاؤ۔

● اگر لینا چاہو تو سب کی دعائیں لو۔

● اگر رونا چاہو تو اپنے اعمال سیاہ پر رو۔

● اگر ہنسنا چاہو تو اپنی قسمت پر ہنسو۔

● اگر مارنا چاہو تو اپنے نفس کو مارو۔

● اگر بولنا چاہو تو سچے اور میٹھے بول بولو۔

● اگر پڑھنا چاہو تو قرآن شریف پڑھو۔

● اگر لکھنا چاہو تو حدیث لکھو۔

● اگر بتانا چاہو تو اللہ کا دین بتاؤ۔

نظامِ قدرت

سوچتے ہیں چہرہ کیوں تبدیل ہو جاتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ سوچنے میں چہرے کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ کسی شخص کی تیوری پر بل پڑ جاتا ہے۔ کسی کا ماتھا اور زیادہ کشادہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کہ ایسی بہت کی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے۔ ہماری کھال کے نیچے رگوں کا ایک جال بچھا ہوتا ہے اور وہ سب رگیں ایک بڑی رگ کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ پس جب کبھی ہم کوئی دماغی کام کرتے ہیں۔ اسکا ان رگوں پر بڑا اثر ہوتا ہے اور ہمارے چہرہ کی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔

*****

قسط ۵۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ روم

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ روم ۳۰ ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کے اعداد ۲۶۹۹۷۷ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ مقدمہ کی کامیابی کے لئے اس آیت مبارکہ کا ختم انتہائی مجرّب ہے۔

آیت شریفہ یہ ہے۔ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ۔ ترکیب ختم کی یہ ہے کہ ستر ہ آدمی وضو کریں۔ سو سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد ہر شخص اکیس اکیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھے۔ اسکے بعد آیت مذکورہ ایک لاکھ اکیس ہزار مرتبہ پڑھیں۔ صبح کو ایک بار ختم کریں۔ پھر رات کو اسی طرح ایک بار ختم کریں۔ اگلے دن صرف دن میں ختم کریں۔ اس طرح تین مرتبہ ختم کریں۔ انشاء اللہ کیسا ہی سنگین مقدمہ ہوگا۔ اس میں فتح نصیب ہوگی۔

میاں بیوی کی محبت کے لئے یہ عمل حد سے زیادہ مجرّب ہے۔ دونوں میں سے جس کے لئے کرنا ہو دوسرا فریق کرے۔ عمل یہ ہے کہ سات سو مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر چینی پر دم کریں۔ اور اس طرح اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک کرتے رہیں۔ پھر چینی اُس فریق کو پلادیں۔ جس کو اپنا بنانا مقصود ہو۔

آیت یہ ہے۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میری عزت و مقبولیت میں کمی نہ آئے۔ اور ہمیشہ میرا وقار بنا رہے۔ تو وہ روزانہ اس آیت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ زندگی کے آخری دم تک اس کے اعضاء صحیح سالم رہیں۔ اور وہ ہر طرح کی معذوری سے محفوظ رہے۔ تو روزانہ اس آیت کو سو مرتبہ پڑھے۔ لیکن چالیس دن تک ایکہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اس کے بعد سو مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے۔

آیت یہ ہے۔ فَاَقِمْ وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

اگر کسی جگہ بارش نہ ہو رہی ہو تو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر کسی درخت پر لٹکادیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بارش ہوگی۔ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ۔

اگر کوئی بچہ سوکھتا چلا جائے تو اس کو اس سوکھے کی بیماری سے بچانے کیلئے ایک ہزار تیرہ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر چنبیلی یا سرسوں کے تیل پر دم کریں۔ پھر اس تیل سے روزانہ بچے کے پورے بدن کی مالش لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ انشاء اللہ بچہ فربہ ہوجائیگا۔

آیت یہ ہے۔ فَانْظُرْ اِلٰٓی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰہِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اگر کسی شخص کا کوئی عمل ضائع ہوگیا ہو تو وہ شخص اس سورۃ کے نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ عمل پھر قابو میں آجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷۴۸۶	۶۷۵۰۰	۶۷۴۹۷	۶۷۴۹۴
۶۷۴۹۸	۶۷۴۹۳	۶۷۴۸۷	۶۷۴۹۹
۶۷۴۹۲	۶۷۴۹۵	۶۷۵۰۲	۶۷۴۸۸
۶۷۵۰۱	۶۷۴۸۹	۶۷۴۹۱	۶۷۴۹۶

اگر اس نقش کو لکھنے کے بعد سورۂ روم کو ایک مرتبہ پڑھکر اس نقش پر دم کردیں تو اس نقش کی تاثیر میں اضافہ ہوجائیگا۔ سورۃ کی تلاوت باوضو کریں۔ اور نقش بھی باوضو ہوکر لکھیں۔ اگر یہ کام عروج ماہ میں ہو تو افضل ہے۔

قسط ۶۷

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

الوَالیُ

حق تعالیٰ کا ۷۷ واں صفاتی نام الوالیُ ہے۔ یعنی وہ ذات جو بہت ہی نظام والی، بہت ہی کارساز اور حد سے زیادہ قدرت اور اختیار والی ہے۔

ولایت کے معنیٰ تصرف کرنے اور ہر چیز پر قابو پانے اور قابو رکھنے کے ہیں۔ یہ معنیٰ اس لفظ کے اس وقت نکلتے ہیں جب واؤ پر زیر پڑھیں۔ اور اگر واؤ پر زبر پڑھیں۔ یعنی وِلایت کے بجائے وَلایت پڑھیں۔ تو پھر مُراد وہ ذات ہوگی جو مدد کرنے اور حکمرانی کرنے کی صحیح معنوں میں اہل ہو۔ اور اس سے بھی مُراد حق تعالیٰ کی ذاتِ گرامی ہے۔ کیوں کہ ان سے زیادہ مددگار کوئی نہیں۔ اور ان سے زیادہ حکومت کرنے کا کوئی دوسرا حقدار نہیں۔ والی سے مُراد یہ بھی ہے کہ وہ ذات جو سب کی مالک ہے۔ اور سب کاموں کی تولیت کا حق بھی رکھتی ہے۔

یہ اسم، اسمِ مشترک ہے۔ اور اس کے اعداد ۴۷ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے نفس کو اپنا مطیع کرنا چاہے تو "یا والیُ" روزانہ سو مرتبہ پڑھے۔

✓ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا فرمانبردار بنانا چاہے تو اُس کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر اس کا تصوّر کرکے مکمّل تنہائی میں روزانہ پڑھے۔ اور لگاتار ۱۰۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ تو انشاءاللہ وہ شخص فرمانبردار ہوجائے گا۔

اگر کوئی شخص دشمن سے اپنا انتقام لینا چاہے تو سردیوں کی رات میں ۱۲ بجے کے بعد دشمن کا تصوّر کرکے تیرہ سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے۔ اور لگاتار ۱۳ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ اگر پڑھنے والا واقعتًا مظلوم ہوگا تو دشمن خانہ خراب ہوجائیگا۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا مکان تمام آفات سے محفوظ رہے تو کسی مٹی کے شکورے پر اندر کی جانب اس اسم الٰہی کو ۴۷ مرتبہ لکھ کر اُس شکورے میں پانی بھر دے۔ ۲۴ گھنٹے تک اس پانی کو اسی شکورے میں رہنے دے۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد یہ پانی گھر کے چاروں کونوں میں چھڑک دے اور شکورا کسی تالاب یا دریا میں پھینک دے۔ انشاءاللہ اس کا مکان تمام ہی آفتوں سے محفوظ ہوجائے گا۔

اگر کوئی شخص نئے مکان کی بنیاد کے وقت اس اسم الٰہی کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے مکان کی بنیادوں میں وہ پانی چھڑک وادے تو وہ مکان ہمیشہ آباد رہے۔ اور ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہے۔

اگر کوئی شخص کسی کی محبّت حاصل کرنا چاہے تو اس اسم الٰہی کو روزانہ ۴۱ ہزار مرتبہ ۴۱ دن تک پڑھے۔ لیکن اس اسم الٰہی کا وظیفہ کسی ناجائز تعلقات کی وجہ سے نہ کرے۔ ورنہ جذام ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی ٹھیکیدار جو کسی بھی طرح کے ٹھیکے لیتا ہو اس کیلئے اس اسم الٰہی کا وظیفہ بہت ضروری ہے روزانہ گیارہ سو مرتبہ اس کا ورد کرنے سے ٹھیکے بھی ملتے ہیں اور کام میں برکت بھی ہوتی ہے۔

اگر کوئی شخص ملازمت سے معطّل ہوگیا ہو تو روزانہ اس اسم الٰہی کا ورد ۳۱۲۵ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ انشاءاللہ ملازمت بحال ہوجائے گی۔

اگر کوئی شخص کسی موذی یا نامعلوم بیماری میں مبتلا ہو اور علاج ومعالجہ سے فائدہ نہ ہو رہا ہو تو روزانہ گیارہ سو مرتبہ "یا اللہ وَالیُ" پڑھا کرے۔ انشاءاللہ ایک ماہ کے اندر اندر صحت بحال ہوجائے گی۔ اور بیماری سے نجات مل جائے گی۔

اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے روزانہ چار ہزار مرتبہ اس

کو پڑھنا چاہیئے۔ لگاتار ۴۰ دن تک۔ انشاءاللہ ۴۰ دن میں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس اسم کے نقوش وغیرہ میں خاص تاثیر پیدا ہوگی۔ اور عامل کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

اس اسم کا نقش عزّت و مرتبہ اور ملازمت وعہدے کی بحالی کے لئے اور بیماریوں سے نجات پانے کیلئے خاص طور سے مفید ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہے۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۴	۱۸	۴
۱۷	۵	۱۰	۱۵
۶	۲۰	۱۲	۹
۱۳	۸	۷	۱۹

ان ہی حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں اگر ان کو لکھتے وقت عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۱۱	۱۹
۱۸	۱۶	۱۳
۱۲	۲۰	۱۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ض یا ت ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور نقش دو زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۲	۱۰	۱۷
۱۸	۹	۱۵	۴
۱۳	۶	۱۶	۱۱
۸	۱۹	۵	۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں اور ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۸	۱۷
۲۰	۱۶	۱۱
۱۵	۱۳	۱۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۴	۱۱	۱۴
۱۰	۱۵	۱۷	۵
۱۲	۹	۶	۲۰
۷	۱۹	۱۳	۸

جن حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اسکو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۱۸	۱۲
۱۱	۱۶	۲۰
۱۹	۱۳	۱۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، غ، خ یا ر ہو۔ انکو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۳	۸	۷	۱۹
۶	۲۰	۱۲	۹
۱۷	۵	۱۰	۱۵
۱۱	۱۴	۱۸	۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اسکو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۰	۱۲
۱۳	۱۶	۱۸
۱۹	۱۱	۱۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۷۰ مرتبہ "یا دائمُ" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی قوت وتاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مارچ ۲۰۰۳ء کیسا رہے گا

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ اُن حضرات کیلئے مارچ کا مہینہ غیر مبارک ہے۔ کاروبار میں طرح طرح کی الجھنیں اور رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ گھریلو تعلقات بھی متاثر رہیں گے اور زندگی کے مختلف معاملات میں اتار چڑھاؤ بہت آئیں گے۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے ان کے لئے یہ مہینہ عام سا مہینہ رہے گا۔ یہ لوگ نہ کسی قابلِ ذکر فائدہ سے بہرہ ور ہوں گے۔ اور نہ ہی کوئی قابلِ ذکر نقصان ہوگا۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے اس مہینے میں کوئی غیر معمولی بات پیش نہیں آئے گی۔ صحت معتدل رہے گی۔ لیکن کسی بھی اہم مسئلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی کسی اہم صدمے سے دوچار ہونا پڑے گا۔ البتہ ازدواجی زندگی میں استحکام پیدا ہوگا۔ اور فریق دوم کی کسی نئی قربانی سے ازدواجی رشتے میں مضبوطی آئے گی۔ عدد

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کیلئے مارچ کے مہینے میں کوئی قابلِ ذکر بات پیش نہیں آئے گی۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کیلئے مارچ کا مہینہ نئی نئی خوشیوں کا پیغام لیکر آئیگا۔ خوشحالی قدم چومے گی۔ کامیابیاں قدم قدم پر ملیں گی۔ روزگار میں اضافہ ہوگا۔ اور قرابت داروں کی محبت اور دوستوں کی عنایات سے بھی سرفراز رہیں گے۔ ۶ عدد والوں کے لئے مارچ کا مہینہ خوشی اور خوشحالی کے لئے پیغام لیکر آئے گا۔ اور اپنے انمنٹ نقوش چھوڑ کر جائے گا۔

جن حضرات کا عدد ۷ ہے۔ ان کیلئے مارچ کے مہینے میں کوئی انوکھی بات پیش نہیں آئے گی۔ ایک عام سی زندگی رہے گی اور کوئی ایسا دکھ بھی پیش نہیں آئے گا جو زندگی کے لئے اذیت ناک بن سکے۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے ان کیلئے مارچ کا مہینہ کئی طرح کی مصیبتیں کھڑی کرسکتا ہے۔ اس مہینے میں ۸ عدد والوں کو طرح طرح کی الجھنوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا تعلقات ٹوٹیں گے۔ رشتے متاثر ہوں گے۔ اور اپنوں کی رنجش اور خفگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ۸ عدد والوں کو اس مہینے میں غیر معمولی نقصانات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔ ۸ عدد والے اس ماہ میں کسی نئے کاروبار کی شروعات نہ کریں۔ اور کسی نئی اسکیم میں حصّہ لینے سے گریز کریں۔ ۸ عدد والے افراد کو اس مارچ کے مہینے میں نہ کوئی جائداد خریدنی چاہیئے۔ نہ کسی باغ کی بنیاد ڈالنی چاہیئے۔ نہ ہی نئے مکان کی بنیاد رکھنی چاہیئے۔ مارچ ۲۰۰۳ء میں ۸ عدد والے افراد اگر اپنے بچّوں کی شادی وغیرہ جیسے مسائل سے محترز رہیں گے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہو۔ ان کے لئے مارچ ۲۰۰۳ء ایک کامیاب ترین مہینہ ثابت ہوگا۔ وہ ہر طرح کی کامیابیوں سے بہرہ ور ہوں گے۔ اور اس مہینے میں ان کے تعلّقات بھی لوگوں سے نسبتاً خوشگوار رہیں گے۔ ۹ عدد والے حضرات کیلئے آنیوالا مارچ مسرّتوں اور راحتوں کے پیغام لیکر آئیگا۔ اور ہر قسم کی خوشیاں عطا کر کے رخصت ہوجائے گا۔ ۹ عدد والے حضرات کی اس مہینے میں صحت بھی اچھی رہے گی۔ موڈ بھی خوشگوار رہے گا۔ اور زندگی کے سبھی مسائل میں قابل قدر قسم کی کامرانیاں نصیب ہوں گی۔ ۹ عدد والے حضرات آنیوالے مارچ میں کسی بھی نئی اسکیم میں حصّہ لے سکتے ہیں۔ اور کسی بھی نئے کاروبار کی بنیاد ڈال سکتے ہیں۔ ۹ عدد والے حضرات کو اپنی شریکِ حیات سے غیر معمولی قسم کی چاہ نصیب ہوگی۔ اور ازدواجی زندگی میں ایک عجیب طرح کا استحکام پیدا ہوگا۔ جن حضرات کا نام ح، س یا واؤ سے شروع ہوں ان کیلئے بھی آنیوالا مارچ خاص طور پر مبارک ثابت ہوگا۔

(باقی آئندہ)

عدد ۴ جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کیلئے مارچ کا مہینہ غیر مبارک ہے۔

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیو بند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنیکے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

ذاتی نوعیت کی معلومات

سوال از: رقیہ خاتون۔

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا مطالعہ بڑے شوق سے ہر ماہ کرتی ہوں۔ اور شدت سے اس رسالے کا انتظار بھی رہتا ہے۔ یہ رسالہ کافی بہترین ہے۔ اور اس کے تمام کالم بہت پسند آتے ہیں آپ کے اس رسالے سے کتنے لوگوں کی زندگی سنور گئیں ہیں! اور سنورتی رہیں گی۔ اور تمام عالم کے لوگ فیض حاصل کرتے رہیں گے۔ اور تمام عالم سے جہالت دور ہوتی جارہی ہے۔ اس رسالے کے ذریعے میں خداوند تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ اس رسالے میں ترقی ہوتی رہے۔ (آمین ثم آمین)

اس سے پہلے میں دو خط ارسال کرچکی ہوں۔ لیکن افسوس مجھے جواب نہیں ملا ہے اور اب پھر میں امید کر کے یہ تیسرا خط بھیج رہی ہوں۔ کہ شاید اب جواب طلسماتی دنیا کے شمارے میں آجائے۔ اور میری مایوسی ختم ہوجائے جواب نہ ملنے کی۔

میں اپنے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔ میرا نام رقیہ خاتون ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۳ر جولائی ۱۹۸۵ء ہے۔ اور دن اتوار کا ہے۔ وقت صبح ۱۰ بجکر کچھ منٹ۔ اچھی طرح یاد نہیں ۲ ماہ شعبان کی ۲۹ر تاریخ) پیدائش کی تاریخ کے مطابق میرا نام ٹھیک ہے یا نہیں۔ اس کو رد و بدل کرنا چاہئے۔ سب لوگ باہر اور گھر کے مجھے رقیہ کہتے ہیں۔ لیکن ابھی فی الحال گھر میں، میں نے اپنا نام "ادیبہ" کہنے کیلئے کہی ہوں۔ یہ نام اچھا ہے یا رقیہ خاتون ہی اچھا ہے۔ مہربانی کر کے بتایئے۔ آپ مجھے رقیہ خاتون کے بارے میں ہی تفصیلی جواب دیجئے۔ مؤدبانہ گزارش ہے آپ سے۔

میں اپنے بارے میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ میرے نام کا عدد کتنا ہے۔ میرا برج اور ستارہ کونسا ہے۔ ستارے کے حساب سے میرا عدد کتنا ہے۔ اور پیدائش کے حساب سے عدد کتنا ہے۔ اور میرے لئے کونسا دن، مہینہ، سال، تاریخ، رنگ اور لکی نمبر وغیرہ مبارک اور اچھے ہیں۔ اور کونسی تاریخیں نامبارک ہیں۔ اور کونسی تاریخیں مبارک ہیں میرے لئے۔ اور کونسا پتھر مجھے راس آئے گا اور کونسا زیور بھی۔ کن عدد کے ناموں والے حضرات سے میرا بہتر طریقے سے نباہ ہوسکتا ہے یا موزوں شریک حیات بن سکتے ہیں۔ کن ناموں کے عدد والے حضرات۔ میرے لئے کونسے اعداد فائدہ مند ہیں۔ اور کونسے نقصان دہ ہیں۔ اور مجھے اپنی زندگی میں کیا احتیاطیں کرنا چاہئے۔ اور کن لوگوں سے دوستی کرنا اور کن لوگوں سے نہیں کرنا چاہئے۔ تفصیلی طور پر مہربانی کر کے بتائیں۔ اور وظیفہ جو مشکلات کے دور میں پڑھنا چاہئے۔ کیوں کہ میں ۱۲ سال سے انتہائی شدت کی پریشانی سے دوچار ہوں۔ اپنی طبیعت لیکر آپ مجھے صدقہ بھی بتا دیجئے۔ جو مجھے مصائب سے نجات پانے کیلئے ہر سال دینا چاہئے۔

اسی طرح میرے ہر کام میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ بدنظری لگ جاتی ہے۔ حسد سے کام بگڑ جاتا ہے۔ میرے کام میں رکاوٹ نہ آئے اور نہ بدنظری لگے۔ اور میری طبیعت بھی ہمیشہ ٹھیک رہے دشمنوں اور حاسدوں سے بچتی رہوں۔ اس کیلئے کوئی وظیفہ کرکے مہربانی کر کے ساتھ ہی ساتھ بتادیجئے۔ عین نوازش ہوگی تاکہ مجھے فیض حاصل ہوجائے۔ میں اپنی زندگی سے عاجز اور پریشان ہوگئیں ہوں۔ دوا دعا کراتے کراتے تھک گئیں ہوں۔ اور ہاں ایک سوال یہ کہ مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد، صرف تاریخ پیدائش

کا عدد، نام کا مفرد عدد اور پیدائش کے ستارے کے حساب سے عدد۔ ان چاروں عددوں میں سے کونسا عدد زندگی پر زیادہ اثر ڈالتا ہے۔ اس کا جواب بھی بتا دیجئے۔

آپ سے التجا ہے کہ مہربانی کر کے آپ ناموں کو اور پتہ کو مخفی رکھیں۔ اور میرے سوال کو طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں مختصراً چھپوا کر تفصیلی جواب دینے کی کوشش کیجئے گا۔ التجا یہ درخواست ہے آپ سے ہم تفصیلی جواب کے متمنی ہیں۔ آپ مجھے پلیز مایوس نہ کیجئے گا۔ اس بار شدت سے جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب اگرچہ آپ نے اپنا نام و پتہ پوشیدہ رکھنے کی فرمائش کی ہے۔ لیکن آپ کا جواب دیتے وقت آپ کا نام پوشیدہ رکھنا ممکن نہ تھا۔ کیوں کہ آپ نے اپنے دونوں نام لکھ کر یہ پوچھا ہے کہ کونسا نام بہتر ہے۔ اس صورت میں نام کو کس طرح مخفی رکھا جا سکتا ہے البتہ ہم نے آپ کے شہر کا نام حذف کر دیا۔ اور آپ کے والدین کے نام کو بھی حذف کر دیا۔

آپ نے جو معلومات حاصل کرنے کی فرمائش کی ہے۔ اس کے لئے اصولاً آپ کو اپنا زائچہ بنوانا چاہئے تھا۔ اس میں آپ کے تمام سوالوں کا جواب آجاتا۔ تاہم آپ کی فرمائش پوری کرنے کے لئے ہم آپ کے سوال کا جواب تفصیل سے دے رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہمارا مفصل جواب پڑھنے کے بعد آپ ہمارے جواب کے ایک ایک جزو سے استفادہ کرنے کی کوشش کریں گی۔

آپ کا نام رقیہ خاتون۔ ادیبہ خاتون کے مقابلے میں صحیح ہے۔ کیوں کہ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۳ ہے۔ ۱۳ کے ۴ بنتے ہیں۔ اور رقیہ خاتون کے مفرد عدد بھی ۴ ہی بنتے ہیں۔ اس طرح رقیہ خاتون کا مفرد عدد آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے۔

جن خواتین کا عدد ۴ ہوتا ہے۔ وہ حد سے زیادہ غیرت مند، ایثار کرنے والی، کریم النفس اور محبت پرست ہوتی ہیں۔ اور دوسروں کے لئے بآسانی دکھ جھیل لیتی ہیں۔ دوسروں کی خوشی کے لئے اپنی خوشیوں کو قربان کر دیتی ہیں۔

ایسی خواتین جن کا عدد ۴ ہوتا ہے دوسروں سے مختلف انداز کا مزاج رکھتی ہیں۔ اور دوسروں سے ہمیشہ اختلاف رکھتی ہیں اور مروجہ برے نظام کے خلاف کسی بھی جگہ زبان کھولنے سے باز نہیں رہتیں۔ ایسی خواتین پر اگر جبر کیا جائے تو وہ بہت جلد بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہیں۔ اور برائیوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیتی ہیں۔ ۴ عدد کی خواتین کسی قدر فضول خرچ بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے بالعموم پریشان رہتی ہیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد چونکہ ۴ ہے۔ اس لئے یہ خصوصیات آپ کے اندر بھی کم و بیش موجود ہوں گی۔

آپ کے لئے ہر مہینے کی ۴، ۱۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ تاریخیں اہم ہیں۔ ہفتہ، اتوار اور پیر آپ کے لئے مبارک ہیں۔ جن حضرات و خواتین کے نام کا مفرد عدد ایک، ۲، ۷، یا ۸ ہو وہ آپ کے لئے مبارک رہیں گے۔ آپ کا دشمن عدد ۵ ہے۔ آپ کو ۵ عدد والے حضرات و خواتین سے دور رہنا چاہئے۔ اور ان تمام چیزوں سے خود کو بچنا چاہئے۔ جن کا مفرد عدد ۵ بنتا ہو۔

جنوری فروری اور اگست کے مہینے میں آپ اپنی صحت کا خیال بطورِ خاص رکھیں۔ اور ان مہینوں میں زندگی کا کوئی اہم کام انجام نہ دیں۔ ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کے لئے ٹھنڈی غذائیں بالعموم مفید ثابت ہوں گی۔ اور آپ کو تیز مسالے، ترش چیزیں اور گرم اشیاء نقصان پہنچائیں گی۔

عمر کا ۲۲واں، ۳۱واں، ۴۰واں، ۴۹واں اور ۵۸واں سال آپ کیلئے انقلابی ہوگا۔

آپ روزانہ "یارحیم" سو مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا اسم اعظم "عزیز" ہے۔ روزانہ ۹۴ مرتبہ "یاعزیز" پڑھنا آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

آپ کا لکی عدد ۲ ہے۔ آپ کیلئے مبارک رنگ سبز اور زرد ہے۔ زندگی میں کسی بھی وقت خدانخواستہ آپ کو امراضِ گردہ، امراض معدہ، سانس اور سینے کی تکالیف، امراض جلد لاحق ہو سکتے ہیں۔

آپ کا برج سرطان ہے اور آپ کی تقدیر کا ستارہ قمر ہے۔ اس لئے پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ لیکن ستارہ شمس بھی آپ پر اثر انداز رہے گا۔ اس لئے اتوار کا دن بھی آپ کے لئے اہم ہے۔ ۲۲ مئی سے ۲۳ جولائی، ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر اور ۲۲ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان پیدا ہونے والے حضرات آپ کیلئے اچھے شریکِ حیات ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ اچھی طرح نباہ کر سکتے ہیں جن کے نام کا مفرد عدد ۲، ۴، ۷، یا ۸ ہو۔ یا جن کی تاریخ پیدائش ۲، ۴، ۷، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۲۶، ۲۹ یا ۳۱ ہو۔

یہ بات یاد رکھیں کہ صرف تاریخ کا مفرد عدد شخصیت کا ہی عدد ہوتا ہے۔ اور جو عدد تاریخ ماہ اور سن کے مجموعے سے برآمد ہوتا ہے وہ تقدیر کا عدد ہوتا ہے۔ آپ کی شخصیت کا عدد ۴ اور تقدیر

کا عادی ہے۔

آپ حد سے زیادہ حساس ہیں۔ اور حد سے زیادہ چاہت اور محبت کی طالب۔ لیکن شاید آپ کو اندازہ نہیں کہ اس دنیا میں زیادہ حساس ہونا اپنے لئے خود ایک مصیبت ہے اور اس خود غرض دنیا سے زیادہ محبت کا مطالبہ شاید ایک طرح کی نادانی ہے۔ آپ بے جا خواہشات کا گلا خود ہی گھونٹ دیں۔ کیوں کہ اس دنیا میں تو جائز خواہشات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ بے جا خواہشات پر کون دھیان دے گا۔

ناجائز عشق کی روک تھام کیلئے

سوال از: فرقان کاظمی ——— راجوپور

مریض بعض مرتبہ ایسے لوگ آتے ہیں کہ کام نہیں چل پاتا ناجائز عشق لڑکے یا لڑکی سے ختم کرنے کیلئے کوئی پلانے والا تعویذ اور دوسرا کسی قسم کا اور تعویذ یعنی باندھنے کا یا دفن کرنے کا تیر بہدف خصوصاً پلانے کا روحانی ڈاک میں شائع فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب اس طرح کے عمل شائع کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ کیونکہ ان کا غلط استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ یار لوگ میاں بیوی کے درمیان تعلقات والوں کے درمیان بھی دیواریں کھڑی کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ کیوں کہ اس زمانہ میں اکثر انسانوں کو نہ شرم رہی اور نہ خوفِ خدا۔ اور جب یہ دونوں چیزیں عنقا ہو جاتی ہیں تو انسان کچھ بھی کر سکتا ہے۔ تاہم آپ کی فرمائش پر ایک عمل نقل کر رہے ہیں۔

کوئی پرانی قینچی لیں اور اس پر عاشق و معشوق کے ناموں کے اعداد نکال کر ان میں ۱۳۱۲ شامل کر کے لکھیں پھر مجموعی تعداد کے برابر قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ پڑھ کر قینچی پر دم کر دیں۔ پھر اس قینچی کو کسی دریا کے پانی میں ڈال کر اس کو پکائیں۔ پانی ایک دیگچی میں پکائیں جب اس میں کھدے پڑنے لگیں تو پانی کو چولہے سے اتار لیں۔ اور ٹھنڈا کرنے کے بعد اس کو بوتل میں بھر لیں۔ پھر اس پانی کو دونوں کو پلائیں۔ کسی ایک کو پلانے سے بھی مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کے عملیات میں بہت احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ جب تک ناجائز تعلقات کی تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک کسی کے درمیان روڑے اٹکانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ گنہگار ہوں گے۔ اللہ ہم سب کو غیر شرعی کاموں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

اپنا اپنا خیال

سوال از: منظور علی خاں ——— نور محل بھوپال۔

آپ کے اکتوبر کے رسالے میں صفحہ ۶ پر "مختلف پھولوں کے خیر و برکت" میں حدیث لکھی گئی ہے۔ جو کہ مجھے اس لئے نامکمل لگتی ہے کہ اس میں عشاء کی نماز ترک کرنے کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے۔ جب کہ عشاء کی نماز ترک کرنے پر "نیند سے راحت ختم ہو جاتی ہے"۔

دوسرے اسی سلسلے میں یہ حدیث دو جگہ میں نے اس طرح ہی پڑھی ہے۔

نماز فجر ترک کرنے پر چہرے سے نور ختم۔
نماز ظہر ترک کرنے پر روزی سے برکت ختم۔
نماز عصر ترک کرنے پر اعضاء کی قوت ختم۔
نماز مغرب ترک کرنے پر اولاد سے فائدہ نہیں ہوگا۔ اور عشاء کی نماز ترک کرنے پر نیند سے راحت ختم۔

اگر مناسب ہو تو صحیح حدیث سے مطلع کریں۔

دوسری بات یہ عرض ہے کہ آپ کے خوابوں کی تعبیر، کہانیاں اور اذانِ بت کدہ جیسے عنوان بالکل بند کر دیں۔ کیوں کہ اس طرح کے مضامین سے کسی قاری کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خوابوں کی تعبیر چاہے صحیح ہو یا نہ ہو۔ مگر اس سے لوگ وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بھوتوں کی کہانی چاہے صحیح ہو پھر بھی پڑھ کر کوئی فائدہ نہیں۔ یہی حال اذانِ بت کدہ کا ہے۔ میری رائے ہے ان تینوں مضامین کی جگہ ہر ماہ کسی صوفی، پیر، یا اولیاء اور اللہ والوں کی سوانح مفصل لکھی جائے۔ تاکہ قاری یہ جان سکیں کہ ہمارے بزرگوں نے کس طرح دنیا کو ترک کر کے اللہ سے دل لگایا۔ اور کس طرح سے اللہ کے قرب کو حاصل کیا۔

امید ہے کہ سنجیدگی سے میری درخواست پر نظرِ عنایت فرمائیں گے۔

جواب غالباً آپ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ کیونکہ اگر طلسماتی دنیا آپ پابندی کے ساتھ پڑھتے تو اس کے "مستقل عنوان" مختلف پھولوں کی خیر و برکت لکھنے کی غلطی نہ کرتے آپ نے عشاء کی نماز ترک کرنے پر نیند سے راحت ختم ہو جاتی ہے لکھا ہے جو شاید درست نہیں ہے۔ عشاء کی نماز ترک کرنے پر انسان کی عمر میں خیر و برکت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ اپنی زندگی میں اپنے ضروری کام بھی نہیں کر پاتا۔ جہاں تک نیند سے راحت ختم ہو جانے کی

بات ہے تو تجربتاً یہ درست بھی نہیں ہے۔ کیوں کہ کتنے ہی عشاء کی نماز چھوڑ دینے والے بڑے آرام سے صبح تک سوتے ہیں اور خوب خراٹوں کے ساتھ سوتے ہیں۔ البتہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ رات کی اس نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ ان کی عمرِ عزیز میں خیر و برکت کی کمی صاف طور سے محسوس ہوتی ہے۔

آپ نے صحیح حدیث کی فرمائش بھی کی ہے۔ دین کی جو باتیں بزرگوں سے نقل ہوتی چلی آرہی ہیں۔ وہ سب احادیثِ رسول سے ماخوذ ہیں۔ ہم لوگوں کے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہمیں یہ یقین ہو کہ جو بات بیان کی جارہی ہے وہ کسی بنیادی عقیدے سے متصادم نہ ہو۔

اگر ہر بات کیلئے عوام حدیث صحیح کی فرمائش کریں گے تو بہت مشکل پیدا ہوجائے گی اور بہت ساری باتوں پر اشکال ہونے لگے گا۔ مثلاً ہم آپ سے یہ عرض کرنے لگیں کہ حالتِ نماز میں لنگی کے بجائے پائجامہ پہننا کس حدیث کی رُو سے جائز ہے۔ تو آپ روایت کس کتاب سے ڈھونڈ کر لائیں گے۔ اور اگر لا سکتے ہوں تو لاکر دکھا دیجئے۔ تاکہ ہمارے لئے بھی آپ کی فرمائشیں پوری کرنا آسان ہوجائے۔

نیند والی بات آپ بیان کررہے ہیں۔ کم سے کم اس کی مضبوطی کے لئے تو آپ ہی کو حدیث صحیح پیش کرنی چاہیئے۔

طلسماتی دنیا میں جو بھی چھاپا جاتا ہے وہ عمومی افادیت کیلئے چھاپا جاتا ہے۔ اگر ہر ہر قاری کی فرمائش کا نوٹس لیا جانے لگے تو رسالہ چھاپنا ہی مشکل ہوجائے۔ لیکن اگر کسی بھی میں تیس پچاس خط ہمیں مل جاتے ہیں تو ہم اپنے قارئین کے جذبات کا احترام کرتے ہیں اور ان کے مشوروں کو اہمیت دیتے ہیں۔

خوابوں کی تعبیر کا کالم آہستہ آہستہ ہم نے خود ہی کم کردیا ہے اب یہ کالم پابندی سے نہیں چھپ رہا ہے۔ اذانِ بت کدہ کو زیادہ تر لوگ پسند کرتے ہیں۔ کیوں کہ ابوالخیال فرضی اپنے خاص انداز میں عوام و خواص کی دکھتی رگوں پر انگلی رکھتے ہیں۔ اور ہم سب کو آئینہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں یہ کہنے کا تو حق ہے کہ

میرے چہرے پہ نہ تھیں اتنی خراشیں یارو
تم نے ٹوٹا ہوا آئینہ دکھایا ہے مجھے

لیکن آئینے پر تاؤ کھانا۔ اور آئینے کی مخالفت کرنا شاید درست نہیں ہے۔

جنات اور بھوتوں کے واقعات کو بھی بہت سارے لوگ پسند کرتے ہیں۔ اسی لئے دو چار اس طرح کے مضامین چھاپ دیئے جاتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے مضامین وقتاً فوقتاً طلسماتی دنیا میں چھپتے رہتے ہیں۔ لیکن طلسماتی دنیا میں ہم ایسے مضامین کو اہمیت دیتے ہیں۔ جو دوسرے رسائل میں نہ ہوں اسی لئے طلسماتی دنیا کی اپنی ایک انفرادیت ہے۔ مجموعی حیثیت سے طلسماتی دنیا نے سماج میں علم و معرفت کی روشنی پھیلا رہا ہے۔

اگر آپ کو اس بات سے اتفاق ہے تو وقتاً فوقتاً اپنے اچھے مشوروں سے نوازتے رہئے۔

ناکامیوں کی وجہ

سوال از: غفر القدر ——— گورکھپور۔

امید کہ خیریت مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میری جانب سے ادارے کے تمام اراکین اور قلم کاروں کو میرا اسلام قبول ہو۔

بعد معافی کے بندہ ناچیز ایک بات کہنا چاہتا ہے۔

حضرت آپ طلسماتی دنیا کے رسالے میں لکھتے ہیں کہ ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو۔ ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ پر یہ میری بدقسمتی ہے کہ میں طلسماتی دنیا کا خریدار ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سوال کو میں نے کئی بار لکھا ہوگا۔ اور ساتھ جوابی لفافے کے لیکن افسوس کہ میرا جواب طلسماتی دنیا کے رسالے میں کسی بھی شمارے میں میرا جواب شائع نہ ہوسکا۔ اور نہ ہی لفافے کے ذریعے میرا جواب حاصل ہوا۔ مجبور ہوکر اپنا سوال آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں۔ اس بار محروم نہ کریں۔

میرا نام غفران القدر، والدہ محترمہ فخر النساء ——— ہماری تاریخ پیدائش ۲۴ ستمبر ۱۹۶۰ء۔ انگریزی میں ۲۴/۹/۱۹۶۰ء ۱۱ بجکر ۵۴ منٹ۔

میری شادی ۲۵ رجون ۲۰۰۰ء۔ بیوی کا نام فرزانہ پروین سیوان (بہار) کی ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ میں قرض دار ہی رہا ہوں۔ جو بھی کاروبار کیا ہے فیل ہوگیا ہے۔ پڑھنے کے بعد نوکری بھی نہیں ملی۔ جس کی وجہ سے معاشی پریشانیوں کا شکار ہوتا رہا۔ اس پریشانی کی وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ اور کئی مقدمہ بھی چل رہا ہے۔ اب ضرور بہ ضرور میری مشکل کا حل تجویز کریں۔ مہربانی ہوگی۔ ایک بچی کا باپ بھی ہوں۔ اور ناکامیوں سے دوچار ہوں۔ جناب حضرت صاحب ہماری پریشانی کو دیکھتے ہوئے حالات سدھرنے کا باعث بنے۔ مجھے ایسی بات بتایئے یا ایسی

جیز دیجئے یا ایسا نسخہ وظیفہ بتائیے جس سے میری زندگی میں خوش وخرام
جی سکوں اور کاروبار تجویز کرکے بتائیں۔ تاکہ کاروبار میں ترقی
ہو۔ اور دشمنوں سے حفاظت ہوسکے۔

میرے نام کا عدد کیا ہے۔ بُرج کونسا ہے۔ ستارہ کونسا ہے۔ راشی کیا ہے۔ میرے لئے کونسی تاریخیں دن و سال مبارک ہوں گے۔ اور کونسی غیر مبارک۔ نام کے حساب سے کونسا وظیفہ ورد کروں۔ کہ میری تنگی معاشی دور ہو۔؟ فی الحال بے روزگار ہوں کافی تنگدست ہوں۔ اور لوگوں میں ہر دلعزیز ہوں۔

کونسا رنگ، پتھر مجھے راس آئے گا۔ غور فرماکر راہ عمل بتادیں۔ جوکہ میرے حالات سدھر جائیں۔ اس وقت میرا کوئی مستقل کاروبار یا نوکری نہیں ہے۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ کوئی مستقل کاروبار کا انتخاب کردیں۔ اور میرے نام و گردش کے حساب سے ورد، وظیفہ بتادیں۔ جس بنا پر بیروزگاری سے نجات مل سکے۔ ذرہ نوازش ہوگی۔

(نوٹ) کئی خط لکھ چکا ہوں پر ہمت نہ ہار کر آپ کو پھر خط لکھ رہا ہوں۔ اور جب تک میرا جواب طلسماتی دنیا کے رسالے میں نہیں آئے گا خط پر خط لکھتا رہوں گا۔ غور فرماکر میرا جواب طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔ کیوں کہ میں معاشی و تمام قسم کی مشکلات میں مبتلا ہوں۔

جواب آپ کے خط جب بھی آتے ہیں طویل طویل آتے ہیں۔۔۔ اور روحانی ڈاک کے محدود کالم میں لمبے لمبے خطوں کا چھاپنا ہمارے لئے مشکل پیدا کرتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہم مختصر خطوط کا جواب بھی پھیلا کر دیتے ہیں۔ کیوں کہ سائل کو ہر لحاظ مطمئن کرنا ہمیں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر مفصّل خطوط کا جواب بھی اسی ڈھنگ سے دیا جائے تو کافی صفحات سیاہ ہوسکتے ہیں۔ اس لئے زیادہ تر یہ ہوتا ہے کہ لمبے لمبے خطوں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے اور اگر جوابی لفافہ ساتھ ہو تو انہیں مختصر سا جواب دے دیا جاتا ہے۔

روحانی ڈاک کے کالم کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسانی پریشانیوں کا ایسا حل پیش کیا جائے جو سائل کے علاوہ دوسروں کے بھی کام آسکے۔ اور اس جواب سے دوسرے لوگ بھی رہنمائی حاصل کرسکیں۔ اس لئے ہمارے تمام قارئین کو ہمیشہ مختصر خطوط روانہ کرنے چاہئیں۔ امید ہے کہ آپ بھی آئندہ اس بات کو ملحوظ رکھیں گے

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ اس لئے آپ ہر ماہ کی ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ تاریخوں کو اہمیت دیا کریں۔ کیوں کہ یہ تاریخیں آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوں گی۔ ۶ اور ۸ تاریخیں آپ کیلئے غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔

آپ کا بُرج سنبلہ ہے اور آپ کی تقدیر کا ستارہ عطارد ہے۔ آپ کو نیلم، پنا، اور ہیرا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ بدھ اور اتوار کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ ان دنوں کو ہمیشہ فوقیت دیں۔ بُرج سنبلہ کی وجہ سے آپ کیلئے ہر انگریزی مہینے کی ۶، ۱۲ ـــــ اور ۱۷ تاریخیں بھی غیر مبارک ہیں۔

زندگی میں اچھے انقلاب کے لئے آپ اپنی زوجہ کا نام بدل کر صرف فرزانہ رکھیں۔ پروین ہٹادیں۔ آپ کی شادی کی تاریخ آپ کے نام کے مفرد عدد سے ٹکراتی ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش بھی آپ کے نام کے مفرد عدد سے ٹکراتی ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی خوشحالی اور استحکام سے دور ہے۔ اور ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ آپ سحر کا شکار ہیں۔ اس لئے آپ کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ روزانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ سو مرتبہ نماز فجر نماز مغرب اور نماز عشاء کے بعد پڑھا کریں۔ ظہر کی نماز کے بعد "یا غفورُ" سو مرتبہ پڑھا کریں۔ اپنی بیوی سے کہدیں کہ وہ روزانہ صبح شام "یا فتاحُ" کی تسبیح پڑھا کرے۔ انشاء اللہ کچھ ہی ماہ میں آپ کے حالات میں خوشگوار انقلاب پیدا ہوگا۔ اور کوئی اچھا روزگار بھی آپ کو عطا ہوگا۔

دعا گو ہوں کہ ربّ العٰلمین آپ کو مسائل کے گرداب سے نکال کر خوشیوں اور مرادوں کا ساحل عطا کرے اور آپ کو اپنی مخصوص رحمتوں سے سرفراز کرے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق بھی بخشے۔ (آمین)

بے لوث خدمت کی آرزو

سوال از: عبدالرحمٰن کاشفی ـــــ حیدرآباد۔

محترم میں نے اتفاقاً طلسماتی دنیا کا مطالعہ کیا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ بڑی فیاضی کے ساتھ عملیات کے ذریعہ خدمت خلق انجام دے رہے ہیں۔ دس سال سے میری دیرینہ خواہش رہی کہ میں عملیات سیکھوں اور امّت مسلمہ کی بے لوث خدمت انجام دوں۔ تاکہ ہماری مائیں و بہنیں جعلساز، شعبدہ باز عاملین سے اپنی عفت اور اپنے ایمان کو بچا سکے۔ مولانا میں آپ کو کیا بتاؤں حیدرآباد میں کئی ایسے جادوگر عامل ہیں جو ماؤں اور بہنوں کی نفسیات

کھیلتے ہوئے انہیں شرک و بدعت کی طرف جھونک رہے ہیں یہود و نصاریٰ کی یہ بھی ایک سازش ہے۔ جس کے ذریعہ سے ایمان، اسلام سے دور کر رہے ہیں۔ اور بھولی بھالی عورتیں اپنی عقیدتیں نیلام کر رہی ہیں۔ الغرض مولانا مجھے اپنی شاگردی کے لئے قبول فرما کر مجھ ناچیز پر اور عامۃ المسلمین پر احسان فرمائیں۔

مولانا میں ایک مدرسہ چلاتا ہوں جس میں یتیم و بسیر طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ اقامتی حیثیت سے بھی طلباء قیام پذیر ہیں۔

محترم! مدارس کا حال تو آپ بخوبی جانتے ہیں جو صرف عوام الناس کے چندہ پر چلتا ہے۔ مولانا میں نے ایک صاحبِ خیر کو مدرسہ کے تعاون کے لئے دو سال محنت کی۔ ان کی ذہن سازی کی گئی الحمد للہ دو سال بعد وہ مکمل مدرسہ کے اخراجات دینے لگے۔ اللہ کا فضل و احسان رہا بغیر تکلیف کے مدرسہ اپنی خدمت انجام دیتا رہا۔ پھر ہوا یہ حاسدین کی دنیا میں کمی نہیں ہے۔ ایک صاحب موصوف بے بنیاد الزامات لگا کر مسلسل کذب بیانی کے ذریعہ مدرسہ کا چندہ بند کروانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور اپنے مدرسہ کا چندہ جاری کروا لئے۔

فی الحال ہمارا مدرسہ بہت ہی زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ آپ سے میری درخواست ہے ان یتیم و بسیر طلباء پر رحم کرتے ہوئے کوئی ایسا عمل بتائیں جو زود اثر و مجرب ہو۔ اور ان کا دل مدرسہ کی طرف بہت زیادہ مائل ہو۔ انشاء اللہ آپ کے حق میں یہ یتامیٰ طلباء بدست دعا رہیں گے۔ اور اللہ آپ کو اجر عظیم سے نوازے گا۔

آخر میں، میں آپ سے التماس کرتا ہوں آپ میرے اس قلب مضطرب کی طرف نظر عنایت فرماتے ہوئے کوئی ایک عمل منتخب فرمائیں۔ انشاء اللہ ہر قسم کی ریاضت کے لئے تیار ہوں۔

مولانا طلسماتی دنیا کے ممبر شپ کے لئے کیا طریقہ کار ہے تفصیل ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ میں حیدر آباد میں کئی ممبر بناؤں گا۔

(نوٹ) مولانا آپ اپنا ٹیلی فون نمبر مع کوڈ نمبر ارسال فرمائیں۔ تاکہ تشفی بخش جواب حاصل کر سکوں۔

جواب روحانی عملیات سیکھنے کی آرزو ایک مقدس اور قابلِ قدر آرزو ہے۔ اور روحانی عملیات کے ذریعہ قوم کی بے لوث خدمت کرنے کا جذبہ بھی مقدس اور قابلِ قدر ہے۔ لیکن یہ جذبہ پوری طرح اس وقت نکھرتا ہے جب انسان صحیح عامل بننے کے لئے صحیح طریقے اختیار کرے اور ممکنہ جدّ و جہد کے لئے کمر بستہ ہو جائے

یہ بات تو اکثر لوگوں کی زبان پر آجاتی ہے کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی یا کل مخلوقات کی بے لوث خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بے لوث خدمات کے لئے جس علم و فہم کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے وہ صحیح معنوں میں کوشاں نہیں ہوتے۔ اور کسی بھی اہم کام کرنے کیلئے محنت و ریاضت کرنا ایک فطری امر ہے۔ اور بات بھی مسلّم اور طے شدہ ہے کہ بے لوث خدمت کا حق صرف اُن ہی لوگوں کو پہنچتا ہے جو فن کی بالیدگیوں سے کما حقہٗ واقف ہوں اگر کوئی شخص روحانی عملیات کے علم و فن سے واقف نہ ہو تو اس کا جذبۂ خدمت معتبر نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ اگر انسان کسی بھی لائن کی باریکیوں سے واقف نہ ہو تو وہ اللہ کے بندوں کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ پہنچائے گا۔ اور زیادہ نقصان پہنچانے والا شخص خواہ مفت خدمت کرتا ہو، قوم کے لئے دردِ سر بنے گا۔ اور قوم کو عظیم خسارے سے دوچار کرے گا۔ اس کی بہ نسبت وہ شخص خدمت کرنے کا زیادہ اہل سمجھا جائے گا۔ جو اُجرت لیکر روحانی خدمت کرتا ہو لیکن روحانی فن سے پوری طرح واقف ہو۔ آپریشن کے لئے کوئی بھی ایسا ڈاکٹر جو فی الحقیقت ڈاکٹر نہ ہو۔ لیکن مفت آپریشن کی خدمات انجام دینے کے لئے میدان میں آرہا ہو۔ قابلِ اعتبار نہیں ہو سکتا اور کوئی بے وقوف سے بے وقوف انسان اس کے ہاتھوں میں اپنا بدن تھمانے کی غلطی نہیں کر سکتا۔ خواہ آپ بے لوث خدمت نہ کریں۔ لیکن خدمت کرنے کی اہلیت آپ کے اندر لازماً ہونی چاہئے اسی میں لوگوں کی بھلائی ہے۔

اور یہ بات یاد رکھیں کہ ایک اچھا ڈاکٹر بننے کیلئے ۶۔۷ سال درکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک معتدل قسم کا عامل بننے کے لئے ۴ سال کا عرصہ ضرور چاہئے۔ ورنہ اتنی سُدھ بُدھ تو انسان میں ہونی چاہئے کہ وہ روحانی بیماریوں کے چھوٹے موٹے علاج کر لے اور اتنی سُدھ بُدھ کے لئے بھی اس کو دو سال لگانے چاہئیں۔

اگر آپ اس لائن میں آکر باقاعدہ خدمتِ خلق کرنا چاہتے ہیں تو صبر و ضبط کے ساتھ دو سال مختلف قسم کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں۔ اور اس عرصے میں جھاڑ پھونک کی بھی غلطی نہ کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ روحانی عملیات کی لائن میں بہت سی خرابیاں سَر ابھار رہی ہیں۔ گمراہیاں پوری طرح چھائی ہوئی ہیں۔ اور عاملین کی عیاریوں اور مکاریوں نے عملیات کو پوری طرح بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسے بُرے حالات میں کم سے کم آپ

جیسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ اس فن کو کسی استاد سے سیکھیں۔ اس کے بعد استاد ہی کی اجازت سے خدمتِ خلق کی بسم اللہ کریں۔ اور اگر آپ جیسے لوگ بھی دو چار کتابیں پڑھ کر دھونی رچا کر بیٹھ جائیں گے اس زعم کے ساتھ آپ کو تو بے لوث خدمت کرنی ہے تو اس لائن کی غیر سنجیدگی میں کمی نہیں آئے گی بلکہ اضافہ ہوگا۔

مدرسہ چلانا کوئی فرض نہیں ہے۔ اگر کسی شخص نے آپ کے مدرسے کے چندے کو بند کرادیا ہے تو آپ اس کا معاملہ خدا کے حوالے کریں۔ اور مدرسہ اگر آپ سے نہ چل رہا ہو تو اس کو بند کردیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ آج کل مدرسہ بھی صرف ایک کاروبار بن کر رہ گیا ہے۔ اور یہ کاروبار علم دین کی آڑ میں چل رہا ہے۔ اور اکثر مدرسہ چلانے والے لوگ خلوص وللّٰہیت سے محروم ہیں۔ زکوٰۃ کا استعمال اکثر مدارس میں غلط ہو رہا ہے۔ یتامیٰ، مساکین اور بیواؤں کے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے اور مدارس میں زکوٰۃ کی رقمیں سمیٹ کر امتِ مسلمہ کے لئے نت نئی پریشانیاں کھڑی کی جارہی ہیں۔ ہر سال ہزاروں مدرسے نئے کھل رہے ہیں۔ اور چندے کے نام پر پوری قوم بالخصوص علماء حضرات بھکاری سے بن کر رہ گئے ہیں۔ ہم تو آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ اگر چندہ وصول کرنا دشوار ہو اور کوئی دوسرا مدرسہ آپ کے مقابلے میں کھل گیا ہو تو آپ اس لائن کو چھوڑ کر رضاءِ خداوندی کے لئے کوئی دوسری لائن اختیار کریں۔ اور اگر یہ کاروبار تھا خدانخواستہ تو اب کوئی دوسرا کاروبار کریں۔ مدرسے پہ مدرسے کھولتے چلے جانا غربائے امت کو مزید غریب بنانے کے برابر ہے۔

اگر آپ کو سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ عملیات سیکھنے ہیں۔ تو اس کے لئے دوسرا خط لکھیں۔ جوابی لفافہ ساتھ رکھیں —— اور پاسپورٹ سائز ایک فوٹو بھی روانہ کریں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ زرِ تعاون ۲۴۰ روپے ہے۔ اگر آپ رسالے کو اپنے حلقۂ احباب میں پھیلائیں گے تو یہ بھی ایک طرح کی خدمت ہوگی۔ اور یاد رکھیں کہ خدمت کوئی بھی ہو کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

کریما۔ کرم کن برحالِ ما

سوال از: بشیر الدین کامل —— وارانسی۔

آپ کا محبوب اور ہر دلعزیز ماہنامہ طلسماتی دنیا کا پانچ سال سے مستقل مطالعہ کر رہا ہوں۔ آپ کی محنت اور حوصلہ کی داد کیا دوں۔ یہ فضل ربی ہے جو آپ کے طفیل بندگانِ خدا کی بہترین خدمت انجام پارہی ہے۔ آج کے پُرفتن دور میں اس طرح کی کاوش گویا جوئے شیر لانے سے زیادہ مشکل ہے۔ مستزاد آپ کی جوابی تحریر واقعی بے نظیر ہے۔ ہر ہر موضوع پر آپ نے لکھا اور لکھنے کی حد کردی۔ آپ نے ابتک جو کچھ دوسروں کو بتایا۔ بسلسلہ سحر یا رزق، یا پریشانی میں نے اپنے حال مطابقت کرتے ہوئے ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ فائدہ ہوا بھی۔ لیکن مستقل نہ ہوا۔ آپ سے گزارش ہے میرے سلسلے میں معقول علاج تجویز کر کے بذریعہ خط بھیج دیں۔ یا رسالہ میں شائع کردیں۔

میری پریشانی یہ ہے کہ میں جو کچھ سوچتا ہوں اس کا الٹا ہوتا ہے جس سے ملنا نہ چاہوں وہ سامنے کھڑا ہوگا۔ جس سے ملنے کی انتھک کوشش کروں گا۔ اس سے ملاقات نہ ہوگی۔ اگر سوچ لوں کہ گھر کھانا تیار ہوگا تو گھر میں آنے کے بعد تالا لگا ہوگا۔ اگر یہ سوچ لوں کہ گھر کوئی ہوگا ہی نہیں تو صبح سے ہی کھانا تیار کر کے لوگ انتظار کرتے رہیں گے۔ رزق کے معاملے میں بہت تنگی ہے۔ یا کسی نے باندھ رکھا ہے۔ ہزار کوشش کے باوجود کبھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ قرض بہت ہے۔ ادائیگی کا کوئی رستہ نہیں ہے۔ آپ کے رسالے سے وقتی کوئی عمل کرلیتا ہوں تو وقتی فائدہ ہوجاتا ہے یہی حال صحت کا بھی ہے۔ کوئی نقش نکال کر باندھ لیا تو آرام ہوجاتا ہے۔ دو چار دن کے بعد پھر مرض وہی ہوتا ہے یا دس گنا ہوجاتا ہے۔ میرے لئے کوئی نقش اور عمل وظیفہ جو بہتر ہو فرمائیں۔ تاکہ میں اس پر عمل کر کے ان مصیبتوں سے نجات حاصل کرسکوں۔

میرا نام بشیر الدین۔ پیدائش ۴ بجے دن بروز بدھ ۱۹۵۰ء تخلص کامل۔ والد کا نام علاؤ الدین مرحوم۔ ماں کا نام۔ اصغری بی بی مرحومہ۔ بیوی کا نام شافعہ بی بی (تین سال بعد مطلقہ ہوگئیں۔) دوسری بیوی کا نام بھی شافعہ بی بی جو ۲۵ سال تک ہمارے ساتھ رہ کر بقضائے الٰہی داغِ مفارقت دے گئیں۔

میرا مکان نمبر ۹۰۸/A۳۳ محلہ اوکار یشور وارانسی ہے۔

برائے کرم میرے حالات پر نگاہ فرمائیں۔ تاکہ جلد سے جلد مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کرسکوں، آپ کی مہربانی ہوگی

جواب آپ جیسے قدردان طلسماتی دنیا کی قدر کرتے ہیں تو ہمارے حوصلوں میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اور ہمارے عزائم میں پختگی آجاتی ہے۔ اور پھر دل چاہنے لگتا ہے کہ قلم وکاغذ سے اپنے

رشتہ اور زیادہ بڑھائیں اور زیادہ عوام کی خدمت کریں۔ ——— اور زیادہ عوام کی رہنمائی کریں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم یہ ہے کہ ناقدری کے موجودہ احسان فراموش دور میں اللہ کے بے شمار بندے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی دل سے قدر کرتے ہیں اور ہماری محنت کو محسوس کرتے ہیں۔ پھر ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ لوگوں پر علم وفن کی بارشیں برسائیں۔ اور اپنا دل جگر نکال کر عوام کی خدمت میں پیش کردیں۔ دعا کریں کہ خدمت کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور قدردانی کا سلسلہ بھی برقرار رہے۔ تاکہ ہمارے ولولے سرد نہ ہونے پائیں۔

آپ کے لئے چند وظائف پیش ہیں۔ اگر آپ نے انہیں پابندی کے ساتھ کرلیا تو انشاء اللہ آپکی پریشانیاں دور ہوجائینگی۔ اور خوش حالی کا آفتاب آپ کے مطلعِ تقدیر پر بہت جلد طلوع ہوگا۔ پانچوں وقت کی نماز کے بعد آسان وظائف اس طرح ہیں۔

نمازِ فجر کے بعد "یَاسَلَامُ یَارَزَّاقُ" سو مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ ظہر کے بعد "یَاحَفِیْظُ یَاکَرِیْمُ" سو مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ عصر کے بعد "یَاسَلَامُ یَابَاسِطُ" سو مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ مغرب کے بعد "اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" ۲۱ مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ عشاء کے بعد "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل" ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں۔

جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور نمازِ جمعہ کے بعد کریما کرم کُن برحالِ ما چالیس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے بعد اللہ کی رحمتیں برسنے لگیں گی۔

نقوش کی زکوٰۃ

سوال از: (نام مخفی)

عرضِ خدمت یہ ہے کہ بہت سی کتابوں میں نقوش کی زکوٰۃ ۳۶۰ مرتبہ ۴۰ دن تک لکھا ہے اور چند کتابوں میں روزانہ ۲۱ مرتبہ لکھا ہوا کہیں اعداد کے مطابق لکھا ہوا۔ ان تینوں طریقوں میں کونسا طریقہ درست ہے۔ تفصیلی طور پر آگاہ فرمائیں۔ یا نقوش کی زکوٰۃ کا صحیح طریقہ کیا ہے مطلع فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

جواب خدا ہی جانے آپنے کس کتاب میں نقوش کی زکوٰۃ کی تعداد ۳۶۰ مرتبہ پڑھی ہے۔ کیوں کہ کوئی بھی نقش بطور زکوٰۃ اتنی تعداد میں نہیں لکھا جاتا۔ مربع کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر عنصر کا نقش روزانہ ۳۵ مرتبہ لکھیں۔ اور لگاتار ۳۵ دن تک لکھیں۔ آبی نقش روزانہ ۳۵ مرتبہ لکھ کر آٹے کی ۳۵ گولیاں بناکر دریا میں ڈالیں۔ اور لگاتار اس عمل کو ۳۵ دن تک جاری رکھیں۔

خاکی نقش اسی تعداد میں لکھ کر ۳۵ دنوں تک روزانہ زمین میں دبائیں۔ بادی نقش اسی تعداد میں لکھ کر ۳۵ دنوں تک روزانہ کسی درخت پر باندھیں۔

آتشی نقش اسی تعداد میں ۳۵ دنوں تک روزانہ لکھ کر آگ میں ڈال دیں۔ یہ طریقہ مربع کی زکوٰۃ کا ہے۔ مثلث کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ہر عنصر کا نقش ۱۵ مرتبہ لکھیں۔ اور ۱۵ دنوں تک لکھیں اور آبی، خاکی، بادی، آتشی نقوش کے لئے اوپر والے طریقہ ہی پر عمل کریں۔

پڑھنے والے عمل کی تعداد الگ الگ ہوتی ہے۔ مردوں کا چلہ چالیس دن کا ہوتا ہے۔ عورتوں کا چلہ ۲۱ دن کا ہوتا ہے۔ مردوں کے چلے میں تعداد کم ہوتی ہے۔ کیوں کہ دن زیادہ ہوتے ہیں۔ عورتوں کے چلے میں تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ انہیں کم دنوں میں چلہ پورا کرنا پڑتا ہے۔

اسماءِ الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ ایک جیسا ہے اور آیاتِ قرآنی کا طریقہ ایک جیسا۔ بالعموم آیاتِ قرآنی کی زکوٰۃ سوا لاکھ مرتبہ پڑھکر ادا کی جاتی ہے۔ اور اسماءِ الٰہی کے لئے زکوٰۃ کے مختلف طریقے ہیں۔ زکوٰۃِ صغیر، زکوٰۃِ اصغر، زکوٰۃِ اصغر الصغائر، زکوٰۃِ کبیر، زکوٰۃِ اکبر، زکوٰۃِ اکبر الکبائر وغیرہ۔ یہ تمام تفصیلات تحفۃ العالمین میں آرہی ہیں جو انشاء اللہ اپریل کے مہینے تک چھپ جائے گی۔ (انشاء اللہ)

عملیات کی اجازت

سوال از: (ایضاً)

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جو عملیات درج کئے جاتے ہیں ان کی عام اجازت ہوتی ہے۔ یا آپ سے اجازت لینا ہے۔ مطلع فرمائیں۔

تحفۃ العالمین کتاب کے شائع ہونے کے متعلق آپ نے اکتوبر کے شمارے میں بتلایا تھا۔ اگر شائع ہوگئی ہو تو اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں۔

جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جو عمل شائع ہوتے ہیں۔ ان سب کی حیثیت ایک جیسی نہیں ہے۔ بعض عمل بغیر اجازت کے کئے جاتے ہیں۔ بعض عمل وہی لوگ کرسکتے ہیں جن کو اجازت دی گئی ہو۔ اور بعض کے لئے مخصوص طریقے سے اجازت لینا ضروری ہے۔ کیوں کہ ہر عمل کی اجازت ہر ایک عامل کو نہیں دی جاسکتی

تحفۃ العاملین گزشتہ سال اکتوبر میں پیش کردینے کا اعلان تھا۔ لیکن چوں کہ اس کتاب کو مکمل بنا کر پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے بار بار کی تبدیلی کی وجہ سے اشاعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ تحفۃ العاملین ناچیز کی وہ تصنیف ہے جس میں دوسری کتب سے زیادہ محنت کرنا پڑ رہی ہے۔ کیوں کہ اسمیں فن سے متعلق مضامین ہیں۔ اور اس کتاب کی چھوٹی سی غلطی بھی لوگوں کو بڑا نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس لئے اس پر گہرائی کے ساتھ نظر ثانی کیجا رہی ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اپریل میں یہ کتاب منظرِ عام پر آجائیگی۔

مسان کی بیماری

سوال از:۔ سلیم خان۔

میری بیوی کو دس سال تک کوئی اولاد تولد نہیں ہوئی ۔سات سال پہلے میں صاحبِ اولاد بن گیا ہوں۔ تین لڑکیاں یکے بعد دیگرے تولد ہوئیں۔ لیکن جب بھی لڑکے کا حمل ٹھہرتا ہے چار یا پانچ ماہ کے بعد وہ حمل ساقط ہو جاتا ہے ۔ایسا تقریباً چھ مرتبہ ہو چکا ہے۔ دن سنیچر یا اتوار کا ہوتا ہے۔ سقوط کے وقت میری بیوی بہت زیادہ پریشان ہوتی ہے۔ کافی مقدار میں خون بہہ جاتا ہے۔ اور بہت زیادہ کمزوری ہو جاتی ہے۔ دواخانوں اور مختلف عاملان صاحبان کے چکر لگا لگا کر بہت پریشان ہو چکا ہوں۔ اب تک کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ عوام النّاس کی خدمت فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

جواب آپ کی بیوی مسان کی شکار ہے۔ بعض عورتوں کو جب مسان لگ جاتا ہے تو اُن کی لڑکیاں تو زندہ رہتی ہیں۔ البتہ لڑکے مر جاتے ہیں۔ لڑکے کا جب بھی حمل ہوگا ساقط ہو جائیگا۔ یا پھر لڑکا پیدا ہو کر ہی فوت ہو جائے گا۔

آپ ایک پاؤ اجوائن پر سورۃ "شمس" ۴۰ دن تک روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ ایک دن میں ۴۰ مرتبہ نہ پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد اس کو اُٹھا کر رکھ لیں۔ آپ کی زوجہ جب حاملہ ہو جائیں تو حمل کی ابتدا سے چند دانے اجوائن کے ــــــ پانی کے ساتھ زوجہ کو کھلاتے رہیں وضعِ حمل تک۔ انشاء اللہ اس اجوائن کی برکت سے مسان ختم ہو جائے گا۔ لڑکے کا حمل بھی پورا ہوگا ــــــ اور لڑکا زندہ رہے گا۔ اگر چاہیں تو حمل کے قیام کے بعد مندرجہ ذیل نقش کو اپنی زوجہ کے گلے میں ڈال دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

اچھے رشتے کیلئے

سوال از سعید علی۔

میری بہن کی عمر ۱۶ سال ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری بہن کی شادی جلد کسی اچھے گھر میں ہو جائے۔ اس کے لئے اگر آپ کسی مخصوص وآزمودہ مجرب تعویذ یا نقش اور وظیفہ عنایت فرمائیں تو ایک غریب پر احسان ہوگا۔ اللہ کے فضل سے میری بہن پڑھی لکھی ہے اور وہ تلاوت قرآن بھی کرتی ہے۔ اُمید قوی ہے کہ آپ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل میری بہن کے لئے کچھ روحانی عمل عطا فرمائیں گے۔ میں آخری مرتبہ بصمیم قلب اپنی بہن کے لئے بہتر رشتے کے لئے آپ سے کچھ مانگنا چاہتا ہوں۔ جو اُمید ہے آپ ضرور عطا کریں گے۔

جواب اپنی بہن کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ "یَامُغْنِیُ" ۳۰۰ مرتبہ پڑھا کرے۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد سورۃ احزاب اور بدھ کے دن عصر کی نماز کے بعد سورۃ یوسف کی تلاوت کیا کرے۔ اگر تلاوت کے بعد اپنی شادی کی دعا کرے تو بہتر ہے۔ اگر آپ خود یہ نقش لکھ کر اپنی بہن کے گلے میں ڈال دیں تو افضل ہے۔ خود نہ لکھ سکیں تو کسی عامل سے یا کسی نمازی سے اس نقش کو لکھوالیں۔ نقش کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

کسی کی توجہ کیلئے

سوال از: (نام مخفی)

"طلسماتی دنیا" رسالہ نا امّید واروں کے لئے امّید کی کرن ہے۔ میں اس رسالے کو حال ہی میں لینا اور پڑھنا شروع کی ہوں۔ اور پڑھتے رہوں گی۔

میں بہت پریشان ہوں۔ کیوں کہ میں نے ایک ایسی غلطی کی ہے۔ جس سے صرف آپ ہی نجات دلا سکتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے آپ ہی اس پریشانی سے نجات دلا سکتے ہیں۔

آپ نے اسمائے حسنیٰ میں "یا قیوم" کے بارے میں جو لکھا ہے۔ اس میں سے میں نے کسی کو مائل کرنے کا وظیفہ پڑھا ہے۔ لیکن یہ وظیفہ میرے محبوب کی امّی جان کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے پڑھی ہوں۔ جو مجھے پسند نہیں کرتی ہیں۔ لیکن جب میں یہ وظیفہ کرتے وقت مجھے میرے محبوب کے امّی جان کا تصوّر کرنے کے بعد میرے محبوب کا چہرہ نظر آجاتا تھا۔ اس سے مجھے بہت ہی ڈر لگ رہا ہے۔ اسس عمل کے درمیان ایسا ہوا، ان گیارہ روز تک جو کرتی رہی لیکن میں طلسماتی دنیا خریدنے کیلئے گئی تو وہاں پر پرانی طلسماتی دنیا کے رسالے تھے۔ جنہیں لے کر پڑھنا شروع کی تو "یا قیوم" کے بارے میں جو لکھا تھا اس کو پڑھ کر میرے ہوش ہی اُڑ گئے۔ ناجائز خواہشات کے لئے سخت منع ہے۔ اس میں جو بیماریاں وغیرہ میں جو نوٹ دیئے ہیں اسکو پڑھنے کے بعد تو میرے ہوش ہی اُڑ گئے۔ میری یہ خواہش ناجائز ہے۔ کیوں کہ میرے محبوب کا تصوّر آجاتا تھا۔ اس لئے خدا کے فضل و کرم سے اب تک تو میں صحیح سلامت ہوں۔ اس کے بعد میں نے خدا سے تہہ دل سے معافی بھی مانگی ہوں۔

برائے مہربانی کوئی ایسا حل بتایئے جس سے میری پریشانی دور ہو جائے۔ اور صحت پر کوئی ایسا اثر نہ ہو۔

جواب محبّت کرنا گناہ نہیں ہے۔ لیکن اس محبّت کی وجہ سے کئی لڑکے لڑکیوں کی زندگی برباد کر دیتے ہیں بیشمار واقعات ایسے رونما ہو چکے ہیں جن میں لڑکوں نے لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا کر ان کو اُلّو بنایا اور اپنا اُلّو سیدھا کرکے انہیں نظر انداز کر دیا۔

لڑکے ہزار مرتبہ عشق کر کے دودھ کے دُھلے نظر آتے ہیں۔ اور سو چوہے کھا کر بھی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ حج کو چلے جاتے ہیں لیکن لڑکی کے دامنِ ناموس پر اگر بال برابر بھی کوئی داغ پڑ جاتا ہے تو پھر وہ صاف نہیں ہو پاتا۔ اور وہ زندگی بھر لوگوں کی اُنگلیوں کا نشانہ بنتی ہے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ بہت بھولی بھالی قسم کی لڑکی ہیں اور آپ خدانخواستہ اُس لڑکے کا شکار ہو کر اپنی آبرو گنوا دیں گی اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ صبر کریں۔ اور اپنے ماں باپ کی مرضی کے مطابق شادی کریں۔

ہزاروں میں ایک آدھ لڑکا ایسا ہوتا ہے جو محبّت کر کے محبّت کو نبھاتا ہے۔ اور شادی کر کے اپنی محبّت کو پایہ تکمیل تک پہونچاتا ہے ——— عام طور پر وقتی لذّتیں حاصل کر کے لڑکے لڑکیوں کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ اور جس لڑکے کی ماں شادی کے لئے تیار نہ ہو تو وہاں تو بھول کر بھی شادی نہیں کرنی چاہئے جو عورتیں اپنی مرضی سے اپنے لڑکوں کی شادی کرتی ہیں وہ بھی ساس بنتے ہی بگڑ جاتی ہیں ——— اور جس بہو کو اپنی مرضی سے بیاہ لاتی ہیں۔ ان کے ساتھ بھی سوتنوں جیسا سلوک کرتی ہیں۔ اور جس لڑکی کو بہو بنانے میں کسی عورت کی اپنی خواہش نہ ہو۔ اس کے ساتھ تو جتنا بھی بُرا سلوک کریں کم ہے۔

آپ روزانہ "یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ" ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ آپ کو صبر آجائے گا۔ اور آپ کے دل میں ٹھنڈک سی پڑ جائیگی۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے ——— اور اسی میں آپ کی خاندان کی بھلائی ہے۔

میں دعا گو ہوں کہ ربّ العالمین آپ کی خواہش کو پورا کرے ورنہ آپ کو صبر عطا کرے۔ اور آپ کو ایسا شوہر عطا کرے جو ہر اعتبار سے بہتر اور مثالی ہو۔

قسط ۱۲

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فلاں عورت حاملہ ہے یا نہیں؟

مثلاً ۱۵ فروری بروز سنیچر کو شام کو ۴ بجے سائل نے یہ سوال کیا کہ سلمہ بنتِ حلیمہ حاملہ ہے یا نہیں۔؟ —— تو اس کا جواب حاصل کرنے کے لئے حساب اس طرح پھیلائیں گے۔ اور مستحصلہ جو بھی برآمد ہوگا۔ اس کو ۲ سے تقسیم کردیں گے اگر تقسیم کے بعد ایک بچا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سلمہ کو حمل ہے اور اگر کچھ نہیں بچا —— تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سلمہ کو حمل نہیں ہے۔

	اعداد	مفرد
(۱) سلمہ بنت حلیمہ۔	۲۲۸	۳
(۲) حاملہ ہے یا نہیں۔	۲۲۵	۹
(۳) تاریخ عیسوی۔	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی۔	۲	۲
(۵) سن عیسوی۔	۲۰۰۳	۵
(۶) تاریخ قمری۔	۱۳	۴
(۷) ماہ قمری۔	۱۱	۲
(۸) سن قمری۔	۱۴۲۳	۱
(۹) دن سنیچر۔	۷	۷
(۱۰) زحل عدد منفی۔	۱	۱
(۱۱) ماہ ہندی پھاگن۔	۱۱	۲
(۱۲) برج دلو۔	۱۱	۲
(۱۳) منزلِ قمر زہرہ۔	۱۱	۲

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۲ ۲ ۲ ۱ ۷ ۱ ۲ ۴ ۵ ۲ ۶ ۹ ۳
۴ ۴ ۳ ۸ ۸ ۳ ۶ ۹ ۷ ۸ ۶ ۳
۸ ۷ ۲ ۷ ۲ ۹ ۶ ۷ ۶ ۵ ۹
۶ ۹ ۹ ۹ ۲ ۶ ۴ ۴ ۲ ۵
۶ ۹ ۹ ۲ ۸ ۱ ۸ ۶ ۷
۶ ۹ ۲ ۱ ۹ ۹ ۵ ۴
۶ ۲ ۳ ۱ ۹ ۵ ۹
۸ ۵ ۴ ۱ ۵ ۵
۴ ۹ ۵ ۶ ۱
۴ ۵ ۲ ۷
۹ ۷ ۹
۷ ۷
۵

مستحصلہ ۵ برآمد ہوا۔ اس کو تقسیم کیا ۲ سے۔

۲) ۵ (۲
۴
۱

تقسیم کے بعد ایک برآمد ہوا۔ حاصل یہ نکلا کہ سلمہ بنتِ حلیمہ بوقتِ سوال حاملہ ہے۔ (باقی آئندہ)

قسط ۴

پتھروں کی خصوصیات

پنّا ایک مشہور و معروف نگینہ ہے۔ اس کو زمرّد بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں اس کو حجرالحیا کہا جاتا ہے۔ اس پتھر کا مزاج سرد اور خشک ہے۔ اس پتھر کا رواج صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ یہ پتھر اپنے رنگ وروپ کے اعتبار سے بہت ہی دلنشیں اور دلفریب پتھر ہے۔ اور اپنے اندر بہت ساری خصوصیات رکھتا ہے۔ اگر یہ پتھر کسی کو راس آجائے تو انسان کی ترقی میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اور اس کے لئے خوش بختی کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں۔

اس پتھر کی نسبت سیّدنا امام حسن رضؓ سے کی جاتی ہے۔ دراصل اُن کی قبا کا رنگ سبز تھا۔ اس پتھر کا رنگ بھی سبز ہوتا ہے اور یہ رنگ رنگِ محبت کہلاتا ہے۔ مسجد نبوی کے گنبد کا رنگ بھی سبز ہے۔ اور یہ وہ مسجد ہے جہاں سے ساری دنیا کو محبّت کا پیغام موصول ہوا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے اس پتھر کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی میں زمرّد جڑ والے گا اس کو بُرے خواب نظر نہیں آئیں گے۔

قدیم زمانہ میں بُت پرست لوگ اس پتھر کی بھینٹ دیوی دیوتا ہی کو دیا کرتے تھے۔ کیوں کہ یہ پتھر ہندو عقائد میں بھی ایک طرح کی اہمیت کا حامل ہے۔

بعض ماہرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی اُنگلی میں پنّا پہن کر کوئی عہد شکنی کرے تو پنّے کا رنگ تبدیل ہوجاتا ہے۔ گویا کہ یہ پتھر عہد شکنی کرنے والے کی چغلی کرتا ہے۔

قدیم اطبّاء کی رائے یہ ہے کہ اگر زمرّد کو کسی مٹّی کے برتن میں پانی بھر کر ڈالدیں اور اس برتن کو ۳ راتوں تک کھلے آسمان کے نیچے رکھیں تو یہ پانی "ماءِ شفاء" بن جاتا ہے۔ اور ہر طرح کے امراض میں باذن اللہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ پانی مَردوں میں استقلال پیدا کرتا ہے ریاحی امراض سے بچاتا ہے۔ روح کو تقویت پہونچاتا ہے۔ اور نبض کی رفتار کو بڑھاتا ہے۔

اس پانی کو اگر زخموں پر چھڑکیں تو زخم بھر جاتے ہیں۔ اور یہ پانی ہر طرح کے زہریلے اثرات سے بھی نجات دیتا ہے۔

اربابِ تجربہ کی رائے ہیکہ اگر زمرّد کو اسوقت پہنیں جب آفتاب بُرجِ میزان میں ہو تو پہننے والے کیلئے خوش بختی لاتا ہے۔ زمرّد کا وزن ساڑھے ۳ ماشہ ہونا چاہیئے۔ اور ساڑھے ۳ گرام چاندی کی انگوٹھی میں اس کو جڑوانا چاہیئے۔ اگر اسکو ساعتِ زہرہ میں پہنیں تو افضل ہے۔

بزرگوں کا کہنا ہے کہ زمرّد پہننے والا اگر کوئی شخص کوئی بھی زہریلی چیز کا استعمال کرے گا تو فوراً اسکو معلوم ہوجائے گا۔ کیونکہ زہریلی چیز کو چھوتے ہی زمرّد پر پسینے کے قطرے نمودار ہوجاتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ زمرّد پہننے والے کے ہاتھوں پر پسینے کے قطرے اُبھرنے لگتے ہیں۔ اور وہ متنبّہ ہوجاتا ہے۔

حکماء کی رائے کے مطابق جو پنّا خالص ہرے رنگ کا ہوتا ہے وہی بہتر ہوتا ہے۔ اس پنّے کو اگر عورت استعمال کرتی ہے تو اس کو اپنے شوہر کی توجہ حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر مرد پہنتا ہے تو اس کو بیوی کی توجہ حاصل ہوتی ہے۔

اگر بوقتِ ولادت زمرّد کو عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں تو ولادت میں آسانی ہوجاتی ہے۔ اگر وہ شخص زمرّد کو اپنے منہ میں رکھے جس کے دانتوں میں تکلیف ہو تو اسکی تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔

یہ پتھر خاص طور سے اُن لوگوں کو راس آتا ہے جنکا بُرج قوس یا حوت ہو اور نئے نظریات کے مطابق پنّا خاص طور پر اُن حضرات کیلئے مفید ہے جنکا بُرج جوزا ہو۔ یہ پتھر اُن لوگوں کو بھی راس آجاتا ہے جن کا ستارہ مرّیخ یا مشتری ہو۔

۳ عدد والے حضرات کے لئے پنّا مفید ہے۔ بہرحال یہ پتھر خداوند قدوس کی ایک خاص عطا ہے۔ اور بندوں کو اس عطا کی قدر کرنی چاہیئے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس نعمت سے استفادہ کرنا اظہارِ قدردانی کا صحیح طریقہ ہے۔

علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم ـــــ دیوبند

قسط ۱۵

ظ:۔ مزاج آبی۔ اعداد ۹۰۰۔

اگر کوئی شخص کسی ظالم سے ڈرتا ہو تو اس حرف کو سو مرتبہ پڑھ کر ظالم کے گھر کی طرف رُخ کر کے پھونک مارے تو اس کے دل سے خوف و دہشت ختم ہوجائے گی۔

اگر دو افراد کے درمیان عداوت کرانی ہو تو جب آفتاب برج دلو میں ۱۳ درجے پر ہو تو ظ کسی شیشے پر ساٹھ مرتبہ لکھ کر کسی درخت پر لٹکا دیں۔ اس شیشے پر اُن دو افراد کے نام بھی مع ان کی ماؤں کے لکھیں۔ جلد ہی دونوں میں جدائی واقع ہوجائے گی۔ لکھتے وقت سُرخ مرچ کی دھونی دیں۔

اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد ۹۰۰ مرتبہ حرف "ظ" پڑھا جائے تو دنیا مسخّر ہوجائے۔

اگر حرف "ظ" کو ۹۰۰ مرتبہ لکھ کر کسی مرگی والے کے گلے میں ڈالیں تو اللہ کے فضل و کرم سے مرگی ختم ہوجائے گی۔

جو شخص دنیا میں اپنی شہرت و مقبولیت چاہے وہ سفید ریشم کے کپڑے پر ہرے رنگ سے حرف "ظ" ۹ مرتبہ جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھے۔ عروج ماہ میں لکھے تو بہتر ہے۔ پھر اس پر ۹۰۰ مرتبہ حرف "ظ" پڑھ کر دم کردے اور اس کپڑے کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو انشاءاللہ کچھ ہی دنوں کے بعد زبردست شہرت و مقبولیت حاصل ہوگی۔ حرف ظ کو ریشم کے کپڑے پر اس طرح لکھیں۔

ظ	ظ	ظ
ظ	ظ	ظ
ظ	ظ	ظ

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا وقار ہمیشہ قائم رہے اور اپنوں اور بیگانوں میں اس کو ایک طرح کی فوقیت حاصل رہے تو اسکو چاہیے کہ حرف ظ کا نقش مربع اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ چند ہفتوں کے بعد اسکو اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔ نقش اسطرح بنے گا۔

۲۲۸	۲۲۴	۲۱۷	۲۳۱
۲۱۸	۲۳۰	۲۲۹	۲۲۲
۲۳۳	۲۱۹	۲۲۲	۲۲۶
۲۲۱	۲۲۷	۲۳۲	۲۲۰

بحق ظاہر

ع:۔ مزاج خاکی۔ اعداد ۷۰۔

برج اسد کا جب دوسرا درجہ طلوع ہو تو سہ "ع" تانبے کی لوح پر لکھیں۔ اور اس کے نیچے طالب و مطلوب کے نام اور ان کی ماؤں کے نام لکھیں۔ اس کے بعد اس لوح کو آگ میں دفن کردیں۔ لکھنے کے دوران پیپل کے گولے کی دھونی دیں تو طالب و مطلوب کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوجائے گی۔

اگر ۷۰ مرتبہ مشک و زعفران سے سفید کاغذ پر حرف ع لکھیں۔ اور طالب و مطلوب کے نام بھی لکھیں۔ پھر اس کو میٹھے پانی سے دھو کر مطلوب کو پلائیں۔ تو مطلوب طالب سے بے پناہ محبت کرنے لگے۔

اگر ۱۰ مرتبہ ع پھٹکری کے پانی سے یا کبوتر کے خون سے لکھ کر برگ ترنج اور گلاب کے پانی سے دھو کر قولنج کے مریض کو پلائیں تو اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہوجائے۔

اگر زہرہ و مشتری کی تسدیس کے وقت مشک و زعفران و گلاب سے ع سات مرتبہ لکھ کر اپنے نام کو بھی مع اسم والدہ کے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے تو مقصد میں کامیابی نصیب ہو۔ اگر زہرہ و مشتری کی تسدیس کے وقت مشک و زعفران و گلاب سے ع لکھ کر اسکے پیٹ میں مطلوب کا نام لکھ کر نیچے طالب کا نام لکھ کر طالب کے دائیں بازو پر باندھ دیں تو مطلوب کے دل میں بے اندازہ محبت قائم ہوجائے اور وہ طالب کا گرویدہ ہوجائے۔ (باقی آئندہ)

تسخیرِ مؤکل

ایک لاجوابُ عمل

حاضری وتسخیر مؤکل کی اس دعوت کی اجازت و راہنمائی کسی مرشد کامل سے لیں یا ۷ مرتبہ استخارہ کریں۔ مثبت جواب ملنے پر عمل شروع کریں۔ عروج ماہ کی تواریخ، لیلۃ السادسہ اوالسابعہ اولتاسعہ اوالحادی عشر اوالرابع عشر (چھٹی، ساتویں، نویں، گیارہویں یا چودہویں رات) یا مقابلہ قمر ومشتری، یا شمس وزحل یا تثلیث عطارد زحل یا شرف قمر کے اوقات ترجیحاً جلتی پر تیل کا کام دیں گے نورٌ علیٰ نور کے مصداق شب یکشنبہ یا شب سہ شنبہ کو بعد نصف شب اٹھیں۔ غسل کرکے وضو کامل کریں۔ صاف وپاک معطر کپڑے پہن کر صاف وپاک معطر ونیم تاریک خالی کمرہ میں جائیں۔

مقررہ پہلی رات سے چند دن کم ازکم ۳ دن پہلے پرہیز جلالی وجمالی کریں۔ جسمانی قلبی معنوی اور خیالات کی پاکی اور پاکیزگی، خوشبو اور طہارت کاملہ کا خاص خیال رکھیں اپنے قلب وخیال وچشم وزبان کو ممنوعات شرع سے دور رکھیں۔ اگربتی جلائیں مصلے پر کھڑے ہوکر حسب تقاضا مقصد ۷ یا ۱۱ یا پھر ۲۱ مرتبہ دزود تسخیر یا ابراہیمی یا کوئی آسان درود پڑھیں۔ ایک تسمیہ پڑھ کر دو رکعت نماز نفل بہ نیت تسخیر یا حاضری مؤکل یا قضاء فلاں حاجت یا حل فلاں مشکل پڑھیں۔ جس کی نیت میں چلہ یا دعوت کی نوعیت اور تعداد اوراد کا وضاحت کے ساتھ ذکر ہو۔ بعد نماز رسولؐ ورب العالمین جمیع آل واصحاب رسولؐ وجمیع انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین، اولیاء، بزرگانِ دینؒ اور جمیع مسلمانان عالم کی ارواح مقدسہ واطہر وپر فتوح وپرنور کے ایصال ثواب کے لئے دعا کریں۔ اس کے بعد ۷ مرتبہ رجال الغیب کو سلام کریں۔ کسی بھی مستند حصار سے چھری یا انگشت شہادت سے حصار اطرافی و بدنی کریں یا سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور چار قل تین تین مرتبہ پڑھ کر حصار کریں پھر تین مرتبہ سورہ عبس اور تین یا آٹھ مرتبہ یَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کَرْبٍ وَّکُرْبَۃٍ وَّمُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّحَاجَۃٍ وَّمُوْنِسِیْ عِنْدَ کُلِّ وَحْشَۃٍ وَّمَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّرِجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ حِیْلَتِیْ یَا غِیَاثُ ۵ پڑھیں۔ پھر دن، سمت اور متعلقہ ستاروں اور کواکب کے مؤکلین کو سلام کرکے استعانت واستمداد کریں۔ پھر مصلے پر کھڑے ہوکر ایک مرتبہ تسمیہ پڑھ کر اسم یَا اَللّٰہُ کا ورد شروع کریں۔ تھک جائیں تو بیٹھ جائیں۔ کھڑے ہوں یا بیٹھے پوری توجہ انہماک اور پاکیزہ خیالات کے ساتھ بے تابانہ پڑھتے رہیں۔ عمل ہرگز ترک نہ کریں مگر قانون کے تحت۔ اضطرابی حالت وکیفیت اپنائیں۔ ۴۰۰۰ مرتبہ پورے ہونے پر دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرکے پھر ایصال ثواب اور قبولی ومنظوری دعوت کی دعا کریں۔ دعاء اسماء اعظم پڑھ کر حصول مقصد کے لئے ہاتھ پھیلاکر مخصوص طریقہ سے دعا کریں۔ آخر میں وہی سات یا گیارہ یا اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے ہاتھوں پر دم کرکے سر سے پاؤں تک اپنے اعضاء بدن پر پھیریں۔ اگر نقوش مخصوص اور مربع اور مثلث عددی اسم الٰہی پاس ہوں تو اس پر دم کریں۔

ایک رات کا عمل ختم ہوگیا اسی طرح مسلسل تین رات تک کریں۔ وقت اور مکان میں تغیر وتبدیلی ہرگز نہ کریں۔ چاہیں تو تین دن تک وہیں بیٹھ جائیں یا جہاں چاہیں جائیں۔

پھر مقررہ وقت پر دوسری اور تیسری رات کا عمل کریں۔ تین رات میں کل ۱۲۰۰۰ ہزار تعداد پوری ہونے پر تیسری رات مئوکل اچھی شکل وصورت میں ظاہر ہوگا۔ تکمیل تعداد عمل سے پہلے بات چیت یا جواب دینے سے اجتناب کریں۔ اس عمل یا مئوکل کے بارے میں اپنے راہنما کے علاوہ کسی بشر کو علم نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ اپنے خیالات وکیفیات کسی پر ظاہر کریں۔ دوران دعوت وچلہ خوف وڈر، حواس باختگی اور گھبراہٹ یا ترک عمل کے ارادے کو ہرگز اپنے قریب نہ آنے دیں کہ خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔ مئوکل کا جواب سوچ سمجھ کر دیں کہ میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور خدمت خلق میں آپ کے تعاون اور ہمراہی کا طلبگار ہوں۔ ان کی شرائط بخوشی قبول کرکے بلانے کا طریقہ یا نشان دریافت کریں۔ ان سے قول وقرار کرکے جانے کی اجازت دیں۔ پھر بوقت ضرورت جب بھی بلانا ہو تو باوضو خلوت میں ۱۴۱ مرتبہ اسم کا ورد کریں یا اس کا اپنا طریقہ یا نشانی بروئے کار لائیں۔ مئوکل حاضر ہوکر کام انجام دے گا یا درست معلومات فراہم کرے گا۔

اگر پہلی دعوت میں حاضر نہیں ہوا تو دوسری یا تیسری میں ضرور حاضر ہوگا۔ اسی طرح مسلسل یا غیر مسلسل ساتویں دعوت کے اختتام پر ضرور اور یقیناً حاضر ہوگا۔

تسخیر مئوکل یا عمل بامئوکل کے لئے پرہیز جلالی وجمالی ضروری ہے۔ اگر یہ پرہیز نہیں کرسکتے تو پھر یہ عمل بلا مئوکل قضائے حاجت یا حل مشکل یا کسی اور مقصد کی نیت باندھ کر کریں۔ صرف جھوٹ اور ممنوعات شرع سے اجتناب و پرہیز کریں۔ تین روزہ دعوت کے بعد روزانہ ۱۰۰ مرتبہ اس اسم اعظم کو ورد میں رکھیں۔ جس چیز کی ضرورت یا خواہش ہو دعا کریں مئوکل اسم الٰہی غائبانہ اطاعت کرتے رہیں گے۔ ہر حاجت پوری اور ہر مشکل حل کرتے رہیں گے۔

۳ دن عمل بامئوکل کے بعد بعد نماز عشاء صرف ۶۶ بار اس اسم کا ورد کریں۔ جب وہی دن آجائیں جس دن عمل شروع کیا تھا اسی رات کو نماز فجر سے پہلے اٹھیں۔ غسل اور وضو کرکے ۱۰۰ بار یا اللہ تین دن تک پڑھیں۔ تین دن کے بعد ہمیشہ بعد نماز فجر اور عشاء ۶۶ بار یہ اسم پڑھیں۔ غیب سے ہر ضرورت وحاجت پوری ہو۔ جس قسم کا کھانا چاہیں میسر ہو جتنے پیسوں کی ضرورت ہو یا قرض ادا کرنے کی فکر ہو تو مسبب الاسباب مختلف وسائل وذرائع سے یکمشت عنایت فرمائے۔

اگر نیت تسخیر مئوکل نہ ہو تو اس میں رجعت، نقصان و خطرات کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ یہ عین ممکن ہے کہ مئوکل خود بخود آجائے۔

اسی طرح اگر آپ قرب الٰہی کے خواہشمند ہیں تو ہر نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ اس اسم کا ورد کریں اور اگر شرائط خلوت اور حاضری مئوکل کے لئے ورد کرنا چاہیں تو عدد کو فی نفسہ ضرب دے کر پڑھیں۔ مئوکل حاضر ہوگا حاجت پوری کرے گا۔ یا یہ کہ خلوت صمدانیہ کے تحت ۶۶ دن تک ہر نماز کے بعد ۶۶ بار پڑھیں۔ دعوت صمدانیہ کا مئوکل ۶۶ صفوں کا سردار ہے جلد وسریع اجابت کے لئے روزہ رکھ کر عمل کریں۔

مجرّب اور آسان نسخے

جوارش اسقف

معدہ اور آنتوں سے غلیظ بلغم کو نکالتی ہے کولہے اور کمر کے درد کو تسکین دیتی ہے۔ ریاحی بواسیر کو زائل کرتی ہے۔ قولنج کو دور کرتی ہے۔ خصوصیت سے مفید۔ بطور ہاضم سات ماشہ ہمراہ عرق پودینہ چھ تولہ اور بطور مسہل دو تولہ آب گرم کے ساتھ استعمال کریں۔

نسخہ:۔ سقمونیا۔ تربد۔ ہر ایک سات تولہ۔ فلفل۔ زنجبیل ہر ایک ۴ ماشہ دارچینی، آملہ مقشر، لونگ۔ جوز بوا۔ بلبسبار۔ مصطگی ہر ایک سات ماشہ۔ سفید قند ۶ تولہ۔ سہہ چند شہد خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر شہد میں ملاکر استعمال کریں۔ فائدہ حاصل ہوگا۔

پائریا کا مجرب نسخہ

سورتی تمباکو دو تولہ۔ سونٹھ ایک تولہ۔ نمک سانبھر ایک تولہ۔ گیرو ایک تولہ چھالیا ایک تولہ۔ ان سب کو کوٹ چھان کر منجن بنائیں اور روزانہ صبح وشام دانتوں پر ملیں اور رال بہائیں۔ کیسا ہی درد ہو یا خون وپیپ آتا ہو انشاء اللہ اس موذی مرض سے نجات ملے گی۔ مجرب ہے۔

خزینۂ عملیات

ملازمت کی بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو ناجائز طریقہ سے ملازمت سے برطرف کر دیا جائے تو اس کو چاہیئے کہ جمعرات کے دن عروج ماہ میں مندرجہ ذیل نقش اپنے ہاتھوں سے لکھے یا کسی عامل سے لکھوائے پھر روزانہ نماز فجر کے بعد اس کو ۱۴۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔ اگلی جمعرات کو نماز فجر کے بعد ۱۴۱ مرتبہ پڑھے اور اسی دن شام کو آٹے میں گولی بنا کر اس تعویذ کو کسی دریا یا نہر میں پھینک دے انشاء اللہ چند دنوں میں ملازمت بحال ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

<table dir="rtl">
<tr><td>یَا عَزِیْزُ</td><td>یَا عَزِیْزُ</td><td colspan="5">یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّتِ وَالْعِزَّۃِ فِیْ عِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ</td><td>یَا عَزِیْزُ</td><td>یَا عَزِیْزُ</td></tr>
<tr><td>اللہ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اللہ</td></tr>
<tr><td rowspan="5">حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td colspan="3" rowspan="5">وَقَالَ الْمَلِکُ ائْتُوْنِیْ بِہٖ
اَسْتَخْلِصْہُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا کَلَّمَہٗ
قَالَ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ
اَمِیْنٌ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَائِنِ
الْاَرْضِ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ.
وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی
الْاَرْضِ یَتَبَوَّاُ مِنْہَا حَیْثُ یَشَاءُ
نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاءُ
وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ.</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td rowspan="5">حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td></tr>
<tr><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td><td colspan="2">یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ</td></tr>
<tr><td>[illegible]</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>اَلْحَمْدُلِلّٰہِ</td><td>[illegible]</td></tr>
<tr><td>[illegible]</td><td>[illegible]</td><td colspan="5">[illegible]</td><td>[illegible]</td><td>[illegible]</td></tr>
</table>

جادو سے نجات کے لئے

جادو کتنا ہی خطرناک ہو اس نقش کو لکھ کر سحر زدہ کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو زعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک مریض کو صبح شام پلائیں۔ لگاتار ۴۲ دن تک کریں گویا کہ پینے کے ۶ نقش تیار کرنے ہوں گے۔

نقش عظیم یہ ہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّىْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّىْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُؤْمِنُوْنَ اِنَّ وَلِيِّیَ ی اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ اِلٰى قَبَآئِلِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَهْلِ الْمَدَآئِنِ وَالْاَحْصَارِ وَلِجَمِيْعِ الْاَرْضِيْنَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ عَلَى التَّبَعَةِ سَارَ لَقَدْ لِصَاحِبِهَا وَ فِى الْبُيُوْتِ الْخُمُسِ اَخْلَاطَ وَلَا اَسْبَاقَ وَلَا اَشْعَارَ وَمَنْ اَحْيٰى فَقَدْ الى كُل حمْرَة اسْتَمِعُوْا قَوْلَ النَّبِىِّ وَدَعْوَتَهٗ وَ احْفَظُوْا اَوْ اَمْتَنَا وَالْاَمْرُ وَ كُوْنُوْا مِنَ الْخَاءِ مِنَ الْمنقدمِيْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْفَاسِقِيْنَ الْمُتَمَرِّدِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ خَوَّانٍ اَثِيْمٍ متمرد لعين شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وقف نور وحكمة ولاحول ولابرله برهان وقد ردو سلطان ومن لا ينامن ولا افعل الله لا اله الاالله ابراهيم خليل الله لا اله الا الله موسى كليم الله وصلى الله خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين.

نشہ چھڑانے کے لئے

اس تعویذ کو سات دن تک نشہ کرنے والے کے سراہنے رکھ دیں سات دن کے بعد اس تعویذ کو پانی میں گھول کر اس کا پانی نشہ کرنے والے کے بستر پر چھڑک دیں۔ سات ہفتہ تک اسی طرح اس عمل کو دوہراتے رہیں۔ انشاالله نشے کی عادت چھوٹ جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور روزانہ ۱۱ دن تک پڑھیں تاریخ سے ۱۱ دن پہلے سے پڑھنا شروع کریں۔ ہر بار ایسا ہی کریں۔ انشا اللہ مقدمہ اپنے حق میں ہوجائے گا۔ یا فریق ثانی کوئی معاملہ کرنے پر راضی ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



لڑائی جھگڑا ختم کرانے کے لئے

اگر کسی دکان، مکان یا فیکٹری میں باہمی اختلاف یا انتشار ہو تو اس تعویذ کو سات دن تک سات مرتبہ روزانہ پڑھیں ساتویں روز سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور وہ پانی وہاں چھڑک دیں اور تعویذ کسی چیز میں باندھ دیں۔ انشاءاللہ باہمی جھگڑے سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



مکان یا دوکان خالی کرانے کیلئے

اس نقش کی عبارت کو ۴۰ دن تک روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اس مکان یا دوکان میں دبا دے جس کو خالی کرانا مقصود ہو۔ انشاءاللہ بہت جلد کرائے دار یا قابض اس جگہ کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔



قید سے رہائی کے لئے

اس نقش کو لکھ کر یا لکھوا کر قیدی اپنے دائیں بازو پر باندھے اور روزانہ اس نقش کو قیدی ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ بہت جلد رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶



بری عادت چھڑانے کے لئے

اگر بچوں کو چوری کی، بیڑی، سگریٹ کی، نشے کی، یا کسی اور لت کی عادت پڑ گئی ہو تو اس تعویذ کو خود لکھ کر یا کسی عامل سے لکھوا کر اس بچے کے سرہانے باندھیں۔ چالیس دن کے بعد یہ تعویذ پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیں۔ انشاالله بری عادتوں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

یَاحَکِیْمُ یَاحَکِیْمُ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ	یَامَجِیْدُ

یَااَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ دل ما راکن مستقیم بحق ایاک نعبد و ایاک
نستعین یالطیف یانوریا حق یاهادی یا مبین یاصبور بحق یایها الذین
آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون یا حمید الفعال
ذالمن علی جمیع خلقه بلطفه یاحلیم یارشید رب اجعلنی مقیم
الصلوٰة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء الٰهی عقلی منسوب نفسی معیوب
قلبی محجوب لسانی مقربا بالذنوب فکیف عبدتنا ستار العیوب
وغفار الذنوب وصلی الله علی سیدنا محمد و آله واصحابه اجمعین

یاحکیم یاحکیم

یاحکیم یاحکیم

اولاد کو مطیع کرنے کے لئے

اس تعویذ کو ۴۱ دن تک روزانہ ۴۱ مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کردیں ۴۱ ویں روز کسی میٹھی چیز میں گھول کر اولاد کو پلادیں۔ یہ تعویذ خود لکھیں یا کسی عامل سے لکھوائیں۔

نقش یہ ہے

۷۸۶



بھاگے ہوئے کو بلانے کے لئے

جو شخص اپنے گھر سے فرار ہو جائے اس کو واپس بلانے کے لئے جمعہ کے دن پہلی ساعت میں یا بدھ کے دن پہلی ساعت میں اس تعویذ کو لکھیں اور اس کے نیچے مفرور کا نام مع والدہ کے لکھ کر کسی درخت پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ مفرور گھبرا کر اپنے گھر لوٹ آئے گا۔

نقش یہ ہے

۷۸۶



دشمن سے نجات کے لئے

اس تعویذ کو خود لکھیں یا کسی عامل سے لکھوائیں اور نوچندی اتوار سے یہ عمل شروع کریں نماز فجر کے بعد روزانہ سات مرتبہ اس تعویذ کو پڑھیں اور اسی تعویذ پر دم کردیں تصور دشمن سے نجات کا رکھیں۔ ساتویں دن عمل کے بعد اس تعویذ کو کالے کپڑے میں پیک کر کے بجلی کے کسی کھمبے سے باندھ دیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد دشمن کی دشمنی سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے

٧٨٦



امتحان میں کامیابی کے لئے

امتحان کے دن صبح سویرے اٹھیں اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد ۱۱ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل پڑھیں ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں۔ اس کے بعد ۲۱ مرتبہ نصر من اللہ وفتح قریب پڑھیں پھر سجدے میں جا کر کامیابی کی دعا کریں۔ پھر اس تعویذ کو خود لکھ کر یا کسی سے لکھوا کر دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ امتحان میں اعلیٰ کامیابی نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم



کیا آپ کا برج اسد ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھئے اور اپنے آپ کو سمجھئے۔

یہ عظیم الشان سورج یا شمس جو انصاف پسند اور بے انصاف دونوں پر چمکتا ہے۔ ۲۴ر جولائی سے ۲۳ر اگست تک پیدا ہونے والے ان فیاض حاکمانہ فطرت رکھنے والے اور پرکشش عورتوں اور مردوں پر حکومت کرتا ہے۔ سورج یا شمس جو کہ سب سے باقوت آسمانی جسم ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو زمین پر زندگی نہ ہوتی اور خود ہم انسانوں کی زندگیاں بھی بے مزہ اور سست ہوتیں اور ظاہر ہے کہ اسدی افراد بھی نہ ہوتے۔ ایسے باہمت، اچھی فطرت والے مگر جذباتی انسانوں کی غیر موجودگی میں ہماری زندگیاں اتنی منظم بھی نہ ہوتیں جتنی آج ہیں۔

جب بھی اور جہاں بھی ہماری ان سے ملاقات ہوتی ہے خواہ اس وقت بارش ہی کیوں نہ ہو رہی ہو اسدی افراد اپنے چاروں طرف روشنی اور جگمگاہٹ پھیلا دیتے ہیں۔ وہ کمزوروں اور لاچاروں کی حفاظت کے لئے ان تھک کوشش کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ یہ کام بڑی خوبی اور مہارت سے انجام دیتے ہیں اور بعض دفعہ ان پر حکم چلا کر یہاں تک کہ ان کے لئے زندگی تنگ کر کے یہ کام کرتے ہیں دفتر میں وہ بہترین منتظم ہوتے ہیں اور اگر ان کا کام تنظیمی نوعیت کا ہو تو تب تو ٹھیک ہے ورنہ مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اس طرح جب وہ اپنی بیویوں بچوں یا شوہروں کو اور خود اپنی زندگیوں کو منتظم کرنا چاہتے ہیں تو اپنے لئے مشکلات پیدا کر لیتے ہیں۔

زیادہ تر اسدی افراد اپنے اختیار کا استعمال بڑی عقل مندی سے کرتے ہیں بھاری ذمہ داریوں سے نبٹنے اور اپنے آپ کو سب کی نگاہوں کا مرکز بنائے رکھنے کی ان میں خاص صلاحیت ہوتی ہے یہ بڑی مضبوط شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ آپ ان کے فرضی شرمیلے پن یا پسند کئے جانے کی خلوص خواہش کے دھوکے میں نہ آئیں۔

ان کا برج شاہی برج کہلاتا ہے اور ایک مثالی اسدی آدمی یا عورت اپنے آپ کو بادشاہ، ملکہ، شہزادہ یا شہزادی ہی سمجھتی ہے۔ لیکن ایک نوجوان اسدی اداکار کو اس بات کا یقین ہوگا کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ ضرور بڑا اداکار ہوگا ایک اسدی ڈاکٹر کو یقین ہوگا کہ وہ تشخیص کے کام میں سب سے زیادہ ماہر ہے اور ہر وہ اسدی جو کار چلاتا ہے سمجھتا ہے کہ اس سے بہتر یہ کام ساری دنیا میں کوئی اور نہیں کر سکتا، اسدی آدمی احساس برتری کا شکار ہوتا ہے اور اس کائنات کا مرکز ہونے پر اصرار کرتا ہے اگر چہ وہ مذہبی اور روحانی نظریات اور روایات سننے کے لئے تیار رہتا ہے۔ لیکن ایک مخلص اور پرخلوص عقیدہ رکھنے والے کی سی انکساری اور عاجزی اس میں بالکل نہیں ہوتی۔

جدید دور کے اس اسدی آدمی کو بھی جب مخالفت کا سامنا ہوتا ہے تو بے انتہا اداس ہو جاتا ہے۔ ہر ایک سے بات کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور اس کی فطری خوش وخرم رہنے والی طبیعت پر دکھ اور غم غالب آجاتا ہے۔ محبت کے معاملے کا خاتمہ اکثر اسدی آدمی کو مایوسی کی انتہائی عمیق گہرائی میں پھینک دیتا ہے اس مایوسی اور ڈپریشن کو وہ چھپاتا بھی نہیں ہے۔ لیکن ہاں اس کی وجہ دوسروں پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کی وجہ وہ عموماً یہ بتاتا ہے کہ اسے فلو ہو گیا

ہے۔اس کے بعد ایک یا دو ماہ کے عرصے میں وہ اپنے دکھوں پر قابو پانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

پہلی ہی ملاقات میں اسدی آدمی کا مثبت رویہ اس کی زبردست خود اعتمادی اور اس کی پیدائشی گرم جوشی ہمیں متاثر کرتی ہے اس کے بعد بلکہ کافی عرصہ بعد جب اس کی بد دماغی اور غرور سے اس کی خود پسندی اور اس کی اپنے آپ میں مگن رہنے والی فطرت سے واسطہ پڑتا ہے تو اس کے متعلق ہماری رائے کسی قدر تبدیل ہوجاتی ہے اور پھر عین اس وقت جب کہ وہ ہمیں بالکل ناقابل برداشت لگنے لگتا ہے تو وہ اپنی ناقابل یقین مہربانی اور فیاضی سے حیران کردیتا ہے اور اس طرح اپنے مداحوں کے حلقے میں ہمیں دوبارہ شامل کرلیتا ہے۔

ذاتی صلاحیتوں پر یقین اور اعتماد ہی اسے اچھا کارکن بناتا ہے اس لئے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ کسی بھی کام کو وہ دوسروں سے بہتر انجام دے سکتا ہے۔ دفتر میں سب سے اعلیٰ عہدہ اس کی پسندیدہ جگہ ہوتی ہے لیکن مسابقتی قسم کی کوئی بھی ملازمت اس کی انفرادیت کے عین مطابق ہوتی ہے، جب دوسرے منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہیں کہ ”میں اسے سرانجام دے لوں گا“ اور ہمیشہ نہیں لیکن اکثر وہ مشکل کام کر گزرتا ہے۔

اسدی آدمی کے اظہار محبت کا انداز ہر لڑکی پسند کرتی ہے اپنی پسندیدہ لڑکی کو وہ پھولوں کا تحفہ بھیجتا ہے سچے موتی اور ہیرے بطور تحفہ دیتا ہے اور بے حد خوبصورت الفاظ اپنے جسم اور اپنے دل کے ساتھ مکمل جوش وجذبے اور خلوص کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔

یہ سب کچھ بڑا شاندار لگتا ہے تاہم اس فیاض اور مخلص عاشق کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ یہ مسلسل تعریف وستائش اور خوشامد چاہتا ہے۔اس کی اسے ضرورت ہوتی ہے اس کا مطالبہ بھی ہوتا ہے اس کی قریب ترین ہستی کے لئے لازمی ہے کہ وہ ہر روز اس کی بہادری اس کی ذہانت اور اس کی خوبصورتی کی تعریف کرے لیکن اس قسم کا رول صرف وہی لڑکیاں ادا کرسکتی ہیں جو سنجیدہ قسم کی نہیں ہوتیں۔ ورنہ عموماً عورتوں کے لئے زیادہ عرصہ اس قسم کی تعریفیں جاری رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔

کچھ اعلیٰ قسم کے اسدی آدمیوں کو مسلسل تعریف کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ”جی حضور“ کرنے والی عورتوں سے تنگ آجاتے ہیں بلکہ ان کے خیال میں وقتاً فوقتاً اختلاف بلکہ لڑائی جھگڑے شادی کے بندھن کو مضبوط کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

اس قسم کے اسدی آدمی بے حد مخلص اور جاں نثار عاشق اور شوہر ثابت ہوتے ہیں ان کی عورتوں کے لئے مافوق الفطرت عورت بننا ضروری نہیں ہوتا اور نہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ کھانا پکانے میں طاق ہوں یا شاندار اور سحر انگیز ساتھی ثابت ہوں۔ ہاں اگر یہ خوبیاں موجود ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں تاہم عورت اگر اپنے اسدی شوہر کو خوش رکھنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ایک بات بے حد ضروری ہے اور وہ یہ کہ وہ شوہر کو یہ محسوس کرادے کہ اس کی ضرورت ہے اس سے محبت کی جاتی ہے اس کی وقتاً فوقتاً سستی کو برداشت کرے اور وقتاً فوقتاً یہ کہتی رہے کہ ”اس روئے زمین پر تم سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا۔“

اسدی لڑکی مہربان رحم دل اور باوقار ہوتی ہے روزمرہ کی زندگی میں خوشی اور تفریح تلاش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے وہ اپنے شوہر کو اپنے ملنے جلنے والوں کو اور اپنے بچوں کو زندگی سے خوشی حاصل کرنے میں اپنے ساتھ شریک کرتی ہے ساحل سمندر جہاں سورج کی شعاعوں کو اپنے خوبصورت جسم میں جذب کرسکے اس کی سب سے پسندیدہ جگہ ہوتی ہے۔اپنے لئے جس لباس کا انتخاب کرتی ہے یا شوہر کو جس لباس کی خریداری کے لئے اکساتی ہے وہ خوبصورت ترین لباس ہوتا ہے بلکہ شہر بھر میں اس سے خوبصورت کوئی اور لباس نہیں ہوتا۔اس کے بچے بھی اس قدر پیارے ہوتے ہیں کہ کام کے دوران بھی انہیں پیار کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔

صرف چند اسدی لڑکیاں ہی خاتون خانہ کے طور پر زندگی گزارتی ہیں ورنہ زیادہ تر کیریئر بناتی ہیں اور سب اعلیٰ عہدے تک پہونچنا چاہتی ہیں معمولی عہدے سے کام شروع کرکے ڈائریکٹر کے عہدے تک جاپہنچتی ہیں اس کے ساتھ کام کرنے والے اگر اسے نمائشی کہتے ہیں۔ اگر اس کے افسر کا خیال ہو کہ وہ اس کی معمولی سی تنقید بھی برداشت نہیں کرسکتی جب کہ خود دوسروں پر ضرورت سے زیادہ تنقید کرتی ہے تو یہ ساری باتیں اسدی لڑکی کے نزدیک بے انصافی پر مبنی ہوتی ہیں۔اپنے کام میں وہ بڑی ماہر ہوتی ہے سخت کاموں سے بالکل نہیں گھبراتی اور اگر ہر شخص اسے پسند نہیں کرتا تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کچھ لوگ تو بہر حال ایسے ہوتے ہیں کہ اسے بے حد پسند کرتے ہیں۔

مالی پریشانی دور کرنیوالا عمل

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص سورۂ واقعہ ہر روز ہر رات میں پڑھا کرے تو اسکو کبھی فاقہ کی نوبت نہیں آئے گی۔ روزی تنگ نہ ہوگی۔ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم سے یہ عمل پایا تھا۔ یہ عمل بہت ہی مجرب ہے۔ نماز عشاء کے بعد سونے سے قبل ایک مرتبہ سورۂ واقعہ پڑھ لیا کریں۔ یہ حدیث پاک کا عمل ہے اور بزرگانِ دین کا مجرب ہے اس سورۂ پاک کا وِرد رکھنے سے تمام مالی پریشانیاں ختم ہوں گی۔

کاروبار میں ترقی کیلئے۔

جب عروج ماہ میں قمر شرف میں ہو تو ساعت قمر میں حسب ذیل نقش زعفران سے لکھ کر اپنی دکان میں یا گلے میں رکھیں انشاء اللہ ایسی برکت ہوگی کہ مال خوب بکے گا اور کاروبار میں ترقی ہوگی۔ مگر لکھنے سے قبل اول لکھنے کے بعد ایک ایک تسبیح درود شریف کی جو بھی یاد ہو ضرور پڑھیں۔

وہ مجرب نقش یہ ہے ←

۱۲۷	۱۳۰	۱۳۴	۱۲۰
۱۳۳	۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۲۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵



یہ نقش آیت شفا کا لکھ کر گلے میں ڈالیں اور پلیٹ پر لکھ کر پلائیں انشاء اللہ تمام بیماریوں کو فائدہ ہوگا اور ہر قسم کی بیماری دور ہوگی۔

محبت کرنا اور دوسروں سے محبت کروانا اسدی لڑکی کی زندگی کی کہانی ہوتی ہے۔ اس معاملے میں یہ بہت آزاد خیال ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی پسند آجائے تو آگے بڑھتے ہوئے ڈرتی نہیں ہے اور نہ ہی اس بات سے ڈرتی ہے کہ اسے ناپسند کر دیا جائے گا اس کی محبت کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے احساسات میں بہت شدت اور جذباتیت ہوتی ہے۔ اپنے پسندیدہ شخص کو خاموشی اور افسردگی کی دنیا سے نکال کر اسے اپنی قوت پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے اس کا اعتماد بحال کرتی ہے اور اس قابل کر دیتی ہے کہ وہ دنیا فتح کر سکے۔

مگر افسوس یہ کہ اس کے ساتھ ہی وہ اسے بے کار اور غیر اہم ہونے کا احساس بھی دلاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ شخص اس کی انا اور اس کے وقار کو مجروح کرنے کی جرات کرے۔ برج اسد شاہی برج ہے اور ایک شہزادی کیسے اپنی بے عزتی برداشت کر سکتی ہے وہ اس کرۂ عرض کی بہترین خاتون خانہ نہیں ہوگی اور وہ یہ بننا ہی نہیں چاہتی لیکن اگر شوہر اس سے خاتون خانہ بننے کی فرمائش کر دے تو اس کے لئے زندگی جہنم بنا دیتی ہے۔ وہ خود کسی بھی دعوت میں آدمیوں میں گھری رہے تو کوئی بات نہیں لیکن اگر اس کا شوہر اسے نظر انداز کرنے کی جرات کر بیٹھے تو گھر پہنچنے کے بعد ایک گھنٹے تک اس کے لئے موڈ صحیح نہ ہوگا۔ اس کی محبت میں بھی ڈرامہ بازی ہوتی ہے اس طرح غصے کی حالت میں بھی وہ غصے کی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔

اسدی لڑکیاں بھی باقی تمام انسانوں کی طرح محبت کے معاملات میں غم اور خوشی دونوں کا سامنا کرتی ہیں کبھی وہ خود دوسروں کو چھوڑتی ہیں تو کبھی دوسرے انہیں چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن شادی ہو جانے کے بعد ان کی زندگی میں طلاق شاذ و نادر ہی واقع ہوتی ہے اب اسے ان کی وفاداری کہیں یا ان کی خوش قسمتی یا پھر ان کی اچھی فطرت کہ ان کی شادی برقرار رہتی ہے۔

اسدی لڑکی کو ایک مضبوط مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کی حاکمیت اور مغرورانہ طور طریقوں کو برداشت کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اس آدمی کو حساس بھی ہونا چاہئے تاکہ وہ اسے سمجھ سکے۔ اس کے اندرونی کرب کو محسوس کر سکے جسے یہ لڑکی عموماً چھپا کر رکھتی ہے۔

نشانِ منزل

مسلماں اے اسیرِ غم مسلماں
پلٹ جا جانبِ منزل پلٹ جا
زمانہ ہے کہ آگے بڑھ رہا ہے
تو چودہ سو برس پیچھے کو ہٹ جا

حصار کے طلسماتی وروحانی عملیات

باب اول

ظاہری وباطنی ارضی وسماوی جملہ نوع کی آفات اور بلیات اور جنات وشیاطین کے شروفساد سے محفوظ ومامون رہنے کے لئے حفاظت خود اختیاری کے دائرہ کو علمی وفنی لغت میں عمل حصار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ حصار یعنی دائرہ کا عمل اپنے عامل کو اس کے عملیاتی اوقات کے دوران اس کی جان ومال کی حفاظت کی ضمانت دیتا ہے۔ بنابریں حصاراتی عملیات کو ان کے متعلقہ حقائق ودقائق اور فوائد ونتائج کی بنیاد پر عملیات واوراد کے باب میں اہم ترین اور عظم ترین اعمال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ذیل میں حصار کے چند ایک ایسے جامع ومانع قسم کے اعمال پیش کئے جارہے ہیں جن پر کامل اعتماد اور مکمل بھروسہ کے ساتھ حسب ضرورت عمل پیرا ہوا جاسکتا ہے، عملیاتی حاجات کے لئے یہ اعمال اپنے اثرات کے لحاظ سے ہمہ گیر ہیں۔ ان اعمال کا انتخاب کرتے وقت عملیات کے اسنادلوازمات کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔

عمل اول

اللهم انی اسئلك برياه يشمهول حارو حارو گردوش او عليم بل جبهود يائ باسم خاتم حضرت سليمان ابن داؤد عليهما السلام ياسلك سالين شهبال و عزيمة و علامه فخريان هندى كلا سميع يا تمجوش او هياء بنى اسرائيل بحق حضله پنجم و بحق محمد رسول الله وبحق على ولى الله اللهم و بيقياس سهوى بل سيوس شكر دوش كردوش دو ق دوق يكتبه ياه باه ستديرش وكل خاتم سليمان ابن داؤد عليهما السلام بحق خاتم حاضر و غائب و صاحب فاستبشروا ببيعكم الذى بايعتم به و ذلك هو الفوز العظيم و الى الله تصير الامور و آره عزيمة عليكم ياايها الارواح امير الجن المعاهد بمعاقل القر من العرش السبعة الكرسي و اطيا القدس الخليل و عقبه الطاعه و سبعة التصوب من نداء الدعوة والملكوت انبه دعيتم به من سليمان ابن داؤد عليهما السلام اللهم جئتم به واسرعتم اليه من كل حدب ينسلون من كل يستدلون قدبر ينسون و انسم اليه ما يرون وافعلوا اما ترى سرون وما بطاعهته حشرون وبالعهد تحفرون يا سرع اسخار شان اجب دعوة يا سريع الاجابة سع من حضرك ومن حضر بى اعوانك واولادل و بعز العزة او صيلء النور و رق منشور وبالاسم المفضل المقدس وبالفضل الدوس والنور القائم وبالفتح المتعالى و رب عثمان برزيال و حيظاطاك اسرع عجل عجل عجل و بين زوجك و طهه فعلك برحمتك ياارحم الراحمين ومن مثله شمهول او هيا من اسرائيل بحق غائب و حاضر اللهم السلام وزرع ملك و عزيمة كل يمهون ملك عقد شان عقديكم و جلتكم بحق على ابن ابى طالب عليهما السلام ريها الارواح الظاهرة ادخلتم او دخلوا فى هذه الدائرة عجلوا عجلوا من الاجابة فتحانه شهيط پلشيش مهبط فرفق و تسليف هنطنوا بحق و ننزل من القرآن ماهو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا بسم الله علىٰ نفسى ودينى و دنياى وعلى اهلى ومالى بسم الله على ذريتى و على كل شئ اعطانى ربى بسم الله خير السماء بسم الله الذى لا يضر مع اسمه شئ فى الارض ولا فى السماء وهوالسميع العليم بسم الله الذى لا اله الا الله محمد رسول الله على ولى الله الذى ننزل الكتاب وهو يتولى الصالحين ومن بين يديه ومن خلفه و عن يميته وعن شمالى ومن فوقى ومن تحتى محمد رسول الله خاتم النبينن

و رسول من رب العلمین یا امر له بحمده معبودا و یا من بحمده کل محمودا.

متذکرہ بالا عمل حصار عملیاتی حاجات کے علاوہ سحر وجادو اور جنات وشیاطین کی قوتوں کو دفع کرنے کے لئے بھی انتہائی مفید و مؤثر بیان کیا جاتا ہے۔ شہرہ آفاق عالم طلسمات و روحانیات شیخ الفاضل علامہ ارسطائی نے اس حصاراتی عمل کو اپنی کتاب اربعین میں بڑی تعریف کے ساتھ سپرد قلم کیا ہے۔ موصوف اس عمل کو شیخ الجلیل حکیم محمد بن یزدان بابویہ، محمد بن بکر نقاش، احمد بن محمد طرطوسی، عبید بن ہمدان رداسی اور علی بن سدوس واہلی جیسے اکابر علمائے فن کے افادات سے اسناد معتبرہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ علامہ ارسطائی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ حصاراتی عمل عمومی وخصوصی سحر وجادو کے بطلان کے لئے بھی اسی قدر اکثیر الاثر اور حکمی علاج ہے جس قدر یہ اپنے موضوع کے لئے مفید و مجرب ہے۔ شیخ موصوف رقمطراز ہیں کہ میں نے اس عمل کو حصاراتی ضروریات کے علاوہ مایوس العلاج قسم کے سحری اثرات ونتائج کو ملاحظہ کیا ہے۔ راقم السطور عرض پرداز ہے کہ کتاب اربعین کے علاوہ اس علم وفن کی سینکڑوں دوسری معتبر کتابوں میں بھی علمائے فن نے اس عمل کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے۔ صاحب کتاب اربعین کے نزدیک اس عمل کو آب باراں یا عرق گلاب پر چند ایک بار پڑھ کر پھونک کر مریض کو دو ایک روز تک پلانا اسے دولت شفایابی سے نواز دیتا ہے اور اس کی برکت سے مریض پر سے ہر قسم کا سحری و جادوئی اثر جاتا رہتا ہے۔ مذکورہ بالا حصاراتی عمل کا ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی ہے کہ اس عمل سے استفادہ کے لئے یا اس کو تسخیر کرنے کے لئے کسی قسم کے چلہ وغیرہ کی بھی کوئی شرط یا ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل اپنے موضوع کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بغیر ہی نفع بخش اثرات کا حامل ہے۔

عمل دوم

علیکم یاعبدالرحمن ملك العابد العاكف البیت المجاور الكعبة والركن والمقام آه آه توذ تودو اذونی احادث هیه ریاه جدا هستی مریش ورد دوفش فزدو قش دخل كان امنا و بحق انزلناه و بحق نزل والنواب الا تاقونی ولا نویه ولتجد الحرمة فجر من نون الله مع الذین اتقو والذین هم محسنون عزیمة علیكم یا ابا الرحمن ویا ابا جمال و یا حارث و یا فاعوك یامسلم بن یزید الصاحب الصلاح الصورت امیر الجن و یاملك صاحب الفلاح المذهب بالله الذی لا اله الا هو ثم استوی الی السماء وهی دخان مبین فقال لها وللارض ائیتا طوعا او كرها قالتا اتینا طائعین الا ما اتیتمونی بحق بالله و بحق سلیمان ابن داؤد علیهما السلام والقرآن العظیم وبحق الایات والذكر الحكیم ولله یسجد من فی السموات والارض و انه لقسم لو تعلمون عظیم العجل العجل اجیبونی داعی الله واسمعوا و اطیعوا فانی اعزم علیكم یا قلیص فاتوا ماالحمرج واشهبلنا ماموا دامیش ناقش اسریٰ سری یسارع ولقد علمت الجنة انهم المحضرون عجلوا بالذی دنی فتدنی فكان قاب قوسین اوادنیٰ فاوحی الی عبده ما اوحی فاین كنتم دعا ندتم وحوتم عن الجن ولقد تم عن كرم الله و كلام الله واسمائه فانی اعزم علیكم بین الله فقد ذریه مبسوطة وقسم علیكم بسم یتسائلون الا ماعجلتم بالاجابة الساعة الساعة اضمار شان فقطبوس شان نهطش حلیطوش قاطبوش فطوش مجاعیوش شما كطشع ظشقا طعنال كقال طیقل اه عجل ماطیفوش بحق هذه الا سماء عجل الساعة الساعة یاابا عبدا الرحمن الملك شمس نهس درحقوش بسم الله الرحمن الرحیم عقد شاه جلشان حللتم یاایها الارواح سید الجن شیخ الكبیر والمجاور الكعبته الركن والمقام فلما قضی بینه الحق ان لوكانوا یعلمون الغیب مایشوا فی العذاب المهین و مارمیت اذ رمیت ولكن الله رمی ولیبلی المؤمنین منه بلاء حسنا ان الله سمیع علیم فانقلبو یاایهاالارواح الجن والشیطاطین والمسلمین الی مكانتكم بغیر فزع.

حصاراتی حقائق کا حامل محولہ بالا عمل بھی اپنے اثرات کے

اعتبار سے کسی طور پر بھی مندرجہ بالا عمل اول سے کم تر نہیں۔ یہ عمل بھی اپنی قوت تکونیہ کے سبب نہ صرف حفاظتی دائرہ کے طور پر اپنے متعلقہ موضوع کے لئے مؤثر و کارآمد ہے بلکہ غیر قدرتی اثرات یعنی سحری و جناتی تسلط کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے حضرات کے لئے بھی انتہائی زود اثر اور معجز نما علاج بیان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ کی زیادہ تفصیل میں جانے کے بجائے قارئین کرام کی معلومات کے لئے صرف اسی قدر ہی عرض کر دیا جاتا ہے کہ حصاراتی اعمال کے طور پر جو چند ایک اعمال پیش کئے جا رہے ہیں انہیں سے دو متذکرۃ الصدر عمل ایسے اعمال ہیں کہ ان جیسے اعمال آج تک ضبط تحریر میں نہیں لائے جا سکے ہیں۔ ان اعمال کی اثر آفرینی کسی طور پر بھی مقابلہ آرائی کی صورت میں جامع الاعمال قسم کے اعمال سے بھی کم تر نہیں ہے۔ یہ اعمال متعدد مواقع پر میرے ذاتی عمل و تجربہ کی روشنی میں بھی کامیاب و بے خطاء ثابت ہو چکے ہیں چنانچہ میں ان اعمال کو علاج السحر کے طور پر اور علاج الجنیان والخبائث کے طور پر بھی آزما کر ان کی قوت و تاثیرات کا امتحان کر چکا ہوں۔ بنابریں یہ حقیر ارباب علم و فن کی خدمت میں یہ اپیل کرنا چاہتا ہے کہ وہ ان حصاراتی اعمال کو جہاں اور جس بھی ضرورت کے لئے انسب خیال کریں اپنے عمل و تجربہ کے طور پر سر انجام دیا جائے حیرت انگیز نتائج کا مشاہدہ عمل میں آئے گا۔ کتاب مدارج البروج میں امام جلداتی فرماتے ہیں کہ ترک حیوانات کا پابند ہر عامل حصاراتی اعمال سے حسب ضرورت و حالات کام لے سکتا ہے۔ امام صاحب موصوف بھی اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ ان اعمال کے لئے عملیاتی شرائط کی پابندی کا پابند ہونا ضروری نہیں ہے۔ امام جلداتی کے مطابق حصاراتی اعمال (جن کا ذکر کیا جا چکا ہے اور جن دو ایک اعمال کو ذیل میں تحریر کیا جا رہا ہے) یہ چاروں اعمال اپنے کلمات و حروف کی تراکیب کے اعتبار سے ایسے اعمال ہیں کہ جن کا تعلق باطن میں سفلی و نورانی ہر دو طرح کی قوتوں سے ہوتا ہے۔ نورانی و سفلی قوتیں ہی عامل کے پکارنے (عمل کا جاپ) کرنے پر اس کی مددگار قوتوں کے طور پر تعمیل ارشاد کی پابند ہوتی ہیں اور عامل انہیں جو حکم دیتا ہے وہ فی الفور اسے بجالاتی ہیں۔ کتب طلسمات و روحانیات میں ان حصاراتی اعمال سے کام لینے کے ضمن میں جو مختلف قسم کی تراکیب بیان کی گئی ہیں ان سب کا ایک تقابلی مطالعہ کیا جائے تو ان تمام تر تراکیب کو صرف اور صرف ایک ہی ترکیب میں جمع کیا جا سکتا ہے اور وہ جامع الترا کیب۔ ترکیب یوں بنتی ہے کہ جس بھی مرض و درد کا علاج مطلوب ہو اس کے لئے عمل کی عبارت کو تحریر کر کے مریض کے گلے میں بطور تعویذ لٹکا دیں یا پانی پر پڑھ کر پھونکیں اور متاثرہ شخص کو پلا دیں بحکم خدا مریض فی الفور صحت یاب ہو جائے گا۔ علمائے علم و فن کے اقوال و ارشادات سے ثابت ہے کہ یہ حصاراتی اعمال ایسے اعمال ہیں کہ ان کے عامل و حامل کو سات آسمانوں اور زمینوں کی مخلوق جمع ہو کر بھی کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ہرگز ہرگز کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ دنیا جہاں کا کوئی فرد و بشر اس پر فتح نہ پا سکے۔ ان اعمال کا عامل ان کا جاپ کر کے اپنے اوپر دم کرے اور حکام و امراء کے پاس جائے تو وہ بلا شناسائی اس کی تکریم و تعظیم بجالائیں گے اور وہ ان سے جو مطلب بیان کرے گا وہ اسے پورا کریں گے۔ ان اعمال کے ذاکر کا رزق وسیع ہو جائے گا اس کے دشمن مقہور و مغلوب ہو جائیں گے وہ مخلوق کی نظروں میں صاحب جاہ و چشم بن جائے گا۔ اور خدائے بزرگ و برتر اس کی تمام تر حاجتیں برلائے گا۔ صاحب مدارج البروج متذکرہ بالا حصاراتی اعمال کو تحریر کرنے کے بعد انکے خواص و فوائد کے ذیل میں یہاں تک رقمطراز ہیں کہ عامل ان اعمال کو زعفران و عرق گلاب کی سیاہی سے لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے تو اسے آگ میں ڈالا جائے تو آگ اسے نہ جلا سکے گی، پانی اسے غرق نہ کر سکے گا، شمشیر و سناں کوئی بھی چیز اس پر اثر انداز نہ ہو سکے گی، ان حصاراتی اعمال کا عامل ایک لشکر جرار کے مقابلہ میں بھی یک و تنہا فاتح و منصور رہے گا۔ مختصر یہ کہ ان اعمال کا عامل و حامل جیتے جی خدائے تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہے گا۔

عمل سوم

عزيمة عليكم على اعوان الشيخ احضروا واحضري منهم و اعواني سدك بهذه القرآن ومانطق بمن عليه عزيمة بالقوم لها الارض والا هو الماء اجبتم عليه عن تاخير ولاريب انت يا سليمان و انت يا شالخ و انت يا هاشم وانت يا هاتف وانت يا عشرت وانت بيا صاحب السيف والوا صايات وانت يا غفور و صاحب الهوى و انت يا عيد سلكم صاحب اساكن و غفران السحاب وانت النجوم الارضين السبعة وانت

یـاشرجیل و انت یا افتایل صاحب بحر الاحضر لما اجبتم فی خیلکم وقبائلکم عنی سرامذ اسرع من حـرب الریاح و نفخ النیران وانی معان البرق و بـحق هذه الاسماء مین سمها منکم ومن لم یجب خـوهـفهـفافیمات بحق الملك الذی احمد یا خیل بیـن یـدی رسـول الـلـه سلیمان ابن داؤد علیهما السلام سـرفیـون هـش هیوش عجلوا عجلوا و انـت یـاایهـا الارواح الشیـخ مـن قبل ان نطمس وجـوهـافـنـردهـا عـلـی ادبـارهـا فیا تینا کما لیتا بـنـدوش کبـانو روش خصنا صل وائمة بك بعزة جـرع ایـدون جـذحـج وسـنـاش مهوط و مهیط یـاسیـدونـن یـوغـرشتك و خـوشك و ائ روائ مـلـکـان ائ انـه اهیـاشر اهیـا اذو نـائ اضاؤث الـرشـدی لسلوهم هو برده وده اهو افقر فش بلج هـمـلـوا خیـم شتم همقودادونش هقی اظهار شان الـلهـم بـلازمـان چیف شـاخ توشاحقی لوشایکی خـوشـاطـی پـوشـا هبطوه اطـاحل اعظفوص سیـطـطـرائیل طـراطیـش اهیـا شراها اذو نای اضـاؤث غـائبـا حـضـرا حاضرا بجمله الحمد لله رب العالمین۔

معتبر کتب طلسمات میں مذکور ومسطور ہے کہ مذکورہ بالا حصاراتی عمل حصاراتی فوائد کے ساتھ ساتھ وسعت رزق، محبت وعطف قلوب یعنی دلوں میں محبت و پیار کے پیدا کرنے، دنیاوی واخروی مدارج کی بلندی جاہ ومنصب کے حصول، امرو سلاطین کی خوشنودی کے لئے بھی از بس مفید و کارآمد عمل ہے۔خواص سے منقول ہے کہ حصاراتی اعمال کے سلسلے کا مذکورہ بالا عمل بھی عملیاتی شرائط وآداب کے بغیر ہی کامیاب و بے خطا ثابت ہوتا ہے۔تاہم اگر کوئی شخص اس عمل کی قوت تاثیر میں زیادہ اثر پیدا کرنا چاہے تو اس کے لئے اس عمل کو خلوت کے مکان میں عروج ماہ سے شروع کر کے نصف شب کے قریب دو رکعت نماز نافلہ پڑھ کر عبارت اول کو آخر درود پاک کے ساتھ روزانہ ایک سو دس بار تلاوت کرلیا کرے۔بعض کے نزدیک اس عمل کو بلاناغہ پڑھنے کی صورت میں اس کی تعداد گیارہ مرتبہ سے زیادہ نہ مقرر ہے۔محرر السطور عرض پرداز ہے کہ اس عمل مبارک کو کم وبیش کر کے عامل اپنی قوت و استطاعت کے مطابق بھی تلاوت کرسکتا ہے۔اس سلسلے میں بھی کہ پہلے بھی عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ اور اس سلسلے کے دوسرے حصاراتی اعمال ذکرومداومت کے بغیر ہی پراثر ہیں، اس لئے عامل پر کوئی پابندی نہیں ہے وہ اپنی خود تجویز کردہ تعداد کے مطابق عمل کی تلاوت کرسکتا ہے اور چاہے تو اس پر مداومت بھی جاری رکھ سکتا ہے۔

عمل چهارم

بسم الـلـه الـرحـمـن الرحیم الحمدلله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الـذیـن کـفـروا بـربـهـم یـعـدلـون عزیمة علیکم یا فخریان ملائی یا طیلیان ملك وعلی جمیع معاشر الاعوان من حیقوق باسم خاتم سلیمان ابن داؤد عـلیهـمـا السلام ومـا فـیـه الـعظمة الا سرعتم بـالاجابةو عـجـلـتـم و دخلتم فی هذا الخاتم علی حـال اتـراکول شراهم برقیا ینهوش طوش طرف لـکل میریقال ثاله تاوا ننزل علی هذا الخاتم میتم الـغیـب وکسم الـجـنة ولانرب الانبیاء وها الرجله لـرجـاویـا ظیـبـلان مـلك هبطوا سطیلا شیطوانا هـارش طـلـش طـلاش هـاطش شتر تهوش خطو طـامـه مـنـظـومة مـنـظـه منطثة بهطاوش جفور جهورش کـفـورش مع لـراز سطسك و حواقیت حـضـراتك و اتبـاعك و بـحق نقش خاتم سلیمان ابن داؤد علیهما السلام و بحق الجن والشیاطین الـوحـا الـوحـا الـعـجـل العجل اساعة تبارك الله عـلیك یـا طبیـان مـلك بحق نقش الخاتم و مافیه جعهة و شفاته الذین کفروا واتقکم به و بحق هذه الـتـعـویـذ اضـمـار شـان بـحق اضمار شان بحق بـجهلیش خویش نیش کوشن کموکیشن عفش الـزوار والزوکیش والزواکشون کان نکال چملش عـزیـمة علیکم بکواکب السبعة والافلاك والامطار والسـحـاب الـمـسـخـر بین السماء والارض شعاع الشمـس والـقـمـر الـحـفض والبرق اللهب التبول والظلمات والنور والحرور و اذ اداء الحرارزاق د

اذ رواء الكشت وار وال كسيراك واصهال بهم ابيض واشعر و عمرى وعمرى وبجامه ابراهيم و هشت روزش و شمروش و قيطوش و رطيوش و زعة عرلهيش ناهش واحضرى و عندى وافعلواماشئتم الوحا الوحا الساعة الساعة و اجيبوا و اطيعونى سوكند شان ياايها الارواح المجوسية و بحق زردشت و صفى بحق التوراته والنار وابظل والحرور وازديربى حق الكشت وازوالنارك وبحق السماء والارض والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق والامر تبارك الله رب العالمين اجيبونى و اطيعونى يا ايها الارواح المجوسية بان اذهبوا وارجعوا الى اوطانكم سالمين افحسبتم انما خلقناكم عبثا وانكم الينا لا ترجعون فتعالى الله الملك الحق لا اله الا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع الله الها اخر لا برهان له فا نما حسابه عند ربه انه لا يفلح الكافرون وقل رب اغفر وارحم و انت خير الراحمين و اذ صرفنا اليكن نفر من الجن يستمعون القرآن فلما حضروه قالوا انصتوا حتى اذا ولوا مدبرين تعرفون و حق هذا الكلام.

حصاراتی سلسلے کے مذکورہ بالا چاروں اعمال ہی علمائے متقدمین سے لے کر متاخرین تک سب کے نزدیک اپنے موضوع کے اعتبار سے انتہائی سریع التاثیر اور عجیب وغریب فوائد ونتائج کے حامل اعمال کے طور پر مقبول ومعروف ہیں۔ ان حیرت انگیز اعمال کا تعلق جہاں جہات اربعہ کے موکلات سے ہے وہاں ان کی علمی وفنی ترتیب وترکیب ایسے کلمات وحروف پر مشتمل ہے جن کا تعلق باطن میں اسمائے اربعہ ربانیہ سے بھی ہے۔ جناب محقق و مدقق علامہ شیخ حسن بن یوسف علی بن مطہر حلی اپنی کتاب فردوس الاعمال میں تحریر فرماتے ہیں کہ متذکرہ بالا حصاراتی اعمال جن کلمات وحروف کا مجموعہ ہیں وہ سفلی ونورانی دونوں طرح کے ہی مؤکلات کے اسمائے جلیلہ وجمیلہ پر مشتمل ہیں۔ جبکہ ان میں سے ہر عمل کی عبارت خدائے بزرگ وبرتر کے چار چار اسمائے حسنہ سے بھی ترکیب ہے۔ علامہ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ بلا شک و شبہ یہ اعمال ایسے بے نظیر طلسم ہیں کہ جن کی نظیر طلسماتی اعمال میں تلاش کرنے پر بھی نہیں مل سکتی۔ علامہ حلی جیسے محدث جلیل اور فقیہہ نبیل کا ان حصاراتی اعمال کے متعلق یہ فرمان ان اعمال کی صحت کے لئے ایک ایسی سند کا درجہ رکھتا ہے کہ جسے کسی طور پر چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔ قارئین کرام اس سے قبل کہ ہم اس باب کو ختم کر کے باب دوم کے متعلقہ اعمال ووظائف کو احاطہ تحریر میں لائیں ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ ان اعمال کے ذیل میں علوم مخفیہ وروحانیہ کے مسلمہ ومقتدر علماء وماہرین حضرات کے ان تجربات ومشاہدات کا اجمالی سا تذکرہ کر دیا جائے جن کا ذکر ان کی تصنیفات وتالیفات میں ان حصاراتی اعمال کے بارے میں بڑی تشریح وتوضیح کے ساتھ ملتا ہے۔ علماء وحکمائے فن فرماتے ہیں کہ ان اعمال کا تحریر کر کے اپنے پاس رکھنا خدا کے حکم سے ایسی تاثیر پیدا کرتا ہے کہ ان اعمال کے حامل و عامل کے لئے رجوع خلق اور تسخیر مستورات ہونے لگتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر واقف وناواقف بڑے چھوٹے تمام لوگ کسی نامعلوم کشش کے باعث عامل کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ ماہر ان علم وفن کے نزدیک جن خواتین وحضرات کی ان کی خواہشات کے مطابق شادیاں نہ ہو پارہی ہوں ان تمام لوگوں کو حصاراتی اعمال سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ عاملین و کاملین کے نزدیک حصاراتی اعمال تسخیر قلوب امراء وحکام اعلیٰ، عروج وترقی، حصول شان وشوکت اور علو مرتبت کے لئے نہایت اثر آفرین ثابت ہوتے ہیں۔ یہ اعمال اپنی روحانی طاقت سے اپنے حامل کے لئے عظیم، ہیبت، رعب اور قوت پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔ اعمال حصار کے فوائد ونتائج میں حصول مال ودولت کے لئے بھی ان اعمال کا مفید ومؤثر ہونا ثابت ہے۔ چنانچہ ایسا شخص جو مالی لحاظ سے انتہائی بدقسمت ہو اگر وہ اپنی بدقسمتی کو بدلنا چاہے، قرض میں گرفتار ہو اور رہائی پانا چاہے، آمدنی رکھنے کے باوجود ہمیشہ مبتلائے فکر وافلاس میں رہتا ہو اور اس صورت حال سے خلاصی پانے کی آرزو رکھتا ہو تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ حصاراتی اعمال کی طاقتوں سے فائدہ اٹھائے۔ اس کے لئے اسے صرف اور صرف اسی قدر ہی کرنا ہے کہ حصار کے کسی عمل کو کسی ماہر وحاذق عامل سے لکھوائے اور اپنے پاس رکھے اور اس کی کیمیائی صفات کو ملاحظہ کرے کہ کس طرح بدقسمتی اس سے دور بھاگتی ہے اور مال ودولت کی دیوی اس کے قریب آتی ہے۔ کتاب طلسمات رفیق کے باب اول میں مندرجہ حصاراتی اعمال میں سے ہر عمل اس قوت وتاثیر کا مخزن ہے

کہ جب بھی اس عمل کا عامل وذاکراس کا ورد وذکر کرتا ہے تو اس کے متعلقہ روحانی وسفلی مؤکلات اس کے ہر جائز کام اور حکم کے بجالانے کے منتظر رہتے ہیں۔ راقم عرض پرداز ہے کہ وہ احباب جو اپنے امور ومعاملات میں مایوسی کا شکار رہتے ہیں میں انہیں ان اعمال کو آزمانے کی دعوت دیتا ہوں وہ اپنی پسند کے کسی ایک عمل کا انتخاب کرلیں۔ منتخب کردہ عمل کا جاپ شروع کردیں اس عمل کو ہی تحریر کرکے بطور تعویذ بازو پر باندھ لیں اور اس کی قوت تاثیر کا مشاہدہ فرمائیں کہ کس طرح بگڑی ہوئی تقدیر سنور جاتی ہے۔ حصاراتی اعمال مختلف قسم کے جسمانی امراض کے لئے بھی شفا بخش دواء کا درجہ رکھتے ہیں بدنی نقاہت وکمزوری کے لئے ان اعمال کو بطور خاص مفید موثر تحریر کیا گیا ہے۔ کسی ایک عمل کو زعفران کی پاکیزہ روشنائی سے لکھیں اور مریض کو ہفتہ وعشرہ تو پلائیں، لکھیں اور مریض کے گلے میں لٹکادیں۔ دنوں میں ہی ناطاقتی وکمزوری جاتی رہے گی۔ مریض صحت مند بن جائے گا۔ صحت مند ہی نہیں قابل رشک حد تک جوان وتوانا ہوجائے گا۔ حصاراتی اعمال فتح ونصرت براعداء مخالفین کے حربوں سے محفوظ رہنے اور خلقت میں ناموری کے لئے بھی لاریب اعمال ثابت ہوتے ہیں۔ عہدہ ومرتبہ کی بلندی کے خواہاں لوگ بھی حسب ضرورت ان اعمال سے استمداد حاصل کرسکتے ہیں۔ افسران بالا کے ظلم وستم سے محفوظ رہنے اور ماتحتوں کی سرکشی سے بچنے کے لئے حصاراتی اعمال اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان اعمال کو تحریر فرماکر اپنے پاس رکھئے اور دیکھئے کہ ترقی واقبال کے دروازے کس طرح کھلتے ہیں۔

حصاراتی عملیات کی شرائط وتراکیب

حصاراتی اعمال سے کام لینا مقصود ہو تو عملیاتی شرائط وآداب کے مطابق اعمال کی بجاآوری سے قبل خود کو ظاہری وباطنی طہارت کی پابندی کا پابند بنائیں۔

طہارت ظاہری میں جسم ولباس کی پاکیزگی اور خوشبویات کا استعمال شامل ہے جبکہ باطنی طہارت سے مراد خدائے بزرگ وبرتر کی ہستی پر یقین کامل کا رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ حیاسوزی اور حرام کاری سے مملوث نہ ہونا۔ اپنے شکم کو رزق حرام سے پاک رکھنا، مکروفریب سے دور رہنا، توبہ کی تجدید اور خود کو صوم وصلوٰۃ کا پابند بنانا، خدا اور اس کے بندوں کے حقوق کا لحاظ رکھنا، گناہان کبیرہ سے اجتناب برتنا، اکل حلال اور صدق مقال عملیاتی شرائط وآداب میں سے ہیں۔ جب تک کوئی عامل امور بالا کی رعایت نہ کرسکے گا اس وقت تک وہ کسی طرح اور کسی طور بھی عامل وکامل نہ بن سکے گا۔ حصاراتی اعمال کی عبارات تکسیری عملیات کے اصول وقواعد کے مطابق تراکیب دی گئی ہیں لہٰذا ان کے جاپ سے پیشتر اعمال کی عبارات کو خوب اچھی طرح صحت لفظی کے ساتھ ذہن نشین کر رکھیں تاکہ ورد کرتے یا تحریر ضروریات کے وقت کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ عمل پڑھتے اور لکھتے وقت مطلوبہ مقصد ومطلب کی نیت کا قائم کرنا اشد ضروری ہے۔ حصاراتی اعمال کو بھی عمل میں لاتے وقت عزیمت عمل کو سب سے پہلے حصار کی نیت کے ساتھ پڑھیں۔ ایسا کرنے سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ نہیں رہتا۔ چونکہ ان اعمال میں مؤکلات کے نام شامل عبارت ہوتے ہیں اس لئے احتیاط لازم ہے۔ حصاراتی اعمال کے ضمن میں یہ بات بطور خاص یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ان اعمال کو ناجائز طور پر کام میں لانے کا نتیجہ ہمیشہ نقصان عظیم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ حقیر نے حتی الامکان ہدایات وقواعد کو اپنے عمل وتجربہ کی روشنی میں لکھ دیا ہے اور تفصیل بیان کرنے میں کسی بھی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے۔ پھر بھی آخر میں ارباب علم وفن کی خدمت میں التماس کروں گا کہ وہ حصاراتی اعمال کو خوش اعتقادی، یقین کامل اور شرائط وآداب کی پابندی کے ساتھ ہی بجالائیں تاکہ اثرات ظاہری ہوں اور نقصانات سے بچا جاسکے۔

یاد رہے کہ حصاراتی اعمال کو بطور حصار استعمال میں لانے کے لئے کسی بھی قسم کی کسی مخصوص ترکیب کا ذکر نہیں ملتا ہے اس سلسلے میں عامل کی صواب دید پر منحصر ہے کہ وہ عملیاتی چلہ کشی کے وقت حفاظت خود اختیاری کے لئے حصاراتی اعمال کو کس طریقہ کے ساتھ عمل میں لاتا ہے۔ جہاں تک اس فن متین کے علماء وماہرین کی طرف سے کسی تجویز کردہ طریقہ کا تعلق ہے تو اسی قدر ہی جان لینا کافی ہے کہ عمل کی عبارت کو پڑھ کر جسم ولباس پر پھونک لیں۔ زیادہ احتیاط کی ضرورت ہو تو لکھ کر گلے میں باندھ لیں۔

بقیہ انسان اور شیطان

مجھ سے شادی کا خواہش مند ہے تو بہن واسیو، جا کر عارب کو بتائیں گی کہ انیما اس سے دو شرائط پر شادی کرنے کے لئے تیار ہے، پہلی شرط یہ ہے کہ عارب، یوناف کے ساتھ کشتی کا مقابلہ کرے، اگر عارب نے یوناف کو چت کردیا تو انیما اس سے شادی کرلے گی، اور دوسری شرط یہ ہے کہ شادی ملوتان جاکر ہوگی، اور یوناف کے ساتھ عارب کا مقابلہ بھی اسی شہر میں ہوگا۔"

خواب اور تعبیر

خواب برحق ہے، اس کی تعبیر کا علم عالم الغیب نے خود حضرت یوسف علیہ السلام کو تعلیم فرمایا تھا۔ مطلب یہ کہ اس کی تعبیر کا علم انبیاء کے حصہ میں آیا ہے جناب صدیقہؓ نے عرض کیا کہ مبشرات سے کیا مراد ہے؟ تو حضور علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خواب نیکو کارہ۔

ایک حدیث میں ہے کہ لوح محفوظ پر ایک فرشتہ مامور ہے اس کا نام ملک الرویاء ہے اس کو حکم ہے کہ جو امور فرزند آدم پر وارد ہونے والے ہیں ان کو خواب میں دکھائے۔

خواب میں بعض لوگوں کو ہونے والے واقعات سے آگاہی دی جاتی ہے بعض کو ان کے افعال سے آگاہ کیا جاتا ہے اور اللہ کے بندوں کو نیک کاموں کی بشارت دی جاتی ہے جو لوگ اشراق کی نماز پڑھتے ہیں اور باطہارت سوتے ہیں ان کو بعض امور یا حالات پر آگاہی دی جاتی ہے اور وہ لوگ جن کی روزی حلال ہو، سچ بولنے والے ہوں ان پر بھی رویائے صادقہ نازل ہوتی ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے خواب میں حوا کو دیکھا جب بیدار ہوئے تو حوا کو پہلو میں پایا جناب الٰہی نے فرمایا، اے آدم یہ کون ہے عرض کیا یہ حوا ہے جس کو میں نے عالم خواب میں دیکھا تھا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب آیا جس کی تعبیر میں آپ حضرت اسماعیلؑ کے ذبح پر آمادہ ہوئے، قرآن میں فرعون کا خواب ہے یعنی کافر بادشاہ کا، حضرت یوسفؑ کا خواب ہے جو بچہ کا خواب تھا، حضرت ابراہیمؑ کا خواب ہے یعنی پیغمبر کا خواب، حضرت یوسف علیہ السلام کے زندان خانہ میں غلام کا خواب تھا، حضرت سرور کائنات علیہ ﷺ نے خواب میں دیکھا تھا۔ بعید بن عصم نے سحر کر کے کنویں میں ڈالا ہے، صبح کو آپ نے بیان کیا اور کنویں سے حضورؐ کے موئے مبارک نکالے گئے۔

صبح کا خواب سریع الاثر ہوتا ہے اس کی مدت ظہور چالیس دن سے سات برس تک ہے یہ بھی ضروری ہے کہ خواب صحیح صحیح بیان کرے اس میں آگے پیچھے بھی نہ کرے حدیث میں آیا ہے، جب خواب سے بیدار ہو، تو پھر نہ سوئے نفقہ مطلب ہاتھ سے نہ کھوئے سو جانے سے تاثیر بدل جاتی ہے، بہتری کے عوض برائی پیش آتی ہے اور اگر خواب بد نظر آئے گھبرا کر آنکھ کھل جائے تو زمین پر تھوک دے پھر کروٹ بدلے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اگر چاہے کہ بد خواب کی تاثیر نیکی میں بدل جائے تو پھر اٹھ بیٹھے اور دو رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں قل اعوذ برب الفلق اور دوسری میں قل اعوذ برب الناس پڑھے، تو اس خواب کی تاثیر بدل جائے گی اور مسرت وخوشی شامل حال رہے گی۔

نماز صبح تک توبہ استغفار کرتا رہے اور سورج نکلنے کے بعد صدقہ وخیرات حسب توفیق دے کہ نحوست دور ہو، تعبیر دینے والے کو بھی لازم ہے کہ آغاز سے انجام تک تمام امور ذہن میں رکھے اور غور وفکر سے تعبیر دے ایک کا خواب دوسرے سے نہ کہے شب کو خواب کی تعبیر نہ مانگنی چاہئے بچے اور جاہل سے بھی تعبیر نہ مانگنی چاہئے۔

خواب کی تعبیر میں بھی خواب دیکھنے والے کے منصب اور مرتبہ کے لحاظ سے تعبیر بیان کی جاتی ہے مثلاً بخت نصر نے خواب میں دیکھا تھا کہ آگ شام کی جانب سے مشتعل ہوئی اور مصر تک پہونچی، معبر نے بیان کیا کہ شام سے ایک عظیم لشکر لے کر آئے گا اور تجھ کو مع لشکر خاک میں ملا دے گا، ظاہر ہے اگر یہ عام آدمی خواب دیکھتا تو اس کی تعبیر یہ نہ ہوتی۔

درخت دیکھنا رفعت کی دلیل ہے اس لئے کہ درخت اوپر کی طرف بڑھتا ہے، زین وپالان، آزار، زیب وزینت سے عورت مراد ہوتی ہے، اجناس غلہ، خرما وفواکہات کا تعلق صحت سے ہوتا ہے، شجر ثمور دار، گلدار، عطریات سے شوکت کا گمان کرے، دریا، چشمہ، دیوار ودر، آلات حرب سے مراد بادشاہ حکمرانی لے، شیر وجانور درندہ سے مراد مال حلال، شراب سے مراد راب حالات یا اجداد سے مراد ہوتی ہے۔ مسکرات سے بیماری، لہو ولعب سے رسوائی، غرض یہ کہ ایک امر کو دوسرے کے مطابق کرے اور نتیجہ احسن نکالے، بے سمجھے اور فکر کی بات زبان پر نہ لائے تو ضرور اسرار غیب سے آگاہی ہوگی۔

بعض معبرین قاعدہ حساب سے تعبیر نکالتے ہیں یہ اس وقت کیا جاتا ہے جب خواب کا مضمون صحیح طور پر سمجھ میں نہ آئے تو خواب دیکھنے والے کا نام معہ والدہ دریافت کرے اس میں خواب دیکھنے کی

قمری تاریخ بھی جمع کرے اور گیارہ پر تقسیم کردے اگر ایک باقی رہے تو اچھی تعبیر دے، محبت وغیرہ۔
۲۔ باقی رہیں تو رنج میں مبتلا ہو، زیاں کار کا سامنا ہو مگر نقصان سے بچے۔
۳۔ باقی رہیں تو تین شخصوں سے نفع پہنچنے کے اسباب پیدا ہوں۔
۴۔ باقی رہیں تو فکر کامل حاصل ہو علم تنجیم حاصل ہو۔
۵۔ باقی رہیں تو افسر ہو جائے یا آلات حرب مفت پائے۔
۶۔ باقی رہیں تو چھ دن یا چھ ماہ یا چھ سال میں دولت ملے۔
۷۔ باقی رہیں تو جانوروں سے فائدہ ہو، یعنی غیر جنس سے دولت ملے۔
۸۔ باقی رہیں تو حوادثات وآفات کا حفظ کرے ہر امر میں احتیاط رکھے۔
۹۔ باقی رہیں تو ثواب عظیم پائے، پرہیزگار مشہور ہو، صفر باقی رہے تو بزرگی وسرداری پائے۔
ایک اور طریقہ بھی ہے جو تعبیر بالحرف کہلاتا ہے خواب دیکھنے والا کیفیت بیان کرے تو معبر گوش دل سے سنے پہلے جو حرف اس کی زبان سے نکلا اسے یاد رکھے اور اس سے تعبیر خواب بیان کرے۔
الف سے امن واسلام، اسپ یا اشتر ہے۔
ب سے بقاو بشارت یا بلاہائے بد
ت سے تہنیت وتہدید، تبدیلی سمجھے
ث سے جمال وجلال
ح سے حیاء، حیات
خ سے خیر وخوبی شامل ہو۔
د سے دولت ونعمت پائے، دنیا سے بے خبر ہو
ذ سے ذکر خیر سے شادر ہے۔
ر سے تمام وقت راست رہے۔
ز سے زہد وزیادتی، زیان، زوال خواب کے مطابق بیان کرے۔
س سے زیادتی سن وسال یا سہو۔
ش سے شکر، شادی، شہادت یا شرک وشر۔
ص سے صابت یا صعوبت۔
ض سے ضوضیاء، ضعف۔
ط سے طہور، طرب۔
ظ سے ظرافت، ظلم، ظلمت۔
ع سے علم عرفان حاصل ہو۔
غ سے غصہ وغم
ف سے فقیہ، فہم یا فتنہ وفساد سے رنج پائے۔
ق سے قوت وقدرت یا قہر وقلت
ک سے کمال وکفالت
ل سے لطف ولطافت
م سے محبت، مشقت ومصیبت
ن سے نعمت ونصرت یا نسیان وندامت ہو۔
و سے وقار پائے۔
ہ سے ہدیہ وہدایت ہو یا ہول وہلاکت ہو۔
ی سے یمن ویسار۔
غرض یہ کہ خواب کی نوعیت سے اچھی یا نحس تعبیر دے کتب میں ہے کہ تعبیر میں خواب فعلی کا لحاظ ضرور رکھے ایک دن ایک شخص حضرت یوسف علیہ السلام سے عرض پیرا ہوا کہ میں نے خواب میں ستر دینار پائے آپ نے فرمایا ستر ہزار پائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا، کچھ عرصہ بعد پھر اس نے خواب میں یہی دیکھا مسرور وشاد حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا تو تہمت میں گرفتار ہوگا اور ستر درہ سزا ملے گی۔ وہ نہایت آشفتہ ہوا اور کہا پہلے آپ نے اس خواب کی تعبیر میں یہ کہا تھا اور اب تعبیر نحس دی ہے، آپ نے فرمایا اس وقت موسم بہار تھا، شجر ونباتات پھل اور پھول سے آراستہ تھے اب موسم خزاں ہے۔
قمری تاریخوں کے متعلق بھی لکھا ہوا ہے اور یہ نظریہ بھی درست ہے۔
۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۶، ۲۷، ۳۰ تاریخوں کے خواب سچے ہوتے ہیں
۴، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۷، تاریخوں کے خواب کا اثر کبھی جلدی ظاہر ہوتا ہے کبھی دیر سے
۱، ۳، ۱۴، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۸، ۲۹، تاریخوں کے خواب سچے نہیں ہوتے۔
۲، ۲۳، ۲۴ تاریخوں کے خواب بد ہوتے ہیں۔
۱۳، تاریخ کا خواب نیک ہوتا ہے، خوشی حاصل ہوتی ہے۔

☆　☆　☆

قسط ۲۶

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمن کشمیری

خواص ھرڑ

مختلف نام

اردو	ہرڑ
عربی	اہلیلج اسود
فارسی	ہلیلہ
پنجابی	ہڑیر
انگریزی	CHEBULIE MYROBALAN
نباتی نام	TERMINALIA CHEBULA RATY

ماہیت

ہلیلہ یعنی ہرڑ ایک بڑے جنگلی درخت کا پھل ہے۔ اس کا درخت آسام بنگال، مدراس اور بمبئی میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

ہلیلہ سیاہ

یہ ہرڑ چھوٹے سائز کی بادام کے حجم کے برابر ہوتی ہے۔ اس میں پوست و تخم (گٹھلی) علیحدہ نہیں ہوتے۔
خام ہونے کی حالت میں ہی یہ درخت سے گر جاتے ہیں بعد میں خشک ہوکر سیاہ یا سبزی مائل سیاہ رنگت اختیار کرلیتی ہے۔ چھوٹی ہرڑ (ہڑیر) اس کو کہتے ہیں۔

ہلیلہ زرد

نیم پختہ، متوسط، زرد رنگ کی ہرڑ ہلیلہ زرد کہلاتی ہے۔ جس میں گٹھلی بڑی ہوتی ہے۔

ہلیلہ کابلی

کامل طور پر پختہ ہرڑ "ہلیلہ کابلی" کہلاتی ہے۔ رنگ زرد ہوتا ہے۔ حجم میں کافی بڑی ہوتی ہے۔

مزاج:۔ سرد و خشک۔

افعال و خواص:۔ مقوی دماغ، معدہ وامعاء ہونے کی وجہ سے ہرڑ حافظ کی کمزوری کو دور کرنے، بینائی کو تیز کرنے اور دماغی کمزوری سے ہونے والے درد سر میں نیز بالوں کی سیاہی قائم رکھنے، معدہ اور آنتوں کی تقویت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ تنہا اس کا سفوف (۳ تا ۵ گرام) ہمراہ کئی دن تک استعمال کرتے رہنے سے بال وقت سے پہلے سفید ہونے سے بچ جاتے ہیں۔

۳ تا ۵ گرام ہرڑ کا سفوف بناکر اس میں قدرے نمک کا اضافہ کریں۔ اس کو استعمال کرنے سے بصارت دماغ، معدہ اور امعاء کے لئے طاقت کا باعث ہے۔

● ہلیلہ زرد کو پانی میں گھس کر سلائی سے آنکھ میں لگانے پر بصارت کی تیزی کے علاوہ آنکھوں میں ٹھنڈک پڑتی ہے۔ نیز دمعہ، آنکھوں کی سرخی اور جلن بھی دور ہوجاتی ہے۔

بینائی کے تیز کرنے میں ہلیلہ، بلیلہ اور آملہ (ترپھلہ) کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہے۔ تنہا بھی یہ استعمال کئے جاتے ہیں لیکن تینوں ایک ساتھ استعمال کرنے سے اثرات میں کافی اضافہ ہوتا ہے۔ ان تینوں کا سفوف بنا کر استعمال کرنا بہتر ہے۔

جدید تحقیقات:۔ ہرڑ میں کیمیائی تجزیہ سے حسب ذیل اجزاء دریافت ہوئے ہیں۔
۱۔ ٹے نین تقریباً ۳۴ فیصد
۲۔ ایلسکلائڈ ایک فعال جوہر، فائروبیلے نین (ہلیلیس)
۳۔ رال
۴۔ چے بولونک ایسڈ
۵۔ روغن

چونکہ اس میں ٹینین پایا جاتا ہے اس لئے اس کو مقامی طور پر بواسیر کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں یہ مفید بھی پایا گیا ہے۔ اس کا ایک مرہم بنایا جاتا ہے جس کی ترکیب یہ ہے کہ موم کو روغن گل میں پگھلائیں اور اس میں ہلیلہ کا سفوف دوگنی مقدار میں اچھی طرح ملالیں اور استعمال کریں۔

مشہور مرکبات

۱۔ اطریفل کشنیزی
۲۔ اطریفل زمانی
۳۔ اطریفل کنبیل اور تمام اطریفلات
۴۔ سفوف ہلیلہ

ہرڑ بظاہر ایک معمولی پھل ہے مگر حیرت انگیز پھل ہے جو متعدد عوارض کا شافی علاج ہے۔ طب میں ہرڑ کی چار اقسام معروف ہیں۔
۱۔ سیاہ ہرڑ یعنی کالی ہڑیر
۲۔ پیلی ہڑیر
۳۔ کابلی ہڑیر
۴۔ چینی ہرڑ چینی ہڑیر

کالی ہرڑ سب سے چھوٹی ہوتی ہے۔
اس سے بڑی پیلی ہرڑ اور اس سے بڑی کابلی ہرڑ۔
چینی ہرڑ لمبی اور پتلی ہرڑ کو کہتے ہیں اور اس کا ذکر صرف شیخ الرئیس بوعلی سینا نے کیا ہے۔ بعد کی کتابوں میں اس کا تذکرہ شیخ الرئیس کے حوالہ سے ہوتا رہا ہے۔ شارح مفردات قانون نے اس قسم کی موجودگی سے ہی لاعلمی ظاہر کی ہے۔
بازار میں ہرڑ کی چار اقسام دستیاب ہیں جو یہ ہیں۔

۱۔ **جواہرڑ:۔** یہ سب سے چھوٹی ہرڑ ہے۔
۲۔ **کالی ھرڑ:۔** یہ جواہرڑ سے بڑی ہوتی ہے۔
۳۔ **پیلی ھرڑ:۔** یہ کالی ہرڑ سے بھی بڑی ہوتی ہے۔
۴۔ **کابلی ھرڑ:۔** یہ سب سے بڑی ہرڑ ہے۔ اسمیں سرخی نمایاں ہوتی ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ چاروں الگ الگ درختوں کے پھل ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب ایک ہی درخت کے پھل ہیں۔ جن کو مختلف زمانوں میں توڑا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔
۱۔ جونہی شگوفہ میں ہرڑ ظاہر ہوتی ہے اسے توڑ لیتے ہیں۔ اسے زہرہ ہرڑ کہتے ہیں اور اگر بڑی ہوجائے تو اسے جواہرڑ کہتے ہیں۔
۲۔ جب زردی مائل ہوجائے مگر زیادہ موٹی نہ ہو تو اس کو چینی ہرڑ کہتے ہیں۔
۳۔ جب جواہرڑ ہرڑ بڑی ہوجائے مگر اس میں گٹھلی نہ ہو تو اس کو کالی ہرڑ کہتے ہیں۔
۴۔ جب پیلی پڑ کر پک جائے تو اسے بڑی ہرڑ یا پیلی ہرڑ کہتے ہیں۔

کتاب المجربات میں ہرڑ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس کا باقاعدہ استعمال تبخیر معدہ اور نظر کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

کرشمات ھرڑ

ہرڑ ایک محافظ صحت اور سدا جوانی برقرار رکھنے والی دوائی کی حیثیت سے صدیوں سے مشہور چلی آتی ہے۔
یونانی طبیبوں نے اپنی تحقیق میں ہرڑ کو ایک شافی دوا کا درجہ دیا ہے جس کے استعمال سے معدہ اور آنتیں کمزور نہیں ہوتیں۔
ہرڑ میں بے ضرر قبض دور کرنے والے اجزاء کے ساتھ چالیس فیصد اعضائے ہضم کو طاقت دینے والے اجزاء شامل ہیں۔
بعض محققین نے ہرڑ کو ایک بے مثل دماغی طاقت دینے والی، آنکھوں کی نظر کو تیز کرنے والی اور بالوں کی سیاہی دیر تک قائم رکھنے والی دوائی تسلیم کرلیا ہے۔
نامور وید کوی راج ہرنام داس جی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے

پچاس سالہ علاج معالجہ کے دوران ہرڑ کو بے ضرر قدرتی زہریلے فضلات خارج کرکے بدن کو ہلکا پھلکا اور مضبوط بنانے والی دوائی پایا ہے۔ اس کے مقابلے میں ایسی کوئی دوائی نہیں۔ ہرڑ کے استعمال سے یقینی طور پر درج ذیل بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

پیٹ کی ہوا دور، معدہ مضبوط، چھبیس فٹ لمبی آنتوں کی حرکت دور یہ برقرار، نزلہ وزکام اور سر کا بوجھل ہونا کافور قدرتی بھوک، آنکھوں کی نظر تیز اور بالوں کی سیاہی سدا قائم۔

وید کوی راج ہرنام داس جی بطور خدمت خلق ہرڑ کا ایک نسخہ عنایت کرتے ہیں۔ اس کے استعمال سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

نسخہ:۔ ہرڑ کے ایک سے لے کر پانچ عدد دانے سوتے وقت آدھ پیالی نرم گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر ہلیلہ سیاہ کے دانے جو نرم ہو گئے ہیں ویسے ہی چبا کر کھا لیا کریں۔ اور بعد میں وہی پانی جو رات کو ڈالا تھا پی لیں۔ پیٹ پھولا ہوا اور منہ میں پانی بھر بھر آنا اور کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ اور درد محسوس ہوتا ہو تو اس کے ساتھ کھانے والا نمک ذائقہ کے مطابق ملا سکتے ہیں۔ اگر قبض کے ساتھ سر اور کنپٹیوں میں بوجھ ہو۔ نیند میں کمی ہو۔ اور سر کے بال سفید ہو رہے ہوں تو ہلیلہ (ہرڑ) کے ساتھ ایک دو چائے چمچ شہد یا کھانڈ ملالیں۔ چند دنوں میں جملہ عوارض جاتے نظر نہ آئیں گے۔

جن کو خونی یا ریحی بواسیر کی شکایت ہو۔ اور وید باب الکبد کا فعل درست نہ ہو۔ کھانے کے بعد بدہضمی کے کھٹے ڈکار آتے ہوں۔ خون کے سرخ جسیمے (RED CORPUSCIES) ناکارہ ہو گئے ہوں تو درج ذیل نسخہ استعمال کریں۔

تینوں قسم کی ہلیلہ، آملہ، بلیلہ کا چھلکا، پھول گاؤزبان، پھول گلاب ایک ایک تولہ۔ دھنیا کے چاول آٹھ تولہ۔ چینی آدھ سیر۔ عرق گلاب آدھ پاؤ۔ عرق بیدمشک آدھ پاؤ۔

ترکیب تیاری واستعمال:۔ سب ادویہ باریک پیس کر عرق گلاب وعرق گاؤزبان اور چینی کے قوام میں معجون بنائیں۔

خوراک:۔ خوراک چائے کے ایک چمچے سے پانچ چمچے تک عرق گلاب کے ساتھ مخزن آیوروید میں ہرڑ کے بارے میں یہ لکھا ہے۔

ہرڑ جسے ہلیلہ اور ہڑیر بھی کہتے ہیں۔ ایک کڑوا پھل ہے لیکن فوائد کے لحاظ سے بے حد میٹھا ہے۔ بڑے اونچے اونچے درختوں پر لگنے والے اس ڈیڑھ انچ لمبے پھل کا مزاج گرم خشک ہے۔

• یہ خون کو صاف کرنے کے لئے بے حد اکسیر ہے۔ پیٹ کے درد، گیس اور معدے کو تقویت دینے میں مفید ہے۔

• دمہ و کھانسی کو رفع کرتا ہے۔ آنکھوں کی بینائی اور دماغی قوت کو بڑھاتا ہے۔ اس کا مربہ دماغ کے لئے بے حد مفید ہے۔ اور قبض کو دور کرتا ہے۔

• ہرڑ کی گٹھلیاں نکال کر باقی ماندہ حصے کو پیس لیں۔ یہ ایک عمدہ چورن ہوگا جو قوت ہاضمہ کے لئے مفید ہوتا ہے۔

• یہی چورن ۳-۴ ماشے کی مقدار میں کھالیں تو ایک اچھی قبض کشا دوا ہوگی اور دانتوں کے لئے یہی سفوف ایک عمدہ منجن ہے۔

• اگر اس سفوف میں چینی یا مصری ملا کر کھائی جائے اور دودھ پیا جائے تو صفراوی امراض میں خصوصیت سے مفید ہے۔

• سوداوی امراض میں ایک سفوف میں ہم وزن شہد ملا کر کھائیں۔

• ہڑیر کے چھلکے کسی مٹی کے پیالے میں پانی میں بھگو دیں اور صبح انہیں مل کر پانی نتھار لیں۔ اس پانی سے بال دھوئے جائیں تو وہ لمبے، سیاہ اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔

• یہ پانی معدے کی تقویت کے لئے بھی مصری یا چینی ملا کر پیا جا سکتا ہے۔ دستوں اور سنگرہنی میں ہڑیر ابال کر کھانا اکسیر ہے۔

• ہرڑ تندرستی قائم کرنے اور جوان بنانے والے ترپھلہ کا اہم جزو ہے۔ آملہ، ہلیلہ اور بلیلہ تینوں کے چھلکے برابر وزن اکٹھے کر کے تین پھل یعنی ترپھلہ کا نام صدیوں سے دنیا بھر میں مشہور ہے

• کاشف رموز کیمیا میں لکھا ہے کہ ہرڑ، بہیڑہ، آملہ تینوں کو سنسکرت میں ترپھلہ اور فارسی میں اطریفل کہتے ہیں جو لفظ ترپھلا کا بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ترپھلہ کثرت سے مختلف ادویات میں استعمال ہوتا ہے۔

• ہرڑ، بہیڑہ اور آملہ کے چھلکوں کا یکساں وزن لیکر مرکبات میں برتا جاتا ہے۔ بعض ۱۔۲۔۴ کی نسبت سے لیتے ہیں۔ مگر برابر وزن عام طور پر رائج ہے۔

ہرڑ سے مختلف امراض کا علاج

قبض:۔ سفوف بڑی ہرڑ ۳ ماشہ۔ کالا نمک ۴ رتی۔ سوتے

وقت یا صبح گرم پانی کے ہمراہ کھلائیں۔

خرابی ہاضمہ

سفوف ہرڑ ۳ رتی۔ آملہ ۳ رتی۔ نمک لاہوری ۲ رتی۔
ایسی ایک خوراک صبح ایک خوراک شام کو لینے سے ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے۔

بواسیر خونی

بڑی ہرڑ ایک چھٹانک کو موٹا کوٹ کر پانی ۱۲ چھٹانک میں دس منٹ تک ابال کر چھان لیں۔ اس پانی میں ایک ماشہ افیم گھول دیں۔ اب اس میں صاف کپڑا بھگو کر تکلیف دینے والے یا خون بہانے والے مسوں پر رکھیں۔ خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کے لئے مفید ہے۔

کھانسی اور دمہ

سفوف ہرڑ گٹھلی دور کرکے ۲ ماشہ۔ سفوف بہڑہ گٹھلی دور کرکے ۲ ماشہ۔ پیپلی کا سفوف ۲ رتی۔
شہد کے ساتھ دن میں ایسی تین خوراک چٹائیں۔ کھانسی اور دمہ کے لئے اکسیر ہے۔
صرف ہرڑ کے ٹکڑے کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے بھی کھانسی کو آرام آتا ہے۔

آشوب چشم

ایک چھٹانک ترپھلہ ایک سیر پانی میں ابال کر ایک پاؤ پانی بچائیں اور کپڑے میں سے چھان لیں پھر اس میں پھٹکری ۲ تولہ اور گلاب کا عرق ایک پاؤ خوب ملا دیں۔
آنکھ دکھنے پر یا آنکھ کی لالی پر ایک دو بوندیں ڈالیں۔

جوشاندہ

ہرڑ، بہڑہ، آملہ ہر ایک ۲ تولہ۔
ان تینوں کو کوٹ کر سیر بھر پانی میں جوش دیں۔ جب ایک پاؤ رہ جائے تب مل کر چھان لیں اور اس میں ایک تولہ کتھہ سفید حل کرکے نتھار لیں۔
فوائد:۔ منہ کے آبلوں یا چھالوں میں اس پانی سے غرارہ کرانے سے بہت جلد تسکین ہو جاتی ہے۔

سوزاک

مذکورہ بالا پانی سوزاک اور پیشاب کی نالی کے زخم میں بذریعہ چھوٹی کانچ کی پچکاری دن میں دو تین دفعہ کرائیں۔ اس سے سوزاک دور ہو جاتا ہے۔

لیکوریا

مستورات کی فرج سے جو سفید گاڑھے رنگ کی رطوبت بہتی ہے اور جوان عورت کو بھی کچھ دنوں میں بوڑھا کر دیتی ہے مذکورہ بالا پانی سے بند ہو جاتی ہے۔
اس کے دفعیہ کے لئے پچکاری میں یہ پانی بھر کر دن میں دو دفعہ دو تین ہفتہ تک ڈوش کرائیں۔

آتشک

مذکورہ بالا پانی سے آتشک یا گندے زخموں کو دھوئیں۔ اس سے وہ جلد مندمل ہو جائے گی۔

ککرے

مذکورہ بالا پانی ککرے اور لالی چشم کے لئے دن میں دو تین دفعہ دو چار بوند آنکھ میں ٹپکا لیں۔

جریان

جب گرمی کی وجہ سے دھات آتی ہو مذکورہ بالا پانی نصف چھٹانک دن میں دو دفعہ قدرے شہد ملا کر پئیں۔

پیشاب کی جلن

سبز آملہ کا رس، سبز ہرڑ کا رس ہر ایک ۵ تولہ۔ شہد خالص ۲ تولہ۔
تینوں کو ملا کر چند مرتبہ استعمال کریں۔ پیشاب خوب کھل کر آتا ہے۔ پیشاب کی جلن رفع ہو جاتی ہے۔ نیز قبض بھی رفع ہو جاتا ہے۔

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	الف	۱۴/فروری
۲	د	۸۲
۳	ب	سنگاپور
۴	الف	۳۸
۵	د	ن
۶	ج	۱۶/ماہ
۷	ج	۱۹۹۷ء
۸	د	۲۴/اکتوبر
۹	ب	جگرمرادآبادی
۱۰	ب	پاکی

صحیح حل ایک بھی موصول نہیں ہوا۔
ایک غلطی والے ۴ حل موصول ہوئے۔ ان کو سندِ خصوصیت انشاء اللہ عنقریب روانہ کردی جائے گی۔

ان خوش نصیبوں کے نام و پتے یہ ہیں

(۱) انصاری افتخار الدین۔ سن آف حاجی محمد یونس۔ پتہ: ۶۲۴ کرانتی سائزنگ دھوبی تالاب غوری پاڑہ۔ بھیونڈی۔ ضلع تھانہ ۴۲۱۳۰۲۔ سوال نمبر ۲ کا جواب غلط تھا۔

(۲) انصاری عیزہ تنوین دختر آف انصاری افتخار الدین ۶۲۴ کرانتی سائزنگ دھوبی تالاب غوری پاڑہ بھیونڈی ضلع تھانہ ۴۲۱۳۰۲۔ سوال (۲) کا جواب غلط تھا۔

(۳) نقیب اشرف صدیقی۔ سن آف شیخ رفیع اللہ معرفت بابو حاجی مکان نمبر ۸/۱۴/۱۵۹ ۸،۱۔F سرائے نندن کھوجواں وارانسی۔ ۲۲۱۰۰۱۔ سوال نمبر ۵ کا جواب غلط تھا۔

(۴) محمد اجمل مفتاحی، سن آف حافظ عزیز الرحمٰن ملک طاہر پورہ۔ مئو ناتھ بھنجن ضلع مئو۔ ۲۷۵۱۰۱۔ سوال (۳) کا جواب غلط تھا۔

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ نمبر ۱۰

	سوالات	متوقع جوابات الف	ب	ج	د
۱	سب سے پہلے اللہ اکبر کس پیغمبر نے کہا۔؟	حضرت آدمؑ نے	حضرت نوحؑ نے	حضرت ابراہیمؑ نے	حضرت موسیٰؑ نے
۲	کونسا فرشتہ لوگوں کو قیامت کے دن میدانِ حشر کی طرف بلائے گا۔	جبرائیلؑ	میکائیلؑ	عزرائیلؑ	اسرافیلؑ
۳	بجلی براہِ راست یا بالواسطہ کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔؟	پانی سے	آگ سے	سورج سے	چاند سے
۴	کس پیڑ کی جڑیں زمین کے اوپر ہوتی ہیں۔؟	برگد	پیپل	نیم	کیکر
۵	انسانی جسم میں خون صاف کرنے کا کام کونسا عضو کرتا ہے۔؟	دل	گردہ	جگر	پھیپھڑہ
۶	چنگیز خاں کی عمر بوقت انتقال کتنی تھی۔؟	۴۸ سال	۵۰ سال	۵۵ سال	۶۰ سال
۷	خطیب الانبیاء کس پیغمبر کا لقب ہے۔؟	حضرت موسیٰؑ کا	حضرت ابراہیمؑ کا	حضرت اسماعیلؑ کا	حضرت شعیبؑ کا
۸	"سورۃ الامثال" کس آسمانی کتاب کی سورۃ کا نام ہے۔؟	قرآن کی	انجیل کی	توریت کی	زبور کی
۹	یہ شعر کس شاعر کا ہے۔ رنجش ہی سہی دل ہی دکھانے کیلئے آ۔ آ پھر تو مجھے چھوڑ کے جانے کیلئے آ۔	شکیل بدایونی	جگر مرادآبادی	احمد فراز	قتیل شفائی
۱۰	نبیوں کی شریک حیات کی پہلی قسط طلسماتی دنیا کے کس شمارے میں چھپی تھی۔؟	جنوری ۹۴ء	جنوری ۹۵ء	جنوری ۹۶ء	جنوری ۹۷ء

نوٹ: جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھ دیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگادیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۲۸ فروری تک مل جانے چاہئیں۔ اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھ دیں۔ ٹوکن

صفحہ ۹۷ پر موجود ہے

خط و کتابت کا پتہ:۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یوپی)، پن کوڈ ۲۴۷۵۵۴

لہریں اور نجوم

سورج پر شدید دھماکوں کے دوران اس میں سے معمول کے مطابق شعاعوں کے علاوہ بیشمار تعدد (فریکوئنسی) اور بیشمار طول و عرض کی برقی مقناطیسی لہریں نکلتی ہیں جو پورے نظام شمسی پر اثرانداز ہوتی ہیں۔

کرہ ارض یا ہماری زمین اس نظام شمسی کا ایک چھوٹا بہت ہی چھوٹا سیارہ ہے۔ اس پر زندگی کا انحصار سورج یا شمس کی شعاعوں پر ہے اور شمس سے عام حالات میں بھی خارج ہونے والی برقی مقناطیسی لہریں مختلف زاویوں سے کرہ ارض پر اثرانداز ہوتی رہی ہیں اور ابد تک ہوتی رہیں گی۔ یہ بات تو صرف شمس کے بارے میں تھی مگر تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے پورے نظام شمسی کے سیاروں سے کرہ ارض پر محصلہ (حاصل ہونے والی) برقی مقناطیسی لہریں کرہ ارض اور اس کی تمام مخلوق' نباتات' جمادات' حیوانات وغیرہ پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ یہ برقی مقناطیسی لہریں ایک باقاعدہ اور مربوط نظام کے تحت عمل پیرا ہوتی ہیں۔ ان کا ازل سے ایک نظام اوقات مقرر ہے اور اس میں نہ آج تک تبدیلی ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ سورج مشرق سے نکل کر مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ اگر کراچی میں یکم اگست کو صبح پانچ بج کر انسٹھ منٹ پر طلوع ہوا ہے تو ہمیشہ سے اسی وقت طلوع ہوتا رہا ہے۔ اس میں تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ یہی بات نظام شمسی کے ہر سیارے کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ ہر سیارہ ایک مقررہ رفتار سے گردش کر رہا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا۔ اس میں تبدیلی صرف قیامت کے روز ہو گی۔ جب ہمارا نظام شمسی ہی نہیں کائنات کے تمام نظام درہم برہم ہو جائیں گے۔ سیاروں اور ستاروں کے اس نظام کے مطالعے اور مشاہدے کو علم نجوم کہتے ہیں۔

علم نجوم کی چار شاخیں ہیں۔ پہلی شاخ میں ستاروں اور سیاروں کی ساخت' ان کی ہیت اور ان کی جسامت سے متعلق بحث ہوتی ہے۔ دوسری شاخ میں سیاروں کی رفتار اور بروج میں قیام' ان کی الٹی اور سیدھی چال سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ ان دونوں شاخوں یا حصوں کو ملا کر علم ہیت یا آسٹرونومی کا نام دیا گیا ہے۔ تیسری شاخ میں ان سیاروں سے نکلتی ہوئی برقی مقناطیسی لہروں اور ان کے کرہ ارض پر اثرات ان کی آپس کی نظرات یعنی ایک دوسرے سے کس زاویہ پر ہیں اور ان زاویوں سے جو مخلوط اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان پر بحث شامل ہے۔ چوتھی شاخ میں ان لہروں کے اچھے اثرات سے فائدہ اٹھانے اور برے اثرات سے محفوظ رہنے کے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ یہ تو تھے علم نجوم کے وہ موضوعات جن پر یہ علم محیط ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر ہر پیش گوئی کرنے والے نجومی اور ہر وہ علم جو آنے والے واقعات کے بارے میں بتا سکے۔ علوم نجوم سمجھا جاتا ہے جس میں دست شناسی' کرسٹل گیزنگ' علم رمل' علم کیرل وغیرہ شامل ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ علم نجوم صرف افلاک پر پھیلے ہوئے ستاروں اور سیاروں سے محصلہ برقی مقناطیسی لہروں کا علم ہے جو انتہائی سائنٹفک اور علم ریاضی پر مبنی ہے۔ یہ ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی پر مبنی نہیں ہے۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت پر مبنی ہے اور اسے ہم سائنسی علوم میں شامل کر سکتے ہیں۔ برقی مقناطیسی لہروں پر تحقیق کا سلسلہ جاری ہے اور ایک وقت آئے گا جب یہ یقیناً سائنسی علوم میں سرفہرست ہو گا۔ مادے پر برقی مقناطیسی لہروں پر اثر اور مادے سے نکلتی ہوئی برقی مقناطیسی لہروں پر تحقیق اور تجربات جو آج کل تمام ترقی یافتہ ممالک میں ہو رہی ہیں اس حقیقت کو ثابت کر دیں گے۔

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور تمام احکام خداوندی پر ہمارا ایمان ہے۔ ان میں انحراف اور انکار کفر سمجھتے ہیں۔ ہمارے بہت سے احباب ایک غلط فہمی کی وجہ سے اس علم کو ناجائز سمجھتے ہیں جو سورۃ المائدہ کی اس آیت کے سبب پیدا ہوئی جس میں ازلام (ایک طرح کے پانسے جیسے کہ رمل میں استعمال ہوتے ہیں) پھینک کر قسمت کا فیصلہ کرنے کی ممانعت ہے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پانسہ پھینک کر یا کسی ایسے طریقے سے جس کا کوئی منطقی یا سائنسی جواز نہ ہو قسمت کا حال جاننا یقیناً غیر اسلامی اور حرام ہے۔ علم نجوم تو ستاروں اور سیاروں سے آتی ہوئی برقی مقناطیسی لہروں کے انسان پر اثرات اور ان کے ردعمل سے بحث کرتا ہے۔ اس ردعمل کی صورت میں انسان سے جو حرکات و سکنات سرزد

ہوتی ہیں اور ان سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان پر بحث کرتا ہے۔ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ مقام پیدائش اور وقت پیدائش
اعتبار سے اس کی ایک شخصیت ہوتی ہے۔ ہر شخصیت پر ہر عمل کا رد عمل مختلف ہوتا ہے۔ معمولی سی مثال لے لیجئے۔ موٹے آدمی کو
زیادہ لگتی ہے۔ دبلے پتلے آدمی کو سردی زیادہ لگتی ہے۔ قطب شمالی پر پیدا ہونے والا انسان منطقہ حارہ میں آکر سردی کے موسم میں بھی
محسوس کرے گا اور منطقہ حارہ (خط استوا کے اطراف کا علاقہ) کا انسان شمالی علاقوں کی گرمی کے موسم میں بھی سردی سے سکڑ جائے گا
قرآن کریم جو ابد تک کے لئے اٹل ہے اور جس کا ہر لفظ گنجینہ معانی ہے فرماتا ہے۔

(سورۃ یونس آیت 5-6) ترجمہ : وہی ہے جس نے سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند کو چمکتا اور اس کے لئے منزلیں ٹھہرائیں
برسوں کی گنتی اور حساب جانو' اللہ نے اسے نہ بنایا مگر حق' نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لئے بے شک رات اور دن کا بدلنا
اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے۔ ان میں نشانیاں ہیں۔ ڈرنے والوں کے لئے۔ (سورۃ النحل آیت 12 میں فرماتا
ترجمہ : اور اس نے تمہارے لئے مسخر کئے رات اور دن' سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم سے بندھے ہیں۔ بے شک اس آیت
نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ (سورۃ الجاثیہ آیت 13 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ترجمہ : اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں
سب کو اپنے (حکم) سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

ذرا ان آیات قرآنی پر غور فرمائیں۔ افلاک کے ستارے اور سیارے ہمارے لئے مسخر کئے گئے ہیں۔ زمین کی تمام چیزیں
ہمارے لئے تسخیر کر دی گئی ہیں۔ ان سے تو ہم فیض یاب ہوتے ہیں۔ افلاک کی مخلوق سے کیوں نہ فیض یاب ہوں۔ زمین کی مخلوق' نباتات
جمادات' اور حیوانات سے ہم خدا جانے کس کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں۔ افلاک کی مخلوق جو ہمارے لئے مسخر کی گئی ہے اس سے فائدہ کیوں
اٹھایا جائے؟ ظاہر ہے کہ ستارے اور سیارے ہماری رہنمائی کے لئے پیدا کئے گئے اور ان میں نشانیاں بھی ہیں مگر علم والوں کے لئے تو
نشانیوں کو کیوں نظرانداز کر دیا جائے؟ اگر قرآن کا مقصد صرف صحرا میں راستے کی تلاش ہوتا تو علم والوں کے لئے نہ کہا جاتا۔ اس لئے کہ
و صحرا میں ستاروں کے ذریعے تو عام لوگ شمال و جنوب' مشرق و مغرب کا تعین کر لیتے ہیں اور کسی زمانے میں تو سمتوں کا تعین صرف سیاروں
کے ذریعے ہوتا تھا مگر ستاروں اور سیاروں کی نشانیاں علم والوں کے لئے ہیں۔ ہر فرد و بشر کے لئے نہیں۔ میں قرآن کا عالم ہونے کا دعویٰ نہیں
کرتا مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ ہمارے بہت بڑے علماء نے علم نجوم کو حرام قرار نہیں دیا۔ زیادہ تو مجھے نہیں معلوم مگر حضرت امام شافعی
حضرت مجدد الف ثانی سرہندی کے مرید خاص اور مقرب عبدالرحیم خان خاناں کا حوالہ ضرور دے سکتا ہوں جو اپنے زمانے میں علم نجوم کے
زبردست عالم تھے۔ امام شافعی کا ایک واقعہ آئمہ اربعہ میں بڑی تفصیل سے درج ہے جس میں انہوں نے علم نجوم کے ذریعے ایک پیش گوئی
اور وہ پوری ہو گئی۔ حضرت خان خاناں کی کتاب کھیت کوتک جو سیاروں کی نظرات اور ان کے اثرات پر دوہوں کی شکل میں لکھی گئی ہے
بھی ہندو' مسلمان سب نجومیوں کے لئے سند ہے۔ فارسی اور ہندی کے حسین امتزاج میں جسے ابتدائی اردو کی مثال کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے
نجوم کے ایسے مضمرات پر روشنی ڈالی ہے کہ ہندو پنڈت جن کا دین دھرم نجوم پر ہے۔ ایک مسلمان کے یہ دوہے نہ صرف پڑھتے ہیں بلکہ
کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اگر خان خاناں کے پیر و مرشد حضرت مجدد الف ثانی اس علم کو حرام سمجھتے تو اپنے مرید کو اس علم کے حاصل کرنے
اور اس کے متعلق کہنے سے ضرور منع فرماتے مگر ایسا نہیں ہوا جو مرید یعنی خان خاناں اپنے پیر کی منشا سے اکبر اعظم سے بغاوت کر سکتا تھا۔ کیا
ایک معمولی علم سے توبہ نہیں کر سکتا تھا اور دور حاضرہ میں اہل سنت کے امام حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی نے تو علم نجوم پر ایک بیاض
تصنیف چھوڑی ہے۔ اگر یہ علم حرام یا ناجائز ہوتا تو حضرت فاضل بریلوی اس کی طرف متوجہ بھی نہ ہوتے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے۔ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے
قلم پیدا کیا اور اسے حکم دیا لکھ۔ قلم نے کہا کیا لکھوں؟ خدا نے حکم دیا' تقدیر لکھ' پس قلم نے لکھا جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ابد تک ہو
(ترمذی) دوسری حدیث طیبہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ نے آسمان و زمین کے پیدا کرنے

سے پچاس ہزار سال پہلے تمام مخلوق کی تقدیر لکھی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔ (مسلم) تیسری حدیث شریف ہے۔ حضرت ابن خزامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول خداؐ سے پوچھا کہ یہ جھاڑ پھونک اور دوا دارو جو ہم کرتے ہیں اور جنگ میں زرہ اور ڈھال وغیرہ استعمال کرتے ہیں تو کیا یہ چیزیں خدا کی تقدیر (خدا کی لکھی ہوئی تقدیر) کو بدل دیتی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ چیزیں بھی تقدیر میں شامل ہیں (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اس سے پہلے کہ ہم علم نجوم کے بارے میں کوئی بحث کریں۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ تقدیر کیا ہے؟ لفظ تقدیر قدر سے مشتق ہے۔ قدر کے معنی ہیں اندازہ کرنا۔ معین کرنا، کسی چیز کو تیار کرنا۔ متکلمین کے نزدیک اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے ان کی تحدید کرنا یعنی حدود عمل قائم کرنا دینوی طور پر آپ یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ریڈیو ریسیور بنایا گیا اسے اس طرح ڈیزائن کیا گیا کہ اس میں 450 کلو سائیکل سے 1600 کلو سائیکل تک کی لہریں وصول ہو سکیں تو ریڈیو صرف ان ہی لہروں کو وصول کرے گا جو 450 اور 1600 کلو سائیکل کے درمیان ہوں گی۔ ٹیلی ویژن کی لہریں کیونکہ اس سے زیادہ تعداد کی ہوتی ہیں اس لئے ریڈیو میں وصول نہیں ہو سکتیں۔ یہ ریڈیو کی تقدیر ہے یعنی اس کی حدود قائم ہیں۔ دوسری مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ہوائی جہاز بنایا گیا اور اس کی رفتار متعین کی گئی وہ اس رفتار سے زیادہ تیز پرواز نہیں کر سکتا۔ یہ اس کی تقدیر ہے۔ تمام دنیا کی تخلیقات کا پہلے ڈیزائن بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کا ڈیزائن تیار کیا۔ ان کی حدود قائم کیں اور پھر تخلیق عمل میں آئی۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ (سورۃ القمر آیت 49) ترجمہ : ہم نے ہر چیز مقررہ حدود یا متعین حدود کے ساتھ پیدا کی۔ یعنی ہر چیز اپنی تقدیر کے ساتھ پیدا کی گئی۔ ہر تخلیق کا ایک دائرہ عمل مقرر ہے تو انسان کو لامحدود دائرہ عمل کا مالک کیوں کر سمجھا جاتا ہے۔ انسان بھی اپنی تقدیر کے ساتھ پیدا ہوا ہے۔ ہر انسان کی تقدیر الگ ہے۔ تقدیر میں صرف زندگی کے واقعات ہی نہیں بلکہ اس کی صورت شکل اس کے عمل کی قوت، اس کی فکر کی قوت غرض ہر چیز کی حدود مقرر کردہ ہیں۔ وہ ان سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ ہر انسان کی تقدیر اٹل ہے۔ یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ تقدیر کے اٹل ہونے کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ انسان بے عمل ہو کر بیٹھ جائے۔ تقدیر تو دائرہ عمل کی حدود کا نام ہے۔ پیدائش سے تقدیر کی حدود شروع ہوتی ہیں اور موت پر ختم ہوتی ہیں۔ ان حدود میں ترمیم و تنسیخ انسان کے قبضہ قدرت سے باہر ہے مگر ان حدود کے اندر رہ کر ایک محدود عمل کا دائرہ فراہم کیا گیا ہے جس میں خیر و شر دونوں قوتیں موجود ہیں۔ اس دائرے میں رہتے ہوئے انسان اپنے عمل کا انتخاب کر سکتا ہے۔ مگر ایسا نہ ہوتا تو جزا و سزا کا تصور بے معنی ہوتا۔ قیامت کے روز اعمال کا احتساب لغو ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔ انسان بعض حدود کے اندر مختار اور اسی لئے روز حساب قائم ہوگا۔

علم نجوم صرف ان رجحانات اور مواقع کی نشاندہی کرتا ہے جو انسان کو ایک مربوط اور منظم نظام فطرت کے تحت مہیا ہوتے ہیں انسان ان مواقع سے فائدہ اٹھائے یا نہ اٹھائے اس کے اپنے دائرہ عمل میں ہے۔ اگر کچھ نقصان دہ یا نحس اثرات کی نشاندہی ہو تو ان سے بچنے کی تدبیر یقیناً اگر نحس اثرات کو رد نہیں تو بہت حد تک کم ضرور کر دے گی۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ محکمہ موسمیات نے شدید بارش کی پیش گوئی کی اور بارش سے بچاؤ کی تدابیر کرلی جائیں تو کسی حد تک بارش کی صعوبتوں سے محفوظ رہا جا سکتا ہے ورنہ نہیں، انسان کی زندگی کی وہ ساری تدابیر جو رہنے سہنے، کھانے پینے میں احتیاط کی متقاضی ہوتی ہیں اور انسان احتیاط کرتا ہے۔ وہ سب کی سب آنے والے واقعات کی پیش بینی پر منحصر ہوتی ہیں۔ پیش بینی ہی علم نجوم کا دائرہ ہے اور اسی بناء پر پیشگوئی کی جاسکتی ہے۔ آج کا انسان سائنس کے دور سے گزر رہا ہے۔ وہ ہر چیز کو سائنسی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے علم نجوم کو بھی اہل علم نے سائنسی اصولوں کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے مشہور ماہر نفسیات کارل ژونگ کا حوالہ بہت ضروری ہے۔ کارل ژونگ بنیادی طور پر طبیب تھا۔ طب کی اعلیٰ ڈگری لینے کے بعد نفسیات کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے لئے وہ مقام بنایا کہ نفسیات کا موضوع ژونگ کے نام کے بغیر نامکمل ہے۔ جدید تحلیل نفسی میں اس کا درجہ امام کا ہے۔ اس کے سوچنے کا انداز سائنسی ہے۔ اس کی تحلیل نفسی بھی سائنسی طریقے پر منحصر ہے۔ ایک مرتبہ اس نے ہندوستان کے مشہور ماہر علم نجوم پروفیسر بی وی رامن کو ایک خط لکھا جس میں اس کے علم نجوم کے قائل ہونے کا اعتراف ہے لکھتے ہیں۔

میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ میں تیس سال یا اس سے کچھ زائد عرصے سے انسانی ذہن اور اس کے مخصوص عمل میں دلچسپی لے رہا ہوں کیونکہ نفسیات داں ہوں۔ اس لئے علم نجوم کے مطابق بنائے ہوئے زائچے کا اس روشنی میں مطالعہ کرتا ہوں جو وہ الجھے ہوئے انسانی کردار پر ڈالتا ہے۔ مشکل نفسیاتی الجھنوں کی تشخیص کے سلسلے میں مریض کا زائچہ بنواتا ہوں تاکہ ایک قطعی مختلف زاویے سے مسائل کا مطالعہ کر سکوں۔ اکثر میں نے علم نجوم سے حاصل کی ہوئی معلومات کے ذریعے بہت سے اہم مسائل حل کرنے میں مدد لی ہے جو بصورت دیگر ممکن نہیں تھا۔ ان تجربات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ماہر نفسیات کی علم نجوم سے واقفیت ضروری ہے۔ ژونگ کو اگر علم نجوم پر اعتراض تھا تو صرف یہ کہ اس کے نتائج شماریات کے ذریعے کسی جدول کی شکل میں پیش نہیں کئے جا سکتے۔ ویسے ژونگ نے یہ اعتراف بڑے وثوق سے کیا ہے کہ سیاروں کے مختلف بروج میں ہونے کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ اتنے بڑے ماہر نفسیات اور سائنس دان نے تو اتنی فراخ دلی سے علم نجوم کا قائل ہونے کا اعتراف کر لیا مگر ہمارے ہاں کے اکثر پڑھے لکھے لوگ جو مغربی علوم کی اندھی تقلید کے قائل ہیں اس علم کو درخور اعتنا نہیں سمجھتے۔ اس علم کو توہم پرستی پر محمول کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ہمارے معاشرے میں علم نفسیات کی بڑی قدر ہے۔ سول اور فوجی افسران کے تقرر کے وقت ماہرین نفسیات کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں اور ان کی رائے کو بہت اہمیت دی جاتی ہے مگر جن اصولوں کے تحت وہ تحلیل نفسی یا نفسیاتی تجزیہ کرتے ہیں۔ اس علم کے امام وقت کی اس رائے کو کہ پیدائش کا زائچہ انسان کے مخفی رجحانات کی نشاندہی کرتا ہے۔ نظرانداز کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ژونگ جس کو علم نجوم پر یہ اعتراض تھا کہ اس کے نتائج کہ شماریات کے ذریعہ جدولوں کی شکل میں مرتب نہیں کیا جا سکتا۔ بذات خود اس طرف رجوع ہوا اور کسی حد تک اس نے نتائج مرتب کئے بھی مگر اپنی مصروف زندگی سے وہ اس کام کے لئے زیادہ وقت نہ نکال سکا۔ اس کے بعد کے ای گرافٹ جو سوئٹزر رلینڈ کا رہنے والا تھا اور ماہر علم نجوم تھا اس طرف متوجہ ہوا۔ یہ وہی نجومی ہے جسے ہٹلر کے خاص نجومی ہونے کا اعزاز حاصل تھا اور اس کے بعض مشوروں کے خلاف عمل کے نتیجے میں ہٹلر کو شکستوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کرافٹ کی پیش رفت بھی کچھ زیادہ نہیں تھی۔ اس کے بعد فرانس کے نجومی پال جوئی ناروے نے کام شروع کیا اور اس کے بہت سے نتائج اخبارات میں شائع ہوئے۔ س کے بعد سب سے اہم نام فرانس کے ہی مائیکل کوکولین کا ہے۔ یہ ماہر شماریات ابتداء میں علم نجوم کا قائل نہ تھا اور شماریات کے ذریعے س علم کو توہم پرستی پر محمول ثابت کرنا چاہتا تھا مگر ہوا یوں کہ وہ جس قدر اپنے اس مطالعہ میں آگے بڑھتا گیا نجوم کا قائل ہوتا چلا گیا بالآخر س کی کتاب نجوم اور سائنس کے نام سے شائع ہوئی۔ آج بھی اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب سمجھی جاتی ہے۔ تمام کیمونسٹ ممالک ں توہم پرستی اور ایسے علوم کے خلاف جہاد شروع کیا گیا جو توہم پرستی پر مبنی تھے اور ان کی بیخ کنی کر دی گئی مگر علم نجوم نہ صرف زندہ رہا بلکہ ں پر جدید سائنسی اصولوں پر کام شروع ہو گیا۔ چیکوسلاویکیہ کے ایک ماہر نفسیات سرکاری نفسیاتی ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر یوآن الیش نے بیار راتین کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ان میں زائد قوت اور زائد خواہشات کا ہر مہینے ایک دورہ ہوتا ہے اور یہ دورہ نہایت باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ سائنس دان ہونے کی وجہ سے اس نے تحقیق اور تجربات کا ایک نیا سلسلہ شروع کیا۔ برسوں کی تحقیق اور مطالعے کے انہوں نے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے۔

☆ ہر عورت کے زائچہ پیدائش میں شمس و قمر کی باہمی نظرات بہت اہم ہوتی ہیں۔ ہر ماہ جب بھی ان دونوں سیاروں کا باہمی ویہ وہی ہوتا ہے جو اس کی پیدائش کے وقت تھا تو اس عورت کے لئے استقرار حمل کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ ☆ بچے کی جنس کا انحصار ں امر پر مبنی ہے کہ استقرار حمل کے وقت قمر مثبت برج میں ہے یا منفی برج میں۔ ☆ کسی عورت کے استقرار حمل کا انحصار سیاروں کی ں نظرات پر منحصر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر یوآن نے اعتراف کیا کہ ابتداء میں مجھے یہ نظام فطرت عجیب معلوم ہوا کہ جیسے پریوں کے دیس کی باتیں ہوں مگر جوں جوں ں تحقیق آگے بڑھتی گئی اس نظام کے حقیقی ہونے کا یقین آتا گیا۔ ڈاکٹر یوآن الیس کی تحقیق جب شائع ہوئی تو بہت سے لوگوں کو اس نظام

فطرت میں دلچسپی پیدا ہو گئی حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو اور بین الاقوامی ادارہ والدین کے تعاون سے اس پر آج کل بھی کام ہو رہا ہے تاکہ اس نظام فطرت سے ضبط تولید کے سلسلے میں مدد لی جا سکے۔ چیکوسلاویکیہ میں سرکاری سطح پر ایک مشاورتی مرکز قائم ہے جس میں کمپیوٹر نصب ہے تاکہ حساب کتاب اور ریاضی کے مسائل جلد ہی حل کر لئے جائیں۔ اس مرکز کا کام ہے کہ وہ بے اولاد والدین کو مشورہ دے تاکہ وہ صاحب اولاد ہو سکیں۔ اس مرکز کے 57 فیصد مشورے کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ مشورے کے لئے والدین کی تاریخ مقام اور وقت پیدائش کی ضرورت ہوتی ہے اور کمپیوٹر کے ذریعہ ان کا زائچہ بنا کر مخصوص اوقات کی نشاندہی کر دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر یو آن ایش کے اس آسٹرا سینٹر پر حکومت نے کثیر رقم خرچ کی ہے۔ صرف اس لئے کہ خاندانی منصوبہ بندی کے مسائل علم النجوم کے ذریعہ حل ہو سکیں۔

آر سی اے ریڈیو کارپوریشن آف امریکہ کے جریدے آر سی اے ریویو کا مارچ 1951ء کے شمارے میں جے ایچ نیلسن کا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کا موضوع تھا سیاروں کا محل وقوع ریڈیو کی لہروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مسٹر نیلسن بنیادی طور پر الیکٹریکل انجینئر ہیں۔ انہوں نے ریڈیائی لہروں پر برسوں تحقیق کی ہے۔ ان کے نتائج میں دلچسپ پہلو یہ ہے کہ سیاروں کی باہمی نظرات کے اثرات جو علم نجوم میں بہت اہم ہیں ثابت ہو جاتے ہیں۔ مسٹر نیلسن کا کہنا ہے کہ جس وقت سیارے ایک دوسرے سے 60 درجہ اور 120 درجے کے زاویہ پر ہوتے ہیں تو ریڈیائی لہروں میں کوئی گڑبڑ نہیں ہوتی۔ یعنی ریڈیو کے پروگرام بہت صاف سنائی دیتے ہیں اور جس وقت یہ زاویہ 90 درجہ یا 180 درجے کا ہوتا ہے تو ریڈیائی لہروں میں بڑی گڑبڑ ہوتی ہے اور پروگرام صاف سنائی نہیں دیتے۔ علم نجوم میں 60 اور 120 درجے کے زاویے دوستی کی نظر کہلاتی ہے۔ 90 اور 180 درجے کے زاویے دشمنی کی نظر کہلاتی ہے جس طرح یہ دوستی اور دشمنی کی نظریں ریڈیائی لہروں پر اثر انداز ہوتی ہیں اسی طرح یہ کائنات کے پورے باقی مقناطیسی لہروں کے نظام پر اثرانداز ہوتی ہیں اور پوری کائنات برقی مقناطیسی قوت کی باہمی کشمکش سے مربوط ہے۔ جب یہ نظریں ریڈیائی لہروں پر اثر کرتی ہیں تو ہمارے دماغ کے محصل (ریسیور) اور مرسل (ٹرانسمیٹر) پر کیوں اثر نہ کریں گے۔

روس کے ایک سائنسدان ماہر طبیعات اور حیوانات لاخودسکی کے آکاشی لہروں یا کاسمک ریز کے تجربات بہت اہم ہیں جن سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ سیاروں سے آنے والی برقی مقناطیسی لہریں کرہ ارض اور زندگی کے ہر شعبے پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ استقرار حمل سے لے کر انسان کی موت تک تمام اعمال ان کی رائے میں انہی لہروں کے اثرات کے مطابق ہیں۔ وہ اپنی مشہور تصنیف "لی گرانڈ پرابلم" میں لکھتے ہیں۔ کسی فرد کا استقرار حمل اور پیدائش کا وقت بہت اہم ہوتا ہے۔ نہ صرف انسان کی شخصیت بلکہ پوری زندگی ان دو اوقات کی مرہون منت ہوتی ہے۔ یہ کہہ کر اس محقق نے علم نجوم کے ہزاروں سال پہلے بنائے ہوئے اصول ثابت کر دیئے۔ پروفیسر لاخودسکی کے مطابق شخصیت کا تعین جس میں فطری رجحانات، خوبیاں، خامیاں اور ذہانت وغیرہ شامل ہیں۔ آکاشی لہروں یعنی سیاروں سے نکلی ہوئی مقناطیسی لہروں اور شعاعوں کی خصوصیات کے مطابق ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے بعد پروفیسر لاخودسکی بھی علم نجوم کے قائل ہو گئے اور انہوں نے کھلے دل سے اس کا اعتراف بھی کیا۔ نوبل انعام یافتہ دو امریکی سائنس دان واٹسن اور کرک کی تحقیق نے بھی ایک بڑی دلچسپ حقیقت سے پردہ اٹھایا۔ ان کا کہنا ہے کہ ہماری جوانی، عمر، ذہنی اور جسمانی پختگی کا تعین استقرار حمل کے وقت ہو جاتا ہے۔ ہم ایک غیر معمولی مادے 'آکس ریبو' نیو کلیک ایسڈ مختصراً 'این اے' کے شکرگزار ہیں۔ جس میں ہم میں سے ہر فرد کے لئے علیحدہ ساخت موجود ہے۔ سیاروں کی لہروں کا اثر زندہ اجسام پر ہی نہیں، نباتات اور دھاتوں پر بھی ہوتا ہے۔ مسز کولس کرکی کی کتاب "کل کی زراعت" میں ایک تجربہ بیان کیا گیا ہے۔ ایک فیصد کے فلزی نمک کے محلول میں ایک فلٹر پیپر کو بھگو کر خشک کر لیا گیا۔ اس فلٹر پیپر پر ایک مخصوص رنگ نمایاں رہا۔ سونے کے محلول والے کاغذ پر سنہرا رنگ چڑھا مگر سورج گرہن کے وقت سونے کے محلول میں تر کاغذ کا رنگ سنہرے کی بجائے اودا ہو گیا۔ اسی طرح دوسرے فلزی محلول میں تر کاغذوں کا رنگ بھی بدل گیا۔ مشہور ماہر طبیعات موریس ایلین نے 2 جون 1954ء کے سورج گرہن کے وقت گھنٹے کے لٹکن کی رفتار میں فرق ریکارڈ کیا۔ اس کا کہنا ہے کہ یقیناً آکاشی لہروں کی قوت کی وجہ سے یہ فرق نمایاں ہوا۔

قمر اور کرہ ارض کا باہمی تعلق اس قدر نمایاں ہے کہ ہر شخص اس سے واقف ہے۔ سمندر میں مدوجزر کا انحصار قمر کے گھٹنے بڑھنے پر ہے۔ خواتین کی ماہواری سائیکل اور قمر کی سائیکل بالکل برابر ہے۔ ہم نے اس مضمون کے آغاز میں شمس پر دھماکوں کا تذکرہ کیا تھا کہ یہ دھماکے ایک مخصوص سائیکل کی صورت میں 11.86 سال کے بعد رونما ہوتے ہیں۔ بہت سے سائنس دانوں نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ یہ سائیکل سیارہ مشتری کی سائیکل سے ہم آہنگ ہے کیونکہ سیارہ مشتری بھی تقریباً ایک سال ایک برج میں قیام کرتا ہے۔ شمس پر دھماکوں کے بارے میں مختلف ممالک میں سائنس دانوں نے تجربے کئے اور اپنے مشاہدات کو شائع کرایا۔ فرانس کی اکیڈمی آف میڈیسن کو جو اس ملک میں طبی تحقیق کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ ڈاکٹر پامیلا اور ڈاکٹر واریا نے 3 مارچ 1956ء کو ایک خط لکھا جس میں اپنے مشاہدات تحریر کئے انہوں نے لکھا کہ ہماری دریافت ایک عجیب و غریب نظام فطرت کی نشاندہی کرتی ہے۔ شمس پر زیادہ شدید دھماکوں کے زمانے میں حرکت قلب بند ہونے سے اموات بہت زیادہ تھیں جبکہ 1957ء سے 1959ء کے درمیان جبکہ شمس پر دھماکے بہت کم ہوئے۔ حرکت قلب بند ہونے سے اموات برائے نام ہوئیں۔ کولون یونیورسٹی جرمنی کے ایک پروفیسر ہیلمٹ برگ ابتداء میں اس مفروضے کے تحت مخالفین میں سے تھے اور اس مفروضے پر تجربات کئے اور اپنے مشاہدات کا ریکارڈ مرتب کیا۔ 1960ء میں برسلز میں ہونے والی ایک کانفرنس میں شمسی عمل کا کرہ ارض پر اثر کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا جس میں اس امر کا اعتراف کیا کہ شمس پر غیر معمولی دھماکوں کا جو عمل ہوتا ہے اور اس سے جو برقی مقناطیسی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ کرہ ارض کی زندگی پر براہ راست اثرانداز ہوتی ہیں۔ شرح پیدائش اور اموات دونوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ برقی مقناطیسی لہریں مریضوں کے لئے پیغام اجل ثابت ہوتی ہیں۔ دماغ کی شریانیں پھٹنے سے اموات میں سوگنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ پروفیسر ہیلمٹ برگ کے علاوہ دنیا کے مشہور اسکالر جنہوں نے اس موضوع پر تحقیق کی اور آکاشی لہروں کے کرہ ارض پر اثرات کا مطالعہ کیا۔ ان میں فلورنس یونیورسٹی کے ڈائریکٹر آف ان آرگینک کیمسٹری پروفیسر پکارڈی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی برسوں کی تحقیق کے نتائج شائع کئے جو نہ صرف فرانس بلکہ دنیا کے بے شمار سائنسی جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ پکارڈی کے علاوہ جرمنی کے ڈاکٹر بورنل اور جاپان کے ڈاکٹر ماکی ٹاٹا نے بیس سال سے زیادہ عرصہ تک اس موضوع پر تحقیق کی اور تجربہ گاہ میں مختلف قسم کی لہروں کے حیوانی خون پر اثرات کا مطالعہ کیا۔ اگر ان لوگوں کی تحقیق کی تفصیلات لکھی جائیں تو کئی سو صفحات کی کتاب بن جائے۔ ان تمام تجربات و مشاہدات سے ایک بات یقیناً پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ آکاشی لہریں کرہ ارض پر موجود پروردگار کی ہر تخلیق پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ بھارت کے پروفیسر رامن نے مشہور زمانہ اسٹرالوجیکل میگزین میں ان لہروں کا ایک تفصیلی جائزہ شائع کیا جس میں اعداد و شمار کے ذریعے ظاہر کیا گیا کہ شمس پر شدید دھماکوں کے دوران کرہ ارض پر بلاؤں' زلزلوں' جنگوں اور شرح پیدائش و اموات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آسمان پر سرخی کی جھلک انہی دھماکوں کے سلسلے میں کسی بڑے دھماکے کی نشاندہی کرتی ہے۔ مندرجہ بالا چند سائنسی تحقیقات کے نتائج سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ سائنسی علوم کی رو سے بھی یہ علم محض واہمے اور خوش عقیدگی یا توہم پرستی پر اور بے بنیاد نظریات پر محمول نہیں ہے۔ اس کی بنیادیں حقیقی اور مضبوط ہیں۔ ٹھوس بنیادوں پر قائم علم کا ہر ایک سلسلہ تحقیق مشاہدے اور مطالعے سے آگے بڑھتا ہے۔ اگر محققین اپنی دلچسپی برقرار رکھیں تو وہ دن دور نہیں جب سائنس دان آکاشی لہروں کے تعدد' شدت رنگ اور لہروں کے طول و عرض معلوم کرنے اور ان کا تجزیہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر وہ تجربہ گاہ میں مصنوعی طریقے سے ویسی لہریں پیدا کرنے کے بعد ان کے اثرات سے دنیا کے لئے فکر کے نئے دروازے کھول دیں گے۔ سائنسی علوم میں تحقیق کے لئے وقت بہت بڑا عنصر ہے۔ ممکن ہے ہماری آنے والی نسلیں ان تحقیقات سے استفادہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (سورۃ بنی اسرائیل آیت 85) ترجمہ : اور تم لوگوں کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔ بے شک ہمارا علم بہت کم ہے مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے (سورۃ النجم آیت 39) اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت انسان کو اپنی کوششیں جاری رکھنا چاہئیں۔

تحریر : ڈاکٹر عزیز حسن اشرفی



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ ۵)

اب ہمارے لئے ایک عجیب سی مشکل پیدا ہوگئی تھی۔ اگر ہم حویلی میں قیام رکھتے تو ہماری مصیبت تھی اور اگر ہم اس کو فروخت کرنے کا پروگرام بناتے تو بھی ہمارے لئے مشکل تھا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں کیا نہ کریں۔ ہم سب کی عقلیں ماؤف ہوچکی تھیں ہمارے بچے بھی ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے میری بیوی جو یقیناً بہت بہادر تھی اور بڑی سے بڑی مصیبت کا خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا کرتی تھی وہ بھی اپنے اوسان کھو بیٹھی تھی۔ میری والدہ صرف اللہ سے ڈرنے والی تھیں۔ وہ دنیا کی کسی بھی مصیبت سے خائف ہونا نہیں جانتی تھیں۔ لیکن اس حویلی کے کچھ احوال سامنے آنے کے بعد وہ بھی ہر آن لرزتی رہتی تھیں تاہم ان کے طرز عمل سے خوف وہراس ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ وہ ہر وقت ہم سب کو یہ سمجھایا کرتی تھیں کہ دنیا میں سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور بندے کو صرف اپنے اللہ سے ڈرنا چاہئے ان کا دعویٰ تھا کہ قرآن حکیم کی تلاوت جس گھر میں ہوتی ہے وہاں سے جنات بھاگ جاتے ہیں اس لئے ہم سب کو اپنے اوپر خوف مسلط کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ جنات خود ہی پریشان ہوکر بھاگ جائیں گے اور ابھی ہمیں اس حویلی کو فروخت کرنے کی بات بھی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ تو ایک طرح کی بزدلی ہوگی اور اس بزدلی سے جنات اور زیادہ ہمیں پریشان کریں گے اور زیادہ ہم پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے۔

چنانچہ پروگرام یہ بنا کہ اگر چہ وہ اس حویلی کو فروخت نہیں کریں گے لیکن اس کی جھاڑ پھونک ضرور کرالیں گے تاکہ خطرات ٹل جائیں اور یہ حویلی انسانوں کی صحیح معنوں میں قیام گاہ بن سکے۔ اگلے دن میرے ایک دوست نے مجھے ایک مولانا سے ملوایا میں نے انہیں تمام صورتِ حال بتادی۔ اس تحریر کا ذکر بھی کردیا جو ہمیں موصول ہوئی تھی۔ اور جس میں اس بات کی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر حویلی فروخت کروگے تو انجام خراب ہوگا۔ میری گفتگو سننے کے بعد مولانا نے جن کا نام امام الدین تھا پر وثوق لہجہ میں کہا کہ ظفر صاحب! آپ پریشان نہ ہوں، ہم نے نہ جانے کتنے جنات کو بوتل میں بند کرکے قبرستان میں دفن کردیا ہے ایسے ہزاروں کیس ہم حل کرچکے ہیں ایک دوروز میں آپ کی حویلی کی بھی سیر کرلیں گے ان کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی۔ لیکن میں تو ان سے حالات بتاکر بھی خوف زدہ تھا۔ میں نے مولانا سے عرض کیا اگر چہ اس طرح کی باتوں سے میرا سابقہ پہلی بار پڑا ہے لیکن مولانا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے گھر میں جو جنات ہیں وہ بہت خطرناک قسم کے ہیں آپ پوری تیاری کے ساتھ ہمارے گھر چلیں

میں کہہ چکا ہوں۔ مولانا بولے۔ کہ ابھی میں ایک دوروز میں آپ کے گھر آؤں گا، اور سب جنات کو بوتل میں بند کرکے حوالۂ قبرستان کردوں گا۔

مولانا! ہمارے لئے تو مشکل پیدا ہوجائے گی۔ میں اور

میرے گھر والے تو بے موت مارے جائیں گے۔ میرے اندازِ گفتگو سے خوف اور وحشت ٹپک رہی تھی۔

میرا دوست نجم بولا۔ امام الدین صاحب! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ آج ہی ان کے گھر جا کر صورتِ حال سے نمٹ لیں۔ اپنی مصروفیات کو ترک کر دیں۔ تو یہ بھی آپ کا احسان ہوگا۔ اور اس سلسلہ میں آپ کا جو بھی ہدیہ وغیرہ ہوگا اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

ہدیئے کی بات نہیں۔ مولانا امام الدین نے کہا۔ مجھے تو کچھ مصروفیت تھی اس لئے میں دو دن کی مہلت مانگ رہا تھا۔ لیکن جب آپ لوگوں کا اصرار ہے تو میں آج رات ہی کو یہ کام کرتا ہوں۔

اس کے بعد انہوں نے کچھ سامان لکھوایا کہ رات کو تیار رہیں اور میں عشاء کے بعد آپ کے گھر پہونچ جاؤں گا۔

میں نے کہا مولانا! نجم اور آپ دونوں رات کا کھانا میرے ساتھ کھائیں اور مغرب کے فوراً بعد گھر آجائیں۔ مولانا راضی ہوگئے اور نجم بھی تیار ہوگیا۔ نجم نے یہ وعدہ بھی کرلیا کہ مولانا کو لے کر وہ مغرب کے فوراً بعد میرے گھر پہونچ جائے گا۔

میں ان دونوں سے رخصت ہو کر گھر پہونچا۔ تا کہ دعوت وغیرہ کی تیاری کروں اور مولانا نے جو سامان لکھوایا تھا وہ بھی جمع کروں۔ گھر پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ فوزیہ پر پھر غشی سی طاری تھی اور اس غشی کی حالت میں وہ صرف یہ بڑبڑا رہی تھی کہ غلط ہو رہا ہے۔۔ غلط ہو رہا ہے۔۔

وہ ایک گھنٹے تک یہی اول فول بولتی رہی۔ پھر سوگئی، جب میں گھر میں آیا تو وہ سو رہی تھی۔

میں نے معصومہ اور والدہ کو بتایا کہ آج رات کو مولانا آئیں گے اور روز روز کی مصیبت ختم ہوجائے گی۔ والدہ نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ بیٹا کہیں ایسا تو نہیں کہ کوئی نئی پریشانی کھڑی ہوجائے۔

نہیں۔ امی جان! بہت پہونچے ہوئے ہیں مولانا۔ ہزاروں جنوں کو بوتل میں بند کر کے قبرستان میں دفن کر چکے ہیں ایسا تو نہیں ہوگا کہ جنات مولانا ہی کو بوتل میں اتار لیں۔ معصومہ بولی۔ ہماری حویلی کے جنات ایسے ویسے نہیں معلوم ہوتے۔

دیکھتی رہو اب کیا ہوگا۔ نجم بتا رہا تھا کہ مولانا کی دھوم دور دور تک ہے اور انہیں جنات سے لڑنے کا شوق بھی ہے۔

یہ باتیں سن کر بچے بہت خوش تھے۔ ان کا خوف و ہراس بہت کم سا ہو گیا تھا، وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مولانا کسی جادو کی چھڑی کے ذریعہ کوئی ایسا چمتکار دکھائیں گے کہ جنات اس طرح بوتل میں خود بخود گھس جائیں گے جس طرح چوہے چوہے دان میں گھس جاتے ہیں۔

کچھ خوف کچھ امید میں دن کٹ گیا اور مغرب کے فوراً بعد نجم اور مولانا امام الدین تشریف لے آئے، میں نے ان کے بیٹھنے کا اوپر ہی انتظام کرلیا تھا۔ کیونکہ خود مولانا نے بھی مکمل تنہائی طلب کی تھی۔ اور مکمل یکسوئی اور تنہائی کے لئے اوپر والا کمرہ سب سے زیادہ موزوں تھا۔ مولانا اور دوست کے آنے کے بعد مجھے بھی ایک طرح کا اطمینان اور خوشی تھی۔ جیسے کوئی بہت بڑا ہتھیار ہاتھ لگ گیا ہو۔ ایک عجیب طرح کی خوشی دل میں موجزن تھی اور یہ شوق بھی دل میں اچھل رہا تھا کہ جنات کی شکست فاش کو اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔

میں نے نجم اور مولانا کو اوپر والے کمرے میں بیٹھا دیا اور میں ان کے لئے ناشتہ لے کر پہونچا مولانا نجم کو اپنے اوپر گذرے ہوئے حادثات اور واقعات سنا رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ کس کس طرح جنات سے لڑے ہیں اور کس کس طرح فتح یاب ہوئے ہیں۔ زرینہ اور معصومہ نے مولانا سے پردہ کیا تھا۔ البتہ والدہ چادر اوڑھ کر مولانا کے قریب ہی بیٹھ گئیں تھیں۔ فوزیہ اور صوفیہ بھی مولانا کے سامنے آگئی تھیں صوفیہ کی تو عمر ہی دس سال تھی اور فوزیہ کا علاج کرانا تھا۔ اس لئے پرواہ کرنے سے فائدہ نہیں تھا۔ تنویر میرا بھانجہ اور عرفان میرا بیٹا مولانا کے پاس بیٹھے تھے، سب کو مولانا کی باتوں میں مزا آرہا تھا۔ اور ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ہمارے گھر کی پریشانیاں ختم ہو چکی ہیں۔ اور یہ خوف و ہراس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والا ہے۔ ہم اوپر ہی تھے کہ معصومہ نے زینے میں آکر مجھے آواز دی۔ میں نیچے گیا تو معصومہ نے بتایا کہ اس نے مہمانوں کے لئے اڑد کی دال، قورمہ اور بریانی بنائی تھی۔ قورمہ تو ابھی پک رہا تھا۔ دال تیار ہوگئی تھی۔ بریانی بھی ابھی پک رہی تھی۔ لیکن ہوا یہ کہ دال جس دیگچی میں تیار کی گئی تھی اس میں خون بھرا ہوا تھا۔ اتنا کہ دال اب نظر بھی نہیں آرہی تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا دال والی دیگچی میں دال تو نظر ہی نہیں آرہی تھی، خون ہی خون نظر آرہا تھا، میں نے چمچے لے کر دیگچی میں چلانا چاہا تو

چمچہ مجھ سے دیگچی میں ڈالنے کے بعد ہلا ہی نہیں، ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے پکڑ رکھا ہے، اس کے بعد ہم نے اس بھگونے کا ڈھکن ہٹانا چاہا جس میں بریانی پک رہی تی، اس میں بھی خون کی چھینٹیں صاف صاف نظر آرہی تھیں میں نے معصومہ سے کہا کہ تم ابھی قورمہ بھی چولھے سے اتار دو۔ مولانا نیچے اتر کر کچن میں گئے میں نے دال کا ڈھکن ہٹایا۔ مولانا نے دال کی طرف دیکھ کر کہا یہ تو ٹھیک ہے۔ میں نے بھی دال کی دیگچی کی طرف دیکھا۔ دیگچی میں صرف دال ہی نظر آرہی تھی، خون کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

میں نے کہا ذرا بریانی کا ڈھکن ہٹائیں، مولانا نے خود بریانی کے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو بریانی بھی بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، خون کی ایک بھی بوند وہاں نظر نہیں آئی، مولانا پر اعتماد لہجے میں بولے آپ لوگ گھبرائیں نہیں، کچھ نہیں ہوگا، اب میں آگیا ہوں۔

اس کے بعد مولانا نے کھانے کے سب برتنوں پر اور کھانے پر کچھ پڑھ کر دم کر دیا اور پھر اوپر والے کمرے میں آگئے۔

بڑی حیرت کی بات تھی۔ دال کی دیگچی میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون بھرا ہوا دیکھا تھا۔ اور میں نے اس میں چمچہ چلا کر دال دیکھنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن اپنی پوری طاقت لگانے کے باوجود میں دیگچی میں چمچا نہیں چلا سکا تھا۔ بریانی کے بھگونے میں میں نے اپنی آنکھوں سے خون کی چھینٹیں دیکھی تھیں۔ اور جو مولانا نے بھگونے سے ڈھکن ہٹایا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا صرف چاول ہی چاول تھے اور خون کی ایک بوند بھی نہیں تھی۔

معصومہ کو بھی بہت حیرت تھی، وہ کچھ خوف زدہ سی تھی، لیکن میرے سمجھانے پر اسے اطمینان ہوا اور وہ پھر کھانا پکانے میں مصروف ہوگئی۔

اب گھر کا ہر فرد اس گھڑی کے لئے بے چین تھا جب مولانا کوئی کارروائی شروع کریں گے اور جنات بوتل میں بند ہوں گے۔

تقریباً رات کے نو بجے ہم لوگ کھانے سے فارغ ہوگئے اس دوران کسی بھی طرح کی کوئی واردات پیش نہیں آئی کھانا سب نے سکون سے تناول کیا، کھانے کے بعد چائے پینے کے دوران ایک مرتبہ زینے کا دروازہ خود بخود بند ہوا، اور پھر خود بخود کھل گیا، اور ایک مرتبہ یہ بھی ہوا کہ ایک سیاہ رنگ کی بلی کمرے کے اندر آئی پھر فوراً ہی بھاگ گئی۔ اس کے سوا کچھ نہیں ہوا، ان دونوں باتوں کو مولانا نے جنات کی کارروائی بتایا، لیکن یہ اطمینان دلایا کہ اب جنات خود ڈر رہے ہیں اور وہ خود پریشان ہیں، کیونکہ وہ میری موجودگی سے خوف زدہ ہیں۔

عجیب سی بات تھی، ہم تو یہ سمجھا کرتے تھے کہ جنات کسی سے نہیں ڈرتے اور مولانا فرما رہے تھے کہ جنات کی خود ہی پھونک سرک رہی ہے، میں نے مولانا سے پوچھا۔

مولانا! خدانخواستہ ایسا تو نہیں ہوگا کہ وہ آپ پر غالب آجائیں؟

توبہ کرو ظفر صاحب! میں نے ایسے ایسے نہ جانے کتنے جنوں کو قبضے میں کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ایک بار وہ کسی جنگل سے گزر رہے تھے تو انہیں جنات اٹھا کر لے گئے اور وہ جنات کی پناہ گاہوں میں جا کر بھی نہیں ڈرے، اور ان سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے، مولانا کی اس طرح کی باتیں سن کر دل کو بڑی تقویت ہوتی تھی، اور اس یقین میں اضافہ ہو جایا کرتا تھا کہ مولانا اب ہمیں جنات کی حرکتوں سے نجات دلا دیں گے۔

رات کو دس بجے مولانا نے فوزیہ کو بلایا، مولانا نے کہا کہ فوزیہ پر حاضرات کر کے وہ پوری حقیقت کا اندازہ کر لیں گے، مولانا نے فوزیہ کے کانوں میں کوئی عمل پڑھ کر دم کیا اور اسی وقت فوزیہ کا بدن کپکپانے لگا، فوزیہ کی آنکھیں سرخ ہوگئیں اس کے منہ سے جھاگ آنے لگے، وہ چیخنے لگی، اور مردانہ آواز میں بولنے لگی۔

میں یہاں سے نہیں جاؤں گا، میں سب کو ختم کر دوں گا، میں تجھے بھی برباد کر دوں گا، فوزیہ مولانا کو دیکھ کر چیخ رہی تھی۔

تو اپنا نام بتا، اپنے آنے کا مقصد بتا، مولانا نے فوزیہ کے ہاتھ کی انگلی دباتے ہوئے کہا میرا نام خدا بخش ہے، میں یونان کا رہنے والا ہوں، تو جھوٹ بولتا ہے، مولانا نے کہا، تم لوگ اس گھر میں کب سے رہتے ہو؟ ہم اس گھر میں سو سال سے رہتے ہیں، تو ہم سے یہ سوال کیوں کر رہا ہے، فوزیہ اٹھ کھڑی ہوئی اور مولانا کی اس نے ڈھاڑی پکڑ لی، میں اس وقت فوزیہ کو گھسیٹ بھی نہیں سکتا تھا، کیونکہ مولانا کی ڈاڑھی اس نے بہت مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی، مولانا جلدی جلدی عمل کر کے اس پر دم کر رہے تھے اسی وقت اچانک زینے کے کیواڑ بند ہوگئے اور ایک عجیب طرح کے زہریلے قسم کے قہقہے کی آواز بلند ہوئی، ہم سب گھبرا گئے، لیکن اسی

وقت فوزیہ نے مولانا کی ڈاڑھی چھوڑ دی، اور مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے مولانا بہت بہادری کے دعوے کر رہے تھے، لیکن میں نے محسوس کیا کہ مولانا کے چہرے پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں، اور خوف وہراس ان کے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔

میں، فوزیہ، والدہ اور تنویر اس وقت اوپر تھے باقی لوگ نیچے تھے، زینہ پہلے کی طرح بند ہو چکا تھا، اب ہمیں نیچے کی بھی فکر تھی، فوزیہ ابھی تک ہوش میں نہیں تھی اور نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی، فوزیہ نے اسی حالت میں کہا، آج کمرے کے ہر ہر دروازے سے اور ہر ہر کھڑکی سے ایک جن داخل ہوگا، اور اس گھر کی ایک ایک چیز پر اپنا قبضہ کرلے گا۔

مولانا نے فوزیہ کی طرف دیکھ کر گھبرائے ہوئے انداز میں کہا، تم لوگ یہاں سے جانے کا کیا لوگے؟ فوزیہ نے کہا، فوزیہ اور عرفان کو ہمیں دے دو، ہم اس مکان سے چلے جائیں گے، ہم تمہارا یہ مطالبہ نہیں مانیں گے، تو ہم اس مکان سے نہیں جائیں گے، اور اسی طرح تمہیں ستاتے رہیں گے۔

میں تمہیں بھسم کردوں گا، مولانا پرزور آواز میں چیخے اور چیخنے کے ساتھ ساتھ مولانا نے ایک ڈنڈا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر گھمایا۔

اسی وقت فوزیہ بھی چیخی اس نے پھر مولانا کی ڈھاڑی پکڑنے کی کوشش کی، لیکن مولانا نے فوزیہ کو پوری طاقت سے دھکیل دیا۔ اسی اثنا میں نیچے سے زرینہ کی چیخنے کی آواز آئی، جیسے انہیں کچھ نظر آیا ہو، میں ایک دم بے تحاشہ زینے کی طرف بھاگا، لیکن زینہ تو بند تھا، پھر ایک زہریلے قسم کا قہقہہ فضا میں بلند ہوا، لیکن قہقہہ لگانے والا کوئی نظر نہیں آیا، آواز سب نے سنی، میں نے زینے کے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ تو اندر سے بند تھا، فوزیہ پھر اٹھی اور وہ مولانا کی گردن میں لٹک گئی اس نے مولانا کے چہرے پر تھوک دیا، مولانا بے بس سے ہوگئے تھے، وہ گھبراہٹ میں کچھ کر بھی نہیں پا رہے تھے، مولانا سے زیادہ میری والدہ کے ہوش وحواس ٹھیک تھے، والدہ نے آیت الکرسی زور زور سے پڑھنی شروع کی، لیکن فوزیہ کا چہرہ خطرناک سے خطرناک ہوتا جا رہا تھا، اس کی آنکھوں میں شعلے دھک رہے تھے، اس نے اپنی زبان نکالی، اور اس کی زبان بلا مبالغہ ایک گز کی ہوگئی اور فوزیہ نے اس زبان سے مولانا کی داڑھی کو جکڑ لیا، میں صاف طور پر محسوس کر رہا تھا کہ مولانا کے ہوش وحواس بالکل ختم ہو چکے تھے، وہ بالکل بے دم سے ہوگئے لیکن والدہ کے بار بار آیت الکرسی پڑھنے سے فوزیہ بے ہوش ہو کر گر پڑی، اور مولانا بھی ایک طرف کو ڈھلک گئے۔

اسی وقت زینے کا دروازہ کھلا اور ایک ناٹے سے قد کا انسان نکل کر آیا اور چند قدم چل کر غائب ہوگیا، پھر ایک قہقہے کی آواز زینے میں سے آئی تھی۔

نیچے کے لوگ بھی باآواز بلند رو رہے تھے، شاید انہیں بھی کچھ نظر آرہا تھا۔

زینہ کھل جانے کے بعد میں نیچے بھی نہیں جاسکتا تھا، کیونکہ فوزیہ بھی بے ہوش تھی اور مولانا بھی، ان دونوں کو میں کیسے اٹھاتا، والدہ تو پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں، چند منٹ کے بعد فوزیہ اٹھ بیٹھی اور اس نے غصے سے مولانا کی طرف دیکھا، اس کے بعد اس نے اپنی انگلی کے اشارے سے مولانا کے چہرے پر کراس بنایا، حیرت کی بات یہ تھی کہ مولانا کے چہرے پر خون سے کراس کا نشان بن گیا، اس کے بعد مولانا ہوش میں تو آگئے لیکن وہ آنکھیں نہیں کھول رہے تھے۔

انہوں نے میرے دوست کو آواز دی، نجم نجم! لیکن نجم تو بہت ہی بزدل ثابت ہوا وہ تو ایک کونے میں اس طرح دبا دبکا بیٹھا تھا جیسے چھ سال کا بچہ ہو، اس کے اوسان خطا ہوگئے تھے، شاید اس نے پہلی بار اس طرح کے مناظر دیکھے تھے، مولانا کو اس بری کیفیت میں دیکھ کر وہ اور زیادہ خوف زدہ ہوگیا، اور ہم سب ہی گھبرا گئے کیونکہ مولانا شاید ہماری آخری امید تھے، اور آج ہماری آخری امید پر بھی پانی پھر گیا تھا۔

والدہ نے آیت الکرسی پڑھ کر مولانا پر بھی دم کیا۔ آیت الکرسی کی برکت سے مولانا نے آنکھیں کھول دیں، لیکن انہوں نے ہم سب سے نیچے چلنے کے لئے کہا، فوزیہ ابھی تک اثرات کا شکار تھی، لیکن اس وقت ہم نے فوزیہ سے کوئی سوال کرنے کے بجائے اس کو نیچے چلنے کے لئے کہا، سب کھڑے ہوگئے نجم بھی کھڑا ہوگیا لیکن فوزیہ پھر سے ہو کر بیٹھ گئی، والدہ نے ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کر کے فوزیہ کے چہرے پر چھینٹیں ماریں تو وہ ہوش میں آگئی، اس کے بعد ہم سب نیچے آگئے، نیچے آکر ہم نے دیکھا کہ سب ایک پلنگ پر ڈرے ہوئے بیٹھے تھے، اور سب سے زیادہ خوف زدہ صوفیہ تھی، ہم سب کو بخیر آتا

کرب خوشی سے رونے لگے، معصومہ بھی میری والدہ کو امی کہہ کر لپٹ گئی، صفورا بھی نانی، نانی کہہ کر والدہ سے لپٹ گئی، صفورا باجی بھی بے تحاشہ روتے چلی جارہی تھیں، مولانا اور نجم ان کے سامنے ہی کھڑے تھے کسی کو بھی پردے کا احساس نہیں تھا۔

اب کیا ہوگا؟ میرے لہجہ میں بہت مایوسی تھی۔

مولانا اب کچھ سنبھلے ہوئے تھے، انہوں نے ہمیں تسلی دیتے ہوئے کہا، صبر کریں، کوئی تو راستہ نکالیں گے، اگر یہ معاملہ میرے بس میں نہیں آئے گا تو میں اپنے استاد کو لے کر آؤں گا۔

والدہ نے معصومہ سے کہا، کہ ہمیں کئی بار بہت ہی ہیبت ناک قسم کی شکلیں نظر آئیں، اور ماموں جان! میں نے تو یہ دیکھا، صوفیہ نے معصومہ کی بات کاٹ کر کہا، کہ جیسے کالے رنگ کے گندے جانوروں پر کوئی کالا سا آدمی بیٹھ کر آرہا ہے۔

گندا جانور کیسا؟ میں نے پوچھا۔

وہ جو ہوتا ہے نا، بھنگیوں کے محلے میں۔

اچھا۔ سور۔

ہاں بالکل صاف صاف میں نے ماموں جان ایک کالے بھونڈے آدمی کو سور پر سوار دیکھا۔

مولانا بولے۔ یہ معاملہ بہت خطرناک ہے، اس لئے میں آج خود کوئی عمل نہیں کروں گا، اب تو میں اور نجم چلے جائیں گے پھر کسی دن میں اپنے استاد کو لے کر آؤں گا۔

مولانا آپ کا بہت احسان ہوگا اگر آپ آج کی رات یہیں ٹھہر جائیں، اس رات ہم سب بہت ڈرے ہوئے ہیں، آپ سے ایک طرح کی ڈھارس سی ہے۔

اماں جان۔ میرے یہاں ٹھہرنے سے فائدہ ہی کیا ہے؟

فائدہ ہو یا نہ ہو، ایک طرح کا اطمینان سا ہے۔

مولانا نے نجم کی طرف دیکھا۔

نجم نے کہا۔ مولانا صحیح بات تو یہ ہے کہ میں بہت ڈر رہا ہوں، رات کو پتہ نہیں کیا ہوجائے۔

یار نجم۔ میں بولا۔ جو ہم پر گذرے گی وہ تجھ پر گذر جائے گی، ہمیں اس طرح چھوڑ کے جانے کو تمہارا دل کیسے گوارہ کرے گا۔

چلو بھئی، جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ آج رات کو یہیں ڈیرہ جمائیں گے۔ نجم نے کہا تو مولانا بھی تیار ہوگئے۔

اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔ معصومہ نے فون اٹھایا۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ میں ظفر صاحب سے ملنے آیا تھا لیکن تمہارے گھر کے چاروں طرف خون کی بارش ہورہی تھی، اور تمہاری حویلی کے اوپر والی کھڑکی پر ایک بدنما سا انسان کھڑا تھا، اور کئی وحشت ناک قسم کے انسان تمہاری حویلی کے باہر عجیب سی صورت بنائے کھڑے تھے۔

اتنی بات کہہ کر فون کاٹ دیا گیا، آواز معصومہ پہچان نہ سکی۔

جب سونے کی تیاری کرنے لگے اس وقت اچانک ایک چمگادڑ آکر صحن میں گری، اور اسی وقت ایک کالی بلی آئی اس نے چمگادڑ کو اپنے منہ میں دبایا اور زینے پر چڑھ گئی۔

مولانا، نجم اور میں ایک کمرے میں لیٹ گئے رات گئے ہم لوگ باتیں کرتے رہے نہ جانے کب آنکھ لگ گئی۔ صبح کو اٹھے تو ایک حیرت ناک بات سننے کو ملی، نجم میرا دوست بستر سے غائب تھا۔

پھر کیا ہوا۔؟

نجم بستر سے

غائب ہوکر کہاں گیا۔؟

یہ جاننے کیلئے

"آسیب زدہ حویلی" کی اگلی قسط

اگلے شمارے میں پڑھئے

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط ۱۴

اے میرے بچو! گھر کی ہر وہ چیز جسے تم سمجھتے ہو کہ کچھ قیمت رکھتی ہے، لےلو اور وقت ضائع کیے بغیر مصر کی طرف روانہ ہو جاؤ اور یہاں سے روانگی کے وقت میں تمہیں مصر حاکم کے نام ایک خط بھی لکھ دوں گا۔"

اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق گھر کا قیمتی سامان اور مصر کے حاکم کے نام اپنے باپ کا خط لے کر وہ سب بھائی ایک بار پھر مصر پہنچے۔ جب وہ یوسفؑ کے سامنے لائے تو ان سے بنیامین کی رہائی کی بات کرنے سے قبل انہوں نے اناج لے جانے ہی کی بات شروع کردی تا کہ یوسفؑ سے بات کرنے کا موقع ہاتھ آئے اور گفتگو کے دوران وہ بنیامین کی رہائی کے لئے ان سے التجا کر سکیں اس بار بڑے بھائی روبن نے انتہائی عاجزی اور انکسار کے ساتھ یوسفؑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے مالک! ہمیں اور ہمارے گھر والون کو قحط کی وجہ سے سخت دکھ اور تکلیف پہنچ رہی ہے۔ یہاں تک کہ اب ہمارے پاس غلہ خریدنے کے لئے نقدی بھی نہیں رہی لہٰذا مجبور ہو کر ہم اپنے گھر کے برتن اور دیگر اثاثہ اٹھا لائے ہیں، ہماری آپ سے التجا ہے کہ گو ہمارا آپ پر کچھ استحقاق نہیں ہے پھر بھی آپ ان گھریلو اور نکمی اشیاء کی قیمت کو نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں پورا غلہ دے دیں اور اگر ان چیزوں کے بدلے آپ ہمیں غلہ نہ دینا چاہیں تو میں یہ بھی گذارش کروں گا کہ ہمیں غلہ خیرات سمجھ کر ہی دے دیں۔ بے شک اللہ جو بزرگ و برتر ہے وہ خیرات کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اپنے بڑے بھائی روبن کو اپنے سامنے یوں عاجزی کرتے دیکھ کر یوسفؑ افسردہ اور اداس ہو گئے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ قریب تھا کہ وہ کھل کر رو دیتے کہ روبن نے سر اٹھا کر غور سے ان کی طرف دیکھا اور جب اس نے یہ اندازہ لگایا یوسفؑ اس کی باتوں سے متاثر ہیں تو اس نے اسی طرح سماجت کے انداز میں اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا:

"اے مالک! اناج حاصل کرنے کے علاوہ ہماری آپ سے یہ فریاد بھی ہے کہ ہمارے چھوٹے بھائی بنیامین کو جسے آپ نے چوری کے الزام میں روک رکھا ہے مہربانی کر کے ہمارے حوالے کردیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ہمارا بوڑھا باپ جیتا نہ رہے گا"

پھر روبن نے اپنے لباس میں سے یہ کیا ہوا ایک پارچہ نکال کر یوسفؑ کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

"اے مہربان حاکم ہمارے اس چھوٹے بھائی کی رہائی کے لئے آپ کے نام میرے باپ کی طرف سے ایک خط بھی ہے۔"

یوسفؑ نے پارچہ لیتے ہوئے پوچھا۔ "اس میں میرے تمہارے والد محترم نے کیا لکھا ہے؟" یوسفؑ تہیں کھول کر یعقوبؑ کے خط کی تحریر پڑھنے لگے۔ یعقوب نے اس خط میں لکھا تھا۔

"من جانب یعقوب صفی اللہ بن اسحاقؑ بن ابراہیم خلیل اللہ۔

بخدمت عزیز مصر! اما بعد، ہمارا پورا خاندان بلاؤں اور آزمائشوں کی وجہ سے معروف ہے، میرے دادا ابراہیم خلیل اللہ نمرود کی آگ سے امتحان لیا گیا۔ میرے والد اسحقؑ اپنی زندگی میں شدید امتحان میں مبتلا کئے گئے پھر میرے ایک بیٹے کے ذریعے میرا بھی امتحان لیا گیا اور میرا وہ بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب و پیارا تھا، اس کا نام یوسف تھا اور اس کی جدائی اور مفارقت میں میری حالت اب یہ ہوگئی ہے کہ میری بینائی بھی جاتی رہی

کے بعد اس کا چھوٹا بھائی مجھ غم زدہ کی تسلی کا سامان تھا جسے آپ نے چوری کے الزام میں گرفتار کرایا ہے اور میں آپ کو یہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہم اولاد، انبیاء ہیں۔ نہ ہم نے کبھی چوری کی ہے اور نہ ہماری اولاد میں کوئی چور پیدا ہوا ہے۔

یعقوبؑ کا خط پڑھ کر یوسف لرز اٹھے اور بے اختیار وہیں اپنے بھائیوں کے سامنے رونے لگے۔ سارے بھائی حیرت و استعجاب کی حالت میں انہیں روتا ہوا دیکھنے لگے تھے کہ یوسفؑ نے اپنے آپ کو سنبھالا اور بولے۔

”کیا تم لوگوں کو کچھ بھی یاد نہیں کہ تم نے اپنے بھائی یوسف کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟ سنو، میرے بھائیوں! میں ہی یوسف ہوں جسے تم لوگوں نے اندھے کنویں میں پھینک دیا تھا۔ وہاں سے ایک کاروان والوں نے مجھے نکالا اور یہاں مصر میں لا کر مجھے فروخت کردیا۔“

”کیا واقعی آپ یوسف ہیں؟“ بھائیوں نے حیرت اور خوف سے پوچھا۔

”ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ بنیامین میرا حقیقی اور چھوٹا بھائی ہے اور یہ کہ میں اسے اپنے پورے حالات سنا چکا ہوں، اس کے بعد یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کو بھی وہ سارے حالات سناڈالے کہ کس طرح وہ کنویں سے نکل کر مصر کی حاکمیت تک پہونچے۔

اب تو برادران یوسفؑ کے پاس اپنے جرم و خطا کے اعتراف اور یوسفؑ کے فضل وکمال کا اقرار کرلینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے یک زبان ہوکر کہا۔

”بے شک اللہ مہربان نے ہم سب پر آپ کو فضیلت اور برتری عطا فرمائی اور آپ یقیناً اس کے مستحق تھے اور ہم نے جو معاملہ آپ کے ساتھ کیا تو بے شک اس میں ہم خطاوار تھے لہٰذا ہمیں معاف کردیجئے۔“

یہاں یوسفؑ نے اپنی پیغمبرانہ شان کے مطابق اپنے بھائیوں سے کہا۔ آج تم پر کوئی ملامت نہیں“ (ترجمہ) یعنی میں نے تم سے تمہارے ظلم کا انتقام لینے کے بجائے، تم لوگوں کو معاف کردیا۔ پھر یوسفؑ نے اپنے رب کے حضور ان سب کے لئے مغفرت کی دعا کی۔ اس کے بعد یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا۔

”اب تم لوگ واپس کنعان جاؤ اور والد محترم اور خاندان کے سب افراد کو یہاں لے آؤ۔ سنو، میرے بھائیو میں تم لوگوں کو اپنی قمیص دیتا ہوں، وہ قمیص میرے باپ کی آنکھوں سے لگانا تو ان کی بینائی لوٹ آئے گی۔“ یہ وہی قمیص تھی جو جبرائیلؑ نے اس وقت ابرہیمؑ کو پہنائی تھی جب ابراہیمؑ کو برہنہ کرکے نمرود کی آگ میں پھینکا جارہا تھا، بعد میں یہ قمیص اسحاقؑ کو پھر یعقوبؑ کو اور آخر میں یوسفؑ کو تبرکاً ملی، بہر حال یوسفؑ کے بھائی قمیص لے کر واپس چلے گئے۔

جس وقت وہ لو مصر سے روانہ ہوئے تو اس وقت یعقوبؑ اپنے پوتوں پوتیوں میں گھرے بیٹھے تھے کہ اچانک آپ نے خوش ہوتے ہوئے ان سے فرمایا۔

”اگر تم لوگ مجھے بے وقوف نہ کہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔“

ان کی مجلس میں بیٹھنے والوں نے کہا۔ ”بخدا آپ تو اپنے اسی پرانے اور غلط خیال میں مبتلا ہیں کہ یوسف زندہ ہیں اور وہ پھر ملیں گے۔“

کنعان سے مصر کا فاصلہ آٹھ دن کی مسافت کا تھا۔۔۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر قمیص کی خوشبو آپ تک پہنچادی تھی ورنہ آپ کے قریب ہی اس قمیص کے ساتھ یوسفؑ کنویں میں بھی رہے تھے، لیکن وہاں سے آپ کو کوئی خوشبو نہیں آئی تھی۔ یوں گویا کوئی معجزہ کسی پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی معجزہ کسی پیغمبر کا اپنا فعل اور عمل ہوتا ہے، بلکہ یہ براہ راست فعل اللہ ہوتا ہے اور جب خداوند کریم ارادہ فرماتے ہیں، معجزہ کا ظہور کردیتے ہیں۔

حاضرین نے اس وقت تو یعقوبؑ کی بات کا اعتبار نہ کیا لیکن جب کچھ ہی دن بعد، ان کے بیٹے یوسفؑ کی قمیص لے کر پہنچے تو لوگوں کو آپ کی بات تسلیم کرنا پڑی، بہر حال، یوسفؑ کی وہ قمیص آنکھوں پر رکھنے سے آپ کی بینائی لوٹ آئی اور اپنے خاندان کے ہمراہ مصر روانہ ہوگئے۔

یوسفؑ نے راستے ہی میں اپنے بیٹوں کے ساتھ ان کا استقبال کیا اور یوں ایک مدت بعد یعقوبؑ اپنے بیٹے سے ملے یعقوب کے سان ان کی بہوؤں کو چھوڑ کر سرسٹھ افراد آپ کے ساتھ مصر میں داخل ہوئے اور یہ سب لوگ آپ کے بیٹے اور پوتے تھے۔ ان میں اگر یوسف اور ان کے دونوں بیٹوں منشا۔۔۔

افراہیم کوملالیاجائے توان کی کل تعداد ستر ہوجاتی تھی۔

مصر میں رعمیس کا علاقہ سب سے زیادہ زرخیز اور شاداب تھا۔لہٰذا یوسفؑ نے یہیں اپنے خاندان کے تمام افراد کو آباد کیا۔ یہیں پر یعقوب نے ایک سو پینتالیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ مرنے سے پہلے آپ نے وصیت کردی تھی کہ آپ کو کنعان کے اسی غار میں دفن کیا جائے جہاں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ دفن تھے سو آپ کو آپ کے باپ دادا کے ساتھ دفن کیا گیا۔

اس کے بعد یعقوبؑ کی اولاد جو بنی اسرائیل کہلائی ان کی تعداد مصر میں بڑی تیزی سے بڑھی، یہاں تک کہ ایک سو دس سال کی عمر میں یوسفؑ نے بھی وفات پائی۔ یوسفؑ نے اپنے بیٹوں کی اولاد تیسری پشت تک دیکھی مرنے سے قبل یوسفؑ نے بنی اسرائیل کو وصیت کی کہ جب میرا خدا وعدے کے مطابق ارض فلسطین کی طرف لے جائے تو تم لوگ میری لاش نکال کر یہاں سے لے جانا۔اس طرح یوسفؑ کی لاش کو تابوت میں رکھ کر خوشبو بھردی گئی اور وہ تابوت وہیں مصر میں دفن کردیا گیا تھا۔

حسین واسیو کو عارب کے ساتھ شادی کئے ہوئے ایک عرصہ گزر گیا تھا اور اب تو وہ بوڑھی ہوتی جارہی تھی، جبکہ اس کا بھائی رام دیو اور چھوٹی بہن انیما جوان ہوگئے تھے، انیما جوان ہوکر بالکل اپنی بہن پربا جیسی ہوگئی تھی، جسے عارب نے ہلاک کردیا تھا۔

ایک روز انیما اور رام دیو اپنے کمرے میں بیٹھے یوناف کے متعلق ہی گفتگو کررہے تھے کہ ان کی بڑی بہن واسیو وہاں آگئی وہ کچھ پریشان اور بکھری بکھری سی لگتی تھی، رام دیو اور انیما، اس کے دائیں بائیں آکر بیٹھ گئے پھر رام دیو نے بڑی محبت اور ہمدردی سے پوچھا۔

"اے میری بہن تم آج خلاف توقع پریشان اور غم زدہ ہو گیا؟ عارب کے ساتھ تمہارا کوئی جھگڑا ہوا ہے یا کسی اور نے تمہیں کوئی ایسی ویسی بات کہہ دی ہے جو تمہاری طبع کے خلاف ہو؟"

انیما نے بھی واسیو کے کندھے پر پیار سے ٹھوڑی رکھ کر پوچھا۔"ہاں میری بہن! آج تمہارے یوں غم زدہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟"

"تم دونوں میری بات غور سے سنو" واسیو نے بوجھل اور غمگین آواز میں کہا۔"حالت ہمارے خلاف کروٹ لینے والے ہیں تم دونوں جانتے ہو کہ میں نے عارب سے یوناف کی بہتری کے لئے چمڑے کا وہ ٹکڑا حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کی... وہ تحریر کندہ ہے جسے پڑھ کر یوناف اپنی اصلیت کو پاسکتا... میں ناکام رہی ہوں۔۔۔ کیونکہ عارب وہ ٹکڑا ہر وقت اپنے... لٹکائے رکھتا ہے، میں وہ ٹکڑا نہ تو اس سے مانگ سکتی ہوں... اس سے اس کا ذکر کرسکتی ہوں اگر اسے ذرا سا بھی شک... مجھے ہلاک کردے گا..... لیکن اب اس نے ایک اور بدترین... ہے... کہ میں بوڑھی ہوتی جارہی ہوں لہٰذا اب اس کی نظر... اور وہ تمہیں اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے۔ میں نے گزشتہ شب... عارب، یاذان، بیوسا اور عنبیطہ کی گفتگو سن لی تھی۔ وہ دو ایک... یہاں سے ایک مغربی شہر ملوتان کی طرف روانہ ہوں گے... عرصہ وہاں رہیں گے۔ وہ ہمیں بھی اپنے ساتھ لے جائیں... وہیں وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

واسیو ایک لمحہ رک کر پھر بولی۔ اے انیما! اس کی وجہ... تمہاری شکل بالکل بہن پربا جیسی ہے گو میری شکل بھی اپنی... سے ملتی ہے لیکن تم اس سے خاصی مشابہت رکھتی ہو، عارب... ہماری بہن پربا کو بھی پسند کرتا تھا لیکن وہ چونکہ یوناف کو پسند... تھی اور عاب کی طرف اس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا... پربا کی کمی کو اب وہ تمہاری صورت میں پورا کرنا چاہتا ہے۔"

رام دیو یہ گفتگو کرانتا ہی غصے سے اٹھ کھڑا ہوا اور... کچکچاتے ہوئے بولا "اگر عارب نے ایسا کرنے کی کوشش... میں اسے قتل کردوں گا۔"

"نہیں میرے عزیز بھائی! واسیو گھبرا کر بولی۔ "تم ایسا... نہ کرنا اور نہ ہی تم عارب کو قتل کرسکتے ہو، تم میرے باپ کی... نشانی ہو، اگر تمہیں کچھ ہوگیا تو میں مرجاؤں گی.... اور پھر تم... عارب، یافان، بیوسا اور عنبیطہ ہم عام لوگوں کی طرح نہیں ہیں کہ... انہیں قتل کردے، تم لوگوں نے دیکھا نہیں کہ میں بوڑھی... جارہی ہوں، تم دونوں بہن بھائی جوان ہوگئے لیکن عارب،... اور عنبیطہ اسی طرح جوان ہیں، وہ کوئی عام انسان نہیں ہیں، میرے... بھائی، کہ تم ان پر ہاتھ اٹھا سکو، یہ لوگ مافوق البشر ہیں اور ان... سری قوتوں کے مالک ہیں۔"

"ارے میری بہن! انیما بولی۔ "یہاں تم ایک بات بھول... رہی ہو اور وہ یہ کہ یوناف بھی ان ہی جیسا مافوق البشر ہے تم... دیکھا نہیں کہ وہ بھی ویسا ہی نوجوان ہے، اے میری بہن! اور...

مخلص جوان ہے، میں جب اس کے لئے کھانے پینے کی اشیاء لے کر جاتی ہوں تو وہ مجھے دیکھ کر خوش ہوتا ہے، میں نے اسے بتا دیا ہے کہ میں پربا کی چھوٹی بہن انیما ہوں لیکن اس کے باوجود وہ مجھے پربا ہی کہہ کر پکارتا ہے۔“

”ہاں.... “ واسیو بڑے دکھ سے بولی۔ ”صرف پربا ہی یونا کو نہیں چاہتی تھی بلکہ یوناف بھی اسے پسند کرتا تھا، اب یوناف جانتا ہے کہ تم پربا نہیں ہو لیکن وہ اپنے آپ کو تسلی دینے کی خاطر تمہیں پربا کہہ کر پکارتا ہے، کاش! میں چمڑے کا وہ ٹکڑا حاصل کر کے یوناف کی مدد کر سکتی لیکن میں ایسا کرنے میں ناکام رہی ہوں۔ پھر وہ ایک سرد آہ بھر کر بولی۔ ”یوناف نیک انسان ہے بھی ان چاروں نے اسے ایک کرب اور اذیت کا شکار بنا رکھا ہے، میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر یوناف ان لوگوں کی اسیری سے آزاد ہو گیا تو میں تمہیں اس سے بیاہ دوں گی۔“

”یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔“ رام دیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں تو پہلے ہی آپ سے کہنے والا تھا کہ یوناف نے اگر ان لوگوں سے آزادی حاصل کر لی تو انیما کی شادی اس سے کر دیں گے۔ کیونکہ یہ بھی ہماری بڑی بہن پربا کی طرح یوناف کو پسند کرتی ہے۔“

”لیکن سب سے بڑا مسئلہ تو ان ابلیسوں سے یوناف کی رہائی ہے۔“ واسیو بولی ”مجھے امید ہے کہ یوناف اگر ایک بار اس چمڑے کی تحریر کو پڑھ کر اپنی کھوئی ہوئی قوتوں کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ ان شیطانوں سے ہم تینوں کا بھی مکمل دفاع کر سکے گا لیکن افسوس عارب اپنے گلے میں ڈالے ہوئے چمڑے کے اس ٹکڑے کو علیحدہ نہیں کرتا، کاش! میں یوناف کی آزادی اور رہائی کے لئے کچھ کر سکتی۔“

اچانک انیما کا چہرہ کسی خیال کے تحت چمک اٹھا، اس نے واسیو اور رام دیو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یوناف کی رہائی کا انتظام تو عارب نے خود ہی کر دیا ہے۔“

”یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟“ واسیو نے حیرت اور تعجب سے انیما کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”یوناف کی رہائی کا بندوبست کیسے ہو گیا؟ اور عارب خود اس کام کو کیونکر انجام دے سکتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ اب تم دن کے وقت بھی خواب دیکھنے لگی ہو۔“

”میں بالکل سنجیدہ ہوں اور میری باتوں کو آپ مذاق میں نہ ٹالیں، میں پھر آپ سے کہتی ہوں کہ عارب نے خود ہی یوناف کی رہائی کا سبب پیدا کر دیا ہے۔“

”اگر تم سنجیدہ ہو تو بتاؤ عارب کی طرف سے یوناف کی رہائی کا کیا سبب بن رہا ہے؟“

انیما نے دھیمی آواز میں انتہائی رازداری کے ساتھ کہا۔ ”وہ اس طرح کہ میں عارب کے ساتھ شادی کرنے کی ہامی بھر تو لوں گی اور یہ بات آپ ابھی جا کر ان سے کہیں کہ انیما، عارب سے شادی کرنے پر رضامند ہے۔ اور.....“

”تم بکواس کرتی ہو، انیما رام دیو اس کی بات کاٹ کر گرجدار آواز میں بولا۔ ”میں تمہیں ہرگز عارب سے شادی نہ کرنے دوں گا میں پہلے ہی شرمسار ہوں کہ عارب نے واسیو بہن سے زبردستی شادی کر لی تھی، اس وقت میں بچہ تھا اور کچھ نہ کر سکتا تھا لیکن اب میں جوان اور سمجھ دار ہوں، لہٰذا میں کسی صورت میں بھی عارب کو تمہارے ساتھ شادی کرنے میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا ....اور اگر عارب نے زبردستی ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے انجام سے بے پرواہ ہو کر اس بھیڑیئے سے ٹکرا جاؤں گا۔ اسے مار دوں گا یا اس کے ہاتھوں مر جانا پسند کروں گا۔

”اوشانہ کرے۔“ واسیو نے لرزتی، کانپتی آواز میں کہا۔ “کہ تم عارب کے ہاتھوں ختم ہو اور نہ میں تمہیں اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کی اجازت دوں گی۔ تمہاری سلامتی کی خاطر تو ہم دونوں بہنیں اپنا آپ قربان کر سکتی ہیں۔ دیوتا ہر مصیبت اور کٹھنائی میں تمہاری حفاظت کریں گے۔“

”اگر ایسا ہے تو پھر انیما کیوں عارب سے شادی کرنے پر رضامند ہونے کی باتیں کر رہی ہے؟“ رام دیون نے شکوہ کرنے کے انداز میں کہا۔

”میری پوری بات تو آپ دونوں نے سنی ہی نہیں، بیچ میں ایک نیا ہی مسئلہ کھڑا کر دیا۔ جو کچھ میں کہنا چاہتی ہوں، پہلے آپ دونوں اسے غور اور تحمل سے سنیں تو سہی، اس کے بعد آپ دونوں کی جو رائے ہوگی، میں اسی پر عمل کروں گی۔

”اچھا، کہو تم کیا کہنا چاہتی ہو؟“ رام دیون اپنی بے زاری میں کسی قدر کمی کرتا ہوا بولا۔

”جس طرح کہ واسیو بہن نے انکشاف کیا ہے کہ عارب مجھ سے شادی کا خواہش مند ہے تو بہن واسیو، جا کر عارب کو

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

استخارہ

از : فضل احمد عارف

حدیث جابرؓ کا بیان حسب ذیل ہے۔

عن جابر بن عبداللہؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ (قَالَ) وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ۔

ترجمہ حدیث : حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تمام معاملات میں استخارہ اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی (اہم) کام کا ارادہ کرے تو اسے دو رکعت نفل نماز ادا کرنی چاہئے پھر دعا مانگنا چاہئے۔ اے اللہ! بے شک میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے طلب خیرہ کرتا ہوں' تیری ہی قدرت کے ذریعے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے کچھ فضل و کرم کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اس لئے کہ تو' تو بے شک (ہر کام کی) قدرت رکھتا ہے۔ (جبکہ) میں (کسی کام کی ازخود) قدرت نہیں رکھتا تو تو (سب کچھ) جانتا ہے اور میں (کچھ بھی) نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی تمام باتوں کو خوب اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے حق میں' میرے دین' میری دنیاوی زندگی اور میرے انجام کار کے اعتبار سے یا فرمایا کہ میری دنیوی اور اخروی زندگی کے لحاظ سے میرے حق میں بہتر ہے تو' تو اس کو میرے لئے مقدر فرمادے۔ اسے میرے لئے آسان کردے اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے --- یا فرمایا --- میری دنیوی اور اخروی زندگی کے اعتبار سے میرے حق میں برا ہے تو' تو اس کام کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور جہاں (جس وقت اور جس کام میں) میرے لئے خیر ہو' وہ میرے لئے مقدر کردے اور پھر مجھے اس کام کے ساتھ راضی بھی رکھ۔ (راوی کہتے ہیں کہ) اور اپنی ضرورت بیان کرے۔

استخارہ سیدنا علی المرتضیٰ

یہ استخارہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؓ سے منسوب ہے' اسے مولانا حقی نازلیؒ نے بحر العارف اور شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے سراج السالکین اور شیخ احمد دیربی شافعیؒ کی الجربات سے نقل کیا ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ رات کو سونے سے پہلے چھ رکعات ایک سلام کے ساتھ نفل بہ نیت نماز استخارہ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) ایک بار کے بعد سورہ والشمس سات بار' دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار کے بعد سورہ واللیل سات بار' تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار کے بعد سورہ والضحیٰ سات بار' چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار کے بعد سورہ الم نشرح سات بار' پانچویں رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار کے بعد سورہ والتین سات بار اور چھٹی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار کے بعد سورہ القدر سات بار پڑھیں۔

سلام پھیر کر جب نماز سے فارغ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کریں اور رسول پاک ﷺ پر درود بھیجیں۔ پھر ایک بار یہ دعا پڑھ لیں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّرَبَّ اِبْرَاھِیْمَ وَرَبَّ مُوْسٰی وَرَبَّ اِسْحٰقَ وَرَبَّ یَعْقُوْبَ وَرَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَرَبَّ مِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیَ اللَّیْلَۃَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

فوائد و ہدایات = (۱) اول تو پہلی رات خواب میں جواب مل جائے گا ورنہ دوسری رات استخارہ کریں۔ عام طور پر تیسری رات پتہ چل جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ سات روز تک استخارہ کریں۔

(۲) شیخ گوالیاری نے جواہر خمسہ میں مزید یہ ہدایات دی ہیں کہ استخارہ کسی علیحدہ مقام پر کیا جائے جہاں آمد و رفت عام نہ ہو۔ دعا پڑھنے کے بعد کسی سے بات چیت نہ کی جائے بہتر یہ ہے کہ بدھ کے روز نفلی روزہ رکھیں اور جمعرات سے عمل استخارہ کریں۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن یہ بات سولہ آنے سچ ہے کہ شعر و شاعری کا شوق مجھے بچپن سے تھا۔ اور میں نے سب سے پہلی غزل اُس وقت کہہ لی تھی جب میرے بالغ ہونے میں ایک ہفتہ باقی تھا۔ یہ غزل میرے اُن سب دوستوں کو حد سے زیادہ پسند آئی تھی جن بے چاروں کے پاس عقل نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی کچھ ایسے عقل بند لوگ بھی اس غزل سے محظوظ ہوئے تھے جن میں شعر سمجھنے کی مطلقاً صلاحیت نہیں تھی۔ آپ کو میں اس بات کا یقین کیسے دلاؤں کہ میں خاندانی حکیموں کی طرح خاندانی شاعر ہوں۔ میرے والد نے اپنے دادا کا سہرا اُن کی پہلی شادی کے موقعہ پر ایسا کہا تھا کہ اُن سب لوگوں کے بھی دانت کھٹے ہو گئے تھے جو بیچارے ہنسنے ہنسانے کے لئے مصنوعی دانت لگائے پھرتے تھے۔ اور میرے نانا مرحوم خدا جھوٹ نہ بُلوائے مرنے کے بعد بھی شاعر رہے تھے۔ اور انہوں نے عالمِ برزخ میں آل انڈیا ـــ مشاعروں کا ایک انوکھا سلسلہ شروع کر دیا تھا چنانچہ ان کے ان مشاعروں میں دنیا بھر کے قبرستانوں میں دفن شدہ شاعر اپنی اپنی زندہ غزلیں پڑھنے کے لئے اس مشاعرے میں تشریف لاتے تھے۔ اور یہ مشاعرے فرشتوں کی صدارت میں ہوا کرتے تھے۔ لیکن پھر ان مشاعروں کا سلسلہ زیادہ طویل ہو گیا۔ جنت و دوزخ کے نظام میں بھی خلل پڑنے لگا۔ کیونکہ اچھے شاعروں کی ایک بڑی تعداد دوزخ میں تھی اور وہ مشاعرے میں حصہ لینے کے لئے آئے دن دوزخ کے داروغہ سے پرمشن لینے لگے تھے۔ اس طرح وہاں کے نظام میں ایک خلفشار سا برپا ہو گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشاعروں پر پابندی لگ گئی۔

اس بات کا آج تک کسی نے یقین نہیں کیا۔ اگر اتفاقاً آپ بھی صاحبِ عقل ہوں گے تو آپ بھی یقین نہیں کریں گے۔ لیکن آپ کے یقین نہ کرنے سے ہمارے خاندان کی شرافت پر اور ہماری اگلی پچھلی نسلوں کی شاعرانہ صلاحیت پر کوئی حرف نہیں آتا ـــ میرے ماموں زاد بھائی کے سالے کے ممیا سُسر کی بڑی بہن کے چھوٹے داماد اپنی ماں کے پیٹ سے ایک دیوان لیکر نکلے تھے۔ اور انہوں نے ایک سال کی عمر سے ایسے ایسے شعر کہنے شروع کر دیئے تھے کہ الاماں والحفیظ۔ شاعری ہمارے خاندان کا پیشہ بھی تھی اور ذوق بھی۔ میرے چاچا کے تایا سُسر کی ماموں زاد اولاد میں ایک شاعرہ گذری تھیں۔ جو چٹکی بجاتے ہوئے شعر کہہ دیا کرتی تھیں ـــ انہوں نے اپنی شادی کے خاص دن ایک مشاعرہ اٹینڈ کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ شادیاں تو ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن فن فن ہے اور فنکاری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے کسی کو شادی میں دلہن بنکر بیٹھ جانا دقیانوسیت کے سوا کچھ نہیں چنانچہ شادی کا سارا پروگرام جوں کا توں چلتا رہا۔ اور دلہن مشاعرے میں اپنی غزل اپنی ہی آواز میں پڑھکر نمازِ فجر کے وقت اپنے مجازی خدا کے قدموں میں اپنی بندگی کا اظہار کرنے کے لئے حاضر باش ہو گئی۔ بارات کے سب لوگ پڑھے لکھے تھے۔ تہذیب زدہ بھی تھے۔ اور ہوش و حواس سے پوری طرح آشنا بھی تھے اس لئے نہ کسی نے اعتراض کیا نہ کوئی بددل ہوا ـــ شادی بھی اس طرح نمٹ گئی۔ اور دامنِ فن پر بھی کوئی آنچ نہیں آئی

یہ ہے ہمارا خاندان ـــ اور اس خاندان میں پیدا

ہونے کی بدولت میں خود مادرزاد قسم کا شاعر ہوں چنانچہ میں جب اس دنیا میں نازل ہوا تو میں نے رونے کے بجائے غالب کی ایک غزل گن گنائی۔

جتنے بے شعور قسم کے لوگ تھے سب اسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے۔ لیکن جو لوگ باشعور تھے انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ بہت نستعلیق قسم کا نوجوان ہمارے خاندان میں بالکل بے ارادہ پیدا ہو گیا تھا۔ یعنی اس کو تو کسی ایسے خاندان کا چشم و چراغ بننا چاہئے تھا جس کے شجرِ نسل کی اندرونی جڑیں مغلیہ خاندان سے ملتی ہوں۔

میرے والد بھی بہت بڑے شاعر تھے۔ اور بحر در دیف پر انہیں پورا پورا کنٹرول تھا۔ یہ بات الگ ہے کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں ایک بھی غزل نہ کہی ہو۔ کیونکہ یہ جس زمانہ کا ذکر ہے اس زمانہ میں شاعر ہونے کے لئے غزل لکھنا یا شعر کہنا ضروری نہیں تھا۔ معاشرے کا ہر وہ آدمی اچھا شاعر سمجھا جاتا تھا جو بدذوق نہ ہو۔ کیا سمجھے؟ اگر نہیں سمجھے تو برائے مہربانی سمجھنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ سمجھنے سمجھانے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ اور آنتیں خود بخود کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور انسان منہ کے بجائے ناک سے کھانسنے لگتا ہے ـــــ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں چونکہ مادرزاد قسم کا شاعر تھا۔ اور ایک درجن اشعار فی منٹ کے حساب سے لکھ لیا کرتا تھا۔ اس لئے آس پاس کے دیہاتوں میں میری دھوم ہو چکی تھی ـــــ اور دیہاتی قسم کے لوگ میرے شعروں پر منہ کھول کر داد دیا کرتے تھے دراصل میرے اشعار سے گاؤں اور دیہات کی بو آیا کرتی تھی۔ اور اہل دیہات مجھے اپنی برادری کا ایک ممبر سمجھا کرتے تھے۔ مجھے داد دینا وہ اپنا فرض سمجھا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے ایسے شعروں پر داد مل جایا کرتی تھی۔ جو خود میری بھی سمجھ میں نہیں آتے تھے۔ مثلاً یہ شعر میرا بہت مشہور ہوا تھا۔

ترے آنچل کو میرے کھیت کے بتھوے سے کیا نسبت
مگر جب دیکھ لیتا ہوں۔ ترے نتھنے یاد آتے ہیں۔

یہ شعر بہت ہلکا پھلکا سا شعر ہے اور اس شعر میں مطلب نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ لیکن اس شعر پر میں مہینوں گاؤں کے لوگوں کی داد وصول کرتا رہا۔

ایک شعر یہ بھی کہا تھا۔

تمہارے کھیت کا پالک ہمارے کھیت کے شلجم
چلو اب اس طرح سے فاصلوں کو کم سے کم کر لیں۔

مجھے یاد ہے کہ اس شعر پر تو مجھے بذریعہ خطوط بھی داد وصول ہوئی تھی۔ ایک بار میں نے یہ بھی عرض کیا تھا۔

دل کے دیہات میں حالات کے کتنے راکٹ
چھوڑ کر غم کی نئی گیس گذر جاتے ہیں
اتنا روتے ہیں میرے گھر پہ وہ آ کر اکثر
میرے گھر کے سبھی مٹکوں کو وہ بھر جاتے ہیں

مرزا غالب چونکہ میرا آئیڈیل تھے۔ اس لئے میں نے ان کے کلام پر تضمین کرنے کی حد کر دی تھی۔

ایک بار غالب صاحب میرے خواب میں آکر میرے سر پر ہاتھ رکھکر بولے تھے۔ اس دنیا میں شہرت کی جو کمی تھی وہ تم نے پوری کر دی۔

ان کے ایک شعر سے متاثر ہو کر میں نے کہا تھا۔ اور زمانہ تھا غربت کا۔ عرض کیا تھا۔

ہے خبر گرم اُن کے آنے کی
آج ہی گھر میں شوربہ نہ ہوا

ایک بار یہ غزل۔ زینتِ مشاعرہ بنی۔

دلِ شوہر تجھے ہوا کیا ہے
رات دن گھر میں بھونکتا کیا ہے
ہم بھی کرتے میں جیب رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
ہم کو اُن سے رقم کی ہے اُمید
جو نہیں جانتے عطا کیا ہے
نعمتیں جو چنا جوار مکی
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے
مُرغ آنے پہ یہ کہا میں نے
خود جو آئے تو پھر برا کیا ہے

ایک بار میرے اس شعر پر مسلم گھرانوں میں ہل چل مچ گئی تھی۔

نظر سے گھورتے رہنے کے ہم نہیں قائل
جو آگ اِن کے نہ برسے تو پھر بہو کیا ہے۔

ایک بار معمولی سی تبدیلی سے یہ شعر نذرِ قوم کیا تھا۔

میں نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
باپ بن جاؤں گا میں تم کو خبر ہونے تک

اس طرح کے اشعار سے میں نے آس پاس کے علاقہ میں آگ لگادی تھی۔ اور کئی بڑے بڑے شاعر اس آگ کو بجھاتے پھرتے تھے۔ لیکن شہرت و مقبولیت کی آگ تھی جو لگتی چلی گئی۔ مگر اسی دوران مجھے ایسا محسوس ہوا کہ شاید میرے اشعار بے روح ہیں۔ ان میں کسی طرح کی حرارت نہیں ہے۔ یہ زندگی سے محروم ہیں۔ ان میں وہ کشش نہیں ہے جو انسان کے دل کو لبھاتی ہے۔ آخر کیوں؟ میں خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ کیونکہ شاعر تو میں فطری تھا۔ پھر یہ وسوسہ میرے دماغ کی کھڑکیوں سے میرے دل و جگر تک کیسے پہونچا مجھے اس کی خبر نہیں تھی۔ بس مجھے یہ محسوس ہوا کرتا تھا کہ میرے اشعار "روح" سے محروم ہیں۔

اسی دوران میں نے اپنے ایک بچپن کے دوست سے کہا۔ یار شعر پر شعر کہتا چلا جا رہا ہوں۔ کیونکہ اگر شعر نہ کہوں تو زندگی دشوار ہو جائے ــــ لیکن اب یہ وہم سا ہونے لگا ہے کہ میرے اشعار روح اور زندگی سے محروم ہیں۔

تو میں کیا کروں؟ اُس کمبخت کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی۔

تم مجھے یہ بتاؤ کہ شعر میں روح کیسے پڑتی ہے؟۔

اس نے کہا۔ کہ میں نے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ جب تک دل پر چوٹ نہیں پڑتی کوئی بھی شاعر اچھا شاعر نہیں بن سکتا۔

تو کیا میں کوئی پتھر اُٹھا کر اپنے دل پر مار لوں۔؟

ایسی چوٹ سے کام نہیں بنے گا ــــ چوٹ ایسی ہونی چاہئے کہ اینٹ اور پتھر کے بغیر دل گھائل ہو جائے۔

ایسی چوٹیں کیسے لگتی ہیں؟

تم نرے بے وقوف ہو۔ شاعری کرتے پھر رہے ہو اور یہ نہیں معلوم کہ دل گھائل کس طرح ہوتا ہے۔ جاؤ ابھی اسی وقت اور کسی لڑکی سے عشق کرو۔

عشق؟

جی ہاں عشق۔ اور عشق کرنا دل سے تاکہ دل گھائل ہو جائے۔ اور جب دل گھائل ہو جائے تو وزن دار قسم کے شعر دماغ پر برسنے لگیں گے

چلو منظور۔ لیکن یہ برائے عشق لڑکی کہاں سے ملے گی۔

اماں یار۔ اگر لڑکی دستیاب نہ ہو تو کسی عورت سے شروع کر دو۔ عشق ہی تو کرنا ہے لڑکی نہ سہی تو عورت ہی سہی۔

اپنے دوست کے اس مخلصانہ مشورے پر عمل کرنے کے لئے گھر میں جو جھاڑو پونچھا کرنے آتی تھی اس سے اظہارِ عشق کر بیٹھا۔ وہ جوان تھی اور غربت کی وجہ سے گھروں میں کام کیا کرتی تھی۔ اس نے میرے اظہار عشق پر اچھا خاصا منہ بنا کر کہا۔

فرضی بھائی۔ میں تو آپ کو اپنا بھائی مانتی ہوں اور آپ کی بہت عزت کرتی ہوں۔ اور یہ آپ کو آج ہو کیا گیا آپ تو بہت اچھے انسان ہیں۔

اگر اچھا ہوں تو کسی سے عشق نہ کروں۔ عشق کون برا ہوتا ہے۔ دنیا بھر کے سمجھدار لوگ عشق و محبت سے فراغت پا کر ہی دنیا سے روانہ ہوئے ہیں۔ وامق عذرا۔ لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، ہیر رانجھا، یوسف زلیخا اور رومیو جولیٹ یہ سب اپنے وقت کے ڈگری یافتہ لوگ تھے اور سب عشق کے راستوں پر پیدل چل کر اپنی اپنی منزل تک پہونچے ان کے علاوہ بھی جن خوددار نسلوں نے عشق و محبت سے استفادہ کیا ہے ان کے نام آج تک زندہ ہیں۔ جبکہ وہ تمام حضرات جو اس دولت سے محروم رہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ گئے ہیں۔ میں عشق کر کے امر ہونا چاہتا ہوں اور اپنے شعر میں درد بھرنا چاہتا ہوں تو کیا تم میری مدد نہیں کرو گی۔

نہ بابا ــــ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ میں نے آج تک اپنے شوہر ہی سے عشق نہیں کیا۔ میں تم سے کیا عشق کروں گی۔ ہاں جب تم نے عشق کرنے کی ٹھان ہی لی ہے تو کسی لڑکی سے عشق کرو۔ اللہ کامیابی دے گا۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں.....

اور اس طرح اس کام کرنے والی نے میرے جذبات کا قتلِ عام کر دیا۔ اور اس کے بعد کئی تجربے اور ناکام ہوئے۔ نہ جانے کیا بات تھی کوئی بھی بنتِ حوا منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھی۔ جبکہ میں اس خوش فہمی کا شکار تھا کہ لڑکیاں عشق کا اظہار کرتے ہی کسی چنے کے کھیت میں گانا گانا شروع کر دیں گی ــــ اور مجھے گود میں اٹھا لیں گی ــــ پھر میں بھی لہرانے لگوں گا ــــ لیکن اُف

میرے باپ کے رب العالمین۔
ایک لڑکی بھی مجھ سے محبت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔
ایک لڑکی تو بہت ہی زیادہ عقل مند تھی۔ اس کو میں نے دل سے پسند کیا تھا۔ اور اسے ایک شادی کے موقعہ پر میں نے ایک طرف لے جاکر کہا تھا۔ تم بہت خوبصورت ہو اس لئے مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے عشق کر کے میری حوصلہ افزائی کرو۔
میرے اس اظہار عشق پر۔ وہ منہ کے بجائے آنکھوں سے ہنسی تھی۔ پھر اس نے خلوص سے بھرے ہوئے لہجہ میں کہا تھا۔ کہ میں تو عشق وشق کے چکر میں نہیں پڑتی۔ کیونکہ میں ایک شریف باپ کی بیٹی ہوں اور میری منگنی بھی ہو چکی ہے۔ میں عشق کر کے کیا کروں گی؟ البتہ میرا ایک مشورہ ہے وہ یہ کہ اگر کسی سے عشق کرنا ہی ہے تو پہلے اپنی داڑھی صاف کر دو۔ کیا تم نے کسی ہونہار شاعر کا یہ شعر نہیں سُنا۔

قاصد سے میرے یار نے کہلائی ہے یہ بات
داڑھی کو کر و صاف تو ممکن ہے ملاقات

تو کیا داڑھی کی موجودگی میں عشق نہیں کیا جاسکتا؟ شاید میرے لہجہ میں بہت معصومیت تھی۔
آپ تو کر سکتے ہیں۔ لیکن کوئی لڑکی آپ سے دل کیسے لگائے گی۔ لڑکیاں داڑھیوں سے گھبراتی ہیں۔ اور عشق کسی بھی طرح کی گھبراہٹ کے ساتھ پروان نہیں چڑھ سکتا۔
بہت ہی غلط مشورہ تھا۔ جی ہاں۔ میرے پاس داڑھی کے سوا۔ باپ دادا کے ترکے میں سے اور تھا ہی کیا۔ اگر اسے بھی مونڈوا دیتا تو کون مجھے شریف النسل سمجھتا۔ میں نے اس کا مشورہ نہیں مانا اور ایک.... دن عین داڑھی کی موجودگی میں ایک لڑکی میرے عشق پر ایمان لے آئی۔ جب اُس نے مجھ سے محبت کا فیصلہ کر لیا۔ تو ایک دن ڈرتے ہوئے میں نے اُس سے پوچھا۔
کیا تمہیں میری یہ داڑھی ناگوار تو نہیں گذرتی....
کیا مطلب؟ وہ سٹ پٹائی۔
میرا مطلب یہ ہے کہ کیا اس داڑھی کی موجودگی میں ہم دونوں عشق کی پگ ڈنڈی پر رواں دواں رہیں گے۔
یہ داڑھی ہمارے پاکیزہ جذبوں میں کہیں حائل تو نہیں ہوگی۔

نہیں۔ بے چاری داڑھی کیا کہتی ہے اور یہ تو آپ کی عظیم الشان شخصیت کا ایک حصہ ہے۔
اور سچ تو یہ ہے کہ آپ اس داڑھی ہی کی وجہ سے کھلتے ہیں ورنہ بالکل جمن قصائی لگتے۔
اس کے اس پیار بھرے انداز سے روح میں تازیانے بجنے لگے۔ اور بے اختیار یہ دل چاہنے لگا۔ کاش میرے دو داڑھیاں ہوتیں۔
لیکن اس عشق میں مشکل یہ پیش آئی کہ یہ لڑکی تو پہلے گلے ہی پڑ گئی۔ عشق کا مقصد ہی فوت ہو گیا۔ میں نے تو دوستوں کے مشورے پر اس لئے دل لگایا تھا تاکہ دل گھائل ہو اور اچھے معیاری درد بھرے شعر میرے ذہن کی وادیوں میں زعفران کی طرح اُگنے شروع ہوں اور دنیا کی منڈی میں یہ اچھے بھاؤ میں بکیں اور چلیں۔
لیکن عشق کیا تو پھر شادی بھی کرنی پڑ گئی۔ شادی کے بعد دل کیا جسم کی ہر چیز گھائل ہو گئی اور اشعار کے بجائے بچے نازل ہونے لگے۔ یقین کریں کہ بعض اچھے فی البدیہی ہیں بالکل آمد کی طرح۔ ایک بچے پر آورد کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیکن کمبخت یہ سب کے سب آزاد نظم کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔ ایک بھی بچہ بحر میں نہیں ہے اور قافیے اور ردیف سے تو سب آزاد ہیں۔ اس لئے عشق کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ اور مدتوں الٹا سیدھا شعر بھی ذہن میں نہیں آیا کیونکہ نون تیل اور لکڑی سے فرصت نہیں تھی شعر کیسے کہتا۔ لیکن اب چند ہفتوں سے پھر دل شاعری کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ ان شاعروں کو دیکھ دیکھ کر دل میں لالچ آتا ہے جو بر ائے نام فیل ہیں لیکن ایسے ایسے شعر کہہ رہے ہیں جنہیں دیکھ کر فرشتے وجد کرنے لگیں۔ شاعری کا ارادہ کیا تو پھر وہی عشق کا خیال بھی آیا۔ جس کے بغیر اشعار بے روح رہتے ہیں۔ لیکن عشق اس دور میں اب اتنا مشکل بھی نہیں رہا۔ اب تو یہ بیماری طاعون کی طرح پورے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس مرتبہ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ اور میرا یہ شعر بھی مجھے مقصد کی طرف لے جاتا ہے۔

عشق نے یار و مکمل کر دیا
ورنہ ہم بھی مولوی تھے نام کے

(یار زندہ صحبت باقی)

روحانی عملیات کا ایک باب

دشمن سے نجات حاصل کرنا

اگر آپ کو کوئی بلا وجہ تنگ کر رہا ہو اور آپ اس سے نجات حاصل کرنا چاہیں تو درج ذیل عمل کو کام میں لائیں۔ عمل یہ ہے۔
غروب ماہ بروز ہفتہ یا منگل ساعت اول میں چوراہے کی مٹی لائیں اور دشمن کے پیروں کے نیچے سے اٹھائی ہوئی خاک کے ساتھ ملاکر ۱۴۰۰ بار ذیل کی آیت کو بغیر بسم اللہ پڑھ کر مٹی پر دم کرکے خانہ عدو میں ڈال دیں۔ ناجائز نہ کریں ورنہ خود کو نقصان ہوگا۔ پڑھنے والی آیت یہ ہے۔

فَاُمُّہٗ ھَاوِیَہ ۝ وَمَآ اَدْرٰکَ مَاھِیَہ ۝ نَارٌ حَامِیَہ ۝

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ سے متاثر ہونے والے افراد طاق عدد میں ایک پاکیزہ کمرہ میں بیٹھ کر سات روز تک بارہ ہزار بار درج ذیل آیت شریف پڑھیں۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝

پڑھنے سے پہلے ایک پاک سفید چادر نئی پاس رکھیں اور عمل اسی چادر پر بیٹھ کر پڑھیں۔ جب عمل کی تعداد پوری ہوجائے تو اپنی کامیابی کی دعا مانگیں ایک دو غریبوں کو کھانا کھلائیں اور یہ چادر بھی ان میں سے کسی ایک کو یا کسی اور مستحق کو دے دیں۔ عمل پڑھنے سے پہلے ۳ بار اور آخر میں ۳ بار کوئی سا درود شریف ضرور پڑھ لیں۔

فالج لقوہ اور ام الصبیان کا روحانی علاج

درج ذیل عمل ۱۶۲۲ بار روزانہ کے حساب سے، چھٹانک گڑ پر پڑھ کر دم کریں اور ام الصبیان کے مریض بچہ یا بچی کو دن میں ۳ بار کھلائیں اور فالج یا لقوہ والے جسم پر پڑھ کر دم کریں اور پانی دم کرکے پلائیں۔ پڑھنے کا عمل یہ ہے۔

اَرْعُوْنَ تَدْعُوْنَ آب زدم خشک شو
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ از دنیا رفت تو نیز ناپید
شو بحقِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۝

استخارہ مجربہ

یہ استخارہ فتاویٰ عزیزیہ سے لیا گیا ہے اور مستند ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں۔ بعد نماز سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ شریف ۷۰ بار پڑھیں اور آخر میں یہ درود شریف ۱۰۰۱ بار پڑھ کر اسی جگہ جہاں نفل پڑھی ہیں سوجائیں۔ بدھ کی رات، جمعرات کی رات، اور جمعہ کی رات میں یہ عمل شروع کریں انشاء اللہ مکمل راہنمائی حاصل ہوگی۔ درود شریف یہ پڑھنا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

اس پڑھائی کے بعد یہ نقش تکیے کے نیچے رکھیں گے تو تمام حالات کا کشف جلد ہوگا۔ نقش کو صبح کسی پاک جگہ میں رکھ دیا کریں اور شام کو پھر تکیے کے نیچے رکھ کر سوجایا کریں۔ نقش تمام شرائط کے ساتھ باوضو ہو کر لکھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

نقش استخارہ اسمُ الظَاہِر

قارئین میں پہلی دفعہ یہ عمل لے کر آپ کی محفل میں حاضر ہورہا ہوں امید ہے کہ قارئین طلسماتی دنیا کو پسند آئے گا۔ یہ استخارے کا نقش اور اس **اسم الظاہر** کا بھرا ہوا ہے۔ **اسم الظاہر** اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا نام اسم ظاہر لینے سے نئی بات سامنے آجاتی ہے یعنی ظاہر کرنے والا۔ یہ نقش میرا آزمایا ہوا ہے۔ ایک دفعہ اس نقش کی آپ بھی آزمائش کریں آپ بھی اس استخارہ کو مان جائیں گے۔ یہ آٹھ دن کا عمل ہے۔ آٹھ دن کی زکوٰۃ دینے کے بعد آپ اس نقش کے عامل ہوجائیں گے۔ عامل ہوجانے کے بعد آپ اس نقش استخارے سے ہر پوشیدہ بات معلوم کرسکتے ہیں۔

مثلاً امتحان میں کامیابی و ناکامی، لکی نمبرز، پرائز بانڈز کے نمبر، دفن شدہ خزانہ، سحر وجادو، آسیب، چور وچوری اور ایسی بہت سی باتیں اس استخارے سے دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی وقت ضرورت ایک نقش زعفران سے لکھ کر رات کو سوتے وقت اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ نقش کے درمیان خالی خانہ میں اپنا مقصد لازمی لکھیں۔ عامل ہوجانے کے بعد آپ یہ نقش لکھ کر دوسروں کو بھی دے سکتے ہیں۔

نقش استخارہ کی زکوٰۃ دینے کے دوران یا نقش لکھتے وقت یا دریا میں ڈالتے وقت اگر کوئی ڈرانے والی شکل دکھائی دے تو ہرگز نہ ڈریں۔ نقش لکھتے وقت اپنا حصار کرلیا کریں۔ اگربتی خوشبودار جلتی رہے۔

روزانہ سات نقش لکھکر دریا میں ڈالیں۔

نقش اور اس کی چال درج ذیل ہے۔

جبرائیل

۹۲	۷۳۸	۲۷۶
۴۶۰		۶۴۶
۵۵۴	۳۶۸	۱۸۴

قوله الحق — کھیعص — اسرافیل — حمعسق — عزرائیل

نقش کی چال یہ ہے

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

نقش لکھ کر دریا یا نہر میں ڈالنے کے لئے جاتے وقت اور آتے وقت راستہ میں کسی سے قطعی کوئی بات نہ کریں۔ روزانہ کے نقوش لکھ کر گندم کے آٹے میں ہر نقش کی علیحدہ علیحدہ گولیاں بنائیں اور دریا یا نہر میں ڈال آئیں۔ نقش لکھنے سے پہلے نہا دھوکر پاک صاف کپڑے پہن لیں۔ عمل کے لئے علیحدہ کمرہ منتخب کریں۔ نقش لکھتے وقت کسی سے بات نہیں کرنی۔ اگر مجبوری ہو تو سوال کا جواب کاغذ پر لکھ کر دے سکتے ہیں۔ عامل بننے کے لئے نماز پنجگانہ ادا کرنا ضروری ہے۔ نہ صرف عمل کے دوران بلکہ اس کے بعد بھی۔ نماز کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔ عمل کے دوران جنازہ میں شرکت نہیں کرنی۔ دوران عمل تمام ممنوعات اور جماع سے پرہیز کریں۔ یہ عمل چاند کی پہلی تاریخوں سے شروع کریں۔ دن جمعرات کا بہتر ہوگا۔

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ــــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے ــ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ۲۰۰۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ــــ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ

یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اسوقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کیے جائیں توجلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ــــ فاصلہ ۶۰ درجہ

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل) ــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ

یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اسوقت برے کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں توبہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمال شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ــــ فاصلہ ۹۰ درجہ

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم برے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت ونفرت اور نفاق وہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہئے۔

قران

(ن) ــــ فاصلہ صفر

سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دوطرح کے ہوتے ہیں ــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو اور برے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر	
یکم مارچ	قمر و زحل	تثلیث	۶	۲۰
یکم مارچ	قمر و عطارد	قران	۲۶	۲۳
۲ مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۵۳	۴
۳ مارچ	قمر و شمس	قران	۲۸	۷
۴ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۵۱	۳
۴ مارچ	قمر و مریخ	تربیع	۵۲	۲۰
۵ مارچ	عطارد و مریخ	تسدیس	۰۰	۱۱
۵ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۲۴	۱۴
۶ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۳۸	۱۶
۷ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۲۶	۹
۷ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۳۵	۲۱
۸ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۱۳	۳
۸ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۵۴	۲۰
۱۰ مارچ	زہرہ و مشتری	مقابلہ	۱۷	۱۰
۱۰ مارچ	قمر و عطارد	تربیع	۲۴	۱۳
۱۱ مارچ	قمر و شمس	تربیع	۴۶	۱۱
۱۲ مارچ	قمر و مریخ	مقابلہ	۰۴	۱۶
۱۳ مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۲۰	۱۰
۱۴ مارچ	قمر و شمس	تثلیث	۳۰	۴
۱۵ مارچ	قمر و مشتری	قران	۵۹	۷
۱۶ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۰۲	۸
۱۷ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۱۳	۹
۱۸ مارچ	قمر و عطارد	مقابلہ	۴۱	۱۰
۱۹ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۴۸	۱۰
۲۰ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۵۷	۹
۲۱ مارچ	زہرہ و زحل	تثلیث	۳۱	۲۴
۲۴ مارچ	عطارد و زحل	مقابلہ	۵۰	۱۳
۲۷ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۴	۲۱
۳۱ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۴	۱۴

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر	
یکم اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۵۲	۱۹
۲ اپریل	قمر و مریخ	تربیع	۴۶	۱۴
۳ اپریل	قمر و عطارد	قران	۴۵	۲
۴ اپریل	قمر و مشتری	تربیع	۴۷	۵
۵ اپریل	قمر و مریخ	تثلیث	۴۲	۵
۶ اپریل	قمر و مشتری	تسدیس	۱۹	۲۲
۷ اپریل	قمر و زہرہ	تربیع	۲۷	۴
۸ اپریل	قمر و زحل	قران	۱۰	۵
۹ اپریل	قمر و عطارد	تسدیس	۳۸	۴
۱۰ اپریل	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۹	۱۱
۱۱ اپریل	قمر و مشتری	قران	۱۴	۲۱
۱۲ اپریل	قمر و زحل	تسدیس	۲۵	۲۰
۱۴ اپریل	قمر و زہرہ	مقابلہ	۵۷	۱۶
۱۵ اپریل	شمس و زحل	تسدیس	۳۷	۳
۱۶ اپریل	قمر و زحل	تثلیث	۲۸	۲۲
۱۷ اپریل	قمر و شمس	مقابلہ	۱۵	۲
۱۸ اپریل	قمر و عطارد	مقابلہ	۱۳	۱۲
۱۹ اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۱۹	۲۰
۲۰ اپریل	قمر و زحل	مقابلہ	۲۹	۲۳
۲۲ اپریل	قمر و عطارد	تثلیث	۳۸	۱۹
۲۴ اپریل	قمر و شمس	تربیع	۳۸	۱۹
۲۵ اپریل	قمر و عطارد	تربیع	۴۰	۲
۲۶ اپریل	قمر و شمس	تسدیس	۷	۸
۲۷ اپریل	قمر و عطارد	تسدیس	۴۵	۱۵
۲۸ اپریل	قمر و مریخ	قران	۲۴	۱۸
۲۹ اپریل	زہرہ و مشتری	تثلیث	۱۹	۹
۲۹ اپریل	قمر و مشتری	تثلیث	۳۱	۲
۳۰ اپریل	شمس و مشتری	تربیع	۳۱	۲
۳۰ اپریل	قمر و زحل	تسدیس	۳۸	۱۲

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر	
یکم مئی	قمر و مریخ	تربیع	۱۵	۷
یکم مئی	قمر و مشتری	تربیع	۲۳	۱۷
۲ مئی	قمر و عطارد	قران	۲۷	۱۱
۳ مئی	زہرہ و نیپچون	تسدیس	۵۷	۱۱
۴ مئی	زہرہ و مریخ	تثلیث	۳۶	۱
۵ مئی	قمر و زحل	قران	۵۹	۱۴
۷ مئی	قمر و شمس	تسدیس	۵۸	۵
۹ مئی	قمر و مشتری	قران	۴	۴
۱۰ مئی	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۵	۲
۱۱ مئی	قمر و عطارد	تثلیث	۸	۱۴
۱۲ مئی	قمر و شمس	تثلیث	۱۴	۴
۱۳ مئی	قمر و مریخ	تثلیث	۵۹	۱۳
۱۴ مئی	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۳	۱۴
۱۵ مئی	قمر و مشتری	تربیع	۷	۱۲
۱۶ مئی	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۱	۱۱
۱۷ مئی	قمر و مریخ	تسدیس	۲۹	۱۷
۱۸ مئی	قمر و زہرہ	تثلیث	۰۰	۲۲
۱۹ مئی	قمر و عطارد	تثلیث	۲۱	۱۴
۲۰ مئی	قمر و شمس	تثلیث	۵۵	۱۱
۲۱ مئی	قمر و زہرہ	تربیع	۲	۹
۲۲ مئی	قمر و مریخ	قران	۸	۴
۲۳ مئی	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۴	۲۱
۲۴ مئی	قمر و عطارد	تسدیس	۴۷	۱
۲۵ مئی	قمر و زحل	تربیع	۱۳	۱۴
۲۵ مئی	قمر و شمس	تسدیس	۴	۲۲
۲۶ مئی	زہرہ و مشتری	تربیع	۲۸	۱۳
۲۷ مئی	قمر و مریخ	تسدیس	۵۵	۵
۲۸ مئی	قمر و زحل	تسدیس	۲۵	۱
۳۱ مئی	قمر و مشتری	تسدیس	۴۲	۱۹

شرفِ شمس

آفتاب دورہ فلک طے کرتا ہوا جب برج حمل کے ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اسے شرف کا درجہ حاصل ہوتا ہے تو فلکی اثرات کے لحاظ سے یہ ایک پُرتاثیر اور بلند ترین مقام ہوتا ہے جس کی تاثیر مخصوص الفاظ واسماء کے ذریعہ مخصوص شکل میں اہل جفر منتقل کردیتے ہیں۔ وہ شکل جو اسی شرف کے وقت ابھرے گی۔ جس کے پاس ہوگی اس کو سرفرازی دے گی اور بلند مرتبہ پر پہنچنے کے لئے اسباب تیار کرے گی۔ اس کارگر عالم اسباب میں قدرت کا ایک سبب ہوگی۔ اس کے فوائد یہ ہیں۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی عہدہ پر قائم ہے۔ مگر مسلسل کئی سالوں سے اس کو ترقی نہیں ملی تو ترقی پائے گا۔

(۲) ملازمت میں کسی کو جائز مقام نہیں ملا تو وہاں ترقی پائیگا۔

(۳) اگر حصول ملازمت میں یا افسران اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وہ ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔

(۴) اگر کسی جگہ اس کا حق مارا گیا ہے تو وہ اپنے حق کو حاصل کرے گا۔

(۵) اگر کوئی حقیر اور بے اعتبار شخص ہے۔ کہ نہ معاشرہ میں کوئی مقام ہے اور نہ دوستوں اور اعزّا میں عزّت ہے ـــــ تو وہ مکرّم ہوجائے گا۔

(۶) اگر کوئی اکابر زمانے میں سے ہے اور حکومت میں اُسے کوئی مقام نہیں تو وہ مقام عزّت اور مرتبہ حاصل کرے گا۔ تمام بزرگ واشراف اور اعیان زماں اس کے مطیع وفرمانبردار ہونگے۔ اس کے حکم سے تجاوز نہ کریں گے اور سختی، تندہی اور متکبرانہ انداز میں اس سے پیش نہ آئیں گے۔

(۷) طلب وجاہ حشمت کے طالبوں کو نصیب کی یاوری ہوگی۔

(۸) اگر کوئی چاہے کہ جس مرتبہ پر ہے وہ تبدیل نہ ہو یا عظمت و جلال اس کا قائم رہے تو وہ بھی آرزو پوری ہوگی۔ غرض یہ ہے کہ شمس تمام کواکب میں شہنشاہ کا مرتبہ رکھتا ہے۔ اور تمام کواکب اس کے گرد گردش کرتے رہتے ہیں۔ پس اسی قسم کی روحانیت حسب مراتب ہر شخص کو ملے گی جس کے پاس اس شمس کے شرف کا طلسم یا لوح ہوگی۔ یہ لوح ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ موجودہ مخدوش بے رحم بے عزّ اور اندیشہ زبان مال و دولت کے دور میں ہر شخص کے پاس ہونی چاہیئے۔ اللہ چاہے گا تو وہ نہ صرف مامون ومحفوظ رہے گا بلکہ مراتب ودرجات ترقی حاصل کرے گا عزّت پائے گا۔

دورانِ عمل زعفران، صندل سرخ اور عود کا بخور جلائیں۔ اپنے کپڑوں پر عطر گلاب لگائیں۔ جب ساعت شروع ہو تو لوح پر کندہ کریں۔ کاغذ ہو تو اس پر زعفران سے لکھ لیں۔

صاحبِ حیثیت لوگ سونے کی بنائیں۔ شمس کی دھات سونے یا چاندی کی بنوائیں۔ اور اس پر سونے کا ملمع کروائیں۔ اگر کوئی شخص چاندی کی تختی بھی نہ بنوا سکے تو سنہرا کاغذ لیں۔ اس کی پشت پر زعفران سے لکھ لیں۔ کاغذ اور دھات کی لوح میں تاثیرات تو یکساں ہوں گی۔ مگر فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ دھات سریع الاثر ہوتی ہے۔ کاغذ کی لوح آہستہ آہستہ کام کرتی ہیں۔ البتہ کندہ کرنے والے کو چاہیئے کہ خود ہی باوضو تیز نوک دار چیز سے دبا کر لکھ لیں۔ اگر کسی کندہ کرنے والے کے پاس جائیں تو وہ باوضو ہو اور وقت مقررہ کا خیال رکھے۔

میں گزشتہ کئی برسوں سے ایک اسم کو کام میں لاتا ہوں ـــــ یا الٰہ الالٰھہ الرفیع جلالہ۔ یہ اسمائے اربعین میں سے دوسرا اسم ہے اس سے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اور میرے برسوں کے تجربات میں سے ہے۔ اس کے عدد ۹۷۴ ہیں اور اس کا مربع ذوالکتابت میں نے خود ترتیب دیا ہے اور اسی سے ہر سال کام لیتا ہوں۔ اسے بھی چھپا دوں۔

شمس آتشی ہے اس لئے اس مربع کی رفتار بھی آتشی ہوگی۔

رفتار نقش کی دی جاتی ہے۔ اس کے مطابق نقش کو پُر کرنا ہوگا۔ نقش ۱ میں جو ذیلی خانوں میں اعداد تھے۔ ان اعداد کے مطابق اسماء لے کر نقش ۲ کو ترتیب دیا ہے۔ یعنی بجائے اعداد کے اسم الٰہی لکھے جائیں گے۔ اب یہ آپ کی مرضی پر منحصر ہے کہ آپ نقش ۱ تیار کریں یا نمبر ۲ تیار کریں۔ دونوں کی تاثیرات ایک ہی ہوں گی۔

رفتار

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۳	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(۱) نقش ذوالکتابت

۷۸۶

یاالہٖ	الالٰہہ	الرفیع	جلالہٖ
۳۹۲	۶۸	۴۸	۴۶۶
۶۷	۳۸۹	۴۶۹	۴۹
۴۶۸	۵۰	۶۶	۳۹۰

(۲) نقش ذوالکتاب مع اسم الٰہی۔

۷۸۶

یاالہٖ	الالٰہہ	الرفیع	جلالہٗ
طالب نصیر	حکم	ماجد	شاہد قیوم
محیط	نادر صمد	رحیم صانع	واحد حی
قدیر قدیم	اوّل احد	اللّٰہ	رفیق

البتہ اسمائے الٰہی اعتبار سے لکھے گئے ہیں۔ اور کوئی فرق نہیں۔

نقش کے اضلاع قولہٗ الحق ولہٗ الملک سے تیار کریں۔ اوپر لوح کے ۷۸۶ اور اسم موکل یا جلطیل لکھیں۔ دائیں طرف طلسم شمس۔ بائیں طرف اسمائے شمس ابر ثاصابر ثاصارثا صور ثا لکھیں۔ نیچے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اور لوح کی پشت پر لکھیں۔ اَللّٰھُمَّ سخرلی جمیع خلقک کما سخرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام وہ لوگ جو سنہرے کاغذ پر لکھیں گے۔ پشت نقش پر سنہری جانب لکھ نہ سکیں گے۔ اس لئے وہ نقش کے نیچے ہی یہ دعا لکھ دیں۔

جب یہ لوح تیار ہو جائے تو سُرخ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر کسی محفوظ جگہ رکھ چھوڑیں اور آنے والے اتوار کا انتظار کریں۔ اس اتوار کی صبح کو کسی ایسی جگہ چلے جائیں۔ جہاں سے طلوع شمس کا نظارہ ہو سکے۔ جب تک قرص آفتاب نظر نہ آئے سورۃ شمس پارہ (۳۰) کو پڑھتے رہیں۔ جب قرص نظر آجائے تلاوت بند کریں اور دعا کریں۔ اے الٰہ العالمین اس سورج کی طرح مجھے بھی بلندی عظمت و شہرت دے۔ اور اپنے اس اسم اعظم کی برکت سے جس کی لوح میرے پاس ہے۔ خلقت میں عزت و توقیر دے، اور دلوں سے مجھے منبع فیض رسانی بنا۔

اس کے بعد گھر آکر ریشمی سرخ کپڑے میں سی لیں۔ پھر موم جامہ کریں۔ تعویذ بند کرالیں۔ اور سرخ دھاگہ ڈال کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں یا جیب میں رکھیں۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں اثرات ملاحظہ میں آئیں گے۔

آپ نے کام مکمل کر لئے اور نعمت قبضہ میں کر لی۔ خدا کا شکر ادا کریں کہ اس نے موقع حاصل کرنے کی توفیق دی اور شیطان کی عذر داری سے محفوظ رکھا۔

چند عرصہ صبر کریں اور لوح کو خود ہی کام کرنے دیں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے کہ صبر کرنے سے کوئی موقعہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تو اس کو چاہیئے کہ اس اسم کو ہر روز فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح پڑھا کرے۔ اور اگر ہر روز پندرہ ہزار بار پڑھ کر چالیس دن پورے کرے تو تمام خلقت مطیع ہو۔ اور حامل غنی ہو۔ اگر کوئی شخص اس اسم کی دعوت دینا چاہے تو نصاب اس کا ایک ہزار اسّی بار زکوٰۃ چار ہزار پانچسو بار عشر بیس ہزار دو سو پچاس بار، بذل سات ہزار بار، ختم ایک ہزار دو سو بار ہے۔ دعوت صغیر میں قفل دور مدور موافق تعداد بذل اور ختم کے ہے۔ دوران دعوت بخور جلائے۔ خوشبو کا استعمال رکھے۔ انشاء اللہ نفوس قدسیہ نے موانست پیدا ہوگی۔ درجات و مقامات عالم حقیقی اور معارف یقینی حاصل ہوں۔ اور تمام جہاں کی سیر کرائیں۔ دورانِ عمل فضولیات سے پرہیز کرے اور ہر شغل میں متوجہ نہ ہو تا کہ حضوری دعوت سے باخبر رہے۔ اور اوقات میں فرق نہ آنے دے نہ کسی سے دعوت کا بیان کرے۔ بہر حال یہ منزلیں تو وہ طے کرتے ہیں جن کو اللہ نے توفیق ریاضت دی ہو۔ ہر شخص کے بس کا کام نہیں۔

بعض مصروف احباب لوح و نقش کی تیاری کے لئے دفتر کو لکھ دیتے ہیں۔ ان کے لئے لازم ہے کہ وہ کم از کم ایک ہفتہ قبل از وقت اطلاع دیں۔ اور ہدیہ روانہ کریں۔ ہدیہ نقش کا ۱۷۰ روپے

ہدیہ لوح چاندی کا ۱۲۰۱ روپے ہوگا۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

تسدیس عطارد و مُشتری

تسدیس عطارد و مشتری ہے۔ عاملین ایسی ساعتوں کا انتظار کرتے ہیں جو کبریت احمر کا حکم رکھتی ہیں۔ اگر عالم الغیب کا ہی حکم خاص اس عمل کے اثر کو روک دے تو اور بات ہے اور زیر قانون "وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ" مجبوری ہے۔ مگر جہاں تک عاملین کی تحقیق اور قانون عملیات کا تعلق ہے۔ اس عمل کا اثر یقینی ہے۔ جن اصحاب کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ یا ملازمت نہ ملتی ہو یا کاروبار رک گیا ہے تو یہ نقش آپ کو خوش قسمتی سے ہمکنار کرے گا۔ مجھے اس پر کامل یقین ہے دعا ہے۔ خداوند کریم آپ کو بھی اس سے کامیاب کرکے میرے یقین کا مدد و معاون بنائے یہ خیال نہ کریں کہ نقش بالکل سادہ ہے اور اس کی ترکیب آسان سی ہے۔ بلکہ جس طرح طب میں علاج بالمفردات ایک موثر طریق ہے۔ اسی طرح عملیات میں بھی ایک قسم خاص ہے۔ اس نقش معظم کو ۶۸ مرتبہ لکھو۔ یہ اس کی زکوٰۃ ہے۔ ہر نقش کو علیحدہ علیحدہ کاٹ کر اور گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر پانی میں ڈال دو۔ لیکن ایک اور نقش بھی لکھ لو۔ اس آخری نقش کو عطر میں معطر کرکے اور زرد ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر سچے اعتقاد سے اپنے پاس رکھ لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ یوم میں اس کا کھلا ہوا اثر معلوم ہوجائے گا۔ نقش ہمیشہ اپنے پاس رکھیں۔ اور دراز عرصہ تک اپنے پاس رکھیں۔ پاس رکھنے کی کوئی میعاد نہیں۔ مگر اثر اکیسویں دن سے ظاہر ہونا شروع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۶۹۵	۶۸۷	۶۹۲
۶۸۹	۶۹۱	۶۹۴
۶۹۰	۶۹۶	۶۸۸

نقش کی رفتار۔

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

نقش لکھنے کے متعلق بھی سمجھ لیں۔ اگر ایک ہی نشست میں نقش لکھنے کا ارادہ ہو تو مندرجہ بالا وقت تسدیس سے اتنا پہلے لکھنا شروع کریں کہ آسانی سے اس وقت پر ختم ہوجائے اور اس تسدیس کے وقت میں صرف آخری نقش لکھنا پڑے اگر ایک ہی نشست میں ممکن نہیں تو چھ دن قبل نقش شروع کرو۔ ہر روز ایک سو نقش لکھو اور ایک نقش پاس رکھنے والا لکھ لو۔ پس عمل کی تکمیل ہوجائیگی۔ روزانہ نقش لکھنے کا وقت مقرر نہیں جو وقت پہلے مقرر کرلیں اس کی پیروی روزانہ کریں۔ کسی خاص قلم دوات اور کاغذ کی بھی ضرورت نہیں۔ زکوٰۃ کے نقوش کالی پینسل سے بھی لکھ سکتے ہیں۔ مگر آخری نقش زعفران سے لکھنا ہوگا۔ نقش طہارت سے لکھیں۔ منہ رجال الغیب کا خیال رکھیں۔ کوئی پرہیز نہیں۔ اگر چاہیں تو روزانہ نقش لکھ کر گولیاں بنا کر بھی دریا وغیرہ میں ڈال سکتے ہیں یا آخری دن سب نقوش کو بھی اکٹھا ڈال سکتے ہیں۔ پانی ایسا ہو جس میں مچھلیاں ہوں اگر کسی جگہ ایسا پانی نہ ہو تو پھر کنوئیں میں ڈال دیں۔ وہ کنواں جس سے کھیتوں کو پانی ملتا ہو۔ اگر تسدیس کا دیا گیا وقت گزر جائے اور زیادہ وقت ایک گھنٹہ اوپر بھی ہوجائے تو پرواہ نہ کریں۔ کام مکمل کرلیں۔

شفایابی کیلئے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا سَلَامُ جو کوئی تین ہزار مرتبہ تین دن تک کسی بیمار کی شفا کے واسطے پڑھے گا بیمار بہت جلد شفا پائے گا۔

(۲)

یَا حَفِیْظُ اس نام مبارک کی یہ خاصیت ہے کہ اگر بیمار پر سات دن تک برابر ایک ہزار مرتبہ یہ نام پڑھ کر دم کیا کیا جاوے۔ انشاء اللہ بہت جلد مریض شفا پائے گا۔

(۳)

یَا حَیُّ اس اسم مبارک کی یہ خاصیت ہے کہ جو کوئی بیمار اس نام کو زیادہ پڑھے گا جلد شفا پائے گا۔ اگر دوسرا شخص کسی بیمار پر پڑھے تو اس طرح پڑھے کہ بیمار کی آنکھ سامنے آنکھیں کرکے پڑھے۔

شرفِ زہرہ

زہرہ دورہ فلک طے کرتا ہوا جب بُرج حوت کے ۲۷ درجہ پر پہنچتا ہے تو اس میں ایک خاص تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ پروردگارِ عالم نے وقت کے ہر موقعہ میں تاثیر رکھی ہے۔ حکمائے فلاسفر کا قاعدہ ہے کہ وہ حصول اثر کے لئے فاعل کو مہیا کرتے ہیں۔ تاکہ عالم فلکی کی تاثیر کو عالم سفلی میں اتارا جاسکے اور جب ایسا مادہ مہیا کرلیا جاتا ہے جو اس کا اثر قبول کرلے تو اس اثر کو لوح یا نقش پر اتار لیا جاتا ہے اور وہ سبب زمین پر ظہور صنعت قدرت خدا کا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ زہرہ کے ان درجوں پر فائز ہونے سے جو تاثیر پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ رجوع خلق اور تسخیر مستورات کے لئے بہت تیزی سے کام کرتی ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے پاس یہ لوح ہوگی۔ لوگ واقف وناواقف بڑے اور چھوٹے کسی نامعلوم کشش کے باعث متوجہ ہوجاتے ہیں اور پسند کرتے ہیں جوق درجوق آتے ہیں۔ شہرت، عظمت اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

لہٰذا اس وقت سے ان تمام لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جن کا خلقت سے عام تعلق ہے۔ مثلاً حکیم، ڈاکٹر، وکلاء، لیڈر، دکاندار اور دیگر ایسے تمام پیشہ ور لوگ جن کا ذریعہ آمدن عوام کی آمد سے متعلق ہے۔ کاروبار میں اضافہ کے لئے یہ ایک مؤثر وقت ہے۔ دکانداروں کے لئے خصوصاً یہ وقت مؤثر ہے۔

تسخیر حکام، تسخیر خلق، رجوع خلق اور قوم یا خلقت پر بزرگی حاصل کرنے کے لئے سال بھر میں یہ ایک مؤثر وقت آتا ہے۔ اور وہ لوگ جن کا خلقت کی آمد سے تعلق نہیں۔ ان کیلئے تسخیر خلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی اپنے حلقے کے ساتھ کام کرنے والوں افراد خاندان اور قوم میں برتری ہو۔ لہٰذا اس وقت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

شرفِ زہرہ کا وقت ۱۸ اپریل بروز جمعہ ۱۴ بجکر ۳۹ منٹ سے شروع ہوکر ۱۹ اپریل بروز ہفتہ ۱۰ بج کر ۵۲ منٹ تک رہیگا۔ ان ساعت میں کام بآسانی مکمل کرسکتے ہیں۔

ایک لوح چاندی کی بنوائیں۔ اس میں آیت یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ کے اعداد ۹۵۸ پُر کریں۔ لیکن لوح ذوالکتابت ہو۔ جس کی شکل و رفتار ذیل میں دی جاتی ہے۔

رفتار

۱	۷	۱۳	۱۹	۲۵
۱۴	۲۰	۲۱	۲	۸
۲۲	۳	۹	۱۵	۱۶
۱۰	۱۱	۱۷	۲۳	۴
۱۸	۲۴	۵	۶	۱۲

اصل نقش۔

یفعل	اللہ	مایشآء	ویحکم	مایرید
۳۵۴	۸۵	۲۶۱	۱۹۱	۶۷
۲۶۲	۱۹۲	۶۸	۳۵۵	۸۱
~~[illegible]~~ → ۷۹	۳۵۱	۸۲	۲۶۳	۱۹۳
۸۳	۲۶۴	۱۹۴	۶۵	۳۵۲

نقش کے اوپر یَا مجیدُ رفیعُ نعمَ النّصیر لکھیں۔ نیچے وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا محمّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھیں اور پشت لوح پر اسمائے مؤکلات وعزیمت لکھیں۔

اَجِبْ یَا حفطیائیلُ یاحنطیائیلُ یاموتیلیائیلُ یاحنطیائیلُ مسخّر لِخَلْقِکَ مِنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْبَحْرِ وَالْبَرِّ وَالْجِنِّ وَالْاِنْسِ کَمَا سَخَّرَ لِدَاوٗدَ وَلِسُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

تیار کرتے وقت باوضو ہوں۔ علیحدہ کمرہ ہو۔ کپڑے صاف اور معطر ہوں۔ بخور زہرہ کا جلائیں۔ جو زعفران اور سفید صندل ہے۔ دونوں میں سے جو میسّر ہو۔ وہ جلائیں۔ اگر لوح چاندی کی نہ بنوا سکیں تو کاغذ پر زعفران سے لکھیں اسے بازو بند بنائیں

یا گلے میں ڈالیں۔ اور ہمیشہ پاس رکھیں۔ تاثیر اس کی ظاہر ہوگی۔ اس مہر کی برکت سے جمیع خلق مطیع و مسخر ہوگی۔ اور جماعت قوم خلق خدا یا ماحول میں مقبولیت حاصل ہوگی۔ دکاندار، لیڈر دں وکلاء حکمار وغیرہ کے لئے یہ لوح اسباب رزق میں سے ہے۔ لوح باندھ کر حسب توفیق تصدق کریں اور ختم دلائیں۔ اس لوح یا نقش کو سفید ریشمی کپڑے میں سلوانا ہوگا۔

کوشش کریں کہ اپنی ضرورت کے لئے نقش یا لوح خود تیار کریں۔ جو سمجھ میں نہ آئے خط لکھ کر دریافت کرسکتے ہیں۔ جو کسی وجہ سے خود تیار نہ کرسکیں اور مدد کے خواہاں ہوں۔ ان کیلئے چاندی کی لوح کا ہدیہ ایک ہزار روپے اور کاغذ پر تیار کرنے کا ہدیہ سات سو پچاس روپے ہوگا۔ محصول ڈاک ۲۵ روپے ہوگا۔ ہدیہ کم از کم پندرہ دن قبل ارسال کریں۔ تاکہ آپ کا کام تیار ہوسکے۔ نام مع والدہ ارسال کریں اور مقصد بھی لکھ دیں۔

وہ لوگ جو اس لوح کو رکھیں تو اسمائے الٰہی یا مجید رفیع نعم النصیر کا ورد کریں۔ اس کے عدد ۹۵۸ ہیں اور آیت کے عدد بھی ۹۵۸ ہیں۔ اس کے ورد سے طالب بہت جلد عزیز خلق ہوجاتا ہے اور اس کا شہرہ دور و نزدیک پھیل جاتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ترقی بہت ہوتی ہے۔ مال و دولت کے آسان ذرائع بھی ملتے ہیں۔

صحت و تندرستی

جب آپ کے پاس روپیہ پیسہ ہوتا ہے تو آپ اسے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اور پوری احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ کہیں کھو نہ جائے اور کسی حالت میں بھی ضائع نہ ہونے پائے۔ لیکن صحت ایک ایسی دولت ہے جس کی طرف آپ کبھی توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ اُسے ضائع کرنے میں بھی آپ کو جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ حالاں کہ صحت و تندرستی کے مقابلہ میں روپے پیسے کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ اگر کوئی آپ کو دس ہزار روپیہ دے اور کہے کہ اپنی ایک آنکھ نکال لینے دو تو آپ ہرگز اُسے قبول نہ کریں گے۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی آنکھ یا ناک کے مقابلے میں دس ہزار روپے کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ کیوں کہ انسانی صحت وہ اہم ترین اور نازک ترین شئے ہے جس پر آپ کی پوری زندگی کی اچھائی اور برائی کا دار و مدار ہے۔

ہر وہ نوجوان جو تعلیم یافتہ ہے۔ مہذب ہے۔ سمجھ دار ہے اور کامیاب و کامران ہونا چاہتا ہے۔ وہ یقیناً اس جستجو میں رہتا ہے کہ صحت و تندرستی جیسی انمول شے کو کیسے برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اور اسے کس طرح قابل رشک بنایا جاسکتا ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ صحت چاہے جسمانی ہو یا ذہنی۔ اس کی حفاظت کرنا ہر جاندار کے لئے ضروری ہے۔ چوں کہ صحت اور بیماری میں بہت تھوڑا فاصلہ ہے۔ اس لئے صحت جیسی نعمت سے فائدہ اٹھانے کی خاطر اپنے روزانہ کے پروگرام پر کڑی نظر رکھئے تاکہ اس میں گڑبڑ نہ ہونے پائے۔ کیوں کہ دن بھر کے جملہ مشاغل ہماری صحت پر اثر ڈالتے ہیں۔ اور اگر ان میں توازن برقرار نہ رکھا جائے تو گوناگوں بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ اس لئے صبح جاگنے سے لیکر رات کو سونے تک تمام کاموں کو وقت اور اصول کے مطابق ڈھال لیجئے۔ اگرچہ یہ کام شروعات میں مشکل معلوم ہوگا۔ لیکن رفتہ رفتہ جب اس کی عادت ہوجائے گی تو یہی بہت آسان اور دلچسپ محسوس ہوگا۔ اگر اصول صحت کی روشنی میں آپ اپنی کسی عادت کو خراب اور نقصان دہ محسوس کریں تو کوشش کرکے اسے مفید اور صحیح عادت میں بدل لیں۔ ابتدا میں آپ کو یہ عادت ترک کرنا ذرا دشوار سا محسوس ہوگا۔ لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد آپ کے دل و دماغ اور اعصاب پر یہ اچھی عادتیں خود بخود اپنی جگہ بنالیں گے۔ اور آپ اُن کے مفید اثرات اور نتائج سے لطف اندوز ہوں گے۔

اچھی عادتیں بنانے کا طریقہ

اس کے تین بنیادی طریقے ہیں۔

(۱) وہ کام جس کی عادت ڈالنا مقصود ہو۔ اس کو توجہ اور ارادے کے ساتھ انجام دیں۔

(۲) اس کام کو دوہرانے کے موقع کی تلاش میں رہیں۔

(۳) جب تک عادت پختہ نہ ہوجائے۔ کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

جو کام ہم روزانہ کرتے ہیں۔ وہ عادت کو پختہ بنانے میں سب سے زیادہ موثر کردار ادا کرتے ہیں۔

تحویل آفتاب

۲۱؍مارچ بروز جمعہ کو ۷ بج کر ۴ منٹ پر آفتاب بُرج حمل میں داخل ہوگا۔

۲۰؍اپریل بروز اتوار کو ۱۹ بج کر ۸ منٹ پر آفتاب بُرج ثور میں داخل ہوگا۔

۲۱؍مئی بروز بدھ کو ۱۸ بج کر ۲۰ منٹ پر آفتاب بُرج جوزا میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات ہیں۔ ان اوقات میں خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام کریں۔

شرفِ قمر

۷؍مارچ بروز جمعہ ۱۱ بجکر ۴۰ منٹ سے ۱۲ بجکر ۴۲ منٹ تک۔ ۳؍اپریل بروز جمعرات ۱۸ بج کر ۴۲ منٹ سے ۲۰ بج کر ۲۷ منٹ تک یکم مئی بروز جمعرات ایک بج کر ۳۱ منٹ سے ۳ بج کر ۴۳ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔

ان اوقات میں مثبت کاموں کو فوقیت دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

۲۰؍مارچ بروز جمعرات ۲۳ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲۱؍مارچ ایک بج کر ۱۵ منٹ تک۔

۱۷؍اپریل بروز جمعرات ۱۱ بج کر ۱۲ منٹ سے ۱۲ بج کر ۷۴ منٹ تک۔ ۱۴؍مئی بروز بدھ ۲۲ بج کر ۱۲ منٹ سے ۲۳ بج کر ۷۴ منٹ تک قمر مقامِ ہبوط میں رہے گا۔

ان اوقات میں منفی کاموں کو فوقیت دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

شرفِ شمس

۸؍اپریل بروز منگل ۱۱ بج کر ۵۰ منٹ سے ۹؍اپریل بروز بدھ ۱۲ بج کر ۳۸ منٹ تک آفتاب کو شرف حاصل ہوگا۔ اس وقت بلندئ مرتبہ، حصول اقتدار اعلیٰ، ترقیات، سیاسی وسماجی کامیابی، عروج اور جاہ وحشمت کے لئے نقوش تیار کئے جائیں۔ انشاء اللہ پُر اثر رہیں گے۔

شرفِ زہرہ

۱۸؍اپریل بروز جمعہ ۱۴ بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۹؍اپریل بروز ہفتہ ۱۰ بج کر ۵۲ منٹ تک سیارہ زہرہ کو شرف حاصل ہوگا۔

ان اوقات میں تسخیر خلق، تسخیر محبوب، تسخیرِ زن، کاروبار کی ترقی، حلقہ احباب میں وسعت، عزت ومرتبہ میں اضافہ، نسوانی امراض میں شفا، شوہر کی محبت حاصل کرنے کیلئے نقوش تیار کئے جائیں انشاء اللہ بے حد پُر اثر رہیں گے۔

شرفِ مرّیخ

۱۷؍اپریل بروز جمعرات ۶ بج کر ۳۵ منٹ سے ۱۸؍اپریل بروز جمعہ ۱۲ بج کر ۳۹ منٹ تک مرّیخ کو شرف حاصل ہوگا۔

ان اوقات میں نظرِ بد، آسیبی اثرات سے نجات، کام کاج کی صلاحیت بڑھانے، قوتِ مردمی میں اضافہ کرنے کے لئے۔ اور اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے نقوش تیار کیئے جائیں انشاء اللہ بے حد پُر اثر رہیں گے۔

تثلیث زہرہ مشتری

تاریخ۔ ٹائم۔

اس وقت برائے عشق ومحبت اور برائے اطاعت وفرمانبرداری اور برائے تعلقات زن شوہر اس نقش کو تیار کریں۔ یہ نقش انشاء اللہ جادو کی طرح اثر انداز ہوگا۔ اس نقش کو لکھ کر طالب اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ اور کرشمۂ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

١٩١١١	٥٢٨٩٣	٥٧٣٣٢
٩٥٥٥٥	یہاں اپنا مقصد بمع اسماء چہار لکھیں	٣٣٧٨٢
١٤٦٧١	٧٦٤٤٤	٣٨٢٢٢

شرفِ قمر

شرفِ قمر کے اوقات اسی شمارے میں درج ہیں

ان اوقات میں حصولِ عزت، حصولِ دولت، منگنی وشادی، رفعِ بندش اور ترقیٔ روزگار کے لئے یہ نقش تیار کریں۔ اور اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ مذکورہ مقاصد میں یہ نقش تیر

کی طرح کام کرے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷۳۰	۴۵۸۴۶	۱۷۱۹۰
۲۸۶۵۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۴۰۱۱۶
۳۴۳۸۶	۲۲۹۲۰	۱۱۴۶۰

شرفِ قمر کا دوسرا نقش

مذکورہ مقاصد میں یہ نقش بھی تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ لیکن اس نقش کو اگر چاندی کی لوح پر کندہ کریں تو بہتر ہے۔ شرفِ قمر کے اوقات اسی شمارے میں دیکھ لیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۳۷	۸۰۳۰۲	۳۰۱۱۱
۵۰۱۸۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۷۰۲۶۵
۶۰۲۲۸	۴۰۱۴۸	۲۰۰۷۴

تثلیث زہرہ وزحل

زہرہ وزحل کی تثلیث ۲۱ مارچ رات ۴ بج کر ۳۱ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت میاں بیوی کے اندر ہونے والی طلاق یا جدائی کا سدِّباب کرے گا جہاں بھی ایسا اندیشہ ہو۔ وہاں یوں کریں کہ نام بیوی مع والدہ یا نام خاوند مع والدہ کے اعداد میں ۹۱۵۸ عدد شامل کرکے اس کی ایک مخمس پُر کریں اور ایک نقش طالب اپنے پاس رکھے۔ دوسرا نقش مطلوب کے تکیے میں سی دے۔

اب میں مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہوں۔ تاکہ عمل بآسانی سمجھ میں آجائے۔ میاں بیوی کے لئے عمل تیار کرنا ہو تو۔

طالب احمد بن سکینہ اور مطلوب ثریا بنت وحیدہ۔ طالب کے اعداد ۱۹۸، اور مطلوب کے اعداد ۷۴۴ ہوتے۔

طالب مطلوب کے اعداد میں ۹۱۵۸ کا اضافہ کیا۔ کل عدد ۱۰۱۰۰ ہوئے۔ اب ان اعداد کو مخمس میں پُر کریں۔ مخمس پُر کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۶۰ عدد تفریق کرکے ۵ پر تقسیم کردیں۔ اور خانہ اوّل میں حاصل قسمت کو رکھ کر مقررہ چال سے لوح لکھیں۔ اگر کسر واقع ہو تو کسر ایک کے لئے خانہ ۲۱ میں کسر ۲ ہو تو خانہ ۱۶ میں کسر ۳ ہو تو خانہ ۱۱ میں، کسر ۴ ہو تو خانہ ۶ میں، ایک کا اضافہ کریں۔ نقش پُر ہوجائے گا۔
نقش کو اس چال سے پُر کریں۔

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

نقش پُر کرنے کے بعد نقش کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔
اَللّٰھُمَّ اجمع بینی وبین نام طالب مع والدہ نام مطلوب مع والدہ یاجامع المنفر دین بحق آیۃ پاک زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ؕ
یہ سورۃ آلِ عمران کی چودھویں آیت ہے۔ ۲ عدد نقش لکھ کر استعمال میں لائیں۔

اس عمل سے دو فرد جن میں ایک عورت اور ایک مرد اور اُن کے تعلقات ٹوٹ رہے ہوں۔ مثلاً ماں اور بیٹا، بہن اور بھائی وغیرہ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مگر ان معاملات میں ۹۱۵۸ عدد شامل نہ کریں۔ بلکہ ۷۹۹۳ عدد شامل کریں انشاءاللہ گردشِ وقت یا حاسدوں کی ریشہ دوانیوں کے باوجود تعلق قائم رہے گا۔

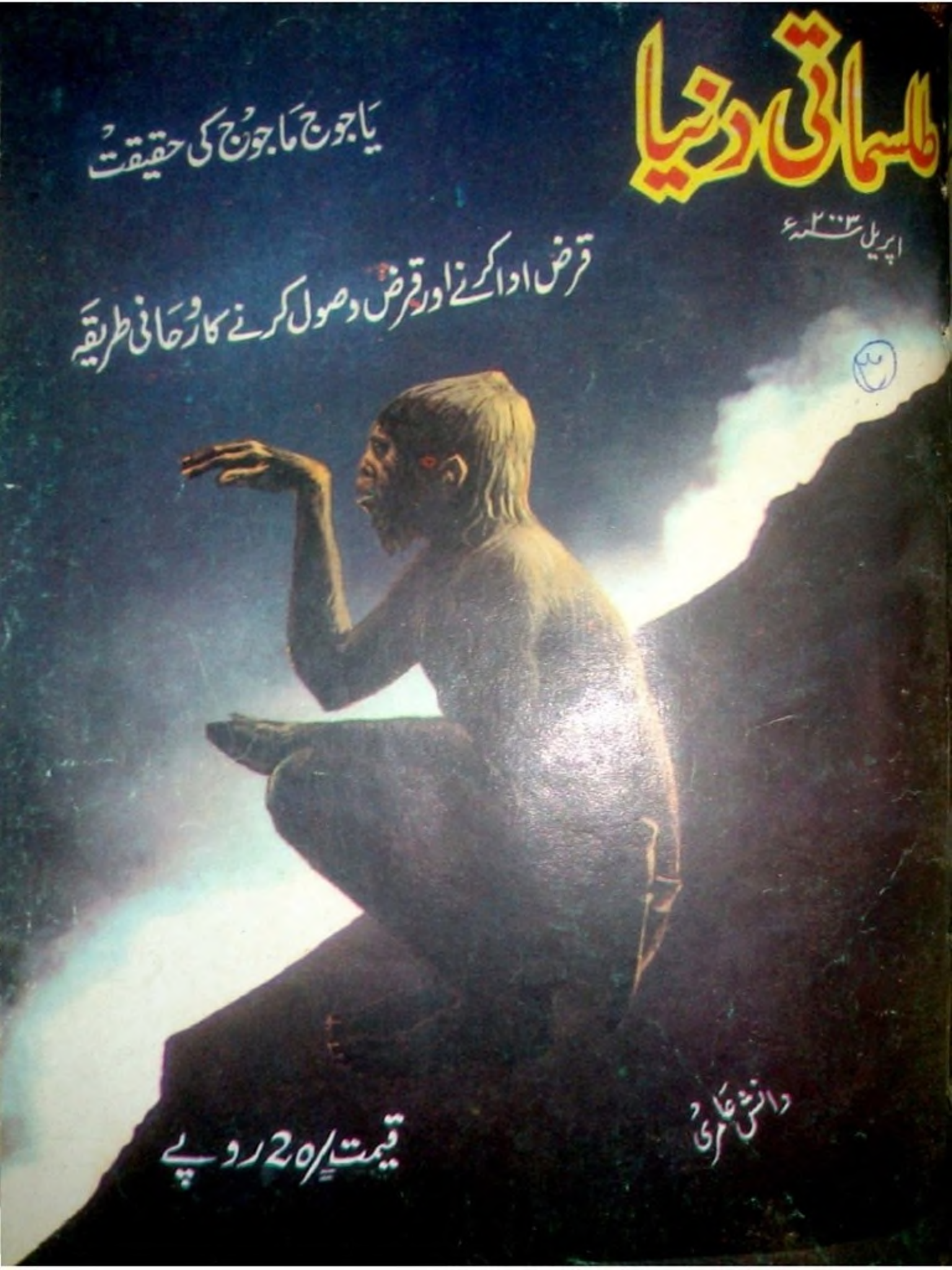
ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا


طلسماتی دنیا
اپریل ۲۰۰۳ء
یاجوج ماجوج کی حقیقت
قرض ادا کرنے اور قرض وصول کرنے کا رُوحانی طریقہ
دانش عامری
قیمت ۲۰/ روپے

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

سوچنا تو پڑے گا

بلاشبہ دینِ اسلام دنیا کا سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ پیارا مذہب ہے۔ اس مذہب کی تعلیمات سے واقف حضرات اس بات سے باخبر ہیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ایک اچھا انسان بنانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اچھا انسان ظاہر ہے کہ اسے کہتے ہیں جو اپنی تمام تر ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کرنے میں مشغول ہو۔۔۔ وہ بندگی کے فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بھی ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہ برتتا ہو۔ انسان اس دنیا میں کسی کا بیٹا بھی ہوتا ہے کسی کا بھائی بھی۔ وہ کسی کا دوست بھی ہوتا ہے اور کسی کا دشمن بھی۔ وہ کسی کا سرپرست بھی ہوتا ہے اور کسی کے ماتحت بھی۔ وہ کسی کا بڑا بھی ہوتا ہے اور کسی کا چھوٹا بھی۔ وہ کسی کا باپ بھی ہوتا ہے۔ اور کسی کا شوہر بھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر انسان پر اس کی اپنی مختصر اور محدود زندگی میں مختلف احوال رونما ہوتے ہیں۔ کبھی وہ خوشحال ہوتا ہے۔ کبھی درد و غم سے دوچار، کبھی اس کے پاس دولت کی فراوانی ہوتی ہے اور کبھی ہوتا ہے وہ تنگ دست، کبھی وہ تندرست ہوتا ہے۔ اور کبھی بیمار۔ کبھی وہ عروج پر ہوتا ہے اور کبھی زوال پذیر۔ اور اسلام ہر مسلمان کو۔۔۔ اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ اسے زندگی کے ہر قدم پر اور حالاتِ حاضرہ کے ہر موڑ پر اللہ کے سامنے جوابدہی کا احساس کرنا چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ کی مرضیات کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزارنے ہی میں اس کی بھلائی ہے۔ نماز، زکوٰۃ اور ماہِ رمضان کے روزے اور فرض حج کی ادائیگی مسلمان کے اندر خوبیاں پیدا کرتی ہیں۔ اور اسے معیاری انسان بناتی ہیں۔ اگر ان عبادات میں مشغولیت کے باوجود کوئی انسان معیاری نہیں ہے۔ یا اس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ وہ بحیثیت اولاد، بحیثیت باپ، بحیثیت شوہر، بحیثیت سرپرست یا بحیثیت ملازم اور ماتحت اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی برت رہا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس کی عبادات بارگاہِ خداوندی میں مقبول نہیں ہیں عبادات جب بارگاہِ خداوندی میں قبولیت کا شرف حاصل کر لیتی ہیں تو اس کا اثر انسان کی عادات و اخلاق پر ظاہر ہوتا ہے اسمیں سنجیدگی اور متانت پیدا ہوتی ہے۔ وہ منکسر المزاج ہو جاتا ہے۔ وہ زندگی کے ہر ہر معاملے میں معتدل اور محتاط ہو جاتا ہے۔ وہ خوشی اور غم کے لمحات میں وہی کرتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو۔

آج تو دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ عبادات میں مصروف رہنے والے لوگ نہ اچھے بیٹے ہیں نہ معیاری شوہر۔ نہ اچھے دوست ہیں۔ اور نہ ہی اچھے ملازم۔ وہ خوبیاں جو صرف مسلمانوں کا طرۂ امتیاز تھیں جو ہمارے بڑوں کا ترکہ تھیں۔ وہ مسلم سماج میں شاذ و نادر ہو کر رہ گئی ہیں۔ ان تمام خوبیوں سے محروم ہو جانے کے بعد ہم دنیا کی نظروں سے گر چکے ہیں۔ اور شاید خدا کی نظروں سے بھی۔ اور اگر ہم نے اب بھی اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کی تو اسکی سزا صرف۔۔۔ ہم ہی نہیں ہماری آنے والی نسلیں بھی بھگتیں گی۔

مختلف پھولوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

● بُری مجلس سے احتراز کرو۔

● جو لوگ میانہ روی کو اپناتے ہیں وہ کبھی کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

● انسان کی سمجھ داری یہ ہے ___ کہ وہ کفایت شعار ہو۔

● شریف لوگ عورتوں کی عزت کرتے ہیں۔ اور اس کی اہانت رذیل لوگ کرتے ہیں۔

● جو اللہ پر توکل کرے گا، اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔

● اپنے آپ کو مظلوم کی بد دعا سے بچاؤ۔ اس لئے کہ وہ خدا سے اپنا حق مانگتا ہے۔ اور خدا حق دار کو اس کا حق ضرور دیتا ہے۔

● جہل سے بڑھ کر کوئی غریبی نہیں، عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

مسکرانا بھی صدقہ ہے۔

ذکر موت

● حضرت عیسیٰ علیہ السلام جس وقت موت کو یاد کرتے تو ان کے بدن سے لہو کے قطرے ٹپکتے تھے۔

● حضرت کعبؓ فرماتے تھے کہ جو شخص موت کو پہچان لے اس پر دنیا کی ساری مصیبتیں آسان ہیں۔

● حضرت داؤدؑ جب موت کا ذکر کرتے تو آپ کے بدن کے بند بند شکستہ ہو جاتے اور جب رحمتِ الٰہی کا ذکر کرتے تو از سرِ نو آپ کے جسم میں جان آجاتی تھی۔

● حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ روزانہ رات کو علماء کے مجمع کو بلاتے جو موت کا، قیامت کا اور آخرت کا ذکر کرتے اور ایسا روتے جیسے کہ جنازہ سامنے رکھا ہوا ہو۔

● ابراہیم تیمیؒ کہتے ہیں کہ دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی ہر لذت کو منقطع کر دیا۔ ایک موت نے، دوسرے قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کی فکر نے۔

● اشعثؒ کہتے ہیں جب بھی ہم حضرت حسن بصریؒ کے پاس حاضر ہوتے تو جہنم کا اور آخرت کا ہی ذکر ہوتا تھا۔

اقوالِ زرّیں

● کائنات کا عظیم ترین محل یا کوئی گوہر نایاب بھی اتنا قیمتی نہیں جتنا ایک مرد اور عورت کا پاکیزہ کردار۔

● مصیبت ایک بہترین کسوٹی ہے جس پر دوست پرکھے جاتے ہیں۔

● بڑے لوگ اپنے آپ کو نہ بڑا کہتے ہیں اور نہ ہی سمجھتے ہیں۔

● ہیرا کب کہتا ہے کہ میری قیمت لاکھوں میں ہے۔

● خدا ہر طائر کو رزق دیتا ہے مگر اس کے گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔

یادگار لمحے

● موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

● محبت کرو مگر مقدر سے شکوہ نہ کرو۔ کیوں کہ محبت میں کامیابی ہر ایک کو نہیں ملتی۔

● جانور تو اپنے مالک کو پہچان لیتا ہے مگر افسوس کہ انسان اپنے محسن کو نہیں پہچانتا۔

● خداوند تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل کرتا ہے جو کسی کے عیب ظاہر نہیں کرتا۔

● فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

اقوالِ زرّیں

● درخت پھول سے، انسان دوستوں سے اور قومیں اپنے کردار سے پہچانی جاتی ہیں۔

● وفا کا درس پھول سے حاصل کرو جو پودے سے الگ ہوتے ہی مرجھانے لگتا ہے۔

● اچھے الفاظ مایوس دلوں کو جلا بخشتے ہیں۔

● چاند کے بغیر رات بے کار اور علم کے بغیر ذہن۔

● دنیا بہترین کتاب ہے اور زمانہ بہترین استاد۔

● دشمن کو دل کی مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

شمع فروزاں

● خاموشی دل کا سکون اور روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے۔ جو جسم کے لئے۔

● اس کائنات میں انسان کا بہترین

خوشبو کی گل چیں

مریم صدیقی

مطالعہ انسان ہے۔

● علم کے ساتھ صحیح ذوق بھی ضروری ہے۔ علم کتنا ہی وسیع ہو۔ صحیح ذوق نہ ہو تو علم بے نتیجہ اور بے ثمر ہے۔

● ایک طویل زندگی ممکن ہے اچھی نہ ہو۔ لیکن ایک اچھی زندگی یقیناً طویل ہوتی ہے۔

آنچل

عورت اس وقت تک عورت ہے جب اس کا سر پیشانی تک مقدس اور پاکیزہ آنچل سے ڈھکا ہوا ہو۔ کیوں کہ لفظ عورت کا مطلب ہی ڈھکی چھپی چیز ہے۔ عورت اس وقت تک قیمتی ہے۔ جب تک یہ پردوں میں مستور ہے۔ وہ کھل کر سامنے آجائے تو اس کی قیمت گرجاتی ہے۔ شرم سے جھکی پلکوں اور حیا کے آگے کھلے رخساروں کے سامنے مغربی دنیا کی ساری خوب صورتیاں ہیچ ہیں۔

محبّت

● خوفناک دماغی مرض ہے۔ (افلاطون)

محبت اور خواب میں کوئی بات ناممکن نہیں۔ (انگریزی کہاوت)

● محبت میں طاقت ہے۔ مٹھاس ہے۔ جادو ہے۔ (سارتر)

● محبت وہ پاک جذبہ ہے جس کی عظمت آسمان اور زمین میں پھیلی ہوئی ہے۔ (جبران)

● میری نظر میں محبت عبادت کا دوسرا نام ہے۔

ایک مشاہدہ

دکھ ہوا بڑا دکھ ہوا۔ بلکہ شرم آئی۔ مجھے عالم انسانیت کی حالت پر اس دم۔ جب میں نے ابھی ابھی آدھے گھنٹے قبل ایک چیونٹی کو دوسری مری ہوئی چیونٹی اٹھا کر اس کے بل تک پہنچاتے دیکھا۔ جبکہ آج ایک انسان دوسرے انسان کی لاش کو دھوپ سے چھاؤں کی طرف نہیں لاسکتا۔ ذرا ڈوب کر تو سوچیں ایسے مرحلے پر شرم سی آجاتی ہے نا۔ انسان کی بے حسی پر۔

باتوں سے خوشبو آئے

● انسان دنیا میں تنکے کی طرح بہہ جانے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ اُسے تو ملاح کی طرح موجوں کا مقابلہ کر کے دریا کے پار اُترنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

● اپنے آپ کو دوسروں کی ضرورت بناؤ تم کامیاب رہوگے۔

● خاموشی اختیار کر کے دوسرونکی نظروں میں بے وقوف بننا خاموشی توڑ کر بے وقوف بننے سے زیادہ بہتر ہے۔

● تم سنجیدہ بنو مگر تلخ مزاج نہ بنو، بہادر بنو۔ مگر جلد بازی سے بچو، صابر بنو مگر کمینہ پن اختیار نہ کرو۔ مستقل مزاج بنو۔ مگر ضدی نہ بنو۔

● بارش کا اک چھوٹا قطرہ تو کچھ نہیں لیکن اس کی قدر و قیمت تپتا ہوا صحرا جان سکتا ہے۔ بھرا ہوا سمندر نہیں۔

روشن ستارے

● بیتے لمحوں کی باتیں ان لمحوں کے ساتھ بیت نہیں جاتیں۔ بلکہ ہمارے اندر زندہ رہتی ہیں۔

● ابدیت، سوائے محبت کے کسی اور چیز کو دوام نہیں بخشتی۔ ہر چیز کا کھنڈر ہونا طے ہے۔ سوائے محبت کے۔

● محبّت ایک نورانی کلمہ ہے۔ جسے نورانی ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے۔

● محبت کے لئے بس کافی ہے کہ وہ محبت ہے۔

● یہ نہ سمجھو کہ جدھر تم چاہو گے محبت کا رُخ پھیر سکتے ہو۔ محبت تو خود تمہاری رہنمائی کرتی ہے۔ بشرطیکہ تمہیں اپنی اطاعت کے قابل پائے۔

● دکھوں کی جنگ میں مشکلوں اور مصیبتوں کی فوج سے مقابلہ کرنے کا بہترین ہتھیار ہمّت ہے۔

● ستارے آسمان کا زیور ہیں۔ اور تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت ہیں۔

● موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ آخرت کی دائمی زندگی کا آغاز ہے۔

● دوسروں کے جذبات کا احترام کرو۔ کیوں کہ یہی وہ مقام ہے جہاں انسانیت

کی تکمیل ہوتی ہے۔

کچھ لوگ

● کچھ لوگ اُن خطوط کیطرح ہوتے ہیں جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا۔ اور دل پیاسا ہی رہتا ہے۔

● کچھ لوگ دعاؤں کی طرح ہوتے ہیں۔ ابھی ہم سجدے میں سر جھکائے ہوتے ہیں۔ اور وہ اشکوں کی طرح سے ٹپک پڑتے ہیں۔

● کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیروں میں بھی راستے مل جاتے ہیں۔

● کچھ لوگ گھروں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ چاہے کتنے بھی دور کیوں نہ ہوں دل ان کی روح میں سمٹ جانے کیلئے بے چین رہتا ہے۔

گوہر نایاب

● انسان اپنے اوصاف سے ہی عظیم ہوتا ہے۔ بلند مرتبہ حاصل کرنے سے نہیں۔ بلند مینار پر بیٹھنے سے کوا عقاب نہیں بن سکتا۔

● دوسروں کی حق تلفی ایک آگ ہے۔ جو اس آگ میں ہاتھ ڈالے گا۔ جھلس کر رہ جائیگا۔

● اگر سچائی کو اس کی اصل ضرورت کے وقت پیش نہ کیا جائے تو اس کے وجود کا اعتراف بے کار ہے۔ چراغ جلانیکا اصل وقت غروب آفتاب کے بعد آتا ہے نہ کہ پچھلے پہر۔

● تیری گفتار اگر لعل و جواہر بھی بکھیرے تو بھی خاموش رہنا زیادہ بہتر ہے۔ کیوں کہ غل مند صدف کی طرح خاموش رہتا ہے۔ اور صدف کے اندر موتی ہوتے ہیں۔

● صحرائے محبت کے سفر میں یقین کے نخلستان کم ہی آتے ہیں۔ زیادہ تر وقت شک کے ریگزاروں میں گزرتا ہے۔

● نیکی عمودی چٹان ہے جس پر چڑھنا مشکل ہے۔ لیکن برائی ایک ایسا ڈھلوان رستہ ہے جس پر آسانی سے پھسلا جا سکتا ہے۔

اختیار

ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے
اب اسکی مرضی کہ وہ خزاں کو بہار لکھ دے
بہار کو انتظار لکھ دے
سفر کی خواہش کو واہموں کے عذاب ہمکنار لکھدے
وفا کے رستوں پہ چلنے والوں کی قسمتوں میں غبار لکھدے
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے۔
ہوا کی مرضی کہ وصل موسم میں ہجر کو حصے دار لکھ دے
محبتوں کی گزرنے والی رُتوں کو ناپائیدار لکھدے
شجر کو کم سایہ دار لکھ دے
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے
اب اسکی مرضی کہ وہ ہمارے دیئے بجھا کر
شبوں کو با اختیار کر کے سحر کو بے اعتبار لکھ دے
ہوا کو لکھنا سکھانے والو!
ہوا کو لکھنا جو آ گیا ہے۔

ہری مرچیں

● اکثر خواتین کھانے میں مغز پسند نہیں کرتیں۔ لیکن زبان کی موجودگی میں مغز کھانے میں کسر نہیں چھوڑتی ہیں۔

● شادیاں آسمانوں پر طے ہوتی ہیں اور نکاح نامے زمین پر لکھے جاتے ہیں۔

● زندگی پیار کا گیت ہے۔ مگر اس میں ساز و آواز شادی کے بعد جھگڑوں سے پیدا ہوتا ہے۔

● عورتیں ہر وقت زبان سے آگ لگانے میں ماہر ہوتی ہیں۔ لیکن دو وقت کا کھانا استعمال کرنے کیلئے ماچس کا استعمال کرتی ہیں۔

● پڑوسن کا مطلب ایسی دو عورتیں ہیں۔ جو بلاوجہ ایک دوسرے سے گھنٹوں لڑ سکیں۔

● بہت زیادہ عورتیں اپنی شکل سے اور بہت کم مرد اپنی حرکتوں سے اصل عمر کے لگتے ہیں۔

● بیوی کی بار بار فرمائش سے خوش نصیب شوہر بھی بدنصیب ہو جاتا ہے۔

تشخیص

ایک حکیم صاحب کے بارے میں مشہور تھا کہ ان کی دی ہوئی ایک ہی پڑیا سے دائمی قبض رفع ہو جاتا ہے۔ ایک دن ایک صاحب ان کے پاس آئے۔ اور قبض کی شکایت کرنے لگے۔ حکیم صاحب نے حسب معمول ایک خوراک دے کر رخصت کر دیا۔ اگلے دن وہی صاحب دوبارہ شکایت لے کر پہنچ گئے۔ یہ جان کر حکیم صاحب کو بہت حیرت ہوئی کہ مرض میں کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ انہوں نے ایک اور خوراک دے دی۔ جب مریض تیسرے دن بھی قبض کی شکایت لے کر آئے تو حکیم صاحب نے اس سے پوچھا۔

"آپ کرتے کیا ہیں"؟

وہ صاحب بولے۔ "جی میں شاعر ہوں"۔

حکیم صاحب نے یہ سنتے ہی فوراً جیب سے دس روپے کا نوٹ نکال کر ان صاحب کو دیا اور کہا۔

"پہلے جا کے پیٹ بھر کر روٹی کھائیے"۔

منتخب اشعار

پتھر کا شہر اور تکلم کی آرزو۔
کس کو دکھائیں زخم کوئی بولتا نہیں

●

ڈوبی ہیں مری انگلیاں خود اپنے لہو میں۔
یہ کانچ کے ٹکڑوں کو اٹھانے کا صلہ ہے

●

یہ ضروری تو نہیں تیز ہوائیں آئیں۔
بے سبب بھی تو شجر ٹوٹ کے گر جاتے ہیں

•

میں خود پہ ہنس رہا تھا زمانہ کے ساتھ ساتھ
وہ مرحلہ بھی عشق میں کس حوصلے کا تھا

•

کامرانی مرے قدموں میں جھکی جاتی ہے
مرے ہمراہ کوئی ماں کی دعا ہو جیسے

•

ترسا دیا ہے ابرِ گریزاں نے اسقدر
برسے جو بوند بھی تو سمندر لگے مجھے

پرانے چاول

ایک نوجوان پولیس میں بھرتی ہوا تو اس کی ڈیوٹی جیل میں لگادی گئی۔ ایک دن ایک قیدی جیل میں مرگیا۔ انسپکٹر نے اُسے بلا کر کہا "لاش ورثا کے حوالے کر آؤ۔ اور وہاں سے چائے پانی لیتے آنا۔"

نئے سپاہی کو بڑا تعجب ہوا۔ اس نے انسپکٹر سے کہا۔ "سر! اُن کا آدمی مرگیا ہے۔ وہ چائے پانی کس طرح دیں گے۔"؟

انسپکٹر نے ایک پرانا سپاہی اس کے ساتھ بھیجتے ہوئے کہا۔ "غور سے دیکھنا کہ یہ چائے پانی کیسے وصول کرتا ہے۔"

دونوں سپاہی مرنیوالے قیدی کے گھر پہنچے۔ پرانے سپاہی نے ورثا سے کہا۔ "تمہارا آدمی جیل میں مرگیا ہے۔ اس کی سزا ختم ہونے میں ابھی تین مہینے باقی ہیں۔ سزا کاٹنے کیلئے اس کی جگہ اپنا آدمی دو یا پھر چائے پانی۔"

پرورش

ایک نوجوان سے بھکاری نے پوچھا۔ "صاحب کیا بات ہے۔ دو سال پہلے آپ مجھے دس روپے دیا کرتے تھے۔ پچھلے سال سے پانچ روپے دینے لگے۔ اور آج کل صرف ایک روپیہ دیتے ہیں۔ نوجوان بولا۔ "بھئی دو سال پہلے میں کنوارا تھا۔ پچھلے سال میری شادی ہوئی اور اب میں ایک بچے کا باپ ہوں۔"

بھکاری برہم ہو کر کہنے لگا۔ "بہت خوب تو اب آپ میرے پیسوں سے اپنے خاندان کی پرورش کر رہے ہیں۔"

چار ہفتے مزید

بیوی نے اسپتال سے شوہر کو فون کیا۔

"چار ہفتے کے قیام کے بعد میرا آدھا وزن کم ہو گیا ہے۔ کیا خیال ہے گھر آجاؤں یا کچھ دن اور اسپتال میں رہوں"؟

شوہر نے جواب دیا۔

"ابھی گھر آنے کی ضرورت نہیں۔ مزید چار ہفتے اور اسپتال میں ہی گزاریں۔"

علم وعمل کا خزانہ

● علم مال دار کی زینت اور تنگ دستوں کے لئے تونگری کا ذریعہ ہے۔

● علم بے عمل اور عمل بغیر اخلاص بیکار ہے۔

● علم مال سے بہتر ہے۔ کیوں کہ علم تمہاری حفاظت کرتا ہے اور تم مال کی حفاظت کرتے ہو۔

● علم کی خوبی اس پر عمل کرنے اور احسان کی خوبی اس کے نہ جتلانے پر منحصر ہے۔

● جس بات کا علم نہ ہو اسے بُرا نہ سمجھو۔

● خودستائی کے برابر کوئی حماقت اور علم سے زیادہ کوئی رہنما نہیں۔

چمچے

"ہمارے گھر میں جتنی چھریاں اور چمچے ہیں۔ ان سب پر ابا جان کا نام لکھا ہوا ہے۔" ایک بچے نے اپنے ہم عمر بچے سے کہا۔ تو دوسرا بچہ بولا۔

"نام تو خیر ہمارے چمچوں پر بھی لکھے ہوئے ہیں۔ مگر وہ سب مختلف ہوٹلوں کے ہیں۔"

دکھ

ایک شیر کسی شکاری کی گولی سے بری طرح زخمی ہونے کے بعد ایک کنج میں پڑا کراہ رہا تھا۔ قریب سے گزرتے ایک کچھوے نے اس کی کراہ سُنی تو وہاں جا پہنچا اور صورتِ حال معلوم کی۔ شیر نے بتایا کہ اسے کسی شکاری نے گولی ماردی ہے۔

کچھوا شیر کی بات سُن کر ایک دم سے برافروختہ ہو گیا۔ اور بڑے جوش سے بولا۔ "لعنت ہو ان شکاریوں پر جو ہم جیسے خوبصورت جانوروں پر گولی چلاتے ہیں۔"

شیر نے سر اُٹھا کر کچھوے کی جانب دیکھا اور انتہائی تکدر بھرے لہجے میں بولا۔ "میاں کچھوے! شکاری کی گولی سے بھی مجھے اتنا دکھ نہیں ہوا تھا۔ جتنا تمہاری بات سُن کر ہوا ہے۔" اتنا کہہ کر شیر نے جان دے دی۔

تصدیق

ایک خاتون نے اپنے شوہر سے بھکاریوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"آج کل بھکاری بڑے دھوکے باز ہو گئے ہیں۔ میں نے ایک اندھے فقیر کو ایک روپیہ دیا تو وہ کہنے لگا۔

"خدا آپ کا حُسن قائم رکھے۔"

شوہر مسکرا کر بولے۔ "تب تو تمہیں اس کے اندھے ہونے پر شک نہیں کرنا چاہئے۔"

جواب

ایک دفعہ مولانا آزاد سے جواہر لال نہرو نے کہا کہ جب میں اُلٹا کھڑا ہوتا ہوں تو میرے بدن کا خون میرے سر پر چڑھ جاتا ہے۔ لیکن

جب میں سیدھا کھڑا ہوتا ہوں، تو خون پاؤں میں جمع کیوں نہیں ہوتا۔؟"
مولانا آزادؒ نے جواب دیا "جناب جو چیز خالی ہوتی ہے۔ خون وہیں جمع ہوگا۔"

بے عیب

"اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بے عیب اور مکمل پیدا کی ہے۔" پادری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔
"پادری صاحب! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔" ایک کبڑے نے اُٹھتے ہوئے کہا۔
"تم ایک مکمل اور بے عیب کبڑے ہو۔" پادری نے کہا۔

ہم عمر

ایک نوجوان تاج محمد آنسو کی خدمت میں یہ درخواست لے کر گیا، کہ وہ اُسے اپنی فرزندی میں قبول کرلیں۔
تاج محمد آنسو نے پوچھا "تمہاری عمر کتنی ہے۔" نوجوان نے جواب دیا "اٹھارہ سال۔"
"مگر میری بیٹی کی عمر بائیس سال ہے۔" تاج محمد آنسو بولے۔ "کیا ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ تم چار سال انتظار کرکے اُس کے ہم عمر ہوجاؤ۔"

غلط فہمی؟

وہاں دوسری شادی کرنا ایک بیوی کے ہوتے ہوئے جرم تھا۔ پولیس کی طرف سے زاہد کو اطلاع ملی کہ تمہارے جرم کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے۔ اور تمہیں گرفتار کیا جانیوالا ہے۔ زاہد نے شہر کے حاکم کو فون کیا کہ وہ اس سے ملنا چاہتا ہے۔ حاکم نے ملاقات کا وقت دے دیا۔ زاہد نے اپنی دونوں بیویوں کو اپنی کار میں بٹھایا۔ اور روانہ ہوگیا۔ راستے میں ایک قبرستان پڑتا تھا۔ اس نے اپنی پہلی بیوی کو قبرستان میں اتار دیا۔ اور دوسری بیوی کے ساتھ حاکم کے پاس پہنچ گیا۔ حاکم نے کہا۔ "ہمارے علم میں آیا ہے کہ تم نے دوسری شادی کرلی ہے۔"
"درست ہے جناب۔" زاہد نے اقرار کیا۔ "یہ ہے وہ عورت جس سے میں نے کل شادی کی ہے۔"
"تمہاری پہلی بیوی کہاں ہے۔؟" زاہد نے جیب سے رومال نکالا۔ آنکھیں صاف کیں۔ اور بولا۔ "میری پہلی بیوی قبرستان میں ہے۔"
"اوہ مجھے افسوس ہے۔" حاکم نے جواب دیا۔ "آپ جائیے۔ پولیس آپ کو ہرگز تنگ نہیں کرے گی۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں۔ قانون کو غلط فہمی ہوگئی تھی۔ میں اس غلط فہمی کو دور کردوں گا۔ زاہد حاکم کا شکریہ ادا کرکے واپس آگیا۔

ضرورت

نہیں چاہتی میں تم کو
تہماری تمنا بھی نہیں رہی مجھے
مگر ایسا ہے
کہ!
چاہت اور تمنا کے بیچ
اک موڑ ایسا بھی آتا ہے
جہاں میں تمہاری
اور تم میری ضرورت بن جاتے ہو
اگرچہ!!
نہیں چاہتی میں تم کو۔!

افضل ترین

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی نصیحت فرمادیجئے۔"
ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ جب کوئی بُرائی سرزد ہوجائے تو کفارے کے طور پر نیک کام کرلیا کرو۔
میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ پڑھنا بھی نیکیوں میں شامل ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو ساری نیکیوں میں افضل ہے۔

کام کی باتیں

- نہانے کے بعد حمام (غسل خانہ) سے نکل کر قدموں پر ٹھنڈا پانی ڈالنا قولنج سے امن میں رکھتا ہے۔
(حدیث نبویؐ، نزہتہ المجالس)
- آنکھوں میں ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے سے آنکھیں آشوبِ چشم سے محفوظ رہتی ہیں۔ (حدیث نبویؐ، نزہتہ المجالس)
- اگر مکھن اور شہد کو ملاکر بچوں کے مسوڑھوں پر ملاجائے تو دانت آسانی سے نکلتے ہیں۔
- کدّو کو اگر خشک کرکے گھر میں دھونی دی جائے تو مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔
- آدھا اُبلا ہوا انڈا بہترین اور زیادہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ دل، دماغ، بدن، اور قوتِ مردمی کو تقویت دیتا ہے۔ کمزور مریضوں کیلئے بہترین غذا ہے۔
- تازہ مچھلی کی پہچان یہ ہے کہ اس کی آنکھ کے ڈیلے اُبھرے ہوئے اور پھیپھڑے شوخ گلابی ہوتے ہیں۔
- اگر چہرے پر کیل، چھائیاں اور داغ دھبے ہوں تو رات کو سونے سے قبل ایلوا (یہ ایک جڑی بوٹی ہے اور حکیموں کے پاس ملتی ہے)، لگائیں۔ اور صبح کو اچھے صابن سے دھولیں۔ یہ چہرے کو صاف اور خوب صورت بناتا ہے۔
(حدیث نبویؐ، نزہتہ المجالس)

قسط نمبر ۶۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند۔

سورۂ لقمان موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ لقمان قرآن حکیم کی ۳۱ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو اور کسی صورت میں بخار اترنے میں نہ آرہا ہو تو اس سورۃ کی پانچ مرتبہ تلاوت کر کے ایک بوتل پانی پر دم کرلے اور صبح و شام اس کا پانی سات روز تک پلائے۔ انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

● اگر کوئی شخص اپنے روزگار میں فراخی چاہتا ہو تو اس سورۃ کی اس آیت کو عشاء کے بعد سات مرتبہ پڑھا کرے۔ لیکن ایک چلّہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھ لے۔ پھر ہر رات صرف سات مرتبہ پڑھے۔ آیت یہ ہے۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۔ (آیت ۲۶)

● اگر کوئی شخص مرگی کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کے گلے میں یہ آیت لکھ کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ مرگی باقی نہیں رہے گی۔ آیت یہ ہے۔ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ۔ (آیت ۲۸، سپارہ ۲۱)

● اگر دریائی سفر میں دوران سفر طوفان گھیر لے تو اس سورۃ کی آیت ۳۱ کو ۴ پرچوں پر لکھ کر مشرق کی طرف رُخ کر کے ایک ایک کر کے چاروں کو دریا میں ڈال دے۔ انشاء اللہ طوفان تھم جائیگا۔ آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۔ (آیت ۳۱)

● اس سورۃ کی آیت ۲۷، ۲۸ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۔ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ کو سو مرتبہ پڑھ کر شہد پر دم کر دے اور نہار منہ یہ شہد اس کو ۲۱ روز تک چٹائے جو کند ذہن ہو۔ انشاء اللہ کند ذہنی سے نجات ملے گی۔

● اس سورۃ کا نقش پیٹ کی بیماریوں میں حد سے زیادہ مؤثر ہے۔ اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ مریض کو فوراً افاقہ ہوگا۔ نقش مثلث لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲۹۹۹	۵۳۰۰۴	۵۲۹۹۷
۵۳۹۹۸	۵۳۰۰۰	۵۳۰۰۲
۵۳۰۰۳	۵۳۹۹۴	۵۳۰۰۱

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

● اس سورۃ کو مسخر کرنے کیلئے پرہیز جمالی کے ساتھ "یا اکرائیل" کو بعد نماز عشاء کسی تنہائی کی جگہ ۴۰ روز تک روزانہ (۳۱۷۸) مرتبہ پڑھ لیں۔ انشاء اللہ عمل مکمل ہونے کے بعد اس سورۃ کا موکل انسانی شکل میں نمودار ہوگا۔ اسے سلام کریں۔ اور اس کو مسخر کرلیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عملیات میں پرہیز بہت ضروری ہے۔ اگر پرہیز نہیں کیا جائے گا تو رجعت کا اندیشہ رہے گا۔ اور عملیات میں رجعت کا ہوجانا عامل کے لئے ایک خطرناک چیز ہوتی ہے۔ اس لئے باموکل والے عمل کسی کی رہنمائی میں کریں۔ اور باپرہیز کریں۔

(باقی آئندہ)

قسط ۷۸

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

المتعالی

حق تعالیٰ کا ۷۰واں صفاتی نام المتعالی ہے۔ المتعالی کے معنیٰ ہیں بہت ہی بلند تر اور تمام مخلوقاتی صفات سے منزّہ یعنی مخلوقات میں جو سفلی صفات ہوتی ہیں۔ یہ ذات ان تمام صفات سے پاک ہے۔

یہ اسم جمالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۵۵۱ ہیں۔

● جو شخص اپنی پریشانی میں اس اسم کو بہ کثرت پڑھے گا۔ اس کی پریشانی ختم ہوجائے گی۔

● جو عورت اس اسم کو زمانہ حیض میں پڑھے تو اس کو حیض کی تکلیف نہ ہو۔ اور وہ اس مرض کی شدّت سے محفوظ رہے۔

● جو شخص اپنے مراتب بڑھانے کے لئے اور حق تعالیٰ سے اپنا بندگی کا رشتہ مضبوط کرنے کیلئے ایک سو ایک مرتبہ اس اسم کو پڑھے گا اس کے درجات بلند ہوں گے۔ اور اس کے اندر پرہیزگاری پیدا ہوگی۔

● جو شخص گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کے بعد نصف رات کو کھلے آسمان کے نیچے کھڑا ہو کر جو بھی دعا کرے گا دعا قبول ہوگی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص المتعالی کا یہ نقش چاندی یا کوئی تختی پر کندہ کرا کر اپنے پاس رکھے تو اس کو مرتبۂ عظیم حاصل ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ال	ع	ت
ع	ت	م	ال
ت	ع	ال	م
ال	م	ت	ع

● مقدمہ میں فتح حاصل کرنے کیلئے روزانہ اس اسم الٰہی کو ۶۲۵۰ مرتبہ عشاء کے بعد ۲۱ روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی۔

● علامہ بونیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مہم درپیش ہو یا کوئی ایسی خواہش ہو جو پوری نہ ہو پا رہی ہو تو اس اسم الٰہی کو نصف رات کو ۵۵۱ مرتبہ پڑھ کر سجدے میں جا کر دعا کرے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

● جو مرد یا عورت اپنی شادی کے لئے جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں آدھی رات کے بعد اٹھ کر دو رکعت نفل برائے حاجت پڑھ کر آنکھیں بند کر کے قبلہ رُو بیٹھ کر اس اسم الٰہی کو ۵۵۱ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد پیغام نکاح کے لئے دعا کرے۔ اور یہ عمل اسی طرح سات مرتبہ کرے۔ یعنی سات جمعراتوں کو کرے تو انشاء اللہ مقصد میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور من پسند جگہ شادی ہوگی۔ یا پھر بہتر سے بہتر جگہ نکاح ہوگا۔

● اگر کوئی شخص اپنی عزت اور اقتدار برقرار رکھنے کے لئے اس اسم کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لگاتار ۱۲۰ دن تک پڑھے تو اس کی عزت اور اقتدار تاعمر بحال رہے۔

● اگر کوئی شخص اس اسم کا عامل بننا چاہے تو اس اسم کو ۱۲۵۰۰ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور اس اسم کے تمام عملیات میں تاثیر پیدا ہوگی۔

● اس اسم الٰہی کا نقش درجات کی بلندی، اور باطنی صفات پیدا کرنے کیلئے بہت مؤثر ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جاتا ہے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۴۱	۱۴۵	۱۳۱
۱۴۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۴۲
۱۳۳	۱۴۷	۱۳۹	۱۳۶
۱۴۰	۱۳۵	۱۳۴	۱۴۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اور اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۵	۱۷۹	۱۸۷
۱۸۶	۱۸۴	۱۸۱
۱۸۰	۱۸۸	۱۸۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ مغرب کیطرف کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۳۹	۱۳۷	۱۴۵
۱۴۶	۱۳۶	۱۴۲	۱۳۱
۱۴۰	۱۳۳	۱۴۴	۱۳۸
۱۳۵	۱۴۷	۱۳۲	۱۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۸۰	۱۸۶	۱۸۵
۱۸۸	۱۸۴	۱۷۹
۱۸۳	۱۸۱	۱۸۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ــــــ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دیا جائے۔

اور اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانب شمال کرلے۔ اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۳۱	۱۳۹	۱۴۱
۱۳۷	۱۴۲	۱۴۴	۱۳۲
۱۳۹	۱۳۶	۱۳۳	۱۴۷
۱۳۴	۱۴۶	۱۴۰	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۱۸۵	۱۸۶	۱۸۰
۱۷۹	۱۸۴	۱۸۸
۱۸۷	۱۸۱	۱۸۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۰	۱۳۵	۱۳۴	۱۴۶
۱۳۳	۱۴۷	۱۳۹	۱۳۶
۱۴۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۴۲
۱۳۸	۱۴۱	۱۴۵	۱۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۱۸۳	۱۸۸	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۴	۱۸۶
۱۸۷	۱۷۹	۱۸۵

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۵۱ مرتبہ "یا متعالی" پڑھ کر اُن پر دم کردے تو اُن کی تاثیر وقوت میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔ مَردوں سے اس بات کی تاکید کیجائے کہ وہ اپنے دائیں بازو پر تعویذ باندھیں۔ اور عورتوں سے اس بات کی تاکید کی جائے کہ وہ اپنے بائیں بازو پر تعویذ باندھیں۔ تعویذ کو اگر فیروزی یا نیلے کپڑے میں موم جامہ کرنے کے بعد پیک کریں تو افضل ہے۔

(باقی آئندہ)

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ماہ اپریل ۲۰۱۲ء آپ کیلئے کیسا رہے گا

جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ایک ہے۔ اُن کیلئے اپریل کا مہینہ بہت زیادہ خوشگوار نہیں رہے گا لیکن اس ماہ انہیں ایسا کوئی نقصان بھی نہیں ہوگا جو قابلِ ذکر ہو۔

● جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ان کیلئے اپریل ۲۰۱۲ء زبردست خسارے کا مہینہ ہے۔ ان کے کاروبار میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ اور طرح طرح کی مشکلات کی وجہ سے انہیں بہت ساری اُلجھنوں اور بہت سارے مسئلوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور صرف یہی نہیں کہ ان کا کاروبار متاثر ہوگا۔ آمدنی کم ہوجائیگی۔ مسائل تہہ در تہہ ہوجائیں گے۔ بلکہ ازدواجی اور سماجی زندگی میں انہیں کئی طرح کے طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور کئی بار انہیں ایسی جھنجھلاہٹ درپیش ہوگی۔ جو اُن کی تندرستی پر غلط اثر ڈالے گی۔

● جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اُن کے لئے اپریل ۲۰۱۲ء ایک خوشگوار مہینہ ہے۔ اس ماہ ان حضرات کو کئی طرح کی کامیابیاں ملیں گی۔ اور لوگوں سے تعلقات بھی خوشگوار رہیں گے۔ گھریلو زندگی بھی آسودہ اور مطمئن رہے گی۔

● جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کیلئے اپریل ۲۰۱۲ء کا مہینہ نت نئے مسائل کھڑے کرے گا۔ دشواریاں پیش آئیں گی۔ غموں میں اضافہ ہوگا۔ لوگوں سے جھگڑے ہونگے۔ رشتے دار ناراض رہیں گے۔ گھر والے بھی بدظنی کا شکار ہوں گے۔ اور آمدنی نہ ہونیکے برابر رہے گی۔ کچھ ایسے دکھ بھی مل سکتے ہیں جو انسان کو مایوسی کے کناروں تک پہنچادیتے ہیں۔

● جن حضرات وخواتین کا عدد ۵ ہے۔ اُن کیلئے اپریل کا مہینہ بہت زیادہ خوش بختی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ اُن کی ہر ہر آرزو پوری ہوسکتی ہے۔ لوگ اعتماد کا اظہار کریں گے۔ کاروبار ترقی کریگا روزی میں برکت ہوگی۔ اپنے اور بیگانے بھی محبت سے پیش آئیں گے۔ اور زندگی اطمینان کے ساتھ گزرے گی۔

● جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کیلئے یہ مہینہ ایک عام سا مہینہ ہے۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۷ اور ۸ ہے اُن کیلئے بھی اس مہینے میں کوئی قابلِ ذکر بات پیش نہیں آئے گی۔ یہ مہینہ اگر انہیں کچھ دے گا نہیں تو ان سے کچھ لے گا بھی نہیں۔ البتہ اس مہینے میں ۷ اور ۸ عدد والے حضرات کی صحت متاثر ہوسکتی ہے اس لئے خاص طور سے انہیں اپنی تندرستی کی طرف دھیان دینا چاہیئے

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ان کے لئے اپریل ۲۰۱۲ء ایک مبارک مہینہ ثابت ہوگا۔ ان حضرات کو اس مہینے میں کئی خوشیاں نصیب ہوں گی۔ قدم قدم پر کامیابی ملے گی۔ رشتے داروں سے میل ملاپ ہوگا۔ روٹھے ہوئے لوگ مان جائیں گے اور نئے تعلقات قائم ہوں گے جو زندگی میں نت نئی خوشیاں پیدا کرینگے۔ اس مہینے میں ان لوگوں کی تندرستی بہتر رہے گی۔ ازدواجی زندگی کا سکون برقرار رہے گا۔ بیوی بچے بھی سکون کا باعث بنیں گے۔ اس ماہ یہ لوگ کسی جائداد کو خریدیں گے۔ یا کوئی جائیداد انہیں کہیں سے اچانک دستیاب ہوگی۔

● ۹ عدد والے تمام افراد کیلئے اپریل ۲۰۱۲ء خوش بختی لائے گا۔ اور زندگی عیش وعشرت میں گزرے گی۔ ملازم پیشہ حضرات کو ترقی ملے گی۔ اور جو لوگ کاروبار کرتے ہیں اُن کے کاروبار میں اضافہ ہوگا۔ ۹ عدد والے حضرات وخواتین کو اپریل ۲۰۱۲ء میں اپنے اہم منصوبوں کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اور اس وقت کی بطورِ خاص قدر کرنی چاہیئے۔ کیوں کہ قسمت بار بار کسی کا دروازہ نہیں کھٹکھٹاتی اور گیا ہوا وقت پھر دوبارہ ہاتھ نہیں لگتا۔

(باقی آئندہ)

قسط ۱۳

اعداد کا جادو

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا میرا دوست فلاں ابن فلاں مجھے دل سے چاہتا ہے۔؟
اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے فلاں ابن فلاں کی جگہ سائل اپنے دوست اور اس کی والدہ کا نام لکھے۔
مثلاً ۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء بروز اتوار صبح دس بجے حامد ابن نسیمہ نے یہ سوال کیا۔ کیا میرا دوست عارف ابن راشدہ اب مجھے دل سے چاہتا ہے۔
اس کا حساب اس طرح پھیلائیں گے۔

	اعداد	
(۱) نام سائل۔	۲۱۸	۲
(۲) نام دوست۔	۸۶۱	۶
(۳) کیا میرا دوست عارف ابن راشدہ اب مجھے دل سے چاہتا ہے۔	۱۲۷۴	۵
(۴) تاریخ عیسوی۔	۱۶	۷
(۵) ماہ عیسوی مارچ۔	۳	۳
(۶) سن عیسوی۔	۲۰۰۳	۵
(۷) تاریخ قمری۔	۱۲	۳
(۸) ماہ ہجری۔	۱	۱
(۹) سن ہجری۔	۱۴۲۴	۲
(۱۰) ماہ ہندی چیت۔	۱۲	۳
(۱۱) دن اتوار مقررہ نمبر۔	۱	۱
(۱۲) برج حوت۔	۱۲	۳
(۱۳) متعلقہ ستارہ مشتری مثبت عدد۔	۳	۳
(۱۴) منزل قمر صرفہ۔	۱۲	۳

آئیے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۳ ۳ ۳ ۱ ۳ ۲ ۱ ۳ ۵ ۳ ۷ ۵ ۶ ۲
۶ ۶ ۴ ۴ ۵ ۳ ۴ ۸ ۸ ۱ ۳ ۲ ۸
۳ ۱ ۸ ۹ ۸ ۷ ۳ ۷ ۹ ۴ ۵ ۱
۴ ۹ ۷ ۷ ۶ ۱ ۱ ۷ ۴ ۹ ۶
۴ ۷ ۵ ۴ ۷ ۲ ۸ ۲ ۴ ۶
۲ ۳ ۹ ۲ ۹ ۱ ۱ ۶ ۱
۵ ۳ ۲ ۲ ۱ ۲ ۷ ۷
۸ ۵ ۴ ۳ ۳ ۹ ۵
۴ ۹ ۷ ۶ ۳ ۵
۴ ۷ ۴ ۹ ۸
۲ ۲ ۴ ۸
۴ ۶ ۳
۱ ۹
۱

مستحصلہ برآمد کرنیکے بعد اگر ایک اور ۶ بچے تو بظاہر دوستی اور بہ باطن دشمنی۔ اگر ۲ یا سات بچیں تو دوستی صرف بربنائے مصلحت ہے۔ اگر ۳ یا ۸ بچیں تو دلی محبت ہے۔ اگر ۴ یا ۹ بچیں تو کسی غرض کی وجہ سے دوستی ہے۔ اگر ۵ بچیں تو نہ دوستی ہے نہ دشمنی۔ بس برائے نام تعلق ہے۔ مذکورہ سوال کا جواب ایک بچنے کی وجہ یہ ہے کہ عارف ابن راشدہ حامد ابن نسیمہ سے بظاہر محبت کرتا ہے۔

(باقی آئندہ)

علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم — دیوبند

قسط ۱۶

غ :۔ مزاج خاکی۔ اعداد ۱۰۰۰۔ موکل لوخائیل۔

● اگر برج دلو کے ۹ درجے کے وقت نحس ساعت میں ایکہزار غ برہنہ قبرستان میں جاکر مردے کے کفن پر لکھ کر دشمن کے گھر میں دفن کردے تو دشمن خانہ خراب ہو۔

● اگر ساعتِ نحس میں ایک ہزار مرتبہ غ پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف پھونک ماردے تو دشمن رسوا و برباد ہو۔

● اگر مٹی کی پلیٹ پر ۷۰ مرتبہ غ لکھ کر اس کو اُلٹا کرکے جس گھر میں دفن کردیں تو اس گھر کے لوگ سکون وعافیت سے محروم ہوجائیں۔ اور بالآخر گھر چھوڑ کر چلے جائیں۔

واضح رہے کہ اس طرح کے عملیات صرف اُس وقت کرنے چاہئیں جب دشمن حد سے زیادہ فاسق وفاجر اور حد سے زیادہ ظالم وجابر ہو۔ ناحق کسی کو پریشان کرنا یا برباد کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اس طرح کے گناہ کی سزا بھی سخت ترین ہے۔ ہم نے کتمانِ حق سے بچنے کے لئے اور عملیات کی تکمیل کے لئے اس طرح کے عملیات نقل کردیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے قارئین سے اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ وہ صرف جائز معاملات میں اس طرح کے عملیات کریں۔ اور ناجائز امور میں اس طرح کے منفی عملیات سے دور رہیں۔ اور ہر حال میں اپنے رب کی پکڑ سے ڈریں۔

ف :۔ یہ حرف مزاج کے اعتبار سے آتشی ہے —— اعداد ۸۰ ہیں۔ موکل سرحمکائیل۔

● اگر کوئی شخص اس حرف کو ۸۰ روز تک ۸۰ مرتبہ پڑھ کر دشمن کی طرف کو پھونک مارے تو دشمن تباہ وبرباد ہوجائے۔

● اگر کوئی شخص بھاگ جائے تو نئے ٹاٹ پر ایک ہزار مرتبہ یہ حرف لکھ کر مفرور کا نام مع اسم والدہ لکھ کر آگ میں جلائے۔ انشاء اللہ بھاگا ہوا شخص واپس آجائے گا۔ اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ کے فیصلے کا انتظار کریں۔

● اگر اسّی ۸۰ مرتبہ کسی چینی کی پلیٹ پر "ف" لکھ کر پانی سے دھوکر اُس عورت کو پلائیں جو ولادت کے درد میں مبتلا ہو تو فوراً بچہ پیدا ہوجائے۔ اور قطعاً تکلیف نہیں ہوگی۔

● اگر عورت ومرد میں ناجائز تعلقات ہوں اور کوئی انہیں ختم کرنا چاہے تو جس وقت برج جدی اوّل درجے ۲۹ دقیقے پر طلوع ہو — تو بکری کے شانے پر ۸۰ مرتبہ حرف "فا" لکھ کر چاروں طرف "یا جبرائیل یا عزرائیل یا میکائیل یا اسرافیل لکھے اور کسی قبرستان میں دفن کردے، لکھتے وقت پیپل کے سوکھے ہوئے پتوں کی دھونی لیتا رہے۔ انشاء اللہ بہت جلد مرد وعورت میں جدائی پیدا ہوگی۔

● اگر نو ہزار مرتبہ حرفِ فا کپڑے پر لکھ کر چاروں موکلین کے نام مشک و زعفران سے لکھے ساعتِ زہرہ یا ساعتِ مشتری میں جب کہ ان پر دو سیارگان کے مابین نظر تسدیس یا نظر تثلیث واقع ہو۔ پھر چوب انار یا بیری کے ۳ پائے بناکر اور پھر تانبے کا چراغ رکھیں۔ اسمیں مصری وشہد خالص در روغنِ زرد ملاکر نقش کا فتیلہ رکھے۔ —— اور اس کا منہ خانۂ مطلوب کی طرف کرے اور یہ عمل خلوت میں کرنا واجب ہے جہاں غیر کا دخل نہ ہو۔ اور پھر طالب ومطلوب کے مکمل ناموں کے اعداد کی تعداد کے مطابق عزیمت "یا فار بحق یا سرحمائیل" پڑھے یا ۹ ہزار بار یہ عزیمت پڑھے مطلوب فوراً حاضر ہوگا۔

● اگر کسی کے کاروبار کو بند کرنا مقصود ہو تو اسکے نام کو حرف فا میں امتزاج دیکر اسکو مالِ تجارت میں رکھدیں۔ تجارت اسکی بند ہوجائیگی۔ اور ۲۰ مرتبہ حرفِ فا کسی مکان کے دروازے پر لکھ کر چپکا دیں تو وہ مکان خالی ہوجائیگا۔ اگر حرفِ فا کا نقش لکھ کر کسی گھر میں چسپاں کردیں تو وہاں کی خیر وبرکت اُڑجائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۳	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۸	۲۴
۱۴	۲۸	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۵	۲۷

(باقی آئندہ)

روحانی ڈاک

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کیلئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

ذاتی معلومات

سوال از: فرح ناز ——— مالیگاؤں۔

میں آپ کا رسالہ تقریباً ڈیڑھ سال سے پابندی سے پڑھ رہی ہوں۔ لیکن آپ سے پہلی مرتبہ سوال کرتے ہوئے رابطہ قائم کر رہی ہوں۔ برائے کرم نیچے دیئے گئے سوالات کے جوابات تفصیل سے دیجئے۔

میرا نام فرح ناز، والد کا نام فیاض الدین۔ والدہ کا نام ——— شاہدہ پروین۔ میری تاریخ پیدائش ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء منگل کا دن۔ اردو مہینے کے حساب سے ۵ شعبان۔ وقت صبح تقریباً ۱۱ بجے۔

میں اپنی ذاتی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ برائے کرم مجھے بتائیے کہ میرے نام کا عدد۔ مفرد عدد۔ قسمت کا عدد۔ لکی عدد۔ مرکب عدد۔ تاریخ پیدائش کا عدد۔ فائدہ مند اور نقصان دہ اعداد کونسے ہیں۔؟ میرا برج اور ستارہ کونسا ہے۔؟ میرے لئے کونسے دن، مہینے، سال اور تاریخ اہم اور مبارک ہیں۔ میرے لئے کونسے رنگ اور حروف اہم ہیں۔ مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا۔ اور اسکی قیمت بھی بتائیے۔ اور اس کا متبادل بھی بتائیے ——— مجھے کون سے اسمائے حسنیٰ کا ورد کرنا چاہیئے۔ ہر قسم کی کامیابی کے لئے خاص طور سے امتحان میں کامیابی کے لئے مجھے ایسا وظیفہ بتائیے جسے میں آسانی سے کر سکوں۔ لیکن مہربانی کر کے وظیفہ کا وقت فجر کی نماز کے بعد کا مت رکھیئے گا۔

ذرا تفصیل سے اس سوال کا جواب دیجئے گا۔

جواب آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۱۳ اور مجموعی اعداد ۳۴۶ ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے دو عدد ہیں۔ ایک تو ۶ عدد ہے جو آپ کی شخصیت پر اثر انداز ہوگا۔ اور سات عدد ہے جو آپ کی تقدیر پر اثر انداز ہوگا۔

آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ اور آپ کی تقدیر کا دوسرا ستارہ شمس ہے۔ آپ کی زندگی پر مریخ اور شمس دونوں ستارے اثر انداز رہیں گے۔ اس لئے اتوار اور منگل کا دن آپ کیلئے ہمیشہ اہم رہے گا۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲، ۳۱ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ ہیرا، یاقوت اور پکھراج انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گے۔ اگر ان پتھروں کے خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو موتی اور راہ دپل بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ اور یہ سستے پتھر ہیں۔ اللہ کے بھروسے پر ان پتھروں کا استعمال کریں اور یہ یقین رکھیں کہ دنیا کی کسی بھی چیز میں افادیت اور مضرت اللہ ہی کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

آپ کی عمر کا ۲۲واں، ۳۱واں، ۴۰واں، ۴۹واں، ۵۸واں سال آپ کے لئے انقلابی ثابت ہوگا۔ اور ان سالوں میں آپکو باذن اللہ نئے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سُرخ گلابی اور عنابی رنگ آپ کیلئے مبارک ثابت ہوں گے۔ ان رنگوں کا استعمال آپ کے لئے خوش بختی لائے گا۔ آپ کے لئے ۱، ۶ اور ۸ کا عدد بھی مبارک عدد ہے۔ اور آپ کیلئے ۳ اور ۵ عدد غیر مبارک ہیں۔ ان عدد کے لوگوں سے اور ان عدد کی اشیاء سے پرہیز کریں تو بہتر ہے۔

آپ کے لئے ۲، ۶، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنی زندگی کے اہم کاموں سے گریز کریں۔

آپ کو ہمیشہ ٹھنڈی غذائیں راس آئیں گی۔ ترش اور تیز مسالوں کی چیزیں آپ کو ہمیشہ نقصان پہنچائیں گی۔ آپ کو ذہنی

تکالیف، مالیخولیا، خون کی کمی، سر اور کمر کا درد، گردوں کی تکالیف وغیرہ جیسے امراض سے سابقہ پڑ سکتا ہے۔ جنوری، فروری، جولائی، اگست میں آپ خاص طور سے اپنی صحت پر دھیان دیا کریں۔

الف، ل، ی اور عین آپ کے لئے مبارک حروف ہیں۔ اگر آپ کا نام ان حروف میں سے کسی حرف سے شروع ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔ حرف "ق" کی وجہ سے آپ کے مزاج میں غصہ اور چڑچڑاپن ہوگا۔

آپ روزانہ "یا فتاح" سو مرتبہ پڑھا کریں۔ امتحان کے زمانہ میں "یا حسیب" روزانہ سو مرتبہ پڑھا کریں۔ آپکا اسم اعظم "یا عزیز" ہے۔ روزانہ ۹۴ مرتبہ پڑھا کریں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اور یہی آپ کی شخصیت کا عدد ہے۔ لیکن آپ کی شخصیت پر ۶ کا عدد بھی اثر انداز رہے گا۔ آپ کا کلی عدد ۵ ہے۔ اور آپ کی تقدیر کا عدد ۲ ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جن حضرات وخواتین کا برج حمل ہوتا ہے۔ وہ مکمل شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں اہم کام انجام دیتے ہیں۔ اور جن حضرات وخواتین کا عدد ۳ ہوتا ہے۔ وہ فطرتاً آزاد خیال ہوتے ہیں۔ پابندیوں سے گھبراتے ہیں۔ اور اُن میں بحث کرنے کا مرض ہوتا ہے۔ ان میں ایک طرح کی انانیت ہوتی ہے۔ یہ خود پرستی کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اس مرض کیوجہ سے اکثر اچھے رشتہ داروں اور دوستوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔

آپ جب بھی آسانی کے ساتھ پڑھ سکیں تو "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ" چالیس مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کریں۔ جس زمانہ میں آپ نماز نہیں پڑھتیں اس زمانہ میں یہ والا وظیفہ نہ پڑھیں۔

اس تفصیل کو نقل کرنے کے بعد یہ عرض ہے کہ ایک مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ لیکن چوں کہ اللہ نے اس کائنات کو ایک مکمل نظام کے تحت پیدا کیا ہے۔ اور اسباب وعلل کا اپنے بندوں کو پابند کیا ہے۔ جو لوگ اسباب کو ملحوظ رکھتے ہیں وہ اللہ کی مدد کے حقدار ہوتے ہیں اس لئے آپ اس تفصیل کی روشنی میں اپنی آئندہ زندگی یہ سوچ کر گزاریں کہ آپ اللہ کے بنائے ہوئے اسباب کو ملحوظ رکھیں گی، اور یہ سنت رسول ﷺ بھی ہے۔ لیکن دنیا کا سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہر چیز حکم الٰہی اور مرضی مولیٰ کی پابند ہے۔ دوا اور غذا بھی جب ہی فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ چاہے۔ اس لئے اسباب وعلل کو ملحوظ رکھ کر زندگی کا جو بھی قدم آپ اُٹھائیں اس کو بھی مرضی مولیٰ کا پابند سمجھیں کیونکہ تمام تر احتیاط کے باوجود بھی وہی ہوگا وہی جو اللہ چاہے گا! اور دنیا کا ایک بڑا سچ یہ بھی ہے کہ اللہ ان ہی کو کامیابی سے بالعموم ہمکنار کرتا ہے جو اس کے بنائے ہوئے اسباب کا احترام کریں اور اُن ہی اسباب کے تحت زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

کیلوں مہاسوں کا علاج

سوال از: (ایضاً)

میرے چہرے پر تقریباً دو سالوں سے کیل اور مہاسے آرہے ہیں۔ گالوں پر بہت زیادہ آتے ہیں۔ بہت زیادہ علاج کر چکی ہوں۔ اور اب بھی کر رہی ہوں۔

برائے مہربانی کوئی آسان سا علاج تجویز کیجئے۔ جس سے چہرے کے داغ دھبے۔ کیل مہاسے ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں۔

جواب روزانہ دو سو مرتبہ "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر پھیر لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک چلے کے بعد آپ کو فائدہ محسوس ہوگا اور چہرے کے مہاسے اور کیلیں ختم ہوجائیں گی۔

کتب وغیرہ منگانے کے لئے

سوال از: (ایضاً)

کتابیں منگوانے کیلئے کس پتے کا استعمال کیا جائے کیوں کہ "بسم اللہ کی عظمت وافادیت" یہ کتاب میں نے منگوائی جو مجھے موصول نہیں ہوئی۔

جواب آپ کتابوں کے لئے جب بھی آرڈر روانہ کریں تو اس پر کچھ اور نہ لکھیں۔ اور یہ ڈاک دفتر کے نام یا منیجر کے نام لکھیں۔ کیوں کہ روحانی ڈاک تو میرے پاس آجاتی ہے۔ اور دفتری امور سے متعلق ڈاک دفتر ہی کے پاس رہتی ہے۔ لیکن جب ایک ہی خط میں دو طرح کے موضوعات ہوتے ہیں تو ہمارے لئے مشکل پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے آئندہ اس بات کا خیال رکھیں کہ کتب وغیرہ کا آرڈر جس خط میں ہو اس میں دوسری کوئی اور بات تحریر نہ ہو۔

اثرات بھی کرتوت بھی

سوال از: (نام وپتہ محذوف)

عرض یہ ہے کہ میں ۲۰۰۱ء کو رمضان کے مہینے میں اپنے والد کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ نقش شرف مشتری بنوانے

کے لئے اور آپ کی ہدایت کے مطابق ہم نے وہ نقش پہنے اللہ کے فضل سے ہمارا کام چلنا شروع ہوگیا۔ اور لگاتار ۶۔۵ مہینے تک چلا۔ مگر اب ۶۔۵ مہینے سے کام بند ہے۔

جناب آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرا یہ خط پورا پڑھیں۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

حضرت احوال یہ ہے کہ ہمارا کام پلاسٹر آف پیرس (P.O.P) کا ہے۔ ہم ٹھیکیداری کا کام کرتے ہیں۔ ہمارے ساتھ ۱۰۔۹ سال سے یہ ہوتا آرہا ہے کہ سال میں ایک دو کام وہ بھی بہت چھوٹے چھوٹے ملتے ہیں۔ باقی ۱۰۔۹ مہینے کام بند رہتا ہے۔ جب کہ ہمارے والد ۳۰ سال یہ کام کرتے ہیں اور مارکیٹ میں بھی کافی جان پہچان ہے۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کرتے ہیں کہ کام مل جائے مگر کام بہت مشکل سے ملتا ہے۔ جب کہ ہمارے ساتھ کے کام کرنیوالے سبھی لوگوں کے کام برابر چلتے رہتے ہیں۔ اور سب کافی ترقی کررہے ہیں۔ مگر ہماری ترقی کی ساری راہیں بند ہیں۔ گھر میں اتنی زبردست مالی پریشانی رہتی ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ والدین کا چھوٹے بھائی کا علاج کروانے تک کے پیسے نہیں ہیں۔ دو بہن شادی کے لائق ہیں۔ اتنی مالی پریشانی ہے کہ مجبوری میں والدہ اور بہن گھر میں سلائی کا کام کرتی ہیں۔ کبھی کبھی والدین کو اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے کسی نے ہمارے چاروں طرف دیوار میں کھڑی کررکھی ہیں۔ اور سب کچھ بند بند سا لگتا ہے۔ مکان میں بھی عجیب عجیب سا لگتا ہے۔ کبھی یوں لگتا ہے جیسے مکان میں نحوست برس رہی ہے۔

آج سے ۔ سال پہلے ہمارے مکان میں دو بلیاں رات کو بہت زور زور سے روتی تھیں۔ بہت مشکل سے انہیں بھگایا تھا۔ اور جب میں چھوٹا تھا تو میرے نام سے آواز آتی تھی۔ ۴۔۳ سال پہلے خواب میں قبرستان، والدین کی لاش اور خود کو بہت پریشان دیکھتا تھا۔ بہت سے عاملوں کو دکھایا۔ کسی نے کروایا ہوا بتایا کسی نے بندش بتائی۔ کسی نے کہا مکانوں، دکانوں میں اثرات ہیں۔ مگر فائدہ ایک دو سے ہی ہوا۔ وہ بھی ۱۵، ۲۰ دن تک جب آپ نے شرف مشتری کا نقش دیا تھا تو ۶۔۵ مہینے کام چلا تھا۔ مگر اب حالت پھر پہلے سی ہوگئی۔ گھر کا خرچا بھی ادھار لے کر چلا رہے ہیں۔

جناب پہلے ہمارا کام بہت اچھا تھا۔ دن رات کام چلتے رہتے تھے۔ ۴۔۳ پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ اللہ کے فضل سے کوئی کمی نہیں تھی۔ مگر ۱۹۹۲ء سے حالت خراب ہونا شروع ہوئی۔ اور آہستہ آہستہ سارے پلاٹ، کاروبار، گھر کا چین وسکون سب ختم ہوگیا۔ اماں ابا کی صحت بھی خراب ہوگئی۔ سب رشتے دار ہم سے کٹ گئے۔ گھر میں سب بھائی بہن آپس میں لڑائی جھگڑا، گالی گلوج کرتے رہتے ہیں۔ سب کے دماغوں میں اتنا غصہ رہتا ہے کہ کسی کو بھی ایک دوسرے کی کوئی بات برداشت نہیں ہوتی۔ ماں باپ بھی ہر وقت بولتے رہتے ہیں۔ میرے دماغ میں ہر وقت فلم سی چلتی رہتی ہے۔ اور مجھے اپنے والدین کی، بھائی بہن کی جان کی بہت فکر رہتی ہے کہ کسی کو کچھ ہو نہ جائے۔ جب میں کہیں کوئی حادثہ دیکھتا ہوں تو والدین، بھائی بہن کی طرف سے دماغ بہت پریشان ہوتا ہے۔ میرے دماغ میں گندے گندے خیالات آتے ہیں۔

جناب آپ سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ کسی خاص طریقے سے تشخیص کرکے بتائیں کہ کیا ہم تمام گھر والے، ہمارا گھر، کاروبار کسی جادو ٹونا سفلی بندش نظر وغیرہ کا شکار ہیں۔ یا ہمارا وہم ہے۔ اگر واقعی ہم تمام گھر والے ہمارا گھر، کاروبار، کرنی کرتوت کا شکار ہے۔ تو میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ آپ ہمارا پکا علاج کردیں۔ ہمارا گھر، کاروبار اور ہم تمام گھر والے اس چکر سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہوجائیں۔ پھر کوئی کتنا بھی ہمارے اوپر جادو ٹونا بندش کرے تو اس کا ہماری کسی بھی چیز پر اثر نہ ہو۔ اور جادو کرنیوالے پر پلٹ جایا کرے اور گھر میں بھی خوب خیر وبرکت ہو اور گھر کا ماحول بھی اچھا ہوجائے اور کام بھی جم کر چلے۔

جواب آپ کے احوال پر غور وفکر کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ کے گھر پر آسیبی اثرات ہیں۔ اور آپ بندشوں اور گردشوں کا شکار بھی ہیں۔ شرف مشتری سے بھی آپ کا فائدہ محض اللہ کا فضل تھا۔ ورنہ وہ لوگ جن کا ستارہ عطارد ہو انہیں شرف مشتری فائدہ نہیں پہنچاتا۔ آپ کا ستارہ چونکہ عطارد ہے۔ اس لئے شرف مشتری سے آپ کو فائدہ پہنچنے کا امکان کم تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو تریاق زہر کا اور زہر تریاق کا کام کرنے لگتا ہے۔ اور اللہ کی قدرت کے سامنے تمام اسباب وتدابیر ہیچ ہیں۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب تک آپ کے گھر سے آسیبی اثرات رفع نہیں ہوجاتے۔ تب تک مستقل طور پر آپ کو مسائل ومصائب سے نجات نہیں مل سکتی۔ جو باتیں آپ نے اپنے خط میں بیان کی ہیں۔ بلیوں کا رونا اپنے اردگرد دیواروں کو کھڑی محسوس کرنا خواب میں قبرستان یا والدین کی لاشوں کو دیکھنا وغیرہ آسیبی اثرات

کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور یہ باتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کا مکان مدتوں سے جنات کی پناہ گاہ بنا ہوا ہے۔

جب گھر میں اثر ہوتے ہیں تو تندرستی بھی ختم ہوجاتی ہے اور گھر کا چین وسکون بھی اُڑ جاتا ہے۔ بات بات پر چپقلش ہوتی ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر گھر میں طناطنی اور فساد کا سا ماحول بن جاتا ہے۔ اور ہر شخص اُداس اُداس، کھویا کھویا اور گرا پڑا سا دکھائی دیتا ہے۔ زندگی، زندگی سی محسوس نہیں ہوتی۔ اور خوشی میں بھی ایک طرح کا غم شامل رہتا ہے۔ اور ہنسی زبردستی کی سی لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اثرات سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ انسانوں کو جیتے جی موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ اور انسان اپنی لاش اٹھائے اِدھر سے اُدھر مارا مارا پھرتا ہے۔

ان سے بچنے کے لئے بہتر تو یہ ہے کہ اپنے گھر کا باقاعدہ حصار کرائیے۔ مکان کو صحیح عامل سے صحیح طریقے سے کلوائیے۔ اور اتنے کسی عامل سے رابطہ نہ ہوتو اتنے روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت ۴۰ دن تک خود کیجئے۔ اور گھر میں روزانہ قرآن حکیم کی کچھ نہ کچھ تلاوت کا اہتمام کیجئے۔ اثرات کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کی ہائے ہائے کا بھی شکار ہیں۔ اور کرنی کرتوت کی لپیٹ میں بھی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ سنجیدگی اور باقاعدگی سے اپنا علاج کرائیں۔ اور صدقات کے ذریعہ ان مصائب سے نکلنے کی کوشش کریں۔ روزانہ اپنے گھر میں سورۂ یٰسین کی بھی تلاوت کریں۔ اس طرح کہ ہر مبین پر اسم مرتبہ سورۂ یٰسین ہی کی آیت "سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" پڑھیں۔ انشاء اللہ کرنی کرتوت کے اثرات سے نجات ملے گی۔

شرفِ مشتری کا کیا کریں؟

سوال از: (ایضاً)

جناب ہمیں شرف مشتری کا نقش پہننا چاہیئے یا نہیں۔ کیوں کہ ایک مہینے سے ہم نے وہ نقش نہیں پہنے ہیں۔ اور دو تین جمعراتوں کا دم کرنا ناغہ بھی ہوگیا ہے۔ اس طرح اُس نقش کی تاثیر تو نہیں ختم ہوگئی۔ اور وہ نقش ہمارے ستارے کے مطابق ہیں۔ یا نہیں تھوڑی وضاحت کریں۔ آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔

جواب فی الحال آپ شرفِ مشتری کے نقش کو اُتار کر رکھ دیں۔ اور ۴۰ دن کے بعد دوبارہ ہم سے رجوع کریں۔ چالیس دن کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ لگاتار ۴۰ دن تک سورۂ بقرہ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت خود کرلیں یا کسی سے کرالیں۔ تو اس کے بعد کے حالات سے مجھے مطلع کریں۔

طلسماتی دنیا کے نقوش

سوال از: (ایضاً)

حضرت ہمارا کام ٹھیکیداری کا ہے۔ اور عام مخلوق سے واسطہ رہتا ہے۔ آپ کوئی ایسا کوئی نقش بنا کر دیں جس کی برکت سے ہمارے پاس کام کی لائن لگی رہے۔ اور روپے پیسے سے اللہ کی رحمت سے کبھی بھی ہاتھ خالی نہ رہے۔

طلسماتی دنیا کے مارچ ۲۰۱۲ء کے رسالے میں ص ۸ پر دعائے بشمخ شریف لکھی ہے۔ کیا میرے اور میرے والد کے نام سے بارہ برج کے بارہ طلسم بن سکتے ہیں۔ اور کیا ان کی برکت سے ہمارے پاس کام میں لائن لگی رہے گی۔ تھوڑی وضاحت کردیں۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔ کیوں کہ گھر میں ماں باپ کی حالت دیکھ کر دل بہت کرتا ہے۔ کہ کام خوب چلے۔ پیسہ آئے۔ جس سے ہماری ساری پریشانی دور ہوجائے۔ (اللہ دونوں جہان میں آپ کو اجرِ عظیم دے گا۔ انشاء اللہ)

جنات نمبر میں نامہ مبارک لکھا ہے۔ آپ مجھے اس کی زکوٰۃ کی اجازت دیں۔ اور نامۂ مبارک سے اگر ہم اپنا مکان کیلنا چاہیں اور مکان میں جو اثرات ہوں اُن کو دفعہ کرنا چاہیں تو کس طرح استعمال کرنا ہے۔ اور اس میں ہمیں تو کوئی خطرہ وغیرہ نہیں ہے۔

جواب طلسماتی دنیا میں جو بھی نقوش دیئے جاتے ہیں۔ ان کا کچھ نہ کچھ فائدہ ہوتا ہی ہے۔ آپ اپنے لئے جو نقش مناسب سمجھیں۔ اپنے بُرج کے اعتبار سے یا اپنی ضرورت کے اعتبار سے اس کو بنالیں یا کاٹ کر استعمال میں لائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوگا۔

ہم طلسماتی دنیا میں جو بھی عملیات دیتے ہیں وہ افادیت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور وہ اکابرین کی عطا ہیں۔ اکابرین کی اس عطا کو طلسماتی دنیا سلیقے کے ساتھ عوام وخواص کی خدمات کے لئے پیش کر رہا ہے۔ یہ نقوش من گھڑت نہیں ہیں۔ بلکہ یہ بزرگوں کی میراث ہیں۔ اس لئے ان کو بے فائدہ سمجھنا بزرگوں کی میراث کی توہین ہے۔ آپ انہیں نعمتِ الٰہی سمجھ کر استعمال میں لائیں۔ اور اپنے یقین کو مضمحل نہ ہونے دیں۔ تعویذات دواؤں کی طرح ہوتے ہیں۔ دوائیں بھی تو اللہ کے حکم سے فائدہ کرتی ہیں۔ اسی طرح تعویذات بھی حکم الٰہی کے پابند ہیں۔ لیکن جس طرح دوا اس دنیا کا ایک سبب ہے۔ اسی طرح تعویذ بھی ایک طرح کا سبب ہے اور اسباب

پر نظامِ خداوندی ٹکا ہوا ہے۔ اس لئے اسباب کو نظر انداز کرنا نہ قرینِ عقل ہے نہ قرینِ شریعت۔

مختلف باتیں

سوال از: صدیق علی خاں ــــــ بھوپال۔

میں نے تقریباً پہلی مرتبہ تین سال پہلے آنحضرت کو جوابی خط لکھا تھا خدا کا شکر ہے خط کے جواب سے مطلع ہوکر ممنون ہوا تھا۔ گو دیر سے خط کا جواب ملا تھا۔ میں تب ہی سے رسالہ ہٰذا کا قاری ہوں اس سے مجھے پہلے سے بھی کچھ شد بد تھی۔ مزید رسالے کے مطالعہ سے کافی اضافہ ہوا۔ گو حروف کے اعداد اور نقش مثلث کی چالوں پر عبور حاصل ہے۔ مربع میں اٹک جاتا ہوں۔ اس میں گھوڑے وزیر کی چالیں سمجھ میں آتی ہیں۔ لیکن دو ایک چالیں سمجھ سے پرے ہیں۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے حافظِ قرآن ہوں۔ اور کاشتکار ہوں۔ خط لمبا ہونے کے ڈر سے مزید نہ لکھتے ہوئے اب اپنے اصل سوالوں پر آتا ہوں۔ امید قوی ہے جواب سے ضرور مستفید فرمائیں گے۔ مشکور ہوں گا۔ اور بھوپال تشریف آوری کی تاریخ سے مطلع فرمائیں۔ اپنی قیام گاہ بھوپال میں جہاں ہوں اس کا مشہور و معروف پتہ بھی دیدیں۔ مہربانی ہوگی۔ تاکہ بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل ہوسکے۔

میرا نام صدیق علی خاں۔ والدہ مرحومہ کا نام خدیجہ بی۔ والد صاحب جناب فاروق علی خاں مرحوم۔ میری پیدائش اکتوبر ۱۹۳۳ء جمعرات کے دن آخری عشرے کی پہلی جمعرات کو ہوئی ہے۔ جو ۲۶ اکتوبر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن میں صرف تاریخ کے بارے میں متذبذب ہوں باقی دن، مہینہ و سن بالکل صحیح یاد ہیں۔ میرا ستارہ شمسی ہے اور مزاج بادی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے۔

میرے ۶ لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ ۳ لڑکوں اور ایک بچی کی شادی کرچکا ہوں۔ ابھی حال میں ایک بچہ اور ایک بچی کی تاریخ شادی طے کرچکا ہوں۔ جو ۵ مئی اور ۱۲ مئی ہے۔ حضرت تاریخ تو طے کردی۔ لیکن ہاتھ میں ایک پیسہ نہیں ہے اللہ پہ بھروسہ اس کے لئے موزوں کوئی ورد کہ اللہ پیسے کا انتظام کرادے۔ اور بھی بہت اہم ضروریات ہیں۔ تفصیل لمبی ہونے کے ڈر سے نہیں لکھتا۔ میرے اندازے سے کم از کم پانچ لاکھ کا انتظام ہو۔ جب ہی شادیاں اور شادیوں کے علاوہ ضروریات پوری ہوں گی۔ میں ۱۸ ایکڑ کا کاشتکار ہوں۔ لیکن میں نے زندگی ہی میں ۸/۸ ایکڑ شرعی حساب سے زمین تقسیم کردی بچوں کی۔ اور اپنا آٹھ ایکڑ خود کے پاس رکھا ہے۔

کیا عمل کے دوران جو پرہیز جلالی یا جمالی ہے کرنا ضروری ہے کیا عمل کی زکوٰۃ ادا ہوجانے کے بعد بھی پرہیز کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ کچھ بعض چیزوں کا۔ جیسے بڑے کا گوشت وغیرہ۔

میں بعد فجر کچھ سورتوں اور کچھ آیات کا ورد کرنے کا عادی ہوں۔ سورۂ یٰسین، سورۂ مزمل۔ اس کے بعد اللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ آخر عَلِیِّ الْعَظِیْمِ تک تین مرتبہ اور بسم اللہ الخالق الاکبر سے نعم الوکیل تک دونوں مع بسم اللہ کے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد العزّ والملك والسقاء سے یرید تک ۱۱ مرتبہ۔ پھر سورۂ فاتحہ الٓمّٓ سے مفلحون تک اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ پوری آیت آیت الکرسی خَالِدُوْنَ تک لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ آخر سورۂ بقرہ تک۔ شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ پوری آیت۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَیْرِ حِسَابٍ تک۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ آخر سورۃ تک۔ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ سے قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ تک قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر سورۃ تک اَفَحَسِبْتُمْ آخر سورۃ تک۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ سے عَلِیْمٌ تک اس کے بعد وَالصّٰٓفّٰتِ سے لازب تک۔ اس کے بعد یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ فَیَوْمَئِذٍ اللہ والی آیت کے بعد فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ تک۔ لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر سورۂ حشر تک۔ سورۂ طلاق کی آیت وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ سے قَدْرًا تک۔ پھر سورۂ جن پوری۔ اس کے بعد آیت الکرسی عَلِیْم تک۔ چار دن۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورۃ تک بعدہٗ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

سوتے وقت بستر پر لیٹ کر الٓمّٓ سجدہ پوری۔ سورۂ یٰسین سورۂ ملک۔ باقی صبح والی ساری سورتیں اور آیات ایک بار تلاوت کرتا ہوں۔

محترم گزارش یہ ہے کہ یہاں بھوپال میں ایسا شریعت کا پابند عامل مجھے ابتک کافی تلاش کے بعد بھی ابتک نہ مل سکا جس کی خدمت بجالاتا اور زانوئے تلمیذ ہوتا۔ گزارش ہے کوئی ایسا عمل جو مناسب بھی ہو اور بامؤکل ہو کہ جہاں خود کو آخرت کی سرخروئی اور دنیا کی خوشحالی بھی میسّر ہو۔ ضرور اجازت خاص کے ساتھ تحریر فرمادیں جس میں متعلقہ مکمل ہدایات ہوں۔ تاکہ مخلوق خدا کی بھی موقع ہو تو خدمت کرسکوں۔ عام طور پر بچتا ہوں۔ لیکن کوئی آن ہی پڑتا ہے۔ میرے نانا جان کا بتایا ہوا عمل۔ سورۂ فاتحہ۔ آیت الکرسی اور سورۂ جن کی پانچ آیات پڑھ کر دم کردیتا ہوں۔ اور پانی پر بھی دم کرکے پلادیتا ہوں۔ اللہ شفا عطا فرمادیتا ہے۔

کھیت پر تنہا مکان میں مع بیوی بچوں کے رہتا ہوں مسجد

بہت دور ہے۔ اس لئے تنہاں نماز پڑھتا ہوں۔ جماعت سے نہیں ہو پاتی۔ طبیعت چاہتی ہے جنات نمبر میں جو سورۂ قریش کا عمل لکھا ہے اسے یا پھر خود نام کے پہلے حرف ص سے موکل نمبر میں ص۱۰۱ پر أَجِبْ يَا أَهْجَمَائِيلُ بِحَقِّ صَادُ يَا صَمَدُ مِنْ غَيْرِ شِبْهٍ فَلَا شَيْئَ كَمِثْلِهِ يَا صَمَدُ۔ جو مناسب سمجھیں حکم فرمائیں۔ یا علاوہ اس کے جو ہدایت ہو دعا کے ساتھ کہ استقامت کے ساتھ کرسکوں۔؟

مزید میری مناسبت سے کوئی انگوٹھی چاندی کی مع مناسب پتھر کے نگینے کی بذریعہ ڈاک روانہ فرمادیں۔ ہدیہ معلوم نہیں۔ ورنہ منی آرڈر بھیجنے کی کوشش کرتا۔ ہدیہ معلوم ہونے پر انشاء اللہ روانہ کردوں گا۔

خط لمبا ہوگیا خصوصیت سے معافی چاہتا ہوں۔ انتر دیشی لیٹر لکھ رہا ہوں جواب سے نوازیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

خدا ہی جانے کہ آپنے تاریخ یاد نہ ہونے پر بھی یہ کیسے سمجھ لیا

جواب ہے کہ آپ کا ستارہ شمس ہے۔ اگر آپ ۲۹ ر اکتوبر کو پیدا ہوئے ہیں تو آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہوا۔ اور اگر آپ کی تاریخ ۲۳ ر اکتوبر سے پہلے کی ہے تو پھر آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہوا۔ شمس تو کسی بھی طرح ثابت نہیں ہوتا۔

کاروباری الجھنوں سے نمٹنے کے لئے آپ روزانہ گیارہ مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کیا کریں۔ اور روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر "یَا وَاسِعُ" ۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ سورۂ مزمل اگر بعد مغرب یا بعد عشاء کے پڑھیں تو بہتر ہے۔ اور سورۂ یٰسین مذکورہ طریقے سے بعد نمازِ فجر پڑھا کریں۔ اس کے علاوہ آپ جو کچھ پڑھ رہے ہیں وہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن زیادہ پڑھنے کے بجائے صدقات، خدمات اور توجہ الی اللہ پر دھیان دیں۔

باموکل کوئی بھی عمل ہو اس میں پرہیز جمالی، جلالی اور ترکِ حیوانات کرنا چاہیئے۔ اگرچہ کتاب میں تحریر بھی نہ ہو۔ کیوں کہ نظر نہ آنے والی مخلوق کا دیدار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر روحانیت اور عبقریت پیدا کرے۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک انسان کے اندر جو سفلی جذبات موجود ہوتے ہیں۔ وہ ختم نہ ہوں اور انہیں ختم کرانے کے لئے ہی پرہیز کرایا جاتا ہے۔ انسان کے اندر نفس لوامہ کی قوت جتنی بڑھی ہوئی ہوگی اتنا ہی پرہیز ضروری ہوگا۔ اگر اکابرین اور اللہ کے نیک بندے اس طرح کے عمل کریں تو انہیں پرہیز کی قطعاً ضرورت نہیں ہوگی۔ کیوں کہ ان کا نفس ان کے تابع ہوتا ہے۔ اور ان کے سفلی جذبات تقریباً ختم ہوجاتے ہیں۔ زکوٰۃ اور اجازت کا معاملہ دگرگوں ہے۔ اگر کسی عمل کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے یا کسی عمل کی باقاعدہ کسی مستند عامل سے اجازت بھی حاصل ہے۔ تب بھی پرہیز ضروری ہے۔ بغیر پرہیز کے نظر نہ آنے والی مخلوق نظر نہیں آئے گی۔ اگر موکل حاضر بھی ہوگیا تب بھی دکھائی نہیں دے گا۔

اگر آپ باموکل عمل کرنا ہی چاہتے ہیں تو اس کے لئے اپنی استعداد کو ٹٹولنا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کسی خوش فہمی کا شکار ہوکر اپنا وقت ضائع کریں۔ اور بعد میں آپ کو پچھتانا پڑے۔ اگر آپ کو خوابوں میں وقتاً فوقتاً بشارتیں ہوتی ہوں۔ اللہ کے نیک بندوں کا خواب میں دیدار ہوا ہو۔ مثلاً شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ وغیرہ یا اگر آپ کو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار ہوا ہو تو پھر آپ یہ سمجھیں کہ آپ کے اندر روحانی بساط پیدا ہوگئی ہے کیوں کہ یہ سعید اور مبارک اور معظم ہستیاں ان ہی کے خوابوں میں آتی ہیں جن کا سلسلۂ روحانیت معتبر ہوتا ہے۔ اور جن کے اندر روحانی استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر آپ اپنی روحانی قوت بڑھائیں۔ عبادت کریں۔ ذکر فکر کریں۔ صدقات کریں۔ اور اللہ کے بندوں کی خدمت کریں۔ انشاء اللہ اس کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ آپ فرشتوں کا دیدار کرسکیں۔

آج کل تو دیکھا یہ گیا ہے کہ جن کی زندگی کسی بھی اعتبار سے روحانیت سے وابستہ نہیں ہے جن کے اندر صفر کے برابر بھی روحانیت موجود نہ ہو۔ وہ بھی موکل تابع کرنے کے شوق میں دُبلے ہوے ہیں۔

حرف صاد کے عمل کو آپ کرسکتے ہیں۔ لیکن پرہیز کے ساتھ کریں۔ اور پورے یقین کے ساتھ نئے چاند کی پہلی جمعرات سے اس کو شروع کریں بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو۔

آپ نے چوں کہ اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی ہے۔ اس لئے آپ کیلئے آپ کی غیر موجودگی میں نگینہ کا تعین کرنا مشکل ہے۔ اگر آپ کا برج عقرب ہے۔ تو آپ کو پکھراج یا ہیرا راس آئے گا۔ اور اگر آپ کا برج میزان ہے تو آپ کو پنا فائدہ کرے گا۔ آپ اپنے علاقہ میں کسی جوہری سے یہ نگینے حاصل کریں اور اللہ کے بھروسے پر ان کو استعمال کریں۔

دعا گو ہوں کہ رب العلمین آپ کو مقاصد حسنہ میں کامیابی عطا کرے۔ آمین۔

مسائل کا شکار یہ بھی ہیں

سوال از: توفیق عالم ——— گورکھپور۔

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

آپ کا رسالہ نکھرتا ہی جا رہا ہے۔ بڑی عجیب و غریب نادر معلومات ہوتی ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے روحانی علم میں روز افزوں ترقی فرمائے۔

یہ ساری بات کہنے کے باوجود سننے میں آتا ہے کہ آپ کے یہاں ردّی کی ٹوکری کافی بڑی ہے۔ لہٰذا اس میں نہ ڈالیں میری رہنمائی فرمائیں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔

میرا آپ سے مشورہ ہے کہ روحانی ڈاک کے کالم کو اور بڑا کردیں۔ تاکہ سبھی کی شکایت دور ہوسکے۔ آپ کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ میرے دل کی گہرائیوں میں آپ کے لئے ایک مخصوص مقام ہے۔ میں کچھ سوال آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید کہ جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

کچھ لوگوں نے بتایا ہے ہماری روزی باندھ رکھی ہے۔ اسے کھولنے کا کیا طریقہ ہے۔ کونسا عمل ہو وظیفہ ورد کروں کہ ہماری تنگی معاشی دور ہو۔ اسی طرح سے اگر کسی مرد کی مردانگی کو باندھ دیا جائے تو اس کو کیسے کھولا جائے گا غور فرماکر بتائیے۔ اور ہر انسان کے لئے کونسا وظیفہ ایسا ہے کہ پڑھنے سے کسی بھی طرح کا جادو ٹونا کردو تو سحر وغیرہ کا اثر نہ ہو۔ بہت ہی اہم سوال ہے۔ اس کا جواب غور فرماکر تجویز کرکے رسالہ میں شائع کریں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے۔

آخری سوال۔ درمیان وظیفہ کے اگر کسی وجہ سے ناغہ ہوجائے تو اس کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس کی کمی دور ہوسکے۔ مہربانی کرکے میرے سوالوں کا جواب اپنے رسالے میں شائع کریں۔ تاکہ ہر خاص و عام فیضیاب ہوسکیں۔ میرے حق میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے روزی رزق سے نوازے۔ خط طویل ہوگیا ہے معافی چاہتا ہوں۔ جواب نہ ملنے پر میں پھر دوبارہ خط لکھتا رہوں گا۔ جب تک کہ جواب رسالے میں شائع نہ ہو۔ یہ میری مجبوری ہے۔

جواب ہمارے دفتر میں ردّی کی کوئی بھی ٹوکری نہیں ہے۔ نہ چھوٹی نہ بڑی۔ لیکن آپ جیسے مخلصین نے بار بار ہمیں اس بات کا احساس دلایا ہے کہ دفتر میں ایک ردّی کی ٹوکری بھی ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر دفتر کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے بارے میں جن تعریفی کلمات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ اور آپ کی اس محبت اور عنایت کی قدر کرتے ہیں اور اپنے رب سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ جیسے دوسرے مخلصین کا حُسن ظن باقی رکھے۔ اور ہمیں اپنی خامیوں کی اصلاح کرنے کی بھی توفیق اور صلاحیت عطا کرے۔

طلسماتی دنیا صرف ایک رسالہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک مکمل روحانی تحریک ہے۔ اور اس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ لوگ روحانی عملیات کی آڑ میں اغراض پرستی اور فریب دہی سے باز آئیں اور اللہ کی سیدھی سادی مخلوق کو اُلّو بنانے سے گریز کریں۔ اس تحریک کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو لوگ روحانی عملیات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھی لئے پھرتے ہیں انہیں بھی اپنی اصلاح کی توفیق ہو۔ کیوں کہ اس زمانہ میں ایسے عقل مندوں کی کمی نہیں ہے جو گھاس پھونس اور جڑی بوٹی پر ایمان لے آنے میں دیر نہیں کرتے۔ لیکن انہیں کلام الٰہی اور اسمار حسنیٰ پر یقین کرنے میں صدیاں گزر جاتی ہیں۔ ایسے لوگ اپنی تولہ بھر عقل کو اپنا امام بنا کر زندگی گزارتے ہیں۔ انہیں ذرّوں پر یقین آجاتا ہے لیکن ہمالیہ پہاڑ جیسے حقائق نظر نہیں آتے۔ طلسماتی دنیا ایسے لوگوں کی عقل پر ماتم کرنے کی بھی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ماتم کی وجہ یہ نہیں ہے کہ وہ فی الحقیقت عقل مند ہیں۔ بلکہ ماتم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ عقلِ سلیم سے محروم ہیں وہ خود کو عقل مند اور توحید پرست سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہیں۔

طلسماتی دنیا کی تحریک کا ایک مقصد اور بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان مادّیت نے جو دیواریں کھڑی کردی ہیں انہیں گرادیا جائے اور اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے کی جدوجہد کی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ اس دنیا میں جبتک ہمارا تعلق اللہ سے مضبوط نہیں ہوگا۔ ہم اسی طرح دنیا کی ٹھوکروں میں رہیں گے ہم اُسی وقت سربلند اور سرخرو ہوسکتے ہیں جب ہم اُس خدا کو کسی حال میں بھی فراموش نہ کریں۔ جس کی مرضی کے بغیر نہ بہاریں آتی ہیں نہ خزائیں۔ نہ اُجالے بکھرتے ہیں نہ اندھیرے نہ خوشیاں برستی ہیں نہ غم۔

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کی یہ رُوحانی تحریک پورے عالم پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دوسری اقوام بھی اس تحریک کا اثر قبول کر رہی ہیں۔

آپ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی نے آپ کی روزی کو

باندھ دیلے ہے تو آپ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ اور اس کے ہر مبین پر سورۂ مزمل پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے شروع اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ روزی کے دروازے کھل جائیں گے۔

جادو ٹونے سے حفاظت کے لئے صبح و شام یعنی نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد سات سات مرتبہ معوذتین (قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں) پڑھا کریں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" بھی پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔

وظیفہ اگر با مؤکل ہو اور اس میں بار بار ناغہ ہو تو عامل کے لئے اڑچن پیدا کرتا ہے اور اس طرح رجعت کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے اگر طبیعت میں کسی بھی وظیفے کو پابندی سے ادا کرنے کی ذمہ داری نہ ہو تو وظیفہ شروع نہیں کرنا چاہئے۔ چالیس دن میں اگر دو مرتبہ سے زائد ناغہ ہو جائے تو وظیفہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اور اگر کوئی وظیفہ بے مؤکل ہو تو ناغہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن ناغہ ذمہ داریوں کی کمی کا ثبوت ہے ـــــ اور جو لوگ غیر ذمہ دار ہوتے ہیں یا ان میں ذمہ داری کی کمی ہوتی ہے وہ زندگی کے ہر معاملے میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ یا پوری طرح کامیاب نہیں ہوتے۔

لمبے جوڑے خط لکھ کر پھر معذرت طلب کرنا صرف ایک رسم ہے۔ اللہ ہم سب کو اس طرح کی رسومات سے محفوظ رکھے۔ دعا گو ہوں کہ رب العلمین آپ کے روزگار میں برکت اور ترقی عطا فرمائے اور آپ کو رزقِ حلال کی دولتوں سے سرفراز کرے آمین

جسمانی مرض

سوال از: (نام محذوف)

عرصہ بارہ سال پہلے میری شادی ہوئی۔ شادی کے کچھ ہی دنوں بعد میرے سینے کی دائیں طرف پسلی میں سوجن ہونے لگی۔ ہلکا درد رہنے لگا۔ ہڈیوں کے ڈاکٹر سے مشورہ لیا تو ایکسرے وغیرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ہڈی پھول کر ٹیڑھی ہوگئی ہے۔ تھوڑے دنوں تک علاج کرنے کے بعد شرم ـــ کی جگہ ہونے کی وجہ سے علاج بند کر دیا۔ اب حالت یہ ہے کہ کوئی مشقت کا کام کرنے یا بھاری چیز اٹھانے سے درد ہونے لگتا ہے۔ میرا نام شادی سے پہلے (......) تھا۔ جو نکاح کے وقت والد صاحب نے بدل کر (.......) کر دیا۔ برائے مہربانی میرے مرض کے بارے میں باریکی سے غور کر کے کوئی آسان علاج یا عمل تجویز فرمائیں۔ احسان ہوگا۔

میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ گزشتہ سات سالوں سے برابر کرتی ہوں۔ یہ رسالہ میرے شوہر کا پسندیدہ رسالہ ہے۔ انہی کی معرفت یہ رسالہ مجھ تک پہنچا ہے۔ اللہ کا بے پناہ کرم ہے کہ اس دورِ پرفتن میں امید کی ایک کرن اس رسالے کی معرفت جاگی ہے۔ اللہ خوب ترقی عطا فرمائے۔

جواب اس طرح کے امراض میں علاج درمیان میں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ جب ڈاکٹر نے آپ کو یہ بتا دیا تھا کہ ہڈی کسی وجہ سے ٹیڑھی ہوگئی ہے تو آپ کو مکمل آرام ملنے تک اپنا علاج جاری رکھنا چاہئے تھا۔ کسی بھی عورت کو سینہ، کمر اور اپنے گلے سے کسی بھی حال میں غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ الٹے سیدھے اور اذیت ناک امراض زیادہ تر جسم کے ان ہی حصوں میں ہوتے ہیں۔ خیر جو غلطی ہوئی اسے تو بھولئے اور ایک بار پھر کسی اچھے ڈاکٹر سے رجوع کیجئے۔ اور اپنا مکمل علاج کرائیے۔ علاج میں کسی طرح کی شرم و حیا مانع نہیں ہونی چاہئے۔ بلاشبہ حیا ایمان کا ایک جزء ہے۔ اور عورت کی ذات کا زیور ہے۔ اگر شرم نہ ہو تو ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ اور عورت پن کے منافی ہے۔ لیکن تندرستی کا خیال کرنا بھی ایمان کا ایک تقاضہ ہے جب زندگی اللہ کی امانت ہے تو اس امانت کی حفاظت کرنے کے لئے انسان کو ہر ممکن جدوجہد کرنی چاہئے۔ شریعت نے دورانِ علاج معالج سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور بے تکلف اپنے جسم کے تمام حصوں کو دکھانے کی اجازت دی ہے۔ محض اس لئے کہ شرم و حیا کی وجہ سے اللہ کی بندیاں اپنی تندرستی تباہ کر کے اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالیں ـــــ اسی نقطہ کے پیش نظر میں نوکیلے الفاظ کی معافی چاہتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی جان پر ایک طرح کا ظلم کیا ہے۔ اور ایک مرض کی باقاعدہ پرورش کی ہے۔ اب آپ پھر سے کسی معالج سے مشورہ کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا روحانی علاج بھی جاری رکھیں۔

روحانی علاج کے لئے کسی عامل سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے آپ خود ہی ایک بوتل میں پانی بھر کر یہ کریں کہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ سورۂ یٰسین میں سات مبین آتے ہیں۔ ہر مبین پر رک جائیں۔ آنکھیں بند کر کے اپنی موجودہ بیماری کا خیال کریں۔ صرف ایک منٹ کے لئے۔ اس کے بعد سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھیں

۱۰ بوتل پر دم کر دیں۔ ساتوں مبین پر ایسا ہی کریں۔ اسی دوران جب "سَلٰامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" پر پہنچیں تو ایک منٹ آنکھیں بند کر کے اپنی بیماری اور اس سے نجات کا تصور کریں۔ اور ۷۷ مرتبہ اس آیت کو پڑھیں۔ اور بوتل پر دم کر دیں۔ جب سورۃ یٰسین کی تلاوت مکمل ہوجائے تو ایک بار پھر بوتل پر دم کر دیں۔ اس طرح کل ۹ مرتبہ دم کرنا ہے۔ سورۃ یٰسین کے شروع اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس بوتل کو بدھ کے دن تیار کر کے رکھ لیں۔ اور جمعرات کے دن سے دن میں ۳ مرتبہ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد اس پانی کو ۷ دن تک پئیں۔ اگر آپ اپنی تکلیف میں کمی محسوس نہ کریں تو پھر اگلے بدھ کو اگلے ہفتے کے لئے اسی طرح بوتل تیار کریں۔ اس طرح چار ہفتوں تک عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ اس بیماری سے نجات حاصل کریں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی جسمانی معالج سے بھی رجوع کرلیں تو بہتر ہے۔

ذاتی معلومات

سوال از: خورشید احمد ———— کرنول۔

اللہ کے فضل و کرم سے ہر ماہ "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرتا ہوں۔ مطالعہ ختم ہوتے ہی اگلے ماہ کی طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار کرتا رہتا ہوں۔ جب طلسماتی دنیا آتا ہے تو دل میں امیدیں جاگ اٹھتی ہیں۔ اور بفضل خدا ارادے مضبوط ہونے لگتے ہیں۔ کہ اس کمزور ایمان والی دنیا میں بھی اللہ کے علم سے بہت کچھ ہوتا ہے۔ اللہ کرے یہ ماہنامہ ہمیشہ چلتا رہے۔ اور اللہ آپ کو بھی ہمیشہ صحت یاب رکھے۔ تاکہ طلسماتی دنیا کا ہر شمارہ پابندی کے ساتھ قارئین تک پہنچ سکے۔

ہاں تو ایڈیٹر صاحب۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا نام ذاتی خورشید ہے۔ میرے نام کا عدد ۳ بنتا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل لکھیں۔ کہ میرے لئے کونسے دن مبارک ہیں۔ کونسی تاریخیں مبارک ہیں۔ کونسا رنگ مبارک ہے۔ اور کونسے اعداد اس کے دشمن اور دوست ہیں۔ ضرور معلوم کریں۔ نوازش ہوگی۔

جواب جن حضرات کے نام کا مفرد ۳ بنتا ہے۔ وہ اگرچہ ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اور انہیں کام کرنے کی لگن ہوتی ہے۔ دولت جمع کرنے کی دھن بھی ان میں ہوتی ہے۔ لیکن انکا مزاج جذباتی ہوتا ہے۔ بحث ومباحثہ کرنا اور مروجہ قانون سے ٹکرانا ان لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہے۔ انہیں ۵ نمبر کی اشیاء اور افراد سے بچنا چاہئے۔ ان کے لئے ایک نمبر کی آٹھ اور ۹ نمبر کی اشیاء اور افراد خاص طور سے مفید ہوتے ہیں۔ اور چار عدد والوں کی ۲ عدد والوں سے خوب بنتی ہے۔

۳ عدد والوں کو نیلا اور سفید رنگ راس آتا ہے ان حضرات کے لئے ٹھنڈی غذائیں خاص طور سے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ اور ترش چیزیں اور تیز مسالے انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اس لئے جنوری، فروری، جولائی، اگست اور ستمبر میں آپ اپنی صحت کا خیال خاص طور سے رکھیں یہ مہینے آپ کے لئے آزمائش کے مہینے ثابت ہوسکتے ہیں۔

آپ کا ستارہ شمس ہے۔ اس لئے اتوار کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ ہر اتوار کو صبح کو سورج نکلنے کے فوراً بعد بوقت اشراق آپ ایک مرتبہ سورۃ شمس کی تلاوت کیا کریں۔

عمر کا ۲۲ واں، ۳۱ واں، ۴۰ واں، ۴۹ واں اور ۵۸ واں سال آپ کے لئے انقلابی ثابت ہوگا۔

ہر ماہ کی ۴، ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ تاریخیں آپ کے لئے اہم ہیں۔ زندگی میں آپ کو یہ امراض لاحق ہوسکتے ہیں۔ (خدانخواستہ) خون کی کمی، سر اور کمر کا درد، ذہنی تکالیف، مالیخولیا اور امراض قلب وغیرہ۔ صبح وشام اگر آپ "یَا خَالِقُ" ۳۶۰ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ تو بہتر ہے۔

ضروری اعلان اگلے شمارے میں "روحانی ڈاک" کے اہم سوالات کے جوابات۔

تقریباً پچاس سوالوں کے جوابات اگلے شمارے میں ملاحظہ کریں۔ اگلی روحانی ڈاک انشاء اللہ طویل ترین ہوگی۔

(منیجر طلسماتی دنیا دیوبند)

بیوی کا عاشق بنا رہے گا۔ کسی مخالف کو اپنا موافق بنانا ہیں یا کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کر کے اپنی طرف رجوع کرانا ہیں۔ حتیٰ کہ کسی بھی فرد کو جائز امور کیلئے مسخر ومطیع کرنا چاہتے تو انشاء اللہ مطلوب کے دل میں آپ کی شدید محبت پیدا تسخیر خلق کے لئے بھی یہ عمل قوی الاثر ہے۔ تسخیر، محبت۔ اور مرد وزن، نیز جلب قلب اور مخالفین کو اپنا بنانے کیلئے ان آیات مقدسہ کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ دو آیات مبارکہ

عمل تسخیر خاص

غلام سرور شباب
پاکستان

قرآن مجید فرقان حمید کے ہر ایک حرف اور لفظ میں ایک عظیم طاقت مخفی ہے۔ یہ مخفی طاقت ہی یقین کی بنیاد پر اللہ کی مخلوق کو عظیم فائدے پہنچاتی ہے۔ قرآن پاک سے فیض و برکات حاصل کرنے کیلئے یقین کا ہونا اشد اور انتہائی ضروری ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔

یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام اللہ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی راہنما ہے۔ (سورۃ البقرہ آیت ۲)

ڈرنے والوں کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جن کے دلوں میں خدا کا خوف ہے۔ وہی اس کی ہدایتوں کو مانتے ہیں۔ اور وہی اس کتاب سے فائدے حاصل کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم!! شک لانے والوں پر یہ کتاب لاریب اپنے راز آشکار نہیں کرتی۔ کیوں کہ شک اور وسوسہ شیطان کی طرف سے آتا ہے۔

اللہ پاک کے کلام میں اثر حق ہے۔ مگر یہ ایسا گہرا اور عمیق سمندر ہے جس میں ہزاروں کوہ پیکر جہاز غرق ہو گئے اور ایک تختہ بھی اُبھر کر نہ آیا۔ ؎

دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار۔

ہم نے کوئی عمل دو چار دن صحیح یا غلط پڑھا۔ اور کوئی فائدہ نظر نہ آیا تو اسے چھوڑ دیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ اور لوگوں نے کھانے کمانے کے ڈھنگ نکالے ہیں۔

عزیزمن!!! اللہ کے پاک کلام میں سب کچھ ہے۔ آپ ہمت تو باندھیں۔ لطف تو یہ ہے کہ جس قدر ناکامی ہوتی جائے اسی قدر آپ کا ذوقِ طلب اور یقین و اعتقاد بڑھتا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس و مقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا پڑھتے ہوئے ایک ایسی جست لگائیں کہ سمندر کی تہہ میں بیٹھ جائیں اور ہیرے موتیوں سے دامن مراد بھر لیں ایک احسن طریقہ اور تدبیر آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آپ یقین کامل کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔ اگر آپ کے خاندان میں کوئی شخص ناراض ہے۔ مثلاً بہن بھائی۔ میاں بیوی یا کوئی عزیز رشتہ دار۔ حاکم افسر یا عزیز دوست روٹھ چکا ہے۔ یا کسی شخص سے آپ کو غرض ہے اور وہ آپ کو دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ کسی مقدمہ میں پھنس گئے ہیں۔ آپ کو خدشہ ہے کہ حاکم فیصلہ خلاف نہ کر دے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی۔

کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ (سورۃ آل عمران، آیت ۱۹۵)

یہ خدائے قدوس وعدہ فرما رہے ہیں۔ اب اگر کوئی عمل کرے اور کامیابی نہ ہو تو قصور اپنا ہی ہوگا۔ کیوں کہ خدائے پاک کا وعدہ صحیح اور سچا ہے۔ آپ عمل کو حسب قاعدہ کریں گے تو اس کے اثر سے محروم نہ رہیں گے انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ آپ جائز طریق پر کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً خاوند اپنی حلال بیوی کو چھوڑ کر غیر بازاری عورتوں کی طرف راغب ہے تو بیوی خاوند کے لئے عمل کر سکتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاوند ہمیشہ کے لئے بیوی کا عاشق بنا رہے گا۔ کسی مخالف کو اپنا موافق بنانا چاہتے ہیں یا کسی کو اپنی محبت میں بے قرار کر کے اپنی طرف رجوع کرانا چاہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کسی بھی فرد کو جائز امور کیلئے مسخر و مطیع کرنا چاہتے ہیں۔ تو انشاء اللہ مطلوب کے دل میں آپ کی شدید محبت پیدا ہوگی۔ تسخیر خلق کے لئے بھی یہ عمل قوی الاثر ہے۔ تسخیر، محبت۔ اور رجوع مرد و زن نیز جلب قلب اور مخالفین کو اپنا بنانے کیلئے ان دو آیاتِ مقدسہ کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ دو آیات مبارکہ

مندرجہ ذیل ہیں۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔

اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی۔ (سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ۔

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں۔ تاکہ ان کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو۔ اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔ جو لوگ غور کرتے ہیں۔ ان کے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں۔ (سورۃ الروم۔ آیت ۲۱)

عمل تسخیر خاص برائے رجوع خلقت

اگر تسخیر خلق اور رجوع خلقت کے لئے عمل کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ ایک زمانہ آپ کو چاہنے والا ہو۔ ایسے افراد جن کا تعلق ہمیشہ مخلوق سے رہتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر، حکماء، فیکٹری مالکان، دُکان دار، سیاست داں، پراپرٹی ڈیلر وغیرہ عمل تسخیر خاص ضرور تیار کریں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اُن کی طرف رجوع کریں۔

اس مقصد کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں آیات مبارکہ کے اعداد قمری لے کر اپنے نام مع والدہ کے اعداد شامل کریں اور تمام اعداد سے ایک نقش مربع آتشی رفتار سے تیار کریں۔ اور آیات مقدسہ مربع کے گرد تحریر کریں۔ نیچے اپنا مقصد تحریر کریں۔ مثلاً دونوں آیات مبارکہ کے اعداد یہ ہیں۔ سورۃ آل عمران کی آیت کے ۶۹۴۶ اور سورۃ روم کی آیت کے ۵۹۷۸ ہیں۔ دونوں کا مجموعہ ۱۲۹۲۴ بنتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر سید احسن علی کیلئے عمل تسخیر خاص تیار کرنا ہے۔ جس کی مثال یہ ہے۔

دونوں آیات مبارکہ کے اعداد کا مجموعہ = ۱۲۹۲۴

نام سائل مع والدہ کے اعداد = 1115

کل اعداد = ۱۴۰۳۹ مربع پُر کرنے کیلئے کل اعداد سے ۳۰ تفریق کریں۔ اور باقی کو چار پر تقسیم کریں۔ اور حاصل تقسیم کو خانہ اول میں لکھ کر ایک ایک کے اضافہ سے نقش پُر کریں۔ اگر تقسیم کے عمل سے کچھ باقی بچے تو ایک بچنے کی صورت میں خانہ ۱۳ میں کسر آئے گا عدد ۲ ہو تو خانہ ۹ میں۔ اگر تین ہو تو خانہ ۵ میں کسر ہوگی۔

مثالی نقش اور عمل تسخیر خاص رجوع خلقت کے لئے یہ تیار ہوا۔

۷۸۶

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ

اِخْوَانًا وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْہَا وَجَعَلَ

۳۵۰۹	۳۵۱۲	۳۵۱۶	۳۵۰۲
۳۵۱۵	۳۵۰۳	۳۵۰۸	۳۵۱۳
۳۵۰۴	۳۵۱۸	۳۵۱۰	۳۵۰۷
۳۵۱۱	۳۵۰۶	۳۵۰۵	۳۵۱۷

بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ

اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ تَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ

کَمَا سَخَّرْتَ لِسُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ

اگر کسی خاص فرد کو اپنے لئے مسخر اور فرماں بردار کرنا ہے۔ یا کسی ناراض اور مخالفت کرنے والے کو اپنا گرویدہ بنانا ہے۔ یا حصول شادی کے لئے تیار کرنا چاہتے ہیں۔ میاں بیوی میں محبت و اخوت کے لئے یا کسی حاکم افسر کو تسخیر کرنا ہے۔ تاکہ مطلوب آپ کی طرف دائمی رجوع رکھے اور مطیع رہے۔ اگر کوئی روٹھ گیا ہے۔ اور اسے اپنا گرویدہ کر کے واپس بلانا ہے۔ ایسے تمام مقاصد کے لئے عمل تسخیر خاص کا طریقہ یہ ہے کہ نام طالب مطلوب مع والدہ کے اعداد میں دونوں آیات مبارکہ کے اعداد شامل کر کے حسب سابق مربع پُر کریں۔ اور اس کے گرد آیات اور نیچے مقصد تحریر کریں۔ اور عمل تسخیر خاص کو اپنے پاس رکھیں۔ جب تک عمل آپ کے پاس رہے گا۔ مطلوب مطیع و فرمانبردار رہے گا۔

مثلاً سیدہ عذرا روحی بنت اصغری آغا اپنے بیٹے رضوان سید رضی کو مسخر کرنا چاہتی ہے تو ان کے اعداد نکالے جو یہ ہیں۔ ۵۶۳۹۔ دونوں آیات کے اعداد = ۱۲۹۲۴

سب کے مجموعی اعداد = ۵۶۳۹ + ۱۲۹۲۴ = ۱۸۵۶۳

۱۸۵۶۳ - ۳۰ = ۱۸۵۳۳ ÷ ۴ = ۴۶۳۳ باقی (۱) بچا ــــ اور عمل تسخیر خاص یہ تیار ہوا۔

(اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں)

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ

۴۶۴۰	۴۶۴۳	۴۶۴۷	۴۶۳۳
۴۶۴۶	۴۶۳۴	۴۶۳۹	۴۶۴۴
۴۶۳۵	۴۶۴۹	۴۶۴۱	۴۶۳۸
۴۶۴۲	۴۶۳۷	۴۶۳۶	۴۶۴۸

توکلوا یا جدا ام ھذہ الایت وحرکوا اردنیۃ المحبۃ والمودۃ والالفۃ والقربۃ احترقت قلب ضوح سید رضی علی المحبۃ عذرا ارحی بنت صغری تما العمل عاجلا لو

میں نے تمام عمل کی وضاحت کر دی ہے اگر پھر بھی کسی بھائی بہن کو سمجھ میں نہ آئے تو جوابی لفافہ بھیج کر پوچھ سکتے ہیں۔ راہنمائی کی جائے گی۔

کام میں کب فائدہ ہوگا

اگر کوئی شخص اس قسم کا سوال کرے تو اس سے کہو کہ تو کے اندر اندر کسی ہندسے کا نام لیں۔ اس ہندسے کو ۱۲ سے تقسیم کریں۔ اگر تقسیم کے بعد ایک، ۷، ۹ بچیں تو اس کام میں دیر سے فائدہ ہوگا۔ اگر ۴، ۵، ۸، ۱۰ بچیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر ۱۱ بچیں تو کام بہت جلد ہوگا۔ لیکن اس میں فائدہ کم ہوگا۔ اگر برابر برابر تقسیم ہو جائے تو اس کام میں ہرگز ہرگز فائدہ نہیں ہوگا۔ بلکہ نقصان کا احتمال ہے۔

فارم ۴ رجسٹریشن آف نیوز پیپرز رولز ۱۹۵۶ء

نام ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

مقام اشاعت ــــ محلہ ابوالمعالی دیوبند

وقفۂ اشاعت ــــ ماہانہ۔

زبان ــــ اردو۔

طابع وناشر ــــ حسن احمد صدیقی۔

مدیر مسئول ــــ حسن الہاشمی۔

ملکیت ــــ حسن احمد صدیقی۔

میں حسن احمد صدیقی اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کی حد تک بالکل درست ہیں۔

حسن احمد صدیقی

طابع ناشر ــــ یکم مارچ ۲۰۰۳ء

خوشی اور خوش قسمتی لانے والی کواکبی معلومات

مردوں کے لئے

برج	ستارہ متعلقہ	موافق دن	موافق نمبر	موافق پتھر	موافق رنگ	قابل شرکت لوگ	روپیے کماتا رہیں	موافق لوگ	ناموافق لوگ
حمل	مریخ	منگل	۹	الماس	سرخ سفید	میزان	حوت	دلو۔جوزا	سرطان۔جدی
ثور	زہرہ	جمعہ	۶	الماس	نیلا سبز	عقرب	حمل	حوت سرطان	اسد۔دلو
جوزا	عطارد	بدھ	۵	زمرد	زرد	قوس	ثور	حمل۔اسد	سنبلہ۔حوت
سرطان	قمر	پیر	۲	عقیق	بنفشی	جدی	جوزا	ثور۔سنبلہ	میزان۔حمل
اسد	شمس	اتوار	۱	یاقوت	اورنج	دلو	سرطان	جوزا۔میزان	عقرب۔ثور
سنبلہ	عطارد	بدھ	۵	روداکھ	گہرا زرد	حوت	اسد	سرطان۔عقرب	قوس۔جوزا
میزان	زہرہ	جمعہ	۶	کارکتیک	نیلا	حمل	سنبلہ	اسد۔قوس	جدی۔سرطان
عقرب	مریخ	منگل	۹	اوپل	گہرا سرخ	ثور	میزان	سنبلہ۔جدی	دلو۔اسد
قوس	مشتری	جمعرات	۳	پکھراج	ارغوانی	جوزا	عقرب	میزان۔دلو	حوت۔سنبلہ
جدی	زحل	ہفتہ	۸	فیروزہ	بھورا سبز	سرطان	قوس	عقرب۔حوت	حمل۔میزان
دلو	زحل	ہفتہ	۴	عقیق	ہلکا سبز	اسد	جدی	قوس۔حمل	ثور۔عقرب
حوت	مشتری	جمعرات	۷	حجرالدم	بھورا	سنبلہ	دلو	جدی۔ثور	جوزا۔قوس

عورتوں کے لئے

برج	ستارۂ متعلقہ	موافق دن	موافق رنگ	موافق نمبر	عنصر	شریک حیات	موافق پھول	موافق لوگ	موافق پتھر
حمل	مریخ	منگل	سرخ قرمزی	۴-۶-۹	آتشی	قوس۔اسد	نرگس۔بنفشہ	اسد۔قوس	الماس۔حجرالدم
ثور	زہرہ	جمعہ	نیلا سبز	۴-۶-۷	خاکی	جدی۔سنبلہ	سنبل۔موسا	جدی۔سنبلہ	نیلم۔یاقوت۔گود
جوزا	عطارد	بدھ	زرد۔سبز	۴-۵-۹	بادی	دلو۔میزان	گلاب شیڈ دار	دلو۔میزان	زمرد۔پکھراج
سرطان	قمر	پیر	روپہلی سبز	۷	آبی	حوت عقرب	سفید گلاب	حوت عقرب	زمرد۔زبرجد
اسد	شمس	اتوار	زرد۔اورینج۔سنہری	۵-۸	آتشی	حمل۔قوس	آبی نرگس	حمل۔قوس	الماس۔یاقوت
سنبلہ	عطارد	بدھ	زرد، بھورا	۵-۷-۹	خاکی	ثور۔جدی	کروکس	جدی۔ثور	الماس۔عقیق
میزان	زہرہ	جمعہ	نیلا۔سبز۔زرد	۲-۶-۸	بادی	جوزا۔دلو	آسٹر	دلو۔جوزا	نیلم۔اوپل
عقرب	مریخ	منگل	سرخ۔عنابی	۳-۷-۹	آبی	سرطان۔حوت	گل داؤدی	حوت۔سرطان	پکھراج۔اوپل
قوس	مشتری	جمعرات	نیلا۔ارغوانی	۳-۵	آتشی	اسد۔حمل	بنفشہ	حمل۔اسد	فیروزہ۔اوپل
جدی	زحل	ہفتہ	سبز۔بھورا	۳-۷-۸	خاکی	سنبلہ۔ثور	آئرس	ثور۔سنبلہ	فیروزہ۔نیلم
دلو	زحل	ہفتہ	نیلا۔سبز	۳-۵-۷	بادی	میزان۔جوزا	گلاب۔بنفشہ	جوزا۔میزان	فیروزہ۔نیلم
حوت	مشتری	جمعرات	بھورا۔بنفشی	۳-۶-۹	آبی	عقرب۔سرطان	نرگس۔کروکس	سرطان۔عقرب	حجرالدم۔کارکتیک

اپنے شوہر کو سمجھئے

آپ ان کی توجہ حاصل کرلیں گی

وقار یوسف عظمی

مشرقی عورت کیلئے اُس کا گھر، شوہر اور بچے اس کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ قرار پاتے ہیں۔ گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے میں عورت کا اپنے شوہر کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ یہ تحریر خواتین کے لئے ازدواجی تعلقات کی بہتری میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ (ادارہ)

مشرقی اقدار وروایات کی حامل عورت کے لئے اس کا شوہر اس کی زندگی کا سب سے اہم شخص ہوتاہے۔ شوہر اس عورت کی سوچ، تمناؤں، آرزوؤں کا مرکز ہوتا ہے۔ یہ کہنا خلاف واقعہ نہ ہوگا کہ شوہر کی ذات اس عورت کی زندگی کی زیادہ ترسرگرمیوں، اندازِ فکر اور طرزِ عمل کا محور ہوتی ہے۔

مشرقی معاشرہ میں پروان چڑھنے والی عورت کی نظر میں اپنے جیون ساتھی، اپنے شوہر کی جو اہمیت اور قدرومنزلت ہے، آج کے مادیت پرستانہ مغربی معاشرہ کے افراد اس کا اندازہ واحساس کرہی نہیں سکتے۔

مشرقی معاشرہ میں میاں بیوی کے تعلقات میں جو تقدس احترام، محبت، پیار پایا جاتا ہے، مغربی معاشروں کے پروردہ افراد پر مشتمل میاں بیوی کے جوڑے ان قابل احترام اور لطیف جذبات کے وجود سے ہی عموماً ناواقف ہوتے ہیں۔

مشرقی عورت کے لئے اس کا گھر، اس کا شوہر اور بچے اس کی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ قرار پاتے ہیں۔ وہ اپنے شوہر کے ذوق کے مطابق اس کی خوشی کے لئے اپنے گھر کو سجاتی ہے۔ شوہر کی پسند کے مطابق لذیذ کھانے بناتی ہے۔ وہ ان کپڑوں کو زیادہ ذوق وشوق سے پہنتی ہے جو اس کے شوہر کو زیادہ پسند ہوں۔ اپنے شوہر کی خوشی کے لئے سجتی سنورتی ہے۔ یہاں پر یہ بھی کہا جاسکتاہے کہ یہ صفات مشرقی عورت کا ہی خاصہ نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم اور ہر ثقافت سے وابستہ عورت کی سوچ اپنے شوہر کے معاملہ میں یکساں ہے۔ تاہم میں اس بات کو صرف جزوی طور پر درست سمجھتا ہوں، کلی طور پر نہیں۔ شوہر کے حوالے سے مشرقی عورت کی سوچ اور تصورات میں اور مغربی عورت کی سوچ اور تصورات میں بہت زیادہ فرق اور اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ تو کہا جاسکتاہے کہ مغربی عورت بھی اپنے ساتھی کے لئے محبت کے جذبات سے سرشار ہوتی ہے لیکن مختلف واقعات نے ثابت کیاہے کہ شوہر کے لئے محبت کے ساتھ ساتھ عزت واحترام کے جو جذبات مشرقی عورت کے دل میں پائے جاتے ہیں، مغربی عورت ان سے بہت حد تک محروم ہے۔ مشرقی عورت کے دل میں اپنے شوہر کے لئے محبت، پیار، عزت و احترام کے جو اعلیٰ اور گرانقدر جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہ اس کے شوہر کے لئے انتہائی قیمتی اثاثہ اور تسکین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جبکہ مغربی مرد عموماً اس اثاثہ سے محروم ہیں۔ یہ بالکل دوسری بات ہے کہ ہمارے معاشرہ کے بہت سے مرد اس قیمتی اثاثہ کا مکمل طور پر احساس نہ کرتے ہوں یا احساس تو کرتے ہوں مگر کھلے عام اعتراف نہ کریں۔

ان حقائق کے باوجود عورتوں کو اکثر یہ گلہ کرتے دیکھا گیاہے کہ ان کے تمام تر اعلیٰ جذبات اور شوہر کی بہترین خدمت گزاری کے باوجود وہ اپنے شوہر کی بھرپور توجہ سے محروم ہیں۔ جبکہ شوہر کی توجہ کا حصول بیوی کی ترجیحات میں سرفہرست

ہوتا ہے۔ شوہر کا اپنی بیوی پر توجہ نہ دینا، نہ صرف بیوی کے لئے بلکہ اس پورے خاندان کے لئے اہم معاملہ ہے۔ شوہر کی توجہ سے یکسر محروم یا اس میں کمی کا شکار بیوی اپنی ذات میں ایک شدید کمی یا خلاء محسوس کرتی ہے اور یہ احساس دھیرے دھیرے اس کی ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی حالت پر شدید منفی اثرات مرتب کرتا ہے جن کی وجہ سے اس کے معمول کے گھریلو فرائض خصوصاً بچوں کی بہتر نگہداشت اور تربیت کے معاملات متاثر ہوتے ہیں۔

شوہر کی توجہ، اس کی جانب سے پسندیدگی کا اظہار، اپنے حسن وخوبصورتی، سلیقہ وہنرمندی کی تعریف سننا بیوی کا حق بھی ہے اور اس کی نفسیاتی وجذباتی ضرورت بھی۔

عورتیں اپنے شوہروں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتی ہیں۔ اس سلسلے میں عورت کی کوششوں کے حوالے سے ڈریسنگ روم اور ڈریسنگ ٹیبل سے لے کر کچن اور ڈائننگ روم میں اس کی کوششیں خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔ اس معاملے میں بہت سی عورتیں ضرورت پڑنے پر تعویذ، وظائف، عملیات سے بھی مدد حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کچھ عورتیں اپنی والدہ یا دوسری شادی شدہ بہنوں سے مشورہ کرتی ہیں جبکہ کچھ اپنی سہیلیوں سے مشوروں کی طالب ہوتی ہیں۔ اس بارے میں مائیں اور خاندان کی دوسری بڑی بوڑھی خواتین شوہر کی زیادہ سے زیادہ خدمت کا مشورہ دیتی ہیں جبکہ ہم عمر بہنیں اور سہیلیاں شوہر کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنے، شوہر کے سامنے بحث ومباحثہ نہ کرنے اور اس کے غصہ کے وقت خود خاموش رہنے اور اس جیسے دوسرے مشورے دیتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بیوی اپنے شوہر کی محبت کے حصول کے لئے بہت کچھ کرنے کے لئے تیار رہتی ہے اور کرتی ہے۔ مگر ایک اہم ترین اور آسان ترین کام پر (جس کا ذکر آگے آرہا ہے) اس کی نظر نہیں جاتی۔ نہ ہی عام طور پر اس کام کو کرنے کے لئے اسے میکے کی بڑی بوڑھیوں یا ہم عمر خواتین کی جانب سے مشورے دیئے جاتے ہیں۔ شوہر کی خدمت گزاری کی اہمیت اپنی جگہ، اس کے ساتھ CARING رویہ کی بھی اپنی اہمیت ہے لیکن ان تمام لوازمات کے باوجود بھی بہت سی عورتیں اپنے شوہروں سے شاکی رہتی ہیں۔ کیا اس میں مرد کی انانیت کو کوئی دخل ہے یا اس کا سبب مردانہ تسلط کے معاشرہ MALE DOMINATING SOCIETY کا رویہ ہے یا خود عورت کی کوئی غلطی اس کا سبب ہے۔

بہت بہت سی عورتیں اپنی تمام تر خدمت گزاری اور شوہر کی مطیع اور فرمانبردار ہونے کے باوجود اپنے شوہر کی عدم توجہ کو قسمت کا لکھا سمجھ کر اس صورتحال پر مجبوراً مفاہمت "سمجھوتہ" COMPROMISE کا رویہ اختیار کرلیتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف یہ جبری COMPROMISE عورت کی شخصیت کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ وہ صورتحال سے مجبوراً سمجھوتہ کررہی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کی شخصیت میں ایک کمی، خلاء اور کھوکھلاپن پیدا ہوجاتا ہے اور نفسیاتی طور پر اس کی شخصیت میں دراڑ پڑجاتی ہے۔ ایسی صورتحال میں عورت جذبات واحساسات سے مرکب وجود کے ساتھ جینے کے بجائے مشینی اور میکانکی طرز زندگی اختیار کرلیتی ہے۔ بہت سی عورتوں کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ انہیں اپنے بچوں کی خاطر شوہر کے ساتھ رہنا ہے۔ وہ اپنے شوہر کو اپنا مونس وہمدم، رفیق وغمگسار سمجھنے کے بجائے محض بچوں کے باپ کی حیثیت سے مجبوراً ایک درجہ دیتی ہیں۔ چونکہ ہمارا معاشرتی سیٹ اپ کچھ اس طرح کا ہے کہ تمام تر مظلومیت کے باوجود شوہر سے علیحدگی کے بعد زیادہ تر عورت کا ہی مقام متاثر ہوتا ہے یا پھر ٹوٹے ہوئے گھروں کے بچے خصوصاً لڑکیوں کی شادی بیاہ اور دیگر معاملات میں کافی مشکلات پیش آسکتی ہیں اس لئے شوہر کی عدم توجہی سے جذباتی طور پر شکستہ عورت محض مستقبل کے اس خوف یا اس ضرورت کے پیش نظر اپنے شوہر کے ساتھ خود کو نتھی رکھتی ہے۔

یہ انداز فکر ایک حقیقی طور پر خوش وخرم گھرانے کے لئے قطعی غیر مناسب ہے۔ شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا مجبوری نہیں خوشی اور اعزاز کا باعث ہونا چاہئے۔ اس کی مرضی پر چلنا مجبوری نہیں اپنے لئے خوشی اور اعزاز سمجھے۔ عورتیں اپنے شوہر کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کیا کیا جتن کرتی ہیں، کتنے پاپڑ بیلتی ہیں لیکن ان تمام کوششوں کے ساتھ اگر وہ یہیں کریں تو وہ کام نہیں کرتیں جس سے ان کا مقصد بہت جلدی اور کافی یقینی طور پر حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں اگلی سطور میں جب میں ان باتوں کا ذکر کروں گا تو آپ خود اندازہ کرلیجئے گا کہ شوہر کی توجہ حاصل کرنے کے لئے دیگر مشقتوں کی نسبت ان کاموں کو انجام دینا کس قدر آسان ہے۔

اپنے شوہر کی توجہ کیسے حاصل کی جائے؟

جسطرح عورت کو اپنی تعریف کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح مرد کو بھی اپنی تعریف کی ضرورت ہوتی ہے مگر اس بارے میں مرد کی ضروریات عورت سے بہت حد تک مختلف ہیں۔ عورت عموماً اپنی ظاہری خوبصورتی یا اپنے ہاتھ سے پکائے ہوئے کھانوں کی تعریف سننا پسند کرتی ہے۔ جبکہ مرد اگر نیا شلوار قمیص یا پینٹ شرٹ یا سوٹ پہنے تو اسے اس بات کی زیادہ فکر نہیں ہوتی کہ اس کے نئے لباس کی تعریف کی جائے۔ زندگی کے بہت سے معاملات میں مرد اور عورتوں کے سوچنے کے انداز میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ گو دونوں کی ذہنی صلاحیتوں میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک عورت بھی اتنی ہی اچھی کمپیوٹر پروگرامر ہوسکتی ہے جتنا کہ مرد، ایک عورت بھی اتنی ہی مہارت سے ہوائی جہاز اڑا سکتی ہے جتنا کہ مرد۔ عورت بھی انجینئرنگ میڈیکل، کامرس، بزنس وغیرہ کے علوم اور شعبوں میں اتنی ہی مہارت حاصل کرسکتی ہے جتنا کہ مرد۔ تاہم جذبات و احساسات کے معاملے میں عورت اور مرد کے اندازِ فکر و نظر میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ زندگی کے معاملات میں مرد کا رویہ عموماً غیر جذباتی اور عملی جبکہ عورت کا رویہ اکثر جذباتی اور غیر عملی پن پر مشتمل ہوتا ہے۔ جذبات و احساسات کے اس فرق کی وجہ سے عورت اپنے شوہر کو اس کی ضروریات کے حوالے سے سمجھنے کے بجائے اپنے جذبات کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور بس یہیں ایک بڑی غلطی کر جاتی ہے۔ بجائے یہ جاننے کے کہ اس کے شوہر کی شخصیت کن اوصاف اور کن عادات و اطوار سے مرکب ہے، وہ مرد کے بارے میں اپنے محدود تصورات و خیالات کے حوالے سے اپنے شوہر کو DEAL کرنا چاہتی ہے۔ جبکہ اسے چاہئے کہ اپنے مرد کو اس طرح سے جاننے کی کوشش کرے جیسا کہ وہ ہے۔ بہت سی عورتیں کہتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر کی عادات و ضروریات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ ہمارے شوہر کو کب کیا چاہئے، کس وقت کیا پسند ہے۔ میرے خیال میں عادات و ضروریات سے واقف ہونے اور حقیقی معنوں میں مزاج شناس ہونے میں بڑا فرق ہے۔ میرے محدود مشاہدے کے مطابق بہت ہی کم عورتیں اپنے شوہر کو سمجھتی ہیں۔ باوجود اس کے کہ انہیں شوہر کی ضروریات، اس کے پسندیدہ کھانوں اور بعض معاملات میں اس کی پسند و ناپسند کا علم ہوتا ہے۔

محبت ایک جذبہ ہے۔ زندگی کی اہم ترین ضرورت ہے لیکن صرف محبت، شدید ترین محبت، بے پناہ محبت ہوجانے سے اس ضرورت کی تکمیل نہیں ہوجاتی۔ محبت کے کچھ آداب و تقاضے بھی ہوا کرتے ہیں جیسے جیسے محبت بڑھتی جاتی ہے یہ تقاضے بھی بڑھتے جاتے ہیں۔ محبت انسان کی شخصیت کو جلا اور ارتقاء بخشتی ہے، تخیل کو بلند پروازی اور فکر کو آزادی عطا کرتی ہے۔ محبت ذہن قلب، جسم اور روح کو بے خودی اور سرشاری عطا کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ محبت کے تقاضوں میں کئی طرح کی پابندیاں بھی شامل ہیں۔ اہلِ عشق و وفا نے پہلے پابندی کی ان زنجیروں میں خود کو جکڑا پھر اتنا ہی آزادی حاصل کی۔

جس طرح دفتر یا گھر کے کسی کام کی انجام دہی کے لئے کوئی طریقہ کار یا لائحہ عمل ترتیب دیا جاتا ہے اسی طرح شخصیت کو سمجھنے کے لئے بھی ایک لائحہ عمل ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے نصب العین یا ٹارگیٹ پر پوری توجہ مرکوز رہتی ہے۔ وقت اور صلاحیتوں کے بے جا استعمال کے بغیر پوری یکسوئی کے ساتھ ایک مخصوص ٹریک پر گامزن رہا جاسکتا ہے۔

ماں بچے کو جنم دیتی ہے، اسے پالتی پوستی ہے، اس کی نگہداشت اور پرورش کرتی ہے، اس کی چھوٹی بڑی ضروریات کا مکمل خیال رکھتی ہے۔ کسی شخص کی بہترین مزاج شناس اس کی اپنی ماں قرار دی جاسکتی ہے لیکن عموماً ایسا ہوتا نہیں ہے۔ بچپن کے ایام گزرنے اور ماں پر بچے کا انحصار کم ہوتے رہنے کے ساتھ ساتھ اکثر حالتوں میں ماں اور بچے کے درمیان ذہنی طور پر فاصلے پیدا ہونا شروع ہوجاتے ہیں میں نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان فاصلوں میں اضافہ ہی ہوتا دیکھا ہے۔ اولاد کے دل میں ماں کے لئے حد درجہ احترام و محبت اور ماں کے دل میں اپنی اولاد کے لئے بے انتہا محبت کے باوجود یہ کہنا مشکل ہے کہ چوبیس پچیس سال کے ایک جوان کی ماں اس کی اسی طرح مزاج شناس ہو جیسا کہ وہ اس کی نو دس سال یا بارہ سال کی عمر میں تھی۔ دورِ جوانی میں زندگی کے دوسرے فطری تقاضوں کی طرح مزاج شناسی

کے لحاظ سے بھی مرد کی ضرورت بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ زندگی کے اس مرحلے میں مرد کو سمجھنے یا اس کی مزاج شناسی کے سب سے زیادہ مواقع اس کی بیوی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اگر بیوی نے سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ان مواقع سے فائدہ اٹھالیا تو سمجھ لیں کہ اس عورت کو اپنے شوہر کی بھرپور توجہ ہمیشہ حاصل رہے گی۔ اگر بیوی نے یہ کام نہ کیا یا ٹھیک طرح نہ کرسکی تو سمجھئے کہ معاملہ بین بین ہی رہے گا اور بس گزارے والی بات ہوگی۔ ایک دوسرے کا حصہ بن جانے یک جان دو قالب، بھرپور گرمجوشی کے ساتھ محبت و اپنائیت کے مناظر شاید دیکھنے کو نہ ملیں ہاں زبانی کلامی دعوؤں کی بات الگ ہے۔

شوہر کی مزاج شناسی اور اس کی توجہ حاصل کرنے کے لئے چند موٹی موٹی باتیں سمجھ کر اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اور اس پر حسب موقع عمل کرکے دیکھئے۔ مثبت نتائج سے ان کی افادیت خود ظاہر ہوجائے گی۔

۱۔ شوہر کی تعریف کیجئے

اپنی ذات کی تعریف کے معاملے میں مرد کی ضروریات عورت کی ضروریات سے مختلف ہیں۔ عورت عموماً اپنے ظاہری وجود، میک اپ، بالوں کے اسٹائل، کپڑوں کے ڈیزائن وغیرہ کی تعریف سن کر خوش ہوجاتی ہے۔ اس کی توجہ بھی زیادہ تر انہی معاملات پر رہتی ہے۔ اس کے برعکس مرد کو عموماً اپنی کارکردگی، صلاحیتوں اور دیگر ذاتی اوصاف کا دوسروں سے ستائشی انداز میں ذکر اچھا لگتا ہے۔ اپنے شوہر کی خوشی کے لئے اس کی شخصیت کے ان پہلوؤں کا تعریفی انداز میں تذکرہ کیجئے جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ معاش کے حصول میں اس کی مصروفیات کو قدر اور توصیف کی نظروں سے دیکھئے اور اس کے سامنے اچھے الفاظ میں اس کا ذکر بھی کیجئے۔ اس بات کا جائزہ لیجئے کہ آپ کے شوہر کی ذات میں کون کون سی صلاحیتیں اور کیا کیا خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ نہ صرف اپنے شوہر کے سامنے اس کی ان صلاحیتوں اور خوبیوں کا تذکرہ فخریہ اور تعریفی انداز میں کیجئے بلکہ اپنے سسرال والوں، میکے والوں، دوسرے رشتہ داروں اور ملنے والوں کے سامنے بھی اس کی ان خوبیوں کا اچھے الفاظ میں تذکرہ کیجئے۔

۲۔ واقفیت اور مطابقت پیدا کیجئے

شادی بیاہ کی کسی تقریب میں، کسی ریسٹورنٹ میں یا کسی اور جگہ جہاں مردوں اور عورتوں کے ایک ساتھ بیٹھنے کا اہتمام ہو۔ اکثر ٹیبلوں پر لوگ بات چیت کرتے اور خوش گپیوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے کسی موقع پر ایک ٹیبل پر ایک مرد اور عورت ساتھ بیٹھے ہوئے ہوں ان کے درمیان کبھی ایک آدھ بات ہوجاتی ہو اور وہ دونوں زیادہ تر تقریب میں ادھر اُدھر دیکھنے میں وقت گزار دیں تو اکثر ایسے ایک دو حرف سے کبھی کبھار بات کرنے والے یہ مرد و عورت کوئی غیر نہیں بلکہ آپس میں میاں بیوی ہوتے ہیں۔ جیسے ہی شوہر کا کوئی دوست یا بیوی کی سہیلی وہاں آجائے تو پھر یہی خاموش بیٹھے ہوئے لوگ دوسرے کے ساتھ مسلسل گفتگو کرنے لگتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ پہلے یہ دونوں کیوں چپ چپ سے بیٹھے ہوئے تھے۔

اس کا ایک اہم سبب بیوی کی ایک بڑی کمزوری یا خامی ہے۔ اس خامی کو "ناواقفیت" کا نام بھی دیا جاسکتا ہے۔ یہاں سوال یہ ہے کہ اس کا تدارک کیسے کیا جائے ۔۔۔؟

زندگی کے مختلف مسائل و معاملات کے بارے میں شوہر کے نقطہ نظر سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس کے بعد اس بات کا جائزہ لیجئے کہ ان معاملات پر آپ کے خیالات کیا ہیں۔ اگر کسی معاملے پر آپ کے اپنے خیالات واضح نہیں تو اپنے شوہر سے گذارش کیجئے کہ وہ اس بارے میں آپ کی رہنمائی کریں۔ شوہر کے لئے یہ بات بہت خوشی کا سبب بنتی ہے کہ اس کی بیوی اس کے خیالات اور نقطہ نگاہ سے متاثر ہو اور اس کی رہنمائی میں چلنے کی خواہش ظاہر کرے۔

زندگی کے مختلف شعبوں اور موضوعات میں شوہر کی کس قدر دلچسپی ہے آپ کو اس کا بخوبی علم ہونا چاہئے۔ سیاست حالات حاضرہ، ادب، فلسفہ، شاعری، مصوری، سیاحت اسپورٹس وغیرہ میں سے شوہر کی دلچسپی جس میں بھی زیادہ ہو آپ بھی اس بارے میں کچھ معلومات حاصل کیجئے اور اس موضوع پر بات چیت کرنے کے لئے خود کو آمادہ و تیار کیجئے۔

۳۔ سسرال اور میکہ میں شوہر کی خوبیاں بیان کیجئے

عورت کی شادی شدہ زندگی پر اثر انداز ہونے والی ایک اہم ہستی اس عورت کی ماں ہے۔ فطری طور پر ہر ماں اپنی بیٹی کی خوشیاں چاہتی ہے لیکن ہمارے معاشرہ میں یہ امر واقعہ ہے کہ کئی عورتوں کے گھر ان کی ماؤں کے غلط مشوروں اور منفی رویہ کی وجہ سے خراب ہوئے۔ ایک سمجھ دار عورت کے لئے ضروری ہے کہ دل کی بھڑاس نکلنے کے فارمولے کے تحت میکہ جاکر اپنے شوہر کی برائیاں اور اپنی شکایات بتانے کے بجائے اپنے شوہر کی خوبیاں اور اعلیٰ اوصاف کا خوب تذکرہ کرے۔ میکہ میں شوہر کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ سسرال والوں کے سامنے بھی شوہر کی خوبیوں کا تذکرہ کریں اپنے شوہر کی جن خوبیوں اور خصوصیات سے آپ متاثر ہیں انکا ذکر اپنے سسرال والوں کے سامنے بھی اچھی طرح کریں۔

۴۔ شوہر کو تحفہ دیجئے

آپ اس بات کی خواہشمند ہوں گی کہ سال میں مختلف اہم مواقع پر آپ کے شوہر آپ کو کوئی تحفہ دیں ہو سکتا ہے کہ ان مواقع پر آپ کے درمیان تحائف کا تبادلہ ہوتا بھی ہو۔ لیکن آپ شوہر کو تحفہ دینے کے لئے کسی خاص موقع کا انتظار نہ کیجئے۔ اسے گاہے بگاہے تحفہ دیتی رہئے۔ ضروری نہیں کہ کوئی مہنگا تحفہ دیا جائے۔ اگر جیب اجازت نہ دے تو کوئی بھی چیز خواہ کم قیمت ہی کیوں نہ ہو ان کے لئے خرید لیں۔ خواہ وہ ایک سرخ پھول ہی ہو۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی چیز جو گھر میں یا ان کے کام کاج کی جگہ پر زیادہ تر ان کی نظروں میں آئے تحفہ دینے کے لئے منتخب کیجئے۔ اگر انہیں مطالعہ کا شوق ہے تو کوئی اچھی کتاب اپنے دستخطوں کے ساتھ انہیں تحفہ میں دیں۔ یا ان کے شوق اور ذوق کے مطابق انہیں کوئی اور چیز بطور تحفہ دیں۔

۵۔ شوہر کے مشاغل اور پسند کا احترام کیجئے

ایک معزز اور مالی لحاظ سے آسودہ گھرانے کی تعلیم یافتہ خاتون نے جن کی عمر ۴۵ سال سے زائد ہوگی۔ ایک روز میرے مطلب میں اپنے شوہر کی موجودگی میں ان کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ انہیں گھر کے معاملات اور میری ذات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ صبح کو دفتر چلے جاتے ہیں شام کو دیر سے واپس آتے ہیں رات کا کھانا کھا کر کچھ دیر ٹی وی دیکھتے ہیں اور اس کے بعد کسی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیتے ہیں اور کتاب پڑھتے پڑھتے انہیں نیند آجاتی ہے۔ آپ بتائیے ان کی زندگی میں میں کیا ہوں۔ مجھ سے اچھے تو ٹیلی ویژن پروگرام اور کتابیں ہیں۔ شوہر صاحب سر جھکائے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ یہ باتیں سن رہے تھے۔ میں نے خاتون سے پوچھا۔ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھتی ہیں؟ مجھے ٹی وی کا شوق نہیں ہے، آپ ان کے ساتھ مطالعہ کرتی ہیں؟ ہر روز کتابیں پڑھنا کس قدر بوریت کا کام ہے۔

آپ کے خیال میں کیا یہ طرز عمل اختیار کرکے کوئی عورت اپنے شوہر کا دل جیت سکتی ہے؟ شوہر کو سمجھنے کے لئے اور اس سے قریب ہونے کے لئے اس کے مشاغل اور پسند کا نہ صرف احترام کیجئے بلکہ اس میں خود بھی شرکت کیجئے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر ٹی وی دیکھئے۔ ہو سکے تو ان کے پسندیدہ موضوعات پر کتابوں کا آپ بھی مطالعہ کیجئے۔

۶۔ شوہر کے جذبات کا احترام کیجئے

ازدواجی زندگی میں میاں بیوی کے درمیان خوش گوار، قربت کی اہمیت کے پیش نظر اس موضوع پر غیر ملکی ماہرین نفسیات اور دیگر علوم کے ماہرین نے بہت کام کیا ہے اور ازدواجی زندگی پر اس کے مختلف اثرات پر تفصیلی بحث و مباحثہ کیا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں بھی اس موضوع پر کچھ حدود و قیود کے ساتھ یا اشاروں کناروں میں بات ہوتی رہتی ہے۔ والدین یا بزرگوں کی جانب سے جنسی امور کے بارے میں مناسب رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے زندگی کے اس بے حد اہم موضوع پر عموماً ہمارے نظریات و تصورات واضح نہیں ہوتے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان جائز و فطری تعلق کو بھی کئی لوگ ایسا کام سمجھتے ہیں جو باعث شرم و ندامت ہے جبکہ کچھ لوگ اس بارے میں ناجائز طور پر احساسِ گناہ کا بھی شکار ہوتے ہیں بہت سی خواتین اس موقع پر اپنے شوہر کے خوش گوار رویے

کو خود غرضی اور مطلب پرستی بھی قرار دیتی ہیں۔ اس طرح یہ لمحات بجائے اس کے کہ دو طرفہ آسودگی فراہم کرنے کا سبب بنیں، جذبات کی لطافت سے محروم ہو کر محض ایک میکانکی عمل میں صرف ہو جاتے ہیں۔ شوہر کی مزاج شناس بیوی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کے جذبات کو خود غرضی ہرگز قرار نہ دے بلکہ اس کے جذبات کا پورا پورا احترام کرے اور اس کے فطری تقاضوں کی تکمیل میں اس کے ساتھ مکمل تعاون کرے۔

۷۔ شوہر کے ساتھ تعاون اور ایثار کیجئے

معمول کے گھریلو اخراجات کو شوہر کی موجودہ آمدنی تک محدود رکھنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے۔ اگر آپ کے شوہر کی آمدنی آپ کے خاندان کے کسی ایک یا چند افراد سے کم ہے تو اس کا اظہار اپنے شوہر کے سامنے اس طرح مت کریں جس سے خود ان پر طنز کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ اس کے بجائے ان کے ساتھ تعاون کے جذبہ کے تحت اپنی ضروریات و خواہشات کو کم کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس کے ساتھ ساتھ زندگی میں مزید اعلیٰ مقام کے حصول کے لئے شوہر کو حوصلہ اور مدد فراہم کیجئے۔ اپنے شوہر کا جذباتی سہارا بنئے۔ اسے احساس دلایئے کہ آپ اس کے ساتھ خوش ہیں اس کی خوشی میں خوش ہیں۔ دفتری یا کاروباری امور میں شوہر کی مصروفیت پر گلے شکوے نہ کیجئے۔ اس کی محنت اور دیر تک کام کرنے کے پیچھے آپ ہی کی خدمت اور آپ کو خوشیاں فراہم کرنے کا جذبہ کارفرما ہے۔ شوہر کی مصروفیات گھر پر ان کی توجہ میں حائل ہوں تو آپ انہیں یہ کہہ کر طعنہ زنی نہ کریں کہ تمہیں تو گھر کے معاملات سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے۔ اس کے بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام مثلاً بجلی، گیس، ٹیلیفون کے بل وغیرہ جمع کرانا اس کے علاوہ بچوں کے اسکول کے معاملات وغیرہ کی دیکھ بھال شوہر کے ساتھ تعاون اور انہیں ایک طرح سے ریلیف فراہم کرنے کے جذبہ سے آپ بخوبی اپنے ذمہ لے لیں۔

اب چند ایسی باتوں کا ذکر جن سے گریز میاں بیوی کے درمیان بہتر تعلقات اور خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے ضروری ہے۔

اپنے شوہر کی عادتوں اور مشاغل پر بیزاری کا اظہار مت کیجئے

اگر آپ کے شوہر رات کو دیر تک جاگ کر ٹی وی دیکھنے یا کتابیں پڑھنے کے شوقین ہیں اور آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتیں تو بھی ان سے یہ مت کہئے کہ میں آپ کی ان عادتوں سے بیزار ہوں۔ اگر آپ کے شوہر سگریٹ نوشی کرتے ہیں لیکن آپ کو ان کی سگریٹ نوشی پسند نہیں تو آپ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار اس طرح مت کریں کہ مجھے تو سگریٹ کا دھواں زہر لگتا ہے ——— یا مجھے تو سگریٹ سے نفرت ہے وغیرہ۔ نہ ہی انہیں یہ کہیں کہ سگریٹ پینا ہے تو گھر سے باہر جا کر پئیں اس کے بجائے ان کے لئے سگریٹ، لائٹر، ایش ٹرے وغیرہ آپ خود ان کے لئے لا کر رکھیں۔ اگر آپ ان کی سگریٹ چھڑوانا چاہتی ہیں تو اس کے لئے مخالفانہ نہیں مصلحانہ انداز اختیار کریں۔

بہت سے مرد سیاست، حالات حاضرہ یا کاروباری حالات پر گفتگو کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں جبکہ بہت سی عورتوں کو مردوں کی یہ عادت پسند نہیں ہوتی۔ اگر آپ کے شوہر اس طرح کے بحث و مباحثہ کے شوقین ہیں تو آپ اس دوران خود کو ان سے الگ نہ کیجئے بلکہ ان کے ساتھ آپ خود بھی ان موضوعات پر تبادلہ خیال کیجئے۔

۲۔ شک نہ کیجئے

بے یقینی: بے یقینی اور شک اکثر عورتوں کی فطرت کا حصہ معلوم ہوتے ہیں۔ میرا شوہر مجھ سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ اس بارے میں اکثر خواتین بے یقینی کا شکار رہتی ہیں۔

اظہار محبت یا محبت کی یقین دہانی سننا ہر ایک کے لئے (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) باعث مسرت و انبساط ہے لیکن اس معاملے میں عورت کی جذباتی ضرورت بعض اوقات غیر ضروری حد تک بڑھ جاتی ہے۔ وہ بار بار اپنے شوہر سے یہ یقین دہانی حاصل کرنا چاہتی ہے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اگر شوہر یقین دہانی کی اس تکرار کو غیر مناسب خیال کرتے ہوئے اس طرف توجہ نہ دے تو عورت کے سامنے فکر و اندیشے سر اٹھانے لگتے ہیں، اس کی غیر یقینی بڑھ کر بدگمانی کی شکل اختیار کر سکتی ہے اور یہ چیز ازدواجی تعلقات میں رنجش اور کدورت

کا سبب بن سکتی ہے۔ اس صورتحال سے بچنے کے لئے "ان کی طرف سے کئے گئے اقرار پر مکمل یقین کیجئے اور خود کو غیر یقینی کی اذیت سے نجات دلائیے۔

شک:۔ ازدواجی زندگی میں انتہائی ضرر رساں عنصر "شک" ہے۔ یہ شک ہی تھا جس کی وجہ سے ہمارے جد اعلیٰ باوا آدم اور اماں حوا کو جنت سے نکلنا پڑا۔ اپنے شوہر پر شک نہ کیجئے۔ بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ وہ اپنے شوہر پر شک کا اظہار کرکے انہیں یہ پیغام دینا چاہتی ہیں کہ وہ ان سے کس قدر محبت کرتی ہیں۔ یعنی ان کی طرف سے شک کے اظہار کا مقصد یہ بتانا ہوتا ہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس قدر محبت کرتی ہیں کہ کسی کی طرف شوہر کی انتہائی معمولی سی توجہ بھی انہیں بے چین کردیتی ہے۔ میری نظر میں یہ جواز محض ایک کمزور دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر شک کا اصل مقصد شدید محبت کا اظہار ہی ہے تو اس کے لئے بہت سارے مثبت طریقے ہوتے ہوئے ایک منفی طریقہ کیوں استعمال کیا جائے۔ بیوی کی طرف سے وقتاً فوقتاً شک کے اظہار سے میاں بیوی کے تعلقات میں مضبوطی نہیں کمزوری واقع ہوتی ہے۔ شک نہ کرنے کے سلسلے میں ایک بات خاص طور پر یاد رکھئے کہ کبھی کسی کا نام لے کر اپنے شوہر پر ہرگز شک کا اظہار نہ کیجئے۔

۳۔ شوہر کی ٹوہ میں نہ رہیں

بہت سی عورتوں کو اپنے شوہر کے بارے میں تجسس رہتا ہے کہ وہ گھر سے باہر رہ کر دن بھر کیا کرتے ہیں۔ کہاں کہاں جاتے ہیں کس کس سے ملتے ہیں۔ اس معاملے میں کچھ عورتوں کا تجسس تو اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ وہ ایک طرح سے شوہر کی جاسوسی تک کرواتی ہیں۔ اس تجسس یا اس ٹوہ میں لگے رہنے کا سبب عام طور پر شک کا جذبہ ہی ہوتا ہے۔ بعض عورتیں محض تفریحاً یا عادتاً بھی اپنے شوہر کی ٹوہ میں لگی رہتی ہیں۔ ٹوہ میں لگے رہنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ اس کے نقصانات بھی بہت ہیں۔ شک کی طرح یہ فعل بھی محبت میں اضافہ کے بجائے ازدواجی زندگی میں تلخی اور دوری کا سبب بن سکتا ہے۔

۴۔ شوہر کے ماضی کو نہ کریدیں

اپنے شوہر کی ذات کو اس کے خاندانی پس منظر، رشتہ دار محلہ دار، دوست احباب کے ساتھ تعلقات کے انداز، زمانہ حال کے ساتھ ساتھ ماضی میں اس کی سماجی سرگرمیوں اور شوق وغیرہ کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کرنا بالکل درست بات ہے لیکن اسکے ماضی کو اس طرح کریدنا جس سے کہ اس کی ذات کو سمجھنے کے بجائے اس کی تفتیش کا پہلو نکلتا ہو یا جس سے یہ مقصد ہو کہ کوئی کمزور پہلو سامنے آجائے خوشگوار ازدواجی زندگی کے قیام میں ہرگز ممد و معاون ثابت نہیں ہوتا۔

۵۔ مخالفت یا خفگی کا رویہ مت اپنایئے

ہمارے معاشرہ میں گھر کی سربراہی مرد کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔ عورت بھی اس بات میں ہی خوشی محسوس کرتی ہے کہ شوہر کی صورت میں اسے ایک مضبوط سہارا اور تحفظ حاصل ہو۔ گھر کے اندر بہت سارے کام عورت کبھی صرف اپنی مرضی سے اور کبھی اپنی مرضی میں شوہر کی رضامندی شامل کرکے سرانجام دیتی ہے۔ تاہم بعض معاملات میں کوئی کام کرتے وقت عورت کے لئے شوہر کی اجازت حاصل کرنا گھر کے ڈسپلن کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ کہیں جانا چاہتی ہوں یا کوئی کام کرنے کی خواہشمند ہوں لیکن آپ کے شوہر آپ کو اس کی اجازت نہ دیں تو اس کے ردعمل میں آپ مخالفت پر آمادہ مت ہوجائیں یا خفگی یا ناراضگی والا رویہ اختیار نہ کریں۔ شوہر سے کسی کام کی اجازت لیتے وقت بھی ایسا رویہ اختیار نہ کریں کہ چونکہ آپ عورت ہیں اس لئے شوہر سے اختیار مانگنا آپ کی مجبوری ہے۔ شوہر کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ کسی کام کے لئے اس سے اجازت طلب کرنا آپ کے لئے مجبوری کی حیثیت رکھتا ہے۔ ویسے بھی آپ حساب کرکے دیکھ لیں گھر کے زیادہ تر کام آپ کی خواہش کے مطابق ہوتے ہیں محض چند کاموں میں آپ کو شوہر سے اجازت کی ضرورت پڑتی ہے۔

۶۔ حمایتی اور مخالف نہ سمجھئے

شادی شدہ زندگی کے ابتدائی دنوں میں اکثر خواتین کیلئے سسرال کا ماحول بالکل نیا ہوتا ہے۔ انہیں اپنے آپ کو اس ماحول میں ڈھالنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ ان دنوں عورت کو اپنا میکہ بھی بہت یاد آتا ہے۔ سمجھدار عورتیں

شادی کے بعد اپنے سسرالی عزیزوں کے ساتھ بہتر تعلقات کے قیام پر پوری توجہ دیتی ہیں لیکن بعض عورتیں شروع سے ہی سسرال والوں کے ساتھ مغائرت یا دوری کا رویہ اپنائے رکھتی ہیں۔ ایسی عورت کبھی کوئی گرم سرد بات ہوجائے تو اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ تمہارے گھر والوں نے یہ کہا یا یہ کیا۔ بعض اوقات اس طرح بھی کہتی ہے کہ خود تمہارے گھر والے تمہاری سائڈ پر نہیں ہیں وہ تو میری حمایت کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

یاد رکھئے! سسرال کو شوہر کی سائڈ اور میکے کو اپنی سائڈ کے گروپوں میں تقسیم کرنے کی غلطی نہ کیجئے۔ سسرال بھی آپ کا اپنا گھر ہے میکہ بھی، دونوں گھروں کو فی الواقع اپنا گھر سمجھئے۔

●●

زندگی زندہ دلی کا نام ہے

ایک مشہور ڈاکٹر کا قول ہے۔

"بہت دنوں تک زندہ رہنا چاہتے ہو تو خوب ہنسا کرو۔" ایک اور ڈاکٹر ہیون لینڈ نے لکھا ہے۔ "ہنسنا بہت ہی صحت بخش ورزش ہے۔" ڈاکٹر موصوف کی اس رائے کو ہم ان الفاظ میں بیان کرسکتے ہیں۔ "ہنسنا بہت ہی حیات بخش عمل ہے۔"

دنیائے طب کا اس حقیقت پر اتفاق ہے کہ غم وغصہ سے زیادہ اعصاب اور دماغ کو کمزور اور ناکارہ بنا دینے والی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر آپ اپنا مزاج ایسا بنالیں کہ بات بات پر ہنسی آجائے اور غم وغصہ اور تشویش وفکر کو کبھی پاس نہ آنے دیں تو اس طرح آپ کے عضلات اور غدودوں میں اچھے قہقہے تحریک پہنچائیں گے اور دل کی خوشی آپ کو ہمیشہ صحت مند رکھے گی اور آپ بالکل جوان نہیں تو اپنی موجودہ عمر سے کم از کم دس سال چھوٹے ہوجائیں گے۔

ماہرین حیات کا متفقہ فیصلہ ہے جوان رہنے اور زیادہ دنوں تک زندہ رہنے کے لئے زندہ دل رہنا بے حد ضروری ہے اس لئے اگر آپ طویل عمر پانے کے متمنی ہیں تو ہر حال میں خوش رہنے کی عادت ڈالئے۔ زندہ دلی ہی زندگی ہے۔ زندگی زندہ دلی کا نام ہے۔

بقیہ:۔ کرشمات صدری عملیات

پرہیز کریں۔

دوران علاج مریض کو مچھلی، دودھ، دہی، گائے کے گوشت سے سخت پرہیز کرائیں۔ دوران علاج ناغہ نہ کریں۔ انشاء اللہ اس خطرناک مرض سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

طریقہ استعمال

مریض کو اپنے سامنے باوضو بٹھائیں اور درج ذیل نقش زعفران سے تحریر کرکے تیار رکھیں۔ اب اول وآخر درود شریف ۱۱ر مرتبہ پڑھ کر ۱۱۰ر مرتبہ مذکورہ عمل پڑھ کر مریض کو دم کریں اور نقش کو موم جامہ کرکے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

بحق جبرائیل

۹۰۶	۲۴۲۷	۳۰۲
۲۱۲۵	اللھم ارحم علی فلاں بن فلاں بحق علی ابن ابی طالب	۱۵۱۰
۶۰۴	۱۲۰۸	۱۸۲۳

طریقہ دوم:۔ سات عدد ٹلکوں یا نہر یا دریا کے پانی پر اول و آخر ۱۱ر مرتبہ درود شریف اور درمیان میں عبارت عمل ۳۶۰ مرتبہ دم کرکے دیں۔ اسی پانی کے ساتھ درج ذیل نقش روزانہ نہار منہ گھول کر پلائے

طریقہ سوم:۔ اس نقش کو ۴۱ر عدد زعفران کی سیاہی سے ساعت شمس میں تحریر کرکے ۴۱ر یوم تک پینے کے لئے دیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

الٰہی بحق پنجتن پاک اس مریض کو جلد از جلد صحت عطا فرما۔

قسط ۲۶

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمٰن کشمیری

بواسیر خونی

خشک آملہ کا سفوف، خشک ہرڑ کا سفوف ہر ایک ۶ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے بواسیر کے خون کو بہت جلد بند کر دیتا ہے۔

جریان واحتلام

خشک آملہ، خشک ہرڑ ہم وزن۔

دونوں کو پیس کر باریک سفوف بنالیں۔ سبز آملہ کے رس میں برابر اکیس روز تک کھرل کر کے خشک کریں۔

اس میں ہم وزن مصری ملا کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک:- تین ماشہ سے چھ ماشہ تک صبح وشام تازہ دودھ گائے کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

اس کے استعمال سے پرانے سے پرانا مرض جریان واحتلام بہت جلد رفع ہو جاتا ہے۔ اور منی دہی کی مانند گاڑھی ہو جاتی ہے۔ نیز منی میں مادہ تولید پیدا ہو جاتا ہے۔ تولیدی جراثیم یعنی سپرماٹوزوا کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔

حاملہ کی قے

شروع حمل میں نازک مزاج مستورات یا نئی بیاہتا عورتوں کو حمل کی حالت میں اکثر قے آنے لگتی ہے اور وہ بعض اوقات اس قدر شدت سے آتی ہے کہ حاملہ سخت کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر سفوف ترپھلہ اور آملہ وہرڑ کا مربہ دن میں تین مرتبہ کھلا دیا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

سر چکرانا

بعض لوگوں کو شدت گرمی یا صفراوی تیزی سے سر میں درد ہوتا ہے اور چکر آنے لگتے ہیں جو کسی دوائی سے رفع نہیں ہوتے آملہ اور ہرڑ کا شربت اس مطلب کے لئے بڑا ہی فائدہ کرتا ہے۔

شربت کی ترکیب درج ذیل ہے۔

سبز آملہ کا رس آدھ پاؤ۔ سبز ہرڑ کا رس آدھ پاؤ۔

دودھ گائے ایک سیر۔

تینوں کو باہم ملا کر کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر چولہے پر چڑھائیں۔ جب دودھ پھٹ جائے آملہ اور دودھ کا پانی نتر جائے تو آگ پر سے اتار کر کسی موٹے کپڑے میں ڈال دیں۔

اب نیچے قلعی دار برتن رکھ دیں۔ جب دودھ و آملہ کا پانی سارا ٹپک کر برتن میں آجائے تو اس میں بقدر اڑھائی سیر پختہ چینی ڈال کر بطور شربت پلائیں۔

جب چاشنی ٹھیک ہو جائے تو سرد کر کے بوتلوں میں محفوظ کرلیں۔

مقدار شربت:- ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک ٹھنڈا پانی ملا کر دن میں دو تین مرتبہ استعمال کریں۔

سوزاک۔ اکسیر سوزاک (پچکاری)

اجزاء:- دار چکنا ۱ رتی۔ طوطیا سبز، زنگار ہر ایک ۳ رتی۔ پوست ہلیلہ، سپاری سوختہ، کتھ سفید ہر ایک ۲ ماشہ۔

ترکیب تیاری:- سب ادویہ کا سفوف بنالیں۔

ترکیب استعمال:- ایک ماشہ سفوف آب کیلا میں حل کر کے پچکاری کریں۔ مجریٰ بول کے زخموں کو صاف کرتا ہے۔

جلن

اگر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آتا ہو۔ پیشاب میں جلن ہوتی ہو یا بار بار پیشاب آتا ہو یا پیشاب کم آتا ہو۔ آملہ اور ہرڑ کا رس ۲ ر تولہ مصری میں ملاکر تین دن تک صبح و شام دینا چاہئے۔

دماغی گرمی خشکی

خشک آملہ، خشک ہرڑ ہم وزن۔
دونوں کو خوب باریک پیس کر سفوف بنالیں اور اس کو ٹھنڈے پانی میں بھگو کر پانی سے سر دھوئیں۔
اس سے دماغی گرمی و خشکی دور ہو کر تراوٹ و ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔

بلغم توڑ

سفوف آملہ، سفوف ہرڑ، سفوف ملہٹی ہر ایک ۲ ر ماشہ۔
تینوں کو ملاکر گرم پانی کے ہمراہ چند روز دونوں وقت صبح و شام استعمال کرانے سے بلغمی امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔

گلا بیٹھ جانا

خشک آملوں کا سفوف بناکر بقدر ۶ ر ماشہ ایک پاؤ گائے کے گرما گرم دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے گلا بیٹھ جانے کا عارضہ رفع ہو جاتا ہے۔

جریان الرحم

سفوف خشک آملہ، سفوف ہرڑ خشک ہر ایک ۳ ر ماشہ شہد ۶ ر ماشہ۔ سفوف شہد میں ملاکر روزانہ استعمال کرنے سے چند روز میں ہی جریان الرحم کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔

بواسیر

آملہ خشک سوا تولہ۔ ہرڑ خشک سوا تولہ۔ برگ مہندی ایک پاؤ۔ پانی ڈال کر رات کے وقت مٹی کے کسی برتن میں بھگو دیں۔ صبح اس کو مل چھان کر اس میں نصف حصہ میں مصری ملاکر پی لیں۔ بقیہ نصف حصہ سہ پہر کو پی لیں۔ اس سے بواسیر دور ہو جاتی ہے۔

نکسیر

نکسیر جب کسی دوا سے بند نہ ہوئی ہو تو خشک آملہ ا تولہ اور خشک ہرڑ ا ر تولہ خوب باریک سفوف بناکر اس میں بکری کا تازہ دودھ ملاکر پیشانی اور تالو پر لیپ کریں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔ چند ہی منٹوں میں نکسیر بند ہو جائے گی۔

خسرہ کی جلن

خسرہ نکل کر ہٹ جانے کے بعد جسم میں نہایت تیز خارش ہوا کرتی ہے اور جلن سے انسان بے تاب ہونے لگتا ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے خشک آملہ اور خشک ہرڑ کو پانی میں پکا کر ٹھنڈا کر کے اس پانی سے جسم کو دھوئیں۔ دو تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے خارش اور جلن رفع ہو جاتی ہے۔

یرقان

خشک آملہ ا ر پاؤ۔ خشک ہرڑ ا ر پاؤ۔ پانی ۸ ر سیر۔
دونوں چیزوں کو پانی میں چوبیس گھنٹے تر رکھیں اور عرق کشید کر لیں۔
اس میں سے بقدر دس تولہ صبح و شام مصری ملاکر استعمال کرنے سے یرقان رفع ہو جاتا ہے۔
ہاضمہ کی کمزوری میں بھی اسی طرح استعمال کریں۔

اختلاج قلب

دل کی خلاف معمول دھڑکن کو اختلاج کہتے ہیں۔ اس کے لئے آملہ اور ہرڑ کی برفی بنائی جاتی ہے۔ جسکی ترکیب یہ ہے۔
ترکیب:۔ آملہ اور ہرڑ ۱۲ ر گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھیں۔ پھر چھان کر پانی پھینک دیں اور پھر تازہ پانی ملاکر ۲ ر گھنٹے تک ابال لیں جس سے وہ ملائم ہو جائے۔ اب اس کو پیس کر اس میں تین گنا چینی ملادیں اور چھ ماشہ سے آٹھ ماشہ کی مقدار میں کھائیں۔

سیلان الرحم

عورتوں کے سفید پانی کی بیماری کے لئے یہ نسخہ بڑا مفید ہے۔ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

آملہ ۲ر تولہ۔ ہرڑ ۲ر تولہ۔
ایک پاؤ پانی میں رات کو بھگودیں۔ صبح پانی نتھار کر شہد و کوزہ مصری ملاکر پلائیں۔

مجربات ہرڑ

سدر و دوار (نقوع عجیب)

اجزاء:۔ آملہ مصفی ار تولہ۔ بادیان کوفتہ ار تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۶ر ماشہ۔ کشنیز کوفتہ ۶ر ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو رات بھر کورے کوزے میں ڈیڑھ پاؤ پانی ڈال کر بھگو رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ صبح چھان کر ۲ر تولہ شربت دینار سے میٹھا کرکے پلادیں۔

افعال و منافع:۔ چکر آنا اور آنکھوں تلے اندھیرا آجانا یعنی سدر و دوار میں نہایت مفید ہے۔

ضعف دماغ و نسیان

معجون زعفرانی

اجزاء:۔ ترپھلہ ۵ر تولہ۔ ترکٹہ ۳ر تولہ مغز بادام شیریں مقشر ۳ر تولہ مغز کدو، مغز اخروٹ، مغز پستہ، مغز تربوز، خشخاش سفید، تودری سرخ، تودری سفید، بہمنین ہر ایک سوا تولہ۔ برہمی ۲ر تولہ۔ زعفران کشمیری ۵ر ماشہ۔ ورق نقرہ ۵۰ر عدد شہد خالص ۳ر گنا۔ روغن گاؤ ۵ر تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو باریک پیس کر گاؤ کے روغن سے چرب کرکے شہد میں ملاکر معجون بنالیں۔ اور دو ہفتہ بعد استعمال کریں۔

مقدار خوراک:۔ ۹ر ماشہ رات کو سوتے وقت ڈیڑھ پاؤ گائے کے دودھ سے کھالیا کریں۔

افعال و منافع:۔ ضعف دماغ اور نسیان کو زائل کرنے میں قوی الاثر ہے۔
جگر اور قلب کو بھی طاقت دیتی ہے۔
مقوی باہ، مولد خون اور مقوی بدن بھی ہے۔

اکسیر دماغ

اجزاء:۔ ہلیلہ زرد، آملہ، بھیڑہ ہر ایک ایک سیر۔ برہمی سائے میں خشک کی ہوئی۔

ترکیب تیاری:۔ کسی مٹی کے برتن میں بند اور گل حکمت کرکے اس قدر آگ دیں کہ راکھ ہوجائے اور راکھ کو پچیس گنا صاف پانی میں بھگودیں اور دن میں دو تین بار ہلادیا کریں۔
چوتھے دن اس کا زلال لے کر آہنی کڑاہی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ سفید سا نمک باقی رہ جائے۔ اس کو باریک کرکے رکھ لیں۔

مقدار خوراک:۔ چار رتی یہ نمک صبح نہار منہ ۲ر تولہ مکھن تازہ میں رکھ کر کھائیں۔

افعال و منافع:۔

- دماغ کے لئے خاص چیز ہے۔
- اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے۔
- معدے کو قوی اور خون کو صاف کرتا ہے۔
- ہر قسم کی بواسیر میں بھی اپنا عمدہ اثر دکھاتا ہے۔
- کسی مزاج اور طبیعت کے خلاف نہیں ہے۔
- قبض کشا ہے۔ قبض کو دور کرتا ہے۔

کابوس

شربت کابوس

اجزاء:۔ افتیمون در صرہ بستہ ولایتی ۳ر تولہ۔ اسطوخودوس، سفائج، پوست ہلیلہ زرد، برگ سنائکی، بادرنجبویہ، گاؤزبان گل گاؤزبان، بادیان ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ مویز منقی، عناب ولایتی۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو رات بھر دو سیر پانی میں بھگودیں۔ صبح ہلکی ہلکی آگ پر پکائیں۔ جب نصف رہ جائے تو خوب مل کر چھان لیں اور اس میں ۳ر پاؤ قند سفید داخل کرکے قوام کرلیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ر تولہ صبح اور ۲ر تولہ شام کو یہ شربت ۱۲ر تولہ عرق بادیان میں حل کرکے پلادیا کریں۔

افعال و منافع:۔ کابوس (خواب میں ڈرنے) کی بیماری کے لئے یہ شربت بڑا مفید ہے۔ اس کے استعمال سے ڈراونے

خواب آنے بند ہوجاتے ہیں۔

اطریفل افتیمونی

اجزاء:۔ ترپھلہ، ترکٹہ، افتیمونی، مصطگی، دانہ الائچی خورد ہر ایک ۳ر تولہ۔ گلقند ۱۰ر تولہ۔ شہد ہم وزن ادویہ۔
ترکیب تیاری:۔ بطریق معروف اطریفل تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ۹ر ماشہ یہ اطریفل سوتے وقت ۱۰ر تولہ عرق گاؤزبان سے کھلا دیا کریں۔
افعال ومنافع:۔ ڈراؤنے خوابوں کی بیماری میں نہایت مفید ہے۔ اگر سوتے میں ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس کا استعمال بڑا مفید ہے۔
معدے کے افعال کو درست کرتا ہے۔ اس سے بدہضمی کی شکایت بھی رفع ہوجاتی ہے۔

سیلان لعاب

غرغرہ

اجزاء:۔ پوست ہلیلہ زرد، مرمکی، بیخ نفاح، پوست کنار دشتی کو کنار مسلم ہر ایک چار ماشہ۔ پھٹکڑی ۳ر ماشہ، کشنیز ۳ر ماشہ۔
ترکیب تیاری واستعمال:۔ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے نیم گرم پانی سے غرغرے کریں۔
افعال ومنافع:۔ ہر قسم کے سیلان الفم میں نہایت مفید ہے۔

اطریفل جدید

اجزاء:۔ ترپھلہ ۳ر تولہ۔ ترکٹہ ڈیڑھ تولہ۔ ترنفل، تج، خرفہ بریاں ہر ایک ۴ر ماشہ۔ الائچی خورد مسلم، طباشیر ہر ایک ۴ر ماشہ۔ مصطگی رومی ۲ر تولہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب کو خوب باریک کوٹ چھان کر چار گنا شہد میں ملا کر رکھیں۔
مقدار خوراک:۔ چھ چھ ماشہ صبح شام بعد غذا عرق بادیان ۱۲ر تولہ کے ساتھ کھا لیا کریں۔
افعال ومنافع:۔ منہ سے رال بہنے میں مجرب ہے۔ مقوی معدہ، مفرح اور قبض کشا ہے۔

بستگی آواز

حب بحۃ الصوت

اجزاء:۔ مغز بادام شیریں مقشر ۱۰ر عدد۔ مغز کدوئے شیریں، فلفل دراز، نمک سنگ، مغز تخم ہلیلہ زرد ہر ایک تین ماشہ۔ مصری کوزہ ۶ر ماشہ۔ صمغ عربی، کتیرا، رب السوس ہر ایک ۴ر ماشہ
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو باریک کر کے لعاب گاؤزبان کی مدد سے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔
افعال ومنافع:۔ آواز بیٹھ جانے میں بہت مفید ہے کھانسی اور نزلہ میں بھی فائدہ دیتی ہے اور سینے کی کھڑکھڑاہٹ میں بھی نافع ہے۔
یادداشت:۔ اس مرض میں مغز بادام شیریں ۷ر عدد کوزہ مصری ۹ر ماشہ اور مکھن تازہ ۲ر تولہ میں گھوٹ کر چاٹنا بھی بہت مفید ہے۔ خاص کر خشکی کی بحۃ الصوت میں۔

بدہضمی (سفوف ہاضمہ)

اجزاء:۔ نمک سیاہ، نمک سانبھر، نمک دریا، نمک شیشہ نانخواہ ہر ایک ایک تولہ۔ تخم کرفس، ترپھلہ، ترکٹہ ہر ایک ایک تولہ۔ برگ پودینہ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، الائچی دانہ ہر ایک ۵ر ماشہ۔ زیرہ سیاہ، دارچینی، لونگ ہر ایک ۳ر ماشہ
ترکیب تیاری:۔ سب کو باریک کرلیں۔
مقدار خوراک:۔ ۳ر ماشہ یہ سفوف دونوں وقت بعد غذا عرق بادیان سے کھایا کریں۔
افعال ومنافع:۔ ہاضم طعام اور مقوی معدہ ہے۔ نفخ کو دور کرتا ہے۔

قبض

حب قبض کشا

اجزاء:۔ سہاگہ خام، ریوند عصارہ، مصبر ایک ایک تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۲ر تولہ۔ سقمونیا، زنجبیل ہر ایک چار ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو آب گھیکوار میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔
ترکیب استعمال:۔ دو گولیاں رات کو سوتے وقت گرم دودھ یا گرم پانی سے دیں۔
افعال ومنافع:۔ بے ضرر قبض کشا ہیں۔

قولنج

حب سقمونیا

اجزاء:۔ تخم کرفس، گل بنفشہ، کچور، برگ سنا ربریاں، پوست ہلیلہ کابلی، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ سقمونیا ۱ر تولہ۔ مصبر ۱ر تولہ۔ سہاگہ سفید ۶ر ماشہ۔ تخم دھتورہ ۳ر ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب کو خوب باریک پیس کر لعاب گھیکوار میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔
مقدار خوراک:۔ ۳ر گولی سے ۵ر گولی تک منہ میں ڈالکر اوپر سے عرق گلاب ۱۵ر تولہ ترنجبین مصفی ۳ر تولہ میں حل کر کے نیم گرم پلادیں۔
افعال ومنافع:۔ قولنج سدی میں نہایت مفید ہے۔

ضعف جگر

سفوف فولاد

اجزاء:۔ تخم کاسنی ۱ر تولہ۔ ریوند خطائی ۱ر تولہ۔ مرچ سیاہ کشتہ فولاد، قرنفل ہر ایک ۴ر ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۶ر ماشہ زنجبیل، مصطگی ہر ایک ۳ر ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب کا سفوف بنالیں۔
مقدار خوراک:۔ یہ سفوف ۶ر ماشہ صبح نہار منہ مندرجہ ذیل شربت سے کھایا کریں۔

شربت

اجزاء:۔ بیخ کاسنی، بیخ بادیان، انیسون ہر ایک ایک تولہ۔ بالچھڑ ریوند چینی دونوں چھ چھ ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دے کر صاف کر کے آدھ سیر دانہ چینی ڈال کر قوام کرلیں۔

خوراک:۔ ۳ر تولہ صبح کے وقت۔
افعال ومنافع:۔ جگر کی کمزوری میں نہایت مفید ہے۔

عظم طحال

حب طحال

اجزاء:۔ مرمکی، جوہر نوشادر، عصارہ ہر ایک ۳ر ماشہ۔ نانخواہ کلونجی، نمک سیاہ، فلفل دراز، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک چار ماشہ۔ فیرایٹ کونین ۱ر ڈرام۔
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو سرکہ خالص میں گھوٹ کر چنے کے برابر گولیاں تیار کریں۔
مقدار خوراک:۔ ۲-۲ر گولیاں صبح وشام عرق نانخواہ وعرق پودینہ ہر ایک ایک تولہ سے کھایا کریں۔
افعال ومنافع:۔ تلی بڑھ جانے میں اکسیر ہے۔ جگر اور معدہ کو بھی قوی کرتی ہیں۔

بواسیر ریاحی

حب کچلہ

اجزاء:۔ مدبر کیا ہوا کچلہ ۱۰ر ماشہ۔ عصارہ افسنتین، عصارہ ریوند، کالی مرچ ہر ایک ۶ر ماشہ۔ زنجبیل، فلفل دراز، دارچینی قرنفل، ناگر موتھا ہر ایک ۶ر ماشہ۔ گوگل مصفی آدھ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ، آملہ، منقی، بادیان رومی، زیرہ سیاہ نوشادر، نمک مہندی ہر ایک ۴ر ماشہ۔ مصطگی، زعفران دانہ الائچی خورد، سہاگہ سفید بریاں ہر ایک تین ماشہ۔ نانخواہ تخم کرفس ہر ایک ۲ر ماشہ۔ عنبر اشہب ۱ر ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے شہد میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح شام بعد غذا عرق بادیان ۱۰ر تولہ سے کھایا کریں۔
افعال ومنافع:۔ یہ نسخہ اگرچہ لمبا ہے لیکن بواسیر ریاحی کے لئے اکسیر ہے۔ علاوہ ازیں تمام اعضاء کو طاقت دیتا ہے۔

قسط ۵

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

زبرجد زبرجد عربی کا لفظ ہے۔ اس پتھر کو انگریزی میں بیرل کہتے ہیں۔ اور سنسکرت میں پامدی بھدر۔ اس پتھر کا مزاج خشک اور سرد ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ ہے۔ اس میں کسی قدر تانبے کے اجزاء شامل ہوتے ہیں۔ اس پتھر کے بارے میں قدیم زمانہ میں یہ عقیدہ تھا کہ یہ پتھر انسان کو فقیر سے بادشاہ بنا دیتا ہے۔

● امام جعفر صادقؓ نے اس پتھر کی تعریف و توصیف میں بہت کچھ فرمایا ہے۔ اور اس کو انہوں نے دافع امراض قرار دیا ہے۔

● ارسطو کی اس پتھر کے بارے میں رائے یہ تھی کہ یہ پتھر اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب قمر اور زحل ایک ہی برج میں ہوتے ہیں۔ اس پتھر کے خواص کا ذکر کرتے ہوئے بعض حکماء نے فرمایا ہے کہ یہ پتھر تونگری لاتا ہے۔ اور دماغ کو سکون بخشتا ہے۔

● ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں اس پتھر کا ذکر بطور خاص کیا ہے۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سفر کی جملہ صعوبتوں سے بچاتا ہے۔ طبیعت میں فرحت پیدا کرتا ہے۔ ناگہانی آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ حادثوں سے بچاتا ہے۔

● مؤرخین نے لکھا ہے کہ بادشاہ ہمایوں جب تخت و تاج چھوڑ کر ایران کی طرف روانہ ہوئے تو ان کی انگلی میں زبرجد کی انگوٹھی تھی۔ اور وہ اس انگوٹھی کو بہت عزیز رکھتے تھے۔

● بعض اطباء کی رائے یہ ہے کہ زبرجد انسانوں کو زہر کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس پتھر کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اگر سانپ کی اس پر نظر پڑ جائے تو سانپ فوراً اندھا ہو جاتا ہے۔

زبرجد کے طبی خواص یہ ہیں کہ یہ پتھر پیشاب میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ اور اگر پیشاب رک جائے تو اس کو آسانی سے جاری کر دیتا ہے۔ یہ پتھر برص کے مرض کو ختم کرتا ہے۔ بینائی میں تقویت پیدا کرتا ہے۔ گردے کی پتھری توڑ کر پیشاب کے راستے باہر لاتا ہے۔ کھانسی اور بلغم کو دفع کرتا ہے اور مرگی سے نجات دلاتا ہے۔ یہ پتھر دمہ اور تنفس میں بھی مفید ہے۔ اس پتھر کو اگر بوقت ولادت عورت کی ران پر باندھ دیا جائے تو ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اس پتھر کا اگر منجن بنا کر استعمال کیا جائے تو دانتوں کی تمام بیماریوں میں فائدہ کرتا ہے۔

● یہ پتھر ان لوگوں کو بھی راس آجاتا ہے جن کا برج ثوریا جن کا برج میزان ہو۔ جو لوگ جمعہ کے دن پیدا ہوتے ہیں یا جن حضرات کا ستارہ زہرہ ہوتا ہے۔ زبرجد ان کو بھی عام طور سے راس آجاتا ہے۔

● جن حضرات کا مفرد عدد ۶ ہو۔ زبرجد انہیں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ زبرجد کئی رنگوں میں ملتا ہے۔ مثلاً گلابی، تیز سبز، ہلکا سبز، ہلکا نیلا، سفیدی مائل سبز، زردی مائل سبز وغیرہ۔ لیکن بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ وہ زبرجد جو سبز رنگ کا ہو۔ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جنت میں اہل جنت کے لئے جو محلات تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان میں الماس، یاقوت، زمرد کے ساتھ ساتھ زبرجد کی بھی آمیزش ہے۔ اور جس پتھر کو رب العلمین نے اہمیت دی ہو۔ اس کی خصوصیت اور افادیت میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔

زبرجد بہت زیادہ مہنگا پتھر نہیں ہے۔ اور بہت زیادہ عنقا بھی نہیں ہے۔

جو لوگ پتھروں کو خدا کی عطا کردہ نعمت تصور کرتے ہیں۔ اور اس بات کے قائل ہیں کہ باذن اللہ پتھروں میں تاثیر اور افادیت ہوتی ہے۔ ان کو زبرجد جیسے پتھروں سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

سائنسی انکشاف

چھوٹے قد کے لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں

طویل القامت انسان دنیا کے ہر حصے میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور یہ خیال عام ہے کہ ہر لمبا شخص ضرور طاقتور اور صحت مند بھی ہوگا۔ ہمارے والدین دوست احباب، اخبار آ وجرائد، فلمیں، اور ٹی۔ وی بھی ہمارے ذہنوں میں یہی بات انڈیلتے رہتے ہیں کہ لمبا ہونا بہت بڑی خوبی ہے کھیلوں میں شلاً فٹ بال، باسکٹ بال، بیس بال وغیرہ کے لئے لمبے کھلاڑیوں کا انتخاب بھی اس تاثر کو تقویت دیتا ہے۔ لیکن حال ہی میں طبی ماہرین نے برسوں کے مطالعے کے بعد یہ دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ لمبے قد اور صحت مندی کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔

ڈاکٹروں اور سائنس دانوں نے مختلف پیشے اور تجربے سے تعلق افراد کے نمونے حاصل کئے۔ اس میں سابقہ امریکی صدر، چوٹی کے سائنس دان، بزنس مین، کھلاڑی شامل تھے اوران کی مجموعی تعداد ۵۰، تھی۔ پہلے فرداً فرداً ان سب افراد کے قد وقامت اور موت کے وقت عمر کے بارے میں معلومات جمع کی گئیں اور پھر انہیں قد وقامت کے لحاظ سے مختلف گروپوں (مثلاً طویل القامت، درمیانہ قامت، پست قامت وغیرہ) میں تقسیم کرکے ہر گروپ کی اوسط عمر نکالی گئی اور پھر باہم موازنہ کرکے عمروں میں فی صد فرق کا حساب لگایا گیا۔ ۵ رفٹ ۸ رانچ سے چھوٹے قد کے لوگ پست قامت میں اور ۶ رفٹ سے زیادہ لمبے طویل القامت گروپ میں شمار کئے گئے۔

اس مطالعہ سے پتہ چلا کہ ایک ہی گروپ میں پست قامت افراد کے مقابلے میں کم ازکم ۱۱ رفیصد زائد عرصہ زندہ رہے اور دو گروپوں کے مابین یہ فرق ۲۰ رفیصد تک پایا گیا باسکٹ بال کے ۶ رفٹ سے زیادہ لمبے کھلاڑیوں کی اوسط عمر ۶۴ ربرس تھی اور چھوٹے قد کے کھلاڑیوں کی ۷۳ ربرس یعنی لمبے کھلاڑیوں سے نو برس زیادہ یہی معاملہ فٹ بال کے لمبے اور پست قد کھلاڑیوں کے درمیان رہا۔ اسی طرح چھوٹے قد کے باکسر لمبے قد کے باکسروں سے سات برس زیادہ زندہ رہے۔ ایسے ہی بیس بال کے چھوٹے کھلاڑیوں نے لمبے کھلاڑیوں سے اوسطاً بارہ برس زائد عمر پائی۔ کامیاب تاجروں میں چھوٹے قد اور بڑے قد والے افراد کے درمیان بھی عمروں میں ۹ برس کا فرق نکلا۔

اس مطالعے سے غیر معمولی لمبے (جینٹ) بھی شامل تھے جنہیں دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ چھوٹے جینٹ نے لمبے جینٹ سے ۱۲ رفیصد زائد عمر پائی۔ لیکن دونوں گروپوں کے جینٹ کی اوسط عمر ۴۲ برس رہی جو دوسرے تمام گروپوں کے مقابلے میں انتہائی کم تھی۔

امریکہ کے آنجہانی پانچ صدر جن کے قد ۵ رفٹ ۸ رانچ سے کم تھے اوسطاً ۸۰ برس کے ہو کر مرے جبکہ ۶ رفٹ سے زیادہ لمبے قد والے پانچ صدر صرف ۶۶ برس تک جئے۔ گویا پست قامت صدروں نے طویل قامت صدروں کے مقابلے میں ۲۱ رفیصد زائد عمر پائی۔

۵۰، رافراد کے اس گروپ میں صرف ۱۵ رافراد ۹۰ ربرس تک کی عمر کو پہنچے، لیکن ان میں سے دو کے سوا باقی سب کے سب پست قامت تھے۔ اسی طرح برطانیہ کے طبقۂ اشراف جس میں عام آبادی کے مقابلے میں لمبے لوگ پائے جاتے ہیں، گذشتہ ایک ہزار برس کے دوران دو آدمی سو برس تک زندہ رہے۔

اب سوال پیدا یہ ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے لئے صحیح صحیح اور موزوں ترین قد وقامت کیا ہونی چاہئے؟ اس مطالعے میں اس پہلو پر روشنی نہیں ڈالی گئی! تاہم سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ موجودہ صنعتی فضا میں لمبے قد وقامت اور بھاری ڈیل ڈول کا کوئی فائدہ نہیں۔

امریکہ کی تعمیر وترقی کا سہرا چھوٹے لوگوں کے سر ہے جن کے قد ۵ رفٹ ۶ رانچ سے کم تھے اور آئندہ خلائی دور میں بھی یہی چھوٹے لوگ اہم کردار ادا کریں گے۔ ہاتھی نما ڈیل ڈول کے مالک افراد کو اپنی حیوانی طاقت کا کوئی انفرادی فائدہ ہو تو ہو لیکن ملک وملت کے لئے وہ بالکل بے کار ہیں۔ ●●

ہیبت وجبروت اور خلوص و وفا کا نقش

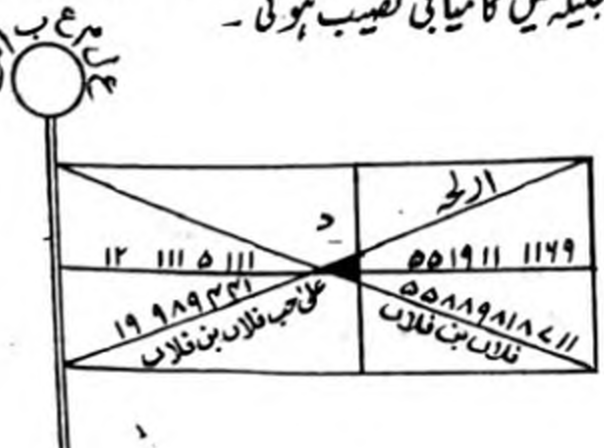
علو عباسؑ علمدار

پروردگار عالم نے سورہ یوسف کی تلاوت اور اس کے عمل میں اپنے بے شمار فیوض وبرکات پوشیدہ رکھے ہیں۔ گمشدہ مفقود الخبر اور بچھڑے ہوؤں کو ملانا اس کا خصوصی فیض ہے۔ محبت کی کٹھن منزل سے گزرنے کے لئے اس کا وسیلہ بے حد مفید ہے۔ قحط خشک سالی اور بے برکتی میں اسکا عمل کشائش رزق کا ضامن ہے لیکن اس سورۃ کو اگر خاص وقت اور خاص ماحول میں پڑھیں تو اس کے اثرات دوچند ہوجاتے ہیں اور جو شخص مصائب وآلام، تنگی رزق، بے مہری حکام بے التفاتی محبوب، مقدمہ بازی وغیرہ میں مبتلا ہو۔ اس کی مایوسیوں اور ناامیدیوں کو ختم کرکے کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کردیتی ہے۔ اس موقع پر میں محبان اہل بیت کی خدمت میں ایک ایسا تحفہ پیش کر رہا ہوں جو اسم بامسمیٰ ہے جو نتائج واثرات کے لحاظ سے بے مثال ہے اور جس کے زود اثر ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

میں یہاں ان لوگوں کو بھی متنبہ کر دینا چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں محمدؐ وآل محمدؐ کی محبت جاگزیں نہیں ہے۔ وہ نہ ہی کریں تو یہ ان کے حق میں اچھا ہے البتہ محبان اہل بیت کے لئے اس کے فیضان کی اجازت ہے۔ میرے جد مکرم نے معرکہ کربلا کے حسینی سالار کاروان پیکر اخلاص حضرت عباس علمدارؑ سقائے سکینہ سے اس نقش کو منسوب کیا ہے اور انہوں نے اس کے لئے جو لوازمات بتائے ہیں انہیں یہاں درج کئے دیتا ہوں۔ مقررہ وقت سے قبل ایک صاف ستھرے کمرے میں سفید کپڑے کا فرش بچھادیں۔ خود پاک وپاکیزہ لباس پہن کر کپڑوں میں عطر لگاکر اگربتیاں سلگاکر اس صاف ستھرے فرش پر قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائیں۔

گیارہ مرتبہ درود شریف کا ورد کریں۔ اس کے بعد سات مرتبہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کریں۔ بعد ازاں ایک سو مرتبہ سورہ یوسف پڑھیں۔ اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر زعفران کے پانی سے سفید کاغذ پر مندرجہ بالا نقش کو لکھ لیں۔ عامل اپنا نام مع والدہ لکھے اور اس کے ساتھ مطلوب محبوب حاکم، جج وغیرہ کا نام مع والدہ درج کردے۔ اگر صرف کشائش رزق کا عمل کیا ہے تو صرف اپنا نام مع والدہ لکھ دینا ہی کافی ہے۔

یہ نقش پاک حضرت عباسؑ علمدار سے منسوب ہے اور بفضلہ تعالیٰ یہ نقش جس کے پاس بھی ہوگا وہ یقین کرے کہ اس نے کامیابی اور کامرانی کا جھنڈا اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہے۔ دشمن مغلوب ہوں گے۔ حاکم مسخر ہوگا۔ محبوب مطیع ہوگا۔ حصول ملازمت میں آسانی ہوگی۔ رزق میں فراوانی ہوگی۔ کاروبار میں خیر وبرکت ہوگی۔ بیمار جلد شفا پائیگا۔ غرض اس نقش کی سعادت سے ہر محب اہل بیت کو مقاصد جلیلہ میں کامیابی نصیب ہوگی۔



کرشماتِ صدری عملیات

بزرگوں کے مجرب اعمال جو سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچے اپنی تاثیر کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ مختلف جسمانی بیماریوں کا علاج بذریعہ عملیات و تعویذات پیش کیا جائے گا۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان اعمال کا استعمال کس نیت سے کرتے ہیں۔ ان اعمال و تعویذات سے مستفیض ہونے کے لئے ان شرائط پر کاربند ہو تا سونے پہ سہاگہ کا کام دے گا۔

تاثیر زبان حاصل کرنے کے لئے روزانہ درود شریف ۱۱۰ بار پڑھیں۔

چلتے پھرتے کھلا ورد کرکے اپنے سینے پر دم کرتے رہیں۔

نگاہوں کی پاکیزگی کے لئے شرعی حرام حلال کی تمیز رکھیں۔

علی الصبح اٹھنا اپنا معمول بنائیں۔

پابندی سے پانچوں وقت کی نماز ادا کریں۔

اپنے برادر ایمان کی خیر و برکت اور بھلائی کے لئے ہر دم دعاگو رہیں۔

لقمہ حلال کھانے کی کوشش کریں۔

ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں۔

ہر عمل کے بعد بطفیل چہاردہ معصومین، بدست دعا رہیں اور نیک مقاصد کو ترجیح دیں۔

جھوٹ مکر و فریب سے دامن بچائیں اور خلق خدا کی بھلائی کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

محترم قارئین کرام مختلف جسمانی و روحانی بیماریوں کی شفا کے لئے قرآنی عملیات کا سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ اس ماہ مرگی جیسے موذی مرض سے نجات کے طریقے قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ بتائے گئے طریقے کے مطابق اعتقاد صادق سے کیا گیا عمل انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ دعاگو ہوں کہ رب العزت آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔

نفسیاتی امراض، نظر بد اور مرگی

مرگی ایک موذی مرض ہے جس کا تعلق دماغی اعصاب سے ہے۔ ایسے افراد جو مرگی کے مرض کے دفیعہ کے لئے دل میں نیک جذبات رکھتے ہیں ایسے احباب کے لئے اپنے بزرگوں کا عطا کردہ نایاب صدری عمل حاضر خدمت ہے اسے عمل میں لاکر آپ پرانی سے پرانی مرگی کو بتدریج معمول پر لاسکتے ہیں۔ بہت مراں مدد خدا۔ عمل حاضر خدمت ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

عمل درج ذیل ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہ یَا اَثۡبُوۡتًا ثَبُوۡتًا سَعۡیًا ہَمَّا یَدُّوۡسُ قُدُّوۡسُ اِنَّہٗ عَلِمُوۡنَ بِحُرۡمَۃِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلۡعَجَل اَلۡعَجَل اَلۡعَجَل اَلسَّاعَۃ اَلسَّاعَۃ اَلسَّاعَۃ اَلۡوحا اَلۡوحا اَلۡوحاہ

طریقہ زکوٰۃ

نوچندی جمعرات سے بعد از نماز عشاء خلوت میں سرخ چادر پر سرخ لباس (یا کم از کم سرخ رنگ کا رومال سر پر اوڑھ لیں) سرخ رنگ کی موم بتی جلاکر روشنی کرلیں۔ اب اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں اور درمیان میں عمل ۱۱۰ مرتبہ ۴۱ یوم تک روزانہ ورد کرکے آخری دن سات رنگی مٹھائی پر پنجتن پاک کے نام کی نیاز دلاکر صبح کو بچوں میں بانٹ دیں۔ اب الحمد للہ آپ اس عمل کے عامل ہیں اور مرگی کے ساتھ دورے کی شکل میں ہر بیماری کا علاج کرسکتے ہیں۔

پرہیز

دوران عمل بڑا گوشت، کچی پیاز، لہسن اور جماع سے مکمل

باقی صفحہ ۴ پر

تصوّف

تصوف بھی حلقۂ علوم شرعیہ میں محبوب ہے اگرچہ طریق تصوف اسلاف امت صحابہ وتابعین میں موجود تھا کیونکہ تصوف کا اصل اصول عبادت وانقطاع الی اللہ ہے نیز خرافات دنیا سے الگ تھلگ رہنا ہے۔ یہ تمام باتیں صحابہ کرامؓ وسلف صالحینؒ میں موجود تھیں لیکن دوسری صدی میں مسلمان دنیا کی طرف جھکے اور دین ودنیا میں مل جل گئے تو جن لوگوں نے خلوت وعبادت اور انقطاع کی طرف توجہ کی۔ صوفی ومتصوف کہلانے لگے۔ قبشیریؒ کہتے ہیں۔ لفظ صوفی معلوم نہیں کہ کیونکر بنا۔ کیونکہ قیاس ولغت میں کوئی اس کے اشتقاق کا قاعدہ نہیں پایا جاتا۔ یہ بھی بعد از قیاس ہے کہ صوف پوشی کی وجہ سے یہ لوگ صوفی کہلائے کیونکہ صوف پوشی کچھ اسی فرقہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے مگر میری رائے میں صوفی صوف ہی سے مشتق ہے کیونکہ یہ فرقہ عام لوگوں کے برخلاف اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہننے کے بجائے اکثر ادنیٰ کپڑے پہنتا ہے۔ جب یہ فرقہ زہد وریاضت وعبادت وخلوت میں منفرد ہوگیا تو اس کو خاص قسم کے ادراکات حاصل ہوگئے۔ اس لئے انسان تمام حیوانات سے ادراک ہی کے ساتھ ممتاز ہے اور اس کے ادراک کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ ادراک جس کے ذریعہ علم ومعارف کو سمجھتا ہے ظن ویقین شک وشبہ کی فضیلت کو جانتا ہے۔ دوسری قسم کا ادراک وہ ہے جس سے فرحت وغم، قبض وبسط، صبر وشکر وغیرہ کا احساس ہوتا ہے انہی ادراکات اور ارادات سے انسان میں روح عاقل متصرف فی البشر بن جاتی ہے اور انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے اور ادراکات وارادات اکثر ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے دلائل سے علم پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح مرید میں بھی مجاہدہ وعبادت سے ایک خاص حالت بطور نتیجہ کے پیدا ہوتی ہے جو از قبیل عبادت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اسے اس عبادت کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اور مرید کا مقام کہلاتا ہے اور اگر از قبیل عبادت واطاعت نہیں ہے۔ تو اور کوئی خاص کیفیت مثلاً نشاط وکسل خون وسر درد وغیرہ نفس میں پیدا ہوجاتی ہے۔ یونہی مرید آہستہ آہستہ مقامات حالت وجدان طے کرتا ہوا توحید ومعرفت کے درجہ پر پہنچتا ہے جو مرید کے لئے غایت انعامات اور سعادت ابدی کا ذریعہ ہے۔ قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات سعدان لہ الہ لا اللہ دخل الجنۃ۔

مختصر یہ کہ مرید سالک ایمان کی رہنمائی اور اخلاص وطاعت کی برکت سے تدریجاً مقامات سلوک طے کرتا چلا جاتا ہے اور ہر مقام پر خاص خاص احوال وصفات بطور ثمرہ و نتیجہ کے مرتب ہوتے ہیں اور اگر اتفاقاً کسی مقام پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہو تو سمجھا جاتا ہے کہ اس مقام سے نیچے کی طرف کسی عمل میں کوتاہی ہوئی ہے۔ ان مقامات کے طے کرنے میں نفس قلب پر خاص خاص خطرات وارد ہوتے ہیں۔ اس لئے مرید کو اپنے نفس میں تمام اعمال کا محاسبہ کرنا پڑتا ہے تاکہ اعمال کی تاثیر کی کیفیت سے آگاہ رہے اور جہاں کہیں فتور واقع ہو۔ اس کی تلافی کرے لیکن یہ باتیں ذوق پر منحصر ہیں۔ اس لئے بہت ہی کم ایسے آدمی ہوتے ہیں جو طے شدہ مقامات تصوف پر حادی وقادر ہوں کیونکہ غفلت وبے پرواہی عام لوگوں کے شامل حال ہے اور جو لوگ اس قسم کے مراتب ومقامات کو مدنظر نہیں رکھتے۔ وہ زیادہ سے زیادہ یہ نظر تھی مخلصانہ طاعت وعبادت پر منجانب اللہ ثواب کے منتظر رہتے ہیں مگر فرقہ صوفیہ اپنے ذوق وتوجہ سے طاعت وعبادت کے نتائج کی چھان بین کرتا رہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اعمال خالص ہیں یا نہیں۔ پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفیا کا اصل طریق یہی ہے کہ نفس کے اعمال کا محاسبہ کرے اور مجاہدہ سے ذوق حاصل ہو۔ اس پر بحث وگفتگو کرے۔ انہیں باتوں سے مرید کو ترقی مدارج نصیب ہوتی ہے۔

طنز و مزاح

آموں سے عِلاج

"ان کا کہنا بھی غلط نہ تھا کہ موت تو بہرحال برحق ہے لہٰذا فاقے سے مرنے کے بجائے آدمی شکم سیر ہو کر کیوں نہ مرے"

شوکت تھانوی مرحوم کی مزاحیہ تحریر ان لوگوں کے لئے بطور خاص جو شکم سیری کو زندگی کا مقصد قرار دیتے ہیں۔

مرحوم کا انتقال ہیضہ میں ہوا تھا، مگر آپ جانتے ہیں کہ سپاہی اگر گھوڑے پر گولی کھا کر مرے یا پیراک کا مزار دریا کی موجوں میں بنے تو اس پر کسی کو تعجب نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ سچ پوچھیے تو سپاہی اور پیراک کے لئے یہ نہایت شرمناک بات ہے کہ چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرے۔ بالکل اسی طرح مرحوم نے ہیضہ میں جاں بحق ہو کر گویا اپنی مٹی ٹھکانے لگادی۔ وہ دسترخوان کے مرد میدان تھے۔ باورچی خانہ ان کی زندگی کا واحد میدان عمل تھا۔ نعمت خانہ ان کی تمام دلچسپیوں کی جیتی جاگتی دنیا تھا۔ ایسے شخص کے لئے ہیضہ کو چھوڑ کر مرنے کے لئے کسی اور مرض کا انتخاب کہاں کا انصاف کہا جا سکتا ہے!

مرحوم کو ہونے کو تو ہیضہ متعدد مرتبہ ہوا۔ مگر سچ پوچھیے تو ایک مرتبہ بھی آپ کو مرعوب نہ کر سکا اور ہیضے کے بعد آپ نے ایک مرتبہ ہیضے کی آؤ بھگت میں اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی۔ رہ گئی ہاضمہ کی عام شکایت وہ آپ کیلئے گویا روزمرہ ہو کر رہ گئی تھی اور اکثر آپ نہایت حسرت سے کہا کرتے تھے کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے کہ انسان جی بھر کر نہ کھا سکتا ہے نہ بقدر ظرف پی سکتا ہے اور اس حسرت کے بعد ایک مرتبہ خود ہی "اونہہ" کہہ کر وہ بدپرہیزی فرما جاتے تھے کہ دیکھنے والے دنگ رہ جائیں۔

ہم نے یوں تو مرحوم کے بڑے بڑے معرکے دیکھے۔ مثلاً ایک ہی وقت میں متعدد دعوتوں میں چند منٹ کے ہیر پھیر کے ساتھ شرکت۔ پھر یہ کہ شرکت بھی محض اخلاقی حیثیت سے نہیں، بلکہ ہر دعوت میں دعوت کا پورا حق ادا کرنا، ماحضر تناول فرما کر یہ المکلف الخدمت کو یکساں طور پر ممنون کرم فرمانا آپ ہی کا کام تھا۔ ہوتا یہ تھا کہ فرض کیجئے کہ ایک دعوت ہے بعد مغرب، چنانچہ آپ اس میں موجود ہیں اور دوسرے شرکا کی طرح بڑھ بڑھ کر ہاتھ مار رہے ہیں۔ منہ کھلتا ہے چلتا ہے۔ اور بند ہو ہو کر پھر کھلتا ہے۔ سامنے کی پلیٹیں خالی ہوتی جاتی ہیں اور رسد کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس کے بعد دوسری دعوت ہے۔ اسی دن تقریباً اسی وقت اب وہاں سے جو مرحوم چلے تو اس دوسری دعوت میں پہلے نہ سہی دوسرے دسترخوان پر آپ ضرور نظر آئیں گے اور نظر بھی کس طرح آئیں گے۔ بالکل تازہ دم۔ کھانا کھا چکنے کی کوئی علامت آس پاس نہیں اور چہرے پر بھوک کا تمام اشتیاق موجود۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آپ شکم سیر ہو کر ابھی تشریف لائے ہیں۔ قصہ مختصر دسترخوان پر جو رفتار دیکھئے تو وہی حسب معمول پندرہ لقمے فی منٹ والی اور اسی طرح شارٹ ہینڈ میں کھانا کھانے کا پرانا طریقہ جس کے آپ صاحبِ طرز تھے اسی طرح اگر کوئی تیسری دعوت ہوئی تو وہاں بھی آپ میزبان کے ساتھ پورا انصاف برتنے کے لئے اپنی جان اور معدے کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اس ایثار آمیز خلق اور اس خودکشی کی حد تک پہنچی ہوئی مروت کے بعد آپ کی جان کے لالے پڑ جاتے تھے۔ مگر کبھی جو مرحوم اس سلسلے میں اپنی زیادتیوں کے قائل ہوتے ہوں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک بُرا وقت آپہنچا احباب اور اعزہ ہر طرف سے دوڑے۔ اطبا نے تقریباً جواب دے دیا۔ اور واقعہ بھی یہ تھا کہ ہیضہ بھی اس بلا کا ہوا تھا کہ نبض تک غائب۔ اتفاق سے ہم کو تیسرے دن اطلاع ہوسکی جب مرحوم کو موت کے منہ سے نکالا جا چکا تھا اور زندگی کے تھوڑے بہت آثار پیدا ہو چکے تھے، مگر مزاج میں چڑچڑاپن موجود تھا اور وہ بھی اس لئے کہ آپ کو غذا نہیں مل رہی تھی۔ بھوکے شیر کی طرح بپھرے ہوئے ہر عیادت کرنے والے کو پھاڑ کھاتے تھے۔ ہم کو دیکھتے ہی سلام کا جواب تو خیر کسی نہ کسی طرح دے دیا۔ مگر اب جو ہم نے مزاج پوچھ لیا تو بس برس ہی تو پڑے۔

"ارے میاں کیا مزاج پوچھتے ہو۔ مرنا چاہتا ہوں تو مرنے نہیں دیا جاتا اور غم یہ ہے سب کو کہ زندہ کیوں ہوں۔ ہیضہ سے بچ گیا ہوں تو فاقوں کی مار ماری جارہی ہے۔ کوئی پوچھے ان عقل کے دشمنوں سے جو سب کے سب جہے سے لقمان اور جالینوس بنے بیٹھے ہیں کہ ہیضہ کے بعد غذا بند کرنا کہاں کی طب ہے۔ انسان اندرونی طور پر بالکل شفاف ہوجاتا ہے۔ معدہ اور ایک ایک آنت مکمل طور پر دھل جاتی ہے۔ اس کے بعد ضرورت ہوتی ہے مقوی قسم کی غذا کی، تاکہ وہ جسم کو لگے اور خون صالح پیدا ہو، مگر یہاں تو یہ انتظار کیا جارہا ہے کہ جب تمام آنتیں ایک دوسرے کو کھا چکیں گی اس وقت کھانے کو ملے گا۔ ایک ایک ہمدرد بھرا پڑا ہے اس گھر میں۔ پہرے لگے ہوئے ہیں جناب پہرے۔ کہ کہیں کوئی پھلکی اُڑ کر منہ تک نہ پہنچ جائے۔"

ہم نے نہایت ادب سے عرض کیا: "دیکھئے نا ہیضہ بھی تو کتنا سخت تھا خدا ہی نے جان بچائی۔"

بگڑ کر بولے: "اجی، اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے جان بچائی ہے تو اس کی بچائی ہوئی جان کو بندے لے لیں۔ ارے صاحب! میں پوچھتا ہوں کہ جب ہیضہ گزر چکا اس کے تمام آثار ختم ہوگئے بالکل کوئی شکایت باقی نہیں ہے تو اب یہ پرہیز کس بات کا ہے؟ یہی ناکہ مجھ کو موت سے قریب کیا جارہا ہے، مگر میں بھی آج طے کر چکا ہوں کہ ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے گی، مگر میں کھانا ضرور کھاؤں گا اور جو سمجھ میں آئے گا کھاؤں گا۔ کچھ پرہیز ورہیز نہیں سب واہیات"۔

ہم نے جو صلح جویانہ انداز سے ذرا دبتے ہوئے کہا: "ضرور کھائیے، مگر حکیم صاحب سے مشورہ ضروری ہے"۔

ایک دم ناچ کر بولے! "حکیم صاحب سے مشورہ، بکواس یہ سب حکیم نہایت بدپرہیز ہوتے ہیں۔ صرف مریض کو فاقوں کی موت مارنا چاہتے ہیں اور خود کھا کھا کر زندہ رہتے ہیں فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں حکیم صاحب کہ مونگ کی دال کا پانی دیا جائے۔ چہ خوش! گویا ہم آدمی نہ ہوئے ہیضے کے بعد چرکوا ہوگئے۔ چلے ہیں وہاں سے مونگ کی دال کا پانی لیکر صبح سے آٹھ مرتبہ مونگ کی دال کا پانی پی چکا ہوں۔ پیٹ میں آگ لگ رہی ہے۔ معدہ روح کو کھائے جارہا ہے اور حکیم صاحب فرماتے ہیں مونگ کی دال کا پانی!"

ہم نے فوراً ایک تجویز پیش کی!

"سٹھے کا عرق پی لیجئے"۔

گڑبڑا کر اٹھ بیٹھے!

پھر وہی عرق۔ ارے صاحب زادے! عرق پینے کی چیز ہے اور میں عرض کر رہا ہوں کھانے کے لئے۔ کھانے اور پینے میں بڑا فرق ہے۔ میں نہیں کہتا کہ بھئی مجھ کو بھٹے کھلا دو، مجھ کو باجرے کا ملیدا بنوا دو، مجھے تم دہی بڑے یا کابلی مٹر کی چاٹ کھلواؤ۔ مگر سوال یہ ہے کہ آخر معمولی گوشت روٹی میں کیا حرج ہے۔ آج تک میں نے کسی کو قورمہ اور روٹی کھا کر مرتے ہوئے دیکھا نہیں۔ دوسرے موت کے خیال سے کھانا چھوڑ دینا کہاں کا ایمان ہے"!

اب ہم سمجھ گئے کہ مرحوم منطق پر اتر آئے ہیں اور اغذیہ کے سلسلے میں ان کی منطق کا جواب تو ہم بڑے بڑوں کے پاس بھی نہیں ہے، لہٰذا زبان سے عرض کر دیا!

"احتیاط ضروری چیز ہے"۔

نہایت عالمانہ انداز سے بولے۔ "گویا جتنی موتیں دنیا میں واقع ہوئی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں سب بداحتیاطی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بہ الفاظ دیگر موت برحق تو خیر نہیں ہے البتہ انسان کی بداحتیاطی نے اسے برحق بنا دیا ہے۔ ارے بھئی! توبہ کرو۔ کیوں تم لوگ خدائی کے دعوے دار بن کر بیٹھ گئے ہو؟ اگر احتیاط سے انسان زندہ رہ سکتا تو یہ ارسطو، لقمان، جانکی بائی، شیکسپیئر، ریمزے مکڈانلڈ

کالی داس، ڈاکٹر انصاری، بیگم صاحبہ بھوپال، اور مطلب یہ کہ جتنے لوگ مرے ہیں (گویا اب تک صرف اتنے ہی لوگ ہیں ان میں سے کوئی بھی نہ مرتا اور مزید احتیاط برتی جاتی تو دنیا میں لوگ تو بس پیدا تو ہو جاتے، مگر مرتا کوئی بھی نہیں۔ اے میاں! موت تو وہ چیز ہے کہ ہزار احتیاطوں کا پردہ چاک کرکے زندگی کا چراغ گل کر دے اور اگر وقت نہیں آیا ہے تو ایک نہیں ہزار ہیضے ہوں بالکل اثر نہیں ہو سکتا۔ بال تک بیکا نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو تو دکھا دوں تم کو اس کرمی کا کرشمہ۔ سخت بد پرہیزی کرا دو اگر ذرا بھی مروں تو جو چور کی سزا وہ میری۔"

ہم جانتے تھے ان سے بحث میں جیتنا اور خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ وہ بھوکے بھی تھے کوئی آسان بات نہ تھی۔ اب بتلایئے اس کا کیا جواب تھا کہ اگر مر جاؤں بلکہ اگر ذرا بھی مر جاؤں تو جو چور کی سزا وہ میری۔ اول تو ذرا بھی مر جاؤں کی ندرت اس پر مرنے کے بعد "جو چور کی سزا وہ میری" والی تخیل تک ہمارے ذہن ناقص کی رسائی کوئی آسان کام نہ تھا، مگر چپ بھی کیوں کر رہتے۔ جہاں تک ہو سکا سمجھایا اور سمجھا سمجھا کر ڈانٹیں سنتے رہے، مگر دوسرے ہی دن یہ خبر بھی مرحوم کے متعلق سن لی کہ گھر سے روٹھ کر نکل گئے اور بمشکل تمام ایک ہوٹل میں پائے گئے جہاں تمام فاقوں کی کسر پوری کر چکے تھے اور واقعی اس کے بعد بھی زندہ رہے اور بقول اپنے ذرا بھی نہیں مرے بلکہ ایک ہفتے کے بعد جب ملاقات ہوئی تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ آموں کی قاب ہماری طرف بڑھا کر بولے:۔

حضرت! میں نے بد پرہیزی کی اور بد پرہیزی کر رہا ہوں۔ لو آم کھاؤ۔"

ہم نے ہنس کر کہا: "کمال ہے صاحب، سنا ہے کہ آپ نے ہوٹل میں اسی دن پلاؤ سے لے کر شاہی ٹکڑے تک مکمل دعوت اڑائی تھی"۔

آم کی ایک بڑی سی قاش منہ میں پگھلا کر بولے:

"مکمل دعوت، بلکہ یوں کہو کہ مکمل سے بھی کچھ زیادہ۔ بھیا! میں تو اس بات کا قائل ہوں کہ موت برحق ہے۔ جو پلاؤ کھانے کی منتظر نہیں رہتی بلکہ مونگ کی دال کا پانی پینے والوں کو بھی دبوچ لیتی ہے۔ جب مرنا ہی ہے تو یہ کہاں کی عقل مندی ہے کہ آدمی مونگ کی دال کا پانی پی کر یا آش جو زہر مار کرکے جان دے۔ آخر پلاؤ کھا کر کیوں نہ مرا جائے۔ آموں کی موت کیوں نہ مانگی جائے۔ اور یاد رکھو کہ یہ پرہیز اور بد پرہیزی سب ڈھکوسلے، حکیموں اور ڈاکٹروں کے بنائے ہوئے ڈھونگ۔ ان اعتبارات کا قائل وہ ہو جو وہمی ہو اور توہمات پر ایمان رکھتا ہو۔ میں تو خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اس کی پیدا کی ہوئی کھانے کی چیزوں سے مرنے کا خیال تک میرے ذہن میں نہیں آتا"!

اس مختصر سی تقریر کے بعد چوٹی دار آموں سے بھری ہوئی قاب خالی ہو چکی تھی، اور مرحوم تخمی آم چوس رہے تھے۔ ہم کو آموں کے معاملے میں سست رفتار دیکھ کر بولے۔

"کیوں جوانی کو بدنام کر رہے ہو۔ تمہاری عمر میں یہ عالم تھا کہ علی الحساب آم کھانے کے بعد معدے میں ان کے سیکڑے گنے جاتے تھے جس کی شہادت گٹھلیاں دیا کرتی تھیں۔ اب تو یہ حال رہ گیا ہے کہ مشکل سے یہ دس پندرہ آم کھائے ہیں۔ پیٹ بھر گیا ہے نیت خالی ہے، مگر آم کے سلسلے میں پیٹ کی محدود گنجائش کا خیال کرنا کفران نعمت ہے۔ لہٰذا دیکھ لو کہ کھا رہا ہوں اب تک!"

آخر ہم سے نہ دیکھا گیا اور ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے کہ للہ اپنے اوپر نہ سہی اپنے معصوم بچوں پر رحم فرمایئے جو ان آموں کی خاطر یتیم ہونے کے خطرے میں مبتلا ہیں۔ اپنی غریب بیوی پر ترس کھایئے جس کے سہاگ کو آم لوٹنے والے ہیں۔ بہرحال بمشکل تمام اس وقت، انہوں نے آموں کی یا خود اپنی جان بخشی دی، مگر دوسرے ہی دن یہ اطلاع مل گئی کہ پھر آپ ہیضہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ عام بدہضمی کی شکایت کا علاج آموں سے کیا گیا، لہٰذا بدہضمی تو دور ہو گئی، مگر ہیضہ شروع ہو گیا۔ آپ کا بس چلتا تو ہیضے کا علاج بھی آموں ہی سے کرتے، مگر بیوی کی سخت گیری اور بچوں کی نگرانی کی وجہ سے پھر فاقے شروع ہو گئے اور ہیضے کا اثر کم ہونے بھی نہ پایا تھا کہ آموں کی فصل کے رخصت ہونے کا جو آپ کو خیال آیا تو خود اپنے رخصت ہونے کی طرف سے

بے فکر ہو کر گھر سے نکل گئے اور اس کثرت سے آم آپ نے تناول فرمائے کہ پھر معالجوں کے بنائے کچھ نہ بن سکا۔ ہیضہ اپنی پوری شدت کے ساتھ از سر نو ہوا اور عیادت کرنے والوں کو آخر میں آپ کے اعزہ سے تعزیت ہی کرنا پڑی۔

یہ سب کچھ سہی، طبی نقطہ نظر سے بد پرہیزی اور "علاج بالانبہ" کی وجہ سے مرے، مگر ان کا بھی یہ کہنا غلط نہ تھا کہ موت تو بہر حال برحق ہے۔ لہٰذا فاقے سے مرنے کے بجائے آدمی شکم سیر ہو کر کیوں نہ مرے۔ اگر فاقے انسان کو موت سے بچا سکتے تو غذائیں فطرت کی طرف سے پیدا ہی کیوں ہوتیں۔ اور اگر غذائیں خدا نے پیدا کی ہیں تو انسان کی ہر بیماری کا علاج فاقوں میں نہیں بلکہ یقیناً ان ہی غذاؤں میں ہے۔

کیلشیم

دوران حمل ماں کے پیٹ میں نشوونما پانے والے بچے کی ہڈیوں کے لئے کیلشیم بے حد ضروری ہوتا ہے۔ یہ کیلشیم وہ اپنی ماں کی غذا سے حاصل کرتا ہے۔ حمل کے دوران ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوگنی مقدار میں کیلشیم حاصل کرے۔ زیادہ کیلشیم کی ضرورت خاص طور پر حمل کے ۲۴ ویں ہفتے سے زیادہ ہوتی ہے۔

ماں کی غذا میں اس کی کمی کی صورت میں بچہ اس کی ہڈیوں سے کیلشیم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح دودھ پلانے کے دوران بھی ماں کی غذا میں کیلشیم کافی مقدار میں شامل ہونی چاہئے۔

عام دنوں میں روزانہ ۱۰۰۰ ملی گرام کیلشیم کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ دوران حمل ۱۲۰۰ ملی گرام کیلشیم درکار ہوتی ہے۔ ۲۰۰ ملی لیٹر بغیر بالائی کے دودھ میں ۲۳۶ ملی گرام کیلشیم ہوتا ہے۔ دودھ دہی کے علاوہ پھلوں میں بھی کیلشیم خوب ہوتا ہے۔ ضرورت ہو تو اس کی گولیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا روحانی علاج

یہ مرض انتہائی خطرناک ہے اس کی شدت میں اضافہ ہو جائے تو فالج ہو جاتا ہے۔ مرگی کا دورہ پڑ سکتا ہے اور ہارٹ اٹیک سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو نیلے رنگ کی شعاعوں کے پانی کی خوراکیں دی جائیں اور دن رات میں ایک ایک گھنٹے نیلی شعاعوں میں رکھا جائے۔ روحانی علاج کے لئے ذیل میں دیئے گئے نقش کو کاغذ پر لکھ کر فلیتہ (بتی) بنائیں اور اس کو روئی میں لپیٹ کر مریض کی چارپائی کے قریب جلائیں۔

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

یہ تعویذ کھانے کے سبز رنگ سے لکھا جائے۔ اگر سبز رنگ دستیاب نہ ہو تو زرد رنگ سے بھی لکھا جا سکتا ہے۔ علاج کی مدت چالیس روز ہے۔ فلیتہ چاہے روز ایک بنائیں یا ایک سے زیادہ بنا کر رکھ لیں۔ فلیتہ جلانے کے لئے مٹی کے دیئے میں گھی استعمال کریں۔

اقوال زریں

جو ہوشمند ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔ شیخ سعدی۔

کسی بھی حال میں اپنی طاقت پر گھمنڈ مت کرو، یہ بہروپیہ آسمان ہر لحظہ ہزاروں رنگ بدلتا ہے۔ حافظ۔

پیٹ کے کیڑے مارنے کا نسخہ

مغز اخروٹ۔ خرما۔ باؤ برنگ ہموزن لیکر سفوف بنائیں ۳ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ ہر قسم کے کیڑے نکل جائیں گے۔

برائے بواسیر خونی

رسوت۔ مقل۔ تخم گندنا۔ کوٹ چھان کر عرق گلاب میں بقدر ضرورت لیکر ملائیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر ۲ گولیاں رات کے وقت کھا لیا کریں۔ گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۹ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	الف	صابن حضرت صالح علیہ السلام نے ایجاد کیا تھا۔
۲	ج	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عبیدہ ابن جراح کو امین الامت کا خطاب عطا کیا تھا۔
۳	ب	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ۲۲ صحابہ پورے قرآن کے حافظ تھے۔
۴	ب	حج کے موقعہ پر خانہ کعبہ کو عرق گلاب سے غسل دیا جاتا ہے۔
۵	ب	جانوروں کی بولی سمجھنے والے پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام تھے۔
۶	د	اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہونے والی مسجد، مسجد قبا تھی۔
۷	ب	ہندو قوم میں نیل کنٹھ پرندہ مقدس مانا جاتا ہے۔
۸	ب	اردو میں افسانہ کی ابتدا منشی پریم چند نے کی تھی۔
۹	الف	اقوام متحدہ کا دن ۲۴ اکتوبر کو منایا جاتا ہے۔
۱۰	ب	"نامۂ مبارک" طلسماتی دنیا کے جنات نمبر میں چھپا تھا۔

ایک غلطی والے چار حل موصول ہوتے۔ انہیں سندِ خصوصیت انشاء اللہ عنقریب روانہ کردی جائیگی۔ ان خوش نصیب حضرات کے نام یہ ہیں۔ (۱) داؤد خاں محمد چھیکر۔ ۱۷۴ پنساری محلہ۔ مقام ڈاکخانہ وتحصیل مہاڈ۔ ضلع رائے گڑھ۔ ۴۰۲۳۰۱ (ایم ایس) (پہلے سوال کا جواب غلط تھا)، (۲) عبدالعزیز عبدالرحیم قاضی۔ باغایت گلی۔ جے ایم روڈ بیجاپور، پن کوڈ نمبر ۵۸۶۱۰۱ (کرناٹک) (سوال ۶ کا جواب غلط تھا)

(۳) سید روح الامین ابن فخرالدین میونسپل کالونی ۲۲۷/۴/۳ مال وَنی بمبئی ۴۰۰۰۹۵ (سوال ۷ کا جواب غلط تھا)، (۴) محمد اشرف صدیقی جامع اسلامیہ منور روڈ مدنپورہ وارانسی ۲۲۱۰۰۱

بالکل درست حل پانچ موصول ہوتے۔ ان حضرات کو سندِ امتیاز انشاء اللہ عنقریب روانہ کردیجائیگی۔ ان خوش نصیب حضرات کے نام یہ ہیں۔ (۱) نثار احمد خاں بادامی۔ گوڈہال کالونی۔ بُجی محل نزد ناول اسکول۔ بیجاپور ۵۸۶۱۰۴ (کرناٹک)، (۲) عبدالحکیم ابن محمد حنیف معرفت الیاس واچ سروس ۵۶ توپ خانہ امجین ایم پی (۳) محمد معاذ ابن سمیع اللہ نمبر ۱۰ جامع مسجد روڈ بنگلور ۵۶۰۰۵۱۔

(۴) عبدالمجید ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ) ۶۲ 7 Th cross دیورس کالونی انیکل ضلع بنگلور ۵۶۲۱۰۶۔ (۵) شمس اللہ ایسٹ مین سی ایم سی بلڈنگ بی سائنڈ

St TOSEPH
INGLISH SCHOOL HOUSUR Road
BOMMANAHALLI (POST) BANGLOR 560068

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے۔ اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں

منیجر

۲۴۷۵۵۴

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۱۱

	سوالات	الف	ب	ج	د
		متوقع جوابات			
۱	حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رسولِ خداؐ کی موجودگی میں کتنی نمازیں پڑھائی تھیں؟	۱۷ ✓	۲۰	۲۵	۳۰
۲	حضرت عثمانؓ کی شہادت اور حضرت علیؓ کی خلافت میں کتنے دن کا فرق ہے۔؟	۳ دن	۷ دن	۹ دن	۱۱ دن
۳	مچھروں کا عذاب کس کی قوم پر نازل ہوا تھا۔؟	حضرت نوحؑ	حضرت موسیٰؑ	حضرت ابراہیمؑ	حضرت عیسیٰؑ
۴	چنگیز خاں نے ہندوستان پر کب حملہ کیا۔؟	۱۲۱۲ء	۱۲۱۵ء	۱۲۱۷ء	۱۲۲۱ء
۵	ہجری سن کس عیسوی سن سے شروع ہوتا ہے۔؟	۵۲۲ء	۶۲۲ء	۷۸۶ء	۷۹۶ء
۶	انجیل، زبور کے کتنے سال بعد نازل ہوئی۔؟	نو سو سال	نو سو پچاس سال	ایک ہزار سال	ایک ہزار پچاس سال
۷	دنیا میں کل کتنے ممالک ہیں۔؟	۲۰۰	۲۱۰	۲۲۰	۲۲۸
۸	خواتین کا عالمی سال کب منایا گیا۔؟	۱۹۷۵ء	۱۹۸۰ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۷ء
۹	تم مجھے سَر دو۔ میں تمہیں آزادی دوں گا۔ یہ مکالمہ کس کا ہے۔؟	مہاتما گاندھی	پنڈت نہرو	ابوالکلام آزاد	سبھاش چندر بوس
۱۰	یہ شعر کس شاعر کا ہے۔ روشِ دہر کا ہر نقش پکارے گا مجھے ۔ یہ نہ سمجھو کہ مجھی تک مرا افسانہ ہے۔	مرزا غالب	جگر مراد آبادی	علامہ اقبال	بہادر شاہ ظفر

نوٹ:۔ جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھ دیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگادیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۳۰ رمارچ تک مل جانے چاہئیں ———— اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر " آپ کتنے پانی میں ہیں " ضرور لکھ دیں۔ ٹوکن صفحہ ۷ پر موجود ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یو پی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۵۵۴

راز کی باتیں

- کلونجی اور اسفند دونوں چھ چھ رتی لے کر اُن کی دھونی دینے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔
- مُرغابی نَر کے خصیئے کھا کر اگر شوہر اپنی بانجھ عورت کے ساتھ صحبت کرے تو فوراً حمل ٹھہر جاتا ہے۔
- اگر کوئی شخص گھر والوں کو پریشان کرتا ہو تو کالی مرغی کا سَر مٹی کی کلیا میں رکھ کر وہاں دفن کر دیں جہاں وہ شخص سوتا ہے تو وہ اپنے گھر والوں کو پریشان کرنا بند کر دے گا۔
- ہُدہُد کا دل اپنے دانتوں سے چاب کر اگر کوئی شخص رات کو تکیئے کے نیچے رکھ کر سو جائے تو اس کو مستقبل کی باتیں خواب میں نظر آئیں گی۔
- اگر ہُدہُد کے پَروں کو اپنے گھر میں دفن کر دیا جائے تو گھر والوں کو مالی فائدہ ہوتا ہے۔
- اگر ہُدہُد کے دونوں پنجے اس کا گوشت اور پَر گھر میں دفن کر دیئے جائیں تو گھر سحر اور جادو سے محفوظ رہے۔
- اگر کسی شخص کے بچھو کاٹ لے تو نوشادر لے کر اس کو چونے میں گھس کر مریض کو سونگھائیں۔ فوراً بچھو کے زہر کا اثر ختم ہو جائیگا۔
- اگر کسی کو کالے سانپ نے کاٹا ہو تو فی الفور ایک رتی نیلا تھوتھا باریک پیس کر جس کو سانپ نے کاٹا ہو اس کے دماغ میں ناک کے راستے سے پہنچا دیں۔ تو ایک ساعت کے لئے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ اور سانپ کا زہر اُتر جائے گا۔
- گندم یا جو کو ہڑتال، گندھک اور اجوائن کے ساتھ جوش دیں۔ اور دانوں کو خشک کر کے رکھ لیں۔ یہ دانے جس پرندے کو بھی کھلائیں گے وہ بے ہوش ہو جائے گا۔ جب پکڑ کر ان پرندوں کو گرم پانی سے نہلائیں گے تو انہیں ہوش آ جائے گا۔
- اگر بھیڑیئے کی ۳ مینگنیاں اُس بچّے کے سرہانے رکھ دیں۔ جو بہت روتا ہو تو اس کا رونا موقوف ہو گا۔
- اگر زبان دراز عورت کو ہرن کی زبان پکا کر کھلا دیں تو اس کی زبان درازی بند ہو جائے گی۔
- خرگوش کا خون پینے سے عورت عمر بھر کے لئے بانجھ ہو جاتی ہے۔
- اگر کالے کتّے کے بال مرگی والے کے گلے میں کپڑے میں کر کے ڈال دیں تو مرگی ختم ہو جائے۔
- اگر طوطے کا خون دو محبت کرنے والوں کے درمیان چھڑک دیں تو اچانک دونوں میں خصومت ہو جائے۔
- اگر ہدہد کی چونچ اپنے بازو پر باندھ لے تو لوگوں میں مقبول رہے۔
- اگر ہدہد کے گوشت کو خشک کر کے پھر باریک پیس کر آٹے میں گوندھ کر روٹی پکا لے جس کو یہ روٹی کھلائے گا وہ محبت کرنے لگے گا۔
- اگر ہدہد کو کسی اسماعیل نام کے آدمی کی دہلیز پر ذبح کر کے اُس خون کو بورے اور اُبٹن میں ملا کر اپنے چہرے پر مل لے تو تمام لوگ اس سے محبت کرنے لگیں۔
- اگر اپنے بیسوں ناخون باریک پیس کر کسی چیز میں ملا کر عورت اپنے شوہر کو کھلا دے تو شوہر بیوی سے بے پناہ محبت کرنے لگے۔
- اگر نیب کی پتّی، ہینگ، سانپ کی کینچلی اور سرسوں کی دھونی آسیب زدہ گھر میں دے تو آسیب بھاگ جائے۔
- اگر سیاہ دھتورے کی جڑ اتوار کے دن لا کر اپنے بازو پر باندھ لے تو آسیب دور ہو جائے۔

محرم الحرام

(۱) اس ماہ مبارک میں خداوند عالم نے یوم عاشورہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن آپ کی توبہ قبول کی اور اسی دن جنت میں داخل فرمایا۔

(۲) یوم عاشورہ کو ہی فرعون غرق ہوا اور موسیٰ علیہ السلام غرق سے نجات پائی۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے۔

(۴) جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت کا قصد فرمایا تو اس کے بعد سب سے پہلے محرم الحرام کا مہینہ ہی شروع ہوا تھا گو بعض وجوہ سے دو ماہ تک ارادہ پورا نہ ہوسکا۔

(۵) یوم عاشورہ ۲۴ھ کو سیدنا عمر فاروقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوئے۔

(۶) یوم عاشورہ ۶۱ھ کو میدان کربلا میں ایسا قیامت خیز سانحہ پیش آیا کہ بد بخت کوفیوں نے اسی میدان میں سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام کو فریب دے کر غربت کی حالت میں بے رحمی سے شہید کردیا۔

(۷) محرم الحرام ۱۸۷ھ کو فضیل بن عیاض نے مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

(۸) محرم الحرام ۲۳۵ھ کو ابوبکر بن شیبہ کوفی حافظ حدیث مبارک متدرک کی وفات ہوئی۔

(۹) محرم الحرام ۴۳۰ھ کو ابونعیم نامی اور مستند محدث دین کی وفات ہوئی۔

(۱۰) محرم الحرام ۶۳۲ھ کو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی وفات ہوئی۔

(۱۱) ۲۲ محرم الحرام ۷۹۲ھ کو حضرت علامہ تفتازانی کی سمرقند میں وفات ہوئی۔

(۱۲) اسی ماہ مبارک میں اسلامی سن کی ابتداء ہوئی۔ حجاج اپنے حج سے فراغت پاکر اسی ماہ واپس ہوتے ہیں۔

(۱۳) یکم محرم الحرام ۵۰۳ھ کو سلطان صلاح الدین ایوبی بیت المقدس کے لئے روانہ ہوئے۔

نوافل

کتاب ریاحین میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص اول شب محرم میں آٹھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں دس بار سورہ اخلاص ہو تو اس شخص کو شفاعت ہوگی۔ اگرچہ اس پر آگ واجب ہوگئی ہو۔

جو کوئی محرم میں پہلے روز دو رکعت نماز پڑھے اور

بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر تین بار یہ دعا پڑھے۔

اللھم انت اللہ الابد القدیم وھذہ سنة جدیدة اسئالک فیھا العصمة من الشیطان والعون علی النفس الامارة باالسوء واسئالک الاشغال بما تقربنی یا یاذو الجلال والاکرام.

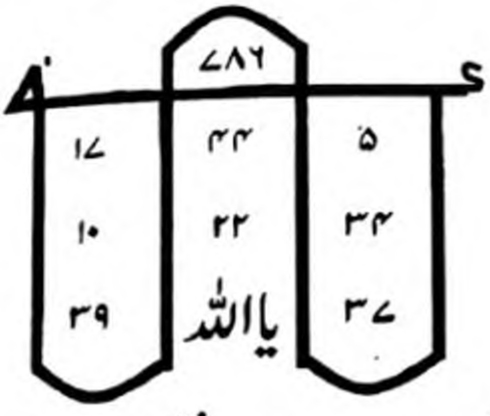
خدائے تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ موکل قائم کردے گا جو نیک کاموں میں اس کی مدد کرے گا اور اس سے شیطان ناامید ہو جائے گا۔

کتاب الاوراد میں ہے کہ جو کوئی اول روز محرم میں دو رکعت نماز پڑھے اور بعد سلام کے ہاتھ اٹھا کر تین بار کہے اللھم ارحمنی و تعاوزعنی واحفظنی من کل افة و بلیة وہ تمام حال آفتوں سے محفوظ رہے گا، حضرت بہاؤالدین نے لکھا ہے کہ جو کوئی محرم کی اول شب چھ رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں گیارہ بار سورۃ اخلاص ہو اور بعد ہر سلام کے کہے سبوح قدوس ربنا و رب الملئکة والروح تو ثواب عظیم پائے۔

کتاب الاوراد میں ہے کہ جو کوئی شب عاشورہ میں سو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں تین بار سورہ اخلاص اور بعد فراغ کے ستر بار کلمہ تمجید پڑھے، گناہ اس کے بخشے جائیں گے، اگرچہ گناہ بیابان کی ریت کے برابر ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا جو کوئی شب عاشورہ کو قریب صبح کے چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں آیت الکرسی اور سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے اور بعد فراغ کے سو بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کے سب گناہ بخشے جائیں گے اور بہشت میں بے انتہا نعمتیں ملیں گی۔

ایک نادر عمل



ازغرہ محرم تا ۱۲ محرم ۶۶ نقش روزانہ گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس جمع کریں، اس کے بعد ہمیشہ ۱۲ نقش کی مداومت رکھیں، ناغہ نہ کریں، ان بارہ دنوں تک نماز تہجد میں بھی ناغہ نہ کریں، اس دوگانہ بہ نیت تہجد میں پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص ایک سو ایک بار پڑھیں۔ دوسری میں ۹۹ بار پڑھیں بعد سلام کے یااللہ ایک ہزار بار سجدہ میں پڑھ کو سو جائیں، پرہیز چھری کاٹی چیز اور بو والی چیز اور ترش مت کھاؤ، جھوٹ ذرا برابر نہ بولو، ان ایام میں یہ پانچ آیات توحید کا کسی وقت ورد کرلیا کریں، پہلی آیت آیت الکرسی خالدون تک۔ دوسری لا الہ الا ھو الحی القیوم سے ذوانتقام تک (آل عمران) تیسری آیت اللہ یبسط الرزق تا متاع (سورہ رعد) چوتھی آیت اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ تا بصیر (سورہ طہ) پانچویں قل ھو اللہ احد اللہ الصمد یعنی (سورہ قل ھو اللہ) پوری پڑھیں۔

نقش ہمیشہ جاری رکھیں، جس جائز کام کے لئے کسی کو یاد کریں گے اس کا کام انشاء اللہ بارہ دنوں میں ہو جایا کرے گا، نقش کے نیچے مطلب لکھ دیا کریں۔

خواص اسمائے الٰہی السمیع

السمیع کے معنیٰ ہیں، ہمہ حال سننے والا وہ چیونٹی کی آہٹ کو بھی سنتا ہے اور دل میں گزرنے والی حالت کو بھی سنتا ہے، مناجات کرنے والوں کی مناجات بھی سنتا ہے، یہ اسم جمالی ہے، عنصر آتشی ہے اور عدد سمیع کے ۱۸۰ ہیں۔ مستجاب الدعوات ہونے کے لئے اس اسم کا ورد کرتے ہیں، جو شخص بھی اس کی تلاوت کرتا ہو، یا اس کی ریاضت میں مشغول ہو اس کو چاہئے کہ اپنی زبان اور کان کو دروغ، غیبت، فحش کلامی سے محفوظ رکھے اس اسم کا ذکر خدا سے بہت قریب رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ابواب خیر کھول دیتا ہے۔ اور مسموعات سے اس کی مدد کرتا ہے۔

اس اسم کا ذکر خلوت میں اس نیت سے کروگے کہ روحانیان کی باتیں سنو تو سن لوگے۔ عموماً سحر کے وقت اس کا ذکر عفت اور یقین کے ساتھ کرتے ہیں۔

جس شخص کے کان میں بہرا پن ہو۔ منگل کے روز لکھ کر روغن گلاب سے دھوکر کان میں ڈالے کان اس کا صحیح ہو جائیگا۔

جو طالب علم اسم بصیر کے ساتھ اس کا ورد کرے گا اس کے علم میں وسعت ہوگی اور رموزات کو فوراً سمجھ جایا کرے گا خواہ دینی علم ہو یا دنیوی ہو روحانی علم ہو اور قبل حاجت بھی اسے پڑھے تو دعا مقبول ہو یوں پڑھے۔ لا الہ الا انت یا سمیع یا بصیر

اگر چار سو بیاسی مرتبہ یا سمیع یا بصیر کی تلاوت کرے۔ تو کبھی محتاج نہ ہو کسی امر میں رسوا نہ ہو۔ پریشانیاں دور ہوں۔ صفائے باطن وجلائے قلب حاصل ہو۔

اگر اس اسم کے نقش کو شرف قمر میں انگشتری پر نقش کرے اور کثرت سے ذکر کرے۔ اور اس انگشتری کو پہنے۔ تو ہر ایک بات اس کی سنی جائے گی۔ واعظوں اور خطیبوں کو اس کا اسی طرح ذکر کرنا چاہئے۔ جس کا نام مسعود ہو۔ اس کو اس اعظم کا ذکر مناسب ہے۔ مربع اس کا یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ی	م	س
۳۹	۶۹	۶۱	۱۰
۶۲	۴۲	۸	۶۸
۹	۶۷	۶۳	۴۱

محمد احمد تمیمی فرماتے ہیں۔ اگر روزانہ بعد نماز صبح سات مرتبہ اس طرح پڑھے تو پروردگار عالم اس آیت پاک کی برکت سے تمام دن کی مہمات میں کفایت فرمائے۔

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم۔

اگر کوئی شخص ہر نماز واجب کے بعد تلاوت کرے مداومت کرے تو محتاجی دور ہو اور تمام مقاصد بقدرت سمیع پورے ہوں۔

اگر ایک ہزار مرتبہ روزانہ تلاوت کرے تو سوال کرنے کی حاجب باقی نہ رہ جائے۔ اگر شرف آفتاب میں ذیل کے نقش مربع کو وضع کرکے اپنے پاس رکھے تو خلق میں عزیز ہو اور حریر سفید پر ساعت مشتری میں جبکہ شمس وقمر میں سعد نظر ہو تو بھی لکھ سکتے ہیں۔

اگر اس نقش کو تحریر کرکے معطر کرکے کلاہ میں رکھے تو مقرب سلاطین ہو خلائق میں مکرم ہو جو دیکھے عزیز رکھے کفایت مہمات ہو۔ جس کام کی طرف توجہ کرے انجام کو پہنچے

اور جس کام کی طرف توجہ کرے وہ مکمل ہو۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

فسیکفیکھم	اللہ وھو	السمیع	العلیم
العلیم	السمیع	اللہ وھو	فسیکفیکھم
اللہ وھو	فسیکفیکھم	العلیم	السمیع
السمیع	العلیم	فسیکفیکھم	اللہ وھو

اور سید حسین اخلاطی علیہ الرحمۃ نے اس آیت کریمہ کے خواص میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی تنگ دست ہو اور اہل وعیال رکھتا ہو۔ قرض دار بھی ہو درویش کیفیت ہو تو اس عددی مربع کو تحریر کر کے موم جامہ کر کے بالائے سر کلاہ یا عمامہ میں رکھے۔ تو پروردگار عالم قرض ادا فرمائے اور کاروبار میں کشادگی پیدا ہو۔

۷۸۶

۱۹۲	۲۰۶	۲۰۳	۱۹۹
۲۰۴	۱۹۸	۱۹۳	۲۰۵
۱۹۷	۲۰۱	۲۰۸	۱۹۴
۲۰۷	۱۹۵	۱۹۶	۲۰۲

شیخ مغرب علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص آیت کریمہ کی تلاوت کرے تو ہرگز اس کو خلوت میں سے باہر آنے کی حاجت نہ ہو۔

اگر بہ نیت کفایت ومہمات ملکی اس آیت کی تلاوت کرے تو مقصود حاصل ہو۔

اگر لوح بلور پر مشک وزعفران سے مربع تحریر کر کے دھو کر بواسیر والے کو پلائے تو صحت ہو اگر سر پر رکھے تو حاکم قوم ہو۔ مرتبہ بلند ہو۔ مقبول القول ہو۔ اگر آٹھ رات تک چار سو اڑسٹھ (۴۶۸) مرتبہ جس نیت سے پڑھے مراد حاصل ہو۔

اگر اس آیت مبارکہ کو آٹھ ہفتہ خلوت میں ایک سو نو مرتبہ پڑھے تو تسخیر خلق حاصل ہو اور اگر اس آیت مبارکہ کے مربع کو پاس رکھے اور ہمیشہ باطہارت رہے تو خلق کا محتاج نہ ہو آیت یہ ہے۔

واذیرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ط

اگر اس آیت کو نقش مربع میں ترتیب دے کر سفید مرغ کے گلے میں باندھا جائے اور ایک مربع بارش کے پانی سے دھو کر اس مقام پر ڈالا جائے جہاں دفینہ کا شبہ ہو تو مرغ اس مقام پر قیام کرے گا اور ایک بانگ دے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

اگر اس مربع کو پہن کر اس مقام پر سویا جائے تو پروردگار عالم جو کہ عالم الغیب ہے اظہار دفینہ فرمائے گا۔

اگر کوئی شخص جمعرات کے دن بعد از چاشت پانچ سو مرتبہ جس نیت سے پڑھے، کامیاب ہو، اگر قاری آیات اپنی قرآت پر قیام کرے تو مستجاب الدعوات ہو، مربع اس کا یہ ہے

۷۸۶

واذیرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسماعیل	ربنا تقبل منا انک	انت السمیع العلیم
انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا انک	من البیت واسماعیل	واذ یرفع ابراھیم القواعد
من البیت واسماعیل	واذ یرفع ابراھیم القواعد	انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا انک انت
ربنا تقبل منا انک	انت السمیع العلیم	واذ یرفع ابراھیم القواعد	من البیت واسماعیل

☆ ☆ ☆

کیا آپ کا برج میزان ہے

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھئے اور اپنے آپ کو سمجھئے۔

زہرہ جسے یہ نام رومیوں کی خوبصورتی اور محبت کی دیوی کے نام پر دیا گیا ہے، ستمبر ۲۳ سے اکتوبر ۲۲ کے دوران پیدا ہونے والے پرکشش، ملنسار اور ڈپلومیٹک مردوں اور عورتوں کا حاکم ستارہ ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے متعلقہ بیشتر افراد خوبصورت نقوش کے مالک ہوتے ہیں۔

زہرہ مالی معاملات پر بھی حکومت کرتا ہے، چنانچہ وہ چھوٹے بڑے انعامات اور اتفاقیہ مالی خوش بختیاں جو ہم سب کو بے اندازہ خوشی بخشتی ہیں، وہ میزانی افراد کو اکثر عین اس وقت حاصل ہوتی ہیں، جب مالی مشکلات ان کے گھر میں داخل ہونے والی ہوتی ہیں، تاہم میزانی افراد میں سے چند ہی کروڑ پتی ہوتے ہیں، اس لئے کہ روپیہ ہر وقت ان کے ذہن پر مسلط نہیں رہتا، لیکن کچھ میزانی افراد اس قدر غریب بھی ہوتے ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی چیزیں مثلاً گلدان کے لئے پھول، لباس کو خوبصورت بنانے کے لئے بیلٹ یا چاکلیٹ کا ڈبہ خریدنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے، لیکن مالی لحاظ سے ان کی حیثیت خواہ کچھ ہو انہیں آسائشات سے محبت کرنے والا نہیں کہا جاسکتا۔

میزان مذکر برج ہے، چنانچہ میزانی آدمیوں میں مردانہ خوبصورتی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے لیکن اس برج کا حاکم ستارہ زہرہ ہے، جو مونث ہے، یہی وجہ ہے کہ میزانی آدمی عورتوں کی طرح رومانٹک اور جذباتی ہوتے ہیں، چنانچہ اس برج سے متعلقہ عورتوں اور لڑکیوں کو اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ "تم آدمیوں کی طرح سوچتی اور عمل کرتی ہو" میزانی مرد و عورت ہر دو جنس مخالف کی سوچ کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، انسانی تعلقات کو خوش گوار رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، بچپن کی دوستیوں سے لے کر کاروباری شراکت یا جذباتی تعلقات سب کو نبھانا جانتے ہیں۔

میزانی آدمی دوسروں کو متاثر کرنا جانتا ہے، اس لئے کہ وہ بڑے خوبصورت اطوار اور مزاج کا مالک ہوتا ہے، جب تک دوسرے ان کی فطرت کے سنجیدہ پہلو سے واقف نہیں ہوجاتے اس وقت تک وہ اسے کھلنڈرا ہی سمجھتے ہیں، یہ بات درست بھی ہے، اس لئے کہ اسے دعوتیں اور پارٹیاں اچھی لگتی ہیں، اپنے گرد لوگوں کا جمگھٹا اچھا لگتا ہے، اس کے علاوہ موسیقی اور فنون لطیفہ بلکہ ہر خوبصورت چیز سے لطف اندوز ہوتا ہے، وہ کتابوں کلاسیکی موسیقی اور سورج کی دھوپ کا شیدائی ہوتا ہے، چیزوں میں خوبصورتی پیدا کرنے کا فن سیکھنے کا شوقین ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی ساتھ کوئی ایسی چیز جو ذہنی لحاظ سے اس کے لئے چیلنج ثابت ہو اس کا سامنا کرنا بھی پسند کرتا ہے۔

برج میزان شراکتی معاملات پر حکومت کرتا ہے اور میزانی آدمی ایک اچھا شریک ثابت ہوتا ہے، بشرطیکہ تمام عملی کام اس کے ہاتھ پر ہوں، اس لئے کہ ظاہری طور پر وہ بہت شریف النفس حلیم الطبع اور ہم آہنگی کا متلاشی نظر آتا ہے، لیکن اس ظاہری پردے کے پیچھے مضبوط قوت ارادی اور دوسروں کو اپنی گرفت میں لینے کی کوشش کرنے والا ذہن ہوتا ہے، میزانی آدمی شخصیتوں کے تصادم سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، امن وسکون کی خاطر ہتھیار بھی ڈال دیتا ہے، لیکن جہاں ایسے معاملات آتے ہیں جو اس کے نزدیک بے حد اہمیت رکھتے ہیں، تب وہ لڑائی کرنے سے پیچھے نہیں رہتا اور جیت کر ہی دم لیتا ہے۔

میزانی آدمی فطرتاً ڈپلومیٹ ہوتا ہے، جہاں تناؤ ہو وہاں امن وسکون پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یہ اس کی ایک بے حد مثبت خصوصیت ہے، متحارب گروہوں میں کوئی ایسا نکتہ یا مقام تلاش کرلیتا ہے، جہاں صلح ہوسکے اور مصالحت کے لئے کوئی نہ کوئی حل نکال ہی لیتا ہے، خود گفت وشنید کرتا ہے، متحارب گروہوں کو آگے بڑھنے اور صلح کرنے پر اکساتا ہے، اس لئے کہ وہ کسی بھی

نمائندگی کرتا ہے، اس لحاظ سے اسے مکمل طور پر متوازن ہونا چاہئے، لیکن اکثر ہم اس بات سے لاعلم ہی رہتے ہیں کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے، چنانچہ میزانی آدمی کے اندر کا ترازو مسلسل اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے، اس طرح اس کے لئے کسی فیصلے پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے؟ کیا زید کی رائے درست ہے؟ لیکن ہوسکتا ہے کہ بکر بھی صحیح کہہ رہا ہو؟ کیا فلاں لڑکی شادی کے لئے موزوں رہے گی؟ یا محض بات چیت کے لئے ٹھیک ہے؟ یہ اور اسی نوع کے بے شمار سوالات ہوتے ہیں جو میزانی آدمی مسلسل اپنے آپ سے کرتا رہتا ہے۔

چنانچہ وہ خیالات میں اپنے ذہن کی دنیا میں مسلسل حرکت میں رہتا ہے اور دوسروں کو اس وقت تک انتظار میں مبتلا رکھتا ہے جب تک کہ وہ خود آگے بڑھنے یا پیچھے ہٹ جانے کا فیصلہ نہیں کرلیتا ہے، یعنی ایسا فیصلہ کرلیتا ہے جو اس کے خیال کے مطابق درست منطقی اور دیرپا ہے، اگر قریبی تعلقات میں وہ قابل محبت شریک ثابت ہوتا ہے، تاہم کچھ لڑکیاں اس کے فیصلہ کرنے میں وقت لگانے کی عادت کو برداشت نہیں کرسکتیں اور اس کی زندگی سے نکل جاتی ہیں، اس کے بھیجے ہوئے تحائف خوشی دیتے ہیں، اس کی محبت بھری باتیں خوش کرتی ہیں، اس لئے کہ یہ خصوصیات زہرہ کی عطا کردہ ہوتی ہیں، وہ ہونٹوں پر مسکراہٹ کے ساتھ اپنے خوبصورت احساسات کا اظہار کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی انتظار کرنے والی عادت کو برداشت کرنا آسان نہیں ہوتا۔

اکثر لوگ میزانی آدمی کو پسند کرتے ہیں اور کسی بھی معاملے کو ہر پہلو سے گھنٹوں یا ہفتوں دیکھنے کی تکلیف دہ عادت کو برداشت کرتے ہیں اور اس کے لئے اسے معاف کردیتے ہیں، تاہم اس کا ظلم ناانصافی اور تعصب کے خلاف جنگ کے لئے ایک دم اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بہترین جنگجو ثابت ہوتا ہے، دنیا کے کچھ بہترین جرنیل اور جنگی حکمت عملی ترتیب دینے والے اسی برج کی پیدائش ہیں اور اگر آپ بھی کسی میزانی کے ساتھ شادی کرنا یا مل کر کام کرنا چاہتے ہیں تو اس کی اس خوبی کو فراموش نہ کریں اس لئے کہ وہ جو کبھی بے اندازہ محبت کرتا تھا، ظالم اور جابر بھی ثابت ہوسکتا ہے، بشرطیکہ آپ نے اس کے ذہنی سکون کو تباہ کرنا چاہا۔

میزانی آدمی میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں، مثلاً وہ اپنی سستی، بدسلیقگی، پھوہڑپنے اور بے وفائی کے لحاظ سے بے مثال بھی ہوسکتا ہے، اگر کوئی کام ناپسند ہو تو اسے ٹال دیتا ہے، یہ بھی اس کی ایک کمزوری ہے، کام شروع کرنا اور مکمل کئے بغیر چھوڑ دینا اس کی دوسری کمزوری ہے مشکل یہ ہے کہ ہر وقت کوئی ایسا ضرور ہوتا ہے جو اس کے نامکمل چھوڑے ہوئے کاموں کو مکمل کردیتا ہے۔

وہ بعض اوقات سفید جھوٹ بولتے ہوئے یا کوئی بڑا بھیانک جھوٹ بولتے ہوئے نہیں گھبراتا اس لئے کہ اس کے خیال میں سچ بتادینے سے قریبی افراد اور خاص طور پر بیوی کو دکھ پہنچے گا، لیکن جب اس کی کہانیوں کی حقیقت کھلتی ہے تو بے شمار لوگوں کا دل دکھ جاتا ہے۔

اس برج سے متعلقہ لڑکی کم عمری میں عموماً کھلنڈری یا فلرٹ سمجھی جاتی ہے، وہ عمر کے لحاظ سے بہت زیادہ پختہ ہوجانے تک فلرٹ کرنے کا سلسلہ جاری رکھتی ہے، آدمی اسے اس کے باوقار طریقوں اس کی خوبصورت آواز اور اس کی نسوانیت کی وجہ سے پسند کرتے ہیں لیکن ان ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہ آہنی وقت ارادی بھی رکھتی ہے، مخمل کے دستانے میں چھپا ہوا ہاتھ آہنی ہوتا ہے، دھیمی آواز میں ہاں میں ہاں ملارہی ہوتی ہے، لیکن پس پردہ اس میں حاکمیت پوشیدہ ہوتی ہے۔

یہ مثالی میزبان ہوتی ہے گھر آئے مہمان کو یہ محسوس کراتی ہے کہ وہ بے حد اہمیت رکھتے ہیں، ان کے آرام کا بھرپور خیال رکھتی ہے، یہ تاثر گھر میں آئے ہوئے ایک اکیلے مہمان کو بھی ملتا ہے اور کسی تقریب میں شرکت والے بے شمار مہمانوں کو بھی کوئی مہمان بھی اس کے گھر کی دیواروں اور کھڑکیوں پر لٹکے ہوئے پردوں کے پیچھے پڑے ہوئے گرد وغبار کو نہیں دیکھتا اور نہ ہی انہیں اس کی الماری کی بے ترتیبی اور ابتر حالت دکھائی دیتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ ایک اچھی خاتون خانہ ہرگز نہیں ہوتی ہے، اس کے خیال کے مطابق زندگی اتنی مختصر سی ہے کہ اسے فرش اور دیواروں کی صفائی ہی میں نہیں گزارا جاسکتا ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ یہ کام اپنے شوہر کے ذمہ لگادیتی ہے کہ وہ بے چارا یہ کام کرتا رہے۔

وہ شوہر کے ساتھ اس قدر محبت سے پیش آتی ہے کہ شوہر بے چارا اس کے سارے کام کردیتا ہے، میزان کا تعلق چونکہ شراکتی معاملات سے ہے، لہٰذا میزانی لڑکی مختلف کاموں کے لئے مختلف پارٹنر بنائے رکھتی ہے، کوئی اس کا کھیلوں کا ساتھی ہوگا کوئی اہم معاملات پر گفتگو کے لئے ہوگا تو کوئی مالی پیچیدگیوں سے نکلنے کی راہ دکھانے والا ہوگا۔

وہ شوہر کے ساتھ اس قدر محبت سے پیش آتی ہے کہ شوہر بے چارا اس کے سارے کام کر دیتا ہے، میزان کا تعلق چونکہ شراکتی معاملات سے ہے، لہٰذا میزانی لڑکی مختلف کاموں کے لئے مختلف پارٹنر بنائے رکھتی ہے، کوئی اس کا کھیلوں کا ساتھی ہوگا کوئی اہم معاملات پر گفتگو کے لئے ہوگا تو کوئی مالی پیچیدگیوں سے نکلنے کی راہ دکھانے والا ہوگا۔

''میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتی'' یہ اس کا پسندیدہ جملہ ہوتا ہے، حالانکہ بات بہت معمولی سی ہوگی، مثلاً بالوں کے اسٹائل کے متعلق فیصلہ کرنا ہوتا ہے یا یہ کہ چھٹیاں کہاں گزاری جائیں؟ یا پھر شادی کے لئے کس کا انتخاب کیا جائے؟ زید کا یا بکر کا؟

میزانی لڑکی کو پر تناؤ ماحول سے الرجی ہوتی ہے، وہ اونچی اور کرخت آوازوں سے نفرت کرتی ہے، سخت یا گندے کام اسے ناپسند ہوتے ہیں، لوگوں میں صلح صفائی کی کوشش کرتی رہتی ہے، اور کامیاب بھی رہتی ہے، اگر دفتر میں رقابتیں بہت زیادہ بڑھ جائیں تو ملازمت چھوڑ دیتی ہے، اس لئے کہ ایسے مقام پر جہاں ہم آہنگی اور مطابقت نہ ہو وہ کام نہیں کرسکتی۔

جس طرح وہ کئی ملازمتیں تبدیل کرتی ہے اسی طرح کئی شریک بھی تبدیل کرتی ہے، اور یہ سب وہ ایک خاص بے رحمانہ انداز میں کرتی ہے، جس کا اندازہ کسی کو بھی نہیں ہو پاتا اور آدمی چونکہ اس کے گرد منڈلاتے ہی رہتے ہیں اس لئے وہ زیادہ عرصہ تک تنہا نہیں رہتی ہے تھوڑے عرصے کی تنہائی کے بعد ہی اس کا برج پارٹنر اس کا منگیتر بھی بن سکتا ہے۔

میزانی لڑکی کئی بار محبت کرتی ہے اور شادی بھی عموماً دو یا تین بار کرتی ہے، اور یہ اس کی خوش قسمتی ہوتی ہے کہ دیرپا تعلق قائم کرلیتی ہے، شادی کے بعد یہ شوہر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس کے لئے فیصلے کرلے، اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کی تعریف بھی کرے اور کم از کم یہ ضرور کہے کہ اس جیسی ذہین اور پرکشش بیوی اس روئے زمین پر کوئی اور نہیں ہوسکتی، اگر شوہر مسلسل اس کی تعریف کرسکتا ہے تب وہ ایک ایسی باوقار بیوی ثابت ہوگی جو شوہر کو یہ اجازت دے دے گی کہ وہ جو چاہے اپنی مرضی سے کرسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ میزانی لڑکی عموماً خوشامد کرتی نظر آتی ہے اور شوہر بے چارہ یہ سمجھتا ہے کہ میں ہر معاملے میں اپنی مرضی کر رہا ہوں، اور اسی میں خوش رہتا ہے، حالانکہ وہ ہر کام بیوی کی مرضی سے کر رہا ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آزاد نہیں ہوتا۔

مقابلہ شمس وزحل

دو ناجائز تعلقات کو قطع کرنا اور ظالم سے انتقام لینا

شمس اور زحل ایک دوسرے کے دشمن ہیں اس دن ان دنوں میں جو نظر ہے وہ نحس اکبر ہے، لہٰذا اس وقت کی تاثیر بمنزلہ دشمنی کے سخت ترین ہے، اس وقت دو شخصوں کے درمیان دشمنی پیدا کرنے کا عمل تیار کیا جاتا ہے، یعنی جن مرد وعورت میں ناجائز تعلق ہو یا جن مردوں کے درمیان کا تعلق آپ کی جان و مال کے لئے اندیشہ ہو اور ان میں تفریق ہونے سے فائدہ ملے نیز ان نافرمانوں سرکشوں اور دشمنوں کو عذاب دینے اور تنبیہ کرنے کے لئے مؤثر وقت ہے، جن سے عزت اور جان ومال کے نقصان کا اندیشہ ہے۔

اللہ پاک کا ایک اسم یا منتقم ہے، اس سے اس وقت کام لیں، میں نے بجائے عزیمت کے اسم الٰہی کا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ بعض لوگ جائز و ناجائز کا خیال کئے بغیر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں تو اگر ان کا قصد ناجائز ہوگا تو یہ عمل کام نہ کرے گا، جائز صورتوں میں بھی اثرات سے پہلے یہ مہلت اور فرصت دیتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے تاکہ ظالم اپنے ظلم سے باز آجائے، کیونکہ اس اسم میں یہ روحانیت ایک دردناک عذاب سے زیادہ خطرناک ہے، جو لوگ خدا پرست ہیں ان کا دشمن نفس ہے، اس دشمن کو ختم کرنے کے لئے بھی یہی اسم کام دیتا ہے، مگر اس کی ریاضت الگ طریقہ سے ہوتی ہے، جو دنیادار کسی ظالم سے تنگ ہیں ان کے لئے بھی یہی اسم ہے یا تو ظالم ظلم سے باز آجائے گا، یا کہیں دور چلا جائے گا، یا وہ کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوجائے گا کہ اس میں ظلم کرنے کی صلاحیت ہی باقی نہ رہے گی اور وہ اپنی ہی مشکل یا مصیبت میں گرفتار ہوجائے گا۔

یاد رہے کہ قطب لوگوں کا بایاں وزیر یہی اسم ہے اور اسی وزیر یعنی اسم منتقم سے کام لے کر ان سے انتقام لیتے ہیں، جب تم پر بھی کوئی دشمن ظلم کرے تو اس اسم کے عدد کے موافق پاکیزگی کے ساتھ اس کی ریاضت کرے، اس کا موکل خواب یا بیداری میں حاضر ہوگا، اس وقت اس شخص کے لئے جو سزا یا انتقام ہو، تجویز کرو، اور اسے کہہ دو اس کے موکل کا نام طلیا ئیل ہے، اگر کسی کو ہلاک کرنا ہو تو اسم الٰہی "جبار" کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ چونکہ خواص کے طریقے ہیں اس لئے ان کے بیان کی ضرورت نہیں، اب میں وہ طریقہ لکھتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت پڑ سکتی ہے۔

وقت مقررہ پر اس "المنتقم" کو نقش ذوالکتابت میں سیسہ کی تختی پر کندہ کرو، اور اس پر ذیل کا ذکر ۶۶۱ (چھ سو اکسٹھ) مرتبہ پڑھ کر دم کرو، پھر اسے کالے کپڑے یا چمڑے میں بند کردو، اور دشمن کے گھر کسی طریقہ سے دبا دو، نقش کے نیچے جس مرض کا نام لکھوگے یا جس طرح چاہوگے وہ اس شخص میں ظاہر ہوجائے گا، یہ نقش آتشی چال کا ہے، ترتیب سے خانہ پری کرتے وقت جہاں حروف آئیں، وہاں حروف ہی لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔

یاطلطائیل

ال	من	ت	قم
۴۰۱	۱۳۹	۳۲	۸۹
۱۳۸	۳۹۸	۹۲	۳۳
۹۱	۴۴	۱۳۷	۳۹۹

ذکر اس کا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم انت المنتقم من الجبابرۃ والعصاۃ وقاصم ظھور المتکبرین والطغاۃ الشدائد الوصلات علی الظالمین البغاۃ اسئلک بقوۃ سترتک و شدۃ اخذ نیتک و قوۃ قھر نقمتک ان تعاجلہ اللھم باالقھر من یریدنی باالسوء والضرر (فلاں بن فلاں کو ہلاک کر یا فلاں مرض میں ڈال یا فلاں فلاں میں تفریق کر) وتمھلہ قھرا وایدنی باالنصر علیہ والظفر اللھم احرسنی من شر الانتقام بنظرک المقدس وعلیک التی لا ینام من شر الانام وانت حسبی ونعم الوکیل علی الدوام یا منتقم یا سلام۔

خواب  ایک حقیقت

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اللہ وہ ہے جو روحوں کو قبض کرتا ہے موت کے وقت اور نیند میں، مرنے والوں کی روحوں کو اپنے ہاں روک لیتا ہے لیکن سونے والے کی روح کو ایک خاص میعاد کے لئے ان کے جسام میں دوبارہ بھیج دیتا ہے۔ (الزمر آیت ۴۲)

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت پاک کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک رسی مشرق سے لے کر مغرب تک تنی ہوئی ہے، زندہ اور مردہ لوگوں کی ارواح اسی رسی کی طرف پرواز کرتی ہیں زندہ کی روح مردہ کی روح سے ملاقاتیں کرتیں ہیں پھر زندہ کی روح کو اپنے جسم کی طرف جانے کا حکم ہوتا ہے تاکہ وہ اپنا رزق مکمل کرلے اور مردہ کی روح کو روک لیا جاتا ہے۔

رویا یعنی خواب کی حقیقت بھی منجملہ عجائبات روح سے ہی ہے، قرآن پاک میں سات قسم کے خوابوں کا ذکر آتا ہے۔

(۱) حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب، بیٹا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کررہا ہوں اب دیکھ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ (سورہ صفت ۔ ۱۰۱)

(۲) حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب، جس وقت کہا یوسف نے اپنے باپ سے اے ابا جان میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند نے مجھ کو سجدہ کیا ہے۔ (سورہ یوسف آیت ۳)

(۳) ساقی کا خواب ــــــ اور اس کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ایک بولا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑتا ہوں۔ (سورہ یوسف آیت ۳۶)

(۴)۔ (خباز) باورچی کا خواب، اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ (سورہ یوسف آیت ۳۶)

(۵) شام مصر کا خواب ــــــ اور کہا بادشاہ نے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات گائیں موٹی کو سات گائیں دبلی کھا گئی ہیں اور سات بالیاں تازہ سبز کو سات بالیاں خشک کھا گئیں ہیں۔ (سورہ یوسف آیت ۴۳)

(۶) مومنوں کا خواب ــــــ ان کیلئے ہے خوش خبری دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں۔ (سورہ یونس آیت ۴۳)

ایک اور جگہ فرمایا اور خوش خبری سنو اس بہشت کی جس کا تم سے وعدہ تھا۔ (حم سجدہ آیت ۳۰)

(۷) امام الانبیاء نبی کریم ﷺ ــــــ کا خواب بے شک سچ کردیا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کا سچا خواب بے شک تم ضرور مسجد الحرام میں داخل ہوں گے اگر اللہ چاہے امن سے اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی۔

(سورہ فتح آیت ۲۷)

تو یہ تھے سات خواب جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے اگر ان کی تفسیر تحریر کروں تو اگر ایک ماہ میں ایک خواب کی تفسیر تحریر کی جائے تو سات خواب ہیں ان کے لئے سات ماہ لگیں گے بہتر یہ ہے کہ جس کو بھی ضرورت ہو دیئے گئے حوالوں کے ساتھ تفسیر کی کتب میں دیکھ لیں اس مضمون میں بندہ عاصی چاہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کے خواب اور آپ ﷺ کی امت کے نیک بندوں کے خواب بیان کروں اور حدیث پاک کی روشنی میں کچھ تعبیر کا ذکر کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں سے ہوئی عروہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر سب سے پہلے وحی کی ابتداء یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے۔ چنانچہ آپ ﷺ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی آپ ﷺ غار حرا میں تشریف لے جاتے وہاں عبادت کرتے اور کئی دن رہتے،

آپ ﷺ کھانے پینے کی چیزیں ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہؓ کی طرف واپس لوٹتے اور اسی طرح خورد و نوش کی چیزیں لے کر پھر چلے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا جب کہ آپ ﷺ غار حرا میں تھے یعنی آپ ﷺ کے پاس ایک فرشتہ نے آ کر کہا پڑھئے آپ ﷺ نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں پھر اس نے مجھے پکڑ کر دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا پڑھئے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں یہاں تک کہ اس نے مجھے تیسری دفعہ دبایا کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی پھر مجھے چھوڑ کر کہا اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا کیا ہے۔ (سورہ علق کی آیت ایک تا ۵)

چنانچہ آپ ﷺ اس کے بعد کانپتے ہوئے حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو مجھے کمبل اوڑھا دو، پس آپ ﷺ کو کمبل اوڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا ڈر دور ہو گیا۔ پھر فرمایا مجھے کیا ہو گیا ہے اے خدیجہؓ اور پھر آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو ساری بات بتائی انہوں نے کہا ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ ﷺ کو خوش ہونا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ذلیل نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں سچی بات کرتے ہیں سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہ حق کے اندر پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے کر گئیں جو حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے زمانہ جاہلیت میں یہ نصرانی ہو گئے تھے ورقہ بن نوفل عربی لکھا کرتے تھے انہوں نے انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، اس وقت ورقہ بن نوفل بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے کہا اے چچازاد بھائی اپنے بھتیجے کی سنئے کہ انہوں نے کیا دیکھا ہے پس نبی کریم ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ انہیں بتا دیا ورقہ بن نوفل نے سن کر کہا، یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا، اے کاش کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم آپ ﷺ کو وطن سے نکالے گی چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھے نکالیں گے۔ ورقہ بن نوفل نے کہا ہاں کیونکہ کوئی شخص یہ حق لے کر نہیں آیا جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں اس لئے آپ ﷺ کے ساتھ عداوت رکھی گئی اگر میں آپ ﷺ کا زمانہ پاتا تو آپ ﷺ کی بھرپور مدد کرتا

اس کے پندرہ روز بعد ورقہ بن نوفل کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ پر وحی کا آنا بھی بند ہو گیا جس سے آپ ﷺ کو بہت ہی صدمہ ہوا چنانچہ متعدد مرتبہ آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹیوں پر چڑھے کہ وہاں سے خود کو گرا دیں جب آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل نظر آتے اور کہتے اے محمد مصطفیٰ آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں اس سے جوش اضطراب ٹھنڈا ہو جاتا اور دل کو قرار آ جاتا لہٰذا آپ ﷺ واپس لوٹ آتے جب بھی آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ کچھ دنوں کے لئے بند ہو جاتا آپ ﷺ کی یہی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو حضرت جبرائیل اسی طرح آپ ﷺ کو کہتے۔

نبوت کا چھیالیسواں حصہ

اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہؓ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

بشارتیں

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے نبوت میں سے کچھ باقی نہیں رہا ماسوائے مبشرات کے، عرض کی گئی مبشرات کیا ہیں فرمایا اچھے خواب۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

ابو سلمہ نے حضرت ابوقتادہؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم میں سے کوئی اچھا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہے تو وہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ لہٰذا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کر دے اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جسکو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب

ہے، لہٰذا چاہئے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

حکیم نے بہ سند ضعیف عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مومن خواب میں اپنے رب سے ہم کلام ہوتا ہے۔

تحقیق اس میں اس شخص کے لئے بڑی نصیحت ہے جس کے پاس قلب ہو۔ (سورہ ق)

دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس نے کوئی نہ کوئی اچھا برا خواب نہ دیکھا ہو خواب انسان کو کبھی بغیر ارادے سے نظر آجاتے ہیں اور کبھی ارادے سے اور کبھی ذکر اذکار یا وظائف کے پڑھنے سے دور کبھی استخارہ کرنے سے آتے ہیں علماء روحانیت خوابوں کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔ (۱) رحمانی خواب (۲) شیطانی خواب (۳) نفسانی خواب۔

(۱) رحمانی خواب

یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ جب کسی بندے کو کسی امر کے متعلق آگاہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا سمجھنا اس کی ذاتی استعداد پر ہوتا ہے اگر وہ روح میں صفائی رکھتا ہے تو صراحتاً سمجھ جائے گا اور اگر اس کی روح میں کثافت اور میل ہے تو اسے معبر کی ضرورت پڑے گی مگر اس کو رویاء صادقہ یا مبشرات یا کشف و الہام بھی کہتے ہیں مگر یہ کشف والہام کی سب سے کمزور ترین قسم ہے۔

(۲) شیطانی خواب

شیطانی خواب وہ ہوتے ہیں جس میں شیطان انسان کو گمراہ کرنے کے لئے خواب میں بڑے بڑے عجائبات دکھاتا ہے اور کبھی لغو اور تمسخر کی باتیں کرتا ہے اور کبھی لالچ فریب کی اور کبھی گمراہ کن خوبصورت نظارے دکھاتا ہے اور کبھی کبھی ایسی باتیں دکھاتا ہے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا اور کبھی اخلاق خبیثہ کے حامل اور طہارت وعبادت سے غافل اور شیطانی کاموں کے عادیوں کو اچھے اچھے خواب دکھا کر ان کو عقائد باطلہ اور امور فاسدہ پر ان کو قائم دائم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔

ویسے بھی لغو خواب کبھی جنون یا نشہ یا امراض فاسدہ یا خورد و نوش کی بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں جن کا بانی شیطان ہی ہوتا ہے۔

(۳) نفسانی خواب

یہ خواب نفس اور روح کے کمالات پر منتہی ہوتے ہیں یہ خواب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جب خواب کے وقت انسان پر نفس کے قوت متخیلہ غالب ہوتی ہے اور حواس ظاہری مدرکات خزانہ خیال میں مجتمع ہوجاتے ہیں نفس اس کو خواب میں دوہراتا رہتا ہے رات کو باطن میں وہی حالات گردش کرتے رہتے ہیں روزانہ عادی خیالات اور نفسانی ارادات اور دینوی خطرات کو اس میں بہت دخل ہوتا ہے یہ حالت چنداں قابل وقعت نہیں ہوتی۔

دوسری قسم یہ ہے کہ روح بسبب انعطال حواس خمسہ عالم ارواح کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اور اکثر میں زندہ آمیوں کی روحوں اور فوت شدہ آدمیوں کی روحوں سے ملاقات کرتا ہے بعض اشخاص کو بڑے بڑے علوم و معارف حاصل ہوتے ہیں کبھی کسی کو مدت یا فوت کی خبر سنائی گئی یا کسی کو اولاد نرینہ کی پیدائش کی بشارت مل گئی کبھی اس کو آئندہ آنے والے واقعات کا پتہ چل جاتا ہے اور کبھی کسی دوست کی آمد کی خبر مل گئی اور کبھی کسی کو آئندہ آنے والے واقعات کا پتہ چل جاتا ہے اور کبھی آئندہ رنج وراحت کا وقاع نظر آگیا یا کوئی اجنبی شخص یا نادیدہ مکان یا نیا شہر خواب کے اندر دیکھا گیا بعد میں بیداری پر ہو بہو سب کا وقوع اورظہور ہوگیا اس نفسانی خواب میں ہر چھوٹا بڑا مرد مورد فاسق فاجر اور منافق سب شامل ہیں۔

طب یونانی

اب تو جدید دور ہے انسان نے ہر شعبہ میں بے پناہ ترقی کرلی ہے طب میں نت نئی ریسرچ ہورہی ہے لیکن طب یونانی کی اکثر کتابوں میں آپ کو لکھا ملے گا کہ بہت سی دواؤں اور جڑی بوٹیوں کی تاثیرات کو معلوم کرنے کا ذریعہ خواب ہی ہیں چنانچہ کسی کو کوئی تکلیف ہوئی اور وہ اسی پریشانی میں سوگیا تو کسی نے خواب میں بتادیا کہ فلاں بوٹی استعمال کرو اس سے تندرست ہوجاؤ گے اس شخص نے اٹھ کر وہی بوٹی استعمال کی تو اس کو آرام آگیا پھر اسے ذہنوں میں محفوظ کرلیا گیا طب یونانی اور اسلامی ادویات کا اکثر حصہ اسی قسم کے خوابوں پر مشتمل ہے۔

فائدہ:۔ ایسا واقعہ ایک دفعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا مجھے

گردہ کی سخت تکلیف تھی اور میں بہت ہی پریشان تھا خدا خدا کر کے رات کے آخری حصہ میں مجھے نیند آئی تو خواب میں مجھے کوئی کہنے والا کہتا ہے صوفی صاحب تمہیں گیس کی وجہ سے یہ درد ہوا ہے تم صبح کو فلاں فلاں جگہ جانا وہاں ایک کنڈیالی کا پودہ ہے جس کے ساتھ بیر نما پھل لگا ہوا ہے، جو پکا ہوا ہے وہ بیر گھر لے آنا پانچ بیر ڈیڑھ کپ پانی میں نمک ڈال کر ابالنا جب ایک کپ پانی رہ جائے تو ہلکا گرم پی لینا درد دور ہو جائے گا۔ چنانچہ میں صبح اسی جگہ پر پہنچا جو خواب میں مجھے بتائی گئی تھی تو واقعی وہاں کنڈیالی کا پودا تھا اور اس کا پھل بھی پکا ہوا تھا میں اس کے تمام پھل توڑ کر گھر لے آیا اسی طرح ابال کر نیم گرم استعمال کیا تو پیٹ میں جتنی بھی گیس تھی وہ ایک دم نکل گئی اور مجھے درد سے نجات مل گئی۔

انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی یا الہام ہوتے ہیں چونکہ انبیاء علیہ السلام کے کمالات فطری اور کسبی نہیں ہوتے انہیں ہر کمال وہبی طور پر عطاء ہوتا ہے ان کے لئے ان کے خوابوں کا معاملہ بھی اور طرح کا ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو کبھی تو مشاہدہ کروا دیتا ہے اور کبھی وحی کے ذریعہ بتا دیتا ہے اور کبھی اشارات اور رموز میں سمجھا دیتا ہے اور یہ سب صورتیں کبھی خواب اور کبھی بیداری کی حالت میں پیش آتی ہیں ان میں بھی بعض امور تو واضح دکھائی دیتے ہیں اور بعض امور میں تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کو کسی معبر کے پاس (تعبیر بتانے والا) جانے کی ضرورت پیش نہیں آئی وہ خود ہی اس کی تعبیر کو جان لیتے ہیں کیونکہ جو علم اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو دے دیتا ہے وہ کسی عام آدمی کو نہیں ملتا کیونکہ ان کے قلب کی صفائی اور عدم صفائی کا تعلق نہیں ہوتا ان کے نقوش قدسیہ پر ظلمت یا غیبت کا واقع ہونا ان کی شان اعلیٰ سے بعید ہے کیونکہ وہ ہر وقت مشاہدہ حق میں ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو دیکھتے ہوئے بھی مشاہدہ حق میں ہوتے ہیں بعینہ اس طرح جس طرح ایک پرندہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتا وہ کبھی اس ٹہنی پر ہوتا ہے اور کبھی اس ٹہنی پر یہی حال انبیاء علیہ السلام کا ہوتا ہے وہ کبھی مشاہدہ سے کبھی معائنہ سے اور کبھی وحی سے اور الہام سے امور غیبی پر مطلع ہوتے ہیں اور کبھی خواب اور کبھی بیداری میں آنے والے واقعات منکشف ہو جاتے ہیں اور کبھی ایسی صورت میں کہ ان میں تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے غرضیکہ ان کے تمام کمالات چونکہ ویسے ہی ہوتے ہیں جیسا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جس طرح چاہے ان کو مطلع کر دے۔

مسلمان اور کافر کا خواب

مسلمان اور کافر کی روح میں تخلیقاً کوئی فرق نہیں لیکن مسلمان اور کافر کی روح کی قوت اور صفات میں بہت فرق ہے کافر کو بیداری میں روح کی صفائی سے جو کشف ہوتا ہے یا خواب کے ذریعہ کوئی بات منکشف ہوتی ہے تو صرف ان امور میں صریح کشف ہوتا ہے جن کا تعلق ظاہری مادی دنیا سے ہوتا ہے یا کسی ایسے مغیبات پر مطلع ہوتے ہیں جن سے انہیں دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں کیونکہ ان کی گزر صرف عالم ناسوت تک محدود ہے اس لئے وہ انبیاء ورسل کی ارواح سے ملاقات نہیں کر سکتے اور نہ ہی جنت دوزخ عرش کرسی اور برزخ میں نیک لوگوں کے حالات سے آگاہ ہو سکتے ہیں لیکن مسلمان کے لئے یہ سب کچھ ممکن ہے یہ سمجھانے کے لئے میں ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

ایک یہودی راہب اور ابراہیم خواص کو اکب کو ایک کشتی میں سوار ہونے کا اتفاق ہوا ایک دوسرے سے تعارف ہونے کے بعد وہ ایک دوسرے کے رفیق بن گئے چنانچہ یہودی نے کہا اگر تیرا دین سچا ہے تو سمندر پر چل کر دکھاؤ اور میں بھی چل کر دکھاتا ہوں چنانچہ یہودی نے پانی پر چلنا شروع کر دیا تو ابراہیم خواص نے دل میں کہا اگر یہودی مجھ پر غالب آ گیا تو آج ذلت ہوگی یہ کہہ کر وہ بھی سمندر میں کود پڑے اور پانی پر چلنا شروع کر دیا قصہ مختصر کہ وہ اس کے بعد ایک جنگ میں تین دن تک چلتے رہے اور کچھ نہ کھایا وہ ایک جگہ بیٹھے تو ایک کتے نے تین روٹیاں لاکر یہودی کے آگے رکھ دیں یہودی نے ابراہیم خواص کو کھانے کی دعوت دی مگر انہوں نے وہ روٹیاں نہ کھائی تھوڑی دیر کے ہی بعد ایک بہت ہی خوبصورت نوجوان نے خوشبو سے مہکتا بہترین قسم کا کھانا لاکر ان کے سامنے رکھ دیا خواصؒ نے یہودی کو دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا اور کہا کو تمہارا دین اور میرا دین دونوں حق پر ہیں مگر تمہارا دین زیادہ لطیف ہے وہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور پھر وہ محققین صوفیہ میں سے ہوا۔

رویا اور حلم

رویا اچھے خواب کو کہتے ہیں اور حلم برے خواب کو، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی

طرف سے کیوں کہ شیطان اگر مسلمان کو برا یا ڈراؤنا خواب آئے تو بہت خوش ہوتا ہے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے تاکہ مسلمان اللہ کی رحمت کا منتظر رہے اور شکر اور ذکر میں مشغول رہے برے خواب مایوس کن ہوتے ہیں اور مایوسی شیطانی عمل ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اپنے پیارے کے سوا کسی سے بیان نہ کرے اور جب ناپسندیدہ بات دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور تین بار تھوک دے اور اس کی خبر کسی کو نہ دے تو وہ خواب اسے مضر نہ ہوگا۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ تھا اس سے پھر جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قرب زمانہ مومن کے خواب جھوٹے نہ ہوسکیں گے اور مومن کے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور جس کا تعلق نبوت سے ہو وہ بات جھوٹی نہیں ہوسکتی۔

کارآمد معلومات

سفر کب نہ کریں

(۱) سوموار اور ہفتہ کے دن مشرق کی طرف (۲) جمعرات کے دن جنوب کی طرف (۳) جمعہ اور اتوار کے دن مغرب کی طرف (۴) منگل اور بدھ کو شمال کی طرف (۵) بدھ اور ہفتہ کو شمال مشرق کی طرف (۶) منگل کے دن شمال مغرب کی طرف سفر نہ کرنا چاہئے۔

عورتوں کے لئے

(۱) لڑکی کی شادی کے چھ ماہ تک دوسری لڑکی کی شادی نہ کریں۔ (۲) لڑکی کی سال گرہ کے دن اس کی شادی نہ کریں۔ (۳) چھٹی اولاد منحوس ہوتی ہے۔ (۴) طاق دن، طاق مہینہ، طاق سالوں میں شادی، نکاح، معاہدے اور اقرار نامے اچھے ہوتے ہیں۔ (۵) بچہ کا نام رکھنا ہو تو منگل، ہفتہ اور اتوار کا دن نہ ہو۔

دس مفید تجربات

(۱) گینڈے کی انگوٹھی پہننے سے مرض بواسیر دور ہوجاتا ہے۔ (۲) زمرد کا نگینہ انگوٹھی میں ہو تو برے خواب نہیں آتے۔ (۳) ہاتھی دانت کی ہڈی داہنے ہاتھ میں باندھی جائے تو مرگی کا دورہ نہیں پڑتا۔ (۴) گیدڑ کی چربی جوڑوں کے درد کی جگہ طلا کرو تو آرام ملے گا۔ (۵) سونٹھ کی گانٹھ بخار والے کے گلے میں ڈال دو تو آرام آجائے گا۔ (۶) سانپ کاٹے کی جگہ آک کے دودھ کا پھایا رکھ دو تو سب زہر چوس لے گا۔ (۷) ہرن کے سینگ یا بکرے کا سم سانپ کے بل پر رکھ دو تو وہ اس جگہ سے بھاگ جائے گا۔ (۸) رال چوہوں کے بل میں ڈال دو تو چوہے بھاگ جائیں گے۔ (۹) کسی گھر میں بچھو بکثرت ہوں تو ایک بچھو پکڑ کر جلا دیا جائے تو تمام بچھو بھاگ جائیں گے۔

فال نامہ قرآنی

جب ضرورت ہو کہ کسی امر کا حال معلوم کیا جائے تو قرآن شریف کو وضو کر کے ہاتھ میں لیں اور نیت زبان پر خدا سے دعا کریں کہ بذریعہ کلام اللہ میری رہنمائی کی جائے، دعا کر کے کسی جگہ سے کھولیں، سامنے دو صفحے نظر آئیں گے، صفحہ اول تا حرف اول و آخر اور صفحہ دوم کا حرف اول و آخر لے کر ان ا کے اعداد نکالیں اور ۱۲ پر تقسیم کریں، جو باقی رہے اس کا حال ذیل سے دیکھیں، اگر اعداد بارہ سے کم ہوں تو پھر تقسیم کی ضرورت نہیں، اس عمل میں وقت کی کوئی پابندی نہیں، البتہ استخارہ صرف ایک مرتبہ کریں۔

۱۔ ابتداء میں ناکامی تکلیف اور یاس دل شکستہ ہوں، آخر کامیابی ہو۔

۲۔ ابھی دیر ہے۔ مقصد پورا ہونے میں ابھی سات ماہ کی دیر ہے۔

۳۔ جلد خوش خبری ملنے والی ہے، جو بھی حاصل ہو اس سے انکار نہ کریں۔

۴۔ کچھ اندیشہ ہے، لیکن خدا سے ناامید نہ ہوں، اپنا چارہ کئے جاؤ۔

۵۔ وقت قریب آپہنچا ہے، انتظام ہو جائے گا، دینوی طور پر کوشش کرو خدا مسب الاسباب ہے۔

۶۔ تمہاری طرف سے کمزوری ہے، میرا خیال ہے، کامیابی کی کوئی امید نہیں۔

۷۔ کسی شخص کی وجہ سے رکاوٹ ہے، احتیاط رکھو۔

۸۔ امید نہیں اس کام میں تمہیں کچھ فائدہ مل سکے۔ ترک کر دو بہتر ہوگا۔

۹۔ یہ سب تمہارے حق میں دلائل کرتے ہیں، کامیابی ہوگی۔

۱۰۔ ابھی صبر کرو، جلدی اچھی نہیں ہے، وقت کا انتظار کرو۔

۱۱۔ مقصد اچھا ہے، کامیابی ضرور ہوگی۔ مگر ابھی بہت دیر ہے۔

۱۲۔ یہ امر نقصان دہ ہے گو حاصل ہو جائے گا، مگر اس سے فائدہ کی کوئی امید نہیں ہے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی برحقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ ہ)

آج صبح ہی سے موسم بہت زیادہ خراب تھا، شدید بارش تھی اور بارش کے ساتھ ساتھ بہت تیز تیز ہوا میں بھی چل رہی تھیں، نجم کے غائب ہوجانے سے پورا گھر تو تھا ہی پریشان مولانا امام الدین بھی بہت فکر مند نظر آرہے تھے، اور ان کے چہرے پر بھی ہوائیاں اڑ رہی تھیں، والدہ نے مولانا سے کہا، آپ اپنے عمل میں یہ تو دیکھیں کہ نجم کہاں ہے؟ اور کس حال میں ہے؟ عامل حضرات کو تو سب معلوم پڑجاتا ہے، مولانا نے کہا، اماں جان میرے تو اوسان خطا ہورہے ہیں، میں تو بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس حویلی میں جو بھی مخلوق آباد ہے وہ بہت خطرناک ہے، اور ان سے نمٹنا آسان نہیں ہے، اس حویلی کے بارے میں میں اپنے استاد سے بات کروں گا، وہ کوئی علاج کریں گے۔

میں تو نجم کے بارے میں پوچھ رہی تھی، والدہ نے مولانا کی بات کاٹ کر کہا، وہ اس وقت کہاں ہے اور بند کمرے سے کہاں غائب ہوگیا ہے؟

اماں جان جنات کے لئے کسی کو غائب کرنا مشکل نہیں ہے اور جب کوئی انسان جنات کے قبضے میں چلا جاتا ہے تو پھر اس کا سراغ آسانی سے نہیں ملتا، کیونکہ جنات اس طرح کا حصار کردیتے ہیں کہ وہاں تک کسی عامل کے عمل کی پہونچ نہیں ہوتی، بس آپ دعا کریں کہ نجم جہاں بھی ہو خیریت سے ہو اور اب یہاں بھی خیریت رہے۔

ناشتے کے فوراً بعد مولانا جان بچا کر بھاگ جانا چاہتے تھے، کیونکہ وہ اس بات کا اظہار بزبان خود کرچکے تھے کہ یہ کام ان کے بس کا نہیں ہے، لیکن بارش کی شدت کی وجہ سے وہ رکنے پر مجبور تھے، اسی دوران فوزیہ پر پھر حاضری ہوگئی وہ اپنے ہوش میں نہیں رہی، اور اس پر اثرات سوار ہوگئے فوزیہ کو مولانا کے پاس لائے تو مولانا نے کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا، مولانا کو پڑھتا دیکھ کر فوزیہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی اور کہنے لگی کہ اس سے کیا ہوگا تو ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، ہم یہاں سے نہیں جاسکتے، یہ مکان ہمارا ہے، میں تجھے کھا جاؤں گا یہ کہہ کر فوزیہ نے مولانا کی پھر داڑھی پکڑ لی، اور بہت بری طرح مولانا پر ٹوٹ پڑی، مولانا خوف زدہ ہوگئے اور اپنے بچاؤ کی تدبیریں سوچنے لگے، میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو پکڑ کر مولانا سے الگ کیا، اور اس کے ہاتھوں سے مولانا کی داڑھی چھڑوائی اس کے بعد ہم فوزیہ کو دوسرے کمرے میں لے گئے لیکن وہ مسلسل اول فول بکتی رہی اور مردانہ آواز میں یہی کہتی رہی کہ یہ مکان ہمارا ہے ہم یہاں سے نہیں جائیں گے اور اگر جائیں گے تو تم سب کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔

میں نے مولانا کے پاس جاکر کہا، مولانا میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں، فوزیہ نے جو کچھ بھی آپ کے ساتھ کیا ہے اس پر ہم سب شرمندہ ہیں۔

مولانا بولے، آپ لوگوں کا اس میں کیا قصور ہے، قصور تو

میرا ہی ہے مجھے اس طرح یہاں نہیں آنا چاہئے تھا، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ جس طرح لوگوں سے میں نے اور جنات اتارے ہیں اس طرح میں یہاں بھی کامیاب ہوجاؤں گا، مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہاں معاملہ بہت خطرناک قسم کا ہے اور اس طرح کے معاملات میں اپنے استاذ کے مشورے کے بغیر مجھے یہاں آنے کا ارادہ بھی نہیں کرنا چاہئے تھا، مجھے تو اب نجم کی بھی فکر ہورہی ہے، اس طرح کسی کا غائب ہوجانا اچھا نہیں ہے۔

مولانا اب ہوگا کیا۔؟ میں نے پوچھا۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ اب کیا ہوگا۔۔اور کچھ بھی ہوسکتا ہے۔۔ جنات تو کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ان سے کچھ بھی بعید نہیں ہے۔

ہم یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ معصومہ نے آ کر اطلاع دی کہ باورچی خانہ کے فرش پر خون بہہ رہا ہے اور نعمت خانہ میں رکھے ہوئے برتن خود بخود ہی کھنک رہے ہیں۔۔۔

میں نے جا کر دیکھا۔ باورچی خانہ کے فرش پر سُرخ سُرخ خون بکھرا ہوا تھا۔اور برتنوں کے کھنکنے کی آواز بارش کے شور وغل کے باوجود باہر صحن تک آرہی تھی۔ایسا لگ رہا تھا جیسے باورچی خانہ میں آندھیاں چل رہی ہوں۔۔۔میں نے مولانا سے آکر کہا۔ مولانا آپ بھی چل کر دیکھیں کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ مولانا نے جواب دیا۔۔یوں دیکھنے سے کیا فائدہ ہوگا۔۔۔اب تو بس جب ہی بات بنے گی جب ہمارے استاد یہاں آئیں گے۔

گھر کے سب افراد مولانا ہی کے کمرے میں آگئے تھے اور سب کے سب خوف زدہ تھے۔فوزیہ پر ابھی تک اثرات مسلّط تھے۔اور اب وہ ایک بات کی رٹ لگائے ہوئے تھی کہ اِس ملّا کو یہاں سے بھگاؤ!

مولانا تو خود بھی جانے کے لئے بے قرار تھے لیکن بارش اس قدر تیز تھی کہ ایسے میں گھر سے باہر نکلنے کا بھی تصور ممکن نہیں تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد بارش کچھ ہلکی ہوئی تو مولانا نے جانے کی اجازت مانگی میں نے کہا کہ ابھی بارش رُک جانے دیں۔ راستے میں آپ کو پریشانی ہوگی۔لیکن وہ نہیں مانے۔انھوں نے کہا کہ مجھے نجم کی طرف سے بھی فکر ہے اور آپ لوگوں کا بھی احساس ہے مجھے فوراً ہی اپنے استاد سے رابطہ کرنا ہوگا۔۔تاکہ اس مصیبت سے جلد از جلد چھٹکارا نصیب ہوسکے۔

بات ان کی بہت معقول تھی اس لئے میں نے انہیں جانے کی اجازت دیدی۔ مولانا نے سب گھر والوں کو تسلی دی اور رخصت ہونے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھے میں نے انہیں چھتری دیدی تھی۔ حالانکہ بارش کی شدت کی وجہ سے چھتری میں بھی محفوظ رہنا ممکن نہیں تھا۔۔ میں مولانا کو چھوڑنے کے لئے گھر کے دروازے تک آیا۔۔لیکن۔۔۔

لیکن اب ایک نئی مصیبت پھر سامنے کھڑی تھی۔گھر کا دروازہ باہر سے بند تھا۔ہم نے کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ کھلا ہی نہیں۔۔مولانا نے بھی بہت زور لگایا۔لیکن دروازہ نہیں کھلا۔۔ مولانا دروازہ کھولنے کی کوشش میں ہی تھے اور میں بھی ان کی مدد کر رہا تھا کہ اچانک فوزیہ تیر کی طرح آئی اور مولانا کو اس طرح اُٹھا کر لے گئی جیسے بلّی چوہے کو لے جاتی ہے۔۔۔مولانا جسم کے اعتبار سے اچھے خاصے بھاری بھرکم تھے۔اور فوزیہ ایسی صحت مند نہیں تھی بلکہ بہت دُبلی پتلی لڑکی تھی۔۔۔لیکن اس میں نہ جانے ایسی طاقت کہاں سے آگئی کہ وہ مولانا کو کسی بچے کی طرح گود میں اُٹھا کر لے گئی اور انہیں کمرے میں لے جا کر مسہری پر پٹخ دیا۔۔ہم لوگ بھی کمرے کی طرف بھاگے۔۔ہم نے دیکھا کہ مولانا سہمے سہمے مسہری پر پڑے تھے۔اور فوزیہ مسہری کے سامنے کھڑی تھی۔ اور وہ مولانا کو غصے سے گھور رہی تھی۔فوزیہ کی آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔وہ زور زور سے سانس لے رہی تھی۔

مولانا شاید کچھ پڑھ رہے تھے۔ان کی جان مشکل میں تھی وہ تقریباً ان اثرات کے سامنے بے بس ہوگئے تھے۔لیکن ان کے لئے بھاگنے کے بھی راستے بند تھے۔۔اور ہم سب بھی پریشان تھے۔اور ہمیں تو کچھ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آہستہ آہستہ موت سے قریب ہوتے جارہے ہیں۔

تھوڑی دیر تو فوزیہ چپ رہی اس کے بعد اس نے پھر مردانہ آواز میں بولنا شروع کیا۔

وہ کہہ رہی تھی کہ چلو ہم یہاں سے چلے جائیں گے، اپنی جگہ چھوڑ دیں گے۔۔لیکن ہم فوزیہ اور عرفان کو لے کر جائیں گے۔

مولانا نے کانپتی آواز میں کہا۔۔تم خدا کے لئے ان لوگوں کو معاف کردو۔۔تم کو میں سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دیتا ہوں۔ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا۔

ابے تو لڑلے۔۔جو تجھے کرنا ہو کرلے۔۔تو کر ہی کیا سکتا ہے۔۔فوزیہ پھر بھڑک اُٹھی۔ میں تمہارا کچھ نہیں کرسکتا۔۔میں تو

تم سے درخواست کر رہا ہوں کہ تم چلے جاؤ۔ اور ان لوگوں کو مت ستاؤ! تم لوگوں نے نجم کو بھی غائب کر دیا۔۔۔
یہ سن کر فوزیہ مولانا پر ٹوٹ پڑی۔۔ اُس نے مولانا کو بُری طرح دبا لیا۔ مولانا بے سُدھ سے ہو گئے اُس نے مولانا کے بال پکڑ کر کھینچ لئے۔۔
میں نے اور والدہ نے فوزیہ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اُس نے مولانا کو نہیں چھوڑا۔۔۔ اتنی دُبلی پتلی میں اتنی طاقت کہاں سے آ گئی تھی۔ ہم سب حیران تھے اسی وقت گھر کے بچے رونے لگے۔۔ سب پر خوف طاری تھا۔۔ ایک عجیب سی وحشت سب کے چہروں سے ٹپک رہی تھی۔۔۔ صوفیہ بھی بے تحاشہ رو رہی تھی۔ اور معصومہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ تنویر پر بھی خوف طاری تھا۔۔ صفورا باجی بہت مضبوط حواس کی عورت تھیں لیکن اس وقت اُن کے بدن پر بھی کپکپی طاری تھی۔۔۔۔ بے چارے مولانا ہم سب کو اس مصیبت سے نجات دلانے آئے تھے اور خود بُری طرح اس مصیبت کا شکار ہو گئے تھے۔ تقریباً دس منٹ تک فوزیہ مولانا کو لپٹی رہی اس کے بعد اُس نے مولانا کو چھوڑ دیا۔۔ مولانا بہت زیادہ خوف زدہ تھے اور شاید ان کے علم و عمل نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اب تو وہ کچھ پڑھ بھی نہیں رہے تھے۔ ان سے زیادہ تو ہماری والدہ پڑھ پڑھ کر فوزیہ پر دم کر رہی تھیں۔۔۔ پانچ منٹ تک مولانا سہمے بیٹھے رہے اس کے بعد اُن کو خون کی قے ہوئی۔۔۔ پے در پے انہیں خون کی قے ہوئیں۔
اپنے منہ سے خون آتا دیکھ کر وہ رونے لگے۔ ہم سب بھی رو رہے تھے۔ اور ہم سب کو مولانا امام الدین پر رحم آ رہا تھا۔۔ دیکھتے دیکھتے ان کا بدن آگ کی طرح تپنے لگا۔۔ انہیں شدید بخار ہو گیا اور وہ بالکل بے جان سے ہو کر رہ گئے۔۔ ہم نے مولانا کو مسہری پر لٹا دیا۔۔ اور بخار کی انہیں گولی دے دی مولانا پر بُری طرح خوف و ہراس طاری تھا۔ اور وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔
ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔ شاید وہ حد سے زیادہ پچھتا رہے تھے۔۔ وہ سہمی سہمی نظروں سے کبھی مجھے دیکھتے تھے کبھی والدہ کی طرف اور کبھی چھت کی طرف دیکھتے تھے۔۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔۔ والدہ انہیں پڑھ پڑھ کر پانی پلا رہی تھیں اور ان پر دم کر رہی تھیں۔ فوزیہ اب خاموش تھی۔۔ لیکن اس کے چہرے پر وحشت بکھری ہوئی تھی۔ وہ اب بھی اثرات کی لپیٹ میں تھی۔۔۔ اور اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگارے کی طرح ہو رہی تھیں۔ کمرے میں بالکل خاموشی تھی اسی وقت فون کی گھنٹی بجی۔۔۔ میں نے فون اُٹھایا۔ کوئی کانپتی آواز سے کہہ رہا تھا کہ میں مشکل میں پھنسا ہوا ہوں۔۔۔ مجھے بچاؤ۔۔ ایک لمحہ کے لئے تو میں کچھ نہیں سمجھا۔۔ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ آواز نجم کی ہے۔ میں نے فوراً ہلو ہلو کہا۔ لیکن اس کے بعد دوسری طرف سے کوئی آواز نہیں آئی شاید اُدھر فون رکھ دیا گیا تھا۔۔ جب میں نے سب کو بتایا کہ یہ آواز تو مجھے نجم کی سی لگ رہی تھی۔ اور وہ کسی مصیبت میں پھنسا ہوا ہے تو سب کو حیرت ہوئی، اسی وقت معصومہ نے ایک مشورہ دیا۔۔۔ کہ کسی ڈاکٹر کو فون کر کے بلائیں، ڈاکٹر صاحب مولانا کو بھی دیکھ لیں گے اور اس طرح باہر کا دروازہ جو بند ہو گیا ہے ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر وہ بھی کھل جائے گا۔۔۔ معصومہ کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے میں نے ڈاکٹر انیس کا فون نمبر ملانے کی کوشش کی۔ لیکن اس وقت فون کی ڈائل ٹون ختم ہو گئی تھی، اور فون بالکل ٹھنڈا پڑا ہوا تھا۔۔۔
بارش ابھی تک موسلا دھار ہو رہی تھی، دن کے ساڑھے دس بج گئے تھے لیکن گھٹا اس قدر گھنگھور تھی کہ دن بھی رات محسوس ہو رہا تھا، ہم سب ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے، مولانا سے بھی کا پردہ ٹوٹ گیا تھا، اور مولانا تو بالکل ہی بے بس ہوئے پڑے تھے، فوزیہ مسلسل کچھ نہ کچھ بڑبڑا رہی تھی، صفورا باجی اسی کمرے میں قرآن شریف کی تلاوت کرنے لگی تھیں، معصومہ اور والدہ کے ہاتھوں میں تسبیح تھی اور وہ اللہ کے ذکر میں مصروف تھیں، بارش اور ہواؤں کی سائیں سائیں کے باوجود عجیب طرح کی آوازیں اوپر والی منزل سے آ رہی تھیں، کبھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی بول رہا ہو، کبھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کوئی رو رہا ہو، کبھی ہنسنے کی آواز آتی تھی، آج جب ان باتوں کا خیال آ جاتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، کس قدر مشکل کا شکار تھے ہم لوگ اور یقین نہیں ہوتا تھا کہ ہم زندہ بچ سکیں گے، آج ہم یہ باتیں کسی کو بتاتے ہیں تو کوئی یقین نہیں کرتا، آج کل کی نسل کے لوگ اس طرح کی باتوں کو توہمات کا درجہ دیتے ہیں بہت سے نادان لوگ تو جنات کے وجود ہی کے قائل نہیں، حالانکہ قرآن حکیم میں ایک سورۃ کا نام سورۂ جن ہے اور اس میں جنوں کا ذکر کیا گیا ہے، اگر جنوں کا کوئی وجود نہ ہوتا تو قرآن حکیم میں ان کا ذکر کیوں ہوتا، خود ہم لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم لوگ

جنات کے بہت زیادہ قائل نہیں تھے لیکن جب ہم پر خود بیتی تو ہمیں اندازہ ہوگیا کہ جنات کا وجود ہے ان کی اپنی دنیا ہے اور ان میں بھی اچھے اور برے افراد ہوتے ہیں، ان میں ستانے والا مزاج رکھنے والے بھی ہوتے ہیں اور نیک اور خدا ترس بھی ہوتے ہیں، جس طرح انسان میں کچھ انسان شرّی ہوتے ہیں اور دوسروں کو ستائے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی اور کچھ انسان نیک اور پارسا ہوتے ہیں، اور یہ لوگوں کی خدمت کئے بغیر ایک دن نہیں گزار سکتے، بس ایسا ہی حال جنات کا بھی ہے، ان میں بھی اچھے برے مسلمان اور کافر سب طرح کے جنات ہوتے ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دونوں طرح کے جنات کا مشاہدہ کیا ہے، اس لئے ہم اپنے وجود کی طرح ان کے وجود کے قائل ہیں، اور آج ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو اللہ کی اس مخلوق کو نہیں مانتے اور جنات کے وجود کو صرف وہم قرار دیتے ہیں دنیا کچھ کہے، جنات کے وجود کو مانے نہ مانے، لیکن ہم ان دنوں کو کیسے بھول سکتے ہیں، جن دنوں ہم روزانہ ایک نئی مصیبت کا شکار ہوا کرتے تھے، اور اپنی کھلی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھا کرتے تھے جن کا تصور خواب میں بھی ممکن نہیں ہے۔ وہ دن جس کا میں ذکر کررہا ہوں کسی قیامت سے کم نہیں تھا، دن میں گیارہ بجے کے قریب اچانک بارش رک گئی، معصومہ نے سب کے لئے چائے بنانے کا ارادہ کیا، وہ باورچی خانہ میں گئی تو اس کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے سر پر کوئی بھاری چیز دے کر ماری ہے، اس سر چکرا گیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، بہت مشکل سے اس نے خود پر قابو پایا اور چائے بنائے بغیر وہ کمرے میں آئی اور اس نے یہ سب کچھ بتایا، صفورا باجی بولیں کہ تم یہاں بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں، معصومہ نے مجھ سے کہا، آپ باجی کے ساتھ جائیں، انہیں باورچی خانہ میں اکیلا نہ جانے دیں، چنانچہ میں بھی صفورا باجی کے ساتھ باورچی خانہ میں گیا، چائے تو ٹھیک ٹھاک بن گئی تھی، لیکن جب چائے نکالنے کے لئے کیتلی اٹھائی تو ایسا لگا جیسے وہ آگ سے تپ رہی ہو، ابھی میں اور صفورا جی اس بات پر غور کرہی رہے تھے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے باورچی خانہ پورا کا پورا آگ سے جل رہا ہو، ہم جلدی سے چائے کا بھگونا اور پیالیاں اٹھا کر باورچی خانہ سے نکل آئے، صفورا باجی نے پیالیوں میں چائے نکال تو لی تھی لیکن چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بھی سب کو ڈر لگ رہا تھا، لیکن چائے آہستہ آہستہ سب نے پینی شروع کی، چائے ٹھیک ہی تھی، البتہ چائے پینے کے بعد ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے جی متلا رہا ہو، تھوڑی دیر بعد سب کو ابکائی آنے لگی، مولانا کو پھر خون کی الٹی ہوئی، عجیب بات تھی کہ فوزیہ کو کچھ بھی نہیں ہوا، اور اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہوئی کہ فوزیہ کمرے کے ایک کونہ کی طرف اشارہ کرکے یہ کہتی رہی کہ مجم انکل کھڑے ہیں۔ انہیں بھی چائے دو۔۔ دیکھو وہ چائے مانگ رہے ہیں۔۔ وہ بے چارے رو رہے ہیں۔۔

حالانکہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ کافی دیر تک فوزیہ اسی طرح بولتی رہی پھر وہ خود ہی چپ ہوگئی۔ شام چار بجے تک کسی کی ہمت کھانا بنانے کی نہیں ہوئی۔ شام چار بجے کے قریب بارش پھر خوب زور و شور سے برسنے لگی۔۔ البتہ اس وقت خود بخود ہی فوزیہ ٹھیک ہوگئی۔ اور مولانا نے بھی کچھ سنبھالا لیا۔۔

مولانا کو اب بخار نہیں تھا۔ لیکن انہیں عجیب طرح کی کمزوری محسوس ہورہی تھی جس کی وجہ سے وہ بس لیٹے ہی رہے۔۔ چار بجے معصومہ، صفورا باجی اور والدہ تینوں مل کر باورچی خانہ میں گئیں۔ اور تینوں نے مل کر کھانا پکایا۔ ٦ بجے کے قریب دوپہر کا کھانا کھانے کی نوبت آگئی۔ لیکن ٦ بجے بارش کی کڑک اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کیونکہ ہواؤں کی زیادتی سے بجلی کے تار ٹوٹ گئے تھے اور لائٹ بھاگ گئی تھی۔۔ ماحول کافی پُر ہول سا ہوگیا تھا۔ ہر طرف قبرستان کا سا سناٹا تھا۔ اور در و دیوار سے عجیب طرح کی وحشت برس رہی تھی۔ شدید بارش اور سردی کی وجہ سے لوگ اپنے گھروں ہی میں گھسے ہوئے تھے۔ جس کمرے میں مولانا کو لٹا رکھا تھا یہ کمرہ کافی بڑا تھا۔ اس میں آٹھ دس پلنگ آسانی کے ساتھ آجاتے تھے۔

مولانا سے اب کسی کا پردہ نہیں رہا تھا اس لئے تھوڑے سے تکلف اور حجاب کے ساتھ سب اسی کمرے میں موجود تھے۔ کھانا کھانے کے بعد ایک بار پھر چائے کا دور چلا۔ اس مرتبہ چائے پکانے کا انتظام کمرے ہی میں تھا۔ کمرے میں چائے بناتے وقت کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہوئی اس لئے چائے بنانے اور پھر پینے میں کافی لطف آیا۔ اور اس وقت تھوڑی دیر کے لئے سب کے موڈ ٹھیک رہے اور کمرے کا ماحول بے خوف رہا۔۔ لیکن چائے پینے کے بعد کمرے کی ہر چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔ بالکل اس طرح جس طرح زلزلہ سے ہر چیز دہل جاتی ہے حد یہ ہے کہ صاف طور پر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے در و دیوار بھی ہل رہے تھے اور لرز رہے

تھے، شروع شروع میں سب کو وہم سا لگا لیکن جب سب نے غور کیا تو صاف طور سے یہ لگا کہ زلزلہ سا آ گیا ہے اور کمرے کی ہر چیز ڈگ مگا رہی ہے اس کو موسم کی خرابی کی وجہ سے زلزلہ بھی سمجھا جا سکتا تھا۔ اگر اسی دوران ہر طرف سے وحشت ناک قسم کے قہقہوں کی آوازیں نہ آ رہی ہوتیں۔ جی ہاں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے پورے گھر کے در و دیوار قہقہے لگا رہے ہوں۔ اور ہر چیز ہم سب کا مذاق اڑا رہی ہو۔ اور وہ قہقہے ہی ایسے تھے کہ جن کے تصور سے آج بھی روح کانپ جاتی ہے اور دل و دماغ خوف محسوس کرنے لگتے ہیں۔ جس وقت ہم سب ان وحشت ناک قہقہوں سے خوف زدہ تھے اسی وقت فوزیہ نے حد سے زیادہ خوفناک انداز میں ایک قہقہہ لگایا اور کمرے کے ایک کونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ وہ دیکھو! نجم انکل کس طرح زنجیروں میں جکڑے کھڑے ہیں۔ اور آج رات بتاؤں کس کا نمبر ہے۔۔ یہ کہہ کر فوزیہ نے ایک لرزا دینے والی ہنسی کے ساتھ۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے مولانا امام الدین کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

اور پھر ایک زہریلے انداز کا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔ یہ گھر ہمارا ہے۔۔ اور اگر ہمیں اس طرح ستاؤ گے تو ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔۔۔ آج کی رات ہم نے بھی کچھ جنات باہر سے بلا لئے ہیں۔۔ جو تھوڑی کے بعد اپنا پروگرام شروع کریں گے۔۔

مولانا امام الدین کی حالت بہت خراب تھی وہ ہم میں سب سے زیادہ پریشان نظر آ رہے تھے وہ کچھ بولنے کا ارادہ کر رہے تھے کہ فوزیہ بولی۔۔ او مُلّا چپ۔۔ بس تجھے بھی خوشی مرنا ہوگا۔۔۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ اس رات ہم سب پر کیا گذری کیسی کیسی قیامتیں نازل ہوئیں۔

یہ جاننے کے لئے ”**طلسماتی دنیا**“ کا اگلا شمارہ پڑھیں۔



"اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" واسیو بولی۔ "عارب یقیناً ایسا کرنے پر رضامند ہوجائے گا، وہ ملوتان جاکر بڑی آسانی سے یوناف کو کشتی میں زیر کرکے تم سے شادی کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔"

"میں نے ابھی اپنی بات ختم نہیں کی ہے۔" انیا بولی۔ "میری بات غور سے سنو، مجھ سے شادی کرنا عارب کے لئے اتنا آسان نہ ہوگا، میں ابھی جاکر یوناف سے بات کرتی ہوں اور اسے سارا معاملہ سمجھادیتی ہوں، کہ جب وہ عارب سے کشتی لڑے تو دو کاموں میں سے ایک کام ضرور کرلے، یا تو عارب کے گلے میں لٹکا ہوا چمڑے کا وہ ٹکڑا اس سے چھین کر پڑھ لے اور اگر ایسا نہ کرسکے تو کشتی کے دوران ہی کوئی ایسا حربہ استعمال کرے کہ چمڑے کا وہ ٹکڑا عارب کے گلے میں لٹکتا رہے اور یوناف اس تحریر کو پڑھ لے، اس طرح یوناف کی ساری قوتیں اور توانائیاں لوٹ آئیں گی۔"

رام دیو نے آگے بڑھ کر پیار سے انیا کی پیشانی چومی اور بولا۔ "اے انیا، تو نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایک ایسا لائحہ عمل پیش کیا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے، اس طرح ہم نہ صرف یوناف کو قید و بند سے رہائی دلانے میں کامیاب ہوجائیں گے بلکہ اس کی اسیری ختم ہونے کے باعث ہم عارب اور اس کے ساتھیوں کے شر سے بھی محفوظ رہ سکیں گے۔" پھر رام دیو نے واسیو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میری بہن! اب تم عارب کے پاس جاؤ اور اسے انیا کی دونوں شرطیں بتادو۔"

رام دیو کے کہنے پر واسیو خوش اور مطمئن سی وہاں سے چلی گئی۔ واسیو کے جانے کے بعد انیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔

"اے بھائی! تم بیٹھو، میں اس معاملے میں یوناف سے گفتگو کرکے آتی ہوں۔" رام دیو نے اثبات میں سر ہلادیا اور انیا وہاں سے نکل کر باہر آگئی۔

انیا، اوشا دیوی کے مندر سے نکل کر یوناف کے پنجرے کے پاس آکھڑی ہوئی، اس وقت یوناف پنجرے کی سلاخوں سے ٹیک لگائے انتہائی افسردہ حالت میں بیٹھا ہوا تھا، اس کی آنکھیں بند تھیں، ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا ہو، انیا اس کے پاس بیٹھ گئی پھر اس نے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلاتے ہوئے پکارا۔

"کہاں کھوئے ہوئے ہو، یوناف؟"

یوناف نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا اور دھیمی سی آواز میں پوچھا۔ "کیا بات ہے، انیا؟ کیا تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہو؟"

"آج تم نے مجھے پربا کی بجائے میرے اصل نام سے کیسے پکارا؟" انیا نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

"میں نے حقیقت کو تسلیم کرلیا ہے، انیا!" یوناف نے بوجھل سی آواز میں جواب دیا۔ "جب تمہارا نام انیا ہے تو پھر کیوں نہ تمہیں تمہارے ہی نام سے پکاروں، میں سمجھتا ہوں، تمہیں پربا کہہ کر میں اپنے آپ کو دھوکا دیتا رہا ہوں۔"

"خیر تم اس وقت میری بات غور سے سنو۔" انیا چاروں طرف دیکھتے ہوئے سرگوشی آمیز لہجے میں بولی۔ "میں تمہارے لئے ایک بہت بڑی خبر لے کر آئی ہوں، جس پر عمل کرکے تم اپنے آپ کو اس پنجرے سے رہائی دلا سکتے ہو۔"

یوناف نے چونک کر سنبھلتے ہوئے پوچھا۔ "انیا! تم میری بہتری کی کیا خبر لائی ہو؟"

"اے یوناف! میں تمہیں پہلے بھی بتاچکی ہوں کہ تم ان گنت

اور بے پناہ قوتوں کے مالک ہو اور یہ باتیں میری بڑی بہن واسیو نے عارب، یافان، بیوسا اور نبیط کی باہمی گفتگو سے سنی ہیں لیکن تمہاری یہ قوتیں، عارب نے تم سے چھین رکھی ہیں، تمہارے علم میں یہ بات بھی ہے کہ پربا کو قتل کر کے عارب نے میری دوسری بہن واسیو سے زبردستی شادی کرلی تھی اور سنو، میری مرنے والی بہن پربا کو معلوم ہوگیا تھا کہ تمہارے گلے میں لٹکے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے پر ایسی تحریر کندہ ہے جسے پڑھ کر تم اپنی کھوئی طاقتیں دوبارہ حاصل کرسکتے ہو..... لیکن عارب نے چمڑے کا وہ ٹکڑا تمہارے گلے سے نکال کر اپنے گلے میں ڈال لیا ہے تاکہ تم وہ تحریر نہ پڑھ سکو۔“

یوناف حیرت و استعجاب کے عالم میں انیما کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”سنو، یوناف: اب عارب کی نظر مجھ پر ہے اور وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے، اس کے علاوہ وہ لوگ دو ایک روز میں یہاں سے ایک مغربی شہر ملوتان کی طرف کوچ کرنے والے ہیں..... تم جانتے ہو، یوناف! کہ میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔ لہٰذا میں نے عارب کو ایک چکر دیا ہے، وہ یہ کہ میں نے اس سے دو شرائط پر شادی کے لئے رضامندی کا اظہار کیا ہے، ایک تو یہ کہ شادی، ملوتان شہر جا کر ہوگی اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے ساتھ کشتی لڑے اور اگر اس نے کشتی میں تمہیں پچھاڑ دیا تو میں اس سے شادی کرلوں گی۔“

”یہ تم نے غلط فیصلہ کیا ہے، یوناف نے دکھتے ہوئے لہجے میں کہا، عارب ان گنت قوتوں کا مالک ہے اور اپنی ان ہی خرق عادت قوتوں کو عمل میں لاکر، وہ لمحوں کے اندر مجھے پچھاڑ کر رکھ دے گا، پھر تمہیں اس کے ساتھ شادی کرنا پڑے گی، تو کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ تم یکسر ہی اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کردو۔“

”یوناف! میں نے یہ فیصلہ خوب سوچ سمجھ کر کیا ہے۔“ انیما نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”اس مقابلے میں عارب تمہیں پچھاڑ بھی نہ سکے گا، اس لئے کہ اس کے گلے میں لٹکے ہوئے چمڑے کے ٹکڑے پر کندہ تحریر پڑھ کر تم مقابلے کے دوران ہی اپنی کھوئی ہوئی قوتیں دوبارہ حاصل کرسکتے ہو، جب تمہیں تمہاری سری قوتیں مل جائیں گی تو پھر میں سمجھتی ہوں کہ تم عارب کو اپنے سامنے ہلکا اور کمتر محسوس کرنے لگو گے، اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو پھر وہ تمہیں اس آہنی پنجرے میں قید نہ رکھ سکے گا اور نہ ہی مجھ سے زبردستی شادی کر سکے گا، جس روز ایسا ہو جائے گا..... وہ میری زندگی کا سب سے زیادہ قیمتی اور مبارک دن ہوگا اور مجھے امید ہے کہ میں یہ خوشیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی۔“

یوناف نے تعجب آمیز لہجے میں کہا، جیسا کہ تم کہتی ہو کہ میری کچھ کھوئی ہوئی سری قوتیں بھی ہیں اور انہیں پا کر میں عارب اور اس کے ساتھیوں پر غالب آسکتا ہوں، اگر ایسا ہے تو، اے انیما! میں عارب سے کشتی ضرور لڑوں گا اور اس کشتی کے دوران ہی میں اس چمڑے کے ٹکڑے پر لکھی تحریر کو پڑھنے کی کوشش کروں گا اور مجھے امید ہے کہ میں ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا..... اگر مجھے ایسی قوتیں مل گئیں کہ میں عارب اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرسکوں تو میں ان کا حشر برا اور ابتر کر کے رکھ دوں گا۔“

انیما اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اس نے یوناف سے تاکیداً کہا ”جو کچھ میں نے کہا، اس کے مطابق عمل کرنا، ہوسکتا ہے کہ یہاں سے روانگی تک یا اس کے بعد بھی مجھے تم سے ملنے کا موقع نہ ملے..... اس عارب سے تمہیں بہت سے انتقام لینے ہیں۔ اول یہ کہ وہ تمہیں اس آہنی پنجرے میں رکھنے کا مجرم ہے، دوئم وہ میری عزیز ترین بہن پربا کا قاتل ہے، سوئم اس نے میری بہن واسیو کو دھمکیاں دے کر زبردستی اسے ساتھ شادی کرنے پر مجبور کیا، چہارم یہ کہ اب جب کہ میری بہن واسیو بوڑھی ہوتی جارہی ہے تو یہ گھٹیا اور بدکردار انسان مجھے اپنی بیوی بنانا چاہتا ہے، اگر کشتی کے دوران تم اس چمڑے کی تحریر کو نہ پڑھ سکے تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں عارب کے ساتھ شادی کرنے پر اپنی زندگی کا خاتمہ کرلینے کو ترجیح دوں گی۔“

”تم فکر نہ کرو، انیما! اب تو میں اپنی جان پر کھیل کر بھی چمڑے کی اس تحریر کو پڑھنے کی کوشش کروں گا، اس لئے کہ اب اس چمڑے کی تحریر کو پڑھنے میں میری اپنی فلاح کے ساتھ ساتھ تمہاری سلامتی کے علاوہ، بہن واسیو اور رام دیو کی حفاظت بھی وابستہ ہے، لہٰذا یہ کام میں اپنی جان پر کھیل کر بھی کروں گا۔“

یوناف کی گفتگو پر انیما نے سکون کا سانس لیتے ہوئے خوش ہو کر کہا۔ ”اس کے علاوہ میں تم پر ایک اور انکشاف بھی کردوں، وہ یہ کہ واسیو اور رام دیو اس بات پر متفق ہیں کہ جب تمہیں عارب سے رہائی مل جائے گی تو وہ مجھے تم سے بیاہ دیں گے۔“ یہ کہہ کر انیما وہاں سے رخصت ہوگئی۔

عارب ان سب کے ساتھ ایک روز ملوتان شہر سے باہر ایک

جگہ نمودار ہوا، یوناف بھی آہنی پنجرے میں بند ان کے ساتھ تھا، انہوں نے دیکھا کہ ملوتان شہر ایک جزیرے کی صورت میں دریائے راوی کے دو حصوں کے درمیان واقع ہے، جس جگہ وہ نمودار ہوئے تھے، وہاں دریائے راوی کی ایک شاخ کے کنارے ایک بہت بڑی عمارت تھی، اچانک عارب کی نظر ایک گوالے پر پڑی جو دودھ لے کر اس عمارت کی طرف جارہا تھا، عارب نے آواز دے کر اسے اپنی طرف بلایا، جب گوالا قریب آیا تو عارب نے پوچھا۔

"یہ عمارت کیسی اور کس کی ہے؟"

گوالے نے ایک حیرت آمیز نگاہ سب پر ڈالی اور بولا...."یہ عمارت سورج دیوتا عدتیہ کا مندر ہے...اور میں اس مندر کے بڑے پجاری کے لئے دودھ لے کر جارہا ہوں۔"

عارب نے پھر اس سے کہا۔"اے گوالے! تو دیکھ ہی رہا ہے کہ ہم اس شہر میں اجنبی ہیں، کیا تو ہمیں اس شہر سے متعلق کچھ تفصیل نہ بتائے گا کہ ہماری معلومات میں اضافہ ہو اور اس شہر میں ہم اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہ کریں۔"

"گو میں اس وقت جلدی میں ہوں۔" گوالا بولا۔"لیکن اس شہر سے متعلق تم لوگوں کو ضرور بتاتا ہوں، اس لئے کہ تم اس شہر میں اجنبی ہو اور اجنبی اور پردیسی کی مدد ضرور کرنی چاہئے، سنو، یہ شہر ملوتان جیسا کہ تم دیکھتے ہو، دریائے ایراوتی کی دو شاخوں کے درمیان واقع ہے....اس میں داخل ہونے کے درجن بھر دروازے ہیں، جن کے نام یہاں رہتے ہوئے تم خود ہی جان جاؤگے، یہ بہت پرانا اور قدیم شہر ہے بلکہ یہاں کے کئی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شہر دنیا کے چند ایک قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے، یہاں کی دو عمارتیں زیادہ اہم ہیں، ایک تو یہ سورج دیوتا عدتیہ کا مندر ہے اور دوسرا پرلاپوری کا مندر ہے جو شہر کے دوسری سمت واقع ہے، یہ مندر دیکھنے کے قابل ہے، اس مندر کا ایک بڑا حصہ سونے سے تعمیر کیا گیا ہے جبکہ اس کی چھتیں بھی قیمتی اشیاء سے مزین ہیں، اس شہر کی کچھ اپنی خصوصیات ہیں اور یہ ہتھیاروں، سکوں،..... برتنوں کے علاوہ عمدہ قسم کے زیورات اور لباس تیار کرنے میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے، اس کے علاوہ یہاں کے لوگ فن موسیقی میں بھی بے مثل ہیں اور یہاں موسیقی کی تعلیم کیلئے باقاعدہ مکتب قائم ہیں۔"

عارب نے گوالے کا شکریہ ادا کرکے اسے رخصت کردیا، اس گوالے کو وہاں گئے ہوئے ابھی چند ثانیے ہی گزرے تھے...کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ نمودار ہوا، عارب اور اس کے ساتھی، عزازیل کو وہاں دیکھ کر خوش ہوگئے، عزازیل نے آتے ہی ان سے کہا۔

"مجھے خبر ہوگئی تھی کہ تم لوگ اس طرف روانہ ہوئے ہو، لہٰذا میں نے تمہارے یہاں پہنچنے سے قبل ہی تمہاری رہائش کا بندوبست کردیا ہے، سورج دیوتا کے اس مندر کا نگراں اور بڑا پجاری میرا جاننے والا ہے، میں ابھی اس سے تم لوگوں کے بارے میں بات کرکے آرہا ہوں۔"

"وہ آپ کا کیسے جاننے والا ہے؟" عارب نے حیرت اور تعجب سے پوچھا۔

"ایسے ہی جیسے تم۔" عزازیل نے بلا تامل کہا۔"سنو، میرے عزیزو! ہر وہ شخص جو برائی بدی اور شرک وگناہ کی طرف مائل ہو، وہ میرا ساتھی ہے اور ایسے لوگوں کے برے اعمال میں خوب چمکا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں تاکہ ایسے کاموں میں ان کے لئے ایک کشش ہو اور وہ ایسے کام زیادہ جدوجہد اور دل جمعی کے ساتھ کریں۔ میں نے اس پجاری کے سامنے تم لوگوں کی مافوق الفطرت....اور سری قوتوں کا ذکر کیا ہے، یوناف کی حقیقت بھی اس بڑے پجاری پر واضح کردی ہے، لہٰذا وہ تم لوگوں کی رہائش کا بندوبست کرنے کے علاوہ یوناف کا پنجرہ کسی مناسب جگہ پر رکھوا کر، لوگوں میں اسے پتھر مار کر اپنی حاجات طلب کرنے کی تشہیر بھی کرے گا، وہ تم لوگوں کی رہائش کا بندوبست کرکے تم سب کو لینے ادھر ہی آئے گا۔"

عارب نے درمیان میں بولتے ہوئے عزازیل کو بتایا۔"اے آقا! ہم..." وہ کچھ کہتے کہتے اچانک ہی خاموش ہوگیا پھر اس نے ایک غلط سی نگاہ واسیو، انیا اور رام دیو پر ڈالی اور آگے بڑھتے ہوئے سرگوشی آمیز لہجے میں بولا۔"اے آقا! ہم اہلیکا کو وہیں مندر کے قریب، پیپل کے درخت کے نیچے دفن چھوڑ آئے ہیں، کیا آپ کو اس پر کوئی اعتراض تو نہیں، ہم نے ایسا اس احتیاط کی بنا پر کیا ہے کہ بار بار اہلیکا کے برتن کو دفن کرنے اور نکالنے کے عمل سے کہیں اس برتن کو نقصان نہ پہنچ جائے اور اہلیکا آزاد ہوکر ہم سب کے لئے ایک کرب اور دائمی تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔"

"نہیں۔" عزازیل خوش طبعی سے بولا۔"تم نے اچھا کیا، جو

ایلیکا کو وہیں چھوڑ آئے اور میں تمہارے اس فعل سے مطمئن ہوں... لیکن اے عارب! جیسا کہ میں نے اپنے ایک ساتھی سے سن رکھا ہے جب کہ وہ ایک بار تم سے مل کر آیا تھا، کہ تم اس نوخیز لڑکی اینا کے ساتھ شادی کے خواہش مند ہو، اگر ایسا ہے تو واسیو اور رام دیو کا خاتمہ کردو، ورنہ ایک روز یہ دونوں تمہارے لئے مصیبت کا باعث بن جائیں گے اور سنو، میرے یہاں ہوتے ہوئے ہی کسی طرح ان دونوں کا خاتمہ کردو کہ میں یہاں سے مغرب کی طرف ایک انتہائی اہم کام کے سلسلے میں روانہ ہو جاؤں گا، اور وہ کام ایسا ہے جس کے ساتھ میری ذات کا سارا بھرم وابستہ ہے، مجھے امید ہے کہ میں اس میں کامیاب رہوں گا اور میں نے اپنے رب سے جو دعویٰ کیا ہے، اس میں ضرور اپنے آپ کو کامیاب کرنے کی کوشش کروں گا۔‘‘

’’اے آقا!‘‘ عارب نے پیچھے ہٹتے ہوئے بلند آواز میں پوچھا۔’’اپنے رب سے آپ کی کیا مراد ہے۔‘‘

’’اپنے رب سے مراد، میرا اللہ ہے جو خالق و واحد، لاشریک اور بے ہمتا ہے۔‘‘

’’کیا اس سے سرکشی اور تکبر کرنے کے بعد بھی آپ اس کی ذات کو ایسا سمجھتے ہیں؟‘‘ عارب نے حیرت سے پوچھا۔

’’میرے ایسا سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کیا فرق پڑتا ہے، وہ ہے ہی ایسا۔ وہ تو اس نے ایک مقررہ وقت تک مجھے مہلت دے رکھی ہے، جو میں یہ سب کچھ کر رہا ہوں، ورنہ میری حیثیت تو اس کے سامنے ایسی بھی نہیں جیسے مہیب اور ہولناک طوفان کے سامنے ٹوٹے ہوئے پر کا ایک ذرّہ۔ اگر اس کی رضامندی نہ ہو تو میں حرکت تک نہیں کرسکتا، میں نے تو صرف آدم کو اس کے مٹی سے پیدا کئے جانے پر اسے صرف سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا، ورنہ اپنے رب کی ذات کے خلاف تو بغاوت نہ کی تھی اور نہ میں ایسا کرسکتا ہوں، مجھ سے بہتر اسے کون جانتا ہے کہ وہ...خالق ہے، واحد ہے، اور جو باتیں ابھی میرے اور دوسرے لوگوں کے شعور و لاشعور میں بھی نہیں ہوتیں وہ تو ان کا بھی جاننے والا ہے، میں تو اس کی دی ہوئی مہلت کا مقروض ہوں.....اور یہ سب کچھ کرتا پھر رہا ہوں۔‘‘

یہاں پر عارب نے بات کا رخ بدلتے ہوئے پوچھا۔’’اے آقا! ابھی آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے اپنے رب سے کوئی دعویٰ کیا ہے کیا آپ ہمیں اس کی تفصیل نہ بتائیں گے؟‘‘

’’سنو میرے عزیزو! ایک روز کچھ ملائکہ جمع تھے اور انسانوں کی سعادت و معصیت اور ان کی عبادت واطاعت سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، ان ملائکہ میں سے ایک نے کہا کہ روئے زمین پر اس وقت ایک بھی انسان، ایوبؑ کے پائے کا نہیں ہے، کیونکہ وہ مومن، زاہد، عابد....سجدہ گزار اور اطاعت شعار انسان ہیں، خدا نے ان کی روزی وسیع اور عمر بہت دراز کی ہے، لیکن انہوں نے اپنے مال میں سائل محروم کا ایک حق مقرر کردیا ہے اور اپنی عمر کے دنوں کو اللہ کی عبادت اور اس کی ان گنت نعمتوں کے شکرانے کے لئے وقف کردیا ہے....فرشتوں کی یہ گفتگو سن کر مجھے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور اپنے آپ پر غصہ بھی آیا کہ میں تو ہر وقت اسی کام پر لگا ہوا ہوں کہ نیک بندوں کو گمراہ کروں، مومنوں کو فساد میں اور عابدوں کو دل کے وسوسوں کے گرداب میں پھنسا کر مشکلات میں مبتلا کر کے رکھ دوں، لہٰذا میں نے ایوب نام کے اس شخص کا رخ کیا جس کی تعریف فرشتے کر رہے تھے۔‘‘

’’آقا! آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ ایوبؑ نام کا یہ شخص کون ہے اور کہاں رہتا ہے؟‘‘ عارب نے بیچ میں بولتے ہوئے پوچھا۔

’’یہ ایوبؑ، اللہ کا ایک بزرگ پیغمبر ہے، یہ بنی آدم سے ہے اور ان دنوں عوض نام کے قصبے میں رہتا ہے، یہ ایوب بن زراح بن موص بن عیصو بن اسحاق بن ابراہیم ہے اور یہ شخص چونکہ اللہ کا پیغمبر ہے لہٰذا انتہائی پارسا اور پرہیزگار ہے۔

’’ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ فرشتوں کی گفتگو سننے کے بعد میں نے ایوب کا رُخ کیا اور جو کچھ میں نے دیکھا، وہ میں تم سے بیان کرتا ہوں۔... میں نے دیکھا، وہ کامل، نیک اور راست باز انسان ہے۔ اُس کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں اور اُس کی امارت کا یہ عالم ہے کہ اُس کے پاس سات ہزار بھیڑیں، تین ہزار اُونٹ، پانچ سو جوڑی بیل اور پانچ سو گدھے ہیں اور غلام و خدمت گار اس قدر ہیں کہ کسی کے پاس نہ ہوں گے۔ اس کے علاوہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ مال دار اور اس قدر شان و شوکت اور عظمت و عزت کا مالک ہونے کے باوجود وہ شخص اپنی ہر شے کو سرکشی اور کفرانِ نعمت سے بچائے ہوئے ہے اور یہ ساری نعمتیں جو اُسے میسر ہیں، اسے خُدا کی یاد۔۔۔ اور اُس کی عبادت سے غافل نہیں کرسکیں۔ اس کی زبان ہر وقت خدا کی تسبیح میں مصروف رہتی ہے اور اُس کے ہاتھ غریبوں، محروموں، بے کسوں اور فقیروں کی امداد کے لیے کشادہ رہتے ہیں اور اُس کی زندگی لوگوں کے کام

بنانے ،غریبوں کونوازنے ،بھوکوں کو کھلانے ،ننگ جاموں کو کپڑا پہنانے ،قیدیوں کو چھڑانے اور سائلوں کو بخشش کرنے میں بسر ہورہی ہے۔

”اس کے علاوہ اُس شخص کی یہ خوبیاں ہیں کہ ظالموں کوظلم سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے۔جاہلوں اور نادانوں کوعلم وعرفان کی دولت سے آشنا کرتا ہے اور عام لوگوں کو حق اور صداقت کی تبلیغ کرتا ہے۔سو، اے میرے عزیزو! میں نے ایسے شخص کو اصلاح کے راستے سے بہکانے اور گمراہ کرنے کا فیصلہ کرلیا اور دیکھو، ایسا ہوا کہ میں نے اپنی طرف سے پوری اور انتہائی کوشش کی کہ اُس کے دل میں کوئی وسوسہ ڈالوں ،دُنیا کی رنگینیوں پر اُسے فریفتہ کروں اور اللہ کی عبادت سے اُسے روک دوں لیکن ،ہائے افسوس! میں ایسا نہ کرسکا۔اس شخص کو بہکاتے وقت مجھے ایسا لگا جیسے کان تو بیہودہ باتیں سُننے کے لئے بند ہیں اور اُس کا دل شہوات کی پیروی سے ہٹا ہوا ہے۔اس ایوب نام کے شخص کی یہ حالت دیکھ کر مجھے بڑا غصہ آیا اور میں نے اُس کے خلاف انتہائی قدم اُٹھانے کا فیصلہ کرلیا۔سُنو، عزیزو! اس ناگواری کی حالت میں، میں نے بارگاہِ خداوندی میں مؤدب ہوکر گزارش کی۔

”اے پروردگار! تیرا یہ بندہ ایوب جو ہمہ وقت تیری عبادت اور تسبیح میں مصروف رہتا ہے اور اس کا دل جو ہر وقت تیری اطاعت اور تقدیس میں لگا رہتا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ کسی خلوص کی بنا پر نہیں ہے بلکہ وہ تو صرف تیری عطا کردہ نعمتوں کی وجہ سے تیری قُربت چاہتا ہے اور تیری نعمتوں کے بدلے میں عبادت کررہا ہے۔تو نے اُسے جو مال و دولت دیا ہے، اہل وعیال سے اُس کا دل مطمئن کیا ہے۔۔۔تو یہی اُس کے شکرانے ،اطاعت، بندگی اور عبادت کی اصل وجہ ہے اور اسے اس بات کا لالچ ہے کہ تو یہ نعمتیں اور جاہ وحشمت اُس کے لیے برقرار رکھے اور وہ ہمیشہ اُن سے فائدہ اُٹھاتا رہے۔“

میں نے اپنے رب سے اِس بندے ایوب کے خلاف یہ بھی گزارش کی کہ یہ ہزاروں بھیڑ بکریاں ،اُونٹ ،گھوڑے ،گدھے اور بیل جو آپ نے اُسے دے رکھے ہیں، یہ ہزاروں ایکڑ زمین ،سرسبز وشاداب باغات، کھیتیاں کھلیان جو ایوب کی ملکیت ہیں اور اس پر مستزاد، اس کے لڑکے لڑکیاں اور خدام وغلام، کیا اس بات کے متقاضی نہیں ہیں کہ وہ تیری عبادت اور شکر گزاری میں مصروف رہے۔اصل میں ان تمام نعمتوں کے زوال کا خوف، ہر وقت اُسے

تیری عبادت میں لگائے رکھتا ہے اور اُس کی زبان کو تیرا شکر گزار بنا کر رکھتا ہے۔ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام تر عبادت اور زہد محض خوف، ڈر، لالچ اور رحمت کی بنا پر ہے۔یہ بے شمار نعمتیں اگر اس سے چھین لی جائیں اور تمام مال ودولت اُس سے واپس لے لیا جائے تو پھر، اے میرے رب! میں دیکھوں کہ وہ کس طرح تیری عبادت کرتا ہے اور کیسے اُس کا دل ہر وقت تیری یاد اور شکر گزاری میں لگا رہتا ہے۔

میری ان تمام باتوں کے جواب میں خُداوند نے فرمایا کہ ایوب ایک مومن بندہ ہے اور اُس کا ایمان ہر شک وشبہ سے مبرّا اور بالاتر ہے۔وہ میری عبادت اس لیے کرتا ہے کہ میں ہی عبادت کے لائق ہوں، وہ اس لیے میری حمد وثنا کرتا ہے کہ میں ہی اس کا حق دار ہوں، میرے لیے اُس کا ذکر اور اطاعت ، دنیا کی محبت اور آلودگی سے پاک ہے نا کہ وہ کسی غرض یا لالچ سے ایسا کرتا ہے لیکن اگر تو اُس پر شبہ کرتا ہے تو جا میں تجھے اُس کے مال ،افعال اور دولت واسباب پر اختیار دیتا ہوں، تو میرے بندے ایوب کو بہکانے کی کوشش کر۔وہ اپنے ایمان میں پختہ ہے اسی بنا پر اُس کا صبر ویقین بھی پختہ ہے۔تو اور تیری امت اُس پر اپنا پورا زور لگالے لیکن یاد رکھو تم لوگوں کو اُس کے دل اور زبان پر کوئی اختیار نہ ہوگا۔اس لیے کہ اپنے دل اور زبان سے وہ میرا ذکر کرتا ہے۔“

عزازیل ذرا رُک کر پھر بولا ”سو، اے میرے عزیزو! اب اُس ایوب کے خلاف میں اپنے ساتھیوں کو حرکت میں لاؤں گا کہ وہ اُس کے خلاف اپنی پوری شیطنت، شرارت اور خباثت کے ساتھ عمل میں آئیں اور چاروں طرف سے ایوب پر ایسی ضربیں لگائیں کہ وہ کسی صورت بھی اللہ کا نیک بندہ بن کر نہ رہ سکے۔سو، اے میرے عزیزو! میں تم لوگوں سے فارغ ہونے کے بعد ،عوض شہر کا رُخ کروں گا اور وہاں ایوب کے خلاف حرکت میں آؤں گا“

عزازیل رُک کر ذرا عارب کے قریب ہوتا ہوا سرگوشی کے انداز میں بولا۔”میری یہاں موجودگی ہی میں تم رام دیو اور داسیو کا خاتمہ کردو، ورنہ یاد رکھو، ان دونوں کی وجہ سے تم کسی ابتلا میں بھی پڑ سکتے ہو۔۔اور سُنو! ان دونوں کی موت کے بعد تم ،انیما کو چند دنوں کی مہلت دینا کہ یہ اپنے بھائی بہن کا سوگ منالے،اُس کے بعد تم اُس سے شادی کرلینا اور یہاں طوفان میں رہ کر بدی پھیلانے کے ساتھ ساتھ خوش حال اور پُرتعیش زندگی بھی بسر کرنا۔“



زہریلا کنواں

سانپ اپنی آنکھوں سے لوگوں پر تنویمی عمل کر سکتے ہیں۔ اس رائے سے آپ اختلاف تو کر سکتے ہیں لیکن اسے یکسر مسترد نہیں کر سکتے۔

کیا سانپ کی آنکھوں میں یہ قوت ہوتی ہے کہ وہ آدمی پر تنویمی عمل کر سکے؟ میں اس سوال کا کوئی یقینی جواب نہیں دے سکتا۔ اس کا جواب کوئی ایسا برطانوی سپاہی دے سکتا ہے جو ہندوستان میں طویل عرصے تک ملازمت کر چکا ہو یا کوئی سیاح دے سکتا ہے جس نے بالخصوص ایسے جنگلات کی سیاحت کی ہو جہاں سانپ پائے جاتے ہیں۔ میں صرف ایک عرصہ تک تجارت کے لئے ہندوستان میں رہا ضرور ہوں لیکن میرا قیام زیادہ تر بمبئی یا کلکتے میں رہا۔ ان شہروں میں کوئی سانپ دیکھنا اتنا ہی ناممکن ہے جتنا لندن کے علاقے پکاڈلی میں نا ممکن ہے۔

بہرحال اس سوال نے میرے ذہن میں کچھ پُرانی یادیں تازہ کر دی ہیں۔ نوجوانی میں ایک بار مجھے وسطی ہند کی ایک ریاست ٹوگاراپور جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ ٹوگاراپور ایک بہت چھوٹی سی ریاست تھی اور دوسری ریاستوں کی طرح اُسے بھی اپنے داخلی معاملات میں مکمل آزادی حاصل تھی بلکہ برطانوی حکام اس ریاست کے معاملے میں کچھ زیادہ الگ تھلگ رہتے تھے۔ اس کی وجہ غالبًا یہ تھی اس کا راجہ آکسفورڈ یونیورسٹی کا فارغ التحصیل نوجوان تھا۔ لندن، ڈیوولی اور کینس میں امراء کا طبقہ اُسے بابی کے نام سے پکارتا تھا۔ انگلینڈ میں وہ بالکل انگریزوں کی طرح رہتا تھا لیکن اپنی ریاست ٹوگاراپور میں اُس کا لباس طور طریق رہن سہن سب کچھ مقامی رنگ میں رنگ جاتا تھا۔ لوگ اُسے دبی دبی زبان سے خونی راجہ کہتے تھے لیکن یہ اطمینان کرنے کے بعد کہتے تھے کہ کوئی اجنبی اُن کی باتیں سن تو نہیں رہا ہے؟ بابی کو ایک افسانوی کردار ڈاکٹر جیکل یا مسٹر ہائڈ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ وہ انگلینڈ میں انگریزوں سے زیادہ انگریز تھا اور ٹوگاراپور میں راجپوتوں سے زیادہ راجپوت۔

ریاست ٹوگاراپور میں باقاعدہ سول سروس تھی، خفیہ پولیس تھی، ایک لائبریری تھی اور ایک تھیٹر اور ایک اسپتال بھی تھا لیکن ان چیزوں کے علاوہ وہاں ایک اور چیز بھی تھی جسے چیخوں کا کنواں کہتے تھے۔ میری کہانی کا تعلق سول سروس اور چیخوں کے کنوئیں سے ہے۔ میں ریاست کی سول سروس سے، خصوصًا وزارتِ مالیات سے اچھی طرح واقف تھا۔ یہ واقفیت محض کاروبار کی وجہ سے تھی۔ مالیات کا محکمہ صرف تین افراد پر مشتمل تھا۔ علی داد نامی ایک ایرانی نژاد مسلمان اور دو ڈوگرا راجپوت کلرک اس کے رُکن تھے۔ کلرکوں میں ایک شخص نوجوان اور دوسرا نسبتًہ پختہ عمر کا تھا۔ نوجوان کلرک کا نام چرن داس اور دوسرے کا ہرنام سنگھ تھا۔ چرن داس چھوٹے قد بھاری جسم اور مسکراتے ہوئے چہرے کا مالک تھا۔ ہرنام سنگھ کا قد لمبا اور جسم دُبلا تھا۔ اُس کے چہرے پر قریب قریب ہر وقت خشونت چھائی رہتی تھی۔ ڈوگرا راجپوت ہونے کے علاوہ دونوں میں صرف ایک بات مشترک تھی وہ یہ کہ دونوں بہت محنتی، ذہین اور تجربہ کار تھے۔ اُن کے رجسٹروں کے اندراجات نہایت صفائی سے انگریزی میں ہوتے تھے۔ دونوں کا طرزِ تحریر بھی بہت اچھا تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو علی داد انھیں تیس روپے ماہانہ مشاہرے پر کبھی ملازم نہ رکھتا۔ اُس زمانے میں تیس روپے اتنی بڑی تنخواہ تھی کہ اُس کا تصور تک بہت کم کلرک کر سکتے تھے۔

مالیات کا کام بے حد رازداری کا حامل تھا۔ علی داد اور

راجہ آپس میں طے کرتے تھے کہ کس چیز پر کتنا ٹیکس لگایا جائے؟ پھر دونوں کلرکوں کو ریاست کا بجٹ بنانا پڑتا تھا۔ ڈوگارا پور میں ٹیکس ہر قیمت پر وصول کیا جاتا تھا۔ راجہ کو دولت اتنی ہی عزیز تھی جتنی برانڈی، گھوڑے یا رقص کرتی ہوئی لڑکیاں۔ یہی وجہ تھی کہ جو لوگ پہلے ہی مطالبے پر ٹیکس ادا نہیں کرتے تھے انھیں دوسرا موقع دیے بغیر ایک دم چیخوں کے کنوئیں میں پھینک دیا جاتا تھا۔ کنوئیں کے زہریلے سانپ اُن کا خاتمہ کر دیتے تھے پھر راجہ اُن کی جائداد اور ہر چیز بحق ریاست ضبط کر لیتا تھا۔

میں ڈوگارا پور میں ایک سرکاری مہمان جیسی حیثیت رکھتا تھا۔ میرے قیام کے دوران میں ایک بار راجہ نے دفعتہً سول سروس میں تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا۔ قرعۂ فال وزارتِ مالیات کے نام پڑا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ اہم راز بجٹ بننے سے قبل ہی فاش ہو گئے تھے۔ ایک نئے ٹیکس کے متعلق کچھ افواہیں تاجروں تک پہنچ گئی تھیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جب وہ ٹیکس لگایا گیا تو راجہ کی توقع سے بہت کم وصول یابی ہوئی۔ راجہ کو یقین تھا کہ علی داد اور اُس کے دو کلرکوں کے سوا یہ راز کسی اور شخص کے ذریعے باہر نہیں جا سکتا۔

علی داد چونکہ وزیر مالیات سمجھا جاتا تھا اس لئے سب سے پہلے اُسی کی شامت آئی۔ راجہ نے اُسے فرض سے کوتاہی کا مرتکب قرار دیا اور کوئی صفائی کئے بغیر چیخوں کے کنوئیں میں ڈلوا دیا۔ یہ کنواں زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن چوڑا بہت تھا۔ اس کے دائرے کی دیوار ایک عام آدمی کے سر سے کچھ بلند تھی۔ مگر ہاتھوں کی پہنچ کے اندر تھی۔ کنوئیں میں بے شمار زہریلے سانپ موجود تھے۔ اُن کی آنکھوں کا غیر معمولی سحر آدمی کو اپنی کشش سے نکلنے نہیں دیتا تھا۔ ویسے اگر سانپ موقع دیتے تو کسی شخص کے لئے کنوئیں سے باہر نکلنا زیادہ مشکل نہیں تھا۔ ایک آدھ شخص نے یہ کوشش کی تھی اور وہ نکل بھی آیا تھا۔ مگر راجہ کے مستعد سپاہی باہر کھڑے تھے۔ انھوں نے اُسے پھر کنوئیں میں دھکیل دیا۔ کنوئیں کی تہہ ہموار تھی اور اس پر ریت بچھی ہوئی تھی۔ کنوئیں کے بیچوں بیچ ایک نہایت لمبا شہتیر گاڑ دیا گیا تھا۔ شہتیر انتہائی مضبوط گرہ دار لکڑی کا تھا اور کنوئیں کے دہانے سے بہت زیادہ بلند تھا۔ دور دور کھڑے ہوئے لوگوں کو صاف نظر آ جاتا تھا۔ کنوئیں کی تہہ سے اس پر چڑھتے ہوئے اُوپر تک آ جانا مشکل نہیں تھا مگر کوئی شخص اس پر چڑھ کے باہر چھلانگ لگانے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ کنوئیں کی غیر معمولی چوڑائی کے باعث دوبارہ تہہ میں گر جانے کا خطرہ رہتا تھا اور تہہ میں گر کے سانپوں سے بچنا محال تھا جسے بھی کنوئیں میں ڈالا جاتا وہ سانپوں سے جان بچانے کے لئے شہتیر پر چڑھ جاتا تھا اور اُس وقت تک اُس سے چمٹا رہتا تھا جب تک اُس کے ہاتھوں میں سکت رہتی تھی۔ پھر جب اُسے محسوس ہوتا کہ اب وہ نیچے گر جائے گا تو وہ خوف کے سبب بُری طرح چیخنے لگتا تھا۔ کچھ سانپ کنوئیں کی تہہ میں ہر وقت موجود رہتے تھے اور زیادہ تر سانپ آدمی کی چیخیں سُن کے دیواروں کے سوراخوں سے باہر نکل آتے تھے اور جب وہ بدنصیب شخص نیچے گرتا تھا تو ایک دم اُس پر اپنے زہریلے پھنوں سے یلغار کر دیتے تھے۔

علی داد بھی زیادہ دیر تک شہتیر پہ نہیں رہ سکا۔ تہہ کے سانپ پھن اُٹھا اُٹھا کر اس کی طرف گھور رہے تھے اور ٹکٹکی باندھے اُسے تک رہے تھے۔ علی داد بُری طرح چیخ رہا تھا۔ جیسے جیسے اس کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں، سوراخوں سے سانپ نکل نکل کر کنوئیں کی تہہ میں جمع ہو رہے تھے۔ یہاں تک کہ اُس کے سُن ہاتھوں سے شہتیر چھوٹ گیا اور وہ ایک آخری کربناک چیخ کے ساتھ کنوئیں میں جا پڑا اور ریاست ڈوگارا پور صرف چند ثانیوں میں اپنے وزیر خزانہ سے محروم ہو گئی۔

علی داد کی عبرت ناک موت سے بھی راجہ کا انتقام پورا نہیں ہوا تھا۔ ابھی دونوں ڈوگرا کلرک باقی تھے۔ راجہ کا خیال تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں نئے ٹیکس کی خبر تاجروں تک پہنچانے کے مجرم ہیں۔ وہ انسانی خون کا پیاسا تھا اس لئے یقیناً دونوں کلرکوں کو چیخوں کے کنوئیں میں پہنچانا چاہتا ہوگا مگر مشکل یہ تھی کہ اگر وہ دونوں مار دیئے جاتے تو راجہ کے پاس کوئی اُن جیسا تجربہ کار کلرک باقی نہ رہتا جس سے امید ہوتی کہ وہ ریاست کا شعبۂ مالیات حسن و خوبی سے سنبھال لے گا چنانچہ اُن دونوں میں سے ایک کا زندہ رہنا ضروری تھا مگر سوال یہ تھا کہ کسے مارا جائے اور کسے زندہ رکھا جائے؟ چرن داس اور ہرنام سنگھ دونوں بہت شدّ ومد کے ساتھ خود کو بے گناہ کہہ رہے تھے۔ راجہ بعض معاملات میں بڑا عملی آدمی تھا۔ اسے چرن داس یا ہرنام سنگھ، کسی سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ اُس کی نظر

میں دونوں برابر تھے۔ اُس نے فیصلہ کیا کہ کام اور کارکردگی کے اعتبار سے جو بھی بہترین ہوگا اُسے زندہ رکھا جائے گا۔ ظاہر ہے یہ ایک عملی فیصلہ تھا۔ راجہ نے یہ فیصلہ بروئے کار لانے کے لئے آزمائش کا جو طریقہ سوچا تھا، وہ بھی عملی اور منطقی تھا۔ اس نے چرن داس اور ہرنام سنگھ کا امتحان اس طرح لینے کا انتظام کیا کہ ریاست کے دوسرے لوگ بھی اُس سے لطف اندوز ہو سکیں۔

میں راجہ کا مہمان تھا اس لئے مجھے امتحان گاہ پہنچنے کی خصوصی دعوت دی گئی۔ امتحان گاہ ایک کھُلے میدان میں تعمیر کی گئی تھی۔ ایک اونچا اسٹیج تھا۔ اُس کے تین اطراف کپڑا تان کر ایک کمرہ بنایا گیا تھا۔ سامنے تھیٹر کے اسٹیج کی طرح پردہ گرا ہوا تھا۔ اسٹیج کے سامنے صوفوں اور کرسیوں کی کئی قطاریں تھیں جہاں ریاست کے عہدے دار اور دوسرے معززین بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے راجہ اور اس کے مقربین کے ساتھ پہلی صف میں جگہ ملی تھی۔ جہاں تک میرا تعلق تھا۔ میں چرن داس کے حق میں تھا۔ شاید اس لئے کہ وہ ہرنام سنگھ سے کم عمر تھا اور اس کے چہرے پر معصومیت تھی، یا شاید اس لئے کہ اس کی ایک خوبصورت بیوی تھی اور ایک پھول جیسا بچہ تھا۔ ابھی اُن دونوں کو اس کی ضرورت تھی۔ دوسری طرف ہرنام سنگھ تھا۔ وہ چرن داس سے زیادہ پختہ کار اور خود اعتماد نظر آتا تھا۔ چونکہ یہ فریقین کی قوتِ برداشت کا مقابلہ تھا اس لئے لوگوں کی اکثریت اس بات پر متفق تھی کہ ہرنام سنگھ چرن داس پر سبقت لے جائے گا۔

اسٹیج کا پردہ اُٹھا۔ اسے ایک دفتر کی طرح تیار کیا گیا تھا۔ دو بڑی میزیں آمنے سامنے رکھی تھیں۔ اُن کے ساتھ کرسیاں تھیں۔ میزوں پر فائلوں کا انبار لگا ہوا تھا۔ روشنائی، قلم، پنسل، فٹ رول اور وہ تمام چیزیں موجود تھیں جن کی ایک کلرک کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ دونوں میزوں پر بالکل ایک جیسی چیزیں رکھی گئی تھیں۔ میزوں کے پیچھے چند اور کرسیاں بچھی تھیں جن پر یہ مقابلہ جانچنے اور پرکھنے کے لئے سول سروس کے تجربہ کار کلرک اس طرح بیٹھنے والے تھے جیسے باکسنگ کے کسی مقابلے میں ایمپائر بٹھائے جاتے ہیں۔

پھر گھنٹی بجی۔ اسٹیج کے ایک جانب سے چرن داس اور دوسری جانب سے ہرنام سنگھ نمودار ہوا۔ چرن داس بہت پریشان اور گھبرایا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ اس کے برعکس ہرنام سنگھ مطمئن اور پُرسکون نظر آ رہا تھا۔ دونوں اپنی اپنی میزوں پر بیٹھ گئے۔ اُن کے سامنے حساب کتاب کے کئی سادہ رجسٹر بھی رکھے ہوئے تھے۔ انھیں متعلقہ فائلوں سے تمام اندراجات رجسٹروں میں منتقل کرنے تھے۔ یہ اندراجات ریاست کے ٹیکس دینے والے افراد سے متعلق تھے۔ کس ٹیکس دینے والے کا کیا نام ہے؟ کیا پتہ ہے؟ کیا پیشہ ہے؟ کتنی آمدنی ہے؟ اور وہ کتنا ٹیکس ادا کرتا ہے؟ یہ معلومات مختلف فائلوں میں محفوظ تھیں۔ انھیں رجسٹروں میں چڑھانا تھا۔ اور ساتھ ساتھ رقموں کی میزان بھی لگانی تھی۔

دوسری گھنٹی بجی۔ مقابلے کے منصف کلرک آ کے پچھلی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پھر فوراً تیسری گھنٹی بجی اور مقابلہ شروع ہو گیا۔ چرن داس کی حالت بہت خراب تھی۔ اُس کے چہرے پہ زردی چھائی ہوئی تھی۔ ہاتھوں میں رعشہ سا تھا اور انگلیاں کپکپا رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ابھی سے اپنے بارے میں مایوس ہو چکا ہے۔ اس کے برعکس ہرنام سنگھ نے بے حد خود اعتمادی کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا۔ وہ ایک ایک فائل اٹھاتا اور رجسٹر میں کالموں کے اعتبار سے تیزی کے ساتھ اندراجات کرتا جاتا۔ چرن داس کی حالت دیکھ کر اُس کے ہونٹوں پر گاہے ایک طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہوتی اور وہ بڑی حقارت سے اُسے دیکھ کے دوبارہ اپنے کام میں لگ جاتا۔ ایک بار چرن داس نے بھی اپنا جھکا ہوا سر اُٹھایا اور ہرنام سنگھ کی حقارت دیکھ لی۔ پھر غالباً اُس کا راجپوتی خون جوش میں آیا اور اُس کے چہرے پر سُرخی نمودار ہوئی اُس کے اندر سے ایک مصمم عزم کا اظہار ہوا اور اُس کے کام میں بھی وہی پھُرتی اور خود اعتمادی نظر آنے لگی جس کا ہرنام سنگھ مظاہرہ کر رہا تھا۔ مقابلہ چونکہ کافی دیر تک یعنی کام مکمل ہونے تک جاری رہنا تھا اس لئے حاضرین بیچ بیچ میں سرگوشیاں کرنے لگتے یا کھانے وغیرہ کے لئے اُٹھ کر جاتے اور دوبارہ واپس آ جاتے۔ اب وہ دونوں قریب قریب یکساں رفتار سے کام کر رہے تھے۔ فائلیں اِن ٹرے سے منتقل ہو کے آؤٹ ٹرے میں جمع ہوتی جا رہی تھیں لیکن جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ہرنام سنگھ کے ہاتھوں اور چہرے سے تھکن نمایاں ہو رہی تھی۔ یہاں تک کہ شام ہو گئی۔ ہرنام سنگھ واضح طور پر بُری طرح تھکا ہوا اور پسینے میں شرابور تھا۔ اُس کی یہ حالت دیکھ کے چرن داس کو بے گناہ سمجھنے والے لوگ بہت خوش تھے اور انہیں توقع تھی کہ چرن داس یہ مقابلہ جیت جائے گا۔ مگر ہرنام سنگھ تھکن کے باوجود بہت زیادہ پیچھے نہیں تھا۔

اُس کی یہ کیفیت دیکھ کے چرن داس نے پھر ایک نئے ولولے اور نئے جوش سے کام کرنا شروع کر دیا۔ شاید اُسے بھی اپنی جیت کی امید ہوگئی تھی۔ اب اُس کے ہاتھ انتہائی تیزی سے چل رہے تھے۔ سب کو تعجب تھا کہ وہ صبح سے کام کر رہا ہے مگر تھکن سے چور ہونے کے باوجود اب بھی اس کی پھُرتی اور مستعدی میں کمی نہیں آئی۔

ابھی ہرنام سنگھ کے سامنے ایک پوری فائل نامکمل موجود تھی کہ چرن داس نے اپنا رجسٹر مکمل کر لیا۔ لوگوں نے تالیاں بجا بجا کر مسرت کا اظہار کیا مگر آخری فیصلے کے لئے محض کام ختم کر لینا کافی نہیں تھا۔ چند منٹ بعد ہرنام سنگھ بھی اپنا کام ختم کر چکا تھا۔

پچھلی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے منصفین آگے آگئے۔ انہوں نے دونوں کے رجسٹروں کا غور سے معائنہ کیا پھر چرن داس کو بلا کے رجسٹر کا آخری صفحہ دکھایا اور ایک جگہ انگلی رکھ کے کچھ پوچھا۔ چرن داس کا چہرہ ایک دم فق ہوگیا۔ غالباً اپنی تیزی اور پھُرتی کی وجہ سے وہ کوئی غلطی کر گیا تھا۔ منصفین نے ایک دو مقامات پر اور اعتراض کیا۔ اس کے برعکس ہرنام سنگھ کے رجسٹروں میں انھیں کوئی خرابی نظر نہیں آئی اور اس طرح چرن داس کامیابی کے بالکل قریب پہنچ کے بھی ہار گیا۔ ہرنام سنگھ کی جیت کا اعلان کر دیا گیا۔ اس کے حامی مسرت سے اُچھل اُچھل کے چلانے اور تالیاں بجانے لگے۔

آخر جب ہر طرف خاموشی چھاگئی تو راجہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔ "دیوتاؤں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔" اُس نے بلند آواز سے کہا۔ "چرن داس مجرم ہے۔ ہم حکم دیتے ہیں کہ اُسے چیخوں کے کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔"

دوسرے دن راجہ نے عام چھٹی کی منادی کرادی اور ساری پرجا کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ چرن داس کی سزا کا نظارہ کرکے عبرت حاصل کرے۔ چرن داس کو دوپہر کے وقت کنوئیں میں پھینکا گیا۔ میں چونکہ مہمان تھا اس لئے راجہ نے مجھے اپنے ساتھ کھڑے ہونے کی عزت بخشی۔ کنوئیں کے چاروں طرف پرجا کے لئے اس طرح سیڑھیاں بنا دی گئی تھیں جس طرح کسی سرکس یا اسٹیڈیم میں ہوتی ہیں۔ سیڑھیوں کے قریب ریاست کے اہل کاروں اور معززین کے لئے کرسیاں لگا دی گئی تھیں۔ البتہ میں اور راجہ کنوئیں کی دیوار سے لگے کھڑے تھے۔ ہمارے قریب ایک آدھ خاص ملازم اور محافظ کے سوا کوئی نہیں تھا۔ ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان وہ فاصلہ برقرار رکھا گیا تھا جو راجہ اور پرجا کے درمیان ہوتا ہے۔

چرن داس کنوئیں کی تہہ میں پہنچتے ہی دہشت زدہ ہوکے شہتیر پر چڑھ گیا۔ جب تک وہ شہتیر پر تھا، سانپوں سے محفوظ تھا۔ وہ ہماری توقع سے زیادہ جری اور باہمت ثابت ہوا۔ خوں خوار سانپ دیکھ کر اُس نے کسی خوف کا اظہار نہیں کیا، نہ ہی اُس کے منہ سے کوئی چیخ نکلی۔ سانپ حسبِ معمول اپنے پیاسے پھن اٹھائے بُری طرح اُسے گھور رہے تھے۔ "مجرم بڑا بہادر بن رہا ہے مگر تم دیکھنا کہ سانپ اُسے اپنی آنکھوں کے حیرت انگیز سحر سے جلد ہی نیچے کھینچ لیں گے۔" راجہ نے مجھ سے کہا۔ "یہ نظارہ شراب کی چسکیاں لیتے ہوئے دیکھا جائے تو اس کا لطف دوبالا ہوجائے گا۔ بھلا کلکتے اور بمبئی میں تمہیں یہ کھیل کہاں ملیں گے۔"

اُس کے اشارے پر برانڈی اور شیمپین ملا کے بنائی ہوئی شراب کے دو گلاس فوراً فراہم کر دیئے گئے۔ میں اور راجہ اپنے اپنے گلاس ہاتھوں میں لئے کنوئیں کی دیوار پر جھک کر نیچے کا منظر دیکھنے لگے۔ سانپ اپنے شکار کے لئے بہت بے چین تھے مگر چرن داس چیخ نہیں رہا تھا بلکہ تماشائیوں کے ہجوم میں ایک طرف دیکھ دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔ میں نے اُس کی نظروں کا تعاقب کیا تو دیکھا کہ بھیڑ میں ایک جگہ اُس کی بیوی بھی کھڑی ہے۔ مجھے یاد آیا، راجہ نے حکم دیا تھا کہ "جس وقت چرن داس کو سزا دی جائے، اُس وقت اُس کی بیوی کو بھی اپنے گناہ گار پتی کا انجام دیکھنے کے لئے موجود ہونا چاہیئے۔"

چرن داس کو مسکراتے دیکھ کر راجہ نے بھی اُس کی بیوی کی طرف دیکھا اور زہر خند سے حکم دیا کہ "اُسے کنوئیں کی دیوار کے قریب بلا کے کھڑا کیا جائے تاکہ وہ اُن سانپوں کی زیارت بھی کر سکے جو اُس کے پتی کا انتظار کر رہے ہیں۔"

اس حکم کی بھی فوراً تعمیل کی گئی اور چرن داس کی بیوی کنوئیں کے پاس لا کے کھڑی کر دی گئی۔ میں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ بالکل خاموش کھڑی تھی۔ اُس کے چہرے پہ نہ اضطراب تھا نہ خوف و ہراس۔ جب بھی چرن داس اُس کی طرف دیکھتا، اس کے ہونٹوں پر بھی ایک خفیف سی مسکراہٹ پھیل جاتی جیسے وہ اُسے کسی بات کا اطمینان دلا رہی ہو۔ میں نے قیافے سے اُس کے خیالات کا اندازہ لگایا۔ شاید وہ اپنے شوہر کے ساتھ ہی مرنے کا فیصلہ کرکے آئی تھی اور غالباً اس مقصد کے لئے

کوئی زہر بھی ساتھ لائی تھی کہ جیسے ہی اُس کا شوہر تھک کر شہتیر سے نیچے گرے گا اور سانپ اُسے ڈسیں گے، وہ بھی زہر کھالے گی۔

ہم سب انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران میں ایک خدمت گار برابر راجہ کا گلاس شراب سے بھرتا رہا۔ میں بہت کم پینے کا عادی ہوں اس لئے بڑے بڑے گھونٹ بھرنے کے بجائے صرف چسکیاں لے رہا تھا۔ میرا گلاس دوبارہ بھرنے کی نوبت ہی نہیں آئی۔ راجہ جام پہ جام چڑھاتا گیا۔ یہاں تک کہ چرن داس کے ہاتھوں کی گرفت شہتیر پر ڈھیلی پڑنے لگی اور وہ آہستہ آہستہ نیچے پھسلنے لگا۔ سانپ اور زیادہ مستعد ہوگئے۔ بہادر راجپوت شہتیر سے لپٹا ہوا اس طرح کانپ رہا تھا جیسے کوئی درخت گرنے سے پہلے جھرجھری لیتا ہے۔ وقت کی رفتار جیسے تھم گئی تھی۔ مجمع پر ایک پُرہول سکوت چھا گیا: "وہ گر رہا ہے۔" ہجوم کا کوئی شخص چیخ کر بولا۔

پھر اچانک ایک جگر خراش چیخ بلند ہوئی۔ دھوپ کی روشنی میں ایک جسم کنوئیں میں گرتا نظر آیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ہر طرف سناٹا چھا گیا۔

مگر گرنے والا شخص چرن داس نہیں تھا بلکہ خود راجہ تھا۔ وہ شراب کے نشے میں کنوئیں کی دیوار پہ ضرورت سے زیادہ جھک گیا تھا اور اُس کا توازن بگڑ گیا تھا۔ جب اُس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی تو سنبھلنے کے بجائے کنوئیں میں جا گرا۔ اب کوئی اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا اور کرتا بھی کیوں؟ ریاست میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جسے اس ظالم کے گرنے سے خوشی نہ ہوئی ہو۔ وہ کوئی چوٹ کھائے بغیر کنوئیں میں گرا اور کسی بزدل کی طرح چیختا ہوا دیوار پر چڑھنے کے لئے بھاگا لیکن کنوئیں کے سانپ اس سے کہیں زیادہ پھرتیلے تھے۔ اس سے پہلے کہ راجہ دیوار پر چڑھتا، سانپوں نے بُری طرح اُسے آلیا، وہ اُس سے لپٹ گئے اور بار بار اُس کے جسم پر پھن مارنے لگے۔ راجہ بُری طرح تڑپ رہا تھا اور حلق پھاڑ پھاڑ کے چیخ رہا تھا۔ سانپ اپنے شکار میں اتنے مصروف تھے کہ اُن میں سے کسی کی توجہ چرن داس کی طرف نہیں گئی۔

چرن داس شہتیر سے پھسلتا ہوا نیچے آگیا تھا۔ شہتیر سے نیچے آکے اس نے موقع پاتے ہی دیوار کی طرف چھلانگ لگادی۔ لوگوں نے خوشی سے نعرے لگاتے ہوئے اُسے باہر نکلنے میں مدد دی اور دوسرے ہی لمحے اُس کے ہاتھ پکڑ کے اُسے کنوئیں سے کھینچ لیا پھر اُسے اپنے کندھوں پر سوار کر کے گاتے بجاتے اُس کی بیوی کو ساتھ لے کے واپس چلے گئے۔

ٹوگاراپور میں اگر آج بھی آپ لوگوں سے اس سلسلے میں پوچھیں تو یہی جواب ملے گا کہ سانپوں نے راجہ کو اپنے زہر سے، اپنی آنکھوں کے سحر سے کنوئیں میں کھینچ لیا تھا مگر حقیقت یہ نہیں تھی۔ پھر کیا وہ شراب کے نشے کے باعث نیچے گرا تھا؟ ہاں گرنے کا ایک یہ جواز بھی پیش کیا جاسکتا ہے لیکن بات کچھ اور تھی۔ دن کے وقت برانڈی اور شیمپین ملا کر پینا اچھا نہیں ہوتا۔

راجہ کو دراصل اُس آنسو نے مارا جو میں نے چرن داس کی بیوی کی آنکھ سے بہتے دیکھا تھا۔ صرف ایک آنسو، جسے اُس نے جلدی سے پونچھ لیا تھا۔ میں اُس زمانے میں نوجوان تھا۔ نوجوانوں کا خون گرم ہوتا ہے۔ وہ بے حد جذباتی بھی ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ کوئی خطرناک فیصلہ کر لیتے ہیں اور اچھی طرح سوچنے سے پہلے اس پر عمل کر ڈالتے ہیں۔ چرن داس کی بیوی کا آنسو دیکھ کے میں نے بہت خاموشی کے ساتھ جھک کے انتہائی پھرتی سے راجہ کو چیخوں کے کنوئیں میں دھکیل دیا تھا۔ مجھے یہ یقین تھا کہ پورے مجمع کی نگاہیں چونکہ شہتیر سے پھسلتے ہوئے چرن داس کی طرف لگی ہوئی تھیں اس لئے میری یہ حرکت کوئی نہیں دیکھ سکے گا ویسے بھی ہمارے اور مجمع کے درمیان اتنا فاصلہ ضرور تھا جتنا راجہ اور پرجا کے درمیان ہوتا ہے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

شامتِ اعمال۔ ایک دن صبح ہی صبح ہاشمی صاحب بغیر کسی شانِ نزول کے اچانک نازل ہوگئے۔ اور اپنی غیر مستند داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ طلسماتی دنیا میں تمہارے مضامین چھاپنا بند کردوں۔ کیونکہ تمہارے مضامین سے مسلم سماج میں فتنہ پھیل رہا ہے۔ اور نوجوان نسل میں بگاڑ آرہا ہے۔

میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا۔ میرے لہجہ میں بچوں جیسی معصومیت تھی۔

تم میری بات کا مطلب سمجھتے ہی کب ہو۔ ان کے لہجہ میں بیزاری تھی۔

آخر میرا قصور کیا ہے۔؟

ہاں بھائی صاحب ان کا قصور بتلائیے۔ اور قصور ثابت ہوجائے تو ان کو سزا بھی دیجئے۔ میری بیوی نے کہا۔

بانو۔ تم ان کی طرفداری لے رہی ہو۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ میں بغیر ثبوت کے بات کر رہا ہوں۔

حاشا للہ۔ بھائی صاحب میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں۔ میں تو یہ کہنا چاہ رہی تھی بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ کسی کی مقبولیت سے جلتے ہیں اور وہ چڑھا بڑھا دیتے ہیں۔۔۔

مجھے تم کچے کانوں کا سمجھتی ہو کیا۔ مولانا کا لہجہ پُروقار تھا۔

آپ واضح کریں کہ میرا جرم کیا ہے؟ میں بولا "جرم واضح ہوتے ہی میں اپنی یہ اکلوتی گردن خود پیش کردوں گا۔ کاٹ کر کسی بوچڑ خانے میں ڈال دیجئے۔ یا پاگل کتوں کو کھلا دیجئے۔

تمہارا جرم یہ ہے کہ میرے بار بار کے منع کرنے پر بھی تم مسلسل عشق و محبت پر مضامین لکھ رہے ہو۔ اور ان مضامین کو پڑھ کر بچے وقت سے پہلے بالغ ہو رہے ہیں۔۔۔ اور لڑکیاں گھر سے بھاگ رہی ہیں۔

محترم۔ بس اتنی سی بات ہے۔ میں تو یہ سمجھا کہ شاید میں نے کسی کا قتل کردیا ہے۔ میں نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

قتل کرنے سے بڑی چیز فتنہ انگیزی ہے۔ اور تمہاری تحریروں سے خاصی فتنہ انگیزی ہو رہی ہے۔

اتنا کہہ کر ایڈیٹر صاحب نے اپنی شیروانی کی جیب سے خطوط کا ایک گڈا نکال کر میری بیوی کو دکھایا۔

تم ان خطوں کو پڑھو تمہیں خود اندازہ ہوجائے گا کہ تمہارے یہ لاڈلے شوہر کیا کیا حرکتیں کر رہے ہیں۔

محترم۔ میں آپ سے صرف یہ پوچھنے کی گستاخی کرتا ہوں کہ کیا محبت کرنا گناہ ہے؟

محبت کرنا گناہ نہیں ہے۔ محبت کی آڑ میں عیاشی کرنا گناہ ہے۔ اور آج کل کے لڑکے لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر اور انہیں محبت کے دامِ پُرفریب میں پھنسا کر جو کچھ کر رہے ہیں وہ سب گناہ کے دائروں میں آتا ہے۔ اور تمہارے مضامین جلتی پر آگ کا کام کر رہے ہیں۔ مجھے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا ایک مضمون پڑھ کر پانی پت میں کسی بوڑھے آدمی نے کسی جوان عورت سے اظہارِ عشق کر دیا حالانکہ اس بوڑھے کے مرنے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا۔

ایڈیٹر صاحب کی زبان سے یہ بات سنکر میری بیوی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔ جبکہ اس کو ہنسانے کے لئے مجھے کئی ہفتے محنت کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنی ہنسی روک کر بولی۔

بھائی صاحب۔ ان کے مضامین سے زیادہ تو ٹی وی اور فلموں کے ذریعہ عشق پھیل رہا ہے۔ ان کے مضامین کا

اثر کون لیتا ہوگا ۔ ان کی تحریریں تو میرے ہی پلے نہیں پڑتیں۔ تم ناراض ہو۔ میں نے خود ان کا ایک مضمون پڑھا تھا تو۔۔۔۔

توکیا۔۔۔۔میں بے اختیار بولا۔ کیا آپ کے دماغ میں بھی شیطان آنے لگا تھا۔

بکواس مت کرو۔ میں آخری بار تمہیں وارننگ دیکر جارہا ہوں کہ اگر تم نے اس طرح کے مضامین لکھے جو دلوں میں حرارت پیدا کریں اور لوگوں کو عشق و محبت پر اکسائیں تو میں تمہارے ہاتھ سے قلم چھین کر تمہیں اپنے دفتر کا چوکیدار بنادوں گا۔

یہ کہکر وہ بغیر جائے پئے چلے گئے۔

ان کے تشریف لے جانے کے بعد میری بیوی بولی۔ آخر آپ کو کیا ہوگیا ہے۔ کیوں ایسے مضامین لکھتے ہیں جو دلوں میں عشق کی بیماری پیدا کردیں۔

بیگم۔ تم کس کی باتوں میں آرہی ہو۔ یہ ایڈیٹر صاحب جو بہت خشک آدمی ہیں۔ ان سے تر بہ تر مضامین برداشت نہیں ہوتے۔ انہیں تو بس دینیات اور عملیات کی رٹ لگی رہتی ہے ان بے چاروں کو کیا معلوم دنیا کہاں سے کہاں پہونچ گئی۔ اور یہ ابھی تک اپنے تعویزوں میں الجھے ہوئے ہیں۔

آپ خدارا انہیں برا نہ کہیں۔ وہ ہمارے محسن ہیں۔ بیوی تڑخ کر بولی۔"

محسن ہونے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ میرے بھڑکتے ہوئے جذبات پر پابندی لگادیں۔ اور میری ابھرتی ہوئی صلاحیتوں کا گلا گھونٹ دیں۔ میں بھی آخر انسان ہوں۔ میرے سینے میں بھی دل ہے۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کیا اس طرح کے مضامین کے بغیر آپ کی روٹی ہضم نہیں ہوتی۔

بیگم صاحبہ! میں یہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کو محبت کا مفہوم صحیح طریقے سے سمجھادوں۔ تاکہ لوگوں میں عشق و محبت کرنے کا شعور پیدا ہو۔ آج نوجوانوں کا حال یہ ہے کہ کسی سے محبت ہوجاتی ہے پر اس کے نام ایک ڈھنگ کا محبت نامہ بھی نہیں لکھ سکتے۔ یہ مرنے کے بعد مجنوں اور فرہاد سے کس طرح آنکھیں ملائیں گے۔؟

اگر نہیں لکھ سکتے تو آپ کا کیا بگڑتا ہے۔ آپ کو ان باتوں سے کیا لینا دینا۔

میرا کچھ نہیں بگڑتا۔ لیکن دنیائے محبت اس طرح کی باتوں سے ویران ہوگئی ہے۔ ایک مدت سے کوئی انارکلی پیدا نہیں ہوئی۔ ایک عرصہ ہوگیا دوسری مغل اعظم نہیں بنی۔ محبت پرست کب تک ایک ہی مغلِ اعظم کو برداشت کرتے رہیں گے۔

آپ کو شاید نہیں معلوم۔ اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا۔

محترمہ۔ اگر دنیا میں محبت نہیں رہی تو یہ دنیا کس کام کی نہیں رہے گی۔ یہ محبت ہی تو ہے کہ تم مجھ جیسے بونگے شوہر کو برداشت کر رہی ہو۔

باپ رے۔ دن دہاڑے اتنا بڑا سچ بول رہے ہو۔ قیامت آجائے گی۔

بیگم یہ کہہ کر باورچی خانہ میں چلی گئیں اور میں سوچنے لگا کہ شاید میں روانی میں زیادہ ہی کچھ کہہ گیا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر میں بے وقوف نہ ہوتا تو شوہر کیوں بنتا۔ اور ہاں۔

میں یہ بتانا بھول گیا تھا۔ کہ ہاشمی صاحب جاتے ہوئے خطوں کی گٹھڑی مجھے تھما گئے تھے۔ یہ سب خط جو عطرِ گلاب کی خوشبوؤں سے بھرے ہوئے میرے نام لکھے گئے تھے۔ ایک ایک خط مستی میں ڈوبا ہوا تھا۔

انہیں پڑھ کر ایمان تازہ ہوگیا۔ اور لڑکپن کی یاد آنے لگی۔ ایک خط شاہجہاں پور سے آیا تھا۔ لکھنے والے کی عمر ۵۵ سال تھی۔ خط لکھنے والے کا نام تھا افتخار بیگ۔ انہوں نے لکھا تھا۔

فرصتی صاحب! عشق و محبت سے متعلق آپ کی تحریریں پڑھکر دل داغ داغ اور روح باغ باغ ہوگئی۔ واللہ آپ نے اپنی محبتوں کی داستان اذان بت کدہ میں چھیڑ کر قبرستان میں اذان دینے کی کوشش کی ہے کتنے ہی مُردہ دل لوگ پھر سے ہڑبڑا کر کھڑے ہوگئے ہیں۔ اور کتنے ہی اندھوں نے پھر سے آئینہ خرید لیا ہے۔ آپ کا ایک گرم گرم مضمون پڑھ کر ساری رات نیند نہیں آتی۔ میں خود بہ نفسِ نفیس اپنے گھر کے صحن میں ٹہلتا رہا کہ اظہارِ عشق کے لئے کس کے گھر میں چھلانگ لگاؤں میں پچپن سال کا ہوں

لیکن آپ کا مضمون پڑھکر مجھے بچپن یاد آگیا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

دوسرا خط آگرہ سے موصول ہوا تھا۔ ان کا نام تھا سلیم درانی۔ انہوں نے تحریر کیا تھا۔

فرضی بھائی! آپ کا وہ مضمون پڑھ کر جس میں آپ نے اپنی جوانی کے واقعات قلم بند کئے ہیں۔ طبیعت جوانی پر آگئی۔ اور ایک بار پھر مُردہ رگوں میں خونِ شباب گردش کرنے لگا۔ مگر اب ناچیز بڑھاپے کی آخری سرحدوں میں جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اور صبح و شام آخرت کا تصوّر سچ مچ کا مسلمان بننے پر مجبور کرتا ہے لیکن آپ کا تازہ ترین مضمون پڑھنے کے بعد ایک بار طبیعت پھر ہری بھری ہوگئی۔ اور روح کی وادیوں میں رنگ برنگے قمقمے روشن ہوگئے۔ کچھ دنوں سے دعوت کے کام میں لگ گیا تھا۔ تین تین دن کے کئی چلّے عین اپنی مرضی سے دیئے تھے۔ ہر وقت موت کا خیال رہنے لگا تھا۔ کسی بھی اجنبی انسان کو دیکھکر عزرائیل علیہ السلام یاد آجاتے تھے لیکن آپ کا مضمون پڑھ کر سوکھی ہوئی رگوں میں پھر خون جاری ہوگیا۔ بینائی بہت کمزور ہوگئی تھی لیکن اب پھر ایک کے چار نظر آنے لگے ہیں۔ اور فرضی صاحب یقین کریں اب مرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو دیوبند شریف ہی میں آکر ایک نئے عشق کی بنیاد ڈالوں۔ ایک خط کسی خاتون کا بھی تھا۔ جو خیر سے جوانی کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھ رہی تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے میرا کوئی مضمون پڑھکر شرم وحیا سے پیچھا چھڑا لیا تھا۔ اور انہوں نے کسی کے ساتھ رفوچکر ہونے کا پروگرام سیٹ کر لیا تھا۔ اور یہ بھی لکھ مارا تھا کہ اگر اس طرح عشق میں مبتلا ہو کر بھاگنا گناہ ہے تو اس گناہ کا وبال آپ کے سر پر۔

توبہ۔ میرے رنگین مضامین پڑھکر کس قدر سنگین حادثات ہونے لگے تھے۔ تب ہی تو ایڈیٹر صاحب کے دماغ میں موج آگئی تھی۔ اور وہ صبح ہی صبح آکر مجھ غریب پر برس پڑے تھے۔ اس طرح کے کچھ اور خط بھی تھے جنہیں پڑھکر میں خود سٹپٹا گیا تھا۔ اور میں سمجھ گیا تھا کہ پوری قوم عشق کرنے کے لئے بے تاب ہے۔ اور ایسے ویسے مضامین پڑھنے کے بہانے تلاش کر رہی ہے مجھے خطوط کے مطالعہ میں جب

بیگم صاحبہ نے غرق دیکھا تو پوچھا۔

یہ کس طرح کے خطوط ہیں۔؟ کیا لکھا ہے ان میں۔؟

انہیں ہاتھ مت لگانا۔ میں نے زبان کے ساتھ اپنی گردن بھی ہلائی۔ ورنہ تم بھی کسی سے عشق شروع کر دو گی۔ اور کہوگی۔ اب جگر تھام کے بیٹھو کہ میرا نمبر آیا۔

کیا عشق ہوجانا اس قدر آسان ہے۔ اگر آسان ہے تو پھر شاعر نے یوں کیوں کہا ہے۔

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا ہی سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے

شاعروں کا ذکر چھوڑیں۔ ان کا عشق تو بہت مشکل ہوتا ہے وہ تو صرف مرنے کے لئے عشق کرتے ہیں۔ لیکن عاشقوں کا عشق کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا۔ اور من چلوں کا عشق تو بہت ہی آسان ہوتا ہے وہ ایک دن میں کئی کئی بار ہوسکتا ہے۔ اور آج کی نسل پوری کی پوری من چلی ہے اس لئے اس کو کسی بھی وقت عشق کا بخار چڑھ سکتا ہے۔ اور اس بخار سے صحت پہلے سے زیادہ اچھی ہوجاتی ہے۔

میں آپ کی کوئی بات نہیں سمجھ پائی۔ آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔؟

میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ آج کل کے لوگ عشق و محبت کے معاملے میں بہت ہی فراخ دل واقع ہوئے ہیں یہ کسی بھی جگہ اپنا دل پھینک سکتے ہیں۔ اس لئے تم جس عشق کو مشکل سمجھ رہی ہو۔ وہ اس دور میں سب سے زیادہ آسان چیز بنکر رہ گیا ہے۔ وہ زمانے لد گئے جب ایک بستی میں ایک ہی مجنوں اور ایک ہی لیلیٰ ہوا کرتی تھی۔ اب تو پوری کی پوری بستی مجنوؤں اور لیلاؤں سے بھری ہوئی ہے۔ اس لئے اس دور کے تمام ہوش مند شاعر اس طرح کے شعر کہہ رہے ہیں۔

آج کے دور میں ہر شخص ہے عاشق یارو
آج کے دور میں کس کس کو سزا دی جائے

اب آپ کی بات کچھ کچھ پلے پڑ رہی ہے۔ بیوی بولی۔ لیکن وہ بھائی صاحب کیوں بگڑ رہے تھے کیا انہیں قوم کی اس حالتِ ترقی کا علم نہیں ہے

بھائی صاحب کو غلط فہمی یہ پیدا ہوگئی ہے کہ قوم میرے مضامین پڑھ کر اس قابل بنی ہے۔ جبکہ میں تو اپنے قارئین

کو اپنی آپ بیتیاں سناتا ہوں انہیں عشق و محبت کی تبلیغ نہیں کرتا۔

پہلے زمانہ میں تو عشق ہوا کرتا تھا۔ بیوی نے کہا، اور وہ بھی شہزادوں کو۔ اپنی باندیوں سے جیسے شہزادہ سلیم کو انارکلی سے ہو گیا تھا۔

تم کیسی دقیانوسی باتیں کر رہی ہو۔ وہ دور تو گذر گیا جب عشق بادشاہوں کی جاگیر تھی اور جب عشق خود بخود ہو جایا کرتا تھا۔ آج کا دور ماڈرن دور ہے اب عشق پر کسی ایک خاندان کی اجارہ داری نہیں ہے اب تو مزدور اور رکشہ پولر قسم کے لوگ بھی کھلم کھلا عشق کر رہے ہیں۔

اس دور میں عشق ناگزیر ہو کر رہ گیا ہے۔ آج کل کے عام اربابِ عقل کی مشترکہ رائے یہ ہے کہ جو زندگی میں ایک بار بھی عشق نہ کرے وہ نرا بے وقوف ہے۔ اور سنو۔ پہلے عشق صرف کنواروں کو ہوا کرتا تھا۔ اور اب عشق صرف کنواروں کی میراث نہیں ہے۔ اب عشق شادی شدہ لوگ بھی کر سکتے ہیں۔ اس دور میں عشق کے معانی بدل گئے ہیں۔ پہلے کسی کو عشق زندگی میں ایک بار ہوا کرتا تھا۔ اور عشق کی وجہ سے اس کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی تھیں دیکھنے والے رحم کھایا کرتے تھے۔ اور بزرگ قسم کے لوگ عاشق کے لئے اس طرح زندگی کی دعائیں کیا کرتے تھے جس طرح آج کینسر کے مریض کے لئے دعائیں کیا کرتے ہیں اور کینسر کا مریض تو کسی معجزے کی وجہ سے بچ بھی جاتا ہے لیکن عاشقوں کی قسمت میں معجزے کہاں تھے۔ اسے تو ہر حال میں مرنا ہی ہوتا تھا۔ اب حالات دگرگوں ہو گئے ہیں۔ اب عشق زندگی میں ایک بار نہیں ہوتا۔ اب یہ عشق بار بار کیا جاتا ہے اور ہر بار آدمی کی صحت پہلے سے زیادہ اچھی ہو جاتی ہے اب عاشقوں پر رحم نہیں کھایا جاتا بلکہ عاشقوں کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور عاشقوں کا معائنہ کرنے کے بعد مادرزاد قسم کے شرنار بھی عشق کے میدان میں بغیر سوچے سمجھے چھلانگ لگا دیتے ہیں۔ تاکہ ان کی تندرستی بھی بحال ہو جائے اور ان کے چہرے کا جغرافیہ بھی ہرا بھرا ہو جائے کیا سمجھیں؟

مجھے یقین ہو گیا ہے۔ بیگم صاحبہ مسکرا کر بولیں۔ کہ آپ عشق و محبت پر اس انداز سے لکھتے ہوں گے کہ پڑھنے والوں کو لالچ آنے لگتا ہو گا۔

گویا کہ تم ایڈیٹر صاحب کی تائید کر رہی ہو۔ تم اگر شوہر کی مخالفت کروگی تو مرنے سے پہلے جہنم میں جاؤگی۔

میں آپ کی مخالفت کب کر رہی ہوں۔ میں تو آپ کی خداداد صلاحیتوں کا اعتراف کر رہی ہوں اور میں تو یہ سمجھتی ہوں کہ بھائی صاحب کو بھی تو اندیشہ پیدا ہوا ہے۔ کہ اگر آپ عشق و محبت پر اپنے مخصوص انداز میں لکھتے رہے تو یہ بیماری عام ہو جائے گی اور وہ لوگ بھی میدانِ عشق میں کود پڑیں گے۔ جو اب مرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اپنا قلم توڑنا پڑے گا۔

قلم کیوں توڑتے ہیں۔ اور بھی ہزاروں موضوعات ہیں اُن پر لکھیں۔ وہ جو آپ پہلے سیاست پر لکھتے تھے وہ بھی تو ٹھیک ہی تھا۔

سیاست پر لکھنے کا مزا جب تھا جب کچھ لوگ بے ایمان تھے کچھ ایماندار۔ اب جبکہ سب ایک حمام میں ننگے ہو چکے ہیں اب کسی پر اُنگلی اٹھانے سے کیا فائدہ۔ آج کل کی سیاست کا تقاضہ تو یہ ہے کہ ان لوگوں کے خلاف قلم اُٹھاؤ جو ایماندار ہیں۔ اور یہ ایماندار لوگ جو آٹے میں نمک کے برابر ہیں پوری قوم کے لئے مسئلہ بنے ہوئے ہیں۔

محبت اور سیاست کے سوا اور بھی تو موضوعات ہیں۔ اُن پر لکھیں۔

بیگم۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ عشق و محبت پر لکھ کر ایک مرتبہ اپنی بھڑاس نکال لوں۔ اس کے بعد میں قلم و کاغذ سے اپنا پیچھا چھڑا کر سنیاس لے لوں گا۔ اور تمہارے لئے یہ وصیت کر جاؤں گا کہ جس کا دل چاہے تم سے نکاح کرلے۔

آپ پاگل ہو گئے ہیں۔ وہ چلائی۔ میں آپ کو اپنی قسم دیتی ہوں کہ بس اب عشق و محبت کے موضوع پر مضمون لکھنے کی ضرورت نہیں۔ یہ کام تو ماہنامہ جرائم جیسے لوگ پوری ذمہ داری سے کر رہے ہیں۔

تو میں کیا کروں؟ کیا میں ہاشمی صاحب کی طرح تعویذات لکھنا شروع کر دوں۔

بس رہنے دیجئے۔ آپ تو تعویذ بھی لکھیں گے تو محبت ہی کے لکھیں گے۔ اور پتہ نہیں کتنے لوگوں کو الجھا دینگے۔
تم لوگ محبت کے اس قدر دشمن کیوں ہو۔ کیا تم نے

ارسطو رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قولِ مبارک نہیں تھا کہ محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔

یہ ارسطو کا قول ہے۔

اور نہیں تو کیا تمہارے ابا جان کا ہے ــــ اور وہ تم نے ملا اقبال کا قول نہیں سنا جو انہوں نے اپنی محبوبہ کے پہلو میں بیٹھکر کہا تھا۔

خطا باہم وفا بیہم کہ عورت فاتحِ عالم !
جہادِ عشق والفت میں یہ نامردوں کی شمشیریں

تم نے تو شعر ہی کا بیڑہ غرق کر دیا۔ قیامت کے روز علامہ اقبال تمہارا گریبان پکڑ لیں گے۔

تم بکواس کرتی ہو۔ قیامت کے دن تو لوگ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ اُٹھیں گے وہاں گریبان کہاں سے آئیگا۔

اچھا ایک کام کرو۔ بیوی نے بہت سوچ سمجھکر کہا۔ تم فوراً بھائی صاحب کے گھر جاؤ اور ان سے جا کر اپنی حرکتوں کی معافی مانگو۔ لیکن۔

کون سی حرکتیں۔؟

ارے وہی جن کی شکایت وہ کرنے آئے تھے۔ ارے کہدینا کہ آئندہ تم محبت کا نام بھی نہیں لوگے۔

ہرگز نہیں ــــ میں ہر گناہ کر سکتا ہوں لیکن میں معافی مانگنے کا گناہ نہیں کر سکتا ــــ اور یہ ہاشمی صاحب ہیں کیا؟ ان پہ بھی تو جوانی آئی ہوگی۔ کیا انہوں نے کسی کا دل نہیں دُکھایا ہوگا۔ کیا یہ بغیر عشق کے یہاں تک پہونچ گئے۔

توبہ توبہ۔ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ بالکل اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ہاشمی صاحب سے نہیں ڈرتا۔ اور اب تو میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ایسے خطرناک قسم کے مضمون لکھوں گا کہ ہاشمی صاحب کی مُردہ رگوں میں عشق و محبت کی گنگا جمنا دوڑنے لگے گی ــــ اور وہ بھی ایک دن مجھ سے مشورہ کرنے آئیں گے کہ اب کیا کروں کہ اُلجھ گیا ہے دل کسی کی زلفِ گرہ گیر میں ــــ بُری طرح۔

مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اب آپ یہ رہی سہی ملازمت بھی گنوا بیٹھیں گے۔

ہاشمی صاحب رازق نہیں ہیں بیگم۔ اگر انہوں نے مجھے اپنے دفتر سے نکال دیا تو میں ان کے دفتر کے سامنے اپنا ایک ایسا ادارہ کھولوں گا جہاں لوگوں کو عشق و محبت کی باقاعدہ تربیت دی جائے گی ــــ اور اس ادارہ سے استفادہ کرنے کی کوئی فیس نہیں ہوگی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ پھر دیکھنا کیسے کیسے مادرزاد پرہیزگار اور نجیب الطرفین قسم کے لوگ اپنی اپنی عرضیاں لئے لائن میں کھڑے ہوں گے۔ اور تلاش ہوگی انہیں کسی لاوارث بنتِ حوا کی ــــ آیا کچھ سمجھ میں۔

میری بات سُنکر بیوی یہ کہکر بھاگ گئی۔ تم تو پاگل ہو۔ کون تمہارے منہ لگے۔ (یارزندہ صحبت باقی)

سفرنامہ ابوالخیال فرضی

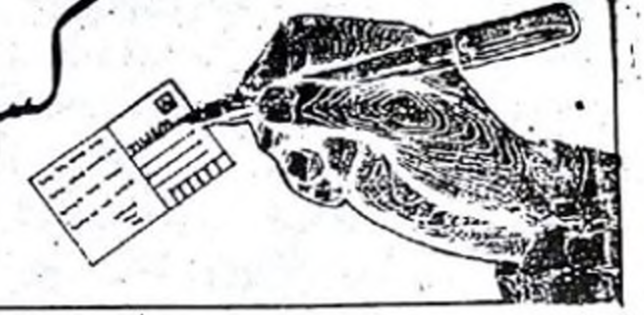
ابوالخیال نے ایک طویل ترین سفر کے دوران ایک سفرنامہ مرتب کیا تھا۔ وہ سفر کے دوران مختلف لوگوں سے ملے ــــ ان ملنے والوں میں مولوی بھی تھے اور مفتی بھی۔ ڈاکٹر بھی تھے اور وکیل بھی۔ غریب بھی تھے اور امیر بھی۔ پڑھے لکھے بھی تھے اور جاہل بھی۔ ان سب سے مل کر ابوالخیال فرضی نے کیا محسوس کیا اور کیا محسوس کرایا۔ یہ ایک دلچسپ داستان ہے۔

ابوالخیال فرضی نے عوام وخواص کی دُکھتی رگوں پر اپنے خاص انداز میں انگلی رکھی ہے۔ اور اس نے تمام طبقات کا نفسیاتی جائزہ لے کر طنز و مزاح کے انداز میں لوگوں کی اُن خامیوں سے پردے ہٹائے ہیں جن کو لوگ اپنے تئیں خوبیاں سمجھنے لگتے ہیں۔

آئینہ اگر جھوٹ نہیں بولتا تو ابوالخیال فرضی کے قلم نے بھی جھوٹ نہیں بولا ہے ــــ لیکن اس سفرنامہ کو وہ لوگ ہرگز نہ پڑھیں جن میں کوئی اخلاقی خرابی موجود ہے کیوں کہ اس آئینے کے سامنے جا کر کئی پاک دامن قسم کے لوگوں کو کئی بار جھلانا بھی پڑ سکتا ہے۔

اگلے شمارے سے یہ سفرنامہ قسطوں میں شائع کیا جائے گا۔ انتظار کریں۔

(مینیجر)



کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں

میرے پاس الفاظ نہیں

مکرمی و محترمی عزت مآب مولانا جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہٗ۔

السلام علیکم۔

امید کہ آپ بفضلِ تعالیٰ بخیر ہوں گے۔ میں یہاں پر خدا کے فضل و کرم سے بقیدِ حیات ہوں۔

میرا اسمِ گرامی محمد تمیز الدین ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کیا۔ تقریباً ۱۵ سال سے سنگارینی کالریس کمپنی لمیٹڈ میں بحیثیت کلرک کے عہدہ پر فائز ہوں۔ ادب سے دلچسپی ہے۔ روزنامہ "سیاست" و منصف میں مضامین لکھتا ہوں۔

آپ کا ماہنامہ "طلسماتی دنیا" ایک عامل صاحب کے ہاں سرسری طور پر دیکھا۔ دل نے چاہا کہ خریدوں۔ اور میں نے خریدا اور پڑھا واقعی "طلسماتی دنیا" میں آپ نے معلومات کے خزانے کو جس اندازِ حسن و خوبی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ مدح خوانی کے لئے شاید میرے پاس الفاظ نہیں.... تقریباً ۱۰ ماہ سے میں طلسماتی دنیا کا پابندی کے ساتھ مطالعہ کر رہا ہوں۔ اگر میں یہ کہوں تو شاید غلط نہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا عکس کلام پاک ہے۔ یعنی یہ ماہنامہ قرآنی آیات کی روشنی میں کلام پاک کی ترجمانی کرتا ہے۔ بے بس و مایوس لوگوں کے لئے یہ مشعلِ راہ ہے۔ ایسی معلومات جسے کبھی میں نے نہ تو پڑھا ہے اور نہ ہی سنا ہے۔ ہیرے کی قدر ایک جوہری ہی کر سکتا ہے۔ قدر شناس ہی "طلسماتی دنیا" کی قدر کر سکتا ہے۔ دعا گو ہوں کہ پروردگارِ عالم طلسماتی دنیا کو تا قیامت قائم و دائم رکھے۔ (آمین)

فقط

محمد تمیز الدین۔ منچیریال

کایا پلٹ دی

قابلِ احترام مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

(فاضلِ دارالعلوم دیوبند)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ ۱۹۹۶ء سے "طلسماتی دنیا" کا باقاعدہ مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور تب سے (یعنی مارچ ۱۹۹۶ء تا جون جولائی ۲۰۰۲ء بشمول "جنات نمبر" مکمل سیٹ محفوظ ہے۔ اور وقت ضرورت ان شماروں سے استفادہ کرتا ہوں۔

ہاشمی صاحب! تقریباً چار پانچ برسوں میں "طلسماتی دنیا" کے طلسم نے میری زندگی کی کایا ہی پلٹ دی۔ نماز، روزہ، تلاوتِ قرآن حکیم (تفہیم و تفسیر کے ساتھ) وظائف اور اعداد کے علاوہ دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ بھی پیدا ہوا۔ اکثر مسائل سے دوچار اور پریشان حال اعزہ و احباب کو مختلف روحانی عملیات (وظائف کی حد تک) کا مشورہ دے کر بفضل تعالیٰ ان کی تکالیف کو دور کرنے میں کامیاب رہتا ہوں۔ یہ آپ ہی کی رہنمائی (بذریعہ طلسماتی دنیا) کی دین ہے۔

طلسماتی دنیا کے طفیل مجھے علم الاعداد میں کافی واقفیت (مہارت کی حد تک) حاصل ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً آپ کی گراں قدر کتاب "علم الاعداد" کو REFER کیا کرتا ہوں۔

بزرگوار! مجھے جن یا ہمزاد وغیرہ تابع کرنے کا قطعی شوق نہیں ہے۔ اور یہ میرے بس کی بات بھی نہیں ہے۔ صرف اسی نقش کو چھونے کی ہمت کرتا ہوں جس کی آپ عام اجازت مرحمت فرماتے ہیں — دیسے طلسماتی دنیا سے مجھے جس قدر بھی فیض پہنچا ہے اور علم حاصل ہوا ہے۔ اور تاحیات جو بھی معلومات حاصل ہوتی رہے گی۔ وہی میرے لئے ایک بیش بہا خزانہ اور مشعل راہ ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ بارگاہِ ربّ العزت میں میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے آپ کے گراں مایہ خزانے سے لوگوں کو فیض پہنچاتا رہوں۔ (انشاءاللہ)

مجھے آپ پر اس لئے رشک ہے کہ آپکو ہر روز لاکھوں کی تعداد میں دعائیں مل رہی

اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ڈھیر سارا اجر بھی جمع ہو رہا ہے۔ یہ سب خدا کا فضل وکرم ہے اور آپ کی اُن نیک خدمات کا صلہ ہے۔ جو آپ رفاہِ عام کے لئے بڑی فراخ دلی کے ساتھ بے دریغ انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اجرِ عظیم کی دولت سے سرفراز کرے۔ (آمین)

فقط

کتابت کی غلطیاں

الحمدللہ خیر وعافیت سے ہوں" موکل نمبر" موصول ہوا۔ گزشتہ نمبروں کی طرح یہ نمبر بھی بہت عمدہ رہا۔ تاہم مطالعے کے بعد۔ کچھ غلطیاں کاتب صاحب کی وجہ سے ہوئیں جس کی نشاندہی کر رہا ہوں۔ امید کہ آئندہ شمارے میں وضاحت فرمائیں گے۔ اگر مناسب سمجھے تو جواب شمارے میں شائع کر دیں۔ جس سے دیگر قارئین کی بھی اصلاح ہو جائے۔

صہ۲۱ پر طریقہ ۵ میں "یا لطیف تلطف الخ" شاید غلط چھپ گیا ہے۔ آپ کا ہی کسی شمارے میں یوں ہے۔ "یا لطیف تلطف فی لطوف کم یا لطیف۔ صہ۲۱ پر طریقہ ۶ میں جو عمل ہے اس طرح ایک ہزار بار سورۃ اخلاص، ایکسو مرتبہ سورۃ یٰسین، ۴۰ مرتبہ سورۃ دخان، ۴۰ مرتبہ سورۃ سجدہ اور چالیس مرتبہ سورۃ ملک یہ سب روزانہ پڑھنا ہے جو ۲۴ گھنٹے میں بھی پورا نہیں ہو سکتا۔

صہ۳۲ پر طریقہ ۲۵ میں "یا سلام" کا وظیفہ کی تعداد ایک لاکھ ۳۱ ہزار لکھی گئی ــــ جو ایک لاکھ پچیس ہزار ہونی چاہیے تھی۔

صہ۳۲ پر ہی طریقہ ۲۷ میں آخری دن موکل کی حاضری کس وقت ہو گی؟ صہ۵۳ تا صہ۵۵ میں جو گول گول نقش ہیں اسکے استعمال کے طریقے کی وضاحت نہیں کی گئی!

صہ۱۲۳ پر پہلے پیراگراف میں تسخیر موکل کے عمل میں عزیمت نہیں ہے۔ صہ۱۶۷ پر پہلا پیراگراف، دعائے برہتیہ نہیں ہے۔

صہ۱۶۴ سے صہ۱۶۷ تک مفردات خاتم اور خاتم سلیمانی کے کافی عمل ہیں لیکن مفردات اور خاتم کہیں لکھے ہوئے نہیں تھے۔

اگر آئندہ شمارے میں وضاحت فرما دیں۔ تو شاگردوں پر احسان ہوگا۔

دعا کی درخواست

خلیل احمد۔ دیولالی۔ مہاراشٹر

حالِ مقیم کشمیر۔

دل باغ باغ ہو گیا

محترم المقام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے اور اللہ سے دعا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ خیریت سے، عافیت سے صحت وسلامتی اور عمر درازی سے نواز کر ہمارے سروں پر آپ جیسے بزرگوں کا سایہ تا دیر قائم دائم رکھے۔ (آمین)

نومبر ۲۰۰۶ء کا طلسماتی دنیا کا شمارہ ۱۱/۱۲ کا اداریہ پڑھ کر آپ کی خدمت میں خیریت اور دعاؤں کے الفاظ لکھنے پر اپنے آپ کو مجبور پایا۔ پہلی مرتبہ "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرنے کیلئے جناب عبدالحفیظ انجینئر صاحب نے دیا۔ مطالعہ شروع کیا۔ مضامین بہت ہی اہمیت وافادیت سے بھرپور ہیں ــــ اور مفادِ عامّہ کا زبردست خیال رکھا گیا ہے۔ انسانی ہمدردی سے معمور اور دینی معلومات سے بھرپور مضامین پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ اور دل سے دعا نکلی کہ اللہ آپکی ان کوششوں اور کاوشوں کو قبول فرما کر اپنی مخلوق کی تمام تکلیفوں کو راحت میں بدل دے اور سب کو چین سکون اور دینداری خوشحالی کی زندگی عطا فرمائے۔ (آمین)

اداریہ کا عنوان "دعوتِ سوچ وفکر"۔ اداریہ کی جان ہے۔ آپ نے اسلام کی شان میں جو کچھ لکھا ہے وہ ایک حقیقت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی اخلاق کی اصلاح کے لئے خود عمل کر کے ہمارے لئے راہِ عمل کو آسان بنا دیا۔ اور اخلاق کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

آج ہمارے اخلاق کی پسماندگی پر جو آپ نے روشنی ڈالی ہے وہ ہمارے لئے بہت بڑا سبق ہے کہ اسلام کو غیروں سے زیادہ خود اہلِ اسلام سے نقصان پہنچ رہا ہے اور وہ سبب ہماری اخلاقی وعملی پسماندگی کی وجہ سے ہے۔ جبکہ حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ جس میں اخلاق نہیں۔ وہ ہم میں سے نہیں۔ اس کے باوجود ہماری اعلیٰ اخلاق کے بارے میں سوچ وفکر بالکل صفر ہے۔ اور یہی ہماری ذلّت ورسوائی کا باعث ہے۔ ہم جو کچھ اپنے لئے پسند کر رہے ہیں سامنے والے کیلئے ذرّہ برابر بھی نہیں سوچتے۔ جب کہ حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی کرو۔ مطلب بقولِ شاعر، حدیث شریف کے مفہوم میں سے

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
جو تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں ناگوار ہوتا

دوسرا شعر ہے۔ سے

انسان کو انسان سے کینہ نہیں اچھا
جس سینے میں کینہ ہو وہ سینہ نہیں اچھا

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ آپ کے اداریہ کو ہمارے اخلاق کی اصلاح کا ذریعہ بنادے۔ آمین ثم آمین۔

کیونکہ حُسنِ اخلاق سے جب روح نکل جاتی ہے
دین کی بات روایات میں ڈھل جاتی ہے

آپ کے اداریہ نے اپنی کمزوریوں پر

اتنا لکھنے کے لئے مجبور کر دیا۔
آپ کا بہت وقت لیا۔ انشاء اللہ کبھی دیوبند آنے کا اتفاق ہوا تو ملاقات ضرور کروں گا۔ آپ سے ملاقات کا زبردست اشتیاق اللہ نے پیدا کر دیا ہے۔ کیونکہ آپ جیسے اللہ کے بندے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہی میری پسند ہیں اللہ ہمیں بھی اپنی رضا سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

فقط والسلام
خیر طلب، خادم، و خاکسار
محمد عامل
۲۰۹۴۔ کوچہ ناہر خاں، دریا گنج نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

دوسرے رسالے کی طرف راغب نہیں ہوتا

مکرمی ایڈیٹر صاحب ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند
سلام مسنون!
امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔
میں طلسماتی دنیا بڑی پابندی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں۔ اس سے قبل گلابی کرن، خاتون مشرق وغیرہ جیسے رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا۔ لیکن جب سے میں نے نایاب رسالہ طلسماتی دنیا کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ذہن کسی دوسرے رسالے کی طرف بالکل ہی راغب نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے سے جس قدر معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ کسی دوسرے رسالے سے نہیں ہوتا۔

فقط والسلام
عامل ڈاکٹر
انیس احمد ملا۔ چیکوڈی بیلگام

روحانی خوشی

محترم المقام قابل احترام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
امید کہ ان دنوں بخیر ہوں گے۔ میں آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" کا مستقل قاری ہوں اور اس کو پڑھ کر ایک عجیب روحانی خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور آپ کے علم کی گہرائی معلوم ہوتی ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ طلسماتی دنیا خوب پھلے اور پھولے اور حاجت مندوں کو حاجت روا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ بنے۔ (آمین)

فقط والسلام
طالب علم محمد ارشد عقیل

آندھیوں میں شمع

عالیجناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
خدا آپ کے سائے کو سلامت رکھے آپ نے طلسماتی دنیا رسالہ نکال کر ساری دنیا کو علم و معرفت اور روحانی عملیات کی روشنی بخشی ہے۔ اس کی مثال صدیوں پہلے بھی نظر نہیں آتی۔ آپ جس فیاضی کے ساتھ علم و عمل کی خیرات بانٹ رہے ہیں۔ وہ بس آپ ہی کا کارنامہ ہے۔
لوگوں نے جن خزانوں کو اللہ کے بندوں سے چھپا چھپا کر رکھا تھا۔ اُن خزانوں کو اللہ کے بندوں میں ہی تقسیم کر دیا۔ ہم آپ کی لمبی عمر اور صحت و تندرستی کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ آپ کو ہماری بھی عمر لگادے اور آپ کا سایہ ہم سب کے سروں پر عرصۂ دراز تک قائم رکھے۔
آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا صرف ایک میگزین نہیں ہے۔ بلکہ یہ رسالہ ایک مستقل رہنما ہے۔ جو خلقتِ خدا کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ اور یہ ایک شمع کی مانند بھی ہے جو تاریکیوں میں اپنی روشنی بکھیر کر اللہ کے بندوں کو جہالت کے اندھیروں سے محفوظ رکھنے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔
ہم پنجاب کے رہنے والے مسلمان طلسماتی دنیا پڑھنے کے لئے اپنے بچوں کو اردو پڑھوا رہے ہیں۔ ہم سب یہ آرزو کرتے ہیں کہ دنیا کے چپے چپے پر طلسماتی دنیا کا اُجالا پھیلے اور اس کے ذریعہ جہالت کے اندھیرے دور ہوں۔ خدا حافظ

ناصر الدین جالندھر

امّید کی کرن

محترم المقام جناب حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
امید ہے کہ خیریت سے ہوں گے۔
دیگر احوال یہ ہے کہ رسالہ طلسماتی دنیا چند دن قبل پہلے (مئی ۲۰۰۲ء) کا رسالہ نظر سے گزرا۔ اور بہت پسند آیا۔ "روحانی ڈاک" کا کالم پڑھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس وقت بھی مصیبت زدہ انسانوں کو امید کی کرن دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ رسالہ کو ترقی دے اور ساتھ ہی ساتھ آپ کو بھی عمرِ دراز سے نوازے۔

نقط والسلام
محمد ارشاد۔ نظام آباد۔

مشورہ

جناب حسن الہاشمی صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
امید ہے مزاجِ اقدس بعافیت ہونگے۔
ایک مشورہ ہے اگر اس پر عمل فرمالیں تو عین کرم ہوگا۔
ایک صفحہ مستقل اس بات کیلئے مختص کر دیں جو مطبوعات "ہاشمی روحانی مرکز" کی اب تک آچکی ہیں وہ چاہے اسٹاک میں ہوں یا نہ ہوں۔ اُن کی فہرست مع قیمت

مع دو تین سطری تعارف کے ہر ماہ طلسماتی دنیا میں شائع فرمایا کریں۔ اس کی سخت ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ جو کتابیں دو چار ماہ میں آنے والی ہیں ان کا مختصر تعارف اور یہ اعلان کہ اشاعت کے مراحل میں ہے۔ یا دو تین ماہ میں متوقع ہے۔

فقط والسلام

زرقان کاظمی۔ راجوپور

پاک عطیہ

محترم جناب ہاشمی چاچا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کے اس رسالہ کی روشنی دنیا کے کونے کونے کو روشن کردے آپ کا یہ رسالہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ غریبوں، بے بسوں اور ناامیدوں کے لئے یہ ایک خدا پاک کا عطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک کام کا بے حساب اجر دے۔ اور آپ کو اولیاؤں، فرشتوں میں شمار کرے آمین۔

فقط والسلام

شاہین۔ رائچور

قلم میں طاقت نہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم قابل احترام ہستی میرے سلام کو قبول فرمائیں۔ نہ میری عقل میں نہ علم میں الفاظ ہیں نہ قلم میں طاقت کہ القاب تحریر میں لاؤں۔ تو آپ کے رسائل جس کو اللہ ایسی ترقی دے کہ آپ کے وہم وگمان میں بھی نہ ہو۔ آپ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کی مفصل کھلی تصویر ہیں۔ تمام تحریرات پڑھکر عش عش کراٹھتا ہوں۔ واللہ ایسی قوت برداشت میں نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی۔

روحانی ڈاک میں اللہ آپ کے علمی کمال وجمال کو ایسی ترقی دے جیسا آپ کا طلسماتی دنیا کا ہر کردار اپنی مثال آپ ہے۔ بہت کچھ لکھنے کو جی چاہتا ہے۔ مگر پابندیاں بریک لگارہی ہیں۔

فقط والسلام

عبدالمجید

پوشیدہ رازوں سے واقفیت

محترم المقام جناب حسن الہاشمی قبلہ

(فاضل دارالعلوم دیوبند)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ آپ بفضل تعالیٰ بخیر ہوں گے۔ اور آئندہ بھی بخیر رہنے کے لئے بدرگاہ رب العزت میں دعاگو ہوں۔

عرض خدمت یہ ہے کہ راقم اس ماہنامہ سے واقف نہ تھا۔ ہمارے شہر حیدرآباد کے مقامی ایجنٹ بذریعہ مقبول عام اخبار سیاست روزنامہ کے ذریعہ آپ کے ماہنامے کو عوام الناس سے واقف کروایا۔ اس کے بعد راقم مسلسل پابندی سے ہر ماہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ قرآنی آیت اور احادیث شریف کے پوشیدہ رازوں سے آپ عوام الناس کو نہ صرف واقف کروارہے ہیں۔ بلکہ ان کی دینی و دنیاوی تکالیف سدِ باب اور رہبری کرتے ہوئے راہ راست کی بھی تلقین کررہے ہیں۔

فقط والسلام

سید حیدر رفورمین

حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

نایاب تحفہ

عالیجناب منیجر صاحب۔ طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ناچیز طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہے۔ یوں سمجھیئے تقریباً پانچ سال سے مطالعہ کررہا ہے۔ اس دور میں طلسماتی دنیا ایک نایاب تحفہ ہے مسلمانوں کے لئے۔ جو لوگ بیچارے جنہیں دین و ایمان کا پتہ نہیں تھا وہ لوگ بھی اس رسالے کی بدولت راہِ راست پر لگ گئے ہیں۔ اللہ آپ لوگوں کو اور طلسماتی دنیا کو لمبی عمر دے۔ یہی میری دعا ہے۔ (محمد حسین ممبئی)

صحیح راستہ دکھایا

محترم المقام قبلہ جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بخیر ہونگے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ راقم اس ماہنامے کا پرانا قاری ہے۔

طلسماتی دنیا ایک ایسا رسالہ ہے جس نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا ہے۔ الحمدللہ مجھے اس ماہنامے سے زبردست فائدہ محسوس ہوا ہے۔ "طلسماتی دنیا" میرے لئے آبِ حیات کی حیثیت رکھتا ہے۔

"مؤکلات نمبر" موصول ہوا۔ الحمدللہ سابقہ نمبروں کی طرح یہ بھی خوب سے خوب تر ہے۔ میں بارگاہِ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے۔ اور ساتھ ہی ساتھ آپ کو بھی عمر دراز سے نوازے۔ آمین۔

فقط

امتیاز احمد۔ ناسک۔

اگر آپ اس کالم میں مراسلہ چھپوانا چاہتے ہیں تو اپنا مراسلہ صاف صاف تحریر کریں اور اپنا نام پتہ مکمل لکھیں۔ (منیجر)

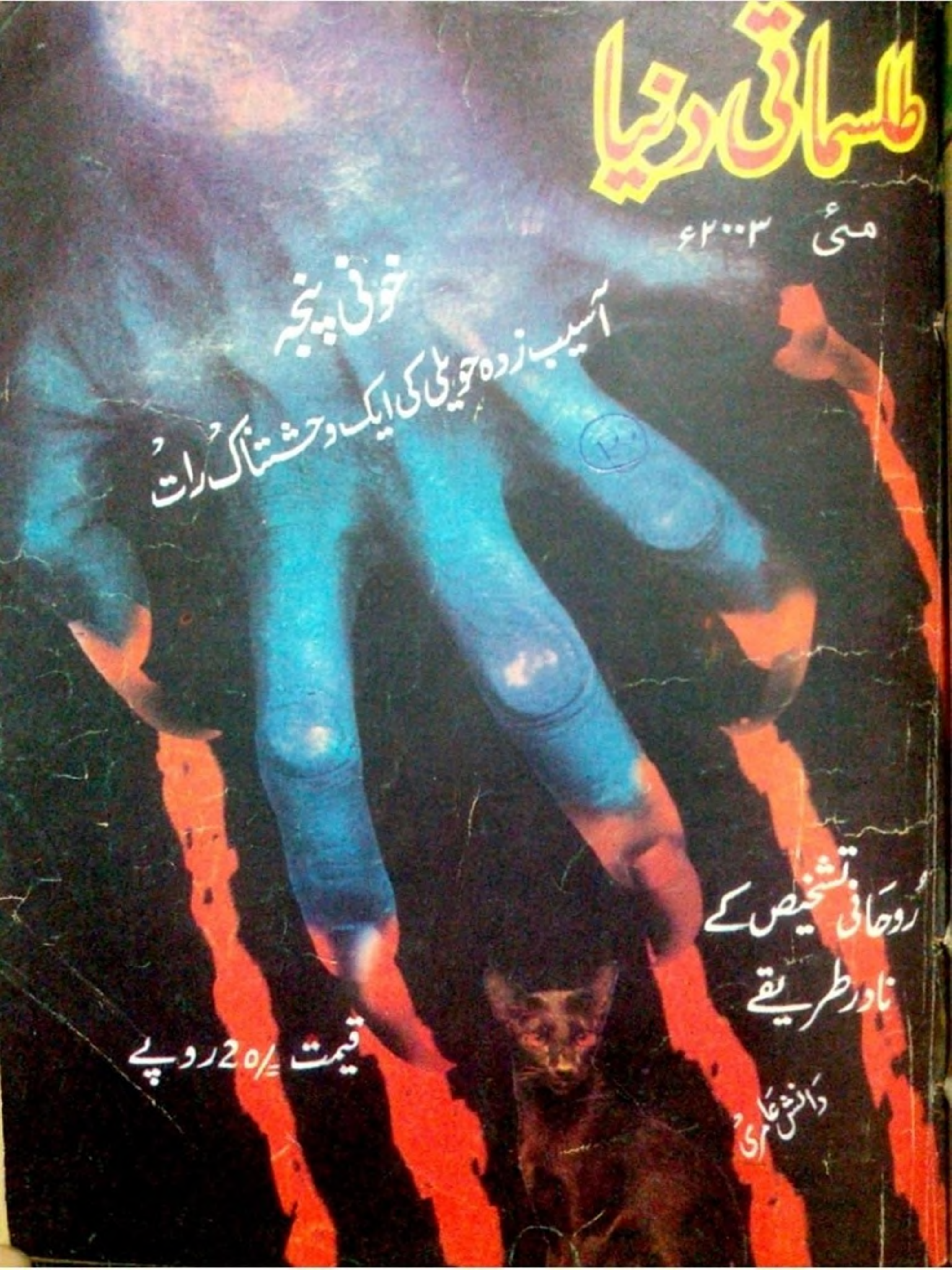
ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا


طلسماتی دنیا
مئی ۲۰۰۳ء
خونی پنجہ
آسیب زدہ حویلی کی ایک وحشتناک رات
روحانی تشخیص کے
نادر طریقے
قیمت 20/= روپے

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

ہم پھر صفائی سے کب رشتے جوڑیں گے؟

دین اسلام نے صفائی اور نظافت پر زور دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ اپنا لباس اپنا بدن اور اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیں۔ عید اور جمعہ کو جو اسلامی تہوار کے دن مانے جاتے ہیں۔ دینِ اسلام نے اچھا اور پاکیزہ لباس پہننے کی تاکید کی ہے۔ اور نماز میں شرکت سے پہلے خوشبو لگانے کا پابند کیا ہے۔ نیز ان بدبودار چیزوں سے جیسے کچا لہسن، پیاز وغیرہ سے دور رہنے کی تاکید کی ہے۔ جو آس پاس کھڑے لوگوں کیلئے کراہیت کا باعث بنیں۔ قرآن حکیم میں بالفاظِ صریح یہ فرمایا گیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔ (بے شک اللہ توبہ کرنے والوں سے اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔)

بزرگوں کا فرمانا ہے کہ ظاہری صفائی باطنی صفائی کا آئینہ دار ہوا کرتی ہے۔ جن لوگوں کے باطن صاف ستھرے اور اُجلے ہوتے ہیں اُن کا ظاہر بھی صاف ستھرا اور پُرکشش ہوتا ہے۔ جو لوگ گندے سندے رہتے ہیں اُن کا باطن بھی غیر معیاری ہوتا ہے۔ آج مسلمانوں میں جہاں اور بہت ساری خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں وہیں یہ بیماری بھی عام ہو کر رہ گئی ہے کہ وہ صاف ستھرے نہیں رہتے۔ اُن کے گھروں میں صفائی کا خاص اہتمام نہیں ہوتا۔ اپنے ہی گھروں کے آگے کوڑا کرکٹ ڈالنا بے حسی کی علامت ہے۔ اور انسان کی بُری فطرت اور ستانے والی عادت کی غمازی کرتی ہے۔ اور افسوس فی لافسوس اس بے حسی میں مسلمانوں کی اکثریت مبتلا ہے۔

اپنے ہی گھروں کے آگے گندگیوں کے ڈھیر لگا دینا مسلمانوں کی ایک عام روش ہے۔ جب کہ اسلام اس گندگی سے بار بار دور رہنے کی زبردست تاکید کرتا ہے۔ اور پاک صاف رہنے کے ساتھ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ اپنی سوچ وفکر کو بھی صاف ستھرا رکھو کیونکہ فکر وسوچ کے آلودہ ہو جانے سے افعال واعمال بھی غیر معیاری ہو جاتے ہیں۔ اور انسان نہ صرف اللہ کی اور نہ صرف دنیا والوں کی بلکہ خود اپنی نظروں سے بھی رفتہ رفتہ گر جاتا ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے لباس کو بھی صاف رکھیں اور اپنے بدن کو بھی۔ اور اپنے گھر کو بھی اس طرح صاف ستھرا رکھیں کہ اگر کوئی مہمان گھر میں آئے تو اس کو سکون اور راحت محسوس ہو۔ جب ہم اپنے ظاہر کو خوشنما بنالیں گے تو اللہ ہمارے باطن کو بھی اُجلا کردے گا ــــــــ اللہ تعالیٰ کو گندگی سے اور بدبودار چیزوں سے نفرت ہے۔ اور رحمت کے فرشتے بھی ایسی جگہوں پر نہیں جاتے جہاں ظاہری اور معنوی گندگی ہو۔ اور بدبودار چیزیں موجود ہوں۔ آج مسلم محلّوں کا حال بہت ابتر ہے۔ جگہ جگہ کچرے پڑے ہوئے ہیں۔ ہر گھر کے آگے گندگی اور غلاظت کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور اس پر طرّہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے بچّے گندے سندے لباس میں اُلٹے سیدھے کھیل کھیلتے ہوئے اور شور وغل کرتے ہوئے گلیوں اور کوچوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اور یہ باتیں اور یہ عادتیں کسی بھی قوم کے تابوت میں آخری کیلیں ٹھوکنے کا کام کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اندر احساس پیدا کرے۔ ہمیں بے حسی کی اس دلدل سے بچالے جس میں ہم دن بہ دن اور شب بہ شب دھنستے چلے جارہے ہیں۔ اور جب سے ہم نے صفائی اور پاکی سے پیچھا چھڑا لیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہم اللہ کی نظروں سے گر گئے ہیں بلکہ ہم دنیا بھر میں اپنے اخلاق وکردار کی گندگی کی وجہ سے دنیا کی نظروں سے بھی گر گئے ہیں۔ یہ امرِ واقعہ ہے کہ ایک صاحب کو ولایت صرف اس لئے مل گئی تھی کہ وہ ہر وقت باوضو رہا کرتے تھے۔ اور آج کل کے مسلمانوں میں ایسے بھی افراد ہیں جو ہر وقت باغسل بھی نہیں رہتے۔ الامان الحفیظ۔

مختلف پھول

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
● جب تم کسی شخص کو مسجد کی خبرگیری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہے۔

استغفار کی عظمت

حضرت حسن بصریؒ مجلس میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اس کا علاقہ بارانی ہے اور بارش نہ ہو تو قحط پڑجاتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ کثرت سے استغفار کیا کرو۔ ایک اور شخص نے اپنی غربت کا رونا رویا۔ آپؒ نے اسے بھی کثرت سے استغفار پڑھنے کو کہا۔

ایک شخص نے اولاد نرینہ کی خواہش کی۔ آپ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ مزید دو نے باغات کے اُجڑنے اور نہری نظام کی بربادی کی شکایت کی۔ آپ نے ان دونوں کو بھی استغفار پڑھنے کو کہا۔

حاضرین حیران تھے کہ اتنے مسائل کا ایک ہی حل بتایا گیا ہے۔ آپ نے سورۃ نوح کی آیت ۱۰۔۱۲ پڑھیں۔ حاضرین کو بتایا کہ استغفار انسان کی جملہ حاجات کیلئے نسخہ نایاب ہے۔ صدق دل سے استغفار پڑھا کریں۔ خدا آپ کی مشکلات دور کردے گا۔

یہ کون ہے

یہ کون ہے میرے دل میں بیٹھا مجھ سے باتیں کررہا ہے۔ یہ کون ہے جو میرے دل کی چار دیواری میں کبھی شوخ کبھی سنجیدہ بن جاتا ہے۔ یہ کون ہے جو وہاں بیٹھا مجھ سے کبھی آسان کبھی مشکل زبان میں بول رہا ہے اور جس نے مجھے مجھ سے چھین لیا ہے۔

حلال و حرام

امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؓ گھوڑے پر سوار جارہے تھے کہ نماز کا وقت آگیا۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے اور ایک شخص سے جو دروازے پر کھڑا تھا فرمایا۔

"میرے گھوڑے کو تھامے رکھو، میں نماز پڑھ کر آتا ہوں۔" وہ شخص بدنیت ہوگیا۔ اور گھوڑے کی لگام اتار کرلے گیا۔ گھوڑے کو وہیں چھوڑ گیا۔ امیرالمومنین جب نماز سے فارغ ہوکر واپس باہر آئے تو جیب سے دو درہم اس شخص کے لئے بطور انعام نکالے لیکن دیکھا وہ شخص لگام چرا کرلے گیا ہے۔ اتنے میں آپ کا غلام آگیا۔

آپ نے وہی دو درہم اس کو دیئے کہ بازار سے لگام خرید لاؤ۔ چور بازار میں لگام بیچ گیا تھا۔ امیرالمومنین کا غلام وہی لگام خرید لایا۔ آپ نے فرمایا "اس بے وقوف شخص نے اپنی بے صبری سے حلال روزی حرام میں تبدیل کرلیا۔ جو درہم میں اسے انعام کے طور پر دینا چاہتا تھا۔ اس نے لگام چرا کر حرام کے طور پر وصول کرلیئے۔"

نصیحت

کسی عالم نے اپنے پرستاروں کو نصیحت کرتے ہوئے بتایا "لوگوں! تمہارا واسطہ دو قسم کے آدمیوں سے پڑے گا۔ ایک شریف ہوگا اور دوسرا کمین۔ تمہیں ان دونوں سے ڈرنا چاہیئے۔ کسی نے دریافت کیا۔

"شریف سے کیوں ڈرا جاتے ہے؟"

عالم نے جواب دیا "سوال یہ نہیں کہ کیوں ڈرا جائے۔ بلکہ یہ پوچھو کہ شریف سے کب ڈرا جائے"

پھر خود ہی جواب دیا "شریف سے اس وقت ڈرا جائے جب وہ بھوکا ہو۔" کسی نے سوال کیا "اور کمین سے کب ڈرا جاتے؟" عالم نے جواب دیا۔ جب اس کا پیٹ بھرا ہو۔"

مہکتے پھول

● ہمیشہ اپنی نشست و برخاست اُن لوگوں میں رکھو جن کو دیکھ کر خدا کی یاد آئے۔

● انسان کو خیالات کا بلند ہونا چاہیے۔ پاؤں کا نہیں کیوں کہ ایک چھوٹا پرندہ اونچی عمارت پر بیٹھ کر عقاب نہیں بن جاتا۔

گل چیں کی خوشبو

مریم صدیقی

- اگر شخصیت میں پختگی ہو تو عادات میں سادگی خود بخود آجاتی ہے۔
- آپ کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ آپ کی شخصیت کو ظاہر کرتا ہے۔
- خوش بختی ایک ایسا پرندہ ہے۔ جو تکبر کی منڈیر پر کبھی نہیں بیٹھتا۔
- اگر تم والدین کی باتوں پر توجہ دو تو لوہے اور پتھر کی سلیں بھی تمہارے ہاتھوں میں موم بن جائیں گی۔
- کبھی بھی کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اس کے آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔
- خوشبو اور مسکراہٹ دو اہم خزانے ہیں۔ پہلے کو اپنے تک محدود رکھو اور دوسرے کو دوسروں پر نچھاور کرو۔

پھول اور پتھر

پھول کی نرم و نازک پنکھڑیاں جب سختی پر اتر آتی ہیں تو ہیرے کا جگر کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ اسی طرح جب کسی نیک دل انسان کی نرم و گداز باتیں کسی سخت و کرخت شخص کے پتھر جیسے دل پر گرتی ہیں۔ تو یہ لطیف اور پُراثر آواز اس کے سوئے ہوئے جذبات، خیالات اور احساسات کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ وہ ان دلپذیر باتوں پر غور کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ٹھنڈے پانی کا کوئی چشمہ سخت پتھر میں سوراخ کر کے اس کے غرور اور انا کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ اسے اس بات کا احساس دلا دیتا ہے کہ نرم و نازک چیزیں بھی جن کو انسان دیکھنا تک پسند نہیں کرتا۔ اپنی جگہ ایک ٹھوس حقیقت رکھتی ہیں۔ ان ہی ٹھوس حقیقتوں کے درمیان انسان کے دل کی چھوٹی سی کائنات بھی آباد ہوتی ہے۔ دل کی اس ننھی سی دنیا کو جس قدر حسن اخلاق اخوت اور بھائی چارے کے رنگ برنگے پھولوں سے سجایا جائے گا۔ وہ اسی قدر خوبصورت اور پُرسکون ہوگی۔ اور ان پھولوں کی لطیف خوشبو سے سارا معاشرہ مہک اٹھے گا۔

ماں ایک عظیم ہستی

کائنات کے وسیع و عریض سینے پر اگر محبت خداوندی کا کوئی سفیر ہے تو ماں ہے۔ ماں کا پیارا نام زبان پر آتا ہے تو منہ میں شیرینی سی گھل جاتی ہے۔ جسم میں تراوٹ، روح میں بالیدگی اور دماغ انبساط کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

پروردگار عالم نے اپنی رحمت کا عکس اس برگزیدہ ہستی میں منتقل کر کے جمال حسن یار کا پرتو بنا دیا ہے۔ ماں کی گود طفل کے لئے بیک وقت کھیل کا میدان، تربیت گاہ اور نرسری اسکول ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت کا اثر تا دم زیست رہتا ہے۔ جن بلند و بالا مراتب تک انسان پہنچتا ہے ان کا زینہ ماں ہے۔ نسل انسانی پر جتنے احسانات ماں کے ہیں۔ کسی مصلح اور رہنما کے نہیں۔ اسی لئے شاید خدا نے بھی ماں کے قدموں تلے جنت رکھی ہے۔

تکبر کی سزا

بنی اسرائیل میں ایک شخص اپنے زمانے کا سب سے بڑا عابد تھا۔ اور دوسرا شخص اسی زمانے کا بدترین فاسق تھا۔ ایک دن فاسق نے دیکھا کہ عابد دھوپ میں بیٹھا ہے۔ اور بادل کے ٹکڑے نے اس کے سر پر سایہ کر رکھا ہے۔ فاسق کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ میں آج اس عابد کے پاس بیٹھ جاؤں۔ کیونکہ یہ ایک نیک بندہ ہے۔ اور اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھ گنہگار کو بخش دے گا چنانچہ وہ اس کے ساتھ آ بیٹھا۔ عابد کو اس کا پاس بیٹھنا ناگوار گزرا اور اس کی زبان سے متکبرانہ جملہ نکلا۔

”یہ رسوائے زمانہ اور بدکار شخص میرے پاس کیوں آ بیٹھا۔“ یہ کہتے ہوئے اس عابد نے فاسق کو حکم دیا کہ وہ اٹھ کر چلا جائے۔

فاسق آدمی نے اٹھ کر چلنا شروع کیا۔ تو بادل کا ٹکڑا بھی اس کے ساتھ رخصت ہو گیا۔ اور اس فاسق کے سر پر سایہ فگن رہا۔

اس وقت کے نبی پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی۔

”دونوں سے کہہ دو کہ آج کے بعد اپنے اپنے اعمال کا از سر نو آغاز کریں۔ کیوں کہ ہم

نے فاسق کو اس لئے بخش دیا ہے کہ جو کچھ اس نے کیا اپنے ایمان کی وجہ سے کیا۔ اور عابد کی عبادت اس کے تکبر کی وجہ سے اس سے چھین لی گئی۔"

غم اور خوشی

ہمارا یہ اہم فرض ہے کہ ہم افسردہ اور رنجیدہ ہو کر دوسروں کو غمگین نہ بنائیں۔ ہماری زندگی ایک آئینہ ہے۔ یہاں ہر چہرے کا عکس بیک وقت بے شمار آئینوں پر پڑتا ہے۔ اگر ایک چہرے پر غبار آجائے تو دوسرے کئی چہرے غبار آلودہ ہو جائیں گے۔ دریا کی سطح پر ایک لہر تنہا اٹھتی ہے۔ لیکن اسی ایک لہر سے بیشمار لہریں بنتی چلی جاتی ہیں۔ اگر ہمارے چاروں طرف غم ناک چہرے اکٹھے ہو جائیں تو پھر ہماری کوئی خوشی ہمیں صحیح معنوں میں خوش نہیں کر سکے گی۔ ہمیں چاہئے کہ خود خوش رہ کر دوسروں کو خوشیاں دیں۔ اور دوسروں کو خوش دیکھ کر خود خوشی محسوس کریں۔

ماں

ماں ایک ایسا لفظ ہے جس کے ادا کرنے سے زبان سے نہ ختم ہونے والی مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔

خدا تو ہر طائر کو رزق دیتا ہے۔ لیکن اس کے گھونسلے میں نہیں ڈالتا۔ لیکن ماں اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں ڈالتی ہے۔ خدا اپنے بندے کو زندگی عطا کرتا ہے۔ لیکن زندگی کو زندہ ماں رکھتی ہے۔

باپ کی شفقت، بھائیوں کی چاہت اور بہنوں کا پیار، اور عزیز و اقارب کی تمام زندگی کا خلوص ترازو کے ایک پلڑے میں ڈال دیا جائے اور دوسری طرف ماں کی وہ رات ڈالی جائے جو اس نے اولاد کی تکلیف میں بے چینی سے کاٹی ہو تو یقیناً ماں کی ایک رات کا پیار، تمام لوگوں کے خلوص و محبت پر حاوی ہوگا۔

بسیار خوری

● اپنے پیٹوں کا کچھ حصہ سیر کرو۔ صحت مند رہو گے۔ کیوں کہ پیٹ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔
(ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● بھوک سے پہلے کھانا کھانا مکروہ بھی ہے اور مذموم بھی۔ (امام غزالیؒ)

● پیٹو اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودتا ہے۔
(فرانسیسی کہاوت)

● جسم کی راحت طعام کی کمی میں ہے۔
(فارسی کہاوت)

● بھرا ہوا پیٹ نصیحت نہیں سنتا۔
(روسی کہاوت)

● کھانے کے لئے زندہ نہ رہو۔ بلکہ زندہ رہنے کے لئے کھاؤ۔
(انگریزی کہاوت)

● گھر بیگانہ سہی، مگر پیٹ تو اپنا ہے۔
(پنجابی کہاوت)

● تلوار سے اتنے آدمی نہیں مارے جاتے جتنے بسیار خوری سے لقمۂ اجل بن جاتے ہیں۔
(ابن سینا)

اعترافِ گناہ

تین خواتین گپ شپ کر رہی تھیں۔ سنجیدہ موضوعات بھی زیر بحث آگئے۔ ایک خاتون بولیں۔

"آج کل زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ موت بالکل اچانک بھی آسکتی ہے ہمیں کم از کم ایک دوسرے کے ساتھ اپنی سب سے بڑی برائی یا گناہ کا اعتراف کرلینا چاہئے۔ ابتدا میں ہی کرتی ہوں۔ میرا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ میں نے جو رفاہی تنظیم بنائی ہوئی ہے۔ اس کے تمام فنڈ میں خرد برد کر چکی ہوں۔"

"میرا گناہ یہ ہے کہ پچھلے چھ سال سے میں اپنے شوہر سے بے وفائی کی مرتکب ہو رہی ہوں۔" دوسری خاتون نے جھجکتے ہوئے اعتراف کیا۔

تیسری خاتون بولیں "مجھ میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ مجھے جس کا بھی راز معلوم ہو جاتا ہے وہ میں اِدھر اُدھر ضرور بتاتی پھرتی ہوں۔ اچھا۔ اب میں چلتی ہوں۔"

مشابہت

اسکول میں نئی اپائنٹ ہونے والی ٹیچر اپنی کلاس میں ایک بچے سے بہت تنگ تھی۔ کیوں کہ بچہ انتہائی بدتمیز اور نالائق تھا۔ آخر تنگ آکر ایک روز ٹیچر بچے کو لے کر میڈم کے آفس میں آئی اور بچے کی شکایت کرتے ہوئے پرنسپل سے مخاطب ہوئی۔

"میڈم اس بچے نے میری ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہ انتہائی گھامڑ، انتہائی نالائق اور انتہائی بدتمیز ہے۔" میڈم نے فائلوں سے نظر اٹھا کر بچے کی طرف دیکھا اور حیرت سے بولیں۔

"ارے یہ تو میرا بیٹا ہے۔"

یہ سن کر ٹیچر پر گھبراہٹ سوار ہو گئی اور وہ وضاحتی انداز میں کچھ یوں بولی۔

"اوہ! اس لئے یہ بالکل آپ پر گیا ہے۔"

منتخب اشعار

اس دور میں احساس وفا ڈھونڈنے والو
صحرا میں کہاں ملتے ہیں دیوار کے سائے

●

جس طرح خواب مرے ہو گئے ریزہ ریزہ
اس طرح سے کبھی ٹوٹ کے بکھرے کوئی

جن دوستوں سے ہم کو توقع وفا کی تھی
وہ دوست دل سے نقشِ وفا تک مٹا گئے

●

غیروں کی بات چھوڑئیے اپنوں سے کیا ملا
ہم کو تو اب کسی پہ بھروسہ نہیں رہا

●

ہمدردیوں کی بھیک سی دینے لگے ہیں لوگ
یوں اپنے دل کا حال نہ سب سے کہا کرو

●

اپنے کردار کو موسم سے بچائے رکھنا
لوٹ کر پھول میں واپس نہیں آتی خوشبو

ایک ماں اپنے تین بچوں کو برتن دھونے کے لئے کہہ کر ذرا سہیلی کے یہاں چلی گئی۔ واپسی پر تینوں بچوں نے اپنی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ پہلے بچے نے بتایا کہ اس نے برتن مانجھے، دوسرے نے کہا کہ اس نے ان کو دھویا اور سکھایا۔ تیسرے نے کہا۔ میں نے برتن کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو کوڑے دان میں ڈالا۔"

ایک ننھے بچے نے اپنے باپ سے پوچھا "ابو میں کہاں سے آیا ہوں"؟
باپ نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ "بیٹا یہ بات ابھی تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔ ذرا بڑے ہو جاؤ تو سمجھ جاؤ گے۔"
"مگر میرا دوست ٹمی تو سب جانتا ہے اور سمجھتا ہے۔"
باپ نے حیرت اور گھبراہٹ سے "ٹمی کیا سمجھتا ہے"؟
"وہ جانتا ہے کہ وہ لاہور سے آیا ہے، آپ بتائیے کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔"

خاموشی پوری محفل بات چیت اور بحث و مباحثے کی رزم گاہ بنی ہوئی تھی۔ لیکن ان میں چند ایسے بھی تھے جنہوں نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی بولنے والوں نے ان کا مذاق اُڑایا۔ "صاحبان اس محفل میں چند گونگے بھی آ گئے ہیں ان کی خاموشی نے اس باغ و بہار محفل میں قدرے بدمزگی اور بوریت سی پیدا کر دی ہے۔"
ایک کم گو نے محفل میں پہلی بار زبان کھولی۔ بولا۔
"حضرات! ان صاحب کا فرمانا بجا، جواب میں، میں صرف اتنا عرض کروں گا۔ کہ خاموشی سے خرابیاں نہیں پیدا ہوتیں۔ اور اگر کہیں پیدا ہو بھی جاتی ہیں تو ان کا تدارک آسان ہوتا ہے۔ مگر گفتگو اور زیادہ بولنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تدارک مشکل ہوتا ہے۔" پھر حاضرین محفل سے سوال کیا۔ "کیا آپ نے پانی سے بھری ہوئی مشک دیکھی ہے"؟
حاضرین میں سے چند آوازیں بلند ہوئیں۔ "ہاں دیکھی ہے۔"
اس شخص نے کہا۔ "تب پھر آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ مشک کا منہ باندھ کر ہی اس کا پانی روکا جاتا ہے۔"

"باپ اور اس کا نوجوان بیٹا ایک تصویر کھنچوانے اسٹوڈیو پہنچے۔ فوٹو گرافر نے نوجوان سے کہا۔ "اگر تم اپنے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ لو تو بہت اچھا پوز بنے گا۔"
"اس سے بھی زیادہ فطری اور حقیقت سے قریب یہ رہے گا۔" باپ نے دخل اندازی کرتے ہوئے کہا، "کہ اس کا ہاتھ میری جیب میں ہو۔"

ایک پولیس والا سڑک پر گشت کے دوران یہ دیکھ کر پریشان ہو گیا کہ ایک شخص شیر کے گلے میں رسی ڈالے سڑک پر ٹہل رہا ہے۔
"اے مسٹر! پولیس والے نے اُسے دور ہی سے مخاطب کیا۔ "تم شیر کو ساتھ لیکر اس طرح سڑک پر نہیں گھوم سکتے۔ اُسے چڑیا گھر لے جاؤ۔"
"بہت بہتر جناب۔" وہ شخص کہتا ہوا دوسری طرف مڑ گیا۔ دوسرے روز پولیس والا اس شخص کو سڑک پر شیر کے ساتھ ٹہلتے دیکھ کر ایک بار پھر پریشان ہو گیا۔ اور برہمی سے بولا۔ اے مسٹر! کل میں نے تم سے کہا تھا کہ شیر کو چڑیا گھر لے جاؤ۔"
"کل میں اپنے شیر کو چڑیا گھر ہی لے گیا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا۔" اور آج میں اسے فلم دکھانے لے جا رہا ہوں۔"

رشتہ کرانے والی عورت نے ایک نوجوان کو بتایا۔ "لو میاں خدا خدا کر کے تمہاری مرضی کے مطابق ایک مناسب لڑکی میں نے تمہارے لئے تلاش کر ہی لی۔ لڑکی اچھے گھرانے کی ہے وہ صاحب جائیداد ہے۔ خوبصورت ہے۔ سلیقہ شعار ہے۔ وکیل ہے۔ بس کبھی کبھی اُس پر دماغی دورے پڑتے ہیں اُس وقت وہ غیر ذمہ دارانہ حرکتیں بھی کر گزرتی ہے۔" نوجوان نے کہا، "کوئی حرج نہیں۔ لڑکی مجھے پسند ہے۔ تم بات آگے چلاؤ۔"
رشتہ کرانے والی عورت نے کہا۔ "بات آگے چلانے کیلئے ذرا انتظار کرنا پڑے گا تاکہ اس کے دماغی دورے کے دن آ جائیں مسئلہ تمہارا ابھی ہے کہ وہ بھی تمہیں پسند کرلے۔"

تب ہے نا

چاند کبھی تو تاروں کی اس بھیڑ سے نکلے
اور میری کھڑکی میں آئے
بالکل تنہا اور اکیلا
ایک ہی سانس میں سب کی سب وہ باتیں کرلوں۔
جو میرے تالو سے چپکی
دل میں سمٹی رہتی ہیں
سب کچھ ایسے ہی ہوجائے، جب ہے، ناں!
چاند میری کھڑکی میں آئے، تب ہے ناں!

نظم

برتھ ڈے گفٹ

میں سوچ رہی ہوں کیا دوں گی
تمہارے جنم دن پر تم کو
ہیں پھول اچھے مگر یہ تو
مرجھا جائیں گے سانس کی گرمی سے
کوئی رنگین تحفے کوئی چیز
مہکتی خوشبو کی مہنیر
یا کانچ کا اک رنگین ٹکڑا
سب کچھ یہ بکھرتا جائے گا۔
ہاں میرے پاس کچھ جذبے ہیں
کچھ پوشیدہ احساس حُسن
کچھ رنگین سپنے اچھے سے
اور لب پر رنگ دعاؤں کے۔

انکار

میں،
تیرے ماضی کا
اک رنگین فسانہ
نہیں بننا چاہتی
تاکہ تو اپنی بیوی سے
یہ نہ کہہ سکے کہ
میں تجھ سے محبت کرتی ہوں
اس سے بہتر ہے کہ
تیرے دل میں
میرا خیال بھی نہ آئے
اس لئے میں کہتی ہوں کہ
مجھے تم سے محبت نہیں ہے
اور
نہ کبھی ہوگی۔

انتظار

اُس کی دوریوں نے
میرے وجود کو دیمک لگادی ہے
یوں لگتا ہے
جیسے کوئی بوسیدہ دروازہ ہوں
جس پر کوئی دستک بھی نہیں دیتا
دیکھ بھال تو دور کی بات ہے۔

دو شرابی جھومتے جھامتے چڑیا گھر میں داخل ہوئے۔ جب وہ شیر کے کٹہرے کے سامنے سے گزرے تو جنگل کا بادشاہ خوفناک آواز میں دہاڑنے لگا۔

"بھاگ چلو" پہلے شرابی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ "تم جانا چاہتے ہو تو جاؤ۔" دوسرے شرابی نے لڑکھڑاتے ہوئے جواب دیا۔ "میں تو یہ فلم دیکھ کر ہی جاؤں گا۔"

ہے سچ یہ بھی کہ

● انسان۔۔ پھول کی مانند ہے جسے توڑا جاسکتا ہے۔ سونگھا جاسکتا ہے مسلا جاسکتا ہے۔ مگر سمجھا نہیں جاسکتا۔

● زندگی کے سفر میں کہیں بھی جانے سے پہلے دس دفعہ سوچو کہ بیچ راستے سے پلٹنا کٹھن ہے بہت کٹھن۔

● یادوں کے یاد آنے سے ہم سب بے اختیار ہیں۔ بھلا ہم تاروں کو چمکنے سے روک سکتے ہیں۔

● انسان محو گفتگو اس لئے بھی رہنا چاہتا ہے تاکہ سناٹے جیسے عذاب کو در گزر کرسکے۔

● جب زخموں کو مرہم نہیں ملتا تو زخم مرہم کی لذت سے ناآشنا ہوکر زخموں کو ہی مرہم سمجھنے لگتے ہیں۔

● یہ وہ وقت ہوتا ہے جب تخیل ایک ایسا مرہم تیار کرتا ہے جو دکھوں اور زخموں کو کشید کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

● انسان کے سارے غم اور ساری مصیبتیں صرف خواہشوں کے باعث ظہور میں آتی ہیں۔

● جب درد حد سے بڑھ جاتے تو قہقہہ بن جاتا ہے۔ تنہائی میں جب انسان اپنے کھوکھلے قہقہے پر غور کرتا ہے تو زار و قطار رونے لگتا ہے۔

ہاتھوں کی چند دلچسپ حرکات

● مصافحہ کرتے وقت جو لوگ دوسروں کے ہاتھوں کو زور سے دبانے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر روز مرہ زندگی میں طاقت زور زبردستی اور سخت گیری کے قائل ہوتے ہیں۔

● جس انسان کے ساتھ مصافحہ کے دوران گرفت مضبوط محسوس ہو وہ گرم جوش اور خوش اخلاق ہوتا ہے۔

● مصافحے کے دوران جو لوگ اپنے مقابل کا ہاتھ پوری طرح تھامے بغیر انگلیوں کے لمس سے ہی ہر مرحلہ طے کردیتے ہیں۔ وہ یا تو خود کو کمتر سمجھتے ہیں۔ اور یا لاتعلق رہنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ خود پسند ــ اور انا پرست ہوتے ہیں۔

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ سجدہ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ سجدہ قرآن حکیم کی ۳۲ ویں سورۃ ہے۔ اور یہ اکیسویں سپارے میں ہے۔ اس سورۃ کے اعداد ۲ ۳ ۳ ۳ ۱۱ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر سورۂ سجدہ کو لکھ کر یا کمپیوٹر سے کتابت کرا کر اُس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے جو مرگی کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کو مرگی سے نجات مل جائے گی۔

● میرا اپنا ذاتی تجربہ یہ ہے کہ سورۂ سجدہ ۳ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے اگر صبح شام مرگی والے کو پلایا جائے تو بھی مرگی ختم ہو جاتی ہے۔

● جو عورت بانجھ ہو اس کو لگاتار ۴۱ دن تک مندرجہ ذیل آیات جو اس سورۃ کی ۶ تا ۹ آیات ہیں۔ طشتری پر زعفران سے لکھ کر پلائیں۔ انشاء اللہ ان آیات کی برکت سے اس کا بانجھ پن دور ہو گا۔ اور حمل قرار پائے گا۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝ الَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰہُ وَنَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۝

اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مقدمے میں گرفتار ہو گیا ہو۔ اس کو چاہیے کہ ۷ ٹھیکریوں پر یہ آیت لکھ کر کنوئیں میں یا نہر میں ڈالے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْھَا ۝ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اس عمل کو لگاتار ۷ روز تک کر کے چھوڑ دیں انشاء اللہ مقدمہ میں فتح ہو گی یا کسی بھی طرح نجات ملے گی۔

● اگر کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدے میں جا کر اپنی مغفرت کی دعا کرے تو قیامت کے دن یہ سورۃ تلاوت کرنے والے کے لئے فریادی بنے گی۔ اس سورۃ کو پانچ مرتبہ اُس وقت پڑھیں۔ جب قمر برج سرطان میں ہو۔ اور پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ پھر اس پانی کو اس شخص کو پلائیں جو دردِ جگر یا بخار میں مبتلا ہو تو انشاء اللہ فوراً شفاء ہو گی۔

● آیت ۶ تا ۹، جو آیات بانجھ پن کو دور کرنے کیلئے طشتری پر لکھ کر پلائی جاتی ہیں۔ اس کو کسی طشتری پر لکھ لیں اور ۲۴ مرتبہ ان ہی آیات کو پڑھ کر اُسی طشتری پر دم کر لیں۔ پھر پانی سے دھو کر اُس بچے کو صبح شام پلائیں جس کی نشوونما صحیح معنوں میں نہ ہو رہی ہو۔

● جو شخص اس سورۃ کا عامل بننا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سورۃ کی پہلی آیت الٓمٓ بہ نیت زکوٰۃ سورۂ سجدہ بعد نمازِ عصر ۱۶۸۰ مرتبہ پڑھے صرف ۳ دن تک۔ تیسرے دن ۱۶۸۱ مرتبہ پڑھے۔ ہر روز پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر مل لیا کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس اس سورۃ کا نقش ہو گا۔ اس پر ربّ العالمین کی طرف سے بہت سی حقیقتوں کا انکشاف ہو گا۔ اور اس پر انوارِ الٰہی کی بارش ہو گی۔ اس نقش کو اس وقت لکھیں جب آفتاب برج سرطان میں ہو۔ بدھ کے دن ساعتِ عطارد میں لکھیں اور لکھتے وقت مصطگی کی دھونی لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۲۲۹	۲۸۲۲۸	۲۸۲۴۰	۲۸۲۲۵
۲۸۲۴۱	۲۸۲۲۴	۲۸۲۳۰	۲۸۲۲۷
۲۸۲۲۶	۲۸۲۳۱	۲۸۲۲۷	۲۸۲۲۸
۲۸۲۲۶	۲۸۲۲۹	۲۸۲۲۵	۲۸۲۳۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۵	۴	۱۵	۱۰
۱۶	۹	۶	۳
۲	۷	۱۲	۱۳
۱۱	۱۴	۱	۸

(باقی آئندہ)

قسط ۶۹

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

البرُّ

حق تعالیٰ کا ۷۹واں صفاتی نام البرُّ ہے۔ البرّ کا مطلب ہے وہ ذات جو اپنے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کے راستوں سے نیکی کرنے والی ہے۔ یعنی وہ بندوں کے ساتھ ہردم بھلائی کرنے والی ذات ہے۔ اور اس کے حکم اور رضا میں بظاہر اگر کوئی سختی معلوم ہوتی ہو تو بھی درحقیقت اس میں کوئی خیر اور حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ کیوں کہ اُس ذاتِ گرامی کا کوئی بھی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

● اس اسم سے متّصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان سب کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کرے۔ اور اپنی ذات سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے۔

یہ اسم، اسم جمالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۲۰۲ ہیں۔

● اگر کوئی شخص نفسانی خواہشات میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ بکثرت اس اسم کا ورد کرے۔ انشاء اللہ نفسانی خواہشات سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص بدکاریوں کا شکار ہوجائے تو اس کو چاہئے روزانہ ۲۰۲ مرتبہ "یابرُّ" پڑھا کرے۔ انشاء اللہ بدکاریوں سے حفاظت ہوجائے گی۔

● اپنے حالات کی درستگی کے لئے ہر نماز کے بعد سات مرتبہ اس اسم کو پڑھنا چاہئے۔

● ریل گاڑی، بس، کشتی یا ہوائی جہاز میں چڑھتے وقت اگر سات مرتبہ "یابرُّ" پڑھ لیں تو تمام آفتوں سے دورانِ سفر حفاظت رہے۔

● اگر ماں باپ ستر مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھ کر اپنے کم سن بچے پر دم کردیں تو بچہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے۔

● اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کی روزانہ سات تسبیحیں پڑھ لے تو اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔

● جو شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے تو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ اس کا ورد کرے۔ لگاتار ۴۰ دن تک انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور اس اسم الٰہی کے وظائف و اعمال میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔

● اس اسم الٰہی کا نقش طبیعت میں نیکی، بھلائی اور لطف و نرمی پیدا کرنے کیلئے بے حد مؤثر ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۳	۵۶	۴۳
۵۵	۴۴	۴۹	۵۴
۴۵	۵۸	۵۱	۴۸
۵۲	۴۷	۴۶	۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸	۶۳	۷۱
۷۰	۶۷	۶۵
۶۴	۷۲	۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیئے جائیں۔ اور اُن کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۶	۴۹	۵۱	۴۶
۴۳	۵۴	۴۸	۵۷
۵۰	۵۵	۴۵	۵۲
۵۳	۴۴	۵۸	۴۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیئے جائیں ان کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۸	۷۰	۶۴
۶۳	۶۷	۷۲
۷۱	۶۵	۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جاتے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳	۵۰	۴۳	۵۶
۴۴	۵۵	۵۴	۴۹
۵۸	۴۵	۴۸	۵۱
۴۷	۵۲	۵۷	۴۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جاتے۔ اسکو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴	۷۰	۶۸
۷۲	۶۷	۶۳
۶۶	۶۵	۷۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔

اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر اگر نقش لکھے۔ تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۴۶	۴۷	۵۲
۴۸	۵۱	۵۸	۴۵
۵۴	۴۹	۴۴	۵۵
۴۳	۵۶	۵۳	۵۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۴	۷۲	۶۶
۷۰	۶۷	۶۵
۶۸	۶۳	۷۱

ان تمام نقوش کو لکھتے وقت اپنے دل میں یہ یقین جاگزیں ہونا چاہیئے کہ کسی بھی مقصد میں کامیابی حاصل کرنا تعویذوں کا کمال نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو قدرت خداوندی کا کمال ہے اگر قدرت خداوندی کا اشارہ نہ ہو تو نہ تعویذ اپنا اثر دکھاتا ہے نہ دوا۔ ہر عامل کا فرض ہے کہ وہ تعویذ لکھنے کے بعد اپنے رب سے اس بات کی دعا کرے کہ وہ تعویذوں میں تاثیر پیدا کردے۔ کیوں کہ ہر چیز میں تاثیر وہی پیدا کرتا ہے اور اسی کے حکم سے دنیا میں بھلائیاں بکھرتی ہیں۔

اگر عامل مذکورہ نقوش کو لکھنے کے بعد ان پر ۲۰۲ مرتبہ "یابرُّ" پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

مَردوں کو اس بات کی تاکید کرنی چاہیئے کہ وہ نقش کو دائیں بازو پر باندھیں اور عورتوں کو اس بات کی تاکید کرنی چاہئے کہ وہ نقش کو بائیں بازو پر باندھیں۔ البرُّ کے نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں یا آسمانی رنگ کے کپڑے میں پیک کردیں تو افضل ہے۔ کپڑا چڑھانے سے پہلے موم جامہ ضرور کرلینا چاہیئے تاکہ تعویذ پانی وغیرہ سے محفوظ رہے۔ (باقی آئندہ)

پیار، دولت اور موتیوں سے نہیں خریدا جاسکتا۔ حقیقی محبت اور دلی سکون خدا کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسی لئے حقیقی پیار کے متلاشی کا رابطہ براہِ راست قدرت سے ہوتا ہے۔

(ایس جی ہوکر)

علم الاعداد

حسنُ الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ماہ مئی ۲۰۰۳ء آپ کیلئے کیسا رہے گا

(۱) جن حضرات و خواتین کا مفرد عدد ایک ہو۔ ان کے لئے مئی کا مہینہ معتدل رہے گا۔ کوئی قابلِ ذکر نفع اور کوئی قابلِ ذکر نقصان اس ماہ انہیں نہیں ہوگا۔

(۲) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۲ ہو۔ ان کیلئے مئی کا مہینہ خوشگوار رہے گا۔ اس ماہ ان کے کاروبار میں نمایاں بڑھوتری ہوگی۔ اور مال میں خیر وبرکت بھی ہوگی۔

(۳) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے مئی کا مہینہ عام سا مہینہ ثابت ہوگا۔

(۴) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۴ ہے۔ اِن کو ماہِ مئی میں کوئی اہم بات پیش نہیں آئے گی۔ نہ کوئی حادثہ ہوگا اور نہ کوئی کامیابی ملے گی۔

(۵) جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کے لئے مئی کا مہینہ بہت سی آفتیں لا سکتا ہے۔ انہیں اپنے کاروبار میں بھی کسی طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اُن کے گھریلو حالات بھی نارمل نہیں رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں رشتوں کی ٹوٹ پھوٹ کا سامنا کرنا پڑے۔ اور انہیں اور بھی کسی قسم کی اُلجھنوں کا (خدانخواستہ) سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

(۶) جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ اُن کے لئے مئی کا مہینہ اگرچہ عام سا مہینہ رہے گا۔ لیکن انہیں گھریلو زندگی میں ایک طرح کا سکون اور استحکام حاصل ہوگا۔ اور باہمی اعتماد میں اضافہ ہوگا۔

(۷) جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ ان کے لئے ماہِ مئی ایک انقلابی مہینہ رہے گا۔ کاروبار میں اضافہ ہوگا ترقیات کے نئے نئے چانس ملیں گے۔ روزی میں خیر وبرکت ہوگی نئے منصوبوں پر عمل ہوگا۔ اور نئے تعلقات بنیں گے۔ کامیابیوں کی مختلف راہیں کھلیں گی۔ رشتے داری بحال ہوگی۔ جو لوگ خفا ہوں گے وہ مان جائیںگے اور کسی نئے رشتے کے قائم ہونے کا امکان ہوگا۔ گھریلو زندگی حد سے زیادہ خوشگوار رہے گی۔ شریکِ زندگی کی طرف سے خوشیاں عطا ہوں گی۔ اور دوسرے رشتے دار بھی خوش بخوش رہیں گے۔

(۸) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ان کے لئے مئی کا مہینہ رحمتوں کا پیغام لے کر آئے گا۔ قدم قدم پر کامیابیاں ملیں گی اور زندگی میں بہاروں کی آمد ہوگی۔ خوشیوں سے زندگی کا چمن مہک اُٹھے گا۔ تعلقات بڑھیں گے۔ رشتے بنیں گے۔ ٹوٹے ہوئے تعلقات میں بھی جوڑ پیدا ہوگا۔ ہر طرف سے اچھی اچھی خبریں موصول ہوں گی۔ اور زندگی کو خوشیوں کے ساتھ ساتھ سکون بھی میسّر آئے گا۔ ۸ عدد والوں کے لئے مئی کا مہینہ ہر اعتبار سے مبارک ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(۹) جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ۹ ہے۔ اُن کے لئے مئی کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ انہیں اپنے اہم کاموں کو اس مہینے میں انجام دینا چاہئے۔ کیوں کہ اس ماہ ۹ عدد والے جو بھی کام کریںگے انہیں اللہ کے فضل وکرم سے کامیابی ملے گی۔

۹ عدد والوں کے لئے یہ مہینہ اس اعتبار سے بھی مبارک ثابت ہوگا کہ ان کو ازدواجی زندگی کا سکون میسّر آئیگا۔ رشتے داریاں بحال ہوں گی۔ نئے رشتے قائم ہوں گے۔ پُرانے رشتوں میں بھی سُدھار پیدا ہوگا۔ ٹوٹے ہوئے تعلقات بحال ہوں گے۔ اور زندگی نئے نئے خوشیوں کے پیغامات سے بہرہ ور رہے گی۔

۹ عدد والوں کو چاہیئے کہ مئی کے مہینے میں اپنے اہم منصوبوں پر عمل کریں۔

(باقی آئندہ)

قسط ۱۳

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔ مستحصلہ کو ۲ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ موجود ہے۔ اگر صفر بچے تو دفینہ موجود نہیں ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ مکان کے کس حصے میں ہے۔ تو مستحصلہ کو ۳ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ کچن میں ہے۔ اگر ۲ بچیں تو دفینہ بیٹھک میں ہے یا برآمدے میں ہے۔ اگر ۳ بچے تو دفینہ غسل خانہ میں یا نل کے آس پاس ہے۔ اگر مستحصلہ ۳ سے کم بچے تو مذکورہ تفصیلات سے دفینہ کا اندازہ کریں۔

مثال کے طور پر اگر ۱۵ اپریل بروز منگل ۲۰۰۳ء کو صبح ۱۰ بجے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا راشد ابن نجمہ کے مکان میں دفینہ ہے۔؟ (مکان نمبر جو بھی شامل ہوگا۔ مثلاً راشد کا مکان نمبر ۳۲۲ ہے۔) تو اس کی تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) راشد نجمہ۔	۶۰۳	۹
(۲) حروف سوال کے اعداد۔	۴۳۶	۴
(۳) تاریخ عیسوی۔	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی۔	۴	۴
(۵) سن عیسوی۔	۲۰۰۳	۵
(۶) تاریخ ہجری۔	۱۲	۳
(۷) ماہ ہجری۔	۲	۲
(۸) سن ہجری۔	۱۴۲۴	۲
(۹) ماہ ہندی۔	۱	۱
(۱۰) دن منگل مقررہ نمبر۔	۳	۳
(۱۱) بُرج حمل۔	۱	۱
(۱۲) متعلقہ ستارہ مثبت مریخ	۹	۹
(۱۳) منزلِ قمر غفرا۔	۱۵	۶
(۱۴) مکان نمبر۔	۳۲۲	۷

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۷ ۶ ۹ ۱ ۳ ۱ ۲ ۲ ۳ ۵ ۴ ۶ ۴ ۹
۴ ۶ ۱ ۴ ۴ ۳ ۴ ۵ ۸ ۹ ۱ ۱ ۴
۱ ۷ ۵ ۸ ۷ ۷ ۹ ۴ ۸ ۱ ۲ ۵
۸ ۳ ۴ ۶ ۵ ۷ ۴ ۳ ۹ ۲ ۷
۲ ۷ ۱ ۲ ۳ ۲ ۷ ۳ ۳ ۱
۹ ۸ ۳ ۵ ۵ ۹ ۱ ۶ ۴
۸ ۲ ۸ ۱ ۵ ۱ ۷ ۱
۱ ۱ ۹ ۶ ۶ ۸ ۸
۲ ۱ ۶ ۳ ۵ ۷
۳ ۷ ۹ ۸ ۳
۱ ۷ ۸ ۲
۸ ۶ ۱
۵ ۷
۳

۱
۲) ۳ (
۲
۱

ایک بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ موجود ہے ——— ۳ کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ غسل خانہ میں ہے۔ یا نل اور ٹنکی کے آس پاس ہے۔

(باقی آئندہ)

علم الحروف

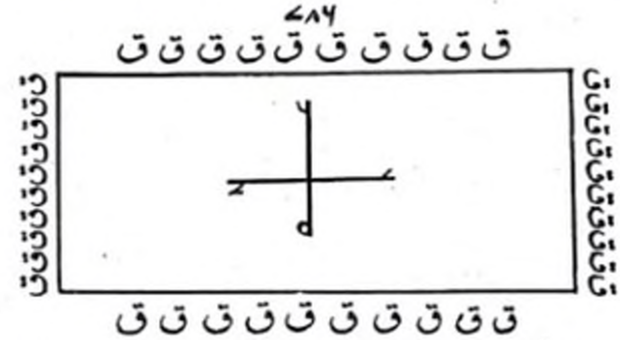
(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم ـــــ دیوبند

قسط ۱۷

ق:- یہ حرف مزاج کے اعتبار سے آبی ہے۔ اس کے اعداد ۱۰۰ ہیں۔ اس کے مؤکل کا نام عطرائیل ہے۔

اگر کسی دشمن کی خواب بندی کرنی ہو تو اس طرح نقش بنائے۔ اور نقش کے نیچے دشمن کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر قبرستان کی زمین میں دفن کردے۔ دشمن کی نیند اُڑجائے گی۔ اس مثالی نقش میں نقش کے چاروں طرف دس دس قاف بنائے گئے ہیں۔ لیکن نقش بناتے وقت چاروں طرف سَو سَو قاف بنانے چاہئیں۔

۷۸۶



ساعتِ عطارد میں کسی زرد رنگ کے کاغذ پر دو سَو مرتبہ ق لکھ کر طالب و مطلوب کا نام لکھ کر اُن کی ماؤں کے نام کے ساتھ بھاری پتھر کے نیچے دبادیں تو مطلوب کی نیند اُڑجائے گی۔ اور اُس وقت تک اُڑی رہے گی جب تک وہ طالب سے ملاقات نہ کرلے۔

محبت کے لئے کسی سفید کاغذ پر سَو مرتبہ "ق" لکھ کر طالب و مطلوب کے نام حسب قاعدہ لکھ کر کسی درخت پر تعویذ لٹکادیں۔ تعویذ کو ہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کرلیں انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوکر طالب سے آملے گا۔

اگر کسی مقصد کے لئے حرف "ق" کو سَو مرتبہ سَو دن تک لگاتار پڑھے تو مقصد میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حرف قاف قوی کو تقویت دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس حرف کو ۱۲ مرتبہ لوہے کی تختی پر لکھ کر بازو پر باندھ لے تو بھاری سے بھاری پتھر اٹھالے۔

حرف قاف کو اللہ نے قوت کا سرچشمہ بنایا ہے۔ جو شخص حرف قاف کے اعداد نقش مربع کی شکل میں اتوار کے دن پہلی ساعت میں شیر کی کھال پر لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لے تو درندے اور وحشی جانور اور جن و انس اس سے خوف کھانے لگیں۔

اگر حرف قاف کا دائرہ بناکر کوئی عامل اس دائرے میں بیٹھ کر کوئی عمل کرے تو کوئی جن وغیرہ اس کو نقصان نہ پہنچاسکے۔

حرفِ قاف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۳۱	۲۸	۲۴
۲۹	۲۳	۱۸	۳۰
۲۲	۲۶	۳۳	۱۹
۳۲	۲۰	۲۱	۲۷

بحق یا قوی یا قدیم یا قادر یا قہار یا قائم

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ حرف قاف "پڑھ کر سَو مرتبہ یہ پڑھے۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔ اس کے بعد اپنے مقاصد کے لئے دعا کرے۔ انشاء اللہ مقاصد میں بھرپور کامیابی عطا ہوگی۔ بہت ہی عجیب وغریب عمل ہے۔ اور بزرگوں کی خاص عطا ہے۔ جو آپ کی خدمت میں بلا تامل پیش کردیا ہے۔ آپ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اور ناچیز کو بھی دعاءِ خیر میں یاد رکھیں۔

(باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنیکے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

آسان عمل کی فرمائش

سوال از:۔ عبد المتین ــــــــ بھیونڈی (مہاراشٹر)

میں اللہ جل شانہٗ سے دعا کرتا ہوں اپنے اس رسالہ طلسماتی دنیا کو تا قیامت قائم ودائم رکھ۔

آپ کا یہ طلسماتی ادارہ کسی کی تعریف کا محتاج نہیں۔ کیوں کہ یہ ادارہ اپنے سینے کی نورانیت سے پوری دنیا کو روشن کررہا ہے لہٰذا آج میں پانچ سال سے یہ رسالہ پڑھ رہا ہوں۔ دل میں بہت خیال آیا کہ میں بھی اوروں کی طرح آپ کو خط لکھوں۔ لیکن میں اَن پڑھ ہونے کی وجہ سے نہیں لکھ رہا تھا۔ لیکن آج ساتھ فروری کو ہمت کرکے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اور اس امّید پر کہ آپ میرے اس خط کا جواب نہیں دیں گے۔ جو بھی رسالہ خریدتا ہوں اپنے ایک دوست سے پڑھوا کر سنتا ہوں۔ اسی دوست سے یہ خط بھی لکھوا رہا ہوں۔ اس میں جو بھی غلطی ہو۔ ہزار ہا بار آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ امّید قوی ہے کہ آپ ضرور معاف کردیں گے۔ اور اپنے دوست سے اردو بھی پڑھ رہا ہوں۔

گزارش ہے کہ آپ نے مؤکلات نمبر میں ایک عمل لکھا ہے۔ "عمل حاضری بچۂ مؤکل" کا ہے جو کہ مؤکلات نمبر صـ۴۳ پر درج ہے اور بغیر حصار کے عمل کا آغاز ہے۔ اور اس میں رجعت کا ذرا بھی ڈر نہیں ہے۔ اگر احتیاطاً اس کا حصار کرلیں تو کیا غلطی ہوجائے گی۔ اور اس سے بھی آسان کوئی عمل ہو تو بتلا دیجئے۔ جس سے ہم ان پڑھ لوگ آسانی سے کرلیں۔ اور میں ایک مزدور آدمی ہوں۔ لوم چلاتا ہوں۔ ہر وقت سیٹھ سے اور جو ساتھی کاریگر ہیں ان سے اور جو مستری ہے ان سے بات کرنا ہی پڑتا ہے۔ کیوں کہ مسئلہ مشین کا ہے۔ بگڑ جانے پر مشین بند رہے گی۔ لہٰذا اس وجہ سے بات کرنا ہی پڑتا ہے۔ یہ روزی روٹی کا مسئلہ ہے۔ پیٹ کا مسئلہ ہے میں اس قدر مقروض ہوں کہ بہت پریشان۔ کوئی ایسا وظیفہ عنایت کیجئے جس میں رجعت کا خوف خطرہ بالکل نہ ہونے پائے اور اجازت بھی دیجئے۔ بہت مہربانی ہوگی۔ اور تیر کی طرح پڑھتے ہی فوراً کام کرجائے۔ آپ سے امّید کرتا ہوں کہ آپ اپنے کسی نزدیک والے رسالے میں ضرور شائع کریں گے۔ آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ اور کوئی مؤکل کا عمل بتا دیجئے۔ جس کے کرنے میں بالکل رجعت کا ڈر نہ ہو۔ ایک کمزور دل کا آدمی بھی کرسکے۔

جواب میرا مخلصانہ مشورہ آپ کے لئے یہ ہے کہ اگر آپ باقاعدہ روحانی عملیات سے وابستہ نہیں ہیں تو پھر مؤکل یا ہمزاد تابع کرنے کے چکر میں نہ پڑیں۔ اس لئے مؤکل اور ہمزاد روحانی تھرمامیٹر کا کام دیتے ہیں۔ اور تھرمامیٹر ڈاکٹروں کے کام کی چیز ہے۔ اگر تھرمامیٹر عام لوگ حاصل کرلیں تو انہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی عام آدمی، کوئی مؤکل یا ہمزاد تابع کرلے تو اسے اس سے کیا فائدہ ہوگا۔

جہاں تک معاشی پریشانیاں دور کرنے کا سوال تو اس کا حل یہ ہے کہ آپ ایسے وظائف پڑھیں جو آپ کیلئے ترقیات اور خیر وبرکت کے دروازے کھول دیں۔ ایسے وظائف اور عملیات کرنے سے کیا فائدہ جو آپ کے لئے خدا نخواستہ مشکلات کے دروازے کھول دیں۔

یہ تو آپ بھی جانتے ہیں کہ روحانی عملیات میں رجعت اور

انقلابِ عمل کی ایک حقیقت ہے۔ اور جب کسی عامل کا کوئی عمل منقلب ہوجاتا ہے یا عامل کسی طرح کی رجعت کا شکار ہوجاتا ہے۔ تو اس کے لئے طرح طرح کی مشکلات پیدا ہوجاتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ بہت سے عمل ہم نے مؤکلات نمبر میں بہت ہی آسان دیئے ہیں۔ انہیں کرنے میں کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ لیکن عمل مؤکل کا کتنا بھی آسان ہو۔ اس میں حصار تو کرہی لینا چاہیئے۔ کیوں کہ حصار عامل کو ناگہانی خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

آپ کا آسان عمل کی فرمائش کرنا بجائے خود اس بات کی علامت ہے کہ آپ مشکل عمل کے اہل نہیں ہیں۔ اور مؤکل والا عمل کتنا بھی آسان ہو اس میں کچھ نہ کچھ جھنجھٹ ضرور ہوتا ہے۔ گھر میں پھرنے والی چڑیا بھی بہت آسانی سے ہاتھ نہیں آجاتی۔ پھر مؤکل چڑیا سے زیادہ تو عقل مند ہوتا ہوگا۔ آخر وہ اتنی آسانی سے کیسے ہاتھ لگ سکتا ہے۔ اور آپ نے تو یہ بھی واضح کردیا ہے کہ آپ بہت ہی کمزور دل کے انسان ہیں۔ جب آپ کو اپنی بساط کا خود ہی اندازہ ہے تو پھر آپ مؤکل کے چکر میں کیوں پڑ رہے ہیں۔ ذرا سوچیئے کہ عمل کے دوران کسی رات کی مکمل تنہائی میں جب مؤکل آپ کے روبرو آکر کھڑا ہوجائے گا تو آپ کس طرح خود کو سنبھال پائیں گے۔ اگر آپ نے اس وقت خود کو نہیں سنبھالا اور آپ سے کسی طرح کی کوئی بات نہ ہوسکی مؤکل سے، آپ کوئی معاہدہ نہ کرسکے تو وہ زیادہ دیر انتظار نہیں کرسکے گا۔ اور واپس ہوجائیگا اس طرح آپ کی محنت ضائع ہوجائے گی۔

دراصل اس طرح کے عملیات صرف ذوق کی وجہ سے یا ازراہِ تفریح یا ازراہِ تجربہ نہیں کیئے جاتے۔ اس طرح کے عملیات اسی وقت کرنے چاہیئں جب زندگی میں اُن کی اشد ضرورت ہو اور اس طرح کے عملیات کی اشد ضرورت صرف عاملین کو ہوتی ہے۔ اور عاملین بھی اس طرح کے عملیات سے پہلے اور دوسرے مراحل سے خود کو گزارتے ہیں۔ وہ مختلف قسم کی ریاضتوں، مشقتوں اور محنتوں کے بعد اس بابِ مؤکل تک پہنچتے ہیں۔ اور یہاں پہنچ کر بھی ان کے لئے یہ دروازہ ایک دم نہیں کھل جاتا۔ اس دروازے کو کھولنے کے لئے عاملین کو بہت سے جتن کرنے پڑتے ہیں۔ کئی طرح کی کشمکشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی طرح کی اُلجھنیں اور آزمائشیں ان کے بڑھتے ہوئے قدموں کو کئی بار روکتی ہیں تب کہیں جاکر انہیں اس در پر دستک دینے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

آپ اس لائن کے مبتدی ہیں۔ پھر آپ کمزور دل کے بھی ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ مؤکل کے چکر میں پڑنے کے بجائے ہلکے پھلکے ایسے وظائف کی پابندی کریں جو آپ کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بنیں اور آپ کی مالی مشکلات کا حل نکل سکے۔ اس کے لئے آپ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ اور ہر مبین پر سات مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھا کریں۔ کل سات مُبین سورۂ یٰسین میں ہیں۔ ساتوں مبین پر سورۃ الم نشرح سات سات مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن ۳۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں انشاء اللہ آپ کی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ اور اگر آپ کو مؤکل تابع کرنے کا شوق ہی ہو تو پھر آپ پہلے رُوحانی عملیات کی ابتدائی ریاضتوں سے خود کو گزاریں۔ پھر زینہ بہ زینہ اس راہِ عملیات کا سفر طے کریں۔ اگر آپ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی کوشش کریں گے یا چٹکی بجاکر علاؤالدین کا چراغ حاصل کرنے کی تمنا کریں گے تو ماسوا مایوسی اور ناکامی کے کچھ پلے نہیں پڑے گا۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے لئے جن تعریفی کلمات کا اظہار کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور آپ کے لئے دعائے خیر کرنے کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔

پیر ٹیڑھے ہیں

سوال از: عرفان ———— بیجاپور۔

میری بیٹی جس کا نام بی بی عائشہ ہے۔ میری بیٹی کے پیدائش ہی سے دونوں پیر ٹیڑھے ہیں۔ بہت ڈاکٹروں کو دکھایا۔ سب کہتے ہیں کہ آپریشن کرانا چاہیئے۔ میری اتنی حیثیت نہیں ہے کہ اپنی بیٹی کا آپریشن کراؤں۔

میں بھی طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں۔ اس لئے پوری امید سے آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ میری مشکل کا کوئی نہ کوئی حل ضرور نکالیں گے۔ اس لئے آپ سے یہ امید لے کر یہ خط لکھ رہا ہوں۔ اگر آپ میری بیٹی کے پیر کا کوئی علاج بذریعہ قرآن بتایئے۔

میری بیٹی کا نام بی بی عائشہ ہے۔

میری بیوی کا نام شبانہ بانو ہے۔

میرا نام عرفان ہے۔

جواب آپ کا خط پڑھنے میں بہت دقت ہوئی۔ آپ جب بھی کسی ضرورت کے لئے خط لکھیں تو صاف صاف لکھیں۔

اگر خود صاف صاف لکھنے پر قادر نہ ہوں تو کسی سے لکھوائیں۔ یا کمپیوٹر وغیرہ سے نکلوا کر بھیجیں۔ آج کل کمپیوٹر کی سہولت تقریباً ہر شہر میں موجود ہے۔

آپ کی بیٹی کے لئے ایک قیمتی عمل پیش کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ اس عمل کی ۴۰ دن پابندی کرنے سے آپ کی بیٹی کے پیر ٹھیک ہو جائیں گے۔ اگر چالیس دن میں فرق نہ پڑے تو پھر اپنے رشتے داروں سے اور اپنے دوستوں سے مدد حاصل کر کے اپنی بیٹی کے پیروں کا آپریشن کرالیں۔ دنیا کے کام ایک دوسرے کی مدد اور تعاون سے چل رہے ہیں۔ اس میں شرمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھیک مانگنا گناہ ہے اور دوسروں کے آگے اپنا دامن پھیلانا معیوب ہے۔ لیکن اس طرح کے معاملات جب کہ ایک لڑکی کی زندگی بھر کی معذوری کا معاملہ ہو تو اسکی خاطر دوسروں سے اعانت طلب کرنا غلط نہیں ہے۔ لیکن ایسا جب کریں جب قرآنی علاج سے خدانخواستہ فائدہ نہ ہو۔

علاج یہ ہے کہ زیتون کے تیل پر ۳۰۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کر دیں اور سورۂ فاتحہ کے اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ پھر اس تیل کو روزانہ اپنی صاحبزادی کے پیروں پر ملیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن اس عمل کی پابندی سے فرق محسوس کرینگے۔ فرق تھوڑا ہو تو مزید چالیس دن اس عمل کو کرلیں۔ اور اگر فرق بالکل نہ ہو تو پھر اللہ کے بھروسے پر اپنے حلقۂ اثر میں اس مسئلے کو رکھیں۔ اور اپنوں کی مدد سے آپریشن وغیرہ کی تیاری کریں۔ کیا بعید ہے کہ اللہ لوگوں کے دل میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کر دے۔ اور آپ کو مطلوبہ رقم مہیا ہو جائے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں کی مدد اپنے بندوں کے ذریعہ کراتا رہتا ہے۔ تو پھر آپ کی مدد بھی عین ممکن ہے۔

مختلف سوالات

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

کچھ سوالات روانہ کر رہا ہوں۔ سلسلہ وار جوابات دیں اگر ہو سکے تو کسی قریبی شمارے میں جگہ عنایت فرمائیں۔ ورنہ جوابی خط حاضر ہے۔

سوال ۱: ترکِ جلالی میں کیا ندی کا پانی بھی شامل ہے۔

سوال ۲: سورۂ یونس کی زکوٰۃ کا طریقہ بتلائیں۔

سوال ۳: مجھے عمل شاہ بکتا نوش و عمل یکتا نوش کی ایک عامل کامل سے اجازت حاصل ہے۔ میں ان اعمال کے چلّے نہیں کیا ہوں۔ کیا میں ان اعمال کی اجازت کسی دوسرے کو دے سکتا ہوں۔

سوال ۴: مجھے عمل دانۂ سلیمانی کی اجازت ۴ سال پہلے ملی تھی۔ کیا میں فی الحال اس عمل کو کر سکتا ہوں۔

سوال ۵: کیا ہر عمل کے حصار کو باہر نکلتے وقت کاٹنا ضروری ہے؟

سوال ۶: جنات کے اعمال میں باؤلی کا پانی نوش کر سکتے ہیں یا نہیں۔؟

امید ہے آپ سبھی سوالات کے تشفی بخش جوابات دینگے۔

جواب آپ کے سوالات کے جوابات بالترتیب حاضر ہیں۔ ندی نہر یا سمندر کے پانی کا استعمال دورانِ عمل ٹھیک نہیں ہے۔

سورۂ یونس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے۔ کہ اس سورۃ کی پہلی آیت کو بہ نیت زکوٰۃ دو ہزار پانچ سو اکتالیس مرتبہ لگاتار ۱۲ روز تک پڑھیں۔ اور ۱۲ روز تک پرہیز جلالی کی پابندی رکھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

جن عملیات کی آپ نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ یا آپ نے ان عملیات کو اپنے معمولات میں شامل نہیں کیا۔ آپ اُن عملیات کی اجازت دوسروں کو کیسے دے سکتے ہیں۔؟ اگر آپ اجازت دیں گے تو یہ اجازت معتبر نہیں ہوگی۔ اور اجازت حاصل کرنے والے کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

آپ کو جن بزرگ نے دانۂ سلیمانی کی اجازت دی تھی۔ وہ آپ کے اُس وقت کے حالات کی وجہ سے دی ہوگی۔ اب آپ کے احوال کیا ہیں۔؟ یہ تو آپ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اگر آپ کے احوال اور آپ کے معمولات اور آپ کی روحانیت میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے تو آپ اس عمل کو کر سکتے ہیں۔ ورنہ بہتر یہ ہے کہ آپ اُن بزرگ سے دوبارہ اجازت حاصل کریں۔

حصار کی حیثیت قفل لگانے کی سی ہوتی ہے۔

قفل بائیں طرف سے لگتا ہے۔ اور دائیں طرف سے کھلتا ہے۔ بالکل یہی صورت حصار کی بھی ہوتی ہے۔ حصار کو اپنے بائیں طرف سے باندھنا چاہیئے۔ اور حصار سے باہر نکلنے سے پہلے حصار کو اپنے دائیں طرف دائرہ کھینچ کر کھولنا چاہیئے۔ جو لوگ حصار کو کھولے بغیر حصار کو توڑ دیتے ہیں۔ انہیں رجعت کسی بھی وقت پریشان کر سکتی ہے۔ دورانِ عمل اگر عامل کو کسی ضرورت کی وجہ سے حصار سے باہر نکلنے کی ضرورت پڑے تو عامل کو چاہیئے کہ حصار باقاعدہ کھولے۔ پھر دوبارہ حصار باندھ کر عمل پورا کرلے۔

جنات کا کوئی بھی عمل کرتے ہوئے باؤلی اور کنوئیں وغیرہ کا پانی استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ نل کا پانی، برسے کا پانی یا ٹنکی کا پانی استعمال کریں۔ اسی میں عافیت ہے۔ اور اسی طرح کی احتیاط میں عملِ جنات کی تاثیر پوشیدہ ہے۔

سازشوں سے پریشان

سوال از: نورالہدیٰ ــــــــ وارانسی۔

امید ہے کہ آپ اچھی طرح سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ بہت اچھے ہیں۔

آپ کے رسالہ "طلسماتی دنیا" سے جانکاری معلوم ہوئی ہے کہ کیا آپ کے یہاں پر ایک شیشہ ہے جو کہ دشمن کا فوٹو سامنے آجاتا ہے۔ اور ہمارے خلاف کیا سازش بنا رہے ہیں۔؟ اُس کی جانکاری ہوجاتی ہے۔ اور ہمارے کونسی شیطانی فساد ہے۔؟ روزگار کے بارے میں بہت پریشانی ہے۔ کیا بات صحیح ہے۔؟ اس خط کا جواب آپ ضرور دیجئے گا۔ جو خرچ لگے گا اس کا بھی جواب دیجئے گا۔ لکھنے میں غلطی جو بھی ہو معاف کریئے گا۔ آپ کے رسالے کو ہم لوگ برابر پڑھتے ہیں۔ تقریباً ۳ سال سے۔

جواب آپ کو کسی نے غلط فہمی میں مبتلا کیا ہے۔ ہمارے یہاں ایسا کوئی شیشہ نہیں ہے جس پر دشمن کی تصویر اُبھر آتی ہو۔ اگر آپ کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ لوگ آپ کے خلاف سازش کر رہے ہیں اور آپ کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں تو آپ اپنے رب سے استعانت طلب کیجئے۔ ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خود کو اللہ کی امان میں دیدے۔ جو خود کو اللہ کی امان میں دیدیتا ہے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ توہمات میں اُلجھنے کے بجائے نماز، آیاتِ قرآنی اور اسماءِ الٰہی کے ذریعہ اپنا تحفظ کیجئے۔ اسی میں آپ کی دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

اگر آپ صبح و شام یَاحَفِیْظُ یَاوَکِیْلُ یَاکَفِیْلُ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں تو آپ کے لئے انشاء اللہ کافی ہوگا اور غیب سے آپکی حفاظت کا سامان ہوجائے گا۔

جنات کی کارستانیاں

سوال از: حافظ محمد ارشاد ــــــــ سیتامڑھی۔

میرا نام "حافظ محمد ارشاد" تقریباً آٹھ سال قبل دورانِ حفظ قرآن ایک دن بعد نماز مغرب قرآن مجید یاد کر رہا تھا۔ اتفاقاً اُس دن مغرب سے عشاء تک ایک آیت بھی یاد نہ ہوسکی۔ اُسی دن سے میری طبیعت خراب ہوتی چلی گئی۔ ہر دو دن تین دن کے بعد ایسا ہونے لگا کہ رات میں سونے کی حالت میں کوئی سینہ پر آبیٹھتا ہے اُس کی شکل و صورت تو نظر نہیں آتی ہے۔ مگر اس کے سینے پر بیٹھنے کی وجہ سے ایسی شدید تکلیف ہوتی ہے کہ الامان الحفیظ۔ بہت سارے عاملوں سے علاج کرایا۔ مگر فائدہ نہیں ہے۔ کسی عامل نے کہا کہ جنّا کا اثر ہے۔ کسی نے خبیث، کسی نے چڑیل بتلا دیا۔ دو مرتبہ رمضان میں تراویح پڑھانے کے دوران اثر کا زور ہوا۔ تراویح موقوف کردینا پڑا۔ اب کئی سالوں سے تراویح پڑھانے کی ہمت نہیں ہوتی ہے۔ قرآن مجید بھولنے کے قریب ہوں۔ اگر یاد کرنے بیٹھتا ہوں تو معلوم ایسا ہوتا ہے دماغ میں طاقت نہیں ہے۔ اور یاد بھی نہیں ہوتا ہے۔ الغرض بہت عاملوں سے علاج کرا کر مایوس ہوچکا ہوں۔ ابھی آپ کا طلسماتی دنیا کا مطالعہ کیا۔ اُس میں آپ کے سلسلے میں بہت ساری باتیں معلوم ہوئیں۔ امید کرتا ہوں آپ میرے حق میں مسیحا ثابت ہوں گے۔ آپ ہی میرا علاج کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں۔ اس سلسلے میں کوئی وظیفہ اور اگر تعویذ کی ضرورت پڑے تو تحریر فرمائیں۔ تاکہ تعویذ منگوا سکوں۔ تعویذ اور اس کے لوازمات کی جو بھی قیمت ہو۔ میں تیار ہوں۔ صرف ہمیں عافیت مل جائے۔

امید کرتا ہوں قریبی طلسماتی دنیا میں ہمارے خط کو شائع فرمائیں گے مشکور ہوں گا۔

جواب بلاشبہ آپ پر جنات کے اثرات ہیں۔ حیرت ہے کہ مختلف عاملوں سے علاج کرانے کے بعد آپ کو صحت کلّی حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ جہاں تک تندرستی اور شفاء کا تعلق ہے تو وہ اللہ رب العزت کی دین ہے۔ وہ اگر نہ چاہیں تو کسی کو کسی بھی مرض اور کسی بھی اثر سے نجات نہیں مل سکتی کیوں کہ صحت و تندرستی کے خزانے اللہ کے دستِ قدرت میں مقید ہیں۔ دوائیں ان کے حکم ہی سے مریضوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اور تعویذات بھی جب ہی اپنا اثر دکھاتے ہیں جب حکمِ ربی ہوجاتا ہے۔ ان کے حکم اور اُن کے اذن کے بغیر نہ دوا اثر دکھاتی ہے اور نہ جھاڑ پھونک اس لئے اگر کسی کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو علاج کرنے والوں کا کوئی قصور نہیں۔ لیکن علاج کرنے والے مرض کی تشخیص بھی نہیں کرسکے۔ تو یہ حیرت کی بات ہے۔ اور جب مرض کی تشخیص ہی صحیح نہیں ہوگی تو علاج کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ اور جب علاج صحیح نہیں ہوگا تو کسی بھی مرض سے نجات کا مل جانا ایک اتفاقی بات ہے۔

آپ پر جوں کہ جناتی اثرات ہیں۔ اس لئے اُن سے نجات کے لئے آپ ہر فرض نماز کے بعد سات سات مرتبہ قرآن حکیم کی دُونوں سورتیں پڑھیں۔ اور صبح وشام آیت الکرسی پڑھکر پانی پر دم کرکے پیا کریں۔ رات کو سونے سے پہلے ایک تسبیح لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کریں۔ اور مندرجہ ذیل نقش کسی عامل سے لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کو ان اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

بحرمت ایں نقش ہر بلا دفع شود

مایوسی کیوں ؟

سوال از: عبدالسلام ——— کرنول۔

بعد از خیریت دیگر احوال درج کئے جا رہے ہیں کہ میں ایک رُوحانی مریض ہوں۔ رُوحانی مرض میں مبتلا ہوتے کوئی تیس سال گزر چکے۔ میرے مرض کی تشخیص ماہنامہ نومبر کے طلسماتی دنیا میں ہو چکی۔ اور مرض کا نام رکھا گیا ہے۔ "جسمانی اور رُوحانی کرب" خدا آپ کو صحت سے نوازے۔ علاج کا طریقہ بھی بتلایا گیا۔ رمضان مبارک کے مہینے میں مرض کی تشخیص ہوئی تھی۔ اس لئے علاج میں کچھ دیر نہ ہوئی۔ بتلاتے ہوئے طریقے کا علاج بھی رمضان کے بارہویں روزہ سے ہی شروع کر دیا گیا۔ اور رمضان ختم ہونے کے بعد چالیس روز کی مدت بھی ختم کر چکے۔ علاج کے درمیان تو افاقہ تھا۔ مگر جوں ہی علاج ختم ہوا پھر وہی بے ڈھنگی رفتار شروع ہو گئی۔ جو پہلے تھی، علاج شروع کرنے سے پہلے خوشی کی لہر دوڑی۔ اور امید کی کرن نظر آئی۔ لیکن علاج کے ختم پر پھر سے مایوسی چھا گئی۔ اب کیا کرتا یہ اپنی عقل کے باہر ہے۔ خاندانی کرب سے مراد کیا یہ شیطان مردود ہے۔ خاندان کے افراد پر ایک کے بعد ایک ایسا ہی وار چلاتا رہے گا۔ نہیں ہرگز نہیں خدا ایسا نہ کرے۔ بھائی صاحب اس کی کوئی اچھی ترکیب بتلایئے کہ ہم اس سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پالیں۔ آپ کی بڑی عین نوازش

زندگی بھر نہ بھولیں گے۔
ہوگی۔ اور آپ کا احسان مگر علاج میں کامیابی
بہت سارے عاملوں سے رجوع ہوا۔
کہیں نہیں پایا۔ "خاندانی روحانی کرب" کا نام سنتے ہی۔ اور
پریشانی بڑھ گئی۔ کیوں کہ میرے خاندان کا ایک اور فرد جس کا نام
ہے الیاس بادشاہ۔ والدہ کا نام ہے رحیم بی۔ روحانی مرض میں مبتلا
ہوئے۔ کوئی تین چار کا وقفہ ہو رہا ہے۔ ذرا بتلایئے تو اس کو بھی
خاندانی کرب ہے۔ کیا ایسا ہی ایک کے بعد ایک خاندانی کرب
میں مبتلا ہوتے رہے تو کیا ہوگا۔ کیا ہم جیسے لوگوں کی موت ایسے
ہی ہوگی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ خدائے تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ دعا
کر رہے ہیں کہ خدائے پاک ہمارا خاتمہ بالخیر یہ کریں۔
ھاشمی بھائی بتلاؤ کہ ہم اس بُری چیز سے کیسے چھٹکارا
پائیں۔ خدا آپ کی عمر دراز عطا فرمائے۔ کیوں کہ آپ وہ کام کر رہے
ہیں جو خدا کو پیارا ہے۔ خدمتِ خلق سے تو خدا بے حد راضی ہوتا ہے۔

جواب ماہِ نومبر ۲۰۰۱ء کے شمارے میں ہم نے آپ کے سوال کے جواب میں جو کچھ لکھا تھا۔ اس کو دوبارہ بغور پڑھیں اس میں یہ بات بھی لکھی گئی تھی کہ نقش کو ایک سال تک گلے میں ڈالنا ہے۔ اور یہ لکھنا اس بات کی نشان دہی کرتا تھا کہ آپ مکمل طور پر ایک سال ہی میں تندرست ہوں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کے خلاف سازش کرنے والوں نے مکمل تیاری کے ساتھ سازش کی تھی۔ اور آپ کا گھیراؤ منصوبہ بندی کے ساتھ کیا گیا تھا۔ لیکن یہ بات مسلّم ہے کہ بچانے والے کے ہاتھ مارنے والے کے ہاتھ سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو مکمل شکار ہونے سے محفوظ رکھا اور آپ دشمنوں کی منصوبہ بندی کے باوجود ابھی تک سلامت ہیں۔ پھر مایوسی کیوں۔؟

جس ذاتِ گرامی نے آپ کو ابھی تک محفوظ رکھا ہے۔ وہ ذاتِ گرامی آپ کو آئندہ بھی دشمنوں کی چالوں سے اور ان کے ناپاک عزائم سے محفوظ رکھے گی۔

جب آپ کو ہمارے بتائے ہوئے روحانی فارمولے سے فا[ئدہ] ہوا تھا۔ پھر بعد میں اس فائدے میں آپ کو کمی محسوس ہوئی تو پہ[لے] تعویذوں کا آپ کو اعادہ کر لینا چاہیئے تھا۔ دریا میں ڈالنے وا[لے] تعویذ اور پینے والے تعویذ کو پھر دوبارہ سے کریں۔ اور جو تعو[یذ] گلے میں ڈالا ہوا ہے اس کے ساتھ مندرجہ ذیل تعویذ بھی بنا[کر] ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کی طبیعت پھر ٹھیک ہو جائے گی۔

(نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں)

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

صبح وشام روزانہ نمازِ فجر اور نماز مغرب کے بعد "یا سلامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ اور جمعہ کے دن ۱۰۰ سو مرتبہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ اور اپنی صحت و تندرستی اور دفعِ شر کی دعا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ آپ دشمنوں کی ریشہ دانیوں سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اور آپ کو صحتِ کاملہ کی دولت بھی حاصل ہو جائے گی۔

اثرات کا شکار

سوال از شیخ فرید ——— حیدر آباد۔

بعد از سلام آپ کا سایہ ہم جیسے غریبوں، مجبور و بے بس انسانوں پہ سلامت رہے۔ (آمین)

تقریباً دو سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ اس سے متاثر ہو کر آپ کو اپنا استاذ محترم جان کر میری تکلیف تحریر کر رہا ہوں۔ میرے ڈاکٹر بن کر علاج کیجئے۔

مجھے بچپن سے ابتک پیٹ میں درد اور اندر گولا بائیں بازو کی طرف محسوس ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ خواب میں قبرستان، قلعے، سرنگ دفینے اور ڈھیر سارے پیسے اور بے حساب بیت الخلا ز، ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس طرح خواب میں اپنے یا دوسروں کے امانت خراب ہونے کی اطلاع ملتی ہے۔ حالتِ بیداری میں کسی گھر کے یا اثرات والے شخص سے ملا تو۔ بدبو، زکام، جمائیاں اور جھٹکے لگتے ہیں۔ اور ہمیشہ میرے ساتھ کسی کی موجودگی محسوس ہوتی ہے۔ ہر وقت میرا جسم درد سے بھرا رہتا ہے۔ تنگ دستی لگی رہتی ہے۔ کسی ڈاکٹر یا عامل سے علاج کروایا تو ہمیشہ اُلٹا ہوتا ہے۔

جواب کا انتظار رہے گا۔ اگر اگلے شمارے میں جواب دیں تو آپ کا مجھ ناچیز پہ بڑا کرم ہوگا۔ یا پھر خط کے ذریعہ اطلاع دیں۔ تو بڑی مہربانی ہوگی۔ تاریخ پیدائش یاد نہیں۔ عمر اندازاً ۴۹ ہے۔ ادباً آپ سے گزارش ہے۔ ناچیز کی طرف سے لکھنے میں غلطی ہو تو معاف فرمائیں۔

جواب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی غیبی مخلوق آپ کے ساتھ ساتھ رہتی ہے۔ جو غائبانہ آپ کے لئے مختلف معاملات میں مددگار بھی ثابت ہوتی ہے۔ پھر بھی آپ روزانہ "یا وکیلُ یا کفیلُ یا حفیظُ" تین سو مرتبہ صبح اور ۳ سو مرتبہ شام کو پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔ روزانہ آپ کلونجی اور شہد کا استعمال کریں۔ انشاء اللہ اس سے آپ کا نظامِ معدہ درست ہو جائے گا۔ اور دردِ شکم کی شکایت رفع ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو آپ کے لئے مفید ہوگا اور روزانہ چالیس دن ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھیں۔ ۴۰ دن کے بعد روزانہ ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

ان چند عملیات کی پابندی سے جو بہت آسان ہیں اور جن کی ادائیگی میں آپکو کسی بھی طرح کی مشقت کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔ آپ کو بہت سے دینی اور دنیاوی فوائد محسوس ہوں گے۔

ان عملیات کی پابندی ۴۰ دن کرنے کے بعد تقریباً ایک ماہ تک اپنے احوال پر گہری نظر ڈالیں۔ اس کے بعد ہمیں صورتِ حال سے مطلع کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے بارے میں اطمینان بخش بات لکھیں گے۔ اور آپ کو تمام عوارضات سے پوری طرح نجات مل جائے گی۔

رات کو ڈرتے ہیں

سوال از: راشد قیصر ——— دیوبند۔

میں اکثر رات کو سوتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ کوئی ایسا نقش بتائیں کہ جس کی وجہ سے مجھے اس ڈر خوف سے نجات ملے۔ نقش کے استعمال کا طریقہ بھی لکھیں۔

جواب مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے تکیے میں سی لیں۔ انشاء اللہ آپ کو ڈر خوف سے اور بُرے خوابوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۳۲۷	۳۳۰	۳۲۵
۳۲۲	۳۲۴	۳۲۶
۳۲۳	۳۲۸	۳۲۱

تعویذ وگنڈہ کی شرعی حیثیت

سوال از: (نام مخفی)

"تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایک طالبہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے۔ اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہو گئے ہیں آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظاً بہ لفظ شائع کرکے اس کا جواب دیں۔ اور اُن اشکالات کو رفع فرمائیں۔ جو ہمارے دماغ میں پیدا ہو گئے ہیں اس مضمون نگار کا نام عائشہ مرتضیٰ ہے۔ جو عالمیت کے پہلے سال میں زیر تعلیم ہیں۔

اسلام میں عقیدۂ توحید کو اوّلین بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اس کا کوئی دوسرا اور شریک نہیں۔ تنہا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک مربّی و پالنہار ہے۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ نفع ونقصان کا مالک صرف وہی ہے۔ اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع ونقصان کا مالک جاننا، مشکل کشا وحاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا واستغاثہ کرنا جائز نہیں۔ بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ (سورۂ مائدہ: ۷۲) نیز ارشادِ الٰہی ہے کہ۔ قُلْ اَفَرَاَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلْ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ہَلْ ہُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ (سورۂ زمر: ۳۸)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ ومن لقی اللہ یشرک بہ شیئا دخل النار"

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم میں داخل ہوگا۔ اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں۔ اور شرک کے تمام دروازوں کو بند کر دیتے ہیں۔

لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں اور تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان شرکیہ امور میں سے تعویذ وگنڈے چھلا، تانت اور دھاگہ بھی ہیں۔ جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کریں گے۔ انشاء اللہ۔

تعویذ اور گنڈے

بنو اسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیرو اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا۔ آج امتِ مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تلاش کی جائے تو کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا۔ تو کسی میں چھوٹا سا قرآنی نسخہ، کسی میں دنیا کے ممالک کے سکّے، کسی میں کوڑیاں اور مونگے۔ اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک" بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے۔؟ اس نے کہا کہ: کمزوری دور کرنے کیلئے، آپ نے فرمایا: اسے نکال کر پھینک دو۔ یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مرگئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔

ایک دوسری روایت ہے کہ: "من تعلق تمیمۃ فقد اشرک" جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا۔۔۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے، آپ نے فرمایا: "من تعلق تمیمۃ فلا اتم اللہ لہ ومن تعلق ودعۃ فلا ودع اللہ لہ" جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون راحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے

تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت اور دھاگے کی بھی وبا بری طرح پھیلی ہوئی ہے۔ جب کہ اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کر رہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی اور چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے۔ اسے باقی

نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت

آج کل جب لوگوں کو تعویذ اور گنڈے سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذ لیتے ہیں جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (سورہ حشر)، جو رسول تمہیں دیں اسے لو اور جس سے روکیں اس سے رُک جاؤ۔ اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہؓ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے، چاہے قرآن لکھا گیا ہو یا غیر قرآن۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد

تعویذ اور گنڈہ دینے والوں میں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں۔ نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سے جاہل مسلمان کفار ومشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پہل کرتے ہیں۔ جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگوں کو غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں کہ مقصد حل ہوجانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگربتی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں۔ اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو تعویذ اور گنڈہ کے بہانے لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلتے ہیں۔ عام طور سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو تو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں۔ اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا۔ جب کہ وہاں کوئی نہ ہو۔ پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے۔ شعبدہ باز اور مکار ملا لوگوں کے عقیدہ ومال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اور ان کے دین ودنیا کو برباد کر دیتے ہیں۔ پھر وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم وبصیرت عطا فرمائے۔ اور امت کو شرک وتوہمات کے دلدل سے نجات بخشے۔ آمین۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جا رہی ہے

جواب اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے۔ اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں۔ وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں اور ناقص العلم بھی۔ وہ بھی اب توحید وشرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اس طرح کے مضامین پڑھ کر دکھ ہوتا ہے۔ اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جا رہی ہے۔ اور شیطان لعین توحید وسنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضیٰ کا مضمون اس انداز سے شروع ہے۔ جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کر رہا ہے۔ اور تعویذ گنڈوں کی نہ صرف اشاعت کر رہا ہے بلکہ تعویذ گنڈوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا رب العلمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذات گرامی کے اشاروں پر ہوائیں چلتی ہیں۔۔۔ اور اس ہی ذات گرامی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں۔ اُن کی اگر مرضی نہ ہو تو۔ انسان سانس بھی نہیں لے سکتا۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہٖ مؤثر ہے۔ بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہٖ مؤثر ہے وہ بھی بلاریب شرک اور بد عقیدگی کا شکار ہیں۔ دوا ہو یا غذا۔ دعا ہو یا تعویذ ذات باری تعالیٰ کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہوسکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان دو شعروں میں واضح کیا ہے۔

پہلا شعر یہ ہے۔

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر یہ ہے۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اُسے در نہیں کہتے
ہر در پہ جو جھک جائے اُسے سر نہیں کہتے

اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو عاملین علم صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور و آگہی کے ساتھ تعویذ گنڈوں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہی ہے کہ تعویذ فی نفسہٖ اثر انداز نہیں ہوتا۔ بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی وقت اثر انداز ہوتا ہے جب ربّ العالمین کی مرضی شاملِ حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے۔ اور شرک تو بہر حال شرک ہی ہے۔ معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ مشرک کی بخشش نہیں ہے۔ پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا۔ اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گنڈوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کے لئے بہت ناکافی ہیں۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے۔ جو شرک کے قبیل سے ہوں۔ اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد طلب کی گئی ہو۔ اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے۔ جن میں مشرکانہ کلمات لکھے ہوں۔ دورِ رسول ﷺ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے۔ اس وقت سورۂ فاتحہ وغیرہ کا نقش کسی کے گلے میں نہیں ہوتا تھا۔ اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا۔ لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ اور بزعم خود یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ۔

"صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے۔ چاہے قرآن لکھا گیا ہو یا غیر قرآن۔"

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔ اگر فی الواقعہ صحابۂ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ وہ آیاتِ قرآنی پر مشتمل ہو۔ ناجائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت امام غزالیؒ جیسے اساطینِ اُمّت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں۔ اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے۔ اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم اُن لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں اُن اداروں کے ذمّہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کر رہے ہیں۔ جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیتے ہیں اس طرح کے دلائل مار و گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں۔ اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے۔ لیکن اُن کے نماز نہ پڑھنے اور روزے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہیں۔ اور اُن کا علاج کرنا بے معنیٰ ہے نماز نہ پڑھنا ایک الگ بیماری ہے۔ اگر کوئی نہیں پڑھتا وہ بلاشبہ گناہ گار ہے۔ اور اللہ کا نافرمان ہے لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہو جاتا۔

اگر عامل رُوحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بدنصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے تب بھی کسی محترمہ کو اس کا مذاق اُڑانے کا حق نہیں ہے۔ اور یہ کہنا تو سَراسر زیادتی ہے کہ عاملین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عاملین کا بھی مذاق اُڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ جو عاملین عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے ہیں یا انہیں ورغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ لعین ہیں۔ اور وہ اپنے رُوحانی پیشے کے خود ہی غدّار ہیں۔ لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں۔ اور وہ بھی یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کئے ہیں۔ تو اُن کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا۔ ڈاکٹروں کی ہر بُرائی کس لئے برداشت کر لی جاتی ہے کیا ڈاکٹروں سے اس دُنیا میں یا اُس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل،

حکیم ہو یا وید۔ اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے۔ لیکن چند برے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد کو ایک ہی لاٹھی سے ہانک دینا ظلم ہے۔ اور ظلم شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دار العلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں۔ اور جو دار العلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے ہیں۔ وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

"قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے۔ جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول وضوابط ہیں۔ جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دنیا و آخرت کی فلاح وبہبود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے اکابرین نے اُن حقائق کی تشریح وتوضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ اور ان کے فوائد بیان کئے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات، نظر بد سحر زدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے واقعات احادیث میں موجود ہیں۔

(بحوالہ رموزِ مقطعات صلا)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کے بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"ایسے موضوعات میں ایک معروف ومقبول موضوع۔ قرآن پاک کی مختلف آیات وکلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات ومشکلات میں ان کا استعمال اور اُن کے وہ بیش بہا اثرات وفوائد ہیں جن کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہو رہا ہے۔"

حضرت مولانا مفتی عبد الرحمٰن صاحب قاضی شریعت دار القضاء دہلی فرماتے ہیں۔

"قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء ورحمت بھی ہے ونُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی، جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا کامیاب علاج بھی ہے۔"

حضرت شاہ عبد القادرؒ موضح قرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں۔ دل کے شبہات اور شک مٹیں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہوگئی تھی۔ ان اثرات کو دور کرنے کے لئے معوذتین کا نزول ہوا۔ چنانچہ ان کو پڑھ کر دم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہوگئے۔"

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دینِ اسلام میں جھاڑ پھونک اور آیاتِ قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے۔ اس کو شرک سے تعبیر کرنا اُن ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلے میں سینکڑوں جلیل القدر علماء اور حضرات صوفیاء نے مختلف انداز میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں اور تعویذات کی حقانیت پر سینکڑوں کتابیں قلم بند کی گئی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوفاق اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں ــــ اور بعض نقوش اعداد پر۔

امام احمد بونیؒ کی شمس المعارف ولطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے جو امت کی خدماتِ جلیلہ کیلئے لکھی گئی تھی۔ اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ ان کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبد الغنیؒ، حضرت شاہ عبد العزیزؒ، حضرت شاہ عبد القادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید اصغر حسینؒ دیوبندیؒ، حضرت مفتی عزیز الرحمٰنؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ جیسے اکابرنے حروف اور اعداد پر مشتمل آیاتِ قرآنی کے تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک کا درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اُس کی توقع کرنا بھی محال تھا۔

تعویذ گنڈوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بدعقیدگیاں اور جو عیاریاں سامنے آ رہی ہیں اُن کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے۔

لوگ روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو کر گلی گلی دعوی رچائے بیٹھے ہیں۔ اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اور ان کے ایمان کو بھی خراب کر رہے ہیں ان کے لئے لینے جا سکیں۔ لیکن سرے سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیاتِ قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس سے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر بھی توبہ کرنی چاہیئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب ـــــ علم صحیح رکھنے والوں نے تعویذ گنڈوں کے فن سے آنکھیں موندلیں تو پھر ہر ایک بڑا جاہل اس میدان میں کود گیا۔ اور اس نے اپنے ہتھکنڈوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ اور اُن کی جیبیں بھی کاٹیں۔ ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہارِ برأت کرتے ہیں۔ جو نہ نماز پڑھتے نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ نہ ان کا کردار درست ہے نہ اندازِ گفتگو۔ انہیں دینِ اسلام سے اتنی محبت بھی نہیں ہے۔ جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے۔ اور یہ سب لوگ تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں۔ اور موقعہ مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بہت بُرا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کی بُرائی کی وجہ سے تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرنا اور آیاتِ قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصّہ شرک باور کرانا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عاملین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عاملین سماج میں دندناتے رہیں گے۔ مخالفت اُن لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گنڈوں کے ذریعہ شرک پھیلا رہے ہیں۔ اور سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کی مخالفت کرنیکے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاٹھی اُٹھا کر گھر سے نکل کھڑا ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے۔ اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم لوگ آپ کی کمر بھی تھپتھپا دیں تو بھی آپ کو دین و دنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفّی ہوگئی ہوگی۔ اگر تشفّی نہیں ہو تو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اُٹھا سکتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا اور غلط بات کی تردید کرنا ہے۔ اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے ـــــ اور ہماری خواہش یہی ہے کہ ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے گزر جائیں۔

چند سوالات

سوال از: لیاقت علی ـــــ بیکانیر

میرا ایجنسی نمبر ۳۱۲ ہے۔ چند سوالات خدمت میں پیش ہیں۔ جوابات سے نوازیں۔

(۱) سبعہ سیارگان کے بخورات مع ہندی ناموں کے بتائیں۔

(۲) نقش مثلث طبعی کی چار عناصر کی زکوٰۃ کیا ایک ساتھ نکال سکتے ہیں یا علیحدہ علیحدہ تشریح فرمائیں، پرہیز کیا کیا کرنے ہوں گے۔

(۳) نقش اجل مربع کی چاروں عناصر کی زکوٰتیں الگ الگ دیں۔ یا یکے بعد دیگرے بعد زکوٰۃ نقوش کا کیا کرنا۔ راجستھان میں دریا تالاب مفقود ہیں۔ اور طلسماتی دنیا کے بابت ایک رائے یہ ہے کہ علم الحروف، علم الرمل، علم النفس، علم الاعداد کی طرح علم النجوم بھی قسط وار شائع کرتے رہیں۔ تاکہ احقر جیسے مبتدی حضرات کو نجوم سیکھنے کا موقع ملے۔

جواب سات سیاروں کی بخورات کا تفصیلی تذکرہ متوکلات جمیر میں آچکا ہے۔ بخورات کو ہر عطار سمجھ لیتا ہے۔ اسمیں ہندی ناموں کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ستاروں کے ہندی ناموں کیلئے کوئی تقویم پیش نظر رکھیں۔

مثلث کے چاروں عناصر کی زکوٰۃ ایک ساتھ نکال سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیں۔ آبی نقوش پانی میں بہائیں۔ بادی درخت پر باندھیں۔ خاکی زمین میں دبائیں۔ اور آتشی کو آگ میں ڈالیں۔

نقوش کی ادائیگی کے دوران پرہیز کسی طرح کا نہیں ہے۔ لیکن اگر چاروں عناصر کے لئے الگ الگ چار قلم استعمال کریں تو افضل ہے۔

نقش اجل یعنی مربّع کے ـــــ نقوش کی زکوٰۃ بھی چاروں عناصر کی ایک ساتھ نکال سکتے ہیں۔ لیکن مذکورہ شرط اس میں بھی ملحوظ رکھیں۔ اور اس کے نقوش لکھتے وقت بھی اگر چار قلم کا استعمال کریں تو بہتر ہے۔ اگر راجستھان میں تالاب یاندی وغیرہ نہیں ہے۔ تو کسی بھی دن کسی دوسری جگہ جاکر ایک ساتھ سب کو پانی میں ڈالدیں۔ مثلاً مثلث کی زکوٰۃ ۱۵ دن میں پوری ہوگی تو ۱۵ دن کے رکھے نقش ایک ساتھ دریا میں ڈال دیں۔ اسی طرح نقش اجل کی زکوٰۃ ۵ دن میں پوری ہوگی۔ اس کے تمام نقش آبی جو کل تعداد ۱۲۵ ہوگی ایک ساتھ گولیاں بنا کر دریا میں دور دراز ہی کہیں جاکر ڈال دیں۔ زندگی بھر کسی نعمت سے استفادہ کرنے کیلئے ایک بار کی زحمت کوئی معنی نہیں

رکھتی۔

علم نجوم جس حد تک جائز اور ضروری ہے اس حد تک اس کی تفصیلات "تحفۃ العاملین" میں آرہی ہیں تھوڑا سا انتظار فرمائیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اُن لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہوجائے گی۔ جو اس لائن کی بنیادی معلومات سے لاعلم ہیں۔

دعائے برہتیہ

سوال از: دلاور حسین

"مؤکلات نمبر" جنوری، فروری ۲۰۰۳ء کے صـ۱۸۵ پر عنوان "کرشماتِ مؤکلات" از قلم جناب حکیم مجید الماس میں دعائے برہتیہ کا ذکر ہے۔ اور بہت سے عملوں میں بھی دعائے برہتیہ ہے لہٰذا دعائے برہتیہ جوابی خط سے تحریر کریں۔ یا اگلے شمارے میں دعائے برہتیہ ضرور لکھیں۔

جواب دعائے برہتیہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّۃُ الْعُلْوِیَۃِ وَالسُّفْلِیَّۃُ وَخُدَّامُ ھٰذِہِ الْعَھْدِ الْکَبِیْرِ اَنْ تُجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ وَتَقْضُوْا حَاجَتِیْ بِعِزَّۃِ بَرْھَتِیَۃٍ کَرِیَۃٍ تَتْلِیَۃٍ طُوْرَانٍ مَزْجَلٍ تَرْقَبٍ بَرْھَشٍ عَلْمَشٍ خُوْطِیْرٍ قَلْنَھُوْدٍ بَرْشَانٍ کَظْھِیْرٍ نَمُوْشَلْخٍ بَرْھِیُوْلَا بَشْکِیْلَخ مَزْمَزَا الْغَلِیْطِ قَبْرَاتٍ غِیَاھَا کَیْدَھُوْلَا شَمْخَاھِیْرٍ شَمْھَاھِیْرٍ بِحَقِّ ھٰذَا الْعَھْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَیْکُمْ یَا خُدَّامُ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْاَنْقِیَادُ فِیْ مَا اَمَرْکُمْ بِہٖ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْمُعْتَزِّ فِیْ عِزِّ عِزَّۃٍ وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُّمْ اِلٰی قَوْلِہٖ کَفِیْلًا وَبِحَقِّ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ اُحْضُرُوْا اُحْضُرُوْا السَّاعَۃِ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَعُوْنُوْا اَعْوَانًا لِیْ عَلٰی جَمِیْعِ مَا اَمَرْکُمْ بِہٖ۔ (یہاں اپنی حاجت کا نام لیں) بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰی اَسْمَاءَ اللّٰہِ بِنَارِ الْمُوْقَدَۃِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الَّتِیْ عَاھَدْتُّمْ بِھَا عِنْدَ بَابِ الْھَیْکَلِ الْکَبِیْرِ وَبِحَقِّ اَھْیَا اَشْرَاھِیَا اَدُوْنِیْ اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّایْ وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ اَلْوَحَا الْوَحَا الْعَجَلُ الْعَجَلُ السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَعَلَیْکُمْ۔

اس دعا کے ساتھ وہ عزیمت بھی پڑھیں جو مؤکلات نمبر میں دی ہے۔ مؤکلات نمبر میں فِیْ مَا اَمَرْکُمْ کی جگہ فِیْ مَا اَجْرُکُمْ چھپ گیا ہے۔ اس کی تصحیح فرمالیں۔

حروفِ صوامت

سوال از: (ایضاً)

دیگر صـ۱۶۱ پر "برائے زبان بندی حاسداں" میں حروفِ صوامت ا د وہ ط ک ل م س ع ص ر۔ یہ بارہ حروف ہیں۔ جب کہ دیگر کتابوں میں حروف صوامت ا ح د وہ ط ک ل م س ع ص ر۔ یہ تیرہ حروف ہیں۔ جوابی خط سے معلوم کریں۔ یا اگلے شمارے میں اصلاح دیں۔

جواب حروفِ صوامت کل ۱۴ ہیں۔ جن کی ترتیب یہ ہے۔ ا، ح، د، ر، س، ص، ط، ع، ک، ل، و، ہ اور م۔

آپ نے بھی ان ہی حروف کو نقل کیا ہے۔ بقیہ ۱۵ حروف ناطق ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔ ب، ت، ث، ج، خ، ذ، ز، ش، ض، ظ، غ، ف، ق، ن، ی۔

بعض حضرات نے حروفِ صوامت بھی ۱۴ مانے ہیں اور حروفِ ناطق بھی ۱۴۔ ان حضرات نے چھوٹی ی کو حروفِ صوامت میں اور بڑی ے کو حروف ناطق میں شمار کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حروف صوامت ۱۳ ہی ہیں۔ اور ی کو حروفِ ناطق میں شمار کیا گیا ہے۔

طریقہ حصار

سوال از: خورشید احمد آہنگر ——— بڈگام، کشمیر

مارچ، اپریل ۱۹۹۵ء صـ۱۲ پر حصار زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ عروج ماہ میں جمعرات بعد نماز عشاء آیت الکرسی، قل یٰایہا الکفرون، قل ھو اللّٰہ احد اور قل اعوذ برب الناس، سورۃ بقرہ، آمن الرسول ختم ہونے تک ایک ایک مرتبہ کیا یہاں پر یہ مطلب ہے کہ آیت الکرسی ایک مرتبہ، قل یٰایہا الکفرون ایک مرتبہ، قل ھو اللّٰہ احد ایک مرتبہ پڑھنا ہے۔ کیا اس کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت پرہیز جلالی، جمالی ترک حیوانات مدنظر رکھنا ہے۔ لوہے کے دستے پر پڑھنا ہے۔ پھونک مارنا ہے۔ اور حصار کیسے کھولنا ہے۔ لوہے کے دستے کا مطلب کیا ہے۔ قریبی شمارے میں اس کا جواب ارسال فرمائیں۔ میرے لئے اجازت خاص فرمائیں۔ کیا اس معاملے میں ہم یہاں کسی عالم سے بھی رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔ کیوں کہ عمل کی کامیابی کیلئے رازداری شرط ہے وغیرہ۔

جواب اس حصار کی زکوٰۃ ۷ دن میں ادا ہوجاتی ہے۔ لیکن سات دن تک پرہیز جلالی اور جمالی کے ساتھ عمل پڑھا جا

اور روزانہ دورانِ زکوٰۃ اس عمل کو ۱۴ مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۴۰ دن تک ہر طرح کا گوشت ترک کرے۔ روزانہ یہ عزیمت الیقاً ملیقاً تلیقاً اَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد کسی چاقو چھری یا شہادت کی انگلی سے حصار باندھا جاسکتا ہے۔ ہماری طرف سے آپ کیلئے اس عمل کی بطورِ خاص اجازت ہے۔

مشورہ

سوال از: عبدالرشید قادری ——— بھوپال۔

التجا ہے جس طرح آپ نے ابھی تک جنات نمبر، ہمزاد نمبر، موکلات نمبر، روحانی امراض نمبر، جادو ٹونا نمبر نکالے ہیں۔ اسی طرح درود شریف نمبر اور اسماءِ حسنیٰ نمبر نکالیں نوازش ہوگی۔ امتِ محمدیہ اس سے فیض حاصل کرے گی۔

جواب آپ کا مشورہ قابلِ قدر ہے۔ لیکن اگلا نمبر ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سب سے زیادہ اہم ہوگا۔ اور ابتک کے نمبرات میں اس کی قیمت سب سے زیادہ ہوگی۔ ہم اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ نمبر خریداروں نے اگر ہمارے ایجنٹوں کو پیشگی قیمت دے کر بک نہیں کرایا تو پھر مشکل ہی سے یہ ہاتھ لگے گا۔ کیوں کہ یہ بازار میں کسی بھی قیمت پر فروخت ہوسکتا ہے۔ یہ خصوصی پیشکش کس موضوع پر مشتمل ہوگی۔ اس کا اعلان بہت جلد کیا جائے گا۔ اس کے بعد اگر زندگی رہی تو آپ کے مشورہ پر عمل کرینگے انشاء اللہ۔

آیتِ قطب اور نادِ علی

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کے ہزاروں قارئین میں سے ایک ہوں۔ اللہ کے فضل سے اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے صدقے سے آپ کا یہ رسالہ مخلوق کیلئے دریا ہے فیض کا کام انجام دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ اور اس رسالے کو تادیر جاری وساری فرمائے۔

مجھے آپ سے پوچھنا یہ تھا کہ میں "آیتِ قطب" اور نادِ علی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا اشتیاق رکھتا ہوں۔ آپ کی رہبری ہو تو کام آسان ہوجائے گا۔

"آیتِ قطب" اور نادِ علی کی زکوٰۃ کا طریقہ مع شرائط مجھ پر واضح کردیں تو عین نوازش ہوگی۔ اور پرہیز جلالی و ترکِ حیوانات جو آپ نے اپنے رسالے کے موکلات نمبر میں ذکر فرمایا ہے۔ میں نے پڑھا۔ اس میں سے آپ مجھ پر یہ واضح فرمائیں گے۔ زکوٰۃ کے دوران ان سب اشیاء کو نہ کھائے۔ اور نہ استعمال کریں۔ تو پھر کھانے کے لئے کونسی اشیاء استعمال کریں۔ گوشت، مچھلی، انڈا۔ اور وہ اشیاء جن کے کھانے سے منہ سے بدبو آتی ہے۔ یہ سب چیزوں کا پرہیز کیا جاسکتا ہے۔ اور دوسرے جو آپ نے ذکر فرمایا ہے۔ اُن سب کا پرہیز کیسے کریں۔ کیا دودھ دورانِ زکوٰۃ استعمال میں لاسکتے ہیں کیا؟ آپ برائے مہربانی ان چیزوں سے مجھے واقف کرائیں۔ بس میں اسی پر آپ کی تاکید (خط کو مختصر لکھنے کی) مدِّ نظر رکھتے ہوئے میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور کچھ غلطی ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

(نوٹ) نام مخفی رکھیں تو عنایت ہوگی۔

جواب آیت قطب کی زکوٰۃ صرف ۳ دن میں ادا ہوجاتی ہے۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو علی الصبح غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن لیں۔ اور روزہ رکھیں اور مکمل تنہائی میں عصر اور مغرب کے درمیان آیتِ قطب کو ۱۳۲ مرتبہ پڑھیں۔ زکوٰۃ کے دوران تمام نمازیں اسی جگہ ادا کریں جہاں عمل پڑھا جارہا ہو۔ خواہ وہاں انفرادی نماز پڑھیں یا باجماعت البتہ جمعہ کی نماز پڑھنے جامع مسجد جائیں۔ لیکن نماز کو جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے کسی سے راستے میں بات نہ کریں۔

روزہ افطار کرنے کے لئے کھانا اپنے ہاتھوں سے پکائیں۔ ورنہ چنے اُبال کر کھائیں۔ روزانہ حسبِ مقدار کچھ نہ کچھ خیرات کریں۔ روزے بہ نیت زکوٰۃ آیت قطب رکھیں۔ تیسرے دن ۹ آدمیوں کو کھانا کھلائیں۔ یا اتنا کھانا غریبوں کو بھجوائیں کہ کم سے کم ۹ آدمی کا پیٹ بھر سکے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ آیتِ قطب کو سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔

آیتِ قطب چوں کہ جلالی ہے۔ اس لئے اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران پرہیز جلالی اور جمالی کریں۔ پرہیز صرف ۳ دن تک رہے گا۔ اس کے بعد پرہیز ختم کردیں۔ البتہ روزانہ سات مرتبہ آیتِ قطب پڑھتے رہیں۔

نادِ علی کی زکوٰۃ کے کئی طریقے بزرگوں سے مروی ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ بہ نیت زکوٰۃ نادِ علی کو لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اور روزانہ ۴۰ مرتبہ پڑھیں ——— اس دوران پرہیز جمالی کریں۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ۳ مرتبہ روزانہ مغرب کی

نماز کے بعد دو نفلیں پڑھ کر، پابندی کے ساتھ پڑھا کریں انشاء اللہ اس کے فوائد سے بہرہ ور ہوں گے۔

ترکِ حیوانات کی شرائط جن عملیات میں ہوتی ہے ان میں دودھ دہی کا بھی پرہیز ہوتا ہے۔ البتہ ترک جمالی اور جلالی میں دودھ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ البتہ ہر طرح کا گوشت اور انڈے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

زکوٰۃ کسی بھی عمل کی نکالیں ان میں یکسوئی، تنہائی، خاموشی رزق حلال اور عبادات و معاملات کی پابندی ضروری ہے ان چیزوں میں کوتاہی کرنے سے زکوٰۃ کے اثرات کم ہوجاتے ہیں۔ اور جب زکوٰۃ پوری طرح ادا نہیں ہوتی تو عملیات کی تاثیر ظاہر نہیں ہو پاتی۔

میں دعا گو ہوں کہ رب العلمین آپ کو عملیات کی صحیح طریقے سے زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق دے۔ اور پھر ان اعمال سے استفادہ کرنے کی صلاحیت بھی عطا کرے۔

محبت کا عمل چاہیئے

سوال از: اعجاز احمد ______ جل گاؤں۔

اللہ آپ کی عمر میں برکت دے۔

آپ سے دلی گزارش یہ ہے کہ آپ نے مارچ میں جو ماہنامہ شائع فرمایا ہے۔ اُس میں سوال جواب میں آپ نے ایک عمل ناجائز عشق کو کرنے کا عمل دیا ہے۔ ہمارے پاس ایسے عاشق بھی آتے ہیں جو اپنی محبوبہ سے سچی اور پاک محبت کرتے ہیں اور اپنا پیار نہ ملنے پر جیتے جی مرجاتے ہیں۔ یعنی اُن کی زندگی بہت اداس اور ادھ مری سی ہوجاتی ہے۔ میں ایسے عاشقوں کے لئے آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا عمل شائع فرمائیں کہ کبھی کسی کی محبت کو کوئی کسی سے الگ نہ کر سکے۔ جو بھی وہ عمل کرے اپنی محبت کو پالے حاصل کرلے۔ میں نے یہ خط بہت امید سے آپ کو لکھا ہے۔ کہ آپ ایسا کوئی عمل ضرور شائع فرمائیے۔ اگر آپ کے پاس ایسا کوئی عمل نہیں بھی ہے تو آپ کے پاس بہت بزرگ ہے۔ مؤکلات بھی ہیں۔ کسی نہ کسی سے کوئی نہ کوئی تو خاص عمل مل ہی جائے گا۔

جواب محبت میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے ہم نے کئی بار مؤثر ترین عمل شائع کئے ہیں۔ اور ہمارے قارئین نے اُن سے استفادہ بھی کیا ہے۔

ہم نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی رُوحانی ڈاک میں حُب کے ایسے فارمولے بھی دیتے ہیں کہ جن پر عمل کرکے کئی گھرانے ٹوٹ پھوٹ سے بچ گئے ہیں۔ اور میاں بیوی کے درمیان پیدا شدہ تلخیاں ختم ہوگئی ہیں۔ اور ہم نے ایسے بھی عملیات چھاپے ہیں جن پر عمل کرکے لوگوں کی من پسند جگہوں پر شادیاں ہوگئیں ہیں۔ لیکن چونکہ دنیا اسوقت فتنوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے اور محبت کی آڑ میں لوگ عیاشیاں بھی کر رہے ہیں۔ اس لئے اس طرح کے عملیات کی ضرورت ہوتے ہوئے بھی انکی اشاعت کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ کوئی ہمارے پاس آکر اگر ہمیں مطمئن کر دیتا ہے تو بطورِ خاص اس کا کام کر دیتے ہیں۔ اشاعتِ عام سے ڈر لگتا ہے۔ پہلے ہی مسلم معاشرہ حسن و عشق کی دلدلوں میں دھنسا ہوا ہے۔ اگر اس کی کمر تھپتھپا دی گئی تو اور زیادہ دُھسن اس معاشرہ میں پیدا ہوجائے گی۔ اب تو لوگ پیٹ تک دھنسے ہوئے ہیں۔ پھر گلے گلے تک دھنس جائیں گے اور ہوسکتا ہے عشق و محبت کی کیچڑ میں بالکل ہی ڈوب جائیں۔ اور وبال ہماری گردن پر رہے۔ اور ایک مشکل یہ بھی ہے کہ ابھی تک مسلم سماج بھی ذات پات اور اونچ نیچ کے مسئلوں سے آزاد نہیں ہوسکا ہے۔ رُوحانی عملیات کا سہارا لے کر اگر کوئی کسی کو اپنے قریب بھی کرلے اور اس کو شادی کے لئے آمادہ بھی کرلے لیکن اس کا سماج اس کی اپنی برادری اس کے لئے بہت ساری دیواریں اور بہت سے مسائل کھڑے کر دیتا ہے۔ اور ان حالات کا عاشق سماج کا مقابلہ نہیں کر پاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ کوئی لڑکی رسوا ہوتی ہے۔ اور اس کے ماں باپ کو بھی ذلت و بدنامی کا غم سہنا پڑتا ہے۔ لہٰذا مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کے عملیات کرنے سے پہلے لڑکا اور لڑکی دونوں کی تمام کیفیات اور تمام مجبوریوں کو سامنے رکھیں۔ ورنہ ہر روز ایک نئے فتنے کو ہوا ملے گی۔

تاہم۔ اپنے قارئین کو خوفِ خدا اور شرم دنیا اور احساسِ ذمہ داری کا واسطہ دیتے ہوئے کسی موقعہ پر حُب کے مؤثر ترین اعمال نذرِ قارئین کریں گے۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی ذمہ داریوں میں کوتاہی برتے گا اور ہر کس و ناکس کو حُب کے تعویذ پکڑاتا رہیگا تو اس میں ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

آپ سے التجا ہے کہ ابھی آپ صبر کریں اور اچھے وقت کا انتظار کریں۔ تب ہی اس سلسلے میں ہم آپ کی اس فرمائش کو کما حقہ پورا کریں گے۔ اور اس میں صرف آپ کا ہی نہیں ہزاروں لوگوں کا بھلا ہوگا۔

اجازتِ عمل درکار ہے

سوال از: نور محمد ——— گنتور۔
حزب البحر، چہل کاف، حصارِ قطبی کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔
غیر مسلم حضرات کیلئے سحر، آسیب، سحری آسیب، نظر بد وغیرہ کیلئے ایک مجرب نقش بتائیں۔ اور اجازت مرحمت فرمائیں۔
مثلث، مربع مخمس نقش کی زکوٰۃ ادا کیا ہوں۔ بعد زکوٰۃ روزانہ جو لکھنے ہیں وہ نقوش تختی پر قلم سے لکھ کر مٹا سکتے ہیں کیا۔ معلوم کرائیں۔ عین کرم ہوگا۔

جواب حزب البحر اور آیت قطب کی زکوٰۃ ادا کرنے کی آپ کو اجازت دی جاتی ہے۔ دونوں کے الگ الگ طریقے ہیں اُن طریقوں کو ذہن میں رکھ کر اور تمام شرائط و قواعد کو ملحوظ رکھ کر زکوٰۃ کی شروعات کریں۔
غیر مسلمین کو مذکورہ امراض و اثرات میں گلے میں ڈالنے کے لئے یہ نقش دیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

پینے کیلئے یہ نقش دیں۔

۷۸۶

۱۹۵	۱۹۰	۱۹۸
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۲
۱۹۱	۱۹۹	۱۹۳

نقوش کی زکوٰۃ نکالنے کے بعد روزانہ نقش لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر لکھنے ہی ہوں تو کاغذ ہی پر لکھیں سلیٹ یا تختی پر لکھ کر مٹانا کافی نہیں ہے۔

جتنے منہ اتنی باتیں

سوال از: سید احمد حسن ——— ممبئی۔
میرا نام سید احمد حسن ہے۔ میں ممبئی میں رہتا ہوں اور ٹیکسی چلاتا تھا۔ مگر طبیعت ناساز رہتی ہے۔ میں نے کم سے کم ممبئی اور گجرات میں (ساٹھ) مولانا سے علاج کروا چکا ہوں۔ اور (سات) ڈاکٹروں کو دکھا چکا ہوں۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔
میں نے مولاناؤں سے علاج کروایا۔ کسی نے کہا کہ تم کو کھلایا تو کسی نے کہا کہ کرایا ہے۔ کسی نے کہا کہ اثرات ہیں۔ کسی نے کہا کہ تمہاری غلطی ہوگئی۔ میں نے پانچ سال پہلے (یا اللہ) کا وظیفہ کیا تھا۔ شبستان رضا میں سے تین دن پڑھا تھا اور روزانہ میں (۱۳ بار) پڑھ لیا کرتا تھا۔ یہ ایک میری غلطی ہے۔ اب پانچ سال ہو چکے، چھوڑ دیا ہوں۔ کیوں کہ ایک عالم نے کہا تو چھوڑ دیا جو بھی مولانا لوگوں نے کہا تو میں نے ایک ہی بات کی کہ میرے کو اچھا کر دو۔ مگر آج تک طبیعت اچھی نہیں ہو پاتی ہے۔ مجھ غریب کا علاج کر دو —— تاکہ طبیعت اچھی ہو جائے۔ اور روزی پر بھی لگ جاؤں۔ میرے دو چھوٹے معصوم بچے ہیں۔
میری تکلیف یہ ہے کہ میرے جسم میں انسان جیسے بنے ہوئے ہیں۔ لوگ نکلتے ہیں اور آتے ہیں کبھی پیشانی پر آنکھ ہوتی ہے۔ تو کبھی گال پر کبھی پیچھے، میرے جسم میں کتنے لوگ ہیں مجھکو دکھائی دیتے ہیں۔ اسی بات کا پانچ سال سے زیادہ عرصہ ہوا علاج کروا رہا ہوں۔ مگر آج تک اچھا نہیں ہوا۔ مگر کوئی اچھا نہیں کر پاتا ہے۔ اچھا کر دینے کے دعوے کرتے ہیں کہ طبیعت اچھی ہو جائے گی۔
میرے ایک دوست نے آپ کا ایڈریس بتایا۔ بڑی امید لے کر آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ شاید آپ مجھ کو علاج روانہ کر دو تو میری طبیعت اچھی ہو جائے۔ تو پھر سے کام کاج کرنے لگ جاؤں۔ اللہ آپ کا بھلا کرے مجھ غریب پر رحم کر دو آپ کی عنایت کرم ہو جائے مجھ پر اپنے گھر کا پتہ روانہ کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ علاج کر دو گے۔

جواب آپ کا خط پڑھ کر اس بات کا اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ پر کوئی چیز بذریعہ سحر چھوڑ دی گئی ہے۔ جو آپ کے لئے وجہِ مصیبت بنی ہوئی ہے۔ لیکن اس دنیا میں کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جس کے بعد راحت نہ ہو۔ اور کوئی مرض ایسا نہیں ہے جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ جس ذاتِ گرامی نے مسائل پیدا کئے ہیں اسی ذاتِ اکبر نے مسائل کا حل بھی پیدا کیا ہے۔ اگر انسان ہوش و حواس صبر و ضبط اور جد و جہد سے کام لے تو ایک دن اسکو گرداب مصائب سے نجات مل ہی جاتی ہے۔ اور ایک دن اس کو وہ سب کچھ مل جاتا ہے جس کا وہ خواہش مند بھی ہوتا ہے اور حقدار بھی۔
آپ کے حالات ابتر بھی اور آپ کی الجھنیں اذیت ناک بھی

لیکن آپ کا رب آپ کی طرف متوجہ ہے۔ اور آپ اس کی خصوصی توجہات کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ پانچوں وقت کی نماز کے بعد "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ" سَو مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ رات کو ۱۲ بجے کے بعد "یا مسبّبُ الاسباب" کھڑے ہو کر ننگے پیر اور ننگے سر پڑھا کریں اور اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ کو تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ اور آپ کی آسمانِ تقدیر پر آفتابِ عافیت طلوع ہو جائے گا جس کی کرنیں آپ کو خوش حالی بھی عطا کریں گی۔ اور سکونِ دل بھی۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ مندرجہ ذیل نقش کو خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو آپ کیلئے اور بھی بہتر رہے گا۔

۷۸۶

۵۰	۵۳	۵۶	۴۲
۵۵	۴۳	۴۹	۵۴
۴۴	۵۸	۵۱	۴۸
۵۲	۴۷	۴۵	۵۷

اس نقش کو اس رفتار سے بھریں۔ پانچوے خانہ میں ایک کا اضافہ کریں یعنی ۵۴ کے ۶ ۴ کے بجائے ۷ ۴ لکھیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

توحید یا کم فہمی ؟

سوال از: منظور علی خاں ——— بھوپال۔

میرے بھائی کے ساتھ ہوئے ایک واقعہ پر وضاحت چاہونگا۔ میرے بھائی ۲۰۰۲ء میں حج بیت اللہ کو گئے تھے۔ سرزمین عرب پر اترنے کے بعد اُن کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی میں جسم کے اور مقامات کے ساتھ ہی گردن کے نیچے اور سینے پر ہاتھ پھیر کر بھی اُن کی تلاشی لی گئی۔ جب انہوں نے دریافت کیا تو تلاشی کردہ فرد نے کہا۔ حاجی تعویذ "تعویذ شرک" اب ذہن میں یہ بات بار بار اُٹھ رہی ہے کہ آپ کا رسالہ تعویذ کی پُرزور وکالت کرتا ہے۔ جب کہ جہاں سے اسلام پھیلا اس سرزمین کے لوگ اس کو "شرک" کہہ رہے ہیں۔

براہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہوگی کہ دینِ اسلام تو ایک ہی ہے۔ اور دینِ اسلام آیاتِ قرآنی اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہومات پر مشتمل ہے۔ بلاشبہ دین بھی ایک ہے اللہ بھی ایک ہے اور رسول بھی ایک ہے۔ اور تمام مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطّے میں رہتے ہوں ——— اللہ تعالیٰ کی وحدانیت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن حکیم کی حقانیت کے قائل ہیں۔ اور سب کا عقیدہ یہی ہے کہ اللہ کو ایک جانو۔ قرآن حکیم کو آخری آسمانی کتاب سمجھو اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اُن کے طور طریقوں کو حق مانتے ہو اُن کے طرزِ عمل کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ چنانچہ مسلمان خواہ ہندوستان کا ہو یا کسی اور ملک کا۔ وہ اللہ کو ایک ہی مانتا ہے۔ اور اسکے سوا کسی کو معبود ماننے کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔ اور ہر مسلمان سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور اُن کی ختم نبوّت کا بھی قائل ہے۔ یعنی آسمانی کتابوں اور رسولوں کے آنے کا جو سلسلۃ الذہب چل رہا تھا۔ وہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اور اب قیامت تک کوئی رسول یا کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر صاحبِ ایمان اس بات کا بھی قائل ہے کہ قرآن حکیم آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی اور کتاب نازل ہونے والی نہیں۔ لیکن یہ تو دینِ ہدیٰ کی اور توحید و رسالت کی بات ہوئی جس میں سب مسلمان متفق ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں مسلک کا اختلاف پورے زور و شور کے ساتھ موجود ہے۔

چار مذاہب تو بالکل واضح ہیں۔ ایک مسلک کے امام ہیں۔ امام ابوحنیفہؒ ایک مسلک کے امام ہیں۔ امام شافعیؒ الگ مسلک کے امام ہیں۔ امام مالکؒ اور ایک مسلک کے امام ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ ان چاروں اماموں کے درمیان فقہی اختلافات ہیں۔ چنانچہ ان ہی اختلافات کی دین ہے۔ رفع یدین، ترکِ رفع یدین۔ ترکِ فاتحہ اور فاتحہ خلف الامام۔ آمین بالسّر اور آمین بالجہر وغیرہ۔

سعودی عرب میں عمومی طور پر شافعی اور حنبلی مسلک رائج ہیں۔ اور یہ ائمہ تعویذات اور جھاڑ پھونک کے قائل نہیں ہیں۔ جو لوگ علم قرآن اور علم حدیث سے ناواقف ہیں یا جن کا علم محدود اور نیم برائے نام ہے وہ جب سعودی عرب جاتے ہیں اور وہاں تعویذات کے بارے میں "شرک" جیسے الفاظ سنتے ہیں تو یک بیک وہ مرعوب

ہوجاتے ہیں۔ اور پھر انڈیا آکر خود بھی اسی مسلک کا پرچار کرنے لگتے ہیں۔ ایسے لوگ صرف اس بات ہی سے خوش نہیں ہوتے کہ وہاں کے لوگوں نے تعویذات کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ بلکہ اس بات کا بیان بھی فخریہ کرتے ہیں کہ وہاں نماز ہر طرح سے پڑھی جاتی ہے۔ پینٹ کوٹ میں بھی، ننگے سر بھی۔ اور آدھی آستینوں کے ساتھ بھی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر احتیاط توحید اور تقویٰ نہیں ہوتا۔ بہت سی احتیاطیں گمراہی اور بدعقیدگی یا وہم و گمان سے تعلق رکھتی ہیں۔

شرک بلاشبہ ظلم عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو بھی اپنا مددگار اپنا مستعان اور اپنا کرم فرما سمجھنا ایک طرح کی گمراہی اور ایک طرح کا شرک ہے۔ لیکن کسی بھی دوا یا کسی بھی ذریعۂ علاج کو فی نفسہٖ مؤثر نہ مان کر اس کو اذنِ خداوندی کا محتاج سمجھتے ہوئے اس سے استفادہ کرنا نہ گناہ ہے نہ معصیت ہے۔ اور نہ اُسے شرک کہتے ہیں۔ تعویذات بالعموم کلامِ الٰہی پر مشتمل ہوتے ہیں ـــــ اور کلامِ الٰہی کو وہی لوگ مشرکانہ کاغذ سمجھتے ہیں جن کی معلومات زنگ آلود ہوں۔ یا جو نشانِ بے خبری کے امام ہوں۔ ورنہ پھر وہ لوگ کلامِ الٰہی پر شبہ کر سکتے ہیں جن کے سروں میں مغز کی جگہ چھلکا بھرا ہوا ہو۔

ہمیں حیرت ہے اور افسوس بھی ہے کہ طلسماتی دنیا کو پابندی کے ساتھ پڑھنے والے لوگ بھی کتنی آسانی سے بہکاوے میں آجاتے ہیں۔ جو لوگ سعودی عرب جاکر تعویذوں کی مخالفت سے متأثر ہوتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ننگے سر بھی نمازیں پڑھا کریں۔ اور رفع یدین وغیرہ کی سنتوں پر بھی عمل پیرا ہوں

ذاتی استفادہ

سوال از: آفتاب ـــــ دہلی۔

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا بڑے ذوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور شدت سے اس رسالے کا انتظار بھی رہتا ہے۔ اس رسالے کے تمام کالم بہت ہی اہم ہیں۔ اس سے نہ جانے کتنے لوگوں کو فیض پہنچ رہا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرماتے۔ آمین ثم آمین۔

میں آج آپ کی خدمت میں ایک درخواست بھیج رہا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ اس درخواست کو قبول فرمائیں گے۔ اور مجھے در عالیہ سے مایوس نہیں کریں گے۔ اور میرے مسئلہ کا جواب مکتوب فرماکر ممنون و مشکور کا موقع دیں گے۔ نوازش ہوگی۔

میرا نام آفتاب ہے اور میری والدہ کا نام مبین فاطمہ ہے اور میرے والد صاحب کا نام امید علی ہے۔ میں اپنے بارے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میری پریشانی کا وقت کب تک رہے گا۔ اور بیماری کب دور ہوگی۔ میری طبیعت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ لہٰذا حضرت والا سے مؤدبانہ التماس ہے کہ میری پریشانی کا حل اپنے طلسماتی دنیا میں مختصر چھپواکر تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔

میرے نام کا عدد کتنا ہے۔ میرا ستارہ کونسا ہے۔ ستارے کے حساب سے میرا عدد کتنا ہے۔ میرے لئے کونسا مہینہ سال، تاریخ مبارک اور اچھے ہیں۔ اور کونسا اعداد فائدہ مند ہیں۔ اور کونسا نقصان دہ۔ وظیفہ جو مشکلات میں پڑھنا چاہیئے۔ بتائیں اور صدقہ بھی بتائیں۔ جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا چاہیئے۔

جواب آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے جن حضرات کے نام کا عدد ۷ ہوتا ہے ان کو بالعموم ہر انگریزی مہینے کی ۷، ۱۱، ۱۶ اور ۲۵ تاریخیں راس آتی ہیں۔ ایک اور ۹ کا عدد آپ کا مخالف عدد ہے اس سے محترز رہیں۔ جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال خاص طور سے رکھیں۔ اور بعد نماز مغرب نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر سو مرتبہ پڑھا کریں۔ سال میں ایک مرتبہ اگر سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈال دیا کریں تو آپ کیلئے بہتر ہوگا۔ اتوار اور پیر کا دن آپ کیلئے اہم ہے۔ اپنے مخصوص کام ان ہی دنوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔

اندازہ یہ ہے کہ ۲۰۰۵ء میں آپ کو پریشانیوں اور کلفتوں سے نجات مل جائے گی۔ انشاء اللہ۔

بیوی کا شک اور ذاتی معلومات

سوال از: محمد سلیم ـــــ دہلی۔

میں طلسماتی دنیا کا دو سال سے مطالعہ کرتا ہوں اور ہر بار یہ سوچتا ہوں کہ میں بھی اپنی رائے پیش کروں۔ لیکن بس سوچ کر ہی رہ جاتا ہوں۔

میں آج آپ کی خدمت میں ایک درخواست لیکر حاضر ہوا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ اس درخواست کو قبول فرمائیں گے۔ اور مجھے در عالیہ سے مایوس نہیں کریں گے۔ اور میرے اس مسئلہ کا جواب مکتوب فرماکر ممنون و مشکور کا موقع دیں۔ نوازش ہوگی۔

میرا نام محمد سلیم۔ والدہ کا نام انوری بیگم۔ بیوی کا نام مہرالنساء

بنت ہاجرہ ہے۔ شادی کے بعد بڑے بھائی نے نام بدل دیا تھا۔ اب اس کا نام سمیّہ ہے۔ اور ہر جگہ سمیّہ نام سے ہی پکارتے ہیں۔ میں اپنے بارے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرے ہر کام میں رکاوٹ کیوں آتی ہے۔ اور گھر میں تو ہر روز لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ بیوی اتنی شکّی مزاج کی ہے کہ جینا حرام کر دیا ہے۔ میں حافظ قرآن ہوں۔ اور اس وقت ایک مسجد میں مؤذن ہوں۔ اب سے دو سال قبل میں ایک مدرسہ میں مدرس کی حیثیت سے تقریباً آٹھ سال تک کام کیا۔ اس بیچ نہ جانے کتنی رکاوٹیں آئیں۔ لیکن میں پوری جدّوجہد سے کام کرتا رہا۔ ایک دن وہ بھی چھوٹ گیا۔ میں بہت لوگوں سے علاج کروایا۔ مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں جہاں بھی اپنا یا بیوی کا علاج کروایا۔ ابھی علاج شروع بھی نہیں ہوا کہ بچّے بیمار ہونا شروع ہو گئے۔ اور پریشانیاں بڑھتی چلی گئیں۔ اور حال یہ ہے کہ میری طبیعت بھی ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ کبھی بچّوں کی، بیوی کی۔ میں اپنی زندگی سے عاجز ہو چکا ہوں۔ کثرت دوا، اور دعا سے تھک گیا ہوں۔ کوئی سحر، کوئی آسیب کہتا ہے۔ بس ان باتوں کو سن سن کر کچھ زیادہ ہی حیران ہوں۔ لہٰذا حضرتِ والا سے مؤدبانہ التماس ہے کہ میری پریشانی کا حل اپنے طلسماتی دنیا میں مختصر چھپوا کر تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔

میرے نام کا عدد کتنا ہے۔ میرا ستارہ کونسا ہے۔ ستارے کے حساب سے میرا عدد کتنا ہے۔ میرے لئے کونسا دن مہینہ سال، تاریخ مبارک اور اچھے ہیں۔ اور کونسا اعداد فائدہ مند ہیں اور کونسا نقصان دہ۔ وظیفہ جو مشکلات کے دور میں پڑھنا چاہئے بتائیں۔ کیوں کہ میں پریشانی سے دوچار ہوں۔ نیز صدقہ بھی بتا دیجئے۔ جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا چاہئے۔

جواب اپنی بیوی کے شک کو صبر و ضبط اور حکمت عملی کے ذریعہ ختم کیجئے۔ اگر آپ نے اپنی شریک حیات کی اس بیماری کو ختم کرنے میں غصہ، جھلاہٹ یا ڈر پھٹ پھٹ والا وطیرہ اختیار کیا تو آپ کا گھر جہنّم بن جائے گا۔ کیوں کہ شک کی بیماری اس طرح کے انداز اور وطیروں سے ختم نہیں ہوتی۔ یہ بیماری محبّت، خدمت، حکمتِ عملی، صبر و ضبط اور نظر انداز کرنے کی عادتوں سے دور ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی ایک روحانی امداد ہم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ آپ روزانہ ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنی بیوی کے دوپٹے پر دم کر دیا کریں۔ انشاء اللہ رفتہ رفتہ اس میں سلامت روی پیدا ہوگی۔ اور اس کا مرض آہستہ آہستہ ختم یا قریب الختم ہو جائے گا۔

یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ شک پیدا ہونے کی وجوہات مختلف ہوتی ہیں۔ لیکن زیادہ تر یہ اُس ماحول میں پیدا ہوتا ہے جہاں عشق و محبّت اور آزادانہ میل ملاپ کے طور طریقے موجود ہوں۔ یا پھر میاں بیوی شادی سے پہلے ایک دوسرے سے تعلقات کا اظہار کر چکے ہوں۔ خیر وجہ کچھ بھی ہو اس کو پیار اور توجہ نیز عقل و فہم سے رفع کرنے کی کوشش کریں۔ کیوں کہ یہی ایک اچھے شوہر کا فرض ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ آپ کیلئے ہر انگریزی ماہ کی ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ کا دشمن عدد ۴ ہے۔ اسلئے ۴ عدد کی چیزوں سے اجتناب کریں۔ بدھ اور جمعہ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ آپ کے حالات پر ستارہ عطارد ہمیشہ اثر انداز رہے گا۔ جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا خاص طور سے خیال رکھیں۔ روزانہ "یا سمیعُ" ۱۸۰ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ "یا وہابُ" پابندی کے ساتھ پڑھا کریں اور سال میں ایک مرتبہ سوا کلو آٹے کی گولیاں بنا کر مچھلیوں کو ڈالیں۔ کسی بھی مخصوص نقش کو اگر بنوانا چاہیں تو فون پر اس کی یاد دہانی کرائیں۔ تاکہ صحیح وقت پر تیار کیا جا سکے۔

آخیر میں ہم یہ بات بھی عرض کر دیں کہ جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے انہیں چمک دار چیزیں راس آتی ہیں۔ انہیں چاندی اور سنہرے رنگ کی چیزیں بھی فائدے پہنچاتی ہیں۔ اس لئے آپ چاندی کی انگوٹھی پہنیں۔ اور سنہرے رنگ کا استعمال کسی بھی طرح کریں۔ انشاء اللہ آپ کو اس کا فائدہ محسوس ہوگا۔

گاجر، ٹماٹر، ہولی اور سفید زیرہ آپ کی صحت کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ وقتاً فوقتاً ان چیزوں کا استعمال کرتے رہیں۔

۵ عدد والے عموماً بہت ہنر مند ہوتے ہیں اور انہیں پیسہ کمانے کی دھن ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ کسی بھی وقت اپنا نقطۂ نظر بھی بدل دیتے ہیں۔ یہ لکیر کے فقیر نہیں بن سکتے۔ لیکن یہ لوگ بہت جلدی سے کسی پر اعتبار نہیں کرتے۔ اور کبھی کبھی یہی بے اعتباری انہیں اچھے لوگوں سے محروم کر دیتی ہے۔

اپنے مفرد عدد کی ان خصوصیات کے پیش نظر آپ زندگی کے اقدامات کریں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

قسط وار ۶

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

دہانۂ فرہنگ فارسی میں زرنگار فرہنگی۔ عربی میں حجر ذیج۔ انگریزی میں ــــ کلڈی اسٹون اور ہندی میں دہانۂ فرہنگ کہتے ہیں۔ اس پتھر کا رنگ نیلا، سبز وسفید اور دودھیا ملاجلا ہوتا ہے۔ اس پتھر سے اکثر رنگ بنتے ہیں۔ اس پتھر پر گرگے کی سی شکل بنی ہوتی ہے۔ جو قدرتِ خداوندی کا شاہکار ہے۔ یہ پتھر سونے چاندی اور تانبے اور لوہے کی کان سے برآمد ہوتا ہے۔ اس پتھر میں وہی تاثیر پائی جاتی ہے جو مذکورہ دھاتوں میں موجود ہو۔ اگر اس پتھر کو پانی میں ڈال کر اس پانی کو صبح شام پیا جائے توجسم میں تانبے اور لوہے کی کمی پیدا نہ ہونے پائے۔ اور اگر یہ کمی پیدا ہوگئی ہو تو اس پانی کے استعمال سے دور ہوجائے۔

● اس پتھر کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ مزاج اس کا سرد خشک اور گرم دخشک ہے۔ یہ پتھر کسی طرح کے زہروں کو ختم کردیتا ہے اور بعض امراض میں بالخصوص وہ جو کسی زہریلی چیز سے پیدا ہوئے ہوں۔ اُن کو ختم کرنے میں تریاق کا کام کرتا ہے۔ اور زہریلے اثرات کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکتا ہے۔

● اگر کسی شخص پر افیون کا نشہ سوار ہو۔ اور اس کو ہوش میں لانا مقصود ہو تو اس پتھر کو کسی تانبے کے برتن میں گھسیں۔ پھر لیموں اس برتن میں نچوڑیں ــــ اور یہ رس لیموں کا نشے والے شخص کو پلادیں۔ اسی وقت نشہ کافور ہوجائے گا۔

● یہ پتھر کسی بھی طرح کے درد میں سکون بخشتا ہے۔ اور مریض کو سکون پہنچاتا ہے۔ اگر اس پتھر کو منہ میں رکھ کر منہ کا لعاب حلق میں لیجائیں تو انسان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ کیوں کہ اس پتھر میں اس طرح کے اثرات ہوتے ہیں جو براہِ راست نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ امام جعفر صادق رضؓ کا ارشاد ہے کہ اگر اس پتھر کو باریک پیس کر سرمہ میں ڈال کر استعمال کریں تو سفیدی کا مرض جو آنکھ میں پیدا ہوجاتا ہے، رفع ہوجاتا ہے۔

● اس پتھر کی انگوٹھی۔ درد گردہ اور دردِ پتہ میں بے حد مفید ہے۔ اور اگر اس پتھر کو بارش کے پانی میں ڈال کر پانی کو استعمال کریں تو پتھری گردے میں یا پتے میں پیشاب کے راستے سے خارج ہوجاتی ہے۔

انگوٹھی بنانے والے حضرات کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ نگینہ جو ہے وہ انگلی کی کھال سے مس ہوتا رہے۔

● جن لوگوں کو گردے یا پتے کی کوئی بیماری نہ ہو۔ یا جن حضرات کے بدن کے کسی حصے میں کوئی درد نہ ہو تو ان کو بھی "دہانۂ فرہنگ" فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور انہیں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کو مذکورہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس انگوٹھی کے استعمال نے جس میں دہانۂ فرہنگ جڑا ہوا ہو۔ گردے اور پتے میں پتھری پیدا نہیں ہونے پاتی۔ اور اس انگوٹھی کا استعمال پیشاب کی جلن اور سوزش سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔

● اس پتھر کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس پتھر میں کسی بھی وزن کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ ہر وزن کا پتھر مذکورہ امراض میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اور اس پتھر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ پتھر اس درجہ مفید اور مؤثر ہونے کے باوجود بہت سستا پتھر ہوتا ہے۔ بعض ماہرین حجر کا کہنا یہ ہے کہ "دہانۂ فرہنگ" اُس وقت فائدہ پہنچاتا ہے جب اس کا وزن ۳ رتی سے کم نہ ہو۔

● بعض حضرات کا دعویٰ یہ ہے کہ اگر دہانۂ فرہنگ کو سبز رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ کی طرح مرد کے دائیں بازو پر اور عورت کے بائیں بازو پر باندھ دیا جائے تو گردے کی بیماری سے حفاظت رہے۔ گردہ حق تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اگر اس کی حفاظت کے لئے اس پتھر سے استفادہ کیا جائے تو عین دانشمندی کی علامت ہے۔

● یہ پتھر امریکہ، مصر، چین، اٹلی اور ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ باسانی دستیاب ہے۔ (باقی آئندہ)

اعجاز الجفر

علم الجفر حروف کی نازک ترین اور دقیق سائنس کا نام ہے۔ اساتذہ کرام نے حروف کے ایک پہلو کو لے کر جو تحقیق کی وہ حیران کن ہے۔ ہر انداز اپنے اندر ایک نئی دنیا بسائے ہوئے ہے۔ ان بزرگوں نے اپنی اس تحقیق پر اپنی زندگی صرف کر دی ہے۔ کہیں جاکر شاہد لیلیٰ سے ہمکنار ہوئے۔ ادھر ایک ہم ہیں کہ ہر عمل میں آسانیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ یہی باعث ہے ملک بھر میں معدودے چند حضرات حروف تہجی کے عامل ہیں۔ لوگ عملیات سے دلچسپی تو ضرور رکھتے ہیں مگر محنت سے جی چراتے ہیں آج سے چالیس سال قبل حضرت کاش البرنی مرحوم ومغفور نے یہ عمل تعلیم فرمایا تھا جو متعدد مرتبہ تجربہ کی میزان پر پورا اترا ہوا ہے۔ میں یہ عمل قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔ اگر نئی نسل میں کسی ایک نے بھی اپنے مطلب کو اس سے پایا تو میری محنت رنگ لائے گی۔

آپ کمی رزق کے شاکی ہیں یا بے روزگاری کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ شادی میں رکاوٹ ہے یا کسی بیماری سے تنگ آچکے ہیں۔ دشمن کا خوف ہے یا ناکردہ گناہ کے باعث مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ عہدہ میں ترقی کے خواہشمند ہیں یا اولاد ایسی نعمت سے محروم ہیں۔ غرضیکہ کوئی بھی جائز ایسا مسئلہ درپیش ہے جس سے زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی ہے تو خدائے بزرگ وبرتر پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس عمل کو صرف پانچ یوم کریں۔ انشاء اللہ آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائے گی۔

طریق عمل:۔ یہ عمل عروج ماہ کسی بھی دن کیا جاسکتا ہے۔ متواتر پانچ روز آپ روزہ رکھیں گے۔ پہلے دن سحری کے وقت جو جی چاہے کھانا کھائیں مگر شام افطاری کے لئے ایک کلو آٹا وزن کرکے اس کی روٹیاں پکائیں۔ سالن جو جی چاہے پکائیں۔ اب اس روز نماز عصر پڑھ کر مصلے سے نہ اٹھیں اور یہ آیت مبارکہ اول وآخر تین تین بار درود شریف اور پھر ۲۱۳ بار تلاوت کریں۔

فَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○

یہ آیت اس قدر آہستہ آہستہ تلاوت کریں کہ افطاری کا وقت ہونے تک مکمل تعداد کی پڑھائی ہوسکے۔ اگر آپ نے افطاری سے کافی دیر قبل اپنی پڑھائی مکمل کرلی ہے تب بھی اسی جگہ بیٹھے ہوئے اپنے سامنے سب تیار شدہ کھانا رکھ کر فاتحہ دیں۔ اور اس کا ثواب حضرت اسحاق علیہ السلام کی روح کو پہنچا کر ۹۶ مرتبہ پڑھیں فَبَشِّرْنِیْ یَا بَشِیْرُ پھر اپنے مطلب کی خدائے بزرگ وبرتر سے دعا کریں۔ یاد رہے کہ ان پانچ دنوں میں مطلب ایک ہی ہوگا۔ اب دوبارہ فاتحہ پڑھیں اور خود سیر ہوکر کھانا کھائیں۔ بقایا کھانا گھر والے کھائیں۔ اگر کھانا زائد ہو تو دوسروں کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

دوسرے دن سحری میں جو جی چاہے استعمال کریں مگر آج افطاری میں آٹا سوا کلو لیں گے اور بدستور عصر کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھے رہیں۔ آج اول وآخر چار چار مرتبہ درود پاک اور ۲۴۱ مرتبہ یہ آیت مبارکہ تلاوت کریں۔

فَبَشَّرْنٰهَا بِإِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاۗءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ○

آج افطاری کے بعد فاتحہ دے کر اس کا ثواب حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچا کر ۹۷ مرتبہ فَبَشِّرْلِیْ یَا بَشِیْرُ دعا پڑھیں اور دعا مانگ کر حسب دستور کھانا کھائیں۔ آپ کے بعد باقی بچا ہوا کھانا گھر والے کھائیں۔

اب تیسرے دن سحری میں جو دل چاہے کھائیں مگر افطاری کے لئے آٹا ڈیڑھ کلو لیں گے۔ سالن من پسند تیار کریں سب کام بدستور کریں اور یہ آیت مبارکہ اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۵۱۵ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔

یَازَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ
اِسْمُهٗ یَحْیٰی ○

آج دعا ۹۸ مرتبہ پڑھنا ہوگی۔ آج ثواب حضرت یحیٰی علیہ السلام کی روح پر فتوح کو پہنچا کر حسب سابق سب کام کریں گے۔

چوتھے دن سحری میں جو چاہے کھائیں مگر افطاری کے لئے آٹا پونے دو کلو لیں گے۔ کھانا عین مغرب کے ساتھ ہی ہر روز تیار ہونا چاہئے۔ آپ نماز عصر ادا کر کے مصلے پر بیٹھے بیٹھے اول و آخر ۶ بار درود شریف اور یہ آیت مبارکہ پڑھیں۔

اِذْقَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ یَامَرْیَمُ اِنَّ اللّٰہَ
یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اِسْمُهُ الْمَسِیْحُ
عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ ○

آج ثواب پاک حضرت عیسٰی علیہ السلام کو پہنچا کر دعا ۹۹ بار پڑھ کر باقی سب حسب دستور کریں گے۔

آخری دن یعنی پانچویں دن سحری میں جو چاہے کھائیں مگر افطاری میں آٹا دو کلو ہوگا۔ نماز عصر کے بعد مصلے پر بیٹھے بیٹھے اول و آخر درود سات مرتبہ اور درمیان میں ۷۰۰ بار یہ آیت پڑھیں۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی
اِسْمُهٗ اَحْمَدُ ○

فاتحہ دینے کے بعد آج اس عمل کا ثواب حضرت نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اقدس کو پہنچا کر دعا حسب دستور ۱۰۰ بار پڑھیں گے۔ تمام سب امور پہلے دن کی طرح ہوں گے۔ یعنی دو بار فاتحہ دے کر سب کھانا سامنے رکھیں۔ جس قدر کھا سکیں کھائیں پھر گھر والے اسے استعمال کریں اور آخر میں اگر کھانا زیادہ ہو تو کسی دوسرے کو بھی دیا جاسکتا ہے۔

اب آپ کا عمل ختم ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب ہفتہ عشرہ میں ہی آپ کے کام میں غیب سے اسباب پیدا ہوں گے اور آپ کامیاب ہوں گے۔

ہر روز کھانا باوضو ہو کر پاک وصاف برتن میں تیار کریں گے۔ اپنے پاس اگر بتی سلگا لیا کریں۔ لباس معطر اور پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔

امراض کی تشخیص کے حیرتناک طریقے

بعض نام نہاد عاملوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب ان کے پاس مریضوں کو لایا جاتا ہے تو مریض پہ یہ لوگ بغیر تشخیص کے تشدد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ڈنڈوں سے مارتے ہیں۔ یا بال پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ پھر تعویذات لکھ کر مریضوں کو طرح طرح کی دھونیاں دیتے ہیں۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ مارنے سے یا بال کھینچنے سے جن حاضر ہو جاتے گا۔ یا مریض کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔ یہ ان لوگوں کی غلط فہمی ہے۔ یہ طریقے احمقانہ اور غلط ہیں۔ مریضوں کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کے پاس ہرگز نہ جائیں۔ جو کہ اس طرح کا لوگوں پر تشدد کرتے ہیں۔ ایک اچھے عامل کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں کہ وہ مریضوں پر بغیر تشخیص کے تشدد کرے۔ جب بھی کوئی ایسا مریض آئے تو سب سے پہلے تشخیص کریں۔ قارئین کی سہولت کے لئے تشخیص کے مجرب طریقے لکھے جا رہے ہیں۔

تشخیص امراض کا خاص پُر اسرار نقش

ترکیب

جب بھی کوئی مریض آپ کے پاس اس طرح کا آئے۔ جس کے مرض کا پتہ نہ چلتا ہو کہ اس کو مرض روحانی ہے یا کہ جسمانی؟ تو آپ ایسا کریں کہ اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ لیں۔ اور ایک شیشے کے گلاس میں پانی ڈال کر اس نقش کو گلاس میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۵۲	۱۴۹	۱۴۵
۱۵۰	۱۴۴	۱۳۹	۱۵۱
۱۴۳	۱۴۷	۱۵۴	۱۴۰
۱۵۲	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۸

لیکن نقش ڈالنے سے پہلے مریض کو پانی چکھا دیں۔ تاکہ اس کو تسلی ہو جائے کہ پانی میں پہلے سے تو ملاوٹ نہیں ہے۔ گلاس میں نقش ڈالنے کے بعد مریض کو سامنے بٹھا دیں۔ اور سورۃ الناس کو تین مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ جہاں پر ناس آئے تو اس کی سات مرتبہ تکرار کریں۔ اور پانی پر دم کر دیں۔

اس کے بعد یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اگر مریض کو مرض روحانی ہوگا تو پانی کا ذائقہ تبدیل ہو جائے گا۔ بُو اور پانی کا ذائقہ مریض سے معلوم کر کے درج ذیل جدول سے بیماری کی تشخیص کریں۔

(نوٹ) اگر مریض کو مرض جسمانی ہوگا تو پھر پانی کا ذائقہ تبدیل نہ ہوگا۔ پھر آپ مریض کو بتا دیں کہ آپ کسی اچھے ڈاکٹر یا حکیم سے اپنا علاج کروائیں۔

نکتہ:- اس کا دوسرا طریقہ جو کہ میں نے بذریعہ حاضرات دریافت کیا ہے۔ وہ اس طرح ہے۔ کہ گلاس میں نقش ڈالنے کے بعد یا علی کو ۷ مرتبہ (تین بار) پڑھ کر پانی پر دم کر دیں اور اس کے بعد یہ پانی مریض کو پلائیں۔ ذائقہ معلوم کر کے مرض کی تشخیص کریں۔

انتباہ:- یہ جو دوسرا طریقہ ہے۔ یہ نہایت ہی مجرب ہے۔

لیکن اس میں بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو پانی پلانے میں حاضرات شروع ہوجاتی ہے۔ اس لئے یہ طریقہ وہی لوگ عمل میں لائیں جو کہ عامل ہوں۔

جدول یہ ھے

نمبر شمار	ذائقہ	اثرات
۱	کڑوا، پیٹرول، مٹی کا تیل	جنّات و آسیب گھر میں رہائش۔
۲	کسیلا یا بالکل پھیکا۔	جادو ٹونہ و پُرانے تعویذات کا اثر۔
۳	عرق گلاب یا زمزم	کسی بزرگ کا سایہ۔
۴	چاروں عرق جیسا۔	والدہ سے اثر چلا آرہا ہے۔
۵	عرق گاؤ زبان جیسا۔	باپ دادا سے اثر چلا آرہا ہے۔
۶	موتیا کی خوشبو۔	ہندوانی کا سایہ۔
۷	چھپڑ کا بدبودار ذائقہ	عیسائی کا سایہ۔
۸	حقّے کا پانی۔	سکھ کا ہمزاد۔
۹	رات کی رانی جیسا۔	پری کا اثر۔
۱۰	گلوکوز جیسا۔	بچّوں پر تعویذات کا اثر۔
۱۱	رُوح افزا کی مانند۔	جنّات کا اثر یا سایہ۔
۱۲	صندلی خوشبو۔	ہندو کا سایہ۔
۱۳	مالٹے یا سنگترے جیسا۔	کسی بزرگ کی پشت پناہی سے تکلیف
۱۴	مٹی کی بو آنا۔	قریبی رشتے داروں کی جانب سے تعویذات کا حملہ
۱۵	نمکین ذائقہ۔	تعویذات کا اثر، قریبی رشتے دار۔

(۲) اس نقش مبارک کو کسی موٹے کاغذ یا گتے پر لکھ لیں۔ اور درمیان والی جگہ کو کالا کردیں۔ اس نقش کو مریض کے ہاتھ میں پکڑا دیں۔ اور اس کو تاکید کریں کہ وہ کالی جگہ پر غور سے دیکھتا رہے۔ عامل عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دَم کردے۔ مریض پر جو بھی ذی روح مسلّط ہوگی۔ وہ حاضر ہوکر عامل سے بات چیت کرے گی۔

۳۳۵۱۰	۳۳۵۰۳	۳۳۵۰۸
۳۳۵۰۵		۳۳۵۰۹
۳۳۵۰۶	۳۳۵۱۱	۳۳۵۰۴

نوٹ:۔ عزیمت پہلے لکھی جاچکی ہے۔ اس کیلئے نومبر ۱۹۹۷ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) جب بھی کوئی مریض آپ کے پاس ایسا آئے جس پر کسی ذی رُوح کے اثرات ہوں یا ذی روح مسلّط ہو تو مریض کو سامنے بٹھا کر اس نقش کو مربّع آتشی چال سے لکھنا شروع کریں۔
جونہی عامل نقش لکھنا شروع کرے گا مریض پر جو بھی چیز مسلّط ہوگی وہ حاضر ہوگی۔

۷۸۶

لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد

ہوسکتا ہے کہ نقش پورا لکھنے کی نوبت ہی نہ آئے اگر مریض کے سَر اور کندھے بھاری ہوجائیں۔ کوئی چیز حاضر نہ ہو تو سمجھ لیں کہ مریض پر کسی ذی روح کے اثرات ہیں۔ اس کا علاج کریں۔ (علاج کے طریقے آگے پڑھیں گے)

(۴) آسیبی مریض کو تاکید کریں کہ وہ اسم "یابدوح" کو تیز تیز پڑھے۔ چند مرتبہ پڑھنے سے مریض پر جو بھی چیز ہوگی وہ حاضر ہوکر عامل سے ہمکلام ہوگی۔ اگر مریض نہ پڑھ سکے۔ تو عامل خود پڑھ کر دم کردے۔

(۵) اوّل تین مرتبہ درود ابراہیمی، سات مرتبہ الحمد شریف، الحمد شریف کے شروع میں "م" لگائیں (یعنی بسم اللہ کی آخری میم لگا کر پڑھیں) پڑھ کر مریض پر دم کردیں۔ اسی دوران حاضری ہوگی۔ اس کے بعد حاضر شدہ چیز سے بات نہ کریں۔ اگر وہ نہ ملنے تو اس کو جلادیں۔ (جلانے کے طریقے آگے آئیں گے)

نوٹ:۔ مندرجہ بالا تمام تشخیص کے طریقے تجربہ شدہ ہیں اس کے علاوہ سینکڑوں طریقے میں نے اپنی کتاب 'محفل حاضرات' جو کہ جنّات پر لکھی گئی ہے، وہاں پر لکھے گئے ہیں۔ ان طریقوں کو دریافت کرنے کی ترتیب اور تجربات کے سلسلے میں بعض جنّات کو حاضر کر کے اِن سے بھی مدد لی گئی ہے۔

خصوصی ہدایات:۔ (۱) جب بھی کوئی مریض آپ کے پاس آئے تو تشخیص کرنے سے قبل اس کے گلے یا بازو پر اگر کوئی تعویذ ہے تو اُتروا دیں، ورنہ حاضرات نہ ہوگی۔ نہ ہی تشخیص ہوگی۔

(۲) اگر کسی مریض پر کوئی ذی روح حاضر نہ ہو۔ لیکن تشخیص سے صرف اس کے سَر اور کندھے وزنی ہوجائیں تو سمجھ لیں کہ مریض

(باقی صـ ۹۷ پر)

آپ کیلئے ۲۰۰۳ء کیسا رہیگا

ان صفحات پر مختصراً یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ آپ میں کس قدر اچھائیاں یا برائیاں ہیں، اس کے ساتھ ساتھ سالانہ حالات بھی تحریر کئے گئے ہیں، مزید تفصیلات کے لئے ہر ماہ اپنے محبوب ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرتے رہیئے تاکہ رہبری میں کمی کا احساس نہ ہو سکے، آپ صرف اپنے نام کے پہلے حرف سے ہی حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

برج حمل	ستارہ مریخ
منسوبہ حروف	چ۔ ل۔ ع۔ آ



اس برج سے تعلق رکھنے والے افراد جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے خاصے تیز مزاج اور جلد باز ہوتے ہیں۔ ان کی جلد بازی اکثر غلط نتائج کی حامل بنا کرتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ گذشتہ سال کے آخری دو مہینوں کے دوران بعض امور کے سلسلہ میں جلد بازی کے تحت کئے گئے اقدامات کا نتیجہ سال نو کے پہلے حصے ہی میں ظہور پذیر ہوگا۔ انہیں جنوری تا مارچ عجیب وغریب اور قدرے افسوس ناک واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ خاص طور پر مخالفت کا بازار خاصا گرم رہے گا۔ اہم گھروں میں تین اہم سیاروں زحل، مریخ، مشتری کی موجودگی نظر انداز تو نہیں کی جا سکتی۔ طرفہ یہ کہ یہ تینوں سیارے رجعت پذیر حالت میں رہیں گے۔ اگر آپ بھول گئے ہیں تو پھر یاد کر لیجئے کہ گذشتہ سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران آپ کن حالات سے دوچار رہے تھے۔ زحل و مشتری اس وقت بھی اچھی حالت میں نہ تھے اور اب تو آپ کا ذاتی سیارہ مریخ بھی نحوست کو بڑھانے کے لئے ان دونوں سے اشتراک کر رہا ہے۔ اچھے بھلے دوستوں سے بلا کسی اہم وجہ

کے تنازعہ ہوگا۔ آپ کے مخالفین کی تعداد بڑھے گی اور وہ آپ کے خلاف نت نئی سازشوں کا انبار لگا دیں گے۔ اگر آپ نے حالات کا درست اندازہ لگانے کے بعد بھی مدافعت میں کوئی موثر تدابیر اختیار نہ کی تو حالات خاصے پیچیدہ ہو سکتے ہیں۔ آپ کے خلاف کوئی مقدمہ بھی قائم ہو جائے گا۔ صحت جسمانی بھی گاہے بگاہے خراب رہے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا کاروبار بہتر انداز سے چلتا رہے گا' آمدنی بھی معقول ہوگی لیکن اطمینان نصیب نہ ہوگا۔ اردگرد پھیلے ہوئے عجیب وغریب ماحول سے آپ کافی متاثر رہیں گے اور پھر فضول قسم کے چکروں میں الجھ کر کافی رقم بھی برباد کر بیٹھیں گے۔ ہم یہ مشورہ بھی ضرور دیں گے کہ پہلے تین مہینوں کے دوران نیا کاروبار ہرگز نہ کریں۔ کسی قریبی دوست یا قریبی رشتہ دار پر بھی ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرنا آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر آپ سیاسی لیڈر ہیں تو پھر ہمارا مشورہ ہے کہ آپ اپنے اصولوں کو فراموش نہ کیجئے۔ ورنہ ذرا سی چوک آپ کا سیاسی مستقبل تاریک کر دے گی۔ اپریل کے پہلے ہفتے میں مشتری کی رجعت ختم ہوگی اس کے بعد آپ حالات کی تبدیلی محسوس کر سکیں گے۔ گو کہ اپریل میں مشتری کی رجعت ختم ہونے کی وجہ سے زیادہ خطرات نہیں رہیں گے اس کے باوجود مئی کے آخری ہفتے تک

ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ جون' جولائی' اگست کے دوران کاروبار کی پوزیشن خاصی مضبوط ہوگی۔ ملازمت میں بھی ترقی کا امکان ہے۔ تعلیمی سلسلے میں موافق حالات' محبت اور شادی کا مسئلہ بھی حسب توقع حل ہوگا۔ ستمبر۔ اکتوبر کے دوران کسی مقدمہ میں شاندار کامیابی۔ سیاسی میدان آپ کے ہاتھ رہے گا۔ مخالفین بھی صلح پر آمادہ ہوں گے۔ دولت میں اضافے کا بھی امکان ہے۔ سفر غیر ملکی کی بدولت زر کثیر حاصل ہوگا۔ دسمبر کے مہینے میں کسی اہم کارنامے کی وجہ سے حکومت کی جانب سے اعزاز حاصل ہوگا۔ البتہ ماہ نومبر و دسمبر میں بہ سلسلہ جائیداد پریشانی رہے گی کسی قریبی عزیز سے جدائی اور مالی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

خواتین: احتیاطوں کا دامن بہت مضبوطی کے ساتھ تھام لیجئے کہ نئے سال کا آغاز ہی پریشان کن ثابت ہوگا۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر شوہر کی خدمت میں کوتاہی نہ کریں۔ آپ کے قریبی عزیز (جو پہلے بھی سازشوں کے جال پھیلاتے رہے ہیں) ایک بار پھر پورے جوش و خروش کے ساتھ آپ کے خلاف کوئی نیا چکر چلائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ ان کا ساتھ در پردہ طور پر آپ کی کوئی سہیلی بھی دے جائے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ سال کے پہلے چار پانچ مہینوں کے دوران آپ کے گھریلو حالات خاصے الجھ جائیں گے۔ اگر آپ ہر وقت حالات کے سلسلے میں ہی سوچ بچار کرتی رہیں تو اندیشہ ہے کہ آپ ذہنی مریض نہ بن جائیں۔ شوہر کے انتہائی قریبی عزیزوں میں سے کوئی "صاحب یا صاحبہ" کوئی خطرناک الزام بھی آپ پر لگادیں گی۔ جس کے نتیجے میں بدنامی کا اندیشہ ہے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو بھی اپنے جذبات پر کنٹرول کرنا چاہیے۔ ان کی کوئی جذباتی غلطی عمر بھر کا روگ بن سکتی ہے۔ والدین سے جدائی ہوگی۔ صحت جسمانی تشویشناک حد تک خراب ہوسکتی ہے۔ مجموعی طور پر اپریل ۲۰۰۳ء تک آپ کے ارد گرد پریشانیوں کے انبار لگے رہیں گے۔ البتہ ماہ مئی سے حالات میں تبدیلی آجائے گی۔ گھریلو حالات بتدریج بہتر ہوں گے۔ حالات کی ایکا یک تبدیلی کے سبب مخالف بھی اظہار ندامت کرتے ہوئے آپ سے تعلقات بہتر رکھنے کی کوشش کریں گے۔ صحت بہتر ہوگی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی شادی ان کے من پسند فرد کے ساتھ ۲۰۰۳ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ہو سکے گی۔ چنانچہ ماہ مئی تا اکتوبر ۲۰۰۳ء کا درمیانی عرصہ ہر لحاظ سے بہتر ثابت ہو گا۔

اس برج سے وابستہ افراد چاندی کی انگوٹھی میں سرخ عقیق نصب کروا کر پہن لیں تو ذاتی پریشانیوں سے کسی حد تک نجات ملتی رہے گی۔

برج ثور	★	ستارہ زہرہ
منسوبہ حروف		ا۔ او۔ ای۔ ب۔ و



اس برج سے وابستہ افراد عجیب و غریب مزاج و ذہنیت کے مالک ہوتے ہیں بے حساب غلطیاں کرنا ان کی عادت ہے اور پھر ستم یہ کہ اپنی غلطیوں کو تسلیم بھی نہیں کرتے ان کا اکثر یہ ہی فیصلہ ہوتا ہے کہ ان کی ناکامیوں کا سبب دوسرے ہی لوگ ہیں۔ انہیں غصہ بھی بہت جلد آجاتا ہے لیکن ان کا حصہ ہنڈیا کا ابال ہی ثابت ہوا کرتا ہے۔ کسی کا کچھ بگاڑنا ان کے بس سے باہر ہے۔ ہم انہیں اپنے مزاج کو بدلنے کی تلقین کریں گے کیونکہ نئے سال کے پہلے تین مہینوں کے دوران زحل۔ مشتری کی رجعت ان کی گھریلو زندگی میں تخریبی قسم کا انقلاب برپا کرسکتی ہے۔ زحل ان کے زائچے کے نویں اور دسویں گھر کا مالک ہے اس لئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ ملازمت میں شدید قسم کی گڑبڑ ہوگی۔ ہوسکتا ہے ملازمت سے وقتی طور پر علیحدگی ہو جائے۔ حکومت کی جانب سے اندیشہ رہے گا۔ اگر آپ کا تعلق سیاست سے ہے تو پھر انتہائی مایوسی کا سامنا ہوگا نہ صرف رائے عامہ آپ کے خلاف ہوگی بلکہ کسی مقتدر شخصیت کے ہاتھوں آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ غیر ملکی سفر کا پروگرام کینسل ہوتا نظر آ رہا ہے اور اگر آپ کسی غیر ملک میں سروس یا کاروبار کر رہے ہیں تو پھر وہاں کے مروجہ قوانین کی پابندی سختی کے ساتھ کیجئے۔ معمولی سی بے احتیاطی آپ کے روزگار کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔ کسی بزرگ شخصیت کے ساتھ بھی افسوسناک تنازعہ ہوگا۔ مریخ بارہویں اور ساتویں گھر کا مالک ہے۔ لہذا گھریلو معاملات غیر تسلی بخش رہیں گے۔ شادی شدہ افراد کے تعلقات شریک حیات کے ساتھ خراب ہوں گے۔ ہوسکتا ہے کہ اس سلسلے میں دیگر فریقین عدالتی کارروائی بھی کریں۔ آپ کی گرفتاری کا بھی اندیشہ ہے۔ یا پھر یہ ہوسکتا ہے کہ شریک حیات تشویشناک حد تک بیمار ہوجائے۔ اولاد کی جانب سے بھی تفکرات رہیں گے۔ تعلیمی سلسلہ منقطع ہوگا۔ محبوب بے

وفائی کرے گا۔ شادی میں رکاوٹ کا سامنا۔ مشتری چونکہ آٹھویں اور گیارہویں گھر کا مالک ہے لہٰذا دوستوں سے رنج ہوگا۔ کسی حادثے میں زخمی ہونے کا خطرہ۔ البتہ کاروباری حالات قدرے بہتر رہیں گے۔ اور مالی پوزیشن کافی حد تک مضبوط رہے گی۔ جون تا ستمبر کے دوران تمام حالات یکسر تبدیلی اختیار کریں گے۔ کھویا ہوا وقار بحال ہو جائے گا۔ مقدمہ بازی کا تکلیف دہ سلسلہ ختم ہوگا اور فریقین کے ساتھ کوئی باعزت سمجھوتہ ہو سکے گا۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کا بھی امکان ہے۔ البتہ اگر وہ محبت کے معاملات میں حد سے آگے نہ ہی بڑھیں تو یہ ان کے حق میں مفید ثابت ہو سکے گا۔ کوئی نئی ملازمت بھی ملے گی۔ سیاسی لیڈر صاحبان کسی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ ملازمت میں اہم تبدیلی کا بھی امکان ہے۔ صحت بہتر رہے گی۔ حصول جائیداد بلکہ موجودہ مکان کی تعمیر کا منصوبہ عملی شکل اختیار کر جائے گا۔ اکتوبر، نومبر، دسمبر کے دوران سیارہ زہرہ اور مشتری کی پوزیشن خاصی بہتر رہے گی۔ چنانچہ یہ تین مہینے گذشتہ مہینوں کے دوران ہونے والے نقصانات کی تلافی کر سکیں گے۔ آپ اپنی دیرینہ اسکیموں کو عملی شکل دے کر اہم مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ ان تین مہینوں کے دوران آپ کی مالی پوزیشن غیر معمولی طور پر مضبوط ہو جائے گی۔ البتہ بھائیوں سے جھگڑا ہوگا۔

خواتین: تقاضائے عقل مندی تو یہ ہے کہ ایک بار جن راستوں پر چل کر کانٹوں کی چبھن کا احساس ہو جائے اس پر دوبارہ نہ چلا جائے لیکن آپ تو اس خوش فہمی میں مبتلا ہو کر کہ شاید ہمدردوں نے بکھرے ہوئے کانٹے سمیٹ دیئے ہوں گے دوبارہ انہی راہوں پر چل پڑتی ہیں۔ کیا آپ کو کبھی اپنی غلطی کا احساس ہوگا بھی کہ نہیں؟ اتنی وفاداری بھی اچھی نہیں ہوا کرتی۔ بھروسہ ضرور کیجئے لیکن ان پر جو واقع ہی بھروسے کے قابل ہوں۔ نئے سال کے پہلے تین مہینے آپ کے لئے دکھوں کا پیام لا رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس امر کی تلقین بھی کرتے ہیں کہ خوابوں کی دنیا سے باہر آ کر فوراً حقائق کا سامنا کر لیجئے۔ بھروسے کی اس ریتلی دیوار کو اپنے ہی ہاتھوں ڈھا دیجئے تا کہ کوئی بدطینت انسان آپ کو فریب مسلسل کا شکار نہ بنا سکے۔ اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو پھر اپنی عزت وعظمت اور خاندانی وقار کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنے اندھے جذبات پر مکمل کنٹرول کیجئے۔

یہ نہ بھولیے کہ چند روزہ اجالا زندگی کا روگ بن کر مستقل تاریکی کو آپ کا مقدر بھی بنا سکتا ہے۔ نئے سال کے متذکرہ تین چار ماہ آپ کی زندگی میں انقلاب لا سکتے ہیں۔ کوشش کیجئے کہ یہ انقلاب تعمیری انداز اختیار کر جائے۔ شادی شدہ خواتین کو کڑے امتحان سے گزرنا پڑے گا۔ ان کے گھریلو ماحول میں مسموم سازش اثرانداز ہوگی۔ اک آگ سی لگ جائے گی بے چینی کی جس کے ذمہ دار آپ کے اپنے ہی لوگ ہوں گے۔ کوشش کریں کہ بات زیادہ نہ بگڑے۔ حالات سنوارنے کی خاطر جس قدر بھی جھکنا پڑے جھک جائیے کہ وقت کا تقاضا بھی ہے۔ ماہ جون سے حالات بدل جائیں گے اور پھر دسمبر تک کسی خطرے کا سامنا نہیں ہوگا۔ سال کی آخری سہ ماہی کے دوران آپ کی تمام امیدیں بر آئیں گی اور پھر وہی ہوگا جو آپ چاہیں گی۔ اس سہ ماہی میں غیر شادی شدہ لڑکیوں کی شادی بھی ہو سکے گی۔ البتہ بھائیوں سے علیحدگی ہو سکتی ہے۔

آپ کے لئے چاندی کی انگوٹھی میں سفید عقیق نصب کروا کر پہننا مبارک ثابت ہوگا۔ نقش خاص بھی بنوا کر پاس رکھیں۔



برج جوزا	☆	سیارہ عطارد
منسوبہ حروف		ک۔ق۔خا۔خ

اب بتائیے آپ کیا کریں گے؟ زندگی کی اس شطرنج پر آگے بڑھنے کے لئے کون سا مہرہ آپ کے پاس۔ اب تو نہ پیادہ کام آئے نہ گھوڑا۔ کس کی شہ کس کو دیں گے! مانا کہ آپ بہت چالاک ہیں۔ اندھیروں میں بھی اپنا حقیقی راستہ پا لینے کی صلاحیت ہے آپ میں لیکن اس وقت کو کس طرح بدل دیں گے جو آپ کی قوت بینائی کو بھی متاثر کر دے گا۔ ۱۹۸۰ء کے آغاز میں ہی زحل، مریخ اور مشتری کی نحوست آپ کے زائچے کے اہم گھروں میں ڈیرہ لگا لے گی۔ چوتھے گھر کا مالک عطارد بھی رجعت میں ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ کے تعمیری منصوبے دھرے رہ جائیں گے۔ پلاٹوں کے سلسلے میں قانونی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ بہ حیثیت کرایہ دار مکان میں رہائش پذیر ہیں تو پھر مجبوراً یہ مکان خالی کرنا پڑے گا۔ نئی جگہ آپ کے ذہنی سکون کو برباد کر کے رکھ دے گی۔ زحل آٹھویں اور نویں گھر کا مالک ہے اس لحاظ سے آپ کی زندگی خطرے میں گھر

جائے گی۔ اگر راہ چلتے یا گاڑی چلاتے ہوئے محتاط نہ رہے تو پھر کئی دن اسپتال میں گزارنے پڑیں گے۔ مشتری ساتویں اور دسویں کا مالک ہونے کی وجہ سے آپ کو گھریلو سکون سے بھی وقتی طور پر محروم کرسکتا ہے۔ ملازمت میں ترقی کا مسئلہ کھٹائی میں پڑے گا۔ افسران سے تعلقات کشیدہ ہوں گے۔ والدین کی شفقت سے بھی محرومی آشکار ہے۔ مریخ چھٹے اور گیارہویں گھر کے منصوبات کو متاثر کرسکتا ہے۔ یعنی دوستوں کی وجہ سے نقصان۔ دیرینہ آرزوؤں کی پامالی۔ صحت جسمانی میں خرابی اور مخالفت کا بازار بھی خاصا گرم رہے گا۔ کسی قریبی عزیز کی بے وقت موت سے خاصا دکھ ہوگا۔ کاروبار بھی ذہنی انتشار کی بدولت متاثر ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ مالی نقصان بھی ہو جائے۔ آپ ان حالات کو بدلنے کے لئے ضرورت سے زیادہ ہی جدوجہد کریں گے۔ لیکن آپ کی کوئی پیش نہ جائے گی۔ ہاں شاید کسی مرد مومن کی نگاہ بدل دے تقدیر آپ کی۔ ورنہ اور تو کوئی صورت نظر نہیں آتی اس بحران سے نکلنے کی۔ مئی کے مہینے میں حالات قدرے بدل جائیں گے اور پھر جون کا مہینہ امیدوں کے نئے چراغ جلا سکے گا۔ تمام الجھنیں یکے بعد دیگرے خود بخود دم توڑتی جائیں گی۔ اور آپ نئے سرے سے اپنی زندگی کا آغاز کردیں گے۔ ستمبر تک آپ کچھ نہ کچھ دوبارہ حاصل کرلیں گے جو کہ نئے سال کے ابتدائی چار مہینوں کی نحوست کے سبب کھو چکے تھے۔ کاروبار نو کا آغاز ہوگا۔ نئے نئے افراد دوست بنیں گے۔ حکومت سے فائدہ ہوگا۔ گھریلو ماحول بھی سازگار رہے گا۔ آپ کا محبوب آپ کی دلی تمناؤں کے مطابق نہ صرف خود کو ڈھال لے گا بلکہ اس امر کا زیادہ امکان ہے کہ وہ آپ کا شریک زندگی بن کر آپ کے خالی دامن کو خوشیوں سے بھر دے غیر ملکی سفر کسی بزنس یا ملازمت کے سلسلے میں آپ کرسکیں گے۔ جس کے نتیجے میں کافی دولت اکٹھی ہو سکے گی۔ سال کے آخری تین مہینوں کے دوران قدرے طاقتور سیارہ زہرہ مشتری کی مدد سے آپ کو قدرے بہتر مقام دلا دے گا۔ آپ کا کاروبار ترقی کی اس منزل کو پا لے گا جس کا کہ کبھی آپ نے تصور بھی نہ کیا تھا۔ ملازمت کرنے والے احباب کوئی بڑا عہدہ حاصل کرسکیں گے۔ مجموعی طور پر سال کے پہلے چار مہینوں کے بعد آپ بہت کچھ حاصل کرسکیں گے۔ ماہ نومبر ڈسمبر کے دوران بہ سبب رجعت زحل رقم ضائع ہوسکتی ہے کسی کو قرض وغیرہ نہ دیں۔

خواتین : وقت بڑا نازک ہے اسے فضول قسم کی سوچوں کی نذر نہ کیجئے۔ یہ بات درست ہے کہ آپ کو ہر قسم کی گفتگو کرنے کا سلیقہ آتا ہے آپ اس خوش فہمی کا شکار بھی ہیں کہ آپ جہاں اور جب چاہیں محض اپنی لچھے دار باتوں کے ذریعہ ہر کسی کو اپنا ہمنوا بنا سکتی ہیں اور آپ کا کام کبھی نامکمل نہیں رہ سکتا۔ چلیے ہم آپ کا دل رکھنے کے لئے تو آپ کے اس دعوے کو تسلیم کرلیتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے انکار تو آپ بھی نہیں کرسکتیں کہ جب وقت برا ہو تو اپنا سایہ بھی ساتھ نہیں دیتا۔ لہذا خود کو ابھی سے تیار کرلیجئے کہ سال کے پہلے چار مہینے بڑے آزمائش ثابت ہوں گے۔ محض باتوں سے ہی کام نہیں چلے گا۔ گفتار سے زیادہ کردار کی ضرورت محسوس ہوگی۔ خصوصاً اپنے گھریلو معاملات کو صحیح راہ پر گامزن رکھیے کہ زیادہ اثر ان ہی پر پڑے گا۔ اپنے شوہر کے مزاج کو اگر اب تک نہیں سمجھا تو پھر اب سمجھ لیجئے تاکہ اسی کے مطابق آپ چل سکیں۔ کوئی قریبی عزیزہ جنوری تا مئی کے دوران آپ کے شوہر کے خیالات تبدیل کرنے کی کوششوں میں مصروف رہیں گی۔ اگر آپ بے نیاز رہیں تو پھر جدائی ہونے کا اندیشہ ہے۔ صحت جسمانی بھی خراب ہوگی۔ البتہ اولاد کی جانب سے پورا سال اطمینان ہی رہے گا۔ تعلیمی سلسلے میں نمایاں کامیابی سال نو کی اہم پیشن گوئی سمجھ لیں۔ آمدنی و اخراجات یکساں رہیں گے۔ سال کے آخری چار مہینوں کے دوران مکان کی تعمیر وغیرہ کا موقع ملے گا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کی شادی کا امکان ماہ جون یا اکتوبر کے درمیانی حصے میں ہے۔ شادی ان کے من پسند فرد کے ساتھ ہوگی۔ نتائج انتہائی خوشگوار۔ لیکن انہیں بھی چاہیے کہ وہ ۲۰۰۳ء کے پہلے چار ماہ انتہائی تحمل اور بردباری کے ساتھ گزاریں۔ کسی بھی مرحلے پر جذباتی ہونا انہیں راس نہ آئے گا۔ مئی کے بعد بتدریج حالات کنٹرول میں آسکیں گے۔

اس برج سے وابستہ افراد کے لئے فیروزہ پہننا مبارک ہے۔ اگر اگر چاندیا سورج گرہن کے موقعہ پر خاص نقش بھی بنوا کر پاس رکھیں تو پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے۔



برج سرطان	★	سیارہ قمر
منسوبہ حروف	ہی۔ ح۔ جو۔ ڈ	

بڑا ناز ہے آپ کو اپنے رشتہ داروں پر۔ شاید اس لئے کہ آپ ان کے بہت کام آتے رہے ہیں۔ زندگی کا ایک بڑا حصہ ان ہی کی ناز برداری میں گزارا ہے آپ نے۔ حالانکہ مشاہدات نے اکثر آپ کو کنٹرول کرنے کی کوشش بھی کی لیکن آپ نے تو حقیقت کو بھی حقیقت نہ سمجھنے کی قسم کھا رکھی تھی۔ لیکن وقت بڑا ظالم ہوتا ہے اسے یکسانیت سے نفرت ہوتی ہے اور وہ وقت آپ کو بھی اپنے نظریات بدلنے پر مجبور کر دے گا۔ خاص طور پر سال نو کے ابتدائی چار مہینوں کے دوران آپ کے حالات پلٹا کھائیں گے۔ کاروبار کی پوزیشن جنوری اور فروری کے دوران غیر متوقع طور پر کمزور ہوگی۔ کسی اہم سودے کا معاہدہ ٹوٹ جانے کی بنا پر عرصے سے قائم شدہ ساکھ متاثر ہوگی۔ آپ بڑی جدوجہد کریں گے خود کو اس انہونے سیلاب سے بچانے کی لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکے گی۔ کافی دولت ضائع ہوتی نظر آرہی ہے۔ مارچ اور اپریل کے دوران شمس کے تعاون کی وجہ سے حالات قدرے امید افزا تو ضرور ہوں گے لیکن آپ کے ساتھی آپ کا ساتھ پورے طور پر نہ دے سکیں گے۔ یہی وقت ہوگا جبکہ آپ کی آنکھیں کھلیں گی اور رشتہ داروں کی اصلیت آپ پر پوری طرح عیاں ہو جائے گی۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ انتہائی اندھیرے میں بھی کوئی نہ کوئی روشنی کی چھوٹی سی کرن کہیں نہ کہیں سے ضرور نمودار ہو کر راہنمائی کا سبب بن جاتی ہے۔ چنانچہ یہی ہوگا۔ اپریل کے دوسرے پندرھواڑے میں ہی ایک مخلص انسان جسے آپ دوست بھی کہہ سکتے ہیں آپ کے زخموں پر مرہم رکھ دے گا۔ اس کی پُرخلوص جدوجہد آپ کو اندھیروں سے باہر لے آئے گی۔ اور پھر بتدریج اپنے تمام الجھے مسائل بہ آسانی حل کرتے جائیں گے۔ جون جولائی کے مہینے میں کوئی بڑا اہم کاروباری معاہدہ ہوگا۔ جو اختتام سال تک آپ کی مالی پوزیشن خاصی مضبوط کر دے گا۔ سال کے پہلے تین مہینوں کے دوران چند قریبی عزیزوں سے دائمی جدائی بھی ہوگی۔ اس پہلی سہ ماہی کے دوران کوئی سفر یا غیر ملکی ہرگز نہ کیجئے مقدمہ بازی سے بھی پرہیز کرلیں۔ کوئی معاملہ کتنا ہی کیوں نہ بگڑے اسے عدالت سے باہر رہ کر ہی طے کر لیجئے۔ اگر آپ کا تعلق سیاست سے ہے تو پھر جزوی کامیابی کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ اپنے سامان وغیرہ کی حفاظت جنوری میں زیادہ کر لیجئے کہ چوری کا اندیشہ ہے۔ گھریلو حالات فروری اور اپریل میں کچھ الجھیں گے اس کے بعد ایسی سلسلے میں پریشانی نہیں ہوگی۔ البتہ تعلیم کے معاملات الجھ جائیں گے اور جون تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ طے شدہ رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ دوسری جگہ رشتہ طے پانے کی توقع جولائی یا اگست میں رکھی جا سکتی ہے۔ صحت جسمانی اپریل اور مئی کے پہلے پندرھواڑے میں قدرے خراب ہوگی۔ جولائی تا اکتوبر کے دوران حالات خاصے بہتر رہیں گے۔ خاص طور پر جائیداد میں اضافہ ہونے کا امکان ہے ملکی سیاست میں بھی کوئی اہم مقام حاصل ہو جائے گا۔ اس طرح آپ اپنی دیرینہ آرزو پوری کر سکیں گے۔ ملازمت سے تعلق رکھنے والے افراد جنوری تا مارچ کے دوران اپنے فرائض ہوشمندی کے ساتھ انجام دیں تاکہ کوئی گڑبڑ نہ ہو سکے۔ ترقی کا امکان اکتوبر نومبر میں ہے۔ دیگر تمام حالات تقریباً بہتر ہی رہیں گے۔ البتہ دسمبر کا مہینہ قدرے پریشان کرے گا۔

خواتین: اپنے مزاج کو تھوڑا سے بدل ڈالیں۔ ہر وقت کا غصہ اور کڑھتے رہنا کوئی اچھا وصف تو نہیں ہے۔ آپ لاکھ خوبیوں سے آراستہ سہی لیکن انسان تو ہیں اور انسان سے کبھی نہ کبھی غلطیوں کا ہو جانا بھی ضروری ہے۔ آپ کی یہ غلطی نہیں کہ آپ غرور بہت کرتی ہیں۔ دوسروں کو اکثر آپ خود سے کمتر سمجھتی ہیں۔ خود پر ترس کھایئے ورنہ آپ ایک ایسا مجسمہ بن کر رہ جائیں گی جسے محض شوکیس کی سجاوٹ ہی سمجھا جا سکتا ہے۔ عام لوگ اس کے قریب اس لئے نہیں جاتے کہ وہ دور ہی سے اچھا لگتا ہے۔ آپ دوسروں کے ساتھ گھلنے ملنے کی کوشش کیجئے اس دنیا میں اکثر اپنوں سے زیادہ غیر کام آتے ہیں۔ اس کا احساس آپ کو اسی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہی ہو جائے گا۔ جبکہ آپ کے حالات ایکا یک خراب ہوں گے۔ کوئی رشتہ دار آپ کی مدد کے لئے نہیں آئے گا لیکن ایک غیر شخص آپ کو پریشانیوں کے خوفناک ویرانے سے نکالنے کا سبب بن جائے گا۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر اپنے شوہر کو سنہ ۰۳ کے پہلے چار مہینوں کے دوران ناراض ہونے کا موقعہ نہ دیجئے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا موجودہ رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ کسی دوسری مناسب جگہ تیسری سہ ماہی کے دوران شادی ہی ہو جائے گی۔ اس برج سے وابستہ خواتین کے لئے سال کے آخری چار ماہ ہر لحاظ سے بہتر ثابت ہوں گے اور وہ امور زندگی بہتر انداز سے سرانجام دے کر اپنی دیرینہ آرزوؤں کی

تکمیل کرسکیں گی۔

آپ کے لئے چاندی کی انگوٹھی میں موتی یا ہیرا پہننا سعد و مبارک ثابت ہو گا۔ اس برج سے وابستہ افراد نقش شرف شمس لازمی طور پر اپنے پاس رکھیں تاکہ سیارہ زحل کی نحوست پریشان نہ کرسکے۔

برج اسد	★	سیارہ شمس
منسوبہ حروف		ما۔ می۔ م۔ ٹے



آپ کے حالات تو گزشتہ سال کے آخری دو مہینوں کے دوران بھی بہتر نہ تھے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ستاروں کی نحوست آپ کے ہر کام میں دشواریاں پیدا کرتی ہے لیکن یہ بات بھی غلط نہیں کہ حالات کے بگاڑ میں آپ کا اپنا ہاتھ بھی ہوتا ہے۔ ایک تو آپ کو غصہ بہت آتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر دوسروں سے الجھ جانا آپ کی عادت ہے آپ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہر جگہ، ہر معاملے میں صرف آپ ہی کے فیصلے کو درست تسلیم کرلیا جائے۔ گھریلو ہو یا بیرونی دنیا آپ تو ہر جگہ اپنی بادشاہت کے جھنڈے لہرانا چاہتے ہیں جبکہ ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے۔ چنانچہ کاروباری سلسلے میں بھی بے جا ضد اور ہٹ دھرمی اچھی بھلی پارٹیوں کو آپ سے بدظن کردیتی ہے۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سال نو کا آغاز ہوتے ہیں اپنا یہ سکھاشاہی مزاج بدلنے کی کوشش کیجئے آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں آپ کے زائچے کا پہلا اور گیارہواں گھر زحل، مشتری کی نحوست کے زیر اثر بری طرح آرہا ہے۔ جنوری، فروری کے دوران موجودہ کاروبار مزید بدحالی کا شکار بن رہا ہے۔ اگر شراکتی کاروبار ہے تو پھر علیحدگی کا اندیشہ ہے۔ آپ کے پارٹنر آپ سے پہلے ہی کافی نالاں تھے اب تو ستارے بھی ان کو آپ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے پر اکسا رہے ہیں۔ کوشش یہی ہے کہ وہ کسی طرح رام ہو جائیں اور یہ گاڑی اسی طرح چلتی رہے۔ شراکتی بزنس تو کچھ نہ کچھ دیتا رہے گا لیکن اگر آپ نے محض ہٹ دھرمی اور خودسری کی بقاء کے لئے تنہا کسی نئے کاروبار کا آغاز کردیا تو مارچ اور اپریل آپ کو کسی بڑے نقصان سے دوچار کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سیاسی لیڈر ہیں تو پھر اپنی پالیسی میں تھوڑی سی تبدیلی ضرور کر دیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پہلے چار مہینوں کے دوران بھی (جبکہ نحوست عروج پر ہے) آپ کی لیڈری خوب چمکے گی۔ کسی سیاسی چکر ہی میں آپ سفر غیر ملک کا پروگرام بھی بنا بیٹھیں گے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اس سفر سے اجتناب برتیں۔ اس کے نتائج وہ نہیں نکلیں گے جو کہ آپ چاہتے ہیں۔ گھریلو حالات خاصے بگڑیں گے۔ آپ کی جوان اولاد آپ کے لئے بدنامی کا باعث بن سکتی ہے۔ غیر شادی شدہ افراد کا محبوب بے وفائی کرے گا۔ شادی میں رکاوٹیں پڑیں گی۔ ملازمت سے وابستہ افراد کی ترقی کا امکان مارچ یا جون کے دوران ہے۔ جولائی تا ستمبر کے دوران حالات خاصے نارمل رہیں گے۔ آپ اگر اپنی صلاحیتوں کو صحیح طور پر بروئے کار لے آئیں تو کاروبار کی پوزیشن خاصی مضبوط ہوگی۔ نیا کاروبار اسی سہ ماہی میں شروع کیا جاسکتا ہے۔ گھریلو حالات بھی قدرے بہتر ہوں گے۔ شادی کے امکانات زیادہ ہیں۔ غیر ملکی سفر بہ شوق کیجئے۔ اکتوبر تا دسمبر کے دوران کوئی قریبی عزیز آپ کی بہت زیادہ مدد کرے گا۔ آپ کا جو بھائی غیر ملک میں موجود ہے ان سے خاصی رقم مل سکے گی۔ ممکن ہے کہ ان کی شراکت میں آپ کسی بڑے کاروبار کا آغاز کرسکیں۔ مجموعی طور پر سال نو کی دوسری ششماہی آپ کے لئے بہت زیادہ بہتر ثابت ہوگی۔ اور ہر معاملے میں اپنی منشاء کے مطابق کامیابی حاصل کرسکیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ ضد اور غصے سے اجتناب برتا جائے۔ کیونکہ یہ دو چیزیں آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں پر پانی پھیر سکتی ہیں۔ ماہ نومبر، دسمبر میں کوئی مخالف نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا محتاط رہیں۔

خواتین: آپ کے مزاج کی بے اعتدالی رنگ لائے گی۔ قریبی عزیز بھی آپ کے قریب آنے سے گریز کریں گے۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر ہمیں انتہائی دکھ کے ساتھ یہ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی تیز کلامی اور سخت مزاجی گھریلو سکون کو درہم برہم کرکے رکھ دے گی۔ نہ صرف شریک حیات آپ سے متنفر ہوں گے بلکہ آپ کی اولاد کا رویہ بھی بہتر نہ رہ سکے گا۔ خاص طور پر سال نو کے پہلے تین مہینے خاصے منحوس ہیں۔ اگر آپ نے حالات کا اندازہ لگاتے ہوئے بھی اپنا طرز عمل وہی رکھا جو کہ ہے تو پھر ہوسکتا ہے کہ شوہر اور اولاد سے وقتی طور پر علیحدگی ہو جائے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ گزشتہ سال کے واقعات سے کچھ سبق لے کر آئندہ غلطیاں نہ کرنے کا تہیہ کرلیتیں لیکن ایسا نہ ہوا اور اب خود کو مجموعہ اغلاط بناتی جارہی ہیں۔ مارچ اور اپریل میں چند قریبی عزیزوں کی پرخلوص کوششوں کے

یوں میں شوہر سے صلح ہو جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اگر آپ خود کو بدل ڈالیں تو حالات بھی بدل جائیں گے۔ اور پھر اس کے بعد پورا سال کسی گھریلو پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کے رشتے کے سلسلے میں کافی گڑبڑ رہے گی۔ پہلے سے طے شدہ رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ نئے طے شدہ رشتے میں بھی الجھنوں کا سامنا رہے گا۔ یوں کہہ لیجئے کہ ستمبر تک اس معاملے میں پریشانی رہے گی۔ آخری سہ ماہی کے دوران شادی کا امکان زیادہ ہے۔ اس حقیقت کا بھی اظہار ہوتا ہے کہ ان کی شادی بڑی جدوجہد کے بعد اپنے من پسند فرد کے ساتھ ہی ہوگی۔ اس کے نتائج کا اظہار اگلے سال کیا جائے گا۔ یا پھر ادارہ فلکیات سے اس سلسلے میں اپنا تفصیلی زائچہ بنوا لیجئے۔

اس برج سے وابستہ افراد چاندی کی انگوٹھی میں سرخ یاقوت نصب کروا کر پہن لیں تو مخالفین کی پوزیشن ان کے سامنے کچھ کمزور رہے گی۔ نقش چاند گرہن بھی ڈالیں تو بہتر ہے۔

برج سنبلہ	★	ستیارہ عطارد
منسوبہ حروف		پ . پا



سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے دوران سیارہ زحل و مشتری کی رجعت کے سبب خاصی پریشانی رہے گی ہر کام بڑی احتیاط کے ساتھ کریں ورنہ گزشتہ سال کی طرح نقصان ہونے کا اندیشہ ہے گزشتہ سال بھی حالات جس انداز سے بگڑے وہ آپ بھی جانتے ہیں۔ آپ نے حالات کے بارے میں غلط اندازہ قائم کر لیا اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ آپ فطری طور پر رحم دل اور خدا ترس ہیں۔ آپ نے غالباً محسوس کر لیا کہ صاف گوئی سے حالات کا اظہار دوسروں کو نقصان پہنچائے گا۔ چنانچہ آپ نے محض دوسروں کو بچانے کی خاطر ساری مصیبت اپنے گلے ڈال لی۔ آپ آخر اس حقیقت کو کیوں فراموش کر جاتے ہیں کہ اس دنیا کے سارے ہی انسان ایماندار نہیں ہوتے۔ یہاں کسی کے خلوص کی قدر کرنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ چنانچہ جن کے ساتھ آپ نے نیکی کی تھی وہی آپ کے حریف بن چکے ہیں۔ چنانچہ جنوری فروری کے دوران آپ کے خلاف نت نئی افواہوں کا خاصا زور رہے گا۔ ظاہر ہے کہ ذہنی طور پر آپ خاصا انتشار محسوس کریں گے۔ طبیعت میں اکتاہٹ اور بیزاری بڑھے گی۔ اس اسٹیج پر ہمارا مشورہ یہی ہے کہ حالات خواہ کتنے ہی حوصلہ شکن کیوں نہ ہوں آپ ہمت نہ ہاریں اور ڈٹے رہیے اپنے مشن پر انشاء اللہ مارچ کا مہینہ ختم ہوتے ہی حالات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھوں میں چلی آئے گی۔ آپ چونکہ اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک ہیں لہذا تھوڑا سا بھی موقع ملتے ہی آپ حالات کو اپنی مرضی کے تابع کر سکیں گے۔ اپریل تا جون کے دوران آپ کا موجودہ کاروبار خاصا ترقی کرے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ کاروبار آپ تنہا کرتے ہوں اگر ایسا نہیں ہے تو پھر مارچ ختم ہوتے ہی اپنا ذاتی کاروبار خواہ وہ کسی قسم کا ہو شروع کر لیجئے۔ اپنے خیالات کو بھٹکنے نہ دیں۔ زیادہ سوچ وبچار میں مبتلا رہ کر گم سم رہنا بھی اچھی علامت نہیں ہے اس طرح آپ ذہنی مریض بن کر اپنا مستقبل مشکوک بنا لیں گے۔ سال نو کی دوسری سہ ماہی کے دوران آپ کا رشتہ بھی کسی مناسب جگہ طے پا جائے گا بہ فضل خدا اگست سے قبل شادی بھی ہو سکتی ہے جس کے نتائج انتہائی خوشگوار برآمد ہوں گے۔ شادی شدہ حضرات مارچ کے بعد اپنے گھر میں خاصی تبدیلیاں محسوس کر سکیں گے۔ شریک حیات کا رویہ ان کے ساتھ خاصا بہتر ہو گا۔ بلکہ شریک حیات کے لواحقین سے وابستہ کوئی اہم توقع بھی پوری ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ مکان کی تعمیر وغیرہ کا منصوبہ سسرال والوں کی مدد سے ہی تکمیل کا جامہ پہن لے۔ ملازمت سے تعلق رکھنے والے افراد بھی اس سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران حسب منشاء ترقی کر سکیں گے۔ نئی ملازمت کے خواہش مند حضرات اپریل یا مئی کے دوران اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ ملازمت کے سلسلے میں غیر ملکی سفر بھی اچھے نتائج کا حامل بن سکتا ہے۔ ستمبر میں سیارہ مشتری زائچے کے پہلے گھر رونق افروز ہو رہا ہے۔ ستمبر ہی میں زہرہ بجانہ خود دوسرے گھر میں ہوگا۔ دوسرا گھر کاروبار اور دولت وغیرہ سے تعلق رکھتا ہے۔ زحل کا تعلق پانچویں اور چھٹے گھر سے ہے۔ مشتری چوتھے اور ساتویں سے وابستگی رکھے ہوئے ہے چنانچہ ہم یہ بات پورے یقین و اعتماد کے ساتھ تحریر کر سکتے ہیں کہ ستمبر ۲۰۰۳ء سے آپ کی زندگی کا شاہانہ دور شروع ہو جائے گا اور آپ چند مہینوں کے دوران ہی ڈھیر ساری خوشیوں سے اپنا دامن بھر لیں گے۔ البتہ نومبر، دسمبر میں قدرے محتاط رہنا بھی ضروری ہے۔

خواتین: آپ ڈھیر ساری خوبیوں کی مالک ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ چند خامیاں بھی ایسی ہیں جو آپ کی خوبیوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں۔ ایک خامی تو یہ ہے کہ آپ ہر شخص پر خواہ وہ آپ کا مخالف ہی کیوں نہ ہو بھروسہ کر لیتی ہیں۔ اس بھروسے کا صلہ بھی آپ کو کبھی اچھا نہیں ملتا۔ دوسری بڑی خامی آپ کی جذباتیت کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ بعض اوقات اپنے معاملات میں انتہائی جلد بازی اور تیزی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ آپ چونکہ خود وفادار ہیں اس لئے دوسروں سے بھی وفا ہی کی توقع رکھتی ہیں۔ جبکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اپ نے چند ماہ قبل جلد بازی کے تحت جو جذباتی غلطیاں کی ہیں ان کا کچھ نہ کچھ خمیازہ تو آپ کو بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ جنوری' فروری کے دوران کسی سہیلی یا قریبی عزیزہ کی شرارت یا سازش کے سبب آپ کا گھریلو ماحول خاصا متاثر ہوگا۔ شوہر کے ساتھ اختلافات بڑھیں گے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ بات بڑھانے کی بجائے برا وقت خوش اسلوبی کے ساتھ گزارنے کی کوشش کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ اگر چاہیں تو ایسا ہوسکتا ہے۔ مارچ اور اپریل کے دوران حالات بدل جائیں گے اور پھر پورا سال چین و آرام کے ساتھ گزر سکے گا۔ بلکہ جون کے بعد تو آپ کی دیرینہ خواہشات کی تکمیل ہوگی۔ کوئی مکان وغیرہ بھی آپ کی ملکیت میں آجائے گا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو بھی سال کے پہلے تین چار ماہ مایوسی کا شکار رہنا ہو گا۔ اس کے بعد حالات بہتر ہوں گے۔ تیسری سہ ماہی کے اختتام سے قبل ان کی شادی بھی بمطابق مرضی ہوجائے گی۔ دیگر تمام حالات بھی دوسری ششماہی کے دوران بہتر رہیں گے۔ ماہ نومبر و دسمبر میں مخالفین سے محتاط رہ لیں ملازمت میں گڑبڑ ہوسکتی ہے۔ رشتہ دار سے جدائی ہوسکتی ہے۔

اس برج سے وابستہ افراد کے لئے چاندی یا سونے کی انگوٹھی میں فیروزہ یا اسی رنگ کا کوئی اور نگینہ پہننا مبارک ثابت ہوگا۔

برُج میزان	★	سیّارہ زہرہ
منسوبہ حروف	ر۔ت۔ط	



اگر آپ کا تعلق سیاست سے ہے تو پھر ہم پوری دیانت داری کے ساتھ آپ کی خدمت میں مشورہ پیش کرتے ہیں کہ قطعی گول ہوجایئے اس میدان سے۔ آپ

اس خوش فہمی میں مبتلا نہ رہیے کہ کچھ افراد نے کامل تعاون کا یقین دلا دیا ہے لہذا کامیابی میں کوئی شبہ نہیں۔ حضرت جی! یہ دنیا اور اس دنیا کے باسی بڑے ظالم ہیں۔ کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں۔ آپ تو بڑے ہی جہاندیدہ ہیں پھر کیونکر سیاست کے اس میدان میں دوسروں پر اتنا بھروسہ کر بیٹھے ہیں۔ سیاسی شطرنج کی بساط پر بچھے ہوئے مہرے لاکھ اپنے ہاتھوں میں سہی پھر بھی مات ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر وقت پوری طرح ساتھ دینے پر آمادہ ہو تو پھر جیت کی توقع رکھی جاسکتی ہے لیکن آپ کے معاملے میں تو وقت ہی دغا دے رہا ہے۔ بارہواں گھر بہت کمزور ہے۔ چند غلطیوں کی بنا پر عوام کی رائے بھی آپ کے بارے میں اچھی نہیں لہذا زیادہ اچھل کود ہرگز نہ کیجئے ورنہ کچھ عرصہ پس زنداں گزارنا پڑے گا۔ سال نو کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران آپ ہر برائی کی توقع رکھ سکتے ہیں۔ اخراجات بھی معمول سے بڑھ جائیں گے۔ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے والی مثل بھی آپ پر پوری اترے گی۔ کیونکہ اس برے وقت کے دوران آپ کے اپنے بھی آپ سے دور دور ہی رہیں گے۔ اہل خانہ ہی میں کوئی فرد آپ کے خلاف افواہیں پھیلائے گا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح مخالفین کو بھی سر اٹھانے کا موقع ملے گا۔ ایسے موقع پر اگر آپ کوئی ایسا طریقہ یا ذریعہ اپنائیں جو مخالفوں کو رام کرنے میں معاون و مددگار بن سکے تو پھر کچھ بات بن سکتی ہے ورنہ ہم تو یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کے خلاف چند جھوٹے سچے مقدمے بھی قائم ہو جائیں گے۔ ہاں ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس منحوس دور میں بھی آپ کا ایک پرانا دوست آپ کے بچاؤ کے لئے بہت کچھ کرے گا اور اس کی جدوجہد کے نتیجے میں آپ قدرے محفوظ بھی رہ سکیں گے۔ کاروباری معاملات بھی پہلی سہ ماہی کے دوران کچھ الجھے رہیں گے۔ نیا کاروبار اس دوران بالکل شروع نہ کریں۔ اپریل اور مئی میں کاروباری حالات تو قدرے درستگی اختیار کرلیں گے اور آپ جلد ہی سابقہ ہونے والے مالی نقصان کا ازالہ بھی کرسکیں گے۔ البتہ ملازمت سے تعلق رکھنے والے احباب مالی پریشانیوں کے شکار اگست تک ہوتے رہیں اس کے بعد ان کے حالات قدرے بہتر ہوسکیں گے۔ البتہ اگر وہ بیرونی ممالک کا سفر اختیار کریں تو پریشانیوں میں خاصی کمی محسوس ہوگی۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کے امکانات تو اس سال نہیں ہیں البتہ سال کے آخری دو مہینوں کے دوران منگنی ہونے کی توقع رکھی جا

سکتی ہے۔ میزانی حضرات کے لئے بھی ستمبر کے بعد ایک اچھا دور شروع ہو رہا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو کوئی نہ کوئی کاروبار کرتے ہیں انہیں اپنی کاروباری اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کا موقع ملے گا اور وہ اس اچھے دور سے غیر معمولی استفادہ بھی کرسکیں گے۔ آخری چار مہینوں کے دوران تعلیمی سلسلے میں بھی کوئی اعزاز ملے گا۔ ہوسکتا ہے کہ سرکاری اخراجات پر تعلیمی سلسلے ہی میں کسی غیر ملک جانے کا بھی چانس مل جائے۔ نومبر دسمبر میں صحت خراب ہوگی۔ ملازمت کے لئے بھی خطرہ ہے۔

خواتین: اپنے قریبی عزیزوں سے ذرا دور رہئے۔ خاص طور پر سال نو کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران رشتہ داروں ہی کی وجہ سے آپ کو ہمہ اقسام کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ تو اچھے وقتوں میں بھی غیر ضروری اشیاء کی خرید وفروخت کر کے اخراجات کا ایک نیا ریکارڈ قائم کرتی رہی ہیں اور اب کیا صورت حال ہوگی جبکہ بارہویں گھر منحوس سیارگاں ڈیرہ ڈال کر آپ کو اخراجات مزید بڑھانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ادھر آپ کے شوہر کی آمدنی کے ذرائع بھی محدود ہو چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں اچھے خاصے جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ آپ سیاروں کی ترغیب کا کوئی اثر قبول نہ کریں۔ اور اخراجات بڑھانے کی بجائے گھٹا دیں تاکہ گھریلو ماحول سازگار رہ سکے۔ ہم نے تو دونوں ہی راستے آپ کو دکھا دیے ہیں اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ کون سا راستہ اختیار کرتی ہیں۔ فروری مارچ کے دوران آپ کی صحت بھی خاصی خراب ہوگی کوئی پرانا مرض پریشانی کی بنیاد بن جائے گا۔ والدین سے بھی بگاڑ ہو گا۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو بہ سلسلہ محبت کسی تلخ تجربے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان کا محبوب ان کو ایسے راستے پر چلانے کی کوشش کرے گا۔ جو کسی بھی لحاظ سے اچھا نہیں کہلاسکتا۔ اس سال شادی کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ البتہ آخری دو مہینوں کے دوران منگنی ہو سکے گی۔ دیگر تمام حالات بھی سال کی دوسری ششماہی کے دوران تسلی بخش رہیں گے۔ ماہ نومبر و دسمبر کے دوران کسی افسر سے جھگڑا ہوگا۔ ملازمت کے لئے خطرہ ہے۔

آپ کے لئے چاندی کی انگوٹھی میں سفید پکھراج پہننا مفید ثابت ہو سکے گا



برج عقرب ★	سیارہ مریخ
منسوبہ حروف	نا۔ن۔یا۔ی

سال کے شروع میں ستارہ زحل ومشتری بہ حالت رجعت زائچے کے آٹھویں اور دسویں گھر میں نحوستوں کا جادو جگا رہے ہیں۔ گیارہویں گھر کا مالک سیارہ عطارد رجعت میں ہے چنانچہ یہ لکھنا غلط نہ ہوگا کہ پہلی سہ ماہی کے دوران پریشانیوں میں اضافہ ہوسکتا ہے سیارہ مریخ اور زہرہ کے اشتراک کی وجہ سے بعض اہم کاموں میں جزوی طور پر کامیابی بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن اس خطرے سے بچنا قدرے مشکل نظر آ رہا ہے۔ جس سے آٹھویں گھر موجود ستارہ زحل آپ کو دوچار کر رہا ہے دوست افسران سے بھی فائدے کی توقع نہ رکھیں۔ کوئی مقدمہ بھی قائم ہوگا یہ مقدمہ کسی سیاسی بنیاد پر بھی قائم ہوسکتا ہے۔ آپ اس مقدمہ میں کسی دوست کو بچانے کے لئے الجھیں گے چنانچہ محض مروت یا اپنائیت کے جذبے کی بنا پر ان کا ساتھ دینے کی کوشش کرتے ہوئے خود بھی پھنس جائیں گے اگر ایسا ہوا اور آپ نے ہمارے مشورے کو نظر انداز کر دیا تو کم از کم چھ ماہ افسوس ناک صورت حال کا سامنا رہے گا۔ کاروبار کی پوزیشن بھی قدرے کمزور ہوسکتی ہے۔ خصوصاً فروری اور مارچ کے مہینے میں چند کاروباری اسکیمیں بری طرح ناکام ہوں گی۔ جس کے نتیجے میں مالی نقصان بھی ہوسکتا ہے۔ کوئی دیرینہ آرزو بھی دم توڑ جائے گی۔ عشق ومحبت کے معاملات پہلے چار مہینوں کے دوران انتہائی سنگین صورت اختیار کر جائیں گے۔ اس سلسلے میں آپ کا کوئی رقیب آپ کے خلاف بڑی ہی خوفناک سازش کرے گا۔ ہوسکتا ہے آپ پر کوئی الزام بھی آ جائے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں خاموشی کو اپنالیں اور کچھ عرصے کے لئے اس راستے کو ہی بند کر دیں۔ جس پر چلنا آپ کے لئے انتہائی اذیت ناک ثابت ہوسکتا ہے۔ اگر آپ شادی شدہ ہیں تو پھر اپنی جوان اولاد کے خلاف کوئی سخت قدم نہ اٹھائیں۔ ورنہ ان سے جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ ویسے آپ کے گھریلو حالات بہ فضل خدا پورا سال بہتر ہی رہیں گے۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کا امکان ۲۰۰۳ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ہے۔ ماہ جون گزرنے کے بعد آپ کے وہ تمام حالات جو شروع سال میں بہتر نہ تھے بہتر

ہوتے جائیں گے۔ اور آپ بہت جلد وہ مقام حاصل کر لیں گے جو کہ آپ نے سنہ ۲۰۰۰ء میں گنوا دیا تھا۔ آخری سہ ماہی کے دوران کسی طویل ترین مقدمہ کا فیصلہ آپ کے حق میں ہوگا۔ جس کے نتیجے میں خاندانی جائیداد حاصل ہو سکے گی۔ ویسے بھی آخری سہ ماہی کے دوران آپ اپنے ذاتی مکان کی تعمیر وغیرہ کے پرانے منصوبے کو عملی جامہ پہنا سکیں گے۔ دیگر تمام حالات بھی بہتر رہیں گے۔ البتہ غیر ملکی سفر نقصان دہ ثابت ہوگا۔ کسی بزرگ ہستی کے ساتھ جھگڑا بھی ہو سکتا ہے۔

خواتین: دیکھئے ابھی سے خود کو تیار کر لیجئے آنے والے چند ماہ بڑے صبر آزما ثابت ہوں گے۔ آپ میں تو قوت برداشت کی بھی خاصی کمی ہے۔ خدانخواستہ سیاروں کے برے اثرات آپ کے دل و دماغ نے زیادہ قبول کر لئے تو پھر کوئی نہ کوئی دماغی مرض آپ کو لاحق ہو جائے گا۔ حالات خواہ کسی بھی قسم کے سامنے آئیں جذباتی نہ بنئے بلکہ پورے حوصلے و اعتماد کے ساتھ ان کا مقابلہ کیجئے۔ اپنی سہیلیوں کی قربت سے ذرا زیادہ ہی پرہیز کریں۔ کوئی قریبی عزیز یا عزیزہ بھی آپ کے خلاف درپردہ کوئی چکر چلائیں گی۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھیں ورنہ اپنوں ہی کی سازش کا شکار بن جائیں گی۔ پہلے چار مہینوں کے دوران صحت جسمانی بھی گاہے بگاہے خراب رہے گی۔ علاج کی جانب سے غفلت ہرگز نہ برتیں۔ گھریلو حالات بہتر ہی رہیں گے۔ شادی شدہ خواتین پہلے تین مہینوں کے دوران اپنی اولاد کی خصوصی نگہداشت کر لیں ورنہ کوئی حادثہ پیش آجائے گا۔ اگر آپ کی اولاد جوان ہے تو پھر ان کے کردار کو درست رکھنے کی کوشش ضرور کریں۔ ان سے کسی ایسی غلطی کا امکان ہے جس کے نتیجے میں خاندان کی بدنامی ہو سکتی ہے۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو محبت کے معاملات میں آگے نہیں بڑھنا چاہیے خصوصاً جنوری، فروری، مارچ کے دوران بدنامی کا اندیشہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ معاملات کوئی سنگین صورت بھی اختیار کر جائیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے والدین کی مرضی کے مطابق ان کے پسندیدہ فرد سے شادی کر لیں جس کا کہ امکان سال نو کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہی۔ دیگر تمام حالات معمول کے مطابق ہی رہیں گے۔ غیر ملکی سفر نومبر۔ دسمبر میں ہرگز نہ کریں۔

آپ کے لئے چاندی یا سونے کی انگوٹھی میں کوئی بھی سرخ نگینہ پہننا مبارک ثابت ہوگا۔ آپ نقش نوروز اور نقش گرہن بنوا کر اپنے پاس لازمی رکھیں تاکہ زحل کے منحوس اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

برج قوس	★	سیارہ مشتری
منسوبہ حروف		یو۔ف۔فا



اس برج سے تعلق رکھنے والے افراد میں ہمت و استقلال کی کمی نہیں ہوتی۔ یہ ضرورت پر ہر قسم کا کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ جلد باز بھی نہیں ہوتے۔ بہت ہی ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ سوچ و بچار کرنے کی اہمیت سے یہ بخوبی آگاہ ہوتے ہیں۔ ان کے دوستوں کی تعداد بھی کافی ہوتی ہے۔ اپنے دوستوں کو خوش رکھنا اور ان سے ہمہ وقت استفادہ کرنے کا سلیقہ بھی انہیں ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات جب کہ سیارے ان کا ساتھ دینے پر آمادہ نہ ہوں۔ یہ کچھ نہیں کر پاتے اور پھر مایوس بھی جلد ہو جاتے ہیں۔ کچھ اسی قسم کا وقت ماہ نومبر، دسمبر سنہ ۲۰۰۱ء سے ہی شروع ہے۔ ان دونوں مہینوں کے دوران آپ نے خود ہی محسوس کیا ہوگا کہ چند ایسے امور بھی الجھے ہیں کہ جن کی کبھی امید بھی نہ تھی۔ سیارہ مشتری جو کہ آپ کا اپنا ذاتی ستارہ ہے رجعت میں ہے ستارہ زحل بھی کمزور ہے۔ سیارہ عطارد کی پوزیشن بھی بہتر نہیں ہے عطارد کا تعلق دسویں گھر سے ہے جو کہ کمزور ہو گیا ہے۔ یہ تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ فلکیاتی قواعد کے مطابق عزت و آبرو، حکومت وقت، والد، مقدمات، ملازمت پر بحالی اور ترقی وغیرہ سے بھی دسویں گھر کا تعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نحوست کا اثر ان تمام امور کو متاثر کر دے گا جن کا تعلق اس گھر سے ہے۔ زائچے کے پہلے اور چوتھے گھر سے مشتری، پانچویں اور بارہویں سے مریخ۔ دوسرے اور تیسرے گھر سے زحل وابستہ ہے۔ ان تمام شواہد کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ جنوری، فروری، مارچ کے دوران آپ کو تقریباً ہر معاملے میں عجیب و غریب واقعات و حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ رشتہ داروں سے تعلقات کشیدہ ہوں گے۔ کسی بزرگ اور ہمدرد عزیز کی موت۔ کسی نزدیکی سفر کے دوران حادثہ۔ کاروبار میں غیر متوقع نقصان۔ جائیداد میں کمی یا پھر اس سلسلے میں مقدمہ بازی۔ اگر آپ کا کاروبار مکانات وغیرہ کی تعمیر و مرمت سے تعلق رکھتا ہے تو پھر کسی بڑے نقصان کا اندیشہ ہے۔ ہاں

اگر کاروبار شراکتی ہے تو پھر آپ کسی حد تک محفوظ رہ سکیں گے۔ اگر کسی دیوانی مقدمہ کا فیصلہ حتیٰ کہ تین مہینوں کے دوران متوقع ہے تو اسے کسی نہ کسی طریقے سے روکیے کیونکہ یہ فیصلہ آپ کے حق میں ہرگز نہ ہوگا۔ ان تین مہینوں کے دوران اپنی کسی بھی اسکیم کو خواہ وہ کسی سلسلے میں ہو عملی شکل دینے کی غلطی نہ کریں۔ اگر آپ سیاسی لیڈر ہیں تو پھر کم از کم اختتام اپریل تک گوشہ نشینی اختیار کرلیں ورنہ شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس سیاسی میدان میں ابھرنے کے لئے اگر آپ جون تا اکتوبر کے دوران کوشش کریں تو وہ سب کچھ حاصل ہوگا جس کی کہ تمنا آپ رکھتے ہیں۔ گھریلو حالات بہ فضل خدا بہتر رہیں گے۔ اور اس سلسلے میں کسی خاص پریشانی کا سامنا پورا سال نہیں ہوگا۔ البتہ اکثر اوقات اولاد کے سلسلے میں تفکرات لازماً رہیں گے۔ غیر شادی شدہ افراد عشق و محبت کے فضول چکروں میں پڑ کر اپنا وقت خراب نہ کریں بلکہ اپنی تعلیم یا پھر اپنے روزگار میں خصوصی توجہ دیں۔ پہلے تین چار مہینوں کے دوران ملازمت کے سلسلے میں خاصی گڑبڑ رہے گی۔ شادی کے امکانات آخری سہ ماہی میں ہیں۔ دیگر تمام حالات بھی بہ فضل خدا ماہ جون کے بعد بتدریج تسلی بخش ہوتے جائیں گے۔ ماہ نومبر، دسمبر کے دوران نیا طارکھیں نقصان ہوگا۔

خواتین: اس برج سے وابستہ خواتین مذہب پرست زیادہ ہوتی ہیں۔ ان کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ انہیں اپنا خاندانی وقار بھی بہت عزیز ہوتا ہے اپنے شوہر اور بچوں کو دیوانگی کی حد تک چاہتی ہیں۔ چنانچہ گھریلو معاملات کے سلسلے میں یہ سال بھی ان سے پورا تعاون کرے گا۔ اور یہ اپنے گھر کو نمونہ جنت بنانے میں کافی حد تک کامیاب رہیں گی۔ البتہ اولاد کے سلسلے میں سال کے پہلے چار ماہ انہیں قدرے پریشان کرسکتے ہیں۔ اگر بچے چھوٹے ہیں تو ان کی صحت جسمانی اکثر تشویش ناک صورت اختیار کرسکتی ہے اور اگر اولاد جوان ہے تو پھر زیادہ محتاط رہنا پڑے گا۔ کیونکہ زائچہ نجوم صاف طور پر یہ عیاں کر رہا ہے کہ کسی لڑکی یا لڑکے کے خیالات خاصے بدل جائیں گے اور ان سے دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسی غلطی ضرور ہوگی جس کی وجہ سے خاندانی عزت و شہرت خطرے میں پڑسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ والدین سے علیحدگی بھی ہوجائے۔ اس سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران آپ کی جائیداد میں بھی اضافہ ہوگا۔ جن خواتین کا تعلق سیاست یا ملازمت سے ہے انہیں سال کے پہلے چار ماہ عجیب و غریب خطرات سے دوچار کرسکتے ہیں۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کو سال کے ابتداء ہی میں اپنے من پسند فرد کی جانب سے دکھ و تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے اس بناسپتی قسم کے محبوب سے پیچھا چھڑالیں اور والدین کی مرضی پر چلنے کی کوشش کریں۔ آخری تین مہینوں کے دوران کسی اچھی جگہ ان کی شادی ہو جائے گی۔ دیگر تمام حالات بہتر ہوں گے البتہ تعلیمی سلسلے میں مایوسی ہوگی۔

اس برج سے وابستہ مرد و خواتین زرد رنگ کا پکھراج یا سونے چاندی کی انگوٹھی میں نصب کرواکر پہن لیں تو ان کی مایوسی بڑی حد تک دور ہوسکے گی۔ اس کے علاوہ نقش گرہن بھی اگر بنواکر پاس رکھیں تو بہت حد تک نحس اثرات سے محفوظ رہیں۔

برج جدی	★	سیارہ زحل
منسوبہ حروف		ج۔خ۔ز۔ذ۔ظ۔ض



برج جدی والے اعلیٰ صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ انتہائی چالاک و عاقل۔ یہ نہ تو کسی دوسرے کو دھوکا دیتے ہیں اور نہ ہی کوئی دھوکا دینے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ یہ جس کام کا ارادہ کرلیں اسے پورا کیے بغیر چین سے نہیں بیٹھتے۔ ان میں غیر معمولی قوت ارادی موجود ہوتی ہے انہیں بہت سارے واقعات کا قبل از وقت احساس ہوجاتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ کبھی احتیاط کا دامن نہیں چھوڑتے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ سال ان کے لئے بڑا آزمائشی ثابت ہوگا۔ خصوصاً جنوری تا مئی کے دوران جبکہ ان کا ذاتی ستارہ زحل رجعت پذیر حالات میں بھی ہوگا۔ انہیں ایسی مشکلات و دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جن کا کہ تصور بھی کبھی انہوں نے نہ کیا ہوگا۔ وہ افراد جو کوئی بڑا کاروبار کرتے ہیں اور ان کے کاروبار کا زیادہ تعلق غیر ممالک سے بھی ہے بڑے ہی حوصلہ شکن واقعات سے دوچار ہوں گے۔ کسی غیر ملکی فرم کے ساتھ قائم شدہ معاہدہ بلا کسی اہم وجہ کے ٹوٹ جائے گا۔ اس برج سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جو لوگوں کو بہ سلسلہ ملازمت باہر بھیجنے کا کاروبار کرتے ہیں بہت زیادہ احتیاط برتیں پہلے پانچ مہینوں کے دوران انکے غیر ملکی کاروباری دوست انہیں دھوکا دیں گے۔ نہ صرف مالی نقصان ہوگا بلکہ ان

کے ارادے کو غیر متوقع طور پر قانونی الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ حالات سے گھبرا کر انہیں وقتی طور پر یہ کاروبار ہی بند کر دینا پڑے۔ کیونکہ اس دوران ان کے مخالفین بھی سازشوں اور شرارتوں کا بازار گرم کیے رکھیں گے۔ اگر آپ سیاسی لیڈر ہیں تو پھر اپنی پالیسی میں تبدیلی ضرور کرلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا اس کے باوجود آپ اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیابی حاصل کرلیں گے لیکن اس سلسلے میں اپنے غیر ملکی دوستوں پر زیادہ بھروسہ ہرگز نہ کیجئے وہ جو کچھ چاہتے ہیں آپ خواہش رکھنے کے باوجود نہ کرسکیں گے۔ اس سال کے پہلے تین مہینوں کے دوران انہیں بھی مالی مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ممکن ہے کہ ایسے حالات بھی پیدا ہو جائیں کہ دوسروں سے قرض لے کر کام چلانا پڑے۔ مذہبی امور میں بھی کوشش کے باوجود آپ زیادہ دلچسپی نہ لے سکیں گے۔ ممکن ہے کہ اس دوران کسی بڑی مذہبی شخصیت کے ساتھ آپ کے تعلقات بھی ٹوٹ جائیں۔ شادی شدہ افراد کے گھریلو حالات تقریباً بہتر رہیں گے۔ اولاد سے وابستہ توقعات پوری ہوں گی۔ تعلیمی سلسلے میں نمایاں کامیابی حاصل ہوسکے گی۔ ملازمت سے تعلق رکھنے والے افراد ترقی نہ کرسکیں گے۔ بلکہ انہیں پہلے چھ مہینوں کے دوران مالی دشواریوں کا سامنا ہے گا۔ البتہ آخری چار مہینوں کے دوران مالی پوزیشن کسی نہ کسی ذریعہ سے ضبوط ہو جائے گی۔ جو حضرات بہ سلسلہ ملازمت بھی غیر ملکی سفر کرنا چاہتے ہیں ہیں ہمارا مشورہ ہے کہ وہ اپنے اس ارادے کو ماہ جون کے بعد عملی جامہ پہنائیں س سے قبل ایسا کرنا سخت نقصان دہ ثابت ہوگا۔ غیر شادی شدہ افراد کو دوسری یا ری سہ ماہی کے دوران اپنی مرضی کے مطابق شادی کرنے کا موقع ملے گا۔ بر دسمبر کے دوران گھریلو ماحول بہتر نہیں رہے گا خاص طور پر شادی شدہ افراد لئے خطرہ رہے گا۔ روحانی مدد حاصل کریں۔

اتین: غیر شادی شدہ لڑکیوں کی امیدیں بر آئیں گی۔ ان کا پسندیدہ فرد بت ہوگا اور بہ فضل خدا ان کی شادی سال رواں کی دوسری سہ ماہی کے ان ہوسکے گی۔ جس کا نتیجہ انتہائی خوشگوار نکلے گا۔ انہیں تعلیمی سلسلے میں نتیجہ خیز یابی ہوگی۔ شادی شدہ خواتین کی شوہر سے وابستہ تمام توقعات پوری ہوسکیں ۔ اولاد کی جانب سے خوشی حاصل ہوگی۔ البتہ پہلے تین مہینوں کے دوران قریبی عزیزوں کی وجہ سے چند الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک قریبی عزیز دائمی جدائی کا داغ بھی لگا جائے گا۔ اگر آپ ملازمت کرتی ہیں تو پھر دوسری ششماہی کے دوران تعمیری قسم کی تبدیلی ہوگی۔ آمدنی بھی بڑھے گی۔ کسی عزیز کا چھوڑا ہوا ترکہ بھی حاصل ہوگا۔ سیاست سے تعلق رکھنے والی خواتین اس سال اپنے مقاصد میں لازمی کامیاب ہوں گی۔ خصوصی سماجی اور عوامی خدمت کے جذبے سے کیے ہوئے کاموں کی بدولت انہیں حلقہ خواتین میں امتیازی مقام حاصل رہے گا۔ دیگر تمام حالات بھی تقریباً بہتر رہیں گے۔ البتہ پہلے پانچ مہینوں کے دوران انہیں اپنے مخالفین سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اس برج سے وابستہ ارادہ لوہے کی انگوٹھی پہن لیں یا پھر چاندی کی انگوٹھی میں نیلم بھی اچھے نتائج کا حامل بن سکتا ہے۔ مالی حالات اجازت دیں تو ادارہ فلکیات سے بذریعہ عملیات روحانی خاص نقش لازمی بنوا کر پاس رکھیں۔

برج دلو	★	سیارہ زحل
منسوبہ حروف		گ و گ ر غ س ش ص ث



اس برج سے وابستہ افراد تو ازل سے ہی جلد باز اور جذباتی واقع ہوئے ہیں۔ خود کو افلاطون ثانی سمجھنا کوئی ان سے سیکھے۔ حالانکہ قدرت نے انہیں اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہوتا ہے۔ لیکن یہ اپنی ان صلاحیتوں کو زیادہ تر تخریبی کاموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ فلکیات نے ہمیشہ ان کی رہبری کی اور انہیں آنے والے اچھے برے واقعات سے قبل از وقت آگاہ کرنا اپنا فرض سمجھا۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء میں آنے والے اچھے مواقع کی نشاندہی ہر ماہ فلکیات کے ذریعہ کی جاتی رہی اس کے باوجود بھی انہوں نے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں کیا۔ اب پھر زحل و مشتری اور عطارد بہ حالت زائچے کے پانچویں۔ ساتویں اور بارہویں گھر میں موجود ہیں۔ شریک حیات اور اولاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ مخالفین سے جھگڑا ہوگا۔ مالی نقصان ہوگا۔ مقدمہ بازی بھی ہوسکتی ہے۔ بہت زیادہ محتاط رہ لیں سال کے آخری دو ماہ بھی خاصے خطرناک ثابت ہوں گے۔ جنوری تا اپریل کے دوران انتہائی خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر آپ کسی کے مقروض ہیں تو پھر کوشش کیجئے کہ جلد ہی قرضہ ادا

ہو جائے ورنہ لین دار آپ کے ساتھ بہتر سلوک نہ کر سکے گا۔ اگر آپ سیاسی یا سماجی لیڈر ہیں تو پھر کچھ عرصہ کے لئے لیڈری کی یہ دوکان بند کر دیجئے۔ کیونکہ ان چار مہینوں کے دوران آپ کے خریداروں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہوگی۔ بلکہ اس سلسلے میں شدید مخالفت کا سامنا ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی دیرینہ مخالف آپ کی اس حقیقی کمزوری سے واقف ہو کر آپ کو اپنی راہ سے ہی ہٹا دینے کا کوئی خطرناک منصوبہ بنا ڈالے اگر ایسا ہی ہوا تو پھر مخالف کی کامیابی میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ آپ کسی قاتلانہ حملے کے نتیجے میں زخمی بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر سیاست میں حصہ لیے بغیر آپ کو کھانا ہضم نہیں ہوتا تو پھر سر دست بدہضمی کا شکار ہی ہوتے رہیے آپ کے لئے اس معاملے میں بہتر وقت جولائی سے شروع ہوگا۔ اس کے بعد جو جی چاہتا ہے کریں انشاءاللہ مایوسی نہ ہوگی۔ کاروباری سلسلے میں انتہائی جدوجہد اور مستقل مزاجی کی ضرورت جتنی اب ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ اپریل میں سیارہ زہرہ کی سعدیت آپ کی معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اگر آپ اس اچھے وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے کچھ کر لیں تو پھر چند خصوصی امور بہ آسانی طے پا سکیں گے۔ بصورت دیگر آپ کو مالی مشکلات سے بھی دوچار ہونا پڑے گا۔ مارچ کے مہینے میں غیر متوقع طور پر کافی رقم ملتی نظر آ رہی ہے۔ آپ حسب عادت اسے بھی اپنی فضول خرچیوں کی نذر کر دیں گے۔ گھریلو معاملات درست ہی رہیں گے۔ آپ خود بھی ذرا اپنا طرز عمل بہتر رکھیے تاکہ کم از کم گھریلو طور پر تو آپ مطمئن رہ سکیں۔ اپنے موجودہ کاروبار میں کسی قسم کی تبدیلی ہرگز نہ کریں۔ البتہ شراکتی کاروبار میں شمولیت بہتر نتائج کی حامل بن سکتی ہے۔ جون، جولائی کے دوران کوئی سفر غیر ملکی آپ کے تمام نقصان کا ازالہ بخوبی کر سکے گا۔ غیر شادی شدہ افراد کا رشتہ تو جنوری فروری میں کسی اچھی جگہ طے پا جائے گا۔ لیکن زحل اور مشتری کی رجعت شادی کے سلسلے میں رکاوٹیں کھڑی کرتی رہے گی۔ بہرحال شادی کا امکان تیسری سہ ماہی میں ہے۔ اپریل مئی کے دوران اپنی صحت کا بھی خصوصی خیال رکھ لیں۔ سینے کی کوئی بیماری پریشانی کا سبب بن سکتی ہے۔

خواتین: آپ کے گھریلو حالات تو بہتر ہی نظر آ رہے ہیں۔ آپ اپنے شوہر پر اتنا شک نہ کیا کریں۔ یہ تو آپ جانتی ہیں کہ شک ضرورت سے زیادہ ہو جائے تو وہ حقیقت بھی بن جاتا ہے۔ کیونکہ ہر انسان کی فطرت ہوتی ہے کہ اگر کوئی بلا وجہ ہی اسے چور بناتا رہے جبکہ وہ چور نہیں تو مجبوراً اچھا بھلا انسان بھی کسی نہ کسی معاملے میں چور بن ہی جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے شوہر صاحب اپنے کاروبار کے سلسلے میں پریشان ہوں۔ لہذا اس پریشانی کو غلط معنی نہ پہنائیے۔ ورنہ بات بگڑ بھی سکتی ہے۔ اولاد کی جانب سے خوشی ہوگی۔ البتہ سال کے پہلے چار پانچ ماہ کے دوران آپ کی صحت خاصی خراب ہوگی۔ علاج کی جانب سے غفلت نہ کریں ورنہ کوئی پرانا مرض دوبارہ ابھر آئے گا۔ سال کے آخری چار مہینوں کے دوران آپ کی کوئی دیرینہ آرزو بھی پوری ہوگی۔ مکان کی تعمیر وغیرہ کا موقع بھی ملے گا۔ اور کسی بچے کی منگنی یا شادی بھی حسب مرضی ہو سکے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ آغاز سال میں طے ہو سکے گا البتہ شادی کا امکان تیسری سہ ماہی میں ہے۔ مجموعی طور پر حالات بہتر رہیں گے۔ لیکن جو خواتین سماجی یا سیاسی کاموں میں دلچسپی رکھتی ہیں ان کے لئے وقت اچھا ثابت نہ ہوگا۔ ماہ نومبر و دسمبر کے دوران بعض معاملات میں ناکامی بھی ہوگی۔

آپ کے لئے چاندی یا لوہے کی انگوٹھی میں نیلم پہننا مبارک ثابت ہوگا۔ شرف زہرہ کے موقعہ پر خصوصی نقش لازمی طور پر بنوالیں تاکہ ستاروں کے برے اثرات آپ کو زیادہ پریشان نہ کر سکیں۔

برج حوت	★ سیارہ مشتری
منسوب بہ حروف	د۔ دا۔ دی



آپ چونکہ ذرا خاص قسم کے مذہبی انسان ہیں اس لئے حالات سے متاثر زیادہ نہیں ہوتے۔ آپ میں قوت برداشت کی بھی کمی نہیں ہے آپ کا تو اصول ہے کہ جس طرح بھی وقت گزرے گزارتے رہو۔ ہم بھی آپ کے اس اصول کی تائید کریں گے۔ کیونکہ پریشانی انہی افراد کا مقدر بنا کرتی ہیں جو نت نئی خواہشوں کو اپنے ذہن میں بسائے رکھتے ہیں۔ انہیں ہمیشہ خواب بھی رنگ برنگے دکھائی دیتے ہیں ان کی ہر صبح ایک نئی اور جھوٹی امید کا سہارا لیے ہوتی ہے۔ لیکن انہیں حاصل کچھ نہیں ہوتا۔ عجیب ہے یہ انسان بھی جو چیز اس کی نہیں ہوتی اسی کو حاصل کرنے کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دیتا ہے اور جب نتیجہ کے طور پر کچھ حاصل نہیں ہوتا تو چیختا ہے چلاتا ہے اپنی ناکامیوں کا انتقام دوسروں

سے لینے کی کوشش کرتا ہے۔ کاش ہر انسان آپ ہی کی طرح بن سکے۔ ہر چیز ہر فکر سے آزاد اپنی چھوٹی سی دنیا میں مگن۔ لیکن شاید اس بار آپ کو بھی اپنے اصول توڑنے پڑ جائیں۔ کیونکہ سال کی پہلی سہ ماہی بڑی منحوس ہے۔ آپ کا ذاتی ستارہ مشتری رجعت پذیر ہے اور اس پر زحل و مریخ بھی اپنی منحوس شعاعیں ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اس پہلی سہ ماہی کے دوران آپ کے گھریلو حالات کافی حد تک بگڑیں گے۔ خصوصاً شریک حیات اور ان کے متعلقین سے کسی بھی مسئلے کی بناء پر کافی جھگڑا ہوگا۔ زیادہ امکان علیحدگی کا ہے اور اگر جھگڑا نہیں ہوتا تو پھر اس اندیشے کو حقیقت سمجھ لیجئے کہ شریک حیات کی جسمانی تشویش ناک حد تک خراب ہو جائے گی۔ اگر وہ معمر ہیں تو پھر ان سے دائمی جدائی ہو سکتی ہے۔ گھر یا دوکان میں چوری ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔ کسی قریبی عزیز کی اچانک گمشدگی ذہنی اذیت کا سبب بن سکتی ہے۔ والدین سے تنازعہ ہوگا۔ اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو پھر اپنے افسران کو خوش رکھنے کی ہمت کر لیجئے تاکہ وہ صاحب آپ کی ذاتی فائل میں خوئی گڑبڑ نہ کر سکیں۔ نئی ملازمت کے لئے کوشش کرنا لاحاصل ثابت ہوگا۔ کاروبار کی پوزیشن بھی باوجود کوشش کے مضبوط نہ ہو سکے گی۔ مارچ کے مہینے میں غیر معمولی نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ صحت جسمانی بھی خراب ہوگی۔ اگر آپ کا تعلق سیاست سے ہے تو پھر ابھی کچھ عرصہ آرام ہی کر لیجئے۔ کوئی قریبی دوست بھی آپ سے بدظن ہو جائے گا۔ غیر شادی شدہ افراد کو بھی شادی کے سلسلے میں مایوسی کا سامنا رہے گا۔ اس سال کی آخری سہ ماہی کے دوران شادی کا تھوڑا سا امکان ہے۔ دیگر تمام حالات بھی مئی کا مہینہ گزر جانے کے بعد ہی بہتر ہو سکیں گے۔ نومبر اور دسمبر میں بھی بعض معاملات میں مایوسی رہے گی۔ ستاروں کے برے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے خاص نقش بنوالیں۔

خواتین: اس برج سے وابستہ خواتین کی اکثریت قناعت پسند ہوتی ہے۔ وقت ضرورت جو کچھ بھی مل جائے وہ ان کے لیے کافی ہوتا ہے لالچی نہیں ہوتیں۔ کسی سے الجھنا انہیں قطعی پسند نہیں ہوتا۔ دوسروں کی خدمت بہ دل سے کرتی ہیں۔ مذہبی امور میں دلچسپی زیادہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حالات خواہ کوئی رخ اختیار کر جائیں ان کے سکون میں فرق نہیں آتا یہ انتہائی شوہر پرست بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کے گھر کا ماحول بہت کم خراب ہوتا ہے لیکن اس سال کے پہلے تین چار مہینوں کے دوران ان کا سکون بھی ختم ہو کر رہ جائے گا۔ انہیں بھی حالات کی چکی میں ایک بار تو لازماً پسنا پڑے گا۔ شوہر کے ساتھ کسی اہم مسئلے کی بنا پر خاصا اختلاف ہوگا اور بات علیحدگی تک جا پہنچے گی۔ ہو سکتا ہے کہ شوہر کی صحت مایوس کن حد تک خراب ہو جائے۔ بہر حال ان کی گھریلو زندگی میں بھی ایک طوفان ضرور آئے گا۔ ماہ جون کے بعد حالات کی رفتار بتدریج بہتر ہو جائے گی۔ غیر شادی شدہ لڑکیوں کا رشتہ اگر طے بھی پایا تو جلدی ٹوٹ جائے گا۔ محبوب سے بھی وفاداری کی توقع نہ رکھیں۔ شادی کا پچاس فیصد امکان سال کی آخری سہ ماہی کے دوران ہے۔ دیگر تمام حالات حسب سابق ہی رہیں گے۔ آپ کے لئے زرد رنگ کا کوئی بھی نگینہ پہننا مبارک ثابت ہوگا۔

☆ ادارہ

فلکیاتی علوم کی حقیقت کا مختصر انکشاف

کائنات کی تشکیل ہی ایسی واقع ہوئی ہے کہ کوئی تغیر یا واقعہ بغیر کسی علت کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتا۔ موسموں کا تغیر' ہوا کا چلنا' دن کے بعد رات کا آنا' بادلوں کا چھا جانا' پانی کا برسنا' طوفان کا اٹھنا' نباتات کا خاص خاص موسموں میں پیدا اور فنا ہونا' حیوانات کی زندگی' امراض و اموات' زمین کی کیمیائی تغیرات' سمندر کا مدوجزر' اجرام فلکی کی گردش۔ غرض یہ کہ کائنات کی ہر حرکت معینہ علل کے تحت عمل میں آتی ہے اور انہی علل کو دوسرے الفاظ میں "قوانین فطرت" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گویا نتیجہ یہ کائنات کی ہر چیز زمین و آسمان' نباتات و حیوانات اور خود انسانی گروہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوگا انسان اس زمانے سے جب کہ وہ وحشیوں کی طرح غاروں اور خطرناک بیابانوں میں زندگی بسر کرتا تھا۔ کوشش اور نادانی کے باعث ہر اس چیز کی افادیت اور مضرت سے واقف ہوتا رہا۔ جس سے اسے دوچار ہونا پڑا۔ چنانچہ اسے تجربہ سے معلوم ہوا کہ بعض مخلوقات جیسے سانپ' کیڑے' درندے وغیرہ اس کی زندگی کے لیے خطرناک ہیں۔ اور بعض حیوانات' نباتات اور میوے وغیرہ اس کی زندگی کو برقرار رکھنے میں ممدو معاون ہوتے ہیں۔ استعداد زمانہ کے ساتھ ساتھ زندگی کے ماحول پر تسلط حاصل کرنے کی ضرورت نے اسے خطرات کا مقابلہ اور آسائش کی فراہمی میں منہمک کر دیا۔ پس اس تحریک نے اختراع و ایجاد کی جو صلاحیت پیدا کی وہ آج کل جدید سائنس کی صورت میں روبہ عمل ہے۔

سیاروں کا انسانی زندگی پر اثر: جدید سائنس نے اسے یہ سمجھنے کے قابل بنا دیا ہے کہ کائنات کی ہر چیز علت و معلول کے رشتہ میں اس طرح منسلک ہے کہ کوئی شے بے ربط و منفصل نہیں اگر حالات برقرار رہیں تو ہر چیز کی خصوصیت قائم رہتی ہے۔ تمام اشیاء کے افعال و تغیرات ایسے قوانین کے تابع ہیں جو معین اور عالمگیر ہیں۔ وہ قوانین جو پیدائش سے پہلے حیات کو وجود میں لائے ہیں۔ معین اور غیر متغیر ہیں۔ حیات کے اختتام پر دوسرے قوانین جسم پر عمل کرتے ہیں اور فطرت کے سپرد کر دیتے ہیں۔

ان تمام قوانین کا انکشاف محض علم نجوم ہی سے ممکن ہے۔ علم نجوم کے نام سے تو دنیا خوب واقف مگر حقیقت سے عدم واقفیت کے باعث اکثر حضرات اس علم سے بد ظن ہو گئے ہیں۔ اور اسے سراپا لغو اور جعل سازی تصور کرتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ علم ایک مقدس اور قدیم سائنس ہے جو غائب نہیں بلکہ ریاضی کا جزو اعظم ہے۔ اور اس کا دارومدار بروج میں سیاروں کی حرکات پر منحصر ہے۔ یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ سات سیاروں سے ہفتہ کے سات دن اور بارہ بروج سے سال کے بارہ مہینے مقرر کیے گئے ہیں۔ مگر اب ہم آپ کو سیاروں کے ظاہری اثرات سے واقف کراتے ہیں۔ جن کو آپ روزمرہ زندگی ہی میں نہیں بلکہ خود اپنے وجود میں کار فرما دیکھتے ہیں۔

سیارہ قمر: علم نجوم کی رو سے "فلک اول" یعنی زمین سے قریب ترین "سیارہ قمر" کی نشست ہے۔ جس کے اثرات سے انسانی زندگی سب سے زیادہ متاثر ہے۔ چنانچہ مولود پر سب سے پہلے سیارہ قمر ہی کا اثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شروع شروع میں بچہ کی حرکات چاند کی طرح ہوتی ہیں۔ یعنی طبیعت میں نرمی' نزاکت' خوبصورتی' بے فکری' بے پرواہی' گھٹاؤ بڑھاؤ' بات بات پر بگڑنا' ذرا سی چیز سے خوش ہو جانا اور ہر دل عزیزی کا دور دورہ رہتا ہے۔ قمر کو منجمین "شاہزادہ فلک" کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اپنی قوت' دولت' خوبصورتی' تقدس' دیانت داری' سیرت اور اسی قسم کی دوسری خصوصیات کی نمائش سے دوسروں پر اپنی اہمیت جتانے کی صلاحیت ہے۔

سیارہ عطارد: سیارہ قمر کے بعد دوسرے فلک پر ہے۔ اس لئے قمر کے بعد انسان عطارد کے زیر اثر رہتا ہے۔ جس کے باعث اس کا تمام وقت درس و تدریس اور علم و ہنر کی تحصیل میں صرف ہوتا ہے اور اسکی بہت سی عادات اسی عہد میں نشوونما پاتی ہیں اور ہمارے افعال حسنہ جیسے وفاداری' اطاعت شعاری' عصمت' دیانت داری' دوستی' عبادت' مذہبی و سماجی رسوم کی پابندی' جفاکشی' صبر و تحمل وغیرہ۔ غرض یہ کہ پیشوں کا اختیار کرنا' کپڑے پہننا' صفائی' مصروفیات زندگی فنون میں مہارت' اصول کی پابندی' خاص خاص

اشخاص واداروں سے وابستگی حب وطن وغیرہ اسی سیارہ کی تخلیق ہیں۔ چونکہ اس سیارہ کی خاصیت بالکل پارہ کی سی ہے اس لئے ہمارا اپنے افعال پر قابو رکھنا غیر اختیاری ہے۔ اس لئے ہماری خانگی زندگی پبلک زندگی سے مختلف ہوتی ہے اور ہم اخلاق اور مذہب کے احکام کی پابندی کرنے کے بجائے ان احکام کی نمائش کرتے ہیں۔ اگر پیدائش کے وقت سیارہ عطارد پر کسی منحوس سیارہ جیسے زحل یا مریخ کی نظر ہو تو انسان میں شراب خوری' کاہلی' قمار بازی' سرقہ' دروغ گوئی' نافرمانی' ہم جنسی میلان وغیرہ ایسی بری عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

سیارہ زہرہ: تیسرے فلک پر سیارہ زہرہ مقیم ہے۔ اس لئے عطارد کے بعد زہرہ برسر اقتدار آتا ہے۔ اس کے دور میں انسان سن بلوغ کو پہنچتا ہے۔ عالم شباب میں صنفی خیالات سے ہیجانی کیفیت پیدا ہو کر انسان بناؤ سنگار راگ و رنگ اور عشق و محبت کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ ہمارے شہوانی جذبات کا متزلزل ہونا' دوستی کا ویرانہ رہنا' عشق ناتشفی حسن کا عاشق کی شخصیت پر گہرے نشان چھوڑنا وغیرہ سب اسی سیارے کے عروج وزوال پر منحصر ہیں۔

سیارہ شمس: چوتھے فلک پر سیارہ شمس "فلکی بادشاہ" قیام پذیر ہے۔ جس کی کشش حرارت سے کائنات برقرار ہے اور موسموں کا تغیر تبدل ہوتا ہے۔ عین جوانی کے وقت اس سیارہ کا دور شروع ہوتا ہے جبکہ انسانی خون میں جوش' حرارت اور قوت کی انتہا ہوتی ہے۔ اس زمانے میں انسان کسی کام سے گریز نہیں کرتا۔

سیارہ مریخ: شمس کا دور ختم ہونے کے بعد پانچویں فلک کے سیارہ مریخ (منگل) کا دور شروع ہوتا ہے۔ مریخ کو جلاد فلک بھی کہتے ہیں کیونکہ اس سیارہ کے اثرات کی وجہ سے طبیعت میں غصہ' لالچ' غرور' ہر چیز کو جائز اور ناجائز ذرائع سے حاصل کرنے کی کوشش' سوسائٹی میں ممتاز حیثیت حاصل کرنے کی خواہش جس میں جائیداد اور آبرو بھی داخل ہو' پیدا ہوتی ہے۔ اور خواہشات کے تصادم سے پیدا شدہ حسد ورقابت' مسابقت' انتقام' نفرت وغیرہ کے جذبات کی تخلیق کا باعث سیارہ مریخ ہی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے مذہب' اخلاق اور قوانین مرتب کئے گئے ہیں۔

سیارہ مشتری: چھٹے فلک پر سیارہ مشتری کی حکومت شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے دور میں انسان نہایت نیک طینت' پرہیزگار' عابد' انصاف پسند ہونا پسند کرتا ہے۔ جس سے عزیز واقارب کے علاوہ پبلک میں بھی عزت بڑھ جاتی ہے اور نیک کاموں کی طرف زیادہ راغب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت اس کے اندر ایک ایسی خواہش موجزن ہوتی ہے کہ اس کے ابنائے جنس اسے دولت مند' ذی اقتدار' عقل مند اور عالم وفاضل کی حیثیت سے تسلیم کریں' مگر ہمیشہ اپنے وقت کی تائید اور نئی پود کی تردید کرنے کے باعث اس کی نوجوانوں سے نہیں بنتی۔ علوم فلسفہ' نفسیات' اخلاقیات' مابعد الطبیعات' مذہب وایمان' اوقاف اور مقامات مقدس کی زیارت کا تعلق بھی اسی سیارہ سے ہے۔

سیارہ زحل: ساتویں فلک پر سیارہ زحل کی حکومت ہے۔ یہ سیارہ تمام سیاروں سے دور اور نہایت سست رفتار ہے۔ اس لئے اس کا اثر انسان کی عمر کے آخری حصہ میں ہوتا ہے۔ زحل منحوس ترین سیارہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے اثرات سے انسان دنیا کی نظروں سے گر جاتا ہے۔ کیونکہ اس دور میں عزت کے قائم رکھنے کی کوشش کمزور پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ ضعیف العمر حضرات اس کی نظیر ہیں۔ ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرنے کے لئے مستعد ہو جاتا ہے۔ غرض کہ یہ زمانہ زندگی کا وہ حصہ ہوتا ہے جب کہ انسان میں بچپن کی فرمانبرداری کی بجائے حکمرانی کی خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت میں اپنی ماتحتی سے اکتا جاتا ہے۔ ترقی کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کی خواہش کا عمل پیرا رہتا۔ دوست احباب کی خودستائی سے احساسات کو ٹھیس لگنا' اپنے اوپر دوسروں کے تسلط کی مزاحمت کرنا' سیاسی زندگی میں انقلابات کا واقع ہونا۔ جابر حکمرانوں کی موت کو باعث نجات تصور کرنا' دوسروں کی عیب جوئی اور غیروں کا راز معلوم کر کے ان پر تسلط جمانے کی سعی کرنا یہ سب اسی عہد کے کارنامے ہیں۔ طبیعت بچوں کی طرح ضدی ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار طرح طرح کے امراض ہو حولوث کا شکار ہو کر انسان ہمیشہ کے لیے دنیائے فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔

غرض یہ کہ ساتوں سیارے بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کے متعلق مختلف پہلو مثلاً راحت و تکلیف' رنج و عافیت' نفع و نقصان' صحت و علالت وغیرہ کے حامل ہیں۔ سیاروں کے اثرات کی وجہ سے لوگوں کی نہ صرف صورتوں میں اختلاف ہوتا ہے بلکہ ان کی سیرت و کردار' عادات و اطوار' خیالات و مذاق بھی مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ لوگ بہادر بھی ہوتے ہیں اور بزدل بھی نیز محنتی و کاہل چالاک و بیوقوف' وسیع النظر و قدامت پسند' مذہبی' وسیع النظر و قدامت پسند' مذہبی و مادہ پرست' ہر دلعزیز و بدنام' غمگین و مسرور' مخلص و ریاکار' قابل محبت و نفرت' دیانت دار و بددیانت' فیاض و بخیل اور ہمدرد و خود غرض بھی ہوتے ہیں اور نتیجتاً یہ امر ظاہر ہے کہ سیارگان نہ صرف مولود کے والدین پر اپنے اثرات کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور پیدائش

کا وقت بھی سیارگان کے اثرات کا تابع ہے اور قرار حمل کے وقت والدہ پر سیارگان کے اثرات بہت نمایاں ہوتے ہیں مثلاً والدہ کا دوران حمل میں طرح طرح کے امراض سے متاثر رہنا۔ اور بعض وقت کھانے پینے کی چیزوں سے نفرت اور بعض اشیاء کو دل سے چاہنا۔ بلکہ لباس ورنگ وغیرہ کی تائید وتردید میں مصروف رہنا لازمی امر ہوتا ہے چنانچہ اس اصول میں ماہرین فن اثرات سیارگان کے مد نظر والدین اور اولاد کی مشابہت ذہنی قوتوں اور جسمانی حالات کا پتہ چلا سکتے ہیں جو کسی خاندان میں نسلاً بعد نسلاً پیدا ہوتی ہیں۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام عمر انسانی حیات ایک ہی سیارہ کے اثرات سے متاثر ہوتی ہے بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن سیارگان کے تابع مولود کے والدین تھے وہ اولاد ان سیارگان کے زیر اثر نہیں ہوتا۔ جس کی تصدیق یہ ہے کہ ایک خاندان میں ایک رکن کی شکل و صورت اور ذہنی قابلیت وغیرہ ایک دوسرے سے جدا گانہ ہوتی ہے۔

علم نجوم کی چار قسمیں ہیں۔ اول ارضی نجوم یعنی مخصوص اوقات پر نشست و نظرات سیارگان جس سے ملکوں کی ترقی و تنزل یا وبائی امراض، جنگ و جدل، زلزلے وغیرہ کے متعلق دیکھا جا سکتا ہے۔ دوم نجوم الموسمیات، جس سے دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مقام پر کون سا وقت، کس قسم کا موسم رہے گا۔ مثلاً ابر و باراں، آندھی، طوفان، سمندری مدوجزر وغیرہ کے متعلق۔ سوم نجوم الولادت۔ اس میں کسی شخص کی پیدائش کے وقت کا زائچہ استخراج کر کے اس کے چال و چلن، قسمت وغیرہ کے متعلق جملہ حالات تجویز کئے جاتے ہیں۔ چہارم وقتیہ نجوم یا قبل از وقت معلومات حاصل کرنے کا طریقہ۔ جس سے وقت سوال زائچہ استخراج کر کے معلوم کیا جاتا ہے کہ فلاں واقعات یا تجارت، سفر، مقدمہ، ملازمت، شادی وغیرہ کے حالات کیسے ہوں گے۔

شائقین علم نجوم کا فرض منصبی ہے کہ وہ اصطلاحات نجوم اور ان کی علامتوں وغیرہ سے خوب واقفیت پیدا کریں یعنی بروج طالع، مالک سیارگان و طلوع و غروب سیارگان، موافقت و مخالفت سیارگان، نظرات وغیرہ کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں تاکہ بوقت ضرورت زائچہ مرتب کرنے کے بعد احکامات بہ آسانی اور درست لگائے جا سکیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور کو اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ اس سے واقفیت حاصل کئے بغیر آپ کچھ بھی نہ کرسکیں گے۔

فلک البروج : علوم نجوم میں زمین کے اوپر آسمان کے سات طبق تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آسمان کا پہلا طبق برنگ سبز جس کا مالک قمر ہے۔ دوسرا طبق برنگ فیروزی جس پر عطارد متمکن ہے۔ تیسرے طبق کا رنگ سفید جس پر زہرہ قائض ہے۔ چوتھا طبق شمس کا ہے۔ جس کا رنگ طلائی زردی مائل ہے۔ پانچویں طبق برنگ سرخ کا مالک مریخ ہے۔ چھٹا طبق برنگ صندلی مشتری کا ہے۔ ساتویں طبق پر زحل ہے اس کا رنگ سیاہ ہے۔ سیارہ زحل چونکہ سب سے زیادہ بلندی پر ہے اسی لئے شعرائے مشرق کسی شخص کی عظمت و رفعت ظاہر کرنے کے لیے لئے اسے "کیوان جاہ" کہتے ہیں۔ "کیوان" زحل کا دوسرا نام ہے۔

آسمانی منازل : زمین اور نظام شمسی کے ارکان کی گردش کا ایک راستہ معین ہے۔ اس مقررہ راستہ کو بارہ حصوں میں تقسیم کرلیا گیا ہے اور ہر حصہ کا نام برج ہے۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔

برجوں میں سیاروں کی گردش : علم نجوم میں سیاروں کی گردش بہت اہم ہے اور حسابات کا تمام تر انحصار اسی چیز پر ہے۔ سیارے اپنی گردش اس قدر پابندی وقت کے ساتھ پوری کرتے ہیں کہ ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہیں ہوتا۔ زحل چونکہ سب سے زیادہ بلندی پر ہے اس لئے زمین کے گرد اس کا دورہ تقریباً ۳۰ سال میں پورا ہوتا ہے۔ مشتری کا دورہ بارہ برس اور چند ماہ کا ہے۔ مریخ کا دورہ تقریباً ڈیڑھ برس میں پورا ہوتا ہے۔ شمس اپنی گردش ایک سال میں پوری کرتا ہے۔ زہرہ کا دورہ بھی قریب قریب شمس کے برابر ہے۔ عطارد کی گردش چند روز کم ایک سال میں پوری ہوتی ہے اور قمر چونکہ زمین سے قریب ترین ہے۔ اس کا دورہ تقریباً ایک ماہ میں ختم ہو جاتا ہے۔

سیاروں کا شرف و ہبوط : سیاروں کو بعض برجوں میں شرف حاصل ہوتا ہے۔ یعنی ان کی قوت درجہ کمال کو پہنچ جاتی ہے اور بعض برجوں میں ہبوط یعنی وبالکل کمزور ہو جاتی ہے۔ شرف و ہبوط کے مابین حکماء قدیم نے دو درجہ اور بھی مقرر کئے ہیں۔ یعنی اوج و حضیض، اوج میں کسی سیارہ کی قوت درجہ شرف سے کم ہوتی ہے اور حضیض میں اس کی پستی ہبوط سے کم ہے۔ بعض عالموں نے سیاروں کا ایک اور درجہ بھی مقرر کیا ہے۔ اسے "وبال" کہتے ہیں۔ اس کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو ہے تو خوش نصیب لیکن کبھی کبھی گردش قسمت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسے تفکرات ستاتے ہیں۔

سیاروں کی رجعت و استقامت : قمر و شمس کے علاوہ پانچوں سیارے مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ اور زحل کبھی کبھی الٹے چلنے لگتے ہیں۔

اس گردش کو "رجعت" کہا جاتا ہے۔ جب کوئی سیارہ اپنی رجعت ختم کرکے راستی اختیار کر جاتا ہے تو اس کو "مستقیم" کہتے ہیں۔ رجعت کی حالت میں ہر سیارہ نحس ہو جاتا ہے اور سعد سیاروں کی مثال ایسی ہو جاتی ہے جیسے کوئی بادشاہ اپنی سلطنت سے معزول کر کے بھکاری بنا دیا گیا ہو۔ راس و ذنب ہمیشہ الٹے چلتے ہیں۔

سیاروں کی دوستی اور دشمنی: حکماء نجوم نے بعض سیاروں کے مابین دوستی اور بعض سیاروں کے درمیان دشمنی ظاہر کی ہے۔ مثلاً شمس کی قمر سے، مریخ کی مشتری سے دوستی ہے اور زحل، زہرہ، راس اور ذنب سے دشمنی بعض سیارے آپس میں کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لیکن علماء عرب سیاروں کی اس مستقل دوستی یا دشمنی کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور اس کی بجائے وہ یہ دیکھتے ہیں کہ زائچہ میں کون سیارہ کس سیارے کو دوستی کی نظر سے دیکھ رہا ہے اور کس سیارے کو دشمنی کی نظر سے۔ یہ طریقہ زیادہ صحیح ہے اور قابل وثوق بھی ہے۔ تازی قاعدہ کے مطابق ہر سیارہ اپنے تیسرے، پانچویں، نویں اور گیارہویں خانہ کے سیارے کو دوستی یا نیم دوستی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور چوتھے، ساتویں، دسویں خانے کے سیارے کو دشمنی یا نیم دشمنی کی نظر سے دوسرا، چھٹا، آٹھواں اور بارہواں خانہ نظر سے ساقط ہو جاتا ہے۔

نظرات سیارگان: ہر برج تیس درجہ کا ہوتا ہے۔ اس طرح بارہ بروج (۳۶۰) درجے کے ہوئے ہیں۔ اس تعداد کو نصف کیا تو ایک سو اسی درجے ہوئے۔ لہٰذا جو سیارے ایک دوسرے کے مقابل یعنی پہلے اور ساتویں خانہ میں زائچے کے ہوں وہ باہم سخت دشمن ہیں اور ان کی نظر کو "نظر مقابلہ" کہتے ہیں۔ جو سیارے ایک دوسرے سے ایک سو بیس درجے کے فاصلہ پر ہوں یعنی زائچہ کے پانچویں اور نویں خانہ میں "نظر تثلیث" کہتے ہیں۔ یہ نظر کامل دوستی کی ہے۔ جو سیارے ایک دوسرے سے نوے درجہ کے فاصلہ پر ہوں یعنی زائچہ کے چوتھے اور دسویں خانہ میں ایک دوسرے کو "نظر تربیع" سے دیکھتے ہیں اور ان کے مابین نصف دشمنی ہوتی ہے جو سیارے ایک دوسرے سے ساٹھ درجے کے فاصلہ پر ہوں تو ان کی نظر نیم دوستی کی ہوتی ہے۔ اسے اصطلاح نجوم میں "نظر تسدیس" کہتے ہیں اور جب سیارے ایک دوسرے کو نہ دیکھیں تو اسے "نظر ساقط" کہا جائے گا۔ ذیل میں ہم قارئین کی سہولت کے لئے ایک جدول درج کرتے ہیں تاکہ نظرات سیارگان کا انکشاف بہ آسانی ہو سکے۔

جدول نظرات سیارگان

قران صفر درجہ		تسدیس درمیانی فاصلہ ۶۰ درجہ			تربیع درمیانی فاصلہ ۹۰ درجہ			تثلیث درمیانی فاصلہ ۱۲۰ درجہ			مقابلہ درمیانی فاصلہ ۱۸۰ درجہ	
حمل	حمل	حمل	جوزا	دلو	حمل	سرطان	جدی	حمل	اسد	قوس	حمل	میزان
ثور	ثور	ثور	سرطان	حوت	ثور	اسد	دلو	ثور	سنبلہ	جدی	ثور	عقرب
جوزا	جوزا	جوزا	اسد	حمل	جوزا	سنبلہ	حوت	جوزا	میزان	دلو	جوزا	قوس
سرطان	سرطان	سرطان	سنبلہ	ثور	سرطان	میزان	حمل	سرطان	عقرب	حوت	سرطان	جدی
اسد	اسد	اسد	میزان	جوزا	اسد	عقرب	ثور	اسد	قوس	حمل	اسد	دلو
سنبلہ	سنبلہ	سنبلہ	عقرب	سرطان	سنبلہ	قوس	جوزا	سنبلہ	جدی	ثور	سنبلہ	حوت
میزان	میزان	میزان	قوس	اسد	میزان	جدی	سرطان	میزان	دلو	جوزا	میزان	حمل
عقرب	عقرب	عقرب	جدی	سنبلہ	عقرب	دلو	اسد	عقرب	حوت	سرطان	عقرب	ثور
قوس	قوس	قوس	دلو	میزان	قوس	حوت	سنبلہ	قوس	حمل	اسد	قوس	جوزا
جدی	جدی	جدی	حوت	عقرب	جدی	حمل	میزان	جدی	ثور	سنبلہ	جدی	سرطان
دلو	دلو	دلو	حمل	قوس	دلو	ثور	عقرب	دلو	جوزا	میزان	دلو	اسد
حوت	حوت	حوت	ثور	جدی	حوت	جوزا	قوس	حوت	سرطان	عقرب	حوت	سنبلہ

سیاروں کی مختلف حالت: یاد رہے کہ سبعہ سیارگان میں شمس کو قمر کو نیرین کہتے ہیں۔ شمس نیر اعظم اور قمر نیر اصغر کہلاتا ہے۔ دیگر پانچ سیاروں کو خمسہ متحیرہ کہتے ہیں۔ زہرہ و مشتری دونوں سیارے سعدین کہلاتے ہیں۔ زہرہ کو سعد اصغر اور مشتری کو سعد اکبر کہا جاتا ہے۔ مریخ اور زحل کو نحسین کہتے ہیں۔ مریخ نحس اصغر اور زحل نحس اکبر کہلاتا ہے۔ چونکہ مریخ، مشتری و زحل شمس سے اوپر ہیں اس لئے ان کو علوین کہتے ہیں اور زہرہ، قمر اور عطارد کو آفتاب سے نیچے ہونے کے سبب سفلین کہتے ہیں۔ جس وقت دو

جب ایک ہی برج میں ایک درجہ دقیقہ پر آجائیں تو اس کو قران یا مقارنہ کہا جاتا ہے۔ اگر وہ زہرہ یا عطارد ہیں اس کو قران السعدین سفلین کہیں گے۔ اور اگر وہ مریخ یا زحل ہیں تو قران النحسین علوین کہلائے جائیں گے۔ اگر وہ شمس وقمر ہیں تو اس کو اجتماع نیرین اور اگر شمس اور ایک سیارہ خمسہ متحیرہ میں سے ہو تو اس کو احتراق کہتے ہیں اور اگر قمر اور ایک سیارہ خمسہ متحیرہ میں سے ہو تو اس کو قران یا مقارنہ کہا جائے گا۔ شمس و قمر کی نظر مقابلہ کو استقبال کہتے ہیں۔

طالع (زائچہ کا پہلا گھر) سے تیسرے برج کے ساتھ تسدیس ایمن اور چوتھے برج کے ساتھ تربیع ایمن اور پانچویں برج کے ساتھ تثلیث ایمن اور ساتویں برج کے ساتھ نظر مقابلہ ہے اور نویں کے ساتھ تثلیث الیسر' دسویں برج کے ساتھ تربیع الیسر اور گیارہویں برج کے ساتھ تسدیس الیسر کہلائے گی۔ دوسرا' چھٹا' آٹھواں اور بارہواں برج خانہ نظر سے ساقط ہے۔ یہ برج طالع کو نظر نہیں آتے ہیں۔ اسی طرح نحسین سیارے راس و ذنب کو کسی سیارے سے کوئی نظر نہیں ہوتی۔ البتہ ان دونوں کا دوسرے سیارگان سے قران ضرور ہو جاتا ہے اور وہ مجاسدہ کہلاتا ہے۔ زہرہ' عطارد کو آفتاب سے بجز احتراق کے کوئی نظر نہیں ہوتی۔

خمسہ متحیرہ میں سوائے شمس و قمر جو ایک ایک برج کے مالک ہیں ہر سیارہ دو دو برجوں کا مالک قرار دیا گیا ہے اور یہ برج ان سیاروں کے خانہ ہائے مسکن کہلاتے ہیں۔ کل نظرات میں قوی تر نظر مقارنہ ہے اور پھر نظر مقابلہ اور پھر تربیع ایمن اور پھر تربیع الیسر اور پھر تثلیث ایمن اور پھر تثلیث الیسر' تسدیس ایمن و تسدیس الیسر سب سے ضعیف نظر ہے۔ اور جب کوئی نحس سیارہ کسی سعد سیارے سے متصل ہوتا ہے تو اس میں جائے نحوست کے سعد اثرات پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور جب اتصال السعدین ہوتا ہے تو راہ ترقی بند ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کسی صاحب طالع کا نحس سیارہ سے اتصال ہوگا پریشانیاں زیادہ اور تفکرات کا غلبہ شروع ہو جائے گا اور جب انفصال شروع ہوگا اسی وقت سے انہیں مصائب سے نجات ملنی شروع ہو جائے گی لیکن اتصال کواکب کی بھی ایک حد ہے کہ جب تک سیارے اس حد تک نہیں پہنچتے اتصال کا آغاز نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب تک سیارے مقررہ حد سے نہیں گزرتے اتصال کا اثر باطل نہیں ہوتا۔ ذیل میں حد اتصال کواکب کا نقشہ دیا جاتا ہے جس سے مضمون مندرجہ بالا سمجھنے میں نہایت سہولت ہو جائے گی اور اس بناء اس کی اجرام کواکب پر ہے اور جرم ہر کواکب کا معین ہے جو کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

نقشہ حد اتصال سیارگان

نام سیارہ شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	زحل	راس	ذنب
درجات اتصال	۱۵ درجہ	۱۲ درجہ	۷ درجہ	۹ درجہ	۷ درجہ	۹ درجہ	۱۲ درجہ	۱۲ درجہ

واضح ہو کہ اتصال کی بھی کئی حالتیں ہیں۔ قمر اور ایک خمسہ متحیرہ کا اتصال اس وقت شروع ہوگا جب کہ درمیانی فاصلہ پر دو سیارگان کے جرم ہو مجموعہ کی برابر ہو مثلاً جرم سے سیارگان کے باہم وہ دوری یا فاصلہ مراد ہے جو دو سیارگان کے درمیان اتصال و انفصال کے متعلق استادان فن نے مقرر کیا ہوا ہے جرم مریخ ۸ درجہ اور جرم قمر ۱۲ درجہ دونوں اجرام کا مجموعہ ۲۰ درجہ ہوا اور نصف جرم دس درجہ ہوا۔ پس جب درمیان مریخ و قمر (۲) درجہ کا فاصلہ ہوگا تو اور دونوں کا مل جائے گا اور آغاز اتصال شروع ہوگا۔ اور جس وقت درمیانی فاصلہ ۱ درجہ کارہ جائے گا تو آغاز قوت اتصال ہوگا اور جس وقت قمر مریخ جس برج کے جس درجہ میں ہے قمر بھی اسی درجہ میں پہنچے گا تو غایت قوت اتصال ہوگا اور بیس درجے طے کر جانے کے بعد انفصال شروع ہوگا اور مریخ سے جس وقت قمر (۱) درجہ نکل جائے گا تو قوت اتصال کم ہو جائے گی اور جس وقت مریخ سے ۲۰ درجے آگے نکل جائے گا تو قمر متصرف ہو جائے گا۔

بلحاظ عناصر بعض سیارے برج میں پہنچتے ہی اپنا اثر شروع کرتے ہیں اور بعض درمیان اور بعض آخر میں مثلاً چونکہ شمس و مریخ کا مزاج گرم و خشک ہے اس لئے برج میں پہنچتے ہی اس کی سعادت یا نحوست کا اثر شروع ہو جاتا ہے مگر اس میں برج شرف و ہبوط کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ قمر کا مزاج بلغمی ہے اور زحل کا مزاج سوداوی ہے۔ یہ آخری حصہ برج میں تاثیر بخشتے ہیں۔ زہرہ و مشتری کا مزاج سرد تر ہے یہ نصف برج میں تاثیر بخشتے ہیں۔ اور عطارد ممتزج ہے یہ تمام بروج میں اثر دیتا ہے۔ جس برج میں کوکب سعد ہو اور نحس سیارہ ناظر ہو تو اثر سعادت ہوگا اور آثار نحوست اس کے ساتھ ممتزج ہو جائیں گے۔ اگر کوکب سعد پر ہو تو سعادت بیشتر ہوگی اور اگر سیارہ اپنے برج ہبوط یا وبال تحت الشعاع یا دشمن کے برج میں ہو یا دشمن اس کو ناظر ہو اثر نحوست ظہور میں آئے گا۔ لہٰذا ہر منجم کے لئے یہ ضروری ہے کہ احکامات لگاتے وقت قوت و ضعف' قران و مقارنہ اتصال و انفصال سعد و نحس سیارگان کا خاص لحاظ رکھے۔

اپنا برج معلوم کرنے کا آسان طریقہ

آپ برج دو طرح معلوم کر سکتے ہیں، ایک نام کے پہلے حرف سے اور دوسرا حروف ابجد سے۔

پہلا طریقہ: آپ کے نام نامی میں جو پہلا حرف ہے اسی سے برج بنتا ہے، ذیل میں دئے گئے بارہ برجوں میں سے اپنے نام کا پہلا حرف تلاش کر کے پہلے برج معلوم کریں اور پھر اسی برج کے تحت نیک و بد حالات ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا طریقہ: اگر خدانخواستہ نام برج سے آپ کے حالات درست نہ آتے ہوں تو اس طریقہ سے اپنے نام کا برج معلوم کریں، اپنا مکمل نام اور اپنی والدہ کے نام کے حروف ابجد قمری سے اعداد نکالیں اور ان کو بارہ پر تقسیم کریں، اگر باقی ۱ بچے تو برج حمل ہے، اگر ۲ باقی بچے تو ثور، ۳ بچے تو جوزا، ۴ بچے تو سرطان، ۵ بچے تو اسد، ۶ بچے تو سنبلہ، ۷ بچے تو میزان، ۸ بچے تو عقرب، ۹ بچے تو قوس، ۱۰ بچے تو جدی، ۱۱ بچے تو دلو اور اگر ۰ باقی بچے تو برج حوت ہوگا۔

نوٹ: اگر آپ کو اپنی صحیح تاریخ پیدائش معلوم ہو تو ان قواعد کو نظر انداز کر دیں۔

خصوصی نوٹ: ۱۲ ر بروج کے تیار شدہ نقش و طلسم اگلے صفحے پر ہیں، نقش کاٹ کر خالی جگہ پر اپنا نام اور مقصد بمعہ والدہ لکھیں، نوروز عالم افروز ۲۰۰۳ء یا پھر شرف قمر جو کہ ہر ماہ آتا ہے اس میں اپنا نقش بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بمعہ طلسم کاٹ کر باہر باپر ہیز خوشبو لگا کر تعویذ کی شکل میں پاس رکھیں، وسعت رزق، حصول خیر و برکت، کشادگی ہر قسم ۲۰۰۳ء میں پائیں نقش پہنتے وقت ۶ کلو شکر سے حشرات الارض کی دعوت کریں۔

ا 1	ب 2	ج 3	د 4	ہ 5	و 6	ز 7
ح 8	ط 9	ی 10	ک 20	ل 30	م 40	ن 50
س 60	ع 70	ف 80	ص 90	ق 100	ر 200	ش 300
ت 400	ث 500	خ 600	ذ 700	ض 800	ظ 900	غ 1000

حمل

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

ثور

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

جوزا

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

سرطان

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

اسد

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

سنبله

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

میزان

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

عقرب

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

قوس

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

جدی

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

دلو

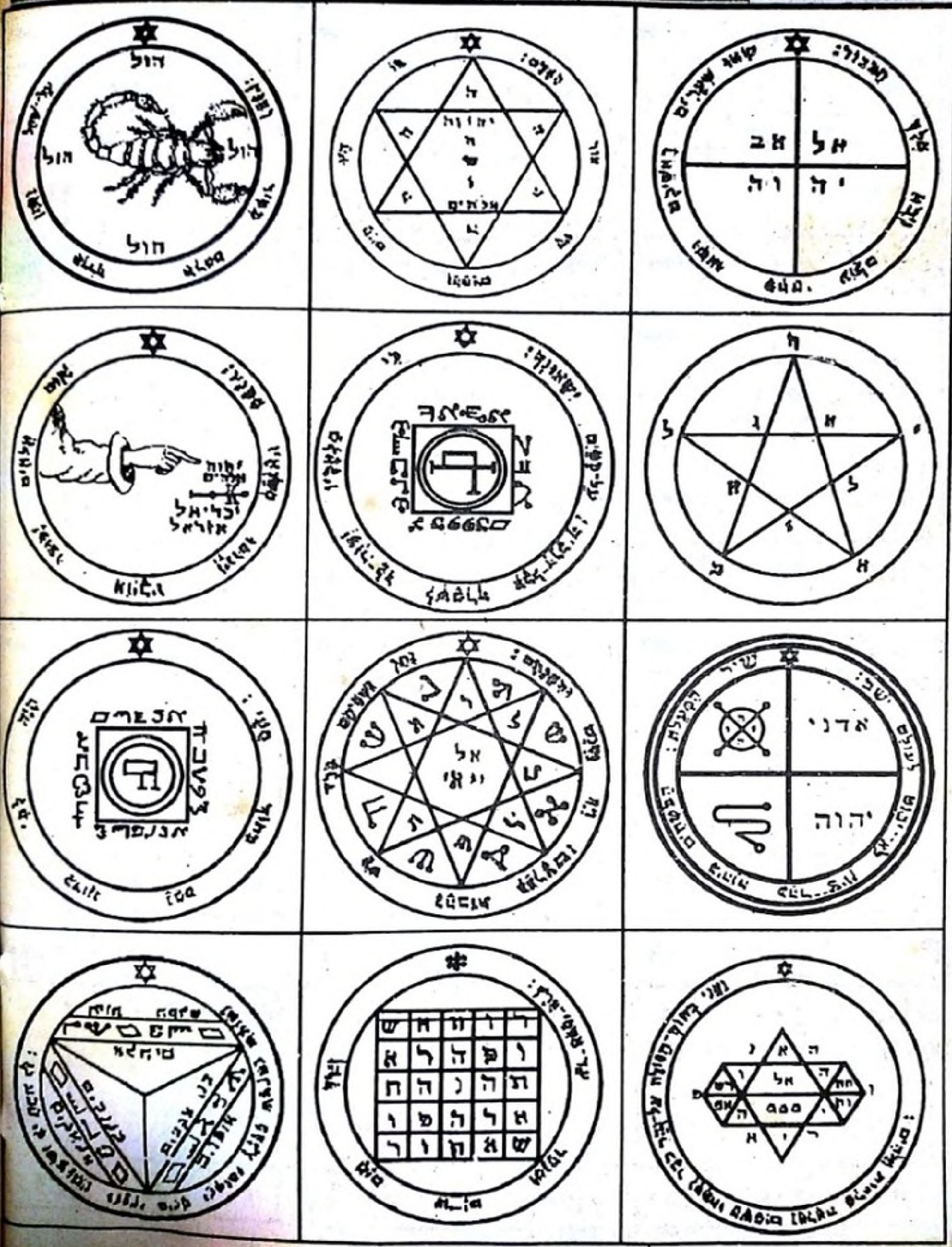
۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

حوت

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱		۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶



کیا آپ کا برج سنبلہ ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھئے اور اپنے آپ کو سمجھئے

ستارہ عطارد جس کا نام تیز رفتار رومی دیوتا کے نام پر رکھا گیا، ۲۴؍اگست سے ۲۳؍ستمبر کے دوران پیدا ہونے والے ذہین، خدا ترس اور ایماندار مردوں اور عورتوں کا حاکم ستارہ ہے عطارد، جس کے ٹخنوں پر اور سر پر ہیلمٹ ہوتا ہے، زمین اور اولمپس کے درمیان مسلسل سفر میں رہتا تھا، دوسرے پیغامات اور افواہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتا تھا دوسرے دیوتا جو انسانوں کی مدد میں مصروف ہوتے تھے یا ان کی راہوں رکاوٹیں ڈالتے تھے، ان کی مدد کرتا تھا اولمپیا کے رہنے والے اور انسانوں کے منصوبوں کی تشکیل یا ان کے خاتمے میں مدد کرتا تھا۔

عطارد منطق، دلائل، رسل ورسائل اور سوچ کے تمام تر نظام پر حکومت کرتا ہے، چنانچہ برج سنبلہ سے متعلقہ آدمی اور عورتیں اپنی فصاحت (بعض لوگ اسے باتونی پن بھی کہتے ہیں) اور ادراک و شعور واقعات، صورت حال اور لوگوں سے متعلق فوری اندازہ لگالینے اور کسی نتیجے پر پہنچ جانے کے لئے مشہور ہوتی ہیں۔

اس برج کی علامت ایک خوبصورت کنواری لڑکی ہے جس کے بال ہوا میں اڑ رہے ہیں اور جس کے بازوؤں میں پھولوں اور پھلوں کی بالیاں ہیں، دائرۃ البروج کی علامات میں یہ واحد برج ہے، جس کی علامت بالغ لڑکی ہے (جوزا کی علامت بھی انسانی ہے لیکن وہ جڑواں بچے ہیں) چنانچہ کئی نسوانی خصوصیات مثلاً رحم دلی ترس اور ہمدردی، سنبلہ سے متعلقہ بیشتر افراد میں پوری طرح نمایاں ہوتی ہیں۔

سنبلہ چونکہ مؤنث برج ہے اس لئے پہلے ہم سنبلی لڑکی کی خصوصیات بیان کریں گے، سنبلی لڑکی ہمیشہ مصروف دکھائی دیتی ہے اور چوبیس گھنٹے دھلی دھلائی کہیں جانے کے لئے تیار نظر آتی ہے، سنبلی لڑکی عموماً دوسروں کا تنقیدی انداز میں جائزہ لیتی ہے اور تجزیہ کرتی رہتی ہے اس سلسلے میں وہ اپنی بصیرت اور تنقیدی فطرت سے پوری طرح کام لیتی ہے اور پھر جس نتیجے پر پہنچتی ہے اس کے مطابق ہم سے محبت کرتی ہے، ہمیں پسند کرتی ہے یا سخت ناپسند کرتی ہے، سنبلی لڑکی کو گپیں ہانکنے کا بڑا شوق ہوتا ہے، دوستوں یا پڑوسیوں کے متعلق بڑا نمک مرچ لگا کر باتیں کرتی ہے جب کہ دیکھنے اور سننے والوں کو تعجب ہوتا ہے کہ دوسروں کے متعلق اس قدر معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کے پاس وقت کہاں سے آتا ہے لیکن سچ یہ ہے کہ اس کے پاس دوسروں کی سرگرمیوں کی کھوج لگانے کے لئے پورا وقت ہوتا ہے۔

ہم تین دن میں جتنا کام کرتے ہیں وہ اتنا ایک دن میں کرلیتی ہے اس کا افسر اس کے متعلق بہت اچھے خیالات رکھتا ہے اور اگر سنبلی لڑکی کا ذاتی کاروبار ہوتا ہے تب اس کے گاہک اسے بے حد عمدہ کارکردگی کا مالک اور ساتھ ہی ساتھ ہمدرد بھی سمجھتے ہیں اس کا گھر ہمیشہ بے حد صاف ستھرا نظر آتا ہے، ہر چیز اپنی جگہ پر اور بڑے قرینے سے رکھی ہوئی ہوتی ہے، گھر میں جہاں جو چیز رکھتی ہے سالوں بعد بھی وہ جگہ اسے یاد رہتی ہے چنانچہ ضرورت پڑنے پر سارا گھر الٹ پلٹ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی، اس کے نزدیک "ترتیب" بے حد ضروری چیز ہے اسی طرح نہ صرف اپنی بلکہ اپنے گھر والوں کی صحت بھی اس کے نزدیک بہت اہمیت رکھتی ہے، گھر میں اس نے بے شمار گولیاں، مرہم اور دوائیاں رکھی ہوتی ہیں، ضرورت پڑنے پر بڑی مہارت سے انہیں استعمال میں لاتی ہے بچے اگر بیمار ہوجائیں تو ان کا علاج کر کے بچوں کے ماہر ڈاکٹر کو بھی حیران کردیتی ہے۔

سنبلہ سے متعلقہ اکثر لڑکیاں بہترین ڈاکٹر یا نرسیں ہوتی ہیں، ان کے مریض ان کی ہمدردی اور ذاتی دلچسپی کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے آپ اگر سنبلی لڑکی کو اس کے اصل روپ میں دیکھنا

چاہتے ہیں تو بیمار پڑ کے دیکھیں یا پھر کسی مصیبت کا شکار ہوں تب یہ جس طرح آپ کے کام آئے گی وہ اس کی اصل شخصیت ہوگی اس میں ایسی چھٹی حس موجود ہوتی ہے جس سے کام لے کر یہ آپ کو دوبارہ صحتیاب کردے گی، آپ کے مسئلے پر اپنے والدین سے یا اپنے افسر سے بات کرے گی اور اگر آپ کے مسئلے کا تعلق محبت کے معاملات سے ہے تو وہ آپ کے عزت نفس کو بحال کرنے کی کوشش کرے گی اور یہ یقین دلانے کی کوشش کرے گی کہ دل ٹوٹ جانے کے بعد بھی آپ زندہ رہیں گے۔

سنبلی لڑکی بعض اوقات فرشتوں کا سا کردار ادا کرتی ہے لیکن جب آپ بحران سے نکل آتے ہیں تو پھر بڑی صاف گوئی بلکہ بڑی بے رحمی سے بتائے گی کہ جو کچھ ہوا تھا اس کی تمام ترذمہ داری خود آپ پر عائد ہوتی ہے اگر کھانے پینے میں احتیاط کی ہوتی تو پیٹ خراب نہ ہوتا اگر اپنے والدین یا اپنے افسر سے معقول سلوک کیا ہوتا تو ان کا رویہ بھی کافی بہتر ہوتا اور محبت کا معاملہ اگر تھا تو وہ ایک لمبا چوڑا لیکچر دے گی کہ کسی آدمی سے کیسا سلوک کرنا چاہئے اور کسی آدمی کے ساتھ رویہ کیسا ہونا چاہئے یہ ساری باتیں ایسی ہوں گی کہ جنہیں آپ جلد یا بآسانی فراموش نہ کرسکیں گے۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سنبلی لڑکی کو محبت کے معاملات میں کسی مسئلے سے واسطہ ہی نہیں پڑتا ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے اس قسم کے معاملات پر کھلم کھلا بحث یا گفتگو نہیں کی جاسکتی اگرچہ وہ جس آدمی کو پسند کرتی ہے اسے پسندیدگی کی انتہا تک تو نہیں لے جاتی لیکن اس کی اچھی قوت فیصلہ اپنے معاملے میں مار کھا جاتی ہے، جنسی تجربات کی شوقین ہوتی ہے یہاں عطارد ہی تجسس کا کام کرتا ہے، شعوری اور لاشعوری طور پر وہ یہ جاننا چاہتی ہے کہ محبت اور جنس آخر کیا چیز ہے کہ ہر شخص اس کے بارے میں لکھتا ہے، اس کے بارے میں فلمیں بنائی جاتی ہیں۔

کتابیں لکھی جاتی ہیں، چنانچہ اسے اس کے بارے میں میں خود تجربہ کرنا ہوتا ہے اور کوئی آدمی اس کی بلند توقعات کو مایوس کرتا ہے تو کوئی دوسرا انہیں پورا نہیں کرسکتا ہے۔

بنیادی طور پر وہ ایک ایسے آدمی کی خواہاں ہوتی ہے جس کی وہ دیکھ بھال کرسکے جس کی مدد کرسکے جس کی رہنمائی کرسکے جسے مضبوط بھی ہونا چاہئے لیکن ہمہ وقت اسے سنبلی لڑکی کی ضرورت بھی ہو، لیکن جس طرح کام کے معاملے میں وہ کمال کی خواہاں ہوتی ہے، اسی طرح تعلقات میں کمال کی خواہاں ہوتی ہے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی اگر قسمت اچھی نہیں ہے تو اسے طویل عرصہ انتظار کرنا پڑتا ہے یا غیر شادی شدہ ہی رہنا پڑتا ہے۔

اگرچہ یہ لڑکی خوش قسمت ہوتی ہے اور کسی قدر عقلمند بھی ہوتی ہے تب ایسا شخص اس کی زندگی میں آہی جاتا ہے جو اگرچہ مالی معاملات کی اچھی سوجھ بوجھ رکھنے والا نہیں ہوتا یا پھر نگاہ باز ہوتا ہے لیکن اس لڑکی کو پسند آجاتا ہے اس لئے کہ اس لڑکی کی طرح وہ بھی بچوں سے، کتوں اور بلیوں سے محبت کرتا ہے اور اس لڑکی کی والدہ سے بے حد مہربانی سے پیش آتا ہے، چنانچہ ان دونوں کا ساتھ بڑی اچھی طرح قائم رہتا ہے اور یہ ساتھ دیرپا بھی ہوسکتا ہے، اس دوران وہ اس سے جھگڑا بھی کرے گی اور کبھی برسات میں وہ اس آدمی سے محبت کا اظہار بھی کردے گی۔

اب ہم سنبلی آدمی کی طرف آتے ہیں سنبلی آدمی خاصا پیچیدہ انسان ہوتا ہے، دیوانوں کی طرح کام میں لگا رہتا ہے اور یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوتا رہتا ہے کہ جو کچھ وہ بنا رہا ہے یا کر رہا ہے وہ واقعی معیاری ہے یا نہیں وہ اپنے ہاتھوں کو استعمال کرنا جانتا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی تفصیلات اور باتوں پر اس قدر ہنگامہ مچاتا ہے کہ آرام کے لئے اس کے پاس وقت ہی نہیں بچتا جب وہ کمرے میں رنگ کرتا ہے تو اس کے ہر کونے کو بڑی نفاست سے پینٹ کرتا ہے لیکن بعد میں سوچتا ہے کہ اس رنگ کو اگر تھوڑا سا ہلکا یا گہرا کردیا جاتا تو زیادہ خوبصورت لگتا۔

چنانچہ وہ ہر کام بڑے عمدہ طریقے سے کرنا چاہتا ہے، تنقید بھی کرتا ہے اور یہ تنقید نہ صرف اپنے آپ پر بلکہ ساری دنیا پر کرتا ہے وہ اپنے گاہک، موکل، افسر یا ماتحت سے حقائق سے متعلق بڑے متاثر کن انداز میں گفتگو کرسکتا ہے لیکن جب جذبات کے اظہار کا معاملہ آتا ہے تو خاصی مشکل محسوس کرتا ہے وہ اپنے مضبوط احساسات کے اظہار سے ڈرتا ہے اور اگرچہ وہ مہم جوئی کے خلاف نہیں ہوتا لیکن کوئی وعدہ کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح سوچ بچار کرلینا ضروری خیال کرتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کا انتخاب بالکل صحیح ہو اور یہ بات کون نہیں چاہتا؟ لیکن اگر اسے ایک ایسی لڑکی پسند آجاتی ہے جو اس کی طرح منطقی، محنتی، محتاط، غور وخوض سے کام لینے والی اور قابل بھروسہ نہیں ہے تو بے چارہ سنبلی آدمی کیا کرسکتا ہے؟ اور ایسا اکثر ہوتا کہ سنبلی آدمیوں کو اپنے دل کی غیر منطقی باتوں سے لڑنا پڑتا ہے اور ہار ماننی پڑتی ہے۔

اس قسم کے اختلافات عموماً خود بخود دور ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ لڑکی سنبلی آدمی کی اکثر و بیشتر کی جانے والی تنقید اور سے ایک مثالی عورت بنانے کی کوشش کو زیادہ عرصہ برداشت نہیں کرسکتی اور اس کی زندگی سے نکل جاتی ہے وہ خود بھی کچھ عرصہ پچھتاتا ہے لیکن چونکہ وہ محض محبت کے لئے زندہ نہیں رہتا، للہذا بہت جلد اس کی زندگی میں دوسری لڑکی آجاتی ہے، سنبلی آدمی کی مدد اور فطرت، اس کے مہذب اطوار، موسیقی اور فنون لطیفہ کے لئے اس کی پسندیدگی اس لڑکی کو متاثر کرتی ہے، سنبلی آدمی اکثر شوقیہ مصوری کرتا ہے یا موسیقی سے لگاؤ رکھتا ہے، وہ لڑکی اگر کسی مشکل کا شکار ہو جائے تو سنبلی آدمی بے حد شفقت سے پیش آتا ہے۔

گھر کی چھت اگر ٹپکنے لگی ہو تو سنبلی آدمی فوراً چھت کی مرمت کے لئے پہنچ جائے گا اگر اس لڑکی کے گھر کا بجلی کا بل زیادہ آیا ہو تو جاکر بجلی والوں سے لڑ جھگڑ کر بل کم کروانے کی کوشش کرے گا یا پھر اسے روپیہ قرض دیدے گا تاکہ وہ بل ادا کر سکے دفتر میں سنبلی آدمی کے ساتھی اس کے متعلق کہتے ہیں کہ ویسے تو یہ ایک اچھا آدمی ہے لیکن ایک تو کام حد سے زیادہ کرتا ہے، دوسرے شور و غل بھی حد سے زیادہ مچاتا ہے، جب کہ اس کی پسندیدہ لڑکی اپنے دل ہی میں اس کی تعریف کرتی ہے اور اسے پسند کرنے لگتی ہے۔

عورتیں جیسے محبت بھرے الفاظ سننا چاہتی ہیں، سنبلی آدمی کی محبوبہ، منگیتر یا بیوی ویسے لفظوں کے لئے ترستی ہے اس لئے کہ اس کے لئے ایسے الفاظ بولنا بے حد مشکل کام ہوتا ہے کچھ سنبلی آدمی کہتے ہیں کہ ''میں اپنے عمل سے ظاہر کردیتا ہوں کہ مجھے اس سے محبت ہے اس کے بعد تو کچھ کہنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی، اس لئے سنبلی آدمی کی بیوی کو چاہئے کہ وہ اس کے لفظوں کو سمجھنا سیکھے کچھ ذہین عورتیں سنبلی آدمیوں کو محبت بھرے الفاظ لکھنا سکھادیتی ہیں وہ اس طرح کہ ان کی چند دن کی جدائی، سنبلی آدمیوں کو ایسے الفاظ لکھنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

جب کہ کچھ عورتوں کا کہنا ہے کہ ''ہمارا سنبلی شوہر ہم سے محبت کرتا ہے، تفریح کے لئے باہر لے جاتا ہے، تفریح کے معاملے میں ہماری پسند کا خیال رکھتا اور حالات کی خرابی کی صورت میں بے حد محبت اور شفقت سے پیش آتا ہے'' دراصل ایسی سوچ رکھنے والی عورتیں اپنے سنبلی شوہروں کے ساتھ سچی رفاقت اور خوشیاں پاتی ہیں۔

ہلاکو خاں کے دربار میں نصیر الدین طوسی کو بڑی عزت حاصل تھی۔ وہ منصب وزارت پر فائز تھا لیکن وہیں طوسی کا ایک حاسد بھی موجود تھا اور ہر وقت طوسی کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتا تھا۔ اتفاق کی بات کہ انہی دنوں ہلاکو خاں کی ماں کا انتقال ہو گیا۔ طوسی کا حاسد ہلاکو خاں سے مخاطب ہوا۔ کہا: "جناب قبر میں مرنے والے سے منکر نکیر طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں، طوسی ایک عالم فاضل شخص ہے، اُسے بھی والدہ محترمہ کے ساتھ دفن کر دیجیے تاکہ یہ منکر نکیر کو سوالوں کے معقول جوابات دے سکے۔"

ہلاکو خاں نے طوسی سے اس مشورے کا ذکر کیا تو اس نے کہا: "بے شک قبر میں ایسا ہی ہوتا ہے لیکن مجھے تو آپ اپنے لئے مخصوص رکھیں اور اپنی والدہ کے ساتھ اس عالم کو دفن فرمادیں، جس نے آپ کو یہ بہترین مشورہ دیا ہے۔"

ہلاکو خاں نے طوسی کے مشورے سے اتفاق کیا اور اس حاسد کو اپنی ماں کے ساتھ ہی دفن کر دیا۔

عقیدے

☆ اسلامی ملک مالدیپ کے باشندوں کا عقیدہ ہے کہ اگر انہیں کسی نے کھاتے ہوئے دیکھ لیا تو ان کی بجائے دیکھنے والے کا پیٹ بھر جائے گا اور وہ خود بھوکے رہ جائیں گے۔

☆ امریکیوں کے عقیدے کے مطابق اگر ریچھ سات سال بعد بچے کو جنم دے تو علاقے میں بیماری پھیلنے کی علامت ہے۔

☆ آسٹریلیا میں اگر کوئی شخص کسی چمگادڑ کو ہلاک کردے تو یہ ایک انسان کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

☆ برصغیر میں مسلمان صفر کے مہینے میں شادی نہیں کرتے۔

☆ عیسائی شہد کی مکھیوں کو خدا کی چھوٹی خادمائیں کہتے ہیں۔

☆ مصر میں نر بلی کو سورج اور مادہ بلی کو چاند سے تشبیہ دی جاتی ہے۔

☆ جرمنی کے لوگ سفید چوہے کو نیک شگون خیال کرتے ہیں۔

(قسط ۲)

خواب ایک حقیقت

تحریر صوفی رفیق جواہری

آداب و خواب

جو شخص سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ پانی کے برتن ڈھانپ دے مشکیزہ کا منہ بند کردے چراغ گل کردے اگر کوئی بدبودار چیز کھائی ہو تو منہ صاف کرے یعنی اچھی طرح کلی کرے تاکہ کوئی موذی جانور ایذا نہ پہونچا سکے، بسم اللہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے جو ابوداؤد نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت سعیدؓ بن عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت براءؓ بن حاذب سے فرمایا کہ خواب گاہ میں جاؤ تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھو اپنی ہر بات کے آخر میں اس کو پڑھو یعنی اس دعا کے پڑھنے کے بعد کوئی بات نہ کرو۔

اللھم انی اسلمت وجھی الیک و فوضت امری الیک والجات ظھری الیک رغبۃ و رھبۃ الیک آمنت بکتابک الذی انزلت و بنیک الذی ارسلت ٥

الٰہی میں اپنے آپ کو تیرا فرماں بردار بناتا ہوں اور اپنے کام تجھ کو سونپتا ہوں تجھے اپنا سہارا قرار دیتا ہوں اور تجھ سے امید کرتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں تجھ سے بھاگ کر سوائے تیرے نہ بچنے کا کوئی مقام ہے اور نہ پناہ لینے کا جو کتاب تو نے نازل فرمائی ہے اس پر میرا یقین ہے اور جو نبی تو نے بھیجا ہے اس پر میرا ایمان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس دعا کو پڑھنے کے بعد سوتے میں تم مرجاؤ گے تو اسلام پر مروگے، حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو یاد کرنا شروع کیا مگر نبیک الذی ارسلت کی جگہ برسولک الذی ارسلت پڑھا حضور ﷺ نے فرمایا و نبیک الذی ارسلت پڑھو۔

سونے کو لیٹے تو سیدھی کروٹ پر قبلہ رخ سونے کو اس طرح لیٹے جیسے قبر میں مردے کو لٹاتے ہیں حدیث پاک میں اس طرح آیا ہے اگر آسمان اور زمین کی بادشاہت پر غور کرنے کے لئے چت لیٹے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اوندھا لیٹ کر سونا مکروہ ہے۔

اگر سوتے میں ڈراؤنے خواب (حلم) نظر آئیں تو خواب کے برے اثرات سے خدا کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تین بار تھوک کر یہ دعا پڑھے ارزقنی خیر رویای و اکفنی شرھا الٰہی اس خواب کا نتیجہ میرے لئے اچھا کردے اور اس شر سے مجھے بچا، پھر آیت الکرسی سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھے بشرطیکہ ناپاک نہ ہو، اپنا خواب کسی نیک معبر یا دانش مند دوست سے کہے جو خواب کی تعبیر اچھی طرح جانتا ہو اپنا خواب کسی دوسرے سے بیان نہ کرے اگر خواب میں شیطانی خیالات دیکھے ہوں تو انہیں بیان کرنے کی مطلق ضرورت نہیں کیونکہ شیطان کسی صورت کا جامہ پہن کر ہی خواب میں دکھائی دیتا ہے، حضرت ابو قتادہؓ کا بیان ہے کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ سچا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پس اگر کوئی شخص ناپسندیدہ اور بے ہودہ خواب دیکھے تو بیدار ہونے پر بائیں طرف تین مرتبہ تھوکے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی برائی کی پناہ مانگے تو ایسا شخص برے خواب سے محفوظ رہے گا۔

تعبیر رویا

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ نماز فجر سے فراغت کے بعد حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کرتے تھے کیا آج تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو پھر فرماتے کہ میرے بعد سوائے سچے خواب کے نبوت کا کوئی اور حصہ باقی نہیں رہے گا۔

کچھ لوگوں نے حضرت امام مالکؒ سے دریافت کیا یا حضرت کیا ہر آدمی خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے تو آپؒ نے فرمایا کیا نبوت سے کھیلا جاسکتا ہے بعد ازاں فرمانے لگے کہ خواب نبوت کا حصہ ہے اس کا مطلب وہی تشبیہ و مشابہت ہے جو خواب نبوی کے ساتھ بعض غیوب پر اطلاع کی بناء پر ہے۔

سچے خواب کا وقت

حدیث پاک میں آتا ہے صدق الرؤیا بالاسحار یعنی سب سے سچا خواب صبح صادق کا ہے، شیخ عبدالحقؒ دہلوی فرماتے ہیں کہ روایت دارمی کی ہے اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب زمانہ متقارب ہوجاتا ہے تو مسلم کا خواب جھوٹ نہیں ہوسکتا اور تم میں سے راست گو شخص کا خواب سب سے زیادہ سچا ہے۔

خواب کی تعبیر کو خیر پر محمول کیا کرو

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول کریم ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا خاوند غائب ہے اور میں حمل سے ہوں اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر کا ستون شکستہ ہے اور بھینگی آنکھ والا ایک بچہ میں نے جنا ہے، آپ ﷺ نے تعبیر میں فرمایا کہ تیرا خاوند انشاء اللہ جلد ہی صحیح سلامت واپس آجائے گا اور تو ایک خوبصورت اور نیک خصلت بچے کو جنم دے گی، وہ عورت دوسری بار پھر حاضر ہوئی آپ ﷺ اس وقت گھر میں نہ تھے، میں نے خواب کا قصہ اس عورت سے دریافت کیا تو اس عورت نے مجھے اپنا خواب بتایا تو اس نے اس عورت کو اس کی یہ تعبیر بتائی کہ اگر خواب صحیح ہے تو تیرا شوہر فوت ہوجائے گا اور تو ایک بدکار بچے کو جنم دے گی وہ عورت بیٹھ گئی اور رونا شروع کردیا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ ایسے مت کرو جب بھی کسی مسلمان کو تم خواب کی تعبیر بتاؤ تو خیر پر محمول کیا کرو اور تعبیر اچھی دیا کرو کیونکہ جس طرح کی تعبیر دی جاتی ہے اسی طرح خواب واقع ہوجاتا ہے۔

روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ معبروں کو تعبیر بتانے سے پہلے اس طرح کہنا چاہئے، خیرلنا و شرلاعداء نا یعنی بہتری ہمارے لئے ہو اور برائی ہمارے دشمنوں کے لئے ہو اور بعد میں تعبیر دیں، نبی کریم ﷺ کا یہی معمول تھا۔

معبرین کے آداب

علماء کا قول ہے کہ معبرین کے آداب میں یہ ہے کہ سورج طلوع اور غروب کے وقت زوال کے وقت تعبیر نہیں دیتے اور رات کے دوران بھی نہیں دیتے بعض علماء کا قول ہے کہ آفتاب کے اچھی طرح بلند ہونے کے بعد اور عصر سے سورج کے غروب ہونے تک خواب کی تعبیر دینا مستحب ہے، کچھ اہل علم یوں بھی فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز کے بعد خواب کی تعبیر دینا اولیٰ اور اقرب ہے، بمقابلہ دوسرے اوقات کے۔

صحابہ کرامؓ کا خواب

رسول اللہ ﷺ نے وقت تعین کرنے کی خاطر تاکہ تمام مسلمان نماز ادا کرنے کے لئے اکھٹے ہوجایا کریں مسلمانوں سے مشورہ طلب فرمایا کہ اس کی کیا صورت ہونی چاہئے؟ کسی نے مشورہ دیا کہ نصاریٰ کی طرح ناقوس بجایا جائے، کوئی کہتا تھا کہ سینگ پھونکا جائے جیسے کہ اہل یہود کرتے ہیں اور کسی کا یہ مشورہ تھا کہ نماز کے وقت بلند جگہ پر آگ روشن کردی جائے، لیکن یہ تدابیر بالاتفاق ناپسند کی گئیں، حضرت عبداللہ بن زیدؓ صاحب اذان کہلاتے ہیں انہوں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک مرد اپنے ہاتھوں میں ناقوس لئے ہوئے حاضر ہوا ہے حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے اس مرد سے کہا کہ اے اللہ کے بندے کیا تم یہ ناقوس فروخت کرتے ہو؟ اس مرد نے کہا تم اس ناقوس کو خرید کر کیا کروگے، انہوں نے اس مرد کو جواباً کہا اس ناقوس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کروں گا تو وہ کہنے لگے کہ میں تم کو اس سے بہتر طریقہ بتاتا ہوں، حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہنے لگے بتاؤ اس مرد نے کہا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر، پوری اذان ایک خاص طریقہ سے بتائی اور اقامت بھی سکھادی، صبح ہوئی تو عبداللہ بن زیدؓ نے اپنا خواب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے فرمایا الرویا حق (انشاء اللہ) جاؤ بلالؓ کو یہ طریقہ بتادو، ان کی آواز بلند نرم اور زیادہ شیریں ہے، حضرت بلالؓ سے۔ جس وقت حضرت عمر فاروقؓ نے اذان سنی تو بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے بھی اسی طرح خواب میں دیکھا ہے، جس طرح عبداللہ بن زیدؓ دیکھ چکے ہیں، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فالله الحمد اگر اس طرح ہے تو دونوں کے خوابوں یا صرف تمہارے ہی خواب کے موافق اللہ تعالیٰ کی حمد ہے کہ اس نے اپنی جانب سے ہماری طرف الہما فرمایا اور صدق وثواب کی راہ دکھادی ہے اور کچھ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی انہیں کی طرح خواب دیکھ چکے تھے،

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ یہ خواب دس صحابہ اکرام نے دیکھا تھا اور بعض کے نزدیک چودہ صحابہ کرام نے یہ خواب دیکھا تھا۔

سچے اور جھوٹے خواب

طبرانی نے اوسط میں بیان فرمایا ہے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ کی ملاقات حضرت علیؓ سے ہوئی تو حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ اے ابوالحسن کیا بات کہ آدمی جو خواب دیکھتا کچھ ان میں سے سچے ہوتے ہیں اور کچھ جھوٹے حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب بھی کوئی مرد یا عورت سوتے ہیں تو ان کی روح کو عرش کی طرف لے جایا جاتا ہے، جو روح عرش تک پہونچ جاتی ہے اس کا خواب سچا ہوتا ہے اور جو روح عرش پر پہونچنے سے پہلے ہی بیدار ہو جاتی ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

بیہقی نے شعب میں عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کیا ہے کہ خواب میں ارواح کو آسمان پر لے جایا جاتا ہے اور عرش کے پاس سربسجود ہونے کا حکم دیا جاتا ہے تو جو روح پاک ہوتی ہے وہ عرش کے پاس سجدہ کرتی ہے اور جو پاک نہیں ہوتی وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے ایک روایت میں ہے کہ جو روح پاک نہیں ہوتی اس کو سجدے کی اجازت نہیں ہوتی۔

شیخ عزالدین بن سلام نے کہا ہے کہ روح یقظہ ایک روح ہے جب وہ جسم میں ہوتی ہے تو جسم جاگتا ہے اور جب جسم سے خارج ہوتی ہے تو جسم سوجاتا ہے اور یہ سب کچھ بہ طور عادت ہے پھر یہ روح خواب دیکھتی ہے اور جب آسمان پر پہنچ کر مشاہدہ کرتی ہے تو وہ خواب سچا ہوتا ہے کیونکہ آسمان پر شیطان کا تصرف ممکن نہیں ہے اور اگر آسمان سے نیچے رہ کر خواب دیکھتی ہے تو شیطان کی مداخلت کی بنا پر وہ خواب سچا نہیں ہوتا۔

ھارون الرشید کی بہن عباسہ کی جس شخص سے شادی ہوئی تھی۔ اس کا کچھ عرصے بعد انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد عباسہ ایک دوسرے شخص سے وابستہ کر دی گئی۔ کچھ عرصے بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا پھر عباسہ ایک اور شخص سے منسوب ہو گئی اور یہ تیسرا شخص بھی کچھ عرصے بعد مر گیا۔ ابھی چوتھے شخص سے شہزادی منسوب نہیں ہوئی تھی کہ ہارون رشید نے ایک باغی کے خلاف سزائے موت کا حکم صادر کیا۔ دربار میں موجود ایک شاعر کی رگ ظرافت پھڑکی اور اس نے جان کا خطرہ مول لے کر چند شعر عباسی خلیفہ کو سنا دیے۔

شاعر نے اپنے اشعار میں کہا۔

"امیرالمومنین! خطا کار باغی کو تلوار سے مارنے کا حکم خواہ مخواہ دے رہے ہیں۔ قتل کا آسان طریقہ یہ ہے کہ امیرالمومنین مجرم سے عباسہ کو وابستہ فرما دیں مجرم خود بخود ٹھکانے لگ جائے گا۔"

ہارون رشید اس تلخ اور دل آزار مزاح کو برداشت کر گیا اور مسکرا کر چپ ہو رہا۔

یونان کا مشہور مفکر اور فلکیات کا ماہر بطلیموس اپنے ایک دوست کا غم ہلکا کرنے گیا جو چند دنوں پہلے تک دولت مندوں میں شمار ہوتا تھا لیکن کسی طرح اس کی دولت دوسروں کے پاس چلی گئی تھی۔ دوست بطلیموس کو اپنے سامنے دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ بولا۔ "بطلیموس! میرے دوست! مجھے لوگوں نے تباہ کر دیا، میری دولت ان کے قبضے میں جا چکی ہے اور میں تہی دست و تہی جیب ناداری کی آگ میں پھنک رہا ہوں۔"

بطلیموس نے جواب دیا "دوست! تم غلط فہمی کے شکار ہو۔ وہ تمہاری دولت کب تھی اگر وہ واقعی تمہاری ہوتی تو دوسروں سے تم تک نہ آتی اور اگر تمہارے قبضے سے دوسروں کے پاس نہ چلی جاتی۔"

آسیب زدہ حویلی



اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ا)

جنات کی طرف سے ملنے والی ان دھمکیوں سے ہم جس قدر پریشان ہوتے کم تھا۔ ہم نے تو ان وحشیانہ حرکات کو دیکھ کر اس بات کا یقین کرلیا تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہے گا۔ لیکن جنات کی دھمکیوں کا رُخ یہ بتایا تھا کہ وہ فوزیہ اور عرفان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ اور ان کی جان لینے کا پلان وہ کئی مرتبہ ظاہر کرچکے تھے۔ یہ رات جو موسم کے اعتبار سے کسی قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھی۔ ہم سب کے لئے شاید زندگی کی سب سے بڑی آزمائش کی رات تھی۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر اپنی اپنی جان ہار جانے کا یقین کرچکے تھے۔ لیکن اس تصور سے بہت زیادہ خوف زدہ تھے کہ شاید آج کی رات امام الدین صاحب اور فوزیہ اور عرفان ان جنات کی نذر ہوجائیں گے۔ جو بھی دعائیں ہم سب کو یاد تھیں وہ ہم نے کئی کئی مرتبہ پڑھ لی تھیں۔ اور ہماری والدہ تو تسلسل مصلیٰ بچھائے بیٹھی تھیں۔ ہم سب کے سب ایسی آزمائش میں مبتلا تھے کہ جس کا تصور کر کے ہی ابھی تک رُواں رُواں کانپنے لگتا ہے۔ مولانا امام الدین جن بے چاروں کو ہم اپنا پشت پناہ سمجھ کر اپنے گھر لائے تھے ان بے چاروں کی جان مشکل میں پڑ گئی تھی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ہم بھی ان کی ذات کی وجہ سے مشکل میں پھنس گئے تھے نہ وہ گھر آتے نہ جنات کو ضد ہوتی۔ ان کے آنے اور ان کے روحانی علاج کی وجہ سے جنات ہٹ دھرمی اور ضد بازی کا مظاہرہ کرنے لگے۔۔۔ اور صاف

صاف لفظوں میں مرنے مارنے کی دھمکیاں دینے لگے۔۔۔ اگر ہم ان کی طرف سے ہونے والی معمولی پیش قدمیوں کو نظر انداز کردیتے اور ان کی چھوٹی چھوٹی حرکتوں کا نوٹس نہ لیتے تو شاید ان سے ہمارا کوئی سمجھوتہ ہوجاتا لیکن ہم نے نجم کے اسرار پر مولانا امام الدین کو اس فن کا استاد مان کر اپنے گھر بلالیا۔ اور امام الدین صاحب اس جنگ میں پہلے ہی حملے میں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگئے۔ اور ہمارا دوست بھی جنات کے نرغہ میں چلا گیا۔ لیکن جو کچھ ہونا تھا وہ ہوگیا، اب پچھتانے سے نہ کوئی حاصل تھا۔ اور نہ کوئی فائدہ۔ اب تو سوچ و فکر اس بات کی تھی کہ یہ رات کس طرح بیتے گی اور کس طرح ہم صبح پکڑیں گے اور پھر کس طرح ہم اس مکان سے نکلنے میں کامیاب ہوں گے۔

کچھ دیر کے لئے سکوت رہا۔ اور کسی بھی طرح کی کوئی آواز کانوں میں نہیں پڑی۔ اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں رہی ــــ ہم بھی خوف و ہراس سے وقتی طور پر بے نیاز سے ہوگئے اور باتیں کرنے لگے۔ اس موضوع کے علاوہ ہم نے خصوصاً دوسرے موضوعات پر بات چیت شروع کی ــــ باتیں نہ کرتے تو کرتے بھی کیا۔ نیند کسی کو نہیں آرہی تھی۔ اور چپ چاپ بھی کب تک بیٹھے رہتے۔ چنانچہ بے ربط سی باتیں ہم سب کرتے رہے جن کا کوئی مطلب نہیں تھا۔ وہ باتیں صرف اس لئے ہم کر رہے تھے تاکہ خاموشی سے جو وحشت برستی ہے وہ کم ہوجائے۔ اور اُس

موضوع پر اس لئے کچھ بولنا غلط تھا کہ اس موضوع سے جنات ضد بازی کا مظاہرہ کرر ہے تھے۔ ابھی ہم آپسی گفتگو میں مشغول تھے کہ اچانک فوزیہ کا چہرہ سُرخ ہونا شروع ہوا ـــــ اتنا سُرخ جیسے دھکتی ہوئی آگ کا رنگ ہوتا ہے ـــــ اس کا سرخ اور تمتماتا ہوا چہرہ بھی اتنا وحشت ناک نہیں لگ رہا تھا جتنا وحشت ناک وہ اس وقت لگی جب اس کی آنکھیں گہری نیلے رنگ کی ہوگئیں ـــــ اور اس نے اپنی زبان نکال کر ہم سب کو ڈرانے کی کوشش کی ـــــ ہم سب ایک بار پھر خوف وہراس کے جنگل میں پہونچ گئے ـــــ ڈرتے ڈرتے ہماری والدہ نے کہا۔ فوزیہ بیٹی فوزیہ بیٹی ـــــ یہ سنکر فوزیہ نے ایک زہریلے انداز کا قہقہ لگایا اور بولی میں فوزیہ نہیں ہوں۔ میں آگ کے پہاڑوں سے آیا ہوا ایک آدم خور ہوں۔ میں تم سب کو کھا جاؤنگا۔

بہت ہمت کر کے مولانا امام الدین نے کہا۔ آخر تم کس طرح مانو گے۔ ہم فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لیکر جائیں گے۔

لیکن یہ تو ظلم ہوگا۔

اور یہ ظلم نہیں ہے کہ ہماری حویلی پر تم لوگوں نے قبضہ کرلیا ہے۔

اسمیں ان لوگوں کا قصور کیا ہے؟ انہوں نے تو یہ خریدی ہے۔

تو زیادہ بکواس مت کر۔ یہ کہہ کر فوزیہ مولانا امام الدین کی طرف جھپٹی لیکن وہ ان پر اپنا تسلط نہ جما سکی۔ مولانا ایک طرف کو سمٹ گئے اور چپ ہوگئے۔ مولانا کے چُپ ہونے کے بعد میں نے ہمت کر کے کہا ـــــ میری لاڈلی میری بیٹی فوزیہ ـــــ میں فوزیہ نہیں ہوں۔ وہ پوری قوت کے ساتھ چیخی۔ میں ناگن ہوں۔ میں گروہِ جنات کی طرف سے بھیجا ہوا ایک آگ کا بدن ہوں۔ اور مجھے چھو کر دیکھو۔ فوزیہ یہ کہہ کر میری طرف بڑھی۔ اور اس نے میری قمیص کا دامن پکڑلیا۔ اس کے پکڑتے ہی میری قمیص میں آگ لگ گئی۔ اور کمرے میں ایک کہرام سا مچ گیا۔ سب نے ایک دم مجھ پر لحاف ڈال کر مجھے دبا دیا۔ آگ بجھ گئی۔ فوزیہ کا چہرہ اچانک زرد ہوگیا۔ مجھے کوئی نقصان نہیں پہونچا البتہ ایک عجیب طرح کی وحشت دل ودماغ پر سوار ہوگئی۔ میرا سانس پھول گیا۔ فوزیہ اچانک کچھ نارمل سی ہوگئی لیکن اب کمرے میں ایک عجیب طرح کی بدبو پھیل گئی۔ عجیب طرح کا تعفن تھا جس سے ہم سب پریشان ہوکر رہ گئے۔ یہ بو بھی عجیب طرح کی تھی۔ جیسے کوئی مُردہ جل رہا ہو۔ ایک عجیب طرح کی چکڑ بند تھی جو دماغ میں گھسی جارہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی گوشت جلا رہا ہو۔ بچوں کو اُبکائی سی آنے لگی۔ لیکن ہم بڑے لوگ اس نئی حرکت سے ایک نئی پریشانی میں مبتلا ہوگئے۔ آہستہ آہستہ یہ بدبو ختم ہوگئی۔ ابھی ہم سکون کا سانس لینے بھی نہیں پائے تھے کہ پورے کمرے میں ایک دُھواں سا پھیل گیا۔ ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔ پریشان ہوکر کمرے سے باہر نکل گئے۔ کیونکہ دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔

اور ہم سب کو سانس لینے میں بھی مشکل پیش آرہی تھی۔ ہم سب کمرے سے باہر نکل کر دالان میں آگئے ـــــ دالان میں آکر ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ بدبو جو کمرے میں پیدا ہوئی تھی وہی بدبو اب دالان میں محسوس ہورہی تھی بالکل ایسا لگ رہا تھا جیسے سڑا ہوا گوشت جل رہا ہو۔ پھر آہستہ آہستہ یہ بدبو تو ختم ہوگئی۔ لیکن دالان میں دھواں بکھر گیا۔ اور اب دالان میں بھی ہم سب کا دم گھٹنے لگا۔ کیسی مشکل تھی ـــــ اُف توبہ ـــــ آج جب ہمیں اُس وحشت ناک رات کا خیال آتا ہے تو ہمارے جسم میں لرزہ سا طاری ہوجاتا ہے۔ اور ہم جب کسی کو اس رات کی باتیں اور اس کے بعد ہونے والے وحشت ناک ہنگامے سناتے ہیں تو کوئی بھی یقین نہیں کرتا۔ بعض عقل مند تو کہد یتے ہیں کہ ہم نے کوئی بھیانک قسم کا خواب دیکھا ہوگا۔ بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ کوئی نظر بندی ہوگی جس کی وجہ سے آپ کو ایسے ایسے مناظر نظر آئے بعض لوگ یہ فرمادیتے ہیں کہ یہ سب باتیں توہمات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ لیکن جس پر گذرتی ہے وہی جانتا ہے کہ آفت کیا ہوتی ہے۔ اور وحشت کسے کہتے ہیں۔

میں ظفر ہاشمی پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اس دنیا میں جنات کا ایک مسلم وجود ہے۔ ان کی اپنی دنیا ہے۔ ان کی اپنی برادری ہے۔ وہ ہم انسانوں کی طرح دنیا میں آباد ہیں۔ قرآن حکیم میں ان کا ذکر ہے۔ ایک سورۃ سورۂ جن کے نام سے موسوم ہے اور جنات شیاطین ہی سے تعلق رکھتے ہیں الا یہ کہ ایمان لے آئیں کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے سرکار دوعالم ﷺ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرلیا تھا۔ ان جنات کی اولاد میں بڑے بڑے اولیاء اور صلحاء پیدا ہوتے ہیں اور ان جنات نے ہر طرح سے انسانوں کی خدمت کی ہے جس طرح اولیاء اللہ اور صلحاء امت اللہ کے بندوں کی

خدمت کرتے رہے ہیں۔

عجیب طرح کا ایمان رکھتے ہیں وہ مسلمان جو جنات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور جنات کے اثرات کو وہم قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ شیاطین انسان کی رگ وپے میں خون بنکر دوڑتے ہیں۔ اسی طرح یہ جنات بھی انسان کی رگ رگ میں سرایت کرجاتے ہیں۔ اور انسان کے ہوش وحواس کو گم کرکے اس کی زبان سے خود ہی بولنے لگتے ہیں ـــــ

بلاشبہ میں راقم الحروف بھی جنات کا بہت زیادہ قائل نہیں تھا۔ لیکن جب مجھ پر اور میرے اہل خانہ پر قیامتیں ٹوٹیں تو مجھے اس بات کا یقین کرنا پڑا کہ جنات باقاعدہ انسانوں کے ساتھ ان کے گھروں میں رہتے ہیں اور انہیں ستاتے ہیں۔ جو کچھ وحشت ناک اور بھیانک قسم کے مناظر میں نے اپنی آنکھ سے دیکھے۔ اور جو آوازیں میں نے اپنے کانوں سے براہِ راست سنیں میں ان کی تکذیب کیسے کردوں اور کیسے میں ان کو وہم قراردوں۔

اگر وہ سب کچھ وہم تھا تو پھر اس دنیا میں کسی حقیقت کا کوئی وجود نہیں۔ خیر بھئی کوئی مانے یا نہ مانے ہم پر تو قیامتیں ٹوٹی ہیں اور ہم پر سے تو وحشتوں کے طوفان گذرے ہیں۔ ہم تو جنات کی ستم نوازیوں کا شکار ہوئے ہیں ہم کیسے ان باتوں کو وہم بتادیں۔ اور ہم کس طرح ان حقائق کو جھٹلاکر ان عقل مندوں کی ہاں میں ہاں ملائیں جو اس طرح کی باتوں کو وہم بتاکر ہم سب کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

وہ رات ـــــ جو ہماری زندگی کی سب سے زیادہ خوفناک رات تھی۔ اس رات میں ہمارے دل اور دماغ پر کیا کچھ گذری تھی۔ اس کا احساس ہمیں ابھی تک ہے۔ اور ابھی تک ہم جنات کی اُن کرم فرمائیوں کو نہیں بھلاسکے ہیں جس کا ہم براہِ راست شکار ہوئے تھے ـــــ

ہاں ـــــ اس بھیانک رات ـــــ جو ہم سب کے لئے وحشتوں کا سامان لیکر آئی تھی۔ اور جس رات ہم سب کو یہ یقین ہوگیا تھا۔ کہ صبح کو یہ حویلی جس میں ہم آج زندگی کے سانس لے رہے ہیں دفعتاً ایک قبرستان میں تبدیل ہوجائیگی۔ یہ حویلی جو انسانوں کا مکان بھی جاتی ہے کل قبرستان بن جائے گی ـــــ اور شاید کسی کو ہمارے مرنے کی خبر تک نہیں ہوسکے گی ـــــ اسکے بعد اس حویلی کی ایک ایک چیز پر جنات کا قبضہ ہوجائے گا ـــــ ہمارا یہ یقین اس وقت اور بھی بڑھ گیا جب ہمیں حویلی کے در و دیوار پر عجیب عجیب طرح کے چہرے ابھرتے ہوئے محسوس ہوئے ـــــ اور ہم سب کے کپڑوں پر خون کے چھینٹیں بھی آئے بالکل تازہ تازہ خون حویلی میں اچھالا گیا ـــــ دالان میں جب دھواں پھیلنے لگا ـــــ تو ہم سب دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ لیکن فوزیہ کسی طرح بھی ہمارے ساتھ چلنے کے لئے آمادہ نہیں ہوئی جب میں نے اور اس کی والدہ ـــــ اور میری والدہ نے اس کو آواز دی اور کہا کہ فوزیہ بیٹی ہماری بات مانو ـــــ آؤ ہمارے ساتھ ـــــ تو وہ تڑخ کر بولی، میں فوزیہ نہیں ہوں ـــــ میں تو ایک ناگن ہوں ـــــ میں آگ کے پہاڑوں سے آئی ہوں ـــــ میں تم سب کو بھسم کردوں گی ـــــ حیرت کی بات یہ تھی کہ فوزیہ کبھی عورت کی آواز میں اور کبھی مرد کی آواز میں بولا کرتی تھی، اور جس وقت اس پر اثرات چڑھتے تھے، اس وقت اس کا جسم پتھر کی طرح سخت اور فولاد کی طرح مضبوط ہوجایا کرتا تھا کئی کئی لوگوں کے وہ بس میں نہیں آتی تھی، جب فوزیہ اس کمرے میں گھس گئی جس میں پہلے ہم سب موجود تھے اور جس میں دھوئیں کی وجہ سے ہم سب کا دم گھٹنے لگا تھا ـــــ میں نے والدہ نے معصومہ نے مولانا امام الدین صاحب نے کمرہ میں داخل ہوکر فوزیہ کو زبردستی نکالنا چاہا تو اس وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ آگ کی کوئی مخلوق ہے، اس کے بدن پر ہاتھ لگا کر ہمیں ایسا لگا جیسے ہم نے کسی دوزخ میں اپنا ہاتھ دے دیا ہو، ہم نے فوزیہ کو گھبرا کر چھوڑ دیا اور ہم اسی کمرے میں ایک طرف بیٹھ گئے کہ فوزیہ جب اپنے ہوش وحواس میں آجائے گی تب اس کو اس کمرے سے نکال لیں گے، لیکن ایک دم ہمیں معصومہ کے چیخنے کی آواز آئی ـــــ ہم لوگ کمرے سے نکلنے کے لئے کھڑے ہوئے تو کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور دروازے کے اوپر سے ایک پنجہ جس کی انگلیوں سے خون ٹپک رہا تھا ہماری طرف بڑھتا ہوا محسوس ہوا (اس کے بعد کیا ہوا)

"**ماہنامہ طلسماتی دنیا**" کے اگلے شمارے میں پڑھئے۔

☆ ☆ ☆

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ ۱۰ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	ج	حضرت ابراہیمؑ نے سب سے پہلے اللہ اکبر کہا۔
۲	د	میدان حشر کیطرف لوگوں کو قیامت کے دن حضرت اسرافیلؑ بلائیں گے۔
۳	الف	بجلی براہ راست پانی سے حاصل ہوتی ہے۔
۴	الف	برگد کی جڑیں زمین کے اوپر ہوتی ہیں۔
۵	ب	انسانی جسم میں خون صاف کرنیکا کام گردہ کرتا ہے۔
۶	الف	چنگیز خاں کی عمر بوقت وفات ۷۰ سال تھی۔
۷	د	خطیب الانبیاء حضرت شعیبؑ کا لقب ہے۔
۸	ب	سورۃ الامثال انجیل کی سورت کا نام ہے۔
۹	ج	یہ شعر احمد فراز کا ہے۔
۱۰	ب	نبیوں کی شریک حیات کی پہلی قسط جنوری ۹۵ء میں چھپی تھی۔

صرف ایک خوش نصیب کے جوابات میں ایک غلطی تھی۔ انہوں نے سوال ۹ کا جواب غلط دیا۔ باقی جوابات ان کے درست تھے۔ دیگر حضرات نے بھی دو یا اس سے زائد غلطیاں کی تھیں۔ ایک غلطی والے خوش نصیب امیدوار کا نام و پتہ یہ ہے۔
جان محمد ابن اسد اللہ راتھر۔ شیخ داؤد کالونی ـــــ بٹہ مالو
ـــــ سرینگر (کشمیر) ـــــ

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا۔ دیوبند ۲۴۷۵۵۴

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ ۱۲۱

	سوالات	الف	ب	ج	د
			متوقع جوابات		
۱	حضرت اسرافیل علیہ السلام کا اصلی نام کیا ہے۔؟	عبداللہ	عبدالکریم	عبدالرحیم	عبدالخالق
۲	شیخ نجدی کس کا لقب ہے۔؟	فرعون کا	ابلیس کا	قارون کا	نمرود کا
۳	حضرت ابوایوب انصاریؓ کا اصلی نام کیا تھا۔؟	عبداللہ	عبدالرحمٰن	زید	خالد
۴	اُردو کے سب سے پہلے شاعر کون تھے۔؟	امیر خسرو	میر تقی میر	مرزا غالب	ذوق دہلوی
۵	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آثارِ قیامت کی کتنی نشانیاں بتائیں۔؟	سَو	نوّے	اسّی	بہتّر
۶	زمین پر سب سے زیادہ تیز چلنے والا جانور کونسا ہے۔؟	گھوڑا	اونٹ	چیتا	ہاتھی
۷	کس پھل کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔؟	آم	سیب	اناناس	انار
۸	پہلی عید کس سن ہجری میں ہوئی۔؟	سنہ ۱ھ	سنہ ۲ھ	سنہ ۳ھ	سنہ ۴ھ
۹	یہ شعر کس کا ہے؟ ۔ ہوئے اسقدر مہذب کبھی گھر کا منہ نہ دیکھا کٹی عمر ہوٹلوں میں مرے ہسپتال جاکر	شوکت تھانوی	دلاور فگار	بہزاد لکھنوی	
۱۰	رُوحانی ڈاک نمبر" کب شائع ہوا تھا۔؟	سنہ ۱۹۹۶ء	سنہ ۱۹۹۸ء	سنہ ۱۹۹۹ء	سنہ ۲۰۰۰ء

نوٹ، جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھدیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگادیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۳۰ رمارچ تک مل جانے چاہئیں۔ اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھ دیں۔ ٹوکن

صفحہ ۹۷ پر موجود ہے

خط وکتابت کا پتہ:۔ ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند (یوپی)، پن کوڈ ۲۴۷۵۵۴

آخری قسط

درختوں کے فائدے

حکیم عبدالرحمن کشمیری

عظم پستان روغن قابض

اجزاء:۔ گلنار، پوست درخت انار، ثمر انار خام، برگ انار پوست درخت جامن، پوست درخت آم، پوست کیکر، پھلی کیکر خام، مازو سبز، مائیں کلاں وخورد، بزرالبنج، پوست ہلیلہ زرد، پوست آملہ، انجبار ہر ایک ایک تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو ۲ر سیر پانی میں رات بھر بھگو رکھیں صبح ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب ایک سیر پانی رہ جائے تو اسے چھان کر اس میں ۱۵ر تولہ روغن سرسوں ڈال کر اس قدر جوش دیں کہ صرف روغن باقی رہ جائے۔ سارا پانی جل جائے۔

ترکیب استعمال:۔ صبح شام یہ روغن پستانوں پر لگا کر سینہ بند باندھ دیا کریں۔

افعال ومنافع:۔ لٹکے ہوئے پستانوں کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ استرخا پستانوں میں بھی مفید ہے۔

عرق النساء (معجون سورنجان جدید)

اجزاء:۔ سورنجان شیریں ۵ر تولہ۔ مال کنگنی، مقل ازرق، قسط شیریں، سقمونیا، غاریقون، مرچ سیاہ، فلفل دراز، برگ سنا ریکی، تخم حرمل کلونجی، حب الرشاد سفید، مغز چلغوزہ، مغز اخروٹ ہر ایک ایک تولہ، برگ پودینہ ا ر تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ، آملہ منقی، زنجبیل، نارمشک ہر ایک سوا نو ماشہ۔ بھلانوہ مدبر ۶ر ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو خوب باریک کر کے روغن بادام شیریں ۲ر تولہ سے چرب کریں اور تین گنا شہد میں ملا کر معجون بنا لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۵ر ماشہ صبح ۵ر ماشہ سوتے وقت نیم گرم پانی سے کھائیں۔

افعال ومنافع:۔ عرق النساء (لنگڑی کے درد) کے لئے بالخاصہ اور دوسرے دردوں کے لئے بالعامہ نہایت مفید ہے اور قبض کشا بھی ہے۔

یادداشت:۔ بیرونی استعمال کے لئے روغن سلطانی کی مالش بہت مناسب ہے۔

سفیدی مو (معجون سیاہ)

اجزاء:۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی، پوست آملہ، ہلیلہ سیاہ، شیطرج ہندی، مغز اخروٹ، مغز نارجیل، کنجد سیاہ، فلفل سیاہ، زنجبیل، فلفل دراز ہر ایک ۵ر ماشہ۔ قرنفل بریاں، پوست ببول، انار خام خشک، خبث الحدید مدبر، بلادر سر بریدہ، بابچی ہر ایک ۴ر تولہ۔ پوست درخت نیم، گندھک آملہ سار شدہ، سنا ریکی، کلونجی ہر ایک ۲ر ماشہ اسطوخودوس، بادرنجبویہ، لبسفائج فستقی ہر ایک ۶ر ماشہ۔ شیرہ مربہ آملہ ۳ر ماشہ، شیرہ مربہ ہلیلہ ۳ر ماشہ، شہد ۶ر ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر روغن گاؤ ۳ر تولہ سے چرب کریں اور شیرہ جات وشہد میں ملا کر معجون بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۵ر ماشہ صبح ۵ر ماشہ شام کو غذا سے ایک گھنٹہ بعد عرق منڈی وعرق گاؤزبان ہر ایک ۶ر تولہ کے ساتھ ایک سال متواتر کھائیں۔

افعال منافع:۔ وقت سے پہلے بالوں کو سفید نہیں ہونے دیگا۔ خون کو صاف کرتی اور معدہ کو طاقت دیتی ہے۔

خضاب دیسی

اجزاء:۔ ہلیلہ سیاہ، مازو سبز، قرنفل ہر ایک ا/ تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد ا/ تولہ۔ آملہ، ہلیلہ، سنگ راسخ، پوست انار، لوہ چون ہر ایک ا/ تولہ۔ برگ نیل، برگ حنا، پھٹکڑی، پوست ببول ہر ایک ۹/ ماشہ۔ نوشادر ۳/ ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ پہلی تین دواؤں کو بھاڑ میں بھون لیں۔ مگر خیال رہے کہ جل نہ جائیں۔ پھر سب چیزوں کو باریک کر کے رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ بالوں کو چکنائی وغیرہ سے صاف کر کے حسب ضرورت یہ دوا کھول کر گاڑھا گاڑھا لیپ کر دیں۔ اور اوپر کسی درخت کے چوڑے پتے رکھ کر باندھ دیں اور ۲ گھنٹے بعد کھول کر خشک ہوتے دیں۔ پھر صابن سے دھو کر کوئی سا تیل لگالیں۔

افعال ومنافع:۔ بالوں کو قدرتی سیاہ رنگ کا بناتا ہے اور ان کو مضبوط کرتا ہے۔ ولایتی خضابوں کی طرح نقصان دہ نہیں ہے۔ جو خضاب کیمیکلز سے تیار کئے جاتے ہیں، ضرر رساں ہوتے ہیں۔

خارش (سفوف گوگرد)

اجزاء:۔ گوگرد، الائچی خورد، پوست ہلیلہ زرد، پوست آملہ ہر ایک ۱۰/ ماشہ۔ مصری کوزہ ۳/ تولہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب اجزاء کو باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک:۔ ۳-۳/ ماشہ دن میں تین مرتبہ شربت عناب ۲/ تولہ، عرق گاؤزبان ۱۲/ تولہ سے کھائیں۔

افعال ومنافع:۔ خارش کو دور کرتا ہے۔ مصفی خون ہے۔

برص۔ پھل بہری (حب برص)

اجزاء:۔ پارہ، گندھک مصفی، کندر، جوز ماثل سیاہ ہر ایک ۳/ ماشہ۔ فلفل دراز ۳/ ماشہ۔ مغز بلادر ۳/ ماشہ۔ نارجیل کہنہ ۶/ ماشہ۔ شیطرج ہندی، ترپھلہ دونوں نو نو ماشہ۔ سم الفار ۲/ رتی۔ آب بھنگرہ ا/ سیر۔

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ بھنگرہ کے پانی میں کھرل کریں دانہ ماش کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح شام عرق نانخواہ ۱۰/ تولہ کے ساتھ کھایا کریں۔ غذا میں گھی بقدر ہضم استعمال کریں اور گولی بعد غذا کھایا کریں۔

افعال ومنافع:۔ پھل بہری کے لئے مفید ہے۔ بہق اور کلف کو بھی دور کرتی ہے۔

ضماد برص

اجزاء:۔ مغز تخم تمر ہندی، مغز تخم ہلیلہ زرد، تھوم مقشر، نانخواہ ہر ایک مساوی الوزن۔

ترکیب تیاری:۔ سرکہ میں گھوٹ لیں اور ہر روز سفید داغوں پر لگا دیا کریں۔

افعال ومنافع:۔ برص کے داغوں کو دور کرتا ہے۔

آتشک (حب رس کپور)

اجزاء:۔ رس کپور، سم الفار، دار چکنا ہر ایک ایک ماشہ مردار سنگ، گندھک زرد، پارہ، کافور، کتھ سفید، طباشیر برگ نیم ہر ایک ۳/ ماشہ۔ طوطیا سبز بریاں ۴/ رتی۔ دانہ الائچی خورد ۴/ ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ ۴/ ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو آب لیموں کاغذی ۱۰/ تولہ میں کھرل کریں مونگ کے دانہ کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ایک گولی صبح وشام ۲/ تولہ بالائی میں لپیٹ کر نگل جائیں۔

افعال ومنافع:۔ آتشک کے لئے اکسیر ہے۔ سوزاک کہنہ، جذام اور ناسور کو بھی فائدہ دیتی ہے۔

موٹاپا (معجون مهزل)

اجزاء:۔ زیرہ سیاہ مدبر، ترپھلہ، ترکٹہ، تخم سداب، تخم شبت نانخواہ، تخم کرفس ہر ایک ۷/ ماشہ۔ زیرہ سفید، کلونجی ہر ایک ایک تولہ۔ شیطرج ہندی ۴/ ماشہ۔ شہد تین گنا۔

ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے شہد میں معجون بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ تین تین ماشہ صبح شام عرق نانخواہ ۱۲/ تولہ سے کھایا کریں۔

افعال ومنافع:۔ موٹاپے کو زائل کرتی ہے۔

فصلی بخار (حب اکسیر حمی)

اجزاء:- طباشیر، ست گلو، برگ چرائتہ، زیرہ سفید، دانہ الائچی خورد، کافور، نانخواہ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ر ماشہ۔ کونین سلفاس ۳ ر ماشہ۔ فرائی سلفاس ۴ ر ماشہ۔

ترکیب تیاری:- سب کو باریک کرکے آب برگ گلو تازہ میں گھوٹ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- ۲ ر گولیاں شربت بنفشہ ۲ ر تولہ اور عرق پودینہ ۱۰ ر تولہ سے کھائیں۔

افعال ومنافع:- ملیریائی روزانہ نوبتی بخاروں کے لئے اکسیر ہیں۔ عام بخاروں میں بھی فائدہ دیتی ہیں۔

قبض اطفال (حب عصارہ)

اجزاء:- عصارہ ریوند، عصارہ افسنتین ہر ایک ۴ ر ماشہ سہاگہ، مصبر، سقمونیا، پوست ہلیلہ کابلی ہر ایک ۲ ر ماشہ۔ برنج بادیان ۱ ر تولہ۔

ترکیب تیاری:- سب کو عرق گلاب میں کھرل کرکے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- نصف سے ایک گولی تک عرق بادیان میں گھس کر دے دیا کریں۔

افعال ومنافع:- بچوں کے قبض اور معدہ وجگر کی خرابی میں نہایت مفید ہے۔

اسہال اطفال (حب افیون)

اجزاء:- شنگرف مصفی، سہاگہ بریاں، مصطگی، رب، تخم مورد، زنجبیل بریاں، نارجیل دریائی، زہر مہرہ خطائی ہر ایک ۳ ر ماشہ ہلیلہ سیاہ ۳ ر ماشہ۔ زعفران، افیون ہر ایک ۲ ر رتی ٹینک السڈ ۴ ر رتی۔

ترکیب تیاری:- سب کو باریک کرکے بھنگ کے پتوں کے پانی میں گھوٹ کر دانہ مسور کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- نصف گولی سے دو گولی تک عرق گاؤزبان و شربت انجبار میں حل کرکے دے دیا کریں۔

افعال ومنافع:- ہر قسم کے اسہال اور پیچش ومروڑ میں اکسیر صفت ہے۔

سرخبادہ (حب حمرہ)

اجزاء:- صندلین، گیرو، برگ نیم، برگ حنا، گل منڈی، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، پوست آملہ، سرکھوکر، پوست درخت بکائن ہر ایک ۳ ر ماشہ۔ کافور ۱ ر ماشہ۔ ریوند چینی رسوت مصفی دونوں چار چار ماشہ شہد حسب ضرورت ملاکر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ شربت عناب ایک تولہ، عرق گاؤزبان ۴ ر تولہ سے دیا کریں اور یہی دوا سرکہ خالص میں پیس کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔

افعال ومنافع:- سرخبادہ کے لئے نہایت مفید ومجرب ہے۔

دق الصبیان۔ سوکھا (حب اکسیر)

اجزاء:- طباشیر، الائچی خورد، ناریل دریائی، آرد گلو، زہر مہرہ سنگ یہود محلول، صندل سفید، عود، زیرہ سفید مقشر، مور کے پروں کی راکھ ہر ایک ۳ ر ماشہ۔ پوست سنگدانہ مرغ، مرچ سیاہ، مغز کنول کٹہ، مغز خستہ ہلیلہ، تخم کنڈیاری، کہربا غنچہ گل سرخ ہر ایک ۱ ر ماشہ۔ زعفران ۳ ر رتی۔ عنبر ۲ ر رتی مروارید ۱ ر ماشہ۔ قرنفل ۷ ر عدد۔

ترکیب تیاری:- سب کو خوب باریک کرکے عرق بید مشک کی مدد سے ماش کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- ایک سے دو گولی تک صبح شام کھلائیں۔

افعال ومنافع:- بچوں کے سوکھا مسان اور لاغری واسہال میں نہایت مفید ہے۔ سوکھے کے لئے اکسیر ہے۔

زحیر اطفال (اکسیر زحیر)

اجزاء:- مازو سبز ۲ ر عدد۔ مصطگی ۳ ر ماشہ۔ ہلیلہ سیاہ، بیلگری ہر ایک ۶ ر ماشہ۔ شنگرف، سہاگہ بریاں، زعفران ہر ایک ۱ ر ماشہ۔ افیون ۱۰ ر چاول۔

ترکیب تیاری:- سب کو عرق گلاب میں کھرل کرکے مونگ کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:- ایک ایک گولی دن میں تین دفعہ بدرقہ مناسب سے کھلا دیا کریں۔

افعال ومنافع:- بچوں کی پیچش اور اسہال میں نہایت مفید ہے۔

فسادِ خون (اکسیر جلالی)

اجزاء:۔ فلفل سیاہ، برگ نیم، ریوند چینی، پوست ہلیلہ زرد، رسوت ہموزن۔ جل نیم، شاہترہ، برگ چرائتہ ہموزن۔
ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کو باریک کوٹ چھان کر شہد خالص میں گوندکر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔
ترکیب استعمال:۔ ایک ایک گولی صبح شام تازہ پانی کے ساتھ کھالیا کریں۔
افعال ومنافع:۔ اعلیٰ درجہ کی مصفی خون دوا ہے۔

حب کبد نوشادری

اجزاء:۔ فلفل سیاہ، زنجبیل، باؤبڑنگ، پوست ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، زرنباد، نوشادر، نمک لاہوری، نمک طعام، نمک سیاہ ہم وزن۔
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر عرق گلاب سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک:۔ دو دو گولیاں صبح وشام عرق بادیان کے ساتھ۔
افعال ومنافع:۔ امراض جگر کے لئے خاص چیز ہے۔ ہاضم اور مشتہی بھی ہے۔

سفوف اکسیر

اجزاء:۔ فلفل سیاہ ۳ر تولہ۔ فلفل دراز، زنجبیل، دارچینی تج، قرنفل، زرنباد، زیرہ سیاہ، برگ پودینہ ہر ایک ارتولہ چہاراجوائن، چہار نمک، اجوزبوا۔ سبار ہر ایک ارتولہ۔ بالچھڑ پوست آملہ، ہلیلہ سیاہ، پوست ہلیلہ زرد، پوست ہلیلہ کابلی، نمک بالسہ، زیرہ سفید، خولنجان، درونج عقربی ہر ایک ۹ ماشہ ۳ رتی زعفران ۳ ر ماشہ مصری کوزہ ہم وزن ادویہ ورق نقرہ ۲ ر ماشہ۔
ترکیب تیاری:۔ سب دواؤں کو الگ الگ پیس چھان کر پھر باہم ملاکر دو دن کھرل کرکے محفوظ رکھیں۔
مقدار خوراک:۔ ۲ ر ماشہ سے ۷ ر ماشہ تک ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔
افعال ومنافع:۔ معدہ، جگر اور امعاء کے تقریباً تمام امراض میں تیر بہدف اور زود اثر ہے۔ بواسیر خصوصاً بادی کے لئے اکسیر ہے۔ کھانسی، دھانسی اور پرسوت وغیرہ میں بھی مفید ہے۔

ہرڑ کے مزید خواص وفوائد

دمہ کی چلم

آیورویدک میں بلغمی دمہ کے دورے میں ہرڑ کو جوکوب کرکے چلم میں بھر کر پلاتے ہیں۔ اس سے دمہ کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔
کاشف رموز کیمیا میں لکھا ہے کہ جس ملک میں ہرڑ ہوتی ہے وہاں کوئی بیماری نہیں رہ سکتی۔ اب ذرا اس کے شفائی اثرات ملاحظہ فرمائیے۔

- ہرڑ چباکر کھانے سے حرارت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ اس سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔
- ہرڑ پیس کر کھانے سے دست آور ہے۔ پرانے سے پرانے قبض کو دور کرتی ہے۔
- قدرے گرم کرکے کھانے سے دست بند ہوجاتے ہیں یعنی گرم کرکے کھانے سے اس کی تاثیر بدل جاتی ہے۔ دست فوراً بند کر دیتی ہے۔
- بھون کر کھانے سے پت اور کف دونوں روگوں کو دور کرتی ہے۔
- مخزن آیوروید میں لکھا ہے کہ کھانے کے ساتھ کھائی ہوئی ہرڑ سے ذہانت بڑھتی ہے۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب لاتی ہے۔
- مشیر الاطباء میں لکھا ہے کہ کھانے کے بعد کھائی ہوئی ہرڑ کھانے پینے کی خرابیوں کو دور کرتی ہے۔
- ہرڑ نمک کے ساتھ سے کف دور ہوتا ہے۔
- بیاض مہتہ میں لکھا ہے کہ ہرڑ چینی کے ساتھ کھانے سے پت کی شکایت دور کرتی ہے۔
- ہرڑ گڑ کے ساتھ کھانے سے سب قسم کی شکایت دور ہوجاتی ہیں۔
- ہرڑ کو رات کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر بھگو رکھیں اور صبح گٹھلی الگ کرکے گھوٹ چھان کر، نمک ملاکر، گرمیوں میں ٹھنڈائی اور سردیوں میں نیم گرم پینے سے قبض دور ہوتا ہے۔ حسب ضرورت ایک دو ہرڑ استعمال کیا کریں۔
- ہرڑ کے سفوف کا منجن کرتے رہنے سے دانت صاف اور تندرست رہتے ہیں۔ دانتوں کو ماسخورہ نہیں لگتا۔

• ہرڑ اور کتھا ملا کر چوستے رہنے سے دانت مضبوط رہتے ہیں۔ جلدی نہیں اکھڑتے۔

• ہرڑ کی چھال باریک پیس کر سرمہ کے طور پر استعمال کرنے سے آنکھوں کے قریب قریب سبھی روگ دور ہو جاتے ہیں۔

• ہرڑ کا چھلکا، سناء کے پتے اور گلاب کا گلقند ملا کر گولیاں بنائیں۔ قبض کو رفع کرتا ہے۔

• ہرڑ کے جوشاندے کی پچکاری قبض کو دور کرتی ہے۔

• ہرڑ کو جلا کر مکھن میں ملا کر زخموں پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

آیوروید کے سار نگھلر شاستر میں لکھا ہے کہ ہلیلہ سیاہ کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے بال سیاہ رہتے ہیں اور اگر بالوں میں تیزی سے سفیدی آرہی ہو تو اس عمل سے یعنی کالی ہرڑ چوستے رہنے سے بال سو سال کی عمر میں بھی سفید نہیں ہوتے۔

سار نگھلر شاستر میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہرڑ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اس مقصد کے لئے ہرڑ منہ میں رکھ کر چوستے رہنا چاہئے۔ بلکہ دن میں بھی ایک دو بار یہ عمل دہراتے رہنا چاہئے۔ اس سے مسوڑھے بڑے مضبوط ہوتے ہیں۔ پائیوریا کی بیماری دانتوں کو نہیں لگتی۔

القرابادین میں ہرڑ کو قابض لکھا ہے۔ اس کا مزاج سرد اور خشک بتایا ہے۔ اس کے باوجود یہ ملین ہے۔ تلیین کرتی ہے۔ یہ قبض کشا بھی ہے۔

چنانچہ اگر ہرڑ کو جوکوب کر کے تھوڑی سی پھانک لی جائے یا منہ میں ڈال کر چبا کر پانی سے نگل لی جائے تو قبض جاتا رہتا ہے۔ نازک مزاجوں کے لئے ہرڑ کا مربہ ہی کافی رہتا ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک دو عدد کھالینے سے صبح کھل کر اجابت ہو جاتی ہے۔

صدری مجربات میں یہ رقم ہے کہ قبض کشائی کے لئے ہرڑ اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔

صدری مجربات میں قبض دور کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی لکھا ہے کہ کالی ہرڑ کو ہلکا ہلکا کوٹ کر جوکوب کرلیں اور توے پر ذرا سا روغن بادام ڈال کر اس میں بھون لیں اور ٹھنڈا ہونے پر سفوف بنا کر رکھیں۔ جوں ہی پیچش ہو جائے کے بچے کی چوتھائی چمچی کے برابر یہ دوا دن میں دو تین بار کھالیں۔ فوراً ہی فائدہ ہو جاتا ہے۔

صدری مجربات میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہرڑ معدے اور دانتوں کی کمزوری کا علاج ہے۔ اگر معدے کے نظام میں فتور آجائے اس میں استرخا ہو۔ بلغم کی زیادتی ہو جائے تو ہرڑ کے مسلسل استعمال سے معدے کی یہ تمام خرابیاں دور ہو جاتی ہیں اور معدہ قوی ہو جاتا ہے۔

نزلہ کی وجہ سے آنکھوں کی بصارت و بینائی میں فرق آرہا ہو تو ہرڑ کے سفوف کو پانی میں بھگو کر اس پانی سے آنکھ دھونی چاہئے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ نزلہ زکام جاتا رہتا ہے۔ بلکہ بصارت و بینائی بھی تیز ہو جاتی ہے۔

اطباء و حکماء کی رو سے یوں تو ہرڑ کا مزاج سوداوی ہے اور بواسیر سوداسے ہی ہوتی ہے۔ تاہم تجربتاً یہ ثابت ہوا ہے کہ ہرڑ بادی بواسیر کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

دماغی کمزوری میں بھی ہرڑ کا فائدہ مسلمات میں سے ہے۔ اگر روزانہ ایک ماشہ ہرڑ کا سفوف کھالیا جائے تو اس سے دماغی کمزوری رفع ہو جاتی ہے جب کہ اس کے مربے کا بھی یہی فائدہ ہے۔

جب معدہ کمزور ہو اور اس میں تیزابیت بڑھنے سے کھٹے کھٹے ڈکار اور پانی آتا ہو۔ کھانا کھانے کے بعد جی متلانے لگتا ہو یا معدہ میں درد ہوتا ہو تو صبح کے وقت بطور ناشتہ دو سے پانچ دانے تک اور دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد ایک دو ہرڑ کھاتے رہنے سے چند روز میں تیزابیت دور اور معدہ مضبوط ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری، گرمی اور بدن میں سستی اور تھکاوٹ دور کرنے کے لئے صبح ایک سے دو دانے مربہ ہرڑ پانی، دودھ، لسی یا چائے کے ساتھ کچھ دن استعمال کرنے سے بدن میں پھرتی، حافظہ مضبوط اور نظر تیز ہونے کے علاوہ بدن میں قدرتی گلوکوز میں کافی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

جن عورتوں کا بار بار حمل گر جاتا ہو مرض اٹھرا سے بچے تلف ہو جاتے ہوں ان کے لئے ہرڑ اور آملہ اکسیر ہے۔

قارئین کرام کے استفادہ کے لئے بیاض مہتہ سے ایک نسخہ درج ذیل ہے۔

نسخہ:۔

اجزاء:۔ خشک آملہ اور دہی سے بنایا ہوا پنیر ۲ر تولہ۔ برادہ ہاتھی دانت اصلی، پوست ہلیلہ زرد ہر ایک ایک تولہ، کستوری اصلی ۴ر ماشہ

ترکیب تیاری:۔ آملہ، پوست ہلیلہ زرد اور برادہ ہاتھی دانت کو باریک پیس کر پنیر میں کستوری ملاکر کھرل کریں۔ جب مشک مل جائے تو آملہ اور ہاتھی دانت پیسا ہوا ملاکر چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ گولیاں بناتے وقت اگر ضرورت ہو تو تھوڑا عرق گلاب ملاکر گولیاں بنائیں۔

ترکیب استعمال:۔ اسقاط حمل والی عورتیں شروع سے تیسرا مہینہ ہونے تک روزانہ صبح ایک گولی دودھ، لسی یا شربت انار کے ساتھ استعمال کریں۔

اور اٹھراہ والی مستورات پورے نو ماہ روزانہ بچے کو بھی آدھی گولی اپنے دودھ میں ملاکر دے دیا کریں اور انشاء اللہ اسقاط اور اٹھرا سے محفوظ رہیں گی۔

مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ ہرڑ اور بے شمار شفائی اور دوائی خصوصیات کی حامل ہے۔ بہرحال اب تک اطبائے قدیم و جدید نے اس کے شفائی کرشمات کے بارے میں جو تحقیقات کی ہیں اور صدیوں کے تجربات کے بعد جو حقائق معلوم کئے ہیں ان میں سے چند ایک دیگر خصوصیات کے ساتھ قارئین کی معلومات کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

تازہ آملہ اور ہرڑ کا رس شہد میں ملاکر پینے سے پیشاب کھل کر آتا ہے۔ اس سے تنگی بول کا عارضہ دور ہوجاتا ہے۔

سوکھے آنولوں اور ہرڑ کا چورن بواسیر کے خون کو بند کرتا ہے۔

خشک آنولوں اور ہرڑ کو کوٹ کر پیڑو پر لیپ کرنے سے مثانے کا درد دور ہوجاتا ہے۔

آنولے اور ہرڑ کے درخت کی چھال کا سفوف اسہال کو دور کرتا ہے۔

آنولے اور ہرڑ کا عرق یرقان اور ضعف ہضم کی شکایت کو دور کردیتا ہے۔

ہرڑ اور آملہ کا سفوف ملاکر کھانا قبض کشا ہے۔

ہرڑ کے درخت کے پتے اور میتھی کے بیج ابال کر پینے سے سنگرہنی دور ہوجاتی ہے۔

ہرڑ اور آنولے کا جوشاندہ پیشاب اور منی کی تکالیف کو دور کرتا ہے۔

ہرڑ اور آنولہ کا سفوف کشتہ فولاد کے ہمراہ استعمال کرنے سے رک کر پیشاب آنے کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

ہرڑ اور ملیٹھی ملاکر استعمال کرنے سے کف کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔

تین تولہ ہرڑ، تین تولہ خشک آملہ اور دو تولہ گڑھ ڈیڑھ پاؤ پانی میں ابال کر چوتھائی پانی رہ جانے پر مل چھان کر پلانے سے گنٹھیا کو فائدہ ہوتا ہے۔

تازہ ہرڑ، تازہ آملہ، شکر ہم وزن ملاکر پینے سے اندام نہانی کی جلن دور ہوتی ہے۔

تازہ ہرڑ کا رس، شہد، گھی اور دودھ ملاکر پینے سے خونی دست بند ہوجاتے ہیں۔

اکسیر احتلام

احتلام کی شکایت دور کرنے کے لئے آملہ کا درج ذیل نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

نسخہ:۔

اجزاء:۔ ہرڑ کا سفوف، آملہ کا چورن، گوکھرو کا چورن ہر ایک ۲ ماشہ۔ ست گلو ۱ ماشہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو باہم ملاکر یہ چورن، ست اور ہرڑ کا سفوف آپس میں یک جان کرلیں۔

ترکیب استعمال:۔ ہر روز جائے کا آدھا چمچہ سفوف تازہ دودھ کے ساتھ پینے سے احتلام کی شکایت دور ہوجاتی ہے۔

آنکھوں کے تل کی سفیدی کو دور کرنے کے لئے درخت پر لگے ہوئے ہرڑ پھل کا رس نکال کر آنکھوں کے گرد لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہرڑ اور کتھ منہ میں رکھنے سے پیاس بجھتی ہے۔

عورت کو سفید رطوبت جاری ہونے اور مرد کو احتلام کی شکایت ہونے پر ہرڑ کا سفوف شہد میں ملاکر چاولوں کی مانڈ کے ساتھ دینا چاہئے۔

پرانے زخم پر ہرڑ کو آگ میں جلاکر مکھن ملاکر لگانے سے زخم مندمل ہوجاتا ہے۔

ہیضہ کی بیماری میں پیشاب بند ہونے پر دو تولہ آملہ اور دو تولہ قلمی شورہ اور دو تولہ ہرڑ کی گٹھلی کا سفوف پیس کر پیڑو کے اوپر لیپ کرنے سے پیشاب جاری ہوجاتا ہے

ناک اور منہ اور پاخانہ کے راستے خون آنے پر آملہ کے رس اور تازہ ہرڑ کے رس میں شہد اور مصری ملاکر دینے سے

آرام ہوجاتا ہے۔

ہری تازہ ہرڑ کے رس میں سفید چندن کا سفوف اور شہد اور مصری ملاکر دینے سے آرام ہوتا ہے۔ اس سے قے فوراً بند ہوجاتی ہے۔

خشک ہرڑ کے سفوف کو سبز آملہ کے رس میں ابال کر سکھالیں۔ پھر سفوف کرکے اس میں ہموزن گائے کا خالص گھی اور شہد چوتھائی حصہ مصری اور آٹھواں حصہ پیپل کا سفوف ان سب کو یک جان کرکے ایک اچھے برتن میں بھر کر موسم برسات کے آغاز میں گیہوں کے ڈھیر میں گاڑدیں اور بارش کا موسم گزر جانے پر نکال کر استعمال کریں۔ اس اکسیر الاثر سفوف سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوجاتے ہیں۔

- بڑھاپا دور ہوتا ہے۔
- چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ چہرے پر شگفتگی آتی ہے اور رنگت نکھرتی ہے۔
- حافظہ تیز ہوجاتا ہے۔
- بدن کی طاقت اور چستی بڑھتی ہے۔ نیز دیگر متعدد بیماریوں کو آرام ہوتا ہے۔

مقدار خوراک:۔ اس کی خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہے۔

مخزن المجربات کے مطابق ہرڑ کئی ایک بیماریوں میں طبیعت کے انقباض اور گرمی وخشکی دور کرتی ہے۔ گرم وخشک مزاج والوں کے لئے خصوصیات کے ساتھ بیحد مفید ہے۔

بطور غذا بھی ہرڑ کی ایک خصوصی اہمیت اور تاثیر یہ ہے کہ یہ معدہ کو خاطر خواہ طور پر بڑی تقویت بہم پہنچاتی ہے۔

چونکہ مدر بول ہے اس لئے پیشاب کھول کر لاتی ہے۔

اگر حاملہ عورت کھائے تو اسکو اسقاط حمل ہرگز نہیں ہوتا۔

دل ودماغ کی گرمی کے لئے بے حد مفید ہے۔

منہ سے خون آنے کے عارضے میں مفید ہے۔

جگر وگردہ کے امراض میں مفید ہے۔

گرمی کے باعث ہونے والے سر درد کے ازالہ کی ایک قدرتی غذائی وشفائی ٹانک ہے۔

خفقان اور وسواس کو دور کرتی ہے۔

نزلہ اور کھانسی جو گرمی کے باعث لاحق ہوں کیلئے مفید ہے۔

دمہ کو ہٹانے میں تیر بہدف قسم کی شفا بخش ثابت ہوتی ہے۔

منہ سے خون آنے کو بند کرتی ہے۔

یہ سرد وتر بلغم کی کمی اور سینہ کی خرخراہٹ کو نفع بخش ہے۔

خشک کھانسی کو ہٹاتی ہے۔

مثانہ اور جگر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔

ہرڑ کا مربہ سرد وتر اور قابض ہے۔ اس کے باوجود اس کے کئی ایک فوائد ہیں۔ جو یہ ہیں۔

- قابض ہونے کے باوجود قبض کو دور کرتا ہے۔ ہرڑ کا مربہ قبض کشا ہے۔
- دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ دماغی صلاحیتوں کو بیدار کرتا ہے۔ اس کے مسلسل اور بلاناغہ کھانے سے قوت حافظہ تیز ہوتی ہے۔
- قے اور پیاس کے عارضے میں بہت زیادہ مفید ہے۔
- سدہ اور قولنج کی بیماریوں میں اس کا استعمال کسی قدر نقصان پہنچانے کا باعث ہوسکتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت حال میں طبیعت کے مشورہ کے بغیر اس کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔

بیاض تشیر الاطباء میں ہرڑ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ ہرڑا الکیموس کی اصلاح کرنے میں لاجواب چیز ثابت ہوتی ہے۔

ہرڑ کے پوست کا سفوف سیلان خون کے لئے مفید ہے۔

اگر جسم میں خلط صفرا کا جوش اور تیزی ہو یا خون جوش مارتا ہو تو ایسی حالت میں ہرڑ کا استعمال تسکین کا موجب ہے۔

زندگی کے ہر موڑ پر

زندگی کے ہر موڑ پر ہمیں مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ مشکلات چھوٹی ہوں یا بڑی ہمیں ان کے سامنے شکست قبول نہ کرنی چاہئے۔ اور نہ ان سے خائف ہونا چاہئے۔ اچانک سامنے آپڑنے والی مشکلات اور افتادیں ہی ہمیں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے اور زندگی کی راہ پر مستقل مزاجی سے چلنے کے لئے ہوشیار کرتی ہے۔ ان سے خائف اور ہراساں ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بُت کدہ

ابوالخیال فرضی

سفرنامہ ابن بطوطہ آپ نے ضرور پڑھا ہوگا۔ اور اگر پڑھا نہیں ہوگا تو اس کے بارے میں سمجھدار قسم کے لوگوں سے سُنا ضرور ہوگا اور اس کے علاوہ بھی دوسرے حضرات کے سفرنامے آپ نے یا تو پڑھے ہوں گے یا تو ان کے بارے میں سُنا ہوگا۔ اور ان سے آپ کو فائدہ حاصل کرنے کی توفیق بھی کسی پیر یا فقیر کی دعاؤں کے بہ طفیل نصیب ہوگئی ہوگی۔ اب آپ اس سفرنامے کو بھی پڑھیں اور ازراہِ شرافت اس کو برداشت بھی کریں۔ کیونکہ یہ سفرنامہ میں خونِ دل سے لکھ رہا ہوں۔ آپ کو یہ سنکر شاید حیرت ہو کہ میرا یہ سفر جو دنیادی تجربات حاصل کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ بالکل تنہا شروع نہیں ہوا تھا۔ بلکہ میری شریک حیات میری ہم سفر بنکر میرے ساتھ رہی کیوں؟ دیکھئے بس یہی بات غلط ہے اگر آپ ہر بات پر کیوں اور کیا کریں گے تو میرے لئے مشکل پیدا ہو جائے گی۔ کیونکہ جھوٹ بولنے سے مجھے نفرت ہے اور آپ کے ہر سوال کے جواب میں اگر میں سچ بولوں گا تو میرے لئے اور بھی مشکل ہوگی۔ دراصل میں جس سماج میں رہ رہا ہوں وہاں سچ بولنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا بیوی کو ماتحت کہنا مشکل ہوتا ہے۔ یقین کریں کہ میں نے زندگی میں کئی بار سچ بول کر بہت زیادہ شرمندگی محسوس کی ہے اور کئی بار سچ بول کر مجھے ایسا لگا ہے جیسے اچانک میں اپنی نظروں سے گر گیا ہوں۔ آجکل کے سامعین جھوٹ کو پسند کرتے ہیں۔ جھوٹ کسی بھی رنگ میں ہو سب کو خوش نما محسوس ہوتا ہے اور سچ کی کڑواہٹ سے ہر سمجھدار انسان نے پیچھا چھڑا لیا ہے۔ بے چارہ سچ خود اپنے وجود سے پریشان ہے۔ اسے بھی لذت اسی وقت محسوس ہوتی ہے جب اس کے ساتھ تھوڑا سا جھوٹ مل جائے۔

چنانچہ بڑے بڑے سورمائے شرافت بھری محفلوں میں جھوٹ اس طرح بولتے ہیں جیسے جھوٹا بولنا ان کا انسانی فریضہ ہو اور جیسے سچ نہ بول کر انہوں نے دنیائے انسانیت پر کوئی احسان کر دیا ہو۔ ہم دور کیوں جائیں ہماری اپنی اپنی سلطنت ہمارے اپنے اپنے گھروں میں قائم ہوتی ہے ہم اس سلطنت کا سکون برقرار رکھنے اور اپنی بادشاہت کو قائم رکھنے کے لئے صبح سے شام تک ہزاروں جھوٹ بولتے ہیں ـــ اور جھوٹ بول کر ہی ہم اپنے اپنے نکاح کو تھامے ہوئے ہیں۔ لیکن خدا کی بنائی ہوئی اس دنیا میں کچھ بے وقوف قسم کے شوہر بھی بستے ہیں جنھیں سچ بولنے کا خبط سوار ہوتا ہے۔ اور وہ سچ بول کر اپنی ازدواجی زندگی کا جنازہ خود ہی نکال دیتے ہیں۔ مثلاً ہمارے شہر میں ایک مرتبہ ہمارے اپنے ایک دوست کو جسے نہ جانے کیوں شوہر بننے کی فضیلت راتوں رات حاصل ہوگئی تھی۔ سچ بولنے کی بری عادت پڑ گئی۔ اور اس نے اپنے گھر میں جہاں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک بیوی کا راج ہوتا ہے ایک ہی دن میں دھڑا دھڑ کئی سچ بول ڈالے۔ بیوی نے سالن میں نمک زیادہ کر دیا تھا۔ اس نے سچ بول دیا کہ یہ سالن ہے یا مجھے مارنے کی کوئی اسکیم۔ بیوی اس سچ کو کیسے برداشت کرتی۔ وہ جھٹ سے بولی۔ ایک بار اگر نمک زیادہ ہوگیا ہے تو تم آپے سے باہر ہوگئے ہو۔ اور سمجھنے لگے ہو خود کو مجازی خدا۔ روزانہ مزیدار پکوان کھلاتی ہوں تو شکریہ بھی ادا نہیں کرتے۔ ان کی بیوی بڑی خشک کی تھی۔ اگر انہیں عقل ہوتی تو ان کو بیوی سے دست بستہ یہ عرض کرنا

چاہئے تھا کہ تم دنیا کی سب سے زیادہ انوکھی مخلوق ہو بیمثال ہو لاجواب ہو۔ اور اللہ میاں نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور میں تم سے اپنی جان وزندگی سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور تمہارے سوا کسی کو چاہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ وغیرہ۔ اس طرح کی باتیں کرنے کے بعد جو صوفی صد جھوٹ ہوتی ہیں اور جنکی خیر وبرکت سے گھر کا سکون برقرار رہتا ہے انہوں نے سچ مچ یہ فرما دیا۔ کہ تم تو کالی ہو اور تمہارے اندر تو کسی بھی طرح کی کشش نہیں ہے اور میں تو ایجاب وقبول کی مجبوری کی وجہ سے تم سے نباہ کر رہا ہوں۔ ورنہ مجھے تو اپنی پڑوسن اچھی لگتی ہے وغیرہ اس طرح کی صداقت بازی سے انہوں نے اپنا گھر بار برباد کر لیا۔ آج ان کے گھر میں روزانہ ایک نئی دوزخ تیار ہوتی ہے ۔۔۔ اور اس دوزخ میں صرف ان ہی کو جلنا پڑتا ہے۔ کاش وہ بھی دوسرے شوہروں کی حکمت عملی کا احساس کرتے اور اپنی بیوی کو خوش رکھنے کے لئے رات کو دن اور دن کو رات کہنے کی سمجھداری کا ثبوت فراہم کرتے تو پڑوسن سے بھی عشق چلتا رہتا اور بیوی بھی ہاتھ سے نہ جاتی۔ ایسے سچ سے کیا فائدہ جو شوہر کو اپنے مقام سے گرا دے۔ اور اسے جیتے جی جہنم میں پہونچا دے۔

امابعد۔ تو میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میرے اس سفر نامہ کو آپ دھیان سے پڑھیں۔ اور محسوس کریں کہ میرے جھوٹ میں کتنی سچائیاں پوشیدہ ہیں۔ اور میرے مزاج میں کس قدر سنجیدگیاں کروٹیں لیتی ہیں۔ میں واضح کر چکا ہوں کہ میرے اس طویل سفر میں میرے ساتھ میری بیگم بھی تھیں۔ جن کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی میرا ناک میں دم رکھیں گی۔ اور قبر میں جا کر بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ میں خدا سے زیادہ اپنی بیوی سے ڈرتا ہوں کیوں کہ بوجہ علم صحیح مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے لیکن میری بیوی یا کسی کی بھی بیوی غفور الرحیم نہیں ہوتی۔ اور شریف عورتوں میں معیاری قسم کے شوہروں کی غیر معیاری غلطیاں معاف کر دینے کا حوصلہ نہیں ہے شوہر بن جانا خود ایک طرح کی سزا ہے۔ اس سزا میں شریف قسم کے لوگ عمر قید کا مزا محسوس کرتے ہیں لیکن انکی بیویاں اس سزا پر کہاں قناعت کر پاتی ہیں وہ شوہروں کو پہونچانے کی کوشش کرتی ہیں جہاں جھوٹوں کو پہونچانے کی ناکام کوششیں ہمارا سماج کرتا ہے۔ ہم دونوں جب سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے۔ تو آپس میں یہ معاہدہ ہوا کہ سفر سے لوٹ کر جو کہیں گے سچ کہیں گے سچ کے سوا کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن سفر کے بعد ہمیں اندازہ ہوا کہ اگر ہم سو فی صد سچ بولیں گے تو اہل دنیا ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔ اور دنیا کا ہر آدمی ہمیں طلاق دینے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور پھر ہمیں پرسکون دن گذارنے کے لئے ہمیں اپنے ہاتھوں سے اپنی قبر کھودنی پڑے گی۔ اور اس طرح دونوں کا قتل عام ہو جائے گا کیونکہ ہم نے اپنی آنکھوں سے جو کچھ اس دنیا میں دیکھا ہے۔ اور جو کچھ اپنے کانوں سے سنا ہے اسمیں سچ صرف خوش فہمی کی حد تک موجود ہے اور سفر کے بعد ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ دنیا کا سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہم سب جھوٹ بولتے ہیں۔ اور دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ ہم خود کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور خود کو سچا ثابت کرتے ہیں۔

ہم دونوں دیوبند سے چوروں کی طرح روانہ ہو کر سب سے پہلے دہلی پہونچے۔ دہلی میں ہماری ملاقات ایک مادرزاد نیتاجی سے ہوئی۔ ان نیتاجی کی شکل دیکھکر نہ جانے کیوں زندگی میں پہلی بار میرے دل خدا ترسی کا احساس پیدا ہوا۔ یقین کریں کہ ان نیتاجی کو دیکھکر مجھے دوزخ کے وجود کا یقین ہو گیا کہ وہ نیتاجی مجھے دروغ برجہنم محسوس ہو رہے تھے۔ انہوں نے مجھے اور بیوی کو اپنی قوم برادری کے واقعات اس طرح سنانے شروع کئے جیسے ان کی نظروں میں ہم دونوں عقل سے کورے ہوں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ ماں کے پیٹ ہی سے نیتا پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے باپ بھی نیتا تھے۔ اور ان کی ماں بھی نیتا بننے کے خواب دیکھتے دیکھتے دنیا سے چلی گئی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا تھا کہ نیتاجی آپ کو اتنا بڑا مقام کس طرح حاصل ہوا؟

انہوں نے کہا۔ دن میں ایک ہزار جھوٹ بول کر۔

کس طرح کے جھوٹ ۔۔۔؟

ارے بھئی یہی۔ کہ میں سڑکیں بنوا دوں گا۔ میں لبسوں کے پرمٹ دلوا دوں گا۔ میں غریبوں کے مکان بنوا دوں گا۔ میں دودھ کی نہریں بہا دوں گا۔ برخوردار جھوٹ بولنے کے لئے کچھ سوچنا پڑتا ہے۔ یہ تو خود ہی زبان پر آجاتا ہے۔

ہم بولتے ہیں لوگ مزے سے سنتے ہیں اور چونکہ ہمارے دلیش کی ننانوے فی صد جنتا عقل سے پوری طرح محفوظ اسلئے ہم اور بھی زندہ رہتے ہیں اور آنکھوں میں دھول جھونکنے میں ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

نیتا جی۔ اگر آپ بُرا نہ مانے تو میں ایک سوال کروں؟

بھئی میں کیوں برا مانوں گا۔ بُرا وہ لوگ مانتے ہیں جنہیں شرم ہوتی ہے۔ ہم نیتا لوگ راج نیتی میں آنے سے پہلے رہی سہی اپنی شرم کا اپنے ہاتھوں سے ہتھیا چار کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں اس کا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شرم ہمیں قدم قدم پر پریشان کرے گی اور ہماری ان بھاؤ ناؤں کو بجو کے لگائے گی جنکے ہڑبڑانے سے ہمیں راج نیتی کے مزے لوٹنے کا چانس نہیں مل سکتا۔ اس لئے اس شرم کو گڈھا کھود کے ہم دبا دیتے ہیں۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

شکریہ نیتا جی! آپ نے میرے اندر سوال کرنے کی جرأت پیدا کر دی ہے۔ نیتا جی میرا سوال بہت ہی معمولی اور سیدھا سادا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ نے کبھی سچ بولا ہے۔؟ ایک بار بھی۔

ارے یار۔ نیتا جی سینہ پھلا کر بولے۔ ابھی تو ہم نے سچ بولا ہے۔ ابھی تو ہم نے بتایا ہے کہ ہماری زندگی جھوٹ میں گذر رہی ہے۔ اس سے بڑا سچ اور کیا ہوگا۔ ہاں بھئی۔ یہی سچ ہے کہ ہم نے کبھی سچ نہیں بولا —— اور سچ بولیں بھی کیوں۔؟ سچ کون سُنے گا اور سچ کو برداشت کون کریگا۔ سچ تو یہ ہوتا ہے تا کہ قوم کا نیتا قوم کے کام آئے۔ وہ اپنے وطن سے پیار کرے۔ وہ لوگوں میں پیار اور محبت کرنے کے جذبات بیدار کرے۔ وہ ایسے اُپدیش دے جس سے ملک میں شانتی پھیلے۔ نفرت کا ملیا میٹ ہو —۔ انسان رشوت سے دور رہے۔ بے ایمانی اور دغا بازی سے خود کو بچائے سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرے۔ ہے نا؟

"میں نے ہاں میں گردن ہلائی۔"

تو پھر میرے بھیا۔ اگر ہم نیتا لوگ ایسا کریں گے تو ہمارے بچے خیراتی اسکولوں میں پڑھیں گے اور ہماری عورتیں ٹکریا لیکا کے نلوں سے پانی بھرتی نظر آئیں گی۔

سچ بول کر یہ قوم ہمیں ادھنا بھی نہیں دے سکتی۔ یہ قوم جھوٹ کھانے جھوٹ پینے جھوٹ اوڑھنے اور جھوٹ بچھانے کی عادی ہو چکی ہے۔ سچ اسے کڑوا لگتا ہے اس لئے ہم اُس کو وہی کھلاتے ہیں اور وہی پلاتے ہیں جو اسے پسند ہے۔ اور اسی میں ہماری پگڑی کی لاج ہے۔

دیکھو بھئی۔ اگر ہم قوم سے یہ کہیں کہ تمہارا کام پندرہ دن میں ہوگا تو وہ آنکھیں نکال کر ہم پہ چڑھ جائے گی۔ اور اگر ہم یہ جھوٹ بولیں کہ تمہارا کام کل ہو جائے گا اور کل بول کر ہم اس کو چھ مہینے تک بکل رکھیں تو وہ بُرا نہیں مانے گی اور اُمید سے اپنا دامن نہیں چھوڑے گی۔ اس قوم سے سچ کے پندرہ دن برداشت نہیں ہوتے اور یہ جھوٹ کے چھ مہینے برداشت کر لیتی ہے۔

نیتا جی! اکثر ہم نے اپنے لیڈروں کو فون کیا ہے تو ہمیں یہ جواب ملا ہے کہ وہ باتھ روم میں ہیں۔ تو یہ باتھ روم کا چکر کیا ہے۔؟

ذرا اپنی کھوپڑی پر زور ڈال کر سوچیں کہ ہم نیتا لوگ اگر پبلک سے یہ نہ کہیں کہ اس وقت باتھ میں ہیں تو پھر کیا بولیں۔ اس جگت میں ایک باتھ روم ہی تو ایسی پرمننٹ جگہ ہے۔ جہاں گھسنے اور نکلنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے کوئی اچھا بھلا انسان کسی بھی وقت باتھ روم میں جا سکتا ہے اور جتنی مرضی چاہے وہاں رہ سکتا ہے۔ کوئی نکلنے بڑنے کا سمے مقرر نہیں ہے۔ اور بڑی محفوظ جگہ ہے۔ کیسی بھی ریلی آجائے یا کوئی یلغار ہو جائے تو باتھ روم کون اُلو کا پٹھا گھس سکتا ہے۔؟

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔ میں ان کی بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا۔ پھر میں نے کہا کہ نیتا لوگ عام طور پر ایک جھوٹ اور بولتے ہیں وہ اکثر فون سنکر یہ کہلوا دیتے ہیں کہ کہہ دو نیتا جی میٹنگ میں ہیں۔

بھئی۔ یہ جھوٹ بھی مجبوری میں بولنا پڑتا ہے۔ میٹنگ تو ایک مہینے میں ایک دفعہ ہوتی ہے لیکن پبلک سے بچنے کے لئے ہمیں روزانہ میٹنگ دکھانی پڑتی ہے۔ اور اسمیں جھوٹ بھی کیا ہے۔ جب ہم اپنی گھر والی سے بات چیت کر رہے ہوتے ہیں تو وہ بھی ایک طرح کی میٹنگ ہے۔ اور جب ہم نے اپنے پالتو کتے سے پیار کر رہے ہوتے ہیں تو وہ بھی تو بھائی ایک میٹنگ ہے۔

صرف گدھوں سے بات کرنے ہی کا نام میٹنگ نہیں ہوتا۔

بہت سچ بول رہے ہو نیتا جی۔ آپ کی باتیں سنکر بڑا سکون مل رہا ہے۔

اب آپ یہ بتائیں کہ راج نیتی کیا آپسی جھگڑوں کے بغیر نہیں چل سکتی۔

کیسے چل سکتی ہے۔ جب تک لوگ نہیں لڑیں گے ایک دوسرے کے خلاف ڈنڈے نہیں اٹھائیں گے تو ہم اپنی چودھراہٹ کیسے ثابت کریں گے۔ نیتاؤں کی بدنصیبی تو یہ ہے کہ اس ملک میں مذہب اور دھرم کے ماننے والے بھی بہت سارے بے وقوف موجود ہے اور کوئی مذہب آپس میں بیر کرنا نہیں سکھاتا۔ لیکن اب ہم راج نیتی کرنے والوں نے ایسے بہت سارے فارمولے ایجاد کر لئے ہیں کہ مذہب اور دھرم کے ماننے والے سب سے زیادہ اچھل کود مچا رہے ہیں۔ اب ہم نے انسانوں کو نہیں مذہبوں کو اور رام اور رحیم ہی کو آپس میں بھڑوا دیا ہے۔ اب وہ باتیں ختم ہو گئیں۔ جب کوئی بدھو میاں یہ کہا کرتے تھے۔ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا۔ اب تو حال یہ ہے کہ وہ مقامات جہاں من کو شانتی ملا کرتی تھی۔ مسجد اور مندر۔ سب سے زیادہ جھگڑے ہم وہیں کرا رہے ہیں۔ اور سب سے زیادہ فساد وہیں ہو رہا ہے۔

نیتا جی! کیا کوئی طریقہ ایسا ایجاد نہیں ہو سکتا کہ بغیر لڑائے اور بغیر فساد مچائے راج نیتی چلائی جا سکے۔

ہرگز نہیں۔ جو قوم لڑنے کی عادی ہو چکی ہو۔ وہ بغیر لڑے اور بغیر نفرت کرے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور ہم دوسرا کوئی اور فارمولا اس لئے ایجاد نہیں کر سکتے کہ وہ مشکل ہو گا۔ لڑوانا اور بھڑوانا بہت ہی آسان ہوتا ہے۔ دیکھو مولوی جی ایک بات سنو۔ دو انسانوں میں دشمنی اور بدگمانی ہو تو ان دونوں کی دشمنی ختم کرانا اور ان کی بدگمانی دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے لیکن اگر دو انسانوں میں پریم ہو اور وہ ایک دوسرے کے بارے میں اچھا وچار رکھتے ہوں تو ان کے بیچ بدگمانی اور دشمنی پیدا کر دینا بہت آسان ہے۔ اس لئے ہم نیتا لوگ آسان کام کر کے اپنی مشکلات پر قابو پاتے ہیں۔

اور جنتا کے درمیان جھگڑے پیدا کرنے کے لئے بہت سارے آئیٹم ہیں۔

ہندوؤں کو مسلمانوں سے بھڑوانے کے لئے ہزاروں طریقے ہیں۔ اگر ہم کسی مسلمان ہی سے کسی مسجد میں سور کا گوشت رکھوا دیں اور کسی ہندو ہی سے کسی مندر میں گائے کا منہ رکھوا دیں تو کون صحیح بات تک پہونچے گا۔ سب دیکھکر آگ بگولا ہو جائیں گے اور لوگ جب آگ بگولا ہو جاتے ہیں تو پھر سروں سے عقل رخصت ہو جاتی ہے وہاں پھر غصہ ہی غصہ ہوتا ہے۔ اور غصہ سوچنے نہیں دیتا۔ جب فساد بھڑک جاتا ہے پھر ہمیں اپنی روٹیاں سینکنے کا چانس مل جاتا ہے۔ جھگڑے اونچ نیچ جاتی کے بل بوتے پر ہوتے ہیں جھگڑے ہریجن اور برہمن کے بھی ہوتے ہیں۔ جھگڑے شیعہ اور سنی کے بھی ہوتے ہیں۔ اور اب تو جھگڑے مسجد اور مندر کے بھی ہونے لگے ہیں۔ تو بھائی جھگڑے کرانے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ اور جب تک جھگڑا نہ ہو تب تک اپنا الو سیدھا نہیں ہوتا۔

تو اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے نیتا لوگ دوسروں کا الو بناتے ہیں۔..... میں نے کہا"

بے شک۔ اور اس دنیا کا نظام کچھ ایسا ہے کہ کچھ لوگ الو بنا رہے ہیں کچھ لوگ بن رہے ہیں۔ اور بننے سے اچھا ہے کہ آدمی دوسروں کو بنائے۔

..... لیکن اس طرح تو ہمارے ملک کی تاریخ خراب ہو رہی ہے

مولوی جی۔ اس طرح کی باتیں تو وہ لوگ سوچا کرتے تھے جو اپنی اپنی قبروں میں چلے گئے۔ آج کا دور یہ ہے کہ پہلے بھی اپنے بارے میں سوچو اور آخر میں دوسروں کے بارے میں سوچو باقی سب بھاڑ میں جائے۔

نیتا جی نے گفتگو کے دوران میری بیوی کی طرف جو برقعہ میں پیک تھی دیکھکر یہ کہا یہ کسے ساتھ لئے پھر رہے ہو۔

یہ آپ کی بہو ہے۔

آپ کے پاس ثبوت کیا ہے؟

ثبوت کیسا؟

انہوں نے کہا۔ اگر آپ سے کوئی یہ کہے کہ یہ آپ کی بہو نہیں ہے تو آپ اس کو اپنی بیوی کیسے ثابت کروگے

برخوردار آج کا دور ایسا ہے کہ آدمی کو اپنا نکاح نامہ وغیرہ ساتھ رکھکر سفر کرنا چاہئے جس طرح ڈرائیور اپنا ڈرائیوری کا لائسنس اور گاڑی کے کاغذات ساتھ رکھتا ہے اسی طرح ہر شوہر کو اپنے نکاح نامہ کی فوٹو اسٹیٹ اپنے بیگ میں رکھنی چاہئے۔ ہندوستان کی پولیس کا کوئی بھروسہ نہیں کہاں روک کر آپ سے نکاح نامہ طلب کرے۔ اتنا کہہ کر انہوں نے میری بیوی بانو کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

کیوں بی بی جی آپ کی کیا رائے ہے؟

یہ نہیں بولیں گی" میں نے کہا" یہ مردوں سے بات نہیں کرتیں۔؟

تو کیا نامردوں سے بات کرتی ہیں۔؟

یہ مطلب نہیں ہے۔ "دراصل ہمارے مذہب میں آواز کا بھی پردہ ہے۔

تم لوگ کس زمانہ کی باتیں کرتے ہو۔ اور ہم جیسے شریف لوگوں کو اچھی اچھی آوازوں سے محروم کرنا چاہتے ہو۔

نیتا جی میں اہم سوال کرنا آپ سے بھول گیا ہوں۔ میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ تمام نیتاؤں کا حال یہ ہے کہ وہ جنتا سے وعدہ خلافیاں کرتے ہیں۔ پھر بھی الیکشن کے موقعہ پر جنتا انہیں دوبارہ ووٹ دیدیتی ہے؟

میرے پیارے بات یہ ہے کہ ہمارے دیش کی جنتا بہت بھولی بھالی ہے اس کو بے وقوف بنانے کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی۔ یہ تو آٹومیٹک ہی بے وقوف ہے۔ اور ہماری جنتا کا جو حافظہ ہے وہ بھی بہت گیا گذرا ہے۔ اس کو یاد کچھ نہیں رہتا۔ بس ان دو باتوں کا فائدہ سب نیتا اٹھاتے ہیں۔ اور بے جھجک اس علاقہ میں پہونچ جاتے ہیں جہاں اس سے پہلے بہت سارے وعدے کر کے انکے خلاف ورزیاں کر چکے ہوتے ہیں۔

نیتا جی۔ کیا وعدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ذرا بھی احساس آپ لوگوں کو نہیں ہوتا۔

مولبی جی۔ سیاست اور راج نیتی عشق نہیں ہے۔ عشق میں تو انسان وہی کہتا ہے جو اسے کرنا ہوتا ہے اور راج نیتی میں نیتا وہی کہتا ہے جو اسے کرنا نہیں ہوتا۔ اگر نیتا لوگ بھی وعدے پورے کرنے لگیں گے تو راج نیتی تو اچھا خاصا معاشقہ بنکے رہ جائے گی اور معاشقہ وہی لوگ کرتے ہیں جو پاگل ہوتے ہیں۔

یہ کیا بات کر رہے ہیں آپ؟

ہم سچ بول رہے ہیں۔ انسان کسی سے عشق کرتا ہے تو اسی کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر اپنے محبوب سے وہ جو وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس بات کی بھی کوشش کرتا ہے کہ اپنے محبوب سے جو بھی کہدے اسے پورا کر دے تاکہ دوبارہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ اور یہی تو پاگل پن ہے۔

ہم نیتا لوگ اس طرح کے پاگل پن سے بہت دور رہتے ہیں۔ ہم اپنی جنتا سے کئے ہوئے وعدوں پر شرمندہ رہتے ہیں۔ وعدے توڑتے پر ہمیں خفت نہیں ہوتی۔ ہم شرمندہ اس بات پر ہوتے ہیں کہ ہم نے کیسے کیسے وعدے کرتے ہیں۔ اور ہم جنتا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بھی بات نہیں کرتے کہ دوبارہ پھر ہمیں آنکھیں نہ ملانی پڑ جائیں۔ جنتا خود بھی جانتی ہے کہ ہم ان سے کئے ہوئے وعدے پورے نہیں کرینگے۔

تو پھر آپ الیکشن جیت کیسے جاتے ہیں۔؟

اس لئے کہ جنتا اچھے نیتا کو ووٹ ہی کہاں دیتی ہے۔ جنتا اگر ہندو ہے تو ہندو کو ووٹ دیتی ہے۔ اگر جنتا پچھڑی ہوئی قوم ہے تو پچھڑی ہوئی قوم کے نیتا کو ووٹ دیتی ہے۔ اگر ووٹر مسلمان ہیں اور انصاری ہیں تو اس مسلمان کو ووٹ دیں گے جو انصاری ہو۔ اس طرح کی بیماریوں کی بیماریوں کی وجہ سے جس میں ہماری قوم مبتلا ہے ہمیں فائدہ ہوتا ہے اور ووٹ ان ہی بنیادوں پر ہم پھر سمیٹ لیتے ہیں۔

تو کیا نیتا لوگ سچ نہیں بولتے اور کیا وہ کسی سے وعدہ کر کے کبھی پورا نہیں کرتے۔ میں نے پوچھا"

کرتے ہیں۔ اوشئے کرتے ہیں۔ ہم اپنے بیوی بچوں سے کئے ہوئے وعدے پورے کرتے ہیں ہر الیکشن پر ان سے وعدہ کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیزیں تمہیں دلوادیں گے پھر دوبارہ اقتدار میں آتے ہی ان کو وہ چیزیں دلوا دیتے ہیں۔ اور ہم سچ بھی بولتے ہیں۔ ابھی میں نے ایک سچ بولا ہے وہ یہ کہ ہمارے دیش کی جنتا بے وقوف ہے اور اس کی بے وقوفی ہی سے ہمارے وارے کے نیارے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ ہم سچ نہیں بولتے۔

میں نیتاجی سے باتیں کر رہا تھا کہ ایک صاحب آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ آپ کے کہنے پر میں یہ درخواست ٹائپ کرا کے آگیا ہوں۔ آپ دفتر کے منیجر کو فون کر دیں کہ وہ میرا تقرر کر لیں۔

نیتاجی نے اُن کی درخواست پر کچھ لکھا۔ اور پھر فون اُٹھا کر نمبر ڈال کئے اور بولے۔ میں درندر ٹھاکر بول رہا ہوں۔ رمیش یادو ہمارے اپنے سجن ہیں ان کو اپنے دفتر میں رکھ لو۔ اچھے بھلے آدمی ہیں۔ تھینک یو۔

وہ صاحب نیتاجی کا شکریہ ادا کر کے چلے گئے۔ جب وہ کمرے سے باہر نکل گئے نیتاجی نے اسی نمبر پر پھر ریڈائل کیا۔ اور کہا۔ ابھی جو میں نے فون کیا تھا۔ وہ کسی مجبوری میں کیا تھا۔ آپ اس کا خیال نہ کریں اور جب رمیش یادو آئیں تو ان کو ٹال دیں۔ دوسرا آدمی بھیجوں گا اسے اپنے دفتر میں رکھیں۔ اوکے۔

یہ ہیں ہمارے دیش کے نیتا۔ اور یہ ہے ہمارے سفر کی پہلی ملاقات۔ جو ایک نیتا سے ہوئی۔ اگلی ملاقات ہماری ایک عاشق سے ہوئی تھی۔ اگلے شمارے کا انتظار کریں۔ (باقی آئندہ صحبت باقی)

شرفِ قمر

شرفِ قمر۔ جون جولائی اگست میں کن تاریخوں میں ہو رہا ہے اس کیلئے اسی شمارے کے نظرات کے صفحات دیکھیں اور ان تاریخوں میں کسی بھی اچھے مقصد کے لئے مندرجہ ذیل نقش تیار کریں۔ اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۹۹۹۹	۹۹۹۹	۹۹۹۹
۹۹۹۹	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۹۹۹۹
۹۹۹۹	۹۹۹۹	۹۹۹۹

قرانِ قمر و زہرہ

یہ قران ۲۱ رجون کو دس بجکر ۵۲ منٹ پر ہو رہا ہے۔ برائے حصولِ دولت اور برائے حصولِ عزت اور برائے حصولِ تسخیر و محبت اس مبارک وقت میں مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے

ہبوطِ قمر

جون، جولائی اور اگست میں ہبوطِ قمر کن تاریخوں میں پڑ رہا ہے اس کو نظرات کے صفحات میں دیکھیں۔ یہ وقت غیر مبارک ہوتا ہے۔ اس وقت منفی کام اثر پذیر ہوتے ہیں۔ جن حضرات کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہوں ان کو ختم کرانے کے عمل بھی اس وقت کئے جاسکتے ہیں۔ ایسا ہی ایک عمل درج ذیل ہے۔

ایک بینگن جو لمبا ہو۔ اور موٹا بھی ہو۔ مہیا کریں اور ایک نئی چھری خرید کر لائیں۔ اس چھری پر ۳۱۳ مرتبہ آیت شریفہ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس کے بعد اس بینگن کے درمیان سے دو ٹکڑے اس چھری سے کر دیں۔ ایک ٹکڑا ایک قبرستان میں دفن کر دیں اور ایک ٹکڑا دوسرے قبرستان میں۔

بینگن کاٹتے وقت یہ نیت کریں جس طرح اس بینگن کے ٹکڑے ہوگئے ہیں اس طرح ان دونوں کے درمیان جو ناجائز تعلقات میں مبتلا ہیں نفاق اور عداوت پیدا ہو جائے۔ چھری کو کسی دریا یا نہر میں پھینک دیں۔

واضح رہے کہ اس طرح کے عمل صرف وہاں کئے جائیں جہاں اشد ضرورت ہو اور تعلقات ناجائز ہوں۔ اگر کسی جائز تعلق کو ختم کرانے کے لئے یہ عمل کیا گیا تو اس کی ذمہ داری کرنے والے پر ہوگی اور اس کو آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس عمل میں رجعت کا بھی اندیشہ رہتا ہے اس لئے اس کو بہت احتیاط کے ساتھ بہت ہی ضرورت میں کریں۔

ھ اپنے بازو پر باندھیں۔ اگر کسی مخصوص فرد کی محبت اور تسخیر کی چاہت ہو تو نقش کے نیچے اس کا نام اور اپنا نام لکھیں۔ الحب کے بعد مطلوب کا نام لکھیں اور علی الحب کے بعد اپنا نام یا طالب کا نام لکھیں۔ اور مطلوب کی اور طالب کی ماں کا نام بھی لکھیں۔

۷۸۶

یاعزیز	یاوھاب	یاودود
یاوھاب	یاودود	یاعزیز
یاودود	یاعزیز	یاوھاب

قرض ادا کرنے کا روحانی فارمولا

چالیس ایک ایک روپے والے سکوں پر۔ یہ عمل پڑھیں۔

ہر ایک سکے پر ستو ستو مرتبہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اور وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ پڑھکر دم کرکے یہ سکے کسی ڈبے میں رکھ لیں۔

روزانہ اس میں سے ایک سکہ نکالیں اور کسی فقیر کو دے دیں۔ اگر فقیر نہ ملے تو کسی کنوئیں میں ڈالدیں۔

اس بات کی احتیاط رہے کہ جب سکہ لیکر گھر سے نکلیں تو اس وقت با وضو ہوں۔

انشاء اللہ چالیس دن کے بعد قرض کی ادائیگی کے لئے غیب سے امداد ہوگی یا ایسے اسباب بنیں گے کہ قرض ادا ہو جائے گا۔

قرض کی وصولیابی کا روحانی عمل

نوچندی جمعرات سے اس عمل کی شروعات کریں۔ جس شخص کے ذمہ قرض ہو اس کا نام اور اس کے ماں باپ کے نام سے اس عمل کو روزانہ چالیس مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ انشاء اللہ اسی دوران اس کی طرف سے اچھی خبریں موصول ہوں گی اور وہ یکمشت یا بالاقساط قرض کی رقم واپس کرے گا۔ انشاء اللہ عمل یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ قَلِّبْ وَاَلِّفْ فلاں ابن فلاں و فلاں ابن فلاں کی جگہ قرض دار کا نام اور اسکے والدین کا نام لکھیں۔ بِحَقِّ الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ، طٰهٰ، طٰسٓمٓ طٰسٓ يٰسٓ صٓ حٰمٓ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ـــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیش نظر رکھیں گے۔۔۔ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ۲۰۰۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ـــ فاصلہ دوستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ
یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اسوقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کیے جائیں توجلد ہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ـــــ فاصلہ ۶۰ درجہ
یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل) ـــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ
یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اسوقت بُرے کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دودلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمالِ شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ـــــ فاصلہ ۹۰ درجہ
یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم بُرے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت اور نفاق وہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔

قران

(ن) ـــــ فاصلہ صفر
سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دوطرح کے ہوتے ہیں ـــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو اور بُرے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔
••

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۳ء

اچھے برُے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

جون ۲۰۰۳ء

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
یکم جون	قمر و مریخ	تثلیث	۱۵ ۱۲
۲ جون	قمر و زحل	قران	۴۵ ۳
۳ جون	قمر و عطارد	تسدیس	۲۰ ۱۵
۳ جون	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۱ ۲۴
۴ جون	شمس و مشتری	تسدیس	۱۳ ۱۴
۵ جون	قمر و مشتری	قران	۸ ۱۴
۵ جون	قمر و شمس	تسدیس	۲۵ ۱۶
۶ جون	قمر و عطارد	تربیع	۱۷ ۵
۶ جون	زہرہ و مریخ	تربیع	۵۳ ۶
۶ جون	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۷ ۱۱
۶ جون	قمر و زحل	تسدیس	۲۱ ۲۲
۸ جون	قمر و شمس	تربیع	۱۶ ۴
۸ جون	قمر و عطارد	تثلیث	۴۸ ۱۲
۹ جون	قمر و زحل	تربیع	۲۴ ۴
۱۰ جون	قمر و مشتری	تسدیس	۲۲ ۳
۱۱ جون	قمر و زحل	تثلیث	۵۵ ۶
۱۲ جون	قمر و مریخ	تربیع	۱۷ ۵
۱۳ جون	قمر و عطارد	مقابلہ	۷ ۶
۱۴ جون	قمر و مشتری	تثلیث	۱۶ ۶
۱۵ جون	قمر و زحل	مقابلہ	۱۷ ۹
۱۷ جون	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۰ ۲۲
۱۹ جون	قمر و مریخ	قران	۴۸ ۱۵
۲۰ جون	قمر و زہرہ	تربیع	۴۸ ۱۳
۲۱ جون	قمر و زہرہ	قران	۵۲ ۱۰
۲۲ جون	قمر و مشتری	تثلیث	۹ ۶
۲۴ جون	زہرہ و مشتری	تسدیس	۷ ۱
۲۵ جون	قمر و مشتری	تربیع	۳۲ ۲۱
۲۹ جون	قمر و زحل	قران	۳۹ ۱۸
۳۰ جون	قمر و شمس	قران	۴۲ ۱

جولائی ۲۰۰۳ء

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
یکم جولائی	عطارد و زحل	قران	۱۳ ۸
۲ جولائی	عطارد و مریخ	تثلیث	۵ ۷
۳ جولائی	قمر و مشتری	قران	۲۶ ۵
۴ جولائی	قمر و مریخ	مقابلہ	۵۱ ۱۲
۵ جولائی	قمر و شمس	تسدیس	۰۰ ۲۴
۵ جولائی	شمس و عطارد	قران	۲۰ ۱۷
۶ جولائی	قمر و زحل	تربیع	۵۴ ۱۳
۷ جولائی	قمر و شمس	تربیع	۵۳ ۸
۷ جولائی	قمر و مشتری	تسدیس	۴۸ ۱۵
۸ جولائی	زہرہ و زحل	قران	۳۰ ۱۵
۸ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۰۰ ۱
۹ جولائی	قمر و مشتری	تربیع	۲۴ ۱۹
۱۱ جولائی	قمر و مریخ	تربیع	۶ ۴
۱۲ جولائی	قمر و زحل	مقابلہ	۵۵ ۲۲
۱۳ جولائی	قمر و مریخ	تسدیس	۴۲ ۶
۱۳ جولائی	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳۴ ۹
۱۴ جولائی	قمر و شمس	مقابلہ	۴۹ ۲
۱۶ جولائی	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۱ ۷
۱۷ جولائی	قمر و مریخ	قران	۴۵ ۱۵
۱۸ جولائی	قمر و شمس	تثلیث	۸ ۲۱
۱۹ جولائی	قمر و زحل	تربیع	۱۲ ۱۸
۲۰ جولائی	قمر و عطارد	تثلیث	۵۶ ۶
۲۱ جولائی	قمر و شمس	تربیع	۴۸ ۱۵
۲۲ جولائی	قمر و زحل	تسدیس	۲۹ ۵
۲۳ جولائی	قمر و عطارد	تربیع	۱۵ ۴
۲۴ جولائی	قمر و شمس	تسدیس	۲۲ ۶
۲۶ جولائی	قمر و مشتری	تسدیس	۲۱ ۳
۲۹ جولائی	قمر و شمس	قران	۳۱ ۱۳
۳۰ جولائی	قمر و مشتری	قران	۳۲ ۲۳

اگست ۲۰۰۳ء

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
یکم اگست	قمر و مریخ	مقابلہ	۹ ۳
۲ اگست	قمر و زہرہ	تسدیس	۲۱ ۰۰
۳ اگست	قمر و زحل	تربیع	۱۷ ۳
۴ اگست	قمر و مشتری	تسدیس	۵۵ ۷
۵ اگست	قمر و عطارد	تسدیس	۲۴ ۶
۵ اگست	قمر و مریخ	تثلیث	۱۴ ۹
۶ اگست	قمر و مشتری	تربیع	۲۱ ۱۱
۷ اگست	قمر و مریخ	تربیع	۴۰ ۱۱
۸ اگست	قمر و مشتری	تثلیث	۴۵ ۱۴
۹ اگست	قمر و عطارد	تثلیث	۵ ۲۱
۱۲ اگست	قمر و زہرہ	مقابلہ	۵۰ ۹
۱۳ اگست	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۹ ۱
۱۴ اگست	قمر و عطارد	مقابلہ	۱۷ ۱۷
۱۶ اگست	قمر و زحل	تربیع	۱۰ ۱۰
۱۷ اگست	قمر و مشتری	تثلیث	۰۰ ۲۱
۱۸ اگست	قمر و زحل	تسدیس	۲۶ ۲۰
۱۹ اگست	شمس و زہرہ	قران	۴ ۱
۲۰ اگست	قمر و شمس	تربیع	۵۸ ۷
۲۱ اگست	قمر و مریخ	تربیع	۴۱ ۲
۲۲ اگست	شمس و مشتری	قران	۷ ۱۷
۲۳ اگست	قمر و عطارد	تربیع	۳۶ ۱۷
۲۴ اگست	قمر و زہرہ	تسدیس	۹ ۲
۲۵ اگست	قمر و عطارد	تسدیس	۳۶ ۲
۲۶ اگست	زہرہ و مریخ	مقابلہ	۱۷ ۵
۲۷ اگست	قمر و شمس	قران	۳۳ ۲۴
۲۸ اگست	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۰ ۲
۲۹ اگست	قمر و عطارد	قران	۳۱ ۱۴
۳۰ اگست	قمر و زحل	تربیع	۵۷ ۱۲
۳۱ اگست	زہرہ و زحل	تسدیس	۲۳ ۶

شرفِ قمر

۲۴ جون بروز منگل رات ۹ بجکر ۱۶ منٹ سے ۲۶ جون بروز جمعرات رات ۲۲ بجکر ۱۳ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ اس کے بعد ۲۱ جولائی بروز پیر شام ۱۶ بجکر ۴۴ منٹ سے ۲۳ جولائی بروز جمعرات ۲ بجکر ۱۲ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ اس کے بعد ۱۷ اگست بروز اتوار رات ۱۲ بجکر ۴۴ منٹ سے ۲۰ اگست بروز بدھ ایک بجکر ۴۱ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔

یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بے حد موثر ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ کے بھروسے پر اپنے مثبت کاموں کو ان ساعتوں میں انجام دیں۔ انشاء اللہ نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

۱۱ جون بروز بدھ رات ۳ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۳ جون بروز جمعہ رات ۴ بج کر ۱۲ منٹ تک قمر مقامِ ہبوط میں ہوگا۔ اس کے بعد ۸ جولائی بروز منگل صبح دس بج کر ۳۴ منٹ سے ۱۰ جولائی بروز جمعرات دن ۱۲ بج کر ۴۸ منٹ تک قمر مقامِ ہبوط میں ہوگا۔ اس کے بعد ۴ اگست بروز پیر شام بج کر ۱۳ منٹ سے ۶ اگست بروز بدھ شام سات بج کر ۱۱ منٹ تک قمر مقامِ ہبوط میں رہے گا۔

یہ اوقات منفی کاموں کے لئے باذن اللہ موثر ہیں۔ منفی کام ان اوقات میں انجام دیں۔ لیکن ناجائز کاموں سے پرہیز کریں۔ صرف دنیاوی مفادات کی خاطر اللہ کی ناراضگی مول نہ لیں۔

قمر در منزلِ شرطین

۱۲ جون بروز ہفتہ رات ۹ بج کر ۵ منٹ پر قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد ۱۹ جولائی بروز ہفتہ صبح پانچ بج کر ۱۹ منٹ پر قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد ۱۵ اگست بروز جمعہ شام ۴ بجے قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔ حروفِ تہجّی کی زکوٰۃ نکالنے والے ان اوقات میں زکوٰۃ کی شروعات کریں۔

تحویلِ آفتاب

۲۲ جون شب دوشنبہ (پیر) رات ۲ بج کر بیس منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔

۲۳ جولائی بروز بدھ دن میں ایک بج کر ۱۳ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳ اگست شب اتوار رات ۸ بج کر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعا کی قبولیت کے لئے اہم ہیں۔ اپنی خواہشات وضروریات اپنے رب کے حضور رکھیں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

شرفِ عطارد

۱۰ اگست بروز اتوار صبح ۸ بجکر ۹ منٹ سے ۱۱ اگست بروز پیر صبح ۵ بجکر ۱۰ منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔ کاروبار اور تسخیر کے تعویذات وعملیات کے لئے اہم ترین وقت ہے۔ عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

امراض کی تشخیص کے حیرتناک طریقے (بقیہ)

پر جنات کا یا کسی ذی روح کا سایہ ہے۔

(۳) تشخیص کرنے پر اگر مریض کو جسم میں سوئیاں چبھیں تو مریض پر تعویذات کے اثرات ہیں۔ (۴) تشخیص کے بعد اگر مریض کے جسم میں کسی طرح کی تبدیلی نہ آئے تو مریض کو بتادیں کہ آپ کو مرض روحانی نہیں ہے۔ بلکہ جسمانی ہے۔

نکتہ:۔ اکثر اوقات یہ بھی بات دیکھنے میں آئی ہیں کہ بعض جنات اسطرح کے پاورفل ہوتے ہیں یعنی انمیں اسطرح کی قوتیں ہوتی ہیں کہ وہ عامل کے ہر عمل کو سلب کر دیتے ہیں۔ اور تشخیص ہی نہیں ہونے دیتے۔ اسمیں مختلف طریقوں سے تشخیص کر لینی چاہیئے۔ تاکہ شبہ نہ رہے۔ اگر تشخیص میں کوئی ذی روح رکاوٹ کا باعث بنے۔ تو پھر کسی معمول پر حاضرات کر کے تشخیص کریں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس وقت مریض کو اپنے پاس نہ بٹھائیں۔ ورنہ حاضرات میں رکاوٹ ہوگی۔ یہ ایک خاص نکتہ تھا جسکی میں نے وضاحت کردی ہے۔ چونکہ میرا چوبیس گھنٹے جنات سے ہی واسطہ ہوتا ہے۔ اسلئے میں نے اپنے مکر وفریب کو افشا کر دیا ہے۔ تاکہ عامل کو کسی بھی موڑ پر ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا

طلسماتی دنیا

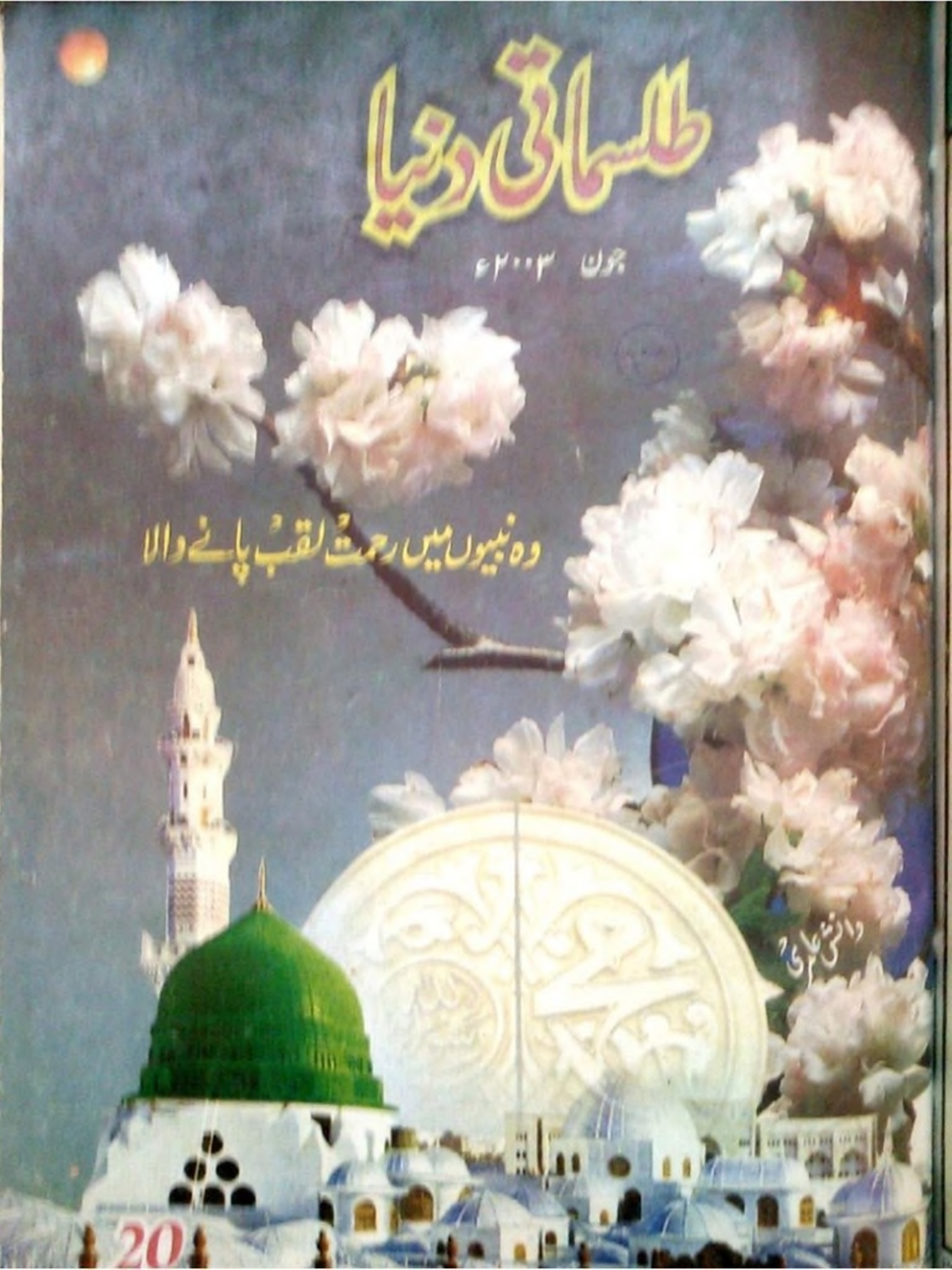
دیوبند

مدیر اعلی

فضیلۃ الشیخ

حسن الھاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند


طلسماتی دنیا
جون ۲۰۰۳ء
وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
20

کیا اور کہاں

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مُرادیں غریبوں کی بَر لانے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا

صلی اللہ علیہ وسلم



صلّی اللہ علیہ وسلّم

مختلف پھولوں

ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے ضرور غلطی سرزد ہوتی ہے۔

- دنیا کی سب سے بڑی غریبی بے عقلی ہے۔
- سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔
- بڑا احمق وہ ہے جو دوسروں کی برائیوں کو برا سمجھے اور خود ان پر جما ہوا ہو۔
- عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔
- مجھے اُس شخص پر رحم آتا ہے جس کی شہرت یہ ہو کہ وہ نیک ہے اور در حقیقت وہ بُرا ہو۔
- جب کسی پر احسان کرو تو اُسے چھپاؤ اور اگر کوئی تم پر کرے تو اسے پھیلاؤ۔

اقوالِ زرّیں

- سچّی محبت ایک نایاب شئے ہے۔ لیکن سچّی دوستی اس سے بھی نایاب ہے۔

(لارڈ کنوکا)

- اطمینان سب سے بڑا سکھ ہے۔ اور بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ۔

(ارسطو)

- عورت کی زبان اس کی تلوار ہے اور وہ کبھی اُسے زنگ آلود نہیں ہونے دیتی۔

(فرینکلن)

- جب محبّت کامل ہو جاتی ہے تو ادب کی شرط گر جاتی ہے۔

(حضرت جنید بغدادیؒ)

- نہ جھوٹی قسم کھاؤ، نہ خدا کے نام کو قسموں کے لئے تختہ مشق بناؤ۔

(حضرت ادریسؑ)

انمول موتی

- جو کام خود کر سکتے ہو اس کیلئے دوسروں سے درخواست مت کرو۔
- بنیادی اینٹ اگر ٹیڑھی رکھی جائے تو آسمان تک دیوار ٹیڑھی بنے گی۔
- مشکلات کا مقابلہ کرنے کا نام زندگی ہے اس پر غالب ہو جانے کا نام کامیابی ہے۔
- جو غور و فکر کرتا ہے وہ پیش گوئی کرتا ہے۔
- کند چاقو انگلی کاٹتا ہے قلم نہیں تراشتا۔
- کسی پر اتنا اعتماد نہ کرو کہ ہلکی چوٹ سے زندگی بوجھ نظر آنے لگے۔
- دل کی باتیں کسی کو نہ بتاؤ ورنہ افسوس کی بجائے دنیا تم پر قہقہے لگائے گی۔
- کسی کو اپنی کمزوریاں مت بتاؤ ورنہ مجبوریوں کی زنجیر میں بندھ جاؤ گے۔
- خوبصورتی کی تلاش میں چاہے پوری دنیا کا چکر لگالو۔ اگر وہ تمہارے اندر نہیں تو کہیں سے نہیں ملے گی۔
- کوئی چیز بذاتِ خود اچھی یا بُری نہیں ہوتی۔ یہ سوچ کا انداز ہے جو اسے اچھا یا بُرا بنا دیتا ہے۔

خاموشی

- خاموشی انسان کے وقار کو بڑھاتی ہے۔
- خاموشی ہزار بلائیں ٹالتی ہے۔
- خاموشی میں آپ کا بچاؤ ہے۔
- خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔
- خاموشی غیر ضروری بحث سے بہتر ہے۔
- خاموشی عالم کا زیور اور جاہل کا پردہ ہے۔
- خاموشی دل کا سکون ہے۔
- خاموشی جسم کے لئے نیند ہے۔
- خاموشی بہت بڑی حکمتِ عملی ہے۔
- خاموشی گفتگو کا بہت بڑا فن ہے۔
- خاموشی بے فائدہ گفتگو سے بہتر ہے۔

واقعہ

مدّت بعد جب تم سے سامنا ہوا
عید کے روز یہ واقعہ ہوا
کتنی اجنبی نظروں سے مجھے دیکھا
نہ وہ شوخی، نہ تڑپ تھی
اور نہ میری دھڑکنیں گنگنائیں
نہ ہی میں تیری دید سے سرشار ہوئی
گزرے میرے قریب سے تم
اک نا آشنا کی طرح۔

نسخہ برائے ایمان

اشیاء:- سچ کے پتے ۳ تولہ، عاجزی کے انگور ۴ تولہ، ایمانداری کے اصول ۴ تولہ، اتفاق کا ریشم ۵ تولہ، پارسائی کا رس ۲ گھونٹ، فرض کا پوست ۶ تولہ۔

ترکیب: ان سب کو ملا کر یادِ الٰہی کی ہنڈیا

کی خوشبو

گل چیں
مریم صدیقی

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

● ایماندار آدمی کی مثال کھڑی کھیتی کی ہے۔ جو ہوا سے ہلتی رہتی ہے۔ اور ایماندار آدمی پر مصیبتیں آتی رہتی ہیں۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ ہلتا جلتا نہیں حتیٰ کہ کاٹ دیا جاتا ہے۔

● جب کوئی آدمی لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر سات پردوں میں چھپ کر مرتکب گناہ ہوتا ہے تو خداوند کریم فرماتا ہے۔ اے ابنِ آدم! تو نے اپنے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ حقیر مجھے ہی سمجھا کہ مجھ سے پردہ نہ کیا۔ (بخاری شریف)

انمول موتی

● جب تک دل کو قدم بنا کر نہ چلا جائے اسوقت تک قدم ڈگمگاتے رہتے ہیں۔

● محبوب وہ ہوتا ہے جس کا نہ ٹھیک بھی ٹھیک نظر آئے۔

● کوئی ایسی دلیل مت دو جس سے سامنے والا گھائل ہوجائے۔ اس لئے دلیل کو اپنے پاس رکھو اور بندے کو بچالو۔

● اگر تم خدا کی نافرمانی کرو گے تو تمہارے پاس معافی کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے۔ لیکن اگر تم کسی انسان کو تکلیف پہنچاؤ گے تو پھر تمہیں اسی انسان سے معافی مانگنی پڑے گی۔ خدا تمہیں معاف نہیں کرے گا۔

مہکتی کلیاں

● آسمان پر نگاہ ڈالو مگر یہ مت بھولو کہ پاؤں ہمیشہ زمین پر رکھے جاتے ہیں۔

● انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا غصہ ہے۔

● عقل مند ہمیشہ فکر اور عقل میں رہتا ہے۔

بکھرے موتی

● دنیا میں کسی قسم کے لوگوں کا حافظہ ایسا تیز نہیں ہوتا جیسے قرض خواہوں کا۔

● جوش اور سنجیدگی اگرچہ ایک جگہ نہیں پائے جاتے تاہم جن میں یہ دونوں وصف موجود ہوں وہ کبھی لغزش نہیں کھاتے۔

● خاموشی گفتگو کا بہت بڑا فن ہے۔

● تمام کائنات کے مستقل اور مقدس نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش کا بھی صلہ ملتا ہے۔ اور ذرا سی سعی بھی رائیگاں نہیں جاتی ہے۔

● کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر نہیں پیش کر سکتا۔ جتنی اس کی بات چیت۔

مہکتے خیال

● ہر دین کی پہچان الگ ہوتی ہے اور دینِ اسلام کی پہچان حیا ہے۔

● زندگی کا کوئی مقصد بنالو۔ اور پھر اپنی ساری طاقت اس کے حصول پر لگادو تو تم ضرور کامیاب ہوجاؤ گے۔

● زندگی نہ جانے کس کس کا انتظار کرتی ہے۔ لیکن موت بن بلائے مہمان کی طرح آجاتی ہے۔

کامیابی

● زندگی میں اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنے آپ پر اعتماد کرنا سیکھو۔

● مجبوریوں کی زنجیر پہن کر جو لوگ اپنی زندگیوں کے سمجھوتے کرتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

● مجبوریوں سے لڑنا سیکھو۔ فتح حاصل ہونے تک بالکل اس طرح جس طرح آسمان میں ستارے ڈوب کر انوارِ سحر پیدا کرتے ہیں۔

لفظوں کے موتی

● انسان کی زندگی کے متلاطم سمندر میں محبت سلوک اور احسان کے چند چھوٹے چھوٹے جزیرے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ساحل میں اس کی شکستہ کشتی اکثر پناہ لیتی ہے۔

● زندگی کی شاہراہوں پر انسان ہزاروں قدم اٹھاتا ہے اور سینکڑوں منزلیں طے کرتا ہے۔ مگر صرف ایک غلط قدم، صرف ایک غلط سانس کبھی کبھی اس کی ساری زندگی کو تباہ کر دیتا ہے۔

اقوال حضرت علیؓ

● اپنی عقلوں کو

میں ڈال کر محبت کے چولہے پر رکھ کر عشق الٰہی کی آگ جلائیں۔ جب پک جائے تو ٹھنڈا کریں اور صاف کر کے شرافت کی بوتل میں ڈال لیں۔

طریقہ استعمال:۔ ایک تولہ ہر روز درد کی گلقند کے ساتھ صاف چمچ سے نوش فرمائیں۔ اور حب الوطنی کی کھچڑی، نیک نیتی کا دودھ خشک قلعی کے ساتھ استعمال کریں۔

پرہیز: غصہ کی مرچ، غرور کی شراب، حسد کی آگ، لالچ کی مٹھائی اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز کریں۔

عورت کے چار روپ

ماں:۔ سراپا شفقت، نور مجسم سایۂ رحمت، مشفق اور مہربان ہستی جس نے اپنے خون سے انسان کو پالا۔ جس کی گود گہوارہ مسرت بنی۔ جس کے پاؤں تلے جنت کی بشارت ملی جس کی دعاؤں کو قوت مسیحائی ملی۔ اور جو رب جلیل کو بے حد محبوب ہے۔ جو شاہ سے فقیر تک قابلِ تعظیم ہے۔

بیوی:۔ زینت خانہ، شریک غم و راحت، مجسمہ صبر و ایثار، پیکر وفا، جس کی ایک مسکراہٹ مرد کی دن بھر کی کوفت کو آسودگی میں بدلے جس کی تقدیر خود پابند زنجیر ہو۔ مگر پھر بھی اس کے قدم نہ ڈگمگائیں۔ گو قوت برداشت اور عزم فیصلہ بہت ہے۔ مگر اسکی فطرت کی کمزوری یہی ہے کہ بس تنکے کی طرح حالات کی رو میں بہہ جانا اس کی تقدیر ہے گویا۔

بہن:۔ جس کی معصوم خوشیوں کا سہارا بھائی کی محبت ہے۔ اس کے معصوم دل کی دھڑکن بھائی کے لئے دعائے خیر کہتی ہے۔ جسکی آنکھیں بھائی کے نام پر جھک جاتی ہیں۔ اور سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

بیٹی:۔ خاندان کی عزت، باپ کی لاج کی محافظ بھائی کی غیرت، جس کی ہلکی سی لغزش خاندان کی عزت اور غیرت اور شہرت خاک میں مل سکتی ہے۔

حد ہو گئی

ایک پاگل نے پاگل خانے کے ڈاکٹر کو آتے دیکھا تو اس کا راستہ روک کے کھڑا ہو گیا۔ اور بولا "ڈاکٹر صاحب حد ہو گئی آج میں نے پورے اُنچاس انڈے کھائے"۔ ڈاکٹر بولا "ایک اور کھا لیتے تاکہ پورے پچاس ہو جاتے"۔

پاگل نے قدرے ناراضگی سے جواب دیا" واہ ڈاکٹر صاحب آپ بھی پاگل ہیں۔ جو اتنا اچھا مشورہ دے رہے ہیں۔ اگر بدہضمی ہو جاتی تو"۔

سوچنے کی بات

وقت رُوئی کے گالوں کی طرح ہے۔ اسے علم و حکمت کے چرخے میں کات کر اس کا قیمتی لباس بنا لو۔ ورنہ جہالت کی آندھیاں اسے اُڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیں گی۔

کچھ لفظ چنے ہیں

● رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں۔ تو اُن سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے۔ خواہ وقتی ہی سہی۔

● وحشتوں کے راگ پر رقص کرتی فضاؤں میں سفر کرتے ہوئے جی چاہتا ہے کہ چلیں اور چلتے ہی چلے جائیں۔ اور یوں ہی راستوں میں کہیں کھو جائیں۔

● منزل کے تعین کے بغیر سفر شروع کر دیا جائے تو ہر اٹھتا قدم تھکن بڑھانے اور حوصلے پست کرنے لگتا ہے۔

● زندگی کی شاہراہ پر ٹکرانے والے کچھ مسافر ہماری سوچوں کا کچھ حصہ چپکے سے اپنے نام الاٹ کروا جاتے ہیں۔ اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ گزرتے وقت میں کسی کے لہجے کا خلوص، گفتگو کی شیرینی اور سادگی اور آنکھوں کی چمک ماضی کی اوٹ سے جھانکتی ہے۔ اور ہمیں چونکا چونکا جاتی ہے اور اپنے ہونے کا یوں احساس دلاتی ہے کہ ہم اپنی خود فراموشی پر سوائے انگشت بدنداں ہونے کے کچھ بھی تو نہیں کر سکتے۔

● خواہشیں سرد زندگی میں حرارت کا کام دیتی ہیں۔ خواہشوں کا وجود اگر بالکل ہی مٹ جائے تو زندگی بے جان، بے رنگ اور پھیکی ہو جاتی ہے۔ ایسے میں کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

حرفِ امتیاز

امیر تیمور سے کسی نے پوچھا۔

"تیری فتوحات کا راز کیا ہے"؟

اس نے جواب دیا۔

"اپنے فوجیوں کے لئے موم ہوں اور وہ دشمن کے مقابلے میں فولاد بن جاتے ہیں"۔

کہاں کہاں سے پھوٹتا ہے چشمۂ اظہار

● آپ کسی پر جھنجھلاہٹ طاری کر دیں۔ وہ اخلاق کی کوئی نہ کوئی حد ضرور پھلانگے گا۔ یہ شدت پر منحصر ہے۔

● اپنی تمام الجھنوں اور مسائل کو اکٹھا کر کے گولا بنا لیں پھر کہیں سے بھی کہیں لڑھکا دیں۔ چلو جی جان چھوٹی۔

● زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پرکھنا اور لوگوں پر اعتبار کرنا محض اس لئے نہ چھوڑ دیں کہ ان میں سے کچھ نے آپکو مایوس کیا ہے۔ کوئی نہ کوئی شخص اور کوئی نہ کوئی پہلو آپ کا ضرور ہے۔

● اگر آپ کا دماغ سوچتا، سمجھتا، فیصلہ کرتا اور اُن تینوں کے نتائج کو یاد رکھتا ہے تو آپ بالکل ٹھیک ہیں۔

● اگر آپ کی زندگی غیر متوازن ہوتی جا رہی ہے تو ایک متوازن ٹائم ٹیبل بنا کر اس پر سختی سے عمل کریں۔ زبردستی بگڑتے چلی جانے والی چیز کو زبردستی ہی قابو کیا جا سکتا ہے۔

● کاش کا لفظ آپ کی کوتاہی کو ظاہر کرتا ہے۔

● کاغذ پر زندگی کے نقوش مکمل طور پر کبھی نہیں اُتارے جا سکتے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کپڑے کا پرنٹ کاغذ پر اُتارا جائے تو اس کا تاثر بدل جاتا ہے۔

● اگر آپ اپنا شاہکار تخلیق کرتے وقت کچھ خوبصورت جذبوں سے مغلوب ہیں تو آپ کو اپنی تخلیق سے ہمیشہ ان جذبوں کی دھیمی دھیمی خوشبو آتی رہے گی۔

● اَنا، ضد، ہٹ دھرمی، خودغرضی، ہوس، کاہلی، خود فریبی یہ سب زوال کے چھپے رہیں۔

مختصر مختصر

● بعض لوگ غضب کے سکون پسند ہوتے ہیں۔ کامیابی بھی اُن کے دروازے پر دستک دے تو چلا اُٹھتے ہیں۔ یہ کون کمبخت شور کر رہا ہے۔

● جس شخص کو خود کچھ نہ کرنا ہو۔ اس کے لئے کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہوتا۔

● بعض مقررین کی تقریروں میں گہرائی کم اور لمبائی زیادہ ہوتی ہے۔

● پاگل پن کا علاج ممکن ہے لیکن کج فہمی کی اصلاح ممکن نہیں۔

● بدقسمتی کے مقابلے میں خوش قسمتی کو برداشت کرنے کے لئے عظیم تر خوبیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

● کمزور مخلص نہیں ہو سکتے۔

● عقلمند آدمی جنگ جیتنے سے زیادہ جنگ میں شریک نہ ہونے کو مفید سمجھتا ہے۔
(لاروشن)

● تمام لوگ مساوی طور پر مغرور واقع ہوئے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اظہار غرور کے طریقے الگ الگ ہیں۔

فارسی کی رُباعی کا ترجمہ

● جس قدر دنیا تیرا مقدر تھی وہ تجھے مل چکی۔ اس پر قناعت کر۔ اور شور و غل سے اپنی زبان کو محفوظ رکھ۔ اگر تجھے اس وقت کم رزق مل رہا ہے تو مطمئن ہو جا کہ تیرے حق میں یہی بہتر ہے۔

● جو چیزیں کھائی نہیں جاتیں اُن کا فروخت نہ کرنا ہی اچھا ہے۔

● اور جو لوگ تجھ سے بات نہیں کرتے تو اُن کی خاموشی تیرے حق میں گفتگو سے کہیں بہتر ہے۔

نظم

دل میں اُمید اس کے آنے کی۔
جیسے کنجی کسی خزانے کی۔!!!
اپنے ماتھے پہ لکھ لے نام اپنا
اس کو عادت ہے بھول جانے کی
میں وہاں ہوں جہاں ڈبو دے گی
تیری کوشش مجھے بچانے کی
روٹھ کر ہوں عذاب میں الفت
اس کو فرصت نہیں منانے کی
ہجر کی ٹھہری ہوئی رُت کو روانی تو ملے
اس کے آنے کی خبر یونہی اڑا دے کوئی
چیختی چپ کے سمندر میں نگر ڈوب چلا
ہے کنارے پہ اگر شور مچا دے کوئی۔

شعری لغت

● ہاسٹل۔ رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو۔

● دفتر شکایات۔ کب وہ سنتا ہے کہانی میری اور پھر وہ بھی زبانی میری۔

● قرض خواہ۔ ڈھونڈتا پھرتا ہے لوگوں میں شباہت اس کی۔

● عشق۔ جتنے بھی ہیں مرض ہیں سب لاجواب ہیں۔

● حسینہ۔ تم کو چھیڑے گا وہی جس کی قضا آئی ہے۔

● کنوارہ۔ بیٹھوں کہاں کہ سایۂ دیوار بھی نہیں۔

سب سے عظیم

● دنیا کا سب سے عظیم نام اللہ ہے۔

● دنیا کی سب سے عظیم شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

● دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن ہے۔

● دنیا کا سب سے عظیم گھر خانہ کعبہ ہے۔

● دنیا کی سب سے عظیم دعوت اذان ہے۔

منتخب اشعار

دنیا سمجھ رہی ہے کہ میں سنگِ میل ہوں
پتھر بنا دیا ہے ترے انتظار نے

●

فریب دیتا رہا دوستی کے پردے میں
وہ شخص چہرے پہ کتنے نقاب رکھتا تھا

●

شرطِ غم گسار ہے ورنہ یوں تو سایہ بھی
دور دور رہتا ہے ساتھ ساتھ چلتا ہے

●

وہ پیش لفظ سے آگے نہ پڑھ سکا مجھ کو
سمجھ رہا تھا زمانہ کھلی کتاب مجھے۔

دل تو دل ہی ہے کسی طور بہل جائے گا
میری آنکھیں تیری چاہت کی سزا کاٹیں گی

●

کبھی کبھی تو میں اتنا اداس ہوتا ہوں
کہ آس پاس کے منظر بھی رونے لگتے ہیں

قطعہ

لمحے جو گزرے ساتھ ترے حاصلِ حیات
کیسے معاملات ہیں دل کے معاملات
تیرے خیال وخواب میں گھڑیوں میں کٹ گئی
سرما کی ایک سرد ٹھٹھرتی طویل رات

●

ضبط مجھ سے نہ ہوا تاب نہ لایا وہ بھی
میں بھی بدنام ہوا شہر میں رسوا وہ بھی
ساری دنیا سے تھا ناراض میں جس کی خاطر
خواب میں اسکو جو دیکھا تو خفا تھا وہ بھی

ہنسی

● انسان صرف ہنسنے کی بنا پر کرۂ ارض پر تمام مخلوقات سے ممتاز ہے۔
(جوزف ایڈیسن)

● جانور مغموم ہوتے ہیں، رو سکتے ہیں۔ لیکن ہنس نہیں سکتے۔ (ڈرائیون)

● بہترین ہنسی وہ ہے جس سے کسی کا دل نہ دکھے۔ (ایک مفکر)

● ہنسی ایک سستی دوا ہے جسے خریدا نہیں جاسکتا۔ (محمود)

● اگر میں کبھی کبھی کھلکھلا کر نہ ہنسوں۔ تو مر جاؤں (ابراہیم لنکن)

تشنۂ محبت

اس کے دل میں محبوب کے پیار کے لئے ایک سمندر تھا۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ وہ لوگوں کو اپنے حسن وجمال سے مخمور کردیتی تھی اور میرا پیاسا دل اس پر نچھاور تھا جسطرح کوئی بھنورا کسی پھول کا عاشق ہو۔ اس کے وصل وتصور کی راتوں نے میری نیندیں حرام کردی تھیں۔ اس کا کومل چہرہ آنکھوں میں سمائے رہتا۔ میری ملکہ دل میں بیحد مضطرب ہوں۔ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھے آواز دو۔ میرا دل کہتا ہے کہ میں پنکھ لگا کر فلک کی نیلی لامحدود وسعتوں میں پرواز کر کے تجھ تک پہنچ جاؤں کیونکہ انسانیت کی بہار ایسے ہی لوگوں سے ہے۔ یہی گلشنِ زندگی کے لالہ وگل ہیں۔ مجھے حیاتِ نو دو تمہارے سوا کسی اور کا تصور ناممکن ہے ناممکن۔!

نصیب

اک خوشگوار موڈ میں
اس نے جب
بے حساب لوگوں کے نصیب میں
خوشیاں لکھ ڈالی ہوں گی
تب اس نے اک لمحے رک کر
سوچا ہوگا
توازن کی خاطر
کچھ تبدیلی چاہیئے
اور یوں اگلا نصیب لکھنے کو
اس نے جو صفحہ پلٹا
وہ میرا تھا۔

توقع

جب ہوا دھیمے لہجوں میں کچھ گنگناتی ہوئی
خواب آسا سماعت کو چھو جائے
کیا تمہیں کوئی گزری ہوئی بات یاد آئیگی؟

موسمی اثر

اک ننھا سا پھول
مرے گلشن میں
کھل اٹھا۔

بچوں کے کپڑے ایک عرصے تک صاف ستھرے رہ سکتے ہیں۔
اگر انہیں آپ احتیاط سے صندوق میں بند رکھیں۔

ان دنوں ہسپتال ڈبل نمونیئے کے مریضوں کو داخل نہیں کر رہے۔
کیوں کہ وہاں صرف سنگل کی گنجائش ہے۔

ایک بچے سے پوچھا۔ سائنس کے کیا فائدہ سوال سن کر بچے کو ہنسی آگئی جواب سوال کی شکل میں کہ آخر ہمارے ملک میں بچے کے وجود کا کیا فائدہ۔؟

صاحب شاعروں کے عشق کے قصے تو کتابوں میں خوب بڑھ چڑھ کر ملیں گے۔ مگر دکھ تو اس بات کا ہے کہ م۔ش۔خ۔ عشق کرتے ہیں تو زمانہ انگلیاں اٹھاتا ہے۔

روشن ستارے

● اگر تم اپنے ماں باپ کی باتوں پر توجہ دوگے تو لوہے اور پتھر کی سلیں بھی تمہارے ہاتھوں میں موم ہوجائیں گی۔
(ابرمی کہاوت)

● جنگ میں اخلاقی قوتیں تین چوتھائی اہمیت رکھتی ہیں۔ مادی قوت کا کردار صرف ایک چوتھائی ہوتا ہے۔
(نپولین)

● دیانت دار آدمی کے لئے یہ سزا کافی ہے کہ اس کے منہ پر جھوٹی تعریف کردی جائے۔
(فرانسیسی کہاوت)

اداریہ　　بقلم خاص

اب ابابیلوں کا لشکر نہیں آنے والا

صدیوں پہلے مکہ مکرمہ میں بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لئے ہاتھیوں پر سوار ہو کر کچھ طاقت ور شرپسندوں نے ایک ہوشربا اقدام کیا۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب اس وقت خانۂ خدا کے متولی تھے۔ یہ وقت بہت نازک تھا اور اس وقت اصحابِ فیل سے مقابلہ کرنا قطعاً ممکن نہیں تھا۔ اس وقت اپنے گھر کو بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ابابیل کا ایک لشکر روانہ کیا۔ اور اس لشکر نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں برسا کر ہاتھیوں کی فوج کو زخمی کر دیا۔ بالآخر اصحابِ فیل کی فوج پسپا ہو گئی۔ اور بیت اللہ پر قبضے کا خواب پورا نہ ہو سکا۔ اور اس طرح ابابیل کے لشکر کے ذریعہ ربّ العلمین نے خانۂ کعبہ کی حفاظت فرمائی۔ تاریخ کا یہ ایک چھوٹا سا واقعہ ہے۔ لیکن مسلمانوں نے اس واقعہ کو صرف معجزہ سمجھ کر پڑھا اور سنا۔ لیکن اس کی گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی۔ کاش مسلم قوم نے یہ غور و فکر کیا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے ابابیل کا لشکر روانہ کر کے کس بات کی رہنمائی کی ہے۔ اور مسلمانوں کو کیا سبق پڑھایا ہے۔ اصحابِ فیل کا یہ واقعہ قرآنِ حکیم کی ایک سورۃ "سورۂ فیل" میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور اس واقعہ کو اس لئے قرآن نے اہمیت دی ہے کہ اس حادثے کے وقت جبکہ ابرہا نے ایک لشکرِ جرّار کے ساتھ خانۂ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ اس حملے کو ناکام بنانے کے لئے ابابیل کا لشکر آسمان سے آیا۔ اور ابابیلوں نے مسور اور چنے کے برابر کنکریاں برسا کر ہاتھیوں کی فوج کے اوسان خطا کر دیئے اور انہیں واپس ہو جانے ہی میں اپنی عافیت نظر آئی۔ دنیا بنانے والے نے مسلمانوں کو لشکرِ ابابیل کے ذریعہ یہ سبق دینے کی کوشش کی تھی کہ اگر تم زمین پر رہ کر دشمنوں سے اپنی حفاظت کرنا چاہتے ہو یا اصولوں کی بنیاد پر کسی کے خلاف کوئی جنگ لڑنا چاہتے ہو تو تمہیں اپنی فضائی طاقت کو بحال کرنا چاہیئے۔ اگر تمہارے پاس فضائی طاقت ہوگی تو تم آسانی کے ساتھ دوسروں پر اپنا تسلط قائم کر سکو گے اور تمہاری فضائی طاقت کمزور ہوگی یا نہ ہونے کے برابر ہوگی تو تمہیں ذلت و پسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پڑھائے اس سبق کو مسلمانوں نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور یہود و نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ کے اس اشارے سے استفادہ کیا۔ چنانچہ دنیا بھر میں رہنے والے یہودیوں اور نصرانیوں نے اپنی فضائی طاقت کو نہ صرف ہموار کیا بلکہ اپنی ساری جنگی صلاحیتیں اس پر جھونک دیں۔ کیوں۔؟ کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اس دنیا میں وہی سُرخرو ہو سکتا ہے جس کے پاس جنگی جہاز ہوں۔ اور جو گروہ اپنے پاس فضائی ہتھیار رکھتا ہو۔

آج امریکہ اور عراق کی جنگ میں یہ بات اور زیادہ کھل کر ثابت ہو گئی ہے کہ جو قوم فضائی طاقت سے بہرہ ور ہوتی ہے وہ کتنی آسانی سے دوسروں کو ہلاک و برباد کر سکتی ہے۔

ایک اور واقعہ تاریخ اسلام میں مذکور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جب ایک جنگ کے موقعہ پر مسلمان کمانڈروں کو اس بات کی خبر نہیں تھی کہ دشمن چھپ کر حملے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس وقت عمر فاروق رضؓ نے ہزاروں میل کے فاصلے سے یا ساریۃ الجبلی کہہ کر ایک آواز لگائی تھی جسے اللہ نے مسلمان کمانڈروں تک پہنچا دیا تھا۔ اور انھوں نے اپنے اُن دشمنوں سے اپنی حفاظت کر لی تھی جو پہاڑ کے پیچھے سے حملے کی تیاری کر رہے تھے۔ اس بات کو بھی مسلمانوں نے صرف ایک معجزہ پڑھا اور سنا اور اس کا کیف لیا۔ لیکن اس بات کی گہرائی میں جانے کی کوشش نہیں کی۔ حالاں کہ اس واقعہ میں یہ راز مضمر تھا کہ دنیا میں کسی بھی جنگ اور کسی بھی طرح کی جدوجہد میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے صحیح خبروں کا موصول ہونا اور صحیح خبروں کا اپنی جماعت تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔ لیکن

مسلمانوں نے میڈیا پر اتنی محنت نہیں کی ہے جتنی محنت یہود اور نصاریٰ نے کی ہے۔ چنانچہ اس معاملے میں بھی مسلمان یہود اور نصاریٰ سے بہت پیچھے ہیں۔ اور مسلمانوں نے مخبری کے ذریعہ اہم رازوں سے پردہ ہٹائے اور ارباب باطل کے ہاتھ مضبوط کئے۔ دنیا بھر کے مسلمان مخبروں کے ذریعہ مسلمانوں کو اور دینِ اسلام کو نقصان پہنچارہے ہیں جو ایک شرمناک حرکت ہے۔ اور اس سے دین اسلام اور کردارِ اہلِ ایمان کی بنیادیں کھوکلی ہو رہی ہیں۔

عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں جب بھی حق و باطل کا کوئی معرکہ پیش آئے تو اس میں کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب کامیابی سے ہمکنار کرنے والے ہتھیاروں سے مسلمان لیس ہوں۔ مسلم ممالک کو اپنے رب کی رہنمائی سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ سب سے پہلے انہیں اپنی فضائی طاقت کو ہموار کرنا چاہئے۔ کیوں کہ اللہ نے ابابیل کے ذریعہ مسلمانوں کو رہتی دنیا تک ایک سبق پڑھا دیا تھا۔ اب ابابیل کا لشکر بار بار نہیں آئے گا۔ اب ہمیں لشکرِ ابابیل سے عبرت حاصل کرکے خود ہی اربابِ باطل سے نمٹنے کی تیاری کرنی ہوگی اور آج کی دنیا میں تیاری یہی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنی فضائی طاقت کو ہموار کریں۔

دوسری تیاری ہمیں یہ کرنی چاہئے کہ خبریں نشر کرنے والا کوئی ادارہ قائم کریں۔ آج کے دور میں اپنا کوئی ٹی وی چینل بنائیں۔ یا پھر کسی بھی مواصلاتی ادارے کو اپنے ماتحت رکھیں۔ جب تک میڈیا پر ہماری گرفت مضبوط نہیں ہوگی اس وقت تک ہم اربابِ باطل کے دانت کھٹے نہیں کر سکتے۔

مسلمانوں کی صرف ایک صفت طاغوتی طاقتوں کے لئے مسئلہ بنی ہوئی ہے اور وہ ہے مسلمانوں کا ذوقِ شہادت۔ ورنہ اسبابی طور پر مسلمان بہت پیچھے ہیں۔ کاش اب مسلمانوں کی آنکھیں کھل جائیں!

امریکہ نے عراق پر جو حملہ کیا ہے۔ اس کا قانونی جواز نہیں تھا۔ لیکن امریکہ اپنی طاقت کے نشے میں اس قدر ڈوبا ہوا ہے کہ اس کو نہ شرم رہی نہ غیرت۔ اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے وہ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں جس قدر جھوٹ بول رہا ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ اگر امریکہ اپنی اس کوشش میں جو ایک "ناجائز سوچ و فکر" پر مبنی ہے، کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر دنیا میں دہشت گردی کو زبردست فروغ حاصل ہوگا۔ کیوں کہ اس سے یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اصول، قاعدہ اور قانون کوئی چیز نہیں ہے۔ جس کے منہ میں زبان اور جس کے ہاتھ میں لاٹھی بس وہی سب کچھ ہے۔ جس کا دل چاہے دوسرے کے گھر میں گھس کر اپنا قبضہ جمالو اور اس گھر کی خوش حالیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لو۔

بظاہر امریکہ دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ دنیا میں دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے۔ اور اس نے افغانستان اور عراق پر حملہ کرکے نیز اسرائیل جیسے فاسسٹ ملک کی پشت پناہی کرکے غنڈہ گردی اور دہشت گردی کو بڑھاوا دیا ہے۔ اگر اس کو اپنی من مانیوں میں کامیابی مل جاتی ہے تو پھر اس دنیا کا سکون غارت ہو کر رہ جائیگا۔ اور اس دنیا کی سوچ یہ بن جائیگی کہ طاقت کے زور پر کسی بھی ذات کو اور کسی بھی ملک کو تباہ کیا جا سکتا ہے اور کسی بھی کردار اور صاحب کردار کے پرخچے اڑائے جا سکتے ہیں۔ صدام حسین اچھے ہیں یا برے، انکا مسلک اور نقطۂ نظر کیا ہے؟ ان باتوں سے قطع نظر یہ بات تو واضح ہو چکی ہے کہ وہ بہادر بھی ہیں اور سوچ و فکر کی دولت سے مالا مال بھی۔ انہوں نے اپنی ننھی سی جان کے ساتھ امریکہ کے طاغوتوں سے پنجہ کشائی کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بہادر لوگوں کو نہ فوج کی ضرورت رہتی ہے نہ ہتھیاروں کی۔ انکے پاس جو دولتِ ایمان ہوتی ہے وہی ان کا سب سے بڑا سہارا ہوتی ہے اور انہوں نے اس حق و باطل کی کشمکش میں یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ؎ مومن ہو تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ حالات کیا بنیں۔ اور اس معرکہ آرائی کا اونٹ کس کروٹ بیٹھے۔ صدام حسین زندہ رہیں یا نہیں۔ امریکہ اپنے ناپاک عزائم میں کس حد تک کامیاب ہوگا اور کس حد تک ناکام۔ کون سرخرو ہوگا اور کون سرنگوں۔ اصولی اور اخلاقی جنگ تو صدام حسین جیت چکے ہیں اور امریکہ ہار گیا ہے۔ خود امریکہ ہی میں بش کے پتلے جلائے جا رہے ہیں جبکہ عراق میں صدام کے مخالفین بھی صدام کی زندگی کی دعائیں کر رہے ہیں۔ رہی وہ جنگ جو ہتھیاروں کے بل بوتے پر لڑی جاتی ہے۔ اس لڑائی کے بارے میں صدام حسین کی طرف سے ہم فخریہ یہ شعر سنا سکتے ہیں۔

؎ شکست و فتح مقدر ہے دلے اے امیر ✤ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا

قسط نمبر ۷

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

[illegible]

التواب

حق تعالیٰ کا ۸۰ واں صفاتی نام التواب ہے۔ التوابُ کے معانی ہیں۔ بہت زیادہ توبہ قبول کرنیوالا۔

یہ اسم، اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۴۰۹ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی شکل یہ ہے کہ انسان دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرے۔ اور خود اپنی خطاؤں کی اپنے رب سے معافی زیادہ زیادہ طلب کرے۔

● بزرگوں نے فرمایاہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الٰہی کا ورد ۳۶۰ مرتبہ کرے تو اس کے کبائر گناہ بھی معاف ہوجائیں۔ لیکن افضل یہ ہے کہ ۳۶۰ مرتبہ اس اسم کو پڑھنے کے بعد اپنے کبائر گناہوں کی معافی بھی طلب کرے۔

● بعض اکابرین نے یہ فرمایاہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ ۱۷۰ مرتبہ نمازِ فجر کے بعد اس اسم الٰہی کا ورد کرے تو اس کے اندر ولایت کی صفت پیدا ہوجائے۔

● اگر کوئی شخص نمازِ چاشت کے بعد ۱۰۷ مرتبہ "یاتوّابُ" پڑھ لیا کرے تو اس کو حق تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق عطا کریں گے۔

بزرگوں نے فرمایاہے کہ جو شخص اس اسم الٰہی کا ختم سال میں ایک مرتبہ کرلیا کرے تو تمام سال وہ امن وامان میں رہے۔ اور تمام فتنوں سے اور ریشہ دوانیوں سے اور سازشوں سے وہ محفوظ رہے۔ اس ختم کی ترکیب یہ ہے کہ رمضان المبارک کی ۱۲ تاریخ سے شروع کرکے عید کا چاند دیکھنے تک اس کو جاری رکھے۔ اور ہر روز ۲۱ ہزار مرتبہ "یاتوّابُ" پڑھا جائے اور اوّل وآخر سترہ سترہ مرتبہ درود شریف پڑھا جائے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَخَیْرِ الْمَلٰئِکَۃِ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔

● بزرگوں نے فرمایاہے کہ اگر کسی چھوٹے بچے پر روزانہ دس مرتبہ پڑھ کر دم کردیا جائے تو بچہ نظر بد سے اور تمام آفات سے محفوظ رہے۔

● اگر کسی کی دعا قبول نہ ہوتی ہو تو روزانہ اس اسم الٰہی کو گیارہ سو مرتبہ لگاتار گیارہ دن تک پڑھیں۔ اور روزانہ دعا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ جس معاملے میں بھی دعا کریں گے قبول ہوگی۔

● جو شخص اس اسم الٰہی کا عامل بننا چاہے۔ اسکو چاہیئے کہ ۴۴۶۵ مرتبہ روزانہ لگاتار چالیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور اس کے بعد اس کے عملیات میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔

اس اسم الٰہی کا نقش طبیعت کے اندر نکھار اور اعمال کے اندر سدھار پیدا کرنے کیلئے نیز نفس کی دسیسہ کاریوں سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۴	۱۰۸	۱۰۵	۱۰۲
۱۰۶	۱۰۱	۹۵	۱۰۷
۱۰۰	۱۰۳	۱۱۰	۹۶
۱۰۹	۹۷	۹۹	۱۰۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اور اس کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کو ملحوظ رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۳۲	۱۴۰
۱۳۹	۱۳۶	۱۳۴
۱۳۳	۱۴۱	۱۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۷	۱۰۳	۱۰۱	۱۰۸
۱۰۹	۱۰۰	۱۰۶	۹۴
۱۰۴	۹۶	۱۰۷	۱۰۲
۹۹	۱۱۰	۹۵	۱۰۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اسکو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۳۹	۱۳۷
۱۴۱	۱۳۶	۱۳۲
۱۳۵	۱۳۴	۱۴۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۸	۹۴	۱۰۲	۱۰۵
۱۰۱	۱۰۶	۱۰۷	۹۵
۱۰۳	۱۰۰	۹۶	۱۱۰
۹۷	۱۰۹	۱۰۴	۹۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۲	۱۳۶	۱۴۱
۱۴۰	۱۳۴	۱۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، خ، ر، غ یا خ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر اور ایک ٹانگ کھڑی کرکے نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۰۴	۹۹	۹۷	۱۰۹
۹۶	۱۱۰	۱۰۳	۱۰۰
۱۰۷	۹۵	۱۰۱	۱۰۶
۱۰۲	۱۰۵	۱۰۸	۹۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا لحاظ رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳۵	۱۴۱	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۶	۱۳۹
۱۴۰	۱۳۲	۱۳۷

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۹۰۴ مرتبہ "یا توابُ" پڑھ کر دم کردیا کریں تو ان نقوش کی تاثیر وقوت میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ نقوش اپنی تاثیر دکھانے میں اسی طرح محتاجِ حکمِ الٰہی ہیں جس طرح دوائیں اپنی تاثیر دکھانے میں محتاج وحکم الٰہی ہوا کرتی ہیں۔

مریضوں کی ذہن سازی کرتے رہنا چاہیے۔ تاکہ مریض نقوش کو فی نفسہ مؤثر سمجھ کر شرک اور گمراہی میں مبتلا نہ ہوں۔ مریض کو اس بات کی تاکید بھی کرنی چاہئے کہ جس طرح دوا کا استعمال کرتے وقت "اللہ شافی" پڑھا جاتا ہے اسی طرح نقش کو باندھتے وقت بھی اللہ شافی پڑھنا چاہئے۔ تاکہ اس بات کی یاد دہانی رہے کہ شفاء دینے والی ذات اللہ کی ہے اور ان کی مرضی کے بغیر بیماروں کو شفاء اور کمزوری کو تندرستی نصیب نہیں ہوتی۔

"یا توابُ" کا نقش اگر آسمانی یا فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں تو افضل ہے۔

(باقی آئندہ)

قسط ۶۲



علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۃ احزاب قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۃ احزاب قرآن حکیم کی ۳۳ ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کی یہ آیت وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا۔ (آیت ۳)

اس آیت کا سات ہزار سات سو مرتبہ پڑھنا سات دن تک ہر مشکل کو آسان کر دیتا ہے۔ آگے پیچھے سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اور جس مشکل میں بھی گرفتار ہوں اس کو دفع کرنے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ مشکل سے نجات ملے گی۔

اسی آیت کو اگر بعد نماز عشاء تین سو مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ایک سو بیس دن تک پڑھیں۔ تو غیب سے روزی کے دروازے کھل جائیں۔ اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔

دو شخصوں میں محبّت کرانے کے لئے اس آیت کا اکیس دن تک اکیس سو مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ ط وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُھُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ اِلَّا اَنْ تَفْعَلُوْا اِلٰی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ط کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا۔ (آیت ۶) اس آیت کو روزانہ ۲۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کے بعد اُن دونوں شخصوں کے لئے دعا کی جائے۔ جن کے درمیان محبّت کرانی ہو۔ یا پھر ۲۱ سو مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے اُن دونوں کو کھلائیں۔

اگر کوئی ملازم بھاگ جاتا ہو یا کوئی ملازم یا لڑکا کہنا نہ مانتا ہو تو اس آیتِ کریمہ کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کر کے پلانا مفید ہے۔ لگاتار ۳ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ مطیع ہو جائے گا اور جم کر کام کرے گا۔ آیت یہ ہے۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَخَذْنَا مِنْھُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ط لِیَسْئَلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِھِمْ وَاَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ اس آیت کریمہ کو لکھ کر اگر نافرمان اولاد کے گلے میں ڈال دیں تو اللہ کے فضل سے وہ مطیع اور فرمانبردار ہو جائے۔

اگر ارباب اسلام کی جنگ کفار و مشرکین سے ہو رہی ہو۔ یا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی فتنہ انگیزی یا فرقہ وارانہ فساد ہو رہا ہو جس میں اہلِ اسلام کی رسوائی کا اندیشہ ہو یا مسلمانوں کی خانہ خرابی کا خطرہ ہے تو اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا بے حد مفید ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا ط وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ط اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ۔ اس ختم شریف کو بہت سے لوگ پڑھیں۔ نو چندی جمعرات سے شروع کر کے لگاتار ۳ جمعراتوں تک پڑھیں۔ انشاء اللہ مسلمانوں کو کامیابی ملے گی۔ اور وقار بحال رہے گا۔

اگر عورت یا مرد بدزبان ہو تو اس کی زبان بندی کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کر کے پلائیں اور لگاتار ۷ روز تک یہ عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بدزبانی سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا۔ اس آیت کو باوضو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس عورت اور مرد کو پلائیں جس کی بدزبانی سے پورا گھر پریشان ہو۔ یہ عمل جب بھی کریں زوال کے بعد کریں۔ پلانے کا وقت مقرر نہیں ہے۔ وہ کسی بھی وقت پلائیں۔ نیت زبان بندی کی رکھ کر عمل پڑھیں۔ پھر اُس مرد یا عورت کو پلا دیں۔ جس کی بدتمیزیوں یا بداخلاقیوں یا بدزبانیوں کی وجہ سے لوگ پریشان ہوں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز فائدہ محسوس کرینگے۔

(باقی آئندہ)

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

ماہِ جون ۲۰۰۳ء آپ کیلئے کیسا رہے گا

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ اُن کے لئے جون ۲۰۰۳ء عدد سے زیادہ مبارک ثابت ہوگا۔ ان کو اس مہینے میں کاروباری ترقی بھی عطا ہوگی۔ اور گھریلو سکون سے بھی وہ بہرہ ور رہیں گے۔ جن حضرات کا مفرد عدد ایک ہے انکو چاہیئے کہ وہ آنے والے جون میں اپنے اہم کاموں کو انجام دیں۔ کیوں کہ اس مہینے میں اُن کے سبھی اقدامات کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۲ ہو ان کیلئے ماہِ جون عام سا مہینہ رہے گا۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۳ ہو۔ ان کے لئے بھی یہ مہینہ کوئی خاص پیغام لیکر نہیں آئے گا۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۴ ہو۔ اُن کے لئے ماہِ جون خوش بختی کا پیغام لیکر حاضر ہوگا۔ اس ماہ ۴ عدد والے لوگ خوشحالی سے بھی ہمکنار رہیں گے اور ذہنی آسودگی سے بھی۔ ۴ عدد والے حضرات وخواتین کو چاہیئے کہ اپنے اہم منصوبوں پر اس ماہ عمل کریں۔ اور اللہ کے عطا کردہ اس وقت کی قدر کریں۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۵ ہو۔ ان کے لئے اس ماہ کوئی انوکھی بات پیش نہیں آئے گی۔ لیکن کوئی قابلِ ذکر غم بھی نہیں ملے گا۔ عام سی زندگی گزرے گی۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۶ ہو۔ اُن کیلئے اس ماہ میں بہت مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ اور بہت سے مسائل سے انہیں دوچار ہونا پڑسکتا ہے۔ ۶ عدد والے حضرات وخواتین کیلئے یہ مہینہ غیر مبارک ثابت ہوگا۔ اور یہ مہینہ ۶ عدد کے حاملین کو ناقابلِ فراموش نقصانات سے دوچار کرسکتا ہے۔ اس لئے اس ماہ ۶ عدد والے حضرات احتیاط سے کام لیں۔ اور کسی بھی معاملے میں اونچی اڑان اڑنے کی کوشش نہ کریں۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۷ ہو۔ ان کے لئے جون کا مہینہ غموں کی ایک نئی خبر لے کر حاضر ہوگا۔ گھریلو زندگی بھی پراگندہ رہے گی ——— اور سماجی طور بھی صدمات برداشت کرنے ہوں گے۔ مالی اور معاشی طور پر بھی جون کے مہینے میں ۷ عدد والے افراد کشمکش اور نقصان کا شکار رہیں گے۔ اور اس ماہ مختلف صورتوں میں انہیں ناقدری اور بے وفائی کا سامنا کرنا پڑیگا۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۸ ہو ان کے لئے جون کا مہینہ کسی بھی اعتبار سے یادگار نہیں بن سکے گا۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۹ ہو ان کے لئے جون کا مہینہ نت نئی خوشیوں کی سوغات لے کر حاضر ہوگا۔ ۹ عدد کے افراد جس کام میں بھی ہاتھ ڈالیں گے انہیں ماہِ جون میں بھرپور کامیابی ملے گی۔ اور انہیں زندگی کی انوکھی حسرتوں کو سمیٹنے کا موقعہ کئی بار ملے گا۔ ماہِ جون میں ۹ عدد والے افراد گھریلو زندگی میں بھی مطمئن رہیں گے۔ اور ان کے آپسی تعلقات بھی خوشگوار رہیں گے۔

● ۹ عدد والے افراد کے لئے جون کا مہینہ اللہ کی طرف سے قیمتی ساعتوں اور بے مثال لمحوں پر مشتمل ہوگا۔ ان ساعتوں اور لمحوں کی قدر نہ کرنا عاقبت نااندیشی ہے۔

● جن حضرات وخواتین کے نام کا مفرد عدد ۹ بنتا ہو ان کو چاہیئے کہ وہ آنے والے جون کے مہینے میں اپنے اہم پروگراموں کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور اس مبارک ماہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جو ان کے لئے بطور خاص خوشیوں کے پیغام لے کر آرہا ہے۔

(باقی آئندہ)

قسط ۱۲۱

اعداد کا جادو

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

کیا اب میں کوئی نیا کاروبار شروع کروں؟

اگر کوئی شخص اپنے کاروبار سے نقصان اُٹھا رہا ہے اور اب یہ چاہتا ہے کہ اپنے کاروبار کو بدلے اور وہ بدلنے سے پہلے۔ یہ جانکاری حاصل کرنا چاہتا ہے کہ میں کاروبار بدلوں یا نہیں۔ تو اس کے لئے اس کو اس طرح معلومات حاصل کرنی چاہئیں مستحصلہ برآمد ہونے کے بعد اگر عدد طاق بچے تو نیا کاروبار شروع کرنا اچھا ہے۔ اور اگر عدد جفت بچے تو نیا کاروبار کرنا نقصان دہ ہے۔ مثلاً ذاکر ابن زیتون ۱۵ جون ۲۰۰۳ء بروز اتوار کو صبح ۱۱ بجے یہ معلوم کرتا ہے کہ کیا اب میں کوئی نیا کاروبار شروع کروں؟ تو اس کا جواب حاصل کرنے کیلئے جملہ یہ بنائیں گے۔

کیا اب میں ذاکر ابن زیتون کوئی نیا کاروبار شروع کروں؟ تو اس کی تفصیل اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) نام۔ ذاکر۔ زیتون۔	۱۳۹۴	۸
(۲) حروفِ سوال کے اعداد۔	۱۵۱۴	۲
(۳) تاریخ عیسوی۔	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی۔	۶	۶
(۵) سن عیسوی۔	۲۰۰۳	۵
(۶) تاریخ قمری۔	۱۴	۵
(۷) ماہ قمری نمبر۔	۴	۴
۸ سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۹) ماہ ہندی، ہاڑ۔	۳	۳
(۱۰) دن اتوار۔	۱	۱
(۱۱) بُرج جوزا مقررہ نمبر۔	۳	۳
(۱۲) ستارہ عطارد منفی عدد۔	۹	۹
(۱۳) منزلِ قمر ذابح۔	۲۱	۳

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۳ ۹ ۳ ۱ ۳ ۲ ۴ ۵ ۵ ۶ ۶ ۲ ۸
۳ ۳ ۴ ۴ ۵ ۶ ۹ ۱ ۲ ۳ ۸ ۱
۶.۷ ۸ ۹ ۲ ۶ ۱ ۳ ۵ ۲ ۹
۴ ۶ ۸ ۲ ۸ ۷ ۴ ۸ ۷ ۲
.۱.۵ ۱ ۱ ۶ ۲ ۳ ۶ ۹
۶.۶ ۲ ۷ ۸ ۵ ۹ ۶
.۳.۸ ۹ ۶ ۴ ۵ ۶
۲.۸ ۶ ۱ ۹ ۲
۱.۵ ۷ ۱ ۲
۶.۳ ۸ ۳
۹ ۲ ۲
۲ ۴
۶

مستحصلہ ۶ یعنی جفت برآمد ہوا۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ ذاکر ابن زیتون کے لئے نیا کاروبار شروع کرنا اچھا نہیں ہے۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے۔ سوال کرنے کیلئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (اڈیٹر)

اجازت چاہتے ہیں

سوال از: سید ارشد ـــــــ حیدرآباد۔

میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ مجھے طلسماتی دنیا سے بہت معلومات ہوئی۔ اب میں ان سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں اسی غرض سے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

میں طلسماتی دنیا بہت ہی شوق سے پڑھتا ہوں۔ خاص کر نمبرات جنوری، فروری ۲۰۰۲ء کے رسالہ مؤکلات نمبر میں صفحہ ۱۲ پر آپ نے "صدقہ اور خصوصی عزیمت رجعت و نحوست سیارگان" اسکی خصوصی اجازت چاہتا ہوں۔ اور بعض جگہ اعراب (زبر، زیر) نہیں ہے جس کی وجہ پڑھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔ اور فائدہ اٹھانے سے محروم رہوں گا۔ احفظنی من النحوست الشمس والقمر والمشتری والزہرۃ والعطارد والمریخ والراس والذنب۔ اسکے اعراب (زبر، زیر، پیش) لگاکر مجھے بھیجیں تو آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی۔ مجھے اس سے فیضیاب ہونے کی توفیق دیجئے۔

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ میں آپ کا رسالہ کئی عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ لیکن بے فیض ہوں۔ اب فیض پانے کی امید رکھتا ہوں اسی رسالہ میں "ابجد قمری با مؤکل" مجھے بے حد پسند ہے۔ میں آپ سے "ابجد قمری با مؤکل" کی خصوصی اجازت چاہتا ہوں۔ میں مؤکل تابع نہیں کر سکتا۔ کیوں کہ خلوت اور پرہیز نہیں کر سکتا۔ اگر روزانہ پڑھنے کیلئے پرہیز اور خلوت کی ضرورت نہیں ہے تو مجھے اس کی خصوصی اجازت دیجئے۔ الف سے عین تک کسی بھی حرف کے پڑھنے کی میرا نام "ارشد" ہے۔ کیا میں کسی بھی حرف کو پڑھ سکتا ہوں یا مجھے صرف الف ہی پڑھنا چاہئے۔

میں عشق الٰہی سے سرشار ہونا چاہتا ہوں۔ حق تعالیٰ کے جلوے دیکھنا اور معرفت الٰہی میں گم ہونا چاہتا ہوں۔ اگر آپ میری اس خواہش کو پورا کرنے میں میری ہدایت فرمائیے تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کی بھی ہدایت فرمائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی دلی مراد پوری کرے اور اس ناچیز کی بھی (آمین)

جواب آپ کو مطلوبہ عمل کی اجازت ہے۔ حسب قاعدہ پڑھ کر فائدہ اٹھائیں۔ عزیمت پر اعراب آپ خود بھی لگا سکتے تھے کیونکہ عزیمت میں صرف سیاروں کے نام ہی ہیں۔ اس عزیمت کو اس طرح پڑھیں۔ اَحْفِظْنِیْ مِنَ النُّحُوْسَتِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْمُشْتَرِیْ وَالزُّھْرَۃِ وَالْعُطَارِدِ وَالْمِرِّیْخِ وَالرَّاسِ وَالذَّنَبِ۔

اگر آپ خلوت اور پرہیز نہیں کر سکتے تو پھر ابجد قمری با مؤکل نہ پڑھیں۔ کیوں کہ خلوت اور پرہیز کے بغیر اس طرح کے عملیات میں جو با مؤکل ہو۔ رجعت کا خطرہ رہتا ہے۔ آپ ابجد قمر کو بے مؤکل پڑھ لیں۔ وہ آپ کے لئے بہتر رہے گا۔ اور اس میں بھی مطلوبہ تاثیر پیدا ہوجائے گی۔

روحانی عملیات کا مجاہدہ اور مذاکرہ کرنے کیلئے تنہائی اور یکسوئی بہت ضروری ہے۔ اگر تنہائی اور یکسوئی میسر نہیں ہے تو پھر مطلوبہ نتائج کا برآمد ہوجانا محض اتفاق ہے۔ اس لئے اگر اس لائن سے کچھ بھی دلچسپی ہے تو پھر تنہائی اور یکسوئی کی جگہ تلاش کریں۔ عبادت و ریاضت کا لطف اسی وقت آسکتا ہے جب آپکو مقامِ خلوت میسر ہو۔ ورنہ پھر مسجد کے کسی گوشہ میں کرلیں۔

بچوں کی اصلاح کے لئے

سوال از: شیخ معراج ۔ بجنور۔

جناب محترم المقام حسن الہاشمی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عرض تحریر یہ کہ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا امید کی ایک کرن اور تمام مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ مالک دوجہاں کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کو شہرت ومقبولیت بخشی اور اس کے مضامین میں ایسی افادیت اور تاثیر پیدا کی جو بھی اس رسالہ کو پڑھتا ہے۔ اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے۔ یہ محسوس کرتا کہ جیسے کوئی مشعل اور رہنما ہاتھ لگ گیا۔

حضرت میرے دو چھوٹے بچے جن کی عمر اس وقت لڑکی کی عمر ۸ سال اور لڑکے کی ۶ سال ہے۔ میں چاہتا ہوں میرے بچے اچھی تعلیم حاصل کرے۔ اور خوب دل لگا کر سنجیدگی کے ساتھ سمجھداری کے ساتھ حاصل کرے۔ ان کا ذہن خوب اچھا ہو۔ اور غلط باتوں سے غلط خیالات سے پاک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمانبردار بنائے۔ کوئی ایسی دعا یا عمل بتائیں جس سے پرورش اچھی ہو۔ اور تمام ذہنی اور جسمانی تکلیف سے دور ہو۔ پڑھائی میں خوب جی لگے اور ان کے اندر قابلیت پیدا ہو۔ اور کوئی تعویذ دینا چاہیں تو دیدیں۔ مجھے اس کا ہدیہ کتنا دینا یہ بھی بتائیں۔ تعویذات زیادہ تر کس وقت لکھے جاتے ہیں۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں میں ہر مہینہ طلسماتی دنیا خریدتا ہوں! اس میں کسی باتوں کے سلسلے میں الجھن میں رہ جاتا ہوں۔

میرا نام۔ شیخ معراج۔

بیوی کا نام۔ صالحہ۔ لڑکی کا نام۔ عالیہ۔ عمر ۸ سال تاریخ پیدائش ۱۹۹۵ء۔ ۵۔ ۲۵۔ بروز پیر، ۳ بجے۔

لڑکے کا نام۔ کامران عمر ۶ سال۔ ۱۹۹۷ء۔ ۳۔ ۳۰۔ بروز اتوار صبح ۵ بجے۔

جواب آپ اپنے بچوں کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ روزانہ صبح وشام "یا علیمُ یا حسیبُ" پڑھا کریں۔ اور ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھا کریں۔ اگر آپ کے بچوں نے ان وظائف کی پابندی کرلی تو ان کی تعلیمی قابلیت میں زبردست اضافہ ہوجائے گا۔ اور شرح صدر اور حکمت وتفقّہ کی دولت سے بھی وہ سرفراز ہوں گے۔

آپ کے بچوں کے نام ٹھیک ہیں۔ لیکن اگر لڑکی کا نام ۹ عدد کا اور لڑکے کا نام ۵ عدد کا رکھا جاتا تو ان کے حق میں زیادہ بہتر ہوتا۔ آپ کے بچوں کو تعویذ کی ضرورت نہیں ہے۔ بس ان سے کہہ دیں کہ وہ مذکورہ وظائف پر پابندی رکھیں۔ اسی میں ان کی ترقی اور کامیابی کا راز مضمر یعنی پوشیدہ ہے۔

ذاتی معلومات

سوال از: آصف خان ——— گڑگاؤں۔

آپ کا رسالہ نکھرتا ہی چلا جارہا ہے۔ بڑی عجیب وغریب نادر معلومات ہوتی ہے۔ جسے آپ نے خود ہر خاص وعام تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ خدا نے آپ کے اس رسالے کو خاص عزت بخشی ہے۔ یہ تو آپ کے قلم کی محنت کا صلہ ہے۔ جو دن بہ دن ہندوستان کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ اس مختصر سے رسالے میں روحانیت کا علم ایسے سمایا ہے آپ نے جیسے کوزے میں سمندر سما دیا ہو کسی نے۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے روحانی علم میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

میرا نام آصف خان۔ والد۔ اسمٰعیل خان۔ والدہ زینب بی۔ پیدائش تاریخ ۱ر نومبر ۱۹۶۳ء (۱۹۶۳-۱۱-۱) صبح فجر کی اذان سے کچھ ہی دیر پہلے۔ (والدہ کی معلومات سے)

برائے کرم مجھے بتلائیے گا کہ میرے نام کا عدد۔ قسمت کا عدد۔ لکی عدد۔ مرکب عدد۔ تاریخ پیدائش کا عدد۔ فائدہ مند اور نقصان دہ اعداد کونسے ہیں۔ میرا برج ستارہ کونسا ہے۔ میرے لئے کونسے ستارے کی ساعت مبارک ہوگی۔ جس کی اوقات میں میرے کام انجام پائے گئے۔ میرے لئے کونسی ساعت نحوست ہوگی کونسے دن، مہینے، سال اور تاریخ اہم اور مبارک ہیں۔ مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا۔ اور اس کی قیمت بھی بتلائیے۔ اور اس کا متبادل بھی بتلائیے۔ میرے لئے کونسا رنگ، حروف، صدقہ اہم ہے۔ مجھے کن اسمائے حسنیٰ کا ورد کرنا چاہئے۔

کوئی وظیفہ مختصر سا بتلائیے جس کے پڑھنے سے گاہک میرا ہوجائے۔ میری مرضی کے مطابق وہ میرا محنتانہ دینے پر راضی ہوجائے۔ خوشی کے ساتھ۔ میں پینٹر ہوں۔ اور میرا کام غیروں میں (ہندو) میں چلتا ہے۔ میرے وطن میں انہی کی اکثریت ہے اس تعصب بھرے دور میں ان سے نپٹنا بڑا مشکل ہے۔ میرا مقصد انہیں لوٹنا نہیں ہے۔ میری محنت کا صلہ حاصل ہوجائے بس۔

میرے ان سوالاتوں کا جواب آپ کے رسالے "طلسماتی دنیا" میں روحانی ڈاک کے کالم میں آنے والے شمارے میں چھپوادیں گے تو مہربانی ہوگی۔ اللہ

اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے ——— آپ کا رتبہ بلند عطا فرمائے۔ (آمین)

جواب آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد جو آپ کی مجموعی تاریخ سے بنتا ہے، ۸ ہے۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش درست ہے تو آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے۔

برج عقرب کی وجہ سے آپ کے لئے اہم عرصہ ۲۴ اکتوبر سے ۲۲ نومبر کے درمیان کا ہے۔ اور اتوار، پیر، منگل آپ کیلئے مبارک دن ہیں۔ آپ کے لئے ہر ماہ ۹، ۱۸، اور ۲۷ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ اپنے اہم کاموں کے لئے مذکورہ تاریخوں اور مذکورہ دنوں کو فوقیت دیں۔

ہر انگریزی ماہ کی ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، اور ۲۴ تاریخیں غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں کوئی بھی اہم کام نہ کریں۔

آپ کے لئے مشکل یہ ہے کہ ۹ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک بھی ہے اور مبارک بھی۔ اس لئے اس تاریخ کو غیر مبارک مانکر اس سے گریز کریں۔ کیوں کہ اس کا غیر مبارک ہونا آپ پر یقینی اثر انداز ہوگا۔

مئی، اکتوبر اور نومبر کے مہینے میں آپ خاص طور سے اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ کیوں کہ ان مہینوں میں آپ پر کسی بڑی بیماری کا حملہ ہوسکتا ہے۔ ۶ اور ۲ عدد آپ کے لئے نقصان دہ بن سکتے ہیں۔ ان نمبروں سے احتراز کریں۔ سبز، نیلا اور انگوری رنگ آپ کے لئے مبارک ہے۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ کو پنا راس آئے گا۔

آپ روزانہ "یا اللہ" پڑھ لیا کریں۔ ایک تسبیح روزانہ مغرب کے بعد آپ کا اسم اعظم "یا باسِطُ" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر آپ ہر جمعہ کو ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں تو بہت جلد آپ کو تمام مصائب اور مشکلات سے نجات مل جائے۔

مکان بناتے وقت کی باتیں

سوال از: غلام حیدر دلبر ———— کشمیر۔

میں طلسماتی دنیا کا عاشق ہوں۔ اور کافی کچھ میرے علم کے اندر فائدہ ہوا ہے۔

میرا ایک سوال جو کہ جواب طلب ہے۔

سوال: مکان کی بنیاد کس طرح رکھنا اچھی رہتی ہے۔ لمبائی، چوڑائی کتنی رکھنی چاہیئے۔ ستارہ مکان کس طرح نکالا جاتا ہے۔ کونسے جانور انسانوں کے ساتھ مکان میں رکھے جاسکتے ہیں۔ کس تاریخ کو بنیاد رکھنی اچھی ہوتی ہے۔ زمین جو مکان کے نیچے آتی ہے کس طرح پرکھی جاتی ہے کسی شخص کے لئے کتنی لمبائی چوڑائی یعنی کتنا گز یا میٹر یا فٹ یا انچ کا مکان اچھا رہتا ہے۔ مکان کا ستارہ، مالک مکان کے ستارے کے ساتھ کس طرح اچھا ہوسکتا ہے یعنی آپسی ستارہ کب ہونا چاہیئے۔ بنیادِ مکان کس روز رکھنا اچھا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میرے خیال میں یہ سوال بہت سے عاملین کے لئے فائدہ مند ہوگا۔ اور میرے لئے تو ہے ہی۔ لہذا برائے کرم جواب سے نوازیں۔

جواب مکان کی بنیاد کسی نیک انسان سے رکھوانی چاہیئے۔ اگر مکان کی بنیاد چڑھتے چاند میں جمعہ یا بدھ کے دن رکھوائی جائے تو بہتر ہے۔ اگر زمین کی مجبوری نہ ہو تو مکان بالکل چکور نہیں بنانا چاہیئے۔ بلکہ مکان کی لمبائی چوڑائی کے مقابلہ میں کچھ سوا ہونی چاہیئے۔ مکان کی بنیاد رکھتے وقت اس کے چاروں کونوں میں چاروں قل کے نقوش ڈال دینے چاہئیں۔ اور بنیادوں میں جو اینٹیں لگیں ان پر ایک ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لینی چاہئیں۔ اس طرح مکان مکان عمر بھر اثرات اور نحوست سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

مکان بنانے کے لئے جو دوسری تفصیلات کتابوں میں ملتی ہیں وہ زیادہ تر ایسی ہوتی ہیں جن سے مکان میں سردی اور گرمی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور مکین کے لئے آرام دہ چیزوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں دروازے کا رُخ مکین کے لئے مفید اور غیر مفید ثابت ہوسکتا ہے ــــ لیکن مکان کے ضرر رساں پہلوؤں کو آیاتِ قرآنی کے نقوش سے رفع کیا جاسکتا ہے مکان میں توڑ پھوڑ ضروری نہیں ہے۔

مکان کا کوئی مخصوص ستارہ نہیں ہوتا۔ البتہ جس محلے میں مکان واقع ہو یا مکان کا جو بھی نمبر ہو وہ مالک مکان پر کسی طور اثر انداز ہوسکتا ہے۔ بعض مکانوں کا رُخ مشرق کی طرف ہوتا ہے تو ایسا مکان جس کا دروازہ لامحالہ مشرق کی طرف ہو وہ ایسے شخص کو راس نہیں آسکتا۔ جس کا مزاج خاکی ہو یا آبی ہو۔ مشرقی دروازہ والا مکان بالعموم اسی شخص کو راس آسکتا ہے جو آتشی مزاج رکھتا ہو۔ یہ ایک اصولی بات ہے۔ لیکن راقم الحروف کا تجربہ یہ ہے کہ مکان کی ہر طرح کی نحوست اور آفت کو کلام الٰہی کے ذریعہ ختم کیا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ کلام الٰہی میں ہر طرح کے نقصان پہنچانے والے پہلوؤں کا تشفی علاج موجود ہے۔

مکان بناتے وقت اور بنانے کے بعد رہائش اختیار کرتے

وقت کچھ باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ عام طور پر لوگ نئے مکان میں اس لئے پریشان ہوتے ہیں کہ یا تو انہوں نے مکان کی بنیاد رکھتے وقت سعید وقت کا خیال نہ رکھا ہو یا پھر جب انہوں نے اس میں رہائش اختیار کی اس وقت انہوں نے کلام الٰہی کے ذریعہ برکات حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دی ہو۔ اس لئے زیادہ تر لوگ نئے مکانات میں اُلجھنوں اور پریشانیوں کا شکار ہوجاتے ہیں تاہم اگر اس طرح کی کوئی غلطی ہوجائے تو بھی اس کی تلافی کے سامان کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ اور ہم مسلمان کلام الٰہی کے ذریعہ دنیا کی ہر مصیبت خواہ وہ مکان سے متعلق ہو یا علاقہ سے متعلق بچ سکتے ہیں۔ بس ایمان اور یقین سے ہمارا رشتہ باقی رہنا چاہیئے۔

ذاتی معلومات

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میرا نام ...... میرے والد کا نام .... اور تاریخ پیدائش ۲۵ ردسمبر ۱۹۶۷ء کاغذات پر درج ہے۔

مجھے اپنے ستارے اور بروج کے بارے میں بتائیں براہ کرم مجھے یہ بتایئے کہ میرے لئے دن تاریخ رنگ اور کونسے پتھر اور نگینہ مفید ہیں۔ میرے مفرد اور مرکب اعداد کونسے ہیں۔

میری شادی ۱۸ ر جولائی ۲۰۰۱ء میں ہوئی۔ بیوی کا نام .... اور اس کی والدہ کا نام (......) ہے۔ اس کے ستارے اور بُروج کے بارے میں بتایئے۔ کیا اس کا ستارہ میرے ستارے سے ملتا جلتا ہے۔ مجھے اکثر اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا رہتا ہے۔ میرا دل دماغ اکثر پریشان رہتا ہے اور میرا پیٹ بھی اکثر خراب رہتا ہے اور دن میں ایک دو بار لٹرین جانا پڑتا ہے۔ میں نے بہت یونانی ڈاکٹروں کے پاس علاج کروایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اس لئے آپ سے استدعا ہے کہ کوئی عمل یا وظیفہ بتایئے جن سے میری مشکلات دور ہوجائے۔

مجھے اکثر نیند اچھی طرح نہیں آتی۔ اس کے بارے میں کوئی وظیفہ دے دیں۔ میں بے روزگار ہوں اور نوکری کے سلسلے میں، میں نے ایک شخص کو روپے دیئے۔ لیکن وہ نوکری دلانے میں ناکام ہوا۔ اور اب وہ روپے بھی واپس نہیں کرتا۔ آپ صاحب سے استدعا ہے کہ کوئی ایسا عمل بتلایئے جس سے ہمارے روپے واپس مل جائیں۔ خط طویل ہونے کے سلسلے میں معافی چاہتا ہوں۔

جواب آپ کا مفرد عدد ۳۔ مرکب عدد ۱۲، اور مجموعی اعداد ۱۱۶۴ ہیں۔ آپ نے جو تاریخ پیدائش لکھی ہے اس کے حساب سے آپ کا بُرج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ ۲۲ ردسمبر سے ۲۰ رجنوری تک کا زمانہ آپ کے لئے اہم ہے۔

ہر مہینے کی ۱،۷، ۲۲، ۲۴ اور ۲۵ رتاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ جبکہ ہر مہینے کی ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ تاریخیں آپ کے لئے اہم ہیں۔ اتوار، پیر، منگل آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ جب کہ جمعرات، جمعہ، ہفتہ آپ کے لئے مبارک ہیں۔ آپ کو فیروزہ، پنّا راس آئیں گے انشاء اللہ اور زرد اور سنہرا رنگ ہمیشہ آپ کے لئے باذن اللہ مبارک ثابت ہوگا۔

آپ نے اپنی بیوی کی تاریخ پیدائش نہیں لکھی۔ اس لئے کیسے اندازہ کریں کہ اس کا بُرج آپ کے بُرج کا مخالف تو نہیں اور اسکا ستارہ آپ کے ستارے سے ٹکراتا تو نہیں۔

جہاں تک نام کے عدد کا معاملہ ہے تو آپ کے مفرد عدد اور بیوی کے مفرد عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ روزانہ "یا ظاہر" سو مرتبہ صبح وشام پڑھا کریں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد "سلام علیٰ نوح فی العٰلمین" ۱۴ مرتبہ پڑھ کر اپنے دل پر دم کرلیا کریں انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں آپ تندرستی اور خوش حالی کی دولت سے سرفراز ہوجائیں گے۔

اپنی ذات کی معلومات

سوال از: غفران القدر ______ گورکھپور۔

میں آپ کے رسالے کا تقریباً ڈیڑھ سال سے پابندی کے ساتھ مطالعہ کر رہا ہوں۔ اس دور میں طلسماتی دنیا ایک نایاب تحفہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے، غریبوں، بے بسوں اور ناامیدوں کے لئے یہ ایک خدا پاک کا عطیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اور ساتھ آپ کو بھی عمر دراز سے نوازے۔

میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ برائے کرم تفصیل سے بتایئے۔

میرا نام غفران القدر، والد کا نام جناب طیب قدر، والدہ محترمہ فخر النساء۔ تاریخ پیدائش ۲۴ ر ستمبر ۱۹۸۶ء، ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ۔

میرے نام کے مفرد عدد، قسمت کا عدد، لکی عدد، مرکب عدد۔ تاریخ پیدائش کا عدد۔ فائدہ مند اور نقصان دہ عدد کونسے ہیں۔ اور میرا برج راشی ستارہ کونسا ہے۔ میرے لئے کونسے دن مہینے سال اور تاریخ اہم ہے۔ اور مبارک وغیر مبارک ہے۔ کونسے رنگ اور حروف اہم ہیں۔ مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا۔ اور کتنے

کا ہوگا کونسی اُنگلی میں پہنیں اور اس کا متبادل بھی بتائے مجھے کن اسمائے حسنیٰ کا ورد کرنا چاہیئے۔ اور میرا اسم اعظم کیا ہے۔ میں ناکامیوں سے دوچار ہوں۔ مجھے لگتا ہے علم الاعداد کی اصطلاح میں متصادم نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو میرے لئے کونسا وظیفہ ہوگا۔ اور مجھے کیا کرنا چاہیئے جواب سے جلد از جلد نوازیں۔ بے قراری ہے۔

مہربانی کرکے میرا جواب طلسماتی دنیا میں کسی قریبی شمارے میں شائع کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ اور مجموعی تاریخ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ یہ تینوں ہی اعداد آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ یہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ٹکراتے نہیں۔

آپ کے لئے ہر مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ تاریخیں اہم ہیں۔ آپ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ اس دنیا میں ہوتا تو وہی ہے جو ربّ العزّت چاہے۔ لیکن جس طرح انسان اچھی زندگی گزارنے کے لئے دوسرے اسباب و تدابیر کو ملحوظ رکھتا ہے اور آنکھیں موند کر کسی میدان میں نہیں کود پڑتا۔ اسی طرح بطور اسباب و تدابیر خاص تاریخوں اور مخصوص دنوں کو فوقیت دینی چاہیئے۔ اور بھروسہ ہر حالت میں اور ہر صورت میں اُس ذاتِ گرامی پر کرنا چاہیئے۔ جس کے اشاروں کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں نہ بارش برستی ہے۔ نہ بہاریں آتی ہیں نہ خزائیں۔

آپ کا بُرج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر کے درمیان کا زمانہ آپ کے لئے اہم ہے۔ آپ کو پنا راس آئے گا۔ چار رتی کا پنا ۳ گرام انگوٹھی میں جڑوا کر کن اُنگلی کی برابر والی اُنگلی میں پہنیں۔ اپنی زندگی میں سبز اور سفید رنگوں کو اہمیت دیں۔ یہ آپ کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہونگے۔

ہر مہینے کی ۲۲، ۲۳ اور ۲۸ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں۔ اُن تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا لکی نمبر ۸ ہے۔ آپ کو ۷ اور ۹ بھی راس آسکتے ہیں۔ لیکن آپ کا دشمن عدد ۵ ہے۔ یہ نمبر آپ کو ہر صورت میں نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس لئے ۵ نمبر کی چیزوں سے دور رہیں۔

شمس و قمر آپ کے مخالف ستارے ہیں۔ اس لئے اتوار اور پیر کا دن آپ کو اتفاقاً ہی راس آسکتا ہے۔ البتہ بدھ، جمعرات اور جمعہ آپ کے لئے مبارک دن ہیں۔ ان دنوں میں آپ اپنے خاص کاموں کو انجام تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

آپ روزانہ "سو مرتبہ یا غفورُ" پڑھا کریں۔ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور ہر فرض نماز کے بعد "یا لطیفُ" گیارہ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو زندگی کی راحتیں اور قلبی سکون میسّر آئے گا۔

شفاء نہیں ملی

سوال از: محمد فاروق رہبر ——— برہان پور۔

عرض ہے کہ ۲۲ فروری کو میں نے آپ سے فون پر بات کی تھی۔ اس کے بعد خط بھی روانہ کیا تھا۔ اور اب یہ خط بھی بھیج رہا ہوں۔ میں تمام کوشش کرچکا ہوں ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد میں آپ سے امید لگائے بیٹھا ہوں۔ مگر آپ نے ان دو سالوں میں ایک بھی خط کا جواب نہیں دیا۔ جبکہ اسی سال میں نے کئی دفعہ آپ سے فون پر بات بھی کی۔

میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ مجھے اعضاءِ تناسل کی سپاری پر چھالا ہوجاتا ہے۔ اور یہ شکایت ابھی موجود ہے۔ اور چوتھی بار ہوئی ہے۔ میں نے ڈاکٹروں سے چیک اپ بھی کروایا۔ مگر رپورٹ H.I.V V.D.R.L۔ پیشاب۔ سبھی رپورٹ نارمل ہے۔ دو سال پہلے بھی جانچ کروایا تھا۔ وہ رپورٹ بھی صاف تھی۔ تین ڈاکٹروں سے پہلے علاج کروایا تھا۔ ابھی بھی اسی ڈاکٹر کو دکھایا۔ پہلے بھی پینی ڈور کے انجکشن ۱۲ لاکھ کے لگے تھے۔ اور ابھی بھی ایک ہی انجکشن ۲۴ لاکھ کا لگا۔ علاج تو کروا رہا ہوں۔ اور علاج ہو بھی جائے گا۔ لیکن یہ مرض ڈاکٹروں کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ بہت پریشان ہوچکا ہوں۔ اسی لئے بار بار آپ کو فون پر پریشان کر رہا ہوں۔

دوسری بات کام بھی ایک دم سے ختم ہوگیا ہے۔ اسی قدر پریشان ہوچکا ہوں کہ روزی کی تنگی کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بھی نکل پڑتے۔ میری دوکان جس جگہ ہے اس جگہ مالک کو دس ہزار روپیہ پگڑی بھی جمع کیا تھا۔ میں نے مگر کرایہ نہیں دیا گیا۔ تو اس میں سے پانچ ہزار کرایہ میں کٹ گئے۔ ابھی بھی وہی حالات ہیں۔ نہ کرایہ دیا جا رہا ہے اور نہ گھر میں پیسہ دیا جا رہا ہے۔ اور نہ بینک کا مہینہ ادا کیا جا رہا ہے۔ مہربانی کرکے اس غریب کیطرف نظرِ عنایت کریں۔ یہ غریب کچھ دینے کے لائق تو نہیں صرف دعا کے علاوہ۔ باقی تفصیل میں نے اس لفافے میں لکھ دی ہے۔ جو آپ کو اگلی بار سفید لفافہ اسی طرح کا روانہ کیا تھا۔ اور یہ الرجی کی کی بیماری جڑ سے ختم ہونا چاہیئے۔ نہ مچھلی کھا سکتا ہوں اور نہ بیگن۔

جواب آپ اپنے مرض کا جسمانی علاج کرا چکے اور اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ اب رُوحانی علاج بھی کرکے دیکھیں۔ انشاء اللہ اس سے آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔

آپ "یاشافی" پانی پر گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر رکھ لیں۔ اور اس پانی کو ۱۳ دن تک لگاتار دن میں ۳ مرتبہ پیا کریں۔ اسکے علاوہ مندرجہ ذیل نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر آپ کو شفاء ہوگی۔ اور آپ کو اس بیماری سے نجات مل جائیگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۷	۱۰۰	۱۰۴	۹۰
۱۰۳	۹۱	۹۶	۱۰۱
۹۲	۱۰۶	۹۸	۹۵
۹۹	۹۴	۹۳	۱۰۵

مالی پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے روزانہ ۳ مرتبہ سورۂ یٰسین اور ۳ مرتبہ سورۂ مزمل پڑھا کریں۔ اور اپنے مسائل کے لئے دعا کیا کریں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں کے بعد آپ کی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔

اگر ہر فرض نماز کے بعد ۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنالیں اور جمعہ کے دن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سَو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا بھی معمول بنالیں تو اور بھی آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

دعاگو ہوں کہ رب العٰلمین آپ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کو زندگی کی ابتلاؤں سے نجات دے۔ آمین۔

سلیقہ آرہا ہے

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور رفاہِ عامہ کے لئے آپ کی گرانقدر خدمات کے صلہ میں جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ (آمین)

ہاشمی صاحب! اللہ کے فضل و کرم سے اس ناچیز نے حروفِ تہجی کی زکوٰۃ ادا کردی ہے۔ مورخہ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۲ء (منزلِ شرطین) سے مورخہ ۱۸ جنوری بروز سنیچر تک پورے اٹھائیس دنوں میں ۲۸ حروف کی زکوٰۃ مکمل ہوئی۔ اب آپ کی اجازت اور مزید رہنمائی درکار ہے۔ میری ناقص سمجھ کے مطابق اس عمل کا اثر غالباً ایک سال تک ہی رہیگا۔ اس کے بعد کیا مجھے ہر سال زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔؟ زکوٰۃ کا اثر تاعمر باقی رکھنے کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا۔؟

حروفِ مقطعات کا استعمال کرسکتا ہوں یا نہیں۔؟ اس کی بھی اجازت اور رہنمائی درکار ہے۔ حروفِ مقطعات کی ترتیب میرے علم ہے۔ پینے کے لئے دے سکتا ہوں۔؟

جنابِ عالی! یہ ناچیز مثلث اور مربع نقوش کے چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ پانچ سال کے طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے زکوٰۃ کا طریقہ بخوبی سمجھ میں آگیا ہے۔ لیکن پرہیز کے متعلق تھوڑا PUZZLE ہوں۔ (الجھن میں ہوں)

آپنے طلسماتی دنیا کے ماہ نومبر ۱۹۹۹ء کے شمارے میں صفحہ ۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت کسی طرح کا کوئی پرہیز کرنا نہیں پڑتا۔ نہ کسی طرح کی رجعت کا خوف ہوتا ہے۔ لیکن جناب سید غلام حسین رمّال کی تصنیف "کنز الحسین" (ترجمہ حکیم مولوی ظہیر الدین ظہیر بدایونی) میں تحریر ہے کہ ہر ایک نقش کی زکوٰۃ میں پرہیز ترکِ حیوانات اور لذّات کا ضرور کرلیں"۔

اب آپ ہی میری الجھن کو دور کرسکتے ہیں۔ فی زمانہ پرہیز جلالی یا ترکِ حیوانات و لذّات اگر ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ پرہیز جمالی کی حد تک تو یہ ناچیز کوئی بھی عمل کو تیار ہے۔ اگر نقوش کی زکوٰۃ کی ادائیگی میں پرہیز جلالی یا ترکِ حیوانات ضروری ہے تو میں اس سے باز آجاؤں گا۔

محترم مولانا! دراصل طلسماتی دنیا کے مطالعہ نے میری زندگی کی کایا پلٹ دی ہے۔ گناہوں کی دلدل میں ڈوبا ہوا تھا۔ اب توبہ و استغفار اور خدمتِ خلق کے ذریعہ اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کررہا ہوں۔ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جب بھی کوئی پریشان حال میرے پاس آتا ہے تو اُسے روحانی علاج کے طور پر طلسماتی دنیا سے نقل کردہ مخصوص وظائف کا ورد کرنے یا مخصوص سورتوں کی تلاوت کرنے کے لئے کہتا ہوں۔ ماہانہ پنشن سے بفضلِ خدا آرام سے گزارہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے یہ کام فی سبیل اللہ کرتا ہوں۔ تاجرانہ غرض نہیں ہے۔ (یہ میں آپ کی اجازت کے بغیر کررہا تھا جس کے لئے تہہ دل سے معذرت خواہ ہوں)

اب تو عملیات میں دلچسپی بڑھتی جارہی ہے۔ لیکن موکل یا جن وغیرہ تابع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ جب حروفِ تہجی، اسمائے حسنیٰ، آیاتِ کریمہ اور قرآن مجید

کی سورتوں کے مؤکلات درپردہ ہماری مدد کرتے رہتے ہیں۔ تو انہیں تابع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔؟

اوراد وظائف اور نقوش کے ذریعہ رُوحانی علاج کا خاطرخواہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کا شکر بجالاؤں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یعنی آسیب وغیرہ نجات دلانے اور کسی پیچیدہ معاملے کے لئے کسی عاملِ کامل سے رجوع کرنے کا مشورہ دوں گا۔ یا پھر آپ کی گراں قدر رہنمائی حاصل کرنے کے لئے کہوں گا۔ آپ کو اس سلسلے میں، میں نے خطوط لکھے تھے۔ بعد میں میری ایما پر......

......ماہِ نومبر ۲۰۰۲ء میں ممبئی میں آپ کے قیام کے دوران آپ سے رجوع کیا تھا۔ میری بیوی اور بیٹی بھی آپ کی خدمت میں (ممبئی میں) حاضر ہوئی تھیں۔ اور آپ نے ان سب پر توجہ فرمائی تھی۔ جس کے لئے میں آپ کا ممنون ہوں۔

ایک بات آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا ـــــ اور وہ یہ کہ بفضلِ خداوند میں پنج گانہ نمازی ہوں۔ روزہ، زکوٰۃ اور صدقہ خیرات کا پابند ہوں۔ دل میں ہر وقت خوفِ خدا جاگزیں ہے۔ میری زندگی کا بیشتر حصہ چوں کہ درس و تدریس اور صحافتی امور انجام دینے میں گزرا ہے۔ اس لئے ممبئی اور مہاراشٹر کے ادبی اور صحافتی حلقوں میں کافی مقبول ہوں۔ ایک رائٹر اور ڈرامہ نگار کی حیثیت سے بھی مشہور ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

لہذا آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس طویل خط کو طلسماتی دنیا میں شائع نہ فرمائیں۔ اور بالفرض اگر شائع کرنا چاہیں تو میرا نام نہ دیں۔

جواب آپ اللہ کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو حروفِ تہجّی کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق بھی دی اور صحیح طریقہ سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا سلیقہ بھی بخشا ـــــ حق یہ ہے کہ اگر مالکِ دوجہاں انسان کو توفیق نہ دے تو انسان کے بس میں ہے ہی کیا۔ اور اگر وہ سلیقہ اور شائستگی عطا نہ کرے تو پھر دنیا کی کسی فیکٹری ادارہ یا کسی کمپنی سے سلیقہ اور طریقہ میسّر نہیں آتا۔

اس میں شک نہیں کہ حروفِ تہجی کی زکوٰۃ کا وہ طریقہ جس میں ۴۴۴ مرتبہ ہر حرف کو روزانہ پڑھا جاتا ہے۔ وہ ایک سال تک مؤثر رہتا ہے۔ اس کے بعد اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن لگاتار اسی طرح اگر آپ ۴ سال تک زکوٰۃ ادا کر دیں تو پھر زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

دورانِ زکوٰۃ صرف پرہیز جمالی کافی ہے۔ ترکِ حیوانات کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اپنی زبان اور اپنی سوچ و فکر کو بُرے خیالات اور بُرے کلمات سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ تاکہ قلب کے اندر رُوحانیت اور ذہن کے اندر نورانیت پیدا ہو۔

مجھے کنزالحسین کی بات سے اتفاق نہیں ہے۔ اس طرح کی مشکلات سے توحش پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ عملیات سے بدظن ہو جاتے ہیں۔

مؤکل اور جن تابع کرنے کی خواہش بے وجہ کی خواہش ہے۔ اور اس طرح کی خواہش کرنے والوں کی بساط صفر ہوتی ہے۔ لیکن وہ خواہش یہ رکھتے ہیں کہ جنّات ان کے اشاروں پر چلیں۔ فی زمانہ جنّات کا تابع ہو جانا ناممکن ہے۔ البتہ ہمزاد اور مؤکل تابع کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے بھی شدید محنت کی ضرورت ہے۔ جو فی زمانہ تقریباً مفقود ہے۔ آپ کی سوچ و فکر ملتجیانہ ہے۔ جب مؤکلات اور روحانی غیبی طاقتیں عامل کی غائبانہ مدد کرتی ہیں۔ تو پھر انہیں زنجیروں میں باندھنے کی تمنّا کرنا اور انہیں اپنا غلام بنانے کی آرزو کرنا سفلی جذبات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو آج کل کے عاملین میں اچھے خاصے موجود ہیں۔ اور ان سفلی جذبات ہی کی وجہ سے آج کل کے عاملین غلط سلط کام کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ نماز کے پابند ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ آپ خداترس بھی ہیں۔ اصل چیز خداترسی ہی ہے۔ جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے اُن کی نماز حرکات و سکنات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ ایک بندے کو ہر حال میں اپنے اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ نہ کسی کو ستاتے ہیں نہ کسی کی چیز قبضاتے ہیں۔ نہ کسی ناموس کے درپے ہوتے ہیں۔ نہ اپنے نفس کے غلام ہوتے ہیں۔ جو نماز ہمیں برائیوں سے نہ روکے وہ اس بات کی علامت ہے کہ بندہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہے۔ اگر اس کی نماز اور وہ خود اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتے تو دوسرے معاملات میں سدھار پیدا ہوتا بالخصوص حقوق العباد کے معاملات میں ذمّہ داری کا احساس پیدا ہوتا۔

میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اچھے عامل بننے کے لئے خداترسی لازمی ہے۔ ورنہ پھر یہ اچھا ہے کہ آدمی عقل کے بجائے مداری بنجائے اس میں وہ زیادہ کما سکتا ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کی خدمات کو جس انداز میں سراہا ہے اس کے لئے میں شکر گزار ہوں۔ اور اللہ سے مزید خدمتِ خلق کی توفیق طلب کرتا ہوں کہ۔ کیوں کہ اللہ اگر توفیق نہ دے۔ انسان کے بس

کا کام نہیں۔

مؤکلین اور مؤکلات

سوال از: ڈاکٹر ریاض خلجی ـــــ مالیر کوٹلہ۔

(۱) مؤکلات اور مؤکلین میں کیا فرق ہے۔؟

(۲) "طلسماتی دنیا" مؤکلات نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۳ء کے صفحہ نمبر ۱۲۱ پر شائع "تسخیر الارواح" کے مضمون نگار کا نام اور مکمل پتہ شائع فرمائیں۔

(۳) مذکورہ بالا شمارے کے صفحہ نمبر ۱۸۵ پر آپ نے "دنیا میں سب سے بڑا تسخیر اور فتوحات کا عمل" شائع فرمایا ہے۔ اس میں آپ نے دعائے برہتیہ "پڑھنے کیلئے لکھا ہے۔ "دعائے برہتیہ" کونسی ہے ـــ اُسے طلسماتی دنیا میں شائع فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

جواب مؤکلات اور مؤکلین میں کوئی خاص فرق نہیں ہے دونوں ہی مؤکل کی جمع ہیں۔ لیکن مؤکلات پر خاص طور سے اُس مخلوق کا اطلاق ہوتا ہے جو فرشتوں کی برادری سے ہیں اور جسے اللہ کی طرف سے کچھ ذمہ داریاں تفویض کی گئی ہیں۔ جبکہ مؤکلین عام لفظ ہے جس کا اطلاق انسانوں پر بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً کسی مقدمہ کو کرنے والا وکیل اپنے طالب کو مؤکل کہہ سکتا ہے۔ اس مؤکل کی جمع مؤکلات نہیں آئے گی۔ بلکہ مؤکلین بنے گی۔ گویا کہ مؤکلین سے دونوں علم کی مخلوق مُراد لی جا سکتی ہے۔ البتہ مؤکلات بول کر صرف فرشتے ہی مُراد ہوں گے۔

"تسخیر الارواح" ایک زیرِ ترتیب کتاب ہے۔ اور کسی بھی زیرِ ترتیب کتاب کے مصنف کا نام کھولنا ادارے کی پالیسی کیخلاف ہے۔ کتاب مکمل ہوجانے پر نام و پتہ بتا دیا جائے گا۔

"دعاء برہتیہ حاضرات نمبر میں شائع کی گئی تھی۔ اور غالباً مئی کے شمارے میں روحانی ڈاک میں پھر کسی کے سوال کے جواب میں دوبارہ شائع کر دی گئی ہے نوٹ کرلیں۔

اجازت چاہیئے

سوال از: (نام ندارد)

عرض خدمت ہے کہ میں دور دراز گاؤں میں رہتا ہوں۔ یہاں کوئی ایسا عامل شخص نہیں کہ آسیب وغیرہ کا توڑ ہو سکے اور کافی لوگ پریشان رہتے ہیں۔ خود میرے گھر میں بھی اس قسم کی شکایت ہے۔ لہٰذا کچھ علاج تجویز کر دیں۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے حصار اور کسی آسان عمل کی اجازت مرحمت عطا فرمائیں جس سے میں اپنے گھر اور پڑوسیوں، دوستوں کے کام آسکوں۔

حضرت کچھ مجرب اعمال کی مجھے اجازت بذریعہ خط دیں اور اور جناب کی تصنیف کتاب طلسماتی دنیا مکمل، کیا منظر عام پر آچکی ہے۔؟ اور اس کی قیمت بھی بتائیں۔ اعمال مع شرائط کے تحریر فرمائیں۔

جواب عملیات کی لائن اتنی آسان نہیں ہے کہ کسی کو بھی اس کی اجازت دیدی جائے۔ آپ کو اگر کسی کا علاج کرنے کا شوق یا جذبہ ہے تو اس لائن کی بنیادی ریاضتوں کو اختیار کیجئے اور صبر وضبط کے ساتھ کچھ محنت کیجئے۔ اس کے بعد اس لائن میں آیئے۔ جہاں تک اپنے حصار کا معاملہ ہے تو تین مرتبہ آیت الکرسی اور ۷ مرتبہ "یا رَقِیْبُ" پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔ اس سے آپ کا حصار ہوجائے گا۔ لیکن دوسروں کا علاج اس وقت تک نہ کریں جب تک اس لائن کی بنیادی ذمہ داریوں کو ادا نہ کر دیں۔ صرف اجازت حاصل کر لینے کو سب کچھ سمجھ لینا نادانی ہے۔ اور میں اس طرح کی نادانیوں کا نہ خود قائل ہوں نہ کسی کو اس طرح کی نادانیوں کی کم سمجھوں کو اجازت دیتا ہوں۔

آپ نے خط کے شروع میں نہ القاب لکھا ہے نہ کسی کو مخاطب کیا ہے۔ نہ خط ختم کرتے وقت خدا حافظ یا والسلام جیسے الفاظ نقل کئے ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہیں کہ آپ ابھی خط لکھنے کے اصولوں سے بھی واقف نہیں ہیں۔ پھر بھلا عملیات کی لائن جو کم سے کم خط لکھنے سے تو زیادہ مشکل ہے۔ اس کو آپ کیسے فتح کرسکیں گے۔ برائے مہربانی پہلے اپنے اندر صلاحیت پیدا کریں۔ پھر کسی لائن کی آرزو کریں۔ آرزوئے محض کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔

اپنی معلومات کے لئے

سوال از: فرزانہ ـــــ سیوان (بہار)

صورتِ حال یہ ہے کہ میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

برائے کرم تفصیل سے میرے سوالوں کے جواب دیں اور میرے نام کے حساب سے ورد وظیفہ بھی بتائیں۔ نام کے عدد، راشی، ستارہ نگینہ، دن، تاریخ، سال کونسے اچھے بُرے ہیں۔

میری شادی ۲۵ جون ۲۰۰۰ء میں ہوئی ہے۔ میرے پاس صرف ایک بچی ہے۔ آپ کے مشورے کے بغیر عقیقہ رکا ہے۔ ہم

لوگوں نے اس کا نام زوبی فاطمہ۔ آنجناب کیسا ہے۔ اگر نام ٹھیک نہ ہو تو آپ دوسرا نام منتخب کر کے بتایئے۔ تاکہ اس کا عقیقہ کر دیا جائے۔ اس کی تاریخ پیدائش ۲۵ جنوری سنہ ۲۰۱۲ء، اس کے والد کا نام غفران ہے۔

میری التجا و دعا ہے۔ مہربانی کر کے میرے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا کے رسالے میں شائع کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب کے لئے بے قراری ہے۔ محروم نہ کریں۔

جواب آپ کا مفرد عدد ایک ہے۔ اور جن خواتین کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے وہ بہت ہی مستحکم مزاج اور منفرد مزاج کی مالک ہوتی ہیں۔ ان کو متاثر کر لینا ممکن نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک عدد کی خواتین اپنی مخصوص سوچ رکھتی ہیں۔ اور اچھے کردار و عمل کی مالک ہوتی ہیں۔ چوں کہ تمہارے نام کے شروع میں ف ہے اس لئے تم آتشی مزاج رکھتی ہوں گی۔ جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف آتشی ہوتا ہے انہیں جلد غصہ آسکتا ہے۔ لیکن ایک عدد کی وجہ سے تم غصے پر کنٹرول پالیتی ہوں گی۔ کیوں کہ ایک عدد کسی کے ساتھ زیادتی کرنے سے روکتا ہے۔

تمہاری شادی کی تاریخ تمہارے لئے لکی تھی۔ اس تاریخ کی وجہ سے تمہاری زندگی میں خوش گواریاں ہونی چاہئیں۔

تم نے اپنی پیدائش کی تاریخ و سن نہیں لکھے۔ اس لئے برج اور ستارہ کا معلوم ہونا مشکل ہے۔ البتہ ایک نمبر کی وجہ سے تمہاری تقدیر پر ستارہ شمس اثرانداز رہے گا۔ اور اتوار اور جمعہ اور منگل کا دن تمہارے لئے ہمیشہ اہم رہے گا۔ ہر ماہ کی یکم، ۱۰، ۱۹، اور ۲۸ تاریخیں بھی تمہارے لئے اہم ہیں۔

زوبی فاطمہ کا نام اس کی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ٹھیک ہے۔

اگر آپ عقیقہ کر چکی ہیں تو پھر دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ نام بدلنے پر دوبارہ عقیقہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تم ۴ گرام چاندی میں اُپل پہنو۔ یہ نگینہ تمہیں انشاء اللہ راس آئیگا۔

انہیں سفلی عمل کے لئے حصار چاہئے

سوال از: علی محمد بخاری ——— کشمیر

میں نے بہت سے خط آپ کو روانہ کئے۔ یہاں تک کہ میرے ہاتھ بھی اب لکھتے لکھتے تھک گئے۔ اور دماغ بھی پریشان ہو گیا۔ جناب عالی آپ نے سنہ ۲۰۱۱ء میں ہمزاد نمبر طلسمات شائع کی اس میں آپ نے نوری طریقہ بھی دیا اور سفلی عمل بھی پیش کئے۔ اور نوری حصار بھی بہت دیتے ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے اگر آپ نے سفلی عمل دیئے۔ مگر اُن کے حصار نہ دیتے ہیں۔ ۶، ۷، چٹھیاں آپ کو روانہ کئے گیں۔ کہ مجھے اس سفلی عمل کا حصار بتادو۔ کتاب میں ہی کیوں کہ لوگ بھی سیکھیں اور پڑھیں۔ جن لوگوں نے آپ کے زائچہ سفلی عمل پڑھے، سمجھے۔ مگر سفلی عمل کے حصار کسی نے پڑھے اور نہ آپ نے سفلی عمل کے حصار ہی دیئے۔ یہ کیا وجہ ہے۔ میرا دماغ اسی پریشانی میں مبتلا ہے یا آپ یہ جواب لکھو میں سفلی عمل کا حصار نہ سکھاؤں گا۔ شرارت نہ بڑھے۔ کیوں کہ سچ کڑوا ہوتا ہے اب مہربانی کر کے میری اس پریشانی کا حل نکال دو۔ تو آپ کا بہت احسان عظیم ہوگا مجھ پر اور اُن پر جو یہ طلسماتی دنیا ہر ماہ خریدتے ہیں۔

جناب محترم یہ جو میرا سوال ہے اس کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالو۔ یہ ایک مسئلہ ہے۔ اس مسئلے کا حل نکال دو۔

آپ نے رُوحانی ڈاک میں مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی چاہے وہ انسانی مسئلہ ہو یا عملیات کا مسئلہ۔ مگر اپنے سر یہ کام ذمہ لیا ہے اب اس کو حل کرنا آپ کا کام ہے۔ اگر استاد آپ ہیں تو شاگرد کو جواب دینا ہی اُستادی ہے نہ کہ آنکھیں چھپانا نہ چھپ کرنا جواب دینا آپ کے لئے عظیم کام ہے۔ اللہ آپ کو اس کا اجر دے گا مجھے مایوس نہ کرو۔ اس میں خدا کی خوشی نہیں ہے۔ میں پہلی والی چھٹی میں آپ کو یہ لکھ چکا ہوں کہ میں آپ کا طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں لیکن جب مجھے ہر ماہ طلسماتی دنیا میرے ہاتھ میں آتی ہے تو میں یہ جواب کتاب میں نہیں پاتا ہوں جس سے میرا دل بہت دکھی ہو جاتا ہے۔ مگر اب مایوس آپ نہیں کریں گے۔ کیوں کہ کسی کو مایوس کرنا کفر کی طرح دھکیل دینے کے برابر ہوتا ہے۔

میرا سوال صرف یہی ایک ہے۔ سفلی عمل کا حصار بیان کرو وہ بھی طلسماتی دنیا میں ہی لکھو۔ تاکہ دوسرے لوگ سیکھیں اور سمجھیں۔ میری یہ التجا آپ سے ہے۔ اور شکر گزار ہوں۔

سوال کا جواب دیں۔ سمجھانا بھی ایک صدقہ ہے۔ میں جواب پڑھنے کے انتظار میں ہوں۔

جواب خط کا انداز جب "دھمکی آمیز" ہو تو خط پڑھ کر کوفت ہوتی ہی ہے لیکن خوشی بھی ہوتی ہے کہ کیسے کیسے مہربان اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ آپ کا اندازِ تحریر بھی کچھ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسی کو دھمکی دینے کی شریفانہ کوشش کر رہا ہو۔ آپ کا خط پڑھ کر بڑا لطف آیا۔ اور یہ اندازہ تو ہو ہی گیا

خدمت کرنے والوں کے گناہ کس طرح معاف ہوتے ہیں۔ اللہ پ جیسے مخلصین کے جوش وخروش اور مردانگیوں کو برقرار رکھے۔ کا دم سلامت ہے تو آخر میں اپنے لئے آسانیاں پیدا ہوجائینگی۔ ں کہ جب آپ جیسے لوگ اس طرح کے خط لکھتے رہیں گے۔ تو ں اچھی خاصی صبر کی مشق ہوجائے گی۔ اور پھر اللہ کی رضا کے کچھ ے حقدار تو ہم جیسے خطا کار بھی ہو ہی جائیں گے۔ اس لئے ہم کے شکر گزار ہیں۔ اور آپ کی سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

اب رہی حصار کی بات تو یہ بات یاد رکھیں کہ عمل علوی یا ی حصار آیت الکرسی ہی کا سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ پھر حصار قطبی کا حصار کرنا چاہیئے۔ حصار قطبی کی زکوٰۃ کا طریقہ ت نمبر یا جادو ٹونا نمبر میں دیکھ لیں۔

آیت الکرسی کو اگر بہ نیت زکوٰۃ ۴۰ دن تک ۴۰ مرتبہ روزانہ لیں گے تو انشاء اللہ تاثیر ظاہر ہوگی۔ اس کے بعد جب بھی ت الکرسی کو سات مرتبہ پڑھ کر اپنے ارد گرد دائرہ کھینچ لیں گے مضبوط طریقہ سے آپ محصور ہو جائیں گے۔ پھر آپ کوئی سا بھی کریں، کوئی بھی مخلوق آپ کو گزند نہیں پہونچا سکتی۔

امید ہے کہ اس جواب سے دوسرے لوگ بھی استفادہ کرینگے۔ ان کی تشفی بھی ہوجائے گی۔

ری اثرات کا چکر

ل از: قاری جنید یوسف ـــــ تھانہ۔

ہمارے پڑوسی جو "غیر مسلم" ہے۔ چند سالوں سے کچھ مرض کا شکار اور ڈاکٹری علاج سے افاقہ نہیں ہورہا ہے۔ اس لئے ی طرف رجوع ہوا۔ امید ہے کہ آپ اس کا علاج تجویز فرمائیں گے۔ تکلیف یہ ہے۔ سر کا بھاری پن، نیند نہ آنا، چشمے کے باوجود نظر نہ آنا۔ اور کسی وقت بغیر چشمے کے صاف نظر آنا، پیٹ میں ید درد، اور ایک سال قبل پیشاب سے خون آنا۔ اور کبھی کبھی الخلاء کے وقت شدید تکلیف کا ہونا۔

ان کا نام ہے۔ گرو ناتھ ہری بھوئیر۔

ان کی بہن کی بھی کچھ اسی طرح کی حالت ہے۔ اُن کا مرض یہ ہے۔ آگ کی طرح جلن۔ ہاتھ پیر میں جلن۔ اور پھر اُن کا سوجنا طرح کان کی "لو" کا جلنا۔ پھر سوجن۔ اس مرض میں ۱۸ سال سے ہے۔

اس کا نام ہے۔ ساڑو بائی دسنت ٹھاکرے۔

دونوں کے والد کا نام۔ ہری گنپت بھوئیر

والدہ کا نام۔ لکشمی بائی ہری بھوئیر

اُن کے اوپر اوپری اثرات ہیں۔ اور خاصے پُرانے ہیں۔

جواب اگر آپ کسی اچھے عامل سے رجوع کرتے تو اب تک افاقہ ہوجاتا۔ خیر اب یہ کریں کہ مندرجہ ذیل نقش خود لکھ کر اُن کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

اور مندرجہ ذیل نقش ۱۱ عدد لکھ کر روزانہ ایک نقش ان کو پلا دیں۔ انشاء اللہ گیارہ دنوں ہی میں فائدہ محسوس کریں گے۔

۷۸۶

۱۹۵	۱۹۰	۱۹۸
۱۹۷	۱۹۴	۱۹۲
۱۹۱	۱۹۹	۱۹۳

اگر سگریٹ یا بیڑی پیتے ہوں تو ۱۱ دن تک بالکل بند کردیں۔ اگر گوشت کھاتے ہوں تو وہ بھی بند کردیں۔ نیز انڈا، مچھلی بھی نہ کھانے دیں۔ انشاء اللہ ۱۱ دنوں میں وہ خود محسوس کریں گے کہ تندرستی بحال ہو رہی ہے۔

نقش کی چال معلوم کرتے ہیں

سوال از: فرقان کاظمی ـــــ راجوپور۔

آپ نے کسی شمارے میں ایک نقش درج ذیل شائع فرمایا تھا۔ جو کہ کسوٹی پر کھرا ثابت ہوا۔ اس نقش کی مربع آتشی چال بھی واضح فرمادیں۔ وہ نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲۳۸	۲۴۲۳۳	۲۴۲۴۰
۲۴۲۳۹	۲۴۲۳۷	۲۴۲۳۵
۲۴۲۳۴	۲۴۲۴۱	۲۴۲۳۶

اس نقش کا احقر نے بہت مرتبہ پلانے میں تجربہ کیا۔ کسی بھی نمبر میں وار خالی نہیں گیا آپ نے طلسماتی دنیا کے قارئین کو یہ بڑا قیمتی تحفہ دیا ہے۔ اسکا مربع آتشی چال سے کس طرح بنے گا۔ شائع فرمادیں۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

جواب طلسماتی دنیا میں ہم جو عملیات کے خزانے دے رہے ہیں۔ انشاء اللہ وہ سدا بہار ثابت ہوں گے۔ جو ہری قسم کے لوگ رہتی دنیا تک اسکی قدر کریں گے۔ مذکورہ نقش کی چال یہ ہے۔

علم الحروف

(مولانا) حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم ـــــ دیوبند

قسط ۱۷

ک:۔ مزاج آبی۔ اعداد ۲۰۔ مؤکل حرد زائیل۔

● اگر زہرہ یا مشتری یا قمر کی ساعت میں ایک سو بیس مرتبہ حرفِ ک لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اور ہر روز دو سو مرتبہ حرفِ ک پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے تو لوگوں کی نظروں میں محبوب ہو جاتا ہے۔

● اگر کوئی شخص اس نقش کو لکھ کر اس کے چاروں طرف ۲۰ کاف لکھ کر اپنے پاس رکھ لے پھر ہر روز رات کے وقت دو سو مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے تو لوگوں کی نظروں میں مقبول اور با وقار ہو جائے۔

نقش یہ ہے۔

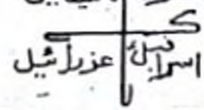
ک ک ک ک ک

ک	۹۹	۱۰۲	۱۰۵	۹۲	ک
ک	۱۰۴	۹۳	۹۸	۱۰۳	ک
ک	۹۴	۱۰۷	۱۰۰	۹۷	ک
ک	۱۰۱	۹۶	۹۵	۱۰۶	ک

ک ک ک ک ک

● دشمنوں کی زبان بندی اور حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے جب بُرج جوزا ۲۰ درجے تک پہنچے تو کاغذ پر چالیس حرف کاف لکھے اور اس کو موم کے اندر رکھ کر کسی پتھر کے نیچے دبا دے اور نیچے ایک سطر میں دشمنوں کے نام اور ان کی ماؤں کے نام لکھ دے۔ انشاء اللہ سب کی زبان بند ہو جائے گی۔ لکھتے وقت مصطگی کی دھونی دے۔

● اگر حرف کاف کو اس انداز سے لکھ کر اپنے گھر میں چھپا کر دیں تو خیر و برکت خوب ہو



● اگر کوئی شخص دشمنوں میں گھرا ہو ہو۔ اور کسی جگہ سے بھ... کا ارادہ کرے اور یہ چاہے کہ کوئی شخص اس کو نہ دیکھ سکے تو ا... کو چاہئے کہ بدھ کے دن ساعتِ عطارد میں جو سورج نکلنے کے ... پہلی ساعت ہوتی ہے۔ اس میں سو مرتبہ حرف ک ایک کاغذ ... دس سطروں میں دس دس مرتبہ لکھ لے اور اس کاغذ کو دائیں ... پر باندھ لے۔ اور اس کے بعد سات سو مرتبہ حرف کاف کو باو... پڑھے۔ اس طرح۔ یا کاف بحق حرد زائیل۔ اس عمل کے اوّل ... سات سات مرتبہ درود شریف اور سو سو مرتبہ "یا کریمُ یا کفیلُ یا کافِیُ" پڑھے۔ اور اپنے دونوں ہاتھ پر دم کرکے اپنے ج... پر مَل لے۔ انشاء اللہ دشمنوں کو نظر نہیں آسکے گا۔ یقین ... ساتھ یہ عمل کرکے جہاں جانا ہو چلا جائے۔ انشاء اللہ کوئی نہ... دیکھ سکے گا۔

بہت ہی قیمتی عمل ہے۔ اس عمل کو بطور آزمائش عمومی حا... میں کرکے تجربہ کریں۔ اس کے بعد خصوصی حالات میں اس ... فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے دشمنوں کے سامنے سے گزر جائیے ... انشاء اللہ کوئی نہیں دیکھ سکے گا۔

● اگر حرف کاف کو دو سو مرتبہ صبح اور دو سو مرتبہ شام کو پڑ... اور ہر فرض نماز کے بعد بیس بیس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو ز... تسخیر حاصل ہو۔

● حرف کاف کو اگر دو سو مرتبہ چاروں سمت کی طرف رُخ کر... پڑھ لے۔ اس کے بعد سجدے میں جا کر بھی دو سو مرتبہ پڑھ... مراد پوری ہو۔ سب سے پہلے مغرب کی طرف رُخ کرکے پڑھے ... مشرق کی طرف۔ اس کے بعد شمال کی طرف رُخ کرکے پڑھے۔ آخر میں جنوب کی طرف رُخ کرکے پڑھے۔ پھر سجدے میں جا ک... اور تعداد پوری ہو جانے پر سجدے سے سر اٹھا کر ہاتھ اُٹھ... دعا مانگے۔ انشاء اللہ جو بھی مراد ہوگی پوری ہوگی۔ (باقی آئن...

قسط ۷

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

زرقون اس پتھر کو عربی میں لعل، اردو میں گومید، ہندی میں گومیدہ، سنسکرت میں گومیدک، اور انگریزی میں زرقون کہتے ہیں۔ یہ پتھر کسی قدر الماس کے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کا وزن الماس سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور اس میں چمک بھی کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے۔

یہ صرف سفید ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ مختلف رنگوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً سبز، سُرخ، نیلا، خاکی، زرد، اور نارنگی رنگوں میں زرقون دستیاب ہے۔ لیکن سفید اور بھورے رنگ کے زرقون کی بات ہی کچھ اور ہے۔ لوگ عام طور پر ان ہی رنگوں کے پتھروں کو فوقیت دیتے ہیں۔

● زرقون کو ایک قوم ہمیشہ سے متبرک اور قابلِ احترام تصور کرتی ہے۔ اس قوم کا خیال ہے کہ یہ پتھر دولت و عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ زمانۂ قدیم میں اس پتھر کو عبادت گاہوں میں جڑا جاتا تھا۔ اور اس کو رُوحانیت کی بنیاد قرار دیا جاتا تھا۔

● جس شخص کا مزاج بلغمی ہو۔ مزاج بادی ہو اس شخص کو زرقون فائدہ پہنچاتا ہے اور اس کے مزاج میں اعتدال لاتا ہے! اگر کسی شخص کے بُرج یا ستارے میں نقص ہو تو اس کو زرقون استعمال کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ زرقون بُرج اور ستارے کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ اور بُرج اور ستارے کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

● زرقون لکنت کو دور کرتا ہے۔ فالج اور لقوے والے مریض کے لئے اکسیر ہے۔ خون کی گردش کو صحیح کرتا ہے اور قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے۔

● اگر کوئی شخص سوزاک یا آتشک کی بیماری میں مبتلا ہو تو اس کو زرقون پہننا چاہیئے۔ کیوں کہ یہ پتھر اس طرح کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔

● جن عورتوں کو لیکوریا ہو ان کو زرقون کی انگوٹھی یا لاکٹ پہننا چاہیئے! اس لئے کہ یہ پتھر سیلان الرحم کو رفع کرتا ہے۔ یہ پتھر مردوں کو احتلام کی بیماریوں سے بھی نجات دلاتا ہے۔

● اس پتھر کو پہننے سے بفضلِ خدا عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ کاروبار میں عروج اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ لوگوں کی نظروں میں وقعت پیدا ہوتی ہے اور مشکلات رفع ہوتی ہیں۔ یہ پتھر شادی اور محبت کے معاملے میں بابرکت ہے۔ یعنی کہ ازدواجی زندگی میں یہ پتھر خوشحالی لاتا ہے۔ فریقین کو پُرسکون رکھتا ہے اور ایکدوسرے کو ایک دوسرے کی قدر دانی پر اُکساتا ہے۔

● اس پتھر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ سفر و حضر میں انسان کی حفاظت کرتا ہے اور ناگہانی حادثات سے بچاتا ہے۔ اس پتھر کو پہننے سے قوتِ ارادی میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان کے مزاج میں استقلال اور استحکام پیدا ہوتا ہے اگر کوئی شخص بدخوابی کا شکار ہو اور اس کو کسی طور نیند نہ آتی ہو تو اس کو زرقون پہننا چاہیئے۔ یہ پتھر بہت گہری نیند کی دولت عطا کرتا ہے۔ محبت کے معاملے میں یہ خیر و برکت اس طرح پیدا کرتا ہے کہ اس کے پہننے سے اعتماد بحال ہوتا ہے۔ دوسروں کی قدر دانی کا جذبہ یہ دل میں اُبھارتا ہے۔

● زرقون کا ستارہ عطارد ہے۔ اس کا بُرج سنبلہ اور جوزا ہے۔ جن لوگوں کا ستارہ عطارد اور بُرج سنبلہ یا جوزا ہو انکو یہ پتھر خاص طور سے راس آتا ہے اور یہ ان لوگوں کو بھی بطورِ خاص فائدہ پہنچاتا ہے۔ جن کے نام کا پہلا حرف ح، ک، ق یا پ ہو۔ یونانی حساب سے جو لوگ ماہِ اگست میں پیدا ہوئے ہوں ان کا اسٹون زرقون ہے۔

● علم الاعداد کے حساب سے یہ پتھر ان لوگوں کو بطورِ خاص راس آتا ہے جن کے نام کا مفرد عدد ۵ بنتا ہو یا جنکی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہو۔ یہ پتھر بھی اللہ کی ایک نعمت ہے اور ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اسکو استعمال کر کے اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ کسی بھی نعمت کی قدر دانی کا صحیح طریقہ اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ (باقی آئندہ)

اسم الٰہی اَللّطیف

یہ اسم جلالی ہے اور عنصر آتشی ہے

اَللّطیف: لطیف وہ قوت ہے۔ جو ہر ایک بات کی تاریکی کو جانتا ہے اور تمام عالم میں یہ کمال سوائے خداوند تعالیٰ کے کسی اور کو حاصل نہیں افعال میں دقائق اشیاء کے اندر خداوند تعالیٰ کا لطف حد حصر سے باہر ہے۔

باری تعالیٰ نے موجودات کو ایجاد کرکے ان اسماء کا نور اپنے خاص بندوں پر ڈالا ہے۔ کیوں کہ لطیف کا لطف انہی بندوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

اس اسم کی خلوت ذاکر کو لطف الٰہی میں پہنچاتی ہے ـــــ اور تقریب الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ جب اس اسم کا ذکر کرے گا تو دیکھ لے گا کہ نفسانی خطرے اور خواہشیں اس سے دور ہوگئیں۔ تلاوت اس اسم کی اعداد بسائط کے ساتھ ۱۶۶۴۱ بار ہے۔ مؤکل اسکا عطنائیل ہے۔ اس کے ماتحت چار مؤکل ہیں۔ ہر ایک ۱۲۹ صفوں کا مالک ہے۔ ہر صف میں ۱۲۹ فرشتے ہیں۔ جو خلقت میں مہربانی و لطف پھیلاتے ہیں۔ اور ملائکہ رحمت سے مدد لیتے ہیں۔ جب ذاکر اس اسم کا ذکر کرتا ہے تو اس کا مؤکل اللہ تعالیٰ سے اس طرح اجازت لیتا ہے کہ الٰہی تیرے بندے ـــــ نے مجھ کو بلایا ہے اور اپنے حاجت روائی چاہتا ہے۔ پھر خواب یا بیداری میں اس پر نازل ہوتا ہے جیسے اس کی قابلیت ہوتی ہے۔ ویسی اس کو امداد پہنچاتا ہے۔

یہ اسم دور اول اور عوام زحل پر حکومت کرتا ہے۔ خیر و شر میں کام دیتا ہے جس کے کام بند ہوگئے ہوں۔ اس کو اس کے عدد کے مطابق روزانہ پڑھے تو اس پر کشادگی ہوگی۔ اس کے عدد ۱۲۹ ہیں۔

رنج و غم کو دور کرنے اور سختیوں سے نجات پانے کی اس میں خاص تاثیر ہے۔ جو لوگ رنج دنیا سے تنگ آگئے ہوں۔ وہ اس اسم کو پڑھیں۔ تو تمام سختیوں سے نکل جائیں گے (انشاء اللہ)

امام بونی رح لکھتے ہیں محمد بن منذر میرے پاس آیا اور اسماء کی تعلیم حاصل کرنی چاہی۔ کشف ربجانی سے مجھے معلوم ہوا اور میں نے اس کی پیشانی پر لکھا دیکھا کہ اس کو پھانسی ہوگی۔ یہ بات دیکھ کر میرے نفس نے قبول نہ کیا کہ میں اس کو تعلیم دوں۔ پھر میں نے استخارہ کرکے اس کو اسم یالطیف پڑھنے کا حکم دیا کہ ۶۰ ہزار بار پڑھ ڈالے۔ جب اس نے اس تعداد کو پورا کیا تو خواب میں دیکھا کہ حاکم وقت نے اس کو قتل کر دیا۔ اور یہ مر گیا ہے۔ لوگوں نے اس کو غسل دے کر دفن کر دیا ہے۔ پھر وہ نیند سے بیدار ہوکر ڈرتا اور کانپتا ہوا میرے پاس آیا۔ اب میں نے جو اس کی پیشانی کو دیکھا تو وہ بات نہ پائی۔ بلکہ نور سے اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔ پھر اس نے اپنا خواب مجھ سے بیان کیا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس سے بلا ٹل گئی۔ میں نے ذکر اور اسماء اس کو تلقین کئے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء کاملین میں سے ہوگیا۔

حاجت روائی اور کشائش رزق بھی اس اسم کی خاصیت ہے۔ جو شخص غمگین ہو اور حاجت مند ہو۔ وہ اس اسم کو پڑھے تو اس کی حاجت روائی ہوگی۔ اس کے نقش کو جو شخص سونے یا چاندی کی تختی پر شرف قمر میں یا شرف زہرہ میں لکھ کر پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس پر کشائش کرے گا۔ سعد نظرات میں بھی اس کو تیار کیا جا سکتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

ال	لط	ی	ف
۱۱	۷۹	۳۲	۳۸
۷۸	۸	۴۱	۳۲
۴۰	۳۴	۷۷	۹

کشادگی رزق، سختیوں اور غموں سے نجات پانے کے لئے یہ

نقش بہت مفید ہے۔

ایک بزرگ نے بتایا تھا کہ اس کا ذکر کاغذ کو سونا بنا دیتا ہے اور پانی کو گھی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اور میں تو اس کا عامل ہوں۔

اس کی ریاضت ستر ہزار بار ہے۔ تمام شرائط خلوت اور جلالی جمالی پرہیز سے پڑھنا چاہئے۔

جمعہ کی شب کو عشاء کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھنا چاہئے۔ جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ کہف ہو اور دوسری میں سورۂ یٰسین ہو۔ اس کے بعد اس کا ذکر کرے اور روزانہ ۱۴۱ یوم تک ایسا ہی کرے تو مؤکل حاضر ہوگا۔ جو حاجت ہو پوری کرے گا اور عمل میں عود دلوبان کی دھونی جلائی چاہئے۔ وہ ایک سیاہ پتھر دے گا۔ جب اس کو آگ دکھاؤ گے حاضر ہو جائے۔ اور جب رخصت کر دگے چلا جائے گا۔

اس اسم کا ذکر کرنے والا ارباب سلوک میں گنا جاتا ہے۔

میں نے لکھا ہے کہ اس اسم میں سختیوں سے نکالنے کی قوت ہے تو میں ذرا اس کی وضاحت کر دوں کہ جو لوگ بلاوجہ رنج وبلا میں گرفتار رہتے ہیں ہر وقت کوئی نہ کوئی مصیبت ان پر آتی ہے بلاوجہ قید و مقدمہ میں پھنس گئے ہوں۔ سخت قسم کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا گھر میں امراض نے ڈیرہ ڈالا ہوا ہو یا کوئی شخص کسی حاکم کے قبضہ میں ہو۔ یا دشمنوں میں گھرا ہو یا اپنے نفس کے تحت میں ہو۔ اگر کثرت کے ساتھ اس اسم کا ذکر کرے گا تو خلاصی ہو جائے گی۔

اس کے بدن یا نفس میں کوئی علت ہو۔ کوئی بری عادت ہو تو ذکر کے دوران ہی خلاصی پائے گا۔ اور اگر کسی شخص کے دل میں کسی چیز کا خیال جما ہوا ہو وہ اس اسم کا ذکر کرے تو وہ خیال صورت بن کر اس کے سامنے آجائے گا۔ اور یہ مشاہدہ خود کریگا۔

اس اسم سے آثار عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمزاد یا کسی مؤکل کے حصول کے لئے سب سے پہلے اس اسم کا چلہ نکالنا چاہئے۔ تاکہ بعد میں کیا جانے والا عمل خواہ وہ ہمزاد کا ہو یا مؤکل کا یا جنات کا ہو وہ کامیاب ہوگا۔ اس کے بغیر کامیابی ممکن نہیں۔ اسی سے خیال اشکال اختیار کرتی ہیں اور روشن ہو جاتی ہیں اور معدوم ہو جاتی ہیں۔

جو شخص اس اسم کا ذکر کرے تو اس کے لئے لازم ہیکہ وہ خلق خدا سے لطف وشفقت سے پیش آئے تاکہ حق تعالےٰ اسکو مظہر لطف بنا دے۔

اگر کوئی حاجت ہو تو چھ سو مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ تھوڑی ہی دنوں میں کامیابی ہوگی۔

شیخ مغرب علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی انسان کے پاس اسباب معیشت تنگ ہوں درویش حال ہو۔ غریب الوطن ہو یا عقد دختر کے لئے پریشان ہو۔ سامان عروسی نہ ہو یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کے علاج سے عاجز ہو۔ یا ایسی مراد ہو۔ جس کی تدبیر دشوار ہو یا ایسی مہم ہو جس کی کفایت ممکن نہ ہو تو غسل کر کے جامہ پاک پہنے اور وضوئے کامل کے ساتھ دو رکعت نماز بجالائے۔ بعد سلام نہایت الحاح وزاری کے ساتھ ۱۲۹ مرتبہ یالطیف کہے۔ چند روز ایسا ہی کرے تو انشاء اللہ بہت جلد مقصود حاصل ہوگا۔

فکر اور خوف

فکر زندگی کا زنگ ہے جو اس کی چمک برباد کر دیتا اور طاقت بھی کم کر دیتا ہے۔ خوف تکلف سے بھرے دنوں کی یاد تازہ کرتا ہے۔ اور آئندہ آنے والے تاریک دنوں کی طرف کانپتی ہوئی انگلیوں سے اشارہ کرتا ہے۔ وہ تاروں سے خون کے آنسو نکلوا کر خطرے کی خبر دے سکتا ہے۔ اس کا گیت ماتم اور بو موت ہے۔

بقیہ: کیا آپ کا برج دلو ہے

جب کہ وہ افراد جن کی علیحدگی ہو چکی ہے۔ ان کی زندگی میں کوئی ایسا شخص داخل ہوگا جو پہلی نگاہ میں ہی پسند آجائے گا۔

کوئی سال بھی مسائل یا پریشانیوں سے خالی نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس سال جو پریشانیاں درپیش ہو سکتی ہیں۔ انکا تعلق آپ کے والدین یا بڑے بھائی بہنوں سے ہو سکتا ہے۔ آپکو زائد ذمہ داریاں اٹھانی پڑیں گی۔ جو مالی بھی ہو سکتی ہیں یا کام کے سلسلے میں زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔

حالات جو بھی ہوں یہ بات طے ہے کہ زحل آپ کی ذاتی آزادی میں کمی لائے گا۔

دلو سے متعلقہ افراد فرائض سے فرار نہیں چاہتے۔ چاہے وہ کتنے ہی تکلیف دہ کیوں نہ ہوں اور اس سال تو کسی کمزور شخص کی دیکھ بھال سے آپ کی قوت میں اضافہ ہوگا۔ اور خوش بختی بھی حاصل ہوگی۔

جسمانی اور روحانی بیماری پہچاننے کا عمل

جن بھوتوں کی تکلیف یا کسی کو نظر لگی ہو یا جسمانی مرض ہو۔ اس کے لئے ایک خاص طریقہ ہوتا ہے جس سے کل رنج وغم اور حزن والم ظاہر ہو جاتے ہیں اور پھر آسانی سے ان کا علاج کیا جا سکتا ہے۔

سات تار ریشمی یا سوت کے نیلے یا سیاہ لے کر برابر کریں۔ پھر ان کو ملا لیا جائے۔ یہ تار اس قدر لمبے ہوں کہ مریض کے قد سے ایک یا دو بالشت زیادہ رہیں پھر جس مرد یا عورت کی بیماری یا آسیب زدگی یا سحر وجادوگری معلوم کرنی ہو۔ اس کو دیوار کے سہارے ایسا کھڑا کیا جائے کہ دونوں پاؤں کے تلوے دیوار کے برابر رہیں۔ سر اور قد بھی جسم کا دیوار سے ملا ہوا سیدھا رہے ان تاروں کو صاف کر لیا جائے۔ تاکہ کوئی گانٹھ یا جھری نہ رہے۔ جس سے ناپا جائے مرد یا عورت اپنے داہنے ہاتھ کی انگلی گول حلقے کے موافق کر کے اس ڈورہ کو انگلی کے حلقے میں پکڑے۔ اگر تکلیف والا شخص مرد ہو تو اس کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور عورت ہو تو بائیں پاؤں کے انگوٹھے اور انگلی کے بیچ میں ڈورے کا سرا پکڑ لیا جائے اور دوسرا سرا ڈورے کا ماتھے کے اوپر جہاں کہ بال نکلتے ہیں۔ کوئی دوسرا شخص اچھی طرح اس ڈورے کو کھینچ کر ناپے اور اس جگہ پر گرہ لگا دی جائے۔ جو شخص یہ عمل کرے اس کے پاس لے جائے۔ وہ شخص بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سات دفعہ معہ بسم اللہ سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اس ڈورہ پر پھونک دے۔ اس کے بعد سات مرتبہ معہ بسم اللہ قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر دم کرے۔ اسی طرح سورہ قل ھو اللہ سورہ تبت اور سورہ قل یا ایھا الکفرون سورہ لایلف اور سورہ الم ترکیف اور الحمد پڑھے۔ اور دم کرے۔ پھر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عزمت علیکم یا موکلات ھذہ سورہ اخبرنی بحق التوراۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ اجمعین۔

پھر تین مرتبہ پڑھے سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح۔

پڑھ کر دم کرے۔ پھر چار مرتبہ یہ اسم معہ موکلات کے پڑھے۔ یا جبرائیل یا دردائیل یا رفتمائیل یا تنکفیل بحق یا بدوح اور دم کرے پھر تین مرتبہ اسم جبروتی پڑھے۔ یا خافض تخفضت بالخفض والخفض فی خفضک یا خافض۔

اور دم کرے۔ پھر اس ڈورے کو بیمار کے جسم سے ناپے اگر جسم کے برابر رہے تو پھر دوبارہ سہ بارہ ناپے۔ پھر بھی برابر رہے۔ تو پھر تین مرتبہ معہ بسم اللہ کے سورہ مزمل پڑھے اور دم کرے اور پھر ناپے اگر ایک انگل ڈورہ لمبائی میں گرہ سے بڑھ جائے تو سمجھ لیا جائے کہ کسی چیز پر سے نظر ہو گئی ہے جس سے یہ بیماری ہو گئی ہے بس نظر لگ جانے کا علاج کرے اور اگر دو انگل بڑھ جائے تو سمجھو کہ آسیب ہے از قسم جنات ہے۔ اگر تین انگل بڑھ جائے تو آسیب بھوت چڑیل کا ہے۔ اگر چار انگل بڑھ جائے تو آسیب خبیث کا ہے۔ دودھ دہی یا شکرانہ یا پلاؤ کے اوپر جمعہ کے دن ہوا ہے اور انہوں

نے تکلیف دی ہے اگر پانچ انگل بڑھ جائے تو نظر خبیث کی لگی ہے اور اگر چھ انگل بڑھ جائے تو آسیب بادشاہ جن و گفتار و بھوت چڑیل نے تسلط کیا ہے اور اگر سات انگل ڈورا بڑھ جائے تو آسیب سردار خبیث کا ہوا ہے اور لشکر کثیر بھوتوں اور چڑیلوں نے بیمار کو دبا رکھا ہے اگر آٹھ انگل زیادہ ہو جائے تو آسیب بادشاہ جنات خبیث بہت زبردست کا ہے۔

ڈورہ کا گھٹ جانا

اگر اس عمل سے ڈورا ناپنے سے ایک انگل کم ہو جائے تو نظر دیو کی سمجھنی چاہئے اگر دو انگل ڈورہ کم ہو جائے تو آسیب بادشاہ جنات اور پریوں کا اثر ہو گیا ہے۔ اگر تین انگل کم ہو جائے تو سمجھنا چاہئے کہ کسی دشمن نے ازراہ عداوت جادو کرایا ہے اور اس کی نشانی بیمار میں یہ معلوم ہوں گی کہ بدن پر چیونٹیاں چل رہی ہیں۔ دل میں سوئی سی چبھ رہی ہے۔ دل پر تکیہ کی سختی کا معلوم ہونا۔ رات یا دن کو نیند آئے تو بندر یا سیاہ کتا یا عورت سیاہ یا سرخ کپڑے پہنے ہوئے یا جوگی و بیراگی جیسی شکل دکھائی دینا۔ عورت مرد بری صورت کے خواب میں نظر آنا اور کبھی کسی کے پاخانہ یا منہ سے خون آنا۔ بوجھ پر بوجھ رہنا۔ ہاتھ پاؤں ٹوٹنا۔ جگر پر پہلی تاریخ کے چاند کی مانند سختی معلوم ہونا۔ غرض کہ سارے علامتیں جادو کی ہیں۔

اگر چار انگل ڈورا کم ہو جائے تو بھی جادو ہے۔ دل پر جوگی کا نکا دیوی یا ہنومت یا بر مسان کی بٹھائی گئی ہے اگر پہلے ناپ پر ڈورہ مذکور ایک انگل کم ہو جائے اور دوسری ناپ میں پانچ انگل کم ہو تو آسیب دیو ہے۔ آسیب دیو، پری، جن، سحر جادو پر کسی عامل اور جھاڑ پھونک کرنے والے سے آرام آنا محال ہوتا ہے۔ خصلت دیو، پری، جن، بھوت کی ایسی ہوتی ہے کہ اصل جان ان کی وجود ظاہری یعنی انسان کے بدن میں ظاہری طور پر معلوم نہیں ہوا کرتی اور ایسے ہی جادو ہے کہ اس کی علامتوں سے پہچاننے والے پہچان سکتے ہیں سبب اس کا معلوم نہیں ہو سکتا۔

کسی کے مارنے کا عمل کیا ہو۔ یا جوگی اڑائی ہو یا بیمار کرنے کا عمل ہو تو جو کنوئیں یا پانی میں یا جنگل میں ڈالا جاتا ہے اس سے بیماری لقوہ، فالج اور سر دامراض، ہاتھ پاؤں میں درد، مونڈھوں کندھوں میں بیماری پن ہوا کرتا ہے اور جو پتلا بنا کر زمین میں گاڑا جاتا ہے یا ہوا میں لٹکایا جاتا ہے جس کے نام پر یہ عمل کیا گیا ہو۔ اس کو دل کی بیماری، خفقان یا مالیخولیا ہو جاتا ہے۔ وحشت زدہ اور جنونی جیسا پھرا کرتا ہے اپنی نظر سے بیمار کو خود تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے۔

بعض عامل حاضرات و فتیلہ سے حاضر کر کے تلوار سے مار ڈالتے ہیں یہ بہت غلط کام کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے قتل سے جو قطرے زمین پر گر کے ہیں ہر قطرے سے ایک اور ملعون پیدا ہو جاتا ہے اور وہ عامل جو کامل قسم کے ہوتے ہیں وہ موکلوں یا جنات کے ذریعہ پکڑوا کر جلا دیتے ہیں تو بیماری بیمار کی رفع ہو جاتی ہے بعض لوگ اس قدر کامل ہوتے ہیں کہ اپنے کشف کے ذریعہ خبیث کی حالت معلوم کر لیتے ہیں اور موکلات کے ذریعہ یا جنات کے ذریعہ یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ سحر کس جگہ گڑا ہے۔ پس وہ عامل اس جگہ سے نکال کر ضائع کر دے گا۔ خواہ وہ پانی کے اندر پڑا ہو یا زمین میں گڑا ہو۔

بعض عامل ایسے مریضوں کا علاج اسم اعظم سے کرتے ہیں۔ اس کی برکت سے موکل اس سحر کو توڑ دیتے ہیں اور ملعون جل کر خاک ہو جاتے ہیں۔

جب ڈورہ بارہ یا چودہ انگل کم ہو جائے تو اس پر آسیب غول بیابانی کا سمجھنا چاہئے، یہ آسیب بہت کم ہوتا ہے۔ پہچان ایسے مریض کی یہ ہے کہ مریض ہر وقت خاموش رہے گا اور کسی سے بات کرنا پسند نہ کرے۔ نہ پانی پیوے نہ کھانا کھائے۔ اگر کھائے تو زمین کی مٹی یا درخت خشک یا تر کے پتے کھائے اور کبھی آواز بھی دیتا ہے کبھی جانوروں جیسی آواز نکالتا ہے۔

جب لشکر غول بیابانی کا نکلتا ہے تو سرخ آندھی آیا کرتی ہے۔ آسمان بھی سرخ ہو جاتا ہے۔ آفتاب چھپ جاتا ہے۔ اس وقت عورتوں اور بچوں کو ضرور بچا کر رکھنا چاہئے۔ ورنہ جو بھی ان کی جھپٹ میں آ جائے گا۔ حال اس کا ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسے بیان کیا ہے۔ اس کا بادشاہ عادل شاہ بیابانی کہلاتا ہے۔ اگر کوئی حاضرات کا عامل ہو تو اس کو بلا کر کہے کہ فلاں شخص پر آسیب ہے۔ اپنی توجہ سے اس کو دفع کر دو تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

علم الاعداد

"علم الاعداد" کے شائقین سے حسب ذیل حقیقتیں مخفی نہ رہنی چاہئیں۔ صفر کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ حسابات میں۔ "۱ تا۔ ۹" اعداد کام آتے ہیں، گویا جو قدر و قیمت ۳۸ کی ہوگی وہی ۳۰۸ یا ۳۰۰۸ یا ۳۰۰۰۸ وغیرہ کی۔" ۸+۳=۱۱ یعنی ۲ ہوگی۔

دائرے کے اعداد حسب ذیل مقرر ہیں (بمطابق ابجد قمری)۔

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی ک ل م ن
۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵
س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ
۶ ۷ ۸ ۹ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱

خلاصہ

عدد	حروف	
۱	ا ۔ ی ۔ ق ۔ غ	چار حروف
۲	ب ۔ ک ۔ ر	تین حروف
۳	ج ۔ ل ۔ ش	〃
۴	د ۔ م ۔ ت	〃
۵	ھ ۔ ن ۔ ث	〃
۶	و ۔ س ۔ خ	〃
۷	ز ۔ ع ۔ ذ	〃
۸	ح ۔ ف ۔ ض	〃
۹	ط ۔ ص ۔ ظ	〃

کسی شخص کی شخصیت کا اظہار اس کے نام کے حروف کی قدروں کا مجموعہ اور عددِ مفرد سے ہوتا ہے۔ مثلاً مظہر خاں کی شخصیت حسب ذیل قاعدے سے معلوم ہوگی۔

م ظ ھ ر خ ا ن
۴ ۹ ۵ ۲ ۶ ۱ ۵

مجموعہ: ۴+۹+۵+۲+۶+۱+۵ = ۳۲۔ عدد مفرد: ۳+۲ = ۵۔ عدد "۵" کے خواص و خاصیت آپ آگے پڑھیں گے۔

اگر جزئیات معلوم کرنی ہوں تو شخصیت کے اعداد میں تاریخ ولادت بھی شامل کرلیں۔ مثلاً مظہر خاں کی تاریخ ولادت ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء ہے تو عمل اس طرح کیا جائے گا۔

مظہر خاں = ۴۹۵۲۶۱۵ = ۳۲ = ۵

تاریخ ولادت۔ ۲۵ ۱۱ ۱۹۳۱ = ۲۳ = ۵

مجموعہ = ۵۲۵۴۷۲ ۳ = ۲۸ = ۱

یعنی مظہر خاں جو ۲۵ نومبر ۱۹۳۱ء کو پیدا ہوئے ان پر اکثر و بیشتر اعداد۔ ۵۔۳۔۲۔۸۔۲۔۱ کا اثر ہوگا۔ تاہم یہ نتیجہ بھی محدود ہے۔ اگر مزید تفصیلات معلوم کرنی ہوں تو اعداد اسم اور تاریخ کے مجموعہ کے اعداد کا کوہ ہمالیہ بنایا جائے یعنی پہلے عدد کو دوسرے عدد میں جمع کرکے دوسرے عدد کے نیچے لکھتے رہیں۔ دیکھئے مظہر خاں کے سلسلے میں:

ہندسوں کا ہمالیہ

۵ ۲ ۵ ۴ ۷ ۲ ۳ = ۲۸ ۔ ۱ عمر کا پہلا دور
۷ ۷ ۹ ۲ ۹ ۵ = ۳۹ = ۱۲ = ۳ عمر کا دوسرا دور
۵ ۷ ۲ ۲ ۵ = ۲۱ = ۳ عمر کا تیسرا دور
۳ ۹ ۴ ۷ = ۲۳ = ۵ عمر کا چوتھا دور
۳ ۴ ۲ = ۹ ۔ عمر کا پانچواں دور
۷ ۶ = ۱۲ = ۴ عمر کا چھٹا دور
۴ = ۴ ۔ عمر کا ساتواں دور

گویا مظہر خاں کی عمر کے کل سات دور ہوں گے جس میں سے پہلا دور عدد "۱" کے تحت۔ دوسرا "۳" کے تحت، تیسرا دور عدد "۳" کے تحت۔ چوتھا دور عدد "۵" کے

تحت، پانچواں دور عدد "۹" کے تحت اور چھٹا اور ساتواں دور عدد "۴" کے تحت گزرے گا۔

خصوصیات اعداد :۔

یوں تو علم الاعداد کے مکاتیب فکر بہت ہیں۔ ان کا ذکر یہاں باعث طوالت ہوگا لیکن اعداد کی جن خاصیتوں پر سب متفق ہیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) یہ عدد سیارہ شمس سے متعلق ہے۔ لہٰذا شمس کی ہی منسوبات ہوں گی مثلاً روشنی، حرارت، اقتدار پسندی، جاہ و جلال، حکومت و بادشاہت نام و نمود، شہرت پسندی، خودستائی، خود اعتمادی، خودرائی، کامیابی غصہ، تلون اور فیاضی وغیرہ۔

(۲) یہ عدد سیارہ قمر سے متعلق ہے لہٰذا اس کی خاصیت بھی قمر کی منسوبات ہوں گی۔ مثلاً حسن۔ جنسی رجحانات، سیر و سیاحت، پیدائش و افزائش، مادی اور روحانی عوامل شکوک و شبہات، خوشگوار انقلابات اور کیفیات نفی و اثبات مثلاً سیاہ و سپید، اجالا اور اندھیرا، نر و مادہ، نیکی بدی، ہستی و نیستی، ہجر و وصل اور فتح و شکست وغیرہ۔

(۳) یہ عدد سیارہ مریخ سے متعلق ہے لہٰذا اس کی خاصیتیں مریخ کی منسوبات ہوں گی۔ مثلاً شدت و تندی، عسکریت وسعت، کمال، اوج و ترقی، منفعت و کامگاری، سرمایہ داری، عقل و فراست جوش عمل اور سخت کوشی وغیرہ۔

(۴) یہ عدد سیارہ عطارد سے تعلق رکھتا ہے اس کی خاصیتیں عطارد کی منسوبات میں سے ہوں گی۔ مثلاً مادی منفعت و ترقی، حصول املاک، شہرت و مراتب، علم و فن حکمت و استدراک، وثیقہ و دستاویزات سعی و جہد اور ایسے عوامل جو نتیجہ خیز و نفع بخش ثمرات کے حامل ہیں۔

(۵) یہ عدد سیارہ مشتری سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا منسوبات بھی مشتری ہی سے ہوں گی مثلاً حسن، جذب و کشش، شہرت، انصاف پروری مقبولیت، قابلیت و اہلیت، دلائل و براہین، اصول پسندی، موقعہ شناسی مردم شناسی، قوت مناظرہ اور تکملہ مقاصد سیاحت وغیرہ۔

(۶) یہ عدد سیارہ زہرہ سے متعلق ہے۔ لہٰذا اس کی خاصیتیں زہرہ سے منسوب ہیں۔ مثلاً حسن و جمال، عشق و نشاط، مسرت و انبساط، عیش، مشرب و طعام تعلقات، باہمی روابط، رقص و موسیقی۔ کشش و اتصال ازدواجی مسرت۔ ذوق سلیم، ہمدردی اور التفات وغیرہ۔

(۷) یہ عدد سیارہ زحل سے تعلق رکھتا ہے لہٰذا زحل کی منسوبات ہی پائی جاتی گی مثلاً معاہدات اور ان کی پابندی فیض رسانی، روحانی ترقی، عروج و کمال، تکمیل مقصد، تجارت لین دین، عقل و فراست شست روی، تاریک اور روشن پہلوؤں پر غور و خوض، عظمت اور بزرگی، اپنے مفادات میں کوتاہی دوسروں کے مفاد میں سعی پیہم، سخت کوشی اور کامیابی۔

(۸) یہ عدد سیارہ راس سے تعلق رکھتا ہے۔ لہٰذا راس کی منسوبات ہی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً تخریب، بدامنی، ادبار، نحوست، جنون، گمراہی تباہی و بربادی، نامرادی، ناکامی اور نیستی وغیرہ۔

(۹) یہ عدد سیارہ ذنب سے متعلق ہے لہٰذا ذنب کے ہی خواص پائے جائیں گے۔ مثلاً خوشگوار انقلابات، زوال کے بعد عروج، تخریب کے بعد تعمیر، نئے سرے سے پیدائش و افزائش، بالکل ققنس کی طرح مر مر کے جی اٹھنا وغیرہ۔

مندرجہ بالا توضیحات صرف کردار و شخصیت معلوم کرنے کی حد تک ہیں، ـــــ آپ کو مسائل زندگی کے سلسلے میں پیدا ہونے والے چند سوالات کے جوابات حاصل کرنے کے قواعد بتاتے ہیں۔ یہ طریقے عام طور پر مروج ہیں۔ ہم آپ کی آسانی کے لئے سہل الفاظ میں لکھ رہے ہیں کیونکہ مقصود استفادہ ہے فصاحت نہیں۔

سوال حل کرنے کے دوران کہا جائیگا کہ بارہ پر تقسیم کریں اس کا مطلب یہ ہے کہ تعداد بروج سے تقسیم کر دیا گیا، ۷ پر تقسیم کرنے کا مطلب سات ستاروں کی تعداد سے ہے ۴ پر تقسیم تعداد عناصر اربعہ کی سے ہے۔ اسی طرح نو کی تقسیم تو افلاک سے متعلق ہے۔

سوال :۔ زمانہ حال میرے لئے کیسا ہے؟

جواب :۔ اعداد حروف سوال اعداد نام سائل و والدہ سائل، دن، تاریخ اور سن ہجری کو مجموعہ کر کے تین پر تقسیم کر دیں۔ اگر تقسیم پوری ہو جائے تو سائل کو رنج و فکر اور بدحالی کا سامنا ہو۔ اگر ایک بچے تو کشادگی رزق و کاروبار اور مسرت حاصل ہو۔ اگر دو بچیں تو حالات بدستور رہیں اور کوئی انقلاب نہ ہو۔

سوال:۔ تعمیرات کا نتیجہ۔

جواب:۔ اعداد اسم سائل معہ یوم سوال جمع کرلیں۔ اور ۴ پر تقسیم کریں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو آغاز و انجام بخیر و خوبی اور مبارک ہو۔ اگر ایک بچے تو بھی تعمیر سعد و مبارک اور باعثِ مسرت ہو۔ اگر دو بچیں تو تعمیر نامبارک اور نحس ثابت ہو۔ اگر ۳ بچیں تو تعمیر اندیشہ ناک اور افلاس کا باعث بنے۔

سوال:۔ آغازِ تعمیر کس دن اچھا رہے گا۔؟

جواب:۔ اعداد نام سائل۔ یوم اور ساعت کو مجموعہ کرکے سات پر تقسیم کردیں۔ اگر تقسیم برابر ہوجائے تو جمعہ کو۔ جو مبارک دن ہے۔

اگر ایک بچے تو ہفتہ کو شروع کریں گو کہ نحس دن ہے۔

اگر دو بچیں تو جمعرات کو شروع کریں دن بھی مبارک ہے۔

تین بچیں تو اتوار مبارک ثابت ہوگا۔

۴ بچیں تو منگل کو آغاز کریں لیکن دن مبارک نہیں ہوگا۔

۵ بچیں تو بدھ کو شروع کریں دن معتدل رہے گا۔

۶ بچیں تو پیر مبارک رہے گا۔

اگر سوال مسافر کی آمد یا غائب یا گریختہ کی واپسی سے تعلق رکھتا ہے تو اعداد اسم و یوم سوال کے مجموعہ کو ۳ پر تقسیم کردیں۔

اگر ایک بچے تو شخص مذکورہ عنقریب ہی آنے والا ہے۔

اگر ۳ بچیں یعنی تقسیم پوری ہو تو مدت دراز تک نہ پہنچ سکے۔

اگر ۲ بچیں تو اعدادِ اسم و یوم سوال میں ساعت کے بھی اعداد شامل کرکے بارہ پر تقسیم کردیا جائے جو باقی ہو اسی کے مطابق دن یا مہینے سمجھنے چاہئیں اور اس کے حالات حسبِ ذیل ہوں گے۔

اگر تقسیم پوری ہوجائے تو ساتھ فائدے کے بخیر و خوبی مراجعت کرے۔

اگر ایک بچے تو کسی قدر خسارے کے ساتھ واپس آئے۔

اگر دو بچیں تو بیماری، حادثہ، آفتِ ناگہانی اور نقصانات برداشت کرکے پلٹے۔

اگر تین بچیں تو بخیر و عافیت واپس آنے والا ہے یا آتو چکا ہے سائل کو اطلاع نہیں ہے۔

اگر چار بچیں تو ساتھ منفعت کے آئے۔

اگر پانچ بچیں تو کثیر فائدے کے ساتھ مراجعت کرے۔

اگر ۶ بچیں تو معمولی فائدہ ہو۔

اگر سات بچیں تو بیماری، خطرات، حادثات اور نقصانات ہوں۔

اگر آٹھ بچیں تو بھی نقصان اور خطرات کا سامنا ہو۔

اگر نو بچیں تو خوب مال و دولت ہاتھ آئے۔

اگر دس بچیں تو عزت و مراتب اور مال و دولت حاصل کرکے واپس آئے۔

اگر گیارہ بچیں تو برائے نام فائدہ ہو۔

سوال:۔ فلاں کاروبار کرنا کیسا رہے گا۔؟

جواب:۔ اعداد اسم، ساعت اور سال سن ہجری کا مجموعہ لیں۔ بعد ازاں تقسیم ہفتگانہ عمل میں لائیں یعنی سات پر تقسیم کردیں۔

اگر تقسیم پوری ہوجائے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اگر ایک بچے تو فائدہ ہوگا۔

اگر دو بچیں تو خوب فائدہ ہوگا۔

اگر تین بچیں تو مذکورہ کام ہرگز نہ کریں۔

اگر چار بچیں تو بھی نقصان کا اندیشہ ہے۔

اگر پانچ بچیں تو امید کے مطابق انجام ہوگا۔

اگر چھ بچیں تو خوب فائدہ ہوگا اور راحت و مسرت حاصل ہوگی۔

سوال:۔ کون سا کاروبار راس آئے گا؟

جواب:۔ اسم سائل اور یوم سوال کے مجموعہ کو سات پر تقسیم کردیں۔

اگر تقسیم پوری ہوجائے تو محنت مزدوری یا دستکاری سے فائدہ حاصل ہو یا پھر اولاد سے مال و املاک ملے۔

اگر ایک بچے تو صاحبِ اختیار امراء و حکام سے فائدہ پہنچے ان تک رسائی حاصل ہو۔

اگر دو بچیں تو تحریری اشغال یا خاتون سے فائدہ پہنچے۔

اگر تین بچیں تو وکالت (اعلیٰ پیمانہ پر) سود مند ہوگی۔

اگر چار بچیں تو سفر وسیلۂ ظفر ہوگا۔

اگر پانچ بچیں تو وراثت کے ذریعہ فائدہ پہنچے۔

اگر چھ بچیں تو سوداگری سود مند رہے گی۔

اشیاء کی خرید کے سلسلے میں سوال درپیش ہو تو اعدادِ اسم سائل و یوم سوال کے مجموعہ کو پانچ پر تقسیم کردیں اگر تقسیم پوری ہوجائے تو نہ خریدیں کیونکہ چوری یا الزام لگ جانے کا اندیشہ ہوگا۔

اگر ایک یا چار بچیں تو نفع ہوگا۔

اگر دو بچیں تو معاملہ برابر ہوگا یعنی نفع نہ نقصان یا منفعت وخسارہ یکساں ومساوی۔

تین بچیں تو نقصان ہوگا۔

شرکت کا سوال ہو تو فریقین کے اسماء کے اعداد کا مجموعہ لے کر تین پر تقسیم کریں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو شرکت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اگر ایک بچے تو شرکت میں خیر وبرکت اور منفعت ہوگی۔

اگر دو بچیں تو خوب فروغ حاصل ہوگا اور مسرت وشادمانی ہوگی۔

کسی حاکم سے ملاقات مقصود ہو تو اسم حاکم، یوم سوال اور ساعت کے اعداد کا مجموعہ تین پر تقسیم کریں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو ملاقات ہرگز نہ کریں۔

اگر ایک بچے تو ممکن ہے ملاقات نہ ہوسکے۔

اگر ۲ بچیں تو ملاقات اور اس کا انجام باعثِ مسرت وشادمانی ہوگی۔

سوال:۔ میری فلاں مراد کب پوری ہوگی۔؟

جواب:۔ اعداد اسم سائل، یوم سوال اور ساعت سوال کا مجموعہ تین پر تقسیم کردیں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو مراد بھی جلد ہی پوری ہوجائے گی۔

اگر ایک بچے تو مراد پوری نہیں ہوسکے گی۔

اگر دو بچیں تو مراد پوری ہونے میں تاخیر ہوگی۔

امتحانات کے نتائج کا سوال ہے تو۔ اعداد اسم سائل یوم سوال اور ساعتِ سوال کا مجموعہ لے کر سات پر تقسیم کردیں اگر تقسیم پوری ہوجائے تو کامیابی کا امکان ہے۔

اگر ایک یا تین بچیں تو ناکامی ہوگی۔

اگر ۲ یا ۴ یا ۵ تو کامیابی حاصل ہو۔

اگر ۶ بچیں تو ترقی پاس ہونے کی امید رکھی جاسکے گی۔

سوال:۔ عورت حاملہ ہے یا نہیں؟

جواب:۔ اعداد اسم خاتون مذکورہ۔ یوم سوال کا مجموعہ لے کر دو پر تقسیم کریں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو حمل ہے اگر ایک بچے تو نہیں۔

سوال:۔ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔

جواب:۔ اعدادِ حاملہ دوالدہ اور یوم سوال کا مجموعہ ۳ پر تقسیم کریں۔ اگر تقسیم پوری ہوجائے تو حمل ساقط ہوجائے یا لڑکا پیدا ہوکر مرجائے۔

اگر ایک بچے تو لڑکا پیدا ہوگا۔

اگر دو بچیں تو لڑکی تولد ہو۔

قارئین:۔ مسائل اور ان کے حل کے قواعد بے شمار ہیں۔ ہم نے صرف چند طریقے لکھ دیئے۔ یہ سب قواعد ہم نے وضع نہیں کئے ہیں بلکہ عام طور پر رائج ہیں۔ عالمانِ ہندسہ حسابات پیش کرتے ہیں۔ ہوتا وہی ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے۔ لہٰذا صحت وعدم صحت کا خیال کئے بغیر دنیاوی امور میں آپ استفادہ فرماسکتے ہیں۔

بقیہ:۔ خود کو پہچانیئے

ہوئے۔ اب تمام حاصل شدہ نمبر جمع کر لیجئے۔

اگر آپ کے حاصل کئے ہوئے کل نمبروں کا جمع شدہ اسکور ۷۰ ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ کی شخصیت دوسروں میں بہت اچھی خیال کی جاتی ہے۔

اگر آپ کا اسکور ۶۰ سے ۵۰ تک ہے تو آپ نسبتاً بہتر شخصیت کے مالک ہیں۔

۵۰ سے ۴۰ تک کا اسکور غنیمت ہے۔

۴۰ سے ۳۰ کا اسکور قابل تشویش ہے اور ۳۰ سے نیچے کا اسکور ناقابل اطمینان، لہٰذا آپ نے اس ذاتی امتحان میں کم اسکور حاصل کئے ہیں تو آپ دوسروں میں مقبول نہیں ہوسکتے جبکہ زندہ رہنے اور زندگی گزارنے کے لئے معاشرے میں ہر طرح کے لوگوں سے رابطہ رکھنا ضروری ہے کوئی بھی شخص دنیا کے دوسرے افراد سے بے تعلق رہ کر کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔ لہٰذا زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے دوسروں سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنا اور اچھے تعلقات کے لئے شخصیت کا اچھا ہونا انتہائی ضروری ہے جس کی تشکیل کے لئے ہمیں دوسروں کے حقوق اور آزادی کا اتنا ہی احترام کرنا چاہئے جتنا ہم اپنے حقوق کے لئے ضروری سمجھتے ہیں جن میں نیکی، بھلائی اور خوش اخلاقی کو سب سے زیادہ دخل حاصل ہے۔

تحویل آفتاب عالمتاب

خالق کائنات نے جس وقت نظام دنیا کا چکر پیدا کیا. اور جس نقطے سے اس دور کی ابتداء ہوئی تو جب بھی سال بھر میں وہ دور آتا ہے تو اسے تحویل آفتاب کہتے ہیں اس وقت دن رات برابر ہوجاتے ہیں۔ تمام اہل علم سال بھر کا حساب اس ساعت سے تیار کرتے ہیں۔ شیعہ اور جفار ساعت کی سعادت اور تاثیر سے فائدہ اٹھانے کے لئے لوحیں، نقوش تیار کرتے ہیں۔ اور تحویل کے وقت ہر متحرک چیز ساکن ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ وقفہ اس قدر قلیل ہوتا ہے۔ جس کا ادراک وشعور ممکن نہیں۔ تو مشکل ضرور ہے۔ اس وقت کو پانے کے لئے لوگ مختلف طریقے اختیار کرتے ہیں۔ استجابت دعا کے لئے یہ وقت تیر بہدف ہے۔ میں ہر سال تحویل آفتاب کی خوبیاں اور اثرات بیان کرتا ہوں اس کے متعلق عملیات بھی لکھتا ہوں باوجود اس شد و مد کے بعض اصحاب یا اکثر اصحاب محروم رہتے ہیں۔

ایک عمل تحریر کرتا ہوں۔ تحویل کا وقت اس سال ۲۰ مارچ کو ۱۲ بجکر ۳۹ منٹ ۱۵ سیکنڈ دوپہر کو ہوگا۔

اس وقت سے پہلے غسل کریں لباس سفید و پاکیزہ پہنیں لباس میں کوئی کپڑا سرخ رنگ کا بھی ہو خواہ رومال ہی کیوں نہ ہو۔ یا جائے نماز ہو، صندل، لوبان، اگر بخور وغیرہ میں جو میسر ہو۔ اس کی دھونی وقت عمل جلائیں۔ قبل از عمل دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ لیکن نفل ایک گھنٹہ قبل ادا کرکے تیاری میں رہیں جگہ تنہا ہو۔ عمل کرتے وقت کوئی پاس نہ ہو۔ زعفران سے لکڑی کے قلم سے جو نیا ہو، کاغذ بھی نیا ہو، لے کر اس نقش مربع کو وقت مقررہ پر پُر کریں مربع پر کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ اپنے اور اپنی ماں کے نام کے اعداد حساب ابجد سے نکال کر اس میں ۳۸۷ کا اضافہ کریں اس مجموعہ میں ۳۰ عدد کو تفریق کرکے بقایا کو ۴ پر تقسیم کریں اور خارج قسمت کو چال کے نقش کے خانہ اول میں رکھکر حسب قاعدہ نقش پُر کریں۔ چاروں طرف سے میزان پورا ہوگا۔ تو نقش درست پر ہوگا اگر تقسیم کرنے سے باقی کچھ بچ جائے تو ایک کے لئے خانہ ۱۳ میں ۲ کے لئے خانہ ۹ میں ۳ کے لئے خانہ ۵ میں ایک کا اضافہ کرنا ہوگا۔ مربع پُر کرنے کی واضح ترکیب اکثر لکھ چکا ہوں۔ بہرحال خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر چال کے مطابق آگے آگے عدد لکھتے جائیں۔

چال آتشی مربع کی یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔
یَااللّٰہُ اَجِبْ دَعْوَتِی بِحَقِّ کَلَا ئیلُ بعد میں مختصر مطلب لکھ دیں۔

اب نقش تیار ہے اس کو سامنے جائے نماز پر رکھیں اور خوشبو کو کوئلوں پر ڈالتے رہیں اس عمل کو ۳۸۷ (تین سو ستاسی) مرتبہ پڑھیں۔

یَااللّٰہُ بِحَقِّ اللّٰہُ الصَّمَدُ یَااللّٰہُ بِحَقِّ
کَلَا ئیلُ اَجِبْ دَعْوَتِی

اپنے مقصد کا دل میں خیال رکھیں اول آخر گیارہ گیارہ

مرتبہ درود شریف بھی ہو آخر عمل میں اپنے مقصد کی دعا مانگیں یہیں اب عمل ختم ہوا۔ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔ اور روزانہ کسی ایک وقت مقررہ پر ۳۸۷ مرتبہ عمل پڑھتے رہیں چند ہی دنوں میں خدا کی قدرت اور عملیات کی عظمت کا تماشا نظر آئے گا اور مقصد خواہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو اس کی تکمیل کے اسباب پیدا ہونگے۔ یہ واضح ہو جائے گا کہ کس طرح غیب سے آپ کو امداد ہوتی ہے اور کس طرح کامیابی ہوتی ہے۔

تحویل کے صحیح وقت کے دیئے گئے وقفے کا خیال رکھیں تحویل کے عین وقت پر جو کلمہ یا عدد قلم سے نکل گیا ان ہی حروفوں سے کوئی حرف بھی نقطۂ اعتدال سے ٹکرا گیا۔ وہی اسم اعظم ہو جائے گا۔ اس لئے وقت مقررہ سے قبل عمل شروع کریں اور بعد میں ختم کریں تاکہ یہ وقت درمیان عمل کے آئے کیوں کہ صحیح وقت کا پانا مشکل ہے حکمت سے کام لیں گے تو کام ہو جائے گا۔ وقت موہوم کا وقفہ خالی نہ جانے پائے یہی آپکی کامیابی کا راز ہے میں بھی یہی کرتا ہوں۔

سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العليم الحكيم۔

یہ وقت نہایت سریع التاثیر اور سعد ہوتا ہے۔ ہر قوم کے سن کا روز اول نوروز کہلاتا ہے۔ یونان وایران میں تحویل کے اس نوروز کو خوب منایا جاتا ہے۔ شیعہ حضرات کے نزدیک بھی یہ نہایت متبرک دن ہے۔ محض اس لئے نہیں کہ تحویل ہوتا ہے۔ بلکہ ان کے عقائد کے مطابق اس روز سعید میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خلافت ظاہری کو اختیار کیا اور اس روز ان کی مخصوص دعائیں اور عبادات بھی ہیں۔ اہم امور کا ذکر کیا جاتا ہے۔

نفل نوروز

غسل کر کے نئے کپڑے پہن کر بعد از نماز ظہر چار رکعت نماز پڑھیں پہلی دو رکعت میں بعد از سورہ فاتحہ دس بار۔ دوسری میں سورہ قدر دس بار، تیسری میں دس بار قل ھو اللہ احد چوتھی میں دس بار معوذتین پڑھیں بعد فراغت کے ۳۶۶ بار یہ دعا پڑھیں۔

اللھم ان ھذہ سنتہ جدیدۃ وانت ملك قدیم اسالك خیرھا وخیر ما فیھا واعوذ بك من شرھا وشر ما فیھا واستلفیك مونتھا وشغلھا یا ذوالجلال والاکرام۔

دعا نوروز

یہ نماز تو ۲۱ مارچ کو پڑھنا ہوگی۔ ۲۱ مارچ کو عین طلوع آفتاب کے وقت یہ دعا ۳۶۶ بار کھڑے ہو کر سورج کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔

یا محول الحول والاحوال حول حالنا الی احسن الحال یا عزیز یا غنی ط۔

(یعنی اے بدلنے والے سال اور احوال کے تو ہمارے حال کو بہترین حال سے بدل دے تو غالب ہے اور غنی ہے)

آب شفا

عین تحویل کے وقت سے شروع کر کے سات سلاموں کو سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے محفوظ کر لیا جائے تو یہ پانی مصیبت زدہ اور بیمار کو ایک چمچ پلانے سے شفا حاصل ہوگی اور تکلیفوں سے راحت حاصل ہوگی سات سلام یہ ہیں۔

(۱) سلام قولا من رب رحیم۔
(۲) سلام علی نوح فی العالمین۔
(۳) سلام علی ابراھیم
(۴) سلام علی موسی وھرون
(۵) سلام علی الیاسین
(۶) سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین۔
(۷) سلام ھی حتی مطلع الفجر

لوح نورانی اسداللہ الغالب

وہ لوگ جو حروف نورانی کے حامل ہیں ان سے اس لوح کو تیار کرائیں یہ لوح اور اس کا نقشہ صرف میرے پاس ہے اور کہیں سے دستیاب نہ ہوگا نہ کوئی اس کا عامل ہے چونکہ اس روز حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کو ظاہری خلافت ملی اس لئے اس روز تحویل کے عین وقت

شروع کرکے یہ لوح سعادت تیار کی جاسکتی ہے یہ مرکبات مقطعات نورانی سے مرتب کی گئی ہے اس پر جتنا بھی غور کریں گے اس کے حقائق کو گہرا پائیں گے اس لوح کی تیاری کے وقت مدد روح پر فتوح جناب امیر المومنین رضؓ سے طلب کریں۔ چاندی کی تختی پر یا سونے کی تختی پر تیار کریں تیاری کے بعد سینہ پر اسے پہنیں اور تبرک و فاتحہ حسب توفیق دلائیں عورتوں کو اس کا لاکٹ بناکر دیں ساری زندگی کامرانی اور عزو وقار ملے گا۔ مرد اسے اپنی جیب میں رکھیں یا بازو پر باندھیں تو دنیاوی اور دینی کامیابیوں کی یہ ضامن ہوگی سخت اور جان لیوا امراض میں آزمائش، غربت و ناداری میں ہرز جان بنائیں۔ ناکامیوں اور نامرادیوں میں اس کا واسطہ لیں تو اپنے کاموں کو حیرت انگیز طور پر بنتا دیکھیں گے۔ زندگی بہتر اور خوش نصیبی سے گزرے گی۔ اس لوح کے وتر میں اسم مبارک قاسم ہے۔ ہر چال میں تین کا اضافہ ہے۔ نقش ذوالکتابت ہے کل نقش کا میزان ۳۰ ۳ ہے جو اسم علی کا تین گنا ہے ۳۳ عدد حسن انفعال کے بھی ہیں اور میں اسے لوح حسن انفعال ہی کہتا ہوں اس لئے کہ یہ اموات دنیاوی میں اس کا فعل نہایت احسن ہوتا ہے یہ میرا تحفہ ہے اس کو تیار کریں یا کرائیں لوح چاندی کا ہدیہ=/۱۲۰۱ روپے ہے۔

لوح حسن انفعال

الامام	محمود	طس ن
حم حکم	علی	ص طه
امین	طسم احد	بن ابی طالب

رفتار نقش

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

طلسم جفر

سات مثقال وزن چاندی کی ایک مربع تختی بنوائیں ایک مثقال ۴ ماشہ ٦ رتی کا ہوتا ہے۔ عین تحویل کے وقت اس پر ذیل کا طلسم کندہ کریں۔ ریشم کی ڈوری اس میں ڈال لیں۔ ہر حروف کے نیچے اس کے عدد بھی لکھیں پھر اس کے

یا مفشیشلیح

۱۰ ۱ ۴۰ ۸۰ ۳۰۰ ۱۰ ۳۰۰ ۳۰ ۱۰ ۸

ی ا م ف ش ی ش ل ی ح

نیچے علیحدہ حروف بھی لکھیں اس تختی کے اثر سے عجیب و غریب برکت دیکھیں گے اب جب بھی کوئی کام ہو اس ڈوری سے تختی کو اپنے داہنے بازو پر باندھیں اور نام زبان سے پکار کر کام کہیں۔ اس کام کے لئے جس کے پاس جانا ہو جائیں کسی بھی غیبی مدد سے وہ سرانجام ہو جایا کرے گا اس کے نتائج حیرت انگیز ہوں گے جن کو بیان کرنا مشکل ہے۔ البتہ تجربہ ہی بہتر اظہار کرے گا۔ اس طلسم کو بعینہ نقل کریں۔

صاحب ضرورت اسے تیار کریں اور فیض حاصل کریں چاندی کی تختی پر کسی نوکدار چیز سے با آسانی لکھا جا سکتا ہے۔

اُمیّد

امید ترک کر دینا گناہ ہے۔ کیونکہ امید بذات خود ایک بڑی خوشی ہے۔ بہت بڑا تحفہ ہے۔ امید سورج کی طرح ہے۔ جس کی طرف اگر ہم چلتے جائیں تو ہمارے رنج و غم آدھے رہ جاتے ہیں اور مایوسی تو ایک جرم ہے کیونکہ مایوس رہ کر تم دوسروں کو بھی مایوس کر دیتے ہو۔ اس کے جرائم بڑے مہلک ہیں۔ مایوس چہرہ دیکھ کر دل میں مایوسی پیدا ہوتی ہے۔

اس طرح ایک مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر آس پاس بیٹھے ہوئے لوگ خواہ مخواہ مسکرانے لگتے ہیں۔ سورج کو دیکھو جب طلوع ہوتا ہے تو کیسی کیسی مسرتیں تقسیم کرتا ہے۔ اگر کسی طرح مسرور نہیں رہ سکتے تو اسے اپنی ڈیوٹی سمجھ لو لیکن مسرور رہو اور امید کو کبھی نہ چھوڑو۔

خواب ایک حقیقت

مسلمانوں میں جب علوم وفنون کی تدوین وتالیف ہورہی تھی تو یہ علم بھی مسلمانوں میں پھیلا اور اس علم کی تصنیفات شروع ہوئیں دیکھا جائے تو یہ کوئی نیا علم نہیں جیسا کہ اخلاف میں خواب کی تعبیر موجود ہے اسی طرح اسلاف اسلام میں بھی موجود ہے بلکہ دنیا کی اور قوموں میں بھی زمانۂ اسلام سے پہلے بھی تعبیر کا علم تھا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں میں خود اپنے معبر (تعبیر بتلانے والے) موجود تھے اس لئے یہ علم اور قوموں سے نہیں لیا گیا۔

رویاء (خواب) بنی نوع انسان میں عموماً موجود ہے اور اس کی کچھ نہ کچھ تعبیر ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ بھی خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔ خواب درحقیقت مدارک غیبیہ میں سے ایک قسم کا ادراک ہے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اچھا خواب جزء نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے پہلے وحی بھی خواب میں ہی آیا کرتی تھی۔ جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں دیکھتے ویسے وقوع عمل میں آتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر معمول رہا کہ جب صبح کی نماز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوتے تو صحابۂ کرام سے پوچھتے کہ جو کسی نے رات کو کوئی خواب دیکھا ہے تو بتاؤ میں اس کی تعبیر بیان کروں اس دریافت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ خواب میں اگر وہ دین اسلام کے اعزاز کے متعلق ہو تو لوگوں سے بیان کیا جائے اور بعض کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے منتظر تھے شاید کسی طرف سے اس کے متعلق کوئی اشارہ مل جائے۔

خواب میں غیب کی باتوں کی وجہ

خواب میں غیب کی باتیں معلوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ روح قلبی بخارِ لطیف کی صورت قلب سے تمام شریانوں میں اور خون کے ساتھ تمام بدن میں پہنچتی ہے اس کے ذریعے سے تمام قوائے حیوانی اپنا اپنا کام کرتی ہیں اور حواس جاسوسوں کی طرح اِدھر اُدھر دوڑتے پھرتے ہیں لیکن جب یہ روح حواس خمسہ وقوائے ظاہری سے کام لیتے ہوئے طول ہوتی ہے اور رات کی خنکی سطح بدن کو سرد کرتی ہے تو یہ حرارت تمام بدن سے سمٹ کر اپنے مرکز یعنی قلب کی طرف متوجہ ہوتی ہے پس اس وقت تمام حواس معطل ہوجاتے ہیں اور آدمی سو جاتا ہے یہی روح قلبی اور روح عاقلہ کا مرکز ہے اور روح عاقلہ بالذات تمام مافی عالم الامر کی مدرک ہے اس لئے اس کی ذات عین ادراک ہے مگر اشتغال مدینہ وحواس ظاہری اس کی ادراک ذاتی سے مانع رہتے ہیں اگر اس کو ان کی گیر ودار سے بالکل خلاصی مل جائے اور اپنی ذاتی صفت کی طرف رجوع کرے اور تمام مدرکات کا علم حاصل کرے تو سوتے ہوئے یہ بات تو نصیب نہیں ہوتی لیکن بہت سے شواغل سے اسے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ بقدر فرصت عالم روح میں پہنچ کر کچھ نہ کچھ علم حاصل کر لیتی ہے اور اس علم کو ساتھ لے کر پھر بدن کی طرف عود کرتی ہے اس لئے جب تک روح کا کسی جسم سے تعلق ہے وہ جسمانی ہے اور جو کچھ کرتی ہے مدارک جسمانیہ ہی کے ذریعے کرتی ہے اور مدارک جسمانیہ میں دماغی قوتیں جن میں سے متخیلہ بڑی زبردست اور

کانٹ چھانٹ کرنے والی قوت ہے جو محسوسات کی صورتوں سے خیالی صورتیں انتزاع کرتی ہے اور پھر ان صورتوں کو حافظہ کے حوالے کرتی ہے تاکہ حاجت کے وقت نکال کر دیتا ہے جب یہ صورتیں حافظہ میں پہنچ چکتی ہیں تو نفس ان سے نفسانی عقلیا صورتیں تیار کرتا ہے اس طرح محسوسات ترقی کرتی ہوئی معقولات کے درجہ پر پہنچتی ہیں اور خیال واسطہ کا کام کرتا ہے جب نفس انسانی (بحالت رویاء) عالم روح سے روحانی علم حاصل کرتا ہے پھر اس کو خیال کے پاس بھیج دیتا ہے اور خیال اس معنی مجرد کی کوئی مناسب صورت تیار کر کے حس مشترک کے حوالے کر دیتا ہے اس وقت سونے والا دیکھتا ہے کہ گویا میں محسوسات کو دیکھ رہا ہوں اس حالت میں گویا مدرک روح عقلی سے حواس تک پہنچتا ہے اور خیال واسطہ ہوتا ہے تو یہ ہے خواب (رویاء) کی حقیقت ۔

تعبیر کے معانی

تعبیر کے معنی یہ ہیں کہ جب روح عقلی کسی قسم کا ادراک حاصل کر کے اسے خیال کے حوالے کرتی ہے تو خیال اس مفہوم و معنی میں کسی مناسب تصویر کے قالب میں ڈھالتا ہے جیسے اگر نفس نے سلطان اعظم کے مفہوم و معنی کا ادراک کیا تو مثلاً خیال سمندر کی تصویر کھینچتا ہے عداوت کے لئے سانپ بناتا ہے اور سونے والا بیدار ہو کر خیال کرتا ہے کہ میں نے سمندر دیکھا یا سانپ دیکھا سلطان و عداوت وغیرہ کا اسے مطلق خیال نہیں ہوتا ۔ معبر (تعبیر بتانے والا) جب ان خوابوں کو سنتا ہے تو سمجھتا ہے کہ محسوسات ہیں ۔ اصل معنی ان کے کچھ اور ہی ہیں پھر مناسبت کی بناء پر اصل معنی کا پتہ لگا کر خواب دیکھنے والے کو بتا دیتا ہے مثلاً کی نسبت کہتا ہے کہ بادشاہ مراد ہے اس لئے کہ سمندر ایک شئے عظیم ہے بادشاہ سے مناسبت رکھتا ہے سانپ موذی ہے اس لئے اس سے عداوت کا پتہ لگتا ہے جو خواب صریح اور ظاہر النسبت ہوتے ہیں ان کی تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی یونہی اصل معنی پر دلالت کر جاتے ہیں اس لئے حدیث صحیح بخاری میں آیا ہے کہ جو خواب اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے وہ صاف و صریح اور ظاہر التشبیہ ہوتا ہے اس لئے تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی اور جو خواب ملائکہ کی طرف سے ہوتا ہے وہ رویاء صالحہ ہے جس کی تعبیر و تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور جو خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے وہ بدخوابی اور محض بے تعبیر و تاویل ہے ۔

اندھے کا خواب

اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ جب روح اپنے مدارک کو خیال کے حوالے کرتی ہے تو خیال اس معنی کو حواس معمولی قالب میں ڈھالتا ہے جس چیز کا حواس نے بھی ادراک ہی نہ کیا ہو اس کی صورت نہیں بناتا مثلاً جو شخص مادرزاد اندھا ہے وہ بادشاہ کو بصورت سمندر خواب میں نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی دشمن کو سانپ کی صورت میں اس لئے کہ اس مادر زاد اندھے نے ان چیزوں کو کبھی دیکھا ہی نہیں ایسی حالت میں اندھا خواب میں وہی چیز دیکھے گا یا یوں کہو خیال دکھائے گا جو اس کی مدرکات کی جنس سے ہو یا محسوسات سے ہوں معبر ان باتوں کا خیال رکھتا ہے لیکن پھر بھی بعض اوقات تعبیر خلاف واقع بھی ہو جاتی ہے اور تعبیر کا مقرر قانون نہیں چلتا ۔

تعبیر کے کلیئے قاعدے

تعبیر کے کچھ قاعدے کلیہ ہیں کہ معبر ان پر ہی خواب پرکھتا ہے اور نتیجہ نکالتا ہے ذرا ذراسی مناسبت کے بدلے ایک ہی چیز کی کئی تاویلیں لیتا ہے کبھی سمندر سے بادشاہ مراد لیتا ہے اور کبھی غیظ و غضب اور کبھی رنج و الم اس طرح کہیں سانپ سے دشمن اور کہیں راز دار اور کہیں رازداری حیات وغیرہ مراد لیتا ہے غرضیکہ معبر کو کچھ قانون کلیہ یاد اور معلوم ہوتے ہیں ۔ کچھ ان سے مدد لیتا ہے اور کچھ قرائن و تناسب سے اس کے بعد نتیجہ اخذ کر کے اپنی رائے قائم کر کے خواب کی تعبیر بیان کرتا ہے معبر خواب دیکھنے والے کی خواب و بیداری کی حالت سے بھی معلوم کرتا ہے اور اپنے نفس کی قوت فکر کی مدد سے بھی قیاس کرتا ہے جس معبر میں فطرۃً تعبیر کی صلاحیت ہوتی ہے اس کی رائے اکثر حق ہی نکلتی ہے ۔

علم اسلاف سے سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آرہا ہے محمد ابن سیرینؒ اس فن کے بہت بڑے عالم گزرے ہیں انہوں نے

اس فن کے بہت سے قاعدے کلیئے بھی لکھے ہیں ان کے بعد کرمانی نے بھی اس فن کی بہت خدمت کی ہے ایک زمانہ تھا کہ ابن ابی طالب القیروانی نے بھی اس فن پر بہت سی کتابیں لکھیں ہیں سالمی نے بھی ایک کتاب اس فن پر لکھی ہے جس کا نام اشارہ ہے اور اس کتاب کو اپنے زمانے میں بہت ہی مقبولیت حاصل ہوئی مختصر یہ کہ یہ ایک بہت ہی وسیع اور بہترین علم ہے اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس علم پر نور نبوت بھی چڑھ چکا ہے کیوں کہ خواب اور نبوت میں باہم مناسبت ہے جیسا کہ حدیث پاک سے ظاہر ہے کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

جالینوس کی تشریح

جالینوس نے اپنی تشریح کی کتابوں میں بیان کیا ہے کہ یہی روح حیوانی خون کے ساتھ تمام شریان و عروق میں پھیلتی ہے اور بدن کو حس و حرکت اور تمام بدنی اعمال و افعال کی قوت دیتی ہے اس کے بخار لطیف کا کچھ حصہ دماغ کی طرف صعود کرتا ہے اور دماغی برودت سے اعتدال پاتا ہے اور دماغ قوائے اس کی مدد سے اپنا کام کرتی ہے گویا نفس ناطقہ بھی اس روح بخاری کی مدد سے ادراک منتقل کرتا ہے اور یہ اسی سے متعلق ہے کیونکہ لطیف کا تعلق لطیف سے ہی ہو سکتا ہے اور یہی حیوانی روح تمام مواد بدنی میں لطیف تر ہے اس لئے وہی نفس ناطقہ کے آثار کی جلوہ گاہ بھی ہے اور اسی کی وساطت سے نفسانی آثار بدن پر ظاہر و مرتب ہوتے ہیں اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ نفس کا ادراک دو طرح پر ہوتا ہے یعنی ادراک نفس کو اس مافوق روحانی ادراک سے باز رکھتے ہیں جس کی قوت و فطرت اس کو کم و بیش دے گئی ہے پس جب حواس خمسہ ظاہری لگاتار کام کرتے رہنے سے سست و مضمحل ہو جاتے ہیں اور کثرت تصرف سے روح بھی تنگ اور رنج ہو جاتی ہے تو نفس انسانی بحسب فطرت اپنی کامل ہیئت پر بلا مدد غیرے ادراک حاصل کرنے کے لئے آمادہ و مستعد ہو جاتا ہے یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب روح حیوانی حواس ظاہری چھوڑ کر حواس باطنی کی طرف رجوع کرتی ہے۔

ایک سنہرا اصول

گزارنے کے لئے سبھی لوگ زندگی گزارتے ہیں، لیکن ایسی زندگی بہت کم لوگ گزارتے ہیں جیسی گزارنی چاہئے۔ اگر لوگ ایسی زندگی گزاریں جیسی گزارنی چاہئے تو ان کی زندگیاں مسرتوں سے معمور ہو جائیں۔

مشہور مفکر سی۔ جی۔ ڈوکان نے لکھا ہے۔

"جس طرح گھاس کی پتی یا پھول کی زندگی ہوتی ہے۔ ایسی ہی زندگی آپ بھی گزاریئے، گھاس کی پتی یا پھول کچھ پروا نہیں کرتے کہ اس سے بڑی گھاس کی پتی یا اچھے پھول بھی اس مرغزار (سبزہ زار) میں موجود ہیں۔ وہ اپنے آپ سے مطمئن رہتے ہیں، اور فطرت بھی ان سے خوش رہتی ہے آپ بھی انہیں کی طرح اپنی زندگی گزاریں تو آپ کی زندگی مسرتوں سے معمور ہو جائے گی۔"

مشہور مفکر ڈاکٹر نپولین نے لکھا ہے۔

اگر آپ زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو معاوضہ سے بے نیاز ہو کر کام کرنے کی عادت ڈالئے۔ خواہ آپ کہیں کام کرتے ہوں، کوئی کام کرتے ہوں۔ یہ اصول ہر جگہ ہر حال میں آپ کے لئے کامیابی و کامرانی کے دروازے کھول دے گا۔ بظاہر یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے، لیکن یہ روشن حقیقت ہے۔

آپ ملازم پیشہ ہوں یا تجارت یا صنعت، یا کسی اور پیشہ کے ذریعہ اپنی روزی کماتے ہوں، یہ وہ اصول ہے جو ہر شعبۂ حیات میں آپ کی کامیابی کا ضامن بن جائے گا۔

آپ اس اصول پر جتنا بھی غور کریں گے، اس میں آپ کو اچھائیاں نظر آئیں گی اور آپ اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اس کے خلاف کوئی دلیل پیش نہ کر سکیں گے اور اس سے بھی قابل غور بات، اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ اس اصول پر عمل کے بغیر انسان دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔"

دست شناسی

ہاتھ دیکھتے وقت دائیں اور بائیں دونوں کی لکیروں کا مطالعہ کرنا چاہئے کیونکہ بایاں ہاتھ نسلی امتیازات کا متحمل ہوتا ہے اور دایاں ہاتھ وہ باتیں ظاہر کرتا ہے جو انسان اپنی ہمت وکوشش سے حاصل کرتا ہے۔

خط دماغ

اگر دماغ کی لکیر دونوں ہاتھوں میں یکساں ہو یا کم وبیش ملتی جلتی ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی بڑے خوشگوار ماحول میں بسر ہوتی ہے اور آئندہ بھی حالات سازگار رہیں گے۔

اسی طرح اگر بائیں ہاتھ میں دماغ کی لکیر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے لیکن دائیں میں صرف ایک ہی لکیر ہو تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے انسان کو قدرت کی طرف سے دو صلاحیتیں ملی تھیں مگر وہ ان میں سے ایک صلاحیت ہی کو اپنا سکے گا۔ اگر دماغ کی لکیریں بائیں ہاتھ پر مدھم اور ہلکی سی ہوں لیکن دائیں ہاتھ پر لکیر واضح ہو تو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ایسا انسان زندگی میں جو کچھ بھی حاصل کرتا ہے اپنی ذاتی کوشش اور ہمت سے حاصل کرتا ہے۔ اسے قدرت کی طرف سے کوئی صلاحیت نہیں ملتی اصولاً پتلی اور گہری دماغی لکیر چوڑی اور کھردری دماغی لکیر سے اچھی سمجھی جاتی ہے۔ اگر کسی ہاتھ میں زنجیردار دماغی لکیر ہو تو ایسے انسان کے خیالات اکثر منتشر رہتے ہیں وہ کسی بھی کام کو پورا نہیں کرتا بلکہ ادھورا چھوڑ کر کوئی دوسرا کام شروع کر دیتا ہے۔ باریک اور گہری دماغی خطوط عموماً دماغی کام کرنے والوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

اور اس کے برعکس کھردری اور چپٹی لکیریں عموماً دیہاتی لوگوں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہیں۔ جو دماغ کے بجائے جسم یعنی جسمانی طاقت سے کام لیتے ہیں۔

اگر دماغ کی لکیر عمر کی لکیر کے اندر سے شروع ہو تو یہ اس بات کی آئینہ دار ہے کہ اس کا حامل ضرورت سے زیادہ چالاک ہے۔ آگے چل کر سیدھی ہو جائے تو ظاہر کرتی ہے کہ یہ انسان اپنے پیدائشی نقائص پر قابو پالے گا اور اگر یہ لکیر قمر کے ابھار کی طرف چلی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ایسے انسان کی آئندہ زندگی اور بھی خراب ہو جائے گی۔ اسکے ذہن میں کسی قسم کا خلل واقع ہو چکا ہے یا ہو جائے گا۔ اگر دماغ کی لکیر عمر کی لکیر سے مل کر شروع ہو تو اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا انسان ضرورت سے زیادہ حساس ہوتا ہے۔ دماغ کی لکیر کی تیسری صورت یہ ہے کہ یہ لکیر عمر کی لکیر سے جدا ہو کر نکلی ہو ایسا انسان بہت دلیر ہوتا ہے اور خوددار ہوتا ہے۔ مشکلات پر آسانی سے قابو پا لیتا ہے۔ اگر یہ لکیر سیدھی مریخ کی طرف چلی جائے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انسان دوسروں پر آسانی سے اثر ڈال سکتا ہے۔ دوسروں میں کافی ہر دلعزیز اور مقبول ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہم یہ دیکھتے ہیں کہ دماغ کی لکیر میں جزیرے پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ جزیرے شروع سے لیکر آخر تک پائے جائیں تو ایسا انسان عموماً بیمار رہتا ہے۔ دماغی لکیر کا کسی جگہ سے ٹوٹ جانا کسی اچانک حادثے کی علامت ہے۔ اگر مریخ کے ابھار پر صلیب بنی ہو تو یہ شخص سولی پر لٹکائے جانے کی علامت ہے یا

پھر کسی حادثے کا شکار ہوتا ہے۔ اگر دماغ کی لکیر شمس کے ابھار کے نیچے سے ٹوٹے تو یہ شخص اپنی بینائی کھو دیتا ہے۔ اور اگر دماغی لکیر پر کوئی مربع بنا ہوا ہو تو یہ کسی حادثے سے بچ جانے کی نشانی ہے۔ اگر صلیب کا نشان مشتری کے نیچے ہو تو صدمہ اقتدار کی جدوجہد میں ناکامی کی وجہ سے ہوگا۔ اگر یہ نشان زحل کے ابھار کے نیچے ہو تو کسی جانور یا دشمن کے حملہ کی وجہ سے نقصان اٹھائے۔ اگر شمس کے ابھار کے نیچے ہو تو اتفاقیہ کسی اونچی جگہ سے گرنے سے دماغ میں چوٹ لگتی ہے۔

عطارد کے ابھار کے نیچے یہ نشان ہو تو کاروبار میں صدمہ پہنچنے کے امکان ہیں۔ بعض ہاتھوں میں دو دماغی لکیریں دیکھنے میں آتی ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ انسان دو ذہنیتوں کا مالک ہے۔ ان دو لکیروں میں سے ایک لکیر کا آغاز عمر کی لکیر سے ہوتا ہے اور دوسری کا مشتری کے ابھار سے۔ پہلی لکیر یہ ظاہر کرتی ہے کہ ایسا انسان بہت اقتدار پسند ہوتا ہے اور ہر معاملہ میں بڑی بے باکی سے کام لیتا ہے۔ بعض اوقات۔ یہ بات بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ دماغ کی لکیر دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ یہ لکیر عمر کی لائن سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن ہتھیلی کے وسط میں آکر دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ ایک شاخ مریخ کی طرف چلی جاتی ہے اور دوسری لکیر قمر کے ابھار کی طرف۔ ایسے انسان عموماً اعتدال پسند ہوتے ہیں وہ جس تحریک یا جس کام کا ذمہ اٹھاتے ہیں اسے پورا کر کے دم لیتے ہیں۔ کئی ہاتھوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ دماغ کی لکیر ہتھیلی کے وسط میں پہنچ کر تین حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے ایک لکیر مریخ کے ابھار کی طرف جاتی ہے اور دوسری لکیر مشتری کے ابھار کی طرف اور تیسری لکیر عطارد کے ابھار کی طرف چلی جاتی ہے عطارد کی طرف والی لکیر یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ یہ انسان ایک اچھا کاروباری بن سکتا ہے اور اسے پہلے کاروبار میں اچھا منافع ہوتا ہے اگر سہ شاخہ دماغ کی لکیر کسی فوجی افسر کے ہاتھ میں پائی جائے تو یہ غیر معمولی عظمت کا نشان ہے۔

گلاس سے شخصیت پہچانیئے

ہم سے جب بھی حرکت بے ارادہ سرزد ہوتی ہے دراصل وہ ہماری ذہنی کیفیت کا پتہ دیتی ہے خوشی غم' تردد' نفرت' محبت' اطمینان اور ہیجان کی کیفیتیں کسی نہ کسی ہماری انہی حرکات کے ذریعہ آشکار ہوتی ہیں اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے افراد دوسروں کی غیر ارادی حرکتوں کا مشاہدہ کرکے ان کی خوبیوں کا پتہ لگا لیتے ہیں ذرا غور سے مطالعہ کرنے کے بعد وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان کے ساتھی کی ذہنی کیفیت کیا ہے اس دلچسپ علم کا دعوئی دار فرانس کا ایک شخص ہے فرانس کے جریدہ "ماری کلر" نے اس شخص کے خیالات کے یوں قلم بند کیا ہے۔

گلاس پکڑنے والا شخص اپنی زندگی کے لئے ساتھی کا انتخاب کرتے وقت دور اندیشی سے کام لیتا ہے یہ آنکھیں بند کرکے کسی پر مرتا نہیں اور نہ پہلی نظر میں محبت کا شکار ہو جاتا ہے کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے اپنے محبوب کی خوبیوں اور خامیوں کو خوب تولتا ہے اور ہر قدم اٹھانے سے پہلے اس کے نتائج پر غور غوض کرتا ہے۔ اس تجزیے کے باعث وہ بہت احتیاط سے زندگی گزارتا ہے ایسا شخص محبت میں اور عام حالات میں حاسد اور نکتہ چین ہے غرضیکہ وہ محتاط زندگی کے رویے کی بناء پر وہ جوانی کے آخری حصے میں شادی کرتا ہے۔

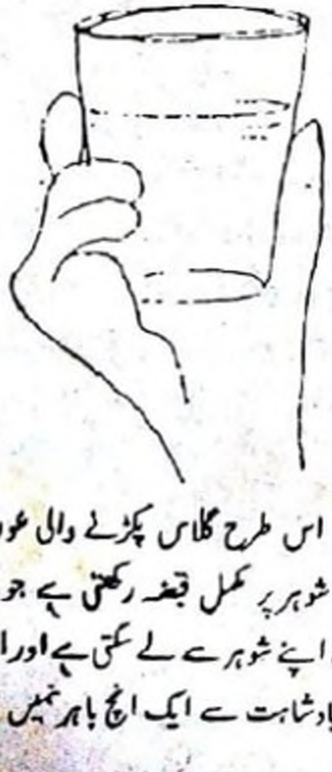
ساتھ بات چیت مختصر کرنے کی کوشش کیجئے اور چپکے سے دامن بچا کر آگے بڑھ جایئے۔ ایسا شخص بدگمان اور خود پسند ہوتا ہے یہ شخص محبت میں فریب کھا چکا ہے وہ مخالف جنس سے بدگمان رہتا ہے۔ اور اعتماد سے عاری ہے وہ دوسروں پر اعتراض کرتا ہے تنہائی پسند ہے اگر اسے کوئی سلام کرے تو فوراً" سوچنے لگتا ہے کہ ضرور مجھ سے کوئی کام لیتا ہے جو مجھے سلام کر رہا ہے ایسا مرد عورت کو بے وفا اور دولت کا پجاری سمجھتا ہے بات چیت کے دوران طعنے تشنے دینا اس کی خصوصیت ہے۔



(1) چاہے مرد ہو یا عورت اس طریقے سے



(2) محفل میں اگر کوئی شخص آپ کے سامنے اس طرح گلاس پکڑے بیٹھا ہو تو سمجھ لیجئے کہ سامنے بیٹھے ہوئے شخص کے مقابلے میں وہ آپ کا بدخواہ ہے اس کے



(3) اس طرح گلاس پکڑنے والی عورت اپنے شوہر پر مکمل قبضہ رکھتی ہے جو کام چاہے اپنے شوہر سے لے سکتی ہے اور اسے اپنی بادشاہت سے ایک انچ باہر نہیں نکلنے

دیتی مرد فوراً" اس کی خوبیوں کا قائل ہوجاتا ہے یہ عورت اپنی شخصیت اور وقار کا بہت خیال رکھتی ہے۔ متین اور پختہ کار مردوں کو پسند کرتی ہے خوش لباس باوقار گفتگو میں نکتہ چین ہوتی ہے اگر کسی مرد کے پاس کوئی عورت اس طرح گلاس پکڑے ہو تو مطلب ہے کہ وہ اس شخص کے عقائد اور طرز فکر کی گرویدہ ہے وہ دل سے اس کا احترام کرتی ہے اگر مرد اس طرح پکڑے تو اس کے معنی ہیں کہ عورت اور عشق اس کے لئے ثانوی درجہ رکھتے ہیں ان کی زندگی میں اولیت فرائض منصب اور دوستوں کی محفل کو حاصل ہے ایسے شخص کے لئے محبت صرف وقت گزاری کا مشغلہ ہے۔



(4) اس طرح گلاس پکڑنے والی عورتیں فطری طور پر محبت سے گھبراتی ہیں اور وہ احساسات کی داخلی جنگ میں مبتلا رہتی ہے یہ عورتیں محبت کے عالم میں ناراضگی کا اظہار کرتی ہیں عشق و محبت کے سلسلے میں اگر کوئی تہمت لگائے تو میدان چھوڑ کر بھاگ جاتی ہیں اور صفائی پیش نہیں کرتی اگر مرد اس طرح گلاس پکڑنے کا عادی ہو تو وہ بھی انہی احساسات کا شکار ہوتا ہے۔ جس میں عورت مبتلا ہوتی ہے ایسے مرد بہت عاقل اور حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ عورتوں کی محفل میں زیادہ نہیں کھلتے۔



(5) مرد ہو یا عورت اس طریقہ سے گلاس پکڑنے والا شخص مادی نظریات رکھتا ہے اور عشق و محبت میں کسی حجاب و حیاء کا قائل نہیں یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہے کہ ایسا شخص وفاداری کے اصولوں پر چلنے سے پہلے ہی ہوس کا شکار ہوجاتا ہے۔



(6) اس طرح گلاس پکڑنے والی عورتیں شوروغل پیدا کرتی ہیں ان کی محبت میں خلوص کی کمی ہوتی ہے اس لئے ان کی چاہت میں کبھی شدت پیدا نہیں ہوسکتی یہ محفل میں ہرایک کی نظر کی مرکز بننا چاہتی ہیں اور اچھی خاصی دوستی گانٹھ لیتی ہیں یہ خوش گفتار خوش لباس خود آراء پرجوش ہوتی ہیں ان سب خوبیوں کو وہ دوسروں کی توجہ حاصل کرنے اور اپنی شخصیت بنانے کا ذریعہ سمجھتی ہیں اس طرح سے گلاس پکڑنے والا مرد آسانی سے کسی کے عشق میں گرفتار نہیں ہوسکتا بلکہ بہت سی عورتوں کا محبوب بننے کا گر جانتا ہے۔



(7) باحوصلہ اور عزائم سے پر خاتون اس طرح گلاس پکڑتی ہے یہ اپنے لئے زندگی کی راہیں خود متعین کرتی ہیں علم کے حصول کو عشق و محبت سے بڑھ کر سمجھتی ہیں محفلوں میں شرکت پسند کرتی ہیں یہ آپ کے سامنے بیٹھی ہوں تو سمجھ لیں کہ کسی بھی قسم کے بحث و مباحثے میں الجھنے کے لئے تیار ہیں یہی تمام باتیں مردوں میں پائی جاتی ہیں البتہ ایک اور بات کا اضافہ کرلیجئے کہ اس طرح گلاس پکڑنے والا اپنی ماں کو اخلاقیات کا علم بردار سمجھتا ہے یہ محبت میں تدریجی آگے بڑھتا ہے۔

(8) اس طرح گلاس پکڑنے والی عورتیں سطحی طبیعت کی ہوتی ہیں ان کے مزاج میں



غرور پایا جاتا ہے یہ دولت اور حاکمیت کی خواہش میں جلتی رہتی ہیں جو ان کے لئے دولت و مال مہیا کرسکے ان کا رکھ رکھاؤ ظاہری ہوتا ہے اس طرح گلاس پکڑنے والا مرد ناممکن حصول کی خواہش کی آگ میں جلتا رہتا ہے یہ عقل و دانش میں کسی کو ہم پلہ نہیں سمجھتے یا حساس مرد خوابوں کی دنیا میں کھوئے رہتے ہیں۔



(9) خاص طور پر غیر شادہ شدہ عورتیں فکر اور ہنرمند ہوتی ہیں اس طرح گلاس پکڑنے والی عورتیں دوسری کی سوچ کو کوئی اہمیت نہیں دیتی اور نہ ہی دوسروں کی بات کی پرواہ کرتی ہیں یہ سوچ سمجھ کر محبت کرتی ہیں اور ہر مرد پر ان کا دل نہیں آتا۔ مردوں کی ظاہری شکل و شباہت پر نہیں مرتی ایسی عورتوں کو سبز باغ دکھا کر پھانسنا بہت مشکل ہے اگر آپ کے سامنے کوئی عورت بیٹھی ہے تو سمجھیں کہ مردوں سے لاتعلق ہے اور ان کی سوچ کا مرکز ایسا مرد ہے جو محفل میں موجود نہیں۔

اس طرح گلاس پکڑنے والا مرد گوشہ نشین ہوتا ہے وہ زیادہ وقت سوچ و بچار میں گزارتا ہے وہ افلاطونی قسم کی محبت پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے عشق و محبت میں مشکلات پیدا ہوتی ہے محبت میں احساس برتری کا شکار ہونے کی بدولت وہ چاہت کا اظہار کم ہی کرتا ہے اسے اپنے احساسات پر مکمل قابو رہتا ہے۔



(10) جو عورتیں اس طرح گلاس پکڑنے کی عادی ہوتی وہ اپنی خصوصیات کی بدولت مردوں میں مقبول ہوتی ہیں وہ ایسے ناز و انداز دکھاتی ہیں کہ مرد ان کی ہمہ وقت تعریف کرتے رہتے ہیں یہ عام طور پر مردوں سے اچھا سلوک کرتی ہیں ایسی عورت اپنے شوہر کے مقابلے میں نرم دل ہوتی ہے اور شوہر کو پسند کرتی ہے۔

اس طرح گلاس پکڑنے والے مرد بظاہر عورتوں کی بڑی خدمت کرتے ہیں وہ دیکھنے میں بھلے لگتے ہیں وہ عورت کی خوبصورتی سے بڑھ کر اس کے اخلاق کے قائل ہوتے ہیں وہ بہت مہارت اور چالاکی سے عورت کو اپنے جال میں پھنساتے ہیں۔

اپنے اوپر اعتماد کیجئے

مشہور مفکر سی۔ جی ڈوکان نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے۔ "کچھ لوگ دوسروں کے سہارے کی امید پر اپنی زندگی تباہ کرلیتے ہیں جس طرح مشہور ادیب چارلس ڈکن نے کیا تھا اس کی جلدی موت کا سبب یہی تھا کہ وہ لوگوں پر زیادہ اعتماد کرنے اور امیدیں رکھنے کا عادی ہوگیا تھا۔ نازک دل تھا اس لئے لوگوں کی فریب کاریوں کی زیادہ تاب نہ لاسکا اسکا دل ٹوٹ گیا اور وہ ہر وقت مغموم رہنے لگا۔ اسکے برعکس اگر اسے اپنی ذات پر پورا اعتماد ہوتا تو اپنے آپ کو قبل از وقت مرنے سے یقیناً بچا جا سکتا تھا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خوشبو کے بارے میں معمولات

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر رات میں خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو کرتے اور پھر خوشبو منگا کر لباس پر لگاتے۔

۳۔ خدمت اقدس میں خوشبو اگر ہدیۃً پیش کی جاتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہٖ وسلم اس کو ضرور قبول فرماتے، خوشبو کی چیز کو واپس کرنے کو ناپسند فرماتے۔

۴۔ ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے۔

۵۔ مہندی کے پھول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت محبوب رکھتے تھے۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہٖ وسلم مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب رکھتے۔

۷۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہٖ وسلم خوشبو سر مبارک پر بھی لگایا کرتے تھے۔

ناخن کٹوانے کے معمول

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک کے ناخن کٹوانے میں درج ذیل ترتیب ملحوظ رکھتے۔
پہلے داہنا ہاتھ۔ شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی، چھنگلیا۔
بایاں ہاتھ چھنگلیا، اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، بیچ کی انگلی کے برابر والی انگلی، انگوٹھا،
پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

۲۔ پاؤں مبارک کے ناخن کٹوانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درج ذیل ترتیب ملحوظ رکھتے۔
دایاں پاؤں، چھنگلیا سے شروع فرماتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔
بایاں پاؤں، چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پندرھویں دن ناخن کٹواتے۔

زائچۂ قسمت

علم الاعداد کے ذریعہ زائچہ بنانے کا طریقہ بہت آسان ہے۔ پندرہ کا نقش اسی کا بنیادی پہلو ہے یہ نقش ایک سے لے کر ۹ ہندسوں تک ہوتا ہے اور ہر طرف سے اس کی تعداد پندرہ ہوتی ہے۔

ماہرین نے ۹ کے ہندسوں کو تین حصوں پر تقسیم کر دیا ہے اور ہر طرف سے اس کی تعداد ۱۵ رہوتی ہے۔

(۱) روحانی (۲) ذہنی (۳) مادی

روحانی اعداد ۱-۳-۹ ہیں

ذہنی اعداد ۷-۵-۶ ہیں

مادی اعداد ۸-۴-۲ ہیں

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ نمبر ا شمس کا۔ ۲ قمر کا۔ ۳ مشتری کا۔ ۴ شمس کا۔ ۵ عطارد کا۔ ۶ زہرہ کا۔ ۷ قمر کا۔ ۸ زحل کا۔ ۹ مریخ کا عدد ہے اس نظریہ کے مطابق تین حصوں کے ذریعہ نقش کی ترتیب حسب ذیل ہوگی۔ نقش بلحاظ اعداد

روحانی اعداد	۹	۱	۳
ذہنی اعداد	۵	۶	۷
مادی اعداد	۴	۸	۲

نقش بلحاظ سیارگان

مریخ	شمس	مشتری
عطارد	زہرہ	قمر

شمس	زحل	قمر

اس روشنی میں زائچہ اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ جس شخص کا زائچہ بنانا مقصود ہو اس کی تاریخ پیدائش معلوم کریں اگر وہ بارہ بجے دن سے پہلے ہے تو ایک دن پہلے کی تاریخ شمار کریں۔ مثلاً ایک شخص ۱۲ ار اکتوبر کو ۱۰ بجے قبل از دوپہر پیدا ہوا ہے تو ۱۱ تاریخ زائچہ علم الاعداد میں شمار ہوگی۔ اور اگر دو بجے دوپہر پیدا ہوا ہو تو ۱۲ تاریخ ہی شمار ہوگی۔ تاریخ و سنہ پیدائش کے اعداد کا نقش ۱۵ نمبر کے مطابق درج کر لیا جائے اگر کوئی عدد دو مرتبہ آئے تو اس عدد کو درج کر کے اس پر خاص نشان لگا دیں اگر وہ عدد تین مرتبہ آئے تو اس پر دو مخصوص نشان لگا دیں۔

مثلاً ایک شخص ۱۱ ر اکتوبر ۱۹۴۴ء دن کے ۱۰ بجے پیدا ہوا تو عدد تاریخ ماہ وسن کے اسطرح حاصل کریں۔ 44+10+11 (صدی کے عدد نہ لیں) اب ان اعداد کو نقش میں جہاں جہاں یہ ہندسے ہیں وہاں لکھ لیں ان اعداد میں جو ہندسے نہیں اس کے خانے خالی رہیدیں۔ مثلاً اس کا زائچہ یہ ہوا صرف دو خانے پر ہیں۔ نمبر ۱ ر پر دو نشان یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نمبر ا ر تین مرتبہ آیا ہے اور نمبر ۴ ر پر ایک نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ نمبر ۴ ر ایک دفعہ اور آیا ہے اب اس شخص کے زائچہ میں روحانی درجات پر نمبر ایک ہے جو شمس کا نشان ہے۔ ذہنی درجات خالی ہیں مادی درجات میں نمبر ۴ ہے جو دو دفعہ آیا ہے یہ بھی شمس کے تحت ہے ان درجوں کے نمبروں کی

	١	
٤		

تفصیل یہ ہے۔

١- شخصیت‘ انانیت‘ حکومت، تسلط، اقتدار پسندی

٢- انقلابات، عدم استقلال، سیاست، قسمت میں مدو جزر۔

٣- ترقی، وسعت، افزائش ثروت، امارت

٤- تکمیل خواہشات، عملی نتائج، غرور، خودداری

٥- ذہانت، علمیت، مستعدی، تجارت، زبان دانی، سائنس

٦- فنون لطیفہ، شعر و سخن، حسن معاشرت، محبت، ہمدردی خلق، مروت

٧- روحانی صفت، ذاتی امر، ہر دل عزیزی، بحری سیاحت، رفتارِ زمانہ کا ساتھ دینا ترقی عروج

٨- بربادی، امراض، موت، دیوانگی، نقصانات، اخلاقی زوال، ناکامیابی۔

٩- آزادی، قوت ارادی، سرگرمی عمل، مستعدی انہماک، جوش، آگے بڑھنے کا جذبہ، آتش مزاجی۔

اب مندرجہ بالا زائچہ میں نمبر ایک شخصیت اقتدار پسندی کی ہوگی اور مادی طور پر یہ نمبر ٤ کی تکمیل خواہشات اس کی قسمت کا لازمہ ہوگی۔ غرور و خودداری کا پتلا ہوگا۔ نمبر ایک شمس کا ہے۔ نمبر ٤ بھی شمس کا ہے گویا اس شخص کا ستارہ شمس ہے اگر اس کی تاریخ پیدائش کے نمبروں کو جمع کر دیں تو۔

١١×١٠×١١٤٤=٢ ہوگا۔ اس کے لیے ٢ تاریخ ہمیشہ سعد ہوگی اور جن تاریخوں کا مجموعہ ٢ ہو وہ بھی سعد ہی رہیں گی۔

یہ یاد رہے کہ مکرر ہندسوں کا مطلب یہ ہے کہ شمس روحانی زندگی میں ترقی اور مادی ترقی میں دوگنی مدد کرے گا۔ ایسا شخص دنیوی مال و دولت سے مالا مال بھی ہوگا اور اگر وہ روحانی طور پر یہ شہرت حاصل کرنا چاہے اور ایسے کام اختیار کرے تو بہت مشہور ہو جائے گا

جو شمس کے ماتحت ہیں۔

اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش کا ہمیں علم نہیں صرف نام معلوم ہے تو اس کا پیدائشی نام لیں اس کو علیحدہ علیحدہ حرفوں میں لکھیں ان کے نیچے ان کی مادی قوتیں لکھ دیں اب اس حرف کو زائچہ میں لکھ دیں۔

اگر حرف مکرر یا سہ مکرر آیا ہے تو اس کی تعداد کو ہندسوں میں لکھ دیں۔ مثلاً محمد علی کا زائچہ اعداد یہ ہوگا۔

م	ح	م	د	ع	ل	ی
٤	٨	٤	٤	٧	٣	١
د	ح	د	د	ز	ج	ا

نام کے حروف		١	ج
اعداد مفرد		ز	
عدد مفرد کا حرف	د ٢	ح	

اس کا مطلب یہ ہے کہ مادی اعداد میں نمبر ٤ تین دفعہ اور نمبر ٨ / ایک دفعہ آیا ہے ذہنی اعداد میں نمبر ٧ / ایک دفعہ آیا ہے۔ روحانی اعداد میں نمبر ایک ایک مرتبہ اور نمبر ٣ / ایک مرتبہ آیا ہے۔ اس کی شخصیت کا تجزیہ یوں کریں گے کہ د٢- ح- ز- ای- س سے صاف طور پر یہ معلوم ہوگا۔ مادی، ذہنی اور روحانی طور پر اس کی قوتوں کا توازن کیا ہے۔ مثلاً د کی قوت ٣ ہے، تو کل قوت ١٢ ہوئیں ح کی قوت ٨ ہے چونکہ د یا نمبر ٤ کی تشریح تکمیل خواہشات پر مبنی ہے اور نمبر ٨ بربادی اور ناکامی ہے تو مادی لحاظ سے تکمیل خواہشات اور ناکامی کی نسبت ٣ و ٤ کی ہے روحانی لحاظ سے نمبر ا شخصیت میں انانیت کا مرتبہ بلند کرتا ہے اور نمبر ٣ ترقی اور وسعت لاتا ہے اس لیے روحانی نظریہ سے یہ بلند پایہ شخص ہوگا اور اپنے روحانی نمبروں سے کامیابی حاصل کرے گا۔ ذہنی اعتبار سے اس کے نمبر ٧ ہیں یہ روحانی صفت ہوگا اور ہر دل عزیز اور سیر و تفریح کا شائق ہوگا۔

✹✹✹✹

باتیں مطلب کی

- پلنگ کی پائنتی میں اجوائن کی پوٹلی باندھ دینے سے کھٹمل بھاگ جاتے ہیں۔
- اگر مچھروں سے پریشانی ہو تو تلسی کے پتے بستر پر پھیلا دیں۔ مچھر بھاگ جائیں گے۔
- اگر کارک بڑا ہو اور بوتل کے منہ میں نہ آتا ہو تو کارک کو کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔
- اگر لکڑی میں کیل نہ ٹھک رہی ہو تو اس کو پہلے صابن میں ٹھوک دیں۔ اس کے بعد لکڑی میں آسانی سے ٹھک جائے گی۔
- ملیریا سے بچنے کیلئے کاغذی لیموں کا استعمال کرنا چاہئے۔
- لُو کے حملے سے بچنے کیلئے ایک پیاز جیب میں رکھ لینی چاہئے۔
- ہیضے سے بچنے کیلئے سرکہ، لیموں اور پیاز کا بکثرت استعمال کرنا چاہئے۔
- سبزیوں کو جلد گلانے کیلئے اور آٹے میں خمیر پیدا کرنے کیلئے خربوزوں کے چھلکوں کا سفوف استعمال کریں۔
- روغنِ زیتون دانتوں پر ملنے سے ہلتے دانت جم جاتے ہیں اور مسوڑھے مضبوط ہوجاتے ہیں۔
- ہچکی آرہی ہو تو لونگ کھانے سے بند ہوجاتی ہے۔
- ماش کی دال اگر تمباکو کی جگہ رکھ کر حقے کے کش لگائے جائیں تو ہچکیاں بند ہوجاتی ہیں۔
- سر میں اگر جوئیں پیدا ہوگئی ہوں تو ست پودینہ صابن میں حل کر کے اس سے سر دھوئیں، جوئیں مرجائیں گی۔
- لیموں کے چھلکے کو آہستہ آہستہ روزانہ چہرے پر مل لینے سے چہرے کے کیل مہاسے دور ہوجاتے ہیں۔
- زیادہ پیدل چلنے کی وجہ سے اگر تھکان ہو رہی ہو تو گرم پانی میں پاؤں رکھ لیں۔ چند منٹ میں تھکان دور ہوجائے گی۔
- لہسن کا عرق نکال کر گنجے سر پر لگائیں اس سے بال پیدا ہوجائیں گے۔
- لیموں کو نچوڑنے سے پہلے اگر گرم کرلیں تو عرق آسانی سے نکل جاتا ہے۔
- صبح کو ہری ہری گھاس پر چلنے سے نگاہ تیز ہوجاتی ہے۔
- سونے سے پہلے اور نہار منہ ایک گلاس تازہ پانی پینے سے دائمی نزلہ ختم ہوجاتا ہے۔
- اگر کمر میں درد ہو تو پیشاب کر کے اس پر تھوک دیا کیجئے۔ جلد ہی آپ کو درد کمر سے نجات مل جائے گی۔
- اگر عورت کے پیٹ میں بچہ مرگیا ہو تو تلسا کے پتے گڑ کے پانی میں کھولا کر حاملہ کو پلادیں۔ ایک منٹ میں بچہ باہر آجائے گا۔
- گھر میں اگر چیونٹیاں بکثرت نظر آرہی ہوں تو چھتوں پر سوکھا آٹا چھڑک دیں چیونٹیاں غائب ہوجائیں گی۔
- رات کو گیدڑ کے بولنے کی آواز سے پریشان ہو تو جوتا الٹا کردیں۔ گیدڑ کی آوازیں آنی بند ہوجائیں گی۔
- بارش اگر شدت اختیار کرلے تو با آواز بلند اذان دیں۔ بارش کی شدت ختم ہوجائے گی۔
- گردے میں اگر درد ہو تو گنے کا رس استعمال کریں۔
- چنے کھانے سے شکر کی بیماری میں افاقہ ہوتا ہے۔

سزا اس دنیا میں بھی ملتی ہے

ڈاکٹر غلام جیلانی

سوال اگر یہ درست ہے کہ بدکاری سے رزق تنگ ہو جاتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ بڑے بڑے راشی اور حرام خور افراد دھن دولت میں کھیل رہے ہیں اور ان کے پاس جہان بھر کی نعمتیں موجود ہیں ؟

جواب جس طرح نیک کے ہاتھ میں تلوار رحمت اور ظالم کے ہاتھ میں لعنت۔ اسی طرح برے کے پاس دولت زحمت ہے اور نیک کے پاس نعمت۔ ہو سکتا ہے کہ ایک برے آدمی کے پاس دولت وراثتاً آئی ہو، یا اس نے کسی بڑے ٹھیکے میں ٹھیکیدار کے ساتھ مل کر ہاتھ رنگ لیے ہوں، یا اس نے سرکاری خزانہ لوٹ لیا ہو یا کسی موٹی اسامی کو سنگین مقدمے میں پھنسا کر تجوریاں بھر لی ہوں۔ صورت کوئی ہو، میرا محکم یقین ہے کہ اس مال حرام کے نتائج نہایت المناک ہوں گے، ایسے لوگ عموماً عیاشی اور شراب نوشی میں پڑ کر صحت کا جنازہ نکال لیتے ہیں، دل کمزور، جگر ناکارہ، گردوں میں ریت، جنسی بیماریاں، فشارِ خون، ذیابیطس اور خدا جانے کن کن مصیبتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ ان کی دولت کا چشمہ تین دھاروں میں بٹ جاتا ہے۔ ایک دھارا طوائف خانے کی طرف بہہ نکلتا ہے، دوسرا شراب خانے کی طرف اور تیسرا قمار خانے کی طرف۔ دل تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے، ان کا سینہ دل سے خالی ہوتا ہے۔ یہ لوگ نہایت پست اغراض کے لیے خوفناک قدم اٹھاتے ہیں اور اس لیے عموماً مقدمہ بازی میں الجھے ہوئے ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی آن قائم رکھنے کے لیے چند غنڈے بھی رکھنے پڑتے ہیں جن کی ہر جائز و ناجائز خواہش کے سامنے انہیں جھکنا پڑتا ہے۔ عوام میں ان کا کوئی احترام نہیں ہوتا اور ان کا خاتمہ عموماً عبرتناک ہوتا ہے۔

فراوانیٔ دولت کا ایک اور پہلو ہجوم افکار ہے۔ میرے ایک دوست تقسیم ہند کے بعد بھارت سے پاکستان آ گئے۔ یہاں انہیں ایک کارخانہ الاٹ ہو گیا۔ اور لاکھوں میں کھیلنے لگے۔ ایک دن ملاقات ہوئی تو کہنے لگے مصیبت میں پھنس گیا ہوں، کجا وہ زمانہ کہ صرف ایک پاؤ آٹے کی فکر تھی، اور کجا یہ کہ دو سو کارکن، ان کے جھگڑے، شکایتیں اور رقابتیں۔ اس پر مزید یہ کہ آج گودام میں آگ لگ گئی۔ خزانچی کیش سمیت بھاگ گیا، انجن کا پسٹن ٹوٹ گیا۔ فلاں کاریگر ناراض ہو گیا۔ مال کا بھاؤ یکدم گر گیا، آمدنی سے زیادہ انکم ٹیکس لگ گیا، موٹر، نڈ میں جا پڑی، فلاں انسپکٹر کے تیور بدلے ہوئے ہیں اور سپلائی کا ہیڈ کلرک دو ہزار روپیہ مانگتا ہے کیا کروں جان عذاب میں ہے گویا جیتے جی جہنم میں جا گرا ہے

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

بارہا ایسا بھی ہوا ہے کہ صاحبزادہ صاحب پر جوانی کا بھوت سوار ہو گیا اور وہ تعلیم چھوڑ کر حسن آباد کی طرف نکل گئے، شراب بھی پینے لگے اور جوا بھی کھیلنے لگے۔ والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں اور ان کے بڑھاپے کا واحد سہارا وہ لاکھ سمجھاتے ہیں اور منت کرتے ہیں لیکن برخوردار "بلند اطوار" رکنے کا نام ہی نہیں لیتے ان کے بڑے بڑے ٹھکانے دو بن جاتے ہیں کبھی طوائف خانے میں ہوتے ہیں۔ اور کبھی جیل خانے میں۔ انصافاً کہیے کہ کیا اس طرح کی اولاد یا دولت کسی طرح بھی وجہ راحت و مسرت بن سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں ایسی دولت اور ایسی اولاد ایک عذاب ہے اور بہت بڑا عذاب،

سر گنگا رام کی دولت رحمت تھی۔ اس نے شفا خانے بنائے، کالج کھولے، دار الکتب جاری کیے بیواؤں اور یتیموں کے لیے پناہ گاہیں تعمیر کیں اور خود ایک معتدل سی شریفانہ زندگی بسر کی۔ لیکن ایک بدکار کی دولت کبھی رحمت نہیں بن سکتی وہ عیاشیوں میں پڑ کر خود تباہ ہوتا اور سینکڑوں احباب و اقارب کا بیڑا غرق کرتا ہے۔ وہ یا تو اس کارخانہ دار کی سینکڑوں بپتاؤں میں الجھ جاتا ہے اور یا نا و نوش میں پڑ کر دل و دماغ کی تربیت سے غافل ہو جاتا ہے اگر انسان صرف خورد و نوش کو لائحہ عمل بنا لے تو وہ حیوان محض بن کر رہ جاتا ہے، دماغ کو سنوار لے تو سقراط اور افلاطون بن سکتا ہے اور دل کو آباد کر لے تو جنید و بایزید کی بلندیاں پا لیتا ہے، کتنا احمق اور اندھا ہے وہ انسان جو درجہ حیوانیت پر قانع ہو جائے اور دل و دماغ کی رنگینیوں، رعنائیوں اور بلندیوں سے یکسر محروم رہے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۔ (التوبہ)

تمہیں ان کے مال و اولاد پر حیرت نہیں ہونی چاہیے۔ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس دنیا میں مال و اولاد کو ان کے لیے ایک مستقل عذاب بنا دیں اور وہ اسی کافرانہ زندگی کے ساتھ اس جہان سے رخصت ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہاتھ دیکھنے کا عجیب و غریب قاعدہ

ہاتھ کے اقسام لمبے ہاتھ والا شخص ہنرمندی کو پسند کرے، نازک خیال ہو۔ اور اگر بہت لمبا ہاتھ ہو تو زیادہ جلد باز ہو اور اگر ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سے بڑی ہوں تو حافظہ عمدہ ہو مگر وہم طبیعت میں ضرور رہو۔ اگر انگلیاں چھوٹی ہوں تو زیادہ عقل مند اور احتیاط پسند ہو اور اگر انگلیاں ہتھیلی کے برابر ہوں تو عقل مند اور نیک بخت ہو اور ہتھیلی میں گڑھا ہو تو مالدار رہو۔ اگر ابھری ہو تو فضول خرچ ہو۔ اگر ہتھیلی زردی مائل ہو تو زانی ہو اگر سیاہی مائل ہو تو مصیبت زدہ اور گندہ رُ دہو۔

انگوٹھا انگوٹھا جتنا لمبا اور بڑا ہو اتنا ہی عمدہ ہے۔ مگر چھوٹا ہو تو بے وقوفی کی علامت ہے۔ اگر ناخن کا منہ بڑا ہو تو مستقل مزاج ہو اگر بیچ کا حصہ بڑا ہو تو منطقی ہو اگر نیچے جڑ سے ناخن کا منہ بڑا ہو تو مستقل مزاجی سے محنت کرے انگوٹھا اگر زیادہ ابھرا ہوا ہو تو خود غرض اور عاشق مزاج ہو اگر اندر کو جھکا ہوا ہے تو دلیر ہوگا۔ اگر باہر کو جھکا ہوا ہو تو بزدل ہوگا۔

اُنگلیاں نوکدار اور دراز ہوں تو پارسا اور دیندار ہو اور گول ہوں تو نیک ہو، پتلی ہوں تو عقل مند و ہوشیار ہو۔ اگر جڑ کا حصہ لمبا ہو تو لذات جسمانی مرغوب ہوں۔ انگلی اور سر بہت بڑا ہو تو بھی عقل مندی کی نشانی ہے، اگر انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہوں تو عقل مند اور مالدار ہو۔ اگر انگلیاں موٹی ہوں تو غریب ہو۔ اگر چپٹی ہوں تو غلام ہو۔ انگلی کے پوروں پر اگر لکیریں واضح ہوں تو خوش نصیب ہو۔

اوّل لکیر یہ لکیر جس کے ہاتھ میں ہوگی وہ ہوشیار، ذہین، عیش پسند اور دولت مند ہوگا ——— اگر باریک، روشن اور صاف ہو تو مرتے وقت آسودہ حال ہوگا۔

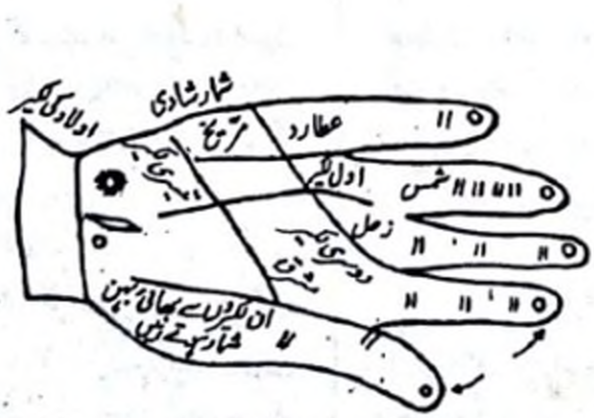
دوسری لکیر: یہ عمر کی لکیر ہے، شہادت کی انگلی کے پاس، اگر یہ لکیر موڑ تک پہنچ جائے تو انتہائی عقل مندی کی علامت ہے۔

تیسری لکیر: ہونے سے آدمی مالدار اور صاحبِ اقبال ہوگا۔

مچھلی کا نشان: صاحبِ اولاد، دولت مند اور سخاوت و مروّت کی نشانی ہے۔

آفتاب ماہتاب: کا نشان یا شکل مسدس، مسبع یا مکان کا نشان ہو تو کسی ملک کا اقتدار نصیب ہو۔

انگلیوں میں سنکھ چکر ایک میں ہو تو راحت ہے۔ اگر دو میں ہو تو دربار میں عزت ملے، اگر تین میں ہو تو دولت مند ہو ——— اگر چاروں میں ہو تو عالم مفلس ہو، اگر پانچ میں ہو تو عورت کا غلام ہو۔



کار آمد معلومات

ایسی باتیں صدفی صد درست نہیں ہوتیں۔ لیکن اسباب کی اس دنیا میں چونکہ ہر سبب کی کوئی نہ کوئی اہمیت ہوتی ہے۔ اس لئے ان باتوں کے پیشِ نظر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ یہ عقیدہ دل میں قائم رہنا چاہئیے کہ دنیا میں تمام اسباب کے باوجود ہوتا وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ چاہیں۔ تجرباتِ دنیا پر اسلام کوئی قدغن نہیں لگاتا۔ لیکن تجرباتِ دنیا سے بڑھ کر حکم خداوندی ہے اور مزاج خداوندی یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے تجربات کو خود اہمیت دیتا ہے۔

سفر کب نہ کریں

(۱) ہفتے اور پیر کے دن مشرق کی طرف (۲) جمعرات کے دن جنوب کی طرف (۳) جمعہ اور اتوار کے دن مغرب کی طرف (۴) منگل اور بدھ کے دن شمال کی طرف۔

عورتوں کے لئے

ایک لڑکی کی شادی کے ۶ ماہ تک دوسری لڑکی کی شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ شادی ناکام ہوجانے کا اندیشہ رہے گا (۲) لڑکی کی سالگرہ کے دن اس کی شادی نہیں کرنی چاہیئے (۳) طاق دن، طاق مہینہ، طاق سال، میں شادی، منگنی اور معاہدے اور اقرار نامے اچھے ہوتے ہیں۔

دس مفید تجربات

(۱) گینڈے کی ہڈی کا ٹکڑا اگر انگوٹھی میں جڑوالیں تو بواسیر ختم ہوجاتی ہے (۲) زمرد کا نگینہ اگر انگوٹھی میں ہو تو برے خواب نظر نہیں آتے (۳) ہاتھی دانت کی ہڈی اگر انگوٹھی میں جڑوالیں تو مرگی کا دورہ نہیں پڑتا (۴) گیدڑ کی چربی جوڑوں کے درد کی جگہ اگر مالش کریں تو درد ختم ہوجاتا ہے (۵) سانپ کے کاٹنے کی جگہ آک کے دودھ کا پھایا رکھ دو تو سب زہر چوس لے گا (۶) ہرن کے سینگ یا بکرے کے سم اگر سانپ کے بل کے پاس رکھ دو تو سانپ وہ جگہ چھوڑ دے گا (۷) رال اگر چوہوں کے بل میں ڈال دو تو چوہے بھاگ جائیں گے (۸) اگر کسی گھر میں بچھو زیادہ ہوں تو وہاں ایک بچھو پکڑ کر اس کو جلادو تو تمام بچھو وہاں سے بھاگ جائیں گے۔

دن میں فال دیکھنے یا علم الاعداد وغیرہ کے ذریعہ استخارہ کرنیکے مبارک اوقات

ہفتے کے دن صبح صادق سے ۱۰ بجے تک پھر ۱۲ بجے سے شام ۴ بجے تک۔

اتوار کے دن صبح صادق سے ظہر کے وقت تک۔ پھر عصر سے مغرب تک۔

پیر کے دن صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک پھر ۱۰ بجے سے ایک بجے تک پھر ۲ بجے سے عشاء تک۔

منگل کے دن ۱۰ بجے سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک۔

بدھ کے دن صبح سے ظہر تک پھر عصر سے عشاء تک۔

جمعرات کو صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک پھر ظہر سے عشاء تک۔

جمعہ کو صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک۔ پھر ساڑھے ۱۱ بجے سے عصر تک۔

سانپوں کو بھگانے کیلئے

(۱) گندھک اور نوشادر کو پانی میں گھول کر چھڑکنے سے سانپ بھاگ جاتے ہیں (۲) رائی یا سرسوں ڈالنے سے سانپ بھاگ جاتے ہیں (۳) بارہ سنگھے کی سینگ کی دھونی سے بھی سانپ بھاگ جاتے ہیں (۴) جس جگہ سانپ ہوں وہاں مچھلی کے کانٹے جلانے سے سانپ بھاگ جاتے ہیں۔

بچھو کو بھگانے کیلئے

(۱) مولی یا لہسن کو پکا کر اس کا پانی چھڑکنے سے بچھو بھاگ جاتے ہیں (۲) اگر مولی کاٹ کر بچھو کے بل کے پاس رکھ دیں تو کبھی بچھو بل سے باہر نہیں آئے گا (۳) گدھے کے سُم، ہڑتال، بکری کی چربی کی دھونی سے۔ بچھو بھاگ جاتے ہیں۔

ویسے تو قبلہ کا رخ نقشہ دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ۲۸ مئی کو دوپہر کے ٹھیک ۲-۲۸ بجے اور ۱۶ جولائی کو دوپہر کے ٹھیک ۲-۵۰ بجے دھوپ میں کسی چیز کو دھاگے میں باندھ کر لٹکالیں۔ جس سمت میں سایہ پڑے وہی سمت قبلہ کی ہوگی۔ ان دونوں وقتوں پر سورج ٹھیک مکہ مکرمہ پر ہوتا ہے۔ ● ●

صحت کے اصول

اپنی بیماری، اپنا علاج :- یہاں پر کچھ قدرتی اصول صحت کی دیکھ بھال کیلئے اور عام جانکاری کیلئے دیئے جا رہے ہیں جو ہر انسان کے لئے فائدہ مند ہیں۔

- صبح سویرے اٹھ کر کُلّی کر کے ایک گلاس تازہ پانی پئیں۔ سورج نکلنے سے پہلے اُٹھیں اس سے صحت اچھی رہتی ہے۔
- رات کو کسی تانبے کے برتن میں پانی رکھ دیں۔ صبح کو بیت الخلا جانے سے قبل روزانہ اس پانی کو پیتے رہنے سے قبض نہیں ہوتا۔
- رفع حاجت کے وقت دانتوں کو خوب دبا کر بیٹھنے سے دانت زندگی بھر نہیں ہلتے اور نہ لقوہ کی بیماری ہوتی ہے۔
- ہاتھ منہ دھوتے وقت منہ میں ایک گھونٹ پانی بھر کر آنکھوں پر چھینٹیں دیں اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھے گی۔
- کھانا کھاتے وقت پانی نہ پئیں اگر خاص ضرورت ہو تو ایک گھونٹ لے سکتے ہیں۔ کھانے کے ایک گھنٹے بعد ہی پانی پئیں۔ اس سے کھانا آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے۔
- کھانے کے بعد ٹہلنا ضروری ہے۔ کھانے کے بعد بایاں سُر بند کرنے سے ہاضمے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ رات میں سونے سے پہلے پانی پینا نقصان دہ ہے۔
- ہفتے میں کم از کم ایک بار سرسوں کے تیل کی مالش ضرور ہی ہونی چاہئے۔ فکر کرنے سے جتنی صحت کی بربادی ہوتی ہے اتنی کسی بیماری سے نہیں ہوتی۔
- شوگر کے مریض جنہیں پیشاب میں شکر آتی ہے۔ اگر صبح شام روزانہ دوڑ لگائیں تو کسی دوا کے بغیر ہی پیشاب میں شکر آنا رُک جاتا ہے۔
- اگر آپ نے آم زیادہ کھالئے ہوں تو اوپر سے دو چار جامن کھالینے سے نقصان نہ ہوگا۔ اگر جامن کھالئے ہوں تو اوپر سے ایک دو آم کھالینے سے نقصان نہیں ہوگا۔
- سوتی، اونی، سلک، ٹیریکاٹ وغیرہ کیسا بھی کپڑا ہو اس پر لیمو کا رس لگانے سے داغ دھبے دور ہوجاتے ہیں۔ پیتل کے برتن کے داغ بھی دور ہوجاتے ہیں۔
- آدھا پاؤ گرم پانی میں ۲ گرام تازہ ہینگ ملا کر دن میں ایک دو مرتبہ پئیں یا کھانے والا میٹھا سوڈا گرم پانی میں گھول کر پئیں۔ پیٹ کا درد ختم ہوجائے گا۔
- ایک کچا پیاز روزانہ کھانا کھانے کے بعد کھانے سے قبض کا مریض صحت مند ہوجاتا ہے۔
- تین لونگ پتھر پر گھس کر تین بوند شہد کے ساتھ صبح سویرے اور رات میں سونے سے پہلے دس دن تک کھائیں۔ اس سے پیٹ کے کیڑے، گیس اور قبض ختم ہوجائے گا۔
- تلسی کی پتی کو شکر کے ساتھ کھلانے سے ہچکی دور ہوجاتی ہے۔
- آنتوں میں زخم ہوجانے پر روزانہ بیل کا رس پیتے رہنے سے زخم ٹھیک ہوجاتا ہے۔
- اگر بچے بستر پر پیشاب کرتے ہوں تو کچھ دن تک انہیں چھوارے کھلائیں۔ بستر پر پیشاب کرنا بند کردیں گے۔
- آدھا کپ اُبلتے پانی میں ۳، ۴ لونگ اور تھوڑا سا نمک ڈال کر پانی کو چھان کر پئیں۔ نزلہ ٹھیک ہوجائے گا۔ اور اگر نزلہ سردی سے ہو تو ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹیں فائدہ ہوگا۔
- کلا کے پھول پیس کر رات کو منہ پر لگانے سے مہاسے ٹھیک ہوجاتے ہیں۔
- زیرے کو اُبال کر اس پانی سے منہ کو دھونے سے جلد کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- سفید چاول کو پانی میں بھگو کر اس پانی سے منہ دھونے سے چہرے کی جھائیاں مٹ کر رنگ صاف ہوجاتا ہے۔
- بطخ کا گوشت کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے اور چہرہ بھی روشن ہوجاتا ہے۔
- ہُدہُد کی زبان اپنے پاس رکھنے سے عزت و عظمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور طبیعت ہشاش بشاش رہتی ہے۔
- جنگلی کبوتر اور فاختہ کا خون ملا کر لگانے سے برص کے نشانات مٹ جاتے ہیں۔
- ہاتھی کی ہڈی اگر گلے میں تعویذ کی طرح ڈال دی جائے تو بفضلِ خدا مرگی کی بیماری ختم ہوجاتی ہے۔

تاریخ کے اک ورق

اس عورت کے پانچ بیٹیاں تھیں، کفالت کرنے والا کوئی نہ تھا سخت پریشانی تھی کہ روزمرہ کے اخراجات کس طرح پورے کرے بالآخر اس نے سربراہِ مملکت کے پاس جانے کا فیصلہ کیا طویل سفر کر کے وہ سربراہ مملکت کے شہر پہنچی۔ سربراہ مملکت کا مکان تلاش کیا۔ اسے توقع تھی کہ عالیشان محل ہوگا جہاں دروازے پر دربان ہوں گے لیکن اس کی توقع کے برعکس اس معمولی سے مکان پر کوئی دربان نہیں تھا۔ وہ بلا کھٹکے اندر چلی گئی۔ سربراہِ مملکت کی اہلیہ سے ملی۔ یہاں بھی اس کے اندازے غلط ثابت ہوئے۔ مکان میں نوکروں کی فوج ظفر موج کہیں نظر نہ آتی تھی۔ سربراہِ مملکت کی اہلیہ خود ہی بیٹھی روئی ٹھیک کر رہی تھیں۔ گھر کا سازوسامان بے حد معمولی تھا۔ اس عورت کو سخت مایوسی ہوئی اس نے سوچا میں اس ویران گھر سے اپنا گھر آباد کرنے آئی تھی ؟ اسی اثنا میں دروازہ کھلا اور باہر سے ایک شخص اندر آگیا۔ اس نے گھر کے کنویں سے پانی نکال کر ایک طرف مٹی پر ڈالنا شروع کر دیا۔ وہ عورت ایک طرف ہو گئی مگر سربراہ سربراہِ مملکت کی اہلیہ وہیں بیٹھی رہی۔ اس عورت نے کہا۔

"اس مٹی بنانے والے مزدور سے پردہ تو کر لو، یہ تمہاری طرف ہی گھور رہا ہے"۔

سربراہِ مملکت کی اہلیہ نے بتایا "یہ میرے شوہر اور امیر المومنین ہیں"۔

یہ اس مملکت کا سربراہ تھا جو بلادِ روم سے دیوارِ چین تک اور اندلس کے آخری گوشوں سے سندھ تک پھیلی ہوئی تھی۔ امیر المومنین کام سے فارغ ہوئے۔ نماز ادا کی، پھر اہلیہ سے پوچھا۔

"یہ عورت کون ہے ؟"

جواب ملا "عراق سے آئی ہے"۔

عورت کہنے لگی۔ میری پانچ بیکس و بے سہارا لڑکیاں ہیں میں آپ سے حسنِ شفقت کی تلاش میں آئی ہوں"۔

عورت کا کہنا تھا کہ امیر المومنین "بے کس و بے سہارا" کے الفاظ دہرا کر رونے لگے۔ پھر کاغذ قلم لیا اور عراق کے گورنر کے نام خط لکھنا شروع کر دیا۔ عورت سے کہا "بڑی لڑکی کا نام بتاؤ" اس نے بتایا۔ آپ نے لڑکی کا وظیفہ مقرر کر دیا۔ عورت نے کہا "الحمد اللہ" پھر دوسری، تیسری اور چوتھی لڑکی کا نام دریافت کیا۔ عورت ہر وظیفے پر "الحمد اللہ" کہتی جاتی۔ چوتھے وظیفے پر خوش ہو کر اس نے امیر المومنین کو دعائیں دینا شروع کر دیں۔ امیر المومنین نے ہاتھ روک لیا اور فرمایا۔

"جب تک تم اللہ کی تعریف کرتی رہیں میں وظیفہ لکھتا رہا اب تم نے میری تعریف شروع کر دی ہے اس میں ذاتی برتری و نفسانیت ہو گی۔ چنانچہ ان چاروں لڑکیوں سے کہنا کہ اپنے وظیفوں میں پانچویں لڑکی کو بھی دیا کریں"

عورت تحریر لے کر خوش خوش عراق جا پہونچی۔ گورنر کو خط پیش کیا تو وہ خط پڑھتے ہی رونے لگا اتنا رویا کہ اس کی ہچکی بندھ گئی۔ عورت تعجب سے گورنر کو دیکھتی تھی کہ اس خط میں کون سی بات ہے جس کو پڑھ کر رقت طاری ہو گئی ہے۔ گورنر نے فرمایا کہ اللہ صاحب خط پر رحم فرمائے۔ عورت نے بے اختیار ہو کر پوچھا کہ کیا ان کا انتقال ہو گیا۔ گورنر نے کہا ہاں۔ عورت یہ سن کر روتے ہوئے واپس جانے لگی تو گورنر نے کہا۔

"ٹھہرو، فکر نہ کرو کسی بھی معاملے میں ان کی تحریر کو رد نہیں کر سکتا" اور اس نے چاروں لڑکیوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

گورنر عراق نے جس کی بات پر عمل کیا یہ تھے اموی دور کے خلیفہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جن کا دور اس قدر مبارک اور روشن تھا کہ لوگ آپ کو "پانچویں خلیفہ راشد" کے نام سے یاد کرتے تھے۔

ذرا سنیئے کام کی باتیں

- ٹوٹی ہوئی کنگھی یا کنگھے سے بال درست مت کیجئے۔ ایسا کرنے سے خدانخواستہ گھر میں نحوست پھیلے گی۔
- پھٹے ہوئے دسترخوان پر کھانا کھانا افلاس کو دعوت دیتا ہے۔ الّا یہ کہ اِسے سی لیا جائے۔
- ٹوٹی ہوئی پلیٹوں میں کھانا کھانا بدنصیبی کی علامت ہے۔
- پھٹے ہوئے یا ناپاک بستر پر سونے سے بُرے خواب نظر آتے ہیں۔
- گھسی ہوئی جھاڑو استعمال نہ کیجئے۔ غموں کا سامنا کرنا پڑے گا۔
- ٹوٹے ہوئے جوتوں کا استعمال (انہیں ٹھیک کرائے بغیر) ترقی کو روکتا ہے۔
- گھر کو صاف رکھئے۔ گندگی کاروبار کے لئے باعثِ نحوست بنتی ہے۔
- دیواروں پر لگے ہوئے مکڑی کے جالے بدنصیبی کی علامت ہیں۔
- گھر کی دیواروں پر کوئلے سے لکھنا بدبختی لاتا ہے۔
- زیادہ تھوکنے سے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔
- ناپاک کپڑوں میں سونے سے روحانی قوت پامال ہو جاتی ہے۔
- جنابت کی حالت میں روٹی کھانا افلاس پیدا کرتا ہے۔ مجبوری ہو تو کم سے کم تیمم ضرور کر لیجئے۔
- گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ اور گھر میں داخل ہوتے وقت سُبحان اللہ کہنے سے راحت نصیب ہوتی ہے۔
- جھوٹ سے خیر و برکت اڑتی ہے۔
- میاں بیوی کی رنجش سے گھر کا سکون ختم ہو جاتا ہے۔
- کپڑے اگر میلے ہوں تو صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔
- غسل اور خوشبو کے استعمال سے صحت برقرار رہتی ہے۔
- صبح دیر تک سونا بدنصیبی لاتا ہے۔
- صبح سویرے اُٹھ کر اللہ کے ذکر کرنے سے روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ اور روزی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- رات کو چراغ گل کر کے یا بجلی بند کر کے مت سوئیو۔ جنّات کو شرارت کا موقعہ ملے گا۔
- رات کو پانی کے برتن کے کھلے رہنے سے بَلائیں اس میں داخل ہو جاتی ہیں۔
- اُلٹے ہو کر سونا شیطان کی تقلید ہے۔
- بائیں کروٹ سے سونے پر بُرے خواب نظر آتے ہیں۔
- سیدھے لیٹنا مُردوں کی علامت ہے۔
- دائیں کروٹ پر سونا سنّتِ رسولؐ ہے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ا)

اُف میرے خدا! خون کے اس پنجے کو دیکھ کر جو دروازہ کے اوپر سے اس طرح ابھر کر فضاء میں لہرا رہا تھا جیسے کسی بھیانک مخلوق کا ہاتھ ہو، اور اس میں آگ نکل رہی تھی۔ ایک لمحہ کے لئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ہم سب کے سب موت سے بہت قریب ہو گئے ہیں، معصومہ جو حقیقتاً بہت بہادر تھی اس کا چہرہ بھی فرطِ خوف سے پیلا پڑ گیا اور ہماری والدہ جن کا ایمان بہت مضبوط تھا وہ بھی لرز کر رہ گئیں باقی گھر کے دوسرے افراد کی حالت تو ناقابلِ بیان تھی، خدایا یہ ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں اور تو نے ہمیں یہ حویلی دلا کر کن گناہوں کی سزا دی ہے اس طرح کے خیالات بار بار میرے ذہن میں آتے تھے، اور میں یقین کر چکا تھا کہ ہم سب کی موت بہت عبرتناک ہوگی اور شاید ہم میں سے کسی کو بھی نہ کفن نصیب ہوگا نہ قبر، ہم اسی حویلی میں مر جائیں گے، اور ہماری موت کی کسی کو خبر بھی نہیں ہوگی اور ہماری لاشوں کو اس حویلی کے کیڑے مکوڑے کھا جائیں گے اس طرح کی باتیں ذہن میں کیڑوں کی طرح کلبلا رہی تھیں اور دل خوف کی وجہ سے زبردست قسم کی وحشت کا شکار تھا، ابھی ہم اس پنجے کو دیکھ کر حیران و پریشان تھے کہ اچانک فوزیہ نے ایک زہریلا قسم کا قہقہہ لگایا، اس قدر زور اور اس قدر بھیانک کہ ہم سب لرز کر رہ گئے۔ اسی وقت وہ پنجہ غائب ہو گیا اور کمرہ میں پھر ایک عجیب طرح کی تپش محسوس ہونے لگی اور ایسا بھی محسوس ہونے لگا کہ جیسے کمرے میں دھواں بھر رہا ہے۔ سب کا دم گھٹنے لگا۔ ادھر فوزیہ قہقہے پر قہقہے لگا رہی تھی اور ہم سب کا مذاق اڑا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے۔ اور اس کے چہرے پر وحشتوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی فوزیہ ہے جو دیکھنے میں گلاب کے پھول سے زیادہ خوبصورت لگتی ہے۔ اور جس کے چہرے سے فرشتوں جیسی معصومیت ٹپکتی ہے ہمارے گھر میں سب سے زیادہ خوبصورت آنکھیں اسی فوزیہ کی تھیں۔ لیکن اس وقت اس کا حال یہ تھا کہ دیکھنے میں کوئی بھوتنی نظر آ رہی تھی، آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے اور چہرے سے شیطانیت ٹپک رہی تھی، اس عالم میں اس نے بڑبڑانا شروع کیا۔ ہم لوگ یہاں سے نہیں جائیں گے۔ یہ حویلی ہماری حویلی ہے۔ اس کی ایک ایک دیوار ہماری ہے اور ہم اس کی ایک ایک اینٹ کے مالک ہیں۔ ہم اگر جائیں گے تو فوزیہ اور عرفان کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے۔ ہماری والدہ نے فوزیہ پر کچھ پڑھ کر دم کرنا چاہا تو فوزیہ بلبلا اٹھی اور پوری

طاقت سے چیختے ہوئے بولی۔ او بڑھیا تو یہ کیا کیا پڑھتی ہے میں تیرے بال نوچ ڈالوں گی۔

کس قدر حیرت اور افسوس کی بات تھی کہ وہ فوزیہ جو ہماری والدہ کے لئے بچھی جاتی تھی اور ان کے حکم کے آگے ہمیں اپنا سر جھکانے میں اپنی بھلائی سمجھتی تھی آج وہ فوزیہ والدہ کے ساتھ اس لب ولہجہ میں بات کر رہی تھی۔ اگر چہ ہم سب کو یہ معلوم تھی کہ فوزیہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہے، اور یہ کچھ آوازیں اس کے منہ سے نکل رہی ہیں، یہ فوزیہ کی آوازیں نہیں ہے ہیں بلکہ فوزیہ کے جسم میں جو چیز گھسی ہوئی ہے وہی سب کچھ بول رہی ہے پھر بھی اس کی زبان سے نکلی ہوئی اس طرح باتیں سن کر دکھ سا ہوتا تھا۔

فوزیہ کی چیخ وپکارا بھی کم نہیں ہوئی تھی کہ صحن کی طرف سے ایک کالی بلی ہمیں کمرے کی طرف آتی ہوئی نظر آئی۔ اس کا رنگ کسی قدر براؤن ساتھا۔ اور اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس بلی نے عجیب طرح سے ہم سب کو گھورنا شروع کیا۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی بھوکی بلی کسی چوہے پر داؤ لگاتی ہے۔ اس بلی کو دیکھ کر ہم سب اور بھی زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ فوزیہ نے اسی دوران اچانک امام الدین پر حملہ کر دیا۔ اور اس بار اس نے مولانا کی داڑھی کو اتنی زور سے کھینچا کہ مولانا کی جان سی نکل گئی، بے اختیار وہ رو پڑے اور اس حملے کی تاب نہ لا کر بے اختیار انہوں نے فوزیہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا مجھے معاف کر دو، میری جان بخش دو اور مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ میں اب اس حویلی میں نہیں آؤں گا۔

فوزیہ چیخی۔ جھوٹ بولتا ہے تو۔ تیرا مشورہ ہے کہ اب یہ لوگ تیرے استاد سے بات کریں۔ کہاں ہے تیرا استاد۔ ہم اس سے بھی نمٹیں گے۔ ہم سب نے مل جل کر امام الدین صاحب کی گردن اور داڑھی فوزیہ کے ہاتھوں سے چھڑوائی۔ اسی وقت فوزیہ نے میری گردن دبوچ لی۔ اس نے مجھ پر پہلی بار حملہ کیا۔ ایک دم ہماری والدہ نے فوزیہ کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے تو اس نے میری گردن چھوڑ دی۔ اور فوزیہ نے پھر اول فول بکنا شروع کیا۔ اس نے پھر والدہ کو بری بھلی باتیں کہیں۔ اس وقت بلی نے اپنی زبان نکال کر تین گز کے فاصلے سے فوزیہ کا گال چاٹنا شروع کیا، جیسے فوزیہ کو شاباشی دے رہی ہو، اور جب والدہ نے جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھنا شروع کیا تو بلی آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہوگئی اور فوزیہ بھی اپنے حواس میں آگئی۔ دھواں بھی ختم ہوگیا اور بدبو بھی باقی نہیں رہی، ہم سب کو تھوڑا سا اطمینان ہوا اور ہم سب لوگ پھر سونے والے کمرے میں پہونچ گئے، اس وقت فوزیہ نے رونا شروع کیا پورے بدن میں درد بتا بتا کر وہ روتی رہی۔ شاید اس کو بہت تکلیف ہو رہی تھی اور جب وہ چیز اس پر سے غائب ہوگئی تھی تو اس کو درد کا احساس ہو رہا تھا۔ اور وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔ ہماری والدہ نے اس کو اپنی گود میں لٹا لیا۔ اور اس کے بدن کو سہلانا شروع کیا۔

ہم سب کو اس بات پر حیرت تھی کہ اچانک سب کچھ ٹھیک کیسے ہو گیا۔

بلی بھی غائب ہوگئی تھی۔ خونی پنجہ بھی غائب ہو گیا تھا۔ دھواں اور بدبو بھی ختم ہوگئی تھی۔ اور فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آ گئی تھی۔

آخر کیوں؟

کیا اس رات ہم پر کوئی بڑی مصیبت ٹوٹنے والی تھی؟

کیا یہ خاموشی کسی طوفان کا پتہ دیتی تھی؟

کیا ہم سب کسی بہت بڑی قیامت کا شکار ہونے والے تھے؟

ہم سب کو حیرت تھی اور ہم سب کے ذہنوں میں ہزاروں سوال کلبلا رہے تھے۔ چند گھنٹے بہت سکون سے گزرے اور رات کو تقریباً دو بجے۔

(باقی آئندہ)

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ ۱۱ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	الف	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رسولِ خداؐ کی موجودگی میں ۱۷ نمازیں پڑھائی تھیں۔
۲	ب	حضرت عثمانؓ کی شہادت اور علیؓ کی خلافت میں ۲ دن کا فرق ہے
۳	ج	مچھروں کا عذاب حضرت ابراہیمؑ کی قوم پر آیا تھا۔
۴	د	چنگیز خاں نے ہندوستان پر حملہ ۱۲۲۱ء میں کیا تھا۔
۵	ب	سن ہجری ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے۔
۶	د	انجیل، زبور کے ایک ہزار پچاس سال بعد نازل ہوئی۔
۷	د	دنیا میں کل ۲۲۸ ممالک ہیں۔
۸	الف	خواتین کا عالمی سال ۱۹۷۵ء میں منایا گیا۔
۹	د	قول سبھاش چندر بوس۔
۱۰	ب	جگر مرادآبادی

دو حل بالکل درست موصول ہوئے۔ ان خوش نصیب امیدواروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) محمد اجمل پسر حفیظ الرحمٰن۔ مالک طاہر پورہ، نزد فیض عام اسکول متوناتھ بھنجن۔ ۲۷۵۱۰۱۔

(۲) محمد اشرف صدیقی پسر شیخ رفیع اللہ جامعہ اسلامیہ محمود منزل مدن پورہ بنارس۔ ۲۲۰۰۳۔۸۴ ان حضرات کو سند امتیاز انشاء اللہ عنقریب روانہ کر دی جائے گی۔

ایک غلطی والے ۴ حل موصول ہوئے۔ ان خوش نصیب امیدواروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) عبدالمجید آنیکل ریٹائرڈ ماسٹر آنیکل ضلع بنگلور۔ (ڈبل حل)

(۳) نثار احمد خاں پسر غوث خاں گوڈیال کالونی نزد نادل اسکول گچی محل کے پیچھے بیجاپور۔ ۵۸۶۱۰۴۔

(۴) شمس اللہ پسر عبدالشکور۔ بنگلور ۶۸

ان حضرات کو سندِ خصوصیت انشاءاللہ عنقریب روانہ کر دیجائیگی۔

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دُنیا۔ دیوبند ۲۴۷۵۵۴

آپ کتنے پانی میں ہیں

مقابلہ ۱۳۱

	سوالات	متوقع جوابات			
		الف	ب	ج	د
۱	معراج کی شب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کس پیغمبر نے کیا تھا۔؟	حضرت آدمؑ	حضرت ابراہیمؑ	حضرت موسیٰؑ	حضرت عیسیٰؑ
۲	حافظ ابن حجرؒ عسقلانی کا نام کیا تھا۔؟	محمد	احمد	عبداللہ	عبدالرحمٰن
۳	سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت مدینہ منورہ میں کل کتنی مسجدیں تھیں؟	۸	۹	۱۰	۱۱
۴	سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری شادی کے وقت عمر کتنی تھی۔؟	۴۰ سال	۴۵ سال	۴۸ سال	۵۰ سال
۵	آزادی کے بعد ہندوستان کے پہلے عام چناؤ کس سن میں ہوئے تھے۔؟	سنہ ۱۹۴۸ء	سنہ ۱۹۴۹ء	سنہ ۱۹۵۱ء	سنہ ۱۹۵۲ء
۶	دنیا کا سب سے زیادہ مال دار ملک کونسا ہے۔؟	کویت	سعودی عرب	سوئزرلینڈ	امریکہ
۷	انسان کے جسم میں کتنی ہڈیاں ہوتی ہیں۔؟	دوسو ۲۰۰	دوسوتین ۲۰۳	دوسوچھ ۲۰۶	دوسودس ۲۱۰
۸	مولانا حسرت موہانی کا اصلی نام کیا تھا۔؟	فضل الحسن	ابوالفضل	فضل احمد	محمد فضل
۹	دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار گاڑیاں کہاں چلائی جاتی ہیں۔؟	امریکہ میں	جاپان میں	فرانس میں	برطانیہ میں
۱۰	یہ شعر کس کا ہے ؎ وصال دید ار کی خوشی کیا اگر تمہاری رضا نہیں ہے :: خدا تمہاری رضا کو رکھے فراق بھی بے مزا نہیں ہے	جگر مرادآبادی	علامہ اقبالؒ	مولانا عامر عثمانیؒ	شکیل بدایونی

نوٹ، جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھدیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگا دیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ صاف لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں۔ ۳۰ مئی تک مل جانے چاہئیں۔ اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھدیں۔ ٹوکن

صفحہ ۸۲ پر موجود ہے

قرآنِ کریم اور ہمارا معاشرہ

نواب مشتاق احمد خان

ں نے ایک ایسے معاشرے میں آنکھ کھولی تھی۔ جہاں
یم کی تلاوت روزمرہ کا معمول تھا۔ اور اس کا احترام
رائیوں میں اس احساس کے ساتھ کیا جاتا تھا کہ
تبارک تعالےٰ کا کلام ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ
سینۂ اقدس پر نازل ہو کر انسانیت کی فلاح کیلئے
کے لب مبارک سے ادا ہوا۔ اسی احساس کا یہ
تھا کہ اس صحیفۂ آسمانی کو احترام کے ساتھ اٹھایا
تھا اور آنکھوں سے لگایا جاتا تھا اور بوسہ دیا
تھا اور جب اس کی تلاوت ہوتی تھی تو اس کی سحر
ے رقت طاری ہو جاتی تھی اور ڈھلکے ہوئے سر فرطِ
سے جھک جاتے تھے نومولود بچے کے کانوں میں اسی
کلمات سنائے جاتے تھے تاکہ اس جہانِ رنگ و بو میں
ے پہلے وہی اس کے کان میں پڑیں۔ جب وہ ہوش
تھا تو "اقرأ باسم ربک الذی خلق" کے کلمہ ہی سے
ارِ حیات میں تحصیلِ علم کا آغاز کرتا تھا اور جب وہ رشتۂ
میں منسلک ہوتا تھا اسے اور اس کی رفیقۂ حیات
پاک کے نیچے سے گزارا جاتا تھا تاکہ اس کے خالق
سایہ قائم اور دائم رہے اور وہ شاہراہِ حیات میں
کے ساتھ گزر کر پھلیں اور پھولیں اور جب حیاتِ
کو اللہ کے حضور سونپنے کا وقت آتا تھا تو اس کے
کو اسی کے پاک کلمات کے ورد کرتے ہوئے اٹھایا
تا کہ اس سفر میں وہ اس کے لئے زادِ راہ کا کام دے
انی بات ہے کہ تاجدارِ افغانستان امیر حبیب اللہ
نے ہندوستان کے دورے میں مدرستہ العلوم علی
دیکھنے آئے۔ بعض لوگوں نے ان کے کان بھر دیئے

تھے کہ علی گڑھ میں علومِ دینیہ سے بے توجہی برتی جا رہی ہے اور طلبا کلامِ پاک سے بے بہرہ ہیں۔ ان کے استقبالیہ جلسہ کا آغاز ایک کم سن بچے کی تلاوتِ قرآن سے ہوا۔ کم سن قاری کی خوش الحانی سے امیر صاحب اتنے متأثر ہوئے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ تلاوت ختم ہونے پر امیر صاحب نے تلاوت کی ہوئی آیات کے مفہوم کے بارے میں سوالات کئے۔ قاری کے جواب سے امیر صاحب کالج کی مروجہ تعلیم کے بارے میں مطمئن ہو گئے۔ اس واقعہ کے ذکر سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اس دور میں حکمران اور صاحبِ اقتدار طبقہ بھی کلامِ پاک کی حرمت کے پاسبان تھے اور ایسی تعلیم کو جو اللہ تبارک تعالےٰ کے احکامات اور اسلامی روایات سے نوجوان پود کو بیگانہ کر دے، ملتِ اسلامیہ کے مفاد کے منافی سمجھتے تھے۔

(۲)

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس رسمی احترام اور عقیدت کے باوجود بڑے چھوٹے کلامِ الٰہی کی روح سے بیگانہ تھے۔ تمام دنیا پر چھا جانے والے قرآن کو" بغلوں میں دبائے ہوئے تو پھرتے تھے مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ کن تعلیمات اور اقدار کا حامل ہے اور وہ کیا چیز تھی جسے اپنا کر وہ اوجِ ثریا پر پہنچ گئے تھے اور جسے ترک کرنے پر وہ تحت الثریٰ میں گر گئے ؎

نماز، روزہ، قربانی و حج، یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے

چنانچہ مسلمانوں پر بحیثیت ایک قوم کے ادبار چھا گیا اور آہستہ آہستہ وہ تمام عصبیتیں اور غیر اسلامی رجحانات عود کر آئے۔ جن کو اسلام ختم کرنے کے لئے آیا تھا۔ اگرچہ

بات نہ ہوتی تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اس کی مقدس تعلیمات کو چھوڑ کر اغیار کے قوانین کو سینے سے لگا کر ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے۔ ایک دردمند شاعر نے شاید اسی صورتِ حال کو دیکھ کر کہا تھا ؎

یہ میری عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

میں اس میں صرف اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ غیروں کے قانون سے صرف راضی ہونے والی بات نہیں تھی۔ بلکہ المیہ یہ تھا کہ قرآنی احکام کو جانتے بوجھتے نظر انداز کر کے دوسروں کے قانون۔ رسم و رواج اور روایات کو اپنا لیتے تھے۔ اس صورتِ حال کی دو وجوہات تھیں ایک تو یہ کہ جن احکام الٰہی کا قرآن حامل ہے اس سے واقفیت نہ ہونے کے برابر تھی۔ فرنگیوں کا رائج کیا ہوا نظام تعلیم اس پر مستزاد۔ کیونکہ اس کا تو مقصد ہی دین سے انحراف کرنے کے لئے اکسانا تھا۔ ظاہر ہے جس چیز کو سمجھا ہی نہ جائے اس پر عمل پیرا ہونے کی کیسے توقع کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ دین کی وہ روح جس نے بکریاں چرانے والے گڈریوں کو عرب و عجم کا حکمران بنا دیا تھا۔ آہستہ آہستہ مفقود ہو گئی ؎

رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی

دوسری وجہ وہ لادینی ماحول تھا جس میں ہر قسم کے غیر اسلامی تصورات اور نظریات پروان چڑھتے تھے۔ اگر اپنے دین کی سمجھ ہوتی تو شاید اس اثر کو قبول نہ کرتے۔ مگر سمجھنے اور سمجھانے کا جب اپنا ہی محاذ کمزور پڑ گیا ہو تو یہ مضر اثر پڑنا ناگزیر تھا۔ اس وجہ سے اہلِ ہنود اور دوسری قوموں کے تصورات ملتِ اسلامیہ کے اذہان پر آہستہ آہستہ غلبہ پا گئے۔ یہی وجہ تھی کہ صوم و صلوٰۃ اور شریعت کے پابند بزرگ اسلامی قانونِ وراثت کو کھلے بندوں نظر انداز کر کے لڑکیوں کے حقوق کو غصب کرنے میں نہ صرف یہ کہ وہ شرم ساری محسوس نہیں کرتے تھے بلکہ رواجی قانون کو اللہ کے قانون سے برتر ثابت کرنے کے لئے حیلے بہانے ڈھونڈتے تھے۔

(۳)

نقالی کی اس ذہنیت کی وجہ سے قوم میں ایک ذہنی جمود طاری ہو گیا اور نکماپن اور مسلمان ہونا ہم معنی الفاظ بن گئے۔ مسلمان "پدرم سلطان بود" کو اپنا کر اپنے اسلاف کے کارناموں پر سر کو دھننے لگے۔ مگر خود کچھ نہیں کرتے تھے۔ اسی بات پر علامہ اقبالؒ نے ایک جگہ طنز کے نشتر چبھوتے ہوئے دردمندی سے سوال کیا ہے ؎

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو

مولانا حالیؒ نے بھی اپنے مخصوص انداز میں قوم کے عروج و زوال کا نقشہ کھینچ کر قوم کی زبوں حالی پر خود بھی آنسو بہائے اور قوم کو بھی رُلایا۔

وہ اس لئے کہ قرآن نے جن لسانی۔ علاقائی اور دیگر عصبیتوں کا قلع قمع کیا تھا انہوں نے پھر سر اٹھایا۔ جس نعرۂ حق نے لات و منات کو ڈھایا تھا۔ اور اسی قبیلہ کے سینکڑوں بتوں کو سرنگوں کر دیا تھا۔ اس کے نام لیوا سینکڑوں ایسے بتوں کو دامن میں سمیٹ بیٹھے۔ کہیں یہ بت نسلی عصبیت کی شکل اختیار کرتے تھے۔ سید صاحب میاں صاحب۔ شیخ صاحب اور خان صاحب کے چکر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھول گئے کہ وہ مسلمان بھی ہیں۔ کہیں وہ لسانی تعصبات اور فرقہ واریت کے دیو بن جاتے۔ اور کہیں وہ رنگ و نسل کی شوخ دیویاں بن کر ہمارے متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالتی ہیں۔ ان عصبیتوں اور تعصبات میں گھر کر انہوں نے یہ فراموش کر دیا کہ قرآن کے نظریہ کے مطابق اصلی عظمت اور بڑائی دولت و ثروت، مال و متاع اور رنگ و نسل سے حاصل نہیں ہوتی۔ قرآن میں اس کا ایک ہی پیمانہ ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ "ان اکرمکم عنداللہ اتقکم" لیکن یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جس دور کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ اس میں باوجود رسمی ادب و احترام اور مذہب سے یک گونہ تعلق خاطر ہونے کے ماسوا دولت و ثروت۔ جاہ و حشم اقتدار اور اختیار کو ہی زندگی کا حاصل سمجھنے لگے۔

(۴)

یہ تو تھا نتیجہ عقیدہ کی کمزوری اور روحِ ایمان کے فقدان کا۔ دوسری خرابی قرآن کی بنیادی تعلیمات سے پہلو تہی برتنا اور ذہنوں پر غلط تصورات کی حکمرانی تھی

یہ سمجھ لیا گیا کہ دین محض نماز، روزہ اور ارکانِ اسلام کی پابندی تک محدود ہے اور رسمی عبادت ہی سب کچھ ہے۔ اس طرح دین ایک رسم بن کر رہ گیا۔ جو معاشرہ پر، یا ان افراد پر جو اس معاشرہ میں بستے ہیں کسی طرح اثر انداز نہیں ہوتا۔ دوسرے مذاہب میں تو ایسا تصور موجود تھا۔ مگر مسلمانوں میں اس کی پذیرائی ایک افسوس ناک المیہ تھا۔ اس نے دین اور زندگی میں کوئی رابطہ باقی نہ رکھا۔ مسلمانوں کو یاد ہی نہیں رہا کہ قرآنی احکام زندگی کے ہر پہلو اور ہر گوشہ پر حاوی ہیں۔ معاشرت، معیشت، تجارت، سیاست، تعلیم غرضیکہ کون سا ایسا شعبہ ہے جہاں کلام الٰہی ہماری رہبری نہیں کرتا وہ ہم سے توقع کرتا ہے کہ بلا لحاظ زمان و مکان اس کے لائے ہوئے ضابطۂ حیات میں اپنے مسائل کا حل تلاش کرو۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہم اس پر بلا کسی ذہنی تحفظات کے ایمان لے آئیں اور اللہ کے حکم "یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافہ" (اے ایمان والو پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ) کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیں۔ یہ نہیں کہ ہاتھ اسلام کے ساتھ ہیں تو ٹانگ دہریت کی طرف ہے۔ دماغ پر امریکی فکر حاوی ہے اور دل فرانس کے دلفریب سینوں میں الجھا ہوا ہے ایسا رجحان ہمیں زیب نہیں دیتا کہ اللہ کا جو حکم ہمارے نفس کے تقاضوں کا ساتھ دے۔ اسے مان لیں اور دوسرے احکام کے بارے میں من مانی کریں۔ اللہ کا حکم بالکل واضح ہے کہ ہم بغیر کسی استثنا کے اپنی زندگی کو اسلامی قانون کے تحت لے آئیں۔ ہمارے خیالات طرزِ فکر، طور طریق، لین دین، معاملات اور سعی و عمل کے سب راستے اسلامی احکامات کے مطابق ہوں اگر ایسا نہیں ہے تو یہ کھلی منافقت ہے۔ جس ارشاد باری تعالیٰ کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اسکے ماسوا قرآنی آیت "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" دین کی تکمیل ہی کی خبر نہیں دیتی بلکہ اتمام نعمت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی نوید سناتی ہے۔ اس پر ایمان لانے کے بعد یہ سوال ہی نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ زندگی کے کوئی مسائل ایسے بھی ہیں جن پر قرآنی احکام لاگو نہیں ہوتے۔ مگر ہوا یہی اور اس نے ہمارے معاشرہ میں ایک انتہائی افسوس ناک صورتِ حال پیدا کر دی۔

ہماری نظر میں روحانی اقدار کی کوئی اہمیت نہ رہی۔ مذہب کو ہم نے داستانِ پارینہ سمجھ کر طاقِ نسیان پر رکھ دیا۔ زمانہ کا ساتھ دینے کی آرزو میں اخلاقی قدروں کا حلیہ بگاڑ دیا۔ شعارِ اغیار کو اپنانے کے شوق میں بھلے برے میں تمیز کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی اپنی ثقافت سے بیگانہ ہو گئے۔ نیک و بد کے معیار بدل ڈالے۔ اپنے اسلاف کی روایات کو رجعت پسندی کا لقب دے کر ختم کر دیا اور تمام اخلاقی اور روحانی بندھنوں سے آزاد ہو گئے اس آزادی کا جو نتیجہ ہے وہ خود ہماری پستی پر نوحہ خواں ہے ۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود!

میں یہ سب اس زمانہ کے حالات بیان کر رہا ہوں۔ جب کلام الٰہی اور مذہب کا رسمی احترام باقی تھا۔ اس دورِ پُر فتن میں جب یہ احترام بھی ختم ہو رہا ہے۔ اور بعض شقی القلب نام نہاد مسلمان اللہ کے کلام کو دن دہاڑے نذرِ آتش کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تو معاشرہ کی جو زبوں حالت ہو سکتی ہے۔ اس کے تصور ہی سے دل دہل جاتا ہے۔

(۵)

انسانی معاشرہ افراد کے باہمی تعلقات اور روابط کا دوسرا نام ہے۔ جو چند اصولوں اور ضوابط کے تحت استوار ہوتے ہیں۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اسلامی معاشرے میں ان تعلقات کی کیا نوعیت ہے اور وہ کونسے اصول اور ضوابط ہیں جن کے تحت وہ پروان چڑھتے ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بات جو سامنے آتی ہے اور ہمارے غور کی محتاج ہے۔ وہ خالق کے حقوق ہیں جو بندوں پر عاید کئے گئے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ سب بندگی کے تقاضے ہیں۔ ان کا مقصد مختلف شکلوں میں اللہ کی حاکمیت کو دل و جان سے تسلیم کرنا اور حیاتِ مستعار کے ہر شعبہ میں اس کے احسانات کا اعتراف اور اسی کے حکم پر بلا چون و چراں سرِ تسلیم خم کرنا ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے۔ کیونکہ خالق و مخلوق کے تعلقات کے بارے میں اگر ذہن صاف نہ ہو۔ تو بہت سی الجھنیں پیدا ہو جاتی

ہیں۔ اور معاشرے میں کسی ضبط و نظم کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کی نماز اور بندگی کے سب مظاہرے، اس کا مرنا جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔" ان صلاتی ونسکی ومحیای و مماتی اللہ رب العالمین"۔ جب ایک مسلمان اپنی ہر ایک چیز جو اسی احکم الحاکمین کا عطیہ ہے اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور اپنے ہر کام کو اس کی رضا پر چھوڑ دیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک روحانی حصار میں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضبط ونظم کا پابند بنا لیتا ہے جو لوگ ایسا نہیں کرتے۔ ان کی مثال ایک ایسے جہاز کی ہے جس کا لنگر کٹ گیا ہو اور وہ زندگی کے بحرِ زخار میں اس کے تھپیڑوں سے ٹکرا ٹکرا کر ڈگمگا رہا ہو۔ انسان کا نفس ایک سرکش اور منہ زور گھوڑا ہے جسے حقوق اللہ کی لگام لگا کر قابو کیا جا سکتا ہے۔ یہ حقوق اسی وقت ادا ہو سکتے ہیں جب احکام ربانی کی بلا چون و چرا تعمیل کی جائے۔ اس میں کسی قسم کی تحریف کرنا یا اسے اپنے نفس کے مطابق بنانے یا زمانہ کے تقاضوں کی آڑ لیکر ان سے انحراف کرنے کے لئے تاویلیں کرنا صریح منافقت ہے۔ آج کل بدقسمتی سے یہ رجحان ہے کہ اللہ کا جو حکم ہمارے نفس کے تقاضوں کا ساتھ دے اسے تو مان لیں لیکن جو مطابقت نہ کرتا ہو اسے رد کر دیں ۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

سود ہی کے مسئلہ کو لیجئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ سود کا لین دین بند کر دو۔ اور اگر تم اسے جاری رکھنے پر مصر ہو تو پھر اللہ اور رسول ﷺ سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس انتہائی سخت حکم کے بعد کسی مسلمان کے لئے سود کے لئے جواز تلاش کرتے پھرنا، اللہ اور رسول ﷺ سے بغاوت ہے۔ دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ اس حکم کو سمجھنے کے بعد یا تو اس کی پابندی کرے یا پھر اعلان کر دے کہ اسلام کے دائرے میں اس کی نفسانی خواہشات کی پذیرائی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اسے خیرباد کہتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ تو بہت بڑی ہے۔ اس دنیائے فانی میں چھوٹے سے چھوٹا ادارہ بھی ضبط و نظم کے تقاضوں کو پورا کئے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ وہاں مرضی کا سوال نہیں ہو سکتا مقرر کردہ احکامات کی تعمیل ہوتی ہے۔

یہی حال شراب کا ہے۔ اس کے احکام میں ذرہ بھر بھی شبہہ نہیں۔ مگر نفس پرستی ان کی عجیب عجیب تاویلیں کراتی ہے۔ اور اب تو ہمیں یہ دن بھی دیکھنا نصیب ہو رہا ہے کہ قوم کی بیٹیوں سے کھلم کھلا ساقی کا کام لیا جاتا ہے! جُوا حرام ہے۔ اس لئے اگر کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی یہ شغل اختیار کرے تو وہ حرام سے حلال نہیں بن سکتا۔ مملکتِ اسلامیہ پاکستان میں ہمارے مسلمان بھائی کلبوں، ہوٹلوں، گھڑ دوڑوں میں دھڑلے سے جُوا کھیلتے ہیں اور اسے ایک مہذب شغل کہا جاتا ہے مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ اگر ایک غریب آدمی فٹ پاتھ پر بیٹھ کر کوڑیاں کھیلے تو وہ جُوا کھیلنے کے جرم میں کیوں قابلِ تعزیر سمجھا جاتا ہے۔؟

(۶)

قرآنی احکام کی نمایاں خصوصیت حقوق العباد کا ایک مکمل اور متوازن نظام ہے۔ اس میں بچے کے پنگوڑے سے لے کر بسترِ مرگ تک زندگی کے ہر شعبہ میں اور اس کے ہر مرحلہ پر رہبری ملتی ہے۔ اللہ اور بندے کے حقوق متعین کرنے کے بعد بندوں کے باہمی تعلقات کو حقوق العباد کی لڑی میں اس طرح پرو دیا گیا ہے کہ ان پر کاربند ہونے سے ایک صحت مند اور صلح اور آشتی کا علمبردار معاشرہ معرضِ وجود میں آ جاتا ہے۔ آیئے ہم انسانی زندگی کے مختلف مرحلوں کا قرآنی احکام کی روشنی میں تجزیہ کر کے دیکھیں کہ یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ پہلے اولاد کے حقوق پر غور کیجئے۔ قرآن کریم اولاد کو اللہ کی دین بتاتا ہے۔ جہاں کہیں اسے فتنہ کہا گیا وہ اس معنی میں ہے کہ صاحب اولاد کے لئے اللہ کی یہ دین بڑی کڑی آزمائش اور عظیم ذمہ داری ہے۔ جب بھی اولاد کی محبت اللہ تبارک تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام سے روگردانی کا موجب بن جائے تو پھر وہ فتنہ بن جاتی ہے۔ اللہ کی اس دین پر تحدید کا تصور جسے تسلیم کئے بغیر آج کل مہذب بننے کا پاسپورٹ نہیں ملتا ہے۔ حکم ربانی کے مغائر ہے۔ سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوتا ہے "تم افلاس سے ڈر کر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کیونکہ رزق دینے والے تو ہم ہیں۔" اس واضح اور صریح حکم کے بعد کسی قسم کی تحدید کا تصور نہ صرف اللہ کی رزاقی پر شبہہ کا اظہار کرتا ہے۔ بلکہ زندگی کے ایک منفی پہلو کو کچھ ضرورت

سے زیادہ ہی اہمیت دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اضافۂ آبادی سے پیدا ہونے والے مسائل پر قابو پانے کے مثبت پہلو یعنی وسائل میں اضافے کے لئے جد وجہد کرنے کے پہلو کو یا تو سرے سے نظر انداز کرتا ہے یا اتنی اہمیت نہیں دیتا جتنی کر دینی چاہئے۔ بچوں کی پیدائش کے بعد والدین پر ان کی تربیت و تعلیم و پرورش اور وراثت کے بارے میں صاف احکام موجود ہیں اور ہمیں باہر سے کسی رہبری کی ضرورت نہیں۔ والدین پر اولاد کی پرورش اور پرداخت کی ذمہ داریوں سونپنے کے ساتھ اولاد سے بھی توقع کی گئی کہ وہ اپنے والدین کی خدمت کریں اور اس کی اتنی بڑی فضیلت رکھی گئی۔ کہ جہاں "فاعبد اللہ ولا تشرکو باللہ شیئاً" (اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک کرو) فرمایا گیا۔ اس کے ساتھ "بالوالدین احسانا" (ماں باپ کے ساتھ احسان کرو) کی بھی ہدایت کی گئی۔ پھر سورۂ بنی اسرائیل میں ان سے حسن سلوک کی فہمائش کی گئی اور فرمایا گیا کہ دعا کرو کہ اے میرے پروردگار ان دونوں (والدین) پر رحمت فرما۔ جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔ معاشرے میں والدین کی جو اہمیت ہے۔ اس کا تقاضا تھا کہ اسلامی ضابطۂ حیات میں ان کو خاص درجہ عطا کیا گیا ایک مقام پر ادائے شکر کے حکم میں اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے ساتھ شریک فرمالیا (میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو) اور ماں کے رتبہ کو تو کیا ہی کہیے اس کے قدموں میں تو جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

(۷)

والدین اور اولاد کے باہمی تعلقات کے بعد میاں بیوی کے تعلقات ایک صحت مند معاشرہ کی تعمیر کے لئے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ قرآن میں ان کے بارے میں ایک بہت متوازن اور ہمہ جہتی راہِ عمل کی نشاندہی ہوتی ہے۔ میاں کو بیوی کا لباس قرار دیا گیا اور بیوی کو میاں کا (البقرہ ع۔۱۳) کیا زوجین کے باہمی تعلقات کے بارے میں اس سے زیادہ کوئی اعلیٰ معیار یا تصور ممکن ہے؟ تعلقات کی نوعیت کی وضاحت کرکے ان کو صحیح بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے چند اصول بتلائے گئے۔ جو نہ صرف زوجین کیلئے ایک خوشگوار اور پُرمسرت ازدواجی

زندگی کے ضامن ہوتے ہیں بلکہ آئندہ نسلوں کی فلاح اور بہتری کے لئے بھی خوشگوار اثرات پیدا کرتے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن سے پہلے عورت کا معاشرے میں کوئی مقام نہیں تھا۔ بلکہ اس کا وجود دنیا میں ذلت، شرم اور گناہ کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ اس کی پیدائش نحوست خیال کی جاتی تھی۔ صدیوں کی غلامی اور ذلت آمیز برتاؤ نے عورت کے ذہن سے اپنی خودداری اور وقار کا احساس تک مفقود کر دیا تھا۔ قرآن نے اس نظریہ کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا اور یہ ارشاد فرما کر عورت اور مرد میں فطری مساوات قائم کر دی کہ "اللہ تعالےٰ نے تمہیں نفسِ واحد سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کے جوڑے کو پیدا کیا۔ اور معاشرے میں عورت کو وہ مقام دیا۔ جو آج کل کی نام نہاد آزادیٔ نسواں کے دور میں بھی وہ نہیں پاسکی۔ ماں اور بیوی کے معاشرے میں مقام متعین کرنے کے بعد عورت کو دنیا کی بہترین نعمت بتایا اچھے لوگ ان کو فرمایا جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ جہاں مردوں کی تحصیلِ علم کی ہدایت کی گئی۔ وہاں عورتوں کو بھی اس سے محروم نہیں رکھا گیا۔ تاریخ عالم میں پہلی بار عورت کو ایک جدا شخصیت قرار دے کر وراثت کا حقدار ٹھہرایا اس کی عفت اور عصمت کی حرمت پر زور دیا۔ یہ تو ہیں صنفِ نازک کے بارے میں قرآنی فیصلے۔ اب دیکھئے دنیا کس ڈگر پر چل رہی ہے۔ اور ہم اپنی روایات کے روحانی ورثے کے چھوڑ کر کن تصورات کا شکار ہو گئے ہیں۔ جنسی مساوات کے غیر فطری نظریے نے عورت کو اپنے صحیح مقام سے ہٹا کر ایسے موقف میں ڈال دیا ہے کہ ان ملکوں میں بھی جہاں سے یہ نظریات درآمد ہوئے ہیں معاشرہ اتنا بگڑ گیا ہے کہ وہاں کے دانشور پریشان ہیں وہ نہیں جانتے کہ جس سفر پر یہ بے ہنگام قافلہ چل پڑا ہے آخر اس کی منزلِ مفقود کیا ہے۔ مساوات کا ایسا نظریہ جس میں مرد و عورت کے فطری جنسی اور جذباتی فرق ہی کو بھلا دیا جائے وہ مساوات نہیں فطرت کے خلاف جنگ ہے۔ مگر فطرت بدیر یا سویر اپنا انتقام لے ہی لیتی ہے۔ تعصبات اور جذبات سے الگ ہو کر اگر غور کیا جائے۔ تو یہ بات کسی ثبوت کی محتاج نہیں کہ نام نہاد مساوات کے اس دور

میں عورت ذات کی جتنی ذلت ہوئی ہے۔ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ چلتا پھرتا اشتہار بن گئی ہے۔ ٹیلیویژن ہو یا ریڈیو۔ اخباری اشتہار ہو یا ہورڈنگ۔ کوئی ایسا موقعہ یا محل نہیں جہاں اسے نیم عریاں لباس میں پیش کرکے اس کی ذلت کی تشہیر نہ کی جاتی ہو۔ تعجب تو یہ ہے کہ سمجھدار خواتین بھی اس افسوس ناک صورتِ حال پر احتجاج کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور نسوانی وقار کو نام نہاد آزادی کی بھینٹ چڑھانے کی اجازت دیتی ہیں۔ اسلام اس قسم کی آزادی کو جہالت قرار دیتا ہے اور اس طرح سے "جامہ سے باہر ہونے کو" نادانی اور حماقت سمجھتا ہے۔ اگر تعصب کی عینک اتار کر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ قرآن نے معاشرے میں جو مقام عورت کو عطا کیا ہے اور جن حدود کے اندر رہ کر وہ کارزارِ حیات میں اپنا کردار ادا کرتی ہے وہ ایک پاک اور صالح زندگی کو جنم دیتا ہے وہ شمع محفل نہیں بلکہ بطور چراغ خانہ اپنے گھر کی چھوٹی سی مملکت میں خودمختار حکمراں۔ اپنے شوہر کے نفس کی پاسبان اور اپنے بچوں کی تربیت کی ذمہ دار بن جاتی ہے۔ اس طرح وہ نوجوان نسل کی پرداخت میں ایک فعال حصہ لے کر اور مسلّمہ اقدار کو انکے ذہن نشین کرکے اسلامی معاشرے میں ایک اعلیٰ اور ارفع مقام حاصل کرلیتی ہے۔ اب یہ اہلِ فکر کا کام ہے کہ فیصلہ کرے کہ ایک صحت مند معاشرہ کس نظریہ کے تحت وجود میں آسکتا ہے۔

(۸)

غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق اس طرح سے متعین فرمائے گئے کہ غلام اور آقا میں فرق باقی نہ رہا۔ اسلام میں غلاموں کا درجہ دیکھنا ہو تو دمشق میں مؤذنِ رسول ﷺ سیدنا بلال حبشی رضؓ کے مدفن کی زیارت کیجئے۔ جن کی پائینتی مملکت عثمانیہ ترکیہ کے جلیل القدر بادشاہ دفن ہیں ؎

فاروق رضؓ یہ کہتے ہیں وہ آقا ہیں ہمارے
دیکھے تو کوئی اوج بلال حبشی رضؓ کا

دنیا میں کونسا ایسا دوسرا معاشرہ ہے جس میں مساوات کا یہ معیار ہے کہ امیر و غریب میں فرق باقی نہیں رہتا جہاں کالے اور گورے میں کوئی تمیز نہیں۔ جس میں رنگ و نسل کی کوئی اہمیت نہیں۔ جہاں بادشاہ اور فقیر کندھے سے کندھا ملا کر اپنے خالق کے حضور میں سجدہ ریز ہوتے ہیں ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

قرآن ہمسائیوں سے بھی حسنِ سلوک کی توقع کرتا ہے اور اس میں دور اور قریب کے پڑوسی میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ (سورہ نساء رع۔۶) "ہمسایہ ماں کا جایا" والی پرانی کہاوت اسلام میں ہمسائیوں سے برتاؤ کی صحیح نشاندہی کرتی ہے۔ مہمانوں کے بارے میں حکم ہے کہ ان سے محبت اور ایثار سے پیش آؤ۔ مہاجرین جو اپنے دین کی محبت کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر ترکِ وطن کرتے ہیں۔ ان سے بھی مہمانوں جیسا برتاؤ کرنے کا حکم آیا ہے۔ اسی طرح مہمانوں سے بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے میزبانوں سے حسنِ سلوک کریں۔ اور ان سے معاملات میں اپنے آپ کو چند اخلاقی ضوابط کا پابند بنالیں۔ یتیموں سے نیک سلوک کی بار بار ہدایت آتی ہے۔ اور ان کے مال کے تحفظ کے بارے میں تاکید اور اس میں ناجائز تصرف کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ (سورہ نساء رکوع۔۶) سائل کو بھی جھڑکنے سے منع فرمایا گیا۔ یتیم پر ظلم ڈھانے اور سائل سے بدسلوکی کے حکم کے ساتھ اللہ کے احسانات کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں احکامات کا اسلامی معاشرے میں کیا درجہ ہے۔ اسی طرح معاشرے میں کوئی طبقہ ایسا نہیں جس سے حسنِ سلوک کے بارے میں واضح احکامات نہ دیئے گئے ہوں۔

(۹)

حقوق العباد کو متعین کرنے کے ساتھ یہ بتایا گیا کہ معاشرے میں حسنِ معاشرت کس طرح رائج کیا جاسکتا ہے۔ صبر و تحمل کی قرآنِ پاک میں بار بار تاکید کی گئی۔ بلکہ جہاں نماز کا ذکر آیا ہے وہاں صبر کی بھی تلقین کی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صبر و تحمل و بردباری کو اسلامی معاشرے میں کتنی اہمیت حاصل ہے۔ غیظ و غضب کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پانا تقویٰ کی ایک احسن صورت ہے۔ اسی طرح بلند ہمتی مستقل مزاجی عفو و درگزر، عجز و انکساری، قناعت و امانت، دیانت و حسنِ معاملات غرضیکہ معاشرہ میں افراد کے باہمی تعلقات کو خوشگوار بنانے میں جن اخلاق

عالیہ کی ضرورت پڑتی ہے ان کی ہدایت کی گئی ہے صدق و سچائی پر خاص طور پر زور دیا گیا۔ "لم تقولون ما لا تفعلون" فرما کر منافقت کی بیخ کنی کی گئی اور صاف سیدھی اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ عمل و انصاف پر زور دیا گیا اور بتایا گیا کہ عمل تقویٰ سے بہت نزدیک ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن آدمی کو انسان بننے کا راستہ دکھاتا ہے۔ قرآن کے مقرر کردہ ضابطۂ حیات میں انسانی نفسیات کا پورا لحاظ رکھا ہے تاکہ ملی تقاضے باحسن وجوہ پورے ہوسکیں چنانچہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد اور تنظیم پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے "بحبل اللہ جمیعاً و لا تفرقوا" (اللہ کی رسی مضبوط پکڑو۔ اور تفرقہ پیدا نہ کرو) کا حکم ربانی ہم کو ہمیشہ یاد دلاتا ہے کہ یوں تو ہر اتحاد میں قوت ہوتی ہے لیکن ایمان والوں کا اتحاد جس کا مقصد اللہ کے دین کی اشاعت، ترویج اور تحفظ ہو ایک ناقابل تسخیر قوت بن جاتی ہے اور باطل کی تمام مخالف قوتوں کو زیر کر دیتی ہے۔ ایک اور جگہ فرمانِ ربانی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں یقینی اس کا بول بالا کرنے کے لئے ایسی مضبوط صف بندی کرتے ہیں جیسے سیسہ پلائی دیوار ہے۔ یہ حکم خداوندی اس امر کی ضمانت دیتا ہے کہ اہلِ ایمان اپنی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔

(۱۰)

جہاں تک معیشت کے مسائل اور معاشی زندگی کا تعلق ہے اسلامی قانونِ وراثت میں یہ حکمت ہے کہ وہ جائداد کے ارتکاز کو روکتا ہے کسی شخص نے اگر جائز طریقے سے جائداد پیدا کی ہے تو قانونِ وراثت اس کی اولاد اور پسماندگان میں اس طرح تقسیم کر دیتا ہے کہ وراثت کے حقدار صرف اپنے حصے پر ہی وہ معیارِ زندگی قائم نہیں رکھ سکتے جس کے وہ عادی ہو چکے ہیں۔ اسے قائم رکھنے کے لئے انہیں اپنے زورِ بازو سے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو انہیں لامحالہ اپنے معیارِ زندگی میں کمی کو قبول کرنا پڑتا ہے اس طرح یہ قانون قومی پیداوار میں بالواسطہ اضافہ کا موجب بنتا ہے اور معاشرے کے ہر فرد کو تگ و دو کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ رائج الوقت معاشی نظام میں سود ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہے اور اس کی معاشی اور معاشرتی خرابیوں کو جنم دیتا اور پروان چڑھاتا ہے جسے عرفِ عام میں سرمایہ داری کہتے ہیں۔ جس میں دولت کا ارتکاز ناگزیر ہے۔ جس کی اسلام سختی سے ممانعت کرتا ہے۔

زکوٰۃ اور صدقات کا نظام ایک ایسا وسیلہ ہے جسے اگر صحیح طور پر منظم کیا جائے تو معاشرتی تحفظ کے ہر ممکن انتظام کے اخراجات کی پابجائی ہوسکتی ہے۔ جوا کھیلنے کی اس لئے ممانعت کی گئی ہے کہ معاشرے کا کوئی فرد ایسی دولت سے استفادہ نہ کر سکے جو اس نے اپنا پسینہ ٹپکا کر نہ کمائی ہو۔ شریعت کا منشا یہ ہے کہ جو کچھ کماؤ اپنے زورِ بازو اور محنت سے کماؤ۔ محض اتفاق یا اپنے حق میں پانسہ کے پلٹنے سے اپنی تجوریاں نہ بھرو۔ اوپر کی گزارشات سے یہ واضح ہو گیا ہوگا کہ اسلامی معاشرہ حقوق اللہ کے ساتھ معاشی اور معاشرتی اقدار کو انسانی فطرت اور روحانیت کی کسوٹی پر پرکھ کر اس کی روشنی میں ایک قابلِ عمل اور متوازن ضابطۂ حیات وضع کرتا ہے جس پر عمل کر کے ہمارے آباؤ اجداد نے اللہ کی نصرت حاصل کی۔ اور ہم اس سے کنارہ کشی کر کے نکبت اور پستی کے گڑھے میں جا گرے اگر ہم پر جمود طاری ہو گیا اور ادبار چھا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ شعارِ اغیار کے پردے ہماری آنکھوں پر پڑ گئے ہیں اور ہم نے قرآنِ کریم کی ہدایت کو بھلا دیا ہے۔ لیکن ہمیں مایوس اور ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے "لا تهنوا و لا تحزنوا انتم الاعلون ان کنتم مومنین" اگر تم باعمل ایماندار بن جاؤ۔ تو پھر تمہیں کسی قسم کا رنج ہو گا نہ خوف اور دنیا میں سب پر تمہیں ہی غلبہ حاصل ہوگا۔

آخری ٹھکانہ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے، ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔ اور کفر کرنیوالے (بس دنیا کی چند روزہ زندگی کے) مزے لوٹ رہے ہیں، جانوروں کی طرح کھا پی رہے ہیں اور آخری ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

(سورہ محمد ۴۷ - ترجمہ آیت ۱۲)

نوافل برائے حصول سعادت و برکت

منقول ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں گاؤں میں رہتا ہوں اور مدینہ شریف ہم سے بہت دور ہے یہاں تک نہیں آسکتے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اپنی قوم کو اطلاع دوں تاکہ وہ لوگ اس میں مشغول ہوں۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج نکل آئے تو دوگانہ پڑھو پہلی رکعت میں بعد فاتحہ قل اعوذ برب الفلق، دوسری میں سورۃ ناس اور سلام کے بعد سات بار آیۃ الکرسی۔ اس کے بعد چار رکعت نفل اور پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد فاتحہ اذاجاء نصراللہ ایک بار اور سورۃ اخلاص ۲۵۔ بار اور بعد سلام کے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ستر بار پڑھے۔

قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے جو مومن مرد یا عورت بروز جمعہ اس کو پڑھے گا روز قیامت اس کو بہشت ملنے کا میں ضامن ہوں۔ اور وہ بندہ اپنی جگہ سے اٹھنے بھی نہ پائے گا کہ بخشا جائے گا اور زیر عرش منادی ندا کرے گا کہ اے شخص تجھکو خوش خبری ہو کہ حق تعالےٰ نے تیرے سارے پچھلے گناہ معاف کیے۔

اس نماز کے ادا کرنے والے کو ثواب توریت، زبور، انجیل، قرآن اور ثواب صائم الدہر اور ثواب طواف کنندگان خانہ کعبہ کا ملتا ہے۔ گویا مسجد بیت المقدس اس نے اپنے ہاتھوں سے بنائی اور اس کے نامۂ اعمال میں حق تعالےٰ اس قدر ثواب لکھتا ہے جس قدر پتھر ریت و درختوں کے پتے ہیں اور گویا کہ موسیٰ علیہ السلام کو پایا۔

جب یہ فرمایا گیا اور زید بن ثابتؓ کی ماں نے سنا تو وہ اٹھی اور اس اعرابی کے گرد پھری اور کہا یہ نعمت عظمیٰ تیری بدولت ہم کو حاصل ہوئی اور عبدالرحمن بن عوفؓ نے اس اعرابی کو دو جامے اور ہزار درہم دیئے اور ایک شخص نے ستر دینار اور جامہ دیا۔ وہ اعرابی اپنی قوم میں خوش وخرم گیا اور اپنی قوم کو جاکر سکھلایا۔ اس نماز کی فضیلتیں بے شمار ہیں جو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

خود کو پہچانئے

آج ہم نفسیات کے بڑے دلچسپ پہلو پر روشنی ڈالیں گے۔ آپ نے دیکھا بھی ہوگا اور سنا بھی ہوگا کہ پولیس کے خفیہ محکمے اور "انٹیلی جنیس" میں جو ماہرین مجرموں سے اقبال جرم کرانے اور مجرموں کی شناخت کے لئے رکھے جاتے ہیں ان میں سے اکثر ماہرین نفسیات ہوتے ہیں۔ یہ حضرات بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ نظروں ہی نظروں میں۔ پل بھر کے اندر مجرم کی "تحلیل نفسی" کر ڈالتے ہیں اور دودھ کا دودھ، پانی کا پانی علیحدہ کر کے عوام کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ اتنے ڈھیر سارے آدمیوں میں سے ایک "مجرم" کو تلاش کرنا حقیقتاً ہے تو بڑی دشوار گزار بات لیکن ذرا ٹھہرئیے! کیا آپ بھی اس فن میں ماہر ہونا چاہتے ہیں۔ یہ بڑی آسان سی بات ہے۔ بس ذرا سی محنت کی ضرورت ہے پھر آپ یقیناً اس فن میں ماہر ہو کر اپنے دوستوں کے کردار سے بخوبی واقف ہو جائیں گے۔ دوست دشمن کی پہچان ہو جائے گی۔ اور "مجرمانہ ذہنیت" کھل کر آپ کے سامنے آجائے گی۔

ہماری روزمرہ کی زندگی اور ہماری ثقافت میں یہ بات ہر شخص کی زبان پر ہوتی ہے کہ ہم سوسائٹی میں پسندیدہ نگاہوں سے دیکھے جائیں اور معاشرے کے افراد ہمیں اچھی نظروں سے دیکھیں اور اگر آپ کی "شخصیت" آپ کی نگاہوں میں بہت اہم" ہو تو آپ معاشرہ کے قابلِ احترام فرد بن سکتے ہیں۔ معاشرے میں ہر دلعزیز ہونے کے لئے "شخصیت" کی تعمیر بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ یوں تو شخصیت انگریزی کا PERSONALIT کے لفظ کا ترجمہ ہے جو لاطینی لفظ PERSONA سے لیا گیا ہے۔ اس لفظ کے معنی بھی وہ نقلی چہرہ ہے جو اداکار اداکاری کرتے وقت اپنے چہرے پر پہن لیتے ہیں مگر نفسیات داں کے لئے شخصیت نہ کوئی جھوٹی نقاب ہے جس کو اداکار پہن لیتے ہیں اور نہ کوئی چھپی ہوئی چیز ہے۔ انسان چونکہ اپنے ماحول کی پیداوار ہوتا ہے۔ اس لئے شخصیت کو بھی ایسی انفرادی چیز سمجھا جانے لگا ہے جو حیاتی عضویے اور معاشرتی و طبعی دنیا کے تعامل سے پیدا ہوتی ہے۔ انسان کی شخصیت کی تعمیر تو اس کی پیدائش کے بعد ہی شروع ہو جاتی ہے۔ دو ماہ کا بچہ اپنے ماحول کو اچھی طرح سمجھنے لگتا ہے۔ پیدائش کے وقت انسان کا ذہن ایک کورے کاغذ کی مانند ہوتا ہے۔ ماحول کا قلم اس کورے کاغذ پر جس طرح کی تحریر کندہ کرے گا۔ ذہن اس کو قبول کرے گا۔ بچہ جو کچھ اپنے ماحول میں دیکھتا ہے اس سے خود اپنی خصوصیات کا انکشاف بھی کرتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ بچپن ہی میں اپنے بچے کی تحلیل نفسی کیجئے اور یہ معلوم کیجئے کہ بچے کے ذہن پر "فریب دہی" کا اثر تو نہیں۔ آپ کچھ سوالات ایک کاغذ پر تحریر کر دیجئے اور بچے کو حل کرنے کے لئے دیجئے۔ بچہ سوالات حل کر کے آپ کے حوالے کرتا ہے آپ یہ پرچہ پھر بچے کو دیجئے اور تھوڑی دیر کے بعد یہ پرچہ اس سے واپس لیجئے۔ اگر بچے نے اپنے جوابات میں تھوڑا سا بھی ردو بدل کیا ہے تو آپ چونک جائیے کہ آپ کے بچے میں فریب اور دھوکہ دہی کا رجحان پایا جاتا ہے اور آپ کو اسی روز سے بچے کے ذہن کی تربیت اور شخصیت کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

مجرم انسان جس کے دل میں جرم کا احساس ہوتا ہے اس کی نگاہوں میں جرم مچلتا نظر آتا ہے۔ ایسا شخص کبھی دوسرے انسان سے نگاہ ملا کر بات نہیں کرتا۔ کوشش کے باوجود وہ اپنی نگاہیں ماہر نفسیات سے نہیں ملاتا۔ کیونکہ اسے

اس بات کا احساس ہے کہ اس کی آنکھوں میں جرم پرورش پاچکا ہے نگاہیں ملاتے ہی چہرے کا رنگ بدل جائے گا یا پھر پیروں میں لرزہ طاری ہوجائے گا۔ ایسا شخص اپنے ہاتھوں کو بار بار آگے پیچھے کرتا ہے۔ کبھی اپنی پتلون یا پاجامے کو درست کرتا ہے۔ خواہ مخواہ اپنے جسم کے کسی حصے کو کھجائے جاتا ہے۔ یہ تمام باتیں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ مجرم دوسرے کی توجہ خود پر سے ہٹانا چاہتا ہے۔ اس کے برعکس ایک انسان جو روشن ضمیر ہوتا ہے جس کے دل میں جرم کا احساس قطعی نہیں ہوتا۔ نہ وہ اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت میں لائے گا اور نہ آپ سے آنکھیں ملاتے ہوئے کترائے گا۔

جھوٹی بات اور سچی بات میں بہت جلد تمیز کی جاسکتی ہے۔ بس ذرا سا ذہن کھلا ہونا چاہئے۔ اگر آپ کا کوئی دوست آپ سے بہانہ تراشی کررہا ہے تو آپ غور سے اس کی حرکات وسکنات کا جائزہ لیجئے وہ آپ سے بات کرتے وقت پہلے تھوڑا سا ہچکچائے گا۔ اس کے بعد زبان میں تھوڑی سی لکنت پیدا ہوگی اور وہ یوں اٹکتے اٹکتے آپ سے جھوٹی بات بیان کردے گا۔ پھر ایسا کیجئے کہ چند منٹ اِدھر اُدھر کی بات کرنے کے بعد جب ایسے شخص کے ذہن سے وہ بات اتر جائے آپ دوبارہ اس سے وہی بات پوچھئے آپ اندازہ لگائیں گے کہ اس کے پہلے اور دوسرے بیان میں کسی حد تک تضاد تھا۔ کیونکہ جھوٹی بات گڑھی جاتی ہے اور گڑھی ہوئی بات ذہن سے اتر جاتی ہے۔ حقیقی بات چونکہ مشاہدے اور تجربے پر مبنی ہوتی ہے اس لئے اس کی حقیقت کبھی نہیں بدلتی کیونکہ وہ اپنی جگہ خود ایک حقیقت ہوتی ہے۔

اگر ہم انسان کے گروہوں پر نظر کریں تو ہمیں انسان کی شخصیت کی دو قسمیں نظر آتی ہیں۔

۱۔ دروں گرد۔

۲۔ بروں گرد۔

دروں گرد: ایسی شخصیت کے حامل انسان بڑے ذہین اور ان کی فکر کی پرواز بہت بلند ہوتی ہے۔ اپنی ذہانت اچھے کاموں کی جانب منتقل کرتے ہیں۔ وہ عملی طور پر ہر کام میں شریک نظر آتے ہیں اور تعمیری کاموں میں ان کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ ان کی شخصیت معاشرہ میں قابلِ احترام اور قابلِ تعظیم سمجھی جاتی ہے۔

بروں گرد: اس کے برعکس بروں گرد شخصیت رکھنے والے انسان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بے حد بے حس انسان ہوتا ہے۔ اس پر کسی قسم کی تنقید اثر نہیں کرتی اور نہ کوئی اچھائی اس کو متاثر کرتی ہے وہ اپنی ذہانت برائی کی جانب منتقل کرتا ہے اور اچھائی کی بہ نسبت برائی کو پہلے اپناتا ہے وہ اپنے ہیجانی اعتبار میں بے حد بے تکلف ہوتا ہے۔ اس پر نفسیاتی خواہش اس طرح غالب ہوتی ہے کہ وہ درندہ بن جاتا ہے۔ ایسے انسان کی اگر اصلاح بھی کی جائے تو وہ ناممکن ہوتی ہے کیونکہ اس کا ذہن ان باتوں کو قبول کرتے کرتے اتنا پختہ ہوجاتا ہے کہ وہ کوئی دوسری بات قبول ہی نہیں کرسکتا۔

اب آیئے ذرا ان باتوں سے ہٹ کر انسان کی چند خصوصیات اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالیں۔

آپ نے اکثر ایسے حضرات کی تحریر پڑھی ہوگی جو آپ کے ذہن کو بڑی شگفتگی بخشتی ہے۔ جن کی تحریر مزاح کی جیتی جاگتی تصویر ہوتی ہے۔ یقیناً آپ سب اس تحریر کو پڑھ کر یہ اندازہ لگاتے ہوں گے کہ اس تحریر کا خالق یقیناً بڑا بذلہ سنج خوش مزاج اور اس کی ازدواجی زندگی بڑی خوشگوار ہوگی۔ اس کی زندگی جنت کا نمونہ ہوگی۔ لیکن اب کیا کیا جائے کہ معاملہ بالکل اس کے برعکس ہوتا ہے۔ مسکراہٹوں کو وہی جنم دے گا جس کا دامن مسکراہٹوں سے خالی ہوگا۔ آپ ذرا سا اس پر نفسیاتی اثر ڈالیں۔ ان کے دل کے نہاں خانوں کو ٹٹول کر تو دیکھئے تو پھر آپ کو محسوس ہوگا کہ مسکراہٹوں کے پیچھے غم کے مہیب بادل ان کے ذہن پر چھائے ہوئے ہیں۔ ان کا دامن خوشیوں سے یکسر خالی ہے اور وہ اپنی اس انا کی تسکین کے لئے محفلوں میں بیٹھ کر مسکرانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اس طرح بھی ان کی اس انا کی تسکین نہیں ہوتی تو وہ قلم کو اپنے اظہار کا ذریعہ بناتے ہیں۔ جو وہ چاہتے ہیں اور جو انہیں نصیب نہیں ہوتا وہ اس کو ہر طرح سے ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک ایسا آدمی جس کا قلم ٹریجڈی، مضامین یا افسانے لکھنے کا عادی ہوتا ہے اس کی گھریلو زندگی بڑی خوشحال ہوتی ہے۔ بس ذرا پل بھر کو وہ اس ہنستے مسکراتے گوشے سے نکل کر آنسوؤں کی محفل میں چلا آتا ہے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ ان آنسوؤں میں کس درجہ سکون ہے۔ نفسیات تحریر کے ذریعے بھی کسی کی ذہنی حالت کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ باقی

اور ترچھی لائنیں لکھنے والا انسان ذہنی طور پر بیمار ہوتا ہے۔ اس کو ذہنی یکسوئی کی تلاش ہوتی ہے مگر وہ اس کو کہیں نہیں ملتی۔ جب خیالات منتشر ہوں اور ذہن پرسکون نہ ہو تو اس کی تحریر بھی کبھی ٹیڑھی اور منتشر ہوتی ہے۔ مستقل خیالات رکھنے والا انسان اگر بغیر لائنوں کے کاغذ پر بھی لکھے گا تو اپنی مستقل مزاجی کی بنا پر اس کی ہر لکیر سیدھی ہوگی۔ لائن کہیں نہیں جھکے گی۔

اگر کوئی شخص اپنی ایک ہی تحریر میں کئی قلم بدل بدل کر لکھے اور تحریر میں یوں محسوس ہو کہ یہ تحریر ایک انسان کے ہاتھ کی نہیں۔ کئی انسانوں نے مل کر تحریر کی ہے۔ تو یقین کیجئے ایسے انسان کے ذہن میں دھوکہ اور فریب کے جراثیم پرورش پاچکے ہیں اور یقیناً مستقبل میں ایسا انسان دھوکہ دہی کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔ کھلے کھلے الفاظ لکھنے والا انسان بڑا روشن ضمیر ہوتا ہے اور اس کے خیالات بہت جلد ہوتے ہیں۔ قلم جما کر لکھنے والا انسان بڑی سوجھ والا انسان ہوتا ہے۔ جلدی جلدی قلم چلانے والا بڑا لاؤ بالی اور بے فکرا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پولیس کے محکمے میں تحریر کے ماہرین مجرم کی تحریر کے ذریعہ بھی شناخت کرتے ہیں کیونکہ تحریر شخصیت کا ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں انسانوں کو پڑھا جاسکتا ہے۔

اپنے آپ کو جاننے کے لئے ہم نے ایک قاعدہ بھی وضع کیا ہے۔ جس کے ذریعہ آپ خود اپنی شخصیت کو جانچ سکیں گے امتحان حاضر ہے۔ جس کے لئے آپ کو نیچے دیئے گئے ہر سوال کے آگے جواباً "ہاں" یا "نہیں" لکھنا ہوگا۔ اور اس لازمی شرط کے ساتھ، کہ آپ پورے سوالنامے کے جوابات مکمل کئے بغیر سوالنامہ کی وہ کلید نہیں پڑھیں گے جو اس سوالنامہ کے آخر میں پیش کی گئی ہے۔

۱۔ کیا آپ کہیں جاتے وقت گھر سے باہر نکلنے سے پہلے ایک مرتبہ آئینہ میں اپنے سراپے کا جائزہ لیتے ہیں؟ ہاں/نہیں۔

دلو سے متعلقہ آدمی دنیا والوں کی بیماریوں اور دکھوں کا ج کرنا چاہتا ہے۔ بنگلہ دیش کے سیلاب زدگان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ ایسے مصیبت زدگان کے لئے وہ کسی گروہ کے ساتھ مل کر دہ جمع کرتا ہے۔ اگر عمر کے لحاظ سے جوان ہے تو کسی امدادی گروپ میں شامل ہو کر کام کرے گا یا کسی گاؤں میں پڑھانے چلا جائے گا۔

۶۔ کیا آپ زور سے بولنے کے عادی ہیں۔

۷۔ یا بہت آہستہ بولتے ہیں۔

۸۔ کیا آپ اپنی آرائش میں مروجہ فیشن کو مد نظر رکھ کر بھیڑ چال چلنے کی حمایت میں ہیں۔

۹۔ کیا آپ کسی اجنبی یا کمزور پر ہونیوالے ظلم و ناانصافی کے خلاف بلا جھجک صدائے احتجاج بلند کرسکتے ہیں؟ جبکہ اس موقع پر موجود دوسرے لوگ بالکل خاموش ہوں۔

۱۰۔ کیا آپ اپنے مخاطب کی باتیں پوری توجہ سے سنتے ہیں؟

۱۱۔ کیا آپ ایسے لوگوں کے لئے منصفانہ فیصلہ کرسکتے ہیں۔ جو آپ سے نظریاتی اختلاف رکھتے ہیں۔

۱۲۔ کیا آپ کسی ناسمجھ، سٹری سودائی، کریک، چڑچڑے یا عجیب الخلقت انسان پر ہنسنا پسند کرتے ہیں۔

۱۳۔ کیا آپ قہقہے لگا کر ہنسنے کے عادی ہیں۔

۱۴۔ کیا آپ ایسے لوگوں کی غلطی سے فائدہ اٹھاتے ہیں جو نوآموز یا ناتجربہ کار ہوں۔

۱۵۔ کیا آپ ہمیشہ دوسروں کو ایسے مشورے دیتے ہیں جو بے غرض اور مخلصانہ ہوں۔

۱۶۔ کیا آپ کسی ایسی محفل میں بیٹھ کر جہاں آپ کا کوئی شناسا موجود نہ ہو، بوریت محسوس کرتے ہیں۔

۱۷۔ کیا لوگ آپ کے متعلق اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی ذات سے ان کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا

۱۸۔ کیا آپ کسی اجنبی سے پہلی ملاقات کے دوران اس کے متعلق اندازہ لگانے میں حسن ظن سے کام لیتے ہیں۔

۱۹۔ کیا آپ اپنے شناسا اور غیر شناسا لوگوں میں کوئی اچھائی دیکھ کر کسی بھی موقع پر مناسب لفظوں میں اس اچھائی کو سراہنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۲۰۔ کیا آپ ہر امیر غریب، اعلیٰ و ادنیٰ انسان کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ اس کی عزت کرتے ہیں۔

اس سوالنامہ کے سوال نمبر ۱-۲-۳-۴-۹-۱۰-۱۱-۱۵-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰- میں سے جس سوال کا جواب آپ نے "ہاں" میں دیا ہے اس سوال کے پانچ نمبر شمار کیجئے۔

اور سوال ۵-۶-۷-۱۲-۱۳-۱۴-۱۶- کے جوابات میں جس سوال کا جواب آپ نے "نہیں" میں دیا ہے اس کے پانچ نمبر شمار کیجئے۔ یعنی ہر "نہیں" پر آپ کو پانچ نمبر حاصل

باقی صفحہ ۴۰ پر

سورۂ یوسف

اگر کوئی شخص کسی چوری یا کسی جھوٹے الزام میں مطعون ہوا ہو۔ اور اصل مجرم کی تلاش ہو رہی ہو اور یہ شخص چاہے کہ جھوٹا الزام مجھ پر سے اتر جائے تو رات کو آدھی رات کے بعد کھڑے ہو کر کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر سو مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔
ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَائِنِيْنَ۔ انشاء اللہ تین روز میں الزام سے بری ہو جائیگا۔

اگر کوئی شخص نفس امارہ کے ہاتھ سے رہائی چاہے سات مرتبہ صبح اور سات مرتبہ شام کو پہلے تین مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے پھر وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پڑھے۔ انشاء اللہ کبھی نفس کے جال میں گرفتار نہ ہوگا۔ اور تھوڑے سے عرصہ میں نفس اس کا مطیع ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص کی تنخواہ کسی آقا پر چڑھ گئی ہو یا مزدور کی مزدوری کسی پر آتی ہو اور وصول نہ ہوتی ہو یا کسی شخص کو کوئی عمل یا ختم پڑھتے یا دعا مانگتے مدّت گزر گئی ہو اور اس کی دعا قبول نہ ہوتی ہو تین دن تک عشاء کی نماز کے بعد سات ہزار مرتبہ اس آیت شریف کو پڑھے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

آیت شریف یہ ہے۔
نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔
شاید تین روز میں۔ کام نہ ہو تو سات دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ ضرور مقصود حاصل ہوگا۔

اگر کوئی شخص مسافر ہو اور وہ یہ چاہے کہ اپنے گھر مع الخیر واپس جائے اور گھر والے بھی سب خیریت سے ملیں تو ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو ہر روز پڑھے۔
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ عمل مجرب ہے
وَمَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔ تین مرتبہ پڑھ کر بچہ پر دم کرنا یا زعفران سے لکھ کر گلے میں ڈالنا بد نظر سے قطعاً بچہ کو خدا کے فضل سے محفوظ رکھتا ہے۔ عمل مجرب ہے۔

اگر کسی عہدہ ملازمت پر بہت سے امیدواروں کی درخواستیں گزر چکی ہوں۔ ان میں سے کوئی امیدوار چاہے کہ میری درخواست منظور ہو۔ تین روز تک اکیس ہزار مرتبہ یعنی سات سات ہزار مرتبہ ہر روز پڑھنا اس آیت کا نہایت مجرّب ہے۔
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ انشاء اللہ سارے امیدواروں میں سے اس آیت کا پڑھنے والا عہدہ ملازمت پر قائم کیا جائے گا۔

خاتمہ بالخیر ہونے کے لئے سات مرتبہ صبح کی نماز کے بعد سات مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وقف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۔ غم کے رفع کرنے کے لئے تین مرتبہ روز سورۂ یوسف کا پڑھنا نہایت مجرّب ہے۔

ترکیب ختم کی یہ ہے کہ سات روزے رکھ کر سات سو دفعہ سورۂ یوسف کا پڑھنا مع قید اعتکاف کے پڑھنا اکسیر اعظم ہے۔

افسانے لکھنے کا عادی ہوتا ہے اس کی گھریلو زندگی بڑی خوشحال ہوتی ہے۔ بس ذرا پل بھر کو وہ اس ہنستے مسکراتے گوشے سے نکل کر آنسوؤں کی محفل میں چلا آتا ہے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ ان آنسوؤں میں کس درجہ سکون ہے۔ نفسیات تحریر کے ذریعے بھی کسی کی ذہنی حالت کا اندازہ لگا سکتی ہے [illegible]

کیا آپ کا بُرج دلو ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھیئے اور اپنے آپ کو سمجھیئے

زحل اور یورنس ۲۰ جنوری سے ۱۸ فروری کے دوران پیدا ہونے والے صاحب ایثار، غیر تقلیدی اور باتونی مردوں اور عورت کے حاکم کواکب ہیں۔ یورنس تبدیلی کا ستارہ ہے اور دلو والوں کے فوری اضطراری عمل کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے کہ وہ موجودہ حالات میں تبدیلی اور اصلاح کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ یورنس کی منفی قوتیں قدرتی حالات اور دلو والوں کی زندگی میں شدید نوعیت کی تبدیلیاں، دھماکے اور ابتری لاتی ہیں۔

زحل عظیم استاد ہے۔ چنانچہ دلو والے ساری زندگی زحل سے استحکام اور ثابت قدمی کا سبق سیکھتے اور پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ ستارہ بعض اوقات دلو والوں میں اندھی ضد پیدا کر دیتا ہے اور بلند و بالا آئیڈیا یسٹک منصوبوں پر اوس بھی ڈال دیتا ہے۔

یورنس دلو سے متعلقہ افراد میں پرانے رسم و رواج اور طور طریقوں، نصف سچائیوں اور انسانوں یا گروہوں کے درمیان مصنوعی حد بندیوں اور رکاوٹوں کو ختم کر ڈالنے پر اکساتا ہے تاہم زحل دلو سے متعلقہ افراد کی ملنساری اور بے غرضی کے پیچھے ایک طرح کی سرد مزاجی اور معروضی علیحدگی پیدا کر دیتا ہے۔

ان دو مختلف فطرت والے کواکب کی رسہ کشی دلو والوں کی کمزوری بھی ہے اور قوت بھی۔

دلو والے کسی خاص رجحان کی بنیاد ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے ترقی اور الجھن پیدا کرتے ہیں۔

دلو سے متعلقہ آدمی دنیا والوں کی بیماریوں اور دکھوں کا علاج کرنا چاہتا ہے۔ بنگلہ دیش کے سیلاب زدگان کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ ایسے مصیبت زدگان کے لئے وہ کسی گروہ کے ساتھ مل کر چندہ جمع کرتا ہے۔ اگر عمر کے لحاظ سے جوان ہے تو کسی امدادی گروپ میں شامل ہو کر کام کرے گا یا کسی گاؤں میں پڑھانے چلا جائے گا۔ اور وہاں اس وقت تک کام کرے گا جب تک کسی مقامی بڑے آدمی سے کسی معاملے پر بحث نہ ہو جائے۔ ایسی صورت میں یا تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔ یا وہ خود وہاں سے نکل جاتا ہے۔ اور جب گھر واپس آتا ہے تو کسی دوسرے مقصد کے لئے کام شروع کر دیتا ہے۔

بنی نوع انسان کے مصائب اس کے شعور پر بھاری بوجھ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بیوی بچوں اور دوسرے قریبی رشتہ داروں کے مقابلے میں یوگنڈا کے قحط زدہ بچوں کے بارے میں زیادہ سوچتا ہے۔ کم از کم اس کے والدین اور اس کی بیوی کو اکثر اس بات کی شکایت رہتی ہے کہ وہ انہیں نظر انداز کرتا ہے۔

جذباتی سکون و اطمینان کے لئے اسے محبت کے بجائے دوستی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوستی کے معاملے میں وہ بہت سنجیدہ ہوتا ہے اور عموماً دوستوں میں گھرا رہتا ہے۔ جنہیں اس کی بیوی زیر کر خیال کرتی ہے۔ لیکن یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو دلو والے آدمی کے ساتھ اس کی قدیم و پُراسرار علوم سے لیکر جیل خانوں کی اصلاح تک کی دلچسپیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دوست مشکل میں ہوتا ہے تو وہ اس کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اہم بات یہ ہے کہ اس کے سارے دوست ہر وقت کسی نہ کسی مشکل میں گرفتار رہتے ہیں۔ لہٰذا وہ ہمیشہ مصروف رہتا ہے۔

اس کی بیوی دردمند دل رکھتی ہے اور بڑی صابر رفیق ہوتی ہے۔ اور اپنے اندر وسیع النظری پیدا کرتی جاتی ہے اور اپنی زندگی کو پیچیدہ بناتی جاتی ہے۔ دلو سے متعلقہ آدمی اپنی بیوی کی بہن کی دعوت تو بالکل بھول جاتا ہے یا دو گھنٹہ دیر سے گھر آتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میرا خیال تھا کہ دعوت اگلے ہفتے ہے اور مجھے زید کی ضمانت دینی تھی۔ اس وجہ سے دیر ہو گئی۔ اور جس شخص کی ضمانت

دے کر آتا ہے۔ وہ واقعی سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن دلو سے متعلقہ آدمی کہتا ہے کہ۔ اس کے علاوہ میں اور کیا کر سکتا تھا۔"

اس کی بیوی کو اس کی بہترین دوست ہونا چاہیئے۔ اس کے علاوہ اسے کسی حد تک ماں کا کردار بھی کبھی کبھار ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن اس طرح کہ اُسے آگے بڑھنے سے روکا نہ جائے۔ بیوی کو اس کے لئے قابل اعتماد بھی ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس سے وہ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کا ذکر کر سکے۔ اور جب بیوی اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہے تو وہ پوری توجہ سے سنتا ہے۔ لیکن بیوی کے مسائل بالکل توجہ سے نہیں سنے گا۔ اور نہ ہی خانہ داری سے متعلق بیوی کی ناراضگی کا اظہار سننا پسند کرے گا۔ اور اگر گھر کا بیرونی حصہ مرمّت طلب ہے تو اس کے بارے میں پڑوسیوں کی باتوں کی اسے بالکل پرواہ نہیں ہوگی۔

وہ پہلی نظر میں کبھی محبت میں گرفتار نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ وہ پرکشش لڑکی کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔ شروع شروع میں یہ دوستی خالص رُوحانی ہوتی ہے۔ لیکن بہت جلد جذباتی محبت میں بدل جاتی ہے۔ محبت اور جنس سے وہ بالکل اسی طرح لطف اندوز ہوتا ہے جس طرح موسیقی سے یا اچھے کھیل سے لطف اندوز ہوتا ہے یا گھر سے دور چھٹیاں منا کر لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک جنس زندگی کے دوسرے لوازمات ہی کی طرح ہے۔ اور بس اس کے نزدیک ذہن اور جسم کا ملاپ بڑی خوبصورت چیز ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کا ساتھی اس کی امیدوں پر پورا نہ اترے تو اسے جلد ہی تنہا چھوڑ کر آگے چل دیتا ہے۔

دلو سے متعلقہ آدمی ذہین ہوتا ہے۔ آئیڈیل ازم ــــ اور حقیقت پسندی کا امتزاج ہوتا ہے۔ وہ محض روپے کے لئے کام نہیں کرتا بلکہ اس کا کام بامعنیٰ ہونا چاہیئے۔ اور کئی لوگوں پر اثر انداز ہونے والا ہونا چاہیئے۔ کام سے مطمئن ہونا اس کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اگر کام سے مطمئن نہ ہو تو اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس چیز کو وہ اپنی نشو و نما کہتا ہے۔ اس طرح آگے ہی آگے بڑھتے رہنا دلو سے متعلقہ اکثر افراد کی عادت بن جاتی ہے۔

یہی عادت اس کے محبت کے معاملات پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ جب کہ دلو سے متعلقہ اکثر افراد کی شادیوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ لڑکی جو اس قدر محبت کرنے والی نظر آتی تھی شادی کے چند ہفتوں یا چند سالوں کے بعد انتہائی سنگ دل اور تنگ نظر لڑکی

ثابت ہوتی۔ اب وہ ایسی تھی یا نہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ لیکن دلو سے متعلقہ آدمی کا یہی خیال ہوتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ وہ خود پہلے کے مقابلے میں زیادہ عقل مند، زیادہ بالغ اور زیادہ سمجھدار ہوگیا ہے۔ لیکن وہ لڑکی بالکل بے کار شخصیت ثابت ہوئی ہے اور وہ ایسی عورت کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا۔ جس کی سوچ کا محور صرف خریداری، فیشن اور اپنا گھر ہو۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی زندگی سے نکل جاتا ہے۔ ایسا اگرچہ وہ افسوس کے ساتھ کرتا ہے اور کچھ پچھتاوے بھی اس کے دل میں ہوتے ہیں تاہم وہ اسے جانے سے روک نہیں سکتے۔

ایک ایسی لڑکی جو اپنے کیریئر سے پوری طرح لطف اندوز ہونے والی ہو جو اپنے قدموں پر کھڑی ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو یا جو نظریاتی طور پر آدمی کے بغیر اپنے سارے کام کر سکتی ہو ــ وہ دلو والے آدمی کو اپنا گرویدہ بنا سکتی ہے۔ اور وہ ایسی ہی لڑکی کا ساری زندگی کے لئے بن کر رہ سکتا ہے۔ اس لئے کہ دلو والا آدمی گھر کی پانی کی مشین کو اس کی خرابی کی صورت میں ٹھیک کرنا بھول جائے گا۔ لیکن اس لڑکی کو یہ بتانا نہیں بھولے گا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اس کے دفتر میں کیا ہو رہا ہے یا اس کے دوستوں کی زندگی کیسی گزر رہی ہے۔ اور کچھ لڑکیاں بھی ایسی ہی رفاقت کو پسند کرتی ہیں۔ جس میں پُر لطف گفتگو اور محبت ہی اہمیت رکھتی ہو۔

دلو سے متعلقہ لڑکی بڑی انفرادی شخصیت کی مالک ہوتی ہے اس کے اپنے اصول ہوتے ہیں اور اپنے ٹھوس اخلاقی عقائد بھی ہوتے ہیں۔ اس کے اصول غیر رواجی تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ایک ثابت بُرج سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے وہ ان پر ہمیشہ جمی رہتی ہے۔

وہ ایماندار ہوتی ہے خود اپنے آپ سے بھی ایمانداری اور سچائی سے کام لیتی ہے۔ اس کی سہیلیاں بھی اس کی راست بازی اور کھرے پن کی بڑی مدّاح ہوتی ہیں۔ مکر و فریب سے نفرت کرتی ہے۔ جھوٹ یہاں تک کہ سفید جھوٹ بھی اسے سخت ناپسند ہوتا ہے۔ جس دفتر میں وہ کام کرتی ہے وہاں کی ہر اچھائی بُرائی سے واقف ہوتی ہے اور وہاں کی غلط باتیں اپنے افسر کے گوش گزار کر دینا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ اس کی صاف گوئی پر اسے ملازمت سے برخاست نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے مشوروں میں سے ایک تہائی کی منظوری دے دیتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد وہ اسے اپنی بیماریوں

بھی آگاہ کرتا ہے اور مشورہ مانگتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ وہ ملک کے وزیر اعظم اور صدر کی کمزوریوں اور غلطیوں سے بھی آگاہ ہوتی ہے۔ روزانہ کے اخبارات کا بڑی احتیاط سے مطالعہ کرتی ہے۔ دل چاہے تو کسی سیاسی پارٹی میں بھی شامل ہو جاتی ہے۔ لیکن بعد (بالکل دلو والے آدمی کی طرح) میں اسے چھوڑ بھی دیتی ہے یا پھر پارٹی کی اندرونی چپقلشوں اور خود پرستی کے مظاہروں سے تنگ آکر سیاست کو خیرباد کہہ دیتی ہے۔

دلو سے متعلقہ لڑکی دراصل آزاد پنچھی ہوتی ہے۔ لباس کے معاملے میں بھی اس کا اپنا انداز اور اسٹائل ہوتا ہے۔ کبھی وہ کسی سیل میں سے انتہائی سستا کپڑا خریدتی ہے تو کبھی شہر کی مہنگی دکان سے انتہائی قیمتی کپڑا خریدتی ہے۔ دراصل خریداری کے معیار کا انحصار اس کی جیب پر ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ دفتر میں خود اپنے کام میں بڑی ماہر ہوتی ہے۔ یا اگر اپنا کاروبار ہے تو اسے بڑی مہارت سے چلاتی ہے۔ لیکن روپیہ اس کے ہاتھ سے یوں نکلتا ہے جیسے ہاتھوں میں چھید ہوں۔ اس کے پاس تولیوں سے زیادہ تو مختلف پوسٹر یا گانوں کے ٹیپ ہوتے ہیں۔ تاہم خواہ اس کا گھر شاندار ہو۔ خواہ کسی چھوٹے سے فلیٹ میں رہتی ہو وہ بڑا منفرد ہوگا اور اس کے ذوق کا مظہر ہوگا۔

یہی حال اس کے بالوں کے اسٹائل کا بھی ہے۔ بال اپنی مرضی سے بناتی ہے۔ کسی بھی مشہور شخصیت کے بالوں کا اسٹائل اسے قطعی متاثر نہیں کرتا۔ سہیلیوں اور ملنے جلنے والوں کا انتخاب بھی اپنے ذوق کے لحاظ سے کرتی ہے۔ چنانچہ اس کے احباب میں جوان بھی ہوتے ہیں۔ بوڑھے بھی، کالے بھی، گورے بھی ہر مذہب اور عقیدے کے لوگ اس کے ملنے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔

اور یہ تمام لوگ وہ ہوتے ہیں جو اس کی طرح جیو اور جینے دو کے مقولے پر عمل کرتے ہیں۔ متعصب، کٹر اور جابر قسم کے لوگ اس کی دوستی کے حلقے میں شامل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح سے وہ لوگ جو لکیر کے فقیر ہوتے ہیں وہ بھی اس کے قریب نہیں جا سکتے۔

دلو سے متعلقہ لڑکی پہلے دوستی کرتی ہے پھر محبت، وہ صاف صاف کہہ دیتی ہے کہ میں تمہاری دوست بننا چاہتی ہوں۔" تاہم اس دوستی میں محبت کا جذبہ بھی جلد شامل ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ اس کے خیال میں دوست ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ ایک دوسرے سے دنیا بھر کی باتیں کر سکتے ہیں۔ آپس میں شادی بھی کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ شادی کے بعد بھی شوہر سے کہہ دیتی ہے کہ "ہم اب بھی دوستوں کی طرح رہ سکتے ہیں۔" اور اگر شوہر تردید کر دے تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔

دلو سے متعلقہ لڑکی اگر خوش قسمت ہوگی تو اسے ایسا آدمی مل جائے گا جو وقت کے ساتھ زیادہ بالغ النظر اور بالغ ذہن ہوتا جاتا ہے اور جو اس کا دوست بھی ہوتا ہے، محبوب بھی۔ اور شریکِ زندگی بھی۔ اور دلو سے متعلقہ یہ لڑکی اسے ہر وقت غیر متوقع خیالات اور تجویزوں سے نوازتی رہتی ہے۔ مثلاً کبھی کہتی ہے کہ "چلو فلورنس چل کر ایک ہفتے رہ آئیں۔ میں نے سفر کا سارا انتظام کر دیا ہے۔" اس طرح کی باتیں اس کے ذہن میں رہتی ہیں لیکن شوہر کی سالگرہ کا دن بھول جاتی ہے۔ لیکن کسی چیز کے گم ہو جانے پر اگر شوہر ناراض نہ ہو بلکہ تسلی اور دلاسہ دے تو اگلے روز اس کے لئے کوئی تحفہ ضرور لے آئیگی۔ یہ لڑکی مہربان کسی قدر دیوانی لیکن کبھی بور نہیں کرنے والی ہوتی ہے۔

دلو والوں کا آئندہ سال کیسا گزرے گا

یہ آنے والا سال دلو سے متعلقہ اکثر افراد کے لئے روپیہ بنانے والا سال ثابت ہوگا۔ اگرچہ صرف چند افراد ہی زیادہ پیسہ کما سکیں گے۔ تاہم اس بُرج سے متعلقہ تمام افراد کو آنے والے بارہ مہینے مالی لحاظ سے آج سے بہتر بنا دیں گے۔

اگر ذاتی کاروبار ہے۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُسے وسعت دیں گے اور اگر کاروباری نہیں ہیں تو کسی رشتے دار یا پُرانے دوست کے ساتھ کسی مالی معاملے میں شریک ہو جائیں گے جب کہ دلو سے متعلقہ کچھ افراد اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزیں فروخت کریں گے یا اپنی جسمانی صلاحیتوں سے مالی فائدہ حاصل کریں گے۔

آپ میں سے اکثر افراد کو اپنے شریک کے ذریعے مالی خوش بختی ملے گی۔

فروری میں جب آپکا حاکم ستارہ یورنس بُرج جدی میں زحل سے قران کریگا تو آپکے حالات میں تبدیلیاں اور سرگرمی پیدا ہوگی یہ تبدیلیاں دوسرونکی وجہ سے آئیں گی۔ لیکن آپ کے حق میں مفید ثابت ہوں گی۔ اگر مجبوراً کوئی دوسری ملازمت تلاش کرنی پڑے تو پریشان نہ ہوں۔ اس لئے کہ نئی ملازمت آئندہ آپ کے حق میں موجودہ ملازمت سے کہیں بہتر ثابت ہوگی۔

یہ سال آپ کی جذباتی زندگی میں بھی تبدیلی لائے گا۔ جن لوگوں کے قریبی تعلقات غیر تسلی بخش ہیں۔ ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔

(باقی صفحہ ۲۴۲ پر)

مفید اور مجرب فال

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

فال دیکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول ۳ بار درود شریف پھر بسم اللہ اور الحمد شریف ایک بار اسکے بعد سورۂ اخلاص ۳ بار پڑھکر یا علیم علمنی یا خبیر اخبرنی ۷ بار پھر درود شریف ۳ بار پڑھکر اپنے کام کا دھیان کرکے کلمہ شہادت کی انگلی ان خانوں پر رکھیں جو بھی نمبر آئے اس کے آگے اپنی فال کا نتیجہ دیکھیں۔ انشاء اللہ صحیح پائیں گے۔

(۱) بلند مرتبہ اور روزگار ملے، کسی بزرگ یا حاکم وقت سے فائدہ، مریض کو صحت ہوگی۔ شرکت میں کام کروگے تو کامیابی ہوگی۔

(۲) غائب کی خبر ملے گی، غم و فکر دور ہوں گے نحوست کے بادل چھٹ جائیں گے کشائش کاروبار اور حصول زر و مال ہوگا اور سفر میں کامیابی ملے گی۔

(۳) کشائشِ رزق ترقی کاروبار، تفکرات دور ہوں گے۔ دشمنوں کا خوف باقی رہے گا اور کوئی چیز کھونے کا امکان ہے۔

(۴) بگڑے ہوئے کام بنیں گے۔ کاروبار میں کامیابی حاصل ہوگی۔ دل سیر و تفریح کی طرف مائل رہے گا۔ ہوسکتا ہے کوئی پاس کا سفر کرنا پڑے۔

(۵) غائب کا خط آئے یا پھر وہ خود آئے۔ کاروبار اور خرید و فروخت میں فائدہ کسی پرانے دوست کی ملاقات سے خوشی ہوگی اور گھر میں بھی کوئی خوشی ہونے والی ہے۔

(۶) عشق و محبت میں کامیابی۔ قیدی کو قید سے خلاصی حاصل ہوگی۔ عقد و نکاح مبارک ہوگا۔ پیسے کا اچانک فائدہ ہوگا۔

(۷) ہر کام کا انجام اچھا ہوگا۔ غائب کی خبر ملے گی۔ سفر میں کامیابی حاصل ہوگی۔ ضروریاتِ زندگی پوری ہوں گی۔ ہاں قرض کا لین دین نہ کریں۔

(۸) رنج و تکلیف کاروبار میں نقصان بنائے کام بگڑ جائیں۔ کسی سے جھگڑا اپنے غصے پر قابو رکھئے ورنہ بات آگے بڑھ سکتی ہے۔

(۹) چوری کا اندیشہ۔ اندرونی بیماری سے تکلیف۔ دشمن کی طرف سے نقصان فکر و پریشانی زیادہ ہو۔ کہیں پر دل نہ لگے۔ مقدمہ میں ناکامی ملے۔

عِلم کی فضِیلت

علم کی فضیلت واہمیت کا اندازہ ایک مسلمان کی حیثیت سے کرنے کے لئے یہ حقیقت نہایت کافی ہے کہ سرکار دوعالم فخر کائنات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے جو وحی نازل فرمائی گئی اس میں علم حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

ترجمہ:- پڑھئے اپنے رب کا نام لے کر جس نے پیدا کیا انسان کو خون کے لوتھڑے سے۔ آپ پڑھئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔ انسان کو ان اشیاء کا علم دیا جن سے وہ ناواقف تھا۔"

یہ پہلا سبق جو اللہ تعالیٰ نے علم کی افادیت واہمیت کے متعلق دیا۔ اسلام سے پہلے علم ایک مخصوص طبقے کی میراث سمجھا جاتا تھا اور عام انسان کے لئے نہ اس کی ضرورت سمجھی جاتی تھی اور نہ علم تک اس کی پہنچ تھی۔

اسلام ہی وہ پہلا دین ہے جس نے علم کی ضرورت پر زور دے کر عام انسانوں تک علم پہنچایا اور ایک مخصوص طبقے سے نکال کر اس دولت کو عام کیا اور اس روشنی کو پھیلایا۔

اسلام میں علم کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ خالق کائنات نے اپنے صاحب علم بندے کا بطور خاص اور متعدد مقامات پر ذکر فرمایا ہے جس کے ذریعہ سے اس نے خود کو بندوں سے متعارف کرایا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر علیم کا ذکر قرآن حکیم میں تقریباً ایک سو بچاس مقامات پر آیا ہے پھر اللہ تعالیٰ محض علیم ہی نہیں معلم بھی ہے۔ سورہ بقرہ میں ارشاد ہے کہ:

"اور اللہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔" (البقرہ ۲۸۲)

ایک اور جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے احسانات اور انعامات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب نازل فرمائی۔ تجھے حکمت عطا کی، تجھے تعلیم دی ان باتوں کی جنہیں تو نہ جانتا تھا۔ تجھ پر تو اللہ کا بڑا فضل ہے (النساء ۱۱۳)

قرآن حکیم میں حضورؐ کو اپنے علم میں اضافے کی دعا کرانے کی ہدایت کی گئی۔

قل ربی زدنی علما (طٰہٰ-۱۱۴)

"اور آپ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔"

ہمیں بتایا گیا ہے کہ اہل علم کا درجہ بے علموں سے بڑا اور عالم وجاہل برابر نہیں ہوسکتے۔ ارشاد باری ہے۔

"آپ کہئے کہ کیا علم والے اور بے علم کہیں برابر ہو سکتے ہیں۔" (الزمر: ۹)

ان ہی قرآنی تعلیمات کا ثمر تھا کہ مسلمانوں نے تعلیم کو، علم کے حصول کو، علم کی اشاعت کو اہمیت دی اور عالم کی عظمت کو، صاحب علم کی عزت کو، علم دوست کی وقعت کو بڑھایا، اس میں اضافہ کیا اور اتنا اضافہ کہ مسلمان اس معاملے میں تمام دنیا سے بڑھ گئے اور علم دوستی میں ان کا کوئی مقابل نہ رہا۔ اخلاق وکردار کے بعد علم کو اپنے لئے باعث شرف، ذریعہ مجد اور وجہ فضیلت گردانا۔ علم حاصل کرنے، علم کو پھیلانے، عالم کی قدر وتوقیر کرنے کے واقعات مسلمانوں کی تاریخ کا بڑا حصہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

"علم حاصل کرو، اس لئے کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ اللہ کے راستے میں نیکی کرتا ہے۔ جو شخص علم کا تذکرہ کرتا ہے وہ خدا کی تسبیح کرتا ہے، جو شخص علم کو پھیلاتا ہے وہ صدقہ دیتا ہے۔" (مسلم و ترمذی)

ایک اور ارشاد ہے:۔

"طالب علم کی راہ میں فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔" (بخاری)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو عبادت سے افضل قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

"عالموں کی باتیں سننا اور حکمت کے اسباق کو دوسروں کے ذہن نشین کرانا عبادت سے بڑھ کر ہے۔" (مسلم)

اور یہ بھی سرکار دوعالم ﷺ کا ہی ارشاد ہے کہ:

"طالب علم کی روشنی شہیدوں کے خون سے بھی زیادہ پاک ہوتی ہے۔" (مسلم)

میں نے قرآن و حدیث کے بحر ذخار میں سے صرف چند ارشادات پیش کئے ہیں جن سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اسلام میں علم کی فضیلت پر کس قدر زور دیا گیا ہے اور عالم اور طالب علم کی عظمت و رفعت ہمارے دین میں کتنی زیادہ ہے۔

علم کی اہمیت آج دنیا کی تمام قوموں پر واضح ہو چکی ہے اور انہوں نے اس میدان میں ترقی بھی کی ہے، سائنس کو انسان نے بام عروج پر پہنچا دیا ہے اور سائنس نے دنیا بدل کر رکھ دی ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں تبدیلی کی ہے۔ زندگی کو آسائشیں اور سہولتیں عطا کی ہیں۔ سفر کو آسان بنایا ہے۔ راہِ منزل کی دشواریوں کو دور کیا ہے۔ فاصلے کم کر دیے ہیں۔ تیز رفتاری بخشی ہے اور دنیا سکڑ کر گویا چھوٹی ہو گئی ہے۔ صنعت بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ نئی نئی ایجادات نے انسان کی محنت و مشقت کو کم کر دیا ہے لیکن اس کے ساتھ انسان کو وہ لطف وہ راحت اور وہ سکون میسر نہیں ہے جو علم و سائنس کی اس ترقی سے پہلے اس کو حاصل تھا۔ اس کی یکسوئی اور اطمینان ختم ہو گیا ہے۔ وہ امن کو تلاش کرتا ہے، وہ اضطراب میں مبتلا ہے۔ اس کے اعصاب پر سخت تناؤ ہے۔ کیا اس کی وجہ علم کی ترقی اور سائنس کا عروج ہے؟ نہیں! اس میں علم کا کوئی قصور نہیں۔ سائنس کا کوئی جرم نہیں۔ ہم علم و حکمت کو اس خرابی کے لئے ملزم نہیں گردان سکتے۔ اس کی وجہ کے ساتھ یقین کا فقدان ہے۔ عرفان کی کمی ہے۔ علم یقین کے بغیر مکمل نہیں، عرفان کے بغیر سائنس ادھوری ہے۔ اشیاء کے علم کی افادیت مسلم لیکن دانش ایمانی نہ ہو تو انسان علم کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ آج ہمیں سب سے زیادہ علم کی ضرورت ہے۔ علم کی کمی نے ہمیں مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ بظاہر انسانی علم میں بہت اضافہ ہوا ہے اور علم و سائنس ہی کے ہاتھ میں دنیا کی قیادت ہے لیکن چونکہ یہ علم ناقص ہے اس لئے اس کی رہنمائی بھی انسان کے دکھوں کا مداوا نہیں کر رہی ہے۔ علم جو انسان کو اللہ کا بندہ بنائے رکھے۔ معرفت الٰہی عطا کرے اور انسان کو انسان بنائے وہی علم انسان کو حقیقی خوشی اور کامیابی عطا کر سکتا ہے اور اس پر فلاح و سعادت کے دروازے کھول سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے علم کی دولت عطا فرمائے۔

یاد رکھنے کی باتیں

- مستعد آدمی کا ہاتھ حکمران ہوگا اور سست آدمی کا ہاتھ خراج گزار رہے گا۔ (حضرت سلیمان)
- خضوع و خشوع کا تعلق ظاہری حرکات سے نہیں دل سے ہے۔ (حضرت عمرؓ)
- کارخانۂ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔ (حضرت علیؓ)
- غافل لوگوں کے پاس بیٹھنا بذات خود غفلت کی علامت ہے۔ (حضرت غوث الاعظمؒ)
- اپنی زبان کو قابو میں رکھنے والا آخر پشیمان ہوتا ہے۔ (امام جعفر صادقؒ)
- نیکوں کی صحبت کارِ نیک سے اچھی ہے اور بروں کی صحبت کارِ بد سے بری ہے۔ (بایزید بسطامی)
- تنہائی میں عافیت ہے اور خاموشی میں سلامتی۔ (حضرت ابوالحسن خرقانی)
- جب تک نظر کی حفاظت نہ کی جائے فسق و فجور سے بچنا مشکل ہے۔ (حضرت امام غزالی)

اذانِ بُت کدہ

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اس مضمون کی ایک ایک سطر کو غور وفکر ...ساتھ پڑھیں اور دیکھیں کہ ابوالخیال صاحب ...عاشرے کی کن کن خامیوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

ہماری دوسری ملاقات ایک "عاشق" سے ہوئی۔ ...یں عشق کرنے کی مہلت تھی۔ یہ زندگی میں جب بھی ارادہ ...تے تھے انہیں کسی سے بھی عشق ہو جاتا تھا۔ لوگ کئی ...دقتوں میں ایک لڑکی سے عشق کرتے ہیں لیکن یہ ایک ...ت میں کئی کئی لڑکیوں سے عشق کرتے کرتے یہ مشہور ...بدنام اس قدر ہو چکے تھے کہ بے غیرت قسم کی عورتوں ...بھی ان سے باقاعدہ پردہ کرنا شروع کر دیا تھا۔ کہ ...علوم کب انہیں عشق کا بخار چڑھ جائے اور نہ جانے ...یہ اظہارِ عشق کر بیٹھیں۔ ان کی شہرت سنکر یہ خواہش ...ہوئی کہ ان سے بھی ملاقات کی جائے جو عشق کے چیمپئن ...ہوئے تھے جب میں ان کے دولت کدہ پر پہونچا تھا تو ...غسل فرما رہے تھے۔ میری اہلیہ میرے ساتھ تھیں۔ میں ان سے کہا کہ یہ کیسا عاشق ہے جو غسل بھی کرتا ہے۔ ...صاف ستھرا بھی رہتا ہے۔

...کیوں۔ کیا عاشق لوگ غسل نہیں کرتے۔ میری بیوی ...نے پوچھا۔"

...عاشقوں کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ انہیں تولنے ...رکا ہوش نہیں رہتا۔ یہ تو عشق کرتے کرتے اتنے بے ...راور بے حس سے ہو جاتے ہیں کہ نہ انھیں اپنے کپڑوں ...ہوتی ہے نہ اپنے حلیے کی پرواہ۔ سنا ہے کہ ایک عاشق کی داڑھی میں چڑیا نے گھونسلہ بنا لیا تھا۔ اور ایک عاشق کے سر میں چھپکلی نے انڈے دے لئے تھے۔ جب کسی کوّے نے ٹھونگیں ماریں تب عاشق صاحب کو خبر ہوئی۔

چھوڑیں ان باتوں کو۔ یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ آج کل کے عاشق بہت اسمارٹ ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے ہوش وحواس گنوانے کی فرصت نہیں ہوتی۔ وہ ہر حال میں ہشاش بشاش رہتے ہیں۔

ابھی ہماری گفتگو تشنہ تھی کہ عاشق صاحب آگئے اور بڑے پُرتپاک انداز میں ملے۔ ان کا نام مرزا ددود بیگ تھا۔ داڑھی ان کی قسم کھانے کی حد تک تھی۔ البتہ بال ان کے بڑے بڑے تھے۔ اور احساناتِ خضاب سے پوری طرح بہرہ ور تھے۔ انھوں نے ہمارے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا۔

فرضی صاحب! آپ نے مجھے ملاقات کا شرف بخشا اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں اور آپ نے ان کو بھی یہاں لانے کی زحمت گوارہ کی۔ انہوں نے بانو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" اس کے لئے تو میں اور بھی زیادہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے عورتوں سے مل کر بہت خوشی ہوتی ہے۔

باپ رے۔ مرزا صاحب کا یہ جملہ سنکر مجھے تشویش ہوگئی کہ کہیں یہ بانو ہی سے عشق نہ کر بیٹھیں۔ جو آدمی عشق کی خداداد صلاحیت رکھتا ہو اس کا بھروسہ ہی کیا۔

مرزا صاحب! میں نے کہا" آپ کے بارے میں اپنے قابلِ اعتبار دوستوں سے سنا تھا کہ اللہ نے آپ کو عشق ومحبت کی لامحدود صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اور آپ

سالہاسال سے برابر عشق کرتے چلے آرہے ہیں اس لئے آپ سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی۔

آپ میری صحت دیکھ رہے ہیں کس قدر خوش گوار ہے۔

نہ صرف دیکھ رہا ہوں بلکہ حیرت بھی کر رہا ہوں۔ کیونکہ ایک ہی عشق آدمی کی کمر توڑ دیتا ہے۔ لیکن شاباش پھر آپ کو بار بار عشق کرنے کے باوجود آپ کی صحت جوں کے توں برقرار ہے۔ اور دن بدن آپ کا رنگ وروپ نکھر رہا ہے۔ مرزا جی آپ کی صحت کا راز کیا ہے؟

دراصل۔ میں نے کسی عشق کے دوران کسی تشویش میں مبتلا ہو کر اپنی صحت برباد نہیں کی۔ میں تو ہر عشق میں ہر بار یہی سوچتا ہوں کہ اگر یہاں ناکام ہو گیا تو کہیں اور شروع کر دوں گا۔

ویری گڈ۔ میں نے عقل مندوں کے سے انداز میں اپنی گردن ہلائی۔ مرزا صاحب یہ بتلایئے کہ آپ نے پہلا عشق کب کیا تھا۔؟

اس وقت جب میں سن بلوغ کو بھی نہیں پہونچا تھا۔ ایک لڑکی ہماری امی سے سپارہ پڑھنے آتی تھی اس کا نام تسلیم تھا۔ وہ مجھ سے عمر میں ایک دو سال بڑی ہوگی۔ قد بھی اس کا مجھ سے بڑا تھا۔ سب سے پہلا عشق میں نے اس سے کیا۔ اس وقت میں سچ مچ شرماتا تھا۔ اور چونکہ پہلی مرتبہ عشق کا ارادہ کر رہا تھا اس لئے حد سے زیادہ جھجک اور ہڑبڑاہٹ میرے دل پر طاری تھی۔ پھر بھی ایک دن اپنے اوپر آیت الکرسی دم کرکے میں نے تسلیم سے عشق کا اظہار کر دیا۔

پھر کیا کہا اس نے؟

اسے تعجب ہوا کیونکہ اس زمانہ میں لوگ اپنی سگی بیوی سے بھی عشق کا اظہار کرتے ہوئے لرزتے تھے۔ دراصل اس وقت تک لوگ عشق کی خوبیوں اور عشق کی آزادیوں سے پوری طرح واقف نہ تھے۔ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ عشق کرنے کا حق صرف مغلوں کو تھا۔ عام لوگوں کو عشق کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے لوگ عشق کرتے ہوئے ڈرتے تھے۔

میں نے جب تسلیم سے عشق کا اظہار کیا تو اس کے چہرے پر سوچ وفکر کی آندھیاں چلنے لگیں۔ اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا کیونکہ عشق کا خیال آتے ہی۔ ہر شریف لڑکی کو لامحالہ یہ بات یاد آجاتی تھی کہ محبت کرنے والوں کو دیواروں میں چنوا دیا جاتا ہے اور صبح شام اس پر کوڑے برستے ہیں چنانچہ مجھے یاد ہے کہ جس دن میں نے اس سے عشق کا اظہار کیا اس دن وہ بالکل چپ چپ رہی۔ اور پھر کئی دن تک سپارہ پڑھنے نہیں آئی۔ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ میں میدان عشق میں ایک بھی رن بنائے بغیر آؤٹ ہو گیا ہوں۔ لیکن میری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب چوتھے روز تسلیم پڑھنے آگئی اور میں نے محسوس کیا کہ وہ خوش بخوش تھی اور بہت اچھے سے کپڑے پہن کر آئی تھی اور آتے ہی اس نے بطور خاص مجھے سلام بھی کیا تھا۔ میرا خوف اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔ اور میرے اندر ایک نئی ہمت کروٹ لینے لگی اس وقت میں نے تسلیم سے کہا۔ تم تین دن تک پڑھنے کیوں نہیں آئیں۔؟

میں کچھ سوچ رہی تھی۔

تم کیا سوچ رہی تھیں؟

یہی۔ کہ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ آپ تو ہماری استانی جی کے بیٹے ہیں۔ استانی جی کو معلوم ہو گیا تو کیا ہوگا۔ اول تو استانی جی کو معلوم ہوگا ہی نہیں۔ کیونکہ جس طرح کی دقیانوسیت کا وہ شکار ہیں اس طرح کی دقیانوسیت والے کسی عشق کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر کبھی یقین نہیں کر سکتے ۔۔۔ پھر ان کے سامنے ہم احتیاط برتیں گے۔ تم یہ بتاؤ کہ کیا تم میری محبت کا جواب محبت سے دوگی۔ جی میں کوشش کروں گی۔ تو فرضی صاحب! یہ تھا میرا پہلا عشق۔ جو میں نے اپنے گھر پڑھنے والی ایک لڑکی سے کیا تھا۔ اور یہ عشق کافی کامیاب رہا تھا۔ جب تک اس کی شادی نہیں ہو گئی وہ بھی مجھ سے عشق کرتی رہی تھی۔

تو آپ بہت کم عمری ہی سے اس میدان کے شہ سوار ہیں

جی۔ دوستوں کی دعائیں ہیں۔ ورنہ خادم کس لائق ہے

اور پھر دوسرا عشق آپ نے کب کس سے کیا؟

جب تسلیم کی شادی ہو گئی تو ایک دو دن تو میں بیحد اداس رہا۔ اس درجہ کہ میری امی نے بھی محسوس کر لیا اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ ابوالخیال آخر تجھے کیا ہو گیا ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ تو کئی دن سے اداس ہے اور پیٹ بھر کے کھانا بھی نہیں کھا رہا ہے۔ میں نے ان سے

تھا۔ امی جان! کئی دن سے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے کوئی چیز چھن گئی۔ لیکن آپ فکر نہ کریں میں بہت جلد خود کو سنبھال لوں گا۔ وہ پرانے وقتوں کی عورت تھیں۔ بے چاری کچھ بھی نہ سمجھیں۔ پھر میں نے پہلے عشق کو بھلانے کے لئے دوسرے عشق کی تیاری شروع کر دی۔ اور اپنے گھر کام کرنے والی سے اظہارِ محبت کر دیا۔ اس عورت کا نام صغریٰ تھا یہ ہمارے جھاڑو پونچھا کرنے آتی تھی۔ سانولا رنگ تھا۔ ہاتھ پیر مضبوط تھے۔ دیکھنے میں اچھی لگتی تھی۔ میں نے گھر کی دال کو مرغی سمجھ کر محبت کا اظہار کر دیا۔ صغریٰ مجھ سے دس پندرہ سال بڑی تھی۔ اور شادی شدہ تھی۔ اس نے میرے اظہارِ محبت پر حیرت کرتے ہوئے کہا۔ کیوں جی یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اور ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے ابھی سے محبتیں کرو گے تو تمہارا کیا ہوگا۔ اور کیا تمہیں معلوم نہیں میں تو ایک معمولی سی غریب عورت ہوں۔ اور شادی شدہ ہوں۔

صغریٰ جی! عشق امیری غریبی کو نہیں دیکھتا۔ اور عشق کو اس کی بھی پرواہ نہیں ہوتی کہ کون کنوارہ ہے اور کون شادی شدہ۔

لیکن مجھے اس کی پرواہ ہے۔ میں نے اس گھر کا نمک کھایا ہے۔ میں یہ کسی بد احتیاطی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی اور میں اپنے شوہر کو بھی کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکتی اس غریب انسان کے پاس ایک میرے سوا کوئی دوسری خوشی نہیں ہے۔ اور یہ بھی میں اس سے چھین لوں گی تو اس کا کیا بنے گا؟

صغریٰ! میں تم سے شادی کرنے کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو صرف اور صرف عشق کرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں عشق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

اگر تم عشق کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے تو پھر کسی دوسری جگہ قسمت آزمائیے۔ میں تو اس معاملے میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتی۔ اور اس طرح میرے دوسرے عشق کی ایسی کی تیسی ہو گئی۔ لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری اس کے بعد میں نے اپنی ایک پڑوسن سے عشق کا اظہار کر دیا۔ یہ بھی شادی شدہ تھی اور اس کا شوہر سعودی عرب گیا ہوا تھا۔ ابھی بچے نہیں ہوئے تھے اس لئے لڑکی سی ہی لگتی تھی۔ اس کا ہمارے گھر بہت آنا جانا تھا۔ ایک دن وہ ہرے رنگ کے کپڑے پہن کر آئی تو میں نے کہا۔ آج تو تم بہت ہی اچھی لگ رہی ہو۔ اگر میں تم سے یہ کہہ دوں کہ تم مجھے ہمیشہ ہی بہت اچھی لگتی ہو تو تمہیں برا تو نہیں لگے گا۔

برا کیوں لگے گا۔ اس نے معنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھا تھا" ہر چیز کو پسند کرنا اور اس کی تعریف کرنا عقل مندی کی دلیل ہے۔ جب ہم اچھے ہیں تو آپ کو تعریف تو کرنی ہی پڑے گی نا۔

لیکن بات صرف یہی تو نہیں ہے نا۔

تو پھر بات کیا ہے۔؟

بات یہ ہے نور جہاں۔۔ (جی ہاں اس کا نام نور جہاں تھا) میں کئی ہفتوں سے یہ محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔

حالانکہ تمہیں یہ بھی خبر ہے کہ میں شادی شدہ ہوں۔ اور اپنے شوہر سے محبت بھی کرتی ہوں۔

اپنے شوہر سے محبت کرنے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم کسی اور سے محبت نہیں کر سکتیں۔ وہ زمانے لد گئے جب عورت صرف اپنے شوہر سے محبت کرنے کی پابند تھی۔ اب دور بدل گیا ہے۔ اب عورت کسی ایک مرد کی پابند ہو کر پوری زندگی نہیں گذار سکتی۔

لیکن ابوالخیال مجھے تمہاری اس بات سے بالکل اتفاق نہیں ہے۔ اس لئے آئندہ تم مجھ سے اس طرح کی باتیں مت کرنا۔ ورنہ میں بڑی امی سے شکایت کر دوں گی۔

وہ میری امی کو بڑی امی کہا کرتی تھی۔

وہ اتنا کہہ کر چلی گئی۔ اور مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرا دوسرا عشق بھی ناکام ہو گیا۔ اس مرتبہ میں بہت ہی شرمندہ ہوا۔ اور مجھے ایسا لگا جیسے میں اپنی نظر میں خود ہی گر گیا ہوں۔ کتنے ادب کے ساتھ میں نے نور جہاں سے اظہارِ محبت کیا تھا۔ اور وہ شوہر شوہر کی رٹ لگا رہی تھی۔ سچ جانئے مجھے اس وقت دنیا بھر کے سب شوہروں سے نفرت سی ہو گئی تھی۔ کمبخت کہیں کے عورتوں سے نکاح کر کے انہیں کسی قابل نہیں چھوڑتے۔ بتلائیے ہم جیسے ابھرتے ہوئے نوجوانوں کا کیا ہوگا۔ ان شوہروں کو خدا سمجھے جو خود مرتے ہیں نہ ہمیں جینے دیتے ہیں۔

میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اب میں کسی شادی شدہ عورت سے عشق کا اظہار نہیں کروں گا۔ اب میں کسی کنواری دوشیزہ سے قسمت آزماؤں گا۔ لیکن چند دن کے بعد نورجہاں کا خط میرے نام آیا۔ اسمیں لکھا تھا۔

ابوالخیال صاحب! میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی ہوں۔ لیکن میرا شوہر کبھی مجھے خط بھی نہیں لکھتا۔ اور خرچ کے لئے پیسے بھی نہیں بھیجتا۔ اس دن تم سے بات ہوئی تھی اس کے بعد میرے شوہر کا خط میری ساس کے نام آیا اس نے مجھے سلام تک نہیں لکھا۔ مجھے بہت غصہ آیا۔ اب میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ تم بہت اچھے ہو۔ کم سے کم میری تعریف تو کرتے ہو۔ اس دن کی بات کا برا مت ماننا۔

بدنصیب نورجہاں۔

یہ خط پڑھنے کے بعد میرے دماغ میں پھلجڑیاں چھوٹنے لگیں۔ اور مجھے ایسا لگا کہ میرا تیسرا عشق کامیابی سے ہمکنار ہوگیا ہے۔ میرے احساسات کی گلیوں میں قمقمے سے روشن ہوگئے۔ اگلے دن میں نہا دھوکر کپڑے بدل کر گھر کے صحن میں ٹہلنے لگا۔ ٹھیک گیارہ بجے نورجہاں آئی۔ آج پھر وہ سبز لباس میں تھی۔ اس نے شرماتے ہوئے کہا۔ آداب! یقین کرو۔ ابوالخیال صاحب! مجھے اُس وقت بہت اچھا لگا۔ ایک منٹ کیلئے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں ہی فلم مغلِ اعظم کا ہیرو ہوں۔ اور نورجہاں میری انارکلی ہے۔ وہ آداب کہہ کر امی کے پاس بیٹھ گئی۔ اور میں اسے اس طرح گھورتا رہا جیسے بھوکی بلی کسی چوہے پر داؤ لگاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ میرے قریب آکر بولی۔ وہ میرا پرچہ واپس کرو۔ میں نے کہا۔ پہلے آپ میرا دل واپس کریں۔

دل ایک بار دیکر واپس نہیں لیا جاتا۔

اور پرچے بھی لکھکر واپس نہیں ہوتے۔ اور پرچے دل سے زیادہ قیمتی بھی نہیں ہوتے۔

چلئے۔ مجھے آپ پر بھروسہ ہے۔ نورجہاں نے کہا لیکن ذرا میرا پرچہ احتیاط سے رکھیں۔

اس کے بعد ہماری اور نورجہاں کی ملاقاتیں روزانہ ہوتی رہیں۔ اور خوب مزے مزے کی باتیں ہم کرتے رہے لیکن۔

نورجہاں کی ساس کو کچھ شبہ ہوگیا۔ اور اس نے نورجہاں پر پابند[یاں] لگادیں۔ وہ زمانہ میرے لئے آزمائش کا زمانہ تھا۔ میری آنکھیں سوکھے ہوئے تالاب کی طرح ہوگئی تھیں۔ گالوں میں گڑھے پڑ گئے تھے۔ گردن جھک کر رہ گئی۔ بال اس طرح اُلجھے رہنے لگے تھے جیسے اب یہ کبھی نہیں سلجھیں گے۔ یقین کر[و] اُس زمانہ میں۔ میں مادرزاد یتیم سا لگنے لگا تھا۔ دیکھنے وا[لے] مجھ پر رحم کھاتے تھے۔ اور میری تندرستی کی تباہی کی وجہ پوچھا کرتے تھے۔ اور پھر ایک دن تو غضب ہوگیا نورجہاں کا شوہر اچانک سعودی عرب سے آیا اور نورجہاں کو سعودی عرب لے گیا۔ اور اس طرح میرا اغمانہ عشق پوری طرح ادھو[را] کر رہ گیا۔ ایک دو بار میں نے باوازِ بلند یہ گانا گا کر ماتم کی سنت ادا کی۔

او دور کے مسافر ہم کو بھی ساتھ لے لے رے
ہم کو بھی ساتھ لے لے ہم رہ گئے اکیلے

ایک دن میری زندھی آواز سنکر امی نے پوچھا۔ بیٹا تم اس طرح کے گیت چھت پر کھڑے ہوکر کیوں گاتے ہو؟ تمہیں کوئی نفسیاتی بیماری ہوگئی ہے کیا؟

امی جان! مجھے بیماری نہیں مجھے عشق ہوگیا ہے۔

پاگل ہوگئے ہو تم۔ امی گرج گئی تھیں "ہم شریف لوگ ہیں ہمارے خاندان میں کیا کبھی کسی کو عشق ہوا ہے!

کیا شریفوں کو عشق کرنے کا حق نہیں۔؟

شریف لوگ شادی کے بعد اپنی بیوی سے عشق کرتے ہیں۔ اور جو لوگ بیکار ہوتے ہیں شادی کرنے سے پہلے عشق بازی وہ کرتے پھرتے ہیں۔ مجھے امید نہیں تھی کہ تم ا[یسے] ماں باپ کا نام اس طرح گندہ کراؤگے؟ ابھی بالغ ہو[ئے] تمہیں کتنے دن ہوئے ہیں۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ ابھی سے عشق بازیاں شروع کردیں۔ آئندہ میں اس طرح کی با[ت] تمہاری زبان سے نہ سُنوں۔

جی ہاں فرضی صاحب۔ پہلے زمانہ کے لوگ اسی طرح ع[شق] و محبت کی مخالفت کیا کرتے تھے جیسے عشق کرنا پاپ او[ر] مہا پاپ ہو۔ اب تو لوگ بہت کھلے ذہن کے ہیں۔ اب تو ماں باپ خود ہی اپنی اولاد کے لئے عشق کے راستے فراہم کردیتے ہیں۔ اس لئے اس دور میں عشق کرنا بہت ہی آسان ہوگیا ہے۔

پھر چوتھا عشق آپ نے کب شروع کیا؟

مجھے چوتھا عشق بلاارادہ ہی ایک ایسی عورت سے ہوگیا تھا جو چار بچوں کی ماں تھی ۔ یہ ہمارے خاندان ہی کی ایک عورت تھی۔ اس کا اپنے شوہر سے جھگڑا چل رہا تھا۔ میں اُن کا جھگڑا نمٹانے گیا تو جھگڑا تو کسی قدر کم ہوگیا لیکن مجھے اس لڑکی سے باقاعدہ عشق ہوگیا۔ وہ بھی میرے عشق میں مبتلا ہوگئی۔ اس عورت کا نام گلشن تھا۔ اس کا شوہر شرابی تھا۔ اور گلشن کی روزانہ ٹھکائی بھی کرتا تھا۔ گلشن پیسے دھیلے کی طرف سے بھی ہمیشہ پریشان رہا کرتی تھی۔ مجھے اپنا ہمدرد سمجھ کر وہ مجھے دل دے بیٹھی۔ اور میں بھی اپنا دل گنوا بیٹھا۔ اس عشق میں میں بدنام بھی بہت ہوا۔ اور میرے گھر والوں نے بھی مجھے گھر سے نکالنے کی دھمکیاں دے دی تھیں۔

اس کے بعد گلشن پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔ اور ہمارا یہ گلشن بھی اُجڑ گیا۔ اس کے بعد کچھ دنوں کے لئے تو مجھے عشق سے نفرت سی ہوگئی۔ لیکن چھٹتی نہیں ہے کافر یہ منہ کو لگی ہوئی کے مصداق ایک دن پھر ایک لڑکی سے محبت کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ یہ ہمارے گھر مہمان کی حیثیت سے آئی تھی۔ اور تھی بھی بہت من چلی۔ یقین کریں اس سے محبت کرنے میں ذرا بھی میری غلطی نہیں تھی۔ اس کی شوخیاں اور اس کی ادائیں مجھے مجبور کرتی تھیں کہ میں اس سے دن دہاڑے عشق کا اظہار کروں۔ چنانچہ خاندانی شرافت وشرم کو بالائے طاق رکھکر ایک دن میں نے اس سے کہہ ہی دیا۔

شیریں! مجھے آپ سے محبت ہوگئی ہے۔ یہ جملہ کہتے ہوئے ابوالخیال صاحب میں نے شرمانے کی ناکام ایکٹنگ سی کی تھی۔ حالانکہ سچ مچ شرماتے ہوئے تو مجھے ایک عرصہ ہوگیا تھا۔ کیونکہ کچھ سمجھدار قسم کے لوگوں نے مجھ سے ارسطو کے لب ولہجہ میں یہ فرمایا تھا۔ کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ اس لئے میں نے شرم وحیا کو طلاق بائن دے دی تھی کہ بڑھاپے میں اگر زندہ رہا تو دوبارہ اس سے رجوع کرونگا۔

لیکن اس دن شیریں سے شرمانے کی ایکٹنگ کی تو مجھے خود بہت اچھا سا لگا۔ اور وہ بھی میری شرم سے بہت متاثر ہوئی۔ اس نے کہا تھا۔

آپ تو لڑکیوں کی طرح شرماتے ہیں؟

ج جی۔ کبھی کبھی تو بہت ہی شرما جاتا ہوں۔ پہلے تو خواب میں بھی جھجک جایا کرتا تھا۔ لیکن اب تو ایسا نہیں ہے۔

مطلب کیا؟

مطلب تو کچھ نہیں ہے۔ بس اپنی سوانح عمری بتا رہا ہوں۔

آخر مجھ سے آپ کو محبت کیوں ہوگئی؟

آپ بہت خوبصورت ہیں۔ نوجوان ہے۔ پڑھی لکھی ہیں۔ اور بہت شوخ اور چنچل ہیں۔ جب سے آپ کو دیکھا ہے۔ دل وجگر اور پھیپھڑے سب ہی پریشان اور بے چین ہیں۔ اور قسم خدا کی روح بہت بیکل ہے۔

آپ بھی بہت اچھے ہیں۔ بہت نٹ کھٹ ہیں۔ آپ جیسے لڑکے مجھے اچھے لگتے ہیں۔ لیکن میں سوچ کر جواب دوں گی۔ کچھ تو مجھے موقعہ دیجئے۔

ابوالخیال صاحب! لڑکیوں میں یہ بہت بری عادت ہوتی ہے۔ اپنی چاہت کا اظہار پہلی مرتبہ میں نہیں کرتیں۔ بہت سوچ سمجھکر کا زبان کھولتی ہیں جبکہ مرد زبان کھولنے کے دو سال بعد سوچتا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ مردوں کے پاس عقل کی کمی ہے۔ عورتوں کے مقابلے میں یہ مرد بالکل بے وقوف ہوتے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟

میں نے کہا۔ اپنا خیال تو میں بعد میں ظاہر کروں گا۔ مجھے آپ بتائیں پھر شیریں صاحب سے آپ کا عشق کتنے دنوں تک چلا۔؟

کئی سال۔ لیکن پھر وہی ہوا جو عشق کے نصیب میں سدا سے لکھا ہوا ہے۔ کسی سے شادی اور عاشق سے جدائی۔ شیریں بالآخر نے وہی کہا جو ہر لڑکی کہتی ہے میں مجبور ہوں۔ اور اپنے ماں باپ کی عزت کی خاطر شادی کر رہی ہوں۔ اور یہ جا اور وہ جا۔ پھر ہم اکیلے کے اکیلے رہ گئے۔ اور پھر عشق کے تصور سے بھی کوفت ہونے لگی۔ گھن سا آنے لگا محبت کے نام سے بھی۔ اور میں لڑکیوں کے پرچے بھی کہاں تک سنبھالتا میرا بکس بھر گیا لو لیٹروں سے۔ اب میں نے فیصلہ یہ کرلیا تھا کہ زندگی تو زندگی مرنے کے بعد بھی میں کسی سے عشق نہیں کروں گا۔ لیکن کیا کروں فرضی صاحب! ہزاروں عورتیں ایسی کہ ہر عورت پہ دم نکلے۔

اس کے بعد پھر ایک عورت چور دروازوں سے میرے دل میں داخل ہوگئی۔ اور اس نے میرے دل کی وادیوں میں پوری طرح اپنا قبضہ کرلیا۔ اس عورت نے خود ہی مجھ سے عشق کا اظہار کیا تھا۔ اور۔ مفت آئے تو پھر بُرا کیا ہے۔ کے مصداق میں نے بھی اپنے روٹھے ہوئے دل کو منا لیا تھا۔

ورنہ وہ مجھ سے صاف صاف کہہ چکا تھا کہ آئندہ وہ کسی جگہ نہیں پھنسے گا۔ لیکن جب میں نے اپنے دل کو سمجھایا کہ عشق کے بغیر زندہ رہنا دشوار ہے۔ عشق روٹی، کپڑے اور مکان کی طرح ہر انسان کے لئے ناگزیر ہے اس لئے عقل مندی یہ ہے کہ خود کو کہیں نہ کہیں پھنسائے رکھو۔

میری اس طرح کی تقریر سنکر دل پھر آمادۂ عشق ہوگیا اور اس نے پھر آگ کے دریا میں چھلانگ لگادی۔ یہ عورت مستند بیوہ تھی اور بہت شاندار تھی۔ میں نے ـــ جب اس سے عشق شروع کیا تو بعض شریفوں کو بہت جلن ہوئی کیونکہ وہ سب کے سب اس کے امیدوار تھے۔ لیکن اس نے میرے سوا کسی کو گھاس نہیں ڈالی۔ یہ گھاس ڈالنے کا محاورہ آپ نے کیوں استعمال کیا؟۔ میں نے بے اختیار پوچھا۔

ابوالخیال فرضی صاحب آپ بہت شریر ہیں۔ چلئے یہی سمجھ لیجئے کہ ہم گدھے تھے اس لئے گھاس صرف ہمیں ڈالی گئی۔

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ عرض کروں" میں نے چٹکی لینے کے انداز میں کہا" عاشق اور گدھے میں ایک بات تو قدرے مشترک ہوتی ہے اور وہ یہ کہ دونوں ہی کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ ٹھیک ہے نا؟

یہ بات سنکر انہوں نے قہقہہ لگایا میری بیوی بھی ہنسی۔

آپ نے ان محترمہ کا نام نہیں بتایا۔؟

ان کا نام تھا ،خوش جمال"

ماشاء اللہ۔ نام بھی بین الاقوامی قسم کا تھا۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ مختلف اقوام یعنی انصاری، قریشی عباسی، پٹھان وغیرہ سبھی کی خوبو اس نام میں موجود ہے۔ یقین کریں کہ ایسے نام سنکر تو میرا بھی دل عشق کے لئے بے تاب ہوجاتا ہے۔ لیکن میری قسمت میں تو بس یہ لکھدی گئی ہے۔ میں نے اپنی بیوی کی طرف اشارہ کیا۔

فرضی صاحب۔ ایک بات میں بھی پوچھ لوں۔ کیا ہماری بھابی کے بعد کوئی اور ہے نظر میں۔

جی ہاں۔ ہر سمجھدار مرد ایک ویٹنگ لسٹ لئے پھرتا ہے وہ ہمارے پاس بھی ہے۔ ایک خاتون تو آر سی میں ہیں اب اگر یہ سیٹ چھوڑیں تو بات بنے۔

بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں آپ۔ سنا ہے کہ آج کل آپ کا ازان بت کدہ تو وہ لوگ بھی پڑھ رہے ہیں جنہوں نے بچپن میں نورانی قاعدہ تک نہیں پڑھا ہے۔ خوش جمال" صاحبہ سے کب تک آپ کے راز و نیاز چلے اور پھر کب انہوں نے آپ سے پیچھا چھڑایا۔؟

چند مہینے بہت زوروں کے ساتھ ہمارا معاشقہ چلا اس کے بعد پھر وہی ڈھاک کے تین پات۔

خوش جمال کو خوش خیال صاحب مل گئے اور انہوں نے میرے ساتھ کھلم کھلا بے وفائی کی۔ اور خوش خیال کے ساتھ نکاح کرلیا۔ اور میرے ہاتھوں کے طوطے ... اُڑ گئے۔ اس کے بعد میں نے ہنگامی طور پر کئی عشق کئے۔ اور کئی بار مجھے اپنی راتوں کی نیند اُڑانی پڑی ... عشق کرتے کرتے میں نفسیاتی مریض ہوکر رہ گیا تھا ... بھی عورت کو دیکھکر میرا دل ایک ایک بانس اچھلنے لگتا تھا۔ اور ہر عورت اچھی لگنے لگی تھی پھر مجھے ایک بہت ہی تہذیب یافتہ انسان نے یہ مشورہ دیا کہ تم تبلیغی جماعت میں ایک چلّہ دو۔

دین اور دعوت کے کام میں لگو گے تو عورتوں کا خیال تمہارے دل سے نکل جائے گا۔ اور جب نیکیوں کے کام میں جڑو گے تو عشق بازیوں سے نجات مل جائے ...

پھر کیا ہوا؟

کیا ہوتا۔؟ مرتا کیا نہ کرتا۔ لگ گیا دعوت کے کام میں لیکن وہاں تو بس نماز نماز نماز۔

اور میں دل ہی میں یہ کیا کرتا تھا کہ میرا دل تو ہے ... آشنا مجھے کیا ملے گا نماز میں۔

چالیس دن کسی بھی طرح پورے کرکے جب گھر آیا تو ... دل پھر کسی خاتون کی تلاش میں تھا۔ کیونکہ اس دار ... عورتوں کی ایسی عادت سی پڑ گئی تھی کہ عورت ...

پھر یہ ساری دنیا ویران سی محسوس ہوتی تھی۔ فرضی صاحب! اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک سوال کرلوں۔

ضرور کیجئے۔ بندہ جواب دینے کے لئے حاضر ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے بھی کسی سے عشق کیا ہے؟

شکل سے دوچار۔ اور وہ بھی ڈر اور خوف کے سائے میں۔ خالصتاً شریفوں کی طرح۔

ماضی کی کوئی خوشگوار یادگار۔۔؟

بہت سی ہیں۔ سب کا سُنانا تو خلافِ مصلحت ہے۔ لیکن جب آپ نے پوچھ ہی لیا تو دل کو تھام کے سن لیجئے کہ ایک مرتبہ فرحانہ نام کی ایک خاتون سے محبت ہوگئی۔ محترمہ کی سوچ بہت خطرناک اور دماغ اُڑا دینے والی تھی۔ اس سے محبت کا اظہار کرنا موت کو دعوت دینے کے برابر تھا۔ دراصل اس سے بہت ڈر لگتا تھا۔ لیکن ایک دن ہمت کرکے حضرت پیر ضامن کا تعویذ اپنے گلے میں لٹکا کر میں نے میدانِ عشق میں چھلانگ لگادی۔ محبت کا جواب محبت سے تو مجھے مل گیا۔ لیکن ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا پڑتا تھا۔ کیونکہ ان کا مزاج پھولوں سے زیادہ نازک اور ستاروں سے زیادہ بکھرا ہوا تھا۔ وہ جب خود بکھر جاتی تھی اس کو سمیٹنا بہت مشکل ہوجاتا تھا۔ ایک دو بار جب اس نے مجھے گھور کر دیکھا تو یقین کریں کہ میری روح بھی پسینے میں شرابور ہوگئی۔ اور مجھے چھٹی کا دودھ یاد آنے لگا۔

بہت تیز طرار محبوبہ۔۔ تھی۔ یقین کریں کہ میں کسی تھانیدار سے اتنا نہیں ڈرا جتنا میں اس سے ڈرتا تھا۔ ان کی محبت میں تقوے کی سی زندگی گذارنی پڑی۔

پھر کیا ہوا۔۔؟

برابر میں ایک اور تھانیدار بیٹھا ہوا ہے۔۔ اب تفصیل سے کیا بتاؤں۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ اس کے ساتھ عشق کرنے کے بعد پھر دل لگانے کی کبھی ہمت نہیں ہوئی۔ کیونکہ عمر بھی تیزی سے ڈھل رہی تھی۔ اور نخرے اٹھانے کی طاقت بھی روزانہ کم ہورہی تھی۔ لیکن فرحانہ کی محبت نے کئی بار عمر رفتہ کو آواز دینی چاہی۔ لیکن۔ کسی فلسفی نے کہا تھا۔ گذرا ہوا زمانہ آتا نہیں دوبارہ۔ حافظ خدا ہمارا۔

لیکن اماں۔۔ ہماری چھوڑو ہم تو اب ہاشمی صاحب کے نوکری کررہے ہیں۔ اور ہاشمی صاحب تو بہت ہی خشک قسم کے انسان ہیں نہ وہ خود عشق کرتے ہیں نہ کسی کو کرنے دیتے ہیں۔ اور ہمیں نون تیل اور لک کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ بس یہ ہماری بیوی ہے یہی چار عورتوں پر بھاری ہے اس کے ہوتے ہوئے کیا کسی سے عشق کریں۔ اور کون ہمیں منہ لگائے اور اندیشہ ہے کہ عشق کے بعد کہیں یہ نہ کہتے پھریں کہ

اس عاشقی میں عزتِ سادات بھی گئی

آپ اپنی داستان جاری رکھیں اور یہ بتائیں کہ عشق کی لت کیسے چھوٹی۔ یا ابھی تک یہ سلسلہ روح افزا جاری ہے۔ کیونکہ آپ کی آنکھیں تو یہ بتارہی ہیں کہ یہ ابھی تک کسی نازنین کی کھوج میں لگی ہوئی ہیں۔

مرزا ودود بیگ بولے۔ درجنوں عشق لڑانے کے بعد۔ ایک ہوش مند قسم کے دوست نے مشورہ دیا کہ کرائے کا مکان تو کرائے کا ہی ہوتا ہے اب کسی زمین کا بیع نامہ کرنے کے بعد اپنی حویلی تعمیر کرلو۔ تاکہ اُس میں جم کر رہائش اختیار کرسکو۔ ورنہ لوگ اسی طرح اپنے اپنے مکانات خالی کراتے رہیں گے۔ میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے باادب نکاح کا مشورہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے آناً فاناً شادی کرلی۔ چند سال تو بہت سکون سے گذرے لیکن برس ہا برس کی پڑی ہوئی عادت نے پھر پریشان کیا۔ اور شادی کے بعد بھی دل عشق کرنے سے باز نہیں آیا۔ فرق اتنا ہے کہ پہلے کسی عورت سے اظہارِ عشق کرنے۔ میں بہت سوچ وچار کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ عورتیں بہت ہی محتاط قسم کی ہوا کرتی تھیں۔ اور اب صورتِ حال بدل گئی ہے۔ اب عالم یہ ہے۔ عورتوں کی کمی نہیں مرزا۔ ایک ڈھونڈو ہزار ملتی ہیں۔ اس زمانہ میں عشق کرنا بہت ہی آسان ہے۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے کسی کو کسی سے بھی عشق ہوجاتا ہے۔ اور عشق کی وجہ بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ میں نے بچشم خود بعض احمق قسم کے لوگوں کو عشق کرتے دیکھا ہے۔ اور ایسے عورتوں کو بھی محبت کرتے دیکھا ہے کہ جن سے کوئی خواب میں بھی دل لگانے کی حماقت نہیں کرسکتا۔ دراصل

عشق کا معیار بہت ہی گھٹ گیا ہے اس لئے اب عشق و محبت سے وحشت سی ہونے لگی ہے۔ اب پرچے بازی کا دور نہیں ہے۔ اب موبائل بازی کا دور ہے۔ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو موبائل کے ذریعہ میسیز دیتے ہیں۔ میسیز دینے کے بعد نہ کوئی فکر نہ کوئی تشویش نہ کوئی ڈر نہ کوئی حیا۔ ہاں چونکہ دنیا کی بساط ہی اُلٹ گئی ہے اس لئے ہر بات دگرگوں سی ہو گئی ہے۔ پہلے زمانہ میں مرد عورتوں سے اظہارِ محبت کیا کرتے تھے۔ اب عورتیں خود ہی اظہارِ محبت کے لئے بیتاب نظر آتی ہیں۔ پہلے مرد پرچے بازی کے بعد عورتوں کو بلیک کیا کرتے تھے اب عورتیں مردوں کو بلیک کرتی نظر آتی ہیں۔ پہلے زمانہ میں عورتوں کی آبرو خطرے میں تھی اب شاید مردوں کی آبرو خطرے میں ہے پہلے عشق ہونے کے بعد شادیاں ہو جاتی تھیں اور پھر قصہ ختم۔ لیکن اب شادی ہونے کے بعد عشق کا سلسلہ برقرار رہتا ہے۔ کئی کئی بچوں کے ماں باپ دل کھول کر عشق لڑا رہے ہیں اور شرم اس لئے نہیں آتی کہ اب شرم دنیا سے نابید ہی ہو کر رہ گئی ہے۔ ایسے حالات میں اب کیا کسی سے عشق کریں۔ ہاں فرضی صاحب ایسی کوئی عورت جیسی یہ آپ کی بیگم ہیں۔ یعنی برقعہ پوش قسم کی اگر دستیاب ہو گئی تو انشاء اللہ بطورِ تتمہ ایک آخری عشق ضرور کر دوں گا۔ مرنے سے پہلے۔

آخری عشق۔ چلتا پھرتا کرو گے یعنی فری اسٹائل جو بس ہوائی ہوتا ہے۔ یا عقدِ ثانی بھی کر گزرو گے۔ میں نے پوچھا۔

مرزا نے لہک زور انداز میں یہ شعر پڑھا۔

ہو چکیں مرزا بلائیں سب تمام
ایک عقدِ ناگہانی اور ہے

مرزا جی۔ آپ اتنے بہت سارے عشق اپنی فانی زندگی میں لڑاتے ہیں جب آپ حشر کے میدان میں جائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کے نامۂ اعمال کو ٹٹولے گا تو اس وقت آپ پر کیا بیتے گی۔؟

مرزا بولے۔ میں اللہ میاں سے صاف صاف کہدوں گا۔ داورِ حشر میرا نامِ اعمال نہ دیکھ۔ اسمیں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں۔

یہ تھے۔ ہمارے مرزا ددور بیگ جو عشق و محبت کے معاملے میں "راجدھانی ایکسپریس" بنے رہے۔ اور جنہوں نے عشق و محبت کی نئی نئی راہیں متعین کیں۔ انہوں نے ایک وقت میں کئی کئی خواتین سے عشق کر کے مردوں کے بھرم کو باقی رکھا۔ اور اظہارِ عشق کے معاملہ میں مردانگی کے ہزاروں ثبوت فراہم کر کے نوجوان نسل کو بار بار لائف لائن دی۔

مرزا۔ اب اتنے بدنام ہو چکے ہیں کہ ان سے وہ عورتیں بھی پردہ کرنے لگی ہیں جنہیں خواب میں چھیڑنے کا کوئی تصور نہیں کر سکتا۔ سنا ہے کہ ایک سیاسی پروگرام میں مرزا جی نے جانے کا ارادہ کیا تو مایاوتی نے اپنی آمد کو منسوخ کر دیا۔ شاید انہیں یہ ڈر ہو کہ مرزا جی کہیں ان ہی سے اظہارِ عشق نہ کر بیٹھیں۔ اور انہیں لینے کے دینے نہ پڑ جائیں۔ اس لئے وہ اسٹیج ہی سے رفو چکر ہو گئیں۔ یا پھر انہوں نے اپنا پروگرام ملتوی کر کے اپنی پاکدامنی کا ثبوت قوم کو پیش کر دیا

مرزا جی کی ایک خوبی یہ ہے کہ انہوں نے کسی بھی عشق میں خواہ دانستہ طور پر ہوا یا نادانستہ طور پر اپنی تندرستی پر کوئی اثر نہیں پڑنے دیا لوگ عشق کی مار کھا کر وقت سے پہلے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ اور کسی سوکھی ہوئی بیل کی طرح زرد پڑ جاتے ہیں لیکن مرزا جی نے عشق کو شاید ایک وٹامن کی طرح استعمال کیا تب ہی تو ہر عشق میں وہ پہلے سے زیادہ سُرخ سفید ہوتے چلے گئے اور آج ان کا وزن اسی کلو سے کم نہیں۔

لیکن یہ جا کر مجھے حیرت ہوئی کہ اب ہمارے سماج میں مرزا ددور بیگ جیسے لوگ عنقا نہیں ہیں۔ بلکہ حالات نے ایسے عاشقوں کی ہزاروں ٹیمیں تیار کر دی ہیں۔

لڑکیاں اپنے ہاتھوں سے بولنگ کرتی ہیں اور لڑکوں کو میدانِ عشق میں رن بنانے میں آسانی ہوتی ہے۔ اور اس طرح عشق کی پچ میں لڑکے اپنا وکٹ گرنے سے پہلے سینکڑوں رن بنا لیتے ہیں۔ مرزا جی نے تو عشق کے میدان میں ہاف سنچری کی تھی اب تو ایسے بھی نوجوانوں کی کمی نہیں جو میدانِ عشق میں چند سالوں میں سنچری پوری کر لیتے ہیں۔ اور ایک وقت میں چھ چھ عشق لڑا کر وہ چھکے مارتے ہیں کہ بوڑھے لوگوں کو بھی لالچ سا آنے لگتا ہے۔ مرزا جی سے ملاقات کرنے کے بعد۔ دل میں ایک گدگدی سی ہے اور دل کسی سے محبت کرنے کیلئے مچل رہا ہے کہو جی! اے پیارے معصوم عن الخطا قارئین۔ آپکی کیا رائے ہے! کروں بسم اللہ؟ یا پڑھ لوں فاتحہ؟ (اگلے شمارے میں ملاقات ایک مغنی میاں سے ہوگی) (بار زندہ صحبت باقی)

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا

طلسماتی دنیا

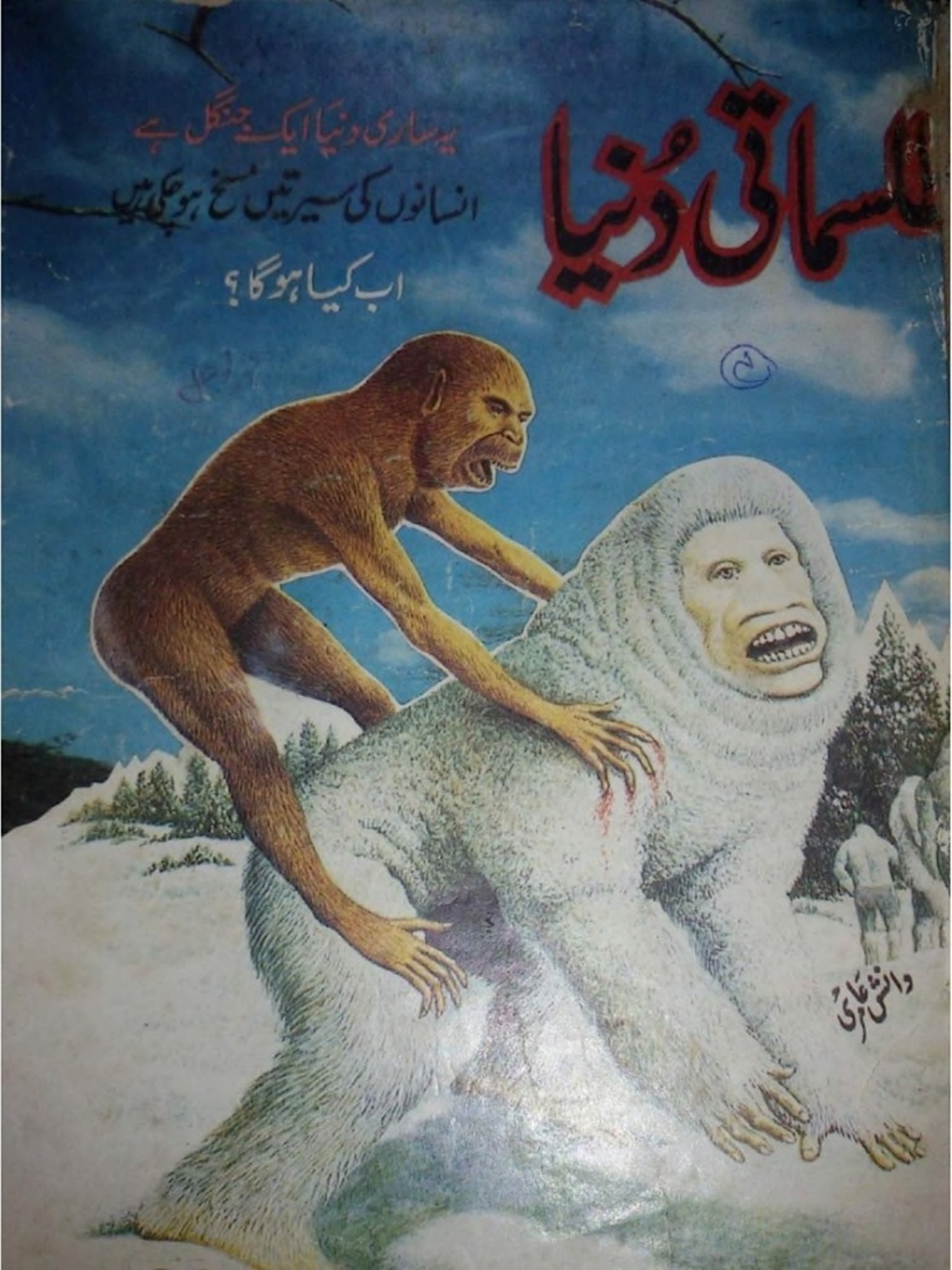
دیوبند

مدیر اعلی

فضیلۃ الشیخ

حسن الهاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند



لسماتی دُنیا
یہ ساری دنیا ایک جنگل ہے
انسانوں کی سیرتیں مسخ ہو چکی ہیں
اب کیا ہو گا؟

کیا اور کہاں

اداریہ

ادب و احترام کے ساتھ

بقلم خاص

دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کے حالیہ ایک فیصلے نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اور کارکنان کو تذبذب میں مبتلا کردیا ہے۔ عمومی طور پر سبھی لوگوں کو یہ امید تھی کہ مجلس شوریٰ۔۔۔ کارگزار مہتمم کے لئے قاری عثمان صاحب کا انتخاب کرے گی۔ اگرچہ قاری عثمان صاحب بھی اسی خاندانِ مدنی کا ایک جزو ہیں۔ جو اسوقت بلا شرکتِ غیر دارالعلوم دیوبند کا والی و مالی ہے لیکن نہ جانے کیوں قاری عثمان صاحب کو نظرانداز کرکے اچانک کارگزار مہتمم غلام رسول خاموش کو بنادیا گیا۔ حالانکہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے وصال کے بعد قاری عثمان صاحب کی شخصیت قدرے معتدل تھی۔ اور قاری طیب صاحبؒ کے معتقدین بھی یک درجہ قاری عثمان صاحب سے انسیت رکھتے تھے۔ اور اس بات کے امیدوار اور دعوے دار تھے کہ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن کے بعد قاری عثمان صاحب مہتمم بن جائیں گے تو کسی نہ کسی درجے میں ایک صدمے کی تلافی ہوجائے گی۔ لیکن فیصلہ خواہشوں اور امیدوں کے بالکل ہی برعکس ہوا۔ اور اس طرح ہوا جیسے کوئی بلی اچانک کسی کبوتر کو اٹھا کر لے جاتی ہے۔ اور قاری عثمان کے علاوہ بھی کئی دوسرے امیدوار بھی ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس سلسلے میں بعض حضرات کا کہنا یہ ہے کہ آپسی اختلاف انتشار کی وجہ سے کارگزار مہتمم ایک گجراتی کو بنادیا گیا۔ جبکہ بعض حضرات کا کہنا یہ ہیکہ چونکہ گجراتی لوگ ساؤتھ افریقہ، یورپ اور خلیج کے علاقوں میں کثیر تعداد میں ہیں اور وہاں سے علماء حضرات مدارس کا چندہ وصول کرنے کیلئے ایک سال میں کئی کئی بار باہر جاتے ہیں۔ اس لئے غلام رسول خاموش کو کارگزار مہتمم بنادیا گیا۔ تاکہ آمدنی میں حسب توقع اضافہ ہو۔ اور دولت کی ریل پیل میں کسی طرح کی کمی نہ پیدا ہو۔ کچھ لوگوں کی رائے یہ بھی ہے کہ اگر کارگزار مہتمم قاری عثمان صاحب کو بنادیا ہوتا تو پھر ان کو ہلانا مشکل تھا۔ اس لئے ابھی تو غلام رسول خاموش کو کارگزاری کے منصب پر فائز کردیا گیا۔ تاکہ جب انکو کسی مصلحت سے ہٹادیا جائے تو یہ حسبِ توقع "خاموش" رہیں۔ ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ اس اچانک اور غیر متوقع فیصلے کی وجہ کچھ بھی رہی ہو لیکن اسمیں صرف اور صرف کوئی حکمتِ عملی پوشیدہ ہے نہ کہ خلوص اور للٰہیت۔

مادرِ علمی کا انتظام۔ علم کے بعد زمینداری میں پہنچا تھا۔ اور اب زمینداری کے بعد بزنس مینوں میں پہنچ گیا ہے۔ اس مادرِ علمی کے مالی پوزیشن تو یقیناً بہتر ہوجائے گی لیکن "مسلکِ دیوبند" کا کیا بنے گا۔ اس کا اندازہ کچھ نہیں کیا جاسکتا۔

قاری طیب صاحبؒ کے وصال کے بعد مجلسِ شوریٰ کا یہ پہلا فیصلہ ہے جو ذہنوں میں انتشار و اضطراب کا باعث بنا۔ اور کارکنان نے پہلی بار کچھ کروٹیں سی لیں لیکن مولانا اسعد مدنی کے رعب ودبدبے کی وجہ سے سب بے زبان بنے ہوئے ہیں۔ شوریٰ کا اگلا اقدام تنخواہوں میں اضافے کا ہوگا۔ تاکہ اس فیصلے سے متعلق جو شکایات پیدا ہوگئی ہیں وہ رفع ہوجائیں۔ تنخواہوں میں اضافہ بجائے خود یہ تاثر دے گا کہ مالیات کا سہارا لیکر لوگوں کے ذہنوں کو خرید رہے ہیں۔ اور لوگوں کا ضمیر چاندی اور سونے کی قبروں میں دفنا رہے ہیں۔ کاش۔ مادرِ علمی کے مجلسِ شوریٰ ایسے حضرات پر مشتمل ہوتی جو اکابرین دیوبند کی سوچ و فکر کی لاج رکھنے والے ہوتے۔ اندیشہ اس کا پیدا ہوگیا ہے کہ آنے والے کل میں کہیں ایسا نہ ہو کہ دارالعلوم دیوبند کا صرف وجود باقی رہ جائے اور اس کا وہ مسلک جو اکابرین دیوبند کی امانت ہے۔ وہ مالیات اور نئے نئے نظریات کی بھول بھلیوں میں نہ کھوجائے۔

مولانا اسعد مدنی کی دور اندیشی یہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے اقدامات سے پہلے دفتر اہتمام کے پر کاٹ دیئے ہیں آج دارالعلوم دیوبند کے نظام کا اکثر حصہ دفتر تعلیمات سے متعلق ہے۔ اور اہتمام کی ذمہ داری صرف مالیات فراہم کرنے کی ہے۔ اور مالیات فراہم کرنے کیلئے گجراتیوں سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے۔ اہتمام کا دائرہ چونکہ حد سے زیادہ محدود کردیا گیا ہے۔ اس لئے مولانا سعید پالن پوری جیسے حضرات کو یہ خوش فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث بن سکیں گے۔ ان کی صلاحیت اور طلباء میں مقبولیت اپنی جگہ۔ لیکن دور اندیش قسم کی انتظامیہ سے کوئی رتبہ حاصل کرلینا آسان نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی چہار داری کی سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہیکہ وہ طلباء جن کے نام پر چندے کا ۹۸ فیصد حصہ ملتا ہے انکی مراعات میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ تنخواہوں میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اگر طلباء کیساتھ ہمدردی اور تعاون کی روش کو عام کیا جائے تب بھی کئی غلطیوں سے چشم پوشی کیجا سکتی ہے۔ انقلابِ دارالعلوم کے وقت ان کو مہمانِ رسول کہا جاتا تھا۔ اور اب؟ کوئی پوچھے تو ہم بتلائیں کیا؟

مختلف پھول

نورِ ہدایت

(ان سے) پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ جھٹ کہہ دیں گے کہ اللہ، تو کہو کہ پھر تم (اللہ) سے ڈرتے کیوں نہیں۔

(یونس۔ ۳۱)

اللہ جس کا چاہتا ہے۔ رزق فراخ کر دیتا ہے۔ اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اور کافر لوگ دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور دنیا کی زندگی آخرت (کے مقابلے) میں تھوڑا فائدہ ہے۔

(سورۃ الرعد۔ ۲۶)

(اے پیغمبر) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہوگا اور نہ دوستی (کام آئے گی۔) ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں۔

(سورۃ ابراہیم۔ ۳۱)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو گن نہ سکو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ نحل۔ ۱۸)

فرمانِ رسولؐ

لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔ حتیٰ کہ اگر تم سوار ہو اور کوئی چیز گر جائے تو اسے خود سواری سے اتر کر اٹھاؤ۔

قسم ہے اس پروردگار عالم کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص رسی لے کر جنگل چلا جائے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جاکر مانگے اور وہ اسے نہ دے۔

اچھی باتیں

● ہر چیز کے ثواب کا ایک اندازہ ہے مگر صبر کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

● سب سے زیادہ خطاوار وہ ہے جسے دوسروں کی برائیاں کرنے کی فرصت ہو۔

(حضرت عثمانؓ)

● چوں کہ جاہل کو اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ وہ عالم ہے اس لئے وہ کسی کی بات نہیں مانتا۔

(حضرت امام شافعیؒ)

● جس نے مجھے ایک لفظ سکھا دیا اس نے مجھے غلام بنا دیا۔

(حضرت علیؓ)

● ہنسنا اور خوش رہنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ غذا کو چبانا۔ (امام جعفرؒ)

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● خدا کے نزدیک بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کا خیر خواہ ہو۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

● سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ یہ نہ دیکھو کہ وہ کس کے ہاتھ میں ہے۔

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

● بانٹنے سے خوشی بڑھتی ہے جس طرح زمین میں بویا ہوا بیج فصل بنتا ہے۔

(حضرت سلمان فارسیؓ)

● گناہ کا ترک، توجہ کی کلفت سے آسان ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

● مصائب سے مت گھبرایئے کیوں کہ ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

(حضرت لقمانؑ)

نکاتِ دانش

● جو کچھ تم دیکھتے ہو اس پر ۵۰ فیصد پر یقین کرو جو تم سنتے ہو اس پر بالکل یقین نہ کرو۔ (ڈائنا کرائیگ)

● حالات انسان سے زیادہ طاقتور ہیں۔

خوشبو کی

گل چیں
مریم صدیقی

● ہوشیاری یا چالاکی ہرگز ذہانت کی علامت نہیں۔
(دیور۔ یپائیڈز)

● جس نے اپنی اہمیت کھودی وہ دنیا کی بے رحم نظروں میں گویا مرگیا۔
(ہربرٹ)

● مایوسی سے بچئے۔ کیوں کہ مایوسی انسان کو اسی طرح متاثر کرتی ہے جیسے ساحل پر بنے گھاس پھونس کے جھونپڑے کو طوفان تباہ برباد کر دیتا ہے۔

● انسان کی زندگی کی مشکلات اسی طرح ہوتی ہیں جس طرح دریا کے راستے میں برف کا ٹکڑا یا چٹان حائل ہوکر عارضی طور پر اس کی روانی کو روک دیتے ہیں وہاں پانی جمع ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر شدت اور زور کے ساتھ رکاوٹ کو بہا کر سمندر میں لے جاتا ہے۔

● ادائیگی فرض کے بغیر قوت، نیکی، سمجھ سچائی، محبت کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔ اس کے بغیر زندگی کی تمام عمارت تباہ و برباد ہوجاتی ہے۔ اور ہم اس ویرانہ میں بیٹھ کر اپنی تنہائی اور بربادی پر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

اقوالِ زریں

● شرک کے بعد بدترین گناہ ایذارسانی خلق ہے۔ (حدیث شریف)

● گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔
(صدیق اکبرؓ)

● ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنا ہے۔ (فاروق اعظمؓ)

● زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔ (عثمان غنیؓ)

خلیل جبران کے اقوال

● فطرت کا قرب دل کو سادگی اور قناعت عطا کرتا ہے اور قناعت بے نیازی کو جنم دیتی ہے۔

● گلشنِ زیست میں صرف محبت ہی ایک ایسا پھول ہے جو ارضِ بہار کا محتاج نہیں ہے اس کی نمو اور شگفتگی خزاں اور بہار سے بے نیاز ہے۔

● ایک بوڑھے انسان کے آنسو جوان آدمی کے آنسوؤں سے زیادہ اثر انگیز ہوتے ہیں کہ یہ اس کی کمزور جسم کی آخری پونجی ہوتے ہیں۔

● رکاوٹوں کے باوجود آگے بڑھنا اور دکھوں کو ہنسی سے جھیلنا ہی زندگی ہے۔ جدّوجہد کا اضطراب فرار کے سکون سے بہتر ہے۔ شمع کے گرد طواف کرتے ہوئے جل مرنے والا پتنگا تاریکی میں رہنے والے چھچھوندر سے کہیں افضل ہے۔

فکر آموز

● آپ کسی انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں۔ لیکن اس کے جذبے کو کبھی نہیں خرید سکتے۔

● اپنا غم کسی دوسرے کو مت بتاؤ۔ کیونکہ اس سے دشمن خوش، دوست پریشان اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

● ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل ضروری ہونا چاہئے۔ اور اسی حل کی موجودگی کے احساس کا نام امید ہے۔

● آدھی جنگ تو آپ اس وقت جیت لیتے ہیں جب آپ اس یقین کے ساتھ میدان میں اترتے ہیں کہ بازی آپ کی ہوگی۔

● سچ میں یہی تو ایک خرابی ہے کہ یہ کسی کا بھرم نہیں رکھتا۔

● اس زندگی کی حقیقت صرف اور صرف جدوجہد ہے۔

● جب پیسہ بولتا ہے تو سچائی خاموش ہوجاتی ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● غیبت کا سننے والا غیبت کرنے والوں میں داخل ہے۔ اور برے کام پر راضی ہونے والا اس کا فاعل ہے۔
(عیسیٰ علیہ السلام)

● وہ باتیں دشمن سے پوشیدہ رکھنے کی ہو دوست سے بھی پنہاں رکھو۔ ممکن ہے کہ یہ بھی کسی روز دشمن ہوجائے۔"
(لقمان حکیمؒ)

● قدرتِ انتقام ہوتے ہوئے غصّے کو پی جانا افضل ترین جہاد ہے۔

(امام جعفر صادقؒ)

● محبت کے لحاظ سے ہر باپ یعقوبؑ اور حُسن کے لحاظ سے ہر بیٹا یوسفؑ ہے۔

● دنیا کو چوروں کی کمین گاہ تصور کر کے ہوشیاری اور آگاہی کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

(افلاطون)

● عورتوں کے کہنے پر عمل نہ کرو۔ تمام آفاتِ زمانہ سے محفوظ رہو گے۔

(حکیم بقراط)

● جس شخص کو تیرا دل بُرا خیال کرے یا دشمن جانے اس سے بچا رہ۔

(سقراط)

رہنما باتیں

● تم میں سب سے اچھا وہ ہے، جو قرض کی ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

● مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں ہے۔

(حضرت عائشہؓ)

● جو شخص اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو جنتی کہے وہ جہنمی ہے۔

(حضرت عمرؓ)

● صرف اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مدد کرتا ہے۔

(مولانا رومیؒ)

ذوقِ علم

ایک دفعہ امام شافعیؒ سے پوچھا گیا "علم کے ساتھ آپ کی محبت کیسی ہے؟"

فرمانے لگے "جب کوئی بات کان میں پڑتی ہے تو میرے جسم کا ہر عضو اس کے سننے کا متمنی ہوتا ہے۔"

پھر دریافت کیا گیا "علم کے لئے حرص کتنا ہے؟"

فرمانے لگے "سخت بخیل آدمی کو جتنا مال کا حرص ہوتا ہے۔" پوچھا گیا۔

"علم کی طلب میں کیا کیفیت ہوتی ہے؟"

فرمایا ——— "وہ کیفیت جو ایک طلب میں ہوتی ہے۔"

اقوالِ شیخ سعدیؒ

● جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

● عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

● بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں۔ اور جلد باز منہ کے بل گرتے ہیں۔

● بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے باہر آتی ہے جب وہ خود زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

● اگر انسان غم اور خوشی کی فکر سے بلند ہو جائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آ جائے۔

● بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

● جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا۔ وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔

● ہر انسان اپنی عقل کو بڑا سمجھتا ہے اور اپنے بچے کو خوبصورت۔

نفرت کے پھول

● مت ملو ان سے جو صرف مطلب کے وقت ہی ملتے ہیں۔

● مت چلو۔ اُن کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔

● مت جاؤ۔ ایسی جگہ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔

● مت بیٹھو۔ ایسی جگہ جہاں غلاظت کے انبار ہیں۔

● مت پیو۔ ایسی شئے جو صحت کو برباد کر دے۔

● مت چکھو۔ ایسا ذائقہ جو زندگی کو پامال کر دے۔

● مت سنو۔ ایسی بات جو زندگی کو منتشر کر دے۔

● مت چنو۔ ایسا پھول جو زندگی کو ویران کر دے۔

نصیحت

اللہ تعالیٰ کو دو چیزیں سخت ناپسند ہیں۔

(۱) کسی کی تحقیر کرنا (۲) دوسرا غرور کرنا۔ بدقسمتی سے انسان میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دوسروں کی تضحیک کرنا اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔ جبکہ وہ جانتا ہے کہ سب طرح کی تعریفیں صرف اللہ کی ذات کے لئے ہیں۔ کسی کو عزت اور ذلت دینا صرف اسی کے اختیار میں ہے۔ شیطان کو دو ہی باتوں کی سزا ملی۔ ایک اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مخلوق (انسان) کی تضحیک کرنے کی اور دوسرا خود کو اعلیٰ و ارفع ہونے کی غرور کی۔ مگر آج انسان انہیں دو باتوں کو اپنائے ہوئے ہے اور عذابِ الٰہی سے خوف بھی نہیں کھاتا۔

یادگار لمحے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی

پریشان حال انسان کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۷۳ بار مغفرت لکھے گا جن میں سے ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لئے کافی ہے۔ اور ۷۲ مغفرت قیامت کے دن اس کے لئے درجات بن جائینگی۔

(بیہقی، حیاۃ المسلمین)

شمع فروزاں

● اعلیٰ کردار ایسی قوت ہے جس سے دلوں پر حکومت کی جاسکتی ہے۔ باکردار آدمی کی بات پر ہی آنکھیں بند کرکے اعتماد کیا جاتا ہے۔ دنیا کے جتنے رہنما اور قائد گزرے اُن کی کامیابی کا راز ان کے اعلیٰ کردار اور بے لوث زندگی تھی انہوں نے اپنے اعلیٰ کردار کے بل بوتے پرتن تنہا دنیا کی کایا پلٹ دی۔

● میں نے یہ نکتہ سیکھا ہے کہ خدا کی اس وسیع زمین پر کوئی شخص کسی دوسرے کی مدد کرنے کا خواہش مند نہیں اور نہ کوئی اس قابل ہے کہ کسی مدد کرسکے۔

سُنیے

● اپنے آپ کو دانا اور عالم سمجھنا آپ کو کمزور بنا دیتا ہے۔

● زندگی انمول چیز ہے اس کی قدر کرو۔

● مظلوم کی حمایت بھی ظلم روکنے کے مترادف ہے۔

اپنا حق کسی پر جتانے سے پہلے یہ سوچ لو کہ آپ پر بھی کسی کا حق ہے۔

حق گوئی کی جرأت

ابوجعفر منصور کے رعب داب اور ہیبت و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ دربار میں کوئی شخص اس سے مخاطب ہونے کی بہت کم جرأت کرسکتا تھا۔ لیکن حق و صداقت کا رعب ہر رعب سے زیادہ ہے! اور جن لوگوں پر یہ حقیقت واضح ہوجائے وہ مادی جاہ و جلال کو کوئی بھی اہمیت نہیں دیتے۔

ایک مرتبہ چند عابد و زاہد ابوجعفر منصور کے پاس آئے۔ منصور جی ہی جی میں بہت خوش ہوا کہ یہ لوگ جنہیں عوام میں عقیدت و احترام کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، آج شاید کسی دنیوی غرض سے حاضر دربار ہوئے ہیں۔ غالباً اس کی "انا" کو بھی اس سے تسکین ہوئی ہوگی۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب ان میں سے ایک بے تکلفانہ انداز میں اس کا نام لے کر کہنے لگا۔

"اے عبداللہ! خدائے تعالیٰ نے تمام دنیا تجھے عطا کردی ہے۔ کچھ حصۂ زمین کے بدلے تھوڑی سی آخرت کی آسائش بھی خرید لے۔ اس رات کو بھی کبھی کبھی یاد کرلیا کر جب تو قبر میں لیٹے گا اور اس دن کو بھی یاد کرلیا کر جس کے بعد کوئی رات نہ آئے گی (یعنی روز قیامت")

منصور یہ نصیحت سُن کر خاموش ہوگیا۔ پھر حکم دیا کہ ان لوگوں کو کچھ انعام دیا جائے۔ وہی شخص پھر بولا اور کہنے لگا "جس کو انعام کی خواہش ہوتی ہے اسے حاکموں اور بادشاہوں سے اس قسم کی باتیں کرنے کی جرأت نہیں ہوتی"۔

اور یہ کہہ کر وہ جماعت خاموشی سے منصور کے دربار سے نکل گئی۔

باتوں سے خوشبو آئے

● اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے آئینوں کا سہارا مت لیں۔ بلکہ کردار کے آئینے میں خود کو دیکھیں۔

● رشتے ناطے برف کے گالوں کیطرح ہوتے ہیں۔ جو کسی ہلکی آنچ سے بھی پگھل جاتے ہیں۔

● حسین یادوں کو کبھی بھی فراموش نہ کیجئے۔ کیوں کہ یہ آپ کی آئندہ زندگی کے لئے آبِ حیات سے کم نہیں ہوں گی۔

نفس

ابراہیم خواصؒ کہتے ہیں کہ میں لکام کے پہاڑ پر تھا۔ وہاں انار دیکھ کر دل میں کھانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے ایک انار توڑ کر چکھا تو وہ ترش نکلا۔ میں اسے پھینک کر چل دیا۔ چند قدم آگے جا کر دیکھا کہ ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اسے بھڑیں چمٹی ہوئی ہیں۔ میں نے اسے سلام کیا۔ اس نے میرا نام لے کر جواب دیا تو میں نے حیرانی سے پوچھا۔

"آپ مجھے کیسے جانتے ہیں۔؟" اس نے جواباً کہا۔

"جو اللہ کو پہچانتا ہے پھر اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی"۔

میں نے کہا۔ "تمہارا تو بہت بلند مقام ہے۔ تم بارگاہِ ربّ العزت میں ان بھڑوں کے دور کیئے جانے کیلئے دعا کیوں نہیں کرتے ہو"۔ اس نے جواب دیا۔

"میں جانتا ہوں کہ اللہ کے یہاں تمہارا بھی بہت بلند مقام ہے۔ تم نے انار کی خواہش نہ ہونے کی دعا کیوں نہ کی۔ بھڑوں کی دنیاوی تکلیف انار کھانے کی آخرت کی تکلیف سے بہتر ہے۔ بھڑیں تو جسم کو ڈستی ہیں۔ مگر خواہشات انسان کے دل کو ڈس لیتی ہیں۔

چراغِ راہ

● مجھے اپنے آپ کو کام میں غرق کردینا

چاہیئے۔ ورنہ غم اور مایوسی مجھے فنا کر دیگی۔

● جوش اور ہوش بہت کم ایک ساتھ نظر آتے ہیں۔ مگر جس شخص .... میں یہ دونوں خوبیاں موجود ہوں وہ کبھی مار نہیں کھاتا۔

● بعض لمحے چاقو کی دھار جیسے ہوتے ہیں۔ غلط فیصلہ ہو جائے تو اُن کی کاٹ سے نہ جان بچتی ہے نہ ایمان۔

● فائدہ ایسا گاڑھا شیرا ہوتا ہے کہ ہر انسان ہی مکھی کی طرح آسانی سے جا پھنستا ہے۔

شہر کے تازہ ترین حالات

یہ ریڈیو قبرستان ہے۔ یہ خبریں آپ کے کانوں میں دھکیلی جا رہی ہیں۔ آج ، بج کر ۱۲ منٹ پر سبزی منڈی میں دھماکہ ہوا۔ اس کے ساتھ ہی شور و غل مچ گیا۔ دھماکے میں چھ آلو، تین گوبھیاں ہلاک اور دو گوبھیاں زخمی ہو گئیں۔ دو بیگن دور کھڑے آواز سنتے ہی وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب دھماکے کے بعد سبزی منڈی کا ملبہ صاف کیا گیا تو نیچے سے تربوز کا بچہ جو بالکل صحیح سلامت تھا پایا گیا۔ اس کو کوئی خراش تک نہیں آئی۔ زخمی سبز مرچوں کو بھی اسپتال لایا گیا۔ مرچوں کی تعداد چھ تھی۔ ایک مرچ نے اسپتال جا کر دم توڑ دیا۔ دو کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔

ایک دوسری خبر کے مطابق گنجا سوئیٹ ہاؤس پر مکھیوں نے زبردست دھاوا بولا اور شیشے توڑ کر گلاب جامن اور دوسری مٹھائیوں پر حملہ کیا۔ بہت سے گلاب جامن زخمی ہوئے اور بوڑھے گلاب جامن نہ بھاگنے کی وجہ سے موقع پر ہلاک ہو گئے۔ زخمیوں کو اسپتال پہنچایا گیا۔ پھر سوئیٹ ہاؤس کے مالک گنجا صاحب آئے۔ انھوں نے گلاب جامنوں کی عیادت کی اور کہا کہ تمام گلاب جامنوں میں دوبارہ میٹھا بھرا جائیگا۔ اس بات پر گلاب جامن بہت خوش ہوتے۔ اور باقی تمام ترشیرینوں کے ساتھ "گنجا صاحب کا شکریہ ادا کیا۔

منتخب اشعار

ہم رو دیئے تو لگ گئی ساون کی ایک جھڑی
تم ہنس دیئے تو پھولوں کی برسات ہو گئی

●

جو خالی جیب کا اور مرتبہ سائل کا پہچانو
تو میٹھی بات کو خیرات کا نعم البدل جانو

●

یہ ضروری تو نہیں آگ سے جل جائے کوئی
بعض لوگوں کو مقدر بھی جلا دیتا ہے

●

غم کی جاگیر وراثت میں ملی ہے مجھکو
اپنی جاگیر میں رہتا ہوں میں خوابوں کیطرح

●

عمر بھر کا فاصلہ طے کر کے مجھ پہ یہ کھلا
جس پہ میں چلتا رہا وہ راستہ میرا نہ تھا

●

خوشبو کی طرح گزرو مرے دل کی گلی سے
پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن

کیا فائدہ؟

بیوی۔ کیا تمہیں اس بات سے اتفاق ہے کہ مرد کو شادی کے بعد عقل آتی ہے۔

شوہر۔ جی ہاں۔ لیکن پھر عقل آجانے سے فائدہ ہی کیا۔ ؟

مبارکباد

مبارک ہو دوست آج کا دن تمہاری زندگی کا مبارک دن ہے۔

لیکن میری شادی تو کل ہے۔

اسی لئے آج کا دن تمہارے لئے مبارک ہے۔

شادی کے بعد

● مرد زندگی کو بہت جلد سمجھ لیتا ہے۔ عورت بہت دیر سے۔

● مرد مکان بناتا ہے عورت گھر۔

● شادی کو کامیاب بنانے کے لئے دو کی ضرورت پڑتی ہے۔ ناکام کرنے کیلئے ایک کی۔

● شادی سے پہلے آنکھیں کھلی رکھو اور بعد میں آدھی بند۔

● مرد کا بہترین ساتھی اگر کوئی ہے تو اس کی ہمدرد بیوی۔

● بیوی نجات کا ذریعہ ہے۔

سنہری باتیں

● تم اپنی جس بات کو ناپسند کرتے ہو اور نہیں چاہتے کہ لوگ دیکھیں تو تنہائی میں بھی ایسا نہ کرو۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

● عادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔

(حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ)

● اصل کمال علم اور عمل دونوں کو جمع کرنے میں ہے۔ (ابن جوزیؒ)

● لگن کے بغیر کسی میں بھی ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔ (ارسطو)

● دوسروں سے محبت کرنا اور ان کے لئے جینا ہی اصل زندگی ہے۔

(اسپنسر)

● سب سے بڑی دولت صحت مند جسم ہے۔ (ایمرسن)

قسط ۶۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

بہ سلسلہ سورۂ احزاب

اگر کسی مقام پر طاعون پھیلا ہوا ہو۔ اور کوئی شخص ازراہِ مصلحت وہاں سے کسی اور جگہ منتقل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ دوسری جگہ جاکر ۳۰۱ مرتبہ روزانہ سورۂ احزاب کی یہ آیت تلاوت کرتا رہے۔ اور اسی آیت کو کاغذ پر لکھ کر اپنے مکان کے دروازے پر چسپاں کردے۔ اس سے مکان کی بھی حفاظت ہوگی اور وہ خود بھی نیز اس کے اہل خانہ بھی طاعون کے اثرات سے محفوظ رہیں گے۔

آیت مبارکہ یہ ہے۔ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ (آیت ۱۷،۱۶) اگر کسی شخص کی عورت بدچلن یا بدزبان ہو۔ شوہر کی نافرمانی کرتی ہو۔ وہ شخص اس آیت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے عورت کو پلائے۔ انشاء اللہ وہ بداخلاقی اور بدچلنی سے باز آئے گی۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰى فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝ (آیت ۳۴،۳۳)

اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔ کسی مقدمہ میں پھنسا ہوا ہو۔ کسی موذی مرض کا شکار ہو۔ کوشش اور علاج کے بعد اولاد کی نعمت سے محروم ہو۔ تو اس کو چاہیئے کہ بوقتِ تہجد غسل کرکے مصلے پر بیٹھ جائے اور تین سو تیرہ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ لیکن اس آیت کو پڑھنے سے پہلے ۱۲ رکعات نفلیں بہ نیت تہجد ادا کرے۔ اس عمل کو متواتر ۱۲ روز تک کرے۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ ۝ (آیت ۴۳، ۴۰)

اپنے باطن کو روشن کرنے کیلئے اور اپنے قلب و روح کو صاف ستھرا کرنے کیلئے اس آیت کو سورج نکلنے سے پہلے بعد نمازِ فجر ایک سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ۝ (آیت ۴۷،۴۵) اگر کوئی شخص سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے تو اس کو چاہیئے تازہ غسل کرے۔ نوچندی جمعرات کو بعد نمازِ ظہر گیارہ ہزار مرتبہ، اور اسی دن عشاء کے بعد اسی آیت کو دس ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر صاف ستھرے بستر پر سو جائے۔ انشاء اللہ اسی شب زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اگر زیارت سے مشرف ہوجائے تو اگلے دن گیارہ سو مرتبہ کوئی بھی درود پڑھنے کا اہتمام کرے۔

آیت مبارکہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اگر کوئی شخص بے گناہ کسی الزام میں پھنس گیا ہو۔ وہ خود یا اس کے رشتے دار جمعرات کے دن روزہ رکھیں۔ اور بعد نمازِ عشاء اس آیت کو سات ہزار مرتبہ پڑھیں اور دعا کریں۔ انشاء اللہ الزام سے نجات ملے گی۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ (آیت ۵۸) یہ بات یاد رکھیں کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کا ورد وضو کی حالت میں کریں۔ بلا وضو کوئی عمل نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آیاتِ قرآنی کا عمل کرتے وقت لباس پاک تو ہونا ہی چاہیئے صاف ستھرا بھی ہونا چاہیئے۔ گندے سندے لباس میں عمل کرنے کی غلطی نہ کریں۔ دورانِ عمل اگر خوشبو کا اہتمام کریں تو افضل ہے۔ اس سے روحانیت جلد آتی ہے اور رحمت خداوندی عامل کی مدد کرتی ہے۔ (باقی آئندہ)

تشخیص امراض واثرات

روحانی یا جسمانی علاج سے پہلے امراض کی تشخیص اور صحیح تشخیص کرنا بے حد ضروری ہے۔ امراض کی جب تک تشخیص صحیح نہیں ہوگی تب تک علاج بھی صحیح نہیں ہو سکے گا۔

آج کے دور میں اکثر عاملین اٹکل پچّو سے کام چلاتے ہیں۔ یا پھر پیسے جیبوں سے نکالنے کیلئے سبھی کو جادو یا کرنی کرتوت کا اثر بتادیتے ہیں۔ مریضوں کو خود بھی پہلے ہی سے کرنے کرانے کا وہم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ عاملوں کی بات کی تائید کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح عاملوں کی تو چاندی بن ہی جاتی ہے۔ مریض ٹھیک ہو یا نہ ہو۔ شفاء دینا اللہ کا کام ہے۔ اگر شفاء کا فیصلہ آسمان پر نہ ہو تو دنیا کا کوئی بھی علاج کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ لیکن کسی بھی مرض کو دفع کرنے کے لئے حکم ربّی کے ساتھ ساتھ صحیح اسباب کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالٰی نے خود بھی اپنے بندوں کو ہر معاملے میں صحیح اسباب اختیار کرنے کا پابند کیا ہے۔ چنانچہ صحیح اور قیمتی دواؤں کا انتخاب پھر ان کی خریداری اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن صحیح دواؤں یا صحیح نقوش کے استعمال سے پہلے امراض کی صحیح تشخیص کرنا بھی ضروری ہے۔ جب تک عامل یا معالج کو یہ ہی خبر نہ ہو کہ مریض کس مرض یا کس اثر میں مبتلا ہے اس وقت تک صحیح علاج کا ہو جانا اور صحیح ادویات یا صحیح تعویذات کا متعیّن کرنا قطعاً ناممکن ہے۔

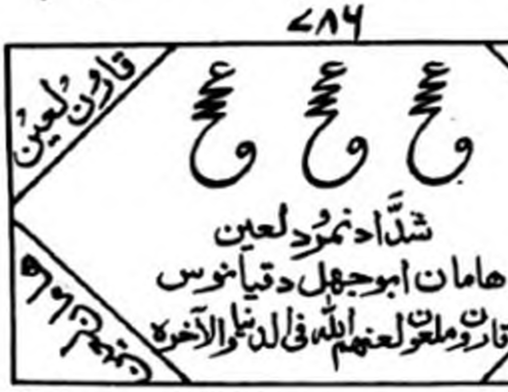
ہم نے عاملین کی رہنمائی کے لئے "صنم خانۂ عملیات" میں امراض کی تشخیص کا یہ باب بطورِ خاص قائم کیا ہے۔ تاکہ ہم اس میں ایسے فارمولے نقل کر سکیں۔ جو عاملین کی رہبری کا کام انجام دے سکیں۔ ہمیں امّید ہے کہ عامل حضرات ان فارمولوں سے حسب استطاعت استفادہ کریں گے۔ اور اپنی خدمتِ خلق کی صلاحیتوں میں اضافہ کر کے ملّتِ اسلامیہ کے لئے ایک خادم ثابت ہوں گے۔

اب ہم اُن طریقوں کو نقل کرتے ہیں جو روحانی عملیات کا ایک خزانہ ہیں۔ اور اس طرح کے خزانوں کو چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ لیکن ہماری تحریک یہ ہے کہ ہم جو کچھ جانتے ہیں وہ اہلِ حضرات کے لئے پیش کر دیں۔ اور کوئی ایک دولت بھی کسی سے چھپا کر نہ رکھیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل حضرات کو استفادہ کی توفیق دے اور نااہل حضرات کو اس ذخیرے سے دور رکھے۔ (آمین)

طریقہ ۱ جس وقت مریض پر دوسری کیفیات ظاہر ہو رہی ہوں۔ اس وقت مریض کو یہ نقش دکھائیں۔ اگر اس نقش کو دیکھ کر مریض رونے لگے تو سمجھیں اس پر جن کا اثر ہے۔ اگر ہنسنے لگے تو کوئی خبیث روح اس پر مسلط ہے۔ اگر خاموش رہے تو دماغی خلل ہے۔

۷۸۶



طریقہ ۲ مریض کا پہنا ہوا کپڑا ناپیں۔ پھر اس پر بسم اللہ، سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی تین تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ سورۃ صافات (سپارہ ۲۳) تا آیت شططًا۔ اور سورۃ جن سپارہ ۲۹ تا آیت لازب۔ ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں پھر معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اس طرح اس کپڑے پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں پھر دوبارہ اس کپڑے کو ناپیں۔ اگر کپڑا گھٹ جائے تو جادو ہے اگر بڑھ جائے تو جن وغیرہ کا اثر ہے۔ جوں کا توں رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۳ ایک کورا مٹی کا سکورا لے کر کالی روشنائی سے اس پر یہ طلسم لکھیں۔

اا۱۸۸۳ااا ع ۹ ح ۴ ح ۴ ح ۱۱۱۲ اا۲۴ اس

اس کے بعد اس سکورے کو سات مرتبہ مریض کے چاروں طرف گردش دے کر اس کو دہکتی ہوئی آگ میں رکھ دیں۔ اور دیکھیں اگر حروف سفید ہو گئے تو سحر ہے۔ اگر سرخ ہو گئے تو چڑیل یا بدروح کا اثر ہے۔ اگر غائب ہو گئے تو جن کا اثر ہے۔ اگر کالے ہی رہے تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ ۴ مریض کے سر سے لیکر پاؤں تک ایک نیلا ڈورا ناپیں۔ پھر اس پر سات مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ کر دم کر دیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ (اگر کوئی شخص سورۃ مزمل کا عامل ہو تو اس کے لئے صرف ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی ہوگا) اس کے بعد پھر دوبارہ اس ڈورے کو مریض کے قد سے ناپیں۔ اگر کم ہو جائے تو سحر ہے۔ اگر بڑھ جائے تو آسیبی اثرات ہیں اگر جوں کا توں رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۵ مریض کے پہنے ہوئے کپڑے کو چوڑائی کی طرف سے ناپیں۔ پھر اس پر یہ عزیمت ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عزمت علیکم یا جمیع احضروا ما التوراۃ اخبر فی الانجیل

وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِیْمِ۔ صَفَّا رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اس کے بعد ایک ایک مرتبہ آخری دونوں سورتیں پڑھ کر یہ کہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اس کے بعد دوبارہ کپڑے کی پیمائش کریں۔ اگر ایک انچ کم ہو جائے تو جن کا اثر ہے۔ اگر دو انچ کم ہو جائے تو روحِ بد کا اثر ہے۔ اگر ۳ انچ کم ہو جائے تو جادو ہے۔ اگر اس سے بھی زائد گھٹ جائے تو کسی عمل کی رجعت ہے۔ اگر کپڑا جوں کا توں رہے تو دماغی خلل ہے۔ یا کوئی جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۶: فجر کی نماز کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اِفْتَحْ اِفْتَحْ اِفْتَحْ سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ اور اللہ سے مدد طلب کریں۔ پانچ منٹ کے بعد جو بات قلب پر وارد ہو اس کو اللہ کی رہنمائی سمجھیں اور اسی کو ملحوظ رکھ کر مریض کا علاج کریں۔

طریقہ ۷: کالی مرغی کا انڈا لے کر اس پر یہ عبارت لکھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ اَهْلُکْعٌ فَوْعٌ۔ پھر اس انڈے کو مریض کے دائیں ہاتھ پر رکھ دیں۔ اور ہاتھ پوری طرح کھلوائے رکھیں۔ اب سورۂ اخلاص لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں۔ اس دوران دھنیئے کی دھونی دیتے رہیں۔ پانچ دس منٹ کے بعد انڈا خود بخود کھڑا ہو جائے گا۔ اس وقت اس کو توڑ دیں اور دیکھیں۔ اگر انڈے کی زردی میں کالا بال ہو تو سفلی سحر ہے۔ اگر زردی تمام کی تمام کالی ہو تو نظر بد ہے۔ اگر سفیدی میں سرخ بال ہو تو آسیب و جنات کا اثر ہے۔ اور انڈا صحیح سلامت نکلے تو پھر جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۸: سات نیلے ڈورے سر سے پاؤں تک مریض کے ناپیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر ڈورے پر دم کر دیں۔ اس کے بعد پھر ڈورے کو مریض کے بدن سے ناپیں۔ اگر ڈورہ ایک انچ بڑھ جائے تو آسیب کا اثر ہے۔ اگر ۲ انچ بڑھ جائے تو سحر علوی ہے۔ اگر ۳ انچ بڑھ جائے تو سحر سفلی ہے۔ اگر ۴ انچ بڑھ جائے تو اُمّ الصبیان ہے۔ اگر پانچ انچ بڑھ جائے تو نظر بد ہے۔ اگر ایک انچ کم ہو جائے تو ہوا ہے۔ اگر ۲ انگلی کم ہو تو بد روح ہے۔ اگر ۳ انچ کم ہو تو جناتی سحر ہے۔ اگر برابر ہو تو جسمانی مرض ہے۔

عزیمت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ یَاذِی الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ۔ اَلْمُلْکُ الْقَدِیْمِ۔ وَالْعَطَاءِ الْعَظِیْمِ۔ یَاھَادِیَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ۔ یَامُرْسِلَ الرِّیَاحِ وَیَاخَالِقَ الْاَصْبَاحِ وَیَاذِی الْعَرْشِ الْجُوْدِ النَّیَاحِ یَا اَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِلَی الْفُؤَادِ وَاَخَذَهُمُ اللّٰہُ وَالشَّجَرُ کُلُّ نَاقَۃٍ وَّاٰفَۃٍ وَشِدَّۃٍ وَبَلَاءٍ وَبَلِیَّۃٍ وَکُلُّ ذِلَّۃٍ وَعِلَّۃٍ وَکُلِّ قِلَّۃٍ وَمَرَضٍ وَحَرَضٍ وَقَرْضٍ وَفَقْرٍ وَدَاءٍ وَکُلِّ سِحْرٍ وَسَاحِرَۃٍ وَعِلَّۃٍ وَصَغِیْرٍ وَکَبِیْرٍ یَاسُبُّوْحُ یَاقُدُّوْسُ یَارَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

طریقہ ۹: اس نقش کو کورے سکورے پر لکھ کر سکورے کو مریض کے جسم پر سر سے پیر تک سات مرتبہ

اُتار کر دہکتی ہوئی آگ میں رکھ دیں۔ اگر یہ نقش سُرخ ہوجائے تو بد روح کا اثر ہے۔ اگر سفید ہوجائے تو جادو ہے۔ اگر غائب ہوجائے تو جنّات کے اثرات ہیں۔ اگر کالا ہی رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ نمبر ۱۰ مندرجہ ذیل نقش کالی پینسل سے لکھ لیں۔ اور اس نقش کو ایک گلاس میں پانی بھر کر اس میں ڈال دیں۔ مریض کو اپنے سامنے بٹھالیں۔ اور سورۃ ناس اس طرح پڑھیں کہ ہر جگہ لفظِ ناس کی تکرار سات سات مرتبہ کریں۔ جب سورۃ پوری ہوجائے تو گلاس کے پانی پر دم کردیں اس کے ساتھ ساتھ اگر "یا علی" سات مرتبہ پڑھ کر دم کردیں۔ تو اور بھی بہتر ہے۔ واضح رہے کہ "علی" اللہ کے ننانوے ناموں میں شامل ہے۔

یہ عمل جو ذکر کیا گیا، ایک بار ہوا۔ عامل کو چاہئیے اس عمل کو لگاتار ۳ مرتبہ کرے، گویا کہ گلاس پر ۳ مرتبہ دم کرے۔ پھر یہ پانی مریض کو پلادے۔

- اگر مریض کو پانی کڑوا محسوس ہو۔ اس میں سے پٹرول یا مٹی کے تیل کی بُو آئے تو آسیب کا اثر ہے جو اپنے ہی گھر سے چڑھا ہے۔
- اگر پانی کسیلا۔ پھیکا پھیکا سا محسوس ہو تو پُرانا سحر ہے۔
- اگر عرقِ گلاب محسوس ہو تو کسی بزرگ کا سایہ ہے۔
- اگر چاروں مغز کی سی خوشبو آئے تو والدہ سے اثر چلا آرہا ہے۔
- اگر عرقِ گاؤزبان کی بُو آئے تو والد کی طرف سے اثر چلا آرہا ہے۔
- اگر حقے کی بُو آئے تو ہندو جن کا اثر ہے۔
- اگر روحِ افزا کی سی خوشبو آئے تو مسلمان جن کا اثر ہے۔
- اگر مالٹے یا سنگترے کی بُو آئے تو گھر میں رہنے والے کسی سائے کا اثر ہے۔
- اگر مٹی کی سوندھی سوندھی سی بُو آئے تو رشتے داروں کی سے طرف سے کئے ہوئے سحر کا اثر ہے۔
- اگر کسی طرح کی بُو نہ آئے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ نمبر ۱۱ مریض کو سامنے بٹھا کر مندرجہ ذیل نقش لکھنا شروع کردیں۔ ● اگر مریض پر آسیب کا اثر ہوگا تو فوراً ظاہر ہوگا۔

- اگر مریض کے کاندھے بھاری ہوجائیں، جسم پر کپکپی طاری ہوجائے تب بھی سمجھ لیں کہ آسیبی اثرات ہیں۔
- اگر مریض کا دل متلانے لگے تو سمجھ لیں کہ نظرِ بد ہے۔
- اگر مریض رونے لگے یا بے ہوش ہونے لگے تو سمجھ لیں کہ جادو ہے۔
- اگر کچھ بھی نہ ہو تو جسمانی مریض ہے۔
- اگر جسمانی مرض کے علاوہ کوئی اثر پایا گیا تو مریض سے ۱۴ جوتے اس نقش پر مروا کر نقش کو جلادیں۔ اور باقی علاج مریض کا جو مناسب سمجھیں کریں۔

نقش یہ ہے۔ اس نقش کی کوئی چال نہیں ہے۔ اوپر سے شروع کر کے دائیں سے بائیں کو پُر کر لیں۔

۷۸۶

لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد
لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد	لشکر فرعون حاضر شد

طریقہ ۱۲ آسیبی مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کو تاکید کریں کہ وہ "یَا بُدُوح" زور زور اور جلدی جلدی پڑھے۔ چند مرتبہ پڑھنے کے بعد مریض پر جو چیز بھی ہوگی، حاضر ہو کر ہمکلام ہو جائے گی۔ اور اپنے آنے اور چڑھنے کی وجہ بھی بتائے گی۔

طریقہ ۱۳ مریض کو اپنے سامنے بٹھا کر تین مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں اور سورۃ فاتحہ مع بسم اللہ ۷ مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ کے میم کو الحمد میں ملا کر پڑھیں۔ اور مریض پر دم کر دیں۔ اس طرح ۳ بار کریں۔ مریض پر جس چیز کے اثرات ہوں گے۔ مریض پر حاضر ہو کر ہم کلام ہوں گے عامل بات چیت کے بعد علاج کا فیصلہ کرے۔

طریقہ ۱۴ مندرجہ ذیل نقش ۴ عدد لکھ کر کسی رومال کے چاروں کونوں میں باندھیں۔ پھر اس رُمال کو مریض کے بائیں بازو پر باندھ دیں۔ اگر مریضہ عورت ہو تو دوپٹے کے چاروں کونوں میں تعویذ باندھ کر اس دوپٹے کو مریضہ کے سر پر باندھ دیں۔ رات بھر یہ بندھا رہے۔ صبح کو اٹھ کر دوبارہ رُمال یا دوپٹے کی پیمائش کریں۔ اگر دوپٹہ کم ہو جائے تو جادو ہے۔ زیادہ ہو جائے تو آسیب ہے۔ اگر برابر رہے تو جسمانی مرض ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۰ ۰ ۱۱۹

طریقہ ۱۵ مریض کے سر سے پاؤں تک ایک نیلے رنگ کا ڈورہ لے کر مریض کے ہاتھ میں دے دیں۔ اور مٹھی بند کرا دیں۔ اس کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ، ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر بند مٹھی پر دم کر دیں۔ پھر ڈورہ نکال کر دوبارہ ناپیں۔ اگر ڈورہ بڑھ جائے تو آسیبی اثرات ہیں۔ اگر گھٹ جائے تو سحر کے اثرات ہیں۔ اگر ڈورہ جوں کا توں رہے تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۱۶ ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر سات مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ تَعْلَمُ مَافِیْ قُلُوْبِہِمْ۔ پھر پانی پر دم کر کے یہ پانی مریض کو پلا دیں۔

اگر مریض پر غشی طاری ہو جائے تو سحر ہے۔

اگر اس پر حاضری ہو جائے تو جن کا اثر ہے۔

- اگر مریض رونے لگے تو سفلی عمل ہے۔
- اگر مریض کا بدن کپکپانے لگے تو نظرِ بد ہے۔
- اگر کچھ بھی نہ ہو تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۱۷ کپڑا سونگھ کر مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے درج ذیل اسماءِ الٰہی کو پونے چار لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ مقررہ تعداد میں ہی عمل پڑھیں۔ کمی بیشی آخری دن پوری کریں۔ کم سے کم دنوں کی مدّت اکتالیس دن ہے۔ زیادہ سے زیادہ مدّت کی کوئی قید نہیں ہے۔ عمل کی تعداد روزانہ ایک جیسی رہنی چاہیئے۔ اکتالیسوے دن کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ جب پہلا سوا لاکھ پورا ہو جائے تو اس کا ثواب تمام انبیاء علیہم السّلام کو پہنچا دیں۔ جب دوسرا سوا لاکھ پورا ہو جائے تو اس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دیں۔ جب تیسرا سوا لاکھ پورا ہو جائے تو اس کا ثواب عامۃ المسلمین کو پہونچا دیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ تین سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ جب کسی مریض کا مرض معلوم کرنا ہو تو اس کے استعمال شدہ کپڑے پر ایک سو ایک باران اسماءِ الٰہی کو پڑھ کر دم کریں۔ پھر کپڑے کو سونگھیں۔ اگر کپڑے میں سے گندھک کی سی بُو آئے تو مریض پر آسیب کا اثر ہے۔ اگر کپڑے میں سے مُردار کی سی بُو آئے تو مریض پر جادو کا اثر ہے۔ اگر کپڑے میں سے کسی طرح کی بُو نہ ہو تو سمجھ لیں کہ جسمانی مرض ہے۔

اسماءِ الٰہی یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا وَاجِدُ يَا مَاجِدُ يَا جَوَّادُ۔ اگر دس ہزار سے زائد مریضوں کی تشخیص کر ہو تو پھر اس عمل کو کپڑا سونگھتے وقت صرف ایک ہی مرتبہ پڑھ لینا کافی ہے۔

طریقہ ۱۸ مریض کے استعمال شدہ کپڑے کو ناپ لیں۔ پھر مریض کے اس کپڑے کو اپنے سامنے رکھ کر سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر کپڑے پر دم کر دیں۔ پھر سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر آیت الکرسی سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر چاروں قل سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر سات مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر دیں۔ اس کے بعد پھر کپڑے کو ناپیں۔ اگر کپڑا بڑھ جائے تو مریض پر آسیب کا اثر ہے۔ اگر گھٹ جائے تو مریض پر جادو کے اثرات ہیں۔ اگر کپڑا جوں کا توں رہے تو مریض جسمانی مرض میں مبتلا ہے۔

اس عمل کو روزانہ ایک مرتبہ عامل پڑھتا رہے۔ تو عمل کی تاثیر برقرار رہے گی۔ اسکی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک روزانہ چالیس مرتبہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ پڑھتے رہیں۔

طریقہ ۱۹ نو ثابت کالی مرچ لیں۔ ہر ایک مرچ پر معوذتین ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ جب کسی مریض کی تشخیص کرنی ہو تو تین تین کالی مرچ مریض کے دونوں ہاتھ میں دیکر مٹھی بند کرا دیں۔ اور ۳ کالی ایک پیالی میں پانی ڈال کر ۳ منٹ کے بعد مریض کو یہ پانی پلا دیں۔

- اگر مریض پر حاضری ہوجائے تو سمجھ لیں آسیبی اثرات ہیں۔
- اگر مریض رونے لگے۔گھبراہٹ کا اظہار کرنے لگے تو سمجھ لیں کہ جادو کا اثر ہے۔
- اگر مریض پر غشی سی طاری ہوجائے تو جناتی سحر ہے۔
- اگر مریض کی آنکھیں سرخ ہوجائیں یا پیلی پڑجائیں تو نظرِ بد ہے۔
- اگر کچھ بھی نہ ہو تو جسمانی بیماری ہے۔

طریقہ نمبر۲۰ بڑے سائز کے، چاول لے کر ہر چاول پر "اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ" سات سات مرتبہ پڑھ کر رات کو مریض کے بستر یا تکیے کے نیچے رکھدیں۔صبح کو پڑیا کھولکر دیکھیں
- اگر چاولوں کی تعداد کم ہوگئی۔یا چاول ٹوٹ گئے تو سمجھیئے کہ سحرِ سفلی ہے۔
- اگر چاولوں کا رنگ کالا پڑگیا تو سمجھئے کہ آسیبی اثرات ہیں۔
- اگر چاولوں کا رنگ کتھئی ہوگیا تو سمجھیں کہ نظر بد ہے۔
- اگر چاول جوں کے توں رہے تو سمجھیں کہ جسمانی مرض ہے۔

طریقہ نمبر۲۱ دو کالے ڈورے جو ایک فٹ کے ہوں۔ان دونوں پر سو مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ کر دم کردیں۔ جب کسی مریض کی تشخیص کرنی ہو تو ان میں سے ایک ڈورہ لے کر اس پر ایک مرتبہ سورۃ مزمل پڑھکر دم کردیں۔اور مریض کے بازو پر عورت ہو یا مرد باندھ دیں۔مریض کا اس وقت ہر اعتبار سے پاک صاف ہونا ضروری ہے۔رات گزارنے کے بعد مریض کے ہاتھ سے یہ ڈورہ کھول کر اپنے پاس رکھے ہوئے ڈورے سے اس کی پیمائش کریں۔
- اگر مریض والا ڈورہ کم ہوگیا تو سحر ہے۔
- اگر مریض والا ڈورہ زیادہ ہوگیا تو آسیب ہے۔
- اگر جوں کا توں رہے تو مرض جسمانی ہے۔
- تشخیص کے بعد پھر سورۃ مزمل پڑھ کر دونوں ڈوروں پر دم کردیں۔

طریقہ نمبر۲۲ ایک گلاس پانی پر ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ قریش ایک مرتبہ، آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھیں۔اَلِیْقًا مَلِیْقًا تَلِیْقًا اَنْتَ تَعْلَمُ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ اور پانی پر دم کردیں۔پھر یہ پانی مریض کو پلادیں۔پانی پلانے کے پانچ منٹ کے بعد مریض کی کیفیات بدل لیں گی۔
- اگر مریض کا بدن کپکپانے لگے اور اس کو رونا آنے لگے تو سفلی جادو ہے۔
- اگر مریض پر حاضری ہوجائے، جسم بھاری ہوجائے، آنکھیں سرخ ہوجائیں تو آسیبی اثرات ہیں۔
- اگر مریض پر غشی سی طاری ہوجائے، اس کے سر میں درد ہوجائے تو نظر بد ہے۔
- اگر مریض کا جی متلانے لگے۔اس کے پیٹ میں درد ہونے لگے، اس کے بدن میں کیڑیاں سی چلنے لگیں

تو جناتی سحر ہے۔

- اگر کچھ بھی نہ ہو تو جسمانی مرض ہے۔

طریقہ ۲۳ آیت الکرسی کا یہ عمل ایک سو ایک دن کا ہے۔ کسی تنہائی کی جگہ میں کریں۔ دورانِ عمل روزے رکھیں اور پرہیز جمالی کریں۔ دورانِ عمل اگر بتی جلانے کا اہتمام کریں۔ دورانِ عمل ہلکی روشنی رکھیں۔ نائٹ بلب جلا سکتے ہیں۔ مدّتِ عمل میں زبان کو لعن طعن غیبت و تہمت اور کذب بیانی سے محفوظ رکھیں۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ذکرِ الٰہی میں مصروف رہیں۔ ہر روز عشاء کے بعد آیت الکرسی پانچ سو بار پڑھیں۔ ہر مرتبہ بسم اللہ بھی ضرور پڑھیں۔ ایک سو ایک ۱۰۱ دن کے بعد آیت الکرسی روزانہ ایک سو ایک ۱۰۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ اس عمل سے قلب کے اندر روحانیت پیدا ہوگی۔ اس عمل سے چشم باطن روشن ہو جائے گی۔ اس عمل کا عامل جب بھی کسی مریض کی آنکھ بند کر کے دیکھے گا یا مریض کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوگا اور ایک منٹ کے لئے مراقبہ کرے گا تو فوراً مریض کی کیفیات عامل کے قلب پر وارد ہو جائیں گی۔ اور اس کے مرض کی حقیقت سے عامل آگاہ ہو جائے گا۔ اس طرح جب عامل دس ہزار سے زائد مریضوں کی تشخیص کر گزرے گا تو پھر مراقبہ کی بھی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ بس مریض کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہی مرض کا پتہ چل جائے گا۔ اور عامل کے اندر صحیح تشخیص کرنے کی زبردست صلاحیت پیدا ہو جائے گی۔

عجیب و غریب عمل ہے جو پوشیدہ خزانوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن "صنم خانۂ عملیات" کے قارئین کے لئے ہم نے اس کو نقل کر دیا ہے تاکہ اہل حضرات اس سے مستفیض ہو سکیں اور خلقِ خدا کی خدمت کر سکیں۔

طریقہ ۲۴ صرف جناتی اثرات کی تشخیص کے لئے یہ طریقہ بزرگوں سے منقول ہے۔ لیکن اس طریقے میں کامیابی جب ممکن ہے کہ جب عامل.... اس طریقے کو اپنی گرفت میں لینے کے لئے اس کا عامل بنے۔

طریقہ یہ ہے کہ سورۂ جن روزانہ اکتالیس مرتبہ لگاتار ۴۱ دن تک باوضو پڑھے۔ پرہیز جمالی اور پرہیز جلالی کے ساتھ۔ نیت اس طریقے کو اپنی گرفت میں لینے کی رہے۔ جن وغیرہ تابع کرنے کی نہ ہو۔ ۴۱ دن کے بعد سورۂ جن روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔ جب کسی آسیب زدہ شخص کی واضح علامت درکار ہو تو ایک سفید کاغذ پر مریض کے دونوں ہاتھ رکھوالیں۔ اور مریض کو دو زانو بیٹھنے کا حکم دیں۔ اور مریض سے تاکید کریں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر دباؤ ڈالے۔ اس وقت عامل سورۂ جن سات مرتبہ پڑھے اگر مریض اثراتِ جنات کی لپیٹ میں ہوا تو کاغذ پر مریض کے دونوں ہاتھوں کے نیچے خون کے نشانات ظاہر ہوں گے۔ یعنی اس کے ہاتھوں کے نشانات بہ رنگِ لہو کاغذ پر بن جائیں گے۔ سمجھ لیں کہ زبردست قسم کے جنات مریض پر مسلّط ہیں۔ واضح رہے کہ اس کے عملیات میں پرہیز نہ کر کے زبردست رجعت کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے پرہیز سے غفلت نہ برتیں۔

قسط نمبر

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

المُنتَقِمُ

حق تعالیٰ کا ۸۱ واں صفاتی نام المنتقم ہے۔ منتقم کے معنی ہیں، نافرمانوں سے بدلہ لینے والا۔

یہ اسم جلالی ہے اور اس کے اعداد ۶۳۰ ہیں۔

اس اسم سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ بندہ شیطان اور نفس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتا رہے۔ اور ان دونوں کی قوتوں کو ختم کرنے کے لئے ہر ممکن جدّ وجہد کو جاری رکھے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ وہ سو مرتبہ روزانہ اس اسم کا ورد کرے۔

● دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کے قلوب کو مسخر کرنے کے لئے ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ ایک ہزار مرتبہ "یا منتقم" پڑھے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نصف شب کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یا منتقم" پڑھ کر کوئی دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہوگی۔

● اگر کوئی شخص کسی دشمن کے نرغے میں ہو اور دشمن سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ لگاتار ۳ جمعوں تک جمعہ کی نماز کے بعد سات ہزار مرتبہ "یا منتقم" پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص کسی ناجائز مقدمہ میں پھنس گیا ہو تو دن کے ۱۲ بجے اور رات کے بارہ بجے "یا منتقم" پانچ پانچ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ مقدمہ سے نجات مل جائے گی۔

● اگر مندرجہ ذیل نقش سیسے کی تختی پر لکھ کر اس شخص کے گلے میں ڈالیں جو آسیب زدہ ہو تو اس کو آسیب سے نجات مل جائیگی۔ اس نقش کو اگر اس وقت لکھیں جب قمر منزل عوا میں ہو تو اور بھی بہتر ہے۔ اس طرح اس نقش کی تاثیر انشاء اللہ دگنی ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	من	ت	قم
۴۰۱	۱۳۹	۳۲	۸۹
۱۳۸	۳۹۸	۹۲	۳۳
۹۱	۳۴	۱۳۷	۳۹۹

● اگر کوئی شخص سفلی سحر کا شکار ہو۔ تو اس کو چاہئے کہ روزانہ بعد نماز فجر ۶۳۰ مرتبہ "یا منتقم" پڑھے۔ لگاتار ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ سحر سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص دشمنوں کی سازشوں کا شکار ہو یا اس پر زنا، شراب نوشی، بدکاری یا کسی اور طرح کی تہمت لگادی گئی ہو۔ تو ایسے شخص کو چاہئے کہ منگل کے دن مریخ کی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے اور روزانہ "یا منتقم" ۶۳۰ مرتبہ صبح وشام پڑھتا رہے۔ پڑھنے والے عمل کو لگاتار ۱۳ دن تک کرے۔ انشاء اللہ تہمت سے بری ہوگا۔ اور دشمنوں کی تمام سازشوں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۲	۴۴۵	۴۴۲	۴۲۹
۴۴۳	۴۳۸	۴۳۳	۴۴۴
۴۳۷	۴۴۰	۴۴۷	۴۳۴
۴۴۶	۴۳۵	۴۳۶	۴۴۱

بحق یا منتقم

"یا منتقم" کا نقش دشمنوں کی سازشوں سے حفاظت، بدترین حالات سے چھٹکارا اور نفس کی دسیسہ کاریوں سے نجات حاصل

کرنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔
جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں۔ اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۱	۱۹۶	۲۰۳
۲۰۲	۲۰۰	۱۹۸
۱۹۷	۲۰۴	۱۹۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ض یا ت ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر اپنا رُخ جانبِ مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳	۱۵۸	۱۵۶	۱۶۳
۱۶۴	۱۵۵	۱۶۱	۱۵۰
۱۵۹	۱۵۲	۱۶۲	۱۵۷
۱۵۴	۱۶۵	۱۵۱	۱۶۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۰۲	۲۰۱
۲۰۴	۲۰۰	۱۹۶
۱۹۹	۱۹۸	۲۰۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۳	۱۵۰	۱۵۷	۱۶۰
۱۵۶	۱۶۱	۱۶۲	۱۵۱
۱۵۸	۱۵۵	۱۵۲	۱۶۵
۱۵۳	۱۶۴	۱۵۹	۱۵۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر

۷۸۶

۲۰۱	۲۰۲	۱۹۷
۱۹۶	۲۰۰	۲۰۴
۲۰۳۰	۱۹۸	۱۹۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، غ، خ یا ر ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۹	۱۵۴	۱۵۳	۱۶۴
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹۹	۲۰۴	۱۹۷
۱۹۸	۲۰۰	۲۰۲
۲۰۳	۱۹۶	۲۰۱

ان نقوش کو لکھتے وقت اگر عامل ۳۰۶ مرتبہ "یا منتقم" پڑھ کر ان پر دم کردے تو انکی تاثیر وقوت میں کئی گنا اضافہ ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

علم الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم ـــ دیوبند

قسط ۱۸

ل :- مزاج خاکی ۔ اعداد ۳۰ مؤکل ہیطائیل ۔

● جب بُرج قوس ۱۹ درجے پر ہو تو ۸ لام کورے مٹی کے پیالے پر چاروں مؤکل جبرائیل، اسرافیل، میکائیل، عزرائیل نام کے ساتھ لکھے ۔ لکھتے وقت صندل کا بخور دیں ۔ آخر میں طالب و مطلوب کے نام مع اسماء والدہ لکھ کر اس نقش کو چولہے کے نیچے اس طرح دبادے کہ آنچ پہنچتی رہے ۔ انشاء اللہ مطلوب کے دل میں طالب کی محبت پیدا ہوگی ۔

● چاندی یا سونے کے پترے پر اپنا نام مع والدہ کے لکھے اور اس کے ارد گرد ستر لام کا دائرہ کھینچ دے ۔ اس کے بعد اس پترے کو دریا کے کنارے پر دبادے ۔ انشاء اللہ تمام مخلوق اطاعت کرے گی ۔

● کسی چھری پر ۷ مرتبہ لام لکھے اور ۷ مرتبہ لام پڑھ کر بادام کی دو گریوں پر پڑھے ۔ اُن کو چھری سے کٹھو کا دیگر بادام گری نکال کر ایک گری مرد کو ایک گری عورت کو دے ۔ اُن کے درمیان کیسی ہی عداوت کیوں نہ ہو ۔ باہم محبت پیدا ہوگی ۔

● اگر ہر روز وقت اور جگہ کی قید کے ساتھ دو سو بار حرف لام پڑھا کرے تو دشمنوں کی تکلیف دہی سے نجات پائے ۔

● لام کا نقش مثلث حُب کے لئے پینے کیلئے دیا جائے تو مطلوب فوراً مسخر ہو ۔

● طریقہ اس کا یہ ہے حرف لام کا مثلث آتشی چال سے بنایا جائے اور اس کے چاروں طرف ۱۲ مرتبہ لکھا جائے اور نقش کے نیچے طالب و مطلوب کے نام لکھے جائیں ۔ پھر یہ نقش میٹھے پانی میں گھول کر مطلوب کو پلایا جائے ــــــ انشاء اللہ فی الفور اس کا اثر سامنے آئے گا ۔

نقش اس طرح بنے گا ۔

(نقش اگلے کالم میں ملاحظہ کریں)

۷۸۶

ل ل ل

ل	۱۱	۶	۱۳	ل
لل	۱۲	۱۰	۸	ل
للل	۷	۱۴	۹	ل

ل ل ل

المحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

● اگر کوئی شخص ۳۰ مرتبہ رانگ کی تختی پر لکھ کر ۱۵ رمضان کو اپنے پاس رکھے تو ہر برائی سے محفوظ رہے ۔

م :- مزاج آتشی ۔ اعداد ۴۰ ۔ مؤکل روبائیل ۔

● جب سورج بُرج جوزا کے ۴ درجے پر ہو تو محبت کے لئے یہ عمل کریں ۔ ۱۲۰ مرتبہ م لکھیں اور طالب و مطلوب کے نام ان کی والدہ کے ناموں کے ساتھ لکھیں ــــــ لکھنے کے دوران خوشبو سلگائیں ۔ اس کے اس نقش کو ایسی جگہ دبادیں ۔ جہاں اس کو آنچ پہنچتی رہے ۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں مطلوب بے قرار ہوکر طالب کے پاس پہنچ جائے گا ۔

● بعض ماہرین علم الحروف نے لکھا ہے ۔ اگر یہ نقش سیسے پر کندہ کر کے استعمال میں لائیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے ۔

● شیخ ابوالعباس بونیؒ نے لکھا ہے کہ جو شخص ۴۰ روز تک صبح اُٹھ کر نماز فجر کے بعد میم کی اس شکل پر ممہ پر نظر ڈالے اور ۴۰ مرتبہ روزانہ اس آیت کو پڑھے ۔ قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تا حِسَاب (آیت سورۂ آل عمران سپارہ ۳) تو اس کو زبردست فتوحات نصیب ہوں گی اور کامیابی ہر جگہ اس کے قدم چومے گی ۔ ● اگر ہرن کی کھال پر سو مرتبہ میم لکھ کر سلاطین سے ملاقات کے وقت اپنی زبان کے نیچے دبالے یا اپنے دائیں ہاتھ میں دبالے تو بادشاہ کی خصوصی عنایات اس پر رہیں ۔

● اگر ۴۰ مرتبہ م طشتری پر لکھ کر چالیس دن تک نہار منہ دھو کر پیئے تو حافظہ میں زبردست اضافہ ہو۔

● اگر کسی سے کوئی چیز طلب کرنی ہو۔ تو نوے مرتبہ میم زبان سے ادا کر کے اس کے گھر کی طرف رُخ کر کے پھونک مارے اور ۴ دن تک لگاتار ایسا کرے۔ انشاء اللہ اس کا دل متوجہ ہوگا۔

● اگر نوے مرتبہ میم پڑھ کر قرض دار کا تصور کر کے آسمان کی طرف مُنہ کر کے پھونک مارے اور اس عمل کو ۱۳ دن تک جاری رکھے تو انشاء اللہ قرض دار قرض ادا کر دے گا۔

● اگر حرف میم کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے تیار کر کے طالب و مطلوب کے نام کے ساتھ لکھ کر طالب اپنے پاس رکھے تو مطلوب شدتِ محبت میں گرفتار ہو جائے گا۔ اور طالب سے ملے بغیر اس کو چین نہیں آئے گی۔ اس نقش کو ساعتِ قمر میں لکھیں۔

نقش اس طرح بنائیں۔

م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

بحق یاردیائیل وبہ لطف وکرم یا مالک یا مومن یا مہیمن

(باقی آئندہ)

بقیہ ــــــ خواب ایک حقیقت

وہ دیکھنا اور معلوم کرنا چاہتا ہے اس قسم کے الفاظ کو صوفیہ اپنی اصطلاح میں حالومہ کہتے ہیں۔

اگر کوئی چاہے کہ اس کے ذریعہ سے اپنا حال دریافت کرے تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ سوتے وقت تمام خیالات کو اپنے ذہن سے دور کرے اور کامل توجہ کے ساتھ یہ کلمات، عجیبہ تماغس بعد ابن یسور غد اس نوفنا غارس پڑے اور اپنی حاجت بیان کر کے سو رہے ضرور اپنے سوال کا جواب خواب میں پائے گا۔ اس حالومہ سے بڑے بڑے عجیب وغریب انکشافات سامنے آتے ہیں۔ یہ ایک خاص چیز ہے۔

خود احتسابی میں مضائقہ نہیں

ڈیل کارینگی نے اپنی کتاب میں امریکہ کے مشہور ماہر مالیات ایچ، پی ہودل کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تعلیم واجبی سی تھی اور وہ ابتدا میں معمولی اسٹور کلرک تھا۔ لیکن اپنی کوشش اور ہمت کے بل بوتے پر ترقی کرتا ہوا امریکہ کے سب سے بڑے تجارتی ادارے یو ایس، اسٹیل کارپوریشن کا منیجر بن گیا۔ اپنی اس غیر معمولی کامیابی کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے ایچ، پی ہودل نے بتایا۔

"سالہا سال سے میرا معمول ہے کہ دن بھر میں جتنے کام کرتا ہوں، ان کو اپنی ڈائری میں لکھ لیتا ہوں۔ ہفتے کی شام اس کارگردگی کی روشنی میں اپنا احتساب کرتا ہوں۔ گزشتہ ہفتے کا جائزہ لینے کے بعد مجھے فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ میں نے کس مرحلے پر غلط قدم اٹھایا، کس وقت کون سی غلطی سرزد ہوئی، کونسے کام ٹھیک ٹھاک انجام دیئے اور آئندہ اپنی اصلاح کس طرح کر سکتا ہوں۔ ابتدا میں یہ ہفتے وار جائزہ مجھے اکثر غمگین کر دیتا اور میں اپنی ان گنت غلطیوں پر پریشان ہو جاتا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غلطیاں کم ہوتی چلی گئیں۔ احتساب کا یہ سلسلہ میرے لئے آگے بڑھنے میں بہت مددگار ثابت ہوا۔ مسٹر ایچ، پی ہودل کی طرح آپ بھی خود احتسابی کی عادت ڈالنے کی کوشش کریں۔ اس طرح آپکو اپنی خامیوں اور کمزوریوں کا پتہ چل جائے گا اور ان کے سدِّباب اور تدارک کیلئے مناسب اقدامات کر سکیں گے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی کام کے متعلق فوری فیصلہ نہیں کر سکتے اور ہچکچاہٹ اور تذبذب ہی میں قیمتی وقت ضائع کر دیتے ہیں۔ اس اس صورت حال سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ روزمرّہ زندگی کے عام اور غیر اہم معاملات کے متعلق فوری فیصلے کرنے کی مشق کی جائے۔ مثلاً ناشتے کے لئے فوراً فیصلہ کیا جائے کہ آپ انڈہ اُبال کر کھائیں گے یا آملیٹ بنا کر عصر کے وقت چائے مناسب ہوگی یا کافی؟ اس طرح کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے آپ کے اندر جو خود اعتمادی پیدا ہوگی، اس کی مدد سے زندگی کے بڑے بڑے مسائل کے متعلق بھی آپ فوری اور حتمی فیصلے کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

جولائی سنہ ۲۰۰۳ء کیسا رہے گا

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ عام سا مہینہ رہے گا۔ کوئی قابلِ ذکر بات اس ماہ پیش نہیں آئے گی۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ان کیلئے جولائی کا مہینہ بہت مبارک ثابت ہوگا۔ انہیں اس ماہ غیر معمولی کامیابیاں اللہ کے فضل و کرم سے نصیب ہوں گی۔ زندگی پرسکون رہے گی۔ خوش حالی ان کے قدم چومے گی۔ اور زندگی میں ایسے حالات پیش آئیں گے جو ہمیشہ یاد رہیں گے۔ مجموعی اعتبار سے جولائی کا مہینہ ۲ عدد والے افراد کے لئے مسرتوں کا پیغام لیکر آئے گا۔ اور ان کی زندگی کے لئے انمٹ نقوش چھوڑ کر جائے گا۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ ایک عام سا مہینہ ثابت ہوگا۔ اس ماہ نہ وہ کسی قابلِ ذکر خوشی سے دوچار ہوں گے ـــــ نہ کسی قابلِ ذکر غم میں مبتلا ہوں گے۔ جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ اگرچہ عام سا مہینہ ہوگا۔ لیکن ایک طرح کے سکون سے وہ پورے ماہ بہرہ ور رہیں گے۔ اور انہیں قلبی طور پر ایک طرح کا اطمینان حاصل رہے گا۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد پانچ ہے۔ ان کیلئے جولائی کا مہینہ غیر مبارک ثابت ہوگا۔ ممکن ہے کہ انہیں اس ماہ کسی بڑے صدمے سے دوچار ہونا پڑے۔ ۵ عدد والے لوگ جولائی کے مہینے میں خدانخواستہ کسی حادثہ کا بھی شکار ہوسکتے ہیں۔ اور انہیں کسی ایسے نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑسکتا ہے کہ جس کی تلافی پھر ممکن نہ ہو۔ ۵ عدد والے حضرات کو جولائی کے مہینے میں کسی کی بے وفائی کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑسکتا ہے اور ممکن ہے کہ رشتے داریوں کے رنج والم بھی انہیں اس ماہ اٹھانے پڑیں۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ کسی طرح کا کوئی پیغام لے کر نہیں آئے گا۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ مبارک ثابت ہوگا۔ اس ماہ محبت کے معاملے میں ۷ عدد والے لوگ مطمئن اور کامیاب رہیں گے۔ اُن کی ازدواجی زندگی میں نت نئی خوشیاں پیدا ہوں گی اور ان کے باہمی تعلق کو مزید تقویت عطا کریں گی۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ بہت زیادہ اہم اور مبارک ثابت ہوگا۔ اس ماہ وہ کسی بھی معاملے میں ہاتھ ڈالیں۔ کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ انہیں اپنوں سے بھی محبت ملے گی۔ اور انہیں غیروں میں بھی ایک خاص قسم کا مقام اور مرتبہ حاصل ہوگا۔

● کاروباری اعتبار سے بھی ۸ عدد والے لوگ جولائی کے مہینے میں مطمئن اور خوش حال نظر آئیں گے۔ ۸ عدد والے حضرات کو چاہیئے کہ جولائی کے مہینے میں اپنے اہم کاموں کو انجام دے لیں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ان کے لئے جولائی کا مہینہ مبارک ثابت ہوگا۔ ان کی گھریلو زندگی مطمئن رہے گی۔ اور سماج میں بھی انہیں نمایاں مقام حاصل ہوگا۔ کاروبار اور روزگار میں خیر و برکت ہوگی۔ ۹ عدد والے حضرات کے لئے جولائی کا مہینہ خوشیوں اور ترقیوں کا پیغام لیکر آئیگا۔ انشاء اللہ جو لوگ دور اندیش ہوں گے۔ وہ اس موقعہ سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ اور جو لوگ غفلت میں پڑے رہیں گے۔ ان کے لئے تقدیر بار بار دروازہ نہیں کھٹکھٹائے گی۔

(باقی آئندہ)

اعداد کا جادو

قسط ۱۴

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کیا مکان فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا؟

اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ مکان فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا یا نقصان تو اس کو چاہئے کہ وہ حسبِ قاعدہ یہ سوال قائم کر کے مستحصلہ برآمد کرے۔ اگر مستحصلہ ایک چار یا سات ہو تو مکان فروخت ہونے سے خاص فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر دو پانچ یا آٹھ برآمد ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مکان فروخت کرنے میں فائدہ تو ہوگا لیکن حسبِ توقع نہیں۔ اگر مستحصلہ تین یا چھ برآمد ہو تو مکان فروخت کرنے میں سراسر نقصان رہے گا۔ اگر مستحصلہ ۹ برآمد ہوں تو مکان فروخت کرتے ہی نقصان ہوگا۔ لیکن پھر رفتہ رفتہ یہ نقصان فائدہ میں بدل جائے گا۔

مثلاً اگر جاوید ابن نجمہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا مکان فروخت کرنے سے فائدہ ہوگا۔؟

یہ معلومات وہ ۱۵ ستمبر بروز پیر ۲۰۰۳ء کو صبح دس بجے کر رہے ہیں۔ تو اس کا حساب اس طرح پھیلائیں گے۔

(۱) جاوید ابن نجمہ۔	۱۲۲	۵
(۲) حروف سوال۔	۱۹۰۱	۲
(۳) مکان نمبر۔	۳۵	۸
(۴) تاریخ عیسوی۔	۱۵	۶
(۵) ماہ عیسوی۔	۹	۹
(۶) تاریخ ہجری ۱۸۔	۱۸	۹
(۷) ماہِ ہجری۔	۷	۷
(۸) سن عیسوی۔	۲۰۰۳	۵
(۹) سن ہجری۔	۱۴۲۴	۲
(۱۰) دن پیر مقررہ نمبر۔	۲	۲
(۱۱) برج میزان مقررہ نمبر	۷	۷
(۱۲) متعلقہ ستارہ۔ مشتری عدد مثبت۔	۳	۳
(۱۳) ماہِ ہندی۔ بھادوں	۵	۵
(۱۴) منزلِ قمر ثریا	۳	۳

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

٣ ٥ ٣ ٧ ٢ ٢ ٥ ٧ ٩ ٩ ٦ ٨ ٢ ٥

٨ ٨ ١ ٩ ٤ ٧ ٣ ٧ ٩ ٦ ٥ ١ ٧

٧ ٩ ١ ٤ ٢ ١ ١ ٧ ٦ ٢ ٦ ٨

٧ ١ ٥ ٦ ٣ ٢ ٨ ٢ ٢ ٨ ٥

٨ ٦ ٢ ٩ ٥ ١ ١ ٤ ٤ ٥

٥ ٨ ٢ ٥ ٦ ٢ ٥ ٨ ٩

٤ ١ ٧ ٢ ٨ ٧ ٤ ٨

٥ ٨ ٩ ١ ٦ ٢ ٣

٤ ٨ ١ ٧ ٨ ٥

٣ ٩ ٨ ٦ ٤

٣ ٧ ٥ ١

١ ٣ ٦

٤ ٩

٤

۳ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مکان فروخت کرنے میں سراسر نقصان رہے گا۔

نوٹ:۔ ایک بات یاد رکھیں کہ اگر کبھی مستحصلہ برآمد کرنے میں کوئی غلطی ہو جائے تو آپ اس کو درست کریں۔ بس بنیادی اصولوں کو پیش نظر رکھیں۔ حساب کی غلطی سبھی سے ممکن ہے۔

(باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔ سوال کرنیکے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں (ایڈیٹر)

علیم وخبیر کے عامل بننے کی خواہش

سوال از (نام مخفی)

میں پانچ سال سے مسلسل طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ بہت کچھ سیکھ چکا آپ کے اس روحانی رسالے سے۔ اب میری گزارش ہے کہ آپ سے، کہ زکوٰۃ اکبر کا طریقہ مجھے سکھایئے۔ ان اسماء الٰہی کی۔ یا علیمُ یا خبیرُ اور ان کے مؤکل کو تابع کرنے کا طریقہ۔

دوسرے عرض یہ ہے کہ یَا علیمُ عَلِّمْنِیْ کے کتنے حروف ہیں یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ کے کتنے حروف ہیں۔ الگ الگ سے روحانی ڈاک میں مجھے واضح کرکے سمجھایئے۔

یَا علیمُ علمنیْ کے مؤکل کی تسخیر، یا خبیرُ اخبرنی کے مؤکل کی تسخیر مؤکل تابع کرنے کی عمل کی تعداد اور کتنے دن۔

جواب کسی بھی اسم الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کی اصغر الصغائر یعنی سب سے چھوٹی زکوٰۃ ادا کی جائے۔ اس کے بعد اس کی صغائر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ یہ زکوٰۃ اصغر الصغائر سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کے بعد زکوٰۃِ صغیر ادا کی جائے یہ صغائر سے بڑی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ جب یہ تینوں زکوٰتیں ادا کردی جائیں پھر اس اسم الٰہی کی زکوٰۃِ کبیر ادا کی جائے۔ زکوٰۃ کبیر کے بعد زکوٰۃ اکبر ادا کی جائے۔ اس کے بعد زکوٰۃِ کبائر ادا کی جاتے۔ آخر زکوٰۃ اکبر کبائر ادا کی جائے۔ اس کے بعد پھر مؤکل کی تسخیر کی طرف توجہ کریں۔ مثلاً آپ یا علیمُ اور یا خبیرُ کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو علیمُ کی سب سے چھوٹی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہوگا کہ "یا علیمُ" کو پہلے دن ۱۹ مرتبہ پڑھیں۔ اور یا خبیرُ کو پہلے دن ۱۰۲ مرتبہ پڑھیں۔ یہ سب سے چھوٹی زکوٰۃ ہے۔ اس کے بعد "یا علیمُ" کو ۳۸ مرتبہ اور یَا خبیرُ کو ۲۰۳ مرتبہ پڑھیں۔ یہ زکوٰۃِ صغائر ہے۔ اس کے بعد "یا علیمُ" کو ۷۵ مرتبہ پڑھیں اور یَا خبیرُ کو ۴۰۶ مرتبہ پڑھیں، یہ زکوٰۃ صغیر ہے۔ اس کے بعد "یا علیمُ" کو ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ اور یا خبیرُ کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھیں۔ یہ اسم الٰہی کی عمومی زکوٰۃ ہے۔ اس کے بعد یا علیمُ کو ۶۰۰ مرتبہ۔ اور یا خبیرُ کو ۳۲۴۸ مرتبہ پڑھیں۔ یہ زکوٰۃ کبیر ہے۔ اس کے بعد یا علیمُ کو ۲۴۰۰ مرتبہ اور یا خبیرُ کو ۱۲۹۹۲ مرتبہ پڑھیں۔ یہ زکوٰۃ اکبر ہے۔ اسکے بعد یا علیمُ ۹۶۰۰ مرتبہ اور یا خبیر کو ۵۱۹۶۸ مرتبہ پڑھیں۔ یہ زکوٰۃ کبائر ہے۔ اس کے بعد "یا علیمُ" ۳۸۴۰۰ مرتبہ۔ اور "یا خبیرُ" کو ۲۰۷۸۷۲ مرتبہ پڑھیں۔ یہ زکوٰۃِ اکبر کبائر ہے۔

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ اسم الٰہی یا علیمُ کی سب سے چھوٹی زکوٰۃ کی تعداد ۱۹ مرتبہ اور سب سے بڑی زکوٰۃ کی تعداد اڑتیس ہزار چار سو مرتبہ ہوئی۔ اور یا خبیرُ کی سب سے چھوٹی زکوٰۃ کی تعداد ۱۰۲ مرتبہ اور سب سے بڑی زکوٰۃ کی تعداد دو لاکھ سات ہزار آٹھ سو بہتر مرتبہ ہوئی۔ یہ زکوٰۃ اعداد کے اعتبار سے ہوئی۔ اس کے بعد حروف کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اسم الٰہی کے جتنے حروف ہوں۔ ان کو ایک ہزار سے ضرب دیں۔ پھر حاصلِ ضرب کو ۴ سے ضرب دیں۔ یہ طریقہ نصاب کہلاتا ہے۔ اس کے بعد اسکا نصف کردیں تو یہ طریقہ زکوٰۃ ہوگا۔ اس کے بعد پھر نصف کردیں۔ تو اس کو عُشر کہیں گے۔ پھر اس کو نصف کردیں تو یہ قفل کہلائے گا۔

مثلاً اسم الٰہی "یا علیمُ" اور "یا خبیرُ" کی مذکورہ زکوٰۃ نکالنے کے بعد آپ اس اسم الٰہی کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح آپ قفل کی زکوٰۃ سے بری الذمہ ہوئے۔ اس کے بعد آپ ان اسماءِ الٰہی کو چار ہزار مرتبہ پڑھیں تو آپ عشر کے طریقے سے فارغ ہوئے۔ اس

کے بعد آپ ان دونوں ناموں کو آٹھ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ تو آپ زکوٰۃ سے فارغ ہوئے اس کے بعد آپ سولہ ہزار مرتبہ ان دونوں ناموں کو پڑھیں تو اب آپ نے نصاب ادا کیا۔

بعض حضراتِ عاملین نے زکوٰۃ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دور مدور، بذل اور ختم کے طریقوں کو بھی اہمیت دی ہے۔ لیکن وہ ہمارے نزدیک زائد ہے۔ اس لئے ہم اس کی تفصیل میں آپ کو الجھانا نہیں چاہتے۔

اسم الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دن زکوٰۃ اصغر الصغائر ادا کرے۔ دوسرے دن زکوٰۃ صغائر ادا کرے۔ تیسرے دن زکوٰۃ اصغر ادا کرے۔ اس کے بعد جو اسم الٰہی کے کل اعداد ہوں ان کے برابر پڑھے۔ پانچویں دن زکوٰۃ کبیر ادا کرے۔ چھٹے دن زکوٰۃ اکبر ادا کرے۔ ساتویں دن زکوٰۃ کبائر اور آٹھویں دن زکوٰۃ اکبرِ کبائر ادا کرے۔ اس کے بعد اسم الٰہی کو دو ہزار مرتبہ پڑھے۔ اس کے ۴ ہزار مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ۸ ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور آخر میں ۱۶ ہزار مرتبہ پڑھے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ زکوٰۃ کی ایک قسم ایک ہی دن میں ادا ہو جاتی ہے۔ جن زکوٰۃ کی تعداد زیادہ ہو تو اس کو کئی دنوں میں بھی پورا کر سکتے ہیں۔ افضل یہ ہے کہ اس حساب سے چلیں کہ زکوٰۃ کی یہ تمام قسمیں ۴۰ دن میں مکمل ہو جائیں۔

آپ چوں کہ "یا علیم" اور "یا خبیر" کی زکوٰۃ ادا کر کے ان کے مؤکلین کی تسخیر چاہتے ہیں۔ مذکورہ طریقے سے ان کی ۴۰ دن میں زکوٰۃ کی تمام قسموں سے فارغ ہو کر پھر لگاتار ۴۰ دن تک "اجب یالوماییل بحق یا علیم" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ اور اس با مؤکل وظیفے کو اس وقت شروع کریں جب قمر منزل زبانا میں ہو۔ منزل زبانا قمر کی ۱۶ ادی منزل ہے۔

اس کے بعد یا خبیر کے مؤکل تسخیر کرنے کے لئے ۴۰ دن تک "اجب یا ہکائیل بحق یا خبیر" چھ سو مرتبہ پڑھیں۔ اس وظیفے کو اسوقت شروع کریں جب قمر منزل مسعود میں ہو۔ منزل مسعود قمر کی ۲۲ ویں منزل ہے۔

یا علیم کے وظیفے کے دوران روزانہ لوبان اور گلاب کی پتیاں جلائیں۔ اور یا خبیر کے وظیفے کے دوران روزانہ صندل کا برادہ اور دار چینی کی دھونی لیں۔ انشاء اللہ اس طرح وظائف کی پابندی سے "یا علیم" اور "یا خبیر" کے مؤکلین مسخر ہو جائیں گے۔ اور کم سے کم غائبانہ مدد تو شروع کر ہی دیں گے۔

امید ہے کہ اس تفصیل کو ذہن نشین کر کے آپ اور دوسرے قارئین استفادہ کریں گے اور یہ جواب تمام قارئین کیلئے کارگر ثابت ہوگا۔

بہن کی بیماری سے پریشانی

سوال از: ظفر کمال ــــــ ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

میری دیرینہ خواہش آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے پیچیدہ اور الجھے ہوئے مسائل کے متعلق بہ نفس نفیس آپ سے کلام کرنے کی ہے۔ لیکن تعلیمی مشاغل نے خط و کتابت کے ذریعے آپ سے رابطہ قائم کرنے پر مجبور کیا۔ چوں کہ رسالہ طلسماتی دنیا کے اچھوتے اور نرالے مضمون کی وجہ سے ہم نے آپ کو اپنا نادیدہ استاد تسلیم کر لیا ہے۔ اب یہ آپ کی وسعت قلبی پر موقوف ہے کہ آپ اپنے چاہنے والوں کے پریشان کن امور میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں یا نہیں۔

میری پریشانی کا باعث میری اکلوتی بہن ہے۔ جس کی عمر تقریباً دس سال ہے۔ وہ کافی دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہونے کی وجہ سے موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہے ــــ اور چیک اپ کرانے پر پتہ چلا کہ اس کو ٹی بی کی شکایت ہے۔ اور کافی دنوں سے مستقل علاج کے باوجود بھی کوئی خاطر خواہ فائدہ نظر نہیں آ رہا ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ آئندہ شمارے میں کوئی مخصوص روحانی علاج تجویز فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنی بہن کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ آپ کی بہن کا بخار اتر جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱۴۳	۱۱۴۰	۸
۱۱۴۱	۷	۲	۱۱۴۲
۶	۱۱۳۸	۱۱۴۵	۳
۱۱۴۴	۴	۵	۱۱۳۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اس نقش کے ساتھ ساتھ آپ طبی علاج بھی جاری رکھیں اس سے غفلت نہ برتیں۔

بندش کا عذاب

سوال از: سمرین فاطمہ ——— کانپور

میرا نام سمرین فاطمہ ہے۔ میں نے ۲۰۱۲ء میں گریجویشن مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ میں پی، سی، ایس کا امتحان دینے جا رہی ہوں۔

میں نے جب سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ تب سے میں بہت ہی ذوق وشوق سے اس کو پڑھتی ہوں۔ کیوں کہ یہ رسالہ مجھے بے حد پسند ہے۔ رسالہ اس لئے بھی مجھے بہت پسند ہے۔ کیوں کہ اس میں آپ قرآنی آیات کے ذریعہ سے ہر ایک مصیبت کا حل کرنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے اس سے بہت فائدے بھی ہوتے ہیں۔

انسان کے سامنے کبھی کبھی ایسی مصیبتیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ وہ بہت زیادہ پریشان ہوجاتے ہیں۔ دراصل میرے ساتھ بھی کچھ ایسی ہی پریشانی ہے۔

میرے والد کا نام سرفراز احمد، والدہ کا نام رضیہ بیگم۔ دادی کا نام آمنہ بیگم۔ والد کی پیدائش کی تاریخ ۵ اپریل ۱۹۴۸ء (5 APR-1948) میری فیملی میں ۸ ممبر ہیں۔ میرے والد، والدہ۔ دو بھائی اور مجھے ملا کر چار بہنیں۔ فیملی کی ساری ذمہ داری میرے والد کے اوپر ہی ہے۔ وہ آٹو پارٹس (Auto parts) کا بزنس کرتے ہیں۔ اور اللہ کے فضل وکرم سے کام کی مانگ بہت ہے۔ لیکن نہ جانے کیا ہوجاتا ہے کہ ان کا کام بالکل بند ہوجاتا ہے۔ سات آٹھ مہینے سے کام بالکل بند ہوگیا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے کام کو جام کردیا ہو۔ جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان رہتے ہیں۔ پچھلے سات آٹھ مہینے سے کام بالکل بند چل رہا ہے۔ اور اسی میں دوسری آفت یہ کہ میرے والد کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ جتنے مہینے کام بند کے ہوتے۔ اتنے ہی مہینوں سے انکی طبیعت بھی خراب چل رہی ہے۔ شروعات میں ڈاکٹر نے انہیں ملیریا بخار کہہ کر دوا دی۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ دوسرے ڈاکٹر نے ایکسرے کروایا۔ اور اپنی دوا بھی دی۔ ایکسرے رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر نے ٹی بی (T-B) بتایا اور اس کا علاج شروع کیا۔ لیکن کوئی آرام نہیں ملا۔ اور حالات بگڑتے گئے۔ یہاں تک حالات اتنے بگڑے کہ گھر میں رونا دھونا مچ گیا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہورہا ہے۔ اس کے بعد میرے ایک انکل ہیں۔ انہوں نے دوسرے ڈاکٹر کو بلوایا۔ بہرحال انہوں نے بھی اپنی جانچ، ایکسرے وغیرہ کروایا۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے کچھ اور ہی بتایا ان کے مطابق پیٹ میں پانی اتر آیا۔ بہرحال انہوں نے علاج شروع کیا۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ انہیں پہلے سے آرام ہے لیکن جب حالت بگڑاتی تھی تو ان کے سینے میں درد ہوتا تھا۔ پورے گھر والے بہت ہی گھبرائے ہوئے تھے۔ بس اللہ نے ہی مدد کی۔ ورنہ جانے کیا ہوتا۔ ایک تو ان کی بیماری اور ساتھ ہی ساتھ کام کا بند ہوجانا بہت ہی بڑی مصیبت پیدا کررہی ہے۔ گھر خرچ تو پورے ہی کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت گھر کی مالی حالت بہت خراب ہوچکی ہے۔ اور میرے والد قرض دار بھی ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے فکر مند رہتے ہیں۔

میں اور میرے فیملی والے طلسماتی دنیا ہر مہینے بہت ہی ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں۔ اور اس میں اپنی مصیبت کا کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ اور بھی کوئی کچھ بتاتا ہے اسے بھی کرتے ہیں۔ آگے اللہ کی مرضی۔ میں یہ خط بہت ہی امید کے ساتھ لکھ رہی ہوں کہ آپ ہی کوئی عنایت کریئے۔ تاکہ کچھ سکون ملے۔ اور حالات کچھ سدھر جائیں اور کام بھی چلنے لگے اور اس کے علاوہ اللہ کے سوا میں کسی سے کچھ بیان نہیں کرتی۔ صرف آپ کے سامنے اپنے حالات اس لئے بتائیں ہیں کہ آپ کوئی روحانی علاج بتادیں۔

اگر آپ میرے خط کا جواب دے دیں گے تو میں تہہ دل سے آپ کی شکر گزار رہوں گی۔ اور آپ کے بتائے ہوئے عمل کو اچھی طرح سے کروں گی۔ ہوسکے تو جواب کو رسالہ میں تھوڑی جگہ بخش دیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ خط کا جواب ضرور دیں۔

جواب حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ آپکے والد کو مذکورہ بیماری سے نجات مل گئی۔ تاہم ایک عمل ان کی تندرستی کے لئے ہم لکھ رہے ہیں۔

اس سے ان کی کھوئی ہوئی طاقت واپس آجائے گی اور وہ پہلے کی طرح انشاء اللہ تندرست ہوجائیں گے۔

عمل یہ ہے کہ روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ کے پڑھیں۔ اور ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لیں۔ پھر اس پانی کو رات کو سوتے وقت تک ختم کرلیں۔ اگلے دن اسی طرح دوسری

بوتل تیار کریں۔ اسی طرح اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرلیں۔ انشاء اللہ حیرتناک طریقے سے صحت کا کھویا ہوا سرمایہ پھر واپس مل جائے گا۔ اور دنیا بھر کے وٹامنوں سے جو طاقت حاصل نہیں ہوسکتی۔ وہ اس عمل سے ۴۰ دن میں انشاء اللہ حاصل ہوجائیگی۔

آپ کے والد کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ اس لحاظ سے ۲۱ مارچ سے لیکر ۲۱ اپریل کے درمیان کا زمانہ آپ کے والد کے لئے اہم ہے۔ ہر سال اس دوران ۲ کلو جوار جنگلی کبوتروں کو اپنے والد کے ہاتھ سے ڈلوایا کریں۔ آپ کے والد اگر ہیرے یاقوت یا پکھراج کی انگوٹھی پہنیں تو ان کے لئے خوش بختی کا باعث ہوگا۔ اگر ان پتھروں کو خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو پھر ۴ رتی کا اپل پہن لیں۔ اس سے مطلوبہ فوائد حاصل ہوجائیں گے۔

کاروباری اور معاشی حالات کی درستگی کے لئے یہ عمل کریں کہ بروز صبح کو گھر کا کوئی بھی فرد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے۔ سورۂ یٰسین میں ۷ مبین ہوتے ہیں۔ ہر مبین پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۱۴ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اَللّٰہُ لَطِیۡفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ وَہُوَ الۡقَوِیُّ الۡعَزِیۡزُ۔ سورۂ یٰسین کے ختم پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو ۱۲ دن جاری رکھیں۔ انشاء اللہ کاروبار ترقی کرے گا۔ اور مال و دولت میں خیر و برکت بھی خوب ہوگی۔ یہ عمل بہت ہی آسان ہیں۔ اگر پابندیٔ وقت کے ساتھ کرلئے جائیں تو زندگی میں خوشیوں کا انقلاب آجائے۔ اور جسمانی طور پر بھی راحت میسر رہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے لئے جن اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور اپنے رب سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ جیسے مخلصین کے حسن ظن کو باقی رکھے اور ہمارے اندر مستحق خلق کی صلاحیت بھی پیدا کرے اور حوصلہ بھی۔

ذاتی معلومات

سوال از: ایس این بیگم ـــــ سلطان پور۔

میں طلسماتی دنیا ۹ سال سے مستقل پڑھ رہی ہوں ماشاء اللہ ہر رسالہ خوب سے خوب تر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو خوب ترقی دے اور ساتھ ہی آپ کو بھی عمر دراز سے نوازے۔ (آمین)

آپ کے رسالے کا "روحانی ڈاک" کا کالم مجھے بے حد پسند ہے۔ آپ نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی عملیات کو روشنی بخشی ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

محترم آپ سے گزارش یہ ہے کہ میں پہلے بھی آپ کو تین بار جوابی لفافہ لکھ چکی ہوں۔ جواب سے محروم رہی۔ خدارا اس بار محروم مت کیجئے گا۔

میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات پوری تفصیل سے چاہتی ہوں۔ عدد وغیرہ سے مجھے دلچسپی پہلے ہی تھی۔ آپ کے رسالے کے مطالعے سے مزید معلومات حاصل ہوئیں۔ براہِ کرم آپ میرے سوالوں کے جواب عطا فرمادیں احسان ہوگا۔

میرا نام شمس النساء بیگم ہے۔ تاریخ پیدائش ۲۴ جون ۱۹۴۲ء ہے۔ بروز بدھ ۹ بجے شب میں۔ اگرچہ عمر کے ساٹھ سال پورے ہوچکے ہیں۔ پھر بھی اپنے بارے میں ذاتی معلومات چاہتی ہوں۔ میرے بڑے مجھے شمسہ کہہ کر پکارتے تھے۔ اب تو سب رخصت ہوچکے ہیں۔

میرا قسمت کا عدد، شخصی عدد، ذاتی عدد، روحانی عدد اور لکی عدد کیا ہیں۔؟ فائدہ اور نقصان پہونچانے والے عدد کونسے ہیں۔ میرا اسم اعظم کیا ہے۔؟ میری شخصیت اور قسمت پر کونسے اعداد اثرانداز ہوں گے۔؟ میرا مکان نمبر ۴۵۰ ہے۔

میرے لئے کونسے رنگ اور کونسے حروف اہم اور مبارک ہیں۔ اسمائے حسنیٰ میں سے کونسا ورد میرے لئے مناسب ہوگا۔ تاکہ ذہنی سکون اور اطمینان قلبی میسر ہو۔ میرا برج اور ستارہ وغیرہ کیا ہے۔؟

براہِ کرم کسی قریبی شمارے میں میرا یہ خط شائع فرمادیں۔ مہربانی ہوگی۔

روحانی ڈاک سے کتنے لوگوں کو فائدۂ عظیم پہنچا ہے۔ اللہ آپ کو اس کی جزائے خیر زیادہ سے زیادہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جواب تمہارے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ یہی تمہارا ذاتی عدد ہے اور اسی کو شخصیت کا عدد کہتے ہیں۔ بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ تاریخ پیدائش سے جو عدد بنتا ہے وہ شخصیت کا عدد ہوتا ہے۔ اور نام سے جو عدد برآمد ہوتا ہے وہ ذاتی عدد کہلاتا ہے۔ بہرکیف آپ کی شخصیت پر ۲ اور ۶ دونوں ہی اثرانداز رہیں گے۔

آپ کی قسمت کا عدد ایک ہے۔ یہ عدد تاریخ پیدائش اور ماہ و سن سے برآمد ہوتا ہے۔ تاریخ پیدائش کے مجموعے سے جو عدد برآمد ہوتا ہے جب اس کو ذاتی عدد میں شامل کرلیا جاتا ہے تو لکی عدد بنتا ہے۔ اس حساب سے آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ موتی اور عقیق آپ کے

راس آئیں گے۔ اور سبز رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا۔ آپ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰، اور ۲۹ تاریخیں اہم ہیں۔ اور ہر مہینے کی ۶، ۱۲، ۱۷، ۱ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں ۹ کا عدد آپ کے لئے خوش بختی کا باعث بنے گا۔ ۹ کا عدد آپ کیلئے ہمیشہ خوشیوں کا پیغام لائے گا۔ اور آپ کا دشمن عدد ۵ ہے۔ اس عدد کے لوگوں سے بھی بچیں اور اشیاء سے بھی۔ کیوں کہ یہ آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

حروف تہجی میں ق کا حرف آپ کیلئے اہم ہے۔

اسماء الٰہی میں آپ کیلئے "یا شکورُ" موزوں ترین اسم الٰہی ہے۔ روزانہ ۳۰۰ مرتبہ صبح شام اس کا ورد کریں۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیفُ" ہے۔ ۱۲۹ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھا کریں۔ روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے آپ "سورۂ اخلاص" ۴۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ زندگی میں اگر کبھی الجھن درپیش ہو یا کوئی رکاوٹ پریشان کرے تو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ دو سو مرتبہ لگاتار ۱۱ دن تک پڑھیں۔

آپ فطرتاً بہت حساس ہیں۔ آپ کے اندر جاذبیت ہے۔ آپ لوگوں کو با آسانی اپنا بنا سکتی ہیں۔ لیکن آپ کے ارد گرد کا ماحول ہمیشہ آپ کا مخالف رہے گا۔ آپ کے حاسد کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اور آپ کو اپنے رشتے داروں کی طرف سے کئی بار ناقابل فراموش صدمات برداشت کرنے پڑیں گے۔

پیر اور بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ اپنے اہم کاموں کو مذکورہ تاریخوں میں انجام دیں۔ ورنہ پیر یا بدھ کو فوقیت دیں۔

ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر آپ جو دعا کریں گی انشاء اللہ قبول ہوگی۔

اوپری اثرات

سوال از: حافظ کریم الدّین ــــ پانی پت (ہریانہ)

میرے ایک ملنے والے ہیں جو کہ غیر مسلم ہیں۔ جو کہ قریب دو سال کے عرصے سے بیمار ہیں۔ اور انہوں نے علاج معالجہ بہت کرایا ہے ڈاکٹری علاج بھی اور جھاڑ پھونک بھی۔ لیکن کوئی اچھا ماہر سچا عامل نہیں ملا۔ لہٰذا ان کو کسی بھی طرح آپ کا پتہ مل گیا۔ اور ان کو یہ یقین ہوگیا کہ ہماری دکھ تکلیف یہ حضرت اللہ کے واسطے رہنمائی کر سکتے ہیں۔

حالاتِ مریض: (۱) مریض کے سارے جسم پر سوزش اور جسم پر ملکے پڑتے ہیں۔ اور مریض کو جھٹکے لگتے ہیں۔ مریض کی اہلیہ کے پیٹ میں درد رہتا ہے۔ اور مریض کے صاحبزادے کے پیٹ میں درد رہتا ہے۔ علاج وغیرہ سے کوئی آرام نہیں ہوتا۔ اور مریض کا یقین مسلمانوں کے حضرات پر اور علم پر بہت اعتقاد ہے۔ مریض کا نام ہوشیار سنگھ بنت دہاؤ ہے۔ صاحب زادے کا نام پرتھی سنگھ بنت نہالی۔ مریض کی اہلیہ کا نام نہالی بنت چھوٹو ہے۔ جواب سے نوازیں میں آپ کا شکر گزار رہوں۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ رحمان و رحیم آپ کے اور ادارہ طلسماتی دنیا کے سبھی کرم چاریوں کی عمر میں برکت عطا فرمادے۔ اور اتفاق و اتحاد عطا فرمادے۔

احقر کریم الدین اور ہوشیار سنگھ کی بھی سلام و دعا قبول فرمادیں۔

جواب ہوشیار سنگھ اوپری اثرات کا شکار ہیں۔ ان کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔ اور درج ذیل نقش ۱۱ عدد خود لکھ کر پینے کے لئے دیں۔ یا کسی عامل سے لکھوا کر دے دیں۔ روزانہ ایک نقش پانی میں گھول کر دن میں تین مرتبہ اس کا پانی ہوشیار سنگھ کو پلائیں۔

گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

پینے کے لئے نقش یہ ہیں۔

۱۹۳	۱۹۹	۱۹۱
۱۹۲	۱۹۴	۱۹۷
۱۹۸	۱۹۰	۱۹۵

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

گلے والے نقش میں ۱۳ دے خانہ میں ایک کا اضافہ ہے۔اور پینے والے نقش میں ساتوے خانہ میں ایک کا اضافہ ہے۔بغیر رفتار کے نقش نہ بھریں۔ ورنہ بے اثر رہیں گے۔

ذاتی کیفیات

سوال از: (نام مخفی)

آپ کی خاص شفقت اور رہنمائی کی محتاج ہوں۔اس سے پہلے دو خط ارسال کر چکی ہوں۔لیکن مجھے جواب نہیں ملا پہلا خط ۳-۴-۱ کو۔اور دوسرا خط اور علم الاعداد کے کتاب کا ہدیہ منی آرڈر بھجوایا جس کی تاریخ ۳-۲۰۰۳-۴-۱۶ ہے۔لیکن افسوس رہا کہ دونوں خطوں کے جواب اور علم الاعداد کتاب ابھی موصول نہ ہوئی ہے۔ اور میں منتظر جواب ہوں۔پھر میں امید کر کے یہ تیسرا خط بھیج رہی ہوں۔کہ شاید جواب طلسماتی دنیا کے شمارے میں آجائے۔اور میری مایوسی ختم ہو جائے۔جب تک آپ کا جواب نہیں ملتا۔ بار بار خط لکھتی رہوں گی۔

میری تاریخ پیدائش ۵ محرم۔۱۱، مارچ کا مہینہ۔دن بروز جمعہ یا ہفتہ۔صبح سحر کا وقت۔

میرے نام کا عدد کتنا ہے۔میرا ستارہ اور برج کونسا ہے۔ میری عمر ۳۰ سال ہے۔میری تعلیم B-A اردو ہے۔میری شادی ۱۹۹۱ء میں ہو چکی تھی۔اور طلاق زیادہ جہیز کے مطالبہ کی وجہ بنا۔ ۱۹۹۷ء میں طلاق ہو چکا۔ مجھے دو لڑکے بھی ہیں۔

اب میری شادی ۱۵ ذی الحجہ بتاریخ ۲۰۰۳-۲-۱۷ بعد نماز عشاء ہو چکی ہے۔میرے شوہر کا نام (.........) بنت .... ہے۔جن کی عمر ۴۵ سال ہے۔لوگ انہیں (....) کہہ کر پکارتے ہیں۔اور میں (.....) کے نام سے پکارتی ہوں۔اور وہ مجھے "....." کے نام سے پکارتے ہیں

(۱) لیکن شادی کے بعد سے میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی۔ میرے تمام جسم میں درد رہتا ہے۔اور کمر میں بے انتہا درد تکلیف رہتی ہے۔اور سیدھے ہاتھ اور سیدھے پیر میں درد رہتا ہے۔ اور وہ سونا پڑ جاتا ہے۔جیسے میرے ایک ہاتھ ایک پیر نا کارہ اور بے حس و حرکت ہو جائے۔اس طرح محسوس ہوتا ہے۔

(۲) میں کتاب کا مطالعہ کرتی ہوں تو نیند آجاتی ہے۔اور سر گردن اور کندھوں میں بے انتہا درد ہونے لگتا ہے۔ میں کچھ دیر بھی نہیں پڑھ سکتی

(۳) مجھے بھوک نہیں لگتی۔اور تھوڑا سا کھانے پر ہی پیٹ بھر جاتا ہے۔اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں نے بہت کچھ کھا لیا ہے۔جیسے ہی جو دل چاہا وہ سامنے ہو۔تب طبیعت کھانا نہیں چاہتی۔ بس دیکھنے سے ہی دل اور طبیعت سیر ہو جاتی ہے۔صرف زندہ رہنے کے خیال سے کچھ کھا لیتی ہوں۔

میرے پاس کچھ پیسے نہیں رہ پاتے ہیں۔جو بھی آتے ہیں جلد سے جلد خرچ ہو جاتے ہیں۔اور نہ آرام کے لئے کوئی وقت رہتا ہے۔ سارا دن گھر کے کام ہی میں مصروف رہتی ہوں۔

عرض خدمت ہے کہ مجھے جھوٹ اور دھوکے سے سخت نفرت ہے۔میرے گھر کے لوگ اور پڑوس کے لوگ تمام ہی میرے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔ہر کوئی جس پر میں اعتماد کرتی ہوں۔تکلیف دیتے ہیں۔اور میرے کچھ کہنے پر ہر کوئی مجھے صرف خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔یعنی میری آواز تیز رفتار۔گفتگو اور بلند آواز میں کرتی ہوں۔

میرے شوہر میری مرضی اور خیالات سے خوش ہیں۔ لیکن جب کوئی بات میں کرتی ہوں۔جو میرے خلاف مرضی ہو تب وہ بھی مجھے صرف خاموش رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے اندر تمام خوبیاں اور اچھائیاں موجود ہیں۔لیکن با آواز بلند گفتگو جو کرتی ہو۔اس ایک خامی کی وجہ سے کم عقل، کم ذہن معلوم ہوتی ہو۔اور تمہارے اندر کوئی خرابی نہیں ہے۔اس طرح سے وہ کہتے ہیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ میرے ساتھ زیادتی کرتے ہیں۔اور میرے ہر کام کی تعریف کرتے ہیں۔صرف میرے کام کرنے کا انداز پسند ہے۔اور میری بات کرنے کا انداز کسی کو پسند نہیں۔میرے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے۔اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہوں تو کوئی میری بات سننا نہیں چاہتا۔اس کے لئے کچھ رہنمائی کیجئے۔ کہ لوگوں کو میری بات پسند آئے۔اور جہاں کہیں بھی میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔میں اس کا جواب دے سکوں میرے شوہر اور مجھ میں محبت اور موافقت رہے یعنی کہ زندگی

کے نشیب و فراز میں کامیابی کے لئے رہنمائی کی درخواست ہے۔
(نام و پتہ مخفی رکھیں، صرف منتظر جواب رہوں گی۔

نوٹ:۔ ایک مرض کے بارے میں لکھ رہی ہوں۔ جو ضروری اور اہم ہے۔

مجھے ناک سے کسی چیز کی بُو کا احساس نہیں ہوتا۔ یعنی کہ کسی پکے ہوئے کھانے سالن وغیرہ کی بُو کا احساس یا کسی عطر سینٹ کی خوشبو کا احساس اور بھی کسی بُو کے سونگھنے کا احساس نہیں ہوتا۔ ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ اس کے لئے کسی مشورہ اور علاج کی ضرورت ہے۔ بہت بہت مہربانی ہوگی۔

جواب آپ کا خط پڑھ کر آپ کے حالات کا علم ہوا۔ آپ جیسی بے شمار بہنیں اور بیٹیاں اسی طرح کے دُکھ اور کرب میں مبتلا ہیں۔ اور اسی طرح کے حالات کا شکار ہیں اور یہ بات مسلم سماج کے لئے باعثِ تشویش ہے۔ ناقدری کے بعد طلاق اور طلاق کے بعد کس مپرسی کی زندگی اور اکیلے پن کا رنج و غم امّتِ مسلمہ کے لئے ایک المیہ ہے۔ لیکن دُکھ کی طویل ترین زندگی کے ذمّہ دار بھی اپنے ہی ہیں۔ اس لئے کہاں جائیں اور کس سے فریاد کریں۔ ایسے حالات میں صبر وضبط کے سوا اور کوئی چارۂ کار نہیں۔ صبر وضبط کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتی رہیں۔ اور آنیوالے کل کا سُکھ طلب کرتی رہیں۔ کیوں کہ ان کی رحمتوں کی ہوا اگر چل پڑے تو رنج وغم کی گھنگور گھٹائیں خود بخود چھٹ جاتی ہیں۔ اور تقدیر کے افق پر سکون و راحت کے شمس و قمر ایک بار پھر اُبھر جاتے ہیں۔ اور زندگی کی وادیاں ایک بار پھر خوشیوں کے اُجالوں سے دمک اُٹھتی ہیں۔ اس لئے شارح علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بندے کو کیسے بھی حالات ہوں اور کیسے بھی رنج و کشاکشی میں وہ مبتلا ہو اس کو اس کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ مایوسی کفر ہے۔ اور کفر کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اگر ہم صاحبِ ایمان ہوں تو پھر زندگی کے آخری لمحوں تک ہمیں امید قائم رکھنی چاہیئے۔ اور اپنے رب کے حضور اپنے دامن کو پھیلائے رکھنا چاہیئے۔ ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ ان ناگفتہ بہ حالات میں ربّ العٰلمین سے لَو لگائے رکھیں۔ اور ہر وقت اُن کی رحمتوں کی امّیدوار رہیں۔ ایک دن آپ مذکورہ حالات سے انشاء اللہ نجات پالیں گی۔ رب کے دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔

آپ نے اپنے دو نام تحریر کئے ہیں۔ ایک کا عدد ۲ ہے۔ اور ایک کا عدد ۹۔ جو نام عینؔ سے شروع ہوتا ہے اس کا عدد ۹ ہے۔ اور یہ عدد ۲ عدد کے مقابلے میں قوی تر ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ آپ اسی نام کو اہمیت دیں جس کا عدد ۹ ہے۔

آپ کے لئے ۲، ۹، ۱۱، ۱۸، ۲۰، ۲۷، ۲ اور ۲۹ تاریخیں اہم ہیں آپ کے لئے ایک اور آٹھ عدد بھی خصوصیت کے حامل ہیں۔ اور ۵، ۶، ۷، آپ کے دشمن عدد ہیں۔ اُن سے خود کو مجتنب رکھیں۔

آپ نے اپنی صحیح تاریخ پیدائش نہیں لکھی غالباً آپ کا بُرج حمل اور ستارہ مرّیخ ہے۔ ہر سال ۲۱ مارچ سے ۲۱ اپریل کے درمیان ۷ کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں روزانہ "یا خالق یا علیم یا نافع" کی ایک تسبیح پڑھا کریں۔ اور جمعہ کے دن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔ دعا گو ہوں کہ ربّ العٰلمین آپ کو اُن تکلیف دہ مراحل سے نجات دے۔ اور آپ کی زندگی کے لئے عیش و عشرت اور سکون و راحت کے اسباب پیدا کرے۔

گھریلو اُلجھنیں اور شادی نہ ہونے کا غم

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش) ——— مقام دہلی۔

امّید ہے کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔ خدا آپ کا سایہ بہت دیر تک قائم رکھے۔ (آمین) دعا کرتی ہوں کہ میرا یہ خط ردّی سمجھ کر کوڑے دان کی نذر نہ ہو جائے۔ خط لکھتے وقت جو بھی غلطیاں سرزد ہو جائیں اس کے لئے بہت معذرت چاہتی ہوں۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم مسجد میں رہتے ہیں۔ جہاں پر میرے والد مسجد کی صاف صفائی کا کام اور محنت مزدوری کا کام کرتے ہیں۔ جس سے ہمارا گزر بسر ہوتا ہے۔ ہم چار بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ جس میں سب سے بڑی میں ہوں۔ میرے سے چھوٹے بھائی نے اپنی مرضی سے شادی کرلی ہے۔ اب وہ سُسرال میں رہتے ہیں۔ اُن کو گھر والوں کی کوئی فکر نہیں۔ اور ہم سبھی لوگ کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ والد کا کام میں جی نہیں لگتا۔ گھر کا خرچ بہت مشکل سے چلتا ہے۔ مسجد میں ہمیں چھوٹی سی جگہ ملی ہوئی ہے جہاں ہم رہتے ہیں۔ میرے یا میری بہن کے جو بھی رشتے آتے ہیں یا تو گھر میں امّی ابّو میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے۔ یا مجھے پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے کہ میں خود شادی کرنے سے منع کر دیتی ہوں۔ یا پھر دیکھنے والے خود منع کر دیتے ہیں۔ یہ کہہ کر کہ لڑکی تو ہمیں پسند ہے۔ پر آپ شادی میں کیا دو گے۔ تمہارے پاس خود رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ تو لڑکی کی شادی کیا کرو گے۔

میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ۷۔۸ سال سے سروس کر رہی ہوں لیکن کہیں پر بھی میرا مستقل کام نہیں لگا۔ کہیں ایک سال تو کہیں ۲،۳ سال میں اس طرح سے کم سے کم ۴۔۳ فیکٹریاں بدلیں ہیں۔ یوں تو مجھے جتنے بھی سینئر ملے جتنی بھی فیکٹریوں میں، میں نے کام کیا سبھی میری عزت کرتے تھے۔ بیٹا یا بہن کر کے بات کرتے تھے۔ مگر جب نکالتے تو مجھ پر بہت سے الزامات لگاتے تھے اور ہٹا دیتے تھے۔ مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ میں Home furnishing چیکنگ کا کام کرتی تھی۔ 8 July 2002 کو میرا کام چھوٹا تھا۔ جب سے اب تک میں نے بہت جگہوں پر کام تلاش کیا تو کہیں پیسوں کا مسئلہ ہے تو کہیں ماحول نہیں۔ یا پھر ۹۔۸ بجے تک کا ٹائم مانگتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اتنی دور سے آتے آتے رات کے دس بج جائیں گے۔ ایسی حالت میں ہم نے کئی عاملوں کو دکھایا تو سبھی نے یہ بتایا ہے کہ آپ کے دشمنوں نے کروا رکھا ہے۔ آپ کے دشمن چاہتے ہیں کہ گھر میں لڑائی جھگڑے ہوئیں اور یہ لوگ خوش نہ رہیں۔ جب کہ ہماری کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ مجھکو ہر وقت بے سکونی اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ میں ان حالات کے پیش نظر کیا کروں۔

برائے کرم میرے مسائل کے حل تحریر فرمادیں۔ اس وقت مجھے ایک سکینڈ کے لئے قلبی سکون نہیں ہے۔ آپ کے جواب کا نہایت ہی بے چینی سے انتظار رہے گا۔ ہر آنے والے رسالے میں آپ کے جواب کی منتظر رہوں گی۔ اگر ہو سکے تو آپ مجھے letter کے ذریعہ جواب دے دیں۔ اللہ آپ کو استقامت عطا کرے۔

خدا حافظ۔ شکریہ۔

جواب آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کا نام و پتہ مخفی کر دیا گیا ہے۔ آپ کے مسائل اور آپ کے حالات پڑھنے کے بعد عرض ہے کہ آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

بعد نمازِ عصر ایک آئینہ لیں۔ اس میں اپنی صورت دیکھتے ہوئے ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آئینہ پر دم کر دیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ درمیان میں وقفہ ہو جائے تو چالیس دن کی تعداد بعد میں مکمل کریں۔ واضح رہے کہ چالیس دن کے دوران اس آئینے کو صرف عمل کے وقت دیکھیں۔ اور صرف آپ کے پاس یہ آئینہ رہے کوئی اور اس میں چالیس دن تک اپنی شکل نہ دیکھے۔ ہر جمعہ کو سورۃ احزاب بعد نماز عصر اور بدھ کو بعد عصر ہی سورۃ یوسف پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کے دونوں مسئلوں میں سے ایک مسئلہ جلد ہی حل ہو جائے گا یا تو ڈھنگ کی ملازمت مل جائے گی یا شادی طے ہو جائے گی۔

دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کو مطلوبہ مقاصد میں کامیابی عطا کرے۔ اور آپ کے گھر کے دیگر مسائل بھی حل ہو جائیں۔ اور اللہ کرے آپ کے والدین کے درمیان اتفاق اور یگانگت پیدا ہو۔ تاکہ آپ کے بہن بھائیوں کو نت نئی پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

کسی کے گھر کے بڑے جب آپسی طناطنی اور کشاکشی کا شکار ہوں تو پھر اس کے گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے۔ اور وہاں مصائب اور مسائل موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتے ہیں۔ کاش مسلمانوں کو عقل آجائے اور وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے پیروں میں کلہاڑی مارنے کی حرکتوں سے باز آجائیں۔

مختلف باتیں

سوال از: کے عبدالباری ـــ چنئی۔

محبِ نوا، کرم فرما عالی جاہ حضرت حسن الہاشمی صاحب۔

(فاضلِ دارالعلوم دیوبند)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "طلسماتی دنیا" ـــ آدابِ قدم بوس۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض خدمت یہ کہ اس سے پہلے دو روحانی ڈاک روانہ کیا تھا۔ شاید میرے خطوط کی روح آپ کی نظروں میں اثر نہ کر سکی۔ جس کی وجہ روحانی ڈاک کی محفل میں شامل ہونے سے دور ہو گئی۔ خیر تازہ شمارہ مئی کا نظر نواز ہوا۔ مطالعہ کا ذوق کچھ اس طرح طلسماتی دنیا سے چپک گیا ہے۔ شاید جدا کرنا ناممکن ہے اور اس کو یہ شعر بڑے اونچے انداز میں ثبوت دے رہا ہے۔

آندھیو تم نے تو بہت پیڑ گرائے ہوں گے
کلی سے لپٹی ہوئی تتلی کو اڑا کر دیکھو۔

اللہ تعالیٰ "طلسماتی دنیا" کی روحانی قوت اور مضبوط بنائے۔ آمین

چند ضروری سوالات پیش خدمت ہیں۔ ازراہ کرم روحانی ڈاک کے قریبی اشاعت میں شامل کر کے جواب عنایت کریں۔ امید کہ اس مرتبہ مایوسی کا سامنا نہیں ہوگا۔

(۱) آیت ۱۵۴ پارہ ۴ آیت قطب کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے؟

(۲) کسی قرآنی آیت کو ابجد قمری سے اعداد نکلوا کر نقش تو

غیر اسلامی بھائی کو دینے سے غلطی تو نہیں وضاحت کریں۔

(۳) لوحِ محبت طالب کے لئے ۲۲۰ کا عدد مطلوب کیلئے ۲۸۴ کا عدد لوح تیار کرنے کیلئے اس مربع کی درستگی چال صحیح یا غلط بتائیں۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۱۴	۱۵	۱
۹	۶	۷	۱۲
۵	۱۱	۱۰	۸
۱۶	۳	۲	۱۳

(۴) جون جولائی ۲۰۱۲ء میں شائع کردہ قرآن حکیم کی سورتوں کے اعداد اور ان کی افادیت کے ذریعہ کسی بھی سورۃ کے اعداد کو مربع یا مثلث میں پُر کرنے کے لئے زکوٰۃ اور شرائط کیا ہیں۔

(۵) اسمائے اصحابِ کہف کو کیا اعدادِ قمری سے نقش تیار کرنا ٹھیک ہے، ہو تو طریقہ کیا ہے۔

جواب آیتِ قطب کی زکوٰۃ صرف ۳ دن میں ادا ہوجاتی ہے اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو نمازِ فجر سے پہلے تازہ غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن لیں۔ اور روزہ رکھنے کی نیت سے سحری کرلیں۔ تمام دن ذکر الٰہی میں مشغول رہیں۔ اور عصر و مغرب کے درمیان آیتِ قطب کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھیں۔

آیتِ قطب کی زکوٰۃ کے دوران کوشش یہ کریں کہ تمام نمازیں اسی جگہ پڑھیں جہاں آیتِ قطب کا عمل کرنا ہے یا کسی مسجد میں جہاں جمعہ بھی ہوتا ہے وہاں عصر اور مغرب کی نماز کے دوران عمل کریں۔ اور اسی جگہ پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرتے رہیں۔ یا پھر گھر کی تنہائی میں کسی جگہ یہ عمل کریں تو اپنی تمام نمازیں علاوہ جمعہ کی نماز کے وہیں ادا کریں۔ جمعہ کی نماز کے لئے اس طرح جائیں کہ آتے اور جاتے وقت سرِ راہ کسی سے بات چیت نہ کریں۔

سحر و افطار کے لئے اپنے ہاتھ سے کھانا پکائیں۔ ورنہ چنے اُبال کر کھائیں۔ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں۔ بوقتِ سحر روزانہ غسل کرتے رہیں۔ اور روزانہ صاف ستھرا لباس پہنتے رہیں۔ تینوں روزے بہ نیت زکوٰۃ رکھیں۔ اور تیسرے دن نو آدمیوں کا کھانا خیرات کریں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد آیتِ قطب کو روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔ تین دن تک جمالی اور جلالی پرہیز رکھیں۔ کیوں کہ یہ آیت جلالی ہے۔ اس لئے بغیر پرہیز کے عمل نہ کریں۔ صرف ۳ ہی دن پرہیز کرنا ہے۔ بغیر پرہیز کے رجعت کا خطرہ رہے گا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد کسی بھی مرض میں آیت قطب کا نقش دیا جاسکتا ہے۔ جو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

آیت قطب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۹۴	۴۹۹۷	۵۰۰۰	۴۹۸۷
۴۹۹۹	۴۹۸۸	۴۹۹۳	۴۹۹۸
۴۹۸۹	۵۰۰۲	۴۹۹۵	۴۹۹۲
۴۹۹۶	۴۹۹۱	۴۹۹۰	۵۰۰۱

آیتِ قرآنی کا نقش اگر کسی غیر مسلم بھائی کو نہ دیں تو بہتر ہے۔ غیر مسلم بھائیوں کو اسماء الٰہی کا نقش دیا جاسکتا ہے۔ ورنہ پھر ان کا علاج علم الحروف کے ذریعہ کریں۔

رُک اور رند کا نقش جو طالب و مطلوب کے لئے برائے محبت لکھا جاتا ہے اس میں آتشی چال زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ دوسری چالوں سے بھی بعض عاملین نے اس نقش کو بھرنے کیلئے لکھا ہے لیکن آپ نے جو چال لکھی ہے وہ درست نہیں ہے۔

آیتِ قرآنی کی زکوٰۃ لکھ کر نہیں پڑھ کر ادا کی جاتی ہے طریقہ یہ ہے کہ آیت کو ۴۰ دن میں یا ایک سو بیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ تعداد روزمرّہ کی ایک جیسی رہے۔ اور وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھا جائے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائیگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد عامل مربع، مثلث کوئی سا بھی نقش بھر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس نے مثلث اور مربع کے نقوش کی زکوٰۃ طبعی چال سے ادا کر رکھی ہو۔

اصحاب کہف کے نقش کا طریقہ وہی ہے جو عام نقش کا ہے۔ کل اعدادِ نکال کر ۳۰ وضع کردیں۔ اور اس کے بعد ۴ سے تقسیم کرکے نقش بھرلیں۔ کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے۔

اصحابِ کہف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۶۷	۱۵۷۱	۱۵۷۴	۱۵۶۰
۱۵۷۳	۱۵۶۱	۱۵۶۶	۱۵۷۲
۱۵۶۲	۱۵۷۶	۱۵۶۹	۱۵۶۵
۱۵۷۰	۱۵۶۴	۱۵۶۳	۱۵۷۵

لیجئے اپنی تفصیلات

سوال از: احتشام علی صدیقی ــــــ

عرض یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے کافی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ جس کی بناء پر دماغی توازن درہم برہم ہوگیا ہے۔ مالی اعتبار سے حالات دگرگوں رہتے ہیں۔ صحت نزلہ، زکام، کمر اور ٹانگوں میں شدید تکلیف ہے جس کی بناء پر چلنے پھرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ لہٰذا آپ سے بصد خلوص التجا ہے کہ آپ میرے نام کا ستارہ معلوم کردیں۔ اور اس نام سے جو پتھر موسوم ہوں اُن کو بھی لکھدیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ (آمین)

میرا نام احتشام علی صدیقی۔ والدہ مرحومہ عالیہ خاتون ــــــ سن پیدائش ۷، ۱۹۴۴ء، ۷، ہے۔

جواب آپ کا برج سرطان ہے۔ اور آپ کا ستارہ قمر ہے۔ آپ کے لئے ہر ماہ کی ۶، ۱۲، ۱۷ تاریخیں غیر مبارک ہیں ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ آپ کے لئے پیر کا دن اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کو موتی اور عقیق انشاء اللہ راس آئیں گے چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے۔ جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے ان کو تمام چمک دار قسم کے نگینے راس آتے ہیں۔ اور بالخصوص انہیں چاندی راس آتی ہے۔

۵ کا عدد عطارد سیارے سے منسوب ہے۔ اور کسی درجہ میں یہ عدد ستارہ زہرہ سے بھی نسبت رکھتا ہے۔ اس لئے آپ کے لئے بدھ اور جمعہ کا دن اہمیت کا حامل ہے۔

ہر ماہ ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخوں کو اپنے اہم کاموں میں فوقیت دیں۔ اور آئندہ کے لئے یہ بات نوٹ کرلیں کہ اگر کوئی سوال کرنا ہو تو جب تک سوال مکمل نہیں ہوگا۔ اس وقت تک جواب بھی مکمل نہیں ملے گا۔

ذاتی باتیں

سوال از: محمد اشرف ــــــ سوپور، کشمیر

امید ہے کہ مزاج اقدس بخیر ہوں گے۔ اور اللہ سے دعا ہے کہ ہمیشہ ہمیشہ خیریت سے رہیں۔

پچھلے دو تین مہینوں سے آپ کے رسالہ "طلسماتی دنیا" کا باقاعدہ مطالعہ کر رہا ہوں۔ اور محسوس کر رہا ہوں کہ جو بھی اسے پڑھے۔ وہ تعریف کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ یہ وہ رسالہ ہے جو مایوس لوگوں کے لئے مشعل راہ ہے۔

اس سے پہلے میں ایک خط ارسال کرچکا ہوں۔ لیکن افسوس کوئی جواب نہ ملا۔ آج حوصلہ کر کے ایک اور خط ارسال کر رہا ہوں امید ہے کہ اب کی بار جواب مل جائے۔

میری ایک بھانجی ہے جو تقریباً ۱۹ مہینے کی ہے۔ اس کا نام رضیہ رکھا گیا۔ اس کی پیدائش ۹ اکتوبر ۲۰۰۱ء ہے۔ اور دن منگل کا ہے۔ وقت ۹ بج کر ۱۰ منٹ۔ والد کا نام معراج الدین اور والدہ کا نام نازنینہ ہے۔ اب میں اس کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس کا نام تاریخ پیدائش کے مطابق ٹھیک ہے یا نہیں اگر ٹھیک ہے تو اچھا نہیں ہے تو آپ مہربانی کر کے کوئی اچھا سا نام تجویز فرمائیں۔ اور بتائیں نام کا مفرد عدد۔ مجموعی اعداد ــــــ قسمت کا عدد۔ لکی عدد۔ مرکب عدد۔ فائدہ مند اور نقصان دہ اعداد کونسے ہیں۔ برج اور ستارہ کونسا ہے۔ اس کیلئے کونسے دن مہینے، سال اور تاریخ کے اہم اور مبارک ہیں۔ اور کونسے غیر مبارک ہیں۔ کونسا رنگ مبارک ہے۔

بچی اکثر ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ بخار نے اسے گھیر لیا ہے۔ ہر تین دن چار دن بعد بخار چڑھتا ہے۔ ڈاکٹروں کے پاس لیکر گئے لیکن تسلی بخش علاج نہیں ہوا۔ اب آپ سے التجا ہے کہ کوئی اچھا سا نقش بتلائیے۔ تاکہ ہر آفتوں سے بچتی رہے۔

براہ کرم تفصیل سے اس سوال کا جواب دیجئے گا۔ اور قریبی شمارہ میں چھپوانے کی کوشش کیجئے گا۔

جواب آپ کی بھانجی رضیہ کا نام اس کی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے درست ہے۔ اسے بدلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

رضیہ کا مفرد عدد ۲ ہے۔ مجموعی اعداد ۱۰۱۵ ہیں۔ اس کی تقدیر کا عدد ۹ ہے۔ البتہ اس کی شخصیت کا عدد اس کے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ لیکن اس کے نام کا جو حرفِ اوّل ہے اس کا مفرد عدد اس کے نام کے عدد کا مخالف نہیں ہے۔ اس لئے نام بدلنے کی ضرورت نہیں ہے

رضیہ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخیں اہم ہیں۔ رضیہ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ پنا نگینہ رضیہ کو انشاء اللہ راس آئے گا۔ سبز اور سفید رنگ اس کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ ۲۲، ۲۳، ۲۸ تاریخیں اس کیلئے غیر مبارک ہیں ان تاریخوں میں اگر رضیہ کے اہم کام نہ کئے جائیں تو بہتر ہے۔

قسط ۶

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

لہسنیا یہ ایک سخت قسم کا پتھر ہے۔ اس پتھر کو گربہ چشم عین الہرہ یعنی بلی کی آنکھ کہتے ہیں اور اسی پتھر کو انگریزی میں کیٹس آئی کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر بلی کی آنکھ کی طرح چمک دار ہوتا ہے۔ یہ کئی رنگوں میں دستیاب ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کیسا بھی ہو لیکن اس پتھر میں سے ایک سفید دھاری مثل ڈوری کے نکلتی ہے۔ اس کو اگر آفتاب کی روشنی میں دیکھیں تو بہت چمکیلی نظر آتی ہے۔ پتھر کسی بھی رنگ کا ہو لیکن یہ ڈوری ہمیشہ سفید ہی ہوتی ہے۔ سفید رنگ کا لہسنیا اچھا سمجھا جاتا ہے۔

● اگر کوئی حمل سے بچنا چاہے تو اس پتھر کو دودھ میں بھگوئے اور ۲۴ گھنٹے کے بعد اس دودھ کو پی لے تو اس کے حمل قرار نہیں پائے گا۔

● اگر اس پتھر کو عورت کے بالوں میں باندھ دیا جائے تو دردِ زہ میں کمی ہوجاتی ہے۔ اگر اس پتھر کو بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو نظرِ بد سے حفاظت رہتی ہے۔ یہ پتھر جادو ٹونا سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔ اور بلغم کو دفع کرنے کی تاثیر بھی اس کے اندر موجود ہے۔ اس کو پہننے سے برے خواب دکھائی نہیں دیتے۔ یہ پتھر مالی نقصانات سے انسان کی حفاظت کرتا ہے۔

● اگر کوئی شخص جنگ پر جانے کا ارادہ کرے تو اس پتھر کو پہن لے۔ دورانِ جنگ وہ دشمن کے وار سے محفوظ رہے گا۔

● یہ پتھر ہر طرح کی آفات سے بچاتا ہے۔ اور ہر طرح کے حادثات سے محفوظ رکھتا ہے۔

● یہ بات درست تو نہیں لیکن مشہورِ عام ہے کہ اس پتھر میں جنات رہتے ہیں۔ البتہ یہ بات مسلم ہے کہ جنات بھی اس پتھر کو پسند کرتے ہیں۔ اور یہ پتھر جنات کے اثرات کو زائل کرنے کی بھی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

● جو بچہ حد سے زیادہ روتا ہو اس کے گلے میں لہسنیا ڈال دیں تو بچہ رونا کم کر دیتا ہے۔

● لہسنیا کے استعمال سے ہر دلعزیزی پیدا ہوتی ہے۔ انسان لوگوں کی نظروں میں محبوب و مقبول ہوجاتا ہے اور اس کو دولتِ تسخیر حاصل ہوجاتی ہے۔

● لہسنیا کے استعمال سے مقاصدِ حسنہ میں کامیابی ملتی ہے۔ اور یہ پتھر عشق و محبت میں انسان کو آخری کامیابیوں سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر اس پتھر کو کوئی خاتون پہن لے تو وہ اپنے شوہر کی نظروں میں محبوب تر ہوجائے۔

● جس شخص کا مزاج بادی یا بلغمی ہو اس کو لہسنیا کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس پتھر کے استعمال سے اس کا مزاج معتدل ہوجائے گا۔ اور اس کو مختلف امراض سے نجات ملے گی۔

● عام طور پر یہ پتھر پانچ رنگوں میں پایا جاتا ہے، سفید، زرد، بھورا، سبز اور سیاہ۔ انمیں سب سے بہتر وہ پتھر مانا جاتا ہے جس کا رنگ سفید ہو۔ یہ پتھر دل کی بیماریوں میں بھی خاص طور سے مفید ہے۔ یہ اپنے پہننے والے کو راحت بخشتا ہے اور قلب کو سکون پہنچاتا ہے۔ اگر اس پتھر کو باریک پیس کر سرمہ میں ملا کر آنکھ میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی تمام بیماریوں میں فائدہ کرے۔ اگر اسکو منجن میں ملا کر دانتوں پر ملا جائے تو یہ دانتوں کی تمام بیماریوں سے نجات دلا دے۔

● اگر اس کے کشتے کو زخموں پر لگایا جائے تو زخم بہت جلد بھر جائیں۔ سچ بات یہ ہے کہ لہسنیا بھی حق تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ انسان کو اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔ اور کسی بھی نعمت کی اظہارِ قدردانی کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ انسان اسکو استعمال کرے اور اس سے مختلف صورتوں میں استفادہ کرکے اس ربِ جلیل کا شکر ادا کرے جس نے انسانی فوائد کیلئے اس طرح کی نعمتیں اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیں۔ اس پتھر کی بیشمار خصوصیات ہیں۔ لیکن یہ پتھر بھی سستا سا پتھر ہے اور اس سے غریب لوگ بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ یہ پتھر ہر جگہ دستیاب

خواب ایک حقیقت

اقسامِ خواب

خواب سب کے سب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اضغاث احلام ہوتے ہیں۔ یعنی وہ خواب جھوٹے اور پراگندہ قسم کے ہوتے ہیں۔ جیسے دن کو جاگتے ہوئے فاسد قسم کے پریشان کن خیالات آتے ہیں۔ اسی طرح وہ خواب ہوتے ہیں۔ لغوی طور پر ضغث کے معنی ہیں خس و خاشاک اور پراگندگی صراح میں ضغث کا معنی گھاس کا ایک مٹھا ہوتا ہے۔ جس میں خشک اور تر گھاس جمع ہو اور ایک احلام شورید خواب ہوتے ہیں ــــ اسی طرح ضغث الحدیث وہ بات ہوتی ہے جس میں کچھ آمیزش کی ہو۔ حلم کی جمع احلام ہوتی ہے۔ وہ خواب جو بالغ شخص دیکھے۔ یہ غیر معتبر قسم کا خواب ہوتا ہے۔ ایسے خواب کی تعبیر نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی ایسے خواب شیطان کی طرف سے بھی دکھائے جاتے ہیں۔ کیوں کہ شیطان مسلمان آدمی کو غمناک خواب دکھا کر مضطرب کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص خواب میں دیکھتا ہے کہ اس کا سر کٹا ہوا ہے یا کوئی اور چیز اس کو آزار دینا چاہتی ہے یا وہ مردہ ہے یا وہ کسی خوفناک مقام پر کھڑا ہے۔ جہاں سے رہائی ناممکن ہے وغیرہ وغیرہ۔

مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی آیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں اپنا سر کٹا ہوا دیکھا ہے۔ اور میں اس کے تعاقب میں جا رہا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ممانعت کر دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ خواب کے دوران مذاق کیا ہے۔ وہ کسی کو نہ بتانا۔ یہ خواب اس قسم کا ہے جیسے کسی کو خواب میں فرشتہ کسی حرام کام کے کرنے کا حکم دے یا اسی طرح کی کوئی بات کہہ رہا ہو، یا وہ چیز ہو جو اس کی اخلاط اربعہ میں غالب تر ہو مثال کے طور پر بلغم یا صفرا، یا خون یا سودا اس پر غالب ترین خلط کو وہ خواب میں دیکھے۔ مثلاً بلغمی مزاج والا پانی کو دیکھے۔ صفراوی مزاج والا آتش دیکھے یا کوئی زرد رنگ نظر آئے یا دموی امراض والا سُرخ رنگ کو دیکھے۔ سوداوی مزاج والا آدمی سیاہ رنگ کو دیکھے وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے سب خواب ناقابل اعتبار ہوتے ہیں۔

دوسری قسم سچّے خوابوں کی ہوتی ہے۔ جیسے کہ انبیاء کے خواب یا صلحائے امّت کے خواب ہوتے ہیں۔ کبھی نادر طور پر غیر نبی کو بھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر دو عبارات ہیں۔ ایک رویائے صادقہ، اور دوسری رویائے صالحہ اور حسنہ خواب وہ ہے جو دل کی خواہش کے مطابق یا اپنے مقصد کے مطابق ہو۔ یہ امور آخرت کے متعلق انبیاء اور صلحاء کے خوابوں میں سے ہوگا۔ اس کے برعکس امور دنیا کی نسبتوں میں عجیب ظاہر دل کی خواہش کے مطابق نہ پڑے گی۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن خواب میں دیکھا کہ گائے ذبح کر رہے ہیں۔ اور اپنی تلوار جو دیکھی تو شکستہ پڑی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے ذبح کرنے کی تعبیر وہ کی جو روز احد کو صحابہ کرام رضوان اللہ کو پہنچی اور تلوار ٹوٹنے کی تعبیر فرمائی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک فرد یعنی حضرت حمزہؓ شہید ہو گئے۔ اس کے بعد عاقبت متقیوں کے واسطے اور فتح نصرت سب مخلوق پر۔

لوگوں کی اقسام

لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ مستور حال جن پر صدق و کذب دونوں برابر ہیں۔ دوسرے فاسق اور فاجر لوگ ان پر منتشر خیالات اور جھوٹے خوابوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ ان کے لئے صدق وسیع نادر چیز ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم کفار کی ہے۔ جن پر صدق نہایت ہی نادر ہے۔ کچھ کافروں پر سچّا خواب بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ جس طرح جیل خانۂ حضرت یوسفؑ کے دو کافر ساتھیوں کے خواب تھے اور

اور ایک بادشاہ کا خواب حدیث پاک میں آتا ہے۔ الصدق الرّؤیا بالاسحار سب سے بڑھ کر سچّا خواب صبح صادق کے وقت کا ہوتا ہے۔ کچھ اہل علم لوگوں کا قول ہے کہ رات کے پہلے پہر کے خواب کی تعبیر دیر سے رونما ہوتی ہے۔ اور نصف رات کے اجزا متفاوت ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ عجلت سے اور سرعت کے ساتھ ظاہر ہونے والا خواب صبح کے وقت کا ہوتا ہے۔ بالخصوص جو طلوع فجر کے وقت کا ہو۔ حضرت امام جعفر صادقؓ نے فرمایا ہے کہ وہ خواب جس کی تاویل جلدی رونما ہوتی ہے۔ وہ قیلولہ کا خواب ہوتا ہے اور عورتوں کے خواب بھی مردوں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اس طرح ہے کہ عورت اگر کوئی خواب میں..... ایسی چیز دیکھے جو اس کے اہل میں سے نہیں ہے تو پھر یہ اس کے شوہر کا خواب ہوتا ہے۔ اور..... غلام کے خواب کی حالت بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ یعنی اس کے آقاؤں مالک کے لئے اور بچوں کے خواب والدین کے لئے ہوتے ہیں۔

فن تعبیر رُویا میں کمال

حضرت صدیق اکبرؓ کے متعلق آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؓ کو فن تعبیر رویا میں کمال حاصل تھا۔ عہد رسالت میں ہی آپؓ خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے۔

ابن سعد فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرینؒ جو فن تعبیر کے امام مانے جاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کو امت مسلمہ میں سب سے زیادہ کمال حاصل ہے۔ آپؓ جیسا فن تعبیر کا ماہر کوئی دیکھنے میں نہیں آیا۔

دیلمی نے اپنی سند فردوس میں اور ابن عساکر نے سمرہ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے خواب کی تعبیر ابوبکرؓ سے پوچھ لیا کروں۔ کیوں کہ ان کو تعبیر خواب میں کمال حاصل ہے۔

سعید بن منصور نے بحوالہ سعید بن مسیب لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں تین چاند ہیں۔ اور یہ خواب انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا۔ کیوں کہ آپؓ زبردست تعبیر دہندہ تھے۔ اس پر ارشاد ہوا تمہارا خواب سچا ہے۔ کیوں کہ تمہارے گھر میں روئے زمین کے تین بہترین اشخاص مدفون ہوں گے۔ پھر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا اے عائشہؓ اچھے چاندوں میں سے یہ بہترین چاند ہیں۔

عمر بن شرجیل کے حوالے سے آتا ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب بیان کیا کہ میں کالی بکریوں کے پیچھے جا رہا ہوں۔ پھر سفید بکریوں کے پیچھے چلنے لگا اور کالی بکریاں اوجھل ہوگئیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالی بکریاں عرب ہیں اور سفید بکریاں عجمی جو اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے عربی مسلمانوں سے بڑھ جائیں گے۔ یہ تعبیر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صبح یہی تعبیر ایک فرشتہ نے مجھے بتائی تھی۔

ابن ابی یعلی کے حوالے سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خواب بیان کیا ہے کہ میں ایک کنوئیں سے پانی کھینچ رہا ہوں۔ اتنے میں کچھ سیاہ بکریاں میرے پاس آئیں اور ان کے بعد کچھ اور بکریاں میرے پاس آئیں۔ جن کے سفید بالوں میں تھوڑی تھوڑی سی سرخی تھی۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ہو تو تعبیر عرض کردوں۔ چنانچہ مندرجہ بالا تعبیر دی۔

ابن سعد نے محمد بن سیرینؒ کی زبانی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت اسلامیہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی وہ شخصیت تھے۔ جو خواب کا مطلب خوب بیان فرماتے تھے۔

ابن سعد نے ابن شہاب کی زبانی لکھا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو سنایا کہ میں تم سے دوڑ میں ڈھائی ہاتھ آگے نکل گیا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت ومغفرت میں بلالیں گے۔ اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ڈھائی سال زندہ رہوں گا۔

عبدالرزاق نے بحوالہ ابوقلابہؓ لکھا ہے کہ کسی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اپنا خواب بیان کیا کہ میں خون کا پیشاب کررہا ہوں تو آپؓ نے فرمایا کہ تم اپنی بیوی کے پاس زمانہ ایام میں جانے کی توبہ کرو۔ اور آئندہ پھر ایسی مذموم حرکت نہ کرنا۔

جیسا کہ میں نے پہلے ہی بیان کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد اپنا رُخ انور صحابۂ کرام کی طرف پھیر لیتے تھے اور پوچھتے تھے کہ تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے تاکہ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں۔ اگر کوئی صحابی خواب بیان نہ کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنا خواب بیان فرماتے۔

اسی طرح ایک فجر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ صحابہ اکرامؓ کو خاموش دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا خواب بیان فرمانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں آج رات خواب میں دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ارض مقدس کیطرف چل دیئے۔ اچانک ایک شخص پر میری نظر پڑی۔ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اور ایک دوسرا شخص کھڑا ہے۔ اس کے ہاتھ میں لوہے کی گرز ہے۔ وہ شخص اپنی گرز کو اپنی بغل سے نکال کر بیٹھے ہوئے آدمی کو مارتا ہے۔ اس کے رخسار پر وہ گرز اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ لیکن گرز اٹھانے پر رخسار دوبارہ صحیح وسالم ہو جاتا ہے وہ پھر گرز مارتا ہے تو ہر دفع ویسے ہی واقع ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پس میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے دریافت فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو وہ کہنے لگے۔ چلئے ان کے بارے میں نہ پوچھیں۔ ابھی اور چیزیں بھی دیکھنا باقی ہیں۔ پس ہم روانہ ہوگئے۔ ہم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو پہلو کے بل سو رہا تھا۔ ایک اور شخص پتھر لئے اس کے پاس کھڑا تھا۔ اور وہ پتھر اس دوسرے شخص کے سر پر مارتا ہے۔ جب وہ پتھر مارتا ہے تو وہ پتھر اس کے سر کے اندر گھس جاتا ہے۔ لیکن جب وہ پتھر اٹھا لیتا ہے تو اس کا سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ سر کو دوبارہ کچل دیتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے تو وہ بولے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلیں۔ ہم آگے چل پڑے۔ حتیٰ کہ ایک سوراخ پر پہنچ گئے۔ وہ سوراخ تنور کی طرح اس کا منہ تنگ تھا لیکن پیٹ بڑا اس میں برہنہ عورتیں اور برہنہ مرد تھے۔ اس کے نیچے آگ جلتی ہے۔ وہ مرد اور عورتیں اس آگ کے اوپر جلتے تھے۔ قریب تھا کہ آگ ٹھنڈی ہونے پر وہ باہر نکل جائیں۔ لیکن آگ کو پھر بھڑکا دیا جاتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو کہنے لگے آپ صلی اللہ آگے تشریف لے چلیں۔ ہم آگے روانہ ہوئے تو ہم ایک نہر پر پہنچ گئے جس میں خون تھا اور نہر کے درمیان آدمی کھڑے تھے اور نہر کے کناروں پر چند لوگ تھے۔ جن کے سامنے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ اگر کوئی شخص نہر کے باہر نکلنے کی کوشش کرتا تو وہ باہر کھڑے آدمی پتھر مارنے شروع کر دیتے وہ آدمی اپنے منہ پر پتھر کھا کر دوبارہ نہر میں چلے جاتے۔ میں نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے تو وہ کہنے لگے آگے چلئے۔ ہم آگے روانہ ہوگئے۔ حتیٰ کہ ہم ایک سبزہ زار میں پہنچ گئے۔ سبزہ زار میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اس کی جڑوں کے ساتھ ایک مرد ضعیف بیٹھا تھا۔ اور بہت سے بچے اس کے آس پاس ہیں۔ ایک اور مرد اس کے درخت کے پاس تھا وہ اپنے سامنے آگ جلاتا تھا۔ میرے دونوں ساتھی مجھے اس درخت کے اوپر لے گئے اور ایک مکان کے اندر داخل کر دیا۔ وہ مکان اس درخت میں ہی تھا۔ اس سے بہتر گھر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس گھر میں بوڑھے جوان مرد، عورتیں اور بچے رہتے تھے۔ اس کے بعد مجھے اس سے اوپر والے مکان میں لے گئے۔ وہ گھر نچلے گھر سے بڑا تھا اور خوبصورت بھی زیادہ تھا۔ اس کے اندر بھی بوڑھے اور جوان لوگ رہتے تھے۔ میں نے پھر اپنے دونوں ہمراہیوں سے کہا۔ آج رات تم نے مجھے بہت پھرایا گھمایا ہے۔ اب جو کچھ بھی میں نے دیکھا ہے اس کے متعلق بتاؤ تو وہ کہنے لگے ہاں بتا دیتے ہیں انہوں نے کہا جس شخص کے رخسار پارہ پارہ کئے جاتے تھے جھوٹا شخص تھا۔ جھوٹی باتیں سناتا تھا اور اس کی جھوٹی باتیں سارے جہان میں پھیل جاتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سلوک اس کے ساتھ ہوتے دیکھا ہے وہ تا قیامت جاری رہے گا اور جس آدمی کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچلا جاتا دیکھا ہے اس شخص کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا اور وہ رات کو قرآن سے غافل سو جاتا تھا۔ اس نے قرآن بھی نہ پڑھا اور نہ ہی رات کو نماز پڑھی دن کو تلاوت کرتا تھا۔ اور اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور اس کے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے وہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنور کے اندر پڑے دیکھے وہ زانی تھے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہر میں غوطہ زن دیکھے وہ سود خور تھے۔ اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت تلے (بوڑھا) دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور اُن کے ارد گرد بچے ان کی اولاد تھے۔ آگ بھڑکانے والا شخص مالک نامی دروغہ جہنم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے گھر ملاحظہ فرمایا تھا۔ عامتہ المسلمین کا گھر تھا اور اس کے اوپر جو گھر ہے وہ شہداء کا ہے۔ اور ہم دونوں جبرائیلؑ اور میکائیلؑ ہیں۔ پھر انہوں نے کہا اپنا سر اوپر اٹھائیں۔ میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل کی طرح کوئی چیز ہے۔

حالومہ

حالومہ ایسے الفاظ یا اسماء کو کہتے ہیں جنہیں اگر کوئی سوتے وقت ان کو پڑھ کر سوئے تو خواب میں وہ باتیں نظر آجاتی ہیں۔ جنہیں

(باقی صفحہ ۲۳ پر)

تمام مُشکلات کا حَل

بذریعہ نقُوش و وِرد وَظائفُ

کشادگی رزق کیلئے

الحمد للہ شریف کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ درمیان نماز عصر اور مغرب کے ہر روز بلا ناغہ آسمان کے سایہ میں ننگے سر ہو کر ہمیشہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ امیر و کبیر ہوگا۔ اسی طرح چالیس روز تک پڑھے کامیابی ہوگی۔ کوئی پرہیز نہیں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن پڑھنا عشاء کی نماز کے بعد نہایت مفید ہے جس وقت صراط الذین انعمت علیہم پر پہنچے مثل داؤد سلیمان اور یوسف علیہ السلام پھر غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر الحمد شریف مع بسم اللہ شریف کہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اکتالیس دن میں برکت و تجارت میں ترقی ہوگی۔

لاجواب استخارہ

یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ ایک ہزار مرتبہ اول و آخر ۱۰-۱۰ بار درود شریف پڑھ کر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر دم کر کے سر کے نیچے رکھ کر سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ہر مشکل کا حل اسی شب میں معلوم ہو جائے گا۔ اور جو بھی جائز مقصد ہوگا یقیناً حاصل ہوگا۔

مجرب عمل

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْح۔ اگر کوئی تعداد حروف کر ۲۲ ہے اتنے سو مرتبہ یعنی ۲۲۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے تو کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور اتنے ہزار مرتبہ یعنی ۲۲ ہزار مرتبہ چالیس یوم باحتیاط ممنوعات شرع پڑھے بعدہٗ (۱۷۰) بار پڑھتا رہے تو خود کیمیا بن جائے۔

دشمن کو مسخر کرنے کے تعویذ

یہ تعویذ موم جامہ کر کے اور خوشبو میں بسا کے بازو پر باندھ لینا چاہئے فلاں بن فلاں کی جگہ جسے تابع کرنا ہو اس کا اور اس کے ماں باپ کا نام لکھنا چاہئے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

گمشدہ چیز وغیرہ معلوم کرنا

مردہ روحوں سے ملاقات کرنا ہو یا کسی گمشدہ چیز یا کسی چوری کا مال معلوم کرنا ہو۔ تو ایک جگہ گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر جو شور و غل سے علیحدہ ہو اس وقت آئینہ سامنے رکھ کر جس روح سے ملاقات کرنا ہو اسے اپنے دل میں رکھے۔ آئینہ پر اپنا تصور باندھ کر آنکھوں میں پتلی کی جگہ نگاہ جما دے اور آئینہ پر نظر آئے ہوئے تصور کو کہا جاوے کہ فوراً اس سوال کا جواب دیا جائے عامل عمل کے وقت قطب کی طرف رُخ کرے اور عمل مندرجہ ذیل چراغ کی روشنی میں (۵۰۰) مرتبہ پڑھے عمل ختم کرتے ہی چارپائی پر یا زمین پر لیٹ جائے کسی سے بات نہ کرے خالت

غنودگی میں طلب کردہ روح حاضر ہوگی جو طلب کردہ سوال کا جواب دیگی عمل یہ ہے۔
اَللّٰھُوَ خَبِیْرٌ نِیْ خَبَرْنَا مجرب المجرب ہے۔

عمل ہمزاد ۳ ریوم

اسی من جنتا سوسن جنتا۔ بروز نوچندی منگل ایک گھی کا چراغ جلاکر پس پشت رکھے اور اپنے گھٹنے پر نظر جماکر بلا تعداد اتنا پڑھے کہ نیند آجاوے اسی جگہ پڑ کر سو رہے۔ پرہیز۔ گوشت، انڈا، مرغ، عورت سے رکھے۔ اگر تمہاری تقدیر اچھی ہے تو ہمزاد آکر اور تم کو جگاکر سب شرائط خود طے کریگا ورنہ خواب میں تمہاری مشکل کا حل معلوم ہوجائے گا۔ مجرب ہے۔

حفاظت کا نقش

اس نقش کو کاغذ پر لکھکر اپنے مکان کے چاروں کونوں پر چسپاں کردے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن مسخر و مغلوب ہوگا۔ مجرب ہے آزمودہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۷۲	۲۲۸۵	۲۲۸۲	۲۲۷۹
۲۲۸۳	۲۲۷۸	۲۲۷۳	۲۲۸۴
۲۲۷۷	۲۲۸۰	۲۲۸۷	۲۲۷۴
۲۲۸۶	۲۲۷۵	۲۲۷۶	۲۲۸۱

ایک تھپڑ میں سانپ کا زہر اتر جاتا ہے۔

شرائط عمل:۔ یہ عمل درویش کامل حضرت عبدالکریم صاحب دہلوی مرحوم و مغفور کا عطا کردہ ہے۔ ان کی دعاؤں کی بدولت آج تک ہزاروں سے زائد مریض شفایاب ہوئے ہیں۔

منتر عمل:۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جاگے جاگے جاگے جاگے سانپ سوتی جاگے نہ جاگے تو گرداگر ناتھ کی آن کر یہ سانپ کو حیران لے جا یہ سانپ کے زہر کو جنگل بیابان میں لے جائے تو ستو ہر ہستی کی آن۔

ترکیب منتر پڑھنے کی:۔ ۲۷ رمضان دوگانہ پڑھے اور (۱۲۱) مرتبہ منتر چنے پر پڑھے اور چنے کو صبح میں لوگوں میں تقسیم کرسکتے ہیں اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اگر کوئی مریض آکر رجوع ہو تو گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں مہربانی فرماکر بیل یا گائے کا گوشت نہ کھائے البتہ مرغی انڈا اور بکرے کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ (لابی مچھلی) نہ کھلائے اور پیشاب کرتے سیدھا میٹھے سامنے پیشاب جلنے دے تو اچھا ہے چراغ بجھ گیا تو کھانا نہ کھائے وہی دوسرے دن کھانا کھائے۔

سادہ منتر سانپ کا زہر اترتا ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ کالا کھرا کالا بس جسے کاٹے کالا اسے جھڑے بس سید شاہ شریف الدین یحییٰ حیری رحمۃ اللہ علیہ کی دہائی اتر بس اتر بس اتر بس۔

۲۷ رمضان کو کچھ دوگانہ ادا کرے اور چنے پر (۱۲۱) مرتبہ اس منتر کو پڑھے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھے اور چنے لوگوں میں تقسیم کردے اگر کوئی مریض آئے تو ایک لوٹے میں پانی لیں اور نیم کے درخت کا ڈالا لیں۔ ۷۰ مرتبہ منتر پڑھکر مریض کو نیم کے ڈالے سے جھاڑیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی سانپ کا زہر اتر جائے گا۔
پرہیز:۔ بیل کا گائے کا گوشت نہ کھائیں۔

عمل خاص برائے دشمن افسر حاکم وغیرہ کیلئے

ابرشاہ صبرشاہ مدارشاہ میران سید احمد یابنی پارشاہ فلاں کو مارشاہ۔

ترکیب یہ ہے:۔ نیم کا یا بھوتہ کس درخت کی لکڑی کا سونٹھ سوا ہاتھ کا بنانا۔ پیپل کے درخت کی لکڑی کا نہیں بنانا ورنہ سونٹھ ہاتھ سے غائب ہوجائے گا۔ سونٹھ کو عطر عنبر لگانا عود کا دھواں دینا اور خوشبودار معمول رکھنا ایسے حجرے میں جہاں کسی کا گذر نہ ہو پاک مٹی سے جگہ لیپ نا گوبر وغیرہ نہیں ہونا پاک و صاف جگہ ہونا چاہئے رات کو عمل گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر سونٹھ پر دم کرنا چالیس روز تک ترک حیوانات کرنا چاہئے درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے چالیس روز جب ہوجائیں تو کسی بزرگ کے مزار شریف پر بیٹھ کر اکتالیس مرتبہ اس سونٹھ پر دم کریں اور سونٹھ بزرگ کے مزار شریف کے پاس رکھدے اور دعا مانگیں انشاء اللہ سونٹھ دشمن کو

۱۲۱ر چنوں پر ایک ایک مرتبہ پڑھیں۔

جاکر مارے گا۔ اور دشمن تمہارے پاس آکر قدم بوس ہوگا۔ اور سونٹھ کو حفاظت سے رکھیں۔

عمل ہمزاد اکیس ۲۱ یوم کا

سوار سوار من سوار دیوی پری کفر دیوار چاندی کا کوٹ سونے کی کواڑ دائیں دست پر جبرائیل ؑ بائیں دست پر میکائیل ؑ

ترکیب:۔ بروز سنیچر یا اتوار ۱۱ بجے شب ۴۱ بار روز نہا کر ۲۱ یوم تک پڑھے اور پرہیز ترک حیوانات رکھے پڑھتے وقت کسی سے کلام نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ یوم کے اندر ہمزاد حاضر ہوگا۔ خوف نہ کریں بلکہ سلام علیک کہہ کر اپنی حاجت بیان کرے وہ ہمزاد آپ کے تابع ہوگا جب کروگے حاضر ہوگا۔ ۲۱ یوم کے شرائط عمل پورا کرے عامل ہوگا۔

نوٹ:۔ اگر ضرورت ہو تو خط وکتابت کریں۔ جوابی خط آنا ضروری ہے۔

گمشدہ کے حاضر ہونے کا عمل ✓

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۔ اس آیت کو ہزار مرتبہ روزانہ پڑھ کر چاروں طرف دم کر دینا چاہیے اور ایک کاغذ پر یہ آیت لکھ کر یوں لکھے الٰہی بحرمت مزمل شریف فلاں (بھاگے ہوئے کا نام) زود سرحاضر گردد۔ گمشدہ کا قدم آگے نہ بڑھے گا جلد تر حاضر ہوگا بہت مجرب ہے۔

بدنصیبی دور ہونے کا عمل

اگر کوئی بدقسمت بدنصیب ہر روز بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ اس آیت شریف کو اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۔ اول وآخر درود شریف پڑھ کر سوجائے ایک مہینہ نہ گزرے گا کہ بدنصیب خوش نصیب ہوجائے گا قسمت کھل جائے گی۔

کشائش رزق کا آسان عمل

کشائش رزق کے لئے دس بار سورہ مزمل شریف پڑھنا بہت مفید ہے۔ پر اگر کوئی شخص دس بار نہ پڑھ سکے تو وہ درج ذیل آیت شریف کو روزانہ ۱۰۰ بار پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ اس کی روزی بھی فراخ ہوگی اور عذاب قبر سے بھی نجات ملے گی۔ آیت شریف یہ ہے۔

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۔

●●

بقیہ:۔ اذان بت کدہ

بولوں اور کیا لکھوں؟ اور میں نے تو ہاشمی صاحب سے کئی بار یہ کہا کہ جب آپ مجھ سے بت کدہ میں اذان دلواؤ گے تو بت کدے میں رہنے والوں کی دل شکنی تو ہوتی ہی ہے۔ اس لئے کہ جو انسان کسی صنم خانہ میں رہتا ہو ـــــ وہ اللہ اکبر ـــ حی علی الصلوٰۃ ـ حی الفلاح جیسے جملے کیسے برداشت کرسکتا ہے۔

بہت خوب ـ بہت تیز دماغ ہے تمہارا۔ سنا ہے کہ اس سفر میں تمہارے ساتھ تمہاری حرم خانہ بھی ہیں۔ ہمارے پاس وہ کیوں نہیں آئیں؟

آپ جانتے ہیں کہ خاتونِ خانہ اپنی مرضی کی مختارِ کل ہوتی ہے اس کو اپنے خیالات میں ڈھال لینا اور اس پر اپنا بس قائم کر لینا تقریباً ناممکن ہے۔ کل سے مسلسل بستر کو تھکا رہی ہے۔ میں نے کہا تھا کہ بہت بڑے مفتی صاحب سے ملاقات کرنی ہے دنیا انہیں مفتی میوات اور امیر الفقہ کہتی ہے۔ چلئے ان سے ملیں گے اور ان سے دعا بھی لیں گے۔ بولی۔ میں نہیں ملتی مفتیوں سے کیونکہ مفتی حضرات کا کوئی بھروسہ نہیں کب کیا فتویٰ لگا دیں۔ دراصل وہ حسن الہاشمی کی پرستار ہے اور یہی بات میرے اور اس کے جھگڑے کی وجہ ہے اس سے کہتا ہوں کہ جب کسی مرد کی زیادہ تعریف کوئی شادی شدہ عورت کرتی ہے تو اس سے براہ راست نکاح متاثر ہوجاتا ہے اور اپنا ایجاب وقبول اندیشوں کی گرفت میں آجاتا ہے۔ لیکن وہ مانتی ہی نہیں۔ پتہ نہیں ہاشمی صاحب اسے کونسا تعویذ گھول کر پلا دیا ہے۔ میں ذرا اپنے اس طویل ترین سفر سے فارغ ہوجاؤں پھر اس سے نمٹوں گا۔ اچھا اب چلتا ہوں۔ کل مجھے ایک مہتمم صاحب سے ملاقات کرنی تھی۔ جو ہر سال ماہ مبارک میں عمرہ کرتے ہیں۔ اللہ ان کی عمر دراز کرے۔ سلام علیکم۔

ایک خاص عمل

۱۱ رجولائی ۲۰۰۳ء اتوار کے دن طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک ایسی سعادت ہے کہ جس میں آپ بہت برکت اور کامیابی پاسکتے ہیں اس سعید اور مبارک وقت کو بیکار نہ جانے دیں۔ اس سے فائدہ اور برکت حاصل کریں سب سے پہلے آپ چاندی کی انگوٹھی بنوائیں جس کا تھوڑا یعنی اوپر کا حصہ ذرا گہرا ہو اور بقدر مناسب بڑا ہو بعد ازاں اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنا ستارہ معلوم کریں ہر حرف کی اس اور ستارہ رسالہ میں کئی بار لکھا گیا ہے۔ کل سات ستارے ہیں جن کے موکل معہ اعداد کے یہ ہیں۔ شمس کا موکل رومائیل ہے عدد ۲۸۸۔ قمر کا موکل لوحائیل ہے عدد ۸۶۔ مشتری کا موکل رفتمائیل عدد ۵۶۲۔ عطارد کا موکل ہمزائیل ہے عدد ۹۴۔ زہرہ کا موکل عطرائیل ہے عدد ۳۲۱۔ زحل کا موکل کلکائیل عدد ۱۱۲۔ مریخ کا موکل حردرائیل عدد ۲۶۳۔ اب واضح ہو کہ موکل بنانے کے بہت سے قاعدے ہیں اور یہ سب قواعد شفق صاحب کی کتاب ارواح البحر میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔

(اب یہ کتاب ختم ہو چکی ہے) اس کے علاوہ ہر عامل کا طریق موکل بنانیکا جدا ہے لیکن اس عمل میں ان موکلوں کا کام ہے علاوہ ازیں موکل کا ہم نے نام بھی لکھ دیا ہے۔ ممکن ہے کہ کسی موکل کے عدد میں غلطی ہو گئی ہو تو آپ بھی اعداد کی صحت کر لیں اب آپ اپنے نام معہ والدہ کے عدد ابجد قمری سے نکال کر اس میں اپنے ستارے کے موکل کے اعداد جمع کریں اور اس میزان میں ۳۶۸۷ (تین ہزار چھ سو ستاسی) عدد اور اضافہ کریں اور ان اعداد کو مثلث آتشی چال میں پر کریں نقش مثلث آتشی پر کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ جس قدر اعداد ہوں ان میں سے بارہ عدد قانون کے خارج کر کے بقایا کو تین پر تقسیم کریں خارج قسمت کو پہلے

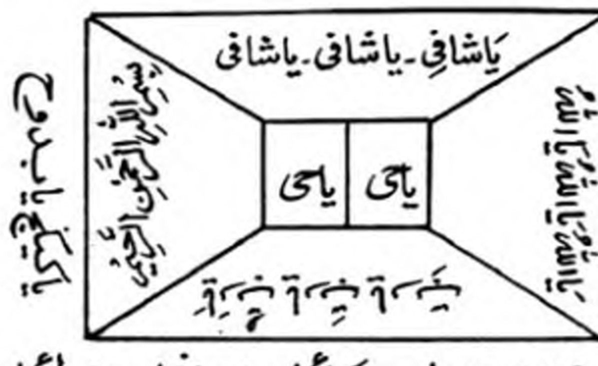
۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

خانے میں رکھ کر حسب قاعدہ پُر کرد۔ یہ بھی معلوم کرو کہ مثلث کی کسر پوری نہیں ہوتی۔ یہ سب کام آپ پہلے سے بطور مسودہ کے تیار کر لیں اب ۱۸ رمارچ کو طلوع آفتاب کے بعد یہ مثلث تیار کریں تیار کرنے سے قبل غسل کریں اور لباس پاکیزہ پہنو اور کپڑوں میں عطر لگاؤ اور جس جگہ آپ یہ نقش لکھیں وہ جگہ پاک صاف ہو۔ چند اگربتیاں سلگا دیں تاکہ وہ جگہ معطر ہو جائے۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو پہلے تین بار درود شریف پڑھیں اور بسم اللہ شریف پڑھ کر نقش پُر کریں اگر آپ زعفران یا ہلدی پیس کر اس سے نقش پر کریں تو بہتر ہے ورنہ معمولی قلم دوات سے پُر کریں۔ اب اس نقش کو تہہ کر کے انگوٹھی کیں رکھ کر اوپر سے کوئی نگینہ جڑ لیں۔ نگینہ کسی رنگ کا ہو اگر نگینہ ہم رنگ ستارہ مل سکے تو اچھا ہے اب یہ انگشتری آپ اپنے ہاتھ میں پہن لیں۔ داہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ یا کسی انگلی میں پہنیں اس کا کوئی سوال پیدا نہ کریں یہ آپکی رائے پر منحصر ہے یہ بھی معلوم کریں کہ عملیات میں شروع کرنے کا وقت لیا جاتا ہے ختم چاہے کسی وقت ہو اب اس انگشتری سے آپ بہت فائدے پائیں گے۔ ترقی۔ عزت ہوگی رزق کی کمی نہ ہوگی ہر شخص آپ کی عزت کرے گا۔ کوئی صاحب دفتر کو نہ لکھیں کہ تیار کر کے روانہ کر دی جائے کسی حالت میں ہم آپ کے واسطے تیار نہیں کر سکیں گے۔

نقش خاص

یہ ہمارے خاندان کا مجرب نقش ہے جس کے پاس یہ نقش ہو اس پر کسی کا سحر اور جادو، منتر اثر نہیں کرتا۔ بچوں کے گلے میں ڈالیے نظر بد سے حفاظت ہوگی۔ اگر کوئی بیمار ہے تو اس نقش کو لکھ کر اس کے بازو پر باندھیے بحکم خدا شفا ہوگی۔ ایک طرف یارب تین جگہ ہے۔ یارب کی بے پر ایک پر زبر لگائیے ایک پر زیر ایک پر پیش۔



بحرمت جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل

مجرّب چٹکلہ

اگر کسی کا شوہر اپنی بی بی پر مہربان نہیں ہے۔ بی بی سے محبت نہیں کرتا تو یہ عمل اسی مقصد کے واسطے اکثر مجرب ثابت ہوا ہے جس رات کو نیا چاند دکھائی دے تو اسی رات میں بعد عشاء تین سو اکیس (۳۲۱) مرتبہ یہ شعر پڑھ کر شکر پر پھونکدو اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف اس شکر کو احتیاط سے رکھو دوسرے دن پھر اسی طرح یہ عمل کیا جائے اسی طرح سات راتوں کو عمل کرو شکر پہلے دن ہی والی رہے بس سات راتوں کو عمل کر کے اب یہ شکر چاہے پاکسی شے میں ملا کر اپنے شوہر کو کھلادیں مگر سب شکر ایک ہی مرتبہ نہ کھلادیں بلکہ تھوڑی تھوڑی کرکے کھلائیں یا پلائیں۔ بحکم خدا شوہر مہربان ہوگا اور گھر بار سے محبت کرے گا۔ عمل یہ ہے۔

لُطفُ الَّذِیْ یَرْفُقُ بِالاَذِلاَّ ذِیْ
وَیَطْرَحُ الْمَحَبَّۃَ فِی الاَکْبَادِ ذِیْ

روحانی فارمولہ

اگر کسی مکان میں آسیب یا جن کا اثر ہو اور لوگ ڈرتے ہوں یا بیمار رہتے ہوں تو پانچ ٹھیکریاں کوری یعنی نئی لیکر بعد نماز عصر ہر ٹھیکری پر باوضو پانچ مرتبہ سورہ مبارکہ والعصر پڑھکر چار ٹھیکریاں مکان کے چاروں گوشوں میں اور ایک ٹھیکری درمیان میں دفن کردیں بحکم خدا اس مکان کی سب نحوست اور بلا دور ہوگی اگر کوئی حاکم سخت اور غصہ والا ہے یا کسی عورت کا شوہر بدزبان اور نامہربان ہے تو سورۂ شریف لایلاف قریش مصری یا شکر پر اکیس مرتبہ پڑھکر اس کو کھلادو اگر کھلا نہ سکو تو تصور سے اس کی طرف پھونکدو سات دن تک روزانہ یہ عمل کرو خدا چاہے تو وہ حاکم یا شوہر مہربان ہوگا اگر کسی کے کان میں درد ہوتا ہو یا دونچا سنائی دیتا ہو یا کان بہتا ہو تو اسم اعظم یاسمیعُ پانچ سو مرتبہ روغن بادام پر پڑھکر وہ روغن احتیاط سے رکھیں اور رات کو سوتے وقت ایک ایک قطرہ کان میں ڈال کر سوجایا کریں انشاء اللہ تعالیٰ کان کے جملہ امراض دور ہوں گے اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عمل خاص

کساد بازاری کی عام شکایت ہے ملازمت کا دائرہ بہت تنگ ہے پریشانی عام ہے تو مایوس نہ ہو خدائے قدوس کا نام حل المشکلات ہے لیکن آپ کا عقیدہ بھی درست ہو تو پریشانی دور ہونا مشکل نہیں آپ یہ عمل کریں خدا چاہے تو سب پریشانی دور ہوگی۔ دن رات میں جو وقت فرصت کا ہو مقرر کریں اور باوضو پہلے اسم اعظم یَا فَتَّاحُ پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ۔ پھر یا رزاق تین سو انیس مرتبہ پھر یا وَاسِعُ ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) مرتبہ پڑھو اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے نہ کوئی مہینہ دن تاریخ شروع کرنے کا مقرر ہے خدا چاہے تو چند روز میں آپ کی پریشانی دور ہوگی اور غیب سے بندو بست ہوگا اس کا ہر نام اسم اعظم ہے۔

حاضرات کا ایک قیمتی عمل

موکل جن۔ مردانِ غیب اور اسی قسم کی دوسری مخلوق خدائے پاک کی معزز مخلوق ہے، بہت سے اصحاب ان کے تابع کرنے کا عمل دریافت کرتے ہیں مگر یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ خدا کی معزز مخلوق ہر کس وناکس کے تابع فرمان ہوجائے کس قدر کمزور خیال ہے انسان اشرف المخلوقات ہے مگر ہر شخص تو اشرف نہیں ہوسکتا جس نے خود کو اشرف بنالیا اس کے تابع سب ہیں۔ ایسے عملیات بچوں کا کھیل نہیں ہیں یہ مردانِ خدا کا کام ہے یہ عمل ایک بزرگ سے پہونچا ہے اگر کوئی صاحب کرسکتے ہیں تو کریں، خدا چاہے تو اثر سے محروم نہ رہیں گے یہ عمل پورے چالیس دن کرنا ہے۔ پرہیز جلالی شرط ہے پابند شریعت اور صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو آبادی سے دور بالکل تنہائی کی جگہ ہو یعنی پڑھنے کے وقت کسی آدمی کے پہونچنے کا خطرہ نہ ہو چاند دیکھنے پر جو پہلی رات آئے اس دن شروع کرے۔ رات کے گیارہ اور ۱۲ بجے کے درمیان عمل شروع کردینا شرط ہے۔ (ختم کسی وقت ہو) عامل باوضو اور قبلہ رخ ہوکر پہلے بہتر مرتبہ درود شریف پڑھے پھر چالیس مرتبہ یہ پڑھے۔

احضرو یا عبد الاحد وعبد الصمد وعبد الواحد وعبد اللہ۔ پھر (۱۲۹) ایک سو انتیس مرتبہ الحمد شریف پڑھو اور پھر چالیس مرتبہ وہی چاروں نام پڑھو اور بعد ازاں بہتر مرتبہ درود شریف پڑھو بس عمل ختم ہوا چالیس دن اسی طرح عمل کرو ناغہ نہ کرو مقام چالیس دن تک ایک ہی رہے، جو صاحب وقت اور جگہ کی پابندی اور پرہیز وغیرہ نہ کرسکیں وہ نہ کریں۔ یہ واضح رہے کہ اس عمل میں بعض وقت خوفناک صورتیں نظر آیا کرتی ہیں۔ لیکن وہ عامل کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔ بہم وے دن چار موکل آکر اظہارِ اطاعت کریں گے ان موکلین سے بلانے کا طریقہ پوچھ لیں اور ان سے ہمیشہ جائز کاموں میں مدد لیں۔

انوکھا فالنامہ

اب سے تقریباً ۳۰ رسال پہلے کی بات ہے کہ شفیق صاحب طبیب روحانی رسالہ ایڈیٹ کرتے تھے اس میں ایک فالنامہ درج ہوا تھا جس کو بہت صحیح مانا گیا تھا۔ اتفاق سے چند پارینہ اوراق میرے سلامت ہیں۔ وہ فالنامہ درج کرتا ہوں۔

۱۱۳	۱۷۲	۳۳۲	۳۷۹
۱۵۱	۲۱۵	۳۲۴	۳۲۱
۲۴۱	۳۱۸	۲۱۵	۱۰۸
۴۵۹	۱۷۳	۳۴۲	۲۲۴
۳۸۱	۴۵۲	۲۱۲	۴۷۱
۲۱۹	۳۳۳	۲۱۴	۵۷
۳۷۵	۲۵۲	۳۷۶	۱۱۷
۱۶۶	۱۷۴	۹۹	۳۲۵
۲۰۲	۱۷۸	۴۱۵	۲۱۳

باوضو اپنی آنکھیں بند کرکے اس نقش پر انگلی رکھو۔ جس عدد پر انگلی پڑے وہ علیحدہ کاغذ پر لکھ دو اب اپنے نام کے عدد اس میں شامل کردو۔ اگر صبح سے ۱۲ بجے دن تک کا وقت ہے تو ۷، اگر ۱۲ بجے سے شام تک کا وقت ہے تو ۲۳۔ اگر شام سے صبح تک کا وقت ہے تو ۱۱ عدد کا اضافہ کرکے اُسے ۹ پر تقسیم کردو۔ بقایا کا جواب یہ ہے اگر تقسیم سے کچھ نہ بچے تو تبدیلی ہوگی خانگی جھگڑے ابھی یونہی رہیں گے۔ عورت سے کوئی نفع پہونچے یہ مہینہ اچھا گذرے گا اگر ۸ رباقی رہے تو اب اچھا وقت قریب ہے۔ سب کام درست ہوجائیں گے۔ ایک دوست سے مدد ملے گی۔ اگر سات باقی رہیں تو سفر سے فائدہ کم ہوگا۔ تاہم سفر کرنا اچھا ہے۔ کسی دوست نے نقصان پہونچایا ہے۔ بیماری میں پرہیز کرو۔ اگر ۶ باقی رہے تو تم نے دوسروں کے کہنے سے نقصان پایا۔ ورنہ اب تک کامیاب ہوجاتے۔ تاہم اب وقت اچھا آرہا ہے۔ اگر ۵ باقی رہیں تو احتیاط کی ضرورت ہے۔ کسی پر اعتبار نہ کرو۔ یہ دوست نما دشمن ہیں۔ اگر ۴ باقی رہے تو بیماری سخت ہے مگر خاص خطرہ نہیں ہے دیر میں آرام ہوگا۔ علاج اور پرہیز کرو۔ اگر تین باقی رہے تو اس خیال کو ترک کردو اس میں نقصان ہے اور ذلت کا خطرہ ہے اگر ۲ باقی رہے تو کامیابی ہوگی۔ مگر تمہاری منشا سے کم۔ تمہارا ایک مخالف ہے اس کی مخالفت کا اثر پڑ رہا ہے۔ اپنے راز پوشیدہ رکھو اور تدبیر سے کام لو۔ اگر ایک باقی رہے تو کامیابی میں دیر نہیں ہے دوسرا خود تمہارا اشتاق ہے۔ اچھا وقت قریب آگیا ہے۔

روحانی چٹکلے

ایک چھٹانک سیاہ مرچ اور دو چھٹانک اجوائن لے کر دونوں کو ملائیں۔ پہلے تین مرتبہ درود شریف اور پھر ایک بار الحمد شریف پڑھ کر ۴۵ مرتبہ سورہ شریف والضحیٰ پڑھیں اور تین مرتبہ آخر میں درود شریف پڑھ کر۔ اس مرچ سیاہ اور اجوائن پر دم کر کے حفاظت سے رکھیں۔

جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ روزانہ ایک دانہ سیاہ مرچ اور دو دانہ اجوائن کے کھالیا کرے۔ بحکم خدا اولاد ہوگی۔ حمل قرار پانے اور اولاد پیدا ہونے تک روزانہ اس کا استعمال رکھیں۔

جس کا کوئی عزیز یا لڑکا یا بی بی فرار ہوگئی ہو اور پتہ نہیں ملتا تو یہ عمل مجربات میں سے ہے۔ بعد نماز مغرب روزانہ یہ آیت شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف عمل ختم کرنے کے بعد انگشت شہادت پر پھونک کر سات مرتبہ وہ انگلی عامل اپنے سر پر پھرائے اور زبان سے کہتے جائیں کہ فلاں بنت فلاں یا ابن فلاں فوراً آجائے (گم شدہ کا نام مع والدہ کے لے) صرف سات دن کا عمل ہے بحکم خدا وہ گم شدہ آجائے گا یا کم از کم اس کا پتہ مل جائے گا۔ آیت پاک یہ ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۔

پہلے ایسا کنواں تلاش کرو جس سے کوئی پانی نہ بھرتا ہو۔ یا پانی اس میں نہ ہو اس کی منڈ پر بیٹھ کر دس ہزار مرتبہ یہ عمل پڑھو۔ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ یہ اس کی زکوٰۃ ہے اور اب تم اس کے عامل ہو جس کو درد شقیقہ کا عارضہ ہو۔ تو جب آفتاب طلوع ہونا شروع ہو یعنی آفتاب کا ایک حصہ نمودار ہو تو یہ عمل گیارہ مرتبہ پڑھ کر (اول آخر تین مرتبہ درود شریف) پھونک دے درد شقیقہ جاتا رہے گا، عام دردوں کے واسطے تین مرتبہ پڑھ کر پھونکنے سے درد جاتا رہے گا۔ عام دردوں کے واسطے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص بے سبب آپ کو نقصان پہونچاتا ہے یا تکلیف دیتا ہے تو چاند کی ۲۷۔۲۸۔۲۹۔ تاریخ کو دن کے ۱۲ بجے کسی پرانے قبرستان میں جاؤ (مہینہ کوئی ہو) اور جو قبر بالکل ٹوٹی پھوٹی ہو۔ اس کی پائینتی کھڑے ہو کر تین مرتبہ سورہ الم ترا کیف بے بسم اللہ کے پڑھو اور اپنے سیدھے پاؤں کے نیچے سے ایک چٹکی مٹی اٹھالو پھر تین مرتبہ یہی سورت پڑھ کر الٹے پاؤں کے نیچے سے ایک چٹکی مٹی اٹھالو اسی طرح تین قبروں پر کرو اور یہ مٹی اس گھر میں ڈال دو جس میں وہ شخص رہتا ہے اسی طرح تین دن کرو۔ وہ شخص خود کسی فکر میں گھر جائے گا اور آپ کو ستانا چھوڑ دے گا۔

شوہر بی بی سے ناراض ہے یا بی بی شوہر سے ناراض ہے یا کوئی عزیز دوست ناراض ہے تو دونوں کے نام کے اعداد ابجد شمسی سے نکال کر اس میں ۳۰۲۳ کا اضافہ کر کے مثلث آتشی چال میں پر کر دو یہ نقش زعفران یا ہلدی کے پانی سے لکھو پھر اس نقش کو پانی میں شربت میں چائے میں یا کھانے کی کسی شے میں ملا کر ناراض کو کھلا دو یا پلا دو۔ دو تین مرتبہ یہ عمل کرو خدا چاہے تو دونوں میں اتحاد اور اتفاق ہوجائے گا۔

جس گھر میں۔ یا محلہ میں یا گاؤں میں نا اتفاقی اور لڑائی رہتی ہو تو ایک کاغذ پر سورہ یٰسین شریف کی یہ آیت وجاء من اقصی المدینۃ سے مھتدون تک زعفران سے لکھکر ایسے کنوئیں میں ڈال دیں جس کا پانی سب استعمال کرتے ہوں جتنے لوگ اس پانی کو پئیں گے ان سب میں باہمی محبت رہیگی اگر کسی گھر میں کنواں نہیں ہے وہ نہ کریں۔

تسخیر

عمل حب وتسخیر نادرالوجود ہے آپ سوچیں فکر کریں کہ عمل تسخیر اگر ایسا ہی آسان ہوتا تو نظام عالم درہم برہم ہوجاتا ہر شخص کسی کو اپنا تابعدار اور غلام بنا لیتا۔ جب ایسا عمل عام اور آسان ہوتا تو آپ کسی کو مسخر کرلے وہ آپ کو مسخر کرتا تو نظام دنیا کہاں رہتا ہے ہاں یہ ایک خصوصیت ہے کہ ایک کی محبت آپ کے دل میں ہے یہ بنیاد اول ہے دوسرے کے دل میں آپ کی محبت نہیں ہے یعنی بنیاد اول دل میں ہے تو پھر آپ کا عمل اثر کرے گا اس کا عمل اثر نہ کرے گا یہ عمل حب کا ایک خاص چٹکلہ ہے اور کم وبیش اس کا اثر ضرور ہوگا۔ اس عمل کے واسطے ضرورت ہے کہ بلند مقام پر پڑھا جائے جس قدر بلند مقام پر پڑھا جائے گا اسی قدر زیادہ اثر کرے گا اگر کوئی صاحب بلند مقام نہ پاسکیں تو نہ کریں۔ رات کے ۱۲ بجے سے ایک بجے تک ایک گھنٹہ کامل یہ عمل کرنے کا وقت ہے مطلوب کا دھیان پختہ رہے اور ایسا کریں کہ مطلوب کا نام خوب موٹے حروف میں لکھکر سامنے رکھیں اور اس نام پر نظر جماکر یہ عمل پڑھیں کوئلہ دھکا کر اپنے سامنے رکھو اور ایک سو ایک سیاہ مرچ اپنے پاس رکھو ہر دانے پر تین مرتبہ عمل پڑھتے جاؤ اور وہ دانہ کوئلوں پر ڈالتے جاؤ کل آٹھ دن کا عمل ہے دیکھو قدرت کیا تماشا دکھاتی ہے عمل یہ ہے۔

یَا مُهَیْمِنُ یا ودودو۔ یا ودودو یَا مُهَیْمِنُ۔ حرام کے واسطے نہ کریں جائز کام کے واسطے کریں۔

روحانیت

تصفیۂ باطن اور تزکیۂ روح کے لئے ذکر اسم ذات متفق علیہ ہے ہاں اپنے اپنے خاندان کی ترکیب جدا ہے میں اپنے خاندان قادریہ کا عمل پیش کرتا ہوں (میرا مسلک چشتیہ اور قادریہ دونوں ہیں) جملہ لا کو مقام ناف سے زور کا جھٹکا دیکر شروع کرو اور الٰہ کو دماغ پر جھٹکا دیتے ہوئے اِلَّا اللّٰہ کو دل پر ضرب دو، پوری قوت سے ضرب دو۔ میں ذکر جلی کا مخالف نہیں ہوں مگر اس عمل میں ضرب خفی ہی زیادہ کام دیتی ہے یہ ضرب بعینہ وہ ہی ضرب ہے جو دراق چاندی کے ذرہ برابر ٹکڑے کو ضرب لگا لگا کر عریض وطویل ورق کی صورت بنا دیتے ہیں چاندی کا ٹکڑا جھلی کے پردوں میں نہاں ہوتا ہے لیکن وراق کی ضرب اندر ہی اندر اسے عریض وطویل کرتی رہتی معلوم ہو کہ دل وہی وراق کی جھلی والی کتاب ہے اور اس کا چاندی کا ذرہ نقطہ نور ہے جس طرح دراق کے ہتھوڑے کی ضرب چاندی کے ذرہ کو وسیع کرتی ہے اسی طرح اللّٰہ اکبر ایک ہتھوڑا ہے جس کی ضرب سے نقطہ نور پھیلتا جاتا ہے اسے طالب صادق رات کی تاریکی میں اُٹھکر اور الا اللہ کی ضرب سے نورانی نقطے کو وسیع کرتا ہے بہت جلد وہ وقت آئے گا کہ نہ صرف روح کو بالیدگی ہوگی بلکہ یہ نقطہ وسیع ہوتا ہوا کان دماکون کو محیط ہوجائے گا یہ مشق کتنی دیر کی جائے اس کے تعین کی ضرورت نہیں ہے۔ "سکھا دیتا ہے شوقِ دار خود منصور ہوجانا۔"

جب اس کا لطف پالوگے تو خود ہی گھنٹوں اس تماشے کو دیکھا کروگے۔

حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن مجید نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کی چار بنیادوں کا یوں ذکر فرمایا ہے۔
فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔
(الاعراف = ۷ : ۱۵۷)

پس جو لوگ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کی تعظیم کی اور ان (کے دین) کی مدد کی اور ان کے ساتھ اتارے گئے نور کی پیروی کی سو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔
اس آیت کریمہ میں تعلق بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل چار بنیادیں اور ان کی قرآنی ترتیب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ایمان بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم
۲۔ تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ نصرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۴۔ اتباع رسول ﷺ

تعلق کی پہلی دو جہت (ایمان اور تعظیم) میں مرکز و محور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور تعلق کی نوعیت ذاتی حبی اور ادبی ہے جب کہ دوسری دو جہتوں (نصرت واتباع) میں مرکز و محور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور آپ کی تعلیمات ہیں اور تعلق کی نوعیت تعلیماتی عملی اور اتباعی ہے۔ قرآن مجید نے چہار جہات تعلق کو ایک خاص ترتیب سے بیان کرکے یہ واضح فرما دیا ہے کہ اسلام میں اولاً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت و ادب اور اعتماد و اعتقاد کا تعلق استوار ہوتا ہے اور بعد میں نتیجتاً آپ کے دین اور تعلیمات سے عمل و اطاعت اور اتباع و نصرت کا تعلق پیدا ہوتا ہے اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس امر کی تصریح فرما دی ہے۔

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک میری ذات اس کے نزدیک اس کے والد اس کی اولاد اور دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔ (البخاری)

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔
تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ہرگز صاحب ایمان نہیں ہوسکتا جب تک میری ذات اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔ (البخاری)

ان احادیث مبارکہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے کمال درجہ محبت کا نام ایمان بتایا ہے اور اس کے فقدان کو نفی ایمان سے تعبیر کیا ہے۔ اس مقام پر قرآن مجید نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چار تعلق بیان کئے ہیں تعلق تعظیم، تعلق محبت، تعلق نصرت اور تعلق اتباع پہلے دو تعلق ذات سے خاص ہیں اور دوسرے دو تعلق تعلیمات سے بھی ترتیب ایمان ہے اور اسی پر فلاح کا انحصار ہے۔
سو یہ گمان کرنا کہ دین فقط تعلیمات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کا نام ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے قلبی وابستگی، حبی و عشقی تعلق اور تعظیم و تکریم کی نسبت کی اصل دین میں کوئی اہمیت نہیں۔ فی الحقیقت اصل دین ہی کا انکار ہے اور قرآنی تعلیم سے انحراف ہے اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کفر و شرک کے سامنے پہلی مرتبہ دعوت دین اور پیغام توحید رکھا تو کفار و مشرکین مکہ نے آپ سے اس پر دلیل طلب کی۔ قرآن مجید گواہ ہے کہ آپ نے اس وقت جواباً عقلی دلائل یا خارجی معجزات پیش نہیں

فرمائے بلکہ اپنی ذات اقدس کو دلیل توحید کے طور پر دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ ارشاد ہوا۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔

(سورہ یونس ۱۰: ۱۶)

پس میں نے تمہارے اندر (اپنی) عمر کا کافی حصہ بسر کیا ہے۔ کیا تم نہیں سوچتے۔

یہاں توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ دعوت، دین اور توحید پیش کی گئی تھی۔ مگر اس کی صداقت وحقانیت کی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور حیات مبارکہ کو پیش فرمایا۔ یہاں دین میں اہمیت سیرت تو اجاگر ہو ہی رہی ہے۔ مگر واقعہ کا اہم پہلو یہ ہے کہ دین اور توحید کی دلیل اول اور دلیل اتم ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرار دیا جارہا ہے۔ عقلی ونظری، فکری وعملی اور تاریخی وتعلیماتی دلیل پیش نہیں کی گئی کیا یہ قرآنی انداز (معاذ اللہ) شخصیت پرستی کا تو راستہ نہیں دکھارہا؟ ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ذات وسیرت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت وکمال اور عظمت واہمیت کو اجاگر کرنے سے توحید کا اثبات اور دین کا تحقق ہورہا ہے۔

مضمون دلیل یہ تھا کہ اگر تمہیں میری ذات پر اعتماد ہے تو میری تعلیمات پر بھی اعتماد کرلو۔ اگر میرا وجود اور زندگی ہر نقص وعیب سے پاک ہے تو دعویٰ توحید کو بھی حق مان لو۔ جب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو اس ۴۰ سالہ زندگی کی بناء پر جو انہوں نے اعلان نبوت سے پہلے دیکھی تھی۔ قبول کرلیا اور اس سے تعلق اعتماد واعتقاد استوار کرلیا۔ یہ خالصتاً ذاتی حوالہ تھا۔ جسے پہلے تسلیم کروایا گیا پھر نتیجہ یہ نکلا کہ جو کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے اور فرماتے گئے وہ اسے مانتے چلے گئے یہی ان کا دین ہوا اور یہی ایمان۔ گویا دعوت توحید اور نبوت ورسالت سب کچھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی شفاعت کی بنیاد قبول کروائی گئی۔ اس قرآنی استدلال سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ دین میں اولین تعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے مطلوب ہے بعد ازاں تعلیمات مقدسہ سے تعلق استوار ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کی ایمانی فضیلت اور دینی کردار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت (اور زور آور) ہیں لیکن آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو (بھی) دیکھتا ہے کہ وہ (کبھی) سجود میں (غرض ہر طرح) اللہ سے اس کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوی منصب، صحابہ کرام رض کے اپنے دینی کردار کا حوالہ بعد میں ہے۔

۱۔ اشداءُ علی الکفار۔ یہ کفر کے خلاف دینی غیرت وحمیت کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ رحماء بینھم۔ یہ مومنانہ اخلاق حسنہ کی طرف اشارہ ہے۔

۳۔ رکعا سجدا۔ یہ بارگہ الٰہی میں عبادت گزاری کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا۔ یہ طاعات وعبادت الٰہی اخلاق وللہیت کی طرف اشارہ ہے۔

غور طلب پہلو یہ ہے طاعت وعبادت الٰہی۔ اخلاص وللہیت اخلاق حسنہ اور جہاد اسلامی ایسے تمام ایمانی محاسن اور دینی فضائل کا ذکر مؤخر کیا گیا ہے۔ بلکہ انہیں اصل پہچان قرار نہیں دیا گیا۔ صحابہ کرام رض کی اصل پہچان اور علامت و فضیلت والذین معہ کہ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت وتعلق کو قرار دیا گیا ہے۔ یعنی وہ جماعت اپنے تقویٰ وطاعت، عبادت وریاضت اور اخلاق وجہاد جیسے خصائل کے باعث، صحابہ، نہیں بنے نہ ہی ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں بعد از انبیاء تمام طبقات انسانی پر فضیلت وفوقیت ملی ہے ان کا اصل امتیاز فقط "معیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم" ہے یہ ان کا تعلق ذاتی تھا جو بہرصورت تعلیماتی وعملی تعلق پر فائق تھا کیونکہ تعلیماتی، عملی اور اتباعی تعلق تو امت کے دیگر صالح طبقات کو بھی میسر ہے۔ تمام غوث، قطب، ابدال، ائمہ ومجتہدین، مجددین، علماء اور

جملہ اولیاء صالحین سب حضور نبی کریم صلی اللہ سے پیروی اور اتباع کے رشتے میں تو منسلک ہیں۔ مگر جو ذاتی قربت وصحبت اور تعلق معیت کا شرف صحابہ کرام رض کو ملا تھا وہ کسی اور کو نہ مل سکا۔ وہ ذاتی تعلق کائنات انسانی میں ان کے شرف وامتیاز کا باعث بن گیا۔

عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ یہود جو بعدازاں "منافقین" کہلائے بنیادی طور پر وحی اور اس کی تعلیمات کے قائل تھے۔ ان کے مطلقاً انکاری نہ تھے۔ توحید پر بھی عقیدہ رکھتے تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی وعملی برتری اور عظمت کا بھی اقرار کرتے تھے۔ حتیٰ کہ اب بہت سے معتدل مزاج عیسائی اور دیگر غیر مسلم مصنفین بھی ان خوبیوں کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں اور ان میں کوئی تو ایسے بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب بھی مانتے ہیں۔ آخرت اور ملائکہ پر بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر حضور نبی کریم صلی اللہ کی ذات اقدس سے "ایمانی ربط" قائم کرنے پر تیار نہیں۔

سو وہ تمام اقرار واعتراف کے باوجود محروم ایمان ہیں کیونکہ توحید، رسالت اور آخرت حتیٰ کہ تمام اسلامی معتقدات موجود ہوں مگر بواسطہ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوں تو اس ربط کے فقدان سے سب کچھ مردود ہوگا۔ گویا جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ایمانی ربط نہ ہو انسان تمام تعلیمات اسلامی کو مان کر بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اسلام وایمان کا راستہ ہی "نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے سے نکلتا ہے اور اس نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ربط ذات مقدم ہے اور ربط تعلیمات موخر۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے ادب بارگہ رسالت اور عمل وعبادت کے باہمی تعلق وتناسب کو ایک خاص حوالے سے یوں واضح کیا ہے۔

اے ایمان والو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور ان سے اس طرح زور سے نہ بولو جیسے آپس میں زور سے بولتے ہو (یہ بات ادب کے خلاف ہے دیکھو) کہیں تمہارے اعمال (تمہاری نادانی سے) ضائع نہ ہوجائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ (الحجرات ۴۹: ۲) اس آیت کریمہ میں تین چیزوں کا ذکر ہے۔

۱۔ بارگاہ نبوت میں آواز بلند کرنے یا عامیانہ طریقے سے بلانے کی حد تک معمولی سی بے ادبی بھی ممنوع ہے۔

۲۔ اس معمولی بے ادبی سے بھی زندگی کے تمام اعمال وعبادات غارت ہوجائیں گے۔

۳۔ انسان کو اس بربادی ایمان وعمل کا شعور بھی نہیں ہونے پائے گا۔

اب توجہ طلب بات یہ ہے کہ ایک طرف زندگی بھر کے اعمال وعبادات اور دوسری طرف بارگاہ نبوت میں معمولی سی بے ادبی واضح رہے کہ اعمال وعبادات دین کا تعلیماتی وعملی پہلو اور تکریم بارگہ رسالت "ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق کا حبی وادبی پہلو ہے" اگر (معاذاللہ) ایک بار بارگہ رسالت میں معمولی سے بے ادبی ہوجائے تو اعمال وعبادات میں سے بیس یا پچاس فیصد حصہ تباہ نہیں ہوتا بلکہ زندگی بھر کے تمام اعمال، فرائض، واجبات، سنن اور نوافل سو فی صد تباہ وبرباد ہوجاتے ہیں۔ بے ادبی فقط ایک بار ہے جب کہ دیگر گناہوں کا یہ عالم ہے کہ ایک گناہ کا نتیجہ ایک گناہ ہی ہوتا ہے اور ایک نیک عمل کا نتیجہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے۔

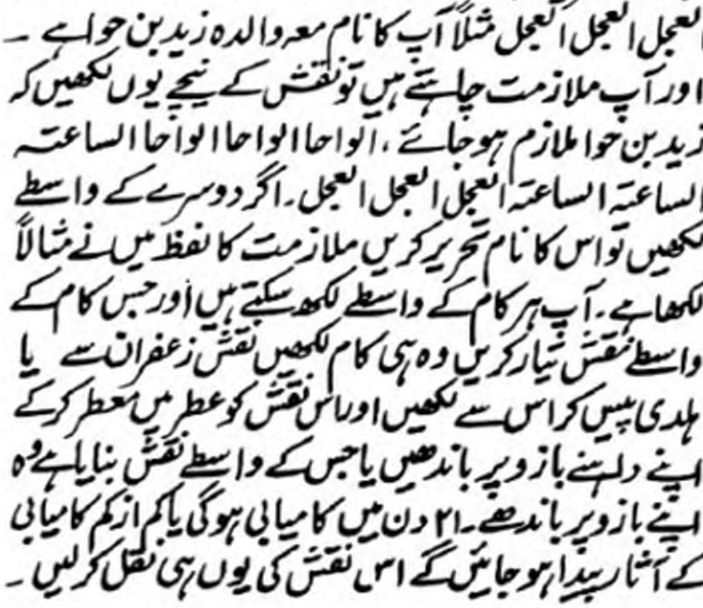
مگر یہاں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بے ادبی، ایک گناہ نہیں بلکہ کلیتاً غارت گر ایمان وعمل ہے۔ زندگی بھر کے اعمال میں سے کچھ بھی نہیں بچتا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ اس شخص نے ایک بار بے ادبی کرکے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اپنی حبی وعشقی نسبت قطع کرلی اور ادبی وتکریمی تعلق کی نفی کردی اور یوں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگیا۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اس کا قلبی وحبی رشتہ نہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے عملی رشتے کی بھی کوئی اہمیت وحیثیت باقی نہ رہی۔

قرآن مجید نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ اسلام میں اولاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت وادب اور اعتماد واعتقاد کا تعلق استوار ہوتا ہے اور بعد میں نتیجتاً آپ کے دین اور تعلیمات سے عمل واطاعت اور اتباع ونصرت کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔

نقش خاص

یہ نقش اکثر تجربہ میں آیا ہے اور خدا نے کامیابی عطا فرمائی۔ ہے باقی جو حکم خدا ہو اس کے خلاف تو ہو بھی نہیں سکتا میں بارہا اس حقیقت کو ظاہر کر چکا ہوں کہ عمل کا دوسرا نام دعا ہے۔ قبول کرنا یا نہ کرنا سب قدرت کے اختیار میں ہے جس طرح اپنے مقصد کے واسطے دنیوی کوشش کرتے ہیں۔ عملیات روحانی بھی کوشش ہے۔ آپ یہ نقش ۱۴ر ستمبر ۲۰۰۳ء جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر لکھ لیں ایک گھنٹہ کے بعد وقت نہ رہے گا۔ نقش کے نیچے اپنا نام معہ والدہ کے لکھو اور جو مقصد ہو وہ تحریر کرو۔ اور بعد میں یہ عبارت تحریر کرو۔ الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ العجل العجل العجل مثلاً آپ کا نام معہ والدہ زید بن حوا ہے۔ اور آپ ملازمت چاہتے ہیں تو نقش کے نیچے یوں لکھیں کہ زید بن حوا ملازم ہو جائے۔ الوحا الوحا الوحا الساعۃ الساعۃ الساعۃ العجل العجل العجل۔ اگر دوسرے کے واسطے لکھیں تو اس کا نام تحریر کریں ملازمت کا لفظ میں نے مثالاً لکھا ہے۔ آپ ہر کام کے واسطے لکھ سکتے ہیں اور جس کام کے واسطے نقش تیار کریں وہ ہی کام لکھیں نقش زعفران سے یا ہلدی پیس کر اس سے لکھیں اور اس نقش کو عطر میں معطر کر کے اپنے داہنے بازو پر باندھیں یا جس کے واسطے نقش بنایا ہے وہ اپنے بازو پر باندھے۔ ۲۱ دن میں کامیابی ہوگی یا کم از کم کامیابی کے آثار پیدا ہو جائیں گے اس نقش کی یوں ہی نقل کر لیں۔



یہاں نام اور کام تحریر کریں اور باقی عبارت

خصوصی عمل

شاہ جہاں رحمۃ اللہ علیہ شہنشاہ ہندوستان تھے جن کی عظمت وشان کی گواہی اب بھی تاج گنج و آگرہ اور دہلی کی جامع مسجد دے رہی ہے ان کے عہد میں ان کے ولی عہد اور ولی عہد کے صاحبزادوں کے واسطے ایک کتاب لکھی گئی تھی جس کا نام مجموعہ تصوف ہے یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔ مگر کب اور کہاں طبع ہوئی اس کا علم مجھے نہیں ہے اس کتاب کے چند ورق ایک ردی میں مجھے ملے اتفاق سے اس میں یہ عمل لکھا ہوا ملا۔ عبداللہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے ابدال تھے اور طرطوس میں ان کا قیام تھا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن احمد عابد سے سنا (آپ ائمہ کرام میں سے ہیں) کہ میں جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا تھا کہ اچانک دو آدمی میرے پاس آئے ایک میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ دوسرا تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گیا۔

میں نے ڈرتے ڈرتے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ قریب والے نے جواب دیا کہ میں خضر ہوں اور جو فصل سے بیٹھے تھے ان کے متعلق کہا کہ انکا نام الیاس ہے میں ایک چیز تم کو بتانے آیا ہوں۔ جمعہ کے دن بعد نماز عصر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے رہو اور یا اللہ یا رحمن یا رحیم مغرب تک پڑھتے رہو جو مراد تمہاری ہوگی وہ پاؤ گے۔ یہ نقل مطابق اصل ہے میں اپنی طرف سے اس قدر اضافہ کروں گا کہ وہ بزرگ صاف باطن اور پاکیزہ زبان تھے انکے واسطے ایک ہی دن کا پڑھنا کافی تھا۔ ہم گناہگار ہیں کثیف القلب اور آلودہ کذب زبان والے ہیں ہمکو ضرورت ہے کہ چند روز تک روزانہ یہ عمل کریں بعد نماز عصر شروع کریں اور جب تک مغرب کی اذان نہ ہو جائے عمل جاری رکھیں۔

تحویل آفتاب

حکیم سرفراز احمد زاہد

اللہ رب العزت نے جس وقت نظام دنیا کا چکر پیدا کیا۔ اور جس نقطہ سے اس دور کی ابتدا کی۔ جب سال کے بعد وہ نقطہ دوبارہ آتا ہے تو اسے تحویل آفتاب کہتے ہیں۔ اس وقت دن اور رات برابر ہوجاتے ہیں۔ تمام اہلِ علم سال بھر کے زائچے اور حساباً اسی ساعت سے تیار کرتے ہیں۔ برادران علم وفن تحویل آفتاب کے وقت زائچہ بناتے ہیں۔ خصوصی طور پر نوافل پڑھنے اور دعائیں مانگنے کا بندوبست کرتے ہیں۔ اور بڑی محبت اور خشوع وخضوع سے اس مبارک وقت کی روحانیت سے استفادہ کرتے ہیں۔

نوروز کا وقت بہت سعید ومتبرک ہے۔ اس دوران جو بھی کام کیا جائے یا عمل پڑھا جائے وہ عام دنوں کی نسبت ہزار گنا زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔ یہ وقت بہت قلیل ہوتا ہے اور اس کو پانا انسانی آنکھ کے اختیار میں نہیں ہے۔ چنانچہ اس وقت کی روحانیت سے مستفید ہونے کے لئے کئی طریقہ کار اختیار کئے جاتے ہیں۔ اہل علم ودانش دودھ کے پیالے میں گلاب یا پھول ڈال کر اس کی حرکت کو نوٹ کرتے ہیں۔ میں خود اس سے بھی زیادہ قابلِ عمل طریقہ اختیار کرتا ہوں۔

ایک بڑے برتن میں آب نیساں ڈال کر اس میں دو اخروٹ ڈال دیتا ہوں جو حرکت کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ خاص لمحہ آتا ہے اخروٹ آواز کے ساتھ آپس میں ٹکراتے ہیں۔ اس وقت سمندروں کی روانی رُک جاتی ہے۔ کائنات میں سکوت پیدا ہوتا ہے۔ ہر چیز اپنی جگہ ساکن ہوجاتی ہے۔ مگر یہ لمحہ بہت قلیل ہوتا ہے اسوقت جو دعا پڑھی جائے یا عمل کیا جائے بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت حاصل کرتا ہے۔

اس مبارک موقعے پر ہر عمل کی تجدید کی جاسکتی ہے۔ آپ کسی بھی عمل کی زکوٰۃ اصغر ادا کر کے عامل بن سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی واضح کردوں کہ تحویل آفتاب کے وقت آپ ہر عمل اور ہر شرف سے متعلقہ عمل بڑے یقین کے ساتھ تیار کر سکتے ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اگر تیار کر سکیں تو شرف زحل اور شرف مشتری کی لوح بھی تیار کر سکتے ہیں۔ ان نقوش کے اثرات وہی ہوں گے جو اصل وقت میں تیار کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس دفعہ میں ایک خاص عمل دے رہا ہوں۔ اگر آپ نے اس کو تیار کر لیا تو یقین جانیں کہ ایک دولت عظیم آپکے ہاتھ آجائیگی۔ اس لوح مبارکہ کی برکت سے آپ کے رزق میں برکت ہوگی۔ بیرون ملک سفر کے اسباب پیدا ہوں گے۔ مقدمات میں کامیابی ہوگی۔ ملازمت کا حصول آسان ہوگا۔ افسروں کی تسخیر ہوگی۔ ہر شخص آپ کی عزت کرے گا۔ اس لوح کو پہننے سے آپ کو چند دنوں میں ایسا معلوم ہوگا کہ جیسے کوئی پوشیدہ قوت آپ کے ساتھ ہے۔ جو آپ کی مشکلات میں کمی کے اسباب پیدا کرتی ہے۔ اس کو آپ خود محسوس کریں گے۔

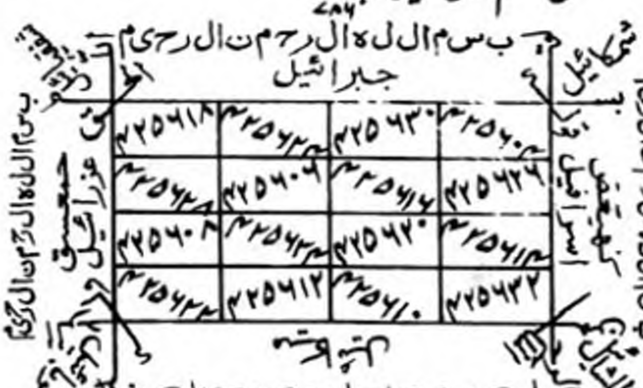
یہ لوح آپ سونے پر، چاندی پر یا کاغذ پر تیار کر سکتے ہیں۔ چاندی کی لوح پر اگر آپ کندہ کریں گے تو جو شخص بیمار ہو یا کسی لاعلاج بیماری میں مبتلا ہو تو یہ لوح مبارکہ پانی میں ڈال کر اس پانی کو پیئے تو چند دنوں میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور اللہ کی رحمت سے دوائی اثر کرنا شروع کردے گی۔ اور بیماری دور ہو کر صحت وتندرستی حاصل ہوجائے گی۔

اس دن پہلے غسل کریں۔ لباس سفید و پاکیزہ پہنیں۔ لباس میں کوئی کپڑا سرخ رنگ کا ہو خواہ رومال ہو یا جائے نماز ہو۔ صندل، لوبان اگربتی کا بخور سلگائیں۔ یہ بوقت عمل روشن رہے گا۔ قبل از وقت دو نفل ادا کریں۔ لیکن نفل ایک گھنٹہ قبل ادا کریں۔ اور اس کا ثواب اہلِ بیت پنجتن پاک کی ارواح مقدسہ کو پیش کریں۔

اور دعا کریں کہ وہ آپ کے اس عمل کی کامیابی میں مدد کریں۔
عمل کرتے وقت کوئی پاس نہ ہو۔ وقت مقررہ پر اس نقش کو سونے پر چاندی پر یا سفید کاغذ پر مشک زعفران سے لکھ لیں۔ یہ نقش ہرن کی جھلی پر بھی لکھا جاسکتا ہے۔ نقش کو لپیٹ لیں اور سرخ دھاگہ باندھ لیں۔ لیکن نقش لکھنے سے قبل یَافَتَّاحُ ۴۸۹ بار آیت کریمہ ۳۱۳ بار حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۳۱۳ بار اور بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۱۰۰۰ بار پڑھ کر دم کرلیں۔

اگر چاندی کی لوح ہو یا سونے کی ہو تو اس پر سرخ ریشمی کپڑا لپیٹ کر پلاسٹک چڑھالیں ـــــ کاغذ پر ہو تو اسے چاندی یا سونے کے تعویذ میں بند کرلیں۔ کام ختم ہونے پر نیاز مؤکلات اور پنجتن پاک دیں اور نقش پہن لیں۔ اس کے بعد روزانہ اکیس روز تک صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۰۰۰ بار پڑھ کر دم کرلیا کریں ـــ اور کلام الٰہی کی برکت سے انشاء اللہ آپ کی مشکلات اس طرح حل ہوں گی۔ کہ عقل حیران رہ جائے گی۔

دعا گو ہوں کہ مولا کریم آپکے ادراک کو کھولے۔ کیوں کہ یہ نقش معظم سریع الاثر ہونے کے علاوہ مثلث خالی القلب اور مخمس بھی پُر کیا جاتا ہے۔ جو تاثیر کے لحاظ سے حیران کن اثرات کا حامل ہے۔
نقش معظم درج ذیل ہے۔



سورتیں اور ان کے فضائل

خاصیت: دشمن کے دفع کرنے کیلئے اس آیت کا پڑھنا نہایت مجرب ہے۔ کم سے کم ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ سات یا گیارہ یا اکتالیس روز میں مراد پوری ہوگی۔
آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ سے خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ۔

خاصیت: مینہ برسنے کے لئے کسی پرندہ جانور جنگلی کبوتر وغیرہ کے گلے میں اس آیت کو لکھ کر باندھنا نہایت مفید ہے۔
آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سے الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۔
خاصیت: اس آیت کا بارش کے لئے گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ گیارہ آدمیوں کا الگ الگ پڑھنا یا سوا لاکھ مرتبہ ایک جگہ جمع ہوکر پڑھنا نہایت مفید اور مجرب ہے۔ اگر ختم کی صورت میں پڑھا جائے تو گیارہ آدمی ایک جمع میں سوا لاکھ پورا کریں پھر دیکھیں کہ ارحم الراحمین کیا کچھ فضل فرماتا ہے۔
خاصیت: نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ اس آیت کا ۵۰۰۰ (پانچ ہزار) مرتبہ روزانہ پڑھنا دین و دنیا کی مرادیں بر لاتا ہے۔ اور حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ کو سات ہزار مرتبہ ملا کر پڑھنا اور بھی زیادہ فائدہ مند اور مجرب ہے۔

سورۂ عنکبوت

متوکلین لوگوں کو فراخئ رزق کے لئے اس آیت کا ایک ہزار مرتبہ روز پڑھنا نہایت مجرب ثابت ہوا ہے
آیت شریف یہ ہے۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ سے هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔
خاصیت: طالب حق سالک مرید کو اس آیت شریف کو اکیس ایک مرتبہ روزانہ پڑھنا نہایت مجرب ثابت ہوا ہے۔
آیت شریف یہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا سے لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔
خاصیت: جس شخص کا حج کرنے کو جی چاہتا ہو اور بظاہر کوئی سامان بن نہ آتا ہو وہ شخص تین ہزار مرتبہ اس آیت شریف کو عشاء کی نماز کے بعد رو بقبلہ باوضو ہوکر پڑھے اور اکیس دن میں عمل کرکے چھوڑ دے۔ پھر دوسرے مہینے میں گیارہ دن عمل کرے تیسرے مہینے میں سات دن یہی عمل کرے۔ چوتھے مہینے میں پانچ دن یہ عمل پڑھے۔ انشاء اللہ ضرور کوئی نہ کوئی حج کا سامان پیدا ہوجائے گا۔
عمل مجرب ہے مگر خلوص اور محبت شرط ہے۔
آیت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا سے ہے۔

کلونجی احادیث کی روشنی میں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں انہ سمع رسول اللہ ﷺ یقول فی الحبة السوداء شفاء من کل داء الاالسام والسام الموت. والحبة السوداء الشونیز۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، وہ فرماتے تھے کہ کالے دانے میں ہر بیماری سے موت کے سوا شفا ہے، اور کالے دانے شونیز ہیں۔"

عن سالم بن عبدا للہ یحدث عن ابیہ ان الرسول ﷺ علیکم بھذہ الحبة السوداء، فان فیہ شفاء من کل داء الاالسام۔ (ابن ماجہ)

"سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے اوپر ان کالے دانوں کو لازم کرلو ان میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفا ہے۔"

یہی رویات مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے ابن الجوزی اور ترمذی میں ابوہریرہؓ سے مذکور ہے۔

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

الشونیز دواء من داء الا لسام وھو الموت۔

"شونیز موت کے سوا ہر بیماری کا علاج ہے۔"

اس قسم کی ایک لمبی روایت عبداللہ بن بریدہؓ اپنے والد سے کلونجی کی تعریف میں بیان کرتے ہیں جسے مسند امام احمد نے بیان کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

مامن داء الا وفی الحبة السوداء منہ شفاء الاالسام (مسلم)

"بیماریوں میں موت کے سوا ایسی کوئی بیماری نہیں جس کے لئے کلونجی میں شفا نہ ہو۔"

کتب سیرت میں مذکور ہے کہ نبی کریم ﷺ بھی طبی ضروریات کے لئے کبھی کبھی کلونجی کھایا کرتے تھے، مگر وہ اسے شہد کے شربت کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے۔

عن خالد بن سعد قال خرجنا و معنا غالب بن الجبر فمرض فی الطریق فقد منا المدینة وھو مریض فعادہ ابن ابی عتیق و قال لنا علیکم بھذہ الحبة السوداء فخذوا منھا خمسا او سبعا فاسحقوھا ثم اقطروھا فی انفہ بقطرات زیت فی ھذا لجانب وفی ھذالجانب، فان عائشة حدثتھم انھا سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان ھذہ الحبة السوداء شفاء من کل داء الا ان یکون السام و قلت وما السام قال الموت۔

(بخاری، ابن ماجہ)

"خالد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن جبر کے ہمراہ سفر میں تھا۔ وہ راستہ میں بیمار ہوگئے، ہماری ملاقات کو ابن ابی عتیق (حضرت عائشہؓ کے بھتیجے) تشریف لائے، مریض کی حالت دیکھ کر فرمایا کہ کلونجی کے پانچ سات دانے لے کر ان کو پیس لو، پھر انہیں زیتون کے تیل میں ملا کر ناک کے دونوں طرف ڈالو کیونکہ ہمیں حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ ان کالے دانوں میں ہر بیماری سے شفا ہے، مگر سام سے، میں نے پوچھا کہ سام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ موت۔"

کلونجی کے تیل کی حیات سازی

کلونجی کا نباتاتی نام "نجیلا سٹیوا" ہے، کلونجی کے دانوں میں 1.5 فی صد اڑ جانے والا تیل ہوتا ہے، بقایا حاصل کئے گئے تیل میں پروٹین البومن، نشاستہ، کڑواہٹ والے عناصر کے پائے جانے کی وجہ سے یہ بہت سے جسمانی امراض میں انتہائی مفید

ہے، بعض امراض میں شفاء حاصل کرنے کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے اس لئے کلونجی کے تیل سے علاج کے لئے مستقل مزاجی ضروری ہے، کلونجی کے تیل کا استعمال بعض ایسی چیزوں کے ساتھ جو بآسانی پنساری یا کسی مستند یونانی طب کی دوکان یا حکیم سے حاصل کی جاسکتی ہیں کریں۔ کلونجی کے دانے زیادہ سے زیادہ ۲ ماشہ (تقریباً ۲ گرام) تک کھا سکتے ہیں، اس حساب سے کلونجی کا تیل دن بھر میں زیادہ سے زیادہ آدھا چمچ یا ۱۵ قطرے بغیر کسی چیز کے سادہ یا شہد، چائے، پانی، دودھ یا شربت ملا کر روزانہ کا معمول بنالیں، وزن کا مندرجہ ذیل چارٹ طریقہ علاج میں درکار ہوگا۔

(ایک ماشہ۔ تقریباً ایک گرام) (ایک تولہ تقریباً ۱۲ گرام) (چھٹانک تقریباً ۶۰ گرام) کلونجی کا تیل مختلف بیماریوں کے لئے درج ذیل طریقہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(۱) دردشقیقہ: (آدھے سر کا درد)

روزانہ کلونجی کے تیل کا ایک قطرہ، درد والے حصہ کے مخالف ناک کے نتھنے میں ڈال دیں۔ کلونجی کا تیل ۱۰ قطرے روز پئیں۔

(۲) سردرد :

دردسر کے وقت، کلونجی کا تیل سر اور ماتھے پر ملیں۔ ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل، شہد خالص میں ملا کر استعمال کریں، ساتھ ساتھ تازہ پیاز کو کوٹ کر تلووں پر لیپ کریں۔

(۳) لقوہ فالج:

روزانہ کلونجی کا تیل کا ایک قطرہ، متاثرہ حصہ کے مخالف ناک نتھنے میں ڈالیں۔ اور کلونجی کا تیل ۱۰ قطرے، ایک چمچہ شہد میں ملا کر پئیں

(۴) مرگی :

لقوہ، فالج والا عمل دہرائیں۔

(۵) رعشہ :

آدھا ابلے ہوئے، دو عدد دیسی انڈے روزانہ صبح کو کھائیں اور لقوہ فالج والا عمل دہرائیں۔

(۶) قوت حافظہ :

نسیان (بھولنا) کلونجی کے ۷ عدد، دانے پیس کر ایک چمچی شہد، کلونجی کا تیل ۱۰ قطرے کے ساتھ پی لیں۔ دار چینی کے تین چار ٹکڑے دن بھر میں چوسا کریں۔

(۷) دماغ کی کمزوری :

صبح آدھا چھٹانک مکھن یا ایک چھٹانک بالائی میں شکر اور ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر کھائیں۔

(۸) ابتدائی موتیا :

اگر موتیا ابتدائی حالت میں ہو تو روزانہ کلونجی کا ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔

(۹) بہرا پن، کان کا درد، کان کا بہنا:

خالص سرسوں، تلخ بادام، اور کلونجی کا تیل مساوی ایک قطرہ نیم گرم کر کے کان میں ٹپکائیں۔

(۱۰) کان کی سوزش :

کلونجی کا تیل، اور زیتون کا تیل، ہم وزن ابال کر اسے نیم گرم کر کے، چند قطرے کان میں ڈالیں۔

(۱۱) دانت، مسوڑھوں کا درد :

کلونجی کا تیل، اور لونگ کا تیل، ایک ایک قطرہ ملا کر لگائیں۔

(۱۲) دانتوں کا میل :

لاہوری نمک، آگ میں جلا کر باریک پیس لیں، اس میں چند قطرے کلونجی کا تیل اور چند قطرے سرسوں کا تیل ملا کر دانتوں پر ملیں۔

(۱۳) نکسیر پھوٹنا :

ایک ٹکڑا صاف وشفاف سفید کاغذ کو جلا لیں۔ اس کاغذ کے خاکستر میں دو قطرے کلونجی کا تیل حل کر کے ناک میں ڈالیں۔

(۱۴) کھانسی۔ بلغم :

السی ایک تولہ کوٹ کر پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب پانی آدھا رہ جائے تو چھان کر ۱۴ قطرے کلونجی کا تیل اور دو تولہ شہد ملا کر پلائیں۔

(۱۵) دمہ :

نمک، کلونجی کا تیل نیم گرم خالص گھی میں ملا کر چھاتی اور گلے کی مالش کریں۔ ساتھ بارہ قطرے کلونجی کا تیل دو تولہ شہد کے ساتھ میں ملا کر پلائیں۔

(۱۶) سانس کی تکلیف :

۱۴ قطرے کلونجی کا تیل ایک چمچہ شہد کے ساتھ پئیں ایک چھوٹا چمچ کلونجی کا تیل دو گلاس کھولتے پانی میں ڈال کر بھاپ لیں۔

(۱۷) ریاح :

اجوائن ۶۰ گرام، کلونجی کا تیل ۱۰ قطرے لیموں کے رس میں ڈبو کر دھوپ میں خشک کریں، پھر اس میں ۱۰ گرام کالا نمک پیس کر رکھ دیں۔ چٹکی بھر صبح، شام کھائیں۔

(۱۸) ہچکی :

کلونجی کا تیل، ۱۰ قطرے، اور کلونجی کے ۷ عدد دانے، مکھن میں ملا کر کھائیں۔

(۱۹) متلی اور قے :

خالص فروٹ کا سرکہ ۱۰۰ گرام، شکر ۲۰۰ گرام کلونجی کا تیل ۸ قطرے ملا کر چاٹتے رہنے سے متلی اور قے بند ہو جاتی ہے۔

(۲۰) درد معدہ :

نمک چٹکی بھر، کلونجی کا تیل ۱۰ قطرے، آدھا گلاس نیم گرم پانی میں ملا کر پلا دیں۔

(۲۱) تقویت معدہ :

ایک گلاس سیب کا رس، سیاہ مرچ، زیرہ، نمک، تمام چٹکی بھر ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر پلائیں۔

(۲۲) قبض :

لال شکر (گڑ والی) ۲ تولہ، سنا مکی ۴ گرام، دونوں آدھا کلو نیم گرم دودھ میں ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر، رات کو سونے سے پہلے پلا دیں۔

(۲۳) گیس، اپھارہ :

ادرک کا رس ایک تولہ، کلونجی کا تیل ۶ قطرے، ذرا سا نمک اور پانی ملا کر پلائیں۔

(۲۴) بھوک نہ لگنا :

۴ تولہ کلونجی کے دانے رات کو سرکہ میں ڈبو کر رکھیں، پھر خشک کر کے سفوف بنالیں۔ چٹکی بھر سفوف ایک چمچ شہد، ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر کھائیں۔

(۲۵) ہاضمہ کی دوا :

اجوائن ۴ تولہ، ۶ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر لیموں کے رس میں ڈبو دیں، اور دھوپ میں خشک کر لیں۔ دوپہر کھانے کے بعد ایک چٹکی پھانک لیا کریں۔

(۲۶) پیٹ کے کیڑے :

کلونجی کے ۱۴ عدد دانے پیس لیں، اس کے ساتھ ۲ قطرے کلونجی کا تیل اور ۱۱ قطرے سرکہ خالص ملا کر ایک چوتھائی پانی میں پئیں۔

(۲۷) پیچش :

اسبغول ایک تولہ، دہی آدھا پاؤ، کلونجی کا تیل ۳ قطرے ملا کر دن میں تین سے چار بار کھائیں۔

(۲۸) ضعف جگر :

اجوائن ایک تولہ، پانی میں بھگو کر دن کے وقت سائے میں اور رات کے وقت اوس میں رکھیں، اگلے دن پانی چھان کر، ۶ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر پی لیں۔

(۲۹) استسقاء : (پیٹ میں پانی بھر جانا)

سبز کریلا کو کوٹ کر ۵ تولہ پانی نچوڑ لیں، اس میں ۲ تولہ شہد اور

دس قطرے کلونجی کا تیل ملا کر ایک دفع روز پئیں۔

(۳۰) یرقان :

مہندی کی پتیاں ۲ تولہ رات کے وقت پانی میں بھگو دیں۔ صبح چھان کر پانی میں ۴ عدد کلونجی کے دانے، ایک چمچ شہد اور ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر پلا دیں۔

(۳۱) پیشاب کی جلن :

ایک پاؤ خالص دودھ میں ۸ قطرے کلونجی کا تیل ایک چمچ شہد ملا کر پئیں۔

(۳۲) پیشاب کی کمی :

مکی کے بھٹے کے بال دو تولہ پانی میں جوش دیں اور ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر پلائیں۔

(۳۳) گردے مثانے کی پتھری :

دن میں ایک بار ۱۰ قطرے کلونجی کا تیل کھانے کے بعد ایک چمچ خالص شہد پینے کے قابل گرم پانی میں ملا کر پی لیں۔

(۳۴) سیکری :

کلونجی کے دانے ۳۰ گرام، کاسنی کے پتے ۲۰ گرام، مہندی کے پتے ۳۵ گرام، سرکہ ۵۰۰ گرام ۱۰ منٹ ابال کر چھان لیں۔ پھر کلونجی کے تیل میں ملا کر لگائیں۔

(۳۵) ایگزیما :

سنا مکی، کلونجی، قسط شیریں، دس دس گرام، سرکہ ۵۰۰ گرام ۵ منٹ ابال کر چھان لیں، پھر کلونجی کے تیل میں ملا کر لگائیں۔

(۳۶) برص :

کلونجی، حب الرشاد ۵۰ گرام، ۵۰ گرام مہندی کے پتے ۱۰۰ گرام سرکہ، ۹۰۰ گرام میں، ۱۰ منٹ ابال کر چھان لیں۔ پھر کلونجی کے تیل میں ملا کر لگائیں۔

(۳۷) پھپھوندی :

مہندی کے پتے، سنا مکی، کلونجی، میتھی، حب الرشاد، قسط شیریں، سب ہم وزن پیس کر ۶ گنا خالص سرکہ میں ملا کر ۱۰ منٹ ابالیں۔ پھر کلونجی کے تیل کے ساتھ لگائیں۔

(۳۸) بال خورہ :

ادرک کا پانی نکال کر اس میں ہم وزن سرکہ ملا کر لگائیں۔ سونے سے پہلے کلونجی کے دانوں کو کلونجی کا تیل اور سرکہ میں پیس کر متاثرہ جگہ پر لیپ کریں۔

(۳۹) گنج :

انڈے کا تیل اور کلونجی کا تیل ملا کر لگائیں۔

(۴۰) سفید بال :

نیم، کلونجی اور اندرائن، یا تمبہ کے بیجوں کا تیل تینوں کا ہم وزن تیل روزانہ بالوں پر لگائیں۔

(۴۱) گرتے بال :

صرف کلونجی کا تیل سر پر لگائیں اگر چاہیں تو بالخورہ یا گنج میں سے کوئی بھی عمل کریں۔

(۴۲) ذیابیطس :

کلونجی کا دانہ ایک تولہ، کاسنی اور میتھی کا دانہ آدھ آدھ تولہ، ملا کر پیس کر رکھ لیں۔ تین تین ماشہ صبح شام ۴ قطرے کلونجی کے تیل کے ساتھ استعمال کریں۔

(۴۳) بواسیر :

پسے ہوئے مہندی کے پتے ۵۰ گرام خالص زیتون کا تیل ۲۵۰ گرام اچھی طرح ملا کر ۵ منٹ ابال کر چھانے بغیر رکھ لیں۔ رات کو سونے سے پہلے بواسیر پر روئی کی مدد سے یہ تیل تین قطرے کلونجی کا تیل ملا کر لگا دیں۔ اسی طرح صبح بھی لگائیں صبح نہار منہ چار سے پانچ انجیر ۱۰ قطرے کلونجی کے تیل کے ساتھ کھالیں۔

(۴۴) درد کمر۔ گٹھیا :

صاف لہسن کی ایک پوتھی سرسوں کے تیل ایک پاؤ میں خوب پکا کر سنبھال کر رکھ لیں۔ رات کو کلونجی کے تیل کے ساتھ مالش کریں

(۴۵) میعادی بخار :

اجوائن ایک تولہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں رات کے وقت مٹی کی پیالی میں رکھ دیں صبح پانی صاف کر کے ۱۰ قطرے کلونجی کے تیل کے ساتھ پی لیں۔

(۴۶) موٹاپا :

روزانہ تین مرتبہ ایک لیموں ۴ قطرے کلونجی کے تیل کے ساتھ پانی میں ملا کر پلائیں۔ کھانا بھوک سے کم کھائیں، قبض سے بچیں۔

(۴۷) نزلہ، زکام :

چھوٹی انگلی میں کلونجی کا تیل لگا کر ناک کے اندر لگائیں اور نمبر (۱۶) والا عمل دہرائیں۔

(۴۸) چہرے کی خوبصورتی :

رات کو سونے سے پہلے گیرو کو پانی میں حل کر کے چند قطرے کلونجی کا تیل ملا کر چہرے پر مل لیں، صبح کو صابن اور نیم گرم پانی سے دھولیں۔

(۴۹) تلی کا بڑھنا :

کریلا سبز کوٹ کر پانی نکال لیں، دو دو تولہ پانی دن بھر تین بار چار قطرے کلونجی کے تیل کے ساتھ پلادیں۔

(۵۰) جنسی کمزوری :

رات کے وقت ۲ قطرے کلونجی کا تیل، ایک بڑا چمچ شہد، جائفل کا تیل ایک قطرہ ملا کر ۲ ہفتہ تک استعمال کریں۔

(۵۱) ضعف قلب : (دل کی کمزوری)

عرق لہسن چار قطرے، کلونجی کا تیل تھوڑی کالپی مصری اور پانی میں ملا کر پئیں۔

احتیاط:۔ خناق کے مریض اور حاملہ عورتیں پہلے معالج سے مشورہ کریں۔

(۵۲) دل کے امراض :

ایک کپ دودھ میں ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر دن میں دو مرتبہ پلائیں۔

(۵۳) امراض زنانہ :

پیٹ میں درد کا ہونا، حیض کا رک جانا، ایک کپ گرم پانی میں دو چمچہ شہد اور ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر صبح اور شام سوتے وقت پلائیں۔

(۵۴) عام کمزوری :

۱۲ قطرے کلونجی کے تیل میں ایک چمچہ شہد ملا کر روز پلائیں۔

(۵۵) سر کا درد :

پیشانی اور کانوں کے اردگرد ملیں، اور ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل صبح شام دو دو پہر پلائیں۔

(۵۶) امراض معدہ اور سینہ کی جلن :

ہاضمہ کی خرابی اور سینے کی جلن میں ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ایک کپ دودھ میں ملا کر تین دن تک استعمال کریں۔

(۵۷) امراض گردہ :

گردوں میں پیپ پڑنا، پیشاب کا رک جانا وغیرہ میں ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل اور ۲ گرام عاقر قرحا کا سفوف، ایک کپ پانی میں ایک چمچہ شہد حل کر کے ۲۱ دن تک پلائیں۔

۵۸) امراض کان :

کان کا درد، کان سے پیپ آنا، کم سنائی دینا اور دیگر کان کے امراض میں کلونجی کا تیل ہلکا گرم کر کے ۲ قطرہ کان میں ڈالیں۔

(۶۰) جنسی امراض :

جریان، احتلام، قوت باہ کی کمی، سرعت انزال، ایک کپ سیب کے رس میں ۱۲ قطرے کلونجی کا تیل ملا کر صبح وشام پلائیں۔ اور روزانہ کلونجی کا تیل ۴ قطرے تالو پر ملیں، یہ عمل ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔

کلونجی آئل

شہد چائے، جوس یا دودھ کے ساتھ اس کے ۵ قطرے پینا،

اپنا روز کا معمول بنالیں اور اپنے بدن کی چستی، پھرتی، تندرستی و توانائی کے فرق کو خود محسوس کریں، سو فیصد خالص، ملاوٹ سے پاک۔ نہ مضر صحت، ضمنی اثرات (سائڈ افیکٹ) سے محفوظ، آپ کی روزمرہ کی ضرورت ہے۔

کلونجی آئل (زیت الحبة السودا)

دواء لکل الامراض ما علا الموت

حدیث نبی کریم ﷺ نے کلونجی کے بارے میں فرمایا یہ موت کے سوا ہر مرض کا علاج کر سکتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا "سیاہ دانہ (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

عزیز ساتھیو! ہمیں اس کے سوا کچھ نہیں کرنا کہ کلونجی آئل اپنے استعمال میں رکھیں، خصوصاً اس کا تیل جو کہ اس کے تمام اسرار کا احاطہ کرتا ہے، کلونجی آئل کے تجزیئے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں فاسفیٹ، لوہا اور کاربوہائیڈریٹ کے ساتھ ساتھ اینٹی بائیوٹک اجزاء بھی شامل ہیں جو کہ جراثیم کو ہلاک کرتے ہیں، کیمیائی تجزیئے سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ اس کے دانہ میں کیروٹین بھی شامل ہے جو جگر میں پہنچ کر وٹامن اے میں تبدیل ہوجاتی ہے، یہ وٹامن کینسر کی دفاعی کوششوں کے لئے مؤثر ہوتی ہے، دوسرے تجزیوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ اس میں مؤثر جنسی ہارمونو کیف آور اجزاء پیشاب آور اجزاء ہاضم انزائمز، اینٹ ایسڈ، سکون آور اجزاء اور دوسرے مفید مرکبات شامل ہیں، کلونجی کا پس منظر۔ کلونجی کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے کہ کلونجی بدن کے دفاعی قوت میں تحریک پیدا کرکے بیماریوں کے خلاف مدافعت میں اضافہ کرتی ہے، وہ حضرات جو مستقل صحت کے خواہش مند ہوں انہیں کلونجی آئل کا اپنے ناشتہ یا ظہرانہ یا عشائیے میں ضرور استعمال کرنا چاہئے، تیل کی معمولی مقدار شہد کے ساتھ ملانے سے نہایت پر اثر ہوجاتی ہے۔

علاوہ ازیں اس کے دوسرے متبادل یہ ہیں، کلونجی آئل پودینہ کے جوشاندے کے ساتھ کلونجی آئل مالٹے کے جوس کے ساتھ کلونجی آئل چائے کے ایک کپ کے ساتھ۔

کلونجی آئل کو دیرپا صحت کے لئے اپنا مستقل ساتھی بنا لیجئے جو اس کے تمام اسرار کے لئے شفا ہے، آپ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے تھے، آپ کی باتیں خیالی نہیں ہوتی تھی بلکہ یہ اللہ کی طرف سے الہام کی باتیں تھیں۔

کلونجی آئل مندرجہ ذیل کے لئے شفا ہے

بال گرنا، بے خوابی، سر چکرانا اور کان کا درد، خشکی اور گنج پن، سر درد، جلدی بیماری، دانت کا درد، گلے اور سانس کی نالی کا ورم، رطوبت خارج کرنے والی غدودوں کی خرابی، پھنسی، مہاسے، تمام اقسام کی جلدی بیماریاں، مسہ، کوڑھ اور جزام، خوش نما رنگ وروپ اور دل کش چہرے کے لئے، ہڈی ٹوٹنے کے زخم جلدی بھرنے کے لئے، گٹھیا، ذیابیطس، فشار خون، خون میں کولیسٹرول کی کمی کے لئے، پتھری کے گلانے اور خارج کرنے کے لئے، پیشاب میں سوزش، جگر کی جلن، مثانہ کی پتھری، تلی کا بڑھ جانا، تمام اقسام کے امراض، حرارت اور گردش خون کے نظام کے لئے، قولنج (درد شکم) ہیضہ، معدہ اور آنتوں کی گیس، اس کے علاوہ بھی جن امراض میں کلونجی آئل موثر ہے ان میں تیزابیت، دل کی شریانوں کی تنگی آنکھوں کے امراض اور دوسرے پیٹ کے کیڑے شامل ہیں، غدود مثانہ کی جلن، دمہ السر، کینسر، جنسی کمزوری، عام تھکن، سستی اور کاہلی میں بھی اکثیر ہے اور دماغی صلاحیت اور حافظہ کو بڑھاتی ہے۔

یاد رکھئے:۔

☆ ناشتہ سے قبل ۵ رقطرے کلونجی آپ کو دن بھر چاق و چوبند رکھتا ہے۔

☆ رات کے کھانے کے بعد ۵ رقطرے کلونجی آئل آپ کو رات بھر سکون کی نیند دیتا ہے۔

☆ اگر آپ کلونجی کا استعمال مستقل بنیادوں پر کریں تو یہ ہر بیماری کا علاج ہے، انشاء اللہ



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ا)

رات کو تقریباً دو بجے اوپر چھت پر زبردست دھماکہ ہوا، جس سے ہم سب کی آنکھ کھل گئی، ہم لوگ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اوپر ہونے والے دھماکے کے بارے میں غور کرنے لگے کہ آخر کیا ہوا، تھوڑی دیر تک بالکل سناٹا سا رہا اس کے بعد بلیوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دس بارہ بلیاں ایک ساتھ رو رہی ہوں، بلیوں کے رونے کی آوازیں اس قدر بھیانک اور وحشت ناک تھیں کہ بس خدا کی پناہ ـــــ آج بھی ان آوازوں کا تصور اگر آتا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ـــــ کون یقین کر سکتا ہے کہ ایسے قیامت خیز حالات سے گزر کر بھی ہم آج زندہ ہیں۔ حالانکہ اس رات تو ہمیں یہ یقین ہو چلا تھا کہ ہم میں سے ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا۔

بلیوں کی آوازیں تو تھیں ہی بھیانت اور وحشت ناک اس کے ساتھ ساتھ کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی آنے لگی ـــــ ہنسنے کی آواز بھی خطرناک نہیں ہوتی، لیکن ہنسی کی آواز جو بلیوں کے رونے کے ساتھ ساتھ آرہی تھی وہ اس درجہ خطرناک و ہوش ربا تھی کہ الاماں والحفیظ۔ ہم سب حیران و پریشان ہو کر ایک دوسرے کو تک رہے تھے، اور کسی نئی پیش آنے والی حقیقت کا انتظار کر رہے تھے۔

ہم نے کمرہ اندر سے بند کر رکھا تھا۔ کوئی رخ کھلی ہوئی نہیں تھی، لیکن ایسا لگ رہا تھا کہ بلیاں یہاں کمرے میں ہی رو رہی ہیں، اور وہ بھیانک ہنسی ہنسنے والا بھی ہمارے کمرے ہی میں موجود ہے، ہمارے بچے حد سے زیادہ خوف زدہ تھے، عرفان بھی فرطِ خوف سے اپنی ماں سے لپٹا ہوا تھا، معصومہ نے اسے اپنی آغوش میں چھپا رکھا تھا، معصومہ کے برابر میں میرا پلنگ تھا، میں محسوس کر رہا تھا کہ معصومہ بھی خوف زدہ تھی، ہماری والدہ جلدی جلدی تسبیح کے دانوں پر اپنی انگلیاں چلا رہی تھیں، خدا ہی جانے وہ کیا پڑھ رہی تھیں، بس یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ بھی سہمی ہوئی ہیں اور اللہ سے پناہ مانگ رہی ہیں، مولانا امام الدین بھی ڈر اور خوف کی وجہ سے بالکل پیلے پڑ گئے تھے، دراصل انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ وہ خاص طور پر جنات کا نشانہ ہیں، انہیں اس بات کا ڈر تھا کہ میرے دوست کی طرح کہیں وہ بھی غائب نہ کر دیئے جائیں، ان کی آنکھوں سے عجیب طرح کی وحشت ٹپک رہی تھی، سچ تو یہ ہے کہ ہم سب ہی سہمے ہوئے تھے، اور ہم سب کو اس بات کا یقین تھا کہ صبح ہونے سے پہلے کوئی بہت بڑی درگھٹنا ہمارے ساتھ گھٹنے والی ہے، میں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ اٹھوں اور دروازہ کھول کر باہر کی طرف جھانکوں لیکن مجھے والدہ نے اشارے سے منع کر دیا

—— عین اس وقت کمرے کے اندر تقریباً کوے کے برابر ایک چمگادڑ اڑنا شروع ہوا —— حالانکہ ہمارے کمرے میں کبھی چمگادڑ دکھائی نہیں دیتے تھے، چھتیں بھی اس طرح کی تھیں کہ وہاں کسی چمگادڑ کے گھونسلے کا کوئی امکان نہیں تھا، لیکن اچانک چمگادڑ کمرے میں اڑنے لگے سب نے اپنے منہ لحافوں میں کرلئے، یہ ایک نئی مصیبت ہمارے سر پر منڈھلانے لگی تھی —— ایک دو منٹ کے بعد میں نے لحاف اپنے منہ سے ہٹا کر دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ اب کمرے میں چار چمگادڑ اڑ رہے تھے اور سب کوے کے برابر تھے، میں نے والدہ کو آواز دی، والدہ کا منہ بھی ڈھکا ہوا تھا، میں نے کہا امی دیکھو کہ اب چار یا پانچ چمگادڑ کمرے میں اڑ رہے ہیں، والدہ بولیں، منہ ڈھک لو اور اللہ سے دعا کرو، آیت الکرسی پڑھو، بس اللہ ہی کوئی مدد کرے گا، سب نے والدہ کا یہ جملہ سن کر پھر اپنا منہ ڈھک لیا —— ایک دو منٹ کے بعد معصومہ چیخی، عرفان کے ابو دیکھو کمرے میں کیا ہو رہا ہے، میں نے آہستہ سے اپنا منہ باہر نکالا، تو میری چیخ نکل گئی، اس وقت پورے کمرے میں چمگادڑ ہی چمگادڑ بھرے ہوئے تھے، محتاط اندازے کے مطابق ان کی تعداد پچاس کے قریب ہوگی، یہ چمگادڑ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے تھے، انہیں دیکھ کر حد سے زیادہ وحشت ہو رہی تھی، اب کمرے میں کھڑے ہوتے بھی ڈر لگ رہا تھا، میں نے آہستہ آہستہ لحاف سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ہمت نہیں ہوئی، اس لئے کہ چمگادڑ اتنے سارے ہوگئے تھے کہ ان سے بچنا ممکن نہیں تھا —— مولانا امام الدین صاحب لحاف ہی میں سے بولے۔

ظفر صاحب! کسی طرح کمرے سے باہر نکلیں، ورنہ مصیبت آجائے گی، مولانا کیسے نکلوں؟

میں نے کہا۔ پورا کمرہ چمگادڑوں سے بھرا ہوا ہے، میں لحاف سے نکلوں گا تو یہ مجھے چمٹ جائیں گے، پھر میرے ذہن میں یہ ترکیب آئی کہ لحاف اوڑھے اوڑھے کمرے سے باہر نکل جاؤں، چنانچہ میں لحاف سمیت کمرے کے دروازہ تک گیا اور میں نے کمرے کا دروازہ کھول دیا، اور میں کمرے سے باہر نکل گیا، اچانک لائٹ بھاگ گئی میں کمرے سے باہر تھا، میں نے لحاف ہٹایا تو میری چیخ نکل گئی، باہر چار آدمی کھڑے تھے، ان کے قد تین تین گز کے تھے، میرے باہر آنے کے بعد کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا تھا، اب میں کمرے سے باہر بالکل تنہا اور دوسری مخلوق کے لوگ باہر کھڑے تھے اور اب میرے مرنے کی باری تھی، ہاں مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ بس اب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، میرا حلق بالکل خشک ہوگیا تھا، میری آواز بھی نہیں نکل رہی تھی، میں کسی کو پکار بھی نہیں سکتا تھا —— بس میں اپنی موت کا منتظر تھا۔

کمرے سے باہر نکل کر بلیوں کے رونے کی آوازیں زور د شور کے ساتھ میرے کانوں میں آنے لگیں، اور کسی انسان کے ہنسنے کی آواز بھی اب میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے دوسری مخلوق کے لوگ بڑھنے لگے اور وہ پندرہ تک ہوگئے، میں کسی بچے کی طرح خوف و دہشت میں مبتلا تھا اور لحاف اوڑھے دیوار سے لگا کھڑا تھا، ایک دم کمرے کا دروازہ کھلا اور معصومہ کمرے سے باہر عرفان کو لے کر آگئی —— یہ اس نے ٹھیک نہیں کیا تھا، لیکن شاید وہ میری وجہ سے پریشان ہوگئی تھی اور اس نے اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے کمرے سے باہر قدم نکال لیا تھا —— معصومہ عرفان کو گود میں لئے میرے پاس آکر کھڑی ہوگئی تھی جب اس نے باہر پندرہ بیس لمبے لمبے انسان کھڑے دیکھے تو فرطِ خوف سے بے ہوش ہوگئی، میرے لئے ایک نئی مصیبت کا سامان پیدا ہوگیا، وہ بے ہوش ہوکر زمین پر گرگئی اور عرفان نے بے تحاشہ رونا شروع کردیا، میں معصومہ کو سنبھالنے میں لگ گیا، اسی وقت والدہ کمرے سے باہر نکل آئیں انہوں نے عرفان کو گود میں اٹھالیا، عرفان بری طرح رو رہا تھا —— وہ کسی طرح چپ نہیں ہو رہا تھا —— والدہ اسے چپ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں اور میں معصومہ کو ہوش میں لانے کی جدوجہد کر رہا تھا، ابھی معصومہ ہوش میں نہیں آئی تھی کہ والدہ کے منہ سے ایک زبردست چیخ نکلی اور وہ بھی زمین پر گر کر بے ہوش ہوگئیں، میں نے گھبرا کر والدہ کی طرف دیکھا وہ پوری طرح بے ہوش ہوچکی تھیں، اور عرفان اب بالکل چپ تھا لیکن آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خلاؤں میں گھور رہا تھا، اسی وقت میں نے اپنی بہن کو پکارا، اور امام الدین صاحب کو بھی آواز دی کہ

فوراً باہر آجاؤ، باجی بھی باہر آگئیں اور انکے ساتھ ساتھ امام الدین بھی آگئے، ان لوگوں نے جب باہر کا منظر دیکھا تو سب گھبرا گئے۔

آہستہ آہستہ سبھی لوگ کمرے سے باہر آگئے، فوزیہ بھی باہر نکل آئی، اس وقت صحن میں دوسری مخلوقات کے لوگ موجود تھے، بلیوں کے رونے کی آوازیں بھی بند ہوگئی تھیں، اور کمرے سے چیگادڑ بھی غائب ہوگئے تھے، لیکن ہم سب خوف و دہشت میں مبتلا تھے، اور کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ہم کیا کریں اور کیا نہ کریں۔

ابھی والدہ اور معصومہ پوری طرح ہوش میں نہیں آئی تھیں کہ فوزیہ نے چیخنا شروع کردیا، بچاؤ! مجھے لے جارہے ہیں، بچاؤ! مجھے لے جارہے ہیں، بچاؤ! مجھے گھسیٹ رہے ہیں، وہ اس طرح کے جملے بولے چلی جارہی تھی، حالانکہ کوئی اس کے پاس نہیں تھا، نہ کوئی اسے گھسیٹ رہا تھا، میں نے باجی سے کہا کہ آپ اسے سنبھالیں میں ان دونوں کو ہوش میں لے آؤں ـــــ باجی نے فوزیہ کو بہلانے کی کوشش کی لیکن وہ تو بری طرح چیخ رہی تھی اور بس سے باہر ہوتی جارہی تھی ـــــ اس وقت معصومہ کو ہوش آگیا تھا، لیکن والدہ بالکل ہوش میں نہیں تھیں، وہ بے سدھ پڑی ہوئی تھیں، میں انہیں بار بار جھنجوڑ رہا تھا لیکن انہیں ہوش نہیں آیا۔

معصومہ کو ہوش تو آگیا تھا لیکن وہ اس قدر گھبرائی ہوئی تھی کہ وہ عرفان کو بھی نہیں سنبھال پارہی تھی اور عرفان بالکل چپ تھا، لیکن اس کی آنکھیں جوں کے توں پھٹی ہوئی تھیں، جنہیں دیکھ کر ڈر لگ رہا تھا ـــــ فوزیہ نے کہرام مچا رکھا تھا ـــــ وہ کسی طرح قابو میں نہیں آرہی تھی، میں نے امام الدین صاحب سے کہا کہ کچھ پڑھ کر پھونک دو، کچھ تو کرو، تم کس طرح کے عامل ہو؟ میرا موڈ خراب ہو رہا تھا، ارے بھئی آیت الکرسی وغیرہ کچھ تو پڑھ کر دم کرو، تم تو کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو، انہوں نے کچھ پڑھنا شروع کیا اسی وقت فوزیہ نے اتنی زور تھپڑ مارا کہ وہ دیوار سے جا ٹکرائے ـــــ پھر شکایت کے انداز میں بولے لو اور پڑھواؤ، میں نے پریشان ہوکر کہا، آخر ہم کریں کیا ـــــ امام الدین صاحب اگر یہ کام آپ کے بس کا نہیں تھا تو آپ منع کردیتے، کم سے کم اتنی ساری مصیبتیں تو ہمیں نہ لپٹتیں۔ اب تو حال یہ ہے کہ

نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن

ظفر صاحب! صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اگر کسی طرح باہر نکلنے کا موقعہ مل گیا تو میں بھی اپنے استاد کو لے کر آؤں گا، انشاء اللہ وہ اس سب کو کنٹرول کرلیں گے۔

پھر وہی ـــــ ذلیل۔ فوزیہ نے زہریلی آواز میں کہا اور انتہائی خوفناک انداز میں امام الدین کو گھورا ـــــ

وہ بے چارے پھر سٹ پٹا کر رہ گئے، یہ تو اندازہ ہوگیا تھا کہ امام الدین صاحب بالکل اناڑی تھے، ان کے بس کا کچھ تھا ہی نہیں، وہ تو اتنی جلدی گھبرا جاتے تھے کہ خود مجھے حیرت ہوتی تھی، ان سے زیادہ وظائف تو ہماری والدہ پڑھ رہی تھیں، اور ان کے پڑھنے سے فرق بھی پڑ جاتا تھا لیکن اس وقت وہ بے ہوش تھیں ـــــ معصومہ کو ہوش آگیا تھا لیکن وہ تو نیم مردہ سی ہوگئی تھی، تقریباً دس منٹ کے بعد والدہ کو ہوش آگیا ـــــ ان کے ہوش میں آنے کے بعد ہم دوسرے کمرے میں چلے گئے، رات کو ۳ بج گئے تھے، لیکن نیند سب کی اڑ گئی تھی، فوزیہ فی الحال کچھ خاموش تھی، لیکن ہمیں تو اس کی خاموشی سے بھی ڈر لگتا تھا، میں نے معصومہ سے کہا کہ چائے بنالو ـــــ وہ بولی آپ لوگ کچن سے سب سامان لاکر دو ـــــ اور اسٹوو وغیرہ اس کمرے میں ہے جس میں ہم سوئے ہوئے تھے وہ لاکر دو تو میں چائے بنادوں گی ـــــ

معصومہ جس وقت چائے بنانے لگی تو چائے کی پتیلی چولھے سے اڑنی شروع ہوگئی اور تقریباً ایک گز اوپر چلی گئی، سب لوگ اپنے اپنے لحاف میں پھر گھس گئے، والدہ نے کہا، چھوڑو چائے وائے، سب بیٹھ کر استغفار پڑھو اور اللہ سے دعا کرو، کوئی منت مانگو کہ ہم سب بچ جائیں، تو وہ منت پوری کریں گے، اس وقت ہم سب قہر خداوندی کے شکار ہیں، ابھی والدہ کی بات پوری بھی نہیں ہونے پائی تھی کہ کمرے میں ایک سیاہ رنگ کی بلی داخل ہوئی اور ایک اسٹول پر چڑھ کر بیٹھ گئی، وہ سب کو گھورے جارہی تھی ـــــ پھر یہ دیکھ کر ہم پریشان ہوگئے کہ فوزیہ اس کے قریب چلی گئی اور اس نے فوزیہ سے اپنا پنجہ بڑھا کر ہاتھ ملایا ـــــ معصومہ فوزیہ کو آواز دیتی رہی لیکن وہ نہیں آئی اور وہ بلی کے برابر میں ہی کھڑی رہی۔

(جاری)

راہ تصوّف

اقسام صوفیہ

عام صوفیائے کرام کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اصحاب اصول (۲) اصحاب وصول (۳) اصحاب فضول

(۱) اصحاب اصول وہ لوگ ہیں جو تصوف کے مباحث علمیہ میں بہت غلو رکھتے ہیں، بے شمار اصطلاحیں، بے معنیٰ محاورے اور بعید از قیاس استعاروں سے کام لیتے ہیں، اس گروہ کا تعلق کتابی ہوتا ہے۔

(۲) اصحاب وصول وہ لوگ ہوتے ہیں جو اعمال واشغال میں مصروف رہتے ہیں، وساوس کو وارادت، تخیلات کو تجلیات اور خوابوں کو مکاشفات کا نام دیتے ہیں، مظنونات کو القا اور اضغاث احلام کو الہام گمان کرتے ہیں اور ان کو مریدوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

(۳) اصحاب فضول وہ لوگ ہیں جنہیں تصوف کی ہوا بھی نہیں لگی، دنیا کمانے کی غرض سے پیر یا پیرزادگی کی شان کے لئے صوفیانہ وضع قطع اختیار کر لیتے ہیں اور اس روپ کو ذریعہ معاش بناتے ہیں، ان لوگوں کو عبادات و ریاضات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا، نہ مشاہدات ومجاہدات سے علاقہ ہوتا ہے، ان کا دارومدار ایک یا چند قبریں پشت پر ہوتی ہیں، چند شجرے چند مصطلحات، چند تعویذ گنڈے، چند وظیفے، چند فالناموں پر ان کا انحصار ہوتا ہے، دست غیب اور تعویذات حب وبغض بھی ان کی زبان پر ہوتے ہیں۔

ان لوگوں نے قوائے عملیہ کے تعطل کا نام توکل رکھا ہے، خیرات وصدقات کو فتوح کہتے ہیں، متزلزل عقائد پر کوئی ولایت کا دعویٰ دار ہے، کوئی غوثیت اور کوئی قطب کا، کوتوال سے لے کر بادشاہ تک کے اختیارات ان کو حاصل ہوتے ہیں، سادہ لوح مسلمان ان کے پھندے میں آسانی سے پھنس جاتے ہیں۔

بزرگوں کی قبریں

تمام پیروں کی پشت پر قبر کا ہونا لازمی ہے اور لوگوں کا اپنی حاجات کے لئے قبروں پر جانا اور منتیں اور دعائیں مانگنا بہت ہے، الحمد شریف ہر مسلمان پانچوں وقت کی نماز میں پڑھتا ہے، ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیری ہی اعانت (مدد) چاہتے ہیں۔

انبیاء، اولیاء، شہداء، صدیقین، صالحین وغیرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ یہ اچھے رفیق ہیں، یعنی یہ وہ انعام یافتہ لوگ ہیں جو تقریب الی اللہ کی نعمت سے سرفراز ہوئے۔

جو شخص سچے دل سے اللہ کا فرماں بردار بنے، تو وہ ان انعام یافتہ لوگوں کی رفاقت پائے گا، کن لوگوں کو یہ رفاقت نصیب ہوگی، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی اطاعت کریں گے۔

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک انعم اللہ علیہم من النبیین (جو کوئی اطاعت کرے گا اللہ اور اس کے رسول کی تو اس کو ان کی معیت نصیب ہوگی، جن پر اللہ نے اپنا انعام فرمایا یعنی انبیاء اولیاء وغیرہ۔

کفار عرب اولیاء کی پرستش کو قرب الٰہی اور شفاعت کا ذریعہ سمجھتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ اولیاء کی بندگی سے اللہ ملتا ہے، اللہ فرماتا ہے۔ **والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ ان اللہ یحکم بینھم فیما ھم فیہ**

یختلفون ان الله لا یهدی من هو کاذب کفار.

ترجمہ:۔ جولوگ اللہ کے سوااوروں کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس لئے ان کی نیاز کرتے ہیں کہ اللہ کے قریب ہم کو پہنچا دیں گے، اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ کرے گا، اللہ ایسے جھوٹے منکروں کو نیک راہ نہیں دکھایا۔

ایک اور آیت ہے۔ ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله و الذین آمنوا اشد حبا لله.

ترجمہ:۔ انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسری ہستیوں کو اللہ کا ہم پلہ بنالیتے ہیں، وہ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جس طرح اللہ کو چاہنا ہوتا ہے، حالانکہ جو لوگ ایمان والے ہیں ان کی تو زیادہ سے زیادہ محبت صرف اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے۔

دعا، استعانت، رکوع، وسجود، عجز و نیاز، اعتماد توکل اور اس طرح کے تمام عبادات واعمال صرف اللہ کے لئے ہونی چاہئیں ورنہ یہ شرک ہوتا ہے، اگر تم نے اپنی دعاؤں اور عبادتوں میں کسی دوسری ہستی کو خواہ وہ نبی ہو یا ولی، شریک کرلیا تو شرک کیا اور توحید کے نظریہ سے انکار کیا۔

یہ تو ہے اللہ کی حاکمیت اس کی الوہیت اور ربوبیت، جس میں وہ کسی کی شرکت کو برداشت نہیں کرتا۔

سماع موتی

''قرآن اور تعمیر سیرت'' کتاب ندوۃ المصنفین دہلی نے طبع کی ہے اس میں ڈاکٹر میر ولی الدین صاحب لکھتے ہیں ''اس وقت ہمارا اسلامی معاشرہ اس قسم کا ہے جس میں یہ عقیدہ کام کرتا ہے کہ اولیاء اللہ اعانت کرتے ہیں، لہٰذا لوگ درد و مصیبت کے وقت اولیاء اللہ کو پکارتے ہیں، اس عقیدے کے ساتھ کہ یہ ہر جگہ سے ہماری ندا کو سن لیتے ہیں اور ہماری مدد کرتے ہیں، یہ شرک فی التصرف ہے۔

اولیاء اللہ کی قبروں پر جا کر کہنا (۱) آپ میری فریاد کو سنئے، میری بلا کو ٹالئے، میری حاجت کو روا کیجئے، یہ استعانت اور طلب حاجت خواہ قریب سے کی جائے یا دور سے، سراسر شرک اور کفر ہے۔ (۲) یا قبر کے نزدیک جا کر کہنا کہ آپ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ میری بلا کو ٹال دے اور میری حاجت کو روا کرے تو یہ صحابہ کرام میں سے اور قرون مشہود لہا بالخیر میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا۔

امام ابوحنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ صالحین کی قبروں پر آکر کہہ رہا تھا کہ ''اے اہل قبور کچھ تم کو خبر بھی ہے اور کیا تم پر کچھ اثر بھی ہوتا ہے کہ کئی ماہ سے میں تمہارے پاس آرہا ہوں، اور تم کو پکارتا ہوں، میرا سوال تم سے صرف اتنا ہے کہ تم میرے لئے دعا کرو، کیا تم کو میرے حال کی خبر بھی ہے یا تم غافل ہو، میرے حال سے۔

یہ سن کر امام اعظمؒ نے اس شخص سے پوچھا کیا انہوں نے تجھ کو کوئی جواب دیا، اس نے کہا۔ ''نہیں'' آپ نے عتاب آمیز لہجہ میں فرمایا، پھٹکار رہو تجھ پر! خاک آلود ہوں تیرے دونوں ہاتھ! ایسے جسم کیسے بات کرسکتے ہیں؟ جو جواب کی طاقت ہی نہیں رکھتے، جو کسی شئے کے مالک نہیں، جو کوئی آواز بھی نہیں سن سکتے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما انت بمسمع من فی القبور۔ یعنی حق تعالیٰ حضور انورﷺ سے مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔ ''آپ ان لوگوں کو جو قبر میں ہیں کچھ نہیں سنا سکتے۔''

امام اعظمؒ کے اس عتاب سے ذیل کے امور واضح ہوئے،

(۱) اولیاء وصالحین کی قبروں پر آکر ان سے خطاب کرنا قطعی جائز نہیں، آپ نے ایسے لوگوں کو بددعا دی ہے جو اہل قبور سے دعا کے طالب ہوتے ہیں، اگر آپ ان کو جہاں کا علم ہوتا جو اہل قبور

سے رزق، صحت واولاد مانگتے ہیں اوران کو مستقل یا غیر مستقل قادر جانتے ہیں تو یقیناً ان کو کافر، مشرک وملعون قرار دیتے اور گردن مارنے کا حکم دیتے۔

(۲) مردے نہ سن سکتے ہیں نہ جواب دے سکتے ہیں پھر بلاؤں کا ٹالنا، مصیبتوں کا دور کرنا ان سے کیا ہوسکتا ہے اور جب وہ نزدیک سے سن نہیں سکتے تو دور کی کب سنیں گے، محققین حنفیہ سماع موتی کے قائل نہیں۔

کشتگان بدر سے حضور انور ﷺ نے جو خطاب فرمایا تھا وہ حضور کا معجزہ تھا، کفایہ میں یہی لکھا ہے اور شرح مواقف کے صفحہ ۷۵۰ پر اس امر کی تشریح کی گئی کہ علم وقدرت وارادہ وسمع بصیرت کے لئے ثابت نہیں ہے، یہ صرف فرقہ صالحیہ کا عقیدہ ہے، جو معتزلہ کا ایک گروہ ہے کہ میت سنتی ہے، علم وقدرت وارادہ رکھتی ہے، جس قدر بھی گور پرست مشائخ ہیں، وہ اسی فرقہ کے عقیدے پر قائم ہیں۔

جب مردے سن ہی نہیں سکتے تو پھر قبروں پر جاکر مردوں کو پکارنا ان سے درخواست کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی بے عقل پتھر کو پکارے اوراس سے دعا کی خواہش کرے، عاقل وہوش مند انسان مردوں کو زندہ توانا نہیں سمجھ سکتے، نہ قبروں کے سامنے ذلیل وخوار ہوکر کھڑے ہوتے ہیں، نہ قبروں کو بوسہ دیتے ہیں نہ طواف کرتے ہیں یہ کفر وشرک ہے۔

اس امر کی تقویت کے لئے یہ بتادینا ضروری ہے کہ جو شخص حضور انور ﷺ پر دور سے درود بھیجتا ہے اس کو آپ تک فرشتے پہنچاتے ہیں، آپ اس کو نہیں سن سکتے، البتہ روایات مرفوعہ میں یہ امر مذکور ہے اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو درود بھیجتا ہے مجھ پر دور سے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے، یعنی بذریعہ ملائکہ۔

صاف ظاہر ہے کہ اگر پیغمبر خود دور سے سن سکتے ہیں تو ان تک پہنچانے کے اسباب کی ضرورت نہ ہوتی یہی حدیث ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ میں لکھی ہے، شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں بھی یہی تصریح کی ہے۔

خوب سمجھ لو کہ یہ امر یعنی رود بلوغ سلام و درود صرف آنحضرت ﷺ ہی کی ذات کے لئے کیا ہے، باقی رہے انبیاء، اگرچہ حیات وصلوٰۃ ان کی قبر میں مسلم ہے مگر تبلیغ اسلام ورد جواب کی کوئی تصریح نہیں ملتی۔

بیان بالا سے صاف ظاہر ہے کہ ندائے بعید کو نبی ہو یا ولی کوئی نہیں سنتا، اور ندائے قریب کو سننا صرف انبیاء کے لئے مخصوص ہے، کسی ولی یا غوث یا قطب کو یہ امر نصیب نہیں۔

البتہ عون مابین العباد جائز ہے، زندہ مخلوق سے خواہ ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ مدد لی جاسکتی ہے، خواہ ملائکہ ہوں یا ابدال یا جنات، اور یہ مدد وہ ہوگی جو ان کے دائرہ قدرت میں شامل ہوگی وہ استعانت جو صرف حق کے لئے مخصوص ہے وہ کسی سے جائز نہیں اور استعانت عن الاموات کا کہیں ذکر نہیں، جلب نفع اور دفع ضرر کے لئے کسی بھی طرف رجوع کرنا جائز نہیں، حق تعالیٰ نے اس شرک سے بچنے کے لئے بہت سی آیات نازل کی ہیں۔

ہمارے یہ اولیاء اللہ محبوب ومحترم ہستیاں تھیں جو بوجہ تقویٰ افضل ترین تھے، ان ہی کے دم سے خیبر سے آسام تک نوائے اذان بلند ہوئی، ہند کے اکثر دشت وجبل اللہ کے نام سے آشنا ہوئے، اگر لوگ ان مقدس نقوش کے سرہانے کھڑے ہوکر ان کے کارناموں کا ذکر کریں، قرآن پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچائیں، تو کتنی اچھی بات ہے، ان بزرگوں کو یاد رکھنا، ان کا ذکر کرنا، ان کے کارناموں پر فخر کرنا، ان کے طریق کو اختیار کرنا، جنہوں نے اللہ کا پیغام دور دور تک پہنچایا تھا ہمارے لئے لازم ہے، بعض حاجت مند انہیں وسیلہ و واسطہ بنا کر خدا سے مانگتے ہوں، تو کوئی ایسی بات نہیں، اس نے تو ولی کو خدا کا محبوب ومقرب سمجھ کر واسطہ بنایا نہ کہ خدائی میں شریک جان کر، البتہ وہ لوگ جو انہی سے سب کچھ مانگتے ہیں ان پر شرک لازم آتا ہے، حدیث رسول ﷺ ہے کہ اعمال کی جزاوسزا نیت کے مطابق ملے گی اس لئے ہر شخص جو قبروں پر جاتا ہے، سب کو شرک میں مبتلا نہیں کہہ سکتے، میری اس تمام تشریح کا مطلب یہ ہے کہ ایسی جگہوں پر دعا کرنے میں عقیدہ درست ہونا چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قسط ۴۱

انسان اور شیطان کی کشمکش



اسلم راہی

"میں ابھی ان دونوں کا خاتمہ کراتا ہوں۔" عارب نے کہا۔

عارب نے اپنے اطراف میں نگاہ دوڑائی۔ اس نے دیکھا کہ سورج دیوتا عدیتیہ کے مندر کے سامنے کچھ بیل چر رہے تھے۔ عارب نے ان میں سے دو بیلوں پر ایسا عمل کیا کہ وہ انتہائی خونخواری کے عالم میں اُن کی طرف دوڑے۔ عارب کے اشارے پر سب لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہے۔ لیکن انیما، رام دیو اور داسیو پریشان اور منتشر ہو گئے تھے۔ وہ دونوں بیل جن پر عارب نے اپنا عمل کیا تھا، بھاگتے ہوئے سیدھے داسیو اور رام دیو کی طرف آئے۔ اور آتے ہی انہوں نے ان دونوں کو اپنے سینگوں پر اُٹھا کر ایسا پٹخا کہ دونوں وہیں ختم ہو گئے۔ بیل جدھر سے بھاگتے ہوئے آئے تھے، اُدھر ہی چلے گئے۔ رام دیو اور داسیو کی موت پر انیما رونے اور واویلا کرنے لگی۔ قریب ہی لوہے کے پنجرے میں بند یوناف اس منظر کو اداسی اور افسردگی کے ساتھ دیکھتا رہا تھا۔

اتنے میں سورج دیوتا عدیتیہ کے مندر کی طرف سے مندر کا بڑا پجاری حوفر، ان کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ چند چھوٹے پجاری بھی تھے۔ عزازیل نے اُن سب کا آپس میں تعارف کرایا۔ اور چند لمحوں پہلے پیش آنے والے بیلوں کے حادثے کے بارے میں بھی انہیں بتایا۔ حوفر نے اس پر دُکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ پھر اس کے حکم پر اُس کے ساتھی داسیو اور رام دیو کی لاشیں اُٹھا کر مندر کی طرف لے گئے۔ عارب آگے بڑھ کر انیما کو تسلی اور ڈھارس دینے لگا۔ اس دوران میں بیوسا اور نبیطہ نے اپنی سرّی قوتوں کے ذریعے یوناف کے آہنی پنجرے کو ایسے انداز میں اُٹھا لیا جیسے وہ کوئی ہلکی پھلکی چیز ہو۔ پھر وہ سب سورج دیوتا کے مندر کی طرف چل دیئے۔

عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ عوض کی سرزمین میں ایوبؑ کے پاس پہنچا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایوبؑ کے سارے چوپائے، مال و دولت، نوکر و خدام، تری و خشکی میں جس قدر بھی بے جان و جان دار ایوبؑ کی ملکیت تھے۔ کسی کو بھی نہ چھوڑا۔ اور سب کو ختم کر دیا۔ تاکہ ایوبؑ بالکل تنگ دست اور محتاج ہو کر رہ جائیں۔ چنانچہ ایوب علیہ السلام مفلس و محتاج ہو گئے اور عزازیل نے آپ کے کھیت کھلیان بھی تباہ کر کے رکھ دیئے۔

پھر عزازیل ایک بوڑھے دانا اور ہمدرد دوست کی صورت میں ایوبؑ کے پاس آیا اور آپ کو مخاطب کر کے کہا۔ "آپکی تمام جائیداد اور املاک میں آگ لگ گئی۔ اور سب کچھ برباد ہو گیا۔ آپ کی کھیتیاں زہریلی ہواؤں نے جلا ڈالیں۔ آپ کی بھیڑ بکریاں، گائے بیل اور اونٹ گدھے۔ غرضیکہ تمام چوپائے ہلاک ہو گئے۔ لوگوں کو اتنی بڑی اور ناگہانی آفت آجانے کی وجہ سے حیرت ہوئی ہے۔ اور میں نے لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ اللہ نے یہ بلائیں اور مصیبتیں ایوبؑ پر اسلئے نازل کی ہیں تاکہ آپ کے دشمن خوش اور دوست اور غمگسار، ملول و مغموم ہوں۔"

گو عزازیل نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اپنی طرف سے ایوبؑ کے خلاف ایک بہت بڑا حربہ استعمال کیا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ ایسی وحشت انگیز اور دردناک خبریں سُن کر ایوبؑ کا آرام و سکون درہم برہم اور ایمان و یقین متزلزل ہو جائے گا۔ لیکن عزازیل کو اسوقت انتہائی مایوسی ہوئی جب اس کی ان خبروں کا ایوبؑ پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ جواب میں ایوبؑ نے فرمایا۔

"اے اجنبی! میں نہیں جانتا تو کون ہے۔ کیوں کہ اس سے پہلے میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر بھی تو سُن رکھ کہ یہ تمام چیزیں

جن کے نقصان کی تو نے مجھے خبر دی ہے۔ یہ سب عارضی تھیں۔ اور خداوند کی طرف سے عاریتاً ملی ہوئی تھیں۔ اور یہ سب میرے اللہ کی طرف سے میرے پاس اُس کی امانت تھیں۔ ان نعمتوں سے ہم نے ایک عرصے تک فائدہ اٹھایا۔ اور اب جب کہ میرے اللہ نے اپنی یہ نعمتیں اور امانتیں واپس لے لی ہیں تو ہم اُن پر تاسف اور دُکھ کا اظہار کیوں کریں۔ بلکہ ہمیں تو ___ چاہئے کہ غمی، خوشی اور نفع و نقصان ہر حالت میں اپنے رب کا شکریہ ادا کریں۔ اور اس کی حمد و ثنا کرتے رہیں۔ کیوں کہ وہ مالک الملک ہے۔ عزّت اور ذلّت جسے وہ چاہے دیتا ہے۔" اس کے ساتھ ہی ایوبؑ اپنے رب کے حضور سجدۂ شکر میں گر گئے تھے۔

عزازیل نے اُن کے اس رویئے اور ایمان میں اس قدر پختگی دیکھی تو حیران اور شرمندہ ہو کر رہ گیا۔ لیکن شاید وہ اپنی شکست تسلیم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا اس نے اُس محل کا رُخ کیا جہاں ایوبؑ کی بیوی بچے اور دیگر لواحقین رہتے تھے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عزازیل نے اس محل کی بنیادوں کو اس طرح ہلایا کہ محل کی چھتیں اور دیواریں یکلخت نیچے آ رہی ہیں۔ اور ایوبؑ کی تمام بیٹیاں، بیٹے اور دیگر لواحقین اُن کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے۔ صرف آپ کی بیوی لیاہ جو یوسفؑ کی پوتی تھیں اور نسبت کے لحاظ سے لیاہ بنت منشا بن یوسفؑ تھیں، زندہ بچ رہیں۔

یہ کام کرنے کے بعد عزازیل پھر ایوبؑ کے پاس آیا اور آپ کو مخاطب کر کے اُس نے کہا۔ "اے ایوبؑ! اگر تو اُس جگہ موجود ہوتا اور اپنی آنکھوں سے دیکھتا کہ کس طرح تیرے محل کی چھتیں اور دیواریں گر گئیں اور ان کے نیچے دب کر تیرے فرزند، بیٹیاں اور تیرے تمام عزیز و اقارب ہلاک ہو گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ کی طرف سے تیرے ساتھ خفگی کا اظہار ہے۔ تیرے ربّ نے تیری عمر بھر کی عبادتوں کو بھی کچھ اہمیت نہ دی۔ اور تیری مدّت کی حق گوئی کو بنیاد بنا کر بھی تیرے ساتھ کسی قسم کی کوئی رعایت اور نرمی نہ برتی۔"

ایوبؑ نے جواب میں انتہائی صبر و شکر کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ سب کچھ اللہ ہی نے عطا کیا تھا۔ لہٰذا اس کے بخشنے اور واپس لینے اور اس کی طرف سے خوشی اور دکھ، ہر حالت اور ہر کیفیت میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں۔"

عزازیل نے اُس پر بھی ہار نہ مانی۔ وہ پھر آپ کے خلاف حرکت میں آیا۔ اور آپ پر اُس نے ایسی زہریلی ہوائیں چھوڑیں کہ آپ پر متعدد بیماریاں ٹوٹ پڑیں۔ آپ کا جسم لاغر اور کمزور ہو گیا۔

اس بیماری نے آپ کے تمام ماننے والوں کو آپ سے دور کر دیا۔ لوگوں نے آپ کو اٹھا کر بستی سے باہر ڈال دیا۔ ان حالات میں [illegible] کے پاس آپ کی بیوی لیاہ بنت منشا بن یوسفؑ ہی رہ گئی تھیں جو محنت مزدوری کر کے آپ کے لئے خوراک کا بندوبست کرتی [illegible] اور باقاعدگی سے اپنے شوہر کی خدمت میں لگی رہیں۔

ان حالات میں بھی ایوبؑ کے ایمان و ایقان میں کوئی [illegible] نہ آیا۔ اور وہ اپنے دل و زبان سے اپنے رب کی حمد و ثنا اور تسبیح [illegible] مشغول رہتے۔ جب کہ عزازیل آپؑ کو اس نئے کرب میں ڈال کر انتظار کرنے لگا تھا کہ دیکھوں اگر یہ بیماری طول پکڑتی ہے تو ایوبؑ [illegible] کے مقابلے میں کیا ردِّ عمل ہوتا ہے۔

جس طرح آرین ہندوستان اور ایران میں داخل ہوئے ایسے ہی انہوں نے یورپین ممالک کا بھی رُخ کیا تھا۔ گو آریوں [illegible] بہت پہلے دشتِ حجاز سے نکل کر بہت سے عرب جن کا پیشہ جہاز[illegible] اور سوداگری تھا۔ اور ان عربوں ہی کی نسل کے دوسرے لوگ جو [illegible] کے ساحلوں پر آباد ہو گئے تھے۔ وہ بحیرۂ ایجیئن سے ہوتے ہوئے وہاں بکھرے ہوئے اَن گنت جزیروں سے گزرتے ہوئے یونان، کر[illegible] قبرص، مالٹا، کارسیکا اور سارڈینیا میں جا کر آباد ہو چکے تھے۔ لیکن یہ لوگ آریوں کی طرح زراعت پیشہ نہ تھے۔ بلکہ یہ تاجر اور سوداگر تھے۔ یہ لوگ یورپی ممالک میں داخل ہوئے۔ ان لوگوں میں زیادہ آہنگر اور مٹی کے برتن بنانے والے کمہار شامل تھے۔ یہ لوگ [illegible] ممالک میں خانہ بدوشوں کی سی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور جگہ جگہ گھوم پھر کر اپنے بنائے ہوئے برتن بیچا کرتے تھے۔ تاریخ میں انہیں بیل بیکر (BELL BEAKER) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہیں یہ نام اس لئے دیا گیا کہ اُن کے بنائے ہوئے اکثر برتنوں کی شکل گھنٹی جیسی ہوا کرتی تھی۔

اُن کے بعد آریوں نے بھی اُن ممالک کا رُخ کیا۔ اُن آریوں کا ایک گروہ شمالی یونان اور شمالی اٹلی میں جا آباد ہوا۔ اور یہ پہلے لوگ تھے جنہوں نے یہاں یونانی اور اطالوی زبانوں کی ابتدا کی۔ آریوں کے دوسرے گروہوں نے مغرب کا رُخ کیا۔ جنوبی جرمنی سے ہوتے ہوئے یہ لوگ شمال مشرقی فرانس اور بلجیم میں جا کر آباد ہوئے۔ ان آریوں کے دو گروہ بحیرۂ ایجین کو عبور کر کے ایشیائے کوچک میں داخل ہوئے۔ ایک گروہ نے حتی قوم کے نام سے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اور دوسرے گروہ نے ٹرائے کا تاریخی شہر آباد کیا۔ اور

اپنے لئے ایک علیحدہ حکومت کی داغ بیل ڈال دی۔

آریوں کے ایک اور گروہ نے روس کے برفانی علاقوں کے اندر ہی اندر رسیدھا زمین کے انتہائی مغربی حصوں کا رُخ کیا۔ روس کی ساری زمینوں سے گزرنے کے بعد انہوں نے آبنائے کمیرنگ کو عبور کیا۔ اور برّ اعظم امریکہ میں جاکر آباد ہو گئے۔ ان ہی آریوں کے رشتے داروں نے دریائے ینگ سی کے جنوبی اور شمالی حصوں کو آباد کیا۔ آریوں کے ایک اور گروہ نے دریائے دجلہ اور فرات کے شمالی حصوں کا رُخ کیا اور میتانی کے نام سے وہاں انہوں نے ایک مضبوط حکومت قائم کی اور حلف کو اپنا مرکزی شہر بنالیا۔ کچھ آرین اور آگے بڑھے اور وہ شام کی وادیوں اور بحیرۂ روم کے ساحل پر پہلے سے آباد عربوں میں مل جل کر رہنے لگے۔ یہ لوگ اپنی انفرادیت قائم نہ رکھ سکے اور دوسری اقوام میں ضم اور گم ہو گئے۔

دجلہ و فرات کے شمالی حصوں میں میتانی نام کی سلطنت آریوں نے قائم کرلی تھی۔ اس کے قریب ہی خانہ بدوش عربوں کا ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا۔ آوارہ گردوں اور خانہ بدوشوں کا یہ گروہ جب موجودہ ترکی کے علاقے میں جھیل کے پاس پہنچا تو اس خانہ بدوش گروہ کو یہ علاقہ ایسا پسند آیا کہ انہوں نے خانہ بدوشی ترک کر کے جھیل وان کے آس پاس وسیع علاقوں پر قبضہ کر کے یہاں اپنی حکومت قائم کرلی۔ تاریخ کے اسٹیج پر یہ لوگ حورین کے نام سے نمودار ہوتے۔ جبکہ توریت میں انہیں حوری کہکر پکارا گیا ہے۔

میتانی سلطنت کے آریوں نے کوشش کی کہ ان لوگوں کو اپنا مطیع اور فرمانبردار بنا کر ان سے غلاموں کا سا کام لیں لیکن جب آریوں نے اُن پر حملہ کیا تو حوریوں نے آریوں کو بدترین شکست دی۔ لہٰذا آرین جان گئے کہ یہ حوری عرب اُن سے طاقتور اور توانا ہیں۔ لہٰذا انہوں نے حوریوں سے صلح کرلی۔ بلکہ اپنی عسکری حیثیت کو مضبوط کرنے کے لئے آریوں نے حوری عربوں کو اپنے لشکر میں بھرتی کرنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن یہ حوری بھی کمال کے لوگ ثابت ہوئے۔ یہ لوگ بڑی فراخ دلی کے ساتھ آریوں کی قائم کردہ میتانی سلطنت کے لشکر میں شامل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے آریوں پر مکمل طور پر غلبہ پالیا۔ اس طرح میتانی سلطنت کا اقتدار آریوں کے ہاتھوں سے نکل کر حوریوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ حوریوں نے اپنی سلطنت کو اور زیادہ وسعت دی اور آشوریوں کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ کیونکہ عاشوری عرب ابھی تک قبائلی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اور وہ اپنے اندر کوئی مضبوط اور مرکزی حکومت بنانے میں کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ لہٰذا حوریوں نے انہیں اور اُن کے وسیع علاقوں کو اپنی سلطنت کا ایک حصہ بنالیا تھا۔

یوناف نیلی دھند کے درمیان یوں کودا تھا جیسے کوئی اٹل طوفان، تند و حقارت کے سناٹوں کو چیرتا ہوا اور شاخ شاخ وحشی شور کرتا ہوا ساگوان کے جنگل میں داخل ہوا ہو۔ اس کے ساتھ ہی وہاں کھڑے لوگوں کو ایسی ہولناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں جیسے دُھند سے اَٹی گھاس کے کسی جنگل میں اَن گنت آدم خور اور خونخوار درندے اپنی پوری ہولناکیوں کے ساتھ ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے ہوں۔ لیکن جلد ہی صدیوں کے چپ ساروں جیسی خاموشی چھا گئی۔ نیلی دُھند بڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گئی۔

اس سے فارغ ہو کر یوناف نے ارد گرد نگاہ دوڑائی تو اُسے یافان، عارب، بیوسا اور نبیطہ میں سے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ اُس نے انیما کو تلاش کیا تو مندر کے صحن میں اُسے انیما کی لاش پڑی ہوئی دکھائی دی۔

"اسے کس نے مارا ہے۔" یوناف نے وہاں کھڑے ہوئے لوگوں سے پوچھا۔

سب لوگ سہمے سہمے اور خوف زدہ سے دکھائی دے رہے تھے۔ تاہم ایک بوڑھے نے یوناف کو بتایا کہ عارب نے یہاں سے بھاگتے وقت اسے ختم کر دیا تھا۔

یوناف کی حالت بنجر زمین کی کوکھ جیسی ویران اور لمبی مسافتوں کی تھکن جیسی پژمردہ ہو گئی تھی۔ وہ انیما کی لاش اٹھا کر مندر کے صحن سے باہر آ گیا۔ مندر میں کھڑے کچھ لوگ بھی اُس کے ساتھ ہو لئے تھے۔ یوناف نے مندر کے بیرونی احاطے میں انیما کو دفن کر دیا۔ پھر وہ وہاں سے کوچ کر گیا۔

(باقی آئندہ)

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۱۲ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	د	حضرت اسرافیل ؑ کا اصل نام عبد الخالق تھا۔
۲	ب	شیخ نجدی ابلیس کا لقب ہے۔
۳	د	حضرت ابو ایوب انصاری ؓ کا اصل نام خالد تھا۔
۴	الف	اردو کے سب سے پہلے شاعر امیر خسرو ہیں۔
۵	د	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آثارِ قیامت کی ۹۰ نشانیاں بیان کیں۔
۶	ب	زمین پر سب سے زیادہ تیز چلنے والا جانور اونٹ ہے۔
۷	الف	آم کو پھلوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔
۸	ب	پہلی عید ۲ سنہ ھ میں ہوئی۔
۹	د	یہ شعر اکبر الہ آبادی کا ہے۔
۱۰	ب	روحانی ڈاک نمبر سنہ ۹۸ء میں شائع ہوا تھا۔

مقابلہ ۱۲ میں چوتھے شاعر کا نام غلطی سے رہ گیا تھا۔ اس لئے وہ غلطی سب کی درست کر دی گئی ہے۔ کیوں کہ وہ غلطی ہمارے ادارے کی غلطی تھی۔ اس مرتبہ بھی کوئی صاحب صحیح حل تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔ ایک غلطی والے ۸ حل موصول ہوئے۔ ان حضرات کو سندِ خصوصیت انشاء اللہ عنقریب روانہ کی جائے گی۔

ان خوش نصیب حضرات کے نام دیتے یہ ہیں۔ (۱) نثار احمد خاں بادامی پسر غوث خاں صاحب گوڈہال کالونی گچی محل۔ نزد نادل! سکول بیجاپور۔ (۲) شمس اللہ پسر عبد الشکور مرحوم فرسٹ مین سی۔ ایم۔ سی بلڈنگ بسانڈا ایس، ٹی جوزف انگلش اسکول۔ بنگلور ۶۸ء (۳) عبد الحمید ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ولد عبد الشکور خاں نمبر ۶۲ دیورس کالونی نیو پیٹ آنیکل ضلع بنگلور ۵۶۲۱۰۶۔ (۴) عبد المجید ہیڈ ماسٹر ریٹائرڈ ولدیت عبد الشکور خاں نمبر ۶۲ دیورس کالونی نیو پیٹ آنیکل ضلع بنگلور ۵۶۲۱۰۶ (۵) عبد الحکیم پسر محمد حنیف صاحب مکان ۸ ماہکل روڈ محلہ کوٹ اجین ۴۵۶۰۰۶ (۶) نقیب اشرف صدیقی ولدیت محمد اشرف صدیقی صاحب جامعہ اسلامیہ مدنپورہ روڈ وارانسی (۷) ایم اے رحیم ذاکر ولدیت شیخ محی الدین صاحب مکان ۲۹/۵۶/۴۴۷ بے ددھیا نگر کالونی نزد ایم ایم کورٹ عادل آباد (اے پی)۔ (۸) روح الامین ولدیت قمر الدین الحسینی بی ایم سی کالونی بلاک ۳ روم ۳۴۷ مالونی ملاڈ ممبئی۔ ۴۰۰۰۹۵

اس مقابلے میں شامل ہونے کیلئے ٹوکن لگانا ضروری ہے۔ اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہو جانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" یہ مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

منیجر ۲۴۷۵۵۴

ماہنامہ طلسماتی دنیا ـــــ دیوبند

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۱۴

	سوالات	الف	ب	ج	د
			متوقع جوابات		
۱	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے گھوڑے تھے۔؟	۳	۵	۷	۹
۲	سب سے پہلے پانی سے استنجا کس پیغمبر نے کیا۔؟	حضرت محمدؐ نے	حضرت ابراہیمؑ نے	حضرت موسیٰؑ نے	حضرت عیسیٰؑ نے
۳	خاتم المہاجرین سے کون صحابی مراد ہیں۔؟	حضرت عمرؓ	حضرت علیؓ	حضرت زبیرؓ	حضرت عباسؓ
۴	موت کے فرشتے کا اصل نام کیا ہے۔؟	عزرائیلؑ	عبدالجبار	ابویحییٰ	ملک الموت
۵	بغیر باپ کے کتنے انسان پیدا ہوئے۔؟	۱	۲	۳	۴
۶	انسانی جسم میں پانی کتنی مقدار میں ہوتا ہے۔؟	۴۵ فی صد	۵۵ فی صد	۶۵ فی صد	۷۵ فی صد
۷	اردو حروفِ تہجی میں کل کتنے حروف ہیں۔؟	۲۸	۳۰	۳۵	۳۷
۸	رباعی میں کونسا مصرعہ ہم قافیہ نہیں ہوتا۔؟	پہلا	دوسرا	تیسرا	چوتھا
۹	مشہور رباعی "بلغ العلیٰ بکمالہ" کس شاعر کی ہے۔؟	مولانا رومؒ	شیخ سعدیؒ	علامہ اقبالؒ	جگر مرادآبادیؒ
۱۰	اسماءِ حسنیٰ کی پہلی قسط طلسماتی دنیا میں کس سن میں شائع ہوئی۔؟	۱۹۹۴ء	۱۹۹۵ء	۱۹۹۶ء	۱۹۹۷ء

نوٹ:- جوابات دیتے وقت سوالات نقل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ترتیب نمبر کے ساتھ اپنا جواب لکھیں۔ پورا جواب لکھنے کے بجائے اگر الف، ب، ج، د میں سے کوئی حرف ہی لکھدیں تب بھی کافی ہے۔ جوابات دیتے وقت ٹوکن ضرور لگادیں۔ ٹوکن پر اپنا نام اور پتہ لکھیں۔ آپ کے جوابات ہمیں ۲۸ جولائی تک مل جانے چاہئیں ـــــــ اپنے پوسٹ کارڈ یا لفافہ پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" ضرور لکھدیں۔ ٹوکن صفحہ ۹۲ پر موجود ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:- ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یو۔پی) پن کوڈ نمبر ۲۴۷۵۵۴

طنزیہ مضمون

اذانِ بُت کدہ

ابوالخیال فرضی

پروگرام کے مطابق میں ایک مفتی صاحب کے دولت کدہ پر پہنچ گیا۔ یہ مفتی صاحب ضرورت سے زیادہ مشہور تھے ان کی شہرت بدنامی کی حد تک پورے سماج میں پھیلی ہوئی تھی۔ دراصل یہ نیم مفتی اور نیم لیڈر قسم کے انسان تھے۔ ان کے فتوؤں سے سیاست کی بو آتی تھی اور ان کی سیاست سے نقہ کی۔ ان کا نام تھا۔

الحاج حضرت مولانا قاری مفتی ابوداؤد نقش بندی صابری۔ ان کے اتنے بڑے نام کی وجہ تسمیہ کیا تھی اس کا تو کسی کو بھی علم نہیں تھا۔ اور شاید خود کو نقشبندی اور صابری کیوں کہتے ہیں کیونکہ وہ کبھی کسی سلسلہ سے منسلک نہیں ہوئے اور کسی پیر کے سامنے انہوں نے زانوئے ادب تہہ نہیں کیا۔ پھر نقشبندی اور صابری لکھنے کی وجہ کیا تھی۔؟ ایک دن کسی صاحب نے ان سے یہ وجہ دریافت کرلی تھی کہ حضرت مفتی صاحب! آپ خود کو نقش بندی اور صابری کیوں لکھتے ہو تو مفتی صاحب نے اپنی اکلوتی داڑھی پر ایک خاص مومنانہ انداز کے ساتھ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ نقشبندی تو ہم اس لئے لکھتے ہیں کہ کبھی ہمارے پردادا کے منجھلے بھائی نقش نویسی کیا کرتے تھے۔ یعنی کہ تعویذات کے لین دین کا سلسلہ تھا۔ اور چونکہ کسی نہ کسی واسطے اُن سے ہماری رشتے داری قائم ہوجاتی ہے اس لئے شرعاً ہمیں خود کو نقش لکھنا کوئی گناہ کی بات نہیں ہے اور صابری لفظ بڑا کافی برکت ہے۔ اس طرح کے الفاظ اگر اپنے نام کے ساتھ جڑ جائیں تو کاروبار دین جم کر چلتا ہے اور سادہ لوح قسم کے لوگ ہمیں پیرانِ پیر حضرت صابر کلیریؒ سے وابستہ سمجھکر ہمارے سامنے اپنی گردنیں جھکانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ بڑا اچھا لگتا ہے جب ہمیں لوگ "صابری" صاحب کہتے ہیں۔ میں نے کہا تو کچھ نہیں۔ لیکن جب یہ بات سنی تھی تو دل ہی میں کہا تھا۔ کہ ہلدی لگے نہ پھٹکڑی رنگ آئے چوکھا۔

اُف میرے خدا میری توبہ۔ لعنت ہو شیطان لعین پر کیسے کیسے بزرگوں کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا دیتا ہے بھئی کہیں بھی ہو حضرت مفتی صاحب اللہ کے نیک بندے ہیں اور معاشرے کے خاص لوگوں میں شامل ہیں۔ وہ اگر راج نیتی میں دخل دیتے ہیں اور الیکشن کے موقعوں پر فتاویٰ مختلف لیڈروں کو عطا کرتے ہیں تو اسمیں بھی کوئی مصلحت ہوگی۔ ورنہ مفتی حضرات کا راج نیتی سے کیا واسطہ۔

مجھے دیکھکر مفتی صاحب جھک اٹھے۔ السلام علیکم ابوالخیال فرضی صاحب۔

حضور! سلام تو مجھے کرنا چاہیے۔

اماں۔ سلام تو کوئی بھی کرسکتا ہے۔

آپ ہی جیسے لوگوں سے ہم نے تو یہ سنا ہے کہ سلام آنے والے کو کرنا چاہیے۔

بے شک۔ بے شک۔ چلو بھائی ہم نے جلد بازی سے کام لیا۔ دراصل صحافیوں سے ڈر لگتا ہے اس لئے ہم مفتی لوگ بھی صحافیوں کی شکل دیکھکر ہڑبڑا جاتے ہیں۔

عالی جناب! آپ جیسے لوگ تو صرف خدا سے ڈرتے ہیں ہم صحافیوں کی کیا حقیقت ہے۔

خدا سے تو ڈر لگتا ہی ہے لیکن خدا تو غفور الرحیم ہے۔ وہ تو معاف بھی کردیتا ہے لیکن اور دوسری ہستیاں تو ایک غلطی کی مہینوں سزا دیتی ہیں۔

مثلاً۔؟

مثلاً۔ بیگم صاحبہ! ذرا ذراسی باتوں پر چراغ پا ہوجاتی ہیں۔ اور اس عمر میں بھی گھر سے جانیکی دھمکیاں دیتی ہیں۔

تو کیا آپ جیسے حضرات خداترس بھی ان عورتوں سے ڈرتے ہیں۔

بھئی اگر ڈرے نا تو کیا کریں۔ کیا لڑیں؟ اور اگر لڑیں گے تو انجام تو صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے شکست۔ ہمیں تو یاد پڑتا نہیں کہ ہم کبھی اس سرد جنگ میں فتح یاب ہوئے ہوں جیت تو ان بیویوں ہی کا مقدر ہے۔

مفتی صاحب ہم نے تو سنا تھا کہ آپ کی زوجہ بہت نیک ہیں اور آپ سے تابڑ توڑ قسم کی محبت کرتی ہیں۔

فرضی صاحب! نیک تو وہ اس لئے ہے کہ ہمارے سلسلۂ بیعت سے وہ بہرہ ور ہے۔

اور ہماری دعائیں اس پر ۲۴ گھنٹے سایہ فگن رہتی ہیں۔ اور محبت اس لئے کرتی ہے کہ ہم بھی تو چاہے چلے جارہے ہیں۔ ہر سال ہماری محبت اور چاہت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر وہ ہم سے محبت کرتی ہے تو یہ اس کا احسان نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ہماری وفاؤں کا سیدھا سادا صلہ ہے۔

ویری گڈ۔ میں نے جھومنے کی اداکاری کی۔

چھوڑو ان باتوں کو "مفتی صاحب" نے اپنی ڈبیا سے ایک پان نکال کر اپنے منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

تم بتاؤ کہ تمہارا شانِ نزول کیا ہے؟

دراصل یہ مختلف لوگوں سے مل کر ایک "سفرنامہ" مرتب کر رہا ہوں۔ تاکہ اس سفرنامہ سے وہ تمام حضرات مستفیض ہوسکیں جو زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور جن کا ابھی مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

بہت خوب۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ جیسے ہی نوجوانوں سے یہ دنیا آباد ہے۔ ورنہ اس غم سے بھری دنیا میں رکھا کیا ہے۔

ہائے اللہ۔ کیا آپ کو فلمی گانے یاد ہیں۔

یہ گانا نہیں ہے۔ یہ ایک شعر کا بقیہ نصف حصہ ہے۔ جسے میں نے خاص اوقات کے لئے اٹھا کر رکھا ہوا ہے۔ کسی بھی محفل میں اس کو چلتا کر دیتا ہوں۔

درحقیقت یہ فلمی گانے کا ایک جزو ہے۔ اسی لئے مجھے حیرت ہوئی کہ آپ کے پاکیزہ ہونٹوں پر یہ شعر کیسے نمودار ہوا۔ یہ زبان تو اللہ کے ذکر کے لئے وقف ہے۔

مفتی صاحب نے کہا فرضی صاحب صبح سے شام تک۔ بس ایک ہی دُھن ہے اور وہ ذِکر اور فکر۔

نماز اور تلاوت ـــ لیکن کبھی کبھی طبیعت میں تراوٹ پیدا کرنے کے لئے ایک آدھ گیت گنگنا لیتے ہیں۔ لیکن ایسے گیت کہ جن میں شرافت بھی ہو۔ اور لذت بھی۔

یہ گیت آپ کو یاد کیسے ہوجاتے ہیں؟

گیت یاد کرنے میں کونسے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ کمبخت سارا دن بجتے رہتے ہیں ان میں سے ایک آدھ ہمارے حافظے کی ڈبیا میں پڑا رہ جاتا ہے۔

مفتی صاحب مجھے آپ سے چند اہم سوالات کرنے ہیں۔

ضرور کیجئے لیکن ذرا میں ناشتے کے لئے کہہ دوں۔ یہ کہہ کر وہ زنان خانہ میں چلے گئے اور میں غور کرنے لگا کہ ہمارے مفتی حضرات کا ظاہر و باطن ایک جیسا کیوں نہیں ہوتا۔ اسمیں آخر بعد کیوں ہوتا ہے۔؟ بھلا بتلایئے اتنے بڑے مفتی آج کل "مفتی میوات" کہلاتے ہیں لیکن فلمی گانوں میں خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور مشاعروں میں فلمی اشعار سناتے ہیں۔ ابھی میں ان کی شخصیت کے بارے میں زیادہ غور و فکر کرنے نہیں پایا تھا کہ حضرت مفتی صاحب ایک ہاتھ میں حقہ لئے واپس بیٹھک میں آگئے۔ اور اپنی نشست گاہ پر جم کر بیٹھ گئے۔ پھر بولے

فرضی۔ تمہارا اذان بت کدہ ہماری اہلیہ بھی بڑے شوق سے پڑھتی ہے۔ لیکن تم اسمیں ایک غضب ڈھاتے ہو۔ بس اُس سے ڈر لگتا ہے۔

کونسا غضب۔ کیسا ڈر؟

غضب یہ ڈھاتے ہو کہ عشق و محبت کے کھُلے کھُلے مضمون لکھتے ہو۔ ان کو پڑھکر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہماری زوجائیں رومان نہ کرنے لگیں۔

صرف زوجاؤں سے خطرہ کیوں ہے۔ کیا شوہروں کے سینوں میں دل نہیں رہے؟ ان کے بارے میں یہ اندیشہ کیوں نہیں ہوتا کہ وہ میرے مضامین پڑھ کر عشق کے کسی اندھے کنوئیں میں چھلانگ نہ لگادیں۔

میاں بات یہ ہے کہ یہ مرد تو شروع سے ہی بگڑے

ہوئے ہیں۔ لیکن عورتیں عشق کے معاملے میں مردوں سے بہت پیچھے تھیں۔ اب یہ مردوں سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں اس لئے تمام تر خطرات مستورات ہی سے ہیں۔ رہے مرد تو وہ حسب سابق اور حسبِ عادت ایک وقت میں کئی کئی عشق لڑانے میں از خود مصروف ہیں انہیں ترغیب وترہیب کی ضرورت نہیں ہے۔

مفتی صاحب! مردوں کے بارے میں آپ کے خیالات اچھے نہیں ہیں۔ لیکن ہمیں کیا۔

مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ آپ نے میرے مضامین کو کسی بھی معاملے میں سہی موثر تو مانا ہے۔

مفتی صاحب اُگالدان میں پان کی پیک تھوکتے ہوئے بولے۔ برخوردار آپ کے مضامین پڑھکر مولوی حسن الہاشمی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ ان کے مزاج کی خشکیاں دور ہوئیں یا نہیں؟

وہ میری مقبولیت سے جلتے ہیں۔

سچ۔؟

آپ کو معلوم ہے کہ جھوٹ تو میں کبھی بولتا ہی نہیں۔ دراصل انہیں اس بات کا خطرہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے قارئین مجھے اُن سے زیادہ نہ چاہنے لگیں اس لئے وہ وقتاً فوقتاً مجھے اچھی بُری باتوں کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں لیکن میں کہاں ان کے بس میں آنے والا۔ مفتی صاحب! مجھے آپ سے چند اہم سوالات کرنے ہیں۔ اگر اجازت ہو تو میں شروع کر دوں۔

شروع کیجئے۔ میں سراپا سماعت بنا ہوا ہوں۔

مفتی صاحب! سب سے پہلے آپ یہ بتلائیے کہ آج کل غصے میں طلاق طلاق طلاق کا جو رواج چل پڑا ہے اس کی روک تھام کیسے ہوگی۔

ارے بھائی اس طرح کی باتیں چلتی ہی رہتی ہیں اس میں پریشان کی کیا بات ہے۔ اور مکمل روک تھام کا تو صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ معاشرے میں نکاح ہی ہونے بند ہو جائیں۔ نہ نکاح ہوں گے نہ طلاق کی نوبت آئے گی ایک سمجھداروں کی محفل میں کسی سمجھدار نے کہا کہ اگر مرد عقل سے کام لے تو طلاق کی نوبت نہ آئے تو اس محفل کا سب سے زیادہ سمجھدار آدمی بولا کہ اگر مرد عقل سے کام لے تو نکاح کی نوبت بھی نہ آئے۔ ہمارے نزدیک یہ بات سولہ آنے درست تھی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ طلاق پر مکمل کنٹرول اسی طرح ممکن ہے کہ نکاح ہی کرنے سے گریز کریں۔

آپ کا جواب ماشاء اللہ بہت علمی قسم کا ہے۔ مفتی صاحب یہ بتائیے کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی اصل کارکردگی کیا ہے؟

عزیزم! مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس کی تیاری مہینوں پہلے ہوتی ہے، دعوت نامے چھپتے ہیں۔ چھپنے سے پہلے انکی کتابت ہوتی ہے۔ کتابت کے بعد ان کی پروف ریڈنگ ہوتی ہے۔ پھر جن حضرات کو دعوت نامے روانہ کرنے ہیں ان کی لسٹ تیار ہوتی ہے۔ پھر اس لسٹ پر نظرِ ثانی ہوتی ہے۔ پھر نظر ثانی پر غور و فکر ہوتا ہے پھر اس غور و فکر کا مزید جائزہ لیا جاتا ہے پھر اجلاس کا مقام متعین ہوتا ہے۔ پھر اس مقام کے بارے میں علمی تبصرے ہوتے ہیں پھر کھانے وغیرہ کا نظم متعین ہوتا ہے پھر اشیاء خوردنی پر اظہار خیال ہوتا ہے اتنے بہت سارے کام مسلم پرسنل لاء بورڈ کو کرنے پڑتے ہیں تب کہیں جاکر ایک اجلاس ہوتا ہے۔ میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی کیا کیا کارکردگی گنواؤں؟

میں دیکھتا ہوں کہ مسلمان مسلم پرسنل لاء بورڈ سے مطمئن نہیں ہیں۔

مسلمان تو کسی بھی ادارے سے پوری طرح مطمئن نہیں ہے۔ لیکن اس کے اطمینان اور عدم اطمینان سے کیا ہوتا ہے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے تمام ممبران اپنی کارکردگی سے سو فیصد مطمئن نظر آتے ہیں۔ اور اصل اطمینان ان ہی کا ہے۔ جب ان ممبران میں جوتے چلنے لگیں گے تب بات ہوگی تشویشناک ابھی تو سب خیریت ہے۔

۷۲ء سے لیکر اب تک اس پرسنل لاء بورڈ نے کیا ہی کیا ہے۔ اور اگر کیا ہے تو آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔

برخوردار میں پرسنل لاء بورڈ کا ممبر نہیں ہوں اس لئے میں روشنی کیا ڈالوں۔؟ لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج کے دور میں ایک کامیاب اجلاس کرنا بھی ایک کارکردگی ہے۔ اور اس سے زیادہ آپ کیا

چاہتے ہیں ؟

اچھا۔ محترم یہ بتلایئے کہ دینی مدارس سے جو فتاویٰ عوام کے لئے جاتے ہیں ان سے عوام مطمئن نہیں ہوپاتے۔ اکثر جوابات ادق اردو پر مشتمل ہوتے ہیں ۔

برخوردار! ہم اردوئے معلّیٰ کے لازمی ٹھیکیدار ہیں۔ تو پھر ہم ہلکی پھلکی اردو میں بات چیت کرنا اپنی عظمت کے اور اردو کی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اگر ہماری شاندار زبان کو مسلمان سمجھ نہیں پاتے اور ہماری لوہا لاٹ قسم کی دلیلوں سے وہ مطمئن نہیں ہو پاتے تو اسمیں قصور انہی کا ہے نہ کہ ہمارا۔

اس دوران اندر سے چائے وغیرہ آگئی تھی۔ اور ہم دوران گفتگو ناشتے سے پوری طرح محظوظ ہو رہے تھے۔ میں نے ادب واحترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا۔

ایک شکایت مسلمانوں کو مفتی حضرات سے یہ بھی ہے کہ وہ سوالات کے جوابات میں اس درجہ مبہم اور غیر واضح تحریر کا استعمال کرتے ہیں کہ بات پلے ہی نہیں پڑتی ۔۔۔ مثلاً ابھی حال میں ایک صاحب نے طلاق سے متعلق ایک استفتار ایک مفتی کی خدمت میں پیش کیا۔ اس کے جواب میں مفتی نے جو کچھ فرمایا وہ سائل کے پلے نہیں پڑا۔ اس نے مجھے دکھایا۔ میں جناتی تحریروں کو بھی سمجھ لیتا ہوں لیکن مفتی صاحب کے جواب کا اصل منشا کیاہے وہ میں بھی نہیں سمجھ سکا۔ میں نے یہ کہہ کر سوال وجواب کا وہ پرچہ اپنی جیب سے نکال کر مفتی صاحب کو دکھایا۔ بلکہ اپنی زبان سے پڑھکر سنایا۔

سوال۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین بیچ اس مسئلے کے ایک شخص نے شدید نشتے کی حالت میں اپنی زوجہ کو ایک ہی سانس میں اس طرح سات طلاقیں دیں۔ کہ اگر تونے کل صبح کو اصلی گھی کے پراتنھے مجھے بناکر نہ کھلائے تو تجھ پر سات طلاق۔

العارض۔ عنایت اللہ بھوسامنڈی
سہارنپور

الجواب۔

مسماۃ مذکورہ کو چاہئے کہ کرے وہ احترام خواہش کا اپنے زوج کی۔ اور گریز کرے اپنے زوج کے حکم کی عدم تعمیل سے درشب وروزہایں وجہ کہ لازم ہے اس پر حکم کی تعمیل کرنا اپنے اس خاوند کی جس کو بذریعۂ ایجاب وقبول بنایا گیاہے۔ مجازی خدا بحکم رب العالمین ۔ اور یہ طریقۂ توحید وسنت۔

اور آپ کے سوال میں چونکہ اس بات کی کلّی یا جزوی وضاحت نہیں ہے کہ زوج مذکور کے گھر میں کونسا گھی استعمال ہوتاہے معمولاً روغن اصلی یا روغن کوکوجم۔ اور اس بات پر بھی روشنی نہیں ڈالی گئی ہے کہ اگلی صبح زوجۂ مذکورہ نے اپنے زوج کے لئے پراتنھوں کا اہتمام کیا یا نہیں؟

اس لئے اس استفتار کے جواب میں تشریح طلب الفاظ کے بغیر ہم مفتی حضرات جو محتاط ترین رویہ اختیار کرتے ہیں بوجہ خوف آخرت کچھ بھی اظہار خیال کرنے سے قاصر ہیں۔ اور غلط بیانی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ البتہ طلاق دینے والے شخص کے بارے میں یہ اندازہ ہوتاہے بحسن وخوبی وہ توحید وسنت کا قائل ہے تب ہی تو اس نے طلاق کے سلسلے میں عدد سبع کا بہ لسان خود وبہ مرضیٔ خود درحالت غضب شدید استعمال کیاہے۔ اور یہ وطیرہ زوج مذکور کا اس کی دین پسندی اور حب سنت نبوی پر دال ہے۔ کذا مرقوماً فی الشافی۔ وھکذا رواہ البخاری وایضاً فی درمختار۔ ونظیرہ فی البیان فتاویٰ عالمگیری وفی رقعات ابی حنیفہ وفی القاموس امام ابی یوسف۔

واللہ اعلم بالصواب

احقر مفتی شمشاد حسین غوری
مدرسہ بدر علمی سہارنپور۔

یہ پرچہ پڑھنے کے بعد میں نے صابری صاحب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ وہ بولے۔

اسمیں کونسی بات مبہم اور غیر یقینی ہے۔ اگر آپ علم وعقل

بے کام لیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس سوال کے جواب میں مفتی نے علم و معرفت کے دریا بہا دیئے ہیں اور علمی کتابوں کے حوالوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔ اتنی واضح بات بھی اگر کسی کے پلے نہ پڑے تو اس کی اپنی سمجھ کا پھیر ہے۔ اسمیں بے چارے مفتی کا کیا قصور؟

میں نے کہا۔ حضرت! علم و عقل سے کام لینے کا تو اس لئے سوال پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہر آدمی کے دامن میں علم اور ہر آدمی کے کاسۂ سر میں عقل نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس علم اور عقل دونوں یا دونوں میں سے ایک بھی موجود ہو تو وہ کسی مفتی کے چکر میں کیوں پڑے گا۔ مفتی کے دروازے کی کنڈیاں تو وہی پیٹے گا جو علم و عقل سے جو محروم ہوگا۔ پھر اس کو اتنی گاڑھی زبان میں جواب دینا کہ اس کو سمجھنے کے لئے اس بے چارے کو اپنی برادری کے مرحوم لوگوں سے رابطہ قائم کرنا پڑے کہاں کی دانش مندی ہے؟ اور پھر ایسی زبان سے تو وہ لوگ بھی واقف نہ تھے جو قبرستان میں اپنا گھر بنا چکے ہیں۔

لیجئے ایک خط اور پڑھ لیں۔

سوال:۔ میرے باپ کی وفات اچانک ہوگئی ہے۔ وہ مرنے سے پہلے کوئی وصیت بھی نہ کر پائے میرے والد نے باغات، کھیت، مکان اور ایک روپیے کے قریب نقدی چھوڑی ہے میرے والد کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں حیات ہیں۔ دونوں ہی سے دو دو لڑکیاں اور دو دو لڑکے ہیں۔ میرے والد کی والدہ بھی ابھی تک زندہ ہیں۔ اور میرے والد پچاس ہزار کے مقروض تھے۔ اب کیا فرماتے علماء دین کہ ترکہ کی تقسیم کس طرح ہوگی۔

الجواب:۔ اولاً مذکورہ جائداد میں ماں کا حصہ مقدر نکالنے سے پہلے قرض کی ادائیگی اور زوجاؤں کے مہر کی رقم کی ادائیگی کا بشرطیکہ وہ مرحوم کی زندگی میں نہ معاف ہوا ہو اہتمام کیا جائے گا۔ ثانیاً دونوں بیویوں کا وہ حصہ جو بیان ہوا ہے فی الفرقان الحمید ادا کیا جائیگا۔ اس سلسلے میں کسی محتسب کی نگرانی بھی اشد ضروری ہے کیونکہ ترکہ کی تقسیم میں احوط یہ ہے کہ مکمل نگرانی ارباب عقل اور ارباب فضل و کمال کی ناگزیر ہے۔ اسی میں کونین کی بھلائی مضمر ہے ثالثاً مابقیہ جائداد کے ۱۲ سہام بنائے جائیں۔ اسمیں سے ذکور کو دو دو سہام اور اناث کو ایک ایک سہام کے حساب سے تقسیم کیا جائے گا یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ شریعت میں وصیت کا کوئی خاص مقام نہیں ہے وصیت ترکہ کے ایک ربع میں کی جا سکتی ہے بشرطیکہ وہ وصیت شرعی حصے دار کے حق میں ہرگز ہرگز نہ ہو کیونکہ شارح نے شرعی حصے دار کے حق میں وصیت کو ممنوع قرار دیا ہے۔

کما قالو مفتیان سابقون الاولون دار العلوم دیوبند الذین یسکونون فی ھذ الوقت موجود فی المقبرۃ القاسمی الواقع فی مضافات دیوبند ارجو رحمت ربی فی خطاء لسانی فی استفتاءِ موجودہ۔ واللہ اعلم وانہ علیم خبیر۔

احقر العباد۔ مفتی نظیر حسن انصاری
صدر مفتی خانقاہ شریف پھلواری۔

وہذا جوابٌ صحیحٌ
خادم مفتی کبیر احمد بغدادی

میں نے پھر مفتی صاحب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا۔ اس جواب میں کیا خرابی ہے۔ ترکہ اور وراثت کے جوابات اسی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھنا کوئی دشوار نہیں۔ ذہن پر زور ڈالنے کی ضرورت ہے۔

حضرت! اس طرح کے جوابات سے آدمی کے ذہن میں ہزاروں سوالات پیدا ہوتے ہیں اور پوچھنے والا الفاظ کی بھول بھلیوں میں ایسا کھو جاتا ہے کہ پھر صحیح عمل کرنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم سیدھی سادی زبان میں اور واضح انداز میں عوام کی رہنمائی کریں۔

وہ چائے کا کپ رکھتے ہوئے بولے۔ ابو الخیال فرضی صاحب! آپ اچھے بھلے انسان ہیں لیکن آج آپ کی گفتگو سے مودودیت کی بو آرہی ہے۔ ارے بھئی مدارس کی زبان ہی میں فتاویٰ نویسی ہوتی ہے گلیوں اور محلوں

کی زبان میں نہیں۔ آپ کسی بھی زبان میں سوال کر سکتے ہیں۔ لیکن مفتی مدرسے کی زبان میں جواب دینے کا پابند ہے۔ بوجہ مجبوری۔ کیونکہ وہ لوگوں کی مادری زبان میں بات نہیں کر سکتا۔ اب اگر کوئی مفتی کی زبان نہ سمجھے تو پھر اس کو سوال کرنے کا حق ہی نہیں ہے۔ وہ بہشتی زیور پڑھے یا پھر دینی تعلیم کے رسالوں میں اپنے سوال کا جواب تلاش کرے۔

چھوڑیئے۔ میں نے موضوع بدلا۔ مفتی صاحب! آپ یہ بتلایئے کہ آنے والے الیکشن میں مسلمانوں کو کسی پارٹی کو ووٹ دینا چاہئے۔

مفتی صاحب نے پہلو بدلتے ہوئے فرمایا۔

ہم کیا اور ہماری عقل کیا اور ہماری رائے کیا۔ ہم تو اپنے اکابرین کے قدموں کی خاک ہیں۔ اور ہمارے اکابرین کی متفقہ رائے یہ ہے کہ دین و دنیا کی بھلائی کے لئے ہمیں کانگریس ہی کو مضبوط کرنا چاہئے۔ کانگریس ہی وہ جماعت ہے جس کے سر پر علماء اور صلحاء کا دست شفقت مغلوں کے دور سے رکھا ہوا ہے چنانچہ جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس وقت کے تمام جید علماء کانگریس کی نظریں اتارا کرتے تھے اور اس پر اپنی عنایات کی بارشیں کیا کرتے تھے۔ اس کانگریس ہی کی بدولت ہمارے فرشتہ صفت علماء کو راجیہ سبھا کی سیٹ سونے چاندی کی تھالی میں رکھکر بصد ادب واحترام پیش کی گئی تو ہم سب کا اخلاقی اور ایمانی فرض یہ ہے کہ ہم کانگریس ہی کی کمر تھپ تھپائیں اور اس کی انسانی لغزشوں سے چشم پوشی کر کے اس کو اپنا ووٹ دیں۔ اور ایمانداری کا تقاضہ تو یہ ہے کہ موقعہ نصیب ہو جانے پر ایک ایک آدمی کئی کئی ووٹ کانگریس کی صندوقچی میں ڈالے۔

اور وہ جو بابری مسجد ---؟ میں نے لرزتے ہوئے انداز میں کہا۔

ارے بھئی۔ بابری مسجد کی شہادت کا غم اپنی جگہ۔ لیکن وہ ایک امر مقدور تھا۔ کاتب تقدیر نے ازل میں لکھدیا تھا۔ ۱۹۹۲ء میں بابری مسجد شہید ہو جائے گی۔ چنانچہ جو تقدیر کا لکھا ہوا تھا وہ پورا ہوا۔

پھر تو بھاجپا بھی قصوروار نہیں؟ کیونکہ وہ جو کچھ بھی کر رہی ہے وہ بھی تقدیر کا لکھا ہوا ہے۔ گجرات میں جو کچھ ہوا ہے اس کو بھی تقدیر کا لکھا ہوا سمجھکر نظر انداز کر دینا چاہئے۔

نہیں یہ بات نہیں۔ بھاجپا بہر حال قصوروار ہے۔ اس کو معاف کر دینا از روئے علم و عقل جائز نہیں ہے کیونکہ اس کو علماء حق کی سرپرستی حاصل نہیں ہے۔ آج بھی ایسے جید علماء ہیں --- کہ جن کے عنداللہ مقبول ہونے میں کسی کافر کو بھی شبہ نہیں ہے وہ کانگریس کے لئے دعاء خیر کرتے ہیں اس لئے کانگریس کیسی بھی ہو وہ پھر بھی کافی حد تک معصوم عن الخطا ہے اور اس کی غلطیوں کو انگلیوں پر گننا یا اس کو ترچھی نظروں سے دیکھنا علماء حق سے بغاوت کرنے کے برابر ہے۔

مفتی صاحب! آج کل کے لڑکے اور لڑکیاں عشق بازیاں کرتے پھر رہے ہیں اور کالجوں کا ماحول دن بدن بگڑتا جا رہا ہے۔ اس کا کوئی حل آپ کے ذہن میں ہے؟

مفتی صاحب نے فرمایا۔ ہم تو کالجوں کی تعلیم کے خلاف ہیں اور مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو دینی مدارس میں داخل کریں۔ لیکن علماء کی مانتا کون ہے۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ علماء کی درگت اپنے گھر میں بھی اچھی خاصی صبح شام بنتی ہے۔ اپنے گھر میں علماء کی آواز قبرستان میں اذان دینے کے برابر ہے چنانچہ ہمارے دو بچے بھی کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اور یقیناً عشق بھی لڑا رہے ہوں گے کیونکہ آج کل تعلیم اور عشق ایک دوسرے کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ اور عشق وہ بلاء ناگہانی ہے کہ اس سے نجات حاصل کر لینا از بسکہ دشوار ہے۔ اور اب تو یہ بلاء ناگہانی مسلم معاشرے میں طاعون کی طرح پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ بیماری تو خود بخود لگ جاتی ہے۔ اور غالب کے اس شعر کا ستیاناس ہو گیا ہے۔

عشق پر زور نہیں یہ ہے وہ آتش غالب
جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

اب اس آگ کو لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو خود بخود لگ جاتی ہے اور ہوش و حواس کو اس شرم و حیا کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہم جیسے شرفاء اور اللہ سے ڈرنے والے بھی اس

بات کی تمنا کرتے لگے ہیں کہ کسی طرح کالج میں جائیں اور مُردہ حسرتوں کی رگوں میں پھر سے روح پھونکیں۔

مفتی صاحب! میرا آخری سوال یہ ہے کہ موجودہ دور میں جھوٹ سے کیسے بچا جائے؟

برخوردار جھوٹ سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اور سچ بولنے والا سراسر نقصان میں رہتا ہے محض اس لئے کہ وہ سچ کا بوجھ خود اٹھائے پھرتا ہے۔ سچ کی قیمت اس درجہ کم ہوگئی ہے اور جھوٹ کے ریٹ اس درجہ چڑھ چکے ہیں کہ اب سچ بول کر کاروبار زندگی میں بار بار نقصان اٹھا کر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے۔ آج کے دور کا سب سے بڑا سچ یہ ہے کہ ہر شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ وہ مولوی ہو کہ مسٹر جھوٹ سے کسی کو نجات نہیں ہے ایسی صورت حال میں سچ بول کر کریں بھی کیا؟ اور جھوٹ سے بچیں بھی تو کیوں؟

تو کیا ہم جھوٹ سے بچ نہیں سکتے؟

کیسے بچوگے؟ مدرسہ کا مہتمم کہہ رہا ہے کہ مدرسے میں باہر کے یتیم بچوں کی تعداد سَو سے زائد ہے جبکہ جو بچے مدرسے میں داخل ہیں ان میں دس بھی باہر کے نہیں ہیں۔ اور یتیم تو ایک بھی نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کے لئے سفید جھوٹ بولا جاتا ہے۔ مالدار کے گھر رمضان میں جاتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ ہم تو سات رمضان تک زکوٰۃ کی ادائیگی سے نمٹ جاتے ہیں آپ سات تاریخ تک آجاتے تو آپ کو بھی مل جاتا۔ اگلے سال وہ ۵ تاریخ میں مذکورہ شخص کے پاس پہونچ جاتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں کہ ۱۴ رمضان کے بعد آنا ہم ۱۴ رمضان کے بعد زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹوں میں سب ہی مبتلا ہیں۔ جس دور میں جو سکہ رائج ہو وہی سکہ چلانا چاہئے۔ آج جھوٹ سکہ رائج الوقت ہے۔ اور سچ اس پانچ سو کے نوٹ کی طرح ہے جو سب کی نظروں میں مشکوک ہو چکا ہے۔

مفتی صاحب آپ کی زبان سے یہ سنکر ابھی سے جھوٹ بولنے کو دل چاہ رہا ہے۔ کیونکہ آپ کی زبان ماشاءاللہ بہت اثر ہے۔

اب میں آپ سے کچھ سوال کروں؟ مفتی صاحب نے پوچھا۔

ضرور کیجئے۔ مجھے خوشی ہوگی کہ ایک مفتی وقت مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے۔

ہمارا سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ اپنی اس ملازمت سے جو آپ ادارہ طلسماتی دنیا میں کرتے ہیں مطمئن ہیں کیا؟

حضور! آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی خود دار قسم کا انسان اپنی ملازمت سے سو فیصد مطمئن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کو دوران ملازمت کئی بار اپنی خود داریوں کا اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا پڑتا ہے۔

ہاشمی صاحب دیکھنے میں تو بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ ملازمین کے بارے میں اپنے سخت اصولوں کی وجہ سے بہت سخت ہیں۔ کئی بار انہوں نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا ہے کہ اگر ماں کی دعائیں ساتھ نہ ہوتیں تو ایک سیکنڈ میں کئی مرتبہ ہارٹ فیل ہو جاتا۔ پھر مشکل یہ ہے کہ وہ میرے مضامین پر پابندیاں عائد کرنا چاہتے ہیں۔

کیوں؟

خدا ہی جانے کیوں۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں مکمل سچ بولوں اور کوئی ایسی بات بھی زبان سے نہ نکالوں جس کی وجہ سے کسی کی دل شکنی ہو۔

خیر دل شکنی سے تو بچنا ہی چاہئے۔

مفتی صاحب دل شکنی سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ اگر ہم حضرت عائشہ رضؓ حضرت عمر فاروق رضؓ کی تعریف کرتے ہیں تو شیعوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اگر ہم حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کے مناقب بیان کرتے ہیں تو بریلوی حضرات کے دل ٹوٹتے ہیں۔ اگر ہم مولانا قاری محمد طیب صاحب کی توصیف کرتے ہیں تو خاندان مدنی بُرا مانتا ہے کیونکہ ان کے دل بھی آبگینوں کی طرح نازک ہیں اور ان سے بھی اپنے علاوہ کسی کی توصیف برداشت نہیں ہوتی۔ اگر ہم مولانا احمد رضا خاں کی لغت کی بھی تعریف کرتے ہیں تو اہل دیوبند کا پارہ چڑھ جاتا ہے کیونکہ ان کے دل ٹوٹ جاتے ہیں کہ جس کو ہم جو بیس گھنٹے بُرا کہہ رہے ہیں کوئی اس کی تعریف کرے کیوں؟ اگر ہم مالداروں کی تعریف کریں تو غریبوں کے دل ٹوٹتے ہیں۔ بہرحال کوئی سا بھی سچ بولیں دل تو کسی نہ کسی کا ٹوٹنا ہی ہے۔ تو پھر میں کیا

باقی صے۔۔ پر

اس طرح بھی اندازہ لگائیے

● اگر محرم کی پہلی تاریخ کو اتوار کا دن پڑے تو یہ سال مبارک ثابت ہوگا۔ غلے کی فراوانی رہے گی کھیتیاں سرسبز رہیں گی۔ کاروبار پھولے پھلیں گے۔ مہنگائی کنٹرول میں رہے گی۔ آپسی تال میل بڑھے گا۔ پھل خوب پیدا ہوں گے۔ حیوانات بھی امراض سے محفوظ رہیں گے انسانوں کی تندرستی بھی بالعموم بہتر رہے گی۔ گندم اور جو کی فصلیں بہت اچھی رہیں گی۔ اس سال سردی سخت پڑے گی۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ کو پیر ہو تو دوستوں میں اتحاد بڑھے گا۔ غلے کا بھاؤ درمیانہ رہے گا۔ فصلیں بھی درمیانی رہیں گی۔ روئی اور کپاس کی فصلوں کو کافی فائدہ ہوگا۔ تل کی فصل بھی خوب تر رہے گی۔ اکثر مقام پر آگ لگنے کے حادثات ہوں گے۔ لیکن جانی نقصان کم رہے گا۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ منگل کے دن پڑے تو اس سال فصل تباہ ہوگی۔ قحط سالی کا اندیشہ رہے گا۔ بارش بے وقت ہوگی۔ بارش کی کثرت سے پیداوار کو نقصان پہنچے گا۔ راستے محفوظ نہیں رہیں گے۔ پھل کم آئیں گے۔ دودھ دینے والے جانوروں کا دودھ کم ہوگا۔ خشک میوے سستے رہیں گے۔ گنا، رائی، گندم گراں ہوں گے۔ اولاد کی طرف سے نافرمانی کا مظاہرہ ہوگا۔ نوکروں کی طرف سے بغاوت کا اندیشہ رہے گا۔ ظلم وستم کا دور ہوگا۔ فرقہ وارانہ فسادات زیادہ ہوں گے۔ اکثر مردوں کی موت واقع ہوگی۔ آندھیاں بہت چلیں گی۔ درختوں کو نقصان ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ اس سال خیر وبرکت کی کمی عام طور پر رہے گی۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ کو بدھ پڑے تو اس سال فتنے بہت سر ابھاریں گے۔ بارشیں بہت ہونگی اور نقصان پہنچائیں گی۔ ہر کام میں رکاوٹ پڑے گی غلہ کم پیدا ہوگا۔ ٹڈیاں بہت ہوں گی۔ اور غلے کو نقصان پہنچائیں گی۔ انگور، خربوزہ اور سنترہ بہت پیدا ہوگا۔ گرم ہوائیں چلیں گی۔ بڑے لوگوں میں امراض پھیلیں گے۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ جمعرات کے دن پڑے تو دولت مندوں کے لئے اور پیر فقیروں کے لئے یہ سال بہت مبارک ثابت ہوگا۔ ارباب اقتدار بھی اس سال نسبتاً پرسکون رہیں گے۔ دودھ کی فراوانی ہوگی۔ کھیتیاں سرسبز وشاداب رہیں گے۔ پھل بہت پیدا ہوں گے۔ غلہ سستا رہے گا۔ سوداگروں کو نفع ہوگا۔ جانور بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔ گندم بہت پیدا ہوگا اور سستا بھی رہے گا۔ بچوں میں طرح طرح کی بیماریاں پھیلیں گی۔ محبت کو فروغ ہوگا۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ جمعہ کے دن پڑے تو لوگوں میں بددیانتی پھیلے۔ غلہ سستا رہے گا۔ جھگڑے اور چوریاں زیادہ ہونگی دودھ کی فراوانی رہے گی۔ ہر سفید چیز میں اضافہ ہوگا۔ جاڑا بہت ہوگا۔ بارش کم ہوگی۔ لین دین کے معاملات متاثر رہیں گے۔ لوہے اور پتھر کی تجارت والوں کے لئے یہ سال مبارک ثابت ہوگا۔ باقی کاروبار متاثر رہیں گے۔ (واللہ اعلم)

● اگر محرم کی پہلی تاریخ ہفتے کے دن پڑے تو فتنے حد سے زیادہ پھیلیں گے۔ ارباب اقتدار رسہ کشی کا شکار رہیں گے غلے کی پیداوار درمیانی رہے گی۔ بارشیں صحیح وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فصلوں کو نقصان پہنچے گا۔ تجارتیں ٹھپ رہیں گی۔ تاجر لوگ پریشان رہیں گے۔ سردی حد سے زیادہ ہوگی۔ آگ لگنے کے حادثات ہوں گے۔ طرح طرح کے امراض پیدا ہوں گے۔ عورتوں میں موت کا سلسلہ برابر چلتا رہے گا۔ نفرتیں عام ہوں گی۔ بدگمانی اور بددیانتی کو فروغ ہوگا۔ تعلقات ٹوٹیں گے۔ رشتے ایک دوسرے کو زخم دیں گے۔ اور عمومی زندگی سوگوار رہے گی۔ (واللہ اعلم)

۹ رعدد کی شخصیت

الحمدللہ تعلقات اعداد ۹ کے اعداد کے کردار و شخصیت کے ساتھ اختتام کو پہنچ رہی ہے۔ دعا کریں کہ اسے جلد از جلد کتابی صورت میں شائع کیا جاسکے تاکہ آپ جب چاہیں اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

۹ رعدد والے فطری طور پر پیش بینی کی صلاحیت سے مزین ہوتے ہیں۔ حکماء اعداد ان کو بجو سے تشبیہہ دیتے ہیں اور آپ جانتے ہی ہیں کہ بجو کی خطرناک کانٹوں والی دم اور اس کی بو کی وجہ سے اس کا شکار کیا جانا تقریباً ناممکن ہے۔ ریچھ اور شکاری کتے بھی اس کی شکل دیکھ کر دور چلے جاتے ہیں اور اکثر ۹ رعدد والے بھی ہو بہو اسی صفت سے مزین ہوتے ہیں۔

زندگی کا سبق ان کے لئے یہ ہے کہ یہ زندگی کے بارے میں لوگوں کے بارے میں وسعی القلبی اور اعتدال کا رویہ اپنائیں۔

ان کے لئے زندگی گذارنے کا مناسب ترین راستہ یہ ہے کہ وہ خود کو انسانیت اور قریبی لوگوں کی مدد کے لئے وقف کردیں اور معاوضے کی توقع انسانوں کے بجائے اللہ سے رکھیں۔ اس طرح وہ منفی ہوئے بغیر اور تعلقات خراب کئے بغیر ہمیشہ خوش رہ سکیں گے۔ اگر اپنی بے لوث محبت اور خدمت کی توقع انسان سے رکھیں گے تو وہ آخرکار ایک منفی اور انسان بیزار شخص بن جائیں گے۔ دنیاوی معاملوں میں عقائد اور نظریات کو درمیان میں لائے بغیر صرف اللہ کی مخلوق ہونے کے ناطے سے انسان سے تعلقات رکھیں اور مناسب و متوازن رویہ اختیار کریں۔ انسانوں کو صرف سیاہ و سفید کی بنیاد پر ممیز نہ کریں بلکہ انسانوں کی تمام اقسام کو تسلیم کریں اور خود کو متوازن اور پر اعتدال رکھیں۔ اللہ کا شکر کریں کہ اللہ نے آپ کو دوسروں پر فوقیت دی اور صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دی۔ اپنے آئیڈیل کے مطابق جینے کا ڈھنگ سیکھیں۔ یعنی جو دوسروں سے توقع رکھتے ہیں ویسا ہی کر کے بتائیں۔ تنقید برائے تنقید آپ کی شخصیت کو گہنا دے گی۔ لہٰذا اس منفی عمل یعنی لوگوں کی اور تحریکوں کی برائیوں پر نظر رکھنے اور اس پر گفتگو کرنے سے گریز کریں۔ صبر لحقیاک کریں برے کے ساتھ برا بننے سے آپ میں اور اس میں کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔ اپنے کسی کام کو کبھی ادھورا نہ چھوڑیں آپ کی منزل اس اصول پر استوار کریں کہ آپ دوسروں کو اپنے عمل سے سکھائیں گے کہ کس طرح اصولوں کے مطابق زندگی بسر کی جاتی ہے۔ کسی مسلک یا عقیدے کی اندھی تقلید کے بجائے اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کائناتی محبت حقوق العباد و ہم آہنگی سیکھیں اور سکھائیں۔

۹ رکا عدد، اعداد میں سب سے بلند اور طاقتور ارتعاش فضا میں نشر کرتا ہے۔ یہ ذہنی و روحانی عروج کی علامت ہے۔ ہر وہ مرد و عورت۔ جس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اس کی یہ شدید دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زمین اور اہل زمین کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کر جائیں تاکہ لوگ ان سے مستفید ہوتے رہیں۔ چاہے یہ کام کتنے ہی چھوٹے پیمانے پر کیوں نہ ہو وہ ایسا کام کرنے ضرور ہیں۔ ان کی دلی تمنا ہوتی ہے۔ بنی نوع انسان کا معیار زندگی، معیار تعلیم بہتر و مستحکم ہو۔ یہ دولت کی متوازن تقسیم کے خواہاں ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ جس طرح خود رہنا و جینا چاہتے ہیں اسی طرح وہ لوگوں کا معیار زندگی بھی چاہتے ہیں۔

۹ رعدد والے پیش بین، آئیڈیل پسند، وسیع النظر فرد ہیں۔ اس قابل ہیں کہ زندگی کو وسیع کینوس پر دیکھ سکیں۔

ان کا پیمانہ لامحدود اور سب سے پیار کرنے والا رویہ ہوتا ہے۔ ان کو یقین ہوتا ہے کہ ہر فرد چاہے کتنا چھوٹا و حقیر کیوں نہ ہو وہ چاہے جانے اور سنوارے جانے کے قابل ہیں۔

۹ رعدد والے ایک کرشماتی لیڈر اور نہایت اچھے منتظم ہیں۔ یہ اچھے تعلقات، بہترین اثر و نفوذ اور خاصی جدید معلومات رکھتے ہیں۔ بے حد متحرک، مصمم ارادے والے باہمت، بہادر اور شجاع فرد ہیں۔ جس کام پر یقین رکھتے ہیں اسپر اپنے حقوق کے لئے لڑنے مرنے پر آمادہ رہتے ہیں۔ ایسا اکثر ہوتا ہے۔ خصوصاً نوجوانی سے ادھیڑ عمر تک یہ بات بے بات پر لڑنے میں آمادہ ہوجاتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ ان کی جھگڑالو طبیعت اور طاقتور قوت ارادی ہی ان کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے۔

انسانیت سے حقیقی محبت کے باوجود بھی ۹ رعدد والے ان تحریکوں ان تنظیموں سے جان چھڑا لیتے ہیں۔ جن پر وہ قابو نہیں پا سکتے یا اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے یا وہ تحریکیں جو اپنے ان مقاصد و ہدف چھوڑ کر سیاست، ذاتی فوائد کو مدنظر رکھ کر کام شروع کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تحریکیں بھی چھوڑ دیتے ہیں جو ان کے کام میں نقص نکالنے لگے یا ان پر تنقید کرنے لگے۔ کیونکہ یہ پھر اوپرے دل سے کام کرتے ہیں۔ لہٰذا تنقید نہیں برداشت کر سکتے۔ تنقید ان کے انا پر ضرب لگاتی ہے۔

علم اعداد کے مطابق ۹ رکا عدد جادوئی عدد ہے۔ بیشتر ۹ عدد کے خواتین و حضرات مخفی وجدانی صلاحیتوں کے امین ہوتے ہیں۔ عموماً ان کو ٹیلی پیتھی سے لیکر پیش بینی وغیرہ تک کی صلاحیتیں پیدائشی طور پر حاصل ہوتی ہیں۔ وہ نو عدد کے افراد جو اس شعبے سے دور رہتے ہیں وہ بھی فطری وجدانی صلاحیتوں کی وجہ سے بڑے تخیلاتی و تخلیقی صلاحیتوں کے امین ہوتے ہیں اور لاشعوری طور پر ان قوتوں سے کام لیتے ہی رہتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ منطقی اور سوچے ہوئے طریقے کے بالمقابل دل کی بات سن کر زیادہ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اکثر ۹ عدد والوں کو سچے خواب بھی آتے ہیں۔

۹ رعدد والوں میں کئی منفی نقاط بھی ہیں جن کی وجہ یہ مصائب، وقتی تکالیف، بیماری اور حادثات کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خامی بلا سوچے سمجھے منہ سے غلط بات نکالنا، فالتو کام کرنا، سلگتے والے جملے بازی کرنا ہوتا ہے۔ اکثر کاروباری ۹ عدد والے اپنی اس عادت کے وجہ سے گاہک کے ساتھ سیاسی یا مذہبی بحث کرکے اپنی دکانداری خراب کرتے ہیں، دوستیاں خراب کرتے ہیں۔ عزیزوں رشتہ داروں اور مہمانوں کو ناراض و شرمندہ کرتے ہیں۔ اگر کوئی بڑا یا ہمدرد ان کی اس عادت کے بارے میں بتانے کی کوشش کرے تو اس پر برس پڑتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دماغ میں یہ بات ہوتی ہے کہ وہ بالکل صحیح ہے اور باقی سب غلط حالانکہ ان کو بڑی اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ ان کے منہ سے غلط بات نکل گئی ہے یا غلط کام ہوگیا ہے۔ مگر مجال ہے کہ خود شرمندہ ہوکر معافی مانگیں ان کی جھوٹی انا ان کو غلطی تسلیم کرنے سے باز رکھتی ہے اور اپنی غلطی کو مذہبی دلائل سے ثابت کرنے کی الٹی سیدھی کوشش کرتے ہیں اور جب مذہب اور اخلاقیات کو دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں تب قدرت کی لاٹھی حرکت میں آتی ہے اور یہ مختلف مسائل کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ اکثر ۹ عدد کے افراد ۴۰ سال کی عمر میں پہنچنے سے پہلے پہلے اپنے تمام دوستوں اور بہی خواہوں سے ہاتھ دھو لیتے ہیں۔ کیونکہ کوئی بھی انسان پرفیکٹ (مکمل صحیح) نہیں ہوتا ہر ایک میں کوئی نہ کوئی کمی یا خامی ضرور ہوتی ہے اور نو عدد والے اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے اس کی دم پر پیر رکھتے ہیں۔ خود بلا سوچے سمجھے بات منہ سے نکالتے ہیں یا ٹوٹ کر محبت کرنے کی وجہ سے بے لوث خدمت کرتے ہیں۔ جب آگے سے ویسا ہی جواب نہیں ملتا تو روٹھ کر بول چال بند کر دیتے ہیں۔ آخر کار تنہا رہ جاتے ہیں اور یہ فیصلہ کرکے زندگی گذارتے ہیں کہ بس وہی صحیح ہیں باقی ساری دنیا خود غرض اور مطلبی اور غلط مذہبی اور اخلاقی راستہ پر ہیں۔ یہ لوگوں کو خامیوں سمیت قبول نہ کرنے کی وجہ سے بلا سوچے سمجھے بلا موقع منہ سے غلط بات نکال کر غلط الٹی سیدھی حرکتیں کرکے دوسروں کی خامیوں و کمزوریوں پر انگلی اٹھانے کی وجہ سے، معاف نہ کرنے کی عادت کی وجہ سے تنقید برداشت کرنے کا حوصلہ نہ کرنے کی وجہ سے بڑھاپا اکثر تنہا گذارنے پر مجبور ہوجاتے ہیں چونکہ یہ خود بھی انتہا پسند ہوتے ہیں۔ اس لئے دوسروں کو بھی ویسا ہی دیکھنا

چاہتے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خصوصی خیال رکھیں کیونکہ آپ کی عبادت آپ کے لئے ہے جب کہ حقوق العباد کی وجہ آپ کی تمام نیکیاں دوسروں کو بانٹی جاسکتی ہیں اور یہ بخاری و مسلم کی صحیح حدیث میں موجود ہے۔ لہٰذا آپ عزیزوں، دوستوں قریبی ساتھیوں، ساتھ کام کرنے والوں ہمسایوں کے بارے میں خود فیصلہ نہ کریں بلکہ اللہ پر معاملہ چھوڑ دیں۔ خود بہتر تعلقات بحال رکھیں، درگزر، انہام و تفہیم اور محبت سے کام لیں۔ حقوق العباد کی اپنی ذمہ داری پوری کریں، بدلے کی توقع اللہ سے رکھیں۔ اعتدال کی راہ اپناکر خود بھی خوش رہیں اور دوسروں کو بھی خوش رہنے دیں خصوصاً اولاد اور بیوی یا شوہر کو اپنی مرضی سے جینے دیں بے شک تبلیغ کریں مگر ان کو اپنی مرضی کے استعمال کرنے سے نہ روکیں۔ اس طرح آپ اپنے دوستوں، چاہنے والوں اور بہی خواہوں میں اضافہ کرتے رہیں گے۔ ورنہ جیسی کرنی ویسی بھرنی کے قانون سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کی زندگی میں حادثات اکثر و بیشتر صرف لوگوں کی دل آزاری دل دکھانے اور کافر وغیرہ قرار دینے کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کبھی کبھار شو بازی تیز رفتاری اور غصے کی وجہ سے بھی حادثات رونما ہوتے ہیں آپ اپنا دماغ ٹھنڈا رکھیں۔ استغفار و لاحول کا کثرت سے ورد کرتے رہیں۔ اپنی طرف سے نیکی کریں اور معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ مخلوق کی طرف سے نیکی کی توقع نہ رکھیں اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کو ہر طرح سے بہتر اجر سے نوازیگا۔

۹ رعدد والوں کو شاذ و نادر ہی کسی کیریئر یا کام کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے۔ یہ بچپن سے ہی خود بخود کسی شعبوں میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں اور اوائل جوانی سے ہی کسی نہ کسی شعبے سے وابستہ ہو جاتے ہیں۔ اکثریت اپنا کاروبار کرنا پسند کرتی ہے کیونکہ وہ دوسروں کی باتیں برداشت نہیں کرسکتے۔ یہ لوگ عموماً کسی نہ کسی بڑے کام کے لئے پیدا کئے گئے ہوتے ہیں یہ اکثر اپنی فیلڈ میں اتنے ماہر ہوتے ہیں کہ لوگ ان سے مشورہ کرکے خوش ہوتے ہیں۔ ان کا منزل کی طرف کا راستہ اکثر ناہموار و کٹھن ہوتا ہے۔ مگر یہ بالآخر کامیاب ضرور ہوجاتے ہیں۔ یہ انتہائی مؤثر اور اثر و نفوذ رکھنے والے کارکن اور آفیسر ہوتے ہیں یہ اپنے ساتھی کارکنوں پر ایک نہ نظر آنے والا پریشر اس طرح سے ڈالتے ہیں کہ نہایت قلیل وقت میں بہترین کام انجام پاتا ہے۔ عموماً ان کا طریقہ کار غیر روایتی اور جدید ہوتا ہے یا پھر بہت بھونڈا اور عجیب و غریب ہوتا ہے مگر ہر صورت کام بہت بہتر ہوتا ہے اکثر ۹ رعدد والے افراد استاد، ڈاکٹر، سیاستدان، سیاسی و مذہبی تحریکی کارکن یا سرکردہ افراد بن جاتے ہیں اور آرٹ کی طرف رجحان رکھنے والے نامور ادیب، مصور، فنکار اور موسیقار بن جاتے ہیں۔

ذاتی زندگی میں ۹ رعدد والے خاصے رومانٹک، جذباتی انداز میں محبت کرنے والے، وجدانی صلاحیتوں کی وجہ نت نئے انداز میں پیار کرنے والے، سالگرہ کو سرے سے ناپسند کرنے والے یا بہت غیر روایتی تحفہ دے کر جان چھڑانے والے مگر بہت پیار، محبت، ہمدردی اور الفت سے گھریلو زندگی بسر کرنے والے فرد ہیں۔ اگر وہ دنیا کو بدلنے والی تحریکوں کے کارکن نہ ہوں تو کبھی بھی گھر کو نظر انداز نہیں کرتے۔

۹ رعدد کے مرد و عورتیں دونوں ہی بے حد جذباتی محبت کے قائل ہیں۔ اگر عشق میں مبتلا ہو جائیں تو بڑے آرام سے لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد کی کہانی دوہرا سکتے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہ جان دینے کی بجائے ہمیشہ اپنے محبوب کو حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ صنفی تعلق میں بہت ہی طرح دار ہوتے ہیں۔ ان کے شریک کبھی بور نہیں ہوتے یہ خود بہت طاقتور ہوتے ہیں اور ایسا ہی ساتھی ان کو چاہیے جو ان کی طرح کا توانا ہو۔

نو عدد کے افراد انسانوں کی بہت قدر کرتے ہیں۔ خاص طور پر دوستوں کے لئے جان بھی دے سکتے ہیں۔ یہ بڑے خلوص اور دل سے اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں۔ اکثر ۹ رعدد کے افراد اپنے اسکول کے دوستوں تک سے رابطہ بحال رکھتے ہیں۔ ۹ رعدد والے بحث و مباحثے کے بڑے شائق ہوتے ہیں اور اکثر اپنے قریبی ساتھیوں اور خصوصاً شریک حیات سے ضرور بحث کرتے ہیں مگر بحث میں اتنا کبھی نہیں الجھتے کہ ان کے تعلقات خراب ہو جائیں۔ اپنے سسرالی رشتہ داروں سے کم ہی بات چیت کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان سے صرف اسی صورت میں بحث میں الجھتے ہیں جب وہ انکے

معاملات میں دخل اندازی کریں۔ ۹ عدد والے اپنی عزت کروانا پسند کرتے ہیں اور ہمیشہ خود کو گھر کا بڑا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح ۹ رعدد کی خواتین بھی مالکہ عالیہ سے کم کا درجہ گھر میں ہرگز پسند نہیں کرتیں۔ ساس کی حکمرانی ان سے ہرگز برداشت نہ ہوگی۔ یہ خواتین ہمیشہ علیحدہ رہنا پسند کرتی ہیں۔ ۹ عدد کے مرد و خواتین نہ صرف اپنی عزت چاہتے ہیں بلکہ ان کو لوگوں کی محبت کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ عموماً جوائنٹ فیملی میں یہ تحفہ تحائف اور کھانے پینے کی اشیاء سے تواضع کرکے لوگوں کا دل جیت لیتے ہیں۔

۹ رعدد کے مرد اگر کسی شاطر خاتون کے ہاتھوں میں پھنس جائیں تو مکمل طور پر بے وقوف بن جاتے ہیں۔ ان ۹ عدد کے مرد کو دیکھ کر آپ کو یقین ہی نہیں آئے گا کہ اتنے ٹھوس انسان اس قدر کمزور بھی ہوسکتے ہیں۔ اگر آپ کسی جھگڑالو آدمی کو عورت کے ہاتھوں مکمل کھلونا بنتا دیکھیں تو یقین کرلیں کہ یہ ۹ عدد کا فرد ہے۔

شادی کے بعد ۹ عدد کے مرد و عورت دونوں ہی بڑی حد تک پرسکون ہوجاتے ہیں۔ ان کے اندر ایمانداری، وفاداری، اطاعت شعاری، محبت، خیال رکھنے کی عادت بڑھ جاتی ہے۔ یہ لوگ شک وحسد نہیں کرتے جب تک ان کو موقع نہ دیا جائے۔ یہ اپنے شریک کو ہر ممکن طور پر خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عموماً ہر خواہش اور خوشی جو ان کے بس میں ہوتی ہے ضرور پوری کرتے ہیں۔ اکثر ان کے گھر سے اونچی آواز میں بحث ومباحثہ کی آوازیں آتی ہیں۔ مگر اس سے ان کے تعلق میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہ عادتاً تیز آواز میں بحث کرنا پسند کرتے ہیں۔

۹ رعدد کی خواتین مکمل طور پر ۹ رعدد کے مرد کی طرح کی عادت واطوار کی مالک ہوتی ہیں۔ ہاں البتہ عام انسانوں اور بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود سے زیادہ مقدم یہ اپنے گھر اور اپنے رشتے داروں کو سمجھتے ہیں حالانکہ انہیں اپنے رشتے داروں کی طرف سے صدمات کے سوا اور کچھ بس قسمت ہی سے ملتا ہے۔

اوج شمس

ادارہ

جب شمس چلتا ہوا برج سرطان کے ۲۰ درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو اسے اوج ہوتا ہے۔ بلند مرتبہ اس درجہ پر شمس کو حاصل ہوتا ہے۔

اوج شمس ۱۱ جولائی کو رات ۱۰ بجکر ۳۶ منٹ سے ۱۲ جولائی رات ۱۱ بجکر ۵۹ منٹ تک ہوگا۔ ۱۲ جولائی کو بروز اتوار پہلی ساعت میں عمل شروع کرکے دوسری ساعت زوال کے بعد شروع ہوگی۔ دوسری ساعت میں مکمل کریں۔ اس وقت کے لئے تین اہم عمل دے رہے ہیں۔ اگر آپ اس وقت سے ضرورت کے مطابق فائدہ اٹھاسکیں تو سمجھ لیں اللہ کا فضل آپ پر ہے۔

لوح قاسمی

اگر کسی شخص کو اپنی ملازمت میں اپنے درجہ اور اپنے کام میں تنزلی یا برطرفی کا خوف ہے اگر کسی دشمنی کا ڈر ہے اور اگر کسی وجہ سے ترقی نہیں ہوتی۔ اگر افسران کے دل میں عزت نہیں تو اس لوح کو تیار کریں۔ اسکی برکت سے قلوب افسران میں خاصی عزت وتکریم حاصل ہوگی۔ ملازمت اور عہدہ کو کبھی زوال نہ ہوگا اور ترقیاں حاصل ہونگی۔ اس آیت کریمہ کی لوح مربع آتشی تیار کریں۔ میں نے اسے حل کر دیا ہے۔ یعنہ لوح نقرہ پر کندہ کریں۔ اور پاس رکھیں کل اعداد اس آیت کے ۸۸۵ ہیں۔

۷۸۶

والحکم	الہ واحد	لا الہ الا	ھوالرحمٰن الرحیم
۱۰۰	۶۲۸	۱۰۳	۵۴
۶۲۷	۹۷	۵۷	۱۰۴
۵۶	۱۰۵	۶۲۶	۹۸

رفتار اس نقش کی اگلے کالم میں۔

۷۸۶

۱	۶	۱۱	۱۶
۱۲	۱۵	۲	۵
۱۴	۹	۸	۳
۷	۴	۱۳	۱۰

نقش کے ضلع خولہ الحق ولہ لملک سے تیار کریں چاروں طرف موکلات وخدام کے نام لکھیں پھر اپنے نام میں اسم الٰہی ودود کو امتزاج دیں۔ یعنی اپنے نام کو علیحدہ علیحدہ حرفوں میں لکھکر ان کے اندر بار بار ودود کے حروف لکھیں حتیٰ کہ لفظ برابر ہوجائیں پھر چار چار حکمات بناکر نقش کے چاروں طرف چار بار لکھ دیں۔ لوح تیار ہے اسے سرخ ریشمی کپڑے میں سی کر پاس رکھیں اور اسکے اثرات ملاحظہ کریں۔

لوح تخفیف غضب حکام وسلاطین

اگر کسی سے کوئی حاکم یا بڑا آدمی ناراض ہو اور اسکی ناراضگی نقصان پہنچاسکتی ہو یا کسی حاکم سے اندیشہ ہو۔ یا کسی کو معزول کر دیا گیا ہو تو اس کی برکت سے حامل لوح ہر قسم کے غصہ اور نقصان سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی کو پھانسی کا بھی خطرہ ہوگا تو وہ ٹل جائے گا۔ اگر کسی سے جان کا خطرہ ہو تو بھی محفوظ ہوجائیگا۔ مندرجہ ذیل نقش اسی آیت کا ہے۔ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین عدد اس کے ۱۳۸۲۹ ہیں اور مربع اس کا یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۳۸۰۹	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳۸۰۸
۶	۹	۱۳۸۱۱	۳
۱۳۸۱۰	۴	۵	۱۰

اس نقش کو کاغذ پر لکھیں۔ اسکے بھی ضلع قولہ الحق ولہ الملک سے بنائیں۔ موکلات و خدام لکھیں۔ پھر نیچے پوری آیت لکھ دیں۔ تہہ کرکے نقش بنائیں کوئی خوشبو کی دھونی دیں اور الٹے بازو پر باندھ لیں۔ ہر طرح سے امان میں آجائیں گے۔ میرا بہت دفعہ کا آزمودہ ہے اور میں اس سے بہت کام لیتا ہوں۔ عموماً ناحق مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگوں کیلئے بھی بناتا ہوں۔

زبان بندی حکام وعملہ وحاسدین

یہ بھی دراصل تسخیر کا عمل ہے اس کا مطلب ہے۔ کوئی بھی خلاف نہ بولے نہ کہے۔ نہ کسی کو ایسی جرأت ہو کہ شکایت کرسکے نہ حاکم کو جرأت ہو کہ خلاف کلمات کہہ سکے۔ اس کے لئے ایک مربع کاغذ پر صراط علی حق نمسکہ کے اعداد کا پر کرے۔ عدد اس کے ۶۹۲ ہیں۔ مربع یہ ہے۔

۷۸۶

صراط	علی	حق	نمسکہ
۱۰۹	۱۷۴	۳۰۱	۱۰۹
۱۷۳	۱۰۶	۱۱۲	۳۰۲
۱۱۱	۳۰۳	۱۷۲	۱۰۷

اس کے چاروں طرف حروف صوامت لکھ دیں۔ "ا ح د ر س ص ط ع ک ل م و ہ" اس کی رفتار بھی لوح قاسمی کی طرح ہے۔ اگر کوئی خاص موقعہ ہو۔ کسی حاکم کے سامنے پیش ہونا ہو تو سترہ (۱۷) بار پڑھیں۔ صراط علی حق نمسکہ اور سامنے جائیں کچھ نہ کہہ سکے گا۔ اس کے قلب میں ہمدردی پیدا ہوگی۔ یا وہ کچھ کہنے کی ہمت نہ کرسکے گا۔ یہ ہمارے تین تحفے ہیں اور اس دور میں بہت ضروری ہیں۔ خدا آپ کو نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ●●

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ـــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درجِ ذیل تفصیلات کو پیشِ نظر رکھیں گے ـــ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے سنہ ۲۰۰۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحے پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ـــ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ

یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض وعداوت مٹاتی ہے۔ اگر اسوقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کیئے جائیں توجلدہی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ـــــ فاصلہ ۶۰ درجہ

یہ نظر سعدِ اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی اچھے کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل) ـــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ

یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اسوقت برے کاموں کیلئے اگر تعویذات کیئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمالِ شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ـــــ فاصلہ ۹۰ درجہ

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظرِ مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثیر کم ہے تاہم برے کاموں کے لئے یہ وقت موثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت اور نفاق و ہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔

قِران

(ن) ـــــ فاصلہ صفر

سعد ستاروں کا قِران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قِران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل و مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قِرانات دو طرح کے ہوتے ہیں ـــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو اور برے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

●●

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۳ء

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
ستمبر			
یکم ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۰۰ ۱
یکم ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۱۴ ۵
یکم ستمبر	قمر و شمس	تسدیس	۵۵ ۱۰
یکم ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۱۸ ۱۵
یکم ستمبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۵۲ ۱۹
۲ر ستمبر	قمر و عطارد	تسدیس	۴۰ ۱۵
۳ر ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۴۰ ۴
۳ر ستمبر	قمر و مریخ	تربیع	۳ ۷
۳ر ستمبر	قمر و شمس	تربیع	۳۴ ۱۸
۳ر ستمبر	قمر و نیپچون	تسدیس	۴۲ ۱۹
۴ر ستمبر	شمس و زحل	تسدیس	۱۸ ۱
۴ر ستمبر	قمر و عطارد	تربیع	۴۷ ۱۶
۵ر ستمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۵۵ ۷
۶ر ستمبر	قمر و زحل	مقابلہ	۳۶ ۱
۸ر ستمبر	مریخ و مشتری	مقابلہ	۲۹ ۲
۸ر ستمبر	عطارد و زہرہ	قران	۴ ۱۲
۹ر ستمبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۴۷ ۱۸
۱۰ر ستمبر	قمر و شمس	مقابلہ	۳۰ ۲۲
۱۱ر ستمبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۵۵ ۱۲
۱۴ر ستمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۸ ۱۳
۱۵ر ستمبر	قمر و زحل	تسدیس	۴۰ ۱۰
۱۶ر ستمبر	قمر و مریخ	تربیع	۲ ۲۱
۱۷ر ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۵۲ ۷
۱۸ر ستمبر	قمر و شمس	تربیع	۲ ۲۴
۱۹ر ستمبر	قمر و زہرہ	تربیع	۷ ۲۰
۲۰ر ستمبر	قمر و زحل	قران	۲۲ ۱۱
۲۰ر ستمبر	قمر و عطارد	تسدیس	۴۱ ۱۱
۲۱ر ستمبر	قمر و شمس	تسدیس	۵۲ ۱۷
۲۲ر ستمبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۳ ۱۲

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
۲۳ر ستمبر	قمر و نیپچون	مقابلہ	۱۶ ۱۷
۲۴ر ستمبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۴۸ ۱
۲۴ر ستمبر	قمر و مشتری	قران	۱ ۱۳
۲۵ر ستمبر	زہرہ و زحل	تربیع	۵۰ ۲۱
۲۶ر ستمبر	قمر و شمس	قران	۵۶ ۷
۲۷ر ستمبر	قمر و زحل	تربیع	۳۷ ۱
۲۸ر ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۵۰ ۵
۲۸ر ستمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۵۵ ۱۷
۲۹ر ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۵۷ ۲
۲۹ر ستمبر	قمر و عطارد	تسدیس	۱۷ ۱۰
۳۰ر ستمبر	قمر و نیپچون	تربیع	۷ ۶
۳۰ر ستمبر	قمر و مریخ	تربیع	۵۶ ۶
۳۰ر ستمبر	قمر و شمس	تسدیس	۳۳ ۱۹
۳۰ر ستمبر	قمر و مشتری	تربیع	۱۳ ۲۰
اکتوبر			
یکم اکتوبر	قمر و نیپچون	تسدیس	۵۸ ۱
یکم اکتوبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۵۲ ۱۴
یکم اکتوبر	قمر و عطارد	تربیع	۱۱ ۱۹
۲ر اکتوبر	قمر و مریخ	تسدیس	۲۵ ۹
۳ر اکتوبر	قمر و مشتری	تثلیث	۳۰ ۱
۳ر اکتوبر	قمر و شمس	تربیع	۵ ۳
۳ر اکتوبر	قمر و زحل	مقابلہ	۵۰ ۷
۴ر اکتوبر	قمر و زہرہ	تربیع	۳۸ ۲
۴ر اکتوبر	قمر و عطارد	تثلیث	۱۱ ۶
۵ر اکتوبر	قمر و شمس	تثلیث	۴۰ ۹
۶ر اکتوبر	شمس و زحل	تربیع	۲۰ ۱۹
۶ر اکتوبر	قمر و مریخ	قران	۲۷ ۲۱
۷ر اکتوبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۳۷ ۱۱
۷ر اکتوبر	قمر و زحل	تثلیث	۲۶ ۱۹
۹ر اکتوبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۲۰ ۱۲

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
۱۰ر اکتوبر	قمر و زحل	تربیع	۳۶ ۷
۱۰ر اکتوبر	قمر و شمس	مقابلہ	۶ ۱۳
۱۱ر اکتوبر	زہرہ و مریخ	تثلیث	۱ ۲
۱۱ر اکتوبر	قمر و مریخ	تسدیس	۳۱ ۱۷
۱۲ر اکتوبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۵۴ ۱۸
۱۲ر اکتوبر	قمر و مشتری	تثلیث	۵۰ ۱۱
۱۲ر اکتوبر	قمر و زحل	تسدیس	۷ ۱۷
۱۳ر اکتوبر	قمر و مریخ	تربیع	۵۵ ۹
۱۴ر اکتوبر	قمر و مشتری	تربیع	۲۴ ۲۲
۱۵ر اکتوبر	قمر و عطارد	تثلیث	۴۱ ۱۰
۱۵ر اکتوبر	قمر و شمس	تثلیث	۲۹ ۲۲
۱۶ر اکتوبر	قمر و مریخ	تثلیث	۵۶ ۲۰
۱۷ر اکتوبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۷ ۱۳
۱۷ر اکتوبر	قمر و مشتری	تثلیث	۲ ۱۵
۱۷ر اکتوبر	قمر و زحل	قران	۵۳ ۱۸
۱۸ر اکتوبر	قمر و عطارد	تربیع	۴۷ ۷
۱۹ر اکتوبر	قمر و نیپچون	مقابلہ	۳۱ ۲۲
۲۰ر اکتوبر	قمر و زہرہ	تربیع	۲۰ ۲
۲۱ر اکتوبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۳۷ ۱۸
۲۲ر اکتوبر	قمر و مشتری	قران	۱۰ ۶
۲۳ر اکتوبر	قمر و زحل	تربیع	۴۸ ۱۲
۲۵ر اکتوبر	قمر و عطارد	قران	۳۴ ۱۹
۲۶ر اکتوبر	قمر و مشتری	تسدیس	۳۴ ۹
۲۷ر اکتوبر	قمر و زہرہ	قران	۲۰ ۱
۲۸ر اکتوبر	قمر و مشتری	تربیع	۵۹ ۹
۳۰ر اکتوبر	قمر و شمس	تسدیس	۴۵ ۲
۳۰ر اکتوبر	شمس و مریخ	مقابلہ	۱۲ ۱۳
۳۱ر اکتوبر	عطارد و نیپچون	تربیع	۲۱ ۱
۳۱ر اکتوبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۷ ۱۲
۳۱ر اکتوبر	قمر و شمس	تربیع	۷ ۹

تحویل آفتاب

۲۲ اگست بروز سنیچر رات ایک بج کر ۴ منٹ پر آفتاب بُرج عقرب میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات ہیں۔ ان اوقات میں خصوصی طور پر دعاؤں کا اہتمام کریں۔
۲۳ ستمبر بروز بدھ کو شام ۵ بجکر ۲۲ منٹ پر آفتاب بُرج میزان میں داخل ہوگا۔

شرفِ قمر

۱۴ ستمبر بروز اتوار رات ایک بج کر ۲۰ منٹ سے ۱۴ ستمبر دوپہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔
اس کے بعد ۱۱ اکتوبر بروز سنیچر شام ۷ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۱ اکتوبر ۹ بج کر ۳۶ منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔ ان اوقات میں مثبت کاموں کو فوقیت دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہونگے۔

ہبوطِ قمر

۲۸ ستمبر بروز اتوار ۹ بج کر ۲۶ منٹ سے ۲۸ ستمبر بروز اتوار ۱۱ بج کر ۴ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔
اس کے بعد ۲۵ اکتوبر بروز سنیچر ۶ بج کر ۳۸ منٹ سے ۸ بج کر ۱۴ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کاموں کو اہمیت دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

منزلِ شرطین

۱۱ ستمبر بروز جمعرات کو رات ۹ بج کر ۳۹ منٹ پر قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔
اس کے بعد ۹ اکتوبر بروز جمعرات۔ صبح ۴ بج کر ۷ ۳ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

ہبوطِ شمس

۱۱ اکتوبر بروز سنیچر ۲۲ بج کر ۱۳ منٹ سے ۱۲ اکتوبر ۲ بج کر ۵۲ منٹ تک شمس ہبوط میں رہے گا۔ منفی کام کا اہم ترین وقت۔

اوجِ عطارد

۲۷ اکتوبر ایک بج کر ۳۶ منٹ سے ۱۶ بج کر ۲۵ منٹ تک عطارد کو اوج حاصل ہوگا۔ ستارۂ عطارد سے متعلق نقوش تیار کرنے کا اہم ترین وقت۔

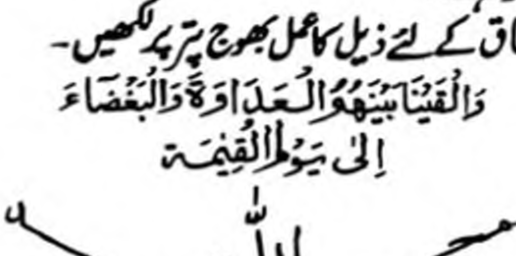
قران زحل و زہرہ

یہ قران ۸ جولائی ۳ بجے دوپہر کو ہوگا۔ اس وقت حاسد قسم کی خواتین کے نفاق، تنزلی، پریشانی کے لئے کوئی سا عمل کر سکتے ہیں۔ ناجائز ہرگز نہ کریں۔
نفاق کے لئے ایک آسان عمل عرضِ خدمت ہے۔ اسوقت بڑا سا گول بینگن لیں۔ قبل ایک نئی چھری پر ۳۱۲ مرتبہ سورۂ مائدہ کی آیت وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ پڑھ کر دم کریں۔ اور عین اس وقت دونوں کا نام لے کر نفاق کی نیت سے بینگن کو درمیان سے نصف کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں اور خیال کریں کہ جیسے یہ بینگن کٹ گیا ہے ایسے ہی دونوں میں نفاق ہوجائے گا۔ ایک ٹکڑا ایک قبرستان میں اور دوسرا دوسرے قبرستان میں پھینک آئیں۔ واپس آتے وقت مڑ کر نہ دیکھیں۔ ورنہ خود رجعت میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ حسب توفیق دونوں قبرستانوں میں صدقہ بھی ضرور ڈالیں۔

مقابلہ مریخ و زہرہ

سیارگان مریخ کو مرد اور زہرہ کو عورت سے تشبیہ یا مثال دی جاتی ہے۔ آدم اور حوا کی محبت کی کہانی ازل سے چلی آرہی ہے، فروری میں آپ شرف زہرہ یعنی محبت کے وقت سے لطف اندوز ہوچکے ہیں۔ اب یہ نحس وقت ۲۷ اگست صبح ۴ بج کر ۷ ۴ منٹ پر آرہا ہے۔ جوکہ دو ناجائز پیار کرنے والوں کے نفاق کے لئے مؤثر ہے۔

نفاق کے لئے ذیل کا عمل بھوج پتر پر لکھیں۔
وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ



بحکم خدا و رسولؐ فلاں بن فلاں اور فلاں بنت فلاں کے درمیان نفاق ہو

عمل لکھ کر دو پرانی قبروں کے مابین خالی جگہ پر سیاہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں۔ بحکم خدا دو ناجائز پیار کرنیوالے نہ صرف جدا ہوجائیں گے بلکہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارہ نہیں کریں گے۔ ایک بار پھر یاد دلادوں کہ کوئی بھی عمل ناجائز نہ کریں۔ ورنہ آپ خود اس کی رجعت کا شکار ہوجائیں گے۔

مقابلہ مریخ و شمس

یہ نحس وقت ۲۸ راگست کو رات ایک بجکر ۳۰ منٹ پر آرہا ہے۔ مخالفوں کو ذلیل و زیر کرنے اور مخالفین و حاسدین میں جنگ و جدل کرانے کے لئے مؤثر ہے۔ آپ حاسدین میں جنگ چاہتے ہیں تو لفظ کے ابجد قمری نکال کر حسبِ سابق خالی البطن نقش بنالیں۔ یا جو بھی مقصد ہو اس کے اعداد نکال کر عمل تیار کرلیں۔ جنگ کرانے کے لئے مثالی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۴۹	۱۸
۳۰	یہاں مقصد لکھیں	۴۳
۳۷	۲۴	۱۲

فلاں بن فلاں میں جنگ و جدل ہو

نقش کو شرائط کے مطابق استعمال کریں۔ یہ نحس نظر تقریباً ۲۴ گھنٹے برقرار رہے گی۔ ناجائز ہرگز کوئی عمل نہ کریں۔

تسدیس مشتری و زہرہ

یہ سعد وقت ۱۷ اکتوبر کو ۳ بج کر ۲ منٹ پر دفع۔ غضب حکام و امراء، تسخیر محبوب، تسخیر خلق کے لئے مؤثر ہے۔

اسم اعظم یا عزیز کا خالی البطن نقش بنا کر درمیان میں مقصد لکھ کر حسب شرائط اپنے پاس رکھیں۔ فیض پائیں گے۔

۷۸۶

۷	۶۶	۲۱
۳۵	یہاں مقصد لکھیں	۵۹
۵۲	۲۸	۱۴

تسدیس عطارد و زحل

یہ نظر ۱۷ ستمبر کو دوپہر ۳ بج کر دو منٹ پر قائم ہوگی۔ اسوقت برائے حل المشکلات عملیات کئے جاتے ہیں۔ اور نقوش لکھے جاتے ہیں۔ اس وقت درج ذیل عمل ۱۰۰ ابار پڑھیں۔ اور نقش سفید کاغذ پر لکھ کر پاس رکھیں۔ مشکلات حل ہوجائیں گی۔ زعفران سے لکھیں تو بہتر ہوگا۔

نقش درج ذیل ہے۔

یا رب یا رب یا رب یا کریم

۷۸۶

۱۵۶۰	۱۵۷۴	۱۵۷۱	۱۵۶۷
۱۵۷۲	۱۵۶۶	۱۵۶۱	۱۵۷۳
۱۵۶۵	۱۵۶۹	۱۵۷۶	۱۵۶۲
۱۵۷۵	۱۵۶۳	۱۵۶۴	۱۵۷۰

نقش کی پشت پر اپنی مشکلات لکھیں۔

تثلیث زہرہ زحل

یہ نظر ۲۰ اکتوبر کو دوپہر ۳ بجکر ۱۲ منٹ پر قائم ہوگی۔ یہ نظر سعید ہے۔ اس وقت اُلفت و محبّت قائم کرنیکے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا ودود	یا وہاب	یا عزیز
یا عزیز	یا ودود	یا وہاب
یا وہاب	یا عزیز	یا ودود

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا

طلسماتی دُنیا

اگست ۲۰۰۳ء

کیا مسلم پرسنل لا بورڈ کسی سازش کا شکار ہو گیا؟



دانش عامری

20

کیا اور کہاں

بقلم خاص

عدالت کے فیصلے کا انتظار کریں

شنکر اچاریہ نے بابری مسجد سے متعلق جو فارمولہ مسلم پرسنل لا بورڈ کو پیش کیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ہندو قوم کی رعایت کو ملحوظ رکھا گیا ہوگا۔ یہ وقت حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی صاحب جو مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر ہیں آزمائش کا وقت ہے ایک طرف اللہ کے گھر کا معاملہ ہے دوسری طرف مسلم قوم کے جذبات کا اور تیسری طرف اُس ہندو قوم کے رُجحانات کا معاملہ جو جذباتی لیڈروں کی وجہ سے سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس طرح کے نازک حالات میں کسی مثبت نتیجہ پر پہونچ جانا مستحیل اور ناممکن ہے۔ یہ بات ناقابلِ فہم ہے کہ پرسنل لا بورڈ کے کچھ اراکین کو اس فارمولے سے جو ابھی پوری طرح واضح بھی نہیں ہے دلچسپی کیوں ہو رہی ہے۔ جبکہ یہ مُسلّم ہے کہ ہندوؤں کے جذبات کو نظر انداز کر کے یہ فارمولہ مرتب نہیں ہوا ہوگا۔ اور ہندوؤں کی اکثریت کے جذبات کیا ہیں یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ صحیح راستہ تو یہی تھا کہ مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا حضرات عدالت کے فیصلے کا انتظار کرتے۔ اگر بالاتفاق عدالت کا فیصلہ رام مندر کے حق میں ہوا تو پھر مسلمانوں کو صبر کرنے ہی میں عافیت ہے اور اس طرح وہ آخرت کی باز پرس سے بھی بری ہو جائیں گے۔ کیونکہ جن حضرات کی اس ملک میں حکومت ہے اور جو حضرات عدلیہ پر متمکن ہیں۔ اُن کے آخری فیصلے پہ سر جھکا دینا ازروئے مذہب قرینِ صواب ہے کیونکہ یہ ایک ایسی مجبوری ہے جو مالایطاق کے درجہ میں آتی ہے اس لئے ایسے مواقعات پر مُسلمانوں کا قانون سے الجھنا یا عدلیہ کے خلاف واویلا کرنا بہت سے فتنوں کو جنم دے گا اور اسلام فتنہ انگیزی کا مخالف ہے۔ آخرت میں مسلمان اس لئے بچ جائے گا کہ وہ اپنی مرضی سے یہ سب کچھ نہیں کر رہا ہے اس کی مرضی اس ملک میں کیسے چل سکتی ہے۔ جہاں وہ اقلیت میں ہے اور آپسی تقسیم کا شکار ہے۔

اگر بالاتفاق فیصلہ بابری مسجد کے حق میں ہوا۔ اور ازرُوئے مصلحت مسلمانوں کے آپسی اتحاد کے اس ملک کی اکثریت کو اپنا بنانے کے لئے اور ان کے دلوں کو بحقِ اسلام نرم کرنے کے لئے یہ قربانی دیدی کہ کوئی ایسا فارمولہ منظور کر لیا جو ہندو قوم کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہو تو مسلمانوں کو یہ ایثار اور مسلمانوں کی یہ قربانی اس ملک میں انھیں سُرخرو اور سربلند کر سکتی ہے۔ اس مقدمہ میں فتح پانے کے بعد دین اسلام کی تبلیغ کی غرض سے ہندو قوم کے دلوں کو مسخر کرنے کے لئے جب کوئی قربانی دی جائیگی اس کو نہ صرف اس ملک کے باشندے محسوس کریں گے۔ بلکہ اس کو ساری دُنیا محسوس کرے گی اور مسلمانوں کے اس اقدام کو سراہے گی۔ یہ واضح ہے کہ اسلام کا مزاج شاخِ گل کی طرح ہے وہ کسی پتھر کی طرح سخت نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں مسلم پرسنل بورڈ کو عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہئے۔ اسی میں اُن کی عافیت ہے۔ ورنہ وہ کسی ایسی الجھن کا شکار ہو سکتے ہیں جس میں اُن کا اپنا وقار مجروح ہوگا اور مسلمانوں کو بھی رسوائی ہوگی۔ اور خدانخواستہ مسلم پرسنل لا بورڈ کا وہ بھرم ختم ہو جائے گا جو کئی غلطیاں کرنے کے بعد ابھی تک باقی ہے۔

مختلف پھول

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تبارک تعالیٰ اس طرح علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لے بلکہ اس طرح اٹھائیگا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیں گے وہ بنا جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(صحیح مسلم۔ ج ٦۔ ص ۲۷۳)

حضرت سلمانؓ روایت کرتے ہیں کہ دو شخصوں نے گالی گلوچ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے۔ ایک کی آنکھیں لال ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(صحیح مسلم ٦۔ ص ۲۳۴)

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● موجودہ دور میں انسانیت کا خطرناک دشمن انسان ہے۔ (شیکسپیئر)

● اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔ بلنشائی شاعر دکھوں سے سیکھتے ہیں اور گیتوں سے سکھاتے ہیں۔ (شیلے)

● دس میں سے نو حصے برائیاں اور تکالیف سستی اور کاہلی سے پیدا ہوتی ہیں۔

● حسد، حاسد کو مرنے سے پہلے مار دیتا ہے۔ (بقراط)

راہِ عمل

● زندگی کی مصیبتیں کم کرنا چاہتے ہو، تو گناہ نہ کرو۔ حرام لقمہ سے پرہیز کرو۔

● تیری خوشی اور غم دونوں رضائے حق کے لئے ہونے چاہئیں۔

● وعظ گوئی سے پرہیز کرو۔ جب تک تم خود عادل نہ بن جاؤ۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

● جس قوم میں غدار پیدا ہونے لگیں تو اس قوم کے مضبوط قلعے بھی گھروندے ثابت ہوتے ہیں۔ (ٹیپو سلطان)

● علم دل کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے بارش زمین کو۔ (ابراہیم لنکن)

● انسان کی زندگی ایسے چراغ کی مانند ہے، جو تیز ہواؤں میں بھی جل رہا ہے۔ (گوئٹے)

● خوبصورتی علم و ادب سے حاصل ہوتی ہے لباس سے نہیں۔ (خلیل جبران)

● انسان کے خلوص میں اتنی طاقت اور کشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو بھی زیر کرلیتا ہے۔ (شیکسپیئر)

سنہری باتیں

● عمدہ چیز کا حاصل کرنا کوئی خوبی نہیں بلکہ اس کو عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔

● غصہ تھوڑی دیر کی اور غرور ہمیشہ کی دیوانگی ہے۔

● دوسروں کی بھلائی کے جو کام آپ کے اختیار میں ہوں وہ احسان کے طور پر کردیا کریں۔ لیکن بدلے میں شکریہ کی توقع نہ رکھیں اور نہ ہی جتائیں۔

● جھوٹ بول کر معمولی فائدہ اٹھانے والا ایک دن بڑا نقصان بھی اٹھا سکتا ہے۔

● اگر کسی سے محبت کرتے ہو تو بدلے میں اس سے محبت نہ مانگو کیوں کہ تم نے محبت کی ہے تجارت نہیں۔

● دلیروں کے گروہ میں بزدل رہنے کے لئے بھی بڑی دلیری کی ضرورت ہوتی ہے۔

عبرت ونصیحت

☆ کبھی سوچنا نہیں۔ برائی کی باتیں
☆ کبھی تنگ نہیں کرنا۔ کسی بے گناہ کو
☆ کبھی ظلم نہیں کرنا۔ کسی غریب پر
☆ کبھی مارنا نہیں۔ کسی مظلوم کا حق
☆ کبھی چھپانا نہیں۔ سچائی کو۔
☆ کبھی جاننے کی کوشش نہیں کرنا۔ دوسروں کے بھیدوں کو۔

گلچیں کی خوشبو

نازیہ مریم ہاشمی

اخلاق

انسان کا سب سے نمایاں وصف اخلاق ہے۔ انسان کی عزت اور بے عزتی کا انحصار انسان کے اخلاق پر ہوتا ہے اگر ہم کسی انسان کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آئیں گے تو وہ بھی ہم سے اچھے اخلاق سے ملے گا۔

اسی لئے ارشاد الٰہی ہے۔ "تم میں سے زیادہ ایمان والے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں" اگر ہم کو اچھی زندگی گزارنی ہے تو ہمیں اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔

جواہر پارے

- خاموشی سے آدمی باوقار رہتا ہے اور بے ہودہ گوئی سے طعن کا نشانہ بنتا ہے۔
- اپنی عقلوں کو ناقص سمجھتے رہو کہ عقل پر بھروسہ کرنے سے غلطی ضرور سرزد ہوتی ہے۔
- آدمی کے نماز روزے کو نہیں بلکہ اسکی دانائی اور راست بازی کو دیکھنا چاہئے
- خدا اس بندے کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھتا جو اپنے بھائیوں کے مقابلے میں ترش رو ہو۔

ماں کی نصیحت

☆۔۔۔ ایک نیک اور پرہیزگار ماں نے رخصتی کے موقع پر اپنی بیٹی کو یہ قابل قدر نصیحتیں کیں؛

☆۔۔۔۔ اگر کوئی کام شوہر کی مرضی کے بغیر ہو جائے تو کبھی مت چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اسی میں تیری عزت اور بہتری ہے۔

☆۔۔۔۔ شوہر کے غصے کے وقت کبھی مت بولنا تم پر یا کسی بچے پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ وہ اس وقت حق پر نہیں ہیں تو اُن سے تکرار نہ کرنا۔

☆۔۔۔۔ شوہر کے عزیزوں کو ہمیشہ اپنا سمجھنا اور ان کی دل سے عزت کرنا۔ کسی کے بارے میں برائی مت سوچنا۔ تم دل میں سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ بدی سے مت دینا پھر دیکھنا کہ خدا تمہارا ہی بھلا کریگا۔

خوشبو باقی رہتی ہے

◇ پھول رنگ خوشبو نزاکت اور حسن کے اعتبار سے خدا تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس سے زندگی میں ایک نئی طرح کی تازگی کا احساس جنم لیتا ہے۔ اگر کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اگر آسمان کی حسین ترین چیز چاند ہے تو زمین کی سب سے خوبصورت شے کا نام پھول ہے۔

◇ پھول و محبت میں یہ عنصر مشترک ہے کہ پھول فضا کو اپنی خوشبو سے مہکاتا ہے تو محبت دل کے گلستاں کو اپنی مہک سے معطر کر دیتی ہے۔ یوں دُنیا میں تین حسین ترین چیزوں کے وجود سے زمین جنت سے بڑھ کر دلکش اور دلنشین بن جاتی ہے ان میں پھول محبت اور دل ہیں۔ پھول سے یہ سبق ملتا ہے کہ زندگی کچھ دینے دوسروں کو عطا کرنے اور خوشیاں بانٹنے کا نام ہے۔ پھول فضاؤں کو مہکا کر دیکر غمگین دلوں کے اندھیرے میں نور بھر دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کو بھی اپنے دل سے محبت کی مہک لٹا کر اس کائنات کی تاریکی میں اجالے بانٹنے کا کام کرنا چاہئے۔ گلشن میں اور بہاروں میں پھول رہیں یا نہ رہیں محبت کا پھول اس دُنیا میں ضرور مہکتا ہے گا۔

محبت کے پھول سے بڑھکر کسی پھول کی خوشبو میں وہ اثر نہیں ہے اور یہی خوشبو رہنے والی ہے۔

دوستی

دوستی وہ انمول خزانہ ہے جسے حاصل کرنے کے لئے زیادہ محنت یا جدوجہد کی ضرورت نہیں بلکہ اس کے حصول کے لئے صرف محبت کے چند لفظوں کی سچائی کی ضرورت ہوتی ہے میری نظر میں دوستی کانچ کے اس ٹکڑے کی مانند ہے جسے محبت کی آنچ پر رکھ کر جس سمت میں چاہیں موڑلیں لیکن نفرت کی ہلکی سی چوٹ اس کو ریزوں میں بکھیر دیتی ہے۔ اس کے بعد بے حد کوشش کے باوجود بھی اصلی حالت میں نہیں لایا جاسکتا اور آپ بقیہ زندگی ان کرچیوں کو سمیٹتے ہوئے اپنے ہاتھ زخمی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا۔

قدر و قیمت

☆.... انسان تو انسان سے چھپ سکتا ہے لیکن خدا سے کوئی نہیں چھپ سکتا۔

☆.... انسان کی خواہشیں اس وقت تک ختم نہیں ہوتیں جب تک اُس کی آنکھیں بند نہ ہوجائیں۔

☆.... انسان ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہتا ہے لیکن اُسے وہی ملتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

اقوالِ زرّیں

- جہاں حق بات کہنی ہو وہاں خاموشی کوئی معنی نہیں رکھتی۔
- حیا کے ساتھ تمام نیکیاں ہیں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں۔
- حسد انسان کے لئے تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو خدا سے محبت کرے اور اپنے بھائی سے نفرت کرے وہ جھوٹا ہے۔
- اگر انسان سوچنے کی عادت ڈالے تو ہر شے میں اس کے لئے عبرت ہے۔
- عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بات کہتا ہے۔
- بات میں نرمی اختیار کر کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجہ کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔
- کوئی مشورہ طلب کرے تو سچی بات کہو اور مخلصانہ مشورہ دو۔
- مرد سیرت سے ہے نہ کہ صورت سے۔
- جو آدمی خود کو عالم ظاہر کرے وہ جاہل ہے اور جو خود کو جنتی بتائے وہ جہنمی ہے۔
- جس نے عمل سے علم سیکھا اس نے جہالت کو ہی ترقی دی

رفتارِ صدا

● ستائش انسانی شخصیت کے خدوخال اُجاگر کرتی ہے

● ۔ ہر حماقت کے بعد انسان یہ سمجھتا ہے کہ اب وہ بڑا ہوگیا ہے، اب وہ سمجھدار ہوگیا ہے، لیکن ایسا ہوتا نہیں ہے۔ اس کا ثبوت ہے اگلی حماقت۔

● ۔ خوف حد سے بڑھ جائے تو بغاوت جنم لیتی ہے۔

● ۔ زخم لگتا ہے تو انسان تڑپ کر اپنی طرف مڑتا ہے، یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب کسی کو خود آگہی ودیعت کی جاتی ہے۔

● ۔ انسانوں کے باہم برابر ہونے کے لئے کیا یہ ثبوت کافی نہیں ہے کہ خدا اور محبوب کے بارے میں سب کے احساسات ایک جیسے ہوتے ہیں۔

● ۔ انسان کے اندر موجود تمام رویّے ایک دوسرے کا عکس ہیں۔

● ۔ حد سے زیادہ محتاط رویّہ بھی نقصان کا باعث بنتا ہے۔

زبان

- زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی رفتار گھوڑے کی رفتار سے زیادہ تیز ہے۔ (چینی کہاوت)
- زبان درازی عمر کو کوتاہ کرتی ہے۔ زبان کو یہ موقع نہ دو کہ وہ تمہارا سر کاٹ پھینکے۔ (ایرانی کہاوت)
- زبان گوشت کا کمزور لوتھڑا ہے۔ لیکن مار ڈالنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (یونانی کہاوت)
- پاؤں پھسل جائیں تو پھسل جائیں، زبان کو کبھی پھسلنے نہ دو۔ (عبرانی کہاوت)

فکر و نظر

○ کبھی جھوٹ مت بولو۔

○ ہمیشہ دوسروں کے کام آؤ۔

○ والدین کے فرمانبردار بنے رہو۔

○ ہر آدمی کو اپنے سے زیادہ نیک سمجھو۔

○ دشمن کو کبھی کمزور مت سمجھو۔

○ ہر چیز کی طلب مت کرو۔

○ پہلے تولو پھر بولو۔

○ انسان کا کردار اور دل خوبصورت ہو تو ہر چہرے پر حسن نظر آتا ہے۔

○ اپنے لمحے بھر کی خوشی کے لئے دوسروں کے ہونٹوں سے مسکراہٹ مت چھینو۔

○ کسی کو پانے کی تمنا مت کرو بلکہ اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ دنیا والے تمہیں پانے کی تمنا کریں۔

○ زندگی ایک شعلے کی مانند ہے جو ہمیشہ روشن رہتا ہے۔

○ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے گویا سلامتی میں رہتا ہے۔

○ کسی سوالی کو اگر بھیک نہ دے سکو تو اسے جھڑکو مت۔

سچی باتیں

☆ توبہ، گناہ کو کھا جاتی ہے۔

☆ غیبت، عمل کو کھا جاتی ہے۔

☆ صدقہ، بلا کو کھا جاتا ہے۔

☆ غم، عمر کو کھا جاتا ہے۔

☆ نیکی، بدی کو کھا جاتی ہے۔

☆ جھوٹ، رزق کو کھا جاتا ہے۔

☆ غصہ، عقل کو کھا جاتا ہے۔

☆ عدل، ظلم کو کھا جاتا ہے۔

☆ تکبر، علم کو کھا جاتا ہے۔

نگینے

○ مومن کا چہرہ بشاش رہتا ہے اور دل غمگین۔

○ سچا ایمان یہ ہے کہ بندہ خدا کی تقسیم پر راضی رہے۔

○ جلد بازی حماقت ہے اور انسان کی بدترین کمزوری ہے۔

○ جس کام کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اسے اپنے ذمے نہ لو۔

○ اپنے دوست کو بے لاگ نصیحت کرو خواہ اُسے اچھی لگے یا بُری۔

آنچل کے نام

مجھے اچھا سا لگتا ہے۔
"آنچل" تمہارے نام کو لکھنا۔
کبھی دریا کے ساحل پر
کبھی بوڑھے درختوں پر
نئی آئی کتابوں پر
کبھی انجان راہوں پر
مگر جو بیت جاتا ہے۔
وہ لمحہ پھر نہیں آتا
کہ جیسے زخم رنگیں بھی۔
کبھی بھی بھر نہیں پاتے۔
مجھے اچھا نہیں لگتا۔
"آنچل تمہارے نام کو لکھنا۔

نماز

○ نماز، بُرے اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔
○ نماز، تمام اعمال میں افضل ہے۔
○ نماز، قبر کا چراغ ہے۔
○ نماز، ایمان کی جڑ ہے۔
○ نماز، انسان کو گناہ کرنے سے روکتی ہے
○ نماز، دُعا کی مقبولیت کا ذریعہ ہے۔

فکر آموز

☆ - امیری دولت سے نہ ڈرو بلکہ غریب کی بد دُعا سے ڈرو۔

☆ دوست کی دولت وصورت کو نہ دیکھ بلکہ سیرت کو دیکھ۔

☆ کسی کو دل کی گہرائیوں سے چاہنا محبت ہے۔

☆ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین سے سرکشی کرنا ہے۔

☆ دولت سے زیور خریدے جاسکتے ہیں مگر حسن نہیں۔

☆ دوسروں کو خوشی دینے سے اپنے غم کم ہوتے ہیں۔

☆ اچھے دوست کو کبھی فراموش نہ کرو۔

☆ دوستی کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے۔

☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

☆ کسی شخص کو حقیر مت تصور کرو۔

سات چیزوں کا مرنے کے بعد بھی ثواب

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
"سات چیزوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی برابر ملتا رہتا ہے۔

۱۔ جس شخص نے کسی کو علم دین سکھایا۔
۲۔ کوئی نہر کھدوائی۔
۳۔ یا کنواں کھدوایا۔
۴۔ یا باغ لگوایا۔
۵۔ یا مسجد بنوائی۔
۶۔ یا قرآن شریف وقف کیا۔
۷۔ یا ایسی نیک اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے لئے برابر دُعا یا استغفار کرتی رہتی ہے۔

بادشاہ کے دربار میں ایک درویش

ہشام بن عبدالملک اپنے زمانۂ خلافت میں حج کو گیا، مکہ پہنچ کر مقامی حکام سے کہا۔ جاؤ کسی ایسے صاحب کو لے آؤ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا شرف حاصل رہا ہو۔ لوگوں نے کہا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تو سب دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔" کہنے لگے "تابعین میں سے تو کوئی صاحب زندہ ہوں گے۔ حکام نے جواب دیا۔" ہاں طاؤس الیمانی موجود ہیں۔ چنانچہ وہ طاؤس کو لے آئے۔

طاؤس بڑی شانِ بے نیازی کے ساتھ تشریف لائے بیش قیمت قالین کے بالکل کنارے جوتیاں اُتاریں۔ آگے بڑھ کر ہشام کے پاس پہنچے اور بلند آواز سے کہا۔ السّلام علیکم ہشام ہکا بکا ہو کر رہ گیا۔ طاؤس نے اسکو مخاطب کرتے وقت نہ تو امیرالمومنین کہا تھا اور نہ ادب واحترام کا کوئی اور لفظ استعمال کیا تھا۔ ابھی اس کی حیرت دُور نہیں ہوئی تھی کہ طاؤس نے ہشام کو کنیت سے مخاطب کرنے کے بجائے نام سے پکارتے ہوئے پُوچھا۔

"ہشام کیا حال ہے؟" ہشام مارے غصّے کے کھول گیا اور گرجتے ہوئے بولا" طاؤس یہ کیا گستاخی ہے؟"

کون سی گستاخی؟" طاؤس نے اسی بے نیازی سے دریافت کیا ہشام کا پارہ اور چڑھ گیا۔

"تم نے جوتیاں قالین کے بالکل کنارے پر اتاریں پھر سلام کیا تو امیرالمومنین کہے بغیر مزید یہ کہ کنیت کے بجائے میرے نام سے مخاطب کر رہے ہو۔"

طاؤس ہشام کے چہرے کا اتار چڑھاؤ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے لیکن خود ان کے اپنے چہرے پر وہی بے نیازی کا نور چمک رہا تھا ہشام غصّہ جھاڑ چکا تو فرمایا۔

"میں نے جوتیاں قالین کے کنارے پر اتار دیں تو آپ کو غصّہ آگیا۔ میں روزانہ دن میں پانچ وقت اپنے رب کے سامنے اپنی جوتیاں اتارتا ہوں مگر وہ مجھ پر کبھی غضب ناک نہیں ہوا۔ رہا یہ کہ میں نے آپ کو امیر المومنین کہہ کر نہیں پکارا تو اس کا سبب یہ ہے کہ سب لوگوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم نہیں کیا اس لئے میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ آپ کو مسلمانوں کا امیر کہہ کر جھوٹ بولوں۔ اب رہ گیا آپ کو مخاطب کرتے وقت کنیت کے بجائے نام استعمال کرنے کا معاملہ

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو ان کے نام ہی سے مخاطب کیا ہے مثلاً اس نے کہا "یا داؤد" "یا یحییٰ"، "یا موسیٰ"۔ دوسرے اس نے اپنے دشمنوں کو کنیت سے خطاب کیا مثلاً فرمایا تَبَّتْ یَدَا أَبِي لَهَبٍ۔ (ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔)

منتخب اشعار

کچھ لوگ چھپا کر کانٹوں کو گلشن کی توقع رکھتے ہیں
شعلوں کو ہوائیں دے دے کر ساون کی توقع رکھتے ہیں

پھول کی چوٹ بھی دے جائے جسے زخمِ وفا
ایسے دیوانے پہ کیا سنگ اُٹھائے کوئی

کتنا معصوم بنا دیتا ہے انساں کو خلوص
دشمنوں پر بھی محبت کا گماں ہوتا ہے

خوشی سے تنگ تو کچھ لوگ غم سے شاد ملے
حیات ایک تھی لیکن بڑے تضاد ملے

اندر کے میلے پن کا ملے کس طرح سراغ
اندازہ لوگ کرتے ہیں اُجلے لباس میں!

چاندنی رات کا مزاج نہ پوچھ!
ہم غریبوں کے گھر نہیں آتی!

مشورہ

مریض۔ ڈاکٹر سے۔ ڈاکٹر صاحب! میں جب نہاتا ہوں میرا پورا بدن گیلا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ آپ نل بند کر کے نہایا کریں۔

جوشِ گفتگو

ایک دفعہ کچھ فٹ بالرز ڈینگیں مار رہے تھے۔ ایک کہتا ہے کہ جب میں نے فٹبال کو کک ماری تو وہ دو گھنٹے کے بعد واپس آئی۔ دوسرا کہنے لگا جاؤ جاؤ جب میں نے ایک دن فٹ بال کو کک ماری تو وہ چھ گھنٹے کے بعد واپس آئی تیسرا فٹ بالر جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا کہنے لگا چھوڑو یار ایک دن جب میں نے بال کو کک ماری تو وہ اگلے دن واپس آئی مگر اس کے ساتھ ایک پرچی بھی تھی جس میں لکھا تھا کہ "اگر دوبارہ گیند چاند پر آئی تو وہ واپس نہیں کی جائے گی۔"

تلاش

امتحان کے کمرے میں ایک لڑکے کو پریشان دیکھ کر نگران نے پوچھا۔ "کیا سوال بہت مشکل ہے؟"

لڑکے نے کہا۔ "جی نہیں۔"

"تو پھر سوچ کیا رہے ہو؟" نگراں نے پوچھا۔

"سوچ رہا ہوں کہ اس سوال کا جواب میری کون سی جیب میں ہے۔" لڑکے نے جواب دیا۔

تشویش

ایک ننھی سی بچی نے پہلی مرتبہ ٹیلی فون پر اپنے والد کی آواز سنی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

کیا ہوا بیٹا؟ اس کی ماں نے پوچھا۔

امی! وہ بولی۔ اب ہم ابو کو ان سوراخوں سے کیسے نکالیں گے؟

جانِ من

دل میں بساؤں بیگم تجھ کو میں کس طرح سے
یہ بات ہی نہیں ہے مرے اختیار میں
تیری پہاڑ جیسی جسامت ہے جانِ من
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغدار میں

اخبار کی اہمیت

"اخبار" ہماری زندگی کا لازمہ بن گیا ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ اخبار نہ ہوتے تو ہم صبح صبح کیسے اٹھتے؟ ذاتی طور پر ہمارے علی الصبح آٹھ بجے اُٹھ بیٹھنے کی بڑی وجہ اخبار ہے۔ سنتے ہیں دیہات میں لوگ پرندوں کی ہو حق سے بیدار ہوتے ہیں۔ لیکن اس شہر میں درخت کہاں کہ پرندے ان پر بسیرا کریں۔ ان کی جگہ ہمارے ہاں سبزی والوں اور ڈبل روٹی مکھن والوں کی پکاریں ہیں۔ اس وقت کو ہم اپنی زبان میں صبح کاذب کہتے ہیں۔ صبح صادق کا تعلق اخبار سے ہی ہے۔ جب ہم بستر پر پڑے پڑے چادر منہ سے ہٹائے بغیر کھٹولے سے نیچے ہاتھ لے جا کر ٹٹولتے ہیں اور اخبار کا ورق ہاتھ میں آتا ہے تو سمجھ لیتے ہیں کہ آفتاب تازہ پیدا بطن گیتی سے ہوا۔ بے شک ہم ایسے لوگوں کو بھی جانتے ہیں جنھوں نے سچ مچ کا سورج طلوع ہوتے دیکھا ہے لیکن جس کے پاس اخبار ہو، اسے سورج کی کیا پروا۔ اخبار لیا، لوٹا اٹھایا اور پہنچ گئے خلا میں مدار پر۔ (ابن انشاء کی "چلتے ہو تو چین کو چلیے" سے اقتباس۔ عالیہ تصور رفیقی۔ سرگودھا۔

کل کا لفظ:

داناؤں کے رجسٹر میں "کل" کا لفظ کہیں نہیں ملتا البتہ بے وقوفوں کی جنتریوں میں بکثرت ملتا ہے عقلمندی اس لفظ کو قبول نہیں کرتی اور نہ سوسائٹی اس کو منظور کرتی ہے۔ یہ تو محض بچوں کا بہلاوا ہے کہ فلاں کھلونا "کل" لے دوں گا۔ "کل" وہاں جائیں گے۔ یہ کام "کل" کریں گے۔

"کل" ایسے لوگوں کے استعمال میں آنے والی چیز ہے جو صبح سے شام تک خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔ اور سوتے جاگتے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔

قسط ۶۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

بسلسلۂ سورۂ احزاب

سورۂ احزاب کی تیسری آیت وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ○ ۳ روز تک مسلسل ۶ ہزار پانچ سو اکسٹھ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ہر مشکل سے نجات مل جائے گی۔

● - کوئی فاسق وفاجر قسم کا دشمن اگر اپنی ذلیل حرکتوں سے باز نہ آئے تو اس آیت مبارکہ کو کسی چینی کی پلیٹ پر کالی روشنائی سے لکھ لیں۔ آیت مبارکہ یہ ہے۔ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِى الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ○ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ○ سُنَّةَ اللّٰهِ فِى الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ○ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ○ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ○ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ○ (آیت ۶۰ تا ۶۶)

اس آیت کو لکھکر دریا کے پانی سے دھوکر وہ پانی دشمن کے گھر میں چھڑک دیں۔ لیکن اس عمل کو اس وقت کریں جب قمر و مریخ کا قران ہو۔ انشاء اللہ دشمن اپنی ذلیل حرکات سے باز آئے گا۔ ورنہ تباہ ہوگا۔

اس طرح کے عمل بہت ہی ناگزیر حالات میں کرنے چاہئیں ورنہ آخرت کی بربادی کا خطرہ ہے۔ کیونکہ دین اسلام کسی کو ناحق ستانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور اللہ کے نزدیک ہر وہ شخص ظالم ہے جو دوسروں کے لئے مصیبت بنے۔

● - سورۂ احزاب کو اگر قلم سے لکھکر یا کمپیوٹر سے نکلوا کر لکڑی کی صندوقچی میں رکھدیں۔ اور اس لڑکی کا نام اور اس کی ماں کا نام بھی لکھکر رکھدیں پھر اس صندوقچی کو تالا لگا کر چابیاں دریا میں ڈالدیں تو لڑکی کے پیغامات انشاء اللہ آنے شروع ہو جائیں گے۔ سورۂ احزاب اگر جمعہ کے دن تلاوت کی جائے تو بھی اس کی برکت سے رشتے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

مقبولیت عامہ اور تسخیر خلائق کے لئے اس سورۃ کا نقش چاندی کی لوح پر کندہ کراکے اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ مقبولیت ملے گی اور لوگوں کے قلوب مسخر ہوں گے۔

اس نقش کو اس وقت لکھیں۔ جب آفتاب برج جدی میں ہو بدھ کا دن ہو اور قمر کی ساعت ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۶	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱
۸۸۸۱۴	۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۱۵	۴	۵
۸	۱	۱۴	۱۱
۱۳	۱۲	۷	۲
۳	۶	۹	۱۶

یہ نقش اگر سیسے پر کندہ کر کے کسی کھیت کے یا گھر کے چاروں گوشوں میں دبا دیا جاتا ہے تو نقصان پہنچانے والے جانور اور کیڑے مکوڑے دفع ہو جاتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

قسط ۲

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

العفو حق تعالیٰ کا ۸۲ واں صفاتی نام العفو ہے۔ یعنی وہ ذات جو گناہوں اور خطاؤں سے درگذر کرنے والی ہے۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان دوسروں کی غلطیوں اور لغزشوں کو زیادہ سے زیادہ نظر انداز کرنے کی عادت کو اپنالے۔ عیوب کی پردہ پوشی کرنا اور انتقام سے خود کو بچانا اس اسم الٰہی سے متصف ہونے کی علامت ہے۔ معافی مانگنے کی صورت میں دوسروں کو معاف کردینا بندگی کی اعلیٰ قسم ہے۔ اور جو دوسروں کی غلطیوں کو معاف کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں سے درگذر کرتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس کی طبیعت میں غیض وغضب ہو اور وہ اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہے تو اس کو ہر روز اس اسم الٰہی کا ورد سو مرتبہ کرنا چاہئے۔ اس عمل کو مغرب اور عشاء کے درمیان کرے تو اچھا ہے۔

● اگر کوئی ہر روز بعد نماز عشاء اس اسم الٰہی کا وظیفہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

● اگر کسی شخص کا مالک یا افسر اس سے خفا رہتا ہو یا بات بات پر جھڑکتا ہو تو اس کو چاہئے کہ لگاتار ۲۸۰ دن تک بعد نماز ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑا ہو کر ۱۴۵ مرتبہ "یاعفو" پڑھا کرے

● اگر کوئی یہ چاہے کہ دوران جنگ وجدل اس پر کوئی ہتھیار اثر انداز نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ چلتے پھرتے بلاتعداد اس اسم الٰہی کا ذکر کرتا رہے۔ یہ ذکر اس کو ناگہانی مصیبتوں اور دوران سفر حادثوں سے محفوظ رکھے گا۔

● اگر کسی عورت کا شوہر بد مزاج ہو تو اس کو چاہئے کہ سو مرتبہ "یاعفو" پڑھ کر کسی شیرینی پر دم کرکے اپنے شوہر کو کھلائے۔ انشاء اللہ اس کی بد مزاجی و بد خلقی دور ہوگی۔

● بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر عورت ۱۱۱ مرتبہ "یاعفو" پڑھکر روٹی پر دم کرکے اپنے خاوند کو کھلا دے تو خاوند میں زبردست قسم کی اعلا اخلاقی خصلت پیدا ہو جائے اور وہ بدمزاجی سے حیرتناک طور پر بچ جائے۔ اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کرنا چاہئے۔ اور ۱۱۱ مرتبہ پڑھکر اتنی روٹیوں پر دم کردینا چاہئے۔ جتنی خاوند کھاتا ہو۔ اگر بچ جائے تو اس روٹی کو خیرات کردینا چاہئے یا کسی جانور کو کھلا دینی چاہئے۔

● اگر کوئی شخص معاش کی تنگی یا اولاد کی نافرمانی کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس اسم الٰہی کا ورد رکھے۔ اور اس عمل کو لگاتار ایک سال تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ ہر طرح کی تنگی سے اور اولاد کی بیزاری اور نافرمانی سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص "یاعفو" گیارہ ہزار مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے تو اس کے اندر زبردست روحانی طاقت پیدا ہو جائے۔ اور اس کے گناہ بھی معاف ہو جائیں۔

● اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے اس کو روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ ۴۱ دن تک پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اس اسم الٰہی کے تعویذات میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔

● "یاعفو" کا نقش دل کے اندر نرمی پیدا کرنے کے لئے بداخلاقی اور بدمزاجی سے بچانے کے لئے اور قلب کے اندر نورانیت اور روحانیت پیدا کرنے کے لئے زبردست تاثیر رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے

مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ مشرق کرے اور ایک زانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۳۸	۴۲	۴۵	۳۱
۴۴	۳۲	۳۷	۴۳
۳۳	۴۷	۴۰	۳۶
۴۱	۳۵	۳۴	۴۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۳	۴۸	۵۵
۵۴	۵۲	۵۰
۴۹	۵۶	۵۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ض یا ت ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل رُخ جانبِ مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۳۴	۳۹	۳۷	۴۴
۴۵	۳۶	۴۲	۳۱
۴۰	۳۳	۴۳	۳۸
۳۵	۴۶	۳۲	۴۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۴۹	۵۴	۵۳
۵۶	۵۲	۴۸
۵۱	۵۰	۵۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، غ، خ یا ر ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل رُخ جانبِ جنوب کرے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

۴۱	۳۵	۳۴	۴۶
۳۳	۴۷	۴۰	۳۶
۴۴	۳۲	۳۷	۴۳
۳۸	۴۲	۳۵	۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۵۱	۵۶	۴۹
۵۰	۵۲	۵۴
۵۵	۴۸	۵۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کے گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رُخ جانبِ شمال کرے اور آلتی پالتی مار کر لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۴۵	۳۱	۳۸	۴۲
۳۷	۴۳	۴۴	۳۲
۴۰	۳۶	۳۳	۴۷
۳۴	۴۶	۴۱	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے

۷۸۶

۵۳	۵۴	۴۹
۴۸	۵۲	۵۶
۵۵	۵۰	۵۱

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر ۱۵۶ مرتبہ "یا عفوُّ" پڑھ کر دم کرے تو ان کی تاثیر و قوت میں زبردست اضافہ ہو جائے۔ پینے کے لئے گیارہ نقش ایک مریض کو دینے چاہئیں اور "یا عفوُّ" کا نقش میلے رنگ کے کپڑے میں باندھنے کی تاکید کرنی چاہئے۔

علم الاعداد

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اگست ۲۰۰۳ء کیسا رہے گا

جن حضرات کا مفرد عدد ایک ہے اُن کے لئے اگست کا مہینہ خوشیوں اور مسرتوں اور ترقیوں کا پیغام لیکر آئے گا — ایک عدد والے لوگ اگست کے مہینے میں نئی نئی خوشحالیوں سے بہرہ ور ہوں گے اور رحمت خداوندی سے یہ پوری طرح سرفراز رہیں گے۔ ان حضرات کی گھریلو زندگی بھی پُرسکون رہے گی اور سماجی زندگی میں بھی انھیں پوری طرح اطمینان میسّر رہے گا۔ نئے نئے تعلقات قائم ہوں گے اور نئے نئے منصوبوں پر عمل کرنے کے مواقعات میسّر آئیں گے۔ ایک عدد والے افراد کو چاہئے کہ اگست کے مہینے کو غنیمت جانیں اور اپنے اہم ارادوں کی اس ماہ میں تکمیل کرنے کی کوشش کریں۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۲ ہے اُن کے لئے اگست کا مہینہ مبارک ہے۔ انھیں بھی مجموعی اعتبار سے اس ماہ سکون میسّر رہے گا۔ اور زندگی آسودہ رہے گی۔ کسی طرح کا کوئی غم انھیں پیش نہیں آئے گا۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۳ ہے ان کے لئے تقریبًا ایسے ہی حالات رہیں گے جیسے ۲ عدد والوں کے ہوں گے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہے ان کے لئے اگست کا مہینہ اہم اور مبارک ہے اُن کو اس ماہ ترقیوں کے کئی چانس میسّر آئیں گے اور کئی بار تقدیر اُن کے دروازے پر دستک دے گی اگر ۴ عدد والے افراد بیدار رہے اور انھوں نے اسباب و تدابیر سے غفلت نہ برتی تو ممکن ہے کہ انھیں اگست کے مہینے میں کوئی ایسی کلید ہاتھ آجائے جو زندگی بھر ہر پریشانی کے قفل کو کھولتی رہے اور انھیں آسائشوں سے ہمکنار کراتی رہے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۵ ہے اُن کے لئے اگست کا مہینہ عام سا مہینہ رہے گا۔ اس ماہ اگر کوئی قابلِ ذکر خوشی میسّر نہیں آئے گی تو کوئی قابلِ ذکر غم بھی نصیب نہیں ہوگا۔ زندگی کے دن عام طریقہ پر گذریں گے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۶ ہے ان کے لئے اگست کا مہینہ خصوصیت کا حامل ہے۔ ۶ عدد والے افراد کو اگست کے مہینے میں کئی اہم خوشیاں نصیب ہوں گی۔ کاروبار بڑھے گا — روزگار میں خیر و برکت رہے گی اور آمدنی اطمینان بخش رہے گی ازدواجی زندگی مطمئن رہے گی۔ فریقین ایک دوسرے کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ اور ایک دوسرے کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ ۶ عدد والے افراد کی پبلک زندگی بھی عزت و مقبولیت سے بہرہ ور رہے گی۔ اور لوگ اُن کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور ہوں گے۔ اگست کا مہینہ ۶ نمبر افراد والے حضرات کے لئے اللہ کی طرف سے ایک نعمت بنکر آئے گا۔ عقل کا تقاضہ ہے کہ اس نعمت کی قدر کریں۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے ان کے لئے اگست کا مہینہ غیر مبارک ہے۔ اس ماہ انھیں نقصانات زیادہ ہوں گے اور فائدے کم۔ آپسی تعلقات میں رخنے پڑیں گے۔ رشتے داروں میں جھگڑے رہیں گے اور ۷ عدد والوں کی گھریلو زندگی بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار رہے گی۔ کاروبار متاثر رہے گا۔ اور روزگار خیر و برکت سے محروم رہے گا — اور اولاد کی طرف سے شکایتیں پیدا ہونگی اور دوسرے متعلقین بھی بغاوت پر آمادہ رہیں گے۔ جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے ان کے لئے اگست کے مہینے میں کوئی قابلِ ذکر بات پیش نہیں آئیگی۔

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے اُن کیلئے اگست کا مہینہ بہت ساری خوشیوں اور خوشحالیوں کا پیغام لیکر آئے گا ان کی زندگی ہر طرح سے آسودہ رہے گی۔ دولت بھی خوب برسے گی اور محبت و اپنائیت بھی توقع سے زیادہ میسّر رہے گی۔ گھریلو زندگی مطمئن گذرے گی اور گھر سے باہر کے لوگ بھی عزت و احترام کرنے پر مجبور ہوں گے۔

(باقی آئندہ)

علمُ الحروف

(مولانا) حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم — دیوبند

قسط ۱۹

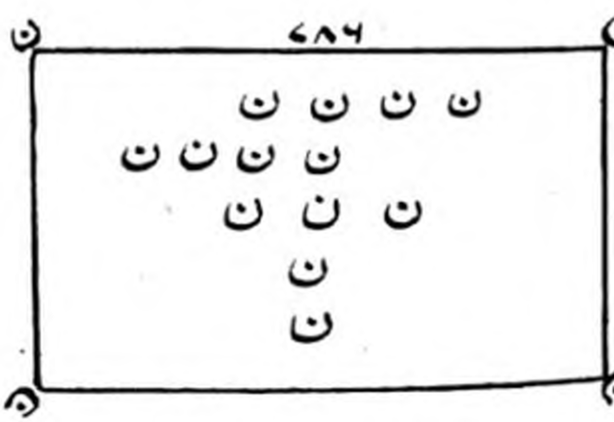
ن

مزاج خاکی - اعداد ۵۰ مؤکل حولائیل

● اگر گھوڑے کے نال پر ۲ مرتبہ حرف نون لکھکر طالب ومطلوب کے نام ان کی ماؤں کے نام کے ساتھ لکھکر آگ میں ڈالدیں تو مطلوب کے دل میں طالب کی محبت کروٹ لینے لگے۔ واضح رہے کہ اس طرح کے عمل جائز راستوں ہی میں کرنے چاہئیں۔ ناجائز کرکے گناہگار نہ ہوں۔

● - اگر حرف نون ۵۰ مرتبہ لکھکر اپنے پاس رکھے تو تمام موذی جانوروں سے حفاظت رہے۔

● - جو کوئی اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھے گا اس کی تمام جائز حاجتیں انشاء اللہ پوری ہوں گی۔



● - اگر فولادی چھری پر ایک سو مرتبہ حرف نون لکھکر دیوار میں گاڑ دیں اور دشمن کا نام اس کی والدہ کے نام کے ساتھ لکھدیں جب تک یہ چھری دیوار میں گڑی رہے گی۔ دشمن کو نیند نہیں آئے گی۔ یہ عمل فاسق وفاجر دشمن کے لئے بہت ہی ظلم وستم سہنے کے بعد کرے۔ خواہ مخواہ کسی کو پریشان کرکے اللہ کے غضب کا مستحق نہ بنے۔

● - اگر سُرخ کاغذ پر حرف نون کالی روشنائی سے پچاس مرتبہ لکھکر اپنے گھر میں لٹکائے تو تمام موذی جانوروں مثلاً سانپ بچھو وغیرہ سے گھر کی اور گھر میں رہنے والوں کی حفاظت رہے۔

● - جب آفتاب بُرج ثور میں داخل ہوکر پچاس دقیقے پر پہونچے اس وقت ایک کاغذ پر ۸ بار حرف نون لکھے اور نیچے مطلوب اور اس کی والدہ کا نام لکھکر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوکر اظہار اطاعت کرے گا۔

● - اگر کوئی شخص حرف ن کو پانچ سو مرتبہ لکھکر اپنے گھر میں لٹکالے تو اس کا گھر آفات سے محفوظ رہے گا۔

● - حرف نون کا نقش کسی سے حاجت پوری کرنے کے لئے بھی تیر بہدف ہے۔ نقش بناکر طالب ومطلوب کا نام نقش کے نیچے لکھدیں — دو نقش تیار کریں۔ ایک اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور ایک نقش کو کسی پھلدار درخت پر لٹکادیں انشاء اللہ چند ہی دنوں کے بعد مطلوب سے جو مقصد ہوگا وہ پورا ہوجائیگا۔ مثلاً اگر زید ابن سلمہ سے قرض لیتا ہے تو نقش اس طرح تیار کریں گے۔

۷۸۶

ن ن ن ن ن

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

اجب یاحولائیل بحق نون

اللّٰھم قلّب والّف زید ابن سلمہ علیٰ حب ذاکر ابن سلمہ برائے وصولیابیٔ قرض یا مقلب القلوب والابصار

یانور یا نافع

● - اگر گھر کی دیوار پر پچاس مرتبہ نون لکھکر چسپاں کردیا جائےگا تو گھر میں خیر وبرکت رہے اور گھر نظر بد سے بھی محفوظ رہے

(باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

میں حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہوں۔

سوال از: ــــــــــــــ عبدالخالق بنارس

میں طلسماتی دنیا کا ابتدائی دور سے قاری ہوں، تھوڑے بہت اعمال اپنی صلاحیت کے مطابق تلاش کرکے استفادہ کیا کرتا ہوں، لیکن کسی طرح کا کوئی وظیفہ یا عمل مستقل معمول میں نہیں ہے نہ ہی میں نے کوئی چلہ وغیرہ کیا ہے، اب دل میں خیال پیدا ہو رہا ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرکے باضابطہ عملیات کی لائن میں قدم رکھوں۔

لہٰذا یہ جاننا چاہوں گا کہ کس مہینے کی کون سی تاریخ سے عمل شروع کروں۔

میں باضابطہ مفتی محمود صاحبؒ سے منسلک رہا ہوں لیکن حضرت سے استفادہ کا موقع بہت کم ملا ہے، حضرت کے بعد ابھی تک کسی سے سلوک وتربیت کا موقع دستیاب نہیں ہوا۔

کیا مذکورہ اعمال کے لئے کسی سے بیعت ہونا ضروری ہے؟

جواب حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس دن سے کریں جس دن چاند منزل شرطین میں ہو، اور چاند جب برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو سمجھ لیں کہ شرطین میں ہے، اس دن سے شروعات کرکے پھر بالترتیب پڑھتے چلے جائیں، یعنی الف کی زکوٰۃ اس دن نکالیں جس دن چاند منزل شرطین میں ہو، اگلے دن "ب" کی پھر اس سے اگلے دن ج کی۔ ابجد قمری کے حساب سے بالترتیب روزانہ حروف کی زکوٰۃ نکالتے چلے جائیں اور ہر ایک دن ہر ایک حرف کو چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھتے رہیں۔

آپ کی آسانی کے لئے یہ واضح کردیتا ہوں کہ ستمبر ۲۰۰۳ء میں قمر منزل شرطین میں ۱۱ر ستمبر کو رات ۹ بج کر ۳۹ منٹ پر داخل ہوگا، اور اکتوبر ۲۰۰۳ء میں قمر منزل شرطین میں صبح ۴ بج کر ۱۷ منٹ پر داخل ہوگا، زکوٰۃ کی شروعات کے لئے ان تاریخوں کو پیش نظر رکھیں۔

حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں وقت گزارنا آپ کے لئے سعادت کی بات ہے، جس کو بھی زندگی میں یہ موقعہ ملا ہو اس کی خوش بختی میں کیا شک کیا جاسکتا ہے۔

اس روحانی لائن کے لئے اگرچہ کہ کسی پیرومرشد سے بیعت ہونا ضروری نہیں ہے لیکن کسی بھی بزرگ سے بیعت ہونا کئی لحاظ سے سعادت مندی کی علامت ہے، کیونکہ جب کوئی بھی شخص کسی بزرگ سے بیعت ہوتا ہے تو اس کو ایک پاکیزہ نسبت میسر آجاتی ہے اور نسبت کا میسر آجانا بہت بڑی نعمت ہے، نیز جب انسان کسی سے بیعت ہو تو کچھ نہ کچھ تربیت اس کی ہوچکی ہوتی ہے اور تربیت

شدہ لوگوں کے لئے روحانی عملیات کی لائن میں قدم اٹھانا آسان ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر آپ کسی بزرگ سے باقاعدہ خود کو منسوب کرلیں تو اور بھی اچھا ہے۔

خواب کی تعبیر

سوال از:۔ نسیمہ ——— دہلی

امید کرتی ہوں کہ آپ خیریت سے ...ماں گے جناب مجھے آپ سے اپنے خوابوں کی تعبیر پوچھنی ہے دن اور تاریخ تو یاد نہیں کیونکہ یہ خواب میں نے تقریباً دو یا تین سال پہلے دیکھا تھا جب میری امی زندہ تھیں، وہ بہت دین دار تھیں اور حضور سے بہت محبت کرتی تھیں، میں تقریباً آدھی رات کے قریب دیکھا کہ میں خواب میں کہہ رہی ہوں امی حضور سے اتنی محبت کرتی ہیں لیکن ان سے ملنے نہیں جاتیں جبکہ حضور زندہ ہیں میں یہ کہتی جاتی ہوں اور ہمارے گھر کے زینے پر چڑھتی جاتی ہوں اور دیکھتی جاتی ہوں کہ وہ زینے بہت اوپر یوں سمجھئے کہ جہاں تک نظر جاتی ہے وہاں تک ہیں، پھر میں اپنی استانی سے پوچھتی ہوں کہ حضور کہاں ہیں میں ان سے ملنے آئی ہوں وہ کہتی ہیں کہ ابھی دوپہر کے دو بجے ہیں اور اس ٹائم حضور سے فرتے کے لوگ ملتے ہیں اور وہ آئے ہوئے ہیں، میں چپ چاپ کمرے میں بیٹھ جاتی ہوں جبھی دوسرے کمرے سے کوئی نکلتا ہے میں ان پر نظر پڑتے ہی کہتی ہوں یہ تو حضور ہیں، انہوں نے سفید کرتا، سفید تہبند اور سر پر ٹوپی پہن رکھی ہے ان کی داڑھی تھوڑی کالی اور تھوڑی سفید ہے، قد لمبا اور چھوڑا بھی تھوڑا لمبا ہے اور چہرے پر بائیں یا شاید دائیں طرف مسہ ہے کالے رنگ کا، جسم اکہرا ہے پھر میری آنکھ کھل گئی، برائے مہربانی یہ بتایئے کیا میں نے واقعی حضور کو دیکھا ہے یا پھر یہ میرا وہم ہے کیونکہ مجھے یقین نہیں ہوتا کہ مجھ جیسی گنہ گار لڑکی نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے، میرا دوسرا خواب بھی کچھ اس طرح کا ہے، کہ میں دیکھتی ہوں کوئی آدمی مجھ سے کچھ کہہ رہا ہے اور میں غور سے اس کی بات نہیں سن پا رہی ہیں میں ہاں ہاں اور اچھا کہہ رہی ہوں، انہیں کے ساتھ ایک آدمی اور ہے جو مجھے بتا رہا ہے کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں، پھر میں نے اپنی کو دیکھا جن کا انتقال ہو چکا ہے، میں ان سے خواب میں ہی کہتی ہوں کہ میں نے خواب خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ کوئی آدمی اور بھی تھا تو وہ بہت خوش ہو رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ ان کے ساتھ ان کے بھائی تھے اور وہ تجھے نصیحت کر رہے تھے لیکن میں کہتی ہوں کہ مجھے ان کی آواز صاف سنائی نہیں دی تھی، پھر میری آنکھ کھل گئی تو صبح کے پانچ بج رہے تھے، میں آپ کو ایک بات سچ بتاتی چلوں کہ میں نے نماز نہیں پڑھتی جبکہ میں پڑھنا چاہتی ہوں لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ میں پیغمبروں کے اوپر کتابیں وغیرہ پڑھتی رہتی ہوں لیکن آپ کو حیرت ہوگی کہ میں پیغمبروں کے اوپر کتابیں وغیرہ پڑھتی رہتی ہوں اور جب میں قرآن پڑھتی ہوں ہمیشہ معنوں کے تلاوت کرتی ہوں اس لئے مجھے زیادہ اسلام کے بارے میں جانکاری ہے میں بہت نرم دل ہوں اور کسی کو روتا دیکھ کر خود بخود میرے آنسو نکل آتے ہیں، برائے مہربانی میرے خوابوں کی تعبیر دیجئے مہربانی ہوگی۔

جواب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ جس نے بھی خواب میں سرکار دو عالم کو دیکھا اس نے خواب میں انہیں کو دیکھا، کیونکہ شیطان کو یہ قدرت نے حاصل نہیں ہے کہ وہ سرکار دو عالم کی صورت اختیار کر کے کسی کے خواب میں آئے، آپ نے سرکار دو عالم کا جو حلیہ بیان کیا ہے وہ اس حلیے سے مختلف ہے جو محدثین نے بیان کیا ہے، لیکن آپ کو پھر بھی یہ یقین رکھنا چاہئے کہ آپ زیارت رسول ہی سے مشرف ہوئی ہیں، یہ سمجھنا کہ میں گنہ گار ہوں اس لئے میرے خواب میں حضور نہیں آسکتے غلط ہے، اس دنیا کا کون سا گنہ گار ایسا ہے جس پر حضور کی سایۂ رحمت نہ ہو، یا جس پر رب العالمین اپنا فضل نہ کرتا ہو، ہاں گنہ گاروں پر اگر خصوصی فضل ہوجائے تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے احوال و کردار پر نظر ثانی کریں، اور شکراً اپنے رب کی عبادت میں لگ جائیں اور سرکار دو عالم ﷺ پر درود و سلام کا اہتمام کرنا شروع کردیں، ادھر سے اظہار محبت ہو اور ادھر سے کچھ بھی نہ ہو تو شاید یہ ٹھیک نہیں ہے یہ ظرف کے خلاف ہے، آپکے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کو زندگی میں انشاء اللہ حج نصیب ہوگا۔

آپ کے دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ اس زندگی میں

آپ کو کسی بزرگ سے استفادہ کرنے کی سعادت نصیب ہوگی اور آپ کو دین داری کی تبلیغ کا موقع ملے گا، آپ پر یہ فضل وکرم آپ کی نرم مزاجی اور دوسروں سے ہمدردی رکھنے کی وجہ سے ہے، جو لوگ دوسروں کی خاطر آنسو بہاتے ہیں اس دنیا کی تمام مخلوقات ان کا احترام کرتی ہیں، کیونکہ اللہ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ جو میری مخلوق سے محبت کرے گا میں اس سے محبت کروں گا اور جو میرے بندوں کے لئے وقت نکالے گا میں اس کے مسائل کو حل کروں گا، آپ دوسروں کے لئے اپنی آنکھیں بھگوتی ہیں اس لئے خضر علیہ السلام جیسے بزرگ غائبانہ آپ کے لئے حاضر ہیں۔

بندش کا شکار

سوال از: محبوب علی ——— بارہ بنکی (یوپی)

میں ہر دل عزیز ماہ نامہ طلسماتی دنیا کا عرصے سے مطالعہ کررہا ہوں آپ کی محنت اور کاوشوں کی تعریف کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے، بہر حال اس پرفتن دور میں جو مشکل کام آپ کررہے ہیں اس کے لئے آپ ماجور عند اللہ ہوں گے، میری پریشانی یہ ہے کہ میں جو کچھ بھی سوچتا ہوں اس کا الٹا ہوتا ہے ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرنے کے باوجود لوگ دشمنی پر اتارو رہتے ہیں، میرے گھر میں برکت بالکل نہیں ہے، کافی قرض دار ہوں، ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، میں ایک سرکاری ملازم ہوں، میری تنخواہ ملنے سے پہلے ہی خرچ ہونا شروع ہو جاتی ہے، پتہ نہیں کسی نے میرا گھر باندھ رکھا ہے یا جناتوں کا اثر ہے، طلسماتی دنیا کے مطالعے سے یہ یقین ہے کہ اس میں جو بھی راستہ آپ دکھا دیتے ہیں اس سے ضرور فائدہ ہوتا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ میرے لئے کوئی نقش اور عمل وظیفہ جو بہتر ہو عنایت فرمادیں تا کہ میں عمل کر کے ان مصیبتوں سے نجات پاسکوں۔

جواب بلاشبہ آپ بندش کا شکار ہیں اور جب کوئی انسان بندش کا شکار رہتا ہے تو اس کی ترقی رک جاتی ہے، قدم قدم پر اس کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور خیر وبرکت سے وہ شخص محروم ہو جاتا ہے یہی سب کچھ آپ کے ساتھ بھی ہوتا ہوگا، اس بندش سے نجات حاصل کرنے کے لئے چند عمل نقل کئے جاتے ہیں ان کی پابندی کرنے سے آپ کو ان مصائب سے نجات مل جائے گی جن کا آپ شکار ہیں، نمازِ فجر کے بعد روزانہ سورہ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر "اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ" سات سات پر پڑھیں۔

نمازِ ظہر کے بعد "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" ۴۵۰ر مرتبہ پڑھیں۔

نماز عصر کے بعد "یَامُغْنِیُ" سو مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ مغرب کے بعد "یَاسَلَامُ" ۱۳۱ ر مرتبہ پڑھیں۔

نمازِ عشاء کے بعد "یَا حَافِظُ، یَا نَاظِرُ، یَا شَافِیُ، یَاحَیُّ، یَا مَالِکُ" ۱۰۱ر مرتبہ پڑھنے کا اہتمام کریں۔

جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد سو ۱۰۰ ر مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کریں۔

اگر آپ نے ان وظائف کی پابندی کر لی تو انشاء اللہ سوا مہینے کے بعد آپ کو ایسا محسوس ہوگا کہ آپ آہستہ آہستہ بندشوں سے آزاد ہو رہے ہیں اور اسکے بعد آپ خیر و برکت بھی محسوس کرینگے۔

"طلسماتی دنیا" کے بارے میں آپ نے جن اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ خدمتِ خلق کی ہمیں مزید توفیق بھی دے اور صلاحیت بھی، اور آپ کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ رب العالمین آپ کو ہر طرح کی بندشوں اور رکاوٹوں سے نجات عطا کرے اور آپ پر خیر و برکت کی بارش برسائے۔ (آمین)

عمل کی اجازت :

سوال از ——— ایضاً

طلسماتی دنیا ماہ مارچ ۲۰۰۳ء کا مطالعہ کررہا ہوں اس میں روحانی ڈاک میں جو ایک خط صفحہ ۲۵ ر پر "کریم کرم کن بر حال ما" شائع کیا گیا ہے اسکے جواب میں جو عمل آپ کے ذریعے عنایت فرمایا گیا ہے کیا اس عمل کو مجھے کرنیکی آپ اجازت دے سکتے ہیں۔

میرا نام محمد محبوب علی۔ تاریخ پیدائش ۱۱ ر مئی ۱۹۵۰ء ہے،

میری والدہ کا نام مسمات بٹن اور میری بیوی کا نام بلقیس جہاں ہے۔ بہت مہربانی ہوگی۔

جواب جو وظائف ہم نے آپ کو بتائیں ہے وہی آپ کے لئے انشاءاللہ کافی ہوں گے، ان ہی کی پابندی سے آپ کو مطلوبہ مقاصد میں کامیابی مل جائے گی، تاہم آپ کو اس عمل کی بھی اجازت دی جاتی ہے، اللہ آپ کو کامیابی سے سرفراز کرے۔

مختلف سوالات

سوال از:۔ محمد یوسف بٹ ———— کشمیر

درخدمت اقدس اینکہ راقم سطور کو درج ذیل اعمال ونقوش کے لئے اجازت درکار ہے۔

۱۔ مثلث، مربع، مخمس، آتشی، خاکی، آبی اور بادی اس کے علاوہ نقش پندرہ کے لئے بھی اجازت مرحمت فرماویں نیز زکوٰۃ کے قواعد جس میں پرہیز وغیرہ بھی شامل ہو سے مطلع فرماویں۔

۲۔ نادعلی، چہل کاف، آیۃ الکرسی، سورہ فیل اور سورہ لایلف، سورہ کوثر، سورہ نصر، سورہ لہب، سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس، اسم ذات یااللہ باموکل اور لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین کیلئے اجازت مرحمت فرماویں

۳۔ تسخیر موکل جیسے سحر وغیرہ کی شناخت ہو سکے اور نکالا جا سکے مع قواعد وضوابط کے اجازت مرحمت فرماویں، نیز اس بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا تسخیر "ض" اور موکل ایک ہی ہے یا الگ الگ دو چیزیں ہیں اور کیا ایک ساتھ یعنی ایک چلے کے اندر انسان متعدد اعمال اور نقوش باموکل یا بے موکل کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے یا نہیں۔ وضاحت فرمائیں۔

۴۔ حصار کھینچنے کا طریقہ، حصار سے نکلنے کا طریقہ اور نکلتے وقت اور داخل ہوتے وقت کیا پڑھنا ہے مع ادائیگی زکوٰۃ کے طریقہ کے بتلائیں۔

۵۔ بادشاہ یکتانوش مع افواج خود حاضر شود بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی اجازت عطا فرماویں۔

۶۔ تشخیص امراض جو کہ حاضرات سے کی جاتی ہے، جس میں چور ساحر وغیرہ کی تشبیہ ظاہر ہوتی ہے کا کوئی مجرب نسخہ عطا کریں۔

۷۔ علاوہ اس کے اپنی طرف سے چند مجرب اعمال ونقوش جو کہ حب وبغض، خواب بندی، زبان بندی، ردسحر، دفع آسیب، حاضرات، دفع امراض وغیرہ کی اجازت مرحمت فرمائیں جو کہ بغیر زکوٰۃ کے کام دے سکیں۔

جواب آپ کے سوالات کے بالترتیب جوابات یہ ہیں

۱۔ مثلث کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چاروں عناصر کی زکوٰۃ الگ الگ ادا کی جائے اور ہر عنصر کے ۱۵؍ نقش روزانہ لگاتار پندرہ دن تک حسب قاعدہ ان کو استعمال کریں، مثلاً آتشی نقوش کو آگ میں جلائیں، بادی نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے درخت پر لٹکائیں، آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا میں ڈالیں اور خاکی نقوش کو زمین میں دبائیں، زکوٰۃ دیتے وقت کپڑے کا استعمال صرف بادی نقوش میں کریں، زکوٰۃ کی ادائیگی میں اس ترتیب کو ملحوظ رکھیں، پہلے آتشی، پھر بادی، پھر آبی، پھر خاکی۔

مثلث کی ادئیگی کے بعد مربع نقوش کی ادائیگی اسی طرح کریں اور اسی طرح نقوش کو ٹھکانے لگائیں، مربع نقوش روزانہ ۳۵؍عدد ۳۵؍دن تک لکھیں۔

مخمس کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت عناصر اربعہ کی قید نہیں ہے، اسلئے مخمس کے ۶۵؍ نقش ایک ہی چال سے لکھ کر ۶۵؍دن تک آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔

۱۔ دوران عمل پرہیز کچھ نہیں ہے، البتہ اپنے دل ودماغ کو فاسد خیالات سے محفوظ رکھیں، زبان کو لایعنی گفتگو سے بچائیں اور اپنے اعضاء کو ایذارسانی سے محفوظ رکھیں۔

۲۔ ان وظائف اور سورتوں کی زکوٰۃ وعملیات کی آپ کو اجازت دی جاتی ہے حسب قاعدہ زکوٰۃ ادا کریں، حسب قاعدہ مقاصد حسنہ میں ان سے کام لیں اور ناجائز امور سے بچیں۔

۳۔ موکلات نمبر میں بہت سارے آسان اور مشکل عمل موکل تابع کرنے کے ہم نے چھاپے ہیں، اپنی بساط واستطاعت

کے مطابق کوئی عمل اس میں سے اٹھائیں اور اس کی اجازت طلب کر کے اس کے لئے چلہ کشی کریں، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس سے پہلے بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں ورنہ وقت ضائع ہوگا، اور کامیابی مشکل ہی سے ملے گی۔

۴۔ حصار کے بہت سے طریقے ہیں، آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر کسی پاک صاف لکڑی پر دم کر کے اس سے اردگرد ایک دائرہ کھینچ لیں اور اس دائرے کے اندر بیٹھ کر عمل کریں، جب عمل مکمل ہو جائے تو آیت الکرسی تین مرتبہ پڑھ کر الٹا دائرہ کھینچ کر دائرہ سے باہر آجائیں، تالا جس طرح لگتا ہے اس طرح حصار قائم کریں اور جس طرح تالا کھولا جاتا ہے اس طرح حصار کھولیں۔

اگر ۴۰ر مرتبہ ۴۰ر دن تک بہ نیت زکوٰۃ حصار آیت الکرسی پڑھ لیا کریں تو آپ آیت الکرسی کے عامل بن جائیں گے اور حصار کے لئے جب بھی مذکورہ عمل کریں گے تو آپ کی دورانِ عمل پوری پوری حفاظت رہے گی۔

۵۔ اس عمل کی اجازت فی الحال نہیں دی جاسکتی، کم سے کم ایک سال کے بعد رابطہ قائم کریں۔

۶۔ اس کی اجازت کے لئے بھی تین ماہ انتظار کریں، تین ماہ کے بعد یاددہانی کرائیں۔

۷۔ اس کے لئے امراضِ جسمانی نمبر کا مطالعہ کریں، ویسے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ پہلے سکون کے ساتھ بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں پھر وظائف وعملیات ونقوش کی زکوٰۃ ادا کریں، پھر کسی عامل کامل سے روبرو ملاقات کر کے خدمت خلق کی اجازت طلب کریں، اگر بے صبری سے کام لیں گے تو نفع کم ہوگا اور نقصان کا اندیشہ زیادہ رہے گا۔

یہ غلطیاں کرتی ہیں شرمندہ

سوال از:۔ انصار احمد ——— سورت

ماہنامہ طلسماتی دنیا شمارہ مارچ ۲۰۰۳ء صفحہ نمبر ۹۲ر پر شرف شمس کا ایک نقش تحریر ہے جس میں لوح کی پشت پر یہ عبارت لکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ **اللھم سخرت جمیع خلقک...... الخ** اس سلسلہ میں یہ پوچھنا ہے کہ کیا یہ عبارت درست ہے؟ چونکہ معنیٰ کے اعتبار سے کچھ سمجھ میں نہیں آتا آپ خود غور فرمائیں گے کہ اگر اس کا ترجمہ کیا جائے تو اس طرح ہوتا ہے "اے اللہ تو نے مسخر کیا اپنی تمام مخلوق کو جس طرح مسخر کیا حضرت سلیمان ان داؤد علیہما السلام کے لئے" اس کے بجائے اگر اس طرح تحریر کیا جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی، **اللھم سخر لی جمیع خلقک ...... الخ** جبکہ اس کا ترجمہ بھی ضرورت حال کے مطابق ہوتا ہے کہ "اے اللہ مسخر کردے میرے لئے اپنی تمام مخلوق کو......

اور دوسری بات یہ ہے کہ سیارگان شرف اور تثلیث وتسدیس کے اوقات پاکستان کے اسٹینڈرڈ ٹائم اور ہندوستان کے اسٹینڈرڈ ٹائم میں صرف آدھے گھنٹے کا فرق ہے، تو آپ ایک گھنٹہ کا فرق کیوں رکھتے ہیں۔

ایک بات کی جانب اور اشارہ کردوں کہ اسی مارچ کے شمارے میں صفحہ نمبر پر مشرف کا زہرہ کا نقش مخمس ذوالکتابت تحریر ہے جس میں چال کے اعتبار سے دسویں خانہ میں غلطی سے ۳۵۰ نمبر لکھ دیا گیا ہے جبکہ ۶۹ ہونا چاہئے۔ ذیل میں صحیح نقش اور غیر صحیح نقش وفق کے ساتھ تحریر کرتا ہوں تاکہ شبہ کی گنجائش نہ رہے، حضرت عالیہ میں عرض ہے کہ کسی قریبی شمارے میں جوابات سے نوازیں تاکہ قارئین مستفید ہوں۔

صحیح نقش

یفعل	اللہ	مایشاء	ویحکم	مایرید
۳۵۴	۸۵	۲۶۱	۱۹۱	۶۷
۲۶۲	۱۹۲	۶۸	۳۵۵	۸۱
۶۹	۳۵۱	۸۲	۲۶۳	۱۹۳
۸۳	۲۶۴	۱۹۴	۶۵	۳۵۲
۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸

غیر صحیح نقش

یفعل	اللہ	مایشاء	ویحکم	مایرید
۳۵۴	۸۵	۲۶۱	۱۹۱	۶۷
۲۶۲	۱۹۲	۶۸	۳۵۵	۸۱
X۳۵۰	۳۵۱	۸۲	۲۶۳	۱۹۳
۸۳	۲۶۴	۱۹۴	۶۵	۳۵۲
۱۲۳۹	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸

جواب کچھ غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جو انسان کو خوامخواہ شرمندہ کرتی ہیں، خواہ مخواہ شرمندہ وہ غلطیاں کرتی ہیں جو انسان سے سرزد نہیں ہوتیں بلکہ اس کے متعلقین سے سرزد ہوتی ہیں لیکن رسوائی اسی کے حصے میں آتی ہے، رسالہ کا ایڈیٹر اپنی پوری فیملی کا کرتا دھرتا ہوتا ہے، اور اس فیملی میں کاتب، مصحح، نظر ثانی کرنے والا، اور دیگر افراد ہوا کرتے ہیں، لیکن غلطی کسی کی بھی ہو شرمندگی ایڈیٹر کو اٹھانی پڑتی ہے، آپ نے جن دو غلطیوں کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں ہماری بھول نہیں ہے یہ کتابت کی غلطی ہے، جو کسی وجہ سے پروف ریڈنگ کرنے والے صاحب سے بھی نظر انداز ہوگئی ہے، نقش میں ۶۹ کی جگہ ۳۵۰ چھپ گیا ہے، اس غلطی کی نشان دہی کافی لوگوں نے کی ہے، ہم سبھی سے شرمندہ ہیں اور سبھی سے معذرت کرتے ہیں۔

دوسری غلطی بھی کتابت کی غلطی ہے، "سحر لی" کی جگہ "سخوت" لکھ دیا گیا ہے، جس سے معنیٰ ہی مضحکہ خیز ہوگئے ہیں، ان غلطیوں پر ہم اظہار شرمندگی کرنے کے ساتھ ساتھ تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں اور سب قارئین سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ان غلطیوں کی اپنے قلم سے تصحیح کرلیں تا کہ ان کا ریکارڈ خراب نہ ہو۔

رہی وہ بات جو آپ نے سیارگان کے ٹائم سے متعلق لکھی ہے، اس میں ہمیں جہاں شبہ ہوا وہاں ہم نے ایک گھنٹہ کا فرق رکھا ہے، ورنہ عمومی طور پر ہم نصف گھنٹے کا فرق رکھ کر ہی چلتے ہیں، یہ واضح رہے کہ ہندو پاک کے علاوہ دوسرے کئی اور ممالک کی جنتریاں بھی ہمارے پاس ہوتی ہیں ان میں فارسی اور انگریزی کی تقویمات بھی شامل ہیں، آئندہ سال سے ہم اپنی تقویم بھی شائع کرنے کا ارادہ کررہے ہیں، دعا کریں کہ اللہ اس ارادے کو پایۂ تکمیل کو تک پہنچائے، آپ نے جن اغلاط کی طرف اشارہ کیا ہے اس کیلئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں، اگر آپ جیسے مخلصین اسی طرح ہماری غلطیوں پر گرفت کرتے رہے تو طلسماتی دنیا کے صفحات اغلاط سے پاک وصاف ہوجائیں گے جو بہت بڑی بات ہوگی۔

اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

سوال:۔ از سلمٰی خان ———— اجین

میرا نام سلمٰی خان ہے، میرے تین بچے ہیں، دو بیٹے، ایک بیٹی، میری عمر تقریباً ۳۶/۳۵ سال ہے، شادی شدہ زندگی مسلسل دشواریوں اور جدوجہد کے ساتھ گزری، اللہ کا شکر ہے وہ جس حال میں رکھے۔ (آمین)

حضرت مجھے ہمیشہ خواب بہت اچھے نظر آتے ہیں، بڑی بڑی بزرگ ہستیاں دیکھتی ہوں لیکن ایک خواب ایسا ہے جسے ہم چھپا کر بھی اپنے ذہن سے نہیں ہٹا پائے، دن، تاریخ اور سن تو ہمیں یاد نہیں لیکن اس خواب کو تقریباً پانچ چھ سال ہوگئے ہیں، ہم نے دیکھا ہم ایک اونچی پہاڑی پر کھڑے ہیں، رات کا وقت ہے، آسمان پر دیکھا تو سیارہ اپنے پورے شباب کے ساتھ دمک رہے ہیں، بھئی ہمارے سر سے ہماری اوڑھنی ہوا میں اڑی، ہم نے ہاتھ بڑھا کر پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ آسمان کی طرف بڑھ گئی اور آسمان پر ایک سیارہ بن کر سیاروں کے بیچ چمکنے لگی، حضرت جب سے یہ خواب دیکھا ہے تب سے اسی خواب کی تعبیر جاننے کی دلی خواہش ہے، مہربانی کرکے ہمیں اس خواب کی تعبیر سے آگاہ کریں اور اس ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جواب خوابوں کی تعبیر کا کالم کسی مصلحت کی بنا پر ہم نے ختم کردیا ہے، اکا دکا خوابوں کی تعبیر روحانی ڈاک کے کالم میں دے دی جاتی ہے، چنانچہ آپ کے خواب کی تعبیر بھی اسی کالم میں دی جارہی ہے۔

آپ کا خواب اچھا ہے، اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے شوہر کو عزت و دولت میں عروج نصیب ہوگا، دنیا ان کی عزت کرے گی اور انہیں دولت بھی ملے گی۔ (واللہ اعلم)

خواب کی تعبیر کبھی تو ایک ماہ کے اندر اور کبھی ایک سال کے اندر اور کبھی کئی سالوں کے بعد پوری ہوتی ہے، اچھے خوابوں کی تعبیر کیلئے وقت کا انتظار کرنا چاہئے اور اللہ سے اچھی امید رکھنی چاہئے

برے خوابوں کی بری تعبیر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے، استغفار کرنا چاہئے اور حسب استطاعت صدقہ بھی دینا چاہئے۔

خواب ہر کس و ناکس سے بیان نہ کیا کریں، اور ایک مرتبہ تعبیر پوچھنے کے بعد پھر کسی سے تعبیر نہ پوچھا کریں، اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اچھی تعبیر بری تعبیر میں بھی بدل سکتی ہے، جب ایک مرتبہ اچھی تعبیر کوئی دیدے تو اسی پر قناعت کریں اور اپنے رب سے اچھی امیدیں وابستہ رکھیں اسی میں بھلائی ہے۔

عمل موکل کی اجازت چاہئے:

سوال از: ——— عبدالمنان

بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہم لوگ یہاں پر بخیر ہیں، امید ہے کہ جناب عالی بھی بخیر ہوں گے، جناب عالی آپ کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے، آپ جیسے لوگوں سے میرا دین اور ایمان قائم ہے، ورنہ ہم میں اتنی ہمت کہاں جو اسلام اور ایمان کو قائم رکھ سکتے، اتنا معلوم ہوتے ہوئے بھی پانچ وقت کی نماز قائم نہیں کر پاتا، آپ کی تقریباً کتابوں کا مطالعہ کیا اور تقریباً وظیفہ کا ورد بھی کیا اور آپ نے جو لوگوں کو بتایا تھا، آپ نے سورۃ یٰسین پڑھنے کا طریقہ اس پر بھی عمل شروع کر دیا آپ سے میں ایک اجازت چاہتا ہوں صفحہ نمبر ۴۴ عمل نمبر سورہ مزمل برائے حاضری موکل۔ اور مبارک عمل کو شروع و ختم پر تکرار کر دینا ہے یا صرف شروع کرتے ہی وقت اور جو بھی راز کی باتیں بتائیں عین نوازش ہوگی۔ اس سے پہلے بھی دو خط بھیجے لیکن ان کے جواب نہیں ملے، آپ میرے خطوط کے جواب کیوں نہیں دیتے، آپ کو میری لکھاوٹ سے دشمنی ہے کیا؟ یا میں اس قابل نہیں ہوں، اس خط کا جواب ضرور دیں، بہت مہربانی ہوگی۔

جواب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہدایت خالق کون و مکان کی طرف سے نصیب ہوتی ہے اور اسی کے فضل و کرم کی وجہ سے باقی رہتی ہے، یہ سمجھنا کہ ایمان و اسلام ہماری وجہ سے یا کسی اور کی وجہ سے قائم ہیں بہت بڑی غلطی ہے اس سے توبہ کیجئے، ہماری تو حیثیت کیا ہے بڑے سے بڑا بزرگ بھی کسی کو ایمان عطا نہیں کر سکتا، ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اچھی تحریروں کے مطالعہ سے ایمان و اسلام میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور طبیعت عمل صالح کی طرف مائل ہوتی ہے، اللہ کا فضل و احسان ہے کہ "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے اندر عبادت و ریاضت کا ذوق پیدا ہوا اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو گئے، اللہ ہم سب کو نماز پنج گانہ کی توفیق دے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان و اسلام پر کرے۔

آپ نے ہم سے موکل کی اجازت مانگی ہے، آپ سے درخواست ہے کہ ابھی موکل کے چکر میں نہ پڑیں، موکل و ہمزاد تو روحانی عملیات کے آخری اسٹیشن ہیں، جب تک آپ اس روحانی سفر میں دوسرے اسٹیشنوں سے نہ گزر جائیں اس وقت تک آخر پلیٹ فارم پر چھلانگ لگانے کی کوشش نہ کریں، اول تو اتنی دور سے کوئی چھلانگ لگا نہیں سکتا اور اگر کوئی لگا بھی لے تو منہ کے بل گر جانے کا خطرہ ہے، اور منہ کے بل گر جانے سے دانت بھی ٹوٹ سکتے ہیں اور آنکھیں بھی پھوٹ سکتی ہیں اور چہرہ بھی پچک سکتا ہے اور وہ ناک بھی تباہ ہو سکتی ہے جس کے قائم و دائم رہنے سے انسان کی آبرو سلامت ہے، یہ ناک ٹوٹ پھوٹ جائے تو کیا ہوگا؟ روحانی عملیات کے دوران اگر کوئی عمل منقلب ہو جائے یا عامل رجعت کا شکار ہو جائے تو اس کی زندگی تباہ و برباد ہو جاتی ہے اس لئے ہم تمام مبتدی حضرات کو یہ بات بار بار سمجھاتے ہیں کہ موکل و ہمزاد تابع کرنا بہت زیادہ آسان نہیں ہیں، موکلین کوئی چڑیا یا ابلغیں نہیں ہیں کہ انہیں چھوٹی موٹی پھاندوں کے ذریعہ پھنسایا جا سکے اور نہ ہی موکلین کو قیدی اور غلام بننے کا شوق ہے کہ کوئی بھی اشارہ کرے اور یہ اس کے قدموں میں سر رکھ کر خوش بخوش ہو جائیں۔

موکلین حد سے زیادہ ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، وہ ہر کس و ناکس کے بس میں نہیں آتے، وہ ان ہی عاملین کے تابع اور

مطیع ہونا پسند کرتے ہیں جن کا رتبہ سوا ہو اور جو خداداد صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ کسی فیوض سے بھی بہرہ ور ہوں، محترم پہلے اپنے اندر یہ صلاحیتیں پیدا کریں، اگر صلاحیتیں پہلے سے موجود ہیں تو انہیں اجاگر کریں، ان کو اپنی ریاضتوں سے حیات نو بخشیں، اس کے بعد تمام ابتدائی ریاضتوں سے گزرتے ہوئے مؤکل تابع کرنے کا بیڑہ اٹھائیں تب آپ اللہ کے فضل سے کامیاب ہو سکتے ہیں، کسی مضمون کو پڑھ کر ایک دم میدان میں کود جانا اور کسی بھی روحانی مہم کو بہت آسان سمجھ لینا دانائی کے خلاف ہے۔

اب آپکو یہ شکایت تو نہیں کہ ہم آپ کے خط کا جواب نہیں دیتے؟ ہمیں آپ سے یا کسی بھی مکتوب نگار سے کوئی بیر نہیں لیکن کریں کیا مصروفیت اتنی زیادہ ہے کہ سر کھجانے کے لئے سوچنا پڑتا ہے، اور ڈاک موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے، اس لئے بعض خطوط نظر انداز ہو جاتے ہیں، لیکن جان بوجھ کر کسی ایک شخص کے خطوط کو نظر انداز کر دینا نہ ہماری عادت ہے اور نہ ہی ایسا کرنا درست ہے۔

بچھو کی کاٹ اور کتے کا بھونکنا

سوال از: محمد حبیب ———— ضلع فیض آباد

آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں وہ سوال یہ ہے کہ بچھو ڈنک مارتا ہے تو اس کا زہر اتارنے کے لئے کون سی آیت پڑھتے ہیں، پانی پی کر لوگ اتارتے ہیں مگر کوئی بتاتا نہیں، آپ برائے مہربانی خط کا جواب خط سے دیں اور اگر کوئی کتا بھونکتا ہے تو اسے باندھنے کے لئے بھی دعا بتائیے، آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب بچھو، تتیا یا اس طرح کا کوئی بھی زہریلا جانور اگر کاٹ لے تو مندرجہ ذیل آیت ۱۳ ار مرتبہ پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور اسی آیت کو ۱۳ ار مرتبہ پڑھ کر اس جگہ دم کریں جہاں کی زہریلے جانور نے کاٹا ہو۔

آیت یہ ہے۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ۔ کتے کی بھونک کو ختم کرنے کے لئے سورہ طارق کی آخری آیت اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا پڑھنا شروع کر دیں، کتا چپ ہو جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۷۷ کا باقی

خوش بختی کے سال :۔ وہ سال جن کا مفرد عدد ایک یا ۸ بنتا ہو۔

شخصیت اور خدو خال :۔ مزاج گرم، جوش و خروش، اعصاب مضبوط، چہرہ پرکشش، ناک و نقشہ موٹا، بال سیاہ، گھنے یا پھر گھنگھریالے، جسم مضبوط، قد میانہ، آنکھیں حد سے زیادہ پرکشش۔

مزاج :۔ نرم لیکن اپنے اندر جلالی کیفیات لئے ہوئے۔

امراض :۔ ایسے لوگ امراضِ شکم، امراضِ قلب اور امراض جلد میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ذہنی صلاحیت :۔ ایسے لوگ حد سے زیادہ دور اندیش اور فہم و ذکی ہوتے ہیں، یہ اپنی عقل سے بڑی بڑی مشکلات پر قابو پا لیتے ہیں۔

رفتار لیل و نہار :۔ ایسے لوگ بڑے بڑے حادثوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان حضرات کی غائبانہ مدد ہوتی رہتی ہے یہ لوگ حادثات کا شکار ہو کر بھی اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔ (جاری)

قسط ۹

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

عقیق فارسی میں عقیق سنسکرت میں بلیک اور انگریزی میں کارنے لین (CORNELIAN) کہتے ہیں۔ یہ بہت سے رنگوں میں دستیاب ہے۔ سفید، زرد، کتھئی، دودھیا، بھورا، ہرا وغیرہ ــــ عقیق یمنی بہتر سمجھا جاتا ہے۔ یہ پتھر جوگیوں اور صوفیوں سے خاص طور سے منسوب رہا ہے یعنی عقیق شعاعیں اخذ کر کے صاحب انگشتری کے جسم میں منتقل کرتا ہے۔ یہ پتھر صحت وتندرستی کے لئے اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔

عقیق کی انگوٹھی عصمت وشہادت کیطرف طبیعت کو مائل کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ زمانۂ قدیم میں تمام اولیاء اور صوفیا عقیق کو انگوٹھی بنوا کر پہنتے تھے۔

عقیق کو اگر کسی لاکٹ کی طرح گلے میں لٹکایا جائے تو اختلاج قلب اور دھڑکن کی تیزی سے حفاظت رہتی ہے۔

اگر کوئی عورت زیادتی خون میں مبتلا ہو تو اس کو کلیجی کے رنگ کا عقیق پہننا چاہئے۔ عقیق دل سے کدورت اور کینہ پروری کو دور کرتا ہے۔

اگر یمنی عقیق دستیاب ہو جائے تو اس کے استعمال سے طبیعت میں سنجیدگی اور بردباری پیدا ہوتی ہے۔ اور شیاطین کے مکر وفریب سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

عقیق بزدلی سے نجات دلاتا ہے اور انسان کے اندر جرأت اور خود اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص احساس کمتری کا شکار ہو تو اس کے گلے میں عقیق ڈالا جائے۔ چند دنوں کے بعد اس کو احساس کمتری سے نجات مل جائے گی۔

عقیق کا سرمہ آنکھوں کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اور اس کا منجن پائیریا میں فائدہ کرتا ہے۔ فوائد القرآن میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے چوری کی ہو۔ اور کسی شخص پر شک ہو تو انگوٹھی عقیق پر سورۂ زلزال پڑھکر دم کردیں۔ پھر اس کا نام لیں جس پر شبہ ہو۔ اگر اس نے چوری کی ہوگی تو انگوٹھی حرکت کرنے لگے گی۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر عقیق کی انگوٹھی پہن کر عبادت کی جائے تو اس کی تاثیر چالیس گنا تک بڑھ جاتی ہے۔

ایک روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عقیق کی انگوٹھی چوری سے اور ناگہانی نقصانات سے بچاتی ہے۔ ماہرین اسٹون کا دعویٰ ہے کہ عقیق کی انگوٹھی انسان کو غیض وغضب سے محفوظ رکھتی ہے اور دشمنوں کے دلوں میں رعب قائم کردیتی ہے۔ جس کے پاس یہ انگوٹھی ہو اس کے سینے میں کبھی درد نہیں ہوتا۔ یہ انگوٹھی معدہ کی تکالیف سے نکسیر اور خون بہنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ دل ودماغ کو تقویت دیتی ہے اور مال ودولت میں اضافے کا ذریعہ بنتی ہے

اگر عقیق کو دریا کے پانی میں ڈال کر پھر اس پانی کو ۲۴ گھنٹے کے بعد گھر کی دیواروں پر چھڑک دیں تو گھر سے آسیبی اثرات ختم ہو جائیں۔ عقیق کے اور بھی بہت سے فائدے ہیں حاصل یہ ہے کہ عقیق خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ مرادیں بر آتی ہیں۔ جن لوگوں کو عقیق راس آجاتا ہے اُن کی زندگی میں خوش حالی چاروں طرف سے داخل ہو جاتی ہے اور وہ مٹی پر ہاتھ ڈالتے ہیں تو وہ سونا بن جاتی ہے۔ عقیق اپنے سارے فائدے رکھنے کے باوجود بہت ہی کم قیمت میں مل جاتا ہے۔ اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ پچاس سو روپئے تک ہوتی ہے اوسط درجے کا عقیق دس روپئے سے بیس روپئے تک دستیاب ہو جاتا ہے۔ اسباب وعلل کی اس دُنیا میں جہاں انسان اپنی کامیابی کے لئے ہزاروں روپئے خرچ کرتا ہے وہاں اس کو ان نگینوں پر بھی توجہ دینی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدردانی کرنے کی سعادت حاصل ہو سکے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

قسط ۱۵

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

میرے دشمن کس قدر ہیں؟

زید ابن عاصمہ۔ ۱۵ر اکتوبر ۲۰۰۳ء شام ۴ بجے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میرے دشمن کس قدر ہیں؟ —— اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقہ سے پھیلائیں گے —— مستحصلہ اگر ایک دو یا تین برآمد ہوگا تو دشمن کوئی ایک ہے۔ اور اگر چار یا پانچ یا چھ برآمد ہو تو آپ کے دشمن بہت ہیں —— اگر سات یا آٹھ یا نو عدد برآمد ہو تو سمجھ لیجئے کہ سب ہی آپ کے دشمن ہیں۔

(۱) زید ابن عاصمہ	۲۲۷	۲
(۲) حروف سوال کے اعداد	۱۱۰۳	۵
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی	۱۰	۱
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۳	۵
(۶) تاریخ قمری	۱۸	۹
(۷) ماہ قمری	۸	۸
(۸) سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۹) دن بدھ	۴	۴
(۱۰) برج عقرب	۸	۸
(۱۱) ستارہ مریخ منفی نمبر	۵	۵
(۱۲) ماہ ہندی دسوج	۶	۶
(۱۳) منزل قمر ذراعہ	۷	۷

آیئے اب اِن اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۲ ۵ ۶ ۱ ۵ ۹ ۸ ۲ ۴ ۸ ۵ ۶ ۷
۷ ۲ ۷ ۶ ۵ ۸ ۱ ۶ ۳ ۴ ۲ ۴
۹ ۹ ۴ ۲ ۴ ۹ ۷ ۹ ۷ ۶ ۶
۹ ۴ ۶ ۶ ۴ ۷ ۷ ۷ ۴ ۳
۴ ۱ ۳ ۱ ۲ ۵ ۵ ۲ ۷
۵ ۴ ۴ ۳ ۷ ۱ ۷ ۹
۹ ۸ ۷ ۱ ۸ ۸ ۷
۸ ۶ ۸ ۹ ۷ ۶
۵ ۵ ۸ ۷ ۴
۱ ۴ ۶ ۲
۵ ۱ ۸
۶ ۹
۶

۶ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ زید ابن عاصمہ کے دشمن بہت زیادہ ہیں۔

پیارے نبیؐ کی پیاری باتیں

طبِّ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

دُعاؤں اور دواؤں سے علاج

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسموں کا علاج فرمانا تین قسم کا تھا۔ ایک طبی دواؤں سے جنھیں اجزائے جماداتی وحیواناتی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دوسرا روحانی اور الٰہی دُعاؤں سے جو کچھ ادعیہ۔ اذکار اور آیات قرآنیہ ہیں اور تیسرا دونوں کا مرکب ہے، جو ان دونوں قسموں سے مرکب ہے یعنی۔ دواؤں سے بھی اور دُعاؤں سے بھی۔

دُعاؤں سے علاج

قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی شے اعم وانفع اور اعظم شفاء نازل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ط

(اور ہم نے قرآن سے وہ نازل فرمایا جو مسلمانوں کے لیے شفا و رحمت ہے)

اب رہا امراضِ جسمانیہ کے لیے قرآنِ کریم کا شفا ہونا تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ اس کی تلاوت کے ذریعے برکت و تیمن حاصل کرنا بہت سے امراض و علل میں نافع اور ان کا دافع ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جس شخص کو شفائے قرآن پڑھکر بھی شفا نہ ہوا سے حق تعالیٰ کبھی شفا نہ دے گا۔"

حدیث میں ہے کہ فاتحہ الکتاب (سُورۃ فاتحہ) ہر مرض کی دوا ہے۔ زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا، افسوں اور مجنون و معتوہ کا فاتحہ الکتاب سے علاج مدیوں سے ثابت شدہ و مسلّم ہے۔

امیر المؤمنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی روایت میں ہے، جو ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے کہ خیر الدواء القرآن (بہترین علاج قرآن ہے) معوذتین وغیرہ سے جو کہ کلامِ الٰہی سے ہیں اُن سے طبِ شفا تو یہ بھی از قسم طبِ رُوحانی ہے۔ اگر وہ نیکو ں متقیوں اور پرہیز گاروں کی زبان پر پُوری ہمت و توجہ کے ساتھ جاری ہوں، لیکن چونکہ اس قسم کا وجود شاذ و نادر ہے، اس لیے لوگ طب جسمانی کی طرف دوڑتے ہیں اور اس سے غافل و بے پروا رہتے ہیں۔

معوذات سے مراد وہ ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النّاس پڑھکر اپنے اُوپر دم فرمایا کرتے تھے اور بعض قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفرون بھی مراد لیتے ہیں۔

علمائے کرام نے تین شرطوں کے جمع ہونے کے وقت دُعائے شفا کے جائز ہونے پر اجماع کیا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ دُعا کلام اللہ اور اس کے اسمار صفات کے ساتھ ہو خواہ عربی زبان میں ہو یا کسی اور زبان میں مگر یہ کہ ان کے معنیٰ جانے جاتے ہوں اور اس اعتقاد کے ساتھ ہو کہ مؤثر حقیقی حق تبارک و تعالیٰ ہی ہیں اور اس دُعا کی تاثیر اس کی مشیت و تقدیر پر موقوف ہے۔

تعویذ کی سند بھی احادیث سے ملتی ہے۔ ابن مسعودؓ ان بچوں کو جو عقل رکھتے ان کو سکھاتے اور وہ بچے جو عقل و سمجھ نہیں رکھتے انھیں کاغذ کے ٹکڑے پر لکھکر گردن میں لٹکاتے۔ علماء اُسے جائز رکھتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

نظرِ بد کے لئے جھاڑ پھونک

صحیحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا، یا کسی کو حکم دیا کہ ہم نظر (کے مرض) میں جھاڑ پھونک کروالیا کریں۔ (زاد المعاد)

حضرت اسمار بنت عمیسؓ نے ایک مرتبہ عرض کیا: "اے اللہ کے رسُولؐ! ابن جعفر کو نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان کے لئے جھاڑ پھونک کرواؤں؟

آپ نے فرمایا:" ہاں، اگر کوئی چیز قضا پر سبقت کر جاتی تو وہ نظر ہو سکتی تھی۔" یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (زاد المعاد)

فرمایا:" اپنے مریضوں کا علاج صدقہ کے ذریعہ کرو۔" (الترغیب والترہیب)

اور جب عائن (نظر لگانے والے) کو اپنی نظر لگ جانے کا اندیشہ ہو تو اسے یہ دُعا پڑھکر اس شر کو دُور کرنا چاہئے۔ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ۔

یعنی اے اللہ اس پر برکت فرما۔

جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامرؓ سے فرمایا۔

"جب سہل بن حنیفؓ نے انھیں نظر لگائی، کیا تم نے دُعائے برکت نہیں کی یعنی اللھم بارک علیہ نہیں پڑھا۔ نیز مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سے نظر دُور ہو جاتی ہے۔" (زاد المعاد)

بدنظری کا نبوی علاج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا علاج معوذتین سے فرماتے۔ یعنی ان آیات وکلمات سے جن میں شرور سے استعاذہ ہے جیسے معوذتین، سُورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی وغیرہ۔ علماء کہتے ہیں کہ سب سے اہم واعظم دُعائے شفاء، سُورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور معوذتین کا پڑھنا ہے۔

اور نظر بد کے دفعیہ کے لیے یہ کہنا چاہئے ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ اور اگر دیکھنے والا اس سے خوف زدہ ہے کہ اپنی ہی نظر کا ضرر اسے نہ پہنچے تو وہ یہ کہے۔ اللھم بارک علیہ یہ نظر بد کو دُور کر دے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام امراضِ جسمانی کے لیے رقیہ اور دُعا کرتے تھے۔ مثلاً بخار، تپ دق، لرزہ مرگی صداع، خوف وحشت، بے خوابی۔ سموم ہموم، الم مصائب، غم واندوہ، شدت وسختی، بدن میں درد تکلیف، فقرو فاقہ، قرض، جلنا، دردِ دندان، حبس بول، اختلاج، نکسیر۔ وضع حمل کی تکلیف وغیرہ۔ ان سب کی دُعائیں اور تعویذ حدیث کی کتابوں میں مذکور ہیں، وہاں تلاش کرنا چاہئے۔ (مدارج النبوت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص دُعا نظر اور تمام بلاؤں مرضوں اور آفتوں کے لیے یہ تھی۔

اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ:۔ اے لوگوں کے رب تکلیف کو دُور فرما اور شفا دے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا دے جو ذرا (بھی) مرض نہ چھوڑے۔

لاحول ولاقوۃ کا عمل

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"جسے غم وافکار گھیر لیں، اُسے چاہئے کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بکثرت پڑھا کرے۔" علماء عظام فرماتے ہیں کہ اس کلمہ کے عمل سے بڑھکر کوئی چیز مددگار نہیں ہے۔ (مدارج النبوۃ)

آیۃ الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت وسختی میں آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا۔ (مدارج النبوۃ)

جامع دُعاء

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بلاشبہ اور یقیناً میں اس کلمہ کو جانتا ہوں کہ نہیں کہتا اُسے ہر مصیبت زدہ مگر یہ کہ اس کلمہ کی بدولت حق تعالیٰ سُبحانہٗ اس سے اس کو نجات عطا فرما دیتا ہے۔ وہ کلمہ میرے بھائی یُونس علیہ السلام کا ہے کہ انھوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ! آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ کی ذات پاک ہے۔ بیشک میں خطاکار ہوں۔" اور اس حدیث کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

دُعائے فقر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے عرض کیا۔

"یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دُنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے اور مجھ کو دُنیا نے چھوڑ دیا ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" تجھ سے صلوٰۃ ملائکہ یعنی فرشتوں کی دُعا، اور وہ تسبیح خلائق جس کی بدولت انھیں رزق دیا جاتا ہے کہاں گئی؟ پھر فرمایا طلوع فجر کے وقت اس دُعا کو سو مرتبہ پڑھو۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

مغفر اللہ"
دنیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی۔" پھر وہ شخص چلا گیا
تک نہیں آیا۔ پھر وہ آیا اور اس نے عرض کیا۔
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس دنیا اتنی وافر آئی کہ میں
جانتا اسے کہاں رکھوں"

نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بزرگوں نے پڑھی ہے اور
کے ساتھ ایک تسبیح لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
بھی پڑھیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تمام گناہوں کی
ت کا موجب ہوگا۔ اور یہ وسعت رزق کا سبب بھی ہے؛ اس
استغفار اس کا باعث ہے اور گناہوں کی وجہ ہی سے رزق میں
اور ہر طرح کے غم اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔
(مدارج النبوت)

درد سر کی دعا

یدی بروایت یونس بن یعقوب عبداللہ سے درد سر کی دعا نقل
تے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درد سر میں اپنے اس ارشاد سے
ذ فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
مِنْ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

جمہ: خدا کے نام کے ساتھ جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں
بزرگ کی ہر رگ اچھلنے والی سے اور آگ کی گرمی کے نقصان سے

ر درد و بلا کی دعا

ضرت ابان بن عثمان اپنے والد عثمان رضی سے روایت کرتے ہیں کہ
انے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ
م کے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ
وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ے تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شخص اسے
ح کے وقت پڑھے تو شام تک اسے کوئی ناگہانی بلا و مصیبت
پہنچے گی۔
(مدارج النبوۃ)

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جس کے
نام کے ساتھ نقصان نہیں پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں اور
نہ آسمان میں وہ سنتا اور جانتا ہے۔

دعائے طعام

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا سامنے آنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْہِ رَحْمَۃً وَّشِفَاءً۔

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے زمین و آسمان میں، نہیں نقصان دیتی ہے۔ اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری۔ اے اللہ کر دے اس میں شفا اور رحمت۔ تو اس کو کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ (مدارج النبوۃ)

دانت کے درد کی دعا

بیہقی عبداللہ بن رواحہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درد دانت کی شکایت کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اُن کے اس رخسار پر جس میں درد تھا، رکھ کر سات مرتبہ پڑھا۔

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ
الْمُسْکِیْنِ الْمُبَارَکِ عِنْدَکَ۔

ترجمہ: اے اللہ جو تکلیف یہ شخص محسوس کر رہا ہے اس کو اور اس کی سختی کو دور فرما دیجئے اپنے نبی مسکین کی دعا سے جو آپ کے نزدیک بابرکت ہے۔ دست مبارک اٹھانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اُن کے درد کو رفع فرما دیا۔ (مدارج النبوۃ)

دواؤں سے علاج

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طبی دواؤں کے ذریعہ بھی اکثر امراض کا علاج کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طب وحی کے ذریعے حاصل ہوتی تھی اگرچہ بعض مواقع میں قیاس و اجتہاد اور تجربہ بھی ہوگا۔ یہ کوئی بعید نہیں۔ لیکن ادویۂ روحانیہ پر انحصار کرنا اس بنا پر تھا کہ وہ اتم و اعلیٰ اور اخص و اکمل ہیں۔

امراض و علاج

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ اپنا اور اپنے اہل و عیال اور صحابہ کرام رضی کا معالجہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی زیادہ تر

ادویہ مفردات پر مشتمل تھیں۔

پیٹ میں کھانے کا اندازہ

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"آدمی نے پیٹ سے زیادہ برتن کبھی پُر نہیں کیا۔ ابن آدم کو چند لُقمے کافی ہیں، جن سے اس کی کمر سیدھی رہے۔ اگر ضروری (زیادہ) کھانا ہو تو پھر تہائی حِصّہ کھانا، کھانا چاہیئے اور تہائی حِصّہ پانی کے لیے وقف ہے اور تیسرا حِصّہ سانس کے لئے۔"
(مسند۔ زاد المعاد)

مریض کی غذا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ عزّوجل انھیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (جامع ترمذی۔ ابن ماجہ۔ زاد المعاد)

مرض میں دُودھ کا استعمال

حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے منقول ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
"دُودھ کا ثرید (دُودھ میں روٹی بھیگی ہوئی یا اور کوئی غذا) مریض کے قلب کو قوت دیتا ہے اور غم دُور کرتا ہے۔
جب کبھی آپؐ سے عرض کیا جاتا کہ فلاں کو درد ہے اور وہ کھانا نہیں کھاتا تو آپؐ فرماتے "تلبینہ (دودھ آمیز غذا) بناکر اُسے پلانا چاہیئے" اور فرماتے "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ تمہارے پیٹ کو اس طرح دھو دیتا ہے کہ جیسے تم اپنے چہروں کو میل سے صاف کردو۔" (زاد المعاد)

شہد کی تاثیر

حضرت ابُو ہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے پھر وہ کسی بڑی مصیبت و بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔"
(ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ)

قرآن و شہد میں شفا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
"دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ (یعنی ان کا استعمال ضرور کیا کرو) ایک تو شہد، دوسرے قرآن (یعنی آیات قرآن)
(ابن ماجہ۔ بیہقی۔ مشکوٰۃ)

مرض لگنا اور فالِ بد

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔
"ہامۃ! بیماری لگنا اور شگونِ بد کوئی چیز نہیں ہے۔"
(ابُو داؤد۔ مشکوٰۃ)

کلونجی کی تاثیر:

حضرت ابُو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ کلونجی سے ہر بیماری سے شفا ہے مگر موت سے نہیں۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

منتروں کا استعمال

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جب تک منتروں میں شرک نہ ہو، کوئی حرج نہیں۔"
(مسلم۔ مشکوٰۃ)

رُوغن زیتون

حضرتِ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کی بیماری میں روغنِ زیتون اور ورس (ایک بوٹی) کی تعریف کی ہے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

دوا میں حرام کی ممانعت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم دوا سے بیماری کا علاج کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابُو داؤد، مشکوٰۃ)

مکھی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ــــ "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گرجائے تو اُسے غوطہ دے کر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا۔" (صحیحین۔ زاد المعاد)

کیا آپ کا برج حوت ہے؟

اگر ایسا ہے تو اپنی فطرت اور مقسومی حالات کو ذیل سے پڑھئے اور اپنے آپ کو سمجھئے۔

قبل از مسیح دور میں یونانی اور رُومی ماہرین نجوم حوتی افراد کی تصویر کھینچتے ہوئے خاصے سخت الفاظ استعمال کرتے تھے۔ یہ مبہم قسم کے نرم مزاج و بُزدل انسان جو خوابوں کی دُنیا میں رہتے ہیں۔ صدیوں ایسے دَور میں تیز و تند الفاظ میں تنقید کا نشانہ بنتے رہے جبکہ رہنمائی کرنا اور دلیرانہ کارنامے انجام دینا انسانیت کا سب سے بڑا جوہر سمجھا جاتا تھا۔

۱۹ر فروری سے ۲۰ر مارچ کے دوران پیدا ہونے والے افراد کے خلاف اس قسم کا تعصب نشاۃ ثانیہ کے دور میں ختم ہوا گیلیلیوں اور مائیکل اینجلو (دونوں حوتی تھے) جیسے افراد نے اس تصور کو تبدیل کیا۔ کیوں کہ ان دونوں کو کسی طرح بھی مبہم یا بُزدل نہیں کہا جا سکتا تھا۔ وہ خوابوں کی دُنیا میں رہنے والے تو بے شک تھے۔ لیکن اُن کے خواب دلیرانہ کارناموں سے بھرپور ہوتے تھے۔ مائیکل اینجلو نے سٹین کے گرجا گھر کی چھت پر بڑھاپے میں اور بیماری کی حالت میں مصوری کی کیونکہ اُسے مذہبی نوعیت کے خواب نظر آئے تھے جن سے اس سے رہنمائی حاصل کی تھی۔ وہ ایک حوتی تھا جو اپنے اصولوں پر زندہ رہا۔ اپنے اصولوں پر اس نے مصوری اور مجسمہ سازی کی اور اپنے وقت کے مضبوط ترین حکمراں میسدیس کا تحفظ اور سرپرستی بھی قبول کی۔

موجودہ دور کے تمام حوتی افراد میں نہیں تو کم از کم بیشتر حوتی افراد میں آرٹسٹک نوعیت کی کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ حوتی افراد جہاں بھی ہوتے ہیں۔ اس جگہ یا ماحول کی مناسبت سے تاثرات اور کیفیات سمیٹتے ہیں اور پھر اُن کے تخیل کی دُنیا اپنی کیفیات کو خوبصورت اشیاء کے رُوپ میں ڈھال دیتی ہے۔

دوست انھیں بہت ملنسار خیال کرتے ہیں کیونکہ حوتی افراد بے حد ہمدرد شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ دوسروں کی دُکھ بھری داستانوں کا بے حد اثر لیتے ہیں اور پھر ضرورت مندوں کی مدد کرنے کے لئے فوری طور پر تیار ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے اپنا آخری اثاثہ بھی دینے سے گریز نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ دُکھ بھری داستانیں جو انھیں سنائی جاتی ہیں اُن کا بیشتر حصہ محض فرضی ہوتا ہے۔ لیکن ان کی ہمدرد فطرت انھیں فرضی سمجھنے پر تیار نہیں ہوتی۔ تاہم ان کے دوست یا ساتھ کام کرنے والے اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ حوتی افراد اپنی ضروریات اور ترغیبات کے معاملے میں اپنے باطن کی آواز پر عمل کرتے ہیں۔

دفتر میں ایک دن تو بڑے جوش و خروش اور بڑی لگن سے کام کرتے ہیں جب کہ دوسرے دن خوابوں کی دُنیا میں گم نظر آتے ہیں۔ کیریئر سے متعلق ان کے خواب بڑے بلند و بالا ہوتے ہیں جو کہ پنپنے والے تو ہوتے ہیں لیکن عموماً ہوائی قلعہ بھی ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے خواب خواہ وہ حقیقت کا رُوپ دھارنے والے ہوں خواہ غیر عملی ہوں۔ وہ ان کے نزدیک رُوپے پیسے، آرام و آسائش اور تحفظ سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حوتی افراد درویشوں اور راہبوں کی سی زندگی گذارتے ہیں۔ وہ عمدہ غذا، فنون لطیفہ اور ایسی تمام چیزوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ جنھیں صرف رُوپے ہی کی مدد سے خریدا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اگر کسی کی محبت میں گرفتار ہو جائیں تو اس کی خاطر ساری آسائشات جن کے لئے بے حد محنت کی ہوتی ہے چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں اور یہ محبت بچے کی محبت بھی ہو سکتی ہے والدین کی بھی اور محبوب کی بھی۔ دراصل بیشتر حوتی افراد میں قربانی اور ایثار کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا ہے۔

وہ آدمی جو بیوی کی موت یا جدائی کے بعد اپنے کیریئر کو ختم کر کے اپنی زندگی بچوں کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ عموماً برج حوت کی پیدائش ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ لڑکی جو اپنا شاندار کیریئر محض اس لئے چھوڑ دیتی ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ طویل سمندری سفر پر جا سکے یا کسی دُور دراز کے براعظم کا سفر اختیار کر سکے وہ بھی نیچون ہی کے ماتحت ہوتی ہے۔

برج حوت کی علامت مچھلیاں ہیں۔ سمندر میں آپ---- کو بے شمار اقسام کی مچھلیاں ملیں گی۔ اسی طرح زمین پر بے شمار مختلف قسم کے حوتی افراد نظر آتے ہیں اُن میں سے کچھ بہت چھوٹی سارڈنی مچھلیوں کی طرح

ننھے منے اور شریف ہوتے ہیں جب کہ کچھ وہیل مچھلیوں کی سی فطرت کے لمبے چوڑے ہوتے ہیں۔ جب کہ کچھ شارک کی مانند اور کچھ خوبصورت رنگوں اور نقش ونگار سے سجی ہوئی مچھلیوں کی مانند بھی ہوتے ہیں اور یہ سب کے سب مختلف ہونے کے باوجود نیپچون کی سلطنت میں ایک ساتھ رہتے ہیں اور اپنے اپنے کام انجام دیتے ہیں۔ ہم مضبوط سالمن مچھلی کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جس کا ذہن ایک طرفہ ہوتا ہے اور جو موزوں ساتھی کی تلاش میں نصف دُنیا کا سفر کر ڈالتی ہے۔

صرف ایک حوتی ہی یہ بات بہتر طور پر جانتا ہے یا وہ سمجھتا ہے کہ وہ کس قسم کی مچھلی ہے۔ ویسے بعض اوقات وہ خود بھی اپنے متعلق کوئی بات یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ اکثر حوتی افراد کسی نہ کسی شعبے میں نمایاں مقام حاصل کرتے ہیں اور اس پر کوئی تعجب بھی نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس بُرج پر صرف نیپچون ہی نہیں بلکہ سعد اور یاقوت ستارہ مشتری بھی حکومت کرتا ہے۔

حوتی افراد دوسروں کو مسلسل حیران کرتے رہتے ہیں اُن کا بے مقصد اِدھر اُدھر گھومنا اور خوابوں کی دُنیا میں مگن رہنا دوسروں کو انھیں سطحی انسان کہنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ کیونکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ترقی کی دوڑ میں یہ دوسروں کا ساتھ دینے سے گریز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مشکلات اور مقابلوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ ایسی زندگی جس میں حد سے زیادہ سگریٹ نوشی یا خواب آور گولیوں کا استعمال بھی ہو اور پھر اس کے بعد ہوتا یہ ہے کہ ایک دن اچانک یہ اپنی جارحانہ فطرت کا اظہار کر دیتے ہیں اس کا اظہار عموماً اس وقت ہوتا ہے جب دفتر سے چھانٹی کے دوران یہ بھی تخفیف میں آجاتے ہیں یا کسی مالی معاملے میں ملوث ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اور خاص طور پر ان کے مخالفین سوچنے لگتے ہیں کہ انھیں کیا ہو گیا ہے؟ "یہ تو وہ نہیں جو نظر آتے ہیں" ایسے میں حوتی افراد نہیں بلکہ دوسرے لڑائی جھگڑے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے کہ حوتی افراد کی شخصیت کا دوسرا رُخ دیکھنے کے بعد وہ ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔

کسی حوتی آدمی کی محبت کا حاصل ہو جانا دنیا کا سب سے خوبصورت تجربہ ہوتا ہے۔ لیکن اکثر تکلیف دہ بھی ہوتا ہے یہ اپنے محبوب کو اتنے پھول اور اتنے محبت بھرے خطوط بھیجتا ہے کہ عموماً ریکارڈ توڑ دیتا ہے لیکن جب وہ لڑکی مستقبل کی بات کرتی ہے زندگی کی مالی حقائق کی بات کرتی ہے تو اکثر حوتی آدمی کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے۔

لیکن تمام حوتی افراد ایک جیسے نہیں ہوتے۔ کچھ افراد محبت کے پابند بن جانے کے بعد ضرور کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک محبت اور جنسی کشش سے زیادہ ان کے خواب کشش رکھتے ہیں۔ لیکن کچھ افراد پابندیوں اور ذمہ داریوں کے باوجود شراکت نبھانا چاہتے ہیں۔ تاہم بیشتر افراد کنوارہ رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود دوسرے ان سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ دوسروں کی خوشیوں اور غم میں برابر کے شریک رہتے ہیں اور طبعاً ایسا کرتے ہیں۔ دوسروں کی خواہشات اور ضروریات پر جس قدر جلد یہ ردِّعمل کا اظہار کرتے ہیں کوئی دوسرا نہیں کرتا۔

اس کے بعد اگر حوتی افراد دوسروں کا دل توڑ دیتے ہیں تو بھی دوسرے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ایک دن ضرور لوٹ کر آئیں گے بالکل اسی طرح جس طرح ایک دن بغیر کسی معقول وجہ کے چلے گئے ہیں عجیب بات یہ ہے کہ اکثر حوتی افراد لوٹ بھی آتے ہیں اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ وہ عورتیں جنھیں اُن کے حوتی شوہر چھوڑ جاتے ہیں وہ دوبارہ شادی کے لئے بھی حوتی آدمی ہی کو تلاش کرتی ہیں۔

اس بُرج سے متعلقہ لڑکیاں اور عورتیں ہر فن مولا اور بے حد مطابقت پذیر ہوتی ہیں ان کے علاوہ منفرد، وجدانی، آرٹسٹک اور تخلیقی صلاحیت کی مالک ہوتی ہیں لیکن بے حد غیر یقینی اور ڈانواڈول صلاحیت کی مالک ہوتی ہیں اور یہ چیز ان کے شریک کے لئے بے حد قابلِ افسوس ہوتی ہے۔ آدمی سوچتے ہیں کہ وہ انھیں سمجھتے ہیں۔ لیکن بہت ہی کم لوگ سمجھ سکتے ہیں۔

اس لئے کہ حوتی لڑکیوں اور عورتوں میں اداکارہ جو موقع اور ماحول کی .... مناسبت سے اداکاری کا مظاہرہ کرتی ہے یا پھر شوہر کی توقعات پر پُورا اترنے کے لئے بھرپور اور کامیاب اداکاری کرتی ہے۔ اس لئے کہ یہ کسی کو بھی مایوس نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ موقع کی مناسبت سے ہونٹوں پر خوشگوار مسکراہٹ یا رنج و غم کے تاثرات یا آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہیں اور یہ سب کچھ پبلک کے اصرار اور خواہشات پر ہوتا ہے۔

دفتر میں بہترین کارکن اور گھر میں شوہر کی دست راست کا کردار بڑی کامیابی سے ادا کرتی ہیں۔ مجمع محفل سے فوری طور پر خاتون خانہ کا رُوپ بآسانی دھار لیتی ہیں۔ اُن میں سے اکثر لڑکیاں "میں وہی کچھ ہوں جو تم مجھے دیکھنا چاہتے ہو" الفاظ کی عکاسی کرتی نظر آتی ہیں۔ حوتی لڑکیوں میں سے محض چند ہی ایسی ہوتی ہیں جو اپنی شناخت کی شدت سے خواہاں ہوتی ہیں۔ یا جو اپنے باطنی جذبات یا صلاحیتوں کے اظہار کی شدت سے خواہش کرتی ہیں۔

حوتی لڑکیوں کے لئے ہنسنا اور رونا بڑا آسان ہوتا ہے یہ خود اپنی غلطیوں پر بھی بآسانی ہنس سکتی ہیں یہ اپنی مسکراہٹ اور آنسوؤں دونوں سے ہتھیار ڈال کا کام لیتی ہیں۔ بعض اوقات دیدہ دانستہ طور پر

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

الفتّاح

اسمائے الٰہی

فتّاح کے معنیٰ ہیں۔ ہر کار بستہ کو کھولنے والا۔ یہ اسم جلالی ہے اور عنصر اس کا آتشی ہے۔

اس اسم کی برکت سے باطن کا راز منکشف ہوتا ہے جو شخص کثرت سے اس کا ذکر کرے اللہ تعالیٰ اپنا راستہ اس پر کشادہ کر دیتے سالکوں کے لئے ابتدا میں یہ ذکر مناسب ہے اور انتہاءِ سلوک میں واصلوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

فتّاح کی ذات اللہ پاک ہی ہے جو حقیقی دروازے کھولتا ہے۔ اور تمام پر فتح کا فیض پہنچاتا ہے۔ فتح کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ ایک علم کی فتح اور دوسری ہر ایک گہری اور باریک چیز کی فتح اور اللہ ہی فتّاح ہے جو اپنے اولیاء کی آنکھوں پر سے ملکوت کی بندشیں کھولتا ہے۔ اور رحمت کے دروازے مومنوں پر کھولتا ہے اس فتح میں بندہ کا حصّہ یہ ہے کہ یہاں تک صبر کرے کہ الہٰیات کی مشکلیں اور ملکوت علویات کے لطائف اس پر کھل جائیں اور وہ باتیں خدا اس کو سمجھا دے جو اور لوگ نہ سمجھ سکیں اور علم لدُنّی کے مسائل اور رسالت کا بطون اور کتابت کے اسرار سب اس پر کھل جائیں یہ اسم اشرف الاسماء میں سے ہے۔ جو شخص اس کا عمل کرنا چاہے اس کو لازم ہے اپنے نفس کا محاسبہ کرے جب اس کا چلّہ کرنا منظور ہو تو جہاں تک طاقت ہو ریاضت روزہ اور تلاوت سے شب و روز کام لے اللہ تعالیٰ کسی ساعت میں سارے دروازے کھول دے گا۔ عام چلّہ اس کا سوا لاکھ چالیس دنوں کا ہے۔ اس اسم کی ایک خاص خاصیت یہ ہے کہ جمعہ کے روز لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اسم کا ورد کرتا رہے تو عجائبات ملاحظہ کرے۔ اس کے مؤکل کا نام تمحائیل ہے۔

اس مؤکل کے ماتحت اور چار مؤکل ہیں۔ ہر ایک ۴۸۹ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۴۸۹ فرشتے ہیں۔ ان سب موکلوں کے ہاتھوں میں برکت کی کنجیاں ہیں اور ان کا کام بجز خیر و برکت نازل کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ جو شخص بھی ریاضت و روزہ سے اس اسم میں مشغول ہوتا ہے تو مؤکل اس پر نازل ہو کر اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔

دو رکعت نماز اس ترکیب سے ادا کرے کہ قرأت سے پہلے اور پیچھے تسبیح پڑھے اور رکوع سے کھڑے ہو کر بھی تسبیح پڑھے اور سجدہ کے بعد بھی اور پہلی رکعت میں یٰسٓ اور دوسری میں تبارک الذی پڑھے پھر حاجت مانگے تو پوری ہو گی۔

اگر بعد نماز صبح ۷۱ بار پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کرے اور ہاتھ سینے پر ملے تو دل سے غفلت دُور ہو اور جو مہم پیش ہو وہ حل ہو۔

اگر کوئی شخص اٹھارہ شب و روز میں اسّی ہزار سات سو ترانوے (۸۰۷۹۳) بار پڑھے تو فتح و کشادگی حاصل ہو۔ عالم غیب سے فتوح کا متواتر اظہار ہو۔ لیکن بعد ختم ریاضت پانچ سو مرتبہ روزانہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

اور شیخ بونی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اس اسم کی ریاضت اعداد اضراب کے مطابق ہونی چاہئے۔ یعنی ۴۸۹ × ۴۸۹ کے مطابق اس اسم کا نقش یہ ہے۔ اگر کوئی اس نقش کو کسی سعد وقت میں جمعہ کے روز لکھ کر پھر الفتّاح چار سو نواسی مرتبہ پڑھ کر اپنی حاجت کی دُعا مانگے اور نقش پر دم کر کے باندھ لے تو تمام مشکلات میں آسانی پیدا ہو۔ امداد غیبی سے حاجت پوری ہو۔

۷۸۶

۸۵	۱۰۹	۱۰۲	۱۰۰	۹۳
۱۰۵	۹۸	۹۱	۸۸	۱۰۷
۹۴	۸۶	علی	۱۰۳	۹۶
۱۰۸	۱۰۱	۹۹	۹۲	۸۹
۹۷	۹۵	۸۷	۱۰۶	۱۰۴

اگر اسم فتّاح اور اسم رزّاق کو ملا کر تلاوت کی جائے۔ یا رزاق یا فتّاح۔ تو رزق بے شمار ملے اور بند رزق کھل جائے۔

اگر مرد بستہ کے لئے سات عدد مویز منقیٰ میں سے ہر ایک پر ۴۸۹ مرتبہ ذیل کی عزیمت پڑھ کر کھلائیں تو کشادہ ہو۔ یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحَتْ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِي فَتْحٍ فَتْحِكَ يَا فَتَّاحُ۔

اگر مندرجہ ذیل آیت کو بعد نماز چند مرتبہ تلاوت کیا کرے تو ابواب خیر مفتوح ہوجائیں گے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ (الفاطر ۲)

اگر آیت مبارک ذیل کی تلاوت اسی طرح روزانہ کرتا رہے تو پروردگار عالم فتوح حرب اور قوم کی سرداری عطا فرمائے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ (الاعراف ۸۹)

اور اگر آیت مبارکہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کی روزانہ تلاوت اس کے اعداد کے مطابق کیا کرے تو پروردگار عالم فتح وفیروزی عنایت فرمائے اور تمام امور میں خیر وصلاح حاصل ہو۔ ہر قسم کی بندشیں ٹوٹ جائیں۔ سہولت وآسانیاں غیب سے نمودار ہوں۔

اس آیت کو مفاتح کہتے ہیں۔ یہ استخارہ کا کام دیتی ہے اس کو ایک روئی کے کپڑے پر لکھ کر پھر مطلب لکھے اور سرہانے رکھ کر سوجائے جب تک نیند نہ آئے۔ الفتاح کا ذکر کرتا رہے تو جو بھی مقصود ہو خواب میں اس کا کشف ہوگا۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (الانعام ۵۹)

جو شخص الفتاح کا ذکر کرنے والا ہوگا اس پر ایک رات میں ہی استخارہ کھلے گا اور حقیقت حال معلوم ہوگی کسی بھی گمشدہ چیز یا پوشیدہ حالات کا معلوم کرنا یا دوسرے کے دلوں کا حال معلوم کرنا آسان ہوگا۔

کیسا بھی مرض ہو نجات ملیگی

تمام امراض جسمانی اور روحانی کے لئے سات بیری کے پتے لیں اور جس وقت ان کو درخت سے توڑیں ہر بار ایک پتہ توڑتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اس کے بعد وہ پتے پانی میں ڈال دیں اور پانی میں ہاتھ ڈال کر پانی کو ہلاتے رہیں اور معوذتین پڑھتے رہیں۔ کل سات سات مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد مریض کو غسل دے کر بیری کے پتے مریض کے سیدھے بازو پر باندھ دیں۔ ۲۴ گھنٹے کے بعد ان پتوں کو اسی بیری کے درخت کی جڑ میں دبادیں جہاں سے توڑے تھے۔ انشاء اللہ مریض تندرست ہوجائے گا۔ اگر مرض شدید ہو تو اس عمل کو تین بار کریں۔ اور ایک دن چھوڑ کر کریں۔

(بقیہ برج ثور)

اور بعض اوقات نادانستگی میں ایسا کرتی ہیں تاکہ جنگ جیت سکیں۔ ایسی جنگوں سے بچنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن یہ جنگ ہر عورت کو لڑنی پڑتی ہے۔ اس لئے بعض اوقات چاہنے کے باوجود انہیں لڑنی ہی پڑتی ہے۔

اکثر ثور لڑکیاں بڑی اچھی مصوری کرتی ہیں جب کہ کچھ ناخنوں کو خوبصورتی سے رنگنے کا کام کرتی ہیں۔ کچھ شاعری کرتی ہیں یا رومانٹک ناول لکھتی ہیں۔ جب کہ کچھ محبت بھرے خوبصورت خطوط لکھتی ہیں یا چھوٹے چھوٹے خوبصورت نوٹ لکھ کر شوہر کے تکیے کے ساتھ لگادیتی ہیں۔ بہرحال یہ جو کچھ بھی لکھتی ہیں۔ دل پر اثر کرنے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ اندرونی طور پر یہ بے حد رومانٹک ہوتی ہیں۔

اپنے دلی جذبات کا اظہار شوہر بچوں اور چھوٹے چھوٹے جانوروں یا پھولوں کی دیکھ بھال کرکے کرتی ہیں۔ ننھی منی ثور لڑکی جس طرح کسی بیمار بلی یا کتے کے بچے کی یا بیمار پودے کی دیکھ بھال کرسکتی ہے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا۔

ثور لڑکیوں میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ مرد کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرسکتی ہیں کہ وہ ان کی حفاظت کرے اور سب کچھ وہ اداکاری کرکے کرتی ہیں یا پھر تحفظ کی شدید خواہش انھیں ایسا کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ وجہ کوئی بھی ہوسکتی ہے تاہم ثور لڑکیاں شاذونادر ہی کنواری رہتی ہیں۔ ویسے ان کے شوہر کو ان سے محبت کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے کتے یا بلی یا پھولوں سے بھی محبت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن وہ غریب ان کے تیکھی جادو کا مارا ہوتا ہے۔ لہٰذا سب کچھ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو نوچندی جمعرات کو مندرجہ ذیل آیت کسی سفید کاغذ پر ہرے رنگ کی پنسل سے لکھیں۔ اور کسی صالح مرد کے پہنے ہوئے کپڑے میں تعویز بنا لڑکی کے گلے میں ڈالدیں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کی شادی ہوجائیگی آیت یہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

تصوّف

انسان فوقیت کا طالب رہتا ہے

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ کی وفات کا وقت قریب آگیا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا "آپ نے اپنی اولاد کو مفلس و نادار چھوڑا ہے کہ اُس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے" عمر بن عبدالعزیزؒ نے جواب میں فرمایا کہ "میری اولاد میں سے دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو خدا سے ڈرتے ہوں گے۔ ان کے لئے تو خدا کافی ہے۔ وہ صالحین کا والی و کفیل ہے اور دوسرے گروہ جو گناہوں پر مائل ہوں گے۔ میں اُن کے لئے کچھ چھوڑتا تو یقیناً ان کے معاصی کو تقویت پہنچاتا۔ اور یہ مناسب نہ تھا۔ ایک اور واقعہ آپ کا یہ منقول ہے کہ منصب خلافت پر فائز ہونے سے پہلے آپ نے ایک ہزار درہم کا ایک حلّہ خرید فرمایا اور اس کو غور سے دیکھکر فرمایا کہ "حلّہ تو بہت اچھا ہے مگر عیب صرف اتنا ہے کہ ذرا سخت و کرخت ہے" اس کے بعد آپ نے ایام خلافت میں ایک اور حلّہ چار یا چھ درم میں خرید کیا اور فرمایا "حلّہ بہتر ہے اگر اس میں زیادہ نرمی نہ ہوتی" لوگوں نے عرض کیا "حضرت جی! خلافت سے پہلے آپ نے یہ فرمایا تھا اور اب یہ فرماتے ہیں اس کا سبب کیا ہے؟" آپؒ نے فرمایا کہ "انسان ہمیشہ فوقیت کا طالب ہوتا ہے۔ خلافت سے پہلے میں اس ذائقہ سے واقف تھا اور بہتر سے بہتر چیز کا خواستگار، لیکن اب جب کہ خلافت کے منصب پر فائز ہوں اس سے زیادہ فوقیت میرے لئے دُنیا میں کچھ اور نہیں ہوسکتی۔ اس لئے اس سے زیادہ عظمت و فوقیت اب صرف خدا ہی کے ہاں نصیب ہوسکتی ہے اور اس کے حصول کا ذریعہ ترکِ دُنیا یا انقطاع لذت و خواہشات ہی ہے"

چار چیزوں میں عمر بسر کرنی چاہیے

کسی نے حاتم صمؒ سے پوچھا "آپ نے اپنی عمر کن کن چیزوں میں گزارا" "چار چیزوں میں، ایک تو یہ کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ میں اپنے آپ کو خدا کی نظروں سے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے مجھکو شرم آتی رہی کہ میں خدا کی نظروں کے سامنے کوئی نافرمانی کروں۔ دوسرے مجھکو یہ معلوم ہوا کہ مجھ کو رزق ملے گا۔ جتنا میرا ہے اور خدا اُس کا ضامن ہے۔ اس لئے میں نے رزق کے لئے جد و جہد ترک کردی۔ تیسرے یہ کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ مجھ پر ایک فرض عائد ہے۔ جس کو میرے سوا کوئی دوسرا ادا نہیں کرسکتا اور میں اس کی ادائیگی میں مشغول رہا۔ چوتھے یہ کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ مجھ کو اچانک موت آپکڑے گی اور اس کے ہاتھ سے چھٹکارا نہ ملے گا۔ اس لئے میں نے عالم آخرت کی تیاریاں شروع کردیں اور اب میں انھیں تیاریوں میں مشغول ہوں۔

نیک کاموں میں اغراض کو شامل نہ کرو

محمد بن واسعؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے دل میں بھنا ہوا جگر کھانے کی خواہش پیدا ہوئی اور چالیس سال تک میں اس خواہش کو دباتا رہا۔ آخر ایک روز یہ خواہش بہت تیز ہوگئی اور میں نے ارادہ کرلیا کہ میں جہاد پر جاؤں گا ممکن ہے مالِ غنیمت میں ایک بکری مجھکو مل جائے اور میں اس کا جگر بھنوا کر کھا سکوں۔ چنانچہ میں مجاہدین کے ساتھ جہاد پر چلا گیا۔ مشرکین سے ہم نے جہاد کیا اور مالِ غنیمت حاصل کیا۔ میں نے مالِ غنیمت میں سے اپنے حصّے میں ایک بکری لے لی اور اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اس کی کلیجی بھون کر مجھکو دے دینا۔ میں چونکہ تھکا ہوا تھا۔ یہ کہہ کر جلد لیٹ رہا اور نیند آگئی، خواب میں دیکھتا ہوں کہ فرشتے آسمان سے اُترے ہیں اور مجاہدین کے اعمال کو لکھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایک مجاہد کا حال انھوں نے اس طرح لکھا کہ "یہ شخص اس لئے جہاد کرنے آیا تھا کہ لوگ اس کو بہادر کہیں اور اس کی شجاعت کی شہرت ہوجائے" ایک اور مجاہد کا حال یوں لکھا کہ "یہ شخص جہاد میں مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے شریک ہوا" ایک اور مجاہد کی نسبت لکھا کہ یہ شخص فخر حاصل کرنے کے لئے جہاد میں شریک ہوا" اس کے بعد وہ فرشتے میرے قریب آئے اور کہا "مسکین خواہش پرست بھنے ہوئے جگر کو کھانے کی خواہش لے کر آیا" میں نے یہ سن کر فرشتوں سے کہا خدا کی

قسم! یہ نہ لکھے" میں خداوند تعالیٰ کے حضور میں اپنی غلطی سے توبہ کرتا ہوں" اس کے بعد میں نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے "اے پروردگار! اب کبھی ایسا نہ کروں گا۔ میں تیرے حضور میں اپنی تمام شہوات و خواہشات سے توبہ کرتا ہوں"۔

خواہش نفس کی سزا

ابو تراب بخشیؒ کہتے ہیں کہ مدت العمر میں کبھی میرے دل میں کسی چیز کی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ ہاں صرف ایک مرتبہ دل میں یہ خواہش ضرور ہوئی کہ روٹی اور انڈے مل جائیں تو کھاتا۔ میں ایک مرتبہ سفر میں تھا کہ میرا گزر ایک گاؤں میں ہوا، گاؤں کا ایک شخص میرے ساتھ ہو لیا اور مجھ کو گاؤں کے سردار کے پاس لے گیا اور کہا یہ شخص بھی چوروں کے ساتھ تھا" گاؤں کے سردار نے یہ سن کر ستّر درے میرے لگوائے۔ تھوڑی دیر میں ایک شخص نے مجھ کو پہچان کر لوگوں سے کہا" یہ تو ابو تراب بخشی ہیں" یہ سن کر لوگوں نے مجھ سے معافی مانگی اور ایک شخص مجھ کو اپنے گھر لے گیا اور میرے سامنے روٹی اور انڈے پیش کئے میں نے اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا" ستّر درے کھانے کے بعد روٹی اور انڈے کھانے کو ملے ہیں"۔

چند لطائف

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے سامنے دنیا اور اس کی رونق و زینت اور خواہشات کو پیش کیا گیا۔ میں نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، پھر میرے سامنے آخرت کی نہریں، محل اور رونق کو پیش کیا گیا، میں نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہ دیکھ کر مجھ سے کہا گیا اگر تو دنیا کی طرف مائل ہو جاتا تو ہم آخرت کو چھپا لیتے یعنی آخرت کو تجھ سے محروم کر دیتے اور اگر تو آخرت کی طرف مائل ہوتا تو ہم اپنے آپ کو تجھ سے چھپا لیتے یعنی تو دیدار الٰہی سے محروم رہتا چونکہ تو نے دونوں چیزوں سے اعراض کیا ہے اس لئے ہم نے (یعنی خداوند تعالیٰ) تیرے لئے دونوں عالموں میں ------ تیرا حصّہ مقرر کر دیا ہے۔

۲: ابو یزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا" اے اللہ! میں کیونکر تجھ کو پا سکتا ہوں" فرمایا "اپنی روح کو جسم سے جدا کر دے اور آجا"۔

قسط نمبر ۱ ڈاکٹر حشمت جاہ

جادُو کا توڑ خود کیجئے!

اجازتُ اور تعویذ کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے؟

عمل کی اگر بار بار تکرار کی جائے تو دماغ حرکت پذیر ہو جاتا ہے، اس طرح ارادہ پر قابو پالیا جاتا ہے، مشق کی مدد سے مہارت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے قوتِ ارادی کی مدد سے کام میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، بنیادی فطرت روحانی علوم کی طرف طبیعت کو مائل کرتی ہے۔ ابتدائی عمر سے ان چیزوں کو بغیر سمجھے بار بار استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک کے اندر بنیادی فطرت موجود ہوتی ہے بلکہ محض تفریحاً رُوحانی قوت کا استعمال کرنے والے بھی کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ پُراسرار آرزوں کے انکشافات ہوتے رہتے ہیں۔ خیال اور ارادہ سے کام لے کر اسی پر عمل کر کے بار بار تکرار کر کے حسبِ منشاء نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اگر آپ اس کتاب سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور آپ اپنے کسی جسمانی، ذہنی یا رُوحانی مسئلے کے حل کے لئے تعویذ یا کسی عمل سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ ہر مسئلے کے ساتھ ایک روحانی نمبر یا عدد دیا گیا ہے۔ کام ہونے کی صورت میں اتنی تعداد کی کتابیں دوستوں یا عزیزوں میں تقسیم کر دیں مثلاً کسی مسئلے کے ساتھ رُوحانی نمبر یا عدد "۹" دیا گیا ہے تو آپ کم از کم ۹ زیادہ سے زیادہ نوّے کتابیں تقسیم کر دیں یہ مسئلے کی نوعیت کے مطابق ہوگا۔ اس کی کم از کم مدت ۹ دن زیادہ سے زیادہ ۹۰ دن ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ رُوحانی علوم کی امداد سے فائدہ اٹھا سکیں کم تعداد ان حضرات کے لئے ہیں جو صاحب حیثیت نہیں ہیں۔ ہر مسئلے کے ساتھ ہر رُوحانی نمبر الگ الگ ہوگا۔ اس لئے ہر نمبر کی کم از کم تعداد درج ہوں گی صاحبِ حیثیت حضرات اس نمبر کی دس گنا کتابیں تقسیم کر دیں، کتاب وہی تقسیم کریں۔ جس میں درج تعویذ یا عمل سے آپ نے فائدہ اٹھایا ہو۔ کسی عمل یا تعویذ کے اثرات کی کم سے کم مدت ایک دن زیادہ سے زیادہ مدت ۹۰ دن ہوگی کام نہ ہونے کی صورت میں جوابی لفافہ بھیج کر رابطہ کریں۔

دُرود شریف کون سا پڑھنا چاہیئے؟

کتاب میں بار بار دُرود مَدنی اور دُرود الصوفی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو مجھے سینہ بہ سینہ عطا ہوا ہے، آج کل انٹرنیٹ کا دور ہے، ۲۴ گھنٹے کے اندر آدمی پوری دُنیا کی معلومات حاصِل کرلیتا ہے۔ مجھے ڈاک کے ذریعے لاتعداد خط روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ میں حتی الامکان ان کے جوابات دینے کی کوشش کرتا ہوں ۹۹ فیصد اس قسم کے سوالات ہوتے ہیں کہ سائنس نے اتنی ترقی کرلی ہے کیا عملیات میں ہم آج بھی سینکڑوں سال پیچھے نہیں ہیں کسی عمل میں دی گئی دُعا یا آیت کی تعداد اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ اس کو پڑھنا تو درکنار صرف سوچنے کا تصور بھی نہیں کیا جاتا۔ اگر تعویذ دیا جاتا ہے تو اس کی چال نہیں دی جاتی کہ اس کو کس وقت لکھا جائے تاکہ اس کے فوائد حاصِل کئے جاسکیں تو میرا جواب یہی ہوتا ہے کہ یہ صرف کتابیں بیچنے کے لئے اس کو لکھا جاتا ہے مقصد صرف دکانداری ہوتا ہے فائدہ پہنچانا نہیں اگر عمل کی صحیح تعداد اور تعویذ لکھنے کا صحیح وقت اور لوازمات کتاب میں درج کردی جائے گی تو ان کی دکانداری کیسے چلے گی، بات بہت لمبی ہوگئی۔ ہماری اس کتاب میں آپ کو لفاظی کم اور تحقیقی مواد زیادہ ملیگا اب میں دُرود مَدنی اور دُرود صوفی یہاں درج کر رہا ہوں۔

"دُرود مَدنی"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

"دُرودِ صُوفی"

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی ؟

آج کل عام طور سے اکثر لوگوں کو شکایت ہے کہ جب ہم کوئی دُعا، وظیفہ کرتے یا تعویذ کرتے ہیں تو اس کی قبولیت کے آثار ہمیں نہیں معلوم ہوتے اور جس چیز کو طلب کرتے ہیں وہ نہیں ملتی ۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ وَقَالَ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔

ترجمہ :۔ مجھے پکارو اور مجھ سے دُعا مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا ۔ (سورۃ المؤمن آیت ۶۰)

یہ اس شبہ کا خلاصہ ہے جو آج کل اکثر لوگوں کو پیش آیا کرتا ہے کہ مصائب اور زندگی میں آنے والی مشکلوں کا سامنا کرتے ہی شکوے شکایتوں کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر الزامات کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو مشکلات کا شکار نہیں کرتا ۔ بلکہ بندہ خود ہی اپنی پیدا کردہ مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے ۔ وہ مشکلات مشرکانہ عقائد و اعمال پر مشتمل ہوتی ہیں۔ نماز انسان کو تمام برائیوں سے روک کر آدمیت کی حد میں رکھتی ہیں۔ حدیث شریف ہے ۔

الصلوٰۃ معراج المؤمنین — نماز مؤمن کی معراج ہے

ہر چیز علامت رکھتی ہے ۔صلوٰۃ (نماز) ایمان کی خاص علامت ہے جو لوگ نماز کی پابندی نہیں کرتے اُن کی کوئی دُعا، وظیفہ یا تعویذ انھیں فائدہ نہیں دیتی ۔ اُن کو چاہیئے کہ وہ باقاعدہ نماز کی پابندی کریں ۔

اگر اعمال کے اثرات ظاہر نہ ہوں تو کسی صورت عمل کو ادھورا نہ چھوڑیں ۔ بلکہ مسلسل ۹۰ دن پڑھتے رہیں ۔ یہ خیال دل میں قطعی نہ آنے دیں کہ اتنے دن تک اُسے پڑھتے رہے ، لیکن کچھ حاصل نہ ہوا اب اُسے ختم کردیں۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بے احتیاطی یا کسی غلطی کی وجہ سے عمل میں نقص رہ جاتا ہے ۔جب تک شرطوں پر پُورا نہ اترا جائے اس وقت تک اثر ظاہر نہیں ہوتا ۔ اگر تین ماہ یعنی ۹۰ دن میں کام نہ ہو تو جوابی لفافہ بھیج کر رابطہ کریں ۔

آڈیو کیسٹ کے ذریعے علاج

آج کل میڈیا کا دور ہے ۔جس بات کو معلوم کرنے کے لئے سالوں لگ جاتے تھے اس بات کا سیکنڈوں میں پتہ چل جاتا ہے ۔اس لئے ہم نے جدید ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانے کا سوچا ہے اس کتاب میں کسی عمل کے پڑھنے اور پانی پر دم کرنے کے ساتھ ساتھ قرآنی دُعاؤں اور آیات کو آڈیو کیسٹ پر مطلوبہ تعداد کے مطابق ریکارڈ کرکے مریض کو سنائے تو سونے پر سہاگہ والی بات ہوجائے گی امید ہے کہ آپ اس سے ضرور مستفید ہوں گے ۔

سحر کی تعریف

سحر ۔ لغوی اعتبار سے

جادو کے لئے عربی زبان میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔جس کی تعریف علماء نے یوں کی ہے ۔

۱۔ اللیث کہتے ہیں۔

" سحر وہ عمل ہے جس میں پہلے شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے "

(بخاری ۵۷۶۶-مسلم ۲۲۰۱-ترمذی ۲۰۶۳-ابن ماجہ ۲۱۵۶-

۲-الازھری کہتے ہیں۔

" سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے "

تہذیب اللغہ جلد چہارم صفحہ ۲۹۰-

۳-اور ابن منظور اس کی توجیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

" ساحر (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹا کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اُسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے ۔ " لسان العرب جلد چہارم صفحہ ۳۴۸ "

۴-ابن عائشہ سے مروی ہے کہ

" عربوں نے جادو کا نام سحر اس لئے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے ۔

" لسان العرب جلد چہارم صفحہ ۳۴۸ "

۵-ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں:

" ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ "سحر" باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے ۔ " مقاییس اللغہ صفحہ ۵۰۷ ، المصباح صفحہ ۲۶۷ "

۶-المعجم الوسیط میں "سحر" کی تعریف یوں ہے ۔

" سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو " المعجم الوسیط جلد ۱ صفحہ ۴۱۹

۷- صاحب محیط المحیط کہتے ہیں:

"سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوبصورت بنا کر پیش کیا جائے تاکہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔"

"محیط المحیط صفحہ ۳۹۹"

سحر۔ شریعت کی اصطلاح میں:

شرعی اصطلاح میں "سحر" کی تعریف کچھ اسطرح سے کی گئی ہے۔

۱- امام فخر الدین الرازیؒ کہتے ہیں:

"شریعت کے عرف میں "سحر" (جادو) ہر اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اُسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو۔

"المصباح المنیر صفحہ ۲۶۸"

۲- امام ابن قدامہ المقدسیؒ کہتے ہیں:

"جادو" ایسی گرہوں اور دم دُرود اور الفاظ کا نام ہے جنھیں بولا یا لکھا جائے، یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔ اور جادو واقعۃً اثر رکھتا ہے، چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے۔ بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آسکتا ہے، بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی۔

(المغنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴)

۳- امام ابن قیمؒ کہتے ہیں:

"جادو" ارواحِ خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہیں۔

(زاد المعاد جلد چہارم صفحہ ۱۲۶)

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے جس کی بنا پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے بعض وسائل:

شیطان کو راضی کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لئے جادوگروں کے مختلف وسائل ہیں۔ چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لئے قرآن مجید کو اپنے پاؤں سے باندھ کر بیت الخلاء میں جاتے ہیں۔ اور بعض قرآن مجید کی آیات کو گندگی سے لکھتے ہیں، بعض انھیں حیض کے خون سے لکھتے ہیں، بعض قرآنی آیات کو اپنے پاؤں کے نچلے حصّوں پر لکھتے ہیں۔ کچھ جادوگر سورۂ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالتِ جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لئے جانور ذبح کرنا پڑتے ہیں۔ اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر، اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

بعض جادوگر ستاروں کو سجدہ کرتے اور اُن سے مخاطب ہوتے ہیں اور بعض کو اپنی ماں یا بیٹی سے زنا کرنا پڑتا ہے اور کچھ کو عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں ایسے الفاظ لکھنا پڑھتے ہیں جن میں کفریہ معانی پائے جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کام کرواتا ہے پھر اس کی مدد اور خدمت کرتا ہے۔ چنانچہ جادوگر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرمانبردار ہوگا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا۔ اور جب جادوگر شیطان کے بتائے ہوئے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا، شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رُک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔ سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں، اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے۔ تو آپ کو میری یہ باتیں یقیناً درست معلوم ہوں گی کیونکہ اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوا ہوتا ہے۔ گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً اُسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد اور حتی کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوتا ہے، اُسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کے بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کردیتے ہیں۔

سچ فرمایا اللہ رب العزت نے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا -

ترجمہ :- "اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا (دنیا میں) اس کی زندگی تنگ گزرے گی -" سورۃ طٰہٰ آیت ۱۲۴ -

جادو قرآن و سنت کی روشنی میں

(۱) جنوں اور شیطانوں کے وجود پر دلائل :

جن، شیطان اور جادو کے درمیان بہت گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بلکہ جادو کی بنیاد ہی جنات اور شیاطین ہیں، بعض لوگ جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور اسی بنیاد پر جادو کی تاثیر کے قائل نہیں، اس لئے پہلے جنات و شیاطین کے وجود پر دلائل پیش کئے جاتے ہیں :-

قرآنی دلائل :

(۱) وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ

ترجمہ :- "اور یاد کیجیے جب ہم کئی جنوں کو تیرے پاس پھیر کر لائے -" (سورۃ احقاف آیت ۲۹)

(۲) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِىْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا

ترجمہ :- "جنوں اور آدمیوں! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سناتے اور اس دن کی ملاقات سے تم کو ڈراتے -" (سورۃ الانعام ۱۳۰)

(۳) قُلْ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا -

ترجمہ :- "کہہ دیجیے مجھے یہ وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھ سے قرآن) سنا پھر کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا" (سورۃ الجن آیت ۱)

(۴) وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا -

ترجمہ :- "اور (ہوا یہ کہ) بعض آدم زاد لوگ کچھ جنوں کی پناہ لیتے تھے جس سے اُن کا دماغ اور چڑھ گیا" (سورۃ الجن آیت ۶)

(۵) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○

ترجمہ :- "شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تم میں آپس میں دشمنی اور کینہ پیدا کردے، اور تم کو اللہ کی یاد اور نماز سے باز رکھے تو اب بھی تم باز آتے ہو یا نہیں؟" (سورۃ المائدہ آیت ۹۱)

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

ترجمہ :- "اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو اور کوئی اس کی پیروی کرے گا (وہ گمراہ ہوگا اس لئے کہ) وہ تو بے حیائی اور برے ہی کام کرنے کو کہے گا" (سورۃ النور آیت ۲۱)

اس کے علاوہ بھی قرآن مجید کی بہت سی آیات اس بارے میں موجود ہیں، بلکہ جنات کے متعلق ایک مکمل سورت قرآن مجید میں موجود ہے۔ لفظ جن قرآن مجید میں ۲۲ مرتبہ آیا ہے، لفظ الجان سات مرتبہ اور لفظ شیطان ۶۸ مرتبہ اور شیاطین کا ۱۸ مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے اس موضوع سے متعلق قرآنی دلائل کی کثرت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

حدیث میں سے چند دلائل :

(۱) حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو ہم سے اچانک غائب ہوگئے، چنانچہ ہم انہیں وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کرنے لگے اور آپس میں ہم نے کہا کہ شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے یا قتل کر دیا گیا ہے۔ ہماری وہ رات انتہائی پریشانی کے عالم میں گزری، صبح ہوئی تو ہم نے آپ کو غار حرا کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا، ہم نے آپ کو بتایا کہ رات آپ اچانک ہم سے غائب ہوگئے تھے۔ ہم نے آپ کو بہت تلاش کیا، لیکن آپ کے نہ ملنے پر رات بھر پریشان رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میرے پاس جنات کا ایک نمائندہ آیا تھا تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اور جا کر انہیں قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اس جگہ پر گئے اور ہمیں اُن کے نشانات اور اُن کی آتشیں علامات دکھائیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتایا کہ جنوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے فرمایا: "ہر ایسی ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر بسم اللہ کو پڑھا گیا ہو، اور ہر گوبر تمہارے جانوروں کا کھانا ہے"، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہنے لگے "لہذا تم ہڈی اور گوبر کے ساتھ استنجاء مت کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے جن بھائیوں

کا کھانا ہے۔" (مسلم جلد چہارم صفحہ ۱۷۰ شرح نووی)

(۲) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریاں اور دیہاتی ماحول بہت پسند ہے، سو جب تم اپنی بکریوں اور اپنے دیہات میں ہو اور اذان کہو تو اپنی آواز بلند کر لیا کرو۔ کیونکہ مؤذن کی آواز کو جو جن، جو انسان اور جو چیز بھی سنتی ہے وہ قیامت والے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔"

(مؤطا مالک جلد ا صفحہ ۶۸۔ بخاری جلد ۶ صفحہ ۳۴۲، نسائی جلد ۲ صفحہ ۱۲۔ ابن ماجہ اوّل صفحہ ۲۳۹)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر نکلے اور ان کا ارادہ عکاظ کے بازار میں جانے کا تھا، اور ادھر شیاطین اور آسمان سے آنے والی خبروں کے درمیان رکاوٹیں پیدا کر دی گئی تھیں اور ان (شیطانوں) پر ستارے ٹوٹنے لگ گئے تھے، چنانچہ وہ جب اپنی قوم کے پاس خالی واپس آتے تو اُسے آکر بتاتے کہ ہمیں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور ہم پر شہاب ثاقب کی مار پڑنے لگ گئی ہے تو وہ آپس میں کہتے کہ ایسا کسی بڑے واقعے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ لہذا مشرق و مغرب میں جاؤ اور دیکھو کہ یہ رکاوٹیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں۔؟

چنانچہ تھامہ کا رُخ کرنے والے شیاطین (جنات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آنکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نخلہ میں تھے اور عکاظ میں جانے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی، ان جنات کے کانوں میں قرآن کی آواز پڑی تو وہ اُسے غور سے سننے لگ گئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم یہی وہ چیز ہے جو ہمیں آسمان کی خبریں سننے سے روک رہی ہے، سو یہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور ان سے کہنے لگے: "ہم نے عجیب و غریب قرآن سنا ہے، جو کہ بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے، سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اپنے پروردگار کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے۔"

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ) کو اتار دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنوں کی بات کے متعلق بذریعہ وحی آگاہ کر دیا گیا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۵۳ مسلم جلد ۴۔ صفحہ ۱۶۸ شرح نووی)

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"فرشتوں کو نور سے، جنوں کو آگ کے شعلے سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہارے لئے بیان کر دی گئی ہے۔"

(مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۱۵۳، ۱۶۸، مسلم جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۳ شرح نووی)

(۵) حضرت صفیہ بنت حییؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بیشک شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔"

(بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۸۲ مسلم جلد ۱۴ صفحہ ۱۵۵)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے کوئی جب بھی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب بھی پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا، پیتا ہے۔

(مسلم جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۱)

(۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے، شیطان اس کے پہلو میں نوکدار چیز چبھوتا ہے۔ جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے۔ سوائے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کی ماں کے۔" (بخاری جلد ۸ صفحہ ۲۱۲ مسلم جلد ۵ اصفحہ ۱۲۰)

(۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہا ہو، تو آپؐ نے فرمایا:

"یہ وہ شخص ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کرتا ہے۔"

(بخاری جلد ۳ صفحہ ۲۸ مسلم جلد ۱ صفحہ ۶۴)

(۹) ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ سو جو شخص خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے وہ اپنی بائیں طرف تین بار آہستہ سے تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ

طلب کرے، ایسا کرنے سے بُرا خواب اس کے لئے نقصان دہ نہیں ہوگا۔"
(بخاری جلد ۱۲ صفحہ ۲۸۳ مسلم جلد ۱۵ صفحہ ۱۶)

(۱۰) **ابوسعید الخدریؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

"تم میں سے کوئی جب بھی جمائی لے تو اپنے ہاتھ کے ساتھ منہ بند کرلے، کیونکہ (ایسا کرنے کی وجہ سے) شیطان مُنہ میں داخل ہو جاتا ہے۔"
(مسلم جلد ۱۸ صفحہ ۱۲۲ مسند دارمی جلد ا صفحہ ۳۲۱)

اس موضوع کی دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن طلب حق کے لئے یہی کافی ہیں جو ذکر کردی گئی ہیں۔ اور اُن سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ جنات اور شیاطین کا وجود کوئی وہم نہیں، حقیقت ہے اور اس حقیقت کو وہم وہی شخص قرار دے سکتا ہے جو ضدی اور متکبر ہو۔

(۲) جادُو کے وجُود پر دلائل

قرآنی دلائل:

(۱) فرمان الٰہی ہے:۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ج وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ○ سورہ بقرہ آیت ۱۰۲

ترجمہ:۔ "اور سلیمانؑ کی بادشاہت میں شیطان جو پڑھا کرتے تھے۔ وہ لوگ اس کی پیروی کرنے لگے حالانکہ سلیمان کافر نہ تھے، البتہ یہ شیطان کافر تھے جو لوگوں کو جادو، سکھاتے تھے، اور وہ باتیں جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتاری گئی تھیں، اور وہ دونوں (ہاروت وماروت) کسی کو جادو نہیں سکھاتے تھے۔ جب تک یہ نہیں کہہ لیتے کہ ہم آزمائش میں ہیں پس تو کافر نہ ہو۔ پھر بھی وہ ان سے ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی کرادیں حالانکہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کا جادو سے کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں۔ جن میں فائدہ کچھ نہیں، نقصان ہی نقصان ہے۔ اور یہودیوں کو یہ معلوم ہے کہ جو کوئی (ایمان دے کر) جادو خریدے وہ آخرت میں بدنصیب ہے اگر وہ سمجھتے ہو تو جس کے عوض انھوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، اس کا بُرا بدلہ ہے۔"
(سورۂ بقرہ آیت ۱۰۲)

(۲) قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ اَسِحْرٌ هٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ○

ترجمہ:۔ "موسیٰ نے کہا تم سچ بات کو، جب وہ تمہارے پاس آئی جادو کہتے ہو بھلا یہ کوئی جادو ہے؟ اور جادوگر تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔"
(سورۂ یونس آیت ۷۷)

(۳) فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○

ترجمہ:۔ "جب انھوں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو موسیٰ نے کہا: یہ جو تم لے کر آئے ہو وہ تو جادو ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو باطل کردے گا۔ کیونکہ اللہ شریر لوگوں کا کام بننے نہیں دیتا، اور اپنی باتوں سے اللہ حق کو حق کر دکھائے گا۔ اگرچہ نافرمان لوگ بُرا مانیں۔"
(سورۂ یونس آیت ۸۱ تا ۸۲)

(۴) فَاَوْجَسَ فِىْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○

ترجمہ:۔ "موسیٰ اپنے دل ہی دل میں سہم گیا، ہم نے کہا: مت ڈر، بے شک تو ہی غالب رہے گا۔ اور جو عصا تیرے داہنے ہاتھ میں ہے، اس کو (میدان میں) ڈال دے انھوں نے جو ڈھونگ رچایا ہے۔ اس کو ہڑپ کر جائے گا انھوں نے

جو کچھ کیا ہے اس کی حقیقت کچھ نہیں جادو کا تماشا ہے، اور جادوگر جہاں جائے کامیاب نہیں ہوتا۔"
(سورۂ طٰہٰ آیت ۶۷ تا ۶۹)

(۵) وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَلْقِ عَصَاکَ ج فَاِذَا ھِیَ تَلْقَفُ مَا یَاْفِکُوْنَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ فَغُلِبُوْا ھُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ۝ وَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ سٰجِدِیْنَ ۝ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ۝

ترجمہ:- "اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی تو بھی اپنا عصا ڈال دے، سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے اُن کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کیا، پس حق ظاہر ہوگیا اور انھوں نے جو کچھ بنایا تھا سب جاتا رہا، پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے اور خوب ذلیل ہو کر پھرے، اور وہ جو جادوگر تھے سجدہ میں گر گئے، کہنے لگے: ہم ایمان لائے رب العالمین پر، جو موسیٰ وہارون کا بھی رب ہے۔" ۔
(سورۃ الاعراف ۱۱۷ تا ۱۲۲)

(۶) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ: "آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے، اور اندھیری رات کی تاریکی کے شر سے جب اس کا اندھیرا پھیل جائے، اور گرہ لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے بھی، اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔"
(سورۃ الفلق آیت ۱ تا ۵)

امام قرطبیؒ (وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ) کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں:"
وہ جادوگر عورتیں جو دھاگوں کی گرہیں بنا کر ان پر دم کرتی اور پھونکتی ہیں۔" (تفسیر القرطبی جلد ۲۰، صفحہ ۲۵۷)

اور حافظ ابن کثیرؒ اسی کی تفسیر میں کہتے ہیں: "مجاہد، عکرمہ، حسن، قتادہ اور ضحاکؒ نے "النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ" سے جادوگر عورتیں مراد لی ہیں۔" (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۷۳)

اور یہی بات ابن جریر طبریؒ نے بھی کہی ہے، اور قاسمیؒ کہتے ہیں کہ مفسرین نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے۔ تفسیر القاسمی جلد ۱۵، صفحہ ۳۰۲)

جادو اور جادوگروں کے متعلق دیگر بہت سی آیات موجود مشہور ہیں اور اسلام کی تھوڑی بہت معلومات رکھنے والا شخص بھی ان سے واقف ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے چند دلائل:

(۱) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قبیلہ بنو زریق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے (جسے لبید بن الاعصم کہا جاتا تھا) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں کام کر لیا ہے، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ہوتا تھا، یہ معاملہ ایسے چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (یا ایک رات) میرے پاس تھے اور بار بار اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے تھے، اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگے: "اے عائشہؓ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری دُعا قبول کر لی ہے، میرے پاس دو آدمی آئے تھے، جن میں سے ایک میرے سر اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور ایک نے دوسرے سے پوچھا:

اس شخص کو کیا ہوا ہے؟
اس پر جادو کیا گیا ہے۔
کس نے کیا ہے؟
لبید بن الاعصم نے
کس چیز میں کیا ہے؟
کنگھی، بالوں اور کھجور کے خوشے کے غلاف میں۔
جس چیز میں اس نے جادو کیا ہے، وہ کہاں ہے؟ بر ذروان میں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ صحابہ کرامؓ کے ساتھ اس کنویں پر آئے (اُسے نکالا اور پھر) واپس آ گئے اور فرمانے لگے:
"اے عائشہؓ! اس کا پانی انتہائی سُرخ رنگ کا ہو چکا تھا اور اس کی کھجوروں کے سر ایسے تھے جیسے شیطان کے سر ہوں۔" (یعنی وہ انتہائی بد شکل تھیں)۔

میں نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے جادو کنویں سے نکالا نہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ لوگ کسی شر اور فتنہ میں مبتلا ہو جائیں۔"

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نکالنے کا حکم دیا اور پھر اُسے زمین میں دبا دیا گیا۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۲۲، مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۱۴، کتاب السلام باب السحر)

شرح حدیث

یہودیوں نے، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے لبید بن الاعصم (جو اُن میں سب سے بڑا جادوگر تھا) کے ساتھ یہ بات طے کرلی تھی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرے گا اور وہ اُسے اس کے بدلے میں تین دینار دیں گے۔ چنانچہ اس بدبخت نے یہ کام اسطرح کر ڈالا کہ ایک چھوٹی سی لڑکی کے ذریعے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آتی جاتی تھی، آپ کے چند بال منگوا لئے اور ان پر جادو کرکے انھیں بئرِ ذروان میں رکھ دیا۔

اس حدیث کی مختلف روایات کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ جادو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کے قریب جانے سے روکنے کے لئے تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی سے جماع کرسکتے ہیں، پھر جب قریب ہوتے تو نہ کرپاتے۔ بس اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی اثر تھا، اس کے علاوہ آپ کی عقل اور آپ کے تصرفات جادو کے اثر سے محفوظ تھے۔

اس جادو کی مدت میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، بعض نے چالیس دن اور بعض نے کوئی اور مدت بیان کی ہے۔ اللہ کو ہی معلوم ہے کہ اس کی مدت کتنی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دُعا کی اور اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول کرلی اور دو فرشتوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اتار دیا۔ جن کے درمیان ایک مکالمہ ہوا (جو گذشتہ سطروں میں بیان کیا گیا ہے) اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگیا کہ جادو اس نے کیا ہے اور کس چیز میں کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا گیا یہ جادو انتہائی شدید تھا، اور اسے یہودیوں کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں بچالیا اور اس کا اثر صرف اتنا ہوسکا جو کہ ذکر کردیا گیا ہے۔

اعتراض اور اس کا جواب:

المازری کہتے ہیں: مبتدعین نے اس حدیث کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کے خیال کے مطابق یہ حدیث منصب نبوت کی توہین اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے اور اسے درست ماننے سے شریعت پر اعتماد اٹھ جاتا ہے، ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال آتا ہو کہ جبریل آئے حالانکہ وہ نہ آئے ہوں اور یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ وحی نہ کی گئی ہو۔

پھر کہتے ہیں کہ مبتدعین کا یہ کہنا بالکل غلط ہے معجزات نبوت اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ دین کے سلسلے میں معصوم اور سچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت جب معجزات جیسے قوی دلائل سے ثابت شدہ حقیقت ہے تو اس کے خلاف جو بات بھی ہوگی وہ بیجا تصور کی جائے گی۔

(زاد المسلم جلد ۱ صفحہ ۲۲۱)

ابو الجکینی الیوسفی کا کہنا ہے:

"جہاں تک جادو سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متاثر ہونے کا تعلق ہے، تو اس سے منصب نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیونکہ دُنیا میں انبیاء پر بیماری آسکتی ہے جو آخرت میں اُن کے درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہے، لہٰذا جادو کی بیماری کی وجہ سے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیاوی امور میں سے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کیا ہوتا تھا، اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دی کہ آپ پر جادو کیا گیا ہے اور وہ فلاں جگہ پر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے وہاں سے نکال کر دفن بھی کروادیا تھا تو اس سے رسالت میں کوئی نقص نہیں آتا، کیونکہ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہی تھی۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل متاثر نہیں ہوئی۔ صرف اتنی بات تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہوتا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کے قریب گئے ہیں جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا، سو اتنا اثر بیماری کی حالت میں کسی بھی انسان پر ہوسکتا ہے۔" پھر کہتے ہیں:

"اور حیرت اس شخص پر ہوتی ہے کہ جو جادو کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیمار ہونے کو رسالت میں ایک عیب تصور کرتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں فرعون کے جادوگروں کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جو قصہ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ جناب موسیٰ کو بھی اُن کے جادو کی وجہ سے یہ خیال ہونے لگا تھا کہ ان کے پھینکے

ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں ثابت قدم رکھا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی۔"

(سورۂ طٰہٰ آیت ۶۶ تا ۶۹)

مگر حضرت موسیٰؑ کے متعلق کسی نے نہیں کہا کہ جادوگروں کے جادو کی وجہ سے انھیں جو خیال آرہا تھا وہ اُن کے منصب نبوت کے لئے عیب تھا، (سو اگر وہ عیب نہیں تھا تو جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیش آیا وہ بھی عیب نہیں ہوسکتا کیونکہ) اس طرح کی بیماری انبیاء پر آسکتی ہے جس سے اُن کی ایمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انھیں اُن کے دشمنوں پر فتح نصیب کرتا ہے۔ خلاف عادت معجزات عطا کرتا ہے، جادوگروں اور کافروں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے اور بہترین انجام متقی لوگوں کے لئے خاص کردیتا ہے۔"

(زاد المسلم جلد ۴ صفحہ ۲۲)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔"

صحابہ کرامؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ سات کام کون سے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی شخص کو بغیر حق کے قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ کے دن پیٹھ پھیر لینا اور پاک دامن ایمان والی بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

بخاری جلد ۵ صفحہ ۳۹۳ مسلم جلد ۲ صفحہ ۸۳

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے بچنے کا حکم دیا ہے اور اُسے ہلاک کردینے والے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے محض وہم خیالی نہیں۔

(۳) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا، پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا، اتنا اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا۔"

(ابوداؤد (۳۹۰۵) ابن ماجہ (۳۷۲۶)، الصحیحہ للالبانی (۷۹۳) صحیح سنن ابن ماجہ (۳۰۰۲)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سیکھنے کا ایک راستہ بتلایا ہے تاکہ مسلمان اس راستے سے بچ سکیں، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جادو ایک حقیقی علم ہے جسے باقاعدہ طور پر حاصل کیا جاتا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے۔

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ۔

ترجمہ: پھر وہ ان دونوں سے اس چیز کا علم حاصل کرتے ہیں، جس سے وہ خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتے ہیں۔"

مذکور حدیث اور آیت دونوں جادو کا علم حاصل کرنے کی مذمت کے ضمن میں آئی ہیں، جس سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ جادو دوسرے علوم کی طرح ایک علم ہے اور اس کے چند اصول ہیں جن پر اس کی بنیاد ہے۔

(۴) عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے فال نکالی یا اس کے لئے فال نکالی گئی، اور جس نے غیب کو جاننے کا دعویٰ کیا یا وہ غیب کو جاننے کا دعویٰ کرنے والے کے پاس گیا، اور جس نے جادو کیا یا اس کے لئے جادو کیا گیا اور جو شخص نجومی کے پاس آیا اور وہ جو کچھ کہتا ہے اس نے اس کی تصدیق کردی تو اس نے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے کفر کیا۔"

الھیثمی نے المجمع (جلد ۵ صفحہ ۲۰) میں کہا ہے کہ اس حدیث کو البزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح بخاری کے رجال میں سے ہیں سوائے اسحاق بن الربیع کے جو کہ ثقہ ہے اور المنذری الترغیب (۴ صفحہ ۵۲) میں کہتے ہیں: اس حدیث کی سند اچھی ہے اور الشیخ البانی تخریج الحلال والحرام (۲۸۹) میں کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہ کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے اور جادوگر کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی چیز سے ہی منع کرتے ہیں جو حقیقتاً موجود ہو۔

(۵) ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ شراب پینے والا، جادو پر یقین رکھنے والا، اور قطع رحمی کرنے والا۔

ابن حبان اور الالبانی تخریج الحلال والحرام (۲۹۱) میں کہتے ہیں: یہ حدیث حسن کے درجے کو پہنچتی ہے۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کہ جادو بذات خود اثرانداز ہوتا ہے۔ سو ہر مومن پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جادو یا کوئی اور چیز سوائے اللہ کی مرضی کے کچھ نہیں کرسکتی۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

ترجمہ: "اور وہ (جادوگر) کسی کو جادو کے ذریعے نقصان نہیں

پہنچا سکتے، سوائے اس کے کہ اللہ کا حکم ہو۔"

(۶) حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو شخص علم غیب کا دعوی کرنے والے کے پاس یا جادوگر کے پاس یا نجومی کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس نے اس کی تصدیق کر دی، تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارے گئے دین سے کفر کیا، الحافظ المنذریؒ الترغیب (جلد ۴ صفحہ ۵۳) میں کہتے ہیں: اس حدیث کو البزار اور ابو یعلی نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے اچھی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

علماء کے اقوال:

(۱) امام خطابیؒ کہتے ہیں:

"کچھ لوگوں نے جادو کا انکار کیا ہے اور اسکی حقیقت کو باطل قرار دیا ہے۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ جادو ثابت اور حقیقتاً موجود ہے۔ اس کے ثبوت پر عرب، فارس، ہند، اور کچھ روم کی اکثر قوموں کا اتفاق ہے، اور یہی قومیں صفحۂ ہستی پر بسنے والے لوگوں میں افضل ہیں اور انھیں میں علم و حکمت زیادہ ہے۔ اور فرمانِ الٰہی ہے:- (يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ) وہ لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں۔"

اور اس سے پناہ طلب کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے: (وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ) اور جادو کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہیں جن کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو دیکھی ہوئی چیزوں اور بدیہی باتوں کو نہ مانتا ہو.... سو جادو کی نفی کرنا جہالت اور نفی کرنے والے پر تردید کرنا بے ہودگی اور فضول کام ہے۔ (شرح السنۃ جلد ۱۲۔ صفحہ ۱۸۸)

(۲) امام قرطبیؒ کا کہنا ہے

"اہل السنۃ کا مذہب یہ ہے کہ جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، جب کہ معتزلہ اور امام شافعیؒ کے شاگردوں میں سے ابو اسحٰق الاستر ابادی کا مذہب یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور یہ محض ایک ملمع سازی، حقیقت پر پردہ پوشی اور وہم و گمان ہے اور شعبدہ بازی کی قسموں میں سے ایک ہے، اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بھی اس کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ (يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعٰى) یعنی کہ حضرت موسیٰ کو ایسے خیال آیا کہ جادوگروں کے پھینکے ہوئے ڈنڈے دوڑ رہے ہیں اور یوں نہیں فرمایا کہ وہ فی الواقع دوڑ رہے تھے، اور اسی طرح سے فرمایا (سَحَرُوْا أَعْيُنَ النَّاسِ) یعنی انھوں نے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا۔

پھر امام قرطبیؒ کہتے ہیں:

"ان آیات میں معتزلہ وغیرہ کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ ہمیں اس بات سے انکار نہیں کہ خود تخیل یعنی کسی کو وہم و گمان میں مبتلا کر دینا بھی جادو کا ایک حصہ ہے۔ اور اس کے علاوہ دیگر عقلی و نقلی دلائل سے بھی جادو کا فی الواقع موجود ہونا ثابت ہے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) آیت (وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ ......) میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ وہ جادو کا علم سکھاتے تھے۔ چنانچہ علم جادو حقیقت میں موجود نہ ہوتا تو اس کی تعلیم ممکن نہ ہوتی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس بات کی خبر دیتے کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

(۲) فرعون کے بلائے ہوئے جادوگروں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (وَجَاءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ) یعنی وہ عظیم جادو لے کر آئے۔

(۳) سورۂ فلق سبب نزول پر مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ لبید بن اعصم کے جادو کی وجہ سے نازل ہوئی۔

(۴) صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ یہودیوں کے قبیلے بنو زریق سے تعلق رکھنے والے لبید بن اعصم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا..... اور اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیئے گئے جادو کا اثر ختم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: إِنَّ اللّٰهَ شَفَانِي اور شفا اسی وقت ہوتی ہے جب بیماری ختم ہو جائے، سو اس سے ثابت ہوا کہ واقعتاً جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تھا۔ مذکورہ آیات و احادیث جادو کے فی الواقع موجود ہونے کی یقینی اور قطعی دلیلیں ہیں اور اسی پر ان علماء کا اتفاق ہے جن کے اتفاق کو اجماع کہتے ہیں، رہے معتزلہ وغیرہ تو ان کی مخالفت ناقابل اعتبار ہے۔

امام قرطبیؒ مزید کہتے ہیں:

"جادو کا علم مختلف زمانوں میں منتشر رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں گفتگو کرتے رہے ہیں، سو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

اور صحابہ وتابعین کرام میں سے کسی ایک سے اس کا انکار ثابت نہیں۔"
(تفسیر قرطبی: ۴۶/۲)

(۳) امام رازیؒ کا کہنا ہے:
"جادو ثابت اور فی الواقع موجود ہے، اور جس پر جادو کیا جاتا ہے اس پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اور کچھ لوگوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ جادو حقیقتاً موجود نہیں ہے اور محض وہم گمان ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ جادو ان چیزوں میں سے ہے جن کا علم باقاعدہ طور پر سیکھا جاتا ہے اور یہ کہ جادو کی وجہ سے جادوگر کافر ہو جاتا ہے اور یہ کہ جادو کر کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی جاسکتی ہے۔ چنانچہ یہ ساری باتیں کسی ایسی چیز کے متعلق ہی ہوسکتی ہیں جو فی الواقع موجود ہو، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو والی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ چند چیزوں کو دفن کیا گیا تھا اور پھر انہیں نکال دیا گیا، تو کیا یہ سب کچھ جادو کی حقیقت کی دلیل نہیں ہے؟ اور یہ بات عقلاً بعید نہیں ہے کہ باطل سے مزین کئے ہوئے کلام کو بولتے وقت یا چند چیزوں کو آپس میں ملاتے وقت یا کچھ طاقتور کو اکٹھا کرتے وقت جس کا طریقہ کار جادوگر کو ہی معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی خلاف عادت کام کو واقع کر دے۔

اور یہ بات تو ہر شخص کے مشاہدے میں موجود ہے کہ کچھ چیزیں انسان کی موت کا سبب بن جاتی ہیں مثلاً زہر وغیرہ اور کچھ چیزیں انسان کو بیمار کر دیتی ہیں۔ مثلاً گرم دوائیاں اور کچھ چیزیں انسان کو تندرست بنا دیتی ہیں مثلاً وہ دوائیاں جو بیماری کے الٹ ہوتی ہیں، سو اسی طرح کا مشاہدہ کرنے والا آدمی اس بات کو بھی عقلاً بعید نہیں سمجھتا کہ جادوگر کو چند ایسی چیزوں کا علم ہو جو موت کا سبب بنتی ہوں یا اُسے ایسا کلام معلوم ہو جو تباہ کن ثابت ہو یا میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہو۔
(زاد المسلم صفحہ ۲۲۵ جلد ۴)

(۴) امام نوویؒ کہتے ہیں:
"اور صحیح یہ ہے کہ جادو حقیقتاً موجود ہے اور اسی موقف کو اکثر و بیشتر علماء نے اختیار کیا ہے اور کتاب و سنت سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (فتح الباری صفحہ ۲۲۲ جلد ۱۰)

(۵) امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:
"اور جادو فی الواقع موجود ہے اور اس کی کئی اقسام ہیں، وہ جو کہ مار دیتا ہے، اور وہ جو کہ بیمار کر دیتا ہے، اور وہ جو کہ خاوند کو بیوی کے قریب جانے سے روک دیتا ہے، اور وہ جو کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دیتا ہے۔ اور یہ بات تو لوگوں کے ہاں بہت مشہور ہے کہ جادو کی وجہ سے شوہر اپنی بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوتا، پھر جب اس سے جادو کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو وہ جماع کرنے کے قابل ہو جاتا ہے، اور یہ بات تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہے۔ جس کا انکار کرنا ناممکن ہوتا ہے، اور اس سلسلے میں جادوگروں کے قصے اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ ان سب کو جھوٹا قرار دینا ناممکن ہے۔" (المغنی جلد ۱، صفحہ ۱۰۶)

مزید کہتے ہیں:
"جادو جھاڑ و پھونک اور گرہیں لگانے کا نام ہے، جس سے دل و جان پر اثر ہوتا ہے۔ بیماری کی شکل میں، یا موت کی شکل میں، یا میاں بیوی کے درمیان جدائی کی شکل میں۔ فرمان الٰہی ہے: (فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ) "وہ لوگ ان دونوں فرشتوں سے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھنے لگے۔"

اور فرمایا: (وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ) یعنی وہ جادوگر عورتیں جو اپنے جادو پر گرہیں لگاتی اور ان پر پھونک مارتی ہیں، ان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، سو جادو کی اگر کچھ حقیقت نہ ہوتی تو اس سے پناہ طلب کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔" (فتح المجید صفحہ ۳۱۴)

(۶) علامہ ابن قیمؒ فرماتے:
"فرمان الٰہی (وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ) اور حدیث عائشہؓ اس بات کے دلائل ہیں کہ جادو اثر انداز ہوتا ہے اور واقعتاً موجود ہے۔"
(بدائع الفوائد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷)

(۷) امام ابن ابی العز حنفیؒ فرماتے ہیں:
"علماء نے حقیقت جادو اور اس کی اقسام میں اختلاف کیا ہے، ان میں سے اکثر یہ کہتے ہیں کہ جادو کبھی جادو کئے گئے آدمی کی موت کا سبب بنتا ہے اور کبھی اس کی

بیماری کا۔" شرح العقیدة الطحاویہ صفحہ ۵۰۵۔

جادو کی اقسام

☆ امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام۔
☆ امام راغبؒ کے نزدیک جادو کی اقسام۔
اقسام جادو کی وضاحت۔

امام رازیؒ کے نزدیک جادو کی اقسام

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ جادو کی آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) ان لوگوں کا جادو جو سات ستاروں کی پوجا کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہی سات ستارے کائنات کے امور کی تدبیر کرتے ہیں اور خیر و شر کے مالک ہیں، اور یہ لوگ تھے جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو نبی بنا کر بھیجا۔

(۲) اصحاب اوہام اور نفوس قوی کا جادو: الرازیؒ نے اس بات کی دلیل کہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے، یہ پیش کی ہے کہ ایک درخت کا تنا جب زمین پر پڑا ہو تو انسان اس پر چل سکتا ہے، لیکن اگر اسی تنے کو کسی نہر پر پل بنا کر گاڑ دیا جائے تو وہ اس پر نہیں چل سکتا، اس سُرخ رنگ کی چیزوں کی طرف دیکھے، اور جس شخص کو مرگی کا دورہ پڑ گیا وہ چمکیلی اور گھومنے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھے۔ اور یہ سب تصورات صرف اس لئے اختیار کئے گئے ہیں کہ انسانی نفس فطری طور پر ان وہموں کو قبول کر لیتا ہے۔

(۳) جادو کی تیسری قسم یہ ہے کہ گھٹیا ارواح یعنی شیطانی قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کرنا اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد سے ممکن ہے، بشرطیکہ ان میں کفر و شرک پایا جاتا ہو۔

(۴) شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا۔ چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اسی عمل پر لگائے ہوتے ہیں، اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے۔ جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی، سو وہ حیران رہ جاتے ہیں، اور لوگوں کی اسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے

(۵) وہ عجیب و غریب چیزیں جو بعض آلات فٹنگ سے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً وہ بگل جو ایک گھوڑ سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے، اور اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ میں جو وقت مقررہ پر خود بخود بجنے لگ جاتے ہیں۔ امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ اس کو درحقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے۔ اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(۶) بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لے کر عجیب و غریب بیماریوں کے علاج دریافت کرنا۔

(۷) دل کی کمزوری، اور یہ اس وقت ہوتی ہے۔ جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے "اسم اعظم" معلوم ہے اور جنات اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کر لیتا ہے اور خواہ مخواہ اس سے ڈرنے لگ جاتا ہے، اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے، اُسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آجاتا ہے۔

(۸) چغل خوری کر کے لوگوں میں نفرت کے جذبات بھڑکا دینا اور ان میں سے کچھ کو اپنے قریب کر لینا اور اُن سے اپنے مطلب کا کام نکالنا۔

حافظ ابن کثیرؒ ان آٹھ اقسام کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ان اقسام میں سے بہت ساری قسموں کو امام رازیؒ نے فن جادو میں اس لئے شامل کر دیا ہے کہ ان کو سمجھنے کیلئے انتہائی باریک بین عقل درکار ہوتی ہے، اور سحر عربی زبان میں ہر ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو باریک ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۱۔ صفحہ ۱۴۷)

امام راغبؒ کے نزدیک اقسام جادو:

امام راغب کہتے ہیں: "سحر" کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے:

(۱) جو لطیف اور انتہائی باریک ہو اور لطافت اور باریکی کی وجہ سے

اس میں دھوکہ دہی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے۔
(۲) جو بے حقیقت توہمات سے واقع ہو۔
(۳) جو شیطانوں کی مدد و معاونت سے حاصل ہو۔
(۴) جو ستاروں کو مخاطب کرنے سے ہو۔
(المفردات الراغب (سحر)

اقسام جادو کے متعلق ایک وضاحت:

امام رازیؒ اور راغب کی تقسیماتِ جادو میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے فن جادو میں وہ چیزیں داخل کر دی ہیں جن کا جادو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے لفظ سحر" کے عربی زبان میں معنیٰ کو سامنے رکھا ہے اور "سحر" عربی میں ہر اس چیز پر بولتے ہیں جو لطیف ہو اور اس کا سبب مخفی ہو۔ چنانچہ انھوں نے نئی نئی ایجادات اور ہاتھ کی صفائی سے برآمد ہونے والے امور کو بھی جادو میں شامل کر دیا ہے اور اسی طرح چغل خوری کر کے کام نکالنے کو بھی انھوں نے جادو قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان سب کے اسباب مخفی ہوتے ہیں، اور ان سب چیزوں کا ہماری بحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہماری گفتگو کا دار و مدار صرف حقیقی جادو پر ہے۔ جس میں جادوگر جنات اور شیاطین کا سہارا لیتا ہے۔

پھر ایک اور حقیقت کا بیان بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ رازی اور راغبؒ نے ستاروں کے ذریعے جادو کا عمل کرنے کا ذکر کیا ہے، جب کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ستارے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہیں اور اللہ ہی کے احکامات کے پابند ہیں اور نہ ان کی کوئی روحانیت ہے اور نہ تاثیر ہے۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جادوگر ستاروں کے نام لے کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس کے بعد ان کا جادو مکمل ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چیز جادو کی تاثیر کی وجہ سے نہیں شیطانوں کی تاثیر کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ خود شیطانوں نے جادوگروں کو یہ تعلیمات دے رکھی ہوتی ہیں کہ وہ ستاروں کو پکارا کریں۔ چنانچہ وہ جب ایسا کرتے ہیں تو خود شیطان جادو کے سلسلے میں ان سے تعاون کرتے ہیں۔ لیکن اس کا پتہ جادوگروں کو نہیں لگنے دیتے ہیں جیسا کہ کافر پتھر سے بنے ہوئے بتوں کو جب پکارتے تھے تو شیطان بتوں کے اندر سے ان کو جواب دیتے تھے، اور کافروں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہی بت اُن کے معبود ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا، یہ تو صرف شیطانوں کی طرف سے اُن کافروں کو گمراہ کرنے کا ایک طریقہ تھا۔

(باقی آئندہ)

تسدیس

زُہرہ و مشتری

یہ طلسم ان لوگوں کے لئے لکھا جاتا ہے جن کا ستارہ مشتری ہے۔ لیکن جن کے حالات اچھے نہیں ہیں۔ ہر کام میں رُکاوٹ اور ہر معاملے میں پریشانی ہوتی ہے۔ آمدنی اور مرتبہ میں ترقی نہیں ہوتی اخراجات اور پریشانیاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اس کے علاوہ اگر ان لوگوں کا کوئی خاص مقصد ہو جو پورا نہ ہوتا ہو تو یہ عمل کام دے گا۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۳ء شام تین بجکر دو منٹ پر زہرہ اور مشتری کی یہ سعد نظر قائم ہوگی۔ اس سعد وقت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنا نام معہ والدہ کے اعداد ابجد قمری سے لے کر اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) عدد کا اضافہ کریں اور اس مجموعہ کو وقت مقررہ پر ایک نقش مربع آتشی میں پُر کریں۔ قلم اور دوات نئی ہونی چاہئے نقش زعفران سے پُر کیا جائے گا۔ پھر مربع سامنے رکھکر یا باسط ایک سو چوراسی (۱۸۴) بار پڑھیں اور دم کرکے موم جامہ کراکے اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ بہترین مدد ملے گی۔

مربع پُر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کریں اور باقی کو ۴ پر تقسیم کریں۔ جو خارج قسمت ہو اُسے خانۂ اوّل میں رکھیں اور ایک ایک کا اضافہ کرتے ہوئے ۱۶ خانے پُر کریں۔ اگر تقسیم کے بعد باقی ایک ہو تو خانہ ۱۳ میں۔ اگر ۲ باقی رہیں تو خانہ ۹ میں اگر ۳ باقی رہیں تو خانہ ۵ میں مزید ایک کا اضافہ کریں۔ نقش پُر ہو جائے گا۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اب اس عمل کو مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں تاکہ پوری طرح سمجھ میں آجائے۔

مثلاً طالب کا نام ارسلان والدہ کا نام مسرت ہے۔ اعداد نام طالب مع والدہ کے ۱۰۴۲ ہوئے اب ۱۱۲ کا اضافہ کیا کل اعداد ۱۱۵۴ ہوئے۔ مربع پُر کرنے کے لئے قانون کے مطابق ۳۰ عدد تفریق کئے اور ۴ پر تقسیم کیا۔ تو حاصل قسمت ۲۸۱ آئے۔ باقی کچھ نہیں بچا مربع یہ ہوا۔

۷۸۶

۲۸۸	۲۹۱	۲۹۴	۲۸۱
۲۹۳	۲۸۲	۲۸۷	۲۹۲
۲۸۳	۲۹۶	۲۸۹	۲۸۶
۲۹۰	۲۸۵	۲۸۴	۲۹۵

باقی طریقہ وہی ہے جو عام نقوش کے سلسلے میں اختیار کیا جاتا ہے۔

چور کی شناخت کے لئے

اگر کسی کا کوئی زیور وغیرہ چوری ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ صدق دل سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر اوّل تین مرتبہ دُرود شریف اس کے بعد ایک مرتبہ سُورۂ فاتحہ پڑھکر جن حضرات پر شبہ ہو ان کے نام الگ الگ پرچوں پر مع ماں باپ کے نام کے لکھیں۔ اور ایک پرچے پر چوری ہوئی چیز کا نام لکھدیں۔ پھر ان سب کی گولیاں بنا کر کسی معصوم بچے سے دو گولیاں اٹھوائیں۔ اگر گولیوں کی تعداد جفت نہ ہو تو ایک گولی پر کسی کا بھی نام جو وہاں موجود نہ ہو لکھدیں۔ جس گولی کے ساتھ وہ گولی اٹھے گی جس پر چوری شدہ چیز کا نام لکھا ہوگا۔ تو سمجھ لیں یہی چور ہے۔

عمل خاص

کوئی عزیز آپ کا گم ہے پتہ نہیں چلتا۔ یا آپ گھر سے دور پڑے ہیں۔ گھر جانیکا خرچ نہیں یا رخصت نہیں ملتی، یا آپ کا کوئی عزیز آپ سے ناراض ہو تو یہ عمل کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ جب سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے تو اس وقت غسل کرو کپڑے پاک وصاف پہنو۔ اپنا منہ آسمان کی طرف کھڑے ہو کر اٹھاؤ اور دونوں ہاتھ نیچے چھوڑ دو اور دس مرتبہ پڑھو ا لغنیُ المغنیُ اور داہنے ہاتھ کی پہلی انگلی بند کر دو پھر دس مرتبہ پڑھکر دوسری انگلی بند کرو اسی طرح دس مرتبہ پر ایک انگلی بند کرتے جاؤ اس طرح پچاس مرتبہ میں سب انگلیاں بند ہو جائیں گی اب ہاتھ کھولکر منہ پر پھیر وادر دعا کرو کہ الٰہی فلاں شخص مل جائے یا راضی ہو جائے یا میں وطن پہونچ جاؤں پھر ہاتھ نیچے کر لو اور اسی طرح عمل کرو اس طرح دس مرتبہ کرو۔ اگر گردن دکھ جائے تو ہر مرتبہ عمل ختم کرکے دعا کے وقت گردن نیچی کر لیا کرو صرف تین دن یہ عمل کرو خدا چاہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اگر تین دن میں کامیابی نہیں ہوئی تو فکر نہ کریں عمل ختم کر دیں انشاء اللہ تعالےٰ چند روز میں اس کا اثر ظاہر ہو جائے گا۔

روحانی فارمولے

اگر بی بی اور شوہر میں نا اتفاقی ہے تو یہ نقش زعفران سے نوچندی اتوار کو لکھو یعنی چاند دیکھنے پر جو پہلا اتوار آئے اس دن سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ تک اب اگر شوہر ناراض رہتا ہے تو عورت اپنے پاس رکھے اور عورت ناراض ہے تو مرد اپنے پاس رکھے نقش کے نیچے دونوں کے نام معہ والدہ کے اس طرح لکھو۔ فلاں بنت فلاں (نام بی بی معہ مادر) علےٰ حب فلاں بن فلانتہ (نام شوہر معہ مادر) عمل یہ لکھو۔ موسیٰ کلیم اللہ جبرائیل امین اللہ عیسیٰ روح اللہ۔ عزرائیل قابض الارواح۔ الم تر الیٰ ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا۔

یا بدوح	یا بدوح / یا بدوح
یا بدوح / یا بدوح	یا بدوح

اگر کوئی بھاگ گیا ہو تو اس نقش کو سنیچر یا منگل کے دن لکھو اور نیچے بھاگے ہوئے کا نام لکھکر آگے لکھو کہ جلد آجائے اور اس نقش کو چولہے میں اس قدر گہرا دفن کرو کہ اسے گرمی پہونچتی رہے اور جلنے نہ پائے بحکم خدا ایک ہفتہ میں آجائیگا۔

۷۸۶

۸	۵	۲	۱۵
۳	۱۴	۸	۴
۱۳	نام مطلوب معہ مادر	۲۰	۱۰
۶	۱۱	نام طالب معہ مادر	۱

اگر کوئی افسر یا عزیز ناراض ہے تو عروج ماہ میں جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے سے ایک گھنٹہ تک یہ نقش زعفران سے لکھو کر چولہے میں اس قدر گہرا دفن کر دو کہ وہ گرم تو رہے مگر جلنے نہ پائے انشاء اللہ تعالیٰ وہ راضی ہو جائے گا۔ جب درمیان میں صلح ہو جائے اور وہ راضی ہو جائے تو نقش نکال کر زمین میں دفن کر دو۔

ہبوطِ شمس

١١ اکتوبر رات ١٠ بج کر ١٣ منٹ سے ١٢ اکتوبر رات ٨ بجکر ٥٤ منٹ تک شمس درجہ ہبوط میں رہے گا۔ اس وقت کے درمیان کسی بھی ساعت شمس میں یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔

اگر کسی زبردست آدمی نے کمزور کا حق دبا کر یا زمین مکان و جائیداد اپنے قبضے میں لے بیٹھا ہے اور وہ قبضہ نہیں چھوڑتا۔ یا کسی نے عناضی کرکے روزگار سے الگ کروادیا ہے یا کسی نے رُوپیہ لیا اور پھر وہ دینے کا نام نہیں لیتا تو یہ عمل انشاءاللہ کامل کامیابی دیگا اور مخالف کو مجبوراً حق حقدار کو واپس کرنا پڑے گا۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک سیسہ (سکہ) کی لوح مہیا کریں مخالف کا نام مع والدہ لے کر اس کے عدد نکالیں۔ اس میں ٥٦٤٤ عدد کا اضافہ کریں اور مربع معکوس کی چال سے پُر کریں۔ جو یہ ہے۔

١٣	٢	٣	١٦
١٢	٧	٦	٩
٨	١١	١٠	٥
١	١٤	١٥	٤

طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ٣٠ تفریق کرکے ٤ پر تقسیم کریں اور اگر باقی کچھ رہے تو اسمِ الٰہی قہار، جبّار، مذل، قابض، مہیمن میں سے ایک یا دو کے اعداد شامل کرلیں تاکہ تفریق و تقسیم کرنے سے کچھ باقی نہ بچے۔ اس مربع کو پُر کرنے میں باقی نہ بچنا چاہیئے۔ جو حاصلِ تقسیم ہو اس کو خانۂ اوّل میں رکھ کر پُر کرتے جائیں۔

لوح پر کسی نوکدار کیل سے آسانی سے نقش لکھا جائیگا۔ وقتِ مقررہ پر نقش کا بخور صندل سُرخ جلائیں۔ تنہا جگہ کام کریں۔ جب نقش لکھا جائیگا۔ تو اس کے اردگرد سورۃ فاتحہ الٹی لکھنا شروع کریں یعنی والضالین سے الحمد تک مثلاً "نیلا ضلاد" یہ والضالین کا الٹ ہے اور اس کے آگے لکھو فلاں بن فلاں پر جلد فتح ہو جلد فتح ہو، جلد فتح ہو، اور بحق کلام پاک مجھے میرا حق (یہاں حق کا نام لکھو) واپس دینے پر مجبور کرو بحق یا اسرافیل یا عزرائیل یا میکائیل یا جبرائیل۔

اس لوح کو سیاہ کپڑے میں لپیٹ کر اس مکان یا جائیداد میں دفن کردو جو غصب کی گئی ہے اور اگر عمل واپسی روزگار یا ملازمت کے لئے کیا گیا ہے تو اس لوح کی دوسری طرف ایک تصویر بناؤ جو کام کی نوعیت ظاہر کرے۔ مثلاً دفتر کا کام ہے تو کرسی پر بیٹھا ہو سامنے میز ہو، میز پر رجسٹر ہوں، کپڑے کی دُکان ہے تو تصویر میں کوئی کپڑا ناپ رہا ہو۔ غرضیکہ جیسا روزگار تھا، ویسی غرضی تصویر بناؤ شکل و شباہت ملانا ضروری نہیں۔ اب اس لوح کو دفتر یا دکان جہاں ملازم تھے کسی طرح رکھوادو۔ دیکھو کیا ظہور میں آتا ہے فہم سے کام لیکر مربع تیار کرو تاکہ غلطی نہ ہو۔ تلوار کا ہاتھ ترچھا پڑے تو وہ بھی کام نہیں کرتی۔

اگر کسی عورت کے لڑکا زندہ نہ رہتا ہو

بعض عورتوں کو لڑکے کا نقصان ہوتا ہے ان کے جب بھی لڑکے کا حمل ہوتا ہے اسقاط ہوجاتا ہے یا پھر بچہ پیدا ہونے کے بعد مرجاتا ہے ایسی عورتوں کیلئے بزرگوں نے یہ عمل بتایا ہے اجوائن اور سیاہ مرچ کو باریک پیسو اگر کسی مردبان میں رکھ لیں اور پھر بروزن بوقت ١٢ بجے چالیس مرتبہ سورۃ الشمس پڑھیں اس طرح کہ ہر بار اوّل آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں اور ہر بار مردبان پر دم کرتے رہیں۔ مردبان کا ڈھکن عمل کے وقت کھلا رکھیں۔ اس سفوف کو احتیاط رکھ لیں اور حمل ٹھہرنے کے بعد روزانہ ایک چٹکی نہار منہ عورت کو کھلاتے رہیں۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد بھی عورت اسی طرح کھاتی رہے جب تک بچے کا ماں کا دودھ نہ چھوٹ جائے۔ انشاءاللہ بچہ زندہ رہے گا اور تندرست رہے گا بچے کے پیدا ہونے کے بعد سورۃ قریش ١١ مرتبہ پڑھکر پانی پر دم کرکے اس پانی سے بچے کو نہلادیں۔ اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

الہام

پاک صاف ہوکر اعتقاد سے آنکھیں بند کرکے اس نقشہ پر انگلی رکھو جس حرف پر انگلی پڑے اس حرف کو چھوڑ کر پھر چار چار حرف چھوڑ کر پانچواں حرف لکھتے جاؤ جب نقشہ ختم ہو تو جو حرف ایک یا دو۔ یا تین باقی رہیں ان کو نقشہ کے اول حرف میں ملاکر اسی طرح پانچواں حرف لکھتے جاؤ مگر ان حروف کو پہلے حروف پر مقدم کرو یہاں تک کہ اس جگہ آجاؤ جس حرف پر تمہاری انگلی پڑی تھی اب آپ ان تمام حروف کو جوڑیں اس سے ایک صاف عبارت پیدا ہوگی جو تمہارے سوال کا جواب ہوگی۔ اور یہ جواب تجربے سے بحکم خدا صحیح ہوگا۔

س	ی	ا	ا	ی	ن	ھ	پ	س	ھ
ھ	س	ا	س	س	ا	ا	س	ا	ا
د	ل	س	ل	ل	ن	ا	ا	ا	ا
ی	پ	ل	پ	چ	س	ک	م	ک	ھ
س	ے	ی	ی	ا	د	د	ن	ح	ھ
ا	ا	ن	ا	ے	ک	س	ف	ل	ا
ت	ط	ع	ت	م	ا	ے	ح	م	ی
ل	ک	ا	ع	د	ی	چ	ص	م	پ
س	ھ	ل	و	و	ا	ز	ک	ل	ر
چ	ی	ر	ی	ی	ھ	ا	ی	ھ	ھ
ی	د	ن	ے	و	ص	ھ	گ	خ	ک
د	م	ے	ا	ا	ر	ف	س	ص	م
ت	ی	ف	ت	د	ب	د	ر	ر	ر
س	ن	م	ق	س	ر	ھ	ف	ی	ت
ھ	ی	ی	ن	ھ	و	ن	د	ھ	و
گ	ھ	ھ	ی	گ	ا	ے	ے	ن	ا

قرضِ زر

۱۷۔۱۸ سال کا عرصہ گذرا کہ یہ عمل شائع ہوا تھا۔ یہ عمل ایک خاص وقت پر ہوتا ہے ممکن ہے کہ اس عمل کے کرنے کا وقت درمیان میں بھی آیا ہو اور خیال نہ کیا ہو مگر اب اتفاق سے اس عمل کے کرنے کا وقت ۱۱ر جولائی سنہ ۲۰۰۲ء میں آگیا ہے

شام کے ۶ بجے سے ۷ بجے تک ایک گھنٹہ کا وقت اس کے کرنے کا ہے معمولی کام ہے مگر فائدہ میں بڑے عملیات کی برابر ہے۔ چاند کی تاریخوں میں اختلاف رہتا ہے اس لئے آپ ۱۱ر جولائی جمعہ کے دن شام کے ۶ بجے سے ۷ بجے تک یہ کام کرلیں۔ دو تین دن پہلے جنگل سے عمدہ چکنی مٹی لائیے اور اسے خوب گوندھ کر ایک چوکور ٹکیا بنائیے اور اسے خشک کرلیجئے اب وقت بالا پر مٹی کی ٹکیا پر یہ مثلث خوب گہرا چاقو کی نوک سے کندہ کریں۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۶۶	۳۷۴
۳۷۳	۳۷۰	۳۶۸
۳۶۷	۳۷۵	۳۶۹

مٹی کی ٹکیا خوب موٹی بنائیے اور اس ٹکیہ پر خوب عطر ملئے اور سرخ رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر مکان کے کسی خاص گوشہ میں دفن کردیں جس میں چلنا پھرنا نہ ہو خدا چاہے تو اس گھر میں خیر و برکت ہوگی آپ خود اور گھر والے آفات و بلیات سے محفوظ رہیں گے۔ اور خدائے پاک برکت عطا فرمائے گا۔

مسلمانوں پر قرآن کے پانچ حقوق

یہ خدا کی بنائی ہوئی دنیا ہے اس میں ہمیں خدا کی مرضی کے مطابق رہنا چاہئے۔ دنیا میں خدا کی مرضی کے مطابق رہنے کا طریقہ کیا ہے؟ یہی وہ سوال ہے جس کا جواب دینے کے لئے خدا نے اپنے پیغمبر دنیا میں بھیجے پیغمبروں نے انسان کو آسان زبان میں کھول کھول کر بتایا کہ انسان سے خدا کو کیا مطلوب ہے۔ قرآن اس پیغمبرانہ ہدایت کا مستند مجموعہ ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ خدا اس کو اپنے وفادار بندوں میں شمار کرے اور اس کو اپنی ابدی رحمتوں میں حصہ دار بنائے اس کیلئے لازم ہے کہ وہ قرآن کو بمعہ ترجمہ پڑھے اور اس کو اپنی زندگی کا راہنما بنائے۔ قرآن اس کائنات میں انسانوں پر خدا کا سب سے بڑا انعام ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید وہ نعمت ہے کہ اگر ہم اس سے وابستہ رہتے ہیں تو ہماری دنیا بھی سدھر جاتی ہے اور آخرت بھی۔

اب ہم مسلمانوں کی بدقسمتی دیکھئے کہ ہمارے پاس وہ نسخہ ہدایت موجود ہے جو دنیا اور آخرت کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے لیکن ہم اس کی عظمت سے ناواقف ہیں۔ ہماری مثال اس فقیر کی سی ہے جس کے کشکول میں ہیرا موجود ہو لیکن وہ اپنی نادانی میں اسے کانچ کا ٹکڑا سمجھ کر دوسروں سے بھیک مانگتا پھرتا ہو۔ یہ وہ نسخہ کیمیا ہے جو قوموں کی تقدیر بدل دینے کی قوت رکھتا ہے۔ ہمارا اصل کام یہ ہے کہ پوری دیانت داری کے ساتھ پہلے یہ سمجھیں کہ اس کتاب مبارک کے ہم پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں، پھر ان کی بہترین طریقے سے ادائیگی کی بلا تاخیر فکر کریں۔ اس لئے کہ ان کا براہ راست تعلق ہماری نجات سے ہے۔

ہم پر قرآن مجید کے ۵ حقوق ہیں۔

۱۔ قرآن پر ایمان لائیں (۲) اس کی تلاوت کریں (۳) اس کو سمجھیں اور اس پر غور کریں (۴) اس پر عمل کریں (۵) اور اسے دوسروں تک پہنچائیں۔

اگر ہم قرآن مجید کے ان حقوق کو ادا کریں تو دنیا اور آخرت کی کامیابیاں ہمارے حصہ میں آئیں گی لیکن اگر ہم نے ان ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا تو یہی قرآن خدا کی عدالت میں ہمارے خلاف بطور دلیل پیش ہوگا آیئے ان حقوق کو تفصیل میں سمجھنے کی کوشش کریں۔

پہلا حق۔ یہ بات بظاہر عجیب سی معلوم ہوگی کہ مسلمانوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ قرآن مجید پر ایمان لائیں۔ لیکن یہ بات آپ آسانی سے سمجھ جائیں گے۔ اگر اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ ایمان کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک زبان سے اقرار کرنا اور دوسرا دل سے تصدیق کرنا اور ایمان مکمل تبھی ہوتا ہے جب زبانی اقرار کے ساتھ ساتھ دل کا یقین بھی انسان کو حاصل ہو جائے۔ اس لئے کہ جس پر ہمارا یقین ہو، ہمارا عمل اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ آپ کو معلوم ہے کہ آگ جلاتی ہے اس لئے کوئی شخص آگ میں انگلی نہیں ڈالتا۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہمیں قرآن مجید پر یقین کامل ہے لیکن ہمارا طرز عمل اس کے خلاف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دراصل ہمارا ایمان کمزور ہے ہم زبان سے تو اس کے کلام خدا ہونے کے یقین کا اعلان کرتے ہیں لیکن قلبی یقین کی دولت سے ہم محروم ہیں۔ ورنہ جسے یقین حاصل ہو جائے اس کا تو اوڑھنا بچھونا ہی قرآن بن جاتا ہے۔ ایمان کی اس کمی

کو پورا کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ خود قرآن مجید ہے۔

وہ جنس نہیں ایمان جسے لے آئیں دکان فلسفہ سے
ڈھونڈے سے ملے گی قاری کو قرآن کے سیپاروں میں۔

جب ہمیں یہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ قرآن خدا کا کلام ہے اور ہماری ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے تو پھر اس کے ساتھ ہمارے تعلق میں ایک انقلاب آجائے گا پھر ہمیں محسوس ہوگا کہ اس زمین کے اوپر اور آسمان سے نیچے قرآن سے بڑھ کر کوئی دولت اور اس سے عظیم تر کوئی نعمت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو قرآن جیسی دولت عطا ہوئی اور پھر بھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کسی کو اس سے بڑھ کر نعمت ملی اس نے قرآن کی قدر و منزلت کو نہیں پہچانا"۔ تلاش حق کی نیت سے اسے پڑھا اور اس پر غور و فکر کیا جائے تو سارے حجابات دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور انسان کا باطن نور ایمان سے جگمگا اٹھتا ہے۔

دوسرا حق:- ہم مسلمانوں پر قرآن مجید کا دوسرا حق یہ ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کریں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی بار بار تلاوت کیوں ضروری ہے؟ انسان کے وجود کے دو حصے ہیں۔ ایک اس کا گوشت پوست کا جسم جو مٹی سے بنا ہے اور دوسرا حصہ اس روح پر مشتمل ہے جس کی نسبت خود خدا نے اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے۔ حیوانی وجود چونکہ مٹی سے بنا ہے۔ لہٰذا اس کی تمام تر ضروریات زمینی وسائل ہی سے پوری ہوتی ہیں۔ ہم زمین کی خوراک جتنی زیادہ اور بہتر کھائیں گے اتنا ہی ہمارا حیوانی وجود صحت مند و مضبوط ہو جائے گا۔ لیکن روح کا تعلق چونکہ اس زمین سے نہیں لہٰذا اس کی غذا بھی زمین سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ وحی الٰہی کی شکل میں آسمانوں سے آتی ہے۔ اس لحاظ سے قرآن حکیم دراصل ہماری روح کے لئے غذا کا کام دیتا ہے اور اس کی تلاوت روح کی نشو و نما اور اسے تر و تازہ رکھنے کا اہم ذریعہ ہے۔ جس طرح ہم اپنے جسم کو صحت مند اور توانا رکھنے کے لئے مسلسل محنت کرتے اور اچھی سے اچھی غذا کا اہتمام کرتے ہیں۔ اسی طرح اپنی روح کو تر و تازہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم بار بار قرآن کی تلاوت کریں۔

قرآن صرف ایک بار سمجھ لینے کی چیز نہیں ہے بلکہ بار بار پڑھنے اور ہمیشہ پڑھتے رہنے کی چیز ہے۔ اس لئے کہ یہ روح کے لئے غذا ہے اور جس طرح انسانی جسم کو زندگی برقرار رکھنے کے لئے قوت و توانائی کے لئے مسلسل غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح روح کے لئے غذا قرآن حکیم۔ اگر قرآن ایک بار سمجھ لینے کی چیز ہوتی تو کم از کم حضورؐ کو تو اس کے بار بار پڑھنے کی قطعاً کوئی حاجت نہ تھی لیکن قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو مسلسل قرآن پڑھتے رہنے کی بار بار تاکید ہوئی۔ یہ مومن کی روح کی غذا، اس کے ایمان کو تر و تازہ اور سرسبز و شاداب رکھنے کا اہم ترین ذریعہ اور مصائب و مشکلات کے مقابلے کے لئے اس کا سب سے مؤثر ہتھیار ہے۔ ہر شخص قرآن کے اس حصے کو جو اسے یاد ہو اپنا اصل اثاثہ اور سرمایہ سمجھے اور اس میں مسلسل اضافے کے لئے کوشش کرتا رہے تاکہ وہ اپنی روح کو زیادہ سے زیادہ عمدہ سے عمدہ صورت میں غذا فراہم کر سکے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ظاہری آداب میں با وضو ہونا، لباس کا پاک ہونا اور قبلہ رو ہو کر با ادب بیٹھنا شامل ہیں اسی طرح اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر تلاوت کا آغاز کیا جائے۔ باطنی آداب یہ ہیں کہ دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت کا احساس ہو اور اللہ تعالیٰ کے محاسبے کا خوف اور اس کی محبت کا جذبہ دل میں پیدا کرنے کی نیت ہو۔ اسی طرح تلاوت ہمیشہ ہدایت حاصل کرنے کی نیت سے کرنی چاہئے اور دل میں یہ ارادہ ہونا چاہئے کہ جو کچھ سمجھ میں آیا اس پر عمل کروں گا اور قرآن کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی کا رخ موڑ دوں گا۔ تلاوت کو باقاعدہ اپنے روزانہ کے معمولات میں شامل کیا جائے۔ اچھی سے اچھی آواز سے پڑھنا چاہئے۔ قرآن کی ہر آیت کے معانی اور مفہوم کو سمجھتے ہوئے اور اس کے اثرات کو دل میں سموتے ہوئے پڑھا جائے۔ ہر مسلمان زیادہ سے زیادہ قرآن یاد کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

تیسرا حق:- قرآن مجید کا تیسرا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے۔ قرآن کو بے سمجھے بغیر تلاوت کا بھی یقیناً ثواب ہے۔

اصل میں تو یہ بہترین زندگی گزارنے کا طریقہ ہے اسی قرآن پر عمل کی بدولت عرب ایک پسماندہ ترین قوم سے بام عروج پر پہنچے۔ قرآن اپنے آپ کو مجسم یاد دہانی اور نصیحت کہتا ہے یاد دہانی ہمیشہ کسی بھولی بسری بات کی کرائی جاتی ہے اور یاد دہانی کے لئے کوئی نشانی بہت کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ کے کسی عزیز دوست نے چند سال قبل آپ کو تحفے میں کوئی قلم دیا قلم آپ کہیں رکھ کر بھول گئے کافی عرصے بعد آپ کو وہ قلم کہیں نظر آجاتا ہے اس کو دیکھتے ہی اس دوست کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے بالکل اسی طرح قرآن کی آیات بھی نشانی کا کام کرتی ہیں۔ ہم اپنی غفلت کی وجہ سے اللہ کو بھول جاتے ہیں لیکن جب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو اس کا ایک ایک جملہ نشانی کا کام کرتا ہے اور اس پر غور کرنے سے اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے ہر جملے کو آیت کہتے ہیں جس کا مطلب ہے نشانی۔ یعنی قرآن کی آیات کو اگر ہم سمجھ کر پڑھیں۔ تو اللہ پر ایمان اور اس کی بندگی کے عہد کی یاد دہانی ہو جاتی ہے۔ اور چونکہ اس یاد دہانی کی ضرورت ہر شخص کو ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو اس پہلو سے نہایت آسان بنا دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے "ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان بنا دیا ہے کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔"

چوتھا سبق:۔ قرآن وہ کسوٹی ہے جس پر روز قیامت ہمارے اعمال پرکھے جائیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم اس کسوٹی پر اپنے اعمال ابھی پرکھ لیں۔ روز حشر تو مہلت عمل ختم ہو چکی ہوگی۔ لہٰذا قرآن مجید کا چوتھا حق ہر مسلمان پر یہ ہے کہ وہ اس پر عمل کرے اور اسے اپنی زندگی کے لئے رہنما بنائے۔ قرآن کو پڑھنا اور سمجھنا بھی زیادہ مفید تب ہوگا جب اس پر عمل بھی کیا جائے قرآن تو تمام لوگوں کے لئے راہنمائی ہے اس میں ہمارے ہر معاملے کے لئے ہدایات موجود ہیں قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں کن باتوں پر عمل کرنا چاہئے اور کن باتوں سے بچنا چاہئے۔ نہ یہ جادو کی کتاب ہے جس کا پڑھنا بلاؤں سے بچنے کے لئے کافی ہو نہ یہ محض برکت کے حصول کیلئے نازل ہوئی ہے کہ بس اس کی تلاوت سے ثواب حاصل کر لیا جائے یا اس کے ذریعے مرتے وقت جان نکلنے کی تکلیف کم کرنے کا کام لیا جائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے "جس شخص نے کسی ایسی چیز کو اپنے لئے جائز ٹھہرا لیا جسے قرآن نے حرام قرار دیا ہو تو ایسا شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا۔" ہماری بنیادی ذمہ داری ہے کہ ہم قرآن کو اس ارادے سے پڑھیں اور سمجھیں کہ ہمیں ہر صورت قرآن کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہے۔ چاہے ہمیں کتنی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ اور کیسی ہی قربانیاں دینی پڑیں۔ اس کے بغیر قرآن پر عمل کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ قرآن کے بعض پڑھنے والے ایسے ہیں جنہیں سوائے لعنت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ جب وہ قرآن میں یہ پڑھتے ہیں "جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو" اگر وہ خود جھوٹ بولتے ہیں تو یہ لعنت خود انہی پر ہوئی۔ اسی طرح کم تولنے، تھوڑا ناپنے، پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے اور طعنہ دینے والے قرآن حکیم کو پڑھتے ہوئے خود قرآن مجید کی دردناک سزاؤں کے قابل ٹھہرتے ہیں۔ جب ہم حضورؐ اور ان کے اصحابؓ کی زندگیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی زندگیوں میں قرآن رچا بسا ہوا تھا۔ ان کا ہر ہر عمل اس بات کی گواہی دیتا تھا کہ انہوں نے قرآن کو واقعی اپنا راہنما بنا لیا ہے اور انہوں نے اپنی مرضی کو قرآن کے فیصلے کے آگے جھکا دیا۔

حضورؐ کی سیرت ایک حدیث کے مطابق قرآن ہی تو تھی۔ ہمارے لئے اس میں رہنمائی یہ ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ قرآن کے مطابق زندگی گزاریں تو ہمارے لئے حضورؐ کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ گویا حضورؐ کے نقش قدم پر چلنا قرآن پر عمل کرنے کا ذریعہ ہے۔ تاہم خیال رہے کہ قرآن کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا دنیوی و اخروی کامیابی کے لئے ضروری ہے یہودیوں میں یہ گمراہی پیدا ہو گئی تھی کہ وہ توریت کی بعض ہدایات پر عمل کرتے تھے اور بعض احکامات کو توڑ ڈالتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بڑے سخت الفاظ میں تنبیہ فرمائی ہے ارشاد ہوتا ہے۔ "یہ کیا بات ہے کہ تم کتاب خدا کے بعض احکامات کو تو مانتے ہو اور بعض سے انکار

کردیتے ہو تو جو تم میں سے ایسی حرکت کریں ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں اور جو کام تم کرتے ہو، اللہ ان سے غافل نہیں ہے۔“ (بقرۃ ۸۵) آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا اصل سبب یہی ہے کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے ہم قرآن حکیم کے بعض احکامات پر تو عمل کرتے ہیں لیکن اکثر قرآن حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ قرآن سے ہماری بے پرواہی کا یہ عالم ہے کہ ہم یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتے کہ قرآن میں ہمیں کیا ہدایات اور احکامات دیئے گئے ہیں۔ انسان قرآن کی انگلی پکڑ کر اسکے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش عملاً شروع کردے تو صراط مستقیم پر گامزن ہو جائے گا اور درجہ بدرجہ ہدایت میں ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اگر انسان جانتے بوجھتے قرآن کے احکام پر عمل نہ کرے تو یہ جرم عظیم ہے جس کی سب سے بڑی سزا توفیق سلب ہونے کی شکل میں ملتی ہے غرضیکہ قرآن سے فائدہ اٹھانے کی صحیح ترین صورت یہ ہے کہ اس کا جتنا علم اور سمجھ انسان کو حاصل ہو وہ ساتھ کے ساتھ اپنے اعمال وافعال، عادات واطوار اور سیرت و کردار کا جزو بنتا چلا جائے اور اس طرح قرآن اس کی شخصیت میں مسلسل سرایت کرتا جائے گا بصورت دیگر خدشہ یہ ہے کہ حضورؐ کے قول مبارک کے مطابق ”قرآن یا تو تمہارے حق میں حجت بنے گا یا تمہارے خلاف۔“

پانچواں حق:۔ قرآن حکیم کا پانچواں اور آخری حق یہ ہے کہ اسے لوگوں تک پہنچایا جائے یعنی اس کے پڑھنے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام لوگوں تک اس کے پیغام ابدی کو پہنچائیں۔ اس لئے کہ اگر ہم مسلمان اس قرآن کو پوری دنیا تک نہیں پہنچائیں گے تو اور کون پہنچائیگا؟ حضورؐ تو اللہ کے آخری نبی تھے اب قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا لہٰذا جن لوگوں تک اللہ کا پیغام ابھی تک نہیں پہنچا ان تک اس پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری حضورؐ کی امت پر ہے حضورؐ نے مسلسل ۲۳ سال اسی قرآن کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اور یاد رکھئے کہ یہ کوئی

آسان کام نہ تھا بہت پرمشقت اور محنت طلب تھا اس راہ میں آپ نے ہر طرح کی مصیبتوں کو پو صبر و تحمل سے برداشت کیا اور اپنے مشن کو جاری ر حتیٰ کہ آپ کی بھرپور جدوجہد کے نتیجے میں ایک نظ حکومت قائم کرکے ثابت کردیا کہ اللہ کا بتایا ہوا ہی صحیح ترین راستہ ہے اور اللہ کا دین دنیا کے تم نظاموں سے بہتر ہے پھر اپنے آخری خطبہ حج کے مو پہلے تو آپ نے تمام صحابہؓ سے یہ گواہی لی کہ کیا م اللہ کا دین اور اس کا پیغام تم تک پہنچا دیا ہے تمام صحابہؓ نے بلند آواز سے یہ کہا کہ ہم گواہی د کہ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کردیا ہے۔ تب آپ نے فر ”اب جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کی ذمہ داری ہے اللہ کے دین اور اس کے پیغام کو ان تک پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں۔“ یعنی حضورؐ نے اپنے مشن کو پورا کے بعد اب قیامت تک آنے والی بقیہ پوری نوع تک اللہ کے کلام کو پہنچانے کی ذمہ داری امت کے پر ڈال دی آپ نے فرمایا پہنچاؤ میری طرف سے ایک ہی آیت۔“ یعنی اگر کسی شخص نے ابھی صرف ا ہی آیت سیکھی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اسی ایک آ کو دوسروں تک پہنچائے اور اس طرح تبلیغ قرآن نبوی مشن میں اپنا حصہ ادا کرے معلوم ہوا کہ قرآن تبلیغ کرنا ہر مسلمان کے ذمے ہے۔ جس نے جتنا قرآن اور سیکھا ہو وہ اس کی تبلیغ کرے اور جتنا مزید سیکھ جائے اتنا ہی دوسروں تک پہنچاتا جائے اور یہ ک نچلے درجے کا کام نہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علی نے فرمایا: ”تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھ دوسروں کو سکھائے۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے ” ہم نے تمہیں اپنے پاس سے نصیحت کی کتاب عطا ک ہے جو شخص اس سے منہ پھیرے گا وہ قیامت کے گناہ کا بوجھ اٹھائے گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ عذا میں مبتلا رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ا کے لئے برا ہو گا۔ (طٰہٰ ۹۹۔۱۰۱)

خدا ہم سب کو یہ حقوق ادا کرنے کی توفیق عط فرمائے۔ آمین۔

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ ۱۵

	سوالات	الف	ب	ج	د
		متوقع جوابات			
١	صحابہؓ کون سی نماز پڑھ رہے تھے جب تحویل قبلہ کا حکم ہوا	فجر	ظہر	عصر	مغرب
٢	غزوات کی کل تعداد کتنی ہے؟	٢٧	٢٨	٢٩	٣٠
٣	بیماری کے کتنے دنوں میں سرکارِ دو عالمؐ خود آ کر نماز پڑھاتے رہے؟	٧	٩	١١	١٣
٤	انسان کا ڈھانچہ کتنی ہڈیوں سے بنا ہے؟	٢٠١	٢٠٢	٢٠٤	٢٠٦
٥	شطرنج کا کھیل سب سے پہلے کس ملک میں شروع ہوا تھا؟	امریکہ	برطانیہ	عرب	ہندوستان
٦	مندروں کا شہر کسے کہا جاتا ہے؟	ایودھیا	بنارس	متھرا	تروپتی
٧	حجرِ اسود کس پیغمبر کی تلاش ہے؟	حضرت آدمؑ	حضرت ابراہیمؑ	حضرت اسمٰعیلؑ	حضرت موسیٰؑ
٨	علمِ نجوم کے ماہر پیغمبر کا نام بتایئے؟	حضرت زکریاؑ	حضرت ادریسؑ	حضرت یونسؑ	حضرت عیسیٰؑ
٩	مسجد نبویؐ کی تعمیر کس ماہِ ہجری سے شروع ہوئی تھی؟	ماہِ رمضان	ماہِ شوال	ماہِ ربیع الاول	ماہِ رجب
١٠	یہ شعر کس کا ہے؟ اُن کو دیکھے سے جو آ جاتی ہے مُنہ پر رونق ٭ وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے	مرزا غالب	جگر مرادآبادی	ذوق دہلوی	مومن

نوٹ:- جواب دیتے وقت ٹوکن ضرور لگائیں جو اسی شمارے میں موجود ہے۔ آپ کے جوابات ہمیں ۲۸ ستمبر تک ضرور مل جانے چاہئیں۔

ٹوکن پر اپنا نام مع ولدیت اور اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

خط و کتابت کا پتہ:- مقابلہ ۱۵ - ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند (یو، پی) پن کوڈ نمبر ٢٤٧٥٥٤

آپ کتنے پانی میں ہیں ؟

مقابلہ ۱۳ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	الف	معراج کی شب سرکارِ دو عالمؐ کا استقبال حضرت آدمؑ نے کیا تھا
۲	ب	حافظ ابن حجر عسقلانی کا نام احمد تھا
۳	ج	سرکارِ دو عالمؐ کے وصال کے وقت مدینہ منورہ میں دس مسجدیں تھیں۔
۴	د	سرکارِ دو عالمؐ کی دوسری شادی کے وقت عمر پچاس سال تھی۔
۵	د	آزادی کے بعد ہندوستان میں پہلے چناؤ ۱۹۵۲ء میں ہوئے تھے۔
۶	ج	دنیا کا سب سے زیادہ مالدار ملک سوئزرلینڈ ہے۔
۷	ج	انسان کے جسم میں ۲۰۶ ہڈیاں ہوتی ہیں۔
۸	الف	مولانا حسرت موہانیؒ کا نام فضل الحسن تھا۔
۹	ج	دنیا میں سب سے زیادہ تیز رفتار گاڑیاں جاپان میں چلائی جاتی ہیں۔
۱۰		وصال و دیدار کی خوشی کیا اگر تمہاری رضا نہیں ہے / خدا تمہاری رضا کو رکھے فراق بھی بے مزا نہیں ہے } یہ شعر مولانا عامر عثمانی کا ہے

ایک غلطی والے دو حل موصول ہوئے۔

۱۔ غلام محمد تیلی پسر خدام حسن تیلی۔ دھوبی محلہ بٹ مالو۔ سری نگر ۱۹۰۰۰۹

۲۔ داؤد خاں پسر محمد خاں چھپکر ۱۷۱ پنساری محلہ مقام وڈاک خانہ و تحصیل مہاڈ ضلع رائے گرمہ ۴۰۲۳۰۱

ان حضرات کو سندِ خصوصیت عنقریب روانہ کردی جائے گی۔

بالکل صحیح حل ایک موصول ہوا۔

۱۔ شمس اللہ ایسٹ مین سی ایم سی بلڈنگ بسانٹ جوزف انگلش اسکول بنگلور ۵۶۰۰۶۸

انھیں سندِ امتیاز انشاء اللہ عنقریب روانہ کردی جائے گی۔

اس مقابلے میں شامل ہونے کے لئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات کا موصول ہوجانا بھی ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھیجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ نمبر ضرور تحریر کریں۔

منیجر
۲۴۷۵۵۴
ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

سورتیں اور ان کے فضائل

سورہ انفال

ہول کے مرض اضطراب قلب خفقان کے لئے مینہ کا پانی سے اس آیت کا سات مرتبہ سات روز تک لکھ کر پلانا یا مینہ کے پانی سے زعفران گھول کر سات مرتبہ آیت لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالنا بفضلہ تعالیٰ بہت مفید ہے۔ اذیغشیکم النعاس سے به الاقدام تک۔

سورہ یونس

اگر کہیں مسلمانوں کا کسی غیر دین ومذہب والے سے جھگڑا یا مقدمہ ہو یا کہیں کوئی وبائے عام اہل اسلام اور کفار میں پھیلی ہوئی ہو اور مسلمان چاہیں کہ ہم اس وباء سے محفوظ رہیں یا یہ مقدمہ ہم جیت جائیں تو تین ہزار تین سو مرتبہ سورۂ بقرہ کی آخیر کی آیت ربنا ولا تحملنا سے القوم الکافرین تک اور سورۂ یونس کی یہ آیت وبشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم۔ گیارہ دن تک متواتر پڑھنا، نہایت مجرب اور مفید ہے، خاصیت کسی برتن میں ان آیتوں کا لکھ کر پانی سے دھوکر پلانا ہر قسم کے بیمار کو حکم الٰہی سے سات دن میں شفا دیتا ہے، آیتیں یہ ہیں۔ یا یها الناس سے مما یجمعون۔ نہایت مجرب ہے۔

سورہ ہود

جو شخص کشتی، جہاز یا ریل وغیرہ کسی قسم کی سواری میں سوار ہونے سے پہلے تین مرتبہ بسم الله مجرها و مرسٰها سے رحیم تک پڑھ لے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو کبھی کسی سواری سے تکلیف اور اذیت نہ ہوگی اور اس سواری سے زندہ سلامت اترے گا، عمل مجرب ہے۔

سورہ رعد

اگر کوئی شخص کسی ایسے خطرناک جنگل میں ایسے رستہ چلا جاتا ہے کہ جہاں درندوں کا خوف ہو اس آیت شریف کو پڑھے انشاء اللہ کسی طرح کا خوف نہ رہے گا اور نہ کوئی درندہ حملہ کرے گا، آیت یہ ہے، له معقبات سے امر الله تک خاصیت اگر کسی موقعہ پر بجلی کی کڑک اور چمک زیادہ ہو اس موقع پر یہ آیت یسبح الرعد سے الله لعظیم تک تسبیح کا پڑھنا نہایت مفید اور ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہنے کے لئے مجرب عمل ہے، خاصیت ہر ایک قسم کی گھبراہٹ اور دل کی اضطرابی کے موقعہ پر الا بذکر الله تطمئن القلوب۔ کا پڑھنا مفید اور مجرب ہے، فائدہ رعد کا ایک مرتبہ روز پڑھنا اور ہمیشہ اس عمل کا کرنا بالخاصیت خدا کی محبت دل میں پیدا کرتا ہے۔ عمل مجرب ہے۔

سورہ نحل

خاصیت اگر کسی جانور کا بیماری کی وجہ سے دودھ خشک ہوجائے تین روز تک پاؤ بھر چنے کا آٹا لے کر گیارہ مرتبہ آیت الحمد شریف اور گیارہ مرتبہ آیت وان لکم سے للشربین تک پڑھ کر آٹے پر دم کرکے جانور کو کھلائے انشاء اللہ پہلے سے زیادہ دودھ دینے لگے گا، خاصیت جس کسی شخص کو شیطانی وسوسے بہت آتے ہوں اور وہ اکیس مرتبہ صبح اور اکیس مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد ان آیتوں کو پڑھے انشاء اللہ بہت جلد شیطانی وسوسے دفعہ ہوں گے، آیتیں یہ ہیں انه لیس سے به مشرکون تک خاصیت ان الله سے محسنون۔ ایک ہزار مرتبہ جس بیمار کو پڑھ کر دم کیا جائے اگر موت اس وقت نہ ہوگی تو فوراً اسی دن مریض تندرست ہوجائے گا، کم سے کم تین روز تک اس عمل کو کیا جائے۔

فن حاضرات پر ایک مضمون

اکثر لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم حاضرات کرتے ہیں، حاضرات تو ہوجاتی ہے لیکن سوالوں کے جوابات تسلی بخش نہیں ہوتے، بچہ جھوٹ بولتا ہے یا حاضرات جھوٹ بولتی ہے، کوئی ایسا مجرب اور آزمودہ عمل بتائیں جس کے کرنے سے سوالوں کے جوابات درست ملیں، جب لوگ اس طرح کی فرمائش اور تقاضا کرتے ہیں تو اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ایسے لوگ حاضرات کے عملوں کو غلط اور فرضی تصور کرتے ہیں، اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا احساس کرنے کے بجائے مجرب اور آزمودہ عملوں کی تلاش میں رہتے ہیں، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسے لوگ ساری عمر بھٹکتے رہتے ہیں اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ عملیات سے ہی بدظن ہوجاتے ہیں۔

حاضرات کے جتنے بھی اعمال ہوتے ہیں وہ اپنی جگہ پر بالکل اٹل اور درست ہوتے ہیں ان میں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہوتی، جو لوگ ایسا سوچتے ہیں کہ شاید اعمال غلط ہوں یا فرضی ہوں، وہ لوگ غلطی پر ہیں، جہاں تک سوالوں کے جوابات کا تعلق ہے کہ وہ تسلی بخش نہیں ہوتے تو یہ بات کسی حد تک درست اس لئے ہے کہ حاضرات میں بعض اوقات جنات جعلی بزرگ بن کر آجاتے ہیں اور عامل کو بے وقوف بناتے ہیں، چونکہ یہ سب کچھ عامل کو تو نظر نہیں آتا، معمول کیا جانے کہ حاضرات اصل ہو رہی ہے یا کہ جعلی؟ میں نے پہلے بھی لکھا ہے کہ حاضرات میں جنات رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں، حاضرات میں ان کا عمل دخل بہت زیادہ ہوتا ہے، یاد رہے کہ حاضرات میں آئے ہوئے بزرگوں کی ارواح جھوٹ نہیں بولتیں، ہمیں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہئے بلکہ اپنی خامیوں کو مدنظر رکھ کر ان کو دور کرنا چاہئے، اب غور طلب بات تو یہ ہے کہ آیا حاضرات جعلی کیوں ہوتی ہے؟ اس کی کئی ایک وجوہات ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

پہلی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حاضرات کے ابتدائی قواعد اور آداب وشرائط سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں، سرسری طور پر کتابوں اور رسالوں سے عمل پڑھ کر حاضرات شروع کردیتے ہیں، یہی لوگ فون کرکے پوچھتے ہیں کہ جی معمول کیا چیز ہے؟ یا حاضرات ہم کیسے کریں؟ اب ایسے لوگوں کے بارے میں آپ خود ہی اندازہ لگالیں، یہی لوگ پھر شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے حاضرات بچوں پر کی ہے، کسی ایک پر بھی نہیں ہوئی، دوسری جو سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ بغیر زکوۃ ادا کئے حاضرات کرتے ہیں، بعض حاضرات میں توشہ کی بھی شرط ہوتی ہے لیکن ان چیزوں کو نظر انداز کردیا جاتا ہے وہ اس لئے کہ جب حاضرات

ویسے ہی ہو جاتی ہے تو زکوٰۃ کی کیا ضرورت ہے؟

حاضرات نہ ہونے یا جوابات غلط ہونے کی یہ ایک بہت بڑی وجہ ہے، جس حاضرات میں زکوٰۃ کی شرط ہو اس کو بغیر زکوٰۃ کے ہرگز نہ کریں، اگر کسی حاضرات میں توشہ کی شرط ہو تو اس کو بغیر توشہ کے نہ کریں ورنہ مایوسی یا کسی نقصان کا امکان ہے۔

اگر بغیر زکوٰۃ ادا کئے حاضرات صحیح ہوتی تو پھر کسی چلے یا ریاضت کی ضرورت ہی نہ رہتی، یہ تو سب لوگ جانتے ہیں کہ بغیر زکوٰۃ ادا کئے بھی حاضرات ہو جاتی ہے لیکن ایسی حاضرات کا کیا فائدہ جس میں سوالوں کے جوابات سو فیصدی غلط ہوں۔

بعض گھر یا جگہ ایسی ہوتی ہیں جہاں پر اردگرد یا اس علاقے میں فرقہ مخالف یعنی جنات کا عمل دخل زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ یہ نہیں چاہتے کہ عامل کو حاضرات میں صحیح راہ نمائی ملے، اس لئے وہ حاضرات میں مختلف طریقوں سے خلل ڈالتے ہیں اور جعلی بزرگ بن کر آجاتے ہیں چونکہ حاضرات ہی جعلی ہو رہی ہوتی ہے اس لئے صاف ظاہر ہے کہ جو کچھ پوچھا جائے گا اس کا جواب بھی غلط ہوگا لیکن یہ واقعات زیادہ تر ایسے لوگوں کے ساتھ پیش آتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے، یعنی وہ لوگ جو بغیر زکوٰۃ ادا کئے حاضرات کرتے ہیں۔

تیسری بڑی اور اہم وجہ معمول کی ہوتی ہے وہ یہ کہ اکثر بچے ایسے ہوتے ہیں جن پر اثرات ہوتے ہیں اور رات کو ڈرتے بھی ہیں، اول تو ان پر حاضرات نہیں ہوگی اگر ہوگی تو جعلی حاضرات ہوگی، اس لئے اگر ایک معمول پر حاضرات درست نہ ہو سکے یا کسی معمول پر حاضرات نہ ہو سکے تو یہ بات ہرگز نہ سوچیں کہ حاضرات کا عمل فرضی یا غلط ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ معمول میں کوئی نقص ضرور ہے اس لئے اگر ایک معمول پر حاضرات نہ ہو سکے یا درست نہ ہو تو دوسرے پر کریں، اسی طرح تیسرے پر کریں، علیٰ ہذا القیاس۔ یہ سب کام محنت کے ہیں، آپ کو کوئی ایسا معمول مل جائے گا جس پر دو سو فیصدی حاضرات صحیح ہوگی لیکن اس کے لئے بعض اوقات ایک ماہ بھی لگ سکتا ہے، ایک ہفتہ بھی اور ایک دن میں بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

اس لئے گزارش کروں گا کہ اگر چند بچوں پر حاضرات کرنے سے نہ ہو سکے یا اگر ہو اور جوابات غلط ملیں تو وجوہات معلوم کریں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا تدارک کریں، بددل نہ ہوں، نہ ہی عملیات سے بدظن ہوں بلکہ بار بار حاضرات کرنے کی مشق کریں، یاد رہے کہ جوں جوں عامل مختلف بچوں پر حاضرات کی مشق کرے گا اسی طرح اس کا تجربہ وسیع تر ہوتا چلا جائے گا، لیکن پھر وہی بات کہ اس کے لئے وقت اور محنت درکار ہے، اگر کوئی یہ کہے کہ میں راتوں رات عامل حاضرات بن جاؤں گا تو یہ بات ممکن بھی ہے اور نہیں بھی۔

جب میں نے حاضرات کی ابتداء کی تھی تو میرے ساتھ بھی ایسا ہوتا تھا لیکن میں نے ہمت نہیں ہاری، نہ ہی اس علم سے بدظن ہوا بلکہ دلچسپی اور بڑھتی گئی، رات دن محنت کی اور ایک دن میں بہت سے افراد پر تجربات کئے، یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ابتداء بچوں ہی سے کریں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ۸۰٪ فیصد بچے میڈیم ہوتے ہیں یعنی ان میں حاضرات دیکھنے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں، بڑی عمر کے لوگوں میں دو یا تین فیصد ہوں گے یعنی اگر آپ سو بڑی عمر کے لوگوں پر تجربات کریں گے تب جا کر دو یا تین میڈیم آپ کو ملیں گے، خواتین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

روحانی قوتوں کا تناسب

ہر انسان میں روحانی قوتیں پائی جاتی ہیں لیکن یہ قوتیں یکساں نہیں ہوتیں، کسی میں کم اور کسی میں زیادہ، کم عمر کے لوگ یعنی بچوں میں یہ قوتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں، اسی وجہ سے بچوں پر حاضرات فوری ہو جاتی ہے، دوسرے نمبر خواتین ہیں جن میں روحانی قوتیں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں، میری جو ذاتی تحقیق ہے اس کے مطابق روحانی قوتوں کا تناسب اس طرح ہے۔

نمبر شمار	جنس	میڈیم کی تعداد	حاضرات نہ ہونے کی وجہ آسیبی اثرات باطنی قوتوں کی کمی	کیفیت
۱	بچے	۸۰رفی صدی	۲۰رفی صدی (اثرات)	اثرات ہٹانے کے بعد تقریباً دس بچوں پر حاضرات کھولی جاسکتی ہے۔
۲	خواتین	۵۰رفیصدی	۵۰رفیصدی (اثرات و باطنی قوتوں کی کمی)	اثرات ہٹانے کے بعد تقریباً دس خواتین پر حاضرات کھولی جاسکتی ہے۔
۳	مرد	۲رفیصدی	۹۷رفیصدی (باطنی قوتوں کی کمی)	بذریعہ ریاضت اور مراقبہ کرنے سے روحانی قوتیں بڑھائی جاسکتی ہیں۔

۱۔ **بچے**:۔

قارئین آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ تقریباً ۸۰رفیصدی بچے ایسے ہوتے ہیں جن میں میڈیم ہونے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں یعنی کہ ان پر حاضرات ہوسکتی ہے، بقایا جو بیس بچے ہوتے ہیں ان پر حاضرات اس لئے نہیں ہوتی کہ اکثر بچوں پر آسیبی اثرات ہوتے ہیں ان میں سے بعض بچوں پر بذریعہ عملیات حاضرات کھولی جاسکتی ہے، حاضرات کھولنے کے طریقے اور اعمال کتاب میں وضاحت سے درج کردئے گئے ہیں۔

۲۔ **خواتین**:۔

بچوں کے بعد خواتین میں زیادہ روحانی قوتیں پائی جاتی ہیں جوکہ میڈیم ہوتی ہیں، بچوں کی نسبت خواتین پر حاضرات واضح ہوتی ہیں، خواتین میں یہ تناسب ۵۰رفیصدی ہے بقایا جو ۵۰رفیصدی خواتین ہیں اسی طرح ان پر آسیبی اثرات ہوتے ہیں اور بعض میں روحانی قوتوں کی کمی ہوتی ہیں، بذریعہ عملیات حاضرات کھولی جاسکتی ہے اور روحانی قوتوں کو بذریعہ ریاضت اور مراقبہ کرنے سے بیدار کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ **مرد**:۔

مرد یعنی بڑی عمر کے لوگوں میں یہ تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے یعنی بہت ہی کم ہے جوکہ تقریباً دو یا تین فیصدی ہے، اگر ان میں سے کوئی میڈیم مل جائے تو سمجھ لیں کہ ہمزاد یا موکل مل گیا ہے، ان پر جو حاضرات ہوگی وہ حد درجہ صحیح ہوگی، باقی جو لوگ ہیں جن میں روحانی قوتیں کم ہوتی ہیں بذریعہ ریاضت و مراقبہ وغیرہ سے یہ قوتیں بڑھائی جاسکتی ہیں اس لئے ماہرین حاضرات نے اعمال کرنے سے قبل روحانی قوتیں بڑھانے پر زور دیا ہے۔

نکتہ:۔

اگر مندرجہ بالا روحانی قوتوں کا تناسب دیکھا جائے تو یہ بات واضح طور سے سامنے آجاتی ہے کہ حاضرات و موکلات و ہمزاد و جنات کے عملوں میں ناکامی کی وجہ باطنی قوتوں کی کمی ہوتی ہے، لیکن اکثر لوگ اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں یا اتفاق نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ وہ مجرب اور آزمودہ عملوں کی تلاش میں رہتے ہیں لیکن اپنے اندر کی خامیوں کو تلاش نہیں کرتے۔

میڈیموں کی پہچان

اس بھری دنیا میں لاتعداد ایسے لوگ موجود ہیں جن میں بے پناہ روحانی قوتیں پائی جاتی ہیں ان میں سے بعض لوگوں کو محسوس بھی ہوتا ہے کہ ہمارے اندر کوئی نہ کوئی ایسی قوت موجود ہے جو کہ متحرک ہونا چاہتی ہے، ایسے لوگوں کو بعض حالات وواقعات کا قبل از وقت علم بھی ہوجاتا ہے لیکن وہ کسی سے بیان نہیں کرسکتے، میں

ایسے لوگوں کی پہچان کے طریقے لکھ رہا ہوں جن لوگوں میں میڈیم ہونے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں ایسے لوگ جو کہ میڈیم ہوتے ہیں جن کے اندر روحانی قوتیں تو پائی جاتی ہیں لیکن وہ بیدار نہیں ہوتیں، ان میں مندرجہ ذیل نشانیاں دیکھنے میں آئی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے۔

ا۔ جب اس طرح کے لوگ کسی مزار پر جاتے ہیں تو ان کے سر اور کندھے وزنی ہوجاتے ہیں اور دماغ سن ہوجاتا ہے اور جسم میں جھٹکے بھی لگتے ہیں، یہ کیفیت کچھ وقت تک رہتی ہے اس کے بعد گھر واپس آکر وزن وغیرہ خود بخود ہی ہٹ جاتا ہے۔

۲۔ کچھ لوگ جب کسی مرنے والے کے گھر یا قبرستان میں جاتے ہیں تو اسی طرح ان کا جسم بھاری ہوجاتا ہے، سر اور کندھوں پر وزن پڑ جاتا ہے، کچھ دیر یہی کیفیت رہنے کے بعد وزن ہٹ جاتا ہے۔

۳۔ کسی ایسے گھر یا مقام پر یا کسی ویرانے میں جاکر بعض لوگوں کا جسم بھاری ہوجاتا ہے اور اسی طرح یہ کیفیت کچھ دیر تک رہتی ہے اس کے بعد وزن خود بخود ہی ہٹ جاتا ہے۔

بس یہی ان لوگوں کی پہچان ہے اگر کسی شخص کے ساتھ مندرجہ بالا مقامات یا جگہ یا کسی کے گھر جاکر ایسی کیفیت ہوجائے تو وہ سمجھ لے کہ میرے اندر میڈیم ہونے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔

دوسرے ممالک میں جو میڈیم تلاش کرنے کا طریقہ ہے وہ اسطرح ہے کہ ایک میز کے گرد کرسیاں بچھا کر لوگ حلقہ بنا کر اکٹھے بیٹھتے ہیں اور خدا کی حمد وثناء کے بعد کسی روح کا تصور کرتے ہیں، ان میں سے جو میڈیم ہوتا ہے، اس کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے اور انگلیاں ہلنے لگتی ہیں، لیکن اس طریقے سے بعض اوقات بہت زیادہ عرصہ لگ جاتا ہے کیونکہ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ پہلے ہی دن حلقہ میں بیٹھنے والوں میں سے کسی میڈیم کا پتہ چل جائے، سرکل یا حلقہ بنا کر روحوں کو بلانے کا طریقہ تفصیل سے لکھا جارہا ہے۔

سرکل یا حلقہ بنانا اور روحوں کو بلانا

ایک میز کے چاروں طرف کرسیاں ڈال لیں، جس کے نیچے تختہ لگا ہوا ہو اور اس پر کوئی گدی وغیرہ نہ ہو، تین آدمیوں سے کم اور دس آدمیوں سے زیادہ حلقہ میں نہ بیٹھیں، سب لوگ میز پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر کرسیوں پر جو میز کے چاروں طرف ہوں بیٹھیں، ہر ایک شخص کا دایاں ہاتھ دوسرے کے بائیں ہاتھ سے چھوتا رہے، مرد وعورت، گورے کالے لاغر اندام، بیوقوف، عقل مند، ست اور چالاک سب لوگ ایک دوسرے سے ملے جلے بیٹھیں، ذہن صاف کرلیں، کسی قسم کے دنیاوی خیالات نہ آنے پائیں، آپس میں محبت اور اخلاص کی باتیں کریں، مجمع میں سے کوئی شخص بیٹھے سروں میں کچھ معرفت کی غزلیں یا مناجات گائے اور باقی سب اگر نہ گاسکیں تو بالکل یکسو ہوکر سنیں، مطلب یہ ہے کہ خیال میں اختلاف نہ رہے، جس کی روح کو بلانا چاہو اس کا خیال سب لوگ یکسو ہوکر کریں، اگر ہوسکے تو آنکھیں بند کرکے سب لوگ اس کی شکل کا تصور کریں جس قدر لوگ حلقہ میں بیٹھیں ان میں آپس میں حسد وبغض و نا اتفاقی وغیرہ نہ ہو، ایسے لوگ جو کہ روحوں کے منکر ہوں ان کو حلقہ میں شریک نہ کریں بلکہ مشق کرنے کی ابتداء میں کچھ دنوں تک ایسے لوگوں کو اس مکان میں بھی نہ آنے دیا جائے کیونکہ ان لوگوں کا برا اثر ارواح کو پسند نہیں آتا، ان کو ان کے جسم سے سخت بدبو آتی معلوم ہوتی ہے، اس لئے روح نہیں آتی لیکن جب تعلق پیدا ہوجائے اور روحیں آنے لگیں تو حلقہ میں ایک دو لوگوں کا بیٹھنا چنداں مضر نہیں ہے۔

ابتداء میں وہ مکان جس میں حلقہ کیا جائے بار بار تبدیل نہیں کرنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ آج اس مکان میں اور کل کسی دوسرے مکان میں، بلکہ میز اور کرسیاں بھی تبدیل نہ کی جائیں، جو شخص جس کرسی پر اول دن حلقہ میں بیٹھے وہ روزانہ اسی کرسی پر بیٹھا کرے، تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ ابتداء میں کسی خاص شخص کی روح کا تصور باندھ کر حلقہ میں بیٹھنے کی بہ نسبت عام طور پر بلا کسی خصوصیت کے کسی شخص کی روح آئے، یکسو ہوکر تصور کرنا چاہئے، کیونکہ اس وقت جو روح اس مقام سے قریب تر ہوگی آجائے گی اور وہی دوسری ارواح کو جن کو حلقہ والے بلانا چاہتے ہیں بلاسکتی ہیں، یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ ابتداء میں حلقہ میں بیٹھنے کے اول ہی دن حلقہ والوں میں سے میڈیم معلوم ہوجائے، اکثر دس پندرہ روز تک استقلال کے ساتھ حلقہ میں بیٹھنے سے شناخت ہوا کرتی ہے، اگر میڈیم معلوم ہونے میں عرصہ لگ جائے تو اپنی اپنی جگہ تبدیل کرلینا مناسب ہے لیکن جب میڈیم معلوم ہوجائے تو

پھر جگہ تبدیل نہ کریں، حلقہ میں جو شخص میڈیم پایا جائے اسے شمال کی جانب پشت اور جنوب کی جانب منہ کرا کے بٹھانا چاہئے۔

حلقہ والوں میں سے کسی ایک شخص کو امیر مجلس قرار دے لینا چاہئے اس کے حکم کی پابندی سب لوگ حلقہ کے وقت کریں اور میڈیم سے جو دریافت کرنا ہو وہ اس کی معرفت دریافت کیا جائے، امیر مجلس میڈیم کے مقابل کرسی پر بیٹھے۔

آندھی یا گرج چمک اور نہایت سردی، گرمی کے دنوں میں حلقہ بنانے میں کم کامیابی ہوتی ہے، اس لئے جس دن نہ زیادہ سردی ہو اور نہ زیادہ گرمی ہو یعنی معتدل موسم ہو تو اس دن ایک تنہا مکان میں ہلکی روشنی کرکے یا بالکل تاریکی میں حلقہ بنانے سے بہت کامیابی ہوتی ہے، یعنی ارواح میڈیم پر جلد نزول ہوتی ہے۔

اگر حلقہ میں بیٹھنے کے کچھ عرصہ بعد اس کمرہ میں کسی طرف سے کھٹ کھٹ کی آواز ہو یا جس میز پر بیٹھے ہو اس کا کوئی پایا وغیرہ اٹھ جائے تو جان لو کہ کوئی روح آگئی ہے، اس سے بات چیت کرنے کے لئے ان کھٹکوں سے ہی اس طرح کام لو کہ ان کی تعداد کے لحاظ سے حرف مقرر کرلیں، یعنی امیر مجلس آہستہ آواز سے کہے کہ اگر کوئی روح آگئی ہے تو وہ ایک بار کھٹکا کریں تو پھر زیادہ باتیں کرنے کے لئے ان کھٹکوں کے حروف مقرر کرلو مثلاً ایک بار کھٹکا ہونے سے الف اور دو بار سے ب اور تین بار سے ت وغیرہ وغیرہ۔

بعض دفعہ کھٹکا نہیں ہوتا بلکہ حلقہ والوں میں سے کسی شخص کا ہاتھ کانپنے لگتا ہے اور انگلیاں ہلنے لگتی ہیں، جان لو کہ وہ میڈیم ہے، اس کے ہاتھ میں ایک پنسل دے دو اور کاغذ اس کے ہاتھ کے نیچے رکھ دو، وہ کچھ لکھے گا، اکثر ناخواندہ (ان پڑھ) لوگ جو کہ بالکل لکھ نہیں سکتے وہ بھی ایسے میڈیم ہوجاتے ہیں اور جو روح اس کے ہاتھ سے کام لیتی ہے وہ اپنی ہی مادری زبان جس سے میڈیم بے خبر ہوتا ہے لکھتی ہے، میڈیم سے جو سوال کیا جائے اس کا جواب لکھ کر ملے گا، بعض اوقات میڈیم سویا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اس حالت میں کوئی مہمل الفاظ کہتا ہے، جان لو کہ وہ بہت جلد بولنے لگے گا، اس کی زبان تو کام دے گی، باقی اعضاء سن اور بے حس معلوم ہوں گے، ایسے میڈیم سے جو سوال کیا جائے گا اس کا جواب میڈیم دے گا، ایسی حالت میں میڈیم وہ زبان بولے گا جن کا وہ ایک لفظ بھی نہیں جانتا یعنی جس ملک کے باشندے کی روح اس پر آئے گی اسی زبان میں بات ہوگی۔

کسی میڈیم کو ارواح نظر آنے لگتی ہیں اور وہ دیواروں اور آسمان پر چمکدار حروف میں عبارتیں لکھی ہوئی دیکھتا ہے اور پڑھ لیتا ہے، ایسے میڈیموں پر مشق اور ترقی ہوجانے سے روحیں مجسم ہوکر آنے لگتی ہیں جو تمام جلسہ والوں اور تماشہ دیکھنے والوں کو نظر آتی ہیں، گیت گاتی ہیں، ناچتی ہیں، لیکچر دیتی ہیں، نصیحت کرتی ہیں وغیرہ، اگر ایسا میڈیم ہاتھ آجائے تو بڑی خوش قسمتی ہے، اس قسم کے میڈیم دو فیصدی ضرور ہوتے ہیں، بعض اوقات حلقہ والے مکان کی رکھی ہوئی ہر ایک چیز میز، کرسی اور دوسری چیزیں ہلنے لگتی ہیں اور باہر رکھی ہوئی چیزیں باوجود دروازہ بند ہونے کے اندر آجاتی ہیں اور اندر کی باہر چلی جاتی ہیں، یہ سب حرکتیں ارواح کی ہوتی ہیں۔

سرکل میں بیٹھنے اور روحوں کو بلانے کا طریقہ بیان کرچکے ہیں، اب یہ بتانا ہے کہ کسی خاص شخص کی روح کو کس طرح بلائیں، اگر حلقہ میں بیٹھنے کے بعد میڈیم شناخت ہوجائے اس بات کا تجربہ ہوچکا ہے کہ اگر حلقہ میں بیٹھنے والے کسی شخص کی روح کو بلانے کا تصور نہ کریں تو اکثر حلقہ والوں میں کسی نہ کسی عزیز کی جسے وہ بہت پیار کرتا تھا آجاتی ہے کیونکہ جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی جانب کھینچ لیتا ہے، اس طرح محبت کا روحی تعلق اس روح کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، اس کے علاوہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نچلے درجہ کی ارواح یعنی ان لوگوں کی جن کو دنیاوی لگاؤ بہت تھا اور جو اس لگاؤ اور تعلق کے سبب دنیا ہی کے خیالات میں پھنسی ہوئی رہتی ہیں، زمین سے بندھی رہتی ہیں آجاتی ہیں اور قسم قسم کی شرارتیں کرتی ہیں، ان کی شرارتوں سے بچنے کے لئے حلقہ میں بیٹھنے کے بیشتر امیر مجلس اور سب ساتھیوں کو عرفان اور تصور کے بھرے ہوئے راگ، غزلیں یا مناجات وغیرہ گانا ضروری ہے اور اس کے بعد خدا سے التجا کرے کہ اے رحیم و کریم کسی بزرگ کی روح کو ہدایت کرکہ ہمارے اوپر مہربانی کرکے ہمارے حلقہ میں آئے یا اس ہی قسم کی اور کوئی عبارت ہو، مگر مطلب یہی ہو، اگر کسی خاص بزرگ کی روح کو بلانا منظور ہے تو اول ہی دن میں اس کا خیال کرو اور بلاؤ، یہ کوئی لازمی بات نہیں کہ وہ آہی جائے لیکن ۹۹ رفیصدی حالتوں میں کامیابی ہوتی ہے۔

جن حلقوں میں زیادہ حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ خود غرضی کے کاموں میں پھنسے ہوئے ہیں اور اس قسم کے سوال روحوں سے دریافت کرتے ہیں کہ میری فلاں شخص پر طبیعت ہے وہ کب ملے گا یا میں اس شخص سے مقدمہ جیتوں گا یا کہ نہیں؟ میں اپنا وقت فروخت کروں گا یا نہیں؟ تو ایسے حلقوں میں بزرگوں کی ارواح نہیں آتیں، اگر آ بھی گئیں تو فوراً واپس چلی جاتی ہیں، ارواح کو ایسے لوگوں کے جسم سے بدبو آتی ہے، جس کو وہ برداشت نہیں کرسکتیں، بزرگوں کی ارواح ایسے لوگوں پر آتی ہیں جو خود بھی خداپرست اور پرہیزگار ہوں اور روحانی باتیں ہی دریافت کریں۔

بالفرض مذکورہ بالا طریق سے دل ہی دل میں کسی بزرگ کا تصور کر کے بلانے سے وہ تشریف لے بھی آتے ہیں تو وہ آتے ہی میڈیم کے ہاتھ کو حرکت دیتے ہیں، فوراً اس کے ہاتھ میں پنسل دے دینی چاہئے اور کاغذ رکھ دینا چاہئے، وہ اکثر آتے ہی یہ کہا کرتے ہیں کہ ہاں میں آ گیا ہوں، مجھے کیوں یاد کیا ہے وغیرہ، ان لوگوں سے ابتداء میں ایسے ہی سوال دریافت کرنے چاہئیں جن کا جواب ہاں یا نہ میں ختم ہو جائے، یعنی بہت ہی مختصر ہو پھر رفتہ رفتہ وہ زیادہ باتیں کرنے لگیں گے، اس وقت جو سوال دریافت کیا جائے جواب ملے گا لیکن ان لوگوں کی آزمائش کے لئے کوئی سوال نہیں کرنا چاہئے۔

جب کبھی دنیاوی خیالات میں غرق لوگوں کی روح آجاتی ہے تو اکثر دنیا کی باتیں یا کام یاد کر کے زارزار رونے لگتی ہیں، ایسی حالت میں خدا کی حمد وثناء کی نظم کا گانا اسے تسکین دیتا ہے اور خاموش کرا دیتا ہے، گویا جلتی ہوئی آگ پر پانی ڈال دیا۔

دوسرا طریقہ:

اس سے قبل سرکل یا حلقہ بنا کر روحوں کو حاضر کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہے، اب دوسرا طریقہ لکھا جاتا ہے، یہ طریقہ بھی پہلے طریقہ سے ملتا جلتا ہے۔

ایک سہ پائی چوکی بناؤ مگر اس بات کا خیال رکھو کہ لوہے کی کیل اس میں بالکل نہ لگائی جائے، تین یا گیارہ آدمی اس چوکی کے اردگرد بیٹھیں، اب اس چوکی پر ہاتھوں کو اس طرح رکھیں کہ ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ سے چھوتا رہے اور ہر ایک کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر رہے، اس کمرے میں قطعی بولنا نہ چاہئے، ماسوائے اس کے کہ کسی کو کوئی عزیمت روح کو بلانے کی یاد ہو تو وہ پڑھ سکتا ہے، عزیمت ختم ہونے پر ٹھیک طرح جم کر بیٹھ جائیں، کیونکہ پھر ہلنا اور ناک کے راستے اندر سے سانس نکالنا بھی منع ہے، کمرہ پہلے ہی عطر و دھونی اور کافور سے معطر رکھو، اس وقت میں یہ خیال جمائیں کہ اے خدا کوئی نیک اور تکلیف نہ پہنچانے والی روح بھیج اور یہ خیال بذریعہ تصور قوت ارادی کے جمائیں کہ روح تپائی پر آجائے اور جب آجائے تو میز کو زور سے ہلاوے، جب میز ہلنے لگے تو خیال کریں کہ روح آ گئی ہے تو اس سے اس طرح کے سوال پوچھنے شروع کریں کہ اگر روح مسلمان کی ہے تو دو دفعہ اگر ہندو کی ہے تو چار دفعہ فلاں طرف کے پائے کو ہلائے، پھر جو سوال کرنا ہو مختصر طریقے سے توڑ توڑ کر کریں اور جواب اسی طرح لیں، اگر ہاں تو فلاں پایہ اٹھ جائے اگر نہ ہے تو فلاں پایہ اٹھ جائے، بس ہاں یا نہ میں جواب ملے گا لیکن اگر آپ کی مجلس میں کوئی اچھا عامل ہے تو اسے چاہئے کہ اپنے معمول کو جو مجلس میں شامل ہے اور تپائی پر ہاتھ رکھے ہو اس کو قوت مقناطیسی سے بے ہوش کر کے روح کو اسے کے جسم میں اتار دے، بعض اوقات آتے ہی وہ تمہارے معمول کو بے ہوش کر دے گی، پھر جو کچھ تم اس سے سوال کرو گے وہ ٹھیک جواب دیگا، بعض طریقوں سے تحریری جواب ملتے ہیں، بعض طریقوں میں حروف سے جواب ملتے ہیں جن کو توڑ توڑ کر فقرے بنائے جاتے ہیں اور وہ بالکل صحیح ہوتے ہیں۔

قارئین کرام! حاضرات کے دو قدیم طریقوں کو نقل کیا گیا ہے، جس میں لوگ مل کر حلقہ بناتے ہیں اور روحوں کو بلا کر سوالات پوچھتے ہیں لیکن اس میں بعض اوقات بہت عرصہ لگ جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے کہ حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے کسی معمول کا پہلے دن سے ہی پتہ چل جائے، کیونکہ جہاں تک میری تحقیق ہے وہ یہ کہ صرف دو فیصدی ایسے لوگ ہوت ہیں جن میں معمول ہونے کے اوصاف پائے جاتے ہیں یعنی وہ میڈیم ہوتے ہیں، حلقہ میں پہلے روز ہی سے گیارہ آدمیوں میں سے کسی معمول کا مل جانا محض اتفاق ہی ہوگا یعنی کامیابی کا ہونا محض اتفاق کی بات ہوگی، اس لئے یہ کوئی پکی

گارنٹی نہیں ہے کہ حلقہ میں پہلے روز ہی گیارہ آدمیوں میں سے کوئی میڈیم ظاہر ہوجائے، کیونکہ ایک دفعہ حلقہ بنانے سے اگر ان لوگوں میں سے معمول نہ ملے تو ظاہر ہے کہ لوگ تبدیل کرنے پڑتے ہیں، اسی طرح پھر بھی معمول کا پتہ نہ چلے تو تیسری دفعہ پھر حلقہ میں نئے لوگ شامل کرنا پڑتے ہیں تو اس ترکیب میں ہوسکتا ہے کہ ایک دن بھی لگ جائے اور ایک یا دو ماہ بھی اس لئے یہ کام بہت مشکل اور محنت کا ہے۔

موجودہ دور سائنس کا اور مشینی دور ہے، ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ گھنٹوں کا کام منٹوں میں ہوجائے، بہت تھوڑے وقت میں زیادہ فاصلہ طے ہوجائے اس لئے اب موجودہ میں وقت میں لوگوں کے پاس اتنا وقت کہاں کہ وہ محنت کرسکیں، طویل چلیں یا ریاضتیں یا مشقیں کریں، دوسری بات لوگوں کے پاس اتنا بھی وقت نہیں ہے کہ وہ روزانہ آکر حلقے میں بیٹھیں، اگر اتفاق سے ایک دفعہ عامل کے کہنے پر لوگ حلقے میں آبھی جاتے ہیں تو ناکامی کی صورت میں دوبارہ کبھی بھی نہیں آئیں گے، حلقہ میں بٹھائے گئے اگر کسی پر حاضرات نہ ہوئی تو لوگ بدظن ہوجاتے ہیں اور پھر طرح طرح کے مذاق بھی اڑاتے ہیں، کچھ لوگوں کا پہلے ہی عقیدہ نہیں ہوتا جب وہ اس طرح کی ناکامی دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دیکھا ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ یہ سب جھوٹ فراڈ اور ڈھکوسلہ ہے

اس لئے کام وہ کرنا چاہئے جس پر عامل کو مکمل اور پختہ یقین ہو کہ میں یہ کام اتنے لوگوں میں کر بھی سکوں گا یا کہ نہیں؟ میں نے تمام طریقوں کا تجربہ کیا ہے، اسی بناء پر وضاحت بھی کردی ہے تاکہ کوئی نکتہ مخفی نہ رہے۔

میں اپنے وہ مخصوص طریقے بھی لکھتا ہوں جسے نہ کوئی شخص جانتا ہے اور نہ ہی کسی کتاب میں مرقوم ہیں، بس یوں سمجھو کہ اس بھری دنیا میں سوائے میرے ان رازوں سے کوئی شخص واقف نہیں ہے، حاضرات کے اعمال اور طریقے بڑے بڑے بزرگوں کی ارواح کو حاضر کرکے ان سے دریافت کئے گئے ہیں جو کہ اب قارئین کے لئے لکھے جارہے ہیں، قارئین خود ہی محسوس کریں گے کہ حاضرات کے یہ طریقے کتنے آسان اور لاجواب ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ قارئین ان طریقوں سے جو دولت بیکراں کی حیثیت رکھتے ہیں بھرپور فائدہ اٹھائیں گے اور اللہ کے بندوں کی ان کے ذریعے سے مدد کریں گے اور مجھے بھی دعائے خیر میں یاد رکھیں گے، میری دعا ہے کہ حق تعالیٰ ان طریقوں سے کام لینے کے اہل لوگوں کو توفیق دے اور نااہلوں کو اس خزانے سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

محفل حاضرات

اس حاضرات کے لئے نہ ہی سہ پائی کی ضرورت ہے نہ ہی کرسیوں اور میزوں کی ضرورت ہے۔

۱۔ اس مقصد کے لئے صرف ایک ایسے کمرے کی ضرورت ہے جو کہ پاک وصاف اور پرسکون ہو، کمرے میں کسی قسم کا خلل اور شور وغل آس پاس نہیں ہونا چاہئے، نہ ہی کمرے میں کوئی ایسا سامان یا تصویر ہو جس سے روحانیت آکر بیزار ہو مثلاً کوئی ایسا کیلنڈر نہ ہو جس پر عورت یا مرد کی فحش اور برہنہ تصویر ہو، نہ ہی اس کمرے میں ٹی وی چلتا ہو، کمرے میں کسی طرح کی خوشبو بھی بسا لینی چاہئے، یا اگربتی جلادیں۔

۲۔ محفل حاضرات میں نابالغ بچوں کو بٹھائیں، آپ خواتین کو بھی بٹھا سکتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں اور خواتین پر روحوں کا نزول فوراً ہوتا ہے کیونکہ کم عمر بچوں اور خواتین میں وہ صلاحیتیں بہت زیادہ ہوتی ہیں جس کی بدولت ہر ذی روح نظر آتی ہے یعنی ایسے لوگ میڈیم ہوتے ہیں جو میں نے تحقیق کی ہے اس کے مطابق بڑے لوگوں میں صرف دو فیصد ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کہ میڈیم ہوتے ہیں، خواتین کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے تقریباً پچاس فیصد خواتین میں میڈیم ہونے کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں اور اس کے بعد نابالغ بچوں کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو کہ تقریباً ۸۰ رفیصدی ہے یعنی ۸۰ رفیصدی بچے میڈیم ہوسکتے ہیں۔ (مکمل تفصیل پہلے لکھی جاچکی ہے۔)

۳۔ کمرے میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ صرف گیارہ لوگ ہوں، جتنے چاہیں لوگ کمرے میں بیٹھ سکتے ہیں لیکن عامل کیلئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو کمرے میں نہ بٹھائے جو لوگ منکر ہوں اور روحوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور یہ کہ ان کے وجود کے قائل نہ ہوں کیونکہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں ارواح نہیں آتیں، اگر آبھی جائیں تو ایسے لوگوں کو دیکھ کر بیزار ہوجاتی ہیں۔

۴۔ حیض والی عورتوں یا ایسے لوگ جو کہ آسیبی مرض کا شکار ہوں ان کو کمرے میں نہ آنے دیں، حاملہ خواتین کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے وہ شامل ہوسکتی ہیں۔

۵۔ ایسے لوگ جو کہ روحوں سے تعلق اور لگاؤ پیدا کرنا چاہیں ان پر لازم ہے کہ وہ ہر جمعرات کو کسی شیرینی پر روحوں کے نام کی فاتحہ دلا کر وہ شیرنی بچوں میں تقسیم کردیا کریں، اس سے بہت جلد روحوں سے تعلق پیدا ہوجاتا ہے اور روحیں ایسے گھروں میں خوشی سے آجاتی ہیں، جہاں ہر جمعرات کو روحوں کے نام کی فاتحہ دلائی جاتی ہے جن گھروں میں فاتحہ یا نذر و نیاز نہیں دی جاتی وہاں سے روحیں بھوکی پیاسی اور مایوس ہوکر واپس لوٹ جاتی ہیں اور ناراض ہوجاتی ہیں اور پھر آتی بھی نہیں ہیں۔

۶۔ محفل حاضرات میں جو لوگ بیٹھیں ان کو تاکید کردی جائے کہ وہ کمرے میں ہرگز نہ بولیں، اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو اشارے سے کی جائے۔

کمرے میں ایک دری یا چٹائی بچھالیں یا اگر کمرے میں چار پائیاں پڑی ہیں تو ان پر بیٹھ جائیں، اور آنکھیں بند کرلیں اور اپنا ذہن بالکل صاف کرلیں (یعنی کسی قسم کا دنیاوی خیال نہ آنے پائے) محفل حاضرات میں جو لوگ بیٹھے ہوں اگر ان کے عزیز و اقارب میں سے کسی کی روح کو بلانا ہو تو سارے لوگ یکسو ہوکر اس کا تصور کریں اور عامل کو چاہئے وہ کوئی بھی حاضرات کا عمل یا عزیمت پڑھ کر تمام لوگوں پر پھونک دے، جب کسی روح کی آمد ہوگی تو کمرے میں اور میڈیم پر مندرجہ ذیل نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

۱۔ کمرے میں پہلے ہر طرح کی عجیب و غریب خوشبو محسوس ہوگی۔

۲۔ کھٹ کی آواز آئے لیکن یہ پتہ نہ چلے گا کہ چھت پر سے یہ آواز آئی ہے یا زمین سے یا دروازے میں سے، البتہ آواز واضح آئے گی جو کہ کمرے میں بیٹھے ہوئے ہر شخص کو خواہ وہ میڈیم ہو یا نہ ہو واضح سنائی دے گی۔

۳۔ کمرے میں بیٹھے جو لوگ میڈیم ہوں گے اس کے سر اور دماغ، آنکھیں وزنی ہوجائیں گی۔

۴۔ آنکھوں کے آگے بجلی جیسی چمک لگے گی۔

کمرے میں جو لوگ میڈیم ہوں گے ان پر حاضرات کھل جائیگی، سب سے پہلے معمول کی معرفت سلام کریں، جب سلام کا جواب مل جائے تو اس کے بعد ان سے کہیں کہ ان لوگوں کو عالم ارواح کی سیر اور مقامات مقدسہ کی زیارت کروادیں، ان لوگوں کو مثل ٹی وی اسکرین ہر چیز نظر آئے گی، کمرے میں جن لوگوں پر حاضرات نہ کھلے ان کو باہر نکال دیں یا پھر خاموشی سے بیٹھے رہیں، اگر کوئی سوالات پوچھنے ہوں تو معمول کی معرفت پوچھ لیں۔

نکتہ:

اگر آپ کسی بزرگ کی روح کو بلانا چاہتے ہیں تو جو روح آئے گی آپ اس سے کہہ دیں کہ فلاں بزرگ کی روح کو حاضر کریں، اس طرح بزرگ کی روح آجائے گی، جس کے آپ طالب ہوں گے، یہ حاضرات نہایت ہی معتبر ہے اور لاجواب ہے، عامل کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی اور جو لوگ میڈیم ہوتے ہیں ان کے بارے میں ذرا پتہ چل جاتا ہے، پس عامل کو چاہئے کہ ان لوگوں میں سے جو میڈیم اچھا ہو انتخاب کرے اور جب بھی حاضرات کرنی ہوں اس پر کرے۔

ایک راز:۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کمرے میں جتنے لوگ ہوتے ہیں ان سب پر حاضرات ہوجاتی ہے لیکن یہ روحانیت پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ چند آدمیوں میں سے بعض یا صرف کسی کو جسے وہ چاہیں نظر آئیں۔

ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر کمرے میں ان پر حاضرات نہیں ہوتی تو عالم خواب میں ان کو بزرگ نظر آتے ہیں، عالم ارواح کی سیر کرواتے ہیں، مقامات مقدسہ کی زیارت بھی کراتے ہیں، لہٰذا ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ہر راز کو سینے میں رکھیں، کسی سے کبھی ان کا ذکر نہ کریں ورنہ بعد میں سوائے پچھتاوے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

میں نے اس ترکیب کو بڑی وضاحت سے لکھ دیا ہے اور ہر مخفی گوشے اور پوشیدہ راز سے پردہ ہٹادیا ہے اور بخل کو قریب نہیں آنے دیا، یہ جذبہ محض اس لئے ہے تاکہ شائقین اور طالبین مکمل کر اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کرسکیں۔

قسط نمبر۱

حسن الہاشمی

آئینۂ تقدیر

تاریخ پیدائش کے وسیع ترین اثرات

انسان کی زندگی پر اس کی تاریخ پیدائش حد سے زیادہ اثرات چھوڑتی ہے، کوئی بھی انسان جب اس دنیا میں آتا ہے جو اسباب کی پابند بنا کر پیدا کی گئی ہے تو لامحالہ اس کو مندرجہ ذیل تفصیلات کے تحت آنکھیں کھولنی ہوتی ہیں۔

کس سن میں وہ پیدا ہوا۔

کس ماہ وہ پیدا ہوا۔

کس دن وہ پیدا ہوا۔

کس گھڑی وہ پیدا ہوا۔

کس ستارے کی ساعت میں وہ پیدا ہوا۔

کس مقام پر وہ پیدا ہوا۔

ہر ایک چیز انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہزاروں علوم پیدا کئے ہیں ان علوم کا سہارا لے کر انسان اپنے مستقبل کا اندازہ لگا سکتا ہے اور اپنے آنے والے کل کی نوک پلک بھی درست کر سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ رب العالمین نے اس دنیا کو اسباب کا پابند بنا کر پیدا کیا ہے، اور ہر سبب اپنا اثر رکھتا ہے اور ہر علت اپنا رنگ قائم کرتی ہے تاہم رب العالمین کے حکم کے بغیر نہ درخت ہوا پیدا کر سکتے ہیں نہ بادل پانی برسا سکتے ہیں۔

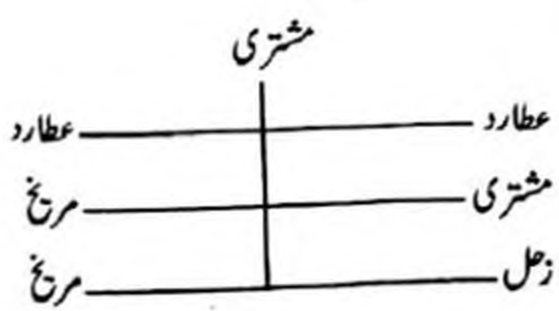
ہم مذکورہ تفصیلات میں جانے کے بجائے ایک اور طریقے سے آپ کو یہ بتائیں گے کہ تاریخ پیدائش کے اعتبار سے کس انسان کو اس دنیا میں کن مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ اور کون سے ستارے اس کی زندگی پر کس حد تک اثرانداز رہیں گے۔

سب سے پہلے آپ مندرجہ ذیل نقشے کو ذہن نشین کر لیں اور اندازہ لگائیں کہ علم نجوم میں کس ستارے کا عدد کیا ہے۔

شمس	۵
قمر	۴
مریخ	ایک اور ۸
عطارد	۳ اور چار
مشتری	۹
زحل	صفر

کسی بھی شخص کی تقدیر کا اندازہ کرنے کے لئے ہم خاکہ اس طرح بچھائیں گے، مثلاً

ہم اس شخص کی زندگی کے احوال کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں جس کی تاریخ پیدائش ۳؍ جون ۱۹۸۰ء ہے تو اس کا اندازہ اس طرح کریں گے۔

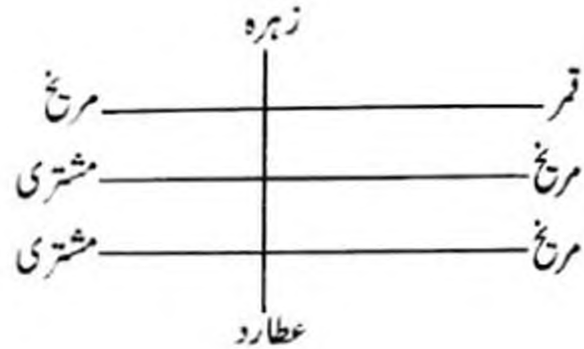


اس خاکے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس آدمی کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز مشتری رہے گا، کیونکہ اس ستارہ کو چوٹی کی پوزیشن حاصل ہے، یہ ستارہ تاریخ پیدائش کے مجموعی اعداد سے

نکالا گیا ہے، اس لئے اس کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز مشتری ہوگا، اس کے بعد مریخ اور عطارد بھی اس پر اثر انداز رہیں گے۔ اور زحل بھی اس آدمی کی زندگی پر اثر انداز ہوگا۔

کون سا ستارہ انسان کی زندگی پر کیا اثرات چھوڑتا ہے اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے ایک اور مثال ہم خاکہ قائم کرنے کی دیتے ہیں تاکہ آپ کو یہ بات سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

مثلاً ایک شخص ۱۴؍ ستمبر ۱۹۸۶ء کو پیدا ہوا تو اس کا خاکہ اس طرح بنے گا۔



اس آدمی کی زندگی پر سب سے زیادہ زہرہ اثر انداز ہوگا، دوسرے نمبر پر مریخ، تیسرے نمبر پر مشتری اور چوتھے، پانچویں نمبر پر قمر اور عطارد اثر انداز ہوں گے۔

آیئے اب ہم ستاروں کی تفصیلات پر نظر ڈالیں اور کون سا ستارہ کس طرح انسان پر اثر انداز ہوتا ہے

ستارہ ۔ مریخ

حاکم عدد ـــــ ۸

فلکی گردش میں یہ ستارہ عملی طور پر بے حد ظالم وسفاک ہے اور حد سے زیادہ طاقت ور ہے، یہ ستارہ جس انسان پر اثر انداز ہوتا ہے اس کی قوت کارکردگی حیرت ناک ہوتی ہے، جو لوگ اس ستارے کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں وہ بہت مضبوط اور مستحکم شخصیت کے مالک ہوتے ہیں، ایسے لوگ اقتدار اعلیٰ حاصل کرنے لئے ہر منزل سے گزر جاتے ہیں اور اپنی بے پناہ اور خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے تحت ہوتے ہیں ان میں خدمت خلق کا جذبہ بہت ہوتا ہے اور وہ خدمت خلق کے ذریعہ بہت اونچے مقام پر پہونچ جاتے ہیں، ان حضرات کو مسخر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، یہ لوگ بہت سخت جان ہوتے ہیں اور یہ لوگ خود غرض، خود پسند، خود نما بھی ہوا کرتے ہیں، یہ اگر کسی چیز کے پیچھے پڑ جائیں تو اس کو حاصل کر کے ہی چھوڑتے ہیں، ان لوگوں کو جنسِ مخالف یعنی عورتوں میں بہت دلچسپی ہوتی ہے عورت ان کی کمزوری ہوتی ہے، اور عورتوں کو اپنی طرف مائل کر لینا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، یہ لوگ ڈرپوک بھی ہوتے ہیں، عظیم المرتبت ہونے کے باوجود یہ کسی نہ کسی حد تک احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں اور اپنے مدمقابل سے ڈر جاتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے ماتحت ہوتے ہیں یہ لوگ انجینئر، صحافی، ڈاکٹر، وکیل، جج، زراعت وغیرہ جیسے پیشہ میں اعلیٰ کامیابی حاصل کر لیتے ہیں، اور دنیا پر چھا جاتے ہیں، اگر مریخ کے ماتحت ہونے والے افراد کے خاکۂ تقدیر میں کسی جگہ زحل آ رہا ہو تو یہ زحل انہیں بہت پریشان کرتا ہے، مختلف امراض میں یہ لوگ مبتلا ہو سکتے ہیں، گھریلو زندگی ان کی متاثر ہو سکتی ہے اور زحل کی وجہ سے خانہ جنگی کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے ماتحت ہوں وہ مندرجہ ذیل تفصیلات پر نظر رکھیں...... اور وہ بھی ان تفصیلات کو اہم سمجھیں جن کے خاکہ تقدیر میں مریخ ایک سے زائد بار اثر انداز ہو رہا ہو۔

خوش بختی کے رنگ:۔ سرخ، گلابی، زرد کوئی بھی دھاری دار رنگ۔

خوش بختی کا دن:۔ منگل۔

خوش بختی کے مہینے:۔ جنوری، اگست۔

(بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

خواب ایک حقیقت

تحریر:۔ صوفی محمد رفیق جواھری، لاھور

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل آپ ﷺ کی خوابوں میں بشارتیں ابونعیم کعب اور وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بخت نصر نے ایک بہت ہی ڈراؤنا خواب دیکھا لیکن جب خواب سے بیدار ہوا تو وہ اپنا خواب بھول گیا، اس نے اپنے تمام جادوگروں اور کاہنوں کو بلایا اور ان کو بتلایا کہ میں نے آج رات ایک بہت ہی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے جس کی وجہ سے میں بہت ہی پریشان ہوں انہوں نے کہا اچھا تو اپنا خواب بیان کر اس نے کہا وہ میں بھول گیا ہوں اس پر کاہن اور جادوگر کہنے لگے پھر ہم کیا بتا سکتے ہیں بخت نصر نے حضرت دانیال کو بلوایا اور ان سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا حضرت دانیال نے بخت نصر کو اس کا تمام خواب سنا دیا اور بتایا کہ تو نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بہت بڑا بت ہے جس کی دونوں ٹانگیں زمین پر ہیں اور سر آسمان پر ہے اس کا اوپر کا حصہ سونے کا، درمیانہ چاندی کا اور نچلا تانبے کا ہے اور اسکی پنڈلیاں لوہے کی ہیں اور پیر مٹی کے بنے ہوئے ہیں تم اس کو دیکھ رہے ہو اور تعجب کر رہے ہو کہ کتنا خوبصورت ہے اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر اس بت کے سر پر دے مارا جس سے وہ سارے کا سارا بت ریزہ ریزہ ہو گیا اور اس کا سب سونا چاندی تانبا مٹی آپس میں مل گئے اور تم سوچنے لگے کہ اب تمام انسان اور جن مل کر بھی ان اجزاء کو علیحدہ علیحدہ نہیں کر سکتے اور اگر ہوا چلے تو یہ تمام ذرات ہوا میں اڑ جائیں پھر جو پتھر آسمان سے آیا تھا وہ بڑا ہونے لگا اور پھیلنے لگا اور اس سے ساری دنیا چھپ گئی اور سوائے آسمان اور اس پتھر کے کچھ باقی نہ رہا۔

یہ سن کر بخت نصر بولا ہاں میں نے یہی خواب دیکھا ہے اب اسکی آپ تعبیر بتائیں حضرت دانیال نے فرمایا کہ بت سے مطلب دنیا کی تمام قومیں ہیں اور جو پتھر آسمان سے آیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے جو آخر زمانہ میں پھیلے گا اور جس کو لیکر عرب سے ایک نبی امی اٹھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین سے تمام دنیا کی اقوام کو اس طرح توڑ پھوڑ دے گا جس طرح یہ بت پاش پاش ہو گیا ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ ساری دنیا پر غالب فرما دیگا جس طرح یہ پتھر دنیا پر چھا گیا ہے۔

ابن عساکر ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ ربیعہ بن نصر لخمی نے ایک ہیبت ناک خواب دیکھا اور اس کی تعبیر کے لئے اپنے ملک کے تمام نامور پیشین گوئی کرنے والے کاہنوں، جادوگروں قیافہ شناسوں اور نجومیوں کو بلوایا اور ان سب کے سامنے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے تم اس کی تعبیر بتاؤ انہوں نے کہا آپ خواب سنائیں ہم اس کی تعبیر بتاتے ہیں ربیعہ نے کہا کہ اگر میں تم کو خواب سنا دوں تو میرا دل تمہاری بتائی ہوئی تعبیر سے مطمئن نہیں ہوگا اس خواب کی تعبیر وہی دے سکتا ہے جو خواب سنے بغیر ہی تعبیر بتا دے اس پر ایک شخص نے کہا کہ اگر بادشاہ سلامت کا یہی ارادہ ہے تو پھر سطیح اور شق کو بلانا چاہئے کیوں کہ اس وقت ان سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے وہی اس خواب کو بتلا سکیں گے، لہٰذا ان کو ربیعہ بن نصر لخمی بادشاہ کا پیغام بھجوا دیا تو شق سے پہلے سطیح پہنچ گیا اس زمانے میں دونوں کے برابر کوئی کاہن نہ تھا، بادشاہ نے کہا اے سطیح میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے ذرا بتلائیں کہ میں نے کیا دیکھا ہے، سطیح بولا تم نے دیکھا ہے کہ ایک کوئلہ تاریکی میں سے نکلا ہے اور تہامہ کی زمین پر جا گرا ہے اور وہاں ہر کھوپڑی والے کو کھا گیا۔

بادشاہ نے کہا تم نے بالکل صحیح بتایا ہے اور اس خواب کی تعبیر بھی بتاؤ۔

سطیح بولا دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے درمیان جس رینگنے والے ہیں میں ان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ شخص تمہاری سرزمین حبش پر آئے اور ابین سے جرس تک کا مالک ہو جائے گا۔

بادشاہ نے کہا یہ بات تو ہمارے لئے بہت تکلیف دہ ہے اور ہمارے غصہ کا سبب ہے یہ بتاؤ کہ یہ واقعہ میرے زمانے میں ہوگا یا میرے زمانے کے بعد ہوگا۔

سطیح نے کہا یہ واقعہ تمہارے ساٹھ ستر سال بعد ہوگا، پھر بادشاہ نے پوچھا کہ ان لوگوں کی حکومت باقی رہے گی یا ختم ہوجائیگی

اس نے کہا کچھ اوپر ستر سال میں ختم ہوجائے گی اور یہ لوگ آپس میں لڑکر بھاگ جائیں گے، پھر بادشاہ نے پوچھا انہیں کون نکالے گا اور کون قتل کرے گا۔

سطیح بولا ایک شخص ارم ذی یزن عدن سے نکلے گا اور ان میں سے کسی کو بھی یمن میں نہیں چھوڑے گا، بادشاہ نے پوچھا اس کی حکومت باقی رہے گی یا ختم ہوجائے گی کہا کچھ اوپر ستر سال میں ختم ہوجائے گی۔

بادشاہ نے پوچھا کون ختم کرے گا سطیح نے کہا ایک سمجھدار نبی ہوں گے جن پر وحی آئے گی۔

بادشاہ نے پوچھا یہ نبی کس خاندان سے ہوں گے، سطیح نے کہا وہ بنی غالب بن فہر بن مالک بن خضر کی اولاد سے ہوں گے، ان کی حکومت آخری زمانے تک قائم رہے گی، بادشاہ نے کہا اے سطیح کیا زمانے کا بھی کوئی آخر ہوتا ہے۔

اس نے کہا ہاں یہ وہ دن ہوگا جب تم اور اگلے پچھلے لوگ جمع کرلئے جائیں گے جس میں نیکوکار خوش بخت ہوں گے اور بد بدبخت ہوں گے۔

بادشاہ نے کہا اے سطیح جو تم کہہ رہے ہو وہ صحیح ہے۔

سطیح نے کہا میں شفق تاریکی اور صبح کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ بھی بتایا ہے وہ درست ہے اس کے بعد بادشاہ نے شق سے اپنے خواب کے بارے میں پوچھا اور جو سطیح نے کہا تھا وہ اس سے چھپالیا تاکہ معلوم کرے کہ دونوں ایک بات کہتے ہیں یا مختلف باتیں کہتے ہیں۔

شق نے کہا تم نے ایک کوئلہ کو تاریکی سے نکلتے دیکھا ہے جسے تم نے باغ میں رکھ دیا اور وہ ہر جاندار کو کھا جائے گا، بادشاہ نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے۔

شق بولا دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے درمیان جس قدر انسان ہیں میں ان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہاری سرزمین پر سیاہ فام آئیں گے اور وہ ہر شخص پر غالب آجائیں گے اور ابین سے نجران تک ان کی حکومت ہوجائے گی۔

بادشاہ نے کہا یہ بات تو ہمارے لئے بہت تکلیف دہ اور غصہ کا سبب ہے یہ واقعہ میرے زمانہ میں پیش آئے گا یا میرے زمانے کے بعد ہوگا۔

شق نے کہا نہیں آپ سے کافی زمانے کے بعد ہوگا اور پھر تمہیں ایک بڑی شان والا نجات دلائے گا اور انہیں ذلت کا مزا چکھائے گا۔

بادشاہ نے پوچھا وہ بڑی شان والا کون ہوگا؟

بادشاہ نے دریافت کیا کہ اس کی حکومت ختم ہوجائے گی یا باقی رہے گی۔

شق بولا اس کی حکومت ایک رسول ﷺ ختم کریں گے حق اور انصاف لے کر آئیں گے جو اہل دین اور فضل ہوں گے ان کی حکومت فیصلہ کے دن تک قائم رہے گی۔

بادشاہ نے پوچھا فیصلہ کا دن کیا ہے۔

شق نے جواب دیا یہ وہ دن ہے جس میں بادشاہوں کو بدلہ دیا جائے گا آسمان سے پکار آئے گی جسے زندہ اور مردہ سب سنیں گے اور میقات میں جمع ہوجائیں گے جو لوگ اللہ سے ڈرے ہوں گے وہ کامیاب وکامران ہوں گے، بادشاہ نے کہا بے شک سطیح نے بھی یہی تعبیر بیان کی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خواب

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اسلام میں داخل ہونے کی وجہ وحی آسمانی تھی، یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ ملک شام کو تجارت کے لئے گئے وہاں آپ نے ایک خواب دیکھا جو آپ نے بحیرہ راہب کو سنایا۔

راہب نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا آپ کہاں سے

آئے ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا مکہ سے۔

بحیرہ نے پھر دریافت کیا کون سے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو۔ فرمایا قریش سے۔

پوچھا کیا کرتے ہو؟ فرمایا تجارت۔

یہ سن کر راہب بولا اللہ تعالیٰ نے تمہارا خواب سچ کر دکھایا ہے وہ تمہاری قوم میں ایک نبی بھیجے گا جس کے تم وزیر ہوگے اور ان کی وفات کے بعد تم ان کے خلیفہ ہوگے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس واقعہ کو راز میں ہی رکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ مبعوث ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے پاس آئے اور بولے اے محمد ﷺ تمہارے پاس تمہارے دعویٰ کی دلیل کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا وہ خواب جو تم نے شام میں دیکھا تھا یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کو گلے سے لگالیا اور آپ ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت عبدالمطلب کا خواب

ابونعیم ابوبکر بن عبداللہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ ابوطالب کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالمطلب نے بیان کیا کہ ایک رات میں بیت اللہ میں سو رہا تھا میں نے ایک انتہائی خوفناک خواب دیکھا پھر میں قریش کی ایک کاہنہ کے پاس گیا اور اس سے اپنا خواب بیان کیا کہ گویا ایک درخت اگا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی شاخیں آسمان تک چلی گئیں اور مشرق و مغرب تک اس کی شاخیں پھیل گئی ہیں پھر اس درخت سے ایک نور نکلا جس کی روشنی سورج سے ستر گنا زیادہ تھی تمام عرب و عجم کے لوگ اس کے آگے سجدہ میں تھے یہ نور بڑھ بھی رہا تھا اور پھیل بھی رہا تھا اور پھر یہ نور کبھی ظاہر ہوجاتا اور پھر کبھی غائب ہوجاتا قریش کی ایک جماعت اس کی شاخوں کے قریب ہوئی تو ایک حسین وخوبصورت نوجوان ان کی کمر توڑ دیتا اور ان کی آنکھیں نکال دیتا میں نے بھی کوشش کی کہ درخت کی شاخیں پکڑلوں مگر میں نہ پکڑ سکا تو میں نے پوچھا یہ کس کا حصہ ہے بتایا یہ ان لوگوں کا حصہ ہے جو تم سے پہلے اسے پکڑ چکے ہیں میں خواب سے خوفزدہ اور ہیبت زدہ ہوکر جاگ گیا۔

یہ سن کر کاہنہ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور کہنے لگی اگر تمہارا یہ خواب سچ ہے تو تمہاری پیٹھ سے وہ شخص پیدا ہوگا جو مشرق و مغرب کا مالک ہوجائے گا اور تمام لوگ اس کے سامنے جھک جائیں گے عبدالمطلب نے ابوطالب سے کہا شاید تم ہی وہ بچے ہو جب نبی کریم ﷺ کی بعثت ہوگی تو ابوطالب یہ واقعہ سناتے اور کہتے کہ وہ درخت قسم بخدا ابوالقاسم ﷺ امین ہیں ان سے کہا جاتا پھر آپ ایمان کیوں نہیں لاتے کہنے لگے مجھے شرم وحیا آتی ہے کہ قریش کہیں گے طریقہ اسلاف کو چھوڑ کر اپنے بھتیجے پر ایمان لے آیا ہے

حضرت خالد بن سعید بن العاص کا خواب

بیہقی نے محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے روایت کرتے ہیں کہ خالد بن سعید بن العاص پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور اپنے بھائیوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے اور ان کے اسلام لانے کی ابتداء یہ ہوئی کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کو دوزخ کے کنارے کھڑا کیا گیا ہے، پھر خالد نے دوزخ کی اتنی وسعت بیان کی کہ حق تعالیٰ ہی اسے جانتا ہے خواب میں دیکھا کہ ان کا باپ ان کو دوزخ میں ڈال رہا ہے اور حضور ﷺ ان کی دونوں سرینیں پکڑے ہوئے ہیں تاکہ وہ دوزخ میں نہ گریں خالد اپنے خواب سے ڈر گئے اور بولے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خواب سچا ہے چنانچہ خالد حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور ان سے خواب بیان کیا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہوں یہ رسول اکرم ﷺ ہیں تم ان کا اتباع کرو خالد حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا محمد ﷺ آپ کس چیز کی طرف بلاتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وحدہ لاشریک" کی طرف اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا تو جو پتھروں کی عبادت کرتا ہے وہ نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نفع ونقصان کچھ نہیں پہنچا سکتے اور ان کو یہ خبر نہیں کہ کون ان کی عبادت کرتا ہے اور کون نہیں کرتا ان کی پرستش کو چھوڑ دے اور پھر خالد مشرف با اسلام ہوگئے

خالد کے باپ کو اطلاع ہوئی تو اس نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجا اور ڈرایا دھمکایا اور مار پیٹ بھی ہوئی ان کا والد کہنے لگا میں تیری روزی بند کردوں گا، خالد بولے کہ تو میری روزی بند کردے گا تو مجھے کوئی مضائقہ نہیں کہ حق تعالیٰ مجھے اتنی روزی دے گا کہ میں اس سے اپنی زندگی بسر کرلوں گا۔

☆ ☆ ☆

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی
عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جمار کھا ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موجودگی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتوت سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے، ان اثرات کو باآسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی ایک لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات کی موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی کے طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی -/20 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

فوراً رابطہ قائم کریں

اعلان کنندہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند یوپی 247554

طلسماتی موم بتی منگوانے کے لئے درج ذیل تفصیل ملاحظہ کریں

- طلسماتی موم بتی کی قیمت ہے بیس روپے۔
- ایک مکان سے آسیب وسحر وغیرہ کے اثرات دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سات موم بتیاں سات دن تک جلائی جائیں۔
- سات موم بتیاں (یعنی ایک کورس) منگوانے پر محصول و پیکنگ کا خرچ -/65 روپے ہوتا ہے۔
- چودہ موم بتیاں (یعنی دو کورس) منگوانے پر محصول و پیکنگ کا خرچ -/80 روپے ہوتا ہے۔
- محصول و پیکنگ کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا۔
- ایک کورس (سات موم بتیاں) کا وی۔ پی۔ خرچ ملا کر -/205 روپے سے بذریعہ وی۔ پی روانہ ہوگا۔
- دو کورس (۱۴ موبتیاں) کا وی۔ پی خرچ ملا کر -/360 روپے سے بذریعہ وی۔ پی روانہ ہوگا۔
- ہر آرڈر کے ساتھ کم سے کم ایک سو -/100 روپے پیشگی آنے ضروری ہیں۔
- بغیر پیشگی رقم آئے کسی بھی آرڈر کی تعمیل نہیں ہوگی۔
- بیک وقت کم سے کم تین کورس (۲۱ موم بتیاں) یا اس سے زائد موم بتیاں منگوانے پر محصول و پیکنگ کا تمام خرچ رعایتاً چھوڑ کر صرف موم بتی کی قیمت سے وی۔ پی کردیا جاتا ہے۔
- ۲۱ یا اس سے زائد تعداد میں منگوانیوالے اگر موم بتی کی پوری قیمت پیشگی بھجوادیں تو موم بتی بذریعہ رجسٹری بھجوادی جائیں گی۔
- اگر آپ طلسماتی موم بتی کی ایجنسی لے کر مستقل فروخت بھی کرنا چاہتے ہیں تو کسی بھی وقت ہم سے شرائط ایجنسی منگوا سکتے ہیں، جس میں کچھ شرائط کے ساتھ کمیشن بھی دیا جاتا ہے۔ امید ہے اپنے آرڈر سے نوازیں گے۔ (منیجر)

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جا سکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جا سکتا۔ (ظ۔ ا)

ہم کھلی آنکھوں سے یہ بھیانک منظر دیکھ رہے تھے کہ بلی فوزیہ کے چہرے کو اپنی زبان سے چاٹ رہی تھی اور فوزیہ بلی کو محبت کی نظروں سے دیکھ رہی تھی، یا الٰہی یہ سب کچھ کیا ہے؟ ہم کس مصیبت کا شکار ہو کر رہ گئے ہیں اور ہمیں ان مصائب سے کیسے نجات ملے گی؟ اور نجات ملے گی بھی یا نہیں؟ اس طرح کے بے ترتیب سے الجھے الجھے سوالات میرے دل میں ابھرتے رہے لیکن ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا، وقت سے پہلے یہ جان لینا ممکن نہیں تھا کہ آگے آگے کیا ہوگا اور ہم اس مشکل سے نکل جائیں گے یا نہیں؟

ابھی میں ان سوالوں ہی میں کھویا ہوا تھا کہ ایک چمگادڑ میرے چہرے سے ٹکرایا...... میں زمین پر گرتے گرتے رہ گیا...... میری یہی بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ دیکھ کر فوزیہ نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا اور وہ کالی بلی بھی اپنے دانت نکال کر بہت ہی زہریلی سی ہنسی ہنس رہی تھی اور انتہائی خطرناک نظروں سے مجھے گھور رہی تھی۔

ایک لمحہ کے لئے میرا موڈ خراب ہو گیا، اگرچہ میں جانتا تھا کہ فوزیہ بالکل ہی بے قصور ہے اور اس پر کوئی چیز چڑھی ہوئی ہے جو اس سے غلط حرکت کروا رہی ہے۔ ابھی اس وقت جب فوزیہ نے میرا مذاق اڑایا مجھے بہت کوفت ہوئی اور میں دوسرے کمرے میں چلا گیا میرے پیچھے بھی لوگ اس کمرے میں ہی پہنچ گئے، اب صرف فوزیہ باہر تھی، میں رونے لگا...... مجھے اپنی بدنصیبی پر رونا آ رہا تھا، میرا پورا جسم کانپنے لگا، اس وقت میری والدہ نے مجھے لپٹا کر کہا ظفر! تم ہمت سے کام لو، میں جانتی ہوں کہ یہ بہت ہی برا وقت ہے اور بہت ہی مصیبت کی گھڑی ہے لیکن بیٹا اگر تم ہمت چھوڑ بیٹھو گے تو ہم سب کا کیا بنے گا؟

امام الدین صاحب نے بھی مجھے تسلی دی اور میرے اندر ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی، میری یہ کیفیت دیکھ کر معصومہ کی آنکھیں بھی آنسوؤں سے بھر گئی تھیں، وہ بے سدھ سی ہو گئی تھی چند منٹ کے بعد میں نے اپنے اوپر قابو پا لیا...... اور میں سنبھل کر بیٹھ گیا...... اسی وقت فوزیہ بے تحاشہ چیختی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی، اس کی زبان پر صرف ایک ہی جملہ تھا، وہ مجھے لینے آ گئے ہیں، مجھے بچاؤ، مجھے بچاؤ، انہیں بھگاؤ۔ انہیں بھگاؤ۔ وہ چیخے چلی جا رہی تھی اور ہمیں کمرے میں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا، میں اور امام الدین کمرے سے باہر آئے تو ہم نے دیکھا کہ اب وہ کالی بلی بھی صحن میں نہیں تھی، باہر بالکل موت کی سی خاموشی تھی، نہ بلی تھی، نہ کوئی چمگادڑ نظر آ رہا تھا، اور نہ کوئی اور چیز۔ اور باہر وحشت ناک تم

کا سناٹا تھا، جیسے گھر کا صحن صحن نہیں قبرستان ہو، ہم دونوں پھر کمرے کی طرف پلٹے اس وقت بھی فوزیہ چیخ رہی تھی امی مجھے بچاؤ، ابو مجھے بچاؤ، دادی مجھے بچاؤ، مولانا صاحب مجھے بچالو...... یہ لوگ مجھے لے جائیں گے، مجھے مار ڈالیں گے......

فوزیہ کو اس قدر تڑپتا اور بلبلاتا دیکھ کر میں نے اس کو اپنی گود میں اٹھالیا اور میں نے اس کو پیار کرنے کا ارادہ کیا، مگر اف میرے پروردگار...... میں کس طرح اس کیفیت کو بیان کروں...... جو اس وقت میری ہوئی تھی، کیسے بتاؤں کہ کیا گزری تھی میرے دل اور دماغ پر اس وقت جب فوزیہ نے میرے چہرے کو بری طرح کھسوٹ دیا تھا وہ فوزیہ جو تھوڑی دیر پہلے بچاؤ بچاؤ کی صدائیں بلند کر رہی تھی وہ فوزیہ پھر اچانک بدل گئی، اس نے میرا منہ نوچ ڈالا اور میرے چہرے پر تھوک دیا، میں نے فوزیہ کو اپنی گود سے اتار دیا......فوزیہ گود سے اترتے ہی باہر کی طرف بھاگی وہ بھاگتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ اب میں جارہی ہوں، میں ان لوگوں کے ساتھ جارہی ہوں، میں، امام الدین اور معصومہ فوزیہ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ تیزی سے زینے پر چڑھ گئی، میں بھی تیزی کے ساتھ زینے پر چڑھ گیا اور میرے ساتھ امام الدین بھی زینہ طے کرتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گئے تھے، معصومہ کو میں نے خود ہی روک دیا تھا کہ تم ابھی نیچے ہی رہو اس لئے وہ زینے پر نہیں چڑھی۔

میں نے اور امام الدین نے اوپر ہر طرف نظریں دوڑائیں لیکن ہمیں وہاں کہیں فوزیہ نظر نہیں آئی...... ہم دونوں آہستہ آہستہ کمرے کی طرف گئے، کمرے کے تین دروازے تھے اور تینوں ہی دروازے کھلے ہوئے تھے، کمرے میں اندھیرا تھا، اس لئے کچھ نظر نہیں آرہا تھا، میں فوزیہ کو بار بار پکارتا رہا لیکن فوزیہ کی آواز نہیں آئی، امام الدین اور میں کمرے میں داخل ہو گئے، اور میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوئچ آن کر دیا، لیکن لائٹ نہیں جلی...... میں نے دوسرا، پھر تیسرا، اور چوتھا سوئچ آن کیا، لیکن لائٹ نہیں جلی، اسی وقت امام الدین نے کہا۔ ظفر صاحب! اس کونے میں دیکھو یہ کیا چیز چمک رہی ہے، میں نے دیکھا اور میں سمجھ گیا وہ بلی کی آنکھیں تھیں جو اندھیرے میں بلب کی طرح چمک رہی تھیں، میں نے امام الدین سے کہا کہ وہ بلی ہے، شاید فوزیہ بھی اسی طرف ہے، میں بلی کی طرف بڑھا اور امام الدین بھی میرے ساتھ ساتھ چلے، اچانک ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے کے تینوں دروازے بند ہو گئے ہوں، میں نے اور امام الدین نے ایک ساتھ پلٹ کر دیکھا، کمرے کے دروازے بند تھے، اندھیرے کی وجہ سے یہ نظر نہیں آرہا تھا کہ ان کی چٹخنیاں کھلی ہوئی ہیں یا نہیں، اگر چہ دروازے بند ہو چکے تھے، اب ہم دونوں پوری طرح جنات کے قبضہ میں تھے اور فوزیہ بھی شاید پوری طرح ان کی گرفت میں پہنچ گئی تھی، ہم نے یہ سمجھ کر کہ بچنا تو اب مشکل ہے، اور بھاگنے کا راستہ بھی بند ہو چکا ہے اس لئے بلی کی طرف بڑھنا شروع کیا، اسی وقت ایک خوف ناک قسم کی آواز آئی، ٹھہر جا......اپنے اوپر رحم کھاؤ، خود ہمارا شکار مت بنو...... یہ آواز سن کر ہم دونوں لرز گئے اور اندھیرے میں ایک دوسرے کا قرب تلاش کرنے لگے، ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کر پائے تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں کہ بلی کے رونے کی آواز آئی...... اس کا رونا اس کے ہنسنے سے بھی زیادہ بھیانک تھا...... ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم نے دیکھا کہ بلی زمین سے دو گز اوپر بغیر کسی سہارے کے کھڑی تھی، وہ فضا میں معلق تھی، اندھیرے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آرہی تھی، ہم اس کا اندازہ اس کی چمکتی ہوئی آنکھوں سے کر رہے تھے، یہ تو ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ آج کی رات ہم سب یا گھر کے کچھ افراد زندہ نہیں بچیں گے ہم دونوں محوِ اضطراب تھے کہ ایک زوردار قہقہے کی آواز کمرے میں گونجی اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہو گیا...... کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا ......اب کمرے کے چاروں گوشوں میں چار بلیاں بیٹھی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھیں وحشت ناک انداز سے چمک رہی تھیں...... میں نے امام الدین کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا ...... اسی دوران فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ وہ مجھے لے جارہے ہیں، اور حیرت ناک بات یہ تھی کہ فوزیہ کی آواز کمرے کے

باہر سے آرہی تھی، حالانکہ ہم نے اس کو کمرے کی طرف جاتے دیکھا تھا اور اسی لئے ہم دونوں کمرے میں پہونچ گئے تھے ......اب ہم باہر بھی نہیں نکل سکتے تھے کیونکہ باہر سے کمرے کے دروازے بند ہو چکے تھے ......اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے یہ بھی اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ ہم کمرے میں کس جگہ کھڑے تھے، فوزیہ کی چیخ و پکار دل اور دماغ سے ٹکرا رہی تھی، خدا ہی جانے میری بچی پر کیا گذر رہی تھی اور میں بدنصیب اس کو اس عذاب، سے نجات نہیں دلا پا رہا تھا...... دو دن اور دو رات ہمیں اس مصیبت میں گرفتار ہوئے ہو چکے تھے، اور فرار کا کوئی راستہ ہمارے سمجھ میں نہیں آرہا تھا، فوزیہ کی آواز کچھ دیر کے بعد آنی بند ہو گئی ...... ہمیں کسی قدر اطمینان ہوا، اسی وقت میں نے امام الدین سے کہا کہ چلو دروازے کی طرف چلو کسی طرح باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اور میں دروازے کی طرف بڑھے اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں دھواں پھیل رہا ہو، ہمارا دم سا گھٹنے لگا ......ہم کسی بھی طرح ٹٹولتے ٹٹولتے دروازے تک تو پہنچ گئے لیکن دروازہ بند تھا اس لئے باہر نکلنا ممکن نہیں تھا، تینوں ہی دروازے باہر کی طرف سے بند تھے، آہستہ آہستہ دھواں کمرے میں بڑھتا جا رہا تھا اور ہمارا دم گھٹتا جا رہا تھا، ہمیں یہ یقین ہو چکا تھا کہ شاید اب ہم زندہ نہیں بچ سکیں گے، ہماری عجیب سی پوزیشن تھی، نہ ہم رو سکتے تھے نہ چیخ و پکار کر سکتے تھے، نہ کسی سے فریاد کر سکتے تھے، اگر ہمیں کوئی جن یا بھوت نظر آجاتا تو اسکے پیروں میں پڑ جاتے اور اسی سے آہ و زاری کرتے لیکن جب کوئی نظر ہی نہیں آتا تھا تو کس سے فریاد کرتے اور کس سے نجات حاصل کرنے کی درخواست کرتے، ہمیں دھسکے لگنے شروع ہوئے، کیونکہ دھواں ناک اور منہ کے راستوں سے ہمارے اندر گھس کر دماغ کی طرف چڑھ رہا تھا، ہمیں ابکائیاں بھی آرہی تھیں، ہم دونوں تڑپ تڑپ کر اپنے رب کو یاد کر رہے تھے ......اور بس اسی سے فریاد کر رہے تھے ......بے شک جب بندہ دل کی تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے تو اللہ اس کی پکار کو ضرور سنتا ہے اور اللہ پھر اپنے بندے کی مدد بھی کرتا ہے ......اس وقت بھی جب ہم نے دل کی تڑپ کے ساتھ اپنے اللہ کو پکارا تو اللہ کی مدد آئی ......اور کمرے کا بیچ والا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم دونوں تیزی سے کمرے سے باہر نکل گے ......بارش پھر شروع ہو گئی تھی ......اور ہوا بھی بہت تیز چل رہی تھی، ہم بھیگتے ہوئے زینے کے دروازے تک پہنچے تو اب زینے کا دروازہ ہمیں بند ملا، وہ اندر سے بند تھا ......ایک نئی مشکل پھر سامنے کھڑی تھی ......اس وقت پھر فوزیہ کے رونے کی آواز آئی، اب فوزیہ کی آواز کمرے کے اندر سے آرہی تھی، وہ امی ابو زور سے پکار رہی تھی اور بے تحاشہ رو رہی تھی، اس کے رونے سے ہمارے کلیجے پھٹ رہے تھے، لیکن اب ہماری ہمت کمرے میں جانے کی نہیں تھی، اب ہم نے فوزیہ کے معاملہ کو اللہ کے سپرد کر دیا تھا، کیونکہ ہم اس کو اس مشکل سے نجات دلانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اندیشہ اس بات کا تھا کہ اس کو مشکل سے نجات دلانے کے چکر میں، ہم خود ہی کسی بڑی مشکل کا شکار نہ ہو جائیں، فوزیہ کی آواز چونکہ کمرے کے اندر سے آرہی تھی ہم دونوں کی نظریں کمرے ہی کی طرف لگی ہوئی تھیں، ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں ایک نہیں کئی لوگ موجود ہوں، ہمیں کچھ سائے سے کمرے میں رینگتے ہوئے نظر آئے، ہوا کی سائیں سائیں بڑھتی جا رہی تھی اور بارش بھی بہت طوفانی تھی، ہمارے ہوش اڑے جا رہے تھے اور دل انجان سے اندیشوں سے پریشان تھا، زینہ اندر سے بند تھا، اس لئے نیچے نہیں جا سکتے تھے، کمرے میں اندھیرا تھا اور ہمارے اندر جنات سے مقابلہ کرنے کی نہ ہمت تھی، نہ اہلیت۔ امام الدین بھی کچے پکے قسم کے عامل تھے، یہ بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے، ایسے ہوش ربا حالات میں صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔

طوفانی بارش سے کان پڑی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی، اور اب فوزیہ کی آواز بھی نہیں آرہی تھی، خدا ہی جانے اس پر کیا گزر رہی تھی اور وہ کن مشکلات کا شکار تھی، ہم نے ایک بار پھر اپنے رب کے سامنے گڑگڑانا شروع کیا اور واہ رے اللہ! تیری شان ......چند منٹ کے بعد زینہ کا دروازہ بھی کھل گیا، اور ہم دونوں آندھی اور طوفان کی طرح نیچے اتر گئے ......نیچے اتر کر کمرے میں پہنچے تو ہم نے سب کو روتے ہوئے دیکھا ......کیونکہ گھر والوں کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ ہم جنات کا نوالہ بن گئے ہیں۔ (جاری)

طنزیہ کالم

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگر چہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

میں پروگرام کے مطابق مدرسہ شاہ العلوم کے مہتمم الحاج السید حضرت مولانا شدید الحسن قاسمی ثم مظاہری کے دولت کدہ پر پہونچ گیا، صبح کے نو بجے تھے، ان کے گھر کی گھنٹی بجائی تو معلوم ہوا کہ حضرت باتھ روم میں رونق افروز ہیں، مجھے یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کیونکہ میں تو یہ سمجھتا تھا کہ یہ باتھ روم صرف نیتاؤں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں، بے چارے نیتا جنہیں غم قوم سے نجات مرنے کے بعد بھی میسر نہیں آتی جو صبح شام دردِ غم کے جام کو روحِ افزا سمجھ کر ایک ہی گھونٹ میں منہ کے بل کھڑے ہو کر پیتے رہتے ہیں انہیں جب سکون کے چند سانس لینے ہوتے ہیں تو سچ مچ باتھ روم میں گھس جاتے ہیں یا پھر گھس تو کہیں اور جاتے ہیں لیکن اپنے تجربہ کار گھر والوں کو یہ ہدایت کر دیتے ہیں کہ سب سے یہی کہ نیتا جی باتھ روم میں ہیں، چنانچہ رات کے ۲ ربجے بھی نیتا جی کے گھر والوں کی طرف سے یہی جواب فون پر موصول ہوتا ہے کہ نیتا جی باتھ روم میں ہیں، حالانکہ دنیا کا کوئی بھی پاگل رات کو ۲ ربجے باتھ روم میں جانے کی غلطی نہیں کر سکتا، خیر نیتاؤں کی تو مجبوری ہے اگر وہ باتھ روم کا سہارا نہ لیں تو قوم تو انہیں دن دہاڑے اٹھا کر لے جائے اور کسی بھی جگہ انہیں استعمال کرلے کیونکہ نیتاؤں کے ساتھ کوئی بھی ناروا حرکت کرنے کو لوگ اتنا برا نہیں سمجھتے کہ انہیں اللہ میاں سے ڈرنا پڑے، لیکن یہ ہمارے مولویوں کو کیا ہو گیا یہ تو ہر طرح سے محفوظ ہیں، ان کے حقوق پر کون ڈاکہ ڈال سکتا ہے اور ان کی آبرو سے کون چھیڑ خانی کر سکتا ہے، یہ کیوں وقت بے وقت باتھ روم میں داخل و خارج ہونے لگے۔ بتایئے غضب خدا کا صبح ۹ ربجے تھے اور حضرت باتھ روم میں غسل افروز ہو رہے تھے، مولویوں کے نہانے کا ایک وقت ہوا کرتا تھا، اب مولویوں کے نہانے کا بھی کوئی وقت نہیں رہا، یہ بھی تہذیب زدہ ہو گئے اور انہوں نے بھی زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا، اب یہ بھی کسی بھی وقت باتھ روم میں جا گھستے ہیں، یا پھر نیتاؤں والی حکمتِ عملی سے کام لیتے ہوں گے، بیوی بچوں سے گیا سٹک کر رہے ہوں گے اور اڑا یہ دیا گیا ہوگا کہ باتھ روم میں ہیں تاکہ صبر کے سوا آدمی کچھ نہ کر سکے۔

صبر نہ کرتا تو کیا کرتا۔ پھر ان کے گھر کے سامنے کسی مادر زاد یتیم کی طرح ٹہلتا رہا۔ تقریباً نصف گھنٹے کے بعد ایک بچہ آیا اور اس نے کہا اندر آ جایئے، ابا میاں نے غسل کر لیا ہے۔ میں ہرن کی طرح چوکڑی بھرتا ہوا اندر پہنچا۔ دراصل میں نے سوچا کہ ایک سکنڈ کی چوتھائی میں ان کی نشست گاہ تک پہونچ جاؤں ان کا کیا بھروسہ یہ دوبارہ باتھ روم میں نہ گھس جائیں، اور مجھے دوبارہ نہ ٹہل لگانی پڑے۔ اسی طرح کسی مادر زاد یتیم اور کسی آبائی غم زدہ کی طرح۔

ان کی نشست گاہ پر چند منٹ تک مجھے اکیلے ہی بیٹھنا پڑا، اس کے بعد حضرت مہتمم صاحب ایک ہاتھ میں تسبیح اور ایک ہاتھ میں عربی رومال لئے تشریف لائے، میں انہیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے سلام علیک کے دوران معانقہ کیا پھر بولے۔ معافی چاہوں گا آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑی۔

کوئی بات نہیں۔ میں نے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔ حالانکہ مجھے غصہ بہت آرہا تھا۔

وہ بولے۔فرضی صاحب! ناشتہ تو چلے گا۔

بھئی آپ کی مرضی ہے، کچھ کھلائیں گے تو ضرور کھالیں گے۔

انہوں نے انٹرکام سے ناشتہ کا آرڈر دیا۔

میں نے سوچا کہ میں مولوی کا ناشتہ کیوں چھوڑوں، خدا کی مخلوق میں یہی تو ایک ایسی مخلوق ہے جو لینا جانتی ہے، دینے کی اس میں صلاحیت نہیں ہوتی، یہ صرف کھاتے ہیں کھلاتے وقت ان کا دم نکلتا ہے، ان کا عمومی حال یہ ہے کہ اگر کسی اور کے دستر خوان پر موجود ہوتے ہیں تو ابراہیم علیہ السلام کی فیاضی اور مہمان نوازی کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں اور جب کوئی ان کے دستر خوان پر ازراہِ بدنصیبی آکر بیٹھ جاتا ہے، یہ عیسیٰ علیہ السلام کی غربت اور ان کے زہد کا تذکرہ شروع کردیتے ہیں، میں نے سوچا آج یہ مہتمم صاحب اظہارِ فیاضی کررہے ہیں، تو کرنے دو، انہیں بھی دوسروں کی دعوت کرنے کی راہ سے گزرنا چاہئے، چنانچہ میں نے بے تکلف ہوکر کہہ دیا کہ آپ کھلائیں تو میں ضرور کھاؤں گا۔ اور میرے کہنے کے بعد انہوں نے ناشتہ کا آرڈر بھی جاری کردیا۔ اس کے بعد وہ بولے۔

فرضی صاحب! مصروفیات بہت بڑھ گئی ہیں، مدرسے کی ذمہ داریاں کمر توڑ دیتی ہیں، رات کو ۱۲ بجے سونا نصیب ہوتا ہے، آج کل راتیں چھوٹی ہورہی ہیں۔ نیند نہیں بھرتی، ۳ بجے پھر اٹھنا پڑتا ہے، الٹی سیدھی چند رکعات تہجد کی پڑھ لیتا ہوں، کچھ دیر تلاوت کی بھی توفیق ہوجاتی ہے نماز فجر تک اکابرین کے بتائے ہوئے ذکر کرلیتا ہوں، نمازِ فجر کے بعد پھر سوجاتا ہوں، یہ زندگی ہے، دن بھر مدرسے کی ذمہ داریاں۔ یقین کریں بڑی مشکلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

وہ بول رہے تھے اور میں سوچ رہا تھا کہ کس خوبصورتی سے مہتمم صاحب اپنی شب بیداری اور اپنے ذکر وفکر کا ذکر کررہے ہیں، رات کی نمازوں کا ذکر کرکے شاید وہ ریاکاری کا مظاہرہ کررہے تھے، اتنی خوبصورتی کے ساتھ کہ چند مجھ جیسے نااہل ہی یہ بات سمجھ لیں تو سمجھ لیں لیکن دنیا بھر کے اہل انسان کو ان کو ولی اور شب بیدار سمجھنے ہی پر مجبور ہوں گے۔ اور رہے اللہ میاں! تو اگر اللہ میاں کو لوگ علیم وخبیر جانیں تو ایسی باتیں کیوں کریں، اللہ تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو شخص بول رہا ہے وہ رات کو نماز پڑھتا بھی ہے یا نہیں؟ اور اگر پڑھتا ہے تو اس کا مقصد صلوٰۃ کیا ہے؟ ہم نے بزرگوں سے سنا تھا کہ اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپانا چاہئے جس طرح انسان اپنے عیوب کو چھپاتا ہے، پھر ہم لوگ اپنی نیکیوں کے قصے اور کہانیاں کیوں سناتے ہیں؟

مجھے چپ دیکھ کر مہتمم صاحب بولے۔ آپ کہاں کھوگئے؟

دراصل میں آپ کی ذات کی بھول بھلیوں میں کھوگیا ہوں۔

فرضی صاحب! اگر آپ ہماری ذات کی گہرائیوں میں چلے گئے تو پھر واپس نہیں آسکو گے، ہمیں بزرگانِ دین سے وہ نسبت حاصل ہے جو آج کل بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ بزرگوں کی مقدس نسبت کی وجہ سے ہمارے قلب پر انوارِ الٰہی کی بارشیں ہر آن ہوتی رہتی ہیں، یہ سب فضل ایزدی ہے لیکن یہ دنیا قدر نہیں کرتی، آج ہم پہلی بار یہ محسوس کررہے ہیں کہ کسی سمجھ دار انسان سے ملے ہیں اور جو ہماری ذات کی گہرائیوں کو سمجھ رہا ہے۔

وہ خواہ مخواہ اپنی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے، حالانکہ میں ان کے صرف حلیے اور وضع قطع سے متاثر ہورہا تھا۔ دورانِ گفتگو میں یہ بھی محسوس کررہا تھا کہ وہ مجھ سے باتیں کئے جارہے تھے اور ان کی انگلیوں پر تسبیح برابر گھوم رہی تھی، خدا ہی جانے یہ ذکر کی کون سی قسم تھی، جو بات چیت کے دوران بھی جاری تھا، انہوں نے یہ بھی فرمایا مجھے چار سلسلوں سے بیعت کرنے کی اجازت ہے، تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ میری روح روزانہ مغرب کے بعد عالم بالا کا طواف کرتی ہے اور ارواحِ اولیاء سے براہِ راست استفادہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے، میں کسب فیض کے سلسلے میں کسی کا محتاج نہیں ہوں، علمی کتابوں میں زبردست استغراق کے باوجود باطنی علوم میں میرے رب نے ایک مخصوص مقام عطا کیا ہے، میرے والد مرحوم کو چشتیہ بزرگوں نے میرے ولی کامل ہونے کی بشارت کئی بار ان خوابوں میں دی تھی جو نمازِ فجر سے پہلے دیکھے جاتے ہیں، اور جو حرف بہ حرف سچے ہوتے ہیں۔

واقعی آپ بہت پہونچے ہوئے ہیں اور صاف طور پر محسوس بھی ہوتے ہیں، اس لئے میں آپ سے ملاقات کرنے کے لئے

بے قرار تھا۔

وہ میرے زبان سے اپنی تعریف سن کر بہت مسرور ہوئے اور ان کی ڈاڑھی کا ایک ایک بال کھل اٹھا، اس دوران ناشتہ آچکا تھا اور ہم ناشتے سے مستفیض ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے گفتگو کررہے تھے، میں نے کہا حضرت مجھے آپ سے کچھ سوالات کرنے ہیں۔ اور میں ان کے مدلل جوابات کا امیدوار ہوں۔

آپ بصد شوق سوالات کیجئے میں فقہ حنفی کی روشنی میں ان کے جوابات دوں گا۔

میں جو سوال کرنے جارہا ہوں ان میں فقہ حنفی کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے سوالات بہت سیدھے سادے ہیں اور مدارس کی زندگی سے متعلق ہیں۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ مدارس کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ہماری رائے تو یہ ہے کہ ایک ایک شہر میں ایک ایک ہزار مدرسے کھلنے چاہئیں، کیونکہ علم دین کو جس قدر پھیلایا جائے گا، اسی قدر قوم کا فائدہ ہوگا۔؟

لیکن ان مدارس کی بڑھتی ہوئی تعداد سے یہ اندیشہ پیدا ہوگیا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو غریبوں کے حصے میں زکوٰۃ کا ایک روپیہ بھی نہیں آیا کرے گا اور زکوٰۃ کی کل رقم یہ مدارس ہی لے اڑیں گے:

اگر ایسا ہوا تو اور بھی اچھا ہوگا، کیونکہ جو رقم طلباء دین پر خرچ ہوتی ہے اس پر صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا ہے، انسان مرجاتا ہے اور ثواب جاری رہتا ہے۔

وہ کیسے؟

وہ اس طرح کہ جب تک طالب علم اس دنیا میں زندہ رہتا ہے اس وقت تک رقم دینے والے کو ثواب ملتا رہتا ہے، اور اگر طالب علم علم دین حاصل کرنے کے بعد راہِ راست سے بھٹک جائے؟ میں نے پوچھا۔

بھئی اگر بھٹک گئے تو اس میں ہمارا کیا جاتا ہے، ہر شخص اپنی قبر میں خود نمٹے گا۔

بات قبر اور نمٹنے کی نہیں ہے، بات تو یہ ہے کہ جب ہم نے کسی کو صدقہ جاریہ کے لئے اکسا کر اس سے رقم وصول کرلی ہے تو طلباء کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری ان مدارس پر آجاتی ہے، ان مدارس کا فرض ہے کہ وہ علماء کی پوری طرح دیکھ ریکھ کریں، اور انہیں راہِ راست سے نہ بھٹکنے دیں۔

دیکھئے ابوالخیال صاحب! جب تک طالب علم مدرسے میں ہوتا ہے تب تک اس کو سیدھا رکھنا ہماری ذمہ داری ہے اور جب وہ فارغ ہوکر مدرسے سے چلا جاتا ہے تو پھر ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے، وہ کسان بنے یا دہقان، ہمیں کیا مطلب؟

جی صحیح ہے۔ آپ کو تو کوئی مطلب نہیں لیکن جس بے چارے نے اپنی خون پسینے کی کمائی صدقہ جاریہ کے چکر میں آکر دی ہوگی اس کو تو زبردست خسارہ ہوگا۔

چلئے۔ یہ تو طلباء کی بات ہوئی سنور سکتے ہیں اور بگڑ بھی سکتے ہیں، لیکن مدرسے میں جو عمارت بنتی ہے وہ تو جب تک قائم رہتی ہے رقم دینے والے کو ثواب ملتا رہتا ہے۔

مجھے آپ کی اس بات سے بھی اتفاق نہیں۔

وہ کیوں؟

وہ اس لئے کہ ایک مدرسہ میں بار بار کمرے بنتے ہیں بار بار ٹوٹتے ہیں، ایک مسجد میں فرش بار بار لگتا ہے پھر اس کو بار بار بدلا جاتا ہے، جب پہلی والی چیز کا وجود ہی باقی نہیں رہا پھر صدقہ جاریہ کا مطلب کیا ہوا؟

آپ لوگ اس طرح کی موشگافیوں میں کیوں الجھتے ہیں، بھئی ساری دنیا جانتی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، جب کسی نے صدقہ جاریہ کی نیت سے چندہ دیا ہے تو اس کو اس کی نیت کے مطابق صدقہ جاریہ ملتا رہے گا، مولانا کا یہ جواب سن کر میں نے کہا۔ یہ تو صدقہ دینے والے کی نیت ہوئی لیکن صدقہ وصول کرنے والے کی نیت بھی تو ہوتی ہے، اگر اس کی نیت بری ہو تب؟

ابوالخیال صاحب! جو پیسہ مدرسوں میں لگتا ہے وہ لینے والے کے لئے بھی اور دینے والے کے لئے خوش آئین ہے، اگر یہ پیسہ مدارس میں نہ لگتا تو پھر شراب جوے اور سٹے میں بھی تو لگ سکتا تھا، یہ فضول قسم کی رسومات میں بھی تو خرچ ہوسکتا تھا، اگر یہ مدارس میں لگ گیا تو ہر اعتبار سے مفید رہا، اب خواہ مخواہ کی لن ترانیوں سے تو فائدہ ہے نہیں۔

حضرات! اور اگر یہ پیسہ بیواؤں کی ضروریات یا مجبور ترین لوگوں کے علاج معالجہ میں خرچ ہوتا تو کیا دینے والے کو ثواب نہ ملتا۔

ضرور ملتا۔ لیکن بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کا سب سے اچھا مصرف دینی مدارس ہیں اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ کی کل رقم دینی مدارس پر لگاتے رہیں، یتیم اور بیواؤں کا تعاون کا کام تو ان کے رشتے داروں سے چل جاتا ہے اور اگر رشتے دار نکمے ہوں تو وہ جہنم میں جائیں گے ہمیں کیا غرض۔

چندہ وصول کرنے والے جو اپنا کمیشن فیصد کے اعتبار سے طے کر کے وصول کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ان کے بارے میں ہماری رائے یہ ہے کہ وہ حق بجانب ہیں اور وہ عاملین کے دائرے میں آتے ہیں اور قرآن نے عاملین کو زکوٰۃ کا مستحق قرار دیا ہے۔

اگر عامل چندہ وصول کرتے کرتے کروڑ پتی ہو جائے تو کیا پھر بھی وہ زکوٰۃ کا مستحق گردانا جاتا ہے؟

فرضی صاحب! بڑے بڑے جید قسم کے علماء جو مدارس میں اونچی اونچی کتابیں پڑھاتے ہیں وہ بھی اپنی کارکردگی کا فی صد کے اعتبار سے وصول کرتے ہیں، اور وہ اللہ سے حد سے زیادہ ڈرتے ہیں، ان کا رہن سہن یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ وقت کے جنید و شبلی ہیں، اگر یہ ناجائز ہوتا تو ان بزرگوں نے اور چوٹی کے ان اساتذہ سے اس کی امید نہیں کی جا سکتی تھی، جب یہ سب لیتے ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کمیشن صد فی صد حلال ہے۔

کسی بھی بڑے مولوی کا حصول زکوٰۃ پر بڑا کمیشن وصول کرنا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، اسلام میں جائز و ناجائز قرآن و حدیث کی بنیاد پر ہوتا ہے کسی عالم دین کا طرز عمل کوئی کسوٹی نہیں ہے۔

"چھوڑیئے۔" انہوں نے پہلو بدلتے ہوئے کہا، اس دنیا میں سب چلتا ہے، جو لوگ اعتراضات کرتے ہیں وہ علماء دین کی جدو جہد کو نہیں دیکھتے، چندہ مانگنا ایک ذلیل ترین کام ہے اور بے چارے علماء علم دین کی خاطر یہ ذلیل ترین کام کرتے ہیں، ذرا آپ کسی سے کچھ مانگ کر دکھائیں۔

حضرت! یہ فیصلہ کیسے ہوگا کہ مانگتے رہنے کا ذلیل ترین کا علماء صرف علم دین کی خاطر کرتے ہیں جبکہ انہیں چندہ مانگنے کا معقول معاوضہ کمیشن کی صورت میں مل جاتا ہے تو یہ ان کی اپنی آمدنی ہوئی اور اسی آمدنی کی خاطر ان کی بھاگ دوڑ ملک بھر میں ہوتی ہے۔

فرضی صاحب! آج کل علماء کا وقار کم ہو گیا ہے، چند ٹکے کے لوگ بھی علماء کی پگڑی اچھال دیتے ہیں، ان کی خدمات کی کوئی قدر نہیں کرتا۔

آپ غلط کہتے ہیں، "میں نے پرزور آواز میں کہا" آج بھی عوام علماء کی قدر کرتے ہیں اور قدر نہ کرتے تو اربوں کھربوں روپیہ مدارس کے لئے وصول کر لینا کیسے ممکن ہوتا، لاکھوں مدرسے ہندوستان میں چل رہے ہیں جو عوام کے چندے ہی سے چل رہے ہیں، یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ عوام علماء کے قدردان نہیں ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ اب علماء کی اکثریت مال دار بننے کے چکر میں لگ گئی ہے اور نئے نئے مدرسوں کی شروعات از راہِ روزگار ہو رہی ہے، ایک ایک شہر میں کئی کئی مدرسے اس بات کی علامت ہیں کہ لوگوں نے علم دین کو پیشہ بنا لیا ہے۔

ہمارے یہ فلسفہ سمجھ میں نہیں آتا، انہوں نے پان منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ آپ کو ایک ایک شہر میں کئی کئی مدرسے کھلنے پر تو اعتراض ہے اور یہ جو گلی کوچوں میں روزانہ نئے نئے اسکول کھل رہے ہیں جہاں سے ہماری نسلوں کو مغربیت کا زہر پلایا جا رہا ہے اس پر آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترم! گلی کوچوں میں جو نئے نئے اسکول کھل رہے ہیں یہ بھی برائے روزگار ہیں، کیونکہ اب بنیادی تعلیم کا ملنا عام ہوتا جا رہا ہے اور جاہل لوگ بھی جو "الف" کے نام "ب" بھی نہیں جانتے وہ بھی اپنے بچوں کو پڑھا رہے ہیں، کیونکہ انہیں سب سے زیادہ اس بات کا اندازہ ہے کہ جہالت انسان کو زندگی میں کتنی بار خون کے آنسو رلاتی ہے، لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ بہت سے جاہل لوگ بھی اسکول کھول کر بیٹھ گئے ہیں اور اسکول کھول کر خود ہی اسکول کے منیجر اور پرنسپل بن کر بیٹھ گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اسکول کو ذریعۂ آمدنی سمجھ لیا ہے، مگر اسکول اور مدرسے میں ایک فرق ہے، اسکول بچوں کی فیس سے چلتے ہیں، اسکولوں کو کوئی چندہ

نہیں دیتا، جبکہ مدرسے عوامی خیرات سے چلتے ہیں، اس لئے نئے نئے مدرسوں کی شروعات زکوٰۃ کی رقومات کو تقسیم در تقسیم کے مرحلے سے گزارتی ہے اور یتیموں اور بیواؤں کا حق ہر سال کم سے کم ہوتا جارہا ہے جو ملت اسلامیہ کے لئے ایک تشویش ناک بات ہے۔

کوئی تشویش کی بات نہیں ہے، انہوں نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ اللہ نے قوم کو بہت نوازا ہے جتنے مدرسے کھلتے ہیں اس سے زیادہ قوم کی دولت میں اضافہ ہوتا ہے اور یتیم اور مجبور ترین لوگ......

ان کے اپنے رشتے دار ہوتے ہیں جو ان کی کفالت کر سکتے ہیں اور اگر نہیں کرتے تو اس میں ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

قرضی صاحب! مدرسوں میں ایک سے ایک مخلص قسم کا انسان پڑا ہے، بہت سے علماء بغیر تنخواہ پڑھانے کی صورت میں قوم زیادہ نوازتی ہوگی۔ اگر کوئی بھی عالم دین بغیر تنخواہ خدمتِ علم کرتا ہے تو اس کی خبر صرف مہتمم اور انتظامیہ کو ہونی چاہئے، اس کا ڈھول بجانا خود اس بات کی علامت ہے کہ مقصد ثواب آخرت نہیں کچھ اور ہے۔

لاحول ولاقوۃ۔ تم علماء کی نیت پر شک کر رہے ہو، اور جب تم ان پر شک کر رہے ہو تو مجھ پر بھی ضرور شک کرو گے کیونکہ میں مدرسے کی خدمات بغیر تنخواہ کے کر رہا ہو، ایک کوڑی مدرسے سے نہیں لیتا، میں نے مہتمم صاحب کو حیرت سے دیکھا، پھر میں بولا۔ حضرت اگر برا نہ مانیں تو چند باتیں آپ کے بارے میں پوچھ لوں؟

ضرور پوچھئے۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر صحیح جواب دوں گا؟

آپ کے والد کیا کرتے تھے؟

وہ معمولی درجہ کے کاشتکار تھے۔

ان کے پاس زمین کتنی تھی؟

کتنی بھی نہیں، وہ بٹائی پر دوسروں کی زمین لے کر کاشت کاری کیا کرتے تھے، اور نتیجہ میں انہیں نصف فصل مل جاتی تھی، بس یہی گزر بسر کا ذریعہ تھا، ہم لوگوں کو بچپن بہت غربت اور کس مپرسی میں گزرا، کسی بھی طرح میں نے علم دین حاصل کر کے یہ مدرسہ کھولا اور بہت مشکلات اس مدرسے کو قائم کرنے میں مجھے اٹھانی پڑیں، والد صاحب جب مرضِ وفات میں مبتلا ہوئے تو ان کے پاس دوا۔ دارو کے بھی پیسے نہیں تھے، سرکاری ہسپتال میں انہیں داخل کرایا گیا اور ڈاکٹروں کی عدم توجہ کی وجہ سے وہ اللہ کو پیارے ہوگئے۔

حضرت! اس کے بعد کیا ہوا؟

والد صاحب کی وفات کے بعد کچھ دنوں تو بہت پریشانی کے گزرے اس کے بعد اللہ کا فضل و کرم ہوگیا اور پھر رحمت خداوندی کی بارشیں ہونے لگیں، آج اللہ کا دیا ہوا سب کچھ میرے پاس ہے، دس بیگھے زمین بھی ہے، مکان بھی اپنا ہوگیا ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے سیکنڈ ہینڈ گاڑی بھی خریدی ہے، فون اور فیکس کی سہولت بھی میسر ہے، یہ سب بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

اگر میں آپ سے یہ سوال کروں کہ یہ سب کچھ آپ کے پاس کہاں سے آیا؟

ج جی جی...... وہ بوکھلا سے گئے، پھر کچھ سنبھل کر بولے۔ میں کہہ تو رہا ہوں کہ یہ سب فضل خدا ہے اور یہ سب بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

حضور! بے شک اس دنیا میں جو کچھ بھی کسی کو ملتا ہے وہ اللہ ہی کے فضل سے ملتا ہے لیکن کچھ نہ کچھ ذریعہ بھی تو ہوتا ہے، اللہ آسمان سے رزق نہیں برساتا، اور نہ دولت گھر میں کھلیان کی طرح پیدا ہوتی ہے، یہ جب بھی کسی کو ملتی ہے کسی کے ذریعہ ہی سے ملتی ہے، یا پھر آپ یہ کہئے کہ آپ کو کسی جگہ سے کوئی دفینہ ہاتھ لگ گیا ہے اس لئے آپ کے وارے کے نیارے ہوگئے ہیں۔

برخوردار! اب تم سے کیا پردہ بھئی جو کچھ بھی ہے یہ مدرسے کی دین ہے۔

گویا کہ تنخواہ نہ لینے کی وجہ سے آپ کو بے حساب مدرسے سے ملتا ہے۔

میرا جملہ سن کر وہ چپ ہوگئے۔

میں نے پھر کہا۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو لوگوں میں اس پروپیگنڈہ سے باز آجائیں کہ آپ تنخواہ نہیں لیتے، اس پروپیگنڈہ

سے آپ کو مقبولیت دنیا میں مل سکتی ہے لیکن آخرت کا حساب زیادہ ہو جائے گا، اور اسی لئے میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ تنخواہ کسی مدرسے سے نہیں لیتے وہ مخلص نہیں ہوتے بلکہ تنخواہ لینے والا نسبتاً زیادہ مخلص ہوتا ہے کیونکہ اس کے دل میں سچائی ہوتی ہے،" **الا ماشاء اللہ"**

وہ اب بھی چپ رہے، میں نے ان کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ میں دینی مدارس کا مخالف نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ دینی مدارس کی بڑھتی ہوئی تعداد پر علماء کو غور کرنا چاہئے دوسرے مدارس کی کچھ اصلاح بھی ہونی چاہئے، طلباء کے مستقبل کے بارے میں بھی علماء کو غور کرنا چاہئے کیونکہ جب علماء کی کھپت معاشرے میں نہیں ہو سکے گی تو وہ زندگی گزارنے کے لئے کسی مدرسے کی بنیاد رکھیں گے، اس طرح مدرسے بنتے چلے جائیں گے اور علم جب اس قدر عام ہو جائے گا تو اس کی قدر جاتی رہے گی، یہ سن کر حضرت مہتمم صاحب بولے۔ روٹی دینے والا اللہ ہے، کوئی دنیا میں بھوکا نہیں مرتا، ہمیں تو دینی مدارس کھولنے کی طرف دھیان دینا چاہئے۔

حضرت میرا ایک سوال یہ ہے کہ آپ کے کتنے بچے ہیں؟

تین ہیں۔ ایک صاحب زادی ہے اور دو صاحب زادے ہیں۔

یہ تینوں ظاہر ہے کہ پڑھ رہے ہوں گے تو یہ کیا پڑھ رہے ہیں؟

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟

میں اس لئے پوچھ رہا ہوں تا کہ اندازہ کر سکوں کہ آپ جیسے ہوش مندوں نے اپنی اولاد کے بارے میں کیا سوچا ہے؟

انہوں نے اپنی گھنی ڈھاڑھی پا ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ صاحب زادہ نوی کلاس میں ہیں، ایک صاحب زادے ہائی اسکول کر چکے ہیں، اور انٹر کی تیاری میں ہیں اور دوسرے صاحب زادے بی۔اے فرسٹ ایئر میں ہیں۔

وری گڈ۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ آپ نے اپنے تینوں بچوں کو دینی تعلیم سے محروم رکھا، جبکہ آپ دوسروں کو اس بات کی نصیحتیں کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو عالم و فاضل بنائیں۔ کیا ہمارا مذہب یہ نہیں کہتا کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہی اپنے بھائیوں کے لئے پسند کرو، پھر آپ جیسے حضرات علماء کی پالیسی میں یہ تضاد کیوں ہے؟

عزیزم! تم ہماری بات نہیں سمجھو گے۔ ہمارا فعل کچھ بھی ہو لیکن ہم اپنی قوم کو وہی مشورہ دیتے ہیں جو اس کے حق میں مفید ہو

گویا کہ آپ خود غیرت مفید باتوں کو اختیار کرتے ہیں اور قوم کو مفید باتوں کی طرف راغب کرتے ہیں۔

بے شک...... اور اس سے زیادہ اخلاص اور کیا ہوگا کہ ہم خود زہر پیتے ہیں لیکن قوم کو تریاق پلاتے ہیں۔

آپ لوگ تو زکوٰۃ و خیرات کی رقم کو میل کچیل سے تعبیر کرتے ہیں، لیکن زکوٰۃ و خیرات کی رقومات کے سلسلہ میں محتاط نظر نہیں آتے، کسی بھی مدرسے کو امدادی اور غیر امدادی جو رقومات ملتی ہیں ان میں خلط ملط ہوتا ہے، پھر ان کو خرچ کرتے وقت مدات کا خیال شاذ و نادر ہی رکھا جاتا ہے، حالانکہ قدیم زمانے سے مدارس میں کم سے کم تملیک تو کی جاتی تھی اب یہ بھی نہیں ہوتا۔

ہم کہہ چکے ہیں فرضی صاحب اصل چیز نیت ہے، جب ہماری نیت اچھی ہے تو پھر ہمارے افعال پر آپ گرفت نہیں کر سکتے۔

اگر کوئی صاحب اس نیت سے چوری کرلیں کہ کسی غریب کی مدد کرینگے تو کیا یہ چوری حسن نیت کی وجہ سے جائز ہو جائے گی

ابوالخیال صاحب۔ تمہارے اندر مودودیت کے جراثیم ہیں، تم علماء پر تنقید کرتے ہو اس لئے تم کبھی نہیں پنپ سکتے، ارے بھئی علماء انبیاء کے وارث ہیں ان کا احترام کرنا چاہئے، ان کے بارے میں ایسی ایسی سوچ آپ کے ایمان کے لئے تباہ کن ہے، اللہ سے ڈرو، اور کسی سے بیعت ہو جاؤ، جب تک تم کسی سے بیعت نہیں ہوں گے، اسی طرح کی خرافات کا شکار رہو گے۔

انہوں نے لچھے دار تقریر شروع کردی، اور میں دل ہی دل میں غالب کا یہ شعر گنگنانے لگا۔ ☆ ☆ ☆

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(یا ب زندہ صحبت باقی)

سیاروں کا انسانی زندگی پر اثر

فلکیات میں قمر واحد سیّارہ ہے جس کا زمانہ قدیم سے ہی انسانی زندگی کے ساتھ گہرا رشتہ ہے۔ قمر کے ساتھ انسان کی ذہنی، جذباتی اور تحقیقی وابستگی انتہائی گہری اور پائیدار رہی ہے۔ قمر ایک ایسا سیارہ ہے جس پر شاعروں، عاشقوں، اہل نجوم اور سائنسدانوں نے اپنے اپنے موضوع اور تحقیق پر پوری طرح طبع آزمائی کی ہے۔ زمانہ قدیم سے زمانہ جدید تک قمر پر جس قدر تحقیق کی گئی ہے اس میں اہل نجوم اور سائنسدانوں کی مشترکہ کاوشوں کے مسلسل عمل نے قمر سے متعلق تحقیق کو ایک ایسی لڑی میں پرو دیا ہے جس کا ہر دانہ جداگانہ مقام اور حیثیت رکھتا ہے۔ یوں تو ہر سیارہ اپنے منسوبات خواص اور اثرات کے تحت مسلمہ حیثیت کا حامل ہے۔ آج کا موضوع قمر ہے۔ لہٰذا ہم صرف قمر سے متعلق منسوبات، خاصیت، اثرات اور مختلف ذرائع سے حاصل کردہ تحقیقی مواد کی مدد سے گفتگو کریں گے۔

علم نجوم سے گہری دلچسپی رکھنے والے دوست احباب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ قمر زمین کا طفیلی سیارہ ہے جس کا قطر دو ہزار ایک سو ساٹھ میل اور زمین سے دو لاکھ تین ہزار پانچ سو انیس میل کے فاصلے پر ہے۔ زمین سے تقریباً ۱۹ حصے کم ہے۔ اس کی گردش کی رفتار دو ہزار دو سو اسی میل فی گھنٹہ ہے زمین کے گرد ستائیس دن سات گھنٹے بیالیس سیکنڈ میں گھوم جاتا ہے۔ اس کا سال سورج سے دس دن کم ہوتا ہے۔ انسانی صورت میں گول شکل، خوبصورت آنکھیں، سفید رنگ فربہ جسم کا مالک ہے۔ مزاجی طور پر حلیم الطبع، دوستانہ رویہ رکھنے والا، نرم مزاج جلد اثر قبول کرنے والا اشاعر، مضبوط گھر ایسا درخت جس میں دودھ پایا جاتا ہے۔ ہر سیارہ کی طرح قمر بھی جداگانہ حیثیت کا مالک ہے۔ اس سے پہلے کہ قمر سے متعلق بحث کو آگے بڑھائیں میں ڈاکٹر اعجاز حسین بٹ صاحب کے الفاظ قارئین تک پہنچانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ ان کا کہنا ہے کہ زائچہ بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔ ذرا سی محنت، اہلیت اور سوجھ بوجھ سے زائچہ کشید کیا جا سکتا ہے لیکن اصل مرحلہ زائچہ سے ثمرہ حاصل کرنا ہے۔ زاویوں اور ڈگری کے مطابق احکامات جس میں غلطی کا احتمال کم سے کم ہو۔ ایک صحیح اور قابل منجم ہونے کی دلیل ہے۔ احکامات بھی مضبوط دلیل اور حقائق کے مطابق ہونا چاہئیں۔ ان کے اس نصیحت آمیز قول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے راقم نے قمر پر تحقیق شروع کی اور وہ بھی مضبوط دلیل کی بنیاد پر تو چاند سے متعلق حیرت انگیز انکشافات نے چونکا دیا۔ راقم نے قمر کے تربیعی، تسدیسی اور تثلیثی اور نظر مقابلہ کے اثرات سے وقوع پذیر ہونے والے حالات نے عقل حیران کر دی۔ جیسا کہ علم ہے کہ سیاروں سے خارج ہونے والی لہریں کرۂ ارض پر بسنے والی ہر ذی روح شے کے علاوہ جمادات، نباتات پر مختلف انداز میں اثر انداز ہوتی ہیں۔ جسے آج کا سائنسدان تسلیم کر چکا ہے کہ ہم کائناتی شعاؤں کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ قمر آبی سیارہ ہے اور مائع پر حکمرانی کرتا ہے۔ آبی سیارہ ہونے کی حیثیت سے سمندر دریاؤں اور جھیلوں پر حکمرانی ہے۔ صنفی زندگی میں ایام ماہواری سے منسوب ہے۔ قمر انسان کی ذہنی اور حیوانی ادراکی قوت کا مالک ہے جیسا کہ عطارد انسانی ذہنی امور سے متعلق ہے۔ قمر کی سمندروں دریاؤں اور جھیلوں پر حکمرانی؟ ایام ماہواری سے تعلق؟ انسانی ذہنی و حیوانی امور پر قمر کے اثرات؟ ان تمام سوالوں کا جواب

قارئین تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ غلطی کا ں کے ساتھ قارئین تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ غلطی کا آپ کی تنقید کا منتظر رہوں گا۔

ال ممکن ہے اس لئے آپ کی تنقید کا منتظر رہوں گا۔ ہر ماہ کی مخصوص تاریخوں میں مخصوص دنوں کے لئے خواتین ماہواری کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ قمر ایام ماہواری سے منسوب ہے اور یہ عمل قمری مہینوں کے زیر اثر ہی ہوتا ہے۔ ہر ماہ قمر طالع سے پہلے دوسرے چوتھے پانچویں ساتویں آٹھویں یں اور بارہویں گھر میں ہو اور مریخ کی قمر پر نظر کامل ہو تو ہواری کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اس اصول کی دلیل سمجھنے ں آسان وجہ یہ ہے کہ قمر سیال مادے پر حکمرانی کرتا ہے اور یخ خون سے منسوب ہے۔ جب مریخ قمر کو کامل نگاہ سے کھتا ہے تو عمل شروع ہوجاتا ہے۔ بات کو ذرا آگے بڑھاتے ئے مزید دلائل کے ساتھ بہتر نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتے یں تاکہ قارئین کو باسانی سمجھ آسکے۔

جب قمر زائچہ کے مذکورہ گھروں میں آتا ہے تو قمر سے خارج ہونے والی مخصوص لہریں نسوانی ذہن پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ر ذہنی امور سے منسوب ہے) مریخ خون سے منسوب ہے۔ س کی کامل نظر قمر پر ہے۔ قمر بہت جلد اثر قبول کرنے والا سیارہ ہے لہٰذا قمر، مریخ کے زیر اثر جریان خون کا حکم صادر کردیتا ہے۔ علم نجوم میں عطارد ذہنی امور اور قمر ذہنی انسانی وحیوانی امور سے منسوب ہے۔ انسان دنیا کی وہ واحد مخلوق ہے جس میں دونوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ کلیہ نجوم کے مطابق عطارد کی نحس نظر قمر پر پڑ جائے تو انسان کو پاگل پن کی انتہا پر پہنچنے میں دیر نہیں لگتی۔ بیرونی چوٹوں اور اندرونی انفیکشن سے بچاؤ کے لئے قدرت نے انسانی دماغ کو ایک محفوظ جھلی میں محفوظ کردیا ہے جو آبی کے زیر اثر ہے لیکن سیاروں سے خارج ہونے والی لہروں کی طاقت کے سامنے یہ دفاعی حصار ریت کی دیوار کی مانند ہوجاتا ہے۔ سیاروں سے خارج ہونے والی لہروں کی طاقت کس قدر ہوتی ہے عقل حیران و پریشان ہے۔ چونکہ ہمارا موضوع صرف قمر ہے اس لئے ہم صرف قمر سے خارج ہونے والی لہروں کی قوت اور اس کے اثرات پر روشنی ڈالیں گے۔ آپ یہ پڑھ کر یقیناً حیران ہونگے کہ صرف قمر سے خارج ہونے والی لہروں کی قوت کا وزن ہندسوں میں 2018S,000,000,000,000 ٹن ہے۔ ریاضی کی یہ سائنٹیفک کیلکولیشن حیرت انگیز اور قابل ستائش ہے۔

آیئے آگے بڑھتے ہیں۔ علم نجوم کے مطابق قمر آبی قوتوں کا مالک ہے۔ سمندری جوار بھاٹے، دریائی سیلابوں اور زلزلوں کی وجوہات پیدا کرنے میں قمر اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سمندروں کے ساحل پر رہنے والے یا سمندروں کے ساحلوں پر گھومنے پھرنے کے شوقین یہ بات ضرور سوچتے ہوں گے کہ عام راتوں میں سمندر پرسکون رہتا ہے لیکن جوں جوں قمر اپنی آخری تاریخوں کی جانب بڑھتا ہے۔ سمندر بے سکون ہوتا شروع ہوجاتا ہے اور بالآخر چودھویں کی رات کو سمندر اس قدر بے چین ہوجاتا ہے کہ جوار بھاٹہ کی صورت میں اس کا ولولہ انتہا پر ہوتا ہے۔ آیئے اس مسئلے کو دلائل کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم سائنسدانوں کے مشکور ہیں کہ ان کی مسلسل کوششوں سے مطلوبہ نتائج حاصل ہوسکے طویل تحقیق کے بعد سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قمر اور شمس کی مخصوص پوزیشن (کلیہ نجوم کی روح سے تربیعی نظر) نہ صرف سمندری پانی پر اثر انداز ہوکر جوار بھاٹہ کا باعث بنتی ہے بلکہ یہ خشکی پر جمع شدہ پانی کے ذخیروں، پھلوں اور سبزیوں میں پائی جانے والی پانی کی مقدار اور انسانی ذہن پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔

تحقیق کا دائرہ جیسے جیسے وسیع ہوتا چلا گیا مطلوبہ نتائج اتنے ہی حیران کن انداز سے ہمارے سامنے آئے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ انسانی ذہن اور سمندری پانی میں کسی حد تک مماثلت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ سمندری پانی اور انسانی رگوں میں دوڑنے والے خون کے اجزائے ترکیبی ایک ہیں۔ انسانی جسم میں پائے جانے والے نمکیات کے گھلنے کے انداز اور سمندری پانی میں گھلنے والے نمکیات کا طریقہ یکساں ہے۔ قارئین کی سہولت کے پیش نظر ذیل کے طریقے سے بہتر انداز میں توجیہ کرسکتے ہیں۔

اجزائے ترکیبی

انسانی خون	سمندری پانی
سوڈیم 80%	سوڈیم 80%
کیلشیم 4%	کیلشیم 4%
پوٹاشیم 4%	پوٹاشیم 4%

(کیلشیم اور پوٹاشیم انسانی جسم کی ہڈیوں میں اہم کیمیائی عناصر ہوتے ہیں۔) قارئین یقیناً آپ بھی اس اجزائے ترکیبی

سے حیران ہوئے ہوں گے۔ شمس و قمر کی تربیعی نظر سمندر میں جوار بھاٹہ پیدا کر سکتی ہے تو اس نظر سے انسانی ذہن کی کیا حالت ہوگی جبکہ ان کے اجزائے ترکیبی کا تناسب ایک ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ انسانی جسم میں ۴۰ فیصد خون اور ۶۰ فیصد پانی ہوتا ہے۔ سائنسدانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ وضع فلکی میں شمس اور قمر مخالف سمتوں میں ۹۰ ڈگری کے زاویے پر ہوں تو ان کی یہ نظر انسانی رگوں میں دوڑنے والے خون پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے اور اس کی مدت آٹھ دن متعین کی گئی ہے۔ ان آٹھ دنوں میں انسانی خون دوسرے دنوں کے مقابلے میں بیرونی اثرات سے محفوظ ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجئے کہ قمر اور سورج کے ۹۰ ڈگری کے زاویے کے سبب کسی بھی سیارے سے خارج ہونے والی لہریں انسانی خون کو متاثر نہیں کر سکتیں۔ اس وقت مریض کو شروع کی جانے والی نئی دوا کا اثر عام دنوں کے مقابلے میں انتہائی موثر ثابت ہوتا پایا ہے۔ سائنسدان اس بات پر حیران ہیں کہ قمر کی گیارہویں یا بارہویں رات کو بوئے جانے والی مکئی دوسری راتوں میں بوئی جانے والی مکئی کے مقابلے میں نہ صرف تیزی سے اگتی ہے بلکہ اس کے ذائقے اور سائز میں بھی نمایاں فرق ہوتا ہے۔ علم نجوم سے تعلق رکھنے والوں کے لئے یہ بات کوئی زیادہ اہم نہیں کیونکہ ہمارے پاس واضح دلیل ہے کہ آدھے چاند کی روشنی سے پورے چاند کی روشنی ۹ گنا زیادہ ہوتی ہے۔ قارئین آپ قمر سے متعلق تحقیقی مواد سے یقیناً متاثر ہوئے ہوں گے کہ ہمارا نزدیک ترین سیارہ کیسی خوبیوں کا مالک ہے اور یقیناً قارئین یہ پڑھ کر بھی حیران ہوں گے کہ چاند کی سرزمین میں مملکت عزیز کا قومی پرچم ایستادہ ہے اور دنیا کی عظیم کتاب قرآن پاک کو چاند تک پہنچانے میں اپالو ۱۵ کی ڈیوٹی لگی۔ صرف ان قارئین کے لئے جو علم نجوم سے دلچسپی رکھنے کے علاوہ ادبی ذوق بھی رکھتے ہیں ان کی خدمت میں محترم شاعر جناب احمد ندیم قاسمی کا ایک شعر پیش خدمت ہے۔ آپ یقیناً اس شعر کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں گے جیسے اس مضمون کو پڑھ کر ہوئے ہیں۔ (اللہ کرے کہ میرا خیال صحیح ہو)

چاند جب دور افق میں ڈوبا
تیرے لہجے کی تھکن یاد آئی

دماغی کام کرنے والوں کیلئے

دماغی کام کرنے والوں کا دماغ جس وقت تھکا ہوا ہوتا ہے، اس وقت اسے صاف ہوا اور جو آرام حاصل کرنا ہوتا ہو وہ نیند سے بھی نہیں ہوتا۔ دماغ کو فرحت اور تازگی صاف خون ہی سے مل سکتی ہے اور خون کا صاف ہونا اچھی اور صاف ہوا پر موقوف ہے جو شہروں کی گنجان آبادی میں نہیں مل سکتی۔ اس کے لئے دور کھلے میدانوں میں تفریح کرنے کا مشورہ سب سے قیمتی مشورہ ہے۔ جب آپ دماغی کام کرتے کرتے تھک جائیں تو اسے چھوڑ دیں اور کھلے سبزہ زاروں میں چلے جائیں۔ کھلے میدانوں اور سبزہ زاروں میں ٹہلنے سے آپ کا دماغ تازہ ہو جائے گا جو لوگ کھلی فضا اور صاف ہوا میں ٹہلنا پسند نہیں کرتے، اسے اپنا معمول نہیں بناتے ان کا دماغ کند رہتا ہے۔

طلباء کو خاص طور سے اس مفید مشورہ پر عمل کرنا چاہئے۔ یہ خیال کہ زیادہ پڑھنے سے قابلیت بڑھتی ہے، دماغی قوتیں تیز ہوتی ہیں، صحیح نہیں ہے۔ اسی غلط خیال کا نتیجہ ہے کہ اکثر طالب علم صبح سے شام تک پڑھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح اپنی قوتوں کو تھکا کر بیکار کر لیتے ہیں، پندرہ سولہ گھنٹے تک لگاتار پڑھنے کے مقابلے میں یہ اچھا ہے کہ پوری توجہ کے ساتھ صرف سات آٹھ گھنٹے پڑھ لیا جائے زیادہ پڑھنے سے دماغ اور اس کی قوتیں تھک جاتی ہیں اور یہ تھکن دھیرے دھیرے انہیں بے کار کر دیتی ہے۔

صحت کے لئے نیند

صحت مند رہنے کیلئے نیند بے حد ضروری ہے۔ ضرورت سے کم سونے جیسی صحت کو برباد کرنے والی عادت دوسری نہیں ہے۔ کم سونے سے صحت جتنی برباد ہوتی ہے اتنی دوسری کسی وجہ سے نہیں ہوتی۔ عام طور پر انسان کو آٹھ گھنٹے ضرور سونا چاہئے

کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں ع



لمبے عرصے تک سرمایہ بنا رہے گا

کرمی جناب منیجر صاحب ماہنامہ طلسماتی دنیا
سرسٹہ بازار دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

وبعد واضح ہو کہ میں کافی عرصہ مسقط میں رہا اور وہیں پر آپ کا جریدہ ماہنامہ طلسماتی دنیا (شیطان نمبر) پڑھا جس نے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑنے کے ساتھ ساتھ ایک تجسس بھی پیدا کیا۔

شیطان نمبر کے (مارچ، اپریل ۱۹۹۶ء) کے لئے آپ نے جو کاوش اور محنت کی ہے اور جو نادر کتب سے مواد اکٹھا کر کے یکجا کیا ہے وہ یقیناً اہل ذوق کے لئے لمبے عرصے تک سرمایہ بنا رہے گا اور یقیناً اہل ذوق اگر اثر پذیری کے ارادے سے اس کا مطالعہ اہتمام کے ساتھ ایک یا دو بار کریں تو روح کی گہرائیوں تک اس کی پاکیزہ روشنی ضرور پہنچے گی میری دعا ہے کہ آئندہ بھی ربّ العالمین کی ذات باری تعالیٰ آپ کو ایسے نیک کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا کرتی رہے۔ (آمین)

ایم فیض مرزا
گجرا والا، پاکستان

دلوں کی دھڑکن

محترم المقام جناب حسن الہاشمی صاحب

میں کچھ دن پہلے حیدر آباد تشریف لایا تھا وہاں میرے ایک دوست کے مکان میں آپ کا رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں کیا بتاؤں اس رسالہ کے ہر ایک مضمون پر جب میں نے نظر ڈالا تو ایسا محسوس ہوا کہ یہ میرے دل و دماغ کی کیفیت بیان کر رہا ہے اور آپ کا رسالہ میں بازار سے خرید کر پڑھ رہا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے شائد آپ کو چن لیا ہے تاکہ کمزور اور ناتواں بندوں کی آپ کچھ اس طریقے سے مدد کریں۔ جس سے آپ دن دُونی رات چوگنی ترقی کرتے رہیں۔ آپ کا رسالہ صرف معلوماتی رسالہ ہی نہیں بلکہ دلوں کی دھڑکن بھی ہے۔

اللہ سے دُعا ہے آپ کا رسالہ ترقی کرتا چلا جائے اور آپ کی عمر دراز بھی۔ (آمین)

والسّلام - محمد یوسف سنگاریڈی
(حیدر آباد)

زندگی ادھوری لگتی ہے

محترم حسن الہاشمی صاحب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سلام کے بعد عرض ہے کہ میں ناچیز آپ کی دُعاؤں کی برکت اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہوں اور میں آپ کی خیریت خداوند کریم سے ہمیشہ نیک و سلامت کا طلبگار ہوں دیگر احوال یوں ہے۔ میں آپ کے مفید رسالے "طلسماتی دُنیا" کے مُستقِل پڑھنے والوں میں سے ہوں اس رسالے کے بغیر اب زندگی ادھوری سی لگتی ہے اور اس رسالے کی اب مجھے عادت سی ہوگئی ہے میں آپ کے رسالے کا ہر ماہ بے تابی سے انتظار کرتا ہوں آپ کے رسالے سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ میں یہ رسالہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھاتا ہوں۔ خیر خدا آپ کے رسالے کو دِن دُونی رات چوگنی ترقی دے۔ آپ کی عمر دراز کرے۔ آمین۔ فقط

ہلال احمد میر
بارہ مولہ۔ کشمیر

روحانی خدمات کا اعتراف اور ایثار و قربانی کی پیش کش

محترم المقام جناب ہاشمی صاحب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ و مغفرتہٗ

الحمدللہ۔ خدا کرے سارے جہاں کی خوشیاں آپکے قدموں سے لپٹ جائیں۔ آمین: بندہ زندہ و تابندہ ہے۔ اور آپ کی نیک تمناؤں دُعاؤں، برکتوں و رحمتوں کا امیدوار کے ساتھ ہی آپ کی نیک مزاج طبیعت کا خیر خواہ ہوں۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ بحکم ربّ فضلی بخیر و عافیت ہوں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اللہ ربّ العزت

سے دُعاگو ہوں خدا آپ کو ہر بلا و نظر بد سے محفوظ رکھیں اور آپ بزرگوار کا سایہ سلامت ہمارے سروں پر تاحیات قائم رہے آمین
بہرکیف: طلسماتی دُنیا میں آپ کی دردمندانہ اپیل پڑھا۔ پڑھکر ایک درد ـــ اور کسک سی دل کو محسوس ہوئی۔ کاش: ہمارے استاذ محترم ہماری چھوٹی سی بات پر توجہ فرماتے تو انشاءاللہ الرحمٰن سارا مسئلہ حل ہوجاتا۔ آپ ہاشمی رُوحانی مرکز یا رُوحانی کالج کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں بڑی خوشی ہوئی۔ ہم اس کام کے لئے آپ کو مبارک باد دیتے ہیں اور لبیک کہتے ہیں۔ واقع اپنی قوم امّت مُسلمہ کو رُوحانی ٹریٹمنٹ کے لئے خانقاہی نظام اور رُوحانی کالج کی سخت ضرورت ہے۔ جس میں باقاعدہ روحانیت، صوفیت و معرفت کا درس دیا جاسکے۔ جس طرح آپ تن تنہا علم و عمل کی شمع آندھی طوفان میں روشن کئے ہوئے ہیں۔ اور خاموشی سے بے لوث قومی خدمت انجام دے رہے ہیں وہ تو روشن کی طرح عیاں ہے۔ خدا آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ آمین۔ اس کے بارے میں مزید تعریف کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ خدا کرے یہ روحانی تعلیم کی غذا اور مزا سے ہم سب بلکہ پوری امّت محمدی (صلعم) بلکہ پوری انسانیت سیراب و فیضیاب ہوتے رہیں تاقیامت۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں کا مالک بنایا ہے علم و عمل کی دولت سے مالامال کیا ہے۔ بے اشمار دردمند، حاجت مند، ضرورت مندوں کی آپ نے فریادرسی کی ہے۔ بہتوں کی خواہش و حسرت آپ کے طفیل پوری ہوئی ہے۔ یہ نالائق گندہ بندہ بھی اسی مرضی کا ایک امیدوار ہے۔ اُمید واثق ہے کہ آپ میری فریاد سنیں گے خواہش پوری کریں گے اور اُسے قبولیت کا شرف بخشیں گے۔ تاکہ بفضل اللہ۔ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللہِ ـــ

بہرحال! میں اپنے عقیدت مند استاذ محترم سے درخواست گذار ہوں کہ بہت مشکل سے فیصلہ اور حوصلہ جُٹا پایا ہوں۔ اور خط لکھنے کی جسارت کررہا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ آپ میری خواہش اور خط پڑھکر کیا سوچیں گے مگر یہ سچ ہے کہ اپنی زندہ دل خواہشات کو آپ تک پہونچاکر مجھے گھٹن بھری زندگی سے نجات ضرور مل جائے گی۔ دراصل ہر دور میں انسان کی یہ سب سے بڑی مجبوری اور تمنّا یہی رہی ہے کہ اس کے پاس خوشیوں سے بھری ایک زندگی ہو۔ اسی کے پیچھے شب و روز انسان محنت و مشقت کرتا ہے اور اس کی تکمیل تمنّا کے بغیر ہی راہی مُلک عدم ہوجاتا ہے۔ میری جو خواہش ہے وہ آپ کے لئے نہ ہی ناممکن ہے بس آپ کے چاہنے کی دیر ہے میں آپ سے بہت کچھ لینا چاہتا ہوں ـــ ایسا بالکل نہیں ہے یقین مانئے! بلکہ میں ا استاذ محترم کو بہت کچھ دینا چاہتا ہوں یقین جانئے! بس یہی میری خواہش ہے یہی میری حسرت و آرزو ہے۔ سچ پوچھئے تو خواہش ہی کامیابی کی نکتہ آغاز ہے۔ جہاں خواہش نہیں وہاں کوئی زندگی نہیں کوئی ہلچل نہیں کوئی عمل دخل نہیں۔ معافی چاہوں گا علّامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے توجہ چاہوں گا

شعر:

× جہاں زندگی ہے وہاں آرزو ہے
× جہاں آرزو ہے وہاں جستجو ہے
× نہ ہو جستجو تو یہ ویرانہ عالم!
× تیری جستجو ہی تیری آبرو ہے!

حضور والا سے التجا ہے کہ اگر میری تحریر آپ کو پسند آجائے تو دل کے کسی گوشہ میں جگہ دے دیجئے گا اور نہ پسندیدگی میں اسے نذرِ آتش کر دیجئے گا جس سے میری محبت بھی جل جائے گی۔

کامل یقین ہے کہ میری طول کلامی لفظی خطاؤں کو درگذر فرماکر حوصلہ افزائی کریں گے۔ کیونکہ میں نے آپ کی پیش قیمت وقت تھوڑی سی چورالی ہے۔

جس دن میری خواہش اللہ نے آپ کے ذریعے پوری کردی ہماری طرف .... ڈھیر ساری تحفے یقیناً۔ آپ کے سرپرائز ہوگا۔ معافی چاہوں گا۔ (ہمارا پروگرام کچھ اس طرح ہے)

آپکے اوپر یہ شعر کتنا صادق آتا ہے پہلے سن لیں

ہر شخص جہاں میں خوشی تلاش کرتا ہے
بڑا ہی خوش نصیب ہے وہ شخص جسے خوشی تلاش کرلے

۱۔ روحانی مرکز کی تعمیری کام کے لئے ۲ کروڑ روپیہ انشاءاللہ الرحمٰن۔

۲۔ آپ کے لئے بمبئی کی سرزمین پر ایک عالیشان شاندار بنگلہ مع آرائش کے۔ تقریباً ایک کروڑ کی لاگت سے انشاءاللہ الرحمٰن۔

۳۔ آپکے لئے شہنشاہوں کی سواری والی ایک شاندار چھپاتی کار (A C) تقریباً ۱۵ سے ۲۰ لاکھ کی ہوگی۔ انشاءاللہ الرحمٰن

۴۔ آپ کے لئے دنیا کی سیر اور خرچ کے لئے ایک کروڑ روپئے انشاءاللہ الرحمٰن۔

میں نہیں جانتا کہ یہ میرا پاگل پن ہے یا میرا شوقِ جنوں۔ مگر اللہ نے مجھ سے آپ کے لئے فیصلہ پہلے لکھوالیا ہے۔ جس پر میں دستخط کرنے کے لئے تیار ہوں یہ رہا میرا دستخط۔

ڈاکٹر سید ایاز احمد
بمبئی

جتنی تعریف کی جائے کم ہے

مکرمی و مشفقی عالی جناب حسن الہاشمی صاحب

بعد تسلیم عرض

میں وسیم احمد فل وقت زیر تعلیم ہوں ہماری کلاس میں ہمارے ہم جماعت نے آپ کا رسالہ "طلسماتی دُنیا" کی کچھ پرانی کاپیاں گھر سے دیا تھا۔ اس رسالے کے ذریعے آپ کی خدمتِ خلق کا پتہ چلا آپ کا رسالہ واقعتاً منفرد نوعیت کا حامل ہے۔ ہم سب روم پاٹنرس کو آپ کا رسالہ بہت پسند آیا اور اپنی تعلیم ختم ہونے کے بعد گھر جا کر آپ کے رسالے کو پابندی سے خریدنے کی کوشش کریں گے۔ اس رسالے کے ذریعے سے عام لوگ اپنی پریشانیاں اور مشکلوں کا حل باآسانی حاصل کر سکتے ہیں اس خدمت کی جتنی تعریف کی جائے اتنی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

وسیم احمد پونا

طلسماتی دنیا پڑھکر برائیوں سے نجات

مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔

بعد از سلام آپ کا سایہ ہم جیسے غریبوں مجبوروں، بے بس انسانوں پر سلامت رہے (آمین)

میں تقریباً چھ سال سے طلسماتی دُنیا کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ مجھے طلسماتی دنیا سے بہت معلومات ہوئی۔ اور اس رسالے نے تو میری زندگی ہی بدل دی۔ اس سے پہلے میں چوری کیا کرتا تھا۔ ایک دن اچانک آپ کا رسالہ میری نظر سے گزرا۔ میں نے سمجھا یہ تو کوئی جن بھوتوں کی کتاب ہے۔ پھر ایک دن میں نے اسی ہی رسالے کو دوبارہ دوسری جگہ ایک بہت ہی اچھی شکل میں دیکھا تو میرے دل میں اس رسالے کو حاصل کرنے کی آرزو ہوئی۔ اور ایک دن میں نے کتاب لینے کے بہانے اس رسالے کو چرا لیا۔ اور جب گھر جا کر اس رسالے کا مطالعہ کیا تو میں حیران رہ گیا اور اس رسالے کو بڑے غور سے پڑھا اور اس کے پڑھتے ہی میری حالت ہی بدل گئی اور تب سے قسم کھائی کہ آج کے بعد کبھی چوری نہیں کروں گا۔ اور اب میں اس رسالے کو اپنی محنت کی کمائی سے رُوپئے دیکر خریدتا ہوں

محمد اسلام

گھوگھریکی سہارن پور

حق ادا کر رہے ہیں!

محترم المقام حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'،

بعد سلام مسنون۔ خدا کے فضل وکرم سے آپ مع متعلقین خیر وعافیت سے ہوں میں آپ کے طلسماتی دُنیا رسالہ کا گہری نظر سے مطالعہ کیا بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کا اور اس کے بندوں دونوں کا حق ادا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم واپنی رحمت سے آپ کو اور آپ کے متعلقین کو دنیا اور عقبیٰ میں سُرخرو اور سرفراز فرمائے اور ہر شرور وفتن اور آفات ومصائب سے اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

فقط والسلام

قاضی محمد ظہور شہر قاضی

کشن گڑھ

ضلع اجمیر (راجستھان)

دلوں کی دھڑکن

باسمہٖ تعالیٰ

ہمدرد قوم محسن ملت!

گلہائے عقیدت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'،

دُعا ہے پاک پروردگار سے کہ وہ آپ کو لمبی عمر عطا کرے اور آپ سے ایک طویل عرصہ تک اسی طرح دکھی انسانیت کی خدمت کرتے رہیں۔

آپ کا رسالہ طلسماتی دُنیا دلوں کی دھڑکن بنتا جا رہا ہے۔ جب تک ہر ماہ نیا رسالہ نظر نہیں آتا دِل اُداس اور افسردہ رہتا ہے۔ ہر ماہ رسالہ پڑھکر ہی دل کو سکون ملتا ہے۔

آپ سے بڑی بہن کے لئے تعویذ منگایا تھا۔ اُن کو کافی آرام ہے اُن کے بچے آپ کی تندرستی اور ترقی کی دُعا کرتے ہیں یہ سچ ہے کہ آپ قوم مُسلم کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔ اگر قدردانی کا جذبہ ہوتا تو آپ کو قوم کا امام تسلیم کر لیا جاتا۔ آپ صحیح معنوں میں اس قوم کے ہمدرد اور مسیحا ہیں۔ اللہ ہماری عمر بھی آپ کو لگا دے۔ آمین

شاکر انصاری۔ مدن پورہ ناگپور

مدیر اعلی

ماہر علوم روحانی و

علم جفر

فضیلۃ الشیخ

حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

طلسماتی دنیا

ستمبر ۲۰۰۳ء



یہ ہے انسان کا انجام

قیمت =/25 روپے

کیا اور کہاں

ادا ریہ

عالمی سہارا کے مدیر متوجہ ہوں

بقلم خاص

ہفت روزہ ''عالمی سہارا'' دہلی کی ۲راگست کی اشاعت میں اداریئے کی حیثیت سے ایک مضمون شائع ہوا ہے، جس کا عنوان ہے ''علماء اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔'' یہ مضمون لکھنے والا یقینی طور پر کوئی مخلص ہے، اسے ملت اسلامیہ سے ہمدردی ہے لیکن علم دین سے ناواقفیت کی بناپر اس نے اس مضمون میں بعض باتیں قطعاً غلط لکھی ہیں، جو مسلمانوں کے عقائد سے ٹکراتی ہیں، اوران سے دین وشریعت کا وقار مجروح ہوتا ہے، اس مضمون میں جو یکساں سول کوڈ کے موضوع پر لکھا گیا ہے مضمون نگار اپنے خیالات اور رجحانات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مضمون کے آخیر میں رقم طراز ہیں۔

''چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ بالخصوص علماء اس بات کا احساس کریں کہ مسلم پرسنل لاء قرآن حدیث کی تعبیر ہے لہٰذا اگر اس کی چند شقیں معاشرے کا ساتھ نہ دے پارہی ہوں تو اس حقیقت کو کھلے دل کے ساتھ تسلیم نہ کرنا اور اس معاملہ میں تدبر نہ کرنا ایک عظیم اسلامی ذمہ داری سے پہلوتہی کے مترادف ہے۔''

شاید کہ مضمون نگار کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ قرآن اس کتاب کا نام ہے جو آسمان سے اتری ہے اور یہ قرآن کلام الٰہی ہے، یہ کسی انسان کی ترتیب دی ہوئی کتاب نہیں ہے اور جب اس کو کسی انسان نے مرتب نہیں کیا تو اس میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کرنا دراصل تحریف ہے اور آسمانی کتاب میں تحریف کرنے والے جہنم میں جاتے ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتے ہیں۔ مثلاً قرآن میں یہ فرمایا گیا ہے کہ ''جھوٹ مت بولو'' اب اگر کسی معاشرے میں جھوٹ اس درجہ رائج ہوجائے کہ جھوٹ بولے بغیر سانس لینا دشوار ہو اور کوئی عقل زدہ انسان یہ مشورہ دینے لگے کہ کیوں کہ جھوٹ اب معاشرے کی ضرورت بن چکا ہے اس لئے معاشرے کی ہمدردی کا تقاضہ یہ ہے کہ قرآن حکیم سے وہ آیات حذف کردی جائیں جن میں جھوٹ بولنے سے روکا گیا ہے تو یہ تحریف ہوگی اور یہ تحریف کسی بھی مسلمان کو خواہ وہ عالم دین ہی کیوں نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج کردے گی اور شاید مضمون نگار کو اس بات کا علم بھی نہیں ہے کہ حدیث سے مراد اقوالِ رسول ﷺ ہیں، وہ باتیں جو قرآن حکیم کی توضیحات میں زبانِ مبارک ﷺ پر ۱۴رسو برس پہلے آئی تھیں ان پر احادیث کا اطلاق ہوتا ہے، احادیث کے مفہوم میں کوئی تبدیلی کرنا بھی کسی بھی مسلمان کو اسلام کے دائروں سے خارج کرسکتا ہے، کیوں کہ جو کچھ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے وہ سب حق ہے اور اس حق کے بارے میں ذرّہ کے برابر شبہ کرنا اور اس حق کو ناحق کے مقابلہ میں کمتر سمجھنا کفر ہے، اور کفر دینِ اسلام کا دشمن ہے، جو شخص کسی بھی موقعہ پر کفر اور شرک کو بہ مقابلہ دین اسلام کے فوقیت دیتا ہے وہ سراسر خطا کار ہے اور دین کا دشمن ہے، مثلاً سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہ اپنے بھائیوں کے لئے پسند کرو، اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ معاشرے میں اس طرح کی برابری کہ جو کچھ اپنے لئے چاہو وہ دوسروں کے لئے چاہو ممکن نہیں ہے اور یہ بات حسن معاشرہ کے خلاف ہے اس لئے اس حدیث کو بدل دینا چاہئے تو یہ بات خلاف

عقل بھی ہے، خلاف شرع بھی اور خلاف انسانیت بھی ہے۔

علماء کا کام قرآن وحدیث کی تشریح کرنا ہے، ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ قرآن وحدیث کے مفاہم کو واضح کریں اور مسلمانوں کو یہ سمجھائیں کہ اللہ اور اس کے رسول کیا فرمارہے ہیں اور ان کے آیات وکلمات کا مطلب کیا ہے، علماء کی نہ یہ ذمہ داری ہے کہ وہ کسی بھی آیت قرآن اور روایت رسولؐ میں ردوبدل کریں اور نہ انہیں اس بات کا استحقاق ہے پھر کسی مضمون نگار کا یہ فرمانا کہ علماء اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور وہ دین کی ان شقوں کو بدل ڈالیں جو کسی معاشرے سے ٹکرارہی ہوں چہ معنیٰ دارد۔

ہم مضمون نگار سے مؤدبانہ گذارش کریں گے کہ وہ کسی ایسی شق کی نشان دہی کریں کہ جو معاشرے کا ساتھ نہ دے پارہی ہو، ہمیں یقین ہے کہ وہ کوئی ایک شق بھی ایسی تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہوں گے جو معاشرے کے لئے آفت ہو، یہ تو ممکن ہے کہ معاشرہ دین کی کسی شق سے خود ہی ٹکرارہا ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ دین کی کوئی شق معاشرے سے متصادم ہو اور اگر ایسا ہے کہ معاشرہ دین کی کسی شق کا ساتھ نہیں دے پارہا ہو تو اس میں قصور معاشرے کا ہے نہ کہ دین کا اور ایسی صورت میں معاشرے کو بدلنا چاہئے نہ کہ دین کو۔ ہم جانتے ہیں کہ دین اسلام کے بنیادی تقاضوں اور اس کے ضروری احکامات کو خود مسلمانوں نے نقصان پہونچایا ہے اور خود مسلمانوں نے اپنے دین کے مزاج کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ اس لئے دنیا والوں کو کئی بار دین اسلام کے قوانین کی مخالفت کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہے۔ مثلاً طلاق کے سلسلے میں مسلمانوں کی عادتیں بہت خراب ہیں، ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کو زدوکوب کیا جاتا ہے، ان کی توہین کی جاتی ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ایک ہی سانس میں تین طلاقیں دے دی جاتی ہیں۔ دراصل یہ اس اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھانا ہے جو مسلمان مردوں کو دین اسلام کی طرف سے عطا ہوا ہے، جبکہ دین اسلام یہ کہتا ہے کہ اگر عورت من پسند نہ ہو یا عورت پے در پے ناقابل معافی غلطیاں کررہی ہو تو اس کو تین طہروں میں ۳؍طلاقیں دی جائیں۔

ظاہر ہے کہ اس طرح طلاق دینے میں کم سے کم ۳؍ماہ درکار ہوں گے اور اگر درمیان میں فصل پیدا ہوجائے تو یہ ۳؍ماہ کئی مہینوں میں بدل سکتے ہیں لیکن جہالت فاحشہ کا شکار مسلمان مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ غصے سے پاگل ہوکر ایک ہی منٹ میں ۳؍طلاقیں دے ڈالتے ہیں اور بعد میں پچھتاتے بھی ہیں، ایسی صورتوں میں مسلمان کی غلطی ہے دین اسلام کی کوئی غلطی نہیں ہے اور جب معاشرے میں ایسی صورت پیدا ہو تو سزا مسلمانوں کو ملنی چاہئے نہ کہ دین اسلام کو۔

''یکساں سول کوڈ'' بہت اچھا لفظ ہے لیکن اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے اور کم سے کم ہندوستان میں ناممکن ہے، وہ ہندوستان جس میں ہزاروں طرح کی سوچ وفکر اور ہزاروں طرح کے عقیدوں کے انسان رہتے ہوں وہاں ایک جیسا قانون نافذ کرنا تو کوئی آسان کام نہیں ہے ''یکساں سول کوڈ'' کا لفظ بدل کر صرف مسلمانوں کو خوف زدہ کیا جاتا ہے جب کہ ''یکساں سول کوڈ'' کی زد میں ہندوؤں کی اکثریت بھی آتی ہے، آج بھی اعلیٰ ذات کے ہندو اس بات کو برداشت نہیں کرتے کہ ادنیٰ ذات کے ہندو ان کے مندروں میں جائیں اور ان کے طور طریقوں کو اپنائیں، جب ''یکساں سول کوڈ'' نافذ ہوگا تو ہزاروں طرح کی پریشانیاں ان ہندوؤں کو بھی لاحق ہوں گی جو مسلمانوں کی طرح ۷۲؍فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں، اگر ''یکساں سول کوڈ'' اس ملک میں نافذ ہوگا تو پھر ہریجن، اور برہمن کے درمیان کی دیواریں بھی گرنی چاہئیں اور ان کے قدوں کا چھوٹا اور بڑا پن بھی ختم ہونا چاہئے۔

اور اگر ''یکساں سول کوڈ'' کے بارے میں اس ملک کے مالکان مخلص ہیں تو پھر ان کو اس ملک میں یکساں طور پر وہ قانون نافذ کرنا چاہئے جو سب کے لئے مفید ہو، وہ قانون نافذ کرنا چاہئے جس میں سب کی آبرو سب کی جان، سب کا مال محفوظ ہو، جو قاتلوں، ڈاکوؤں، چوروں، جواریوں، رشوت خوروں اور دوسروں کی املاک پر ناجائز قبضہ کرنے والوں سے پوری طرح پاک وصاف ہو اور جس میں سب مذاہب کے لئے امن وامان اور مساوات کا پیغام موجود ہو، جو قانون چھوت چھات سے محفوظ ہو، اگر ایسا کوئی قانون پورے ملک کے انسانوں پر نافذ کردیا

تو بہت خوبی کی بات ہے اور ایسے قانون کو مقابلتاً رکھا جائے، تمام قوانین پر ریسرچ ہو اور ان کی تمام شقوں اور تمام جزویات کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ ہو، فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر اگر ایسے قانون کی تلاش ہوگی تو ہمیں یقین اس دنیا میں سب سے بہتر قانون اسلام کا قانون ہے اور یہی قانونِ خداوندی اس لائق ہے کہ اس کو پورے ملک پر نافذ کیا جائے، اسلامی قانون پوری انسانیت کا احترام کرتا ہے اور یہ خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔

آج سعودی عرب پوری دنیا میں وہ واحد ملک ہے جہاں زنا بالجبر، قتل وغارت گری، چوری، ڈکیتی جیسی حرکتیں برائے نام ہیں۔ جبکہ ہمارے ملک میں قتل کی شرح دن بدن بڑھ رہی ہے اور چوری ڈکیتی کے واقعات چوبیس گھنٹے میں کئی بار ہو جاتے ہیں۔

اسلام نے کہا تھا کہ تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے، کوڑھ مغز لوگوں نے کہا مرنے والا تو مر گیا اب مارنے والے کو مارنے میں زندگی کہاں ہے یہ تو موت ہے۔ لیکن اگر عقل کا استعمال کیا ہوتا تو اس بات کا اندازہ ہو جاتا کہ اگر قاتل کو بروقت سزائے موت دے دی جائے تو دوسرے لوگوں کو عبرت ہوتی ہے اور وہ قتل کرنے سے باز آجاتے ہیں اس طرح قصاص کا عمل جاری کرنے سے دوسرے لوگوں کی زندگیاں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ قتل کرنے والا دنیاوی قانون کی زد میں آنہیں پاتا، کہیں اسے پولیس بچالیتی ہے، کہیں وکیل، کہیں جج اور یہی وجہ ہے کہ جب قاتلوں کی حفاظت خود قانون کرتا ہے تو دوسرے لوگوں کی زندگیاں محفوظ نہیں رہتیں۔

بہرکیف ہم فاضل مضمون نگار سے اس بات کی درخواست کریں گے کہ وہ ایسی چند شقیں نکال کر دکھائیں کہ جو معاشرہ کا ساتھ نہ دے پا رہی ہوں، ہم ان شقوں کے بارے میں یہ ثابت کریں گے کہ غلطی کس کی ہے؟

دین کی یا اس معاشرہ کی جو خود بے لگام ہے۔

اس ملک کے ذمہ دار اگر اس ملک میں رہنے والوں کی بھلائی چاہتے ہیں تو وہ ایک انسان کے بنائے ہوئے قوانین پر بھی نظر ثانی کریں، نئے نئے قانون نافذ کرنے کا استحقاق جب ہے جب ہم اپنے پچھلے قانون کی افادیت سے پوری طرح مطمئن ہوں۔

"یکساں سول کوڈ" کو بھی اسی وقت برداشت کیا جا سکتا ہے جب اس میں ان تمام انسانوں کے جذبات اور ان کی مذہبی رسومات کا لحاظ رکھا گیا ہو جو اس ملک کے باشندے ہیں، صرف مسلمان ہی نہیں ان ہندوؤں کے جذبات کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے، جنہیں ہمارے ملک میں ترچھی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

کسی بھی قوم پر وہ ہندو ہو یا مسلمان کوئی بھی قانون بنا کر تھوپ دینا "انصاف" نہیں ہے اور کسی بھی قانون کو اگر انصاف سے دور کر دیا جائے تو پھر قانون صرف جنگل کا قانون بن کر رہ جاتا ہے اور جنگل کا قانون کسی کو "ظلم وستم" کے سوا کیا دے سکتا ہے۔

ہم اپنے ملک کے ذمہ داروں سے یہ عرض کریں گے کہ ووٹوں کی سیاست سے کچھ بلند ہو کر بھی سوچ لیجئے، مسلمان بھی انسان ہیں، ان کے بھی اپنے جذبات ہیں، ان کا شخصی قانون ان کے باپ دادا کا بنایا ہوا نہیں ہے بلکہ اس خدا اور ایشور کا بنایا ہوا ہے جو آپ کا بھی خدا اور ایشور ہے، مسلمانوں کی مخالفت تو از راہ سیاست سمجھ میں آتی ہے لیکن ایشور کے بنائے ہوئے قانون کی مخالفت سمجھ سے بالاتر ہے۔ جب کہ یہ قانون سب سے زیادہ انسانیت نواز ہے کیوں کہ ایشور نے سب سے زیادہ انسانوں کو خواہ وہ اس کی عبادت سے متنفر ہوں سب سے زیادہ نوازا ہے۔

آج کی گندی سیاست نے مذہب کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں اور رام ورحیم کے درمیان فلک بوس قسم کی دیواریں کھڑی کر دی ہیں جبکہ رام اور رحیم نے اپنے ماننے والوں کو صرف اور صرف محبت اور بھائی چارے کی تعلیم دی ہے، نفرت کے بیج پہلے کانگریس نے بوئے تھے فصل بھاجپا نے کاٹی اور اب نفرت کے بیج بھاجپا بو رہی ہے اور اگلی فصل کانگریس کاٹے گی، آخر اس ہندوستان میں جو یک جہتی اور جمہوریت کا آئینہ دار ہے ایسا کب تک ہوتا رہے گا؟

☆ ☆ ☆ ☆

مختلف پھولوں

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عید کا دن تھا، کچھ کنیزیں بیٹھی اشعار گا رہی تھیں کہ اسی دوران میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے۔ بولے۔

"نبی کریم ﷺ کے گھر میں یہ گانا، بجانا کیسا؟"

نبی برحق ﷺ نے فرمایا۔ "ابوبکرؓ: رہنے دو، ہر قوم کے لئے تہوار کا ایک دن ہوتا ہے اور آج ہماری عید کا دن ہے۔"

باتیں خوشبو جیسی

● اچھے اخلاق دس ہیں، زبان کی سچائی، باطل سے جنگ کے وقت حملے میں شدت، سائل کو دینا، احسان کا بدل، صلہ رحمی، رحم، پڑوسی کی حفاظت، حقوق العباد، مہمان نوازی اور سب سے بڑھ کر شرم و حیا۔ (امام حسنؓ)

● جس شخص کے دل میں نہ مذہب کے لئے پیار ہے، نہ دولت کمانے کا خیال ہے، نہ کام کی خواہش ہے، بلکہ ان چیزوں کا احساس بھی نہیں، اس کا زندہ رہنا فضول ہے کیوں کہ زندگی انہیں کاموں کے لئے ہے۔ (شعبان ثوری)

● انسانی زندگی کی تکمیل کے لئے کوئی عورت مرد کی ساتھی ضرور ہونی چاہئے جس سے وہ قانوناً محبت کرنے پر مجبور ہو۔

(انور سادات)

☆ محبت کی کوئی منزل نہیں، اس کی ابتداء اور انتہا ایک ہے۔

حدیث نبوی ﷺ

● حرام کا ایک لقمہ چھوڑنا دو سو رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

● خدا کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ مجنوں کہنے لگیں۔

● زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

● جو شخص یوم عاشورہ کو سرمہ لگاتا ہے پورے سال آشوب چشم سے امن میں رہتا ہے۔

● نماز جنت کی کنجی ہے۔

برستے موتی

● کامل آدمی وہ ہے کہ مرتے وقت اس کے پاس کوئی جائیداد نہ ہو۔

● مصیبت جب اپنا ڈیرا ڈال دے تو پہلے اپنے اعمال پر نظر ڈالو کیوں کہ برے اعمال سے ہی مصیبت گھیرتی ہے۔

● جب کوئی تمہاری تعریف کرے تو خوش ہونے سے پہلے یہ دیکھو کہ کیا وہ سچا اور نیک ہے۔

● وہ انسانیت کے قابل نہیں جو اپنی خوشی کی خاطر دوسروں کے ارمانوں کا خون کرے۔

کی خوشبو

گل چیں

مریم صدیقی

● یہ نہ سوچو کہ معبود کیسا ہے بلکہ سوچنا یہ ہے کہ اس کی قدرت کیسی ہے۔

● اگر اللہ کے بارے میں کچھ جاننا چاہیں تو قدرت پر غور کریں خدا کی عظمت تم پر کھول دی جائے گی۔

● بہت سے لوگ دوسروں کو زخم دیتے ہیں، جب خود کو زخم ملتے ہیں تو گلے شکوے کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ ناانصافی اور ظلم ہو رہا ہے۔

● جو کچھ بھی مانگنا ہے وہ صرف خدا سے مانگو، کیوں کہ وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

مہکتی کلیاں

● دولت ہونے سے انسان اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور دولت نہ ہونے سے لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔

● سردی کی شدت میں وہ چبھن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

● دوست کا عیب اس سے چھپالینا خیانت ہے اور دوستوں کو برتنا غنیمت ہے۔

● جو دولت سے محبت کرتا ہے وہ کبھی سچی محبت نہیں کر سکتا۔

موتی مالا

● تنہائی برے ساتھیوں سے بہتر ہے۔ (حضور ﷺ)

● وقت سے پہلے کبھی اپنے ارادے کا اظہار نہ کرو۔ (جان سلڈن)

● دوسروں کی نقل کرنے والے کبھی عظمت حاصل نہیں کرسکتے۔ (سیموئیل جانسن)

● غربت انقلاب اور جرائم کو جنم دیتی ہے۔ (ارسطو)

● روشن ترین دل وہ ہے جو دنیا کی گرد سے بچا ہو۔ (حضرت ابو حفصؒ)

● آدمی مطالعہ سے بیدار ہوتا ہے، مکالمے سے تمیز آتی ہے اور لکھنے سے اس کی شخصیت نکھر جاتی ہے۔ (راجر بیلن)

● زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دہ ہوتی ہیں، ایک جس کی خواہش ہو، اس کا نہ ملنا اور دوسری جس کی خواہش نہ ہو، اس کا ملنا۔ (برناڈ شا)

● جسے ہار جانے کا خوف ہو، وہ ضرور ہار جائے گا۔ (بائرن)

● نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

● اپنا فرض ادا کرتے رہنا اور خاموش رہنا تہمت کا بہترین جواب ہے۔ (نپولین)

● لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

انمول باتیں

● سب سے بہترین دن...... جمعہ۔
● سب سے بہتر رات...... لیلۃ القدر۔
● سب سے بہتر مہینہ...... رمضان۔
● سب سے بہتر وقت...... جمعہ کی آخری ساعت۔
● سب سے بہتر مخلوق...... انسان۔
● سب سے بہتر قانون...... اسلام۔
● سب سے بہتر شہر...... مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ۔

شمع فروزاں

● اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جانے والا مسلمان واپس ہونے تک ہمہ وقت جنت کے پھل چننے میں رہتا ہے۔ (حدیث)
● جب بھی کوئی دعاء مانگو پہلے درود شریف پڑھو۔ (حدیث)
● یتیم کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ (حدیث)
● جس میں امانت نہیں وہ صاحب ایمان نہیں۔ (حدیث)
● جو رشتہ دار تمہارے حقوق ادا نہ کرے تم اس کے بھی حقوق ادا کرو۔ (حدیث)
● دلوں کی صفائی ذکر الٰہی و یاد الٰہی میں ہے۔ (حدیث)
● مصافحہ کیا کرو کہ اس سے دل کی کدورت دور ہوتی ہے۔ (حدیث)
● تم پاک دامنی کے ساتھ رہو تو تمہاری عورتیں بھی پاک دامن رہیں گی۔ (حدیث)
● اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان نہ بناؤ۔ (حدیث)

● میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (فرمان رسولؐ)
● آپس میں سلام کیا کرو۔ (حضور اکرمؐ)
● سب آدمیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)
● علم ایسی کنجی ہے جس سے کامیابی کے تمام دروازے کھلتے ہیں۔

باتیں یاد رکھنے کی

● اپنے آپ کو پرکھے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنی سی بات ہے۔
● دنیا میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں موت کا گزر نہ ہو۔
● ہر راحت کے بعد الم اور ہر الم کے بعد راحت ہے۔
● وہ گھر جس میں کتابیں نہیں اس جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ ہو۔
● جن کی ضروریات کم ہوتی ہیں، وہ خدا کے نزدیک ہوتے ہیں۔
● تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔
● خوبصورتی چند روزہ حکومت ہے۔
● جس چیز کی ضرورت نہیں اس کی جستجو مت کرو۔
● جس شخص نے اپنی زبان اور اپنے نفس کو قابو میں رکھا گویا اس نے سینکڑوں آدمیوں کو اپنے بس میں کر لیا۔
● دوستی کی شیرنی کو ایک دفعہ کی رنجش کی یاد ہمیشہ زہر آلود کرتی ہے۔

انمول موتی

● ہمیشہ غریبوں کے ساتھ محبت سے پیش آؤ، آپ کی بہت عزت بڑھ جائے گی، اگر امیروں کو جھک کر سلام کرو گے تو وہ اسے اپنا حق سمجھتے ہیں۔
● اپنے دوستوں اور رشتے داروں کو قرض مت دو۔

● اگر کسی مجلس میں جاؤ تو اپنے مرتبے کے مطابق بیٹھو۔

● خودغرض لوگوں کی خوشامد کرنا گناہ میں شامل ہے۔

● دنیا میں اگر موت نہ ہوتی تو دنیا دوزخ سے بھی بدتر ہوتی۔

● دشمن اور بیماری کو کبھی چھوٹا مت سمجھو۔

● دوسروں کی عزت کا پورا خیال رکھو مگر ساتھ ہی اپنی عزت کا بھی لحاظ رکھو۔

● وہاں مت جاؤ جہاں جانو کہ تمہاری عزت تمہاری حیثیت کے مطابق نہیں ہوگی۔

● حیا مرد کا لباس اور عورت کا زیور ہے۔

● اگر بڑھاپے میں آرام چاہتے ہو تو جوانی میں محنت کرو۔

اقوال شیخ سعدیؒ

● جو ہوش میں ہے وہ کبھی تکبر نہیں کرتا۔

● عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہوجاتی۔

● بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلد باز منہ کے بل گرتے ہیں۔

● بخیل آدمی کی دولت اس وقت زمین سے باہر آتی ہے جب وہ خود زمین کے نیچے چلا جاتا ہے۔

● اگر انسان غم اور خوشی کی فکر سے بلند ہوجائے تو آسمان کی بلندی بھی اس کے قدموں کے نیچے آجائے۔

● بوجھ اٹھانے والے گدھے اور بیل لوگوں کو ستانے والے انسانوں سے بہتر ہیں۔

● جس نے علم حاصل کیا اور عمل نہ کیا، وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے ہل چلایا اور بیج نہ بکھیرا۔

● ہر انسان اپنی عقل کو بڑا سمجھتا ہے اور اپنے بچے کو خوبصورت۔

روزی دینے والا

حضرت بایزید بسطامیؒ جب نماز پڑھتے تو خوف خدا اور تعظیم شریعت کے سبب آپ کے سینے کی ہڈیوں سے اس قدر چرچراہٹ کی آواز نکلتی کہ لوگ اس آواز کو بخوبی سن لیتے، ایک دن حضرت امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو امام نے حضرت سے پوچھا، اے شیخ! آپ کوئی کام نہیں کرتے نہ کسی سے سوال کرتے ہیں پھر آپ کھاتے کہاں سے ہیں؟ حضرت نے فرمایا۔ ”ٹھہرو میں نماز کا اعادہ کرلوں کیوں کہ جو شخص روزی دینے والے کو نہیں جانتا اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔“

مہکتی کلیاں

● جو مصیبت کا بوجھ اٹھائے وہی کامیاب زندگی کا مالک ہے۔

● بغیر عمل کے دعا مانگنا ایسا ہے جیسا بغیر کمان کے تیر۔ (فردوسی)

● خاموشی کو اپنی عادت بناتا کہ زبان کے شر سے محفوظ رہے۔

● انسانوں سے امیدیں وابستہ کرنے کے بجائے اللہ کے سامنے انکساری کرو۔ (حضرت علیؓ)

● علم وحکمت پیغمبروں کی میراث ہے اور مال وزر فرعون کی۔

● چار چیزوں کی قلت کو کثرت سمجھنا چاہئے، آگ، دشمن، فقیری، مرض۔ (حضرت امام جعفرؒ)

نظام تعلیم

چند سال ہوئے انگلستان کے ایک مشہور ماہر تعلیم یہاں آئے، ہم نے انہیں ایک انگلش میڈیم اسکول دکھانے کے بعد فخر سے ان کی رائے پوچھی، ان کی رائے سننے کے قابل ہے، کہنے لگے

''بھئی آپ کی ہمت قابلِ داد ہے جو اپنے بچوں کو ایک غیر ملکی زبان میں تعلیم دے رہے ہیں، اگر میں انگلستان میں انگریز بچوں کو اردو کے ذریعے تعلیم دینے کی سفارش کروں تو مجھے یقیناً اگلی رات کسی اسپتال میں کاٹنی پڑے، آپ واقعی بہادر ہیں۔''

جانے اس انگریز کے ذہن میں کون سا لفظ تھا جس کی جگہ وہ بہادر کا لفظ ادا کر رہا تھا۔

تعجب ہے

- آپ کو نماز کے لئے فرصت نہیں تعجب ہے۔
- آپ کو خیال قیامت نہیں تعجب ہے۔
- آپ کو دین کے لئے فرصت نہیں تعجب ہے۔
- آپ کو عذابِ قبر سے دہشت نہیں تعجب ہے۔
- آپ کو نبیؐ سے الفت نہیں تعجب ہے۔

غور و فکر

- جس نے غور اور فکر کی عادت ڈالی اور اپنے نفس کو نصیحت کرتا رہا وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

- غور و فکر مراقبہ کا مرتبہ رکھتا ہے۔ (بطلیموس)
- عالم کی کوشش غور اور فکر میں ہے۔ (انس بن مالکؓ)
- جس شخص میں غور اور فکر کرنے کی عادت ہے وہ اپنی روح سے دو بدو کلام کرتا ہے۔ (افلاطون)

یادگار لمحے

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ ''محتاج و نادار لوگوں کی مدد کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد) میں سرگرمی دکھا رہا ہو۔''

(متفق علیہ)

خانساماں

بڑا مبارک ہوتا ہے وہ دن جب کوئی خانساماں گھر آئے اور اس سے بھی زیادہ مبارک وہ دن جب وہ چلا جائے، چوں کہ ایسے مبارک دن سال میں کئی بار آتے ہیں اور کام و دہن کی آزمائش کر کے گزر جاتے ہیں، کچھ دن ہوئے ایک مڈل فیل خانساماں ملازمت کی تلاش میں آنکلا اور آتے ہی ہمارا نام اور ہمارا پیشہ پوچھا۔

پھر سابق خانساماؤں کے پتے دریافت کئے، نیز یہ کہ آخری خانساماں نے ملازمت کیوں چھوڑی؟ باتوں باتوں میں انہوں نے یہ عندیہ بھی لینے کی کوشش کی کہ ہم ہفتے میں کتنی بار باہر مدعو ہوتے ہیں اور باورچی خانے میں چینی کے برتن ٹوٹنے کی آواز سے ہمارے اعصاب اور اخلاق پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے، ایک شرط انہوں نے یہ بھی لگائی کہ اگر آپ گرمیوں کی چھٹیوں میں پہاڑ پر جائیں تو عوض مالک پیش کرنا پڑے گا، کافی ردو کد کے بعد ہمیں محسوس ہونے لگا جیسے وہ ہم میں وہی خوبیاں تلاش کر رہے ہیں جو ہم ان میں ڈھونڈ رہے تھے، یہ آنکھ مچولی ختم ہوئی اور کام کے اوقات کا سوال آیا، ہم نے کہا کہ اصولاً ہمیں محنتی آدمی پسند ہیں خود بیگم صاحبہ صبح پانچ بجے سے رات دس بجے تک کام کاج میں مصروف رہتی ہیں۔

کہنے لگے۔ ''صاحب ان کی بات چھوڑو۔ وہ گھر کی مالک ہیں اور میں نوکر ہوں۔''

ساتھ ساتھ انہوں نے اس بات کی وضاحت بھی کر دی کہ برتن نہیں مانجھوں گا۔ جھاڑو نہیں لگاؤں گا۔

ایش ٹرے صاف نہیں کروں گا، میز نہیں لگاؤں گا۔ دعوتوں میں ہاتھ نہیں دھلاؤں گا۔''

میں نے پوچھا۔ ''پھر کیا کرو گے؟''

''یہ تو آپ بتایئے۔ کام آپ کو لینا ہے میں تو تابعدار ہوں۔''

☆ ☆ ☆ ☆

قسط ۶۴

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ سبا

موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورہ سبا قرآن حکیم کی ۳۴ویں سورت ہے۔

● اگر کسی شخص کا کوئی عزیز ترین دوست، بھائی یا ملازم لاپتہ ہوگیا ہو اور ایک طویل عرصہ سے اس کی کوئی خبر نہ مل رہی ہو تو اس کی معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت کا مندرجہ ذیل طریقہ سے پڑھنا انتہائی مفید ثابت ہوتا ہے، طریقہ یہ ہے کہ لگاتار ۳/روزے رکھے اور عصر ومغرب کے درمیان اس آیت کو ۲۱/مرتبہ پڑھے، اگر تعداد پوری نہ ہو تو افطار کے بعد تعداد پوری کرلے، آیت کو روبہ قبلہ ہوکر پڑھے، پڑھنے کے بعد پانی پر دم کرتا رہے اور اس پانی کو محفوظ کرلے، تینوں دن کے دم کئے ہوئے پانی پر تھوڑا مشک اور زعفران گھول لے پھر اسی آیت کو ایک کاغذ پر ۲/مرتبہ لکھ کر کسی پھل دار درخت پر لٹکا دے انشاء اللہ سات روز میں لاپتہ انسان کی خبر مل جائے گی۔ آیت یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ. یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ (آیت نمبر ۱، ۲)

● باغ یا کھیت میں مندرجہ ذیل آیت کو لکھ کر لٹکانے سے باغ تمام آفاتِ ارضی وسماوی سے محفوظ رہتا ہے، آیت یہ ہے جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ.

● اگر مسلمان کا کسی کافر سے مقدمہ چل رہا ہو وہ مسلمان دورانِ مقدمہ تین سو تیرہ مرتبہ تہجد کی نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ اَللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِ الْاٰخِرِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ - پڑھ کر مندرجہ ذیل آیت کو تین سو مرتبہ پڑھ لے تو انشاء اللہ مقدمہ میں بہت جلد فتح نصیب ہوگی، آیت یہ ہے وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ۔

● اس سورۃ کا ایک ایک رکوع کسی چینی کی بڑی پلیٹ پر لکھ کر یرقان کے مریض کو پلانا مفید ہے، اس پانی کی چھینٹ بھی مریض کے چہرے پر مارنی چاہئے۔

اس سورۃ کا نقش مقدمہ میں کامیابی کے لئے انتہائی مفید ہے، اس وقت لکھیں جب آفتاب برج جوزا میں ہو، پیر کے دن ہرن کی جھلی پر لکھیں۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۸۴۴۷۰	۸۴۴۷۵	۸۴۴۷۴
۸۴۴۷۷	۸۴۴۷۳	۸۴۴۶۹
۸۴۴۷۲	۸۴۴۷۱	۸۴۴۷۶

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

قرآن حکیم کی مختلف آیات کے عمل تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں لیکن ان سے استفادہ کے لئے ایمان ویقین کا پختہ ہونا ضروری ہے۔ جس درجہ یقین ہم دواؤں اور جڑی بوٹیوں پر رکھتے ہیں اس درجہ یقین اگر اعمالِ قرآنی پر ہو تو مقاصدِ حسنہ میں کامیابی یقینی ہے۔

(باقی آئندہ)

قسط ۱۷

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ
جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

الرؤف حق تعالیٰ کا ۸۳واں صفاتی نام الرؤف ہے، رؤف کے معنیٰ وہی ہیں جو رحیم وکریم کے معنیٰ میں البتہ رؤف میں مبالغہ یعنی رؤف اس ذاتِ گرامی کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ اپنے بندہ پر رحم وکرم کرنے والی ہو اور رؤف سے مراد ہے ذاتِ باری تعالیٰ یہ اسم۔ اسمِ جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۸۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ چالیس مرتبہ بعد نماز مغرب پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے گناہ معاف ہو جائیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ سو مرتبہ بعد نماز فجر "الرؤف" پڑھنے کی پابندی رکھے تو خلق خدا اس کے حق میں نرم ہو جائے اور لوگ اس کی غلطیوں کو نظر انداز کر دیں۔

● اگر کوئی ظالم حاکم کسی کی سفارش نہ سنتا ہو تو ۱۱ روز تک ایک سو دس مرتبہ "یا رؤف" پڑھے انشاء اللہ اس کی سفارش سنی جائے گی۔

● اگر کسی شخص کا مزاج خراب ہو اور وہ اپنے مزاج کی اصلاح کرنا چاہے اور روزانہ تین سو مرتبہ بوقت شام اس اسم کو پڑھے، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں مزاج کی اصلاح ہو جائے گی۔

● جس وقت گھر سے دلہن رخصت ہو کر خاوند کے گھر جائے تو سات مرتبہ "یا رؤف" پانی پر پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے، انشاء اللہ تمام عمر خاوند اس پر مہربان رہے گا۔

● اگر اس اسم الٰہی کو ... [illegible]

کسی کو کھلائے تو وہ مطیع اور فرماں بردار ہو جائے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس یہ نقش ہوگا دنیا اس پر مہربان رہے گی اس نقش کو زہرہ کی ساعت میں عروجِ ماہ میں بنانا چاہئے۔

۷۸۶

ال	ر	و	ف
۷	۷۹	۳۲	۱۹۹
۷۸	۴	۲۰۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۷۷	۵

اس اسم الٰہی کا عامل بننے کے لئے ۱۴۱ دن تک روزانہ ۶۲۵۰ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں انشاء اللہ اس نقش کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اس اسمِ الٰہی کے نقش ظالم کو نرم کرنے کے لئے کسی شخص کے بگڑے ہوئے مزاج کو درست کرنے، دلہن کے حالات کو بہتر رکھنے کے لئے گھر میں تعلقات کی بحالی کے لئے اور احباب و اقارب کو مہربان کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو انکو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر یہ نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱	۷۴	۷۷	۶۴
۷۶	۶۵	۷۰	۷۵
۶۶	۷۹	۷۲	۶۹
۷۳	۶۸	۶۷	۷۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ض یا ت ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۷۲	۷۰	۷۷
۷۸	۶۹	۷۵	۶۴
۷۳	۶۶	۷۶	۷۱
۶۸	۷۹	۶۵	۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ذ، ک، س ق، ث یا ظ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر یہ نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷	۶۴	۷۱	۷۴
۷۰	۷۵	۷۶	۶۵
۷۲	۶۹	۶۶	۷۹
۶۷	۷۸	۷۳	۶۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، غ، خ یا ر ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ بچھا کر ایک ٹانگ ا… یہ نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۶۸	۶۷	۷۸
۶۶	۷۹	۷۲	۶۹
۷۶	۶۵	۷۰	۷۵
۷۱	۷۴	۷۷	۶۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۸۶ / مرتبہ "یا ر… پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دوگنی ہو جائے۔

مالک الملک

حق تعالیٰ کا ۸۴ / واں صفاتی … ہے، مالک الملک کا مطلب … جہان کا مالک اور مالک بھی بلا شرکت غیر، اس نے خود ہی دنیا پیدا کیا اور وہ خود ہی اس دنیا کا مالک ہے اور اس دنیا پر اور اس کے نظام پر اسی کی حکومت اور اسی کا اختیار ہے، یہ اسم بعض اکابر کے نزدیک جمالی اور بعض اکابرین کے نزدیک جلالی ہے، اس… اعداد ۲۱۲ / ہیں۔

- بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس اسم الٰہی کو روزانہ … مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے اس کو اپنے نفس پر غلبہ حاصل ہو۔
- اگر حصولِ اقتدار کے لئے اس اسم الٰہی کو یکسوئی کی جگہ … بیٹھ کر روزانہ پانچ سو مرتبہ لگاتار ایک سال تک پڑھا جائے … زبردست اقتدار حاصل ہو۔
- اگر اسی عمل کو ۴۰ / دن تک حصولِ رزق کے لئے مذکور … ہی طریقہ سے پڑھیں تو رزق کی فراخی ہو۔
- بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کی حاجت پوری نہ ہو … ہو تو جاری پانی کے قریب کھڑے ہو کر (مثلاً نہر یا ندی) اس ا…

الٰہی کو ۲۱۲۰ رمرتبہ پڑھے اور اس عمل کو صرف جمعرات کے دن کرے اور لگاتار سات جمعرات تک کرے، ساتویں جمعرات کو اپنا مقصد یا حاجت اللہ کی بارگاہ میں رکھے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی، حیرت ناک عمل ہے اور یقینی طور پر حاجت پوری ہوجاتی ہے۔

● الیکشن میں کامیابی کے لئے الیکشن کا ٹکٹ حاصل کرنے کے بعد لگاتار ۴۰ ردن تک روزانہ ۶۲۵۰ رمرتبہ اس اسمِ الٰہی کو پڑھے، انشاءاللہ الیکشن میں کامیابی مل جائے گی۔

● اقتدار حاصل کرنے کے بعد اگر اس اسمِ الٰہی کو گیارہ سو مرتبہ روزانہ پڑھا جائے تو اقتدار باقی رہے گا اور کوئی بھی شخص یا پارٹی اقتدار چھیننے پر قادر نہیں ہوسکے گی۔

● اگر کسی مقدمہ میں کوئی پھنس جائے اور وہ مقدمہ میں کامیاب ہونا چاہتا ہے تو ۲۱ روز تک ''یا مالک الملک'' گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور پیشی کے وقت لاتعداد مرتبہ دل ہی دل میں پڑھتا رہے۔ انشاءاللہ مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں ہوجائے گا۔

● اس اسمِ الٰہی کا عامل بننے کے لئے اس اسم کو روزانہ انیس ہزار اسی ۱۹۰۸۰ رمرتبہ ۴۰ ردن تک پڑھے، دورانِ چلہ گرم چیزوں سے پرہیز رکھے، سادہ اور معتدل قسم کی غذا لے، گوشت سے بھی پرہیز کرے، ۴۱ رویں دن شیرینی تقسیم کرے۔

اس اسمِ الٰہی کا نقش حصولِ اقتدار کے لئے نفس پر قابو پانے کے لئے دوسروں پر ہیبت ودبدبہ طاری کرنے کے لئے، مقدمات اور الیکشن میں کامیابی کے لئے کرایہ دار سے مکان یا دوکان خالی کرانے کے لئے عزت وعظمت میں اضافے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو تو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵	۵۹	۵۶	۵۲
۵۷	۵۱	۴۶	۵۸
۵۰	۵۴	۶۱	۴۷
۶۰	۴۸	۴۹	۵۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۴	۶۶	۷۲
۶۸	۷۱	۷۳
۷۰	۷۵	۶۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ن، ص، ض، یا ت ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹	۵۱	۵۴	۴۸
۴۵	۵۷	۵۰	۶۰
۵۲	۵۸	۴۷	۵۵
۵۶	۴۶	۶۱	۴۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۳	۶۷
۶۶	۷۱	۷۵
۷۴	۶۸	۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہوتو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۵۶	۵۲	۴۵	۵۹
۴۶	۵۸	۵۷	۵۱
۶۱	۴۷	۵۰	۵۴
۴۹	۵۵	۶۰	۴۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے، اگر اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۷۳	۷۲
۷۵	۷۱	۶۶
۷۰	۶۸	۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، غ، خ یا ر ہوتو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰	۴۸	۴۹	۵۵
۵۰	۵۴	۶۱	۴۷
۵۷	۵۱	۴۶	۵۸
۴۵	۵۹	۵۶	۵۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۷۵	۷۰
۷۳	۷۱	۶۸
۷۲	۶۶	۷۴

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۱۲/مرتبہ "یا مالک الملک" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت میں دگنا اضافہ ہوجائے۔

عامل کو چاہئے کہ طلب گاروں کو اس بات کی تاکید کردے کہ "یا مالک الملک" کے نقش کو نیلے یا فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں، پینے کے نقش صرف ان حضرات وخواتین کو دئے جائیں جو اپنے نفس کو قابو میں رکھنے کے خواہش مند ہوں، جن حضرات کو حصول اقتدار، مقدمہ میں کامیابی عزت وعظمت کے لئے نقش دیا جائے، ان کو پینے کا نقش نہ دیں اور اگر کسی کے مکان یا دوکان خالی کرانے کے لئے نقش دیں تو نقش کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ اخرج من البیت فلاں ابن فلاں۔

(باقی آئندہ)

(قسط ۲۰)

علم الحروف

(مولانا) حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

و:۔ مزاج بادی، اعداد ٦ موکل رفتمائیل

● محبت کے لئے جب آفتاب برج اسد میں ہو تو ۳٦ر واؤ تانبے کی تختی پر کندہ کرکے اور طالب ومطلوب کا نام ان کی ماؤں کے نام کے ساتھ لکھ کر آگ میں دفن کردیں تو بہت جلد مطلوب طالب کے قدموں میں آجائے گا۔

● اگر مطلوبہ مقاصد میں ناکامی ہورہی ہو تو حروف واؤ کا ورد چھ سو مرتبہ روزانہ ٦۰ دن تک کریں، انشاء اللہ مقاصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔

● دشمن کی خواب بندی کے لئے ہرن کی دباغت شدہ کھال پر حرف واؤ ۹۹ رمرتبہ اس وقت لکھیں جب قمر تحت الشعاع میں ہو اس پر دشمن اور اس کی ماں کا نام بھی لکھ دیں اور اس طرح لکھ دیں

"خواب بند کردم فلاں ابن فلاں را"

اس کے بعد اس کو کہیں ہوا میں لٹکادیں تو دشمن کی نیند اڑ جائے گی۔

● اگر کسی کے سفر کی بندش کردی گئی ہو تو صبح کو ٦۰ رمرتبہ حرف واؤ کو ۱۱ردن، ۲۱ردن یا چالیس دن تک پڑھیں، انشاء اللہ بندش کھل جائے گی۔

● واؤ اعدادِ مکتوبی ٦ر اور اعدادِ ملفوظی ۱۳ر اور اس کے اعدادِ عربی ۴٦۵ر ہیں، ان کی مجموعی تعداد کل ۴۸۴ر ہوتی ہے ان میں سے حسب قاعدہ ۱۲ر گھٹا کر ۳ر سے تقسیم کیا جائے تو حاصل ۱۵۷ر ہوئے ایک باقی بچا، اس لئے ساتوے خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

نقش مثلث خاکی اس طرح بنے گا۔

۷۸٦

۱٦۰	۱٦٦	۱۵۸
۱۵۹	۱٦۱	۱٦۴
۱٦۵	۱۵۷	۱٦۲

اس کی عزیمت یہ ہے، اس نقش کے نیچے لکھ دیں۔

ودھوال. وجھوال. ولھوال. وعھوال. ورھوال. وخھوال. و غھوال۔

یہ نقش عزیز خلائق کے لئے انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوگا، شرط یہ ہے کہ وہ عامل اس کو تیار کرے جس نے حروف تہجی کی زکوٰۃ نکال رکھی ہو یا جس نے حرف واؤ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔

اگر کوئی شخص اس حرف کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو چاند کی چھٹی منزل منزل ہفتہ میں ادا کرے، قمر منزل ہفتہ میں داخل ہونے کے بعد تقریباً ۲۴ر گھنٹے تک اسی منزل میں رہتا ہے اس وقت زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ۴۴۴۴ رمرتبہ اس طرح پڑھیں،

اجب یا رفتمائیل بحق یا واؤ۔

دورانِ قرأت کافور کی دھونی لیں، اس طرح زکوٰۃِ اصغر ادا ہوجائے گی اور یہ زکوٰۃ ایک سال تک کے لئے کارآمد ہوگی۔

یہ حرف محبت اور دوستی کے کاموں کے لئے خاص طور سے

مؤثر ہے، یہ بعض امراض کے لئے بھی مؤثر ترین ثابت ہوتا ہے، مثلاً اگر کسی کو دست آرہے ہوں تو حرف واؤ ۶ مرتبہ لکھ کر اس پر دعا پڑھ کر دم کردیں اور پھر اس تعویذ کو مریض کے گلے میں ڈلوادیں، انشاءاللہ فوراً دست بند ہوجائیں گے۔

دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا وَھَّابُ یَاوَاحِدُ یَا وَالِیُ یَا وَارِثُ یَا وَدُوْدُ اَنْ تَسْخِرَ لِیْ مَلاَ ئِکَتِکَ یَمْتَثِلُوْنَ اَمْرِیْ مِمَّالَکَ فِیْہِ وَ مِنَّا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔ یعنی بزرگوں نے فرمایا ہے کہ دعا کے ساتھ ساتھ اضمار بھی پڑھ کر دم کردینا چاہئے۔

اضمار یہ ہے۔

اَجِبْ یَا طَوْطَیَائِیْلُ، یَھْیُوْہُ ھَدُوْہُ یَمُوْہُ وَدُوْدُ وَھَّابُ اَجِبْ و توکل بَندا۔

اگر مذکورہ دعا اور اس اضمار کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے تو قدر و منزلت میں اضافہ ہو اور نیکی کی توفیق عطا ہو۔

حرف واؤ کے ذریعہ ایک بغض و عداوت کا عمل بھی کیا جاتا ہے جو حد سے زیادہ مؤثر ہے، طریقہ اس کا یہ ہے کہ جب قمر برج سرطان میں داخل ہو تو سفید موم سے ایک پتلا بنایا جائے اور بھیڑ کی کھال پر ایک دائرہ بنائیں، اس دائرے میں طالب و مطلوب کے نام مع اسم والدہ لکھے جائیں اور نقش کے چاروں طرف ۱۴ ر واؤ اس طرح لکھے جائیں کہ ہر واؤ کے درمیان ۶۰ ر عدد لکھا جائے، پھر اس نقش کو موم کے پتلے کے پیٹ میں رکھ کر کسی قبر کے پیروں کی طرف دبادیں، بہت جلد دونوں کے درمیان زبردست اختلاف پیدا ہوگا۔

واضح رہے کہ اس طرح کے عمل ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے کرنے چاہئیں، اگر کوئی شخص کسی جائز تعلقات کو خراب کرنے کے لئے ایسا عمل کرے گا تو دنیا و آخرت میں وہ خود ذمہ دار ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ خود بھی رجعت کا شکار ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر سے ایک دن پہلے حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی میں نے کہا کوئی ایسی دعا بتادیجئے کہ جس سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الٓمّٓ و الٓمّٓ الٓمّٓصٓ و الٓرٰ والٓمّٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ و طٰہٰ و طٰسٓمّٓ و طٰسٓ و طٰسٓمّٓ و یٰسٓ و صٓ و حٰمٓ و قٓ و نٓ یَامَنْ ھُوَ ھُوَ یَامَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِغْفِرْ لِیْ وَانْصُرْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

حضرت علیؓ کی دعا

حضرت علیؓ جب بارگاہ خداوندی میں دعا کیا کرتے تھے تو اس طرح کرتے تھے۔

یَا کٓھٰیٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ اِغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ان کلمات کے ساتھ دعا کرے اللہ اس کی دعا کو قبول کرے گا۔

بزرگوں نے فرمایا

اگر حاکم خفا ہو اول ۳ ر مرتبہ بسم اللہ پڑھے اس کے بعد کٓھٰیٰعٓصٓ کے ایک ایک حرف کو پڑھتا جائے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرتا جائے اس کے بعد حٰمٓعٓسٓقٓ کے ایک ایک حرف کو پڑھتا جائے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کو بند کرتا جائے، جب حاکم کے روبرو جائے تو دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو کھول دے، انشاءاللہ حاکم مہربانی سے پیش آئے گا۔

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

علم الاعداد

ستمبر ۲۰۰۳ء کیسا رہے گا؟

جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ایک، ۶، ۷ یا ۸ ہے تو ان کے لئے ستمبر کا مہینہ ایک عام سا مہینہ رہے گا، اس مہینے میں ان کو کسی خاص خوشی یا کسی خاص غم یا حادثے سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا، زندگی عام حالت سے گزرے گی اور کوئی ایسا واقعہ زندگی میں رونما نہیں ہوگا کہ جسے یادگار بنایا جا سکے۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۲ ہو ان کے لئے ستمبر کا مہینہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اس ماہ اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ ۲/عدد والے حضرات کسی بڑے صدمے یا حادثے سے دوچار ہوں، ان کا کاروبار کسی زبردست خسارے کا شکار بھی ہوسکتا ہے ان کی صحت بھی متاثر ہوسکتی ہے اور ان کی گھریلو زندگی بھی طناطنی اور کشاکشی سے دوچار ہوسکتی ہے، ستمبر کا مہینہ ہر اس شخص کے لئے آزمائشی مہینہ ثابت ہوسکتا ہے جن کے نام کا مفرد عدد ۲/رہو۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۳/رہو ان کے لئے ستمبر کا مہینہ مبارک ثابت ہوگا، ان کو اس ماہ میں زبردست کامیابیاں ملنے کا امکان ہے، اس ماہ ان کا کاروبار بھی ترقی کریگا ان کے روزگار میں اضافہ ہوگا اور ان کو مالی مسائل میں مکمل سکون میسر رہے گا۔

اگر وہ دکاندار ہوں تو فروختگی زیادہ ہوگی، اگر ان کا کوئی اور بزنس ہو تو اس میں زبردست اضافہ ہوگا، اگر وہ ملازم ہوں تو ان کی تنخواہ میں اضافہ ہوگا غرضیکہ آمدنی زیادہ ہوگی اور دماغ مالیات کے سلسلہ میں پُرسکون رہے گا۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۴/رہو ان کے لئے ستمبر کا مہینہ قطعاً غیر مبارک ثابت ہوگا، اس ماہ ان کو مختلف قسم کی پریشانیوں کا شکار رہنا پڑے گا۔ خاندان میں خلفشار رہے گا ان کی ازدواجی زندگی بھی پراگندہ رہے گی، گھر میں اضطراب اور بے چینی ہوگی، یار دوستوں سے بھی اختلاف کا اندیشہ ہے اور مالی اعتبار سے بھی ۴/عدد والے حضرات کش مکش کا شکار رہیں گے، ۴/عدد والے حضرات کو ستمبر ۲۰۰۳ء میں کسی نئے کاروبار کی بنیاد رکھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہئے نہ ہی مکان کی بنیاد رکھنی چاہئے نہ ہی کوئی غیر ملکی سفر کرنا چاہئے اور نہ ہی اپنے بچوں کی شادی یا کوئی اور تقریب کرنی چاہئے کیوں کہ یہ مہینہ ان کے لئے غیر مبارک ہے اور اس مہینہ میں ان کو کوئی بھی آفت اور پریشانی (خدانخواستہ) گھیر سکتی ہے۔

● جن حضرات کا مفرد عدد ۵/ہے ان کے لئے تبر کا مہینہ بہت مبارک ثابت ہوگا، ۵/عدد والے افراد کے لئے اس مہینے میں خوشیوں کے پیغامات موصول ہوں گے، انہیں اپنے کاروبار کی طرف سے سکون میسر رہے گا، آمدنی بڑھے گی، تعلقات میں اضافہ ہوگا، گھریلو زندگی راحت وسکون سے بہرہ ور رہے گی، جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۵/ہے ان کو ستمبر ۲۰۰۳ء میں کسی بھی نئے کام کی شروعات کردینی چاہئے، یا کوئی بھی اہم تقریب یا پروگرام کرلینا چاہئے کیوں کہ یہ مہینہ ان کے لئے خوشیوں کا پیمبر بن کر رونما ہوگا۔ انشاء اللہ۔

● جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹/ہے ان کے لئے ستمبر ۲۰۰۳ء بہت مبارک ثابت ہوگا، گھر میں خوشیاں برسیں گی، طبیعت پُرسکون رہے گی، احباب واقارب کی طرف سے محبت اور تعاون کا ہاتھ بڑھے گا، انشاء اللہ ۹/عدد والے حضرات ماہِ ستمبر میں غموں اور دکھوں سے محفوظ رہیں گے اور خوش حالی میں زبردست اضافہ ہوگا، جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۹/رہو ان کو ستمبر ۲۰۰۳ء میں اپنے اہم کاموں کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان ایام سعید سے جو خدا کے عطا کردہ ہیں فائدہ اٹھانا چاہئے، عقل مند وہی ہے جو اس وقت چاق وچوبند ہو جب اس کی تقدیر اس کے دروازے پر بحکم خداوندی خود چل کر آگئی ہو۔

(باقی آئندہ)

مولانا حسن الہاشمی کی تصانیف

علم الاعداد

اعداد کے موضوع پر ایک آسان اور مفید کتاب جو قدرتِ خداوندی اور نعمتِ خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔

قیمت:-/60 رپئے (علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ زندگی کے اہم ترین سوالات کے جوابات کس طرح دئے جاسکتے ہیں یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/35 رپئے (علاوہ ڈاک خرچ)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسانوں کی صلاحیت بتاتے ہیں، اور ان کی شخصیت کی چغلیاں بھی کرتے ہیں،

اگر آپ بھی اپنے معائب پر معلم ہونا چاہتے ہوں تو ''اعداد بولتے ہیں'' کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/100 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو امت محمدی کو عطا کی گئی، بسم اللہ کے اہم راز اور فوائد کیا ہیں اور بسم اللہ جیسی آیات سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

قیمت-/20 رپئے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی ایک جلیل القدر آیت ہے، اور اس آیت سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں نے دسیوں طریقے لکھے ہیں، انہیں آسان زبان میں اس کتاب میں نقل کیا گیا ہے

قیمت-/15 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ تمام امراض کا علاج ہے، اس لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس سورت سے روحانی فائدے کیسے حاصل کئے جاسکتے ہیں؟

اس حقیقت سے اس میں پردے اٹھائے گئے ہیں اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔

قیمت-/40 روپئے (علاوہ محصول ڈاک)

ملنے کا پتہ: مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی) پن 247554

اعداد کا جادو

قسط ۱۶

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیو بند

کیا میرا قرض فلاں سے وصول ہوگا؟

یہ ایک سوال ہے اور اس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ہمیں مندرجہ ذیل تفصیلات پھیلانی پڑیں گی۔

تفصیلات کے بعد اگر مستحصلہ ایک، چار یا سات برآمد ہو تو قرض جلد وصول ہو جائے گا اور اگر دو یا پانچ یا آٹھ برآمد ہوں تو قرض وصول نہیں ہوگا، اگر تین، چھ یا نو برآمد ہوں تو قرض وصول تو ہو جائے گا لیکن دیر لگے گی، مثال قائم کرنے سے پہلے طالب اور مطلوب مقرر کریں، مثلاً سلیم ابن سلمہ سائل اور طالب ہے اور جس شخص سے قرض وصول کرنا ہے اس کا نام اقبال ابن نجمہ ہے فلاں کی جگہ اقبال ابن نجمہ آئے گا اور مذکورہ سوال کے الفاظ میں سلیم ابن سلمہ کے اعداد بڑھ جائیں گے۔ یہ سمجھئے کہ یہ سوال ۱۸ رستمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعرات کو صبح دس بجے کیا گیا ہے۔

(۱) نام (سائل طالب) سلیم ابن سلمہ	۲۷۵	۵
(۲) نام (مطلوب) اقبال بن نجمہ	۲۳۲	۷
(۳) بقیہ حروف سوال	۱۶۱۶	۵
(۴) تاریخ عیسوی	۱۸	۹
(۵) ماہ عیسوی	۹	۹
(۶) سن عیسوی	۲۰۰۳	۵
(۷) تاریخ قمری	۲۱	۳
(۸) ماہ قمری رجب ۷	۷	۷
(۹) سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۱۰) دن جمعرات مقررہ نمبر ۵	۵	۵
(۱۱) برج سنبلہ مقررہ نمبر	۶	۶
(۱۲) متعلقہ ستارہ عطارد نمبر مثبت		۵
(۱۳) ماہ ہندی، اسوج		۶
(۱۴) منزل قمر		۷

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۵ ۷ ۵ ۹ ۹ ۵ ۳ ۷ ۲ ۵ ۶ ۵ ۶ ۷
۳ ۳ ۵ ۹ ۵ ۸ ۹ ۱ ۷ ۲ ۲ ۲ ۴
۶ ۸ ۵ ۵ ۴ ۹ ۱ ۷ ۹ ۴ ۴ ۶
۵ ۴ ۱ ۹ ۴ ۱ ۸ ۷ ۴ ۸ ۱
۹ ۵ ۱ ۴ ۵ ۹ ۶ ۲ ۳ ۹
۵ ۶ ۵ ۹ ۵ ۶ ۸ ۵ ۳
۲ ۲ ۵ ۵ ۲ ۵ ۴ ۸
۴ ۷ ۱ ۷ ۷ ۹ ۳
۲ ۸ ۸ ۵ ۷ ۳
۱ ۷ ۴ ۳ ۱
۸ ۲ ۷ ۴
۱ ۹ ۲
۱ ۲
۳

تین برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرض وصول تو ہو جائے گا لیکن وصول ہونے میں دیر لگے گی۔

☆ ☆



حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مؤکل تابع کرنے کی خواہش

سوال از: فیاض علی خان ———— ودش

میں نے آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' پڑھا، پڑھکر دل میں ایک امید کی کرن جاگی کہ اس دور میں بھی اللہ نے کچھ ایسے لوگ بھی پیدا کئے ہیں جو روحانی طاقتوں کے ذریعہ اللہ کی مخلوق کو فیض پہنچانا چاہتے ہیں، میں کئی سالوں سے اس کوشش میں تھا کہ کوئی ایسا بزرگ ملے جن سے کوئی ایک عمل کی رہنمائی میں سرپرستی ملے تو شاید اللہ نے میری دعا سن لی کہ آپ کا رسالہ ماہ جنوری ۲۰۰۳ء میں نے پڑھا، اس میں کئی عمل آپ نے تحریر کئے ہیں، ان میں سے ایک عمل جو میں ذیل میں لکھ رہا ہوں کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ کو اس معاملہ میں اپنا استاد و عمل کرنے میں آپ کی رہبری و سرپرستی چاہتا ہوں۔ صفحہ نمبر ۴۳ پر ''عمل عجیب سورہ اخلاص برائے حاضرات مؤکل'' اس عمل کو کرنے میں مجھے آپ کی اجازت چاہئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو بڑی مہربانی ہوگی اور مجھ غریب پر احسان ہوگا کیوں کہ میں ۷ ربچے رکھتا ہوں، کمائی کے نام پر صرف ایک تنخواہ ہے جو صرف دال دلیا کا خرچ چلا دیتی ہے، ۴ ربچیاں ہیں جو شادی کے قابل ہیں، ۳ ربچے ہیں جو روزگار نہ ہونے سے بے کار ہیں، میری اتنی حیثیت نہیں ہے کہ میں انہیں کوئی تجارت کراسکوں، بھائی کے مکان میں رہ رہا ہوں، جہاں پہلے رہتا تھا وہ مکان بک گیا تو خالی کرنا پڑا، ہمیشہ قرض دار رہتا ہوں اس کے باوجود جو بھی بنتا ہے اللہ کی مخلوق کی خدمت کر دیتا ہوں اور یہ سوچتا ہوں کہ مجھ سے کیا خطا ہوگئی ہے کہ میں زندگی میں کامیاب نہیں ہوں، مجھے اپنے لئے کچھ نہیں چاہئے صرف عزت کے ساتھ بچیوں کی شادی ہوجائے اور عزت کے ساتھ بچے روزگار سے لگ جائیں، ذاتی مکان بن جائے، اس لئے آپ کی مدد چاہتا ہوں اور امید ہی نہیں بلکہ پورا یقین رکھتا ہوں کہ آپ میری درخواست پر ضرور غور فرمائیں گے، تاکہ میں اپنی اور اپنے جیسے اہل مذہب کی مدد کرسکوں۔

جواب:۔ ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم اپنے قارئین کی صحیح رہنمائی کرنے کے پابند ہیں، ''طلسماتی دنیا'' کے ابتدائی دنوں ہی سے ہم نے یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اپنے قارئین کی صحیح رہنمائی کرنے کا فریضہ انجام دیں گے ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کو گمراہ کرنے کی حرکتیں نہیں کریں گے اور صحیح رہنمائی کے لئے سچ بولنا ضروری ہے اور سچ شاید دنیا کی سب سے زیادہ کڑوی اور تلخ چیز ہے، جھوٹ اگرچہ میٹھا ہوتا ہے لیکن وہ روحانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے اور سچ اگرچہ تلخ اور کڑوا ہوتا ہے لیکن سچ روحانی صحت کے لئے تریاق کا کام کرتا ہے اور ہمارا کام لوگوں کو تندرست بنانا ہے، انہیں

ہلاکت میں ڈالنا نہیں ہے، اس لئے ہم قارئین کے روبرو سچ ہی بولنے کا فریضہ ادا کرتے ہیں، جھوٹ بول کر ان کا خانہ خراب کرنے کا گناہ نہیں کرتے۔

یہ تو اچھی بات ہے کہ آپ خدمتِ خلق کے لئے کچھ سیکھنا چاہتے ہیں، جو کوئی بھی کچھ سیکھنا چاہتا ہے وہی کامیاب ہوتا ہے اور ایک دن کامیابی حاصل کرنے کے بعد وہ خود سکھانے والا بھی بنتا ہے، اس دنیا میں علم حاصل کرنے والے اور علم دوسروں تک پہونچانے والے دونوں ہی قابل قدر اور قابل احترام ہیں، آپ کا یہ جذبہ تعلم تو قابل قدر ہے لیکن آپ کے خط سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے وہ غلط ہے، ہم اس سے اتفاق نہیں کرتے، آپ مؤکل اس لئے تابع کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے بچوں کی شادی ہوجائے، آپ کا ذاتی مکان بن جائے، آپ کے اپنے حالات درست ہوجائیں، یہ سب باتیں اچھی نہیں ہیں، جو لوگ صرف اس لئے عامل بننا چاہتے ہیں کہ ان کے اپنے مفادات پورے ہوجائیں وہ لوگ اچھے نہیں ہوتے اور اگر ایسے لوگوں کو ایسے مقصد میں کامیابی مل بھی جائے تو نیت کی خامی کی وجہ سے انہیں آخرت میں کچھ بھی نہیں مل پاتا، اس دنیا میں سمجھ دار اور دور اندیش وہ لوگ ہیں جو کسی اقدام کے وقت وہ اقدام مادی ہو یا روحانی اپنی "نیت" کی اصلاح کرکے ثوابِ آخرت تو حاصل کرہی لیتے ہیں لیکن وہ ثوابِ دنیا سے بھی محروم نہیں رہتے، ثوابِ دنیا بھی انہیں اتنا مل جاتا ہے کہ ان کی ذاتی ضروریات آرام سے پوری ہوجاتی ہیں، اور جن لوگوں کی نیت صاف ستھری نہیں ہوتی یا سرے سے درست ہی نہیں ہوتی انہیں ممکن ہے کہ دنیا کا کچھ حصہ مل جائے لیکن پھر وہ آخرت میں محروم ہی رہتے ہیں۔

ایک بار حضرت عمر فاروقؓ خلیفۂ وقت کی حیثیت سے ایک نئے مکان میں مدعو کئے گئے تھے مکان بہت اچھا تھا اور اس میں ضرورت کی سبھی چیزوں کا اہتمام کیا گیا تھا، مکان میں حسب موقعہ روشن دان اور جنگلے بھی تھے، عمر فاروقؓ نے صاحب مکان سے پوچھا کہ یہ جنگلے اور روشن دان کس لئے بنائے گئے ہیں؟ صاحب مکان نے جواب دیا۔ حضرت اس لئے کہ ہوا آئے اور روشنی کی بھی کمی پوری ہوسکے، عمر فاروقؓ نے فرمایا اگر تم اس نیت کے ساتھ روشندان اور جنگلے بنواتے کہ اپنے آس پاس والوں کے احوال سے واقف ہوسکو اور وہ تم سے بآسانی رابطہ پیدا کرسکیں تو ہوا اور روشنی تو تب بھی آتی لیکن اچھی نیت کی وجہ سے تمہیں آخرت کے انعامات عطا ہوجاتے اور اب صرف روشنی اور ہوا سے تم متمتع ہوسکتے ہو، ثوابِ آخرت نہیں ملے گا کیونکہ تم نے اسکی کوئی نیت نہیں کی۔

اس مثال کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ سمجھئے کہ اگر آپ عامل بنتے وقت صرف اور صرف نیت یہ رکھتے یا یہ رکھیں کہ آپ کو صرف خدمت خلق کرنی ہے تو آپ کے اپنے مفادات تو ویسے بھی پورے ہوجاتے لیکن حسنِ نیت کی وجہ سے آخرت میں آپ کا بیڑہ پار ہوجاتا، یہ بات یاد رکھیں کہ جب انسان بہ جان و دل خدمت خلق میں لگ جاتا ہے تو مشیت ایزدی اس کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کمربستہ ہوجاتی ہے اور کوئی بھی خادم اگر اس کی نیت درست ہے کبھی محروم نہیں رہتا، وہ اس دنیا سے اپنا پورا حصہ بغیر مطالبہ کے بھی وصول کرلیتا ہے...... اور یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

جو خدمت کرتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے ..... جو دوسروں کے لئے مہربانیوں کے گیٹ لگاتا ہے عنایتوں کے دروازے ایک دن اس کے لئے بھی کھلتے ہیں۔

دوسرا غلط تاثر آپ کے خط سے یہ ملتا ہے کہ آپ روحانی عملیات کی ابجد سے بھی ابھی واقف نہیں ہیں، آپ کو اس لائن کی بنیادی ریاضتوں کا بھی علم نہیں ہے لیکن آپ مؤکل تابع کرنے کی خواہش کررہے ہیں جو ایک بنیادی غلطی ہے اور اس غلطی نے ہزاروں لوگوں کا قیمتی وقت اور ان کی انرجی ضائع کی ہے، مؤکل تابع کرنے کا مرحلہ بہت بعد کا مرحلہ ہے، پہلے آپ ابتدائی مراحل سے خود کو گزاریں..... تب ہی آپ کسی بڑے مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں کوئی بھی گاڑی چھوٹے اسٹیشنوں سے گزرے بغیر کسی بڑے اسٹیشن تک نہیں پہنچ سکتی، یہ تو ممکن ہے کہ کوئی گاڑی چھوٹے اسٹیشنوں پر نہ ٹھہرے لیکن اس کو بڑے اسٹیشن تک پہونچنے کے لئے تمام چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں سے گزرنا ضرور ہوگا، اسی طرح یہ تو ممکن ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے مرحلوں کو چٹکی بجاتے حل کرلیں لیکن یہ ممکن

نہیں ہے کہ ان مرحلوں کو حل کئے بغیر آپ کسی بڑے مرحلے تک پہونچ جائیں اور کامیاب ہو جائیں، روحانی عملیات میں مؤکل اور ہمزاد تابع کرنا بڑا مرحلہ ہے اور اس بڑے مرحلے کو سر کرنے کے لئے بہت سارے چھوٹے مرحلوں سے گزرنا ناگزیر ہے، اس لئے آپ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ روحانی عملیات کی ابتدائی ریاضتوں پر دھیان دیں، اس کے بعد مؤکل یا ہمزاد تابع کرنے کے لئے اقدام کریں ورنہ وقت ضائع ہوگا۔ اور ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔

تیسرا غلط تاثر آپ کے خط میں یہ ہے کہ آپ صرف اہل مذہب کی خدمت انجام دینا چاہتے ہیں گویا کہ آپ مزاجِ خداوندی کے خلاف چلیں گے جو ایک معالج اور ایک عامل کی عظمت کے خلاف ہے، خدا کا مزاج یہ ہے کہ جب وہ رحمت کی بارش برساتا ہے تو وہ بارش کافر اور مسلمان، نیک اور گنہ گار سب کے کھیتوں میں یکساں طور پر برستی ہے، صرف اہل ایمان اس بارش سے مستفیض نہیں ہوتے، سب ہی اس سے استفادہ کرتے ہیں، پھر آپ کیوں صرف اہل مذہب کی خدمت کریں گے، ہر عامل کو تمام انسانیت کے لئے جدو جہد کرنی چاہئے، جو لوگ صرف اپنے مذہب، اپنے مسلک یا اپنی جماعت یا برادری کے لئے خدمات کا جذبہ رکھتے ہیں انہیں عامل بننے کا حق نہیں۔

ہمارے جواب کا حاصل یہ ہے کہ آپ سورۂ اخلاص کا مؤکل تابع کرنے سے پہلے روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی طرف دھیان دیں اور اگر آپ باقاعدہ اس لائن میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آہستہ آہستہ اس لائن کا سفر طے کریں، اپنا ایک فوٹو ہمیں بھجوائیں پھر ہم بذریعۂ خط آپ کو یہ بتائیں گے کہ اس لائن کی بنیادی ریاضتیں کیا ہیں؟

اس کے ساتھ ساتھ ہماری درخواست آپ سے یہ ہے کہ آپ عامل بننے کے بعد اللہ کے تمام بندوں کو خدمت کا مستحق سمجھیں، صرف اہل مذہب کے لئے کام کرنا ''اولیاء'' کا شیوہ نہیں ہے، ممکن ہے کہ ہم ولی نہ بن سکیں لیکن کم سے کم ہمیں ولیوں کے طرزِ عمل کو اختیار کرنا چاہئے اور ولیوں کا طرزِ عمل یہ تھا کہ وہ سب کے لئے کام کرتے تھے اور سبھی کی سرپرستی کرتے تھے بلاتفریق مذہب وملت اور بلاتفریق مشرب ومسلک۔

وضاحت چاہئے

سوال از: محفوظ احمد ——————— بوڑھار

میں تقریباً تین سال سے طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں اور میں اس میں کافی کامیاب ہوں اللہ کے فضل وکرم سے بہت رہنمائی ملتی ہے مگر آپ سے ایک سوال یہ ہے کہ مؤکلات نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۳ء کے صفحہ نمبر ۱۶۵ میں عداوت دشمن میں جو آپ نے لکھا ہے کہ بروز ہفتہ آخری ماہ قمر بوقت طلوع آفتاب ساعت زحل منقلب میں تو ہمارے سمجھ میں ماہ منقلب نہیں آرہا ہے اسے ذرا سمجھائیے اور اس نقش کو پچیس عدد لکھنا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ اسے ذرا آسان لفظوں میں اگلے رسالے میں شائع کریں بہت مہربانی ہوگی اور صفحہ نمبر ۵۹ میر، ماہ قمری سعد منقلب ونحس ہے تو ثابت وسعد ذوجدین منقلب۔ نحس ومنقلب۔ ان کا مطلب بھی صاف لکھیں اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے کہ آپ اسی طرح ہم سب کی رہنمائی کرتے رہیں۔ آمین

جواب :۔ ہجری مہینوں میں ہر مہینے منقلب ہوتے ہیں، چار ثابت اور چار ذوجسدین۔

محرم، ربیع الثانی، رجب اور شوال منقلب کہلاتے ہیں۔ صفر، جمادی الاول، شعبان اور ذی قعدہ ثابت کہلاتے ہیں۔ ربیع الاول، جمادی الثانی، رمضان اور ذی الحجہ ذوجسدین کہلاتے ہیں۔

آخری ماہ قمر کا مطلب یہ ہے کہ عمل زوال ماہ میں کریں جو قمری تاریخوں کا آخری دور ہوتا ہے اور یہ دور ۱۶ رتاریخ سے شروع ہو کر چاندی ۲۷ رتاریخ تک باقی رہتا ہے اس کے بعد اماوس لگ جاتی ہے۔

مؤکل نمبر کے جس نقش کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں اس نقش کو ایک بار تو اسی طرح لکھنا ہے جس طرح رسالے میں لکھا ہوا ہے، اس کے بعد اس نقش کو ذرا بڑے کاغذ پر بڑے بڑے خانوں کے ساتھ بنانا ہے پھر ہر ایک خانے کو کاٹ کر اس میں سیاہ مرچ لپیٹ دینی ہے، پھر ان سیاہ مرچوں کو پہلے والے نقش کے ساتھ کسی کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی قبر میں دبا دینا ہے۔

یاد رکھیں کہ منقلب مہینے غیر مبارک سمجھے جاتے ہیں، ثابت مہینے سعید ہوتے ہیں اور ذوجسدین میں دونوں طرح کی تاثیر ہوتی ہے۔

آپ سے بطور خاص یہ گزارش ہے کہ بہت معمولی رنجش پر کسی کے خلاف کوئی منفی کام نہ کریں اور کسی جائز تعلق پر کوئی حملہ نہ کریں ورنہ آخرت کی باز پرس اور اس کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار رہیں۔

ذاتی معلومات

سوال از: محمودہ بیگم ——— بودھن

میں طلسماتی دنیا چھ سال سے پڑھ رہی ہوں ماشاء اللہ یہ رسالہ خوب سے خوب تر ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو خوب ترقی دے، میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات پوری تفصیل سے چاہتی ہوں برائے کرم آپ میرے سوالات کے جواب عطا فرمادیں تو میں آپ کی احسان مند ہوں گی۔

میرا نام محمودہ بیگم ہے، تاریخ پیدائش ۲۶ر محرم بروز اتوار ۱۱ر بجے دن میں، میری قسمت کا عدد، دشمنی عدد، ذاتی عدد، روحانی عدد، لکی عدد کیا ہیں؟

فائدہ نقصان پہونچانے والے عدد کون سے ہیں، میرا اسم اعظم کیا ہے، میری شخصیت اور قسمت پر کون سے عدد اثر انداز ہوں گے، میرا مکان نمبر ۳۰۵۔ا۔ا، کون سے حروف مبارک اور اہم ہیں اسمائے حسنیٰ میں کون سا ورد مناسب ہوگا تاکہ ذہنی سکون اور اطمینان قلبی میسر ہو، میرا برج اور ستارہ وغیرہ کیا ہیں، برائے کرم کسی قریبی شمارے میں میرا خط شائع فرمائیں تو مہربانی ہوگی، میں اس سے پہلے تین چار خط لکھ چکی ہوں میرا جواب حاصل نہیں ہوا۔

جواب:۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ر ہے، اس لحاظ سے آپ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخیں اہم ہیں، اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ کے وہ کام جو ان تاریخوں میں انجام پذیر ہوں گے پایۂ تکمیل تک پہونچیں گے اور کبھی آپ کو مایوسی کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔

آپ نے اپنی انگریزی تاریخ پیدائش نہیں روانہ کی لئے آپ کے برج اور تقدیر کے ستارے کا نکالنا دشوار ہے صحیح برج اور ستارے کا تعلق تاریخ پیدائش سے ہوتا ہے، آپ عدد ۶ ہے ایک اور ۸ بھی آپ کے لئے موافق ہیں، آپ کے عدد ۳ اور ۵ ہیں اور ان نمبروں کے افراد سے اور ان نمبروں کی سے دور رہیں، ان سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

آپ روزانہ "یا مغنی" چار سو مرتبہ پڑھا کریں اور آپ کا اعظم "یا عزیز" ہے، صبح وشام "یا عزیز" ۹۴ر مرتبہ پڑھنے کا بنائیں، آپ کا مکان نمبر آپ کے لئے مبار ہے۔

آپ کے لئے ہفتہ کا دن اور اتوار کا دن مبارک ہے، آپ کے لئے سعید ہی ہے ان دنوں میں اپنے اہم کاموں کو دیا کریں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

سبز اور نیلا رنگ آپ کے لئے موزوں ہے، پنا اور نیلم انشاء اللہ راس آئیں گے۔

آپ کا لکی عدد ہی آپ کا روحانی عدد ہے، اس لئے ۶ عد تمام اشیاء آپ کو زبردست فائدہ پہونچا سکتی ہیں اور چھ عدد افراد بھی آپ کے لئے لکی ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ، اعدا تفصیل سے ہمیں جن باتوں کا ادراک ہوتا ہے ان کو زن گزارتے وقت پیش نظر رکھنا چاہئے اور جس طرح ہم ہر طرح موسم میں لباس اور پوشاک کے ذریعہ اپنا بچاؤ کرتے ہیں طرح اعداد کی تفصیل جاننے کے بعد ہمیں اپنے بچاؤ کی تدبیر چاہئے، لیکن جس طرح ہر قسم کی تدابیر اختیار کرنے کے بعد بھی بیمار پڑ جاتے ہیں اسی طرح اچھے برے اعداد کو ملحوظ رکھنے کے بھی ہم بیمار بھی پڑ سکتے ہیں اور کسی حادثے اور نقصان سے دوچار ہو سکتے ہیں، دراصل اسباب وعلل کی اس دنیا میں اسباب تدابیر اختیار کرنا نبیوں کی سنت ہے لیکن اس دنیا میں تمام تر اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھی ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے، البتہ اسباب وتدابیر اختیار کرنے والے بندوں سے اللہ محبت کرتا اور ناکامی کی حالت میں انہیں کسی اور نعمت سے نوازتا ہے کیوں اس دنیا کے تمام تر اسباب اور تمام تر علوم اسی کے پیدا کردہ ہیں

جو لوگ ان اسباب وعلوم کا احترام کرتے ہیں انہیں دولتِ رضا حاصل ہوکر رہتی ہے خواہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں یا ناکام۔

مایوسی کے اردگرد

سوال از: یٰسین ـــــــ حیدرآباد

میں یہاں پر خیریت سے نہ رہ کر آپ کی خیریت اللہ کے فضل وکرم سے نیک درنیک چاہتا ہوں، دیگر حالات یہ ہیں کہ میری ملاقات آپ سے ۱۱ر مارچ کو حیدرآباد میں ہوئی تھی، میرے نام کے حساب دیکھ کر آپ نے مجھے کہا تھا، نام کا عدد ۳ر ہے، لکی نمبر ۷ر ہے، میرا استارہ برج، جوز استارہ، عطارد ہے، پھر میں آپ نے چار قسمیں بتائی تھیں، جس میں (پکھراج، ہیرا، موتی، سنبھلا) میں نے سنبھلا آپ سے لیا اور اس کو ہاتھ میں انگوٹھی بنا کر ڈال لیا، آپ نے مجھے ایک تعویذ بھی دی تھی جس کو ہرے کپڑے میں سی کر سیدھے بازو پر باندھ لیا، آپ نے مجھے "یاسلام" ۱۳۱ ار مرتبہ اور "یاسمیع، یامجیب" ۳۰۰ ر بار پڑھنے کے لئے دئے، کافی دن گزر گئے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا، پھر میں نے آپ سے فون پر بات کی اور کہا کہ میں ابھی تک پریشان ہوں تو آپ نے مجھے پھر "یامغنی" روز ۱۱۰۰ ر بار پڑھنے کو کہا ۴۰ر دن پڑھنے کے بعد بھی کچھ فائدہ نہیں ہوا، پھر میں نے فون سے کہا کہ ابھی تک میں بہت پریشان ہوں، پھر آپ نے مجھے سورہ یاسین پڑھنے کے لئے کہا اور ہر مبین پر ۷ر بار اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ پڑھنے کے لئے کہا۔ ۲۱ر دن کے لئے اس کو شروع کر کے مجھے آج ۷ر دن ہوگئے لیکن ابھی تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا، چار مہینوں سے میں بہت پریشان ہوں، کاروبار بالکل بند ہوگیا، قرضدار بہت ہوگیا ہوں، ان پریشانی کے دوران میری ملاقات میرے ایک دوست سے ہوئی اور وہ مجھے ایک عامل صاحب کے پاس لے گیا اور میرے حالات سے اس عامل صاحب کو آگاہ کیا تو ان عامل صاحب نے میرا اور میری والدہ کے نام سے دیکھ کر کہا کہ آپ کو کوئی ایک عورت اور ایک آدمی دونوں نے مل کر سفلی عمل کرایا ہے جس کی وجہ سے آپ کا کاروبار بند ہوگیا اور آپ کے پیٹ میں دوا بھی موجود ہے، آپ علاج کرائیے تو آپ کا کاروبار کھل جائے گا اور پیٹ کی دوا بھی نکال لیجئے، اب اس لئے میں علاج کرانے پر مجبور ہوگیا ہوں کیونکہ میرے بچے چھوٹے ہیں ابھی پڑھ رہے ہیں اگر میرے حالات ایسے ہی رہے تو ان کی پڑھائی پر اثر پڑے گا، میں نے بہت مجبور ہوکر یہ علاج شروع کیا ہے، اب میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اتنا سب کچھ پڑھ کر اور آپ کا دیا ہوا تعویذ پاس رکھ کر بھی مجھے کچھ فائدہ نہیں ہوا آخر کیوں؟ خدا کے آگے کوئی چیز نہیں، یہ میرا ایمان اور کامل یقین ہے پھر یہ عمل مجھ پر کیسے اثر کیا، اسلام میں سفلی عمل کا علاج کرانے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اس سوال کا آپ مجھے ضرور جواب دیجئے، کیوں کہ لوگوں کا کہنا ہے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے یہ کہاں تک صحیح ہے؟ اگر علاج کرایا جائے تو ایمان کمزور ہوجائے گا یا نہیں؟ اس کا جواب دیجئے علاج کرا سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ بھی بتائیے اور آپ سے میری گزارش ہے کہ مجھے ہمیشہ کے لئے کوئی اچھی تعویذ روانہ کیجئے جس پر کسی عمل کا کوئی اثر نہ ہو اور کچھ پڑھنے کے لئے بھی دیجئے گا اگر اس خط میں کوئی غلطی ہوگئی ہے تو معافی چاہتا ہوں اس خط کا جواب جلد سے جلد روانہ کیجئے، کیوں کہ میں بہت پریشان ہوں، آپ کے خط کے جواب کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔

جواب:۔ آپ کا یہ خط جو میرے سامنے ہے مایوسی سے شروع ہوکر مایوسی پر ختم ہوا ہے، آپ نے اسی خط میں یہ جملہ بھی لکھا ہے کہ آپ اللہ پر اور اس کی قدرت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور اسی کو کارساز مطلق مانتے ہیں، لیکن آپ کا انداز تحریر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ مایوسیوں اور اداسیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں غرق ہو چکے ہیں، ایمان اور یقین اس کو نہیں کہتے کہ انسان الفاظ میں بیان کرے بلکہ ایمان ویقین اس حقیقت کا نام ہے جسے دوسرے لوگ محسوس کریں، خواہ کوئی الفاظ اپنی زبان سے ادا کرے یا نہ کرے۔

میں انتہائی معذرت کے ساتھ آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ کے انداز بیان سے صاف طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ آپ مایوسیوں کے اندھیروں میں گھرے ہوئے ہیں جب کہ مومن وہ ہوتا ہے جو رحمت خداوندی سے بد سے بدتر حالات میں بھی مایوس

نہ ہو، کیونکہ مایوسی کفر ہے اور کفر کے تمام تانے بانے غضب خداوندی اور عذابِ آخرت سے جا کر مل جاتے ہیں۔

مجھے آپ کی مسلسل پریشانیوں اور الجھنوں کی فکر ہے لیکن بقول آپ کے آپ نے اپنا روحانی علاج مارچ ۲۰۰۳ء میں شروع کیا اور تقریباً ۳ ماہ کے بعد آپ مایوس ہو کر کسی اور عامل کے پاس چلے گئے جس نے آپ پر کرنی کرتوت کا اثر بتایا اور آپ اس سے اس درجہ متاثر ہو گئے کہ آپ نے سفلی عمل کے بارے میں بھی غور و فکر شروع کر دیا۔

محترم! اس دنیا میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں کہ جنہوں نے مرنا پسند کیا ہے لیکن کسی ایسے علاج کے بارے میں سوچنا بھی گوارہ نہیں کیا جس سے شرک کی بو آتی ہو۔

آپ نے ہمارے بتائے ہوئے وظائف کا ذکر اسی خط میں کیا ہے یہ سب اسماء الٰہی اور آیات قرآنی پر مشتمل ہیں، ان کو پڑھنے کے بعد آپ کی دنیا سدھرے یا نہ سدھرے لیکن آپ کی آخرت محفوظ ہے اور سفلی عمل کے بعد ممکن ہے کہ دنیا سدھر جائے لیکن آخرت خطرے میں پڑ جائے گی۔

لوگوں کا دعویٰ تو یہ ہے کہ لوہا لوہے کو کاٹتا ہے اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ آگ کبھی آگ سے نہیں بجھتی، اندھیرے کبھی اندھیروں سے دور نہیں ہوتے، اندھیروں کو دور کرنے کے لئے چراغ جلانا پڑتا ہے اور آگ کو بجھانے کے لئے پانی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

سفلی عمل کی حیثیت اندھیرے کی سی ہے اور علوی عمل کی حیثیت چراغ جلانے کی سی ہے، اندھیرا کتنا ہی گھنا ہو ایک دیا سلائی جلانے سے بھی اس کا قتل ہو جاتا ہے، نادان ہیں وہ لوگ یا پھر ناواقف ہیں وہ لوگ جو اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اندھیروں کا ہی سہارا ڈھونڈتے ہیں۔

اس دنیا میں انسان کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ اس سے کسی معاملہ میں صبر نہیں ہوتا اور جب صبر کی صلاحیت انسان کھو بیٹھتا ہے یا اس میں یہ صلاحیت ہوتی ہی نہیں تو پھر بہت مشکل پیش آتی ہے، کسی بھی انسان کے لئے پریشانی کی چند ساعتیں بھی بلاشبہ دشوار کن ہوتی ہیں لیکن کسی پریشانی کی دلدل یا حادثات کے تھپیڑوں سے نجات پانے کے لئے انسان کو کچھ عرصے تک تو صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔

آپ ذکر خداوندی سے غیر مطمئن ہو کر اپنے کسی دوست کے مشورے پر کسی دوسرے عامل کے پاس پہونچ گئے، جب وظیرہ انہوں نے آپ کو یہ بات سمجھادی کہ آپ پر کسی ایک عورت اور ایک مرد نے سفلی عمل کرادیا ہے اور کچھ دوا بھی آپ کے پیٹ میں اتار دی ہے، ظاہر ہے کہ آپ نے یقین کر لیا اور یقین کرنے کے بعد ان کا علاج بھی شروع کر دیا۔

جب آپ نے اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے یا اپنے کسی دوست کی دور اندیشی پر یقین کرتے ہوئے لوہے سے لوہے کو کاٹنے کی راہ اپنا ہی لی ہے تو پھر ہمیں بھی انتظار کرنا چاہئے یہ دیکھنے کے لئے کہ لوہا لوہے کو کیسے کاٹتا ہے؟

حضور! میں آپ سے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض کر دیتا ہوں کہ پھانسی پر چڑھانے والے جلاد کسی کو زندگی نہیں دے سکتے اور زہر کے ذریعہ کسی کا علاج نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کسی شخص کے کوئی باؤلا کتا کاٹ لے تو اس کو زہریلے اثرات سے بچانے کیلئے کسی دوسرے کتے سے کٹوانے کی غلطی نہیں کرینگے۔

اگر کوئی شخص زہر کا پیالہ پی لے تو اس کو زندگی دینے کے لئے دوسرا زہر اس کے پیٹ میں اتارنے کی غلطی کون کرے گا؟

ظاہر ہے کہ جس کسی کے کوئی کتا کاٹ لے گا تو اس کے ایسے انجکشن لگوائے جائیں گے جو اثراتِ زہر کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے اور وہ کسی کتے کے خون سے بنے ہوئے نہیں ہوں گے، اسی طرح اگر کسی نے زہر نوش کر لیا تو اس کے پیٹ میں تریاق اتارا جائے گا، زہر کو زہر سے ختم کرنے کی حماقت کوئی نہیں کرے گا، ایک بات اور یاد رکھیں کہ سفلی کرنے والے میں بے شک یہ صلاحیت تو ہوتی ہے کہ وہ کسی پر کچھ بھی چڑھادے کیوں کہ سفلی عمل کرنے والوں کے شیاطین تابع ہوتے ہیں اور شیاطین کسی کو نفع پہونچانے کا کام نہیں کرتے وہ پیدا ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ انسانوں کو نقصان پہونچائیں، جب یہ بات مسلم ہے کہ شیاطین انسانوں کے دشمن ہیں اور انسانوں کو نقصان پہنچانا

ان کی فطرت ہے پھر ان شیاطین کے ذریعہ کسی کا اتار کرنا عقلاً کیسے ممکن ہے، چنانچہ دنیا بھر کے تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ سفلی عمل کرنے والے عاملین اگر کسی پر کچھ چڑھادیں تو اس چڑھی ہوئی چیز کو اتارنا ان کے بس کی بات بھی نہیں ہوتی، کسی بلڈوزر کے ذریعہ مکان کی تعمیر نہیں ہوسکتی، کیوں کہ بلڈوزر کا کام بنی بنائی عمارت کو منہدم کرنا ہے، سفلی عمل کرنے والا عامل ایک بلڈوزر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس سے اس بات کی امید لگانا کہ وہ آپ کی بلڈنگ تعمیر کردے گا ایک خام خیال ہے، لیکن میں انتظار کروں گا اس وقت کا جب آپ مجھے یہ خوش خبری سنائیں گے کہ آپ کو کسی سفلی عمل کے ذریعہ کوئی راحت نصیب ہوگئی۔

محترم! ہم علوی عمل کے ذریعہ آیات قرآنی اور اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ اندھیروں میں چراغ جلانے کی کوشش کررہے ہیں اور اللہ کے بندوں کو شرک سے بچانے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں ہم جانتے ہیں جہالت وگمراہی کی آندھیاں بھی دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہیں اور بلاشبہ ہمارا جلایا ہوا چراغ ان آندھیوں کی زد میں ہے لیکن ہم اپنے رب کی رحمتوں کے امیدوار ہیں اور اسی کے بھروسہ پر اندھیروں میں ایک چراغ طلسماتی دنیا ہم نے روشن کررکھا ہے، چراغ جلتا رہے یا خدانخواستہ بجھ جائے لیکن ہم اندھیروں کی پشت پناہی یا اندھیروں کی تعریف وثنا کی غلطی نہیں کرسکتے، ہمارا کام اندھروں میں علم وہدایت کی شمع روشن کرنا ہے اور ہم یہ شمع روشن کرتے کرتے مرجائیں گے، لوگ اگر اس شمع سے استفادہ نہ کرکے اندھیروں کی ہی گود میں جاکر بیٹھ جائیں تو ہمیں افسوس ہوگا اور ہم ان کی ہاں میں ہاں ملانے کی غلطی نہیں کرسکتے۔

آپ نے ہم سے پوچھا ہے کہ اگر آپ سفلی عمل کے چکر میں پڑیں تو اس سے ایمان تو کمزور نہیں ہوجائے گا، میرے بھائی مجھے فکر یہ ہے کہ سفلی عمل کے چکر میں پڑکر آپ کا ایمان باقی بھی رہے گا یا نہیں؟ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی بھی حفاظت فرمائے اور آپ کے ایمان ویقین کی بھی۔

روتے ہیں یہ بھی دکھڑا عاملوں کا

سوال از: ________ (نام و پتہ از راہ مصلحت مخفی)

میرے چار بچے جو بھی کاروبار کرتے تھے کسی جگہ یا مقام پر الگ الگ کاروبار کرتے تھے مگر کاروبار میں بہت نقصان اور ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا تھا یا پھر کاروبار چلتے چلتے بند ہوجاتا تھا جس کو مال اور پیسہ ادھار دیا تھا دبا کر بیٹھ گئے ہیں، دینے کا نام نہیں لیتے جس کی وجہ سے ہماری پونجی، پیسہ ختم ہوگیا، اوپر قرض بھی بہت ہوگیا ہے، کسی سے ادھار رقم لے کر کاروبار کرتے ہیں، وہ بھی رقم نقصان کی وجہ سے تباہ ہوجاتی ہے، بچے اور بچوں کی بیویاں فضول خرچی بھی کردیتے ہیں اس لئے تکلیف اور پریشانی بہت بڑھ گئی ہے، کتنا بھی سمجھاؤ مگر پتہ نہیں کیا ہوا ان کے دماغ کو کہ وہ ہماری بات پر عمل نہیں کرتے اور جس کی خاطر زمین، جائیداد سب فروخت ہوچکے ہیں، دل کی ایک امید بھی پوری نہیں ہوئی، آج قریب لمبی مدت سے یہ حالات ہیں، یہاں پر کچھ عاملوں کے پاس گئے صرف پیسہ بٹورنے میں لگے ہیں، تعویذ، نقش وغیرہ دئے تھے مگر کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا، پریشانی اور بڑھ گئی ہے، کسی نے ہمارے ہرے بھرے باغ کو اجاڑ دیا ہے، کئی بار ختم قرآن، یاسین شریف، درود شریف، چاروں قل، آیت الکرسی کا ختم اور اکئی وظیفہ پڑھے مگر کچھ فرق نہیں ہوا، گھر کا خرچ چلانے کے لئے لوگوں سے قرض لینا پڑرہا ہے مگر کب تک؟ کوئی نہ کوئی بیمار ہوجاتا ہے، طبیعت اداس رہتی ہے، دوست اور رشتے دار ہماری حالت کو دیکھ کر اچھے منہ سے بات بھی نہیں کرتے، کیوں کہ ان کے پاس دولت ہے، کوئی پارٹی ادھار مال بھی نہیں دے رہی ہے، مال ادھار دینا بند کردیا ہے صرف قرض دار آتے ہیں، مکان کرایہ کا ہے، ایک عامل نے کہا کہ مکان بدل دو تو ہم نے چار سال پہلے مکان بھی بدل دیا، ایک بیٹا میرے ساتھ رہتا ہے اور تین بیٹے الگ الگ جگہ میں الگ الگ مکانوں میں رہتے ہیں، سب کا مکان کرایہ کا ہے، چھوٹوں بڑوں سب کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، اچھی بات بھی اچھی نہیں لگتی اب یہاں کے کچھ عاملوں پر بھی بھروسہ نہیں رہا، کیوں کہ ان کا کام صرف پیسہ بٹورنا ہے، دو سے لے کر دس دس ہزار روپے کی رقم مانگتے ہیں اور اخباروں میں بڑے بڑے اشتہار ہمیشہ دیتے رہتے ہیں اور اس طرح پریشان حال دکھی انسانوں کو اور مصیبت میں دھکیل دیتے ہیں۔

جب کہ میرے تین بیٹوں کی شادی کوئی سال ہو گئے ہیں مگر ابھی تک اولاد سے محروم ہیں، دعا، دوا کچھ کام نہیں کر رہا ہے، کچھ عاملوں کے پاس بھی علاج کرایا تھا مگر کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا، اس کی کیا وجہ ہے؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا، اب بچوں کو ان عاملوں سے بھی نفرت ہو گئی ہے، بہت تکلیف سے دن گزر رہے ہیں، سوائے اللہ پاک کے کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے۔

ایک میرا بھائی جو کراچی میں ہے اس کے پاس میرے تقریباً پچاس ہزار روپے ہیں جو قرض لے گئے تھے، آج کئی سال ہو گئے نہیں دئے ہیں، میں نے کئی خط لکھے مگر خط کا جواب تک نہیں دیتے، بعد عرض ہے کہ بندہ نے آپ کی خدمت میں زبردست پریشانی اور مصیبت کے بارے میں خط ارسال کیا ہے اور امید رکھتا ہوں کہ اس مصیبت زدہ اور ناچیز بندہ کی پریشانی اور مصیبت کو ضائع نہ کریں گے اور جواب سے ضرور نوازیں گے، میرے بیٹے کو کسی بھی کاروبار میں کامیابی نہیں ملتی، گھر سے یہ کہہ کر جاتا ہے کہ میں فلاں کام کو جا رہا ہوں تو وہ کام بھی پورا نہیں ہوتا، کوئی بھی مال یا چیز سیل کرنے کے لئے جاتے ہیں تو آدھی قیمت پر مانگتے ہیں، کامیابی کہیں بھی نہیں ملتی، ہمیں عاملوں کے تعویذوں سے نفرت ہو چکی ہے، کیوں کہ کچھ فائدہ نہیں ہو رہا ہے، اگر آپ کی نظر میں کوئی اچھا عامل حیدرآباد میں ہو تو برائے مہربانی بتائیں اور آپ تعویذ وغیرہ ضرور بھیجیں، اور کوئی وظیفہ بھی بتانا، میرا پتہ نیچے لکھا ہے مگر نام کو مخفی رکھنا، اللہ پاک آپ کی عمر دراز کرے، اگر آپ مصروف ترین اوقات میں سے وقت نکال کر تمام اعمال کو کتابی شکل دیں تو بندگان خدا کو اس سے بہت فائدہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا کرے گا۔

جواب:- عاملوں کی لوٹ کھسوٹ اپنی جگہ ہے لیکن وہ لوگ بھی غلطی پر ہیں جو بہت ہی آسانی کے ساتھ لٹتے پھر رہے ہیں۔ علم وعقل کی کمی نے عوام وخواص سبھی کو خاصا نقصان پہنچایا ہے، حقیقت تو یہ ہے کہ عملیات کے نام پر جو لوگ دکانیں سجائے بیٹھے ہیں ان میں انسانیت نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے، روحانیت، تربیت بعد کی چیز ہے اور جب انسانیت نہیں ہے تو پھر انسانوں سے ہمدردی اور محبت کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ان کے پاس تو جو بھی جاتا ہے اس کو کوئی ایک چمتکار دکھا کر اس کا الو بنا لیتے ہیں اور اس کی جیب صاف کر دیتے ہیں، ایک مریض سے دس بیس ہزار لوٹ کر ان کا اپنا کام تو ہو ہی جاتا ہے، مریض کا کام ہو یا نہ ہو، اس کے بعد یہ مریض ان کی دوکان پر اگر دوبارہ بھی آئے تو کیا ہے وہ پہلی مرتبہ میں اتنا گہرا زخم لگا دیتے ہیں اور اس زخم لگانے کے نتیجے میں اتنی رقم اینٹھ لیتے ہیں کہ انہیں خود بھی اس کا انتظار نہیں رہتا۔ اس کے بعد کوئی دوسرا آدمی الو بننے کے لئے آ جاتا ہے، اس طرح اگر ایک مہینہ میں چار بے وقوف بھی اس طرح کے عاملوں کے پاس آ گئے تو ان کا تو الو سیدھا ہو ہی جاتا ہے، اور ہندوستان میں اتنے بہت سارے بیوقوف موجود ہیں کہ ایک عامل کے حصے میں ہر ماہ چار پانچ تو آ ہی جاتے ہیں۔

ایک مشکل یہ بھی ہے کہ جھوٹ بولنے والے اور دغا دینے والے عاملوں کے چنگل سے نکل کر جب کوئی ناواقف اور ان پڑھ انسان کسی صحیح عامل کے پاس پہونچتا ہے تو وہ اتنا لٹ چکا ہوتا ہے کہ اب اس کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا۔ بے چارہ صحیح کام کرنے والے عامل کے حصے میں معذرت کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور اگر عامل زیادہ شریف اور انسانیت نواز ہو تو مریض صاحب اسی سے اپنے آنے جانے کا کرایہ بھی وصول کر لیتے ہیں، اس طرح نقصان ہوتا ہے ایک نقصان تو یہ کہ مریض کی جیب کٹی، دوسرا نقصان یہ کہ مریض کو کوئی فائدہ نہیں ہوا، تیسرا نقصان یہ کہ ایک غلط قسم کے عامل کی چاندی بنی اور چوتھا نقصان یہ کہ صحیح کام کرنے والا عامل واجبی ہدیہ سے بھی محروم رہا۔ آپ نے بھی یہی کیا جو عام نادان لوگ کرتے ہیں، آپ نے غالباً غلط قسم کے عاملوں سے اپنا علاج کرا کے ان کو زبردست فائدہ پہونچایا اور خود مطلقاً فائدہ سے محروم رہے اور آپ کی صورت یہی ہوگی کہ کسی صحیح عامل کے پاس جاتے ہوں گے تو اس پر آپ کو اعتماد نہیں ہوتا ہوگا۔ ظاہر ہے کہ دودھ کے جلے چھاچھ بھی پھونک مار کر پیتے ہیں، آپ کا خط پڑھ کر ہمیں دکھ ہوا، آپ کو چند تعویذ روانہ کر دئے گئے ہیں۔

اب آپ اتنا کریں کہ روزانہ اپنے گھر میں سورۂ یاسین اور سورۂ بقرہ کی تلاوت ایک ایک مرتبہ کرا لیا کریں۔

آپ صبح شام ۱۳۱ مرتبہ "یا سلام" پڑھا کریں، اور جمعہ کے

دن ایک سو مرتبہ درود شریف پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ علاوہ ازیں ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی ۳۳ مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ، سورہ فاتحہ ۳۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھنے کا معمول بنائیں، رات کو سوتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ۷ مرتبہ "یا رقیب" پڑھ کر دستک دیں، ان چند اعمال کی پابندی سے آپ کو عجیب قسم کا سکون اور راحت محسوس ہوگی اور انشاء اللہ آپ آہستہ آہستہ مسائل و مصائب کے ان بھیانک جنگل سے نکل آئیں گے۔ آپ سب عاملوں سے بدظنی اختیار نہ کریں، لیکن اشتہاری قسم کے عاملین پر بھروسہ کرنے سے پہلے ان کی حرکات کا جائزہ ضرور لے لیا کریں، کیوں کہ اکثر و بیشتر وہی عامل فراڈ کررہے ہیں جو بڑے بڑے اشتہار چھپوا رہے ہیں، ان میں بھی کچھ عامل نیک ہوتے ہیں لیکن اکثریت دنیا داروں کی ہے، اس لئے ان سے چوکنا رہنا ضروری ہے۔

ھٰذا من فضل ربی

سوال از: محمد ضیاء الحق ______ دہلی

بفضل خدا چند سالوں سے "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں، اس ماہنامہ کو پڑھنے سے بہت بہت تبدیلی ہورہی ہے پہلے جہاں نماز کی میرے لئے کوئی پابندی نہیں تھی اب سبحان اللہ نماز پنج گانہ ادا ہورہی ہے، آپ کی مہربانی کا ثمرہ ہے کہ چال کے مطابق نقش لکھ لینا آگیا ہے اور ساتھ ہی عدد نکالنا بھی۔ آپ کے کئی نمبرات میرے پاس موجود ہیں، آنے والے شمارہ کا بڑی بے صبری سے انتظار رہتا ہے، میری لڑکی کا نام آپ نے رکھ دیا یہ میرے لئے بہت ہی خوشی کی بات ہے، علم فلکیات کی جان کاری حاصل کرنے کے لئے "تحفۃ العاملین" کا بہت انتظار ہے۔

باقی آپ سے پوچھ کر ہی روحانی منزل کی جو پہلی سیڑھی آپ نے سورہ یاسین کے نو چلّے کئی سورتوں کے ساتھ پڑھنے کے لئے بتلائے تھے تو ابھی چھٹے چلّے سے گزر رہا ہوں، پچھلے چلّے کو جو کہ سورہ نصر کے ساتھ پڑھنا تھا اس کے اندر برابر میں خواب میں دیکھا کرتا تھا کہ ایک بزرگ سفید داڑھی والے پورے سفید کپڑوں میں ملبوس ہیں بالکل درمیانہ قد مگر داہنا ہاتھ تقریباً سوگز لمبا وہ مجھے اپنی طرف بلاتے ہیں جب میں ان سے ہاتھ ملانے کی کوشش کرتا ہوں تو ایک دم ہاتھ پیچھے کھینچ لیتے ہیں، ساتھ ہی اتنا پیچھے کھسک جاتے ہیں کہ ان تک میں پہنچ نہیں پاتا۔

مگر ابھی چھٹے چلّے میں جو کہ سورہ قریش کے ساتھ چل رہا ہے، عام طور پر یہ دیکھتا ہوں کہ ایک ٹرین ہے جس کا نام ہے (مزار ایکسپریس) ریل گاڑی ایسی جگہ پر جاکر رکتی ہے جہاں سیکڑوں مزارات ہیں وہاں سارے مسافر اترتے ہیں اور ادھر ادھر مزاروں پر چلے جاتے ہیں مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کس مزار پر جاؤں، اتنے میں ٹرین کی واپسی ہوتی ہے اور میں واپس ہوجاتا ہوں، وہاں ہر مزار پر بزرگ ہی بزرگ نظر آتے ہیں۔

تو یہ میرے لئے بشارت ہوئی یا کیا ہوا؟

نو چلّے پورے ہونے کے بعد پھر مجھے کیا کرنا ہے جواب دیں، "روحانی ڈاک" میں پہلی بار شامل ہورہا ہوں، نہیں تو میری جو بھی بات ہوتی ہے آپ سے فون سے ہی کرلیتا ہوں اور آپ کی مشغولیات اتنی ہوتی ہیں کہ جوابی لفافہ بھیجنے پر بھی مجھے جواب بھی نہ ملا، اسی لئے قریبی شمارے میں میرا جواب ضرور شائع کرینگے۔

باقی ایسے ہی میری رہنمائی کرتے رہئے، بہت بہت شکریہ۔ میں دوسرا احسن الہاشمی تو نہیں بن سکتا مگر ہاں میں آپ کا شاگرد کہلاؤں یہی میرے لئے باعث فخر ہے۔

ایک اور بات:۔ آسیب کو بوتل میں بند کردیا ہے تو وہ بغیر کھائے، پئے زندہ کیسے رہتے ہیں؟

جواب:۔ میرے رب کا احسان عظیم ہے کہ طلسماتی دنیا جاری کرتے وقت میں جن چیزوں کا خواہش مند تھا وہ رفتہ رفتہ مجھے عطا ہورہی ہیں، میری آرزو تھی کہ میں روحانی عملیات کے ذریعہ دنیا میں تبلیغ کروں اور مسلمانوں کو وہ راستہ دکھانے کی کوشش کروں جو سیدھا جنت تک جاتا ہے اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس کی دی ہوئی توفیق جو تحریک میں نے شروع کی تھی وہ کامیاب رہی اور آج اللہ کے بندے طلسماتی دنیا پڑھ کر نہ صرف یہ کہ روحانی عملیات کی لائن میں باقاعدگی سے قدم رکھ رہے ہیں بلکہ اپنے رب کی عبادت کرنے کی توفیق بھی انہیں عطا ہورہی ہے۔ آپ

نے بھی اس لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھا اور سورۂ یاسین کے چلّے ادا کرکے آپ سعادت مندی کا ثبوت دے رہے ہیں، آپ جب نو چلّے پورے کرلیں اس کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کریں، اس طرح بتدریج قدم اٹھائیں آپ کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہوجائے گی جو ہمارے بزرگوں کا ورثہ ہے۔

آپ نے اس بات پر فخر کیا ہے کہ آپ کو میری شاگردی کا شرف حاصل ہے لیکن آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آپ حسن الہاشمی نہیں بن سکتے اور میری دعا یہ ہے کہ آپ اور آپ جیسے باصلاحیت اور مخلص شاگرد مجھ سے اچھے انسان اور خادم بنیں اور آپ سب کو مجھ سے زیادہ مقبولیت عطا ہو، آسیب کے سلسلہ میں آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ جنات کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ وہ کافی مدت تک بغیر کھائے پئے زندہ رہ سکتے ہیں، اگر اُن کی زندگی ہوتی ہے تو وہ بوتل سے کسی نہ کسی طرح نکل آتے ہیں، اگر موت ہوتی ہے تو ایک مدت کے بعد مرجاتے ہیں، مذکورہ خواب بلاشبہ آپ کے لئے ایک بشارت ہے۔

طبیعت کی بے چینی

سوال از: سید شوکت علی ـــــ بھنوڑہ (مہاراشٹر)

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت سے ہوں گے، دیگر تحریر یہ ہے کہ ایک دوست کے توسط سے آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" زیر مطالعہ رہا اس میں آپ کا کالم "روحانی ڈاک" (مسائل کا قرآنی علاج) نظر سے گزرا، مجھے بھی کچھ پریشانیوں سے سابقہ ہے، اس لئے آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کوئی حل تجویز فرمائیں۔

میرا نام سید شوکت علی ولد مرحوم سید مقدر علی ہے والدہ کا نام حسینہ بی ہے جو ابھی حیات ہے، میری تاریخ پیدائش ۶/اگست ۱۹۶۱ء ہے، میرا نکاح ۵/مئی ۱۹۹۴ء کو ہوا، بفضل تعالیٰ دو فرزند ہیں، پچھلے چند مہینوں سے میری کیفیت میں عجیب چڑچڑاپن آگیا ہے، طبیعت میں ہر وقت بے چینی رہتی ہے، رات میں زیادہ بے چینی رہتی ہے، نیند نہیں آتی ہے، گھر میں ایک کے بعد دیگر پریشانیوں کا دور دورہ ہے، سکون قلب ختم ہوچکا ہے، دوکان بھی پستی کی طرف گامزن ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کسی نے رزق باندھ دیا ہے (... شرک سے حفاظت فرمائے) اس طرح کے خیالات آتے ... آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ... وظیفہ اجازت کے ساتھ تجویز فرمائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر فرمائے۔ آمین۔

جواب:۔ آپ صبح وشام "یاسلام، یامغنی" سو مرتبہ ... کریں، اور روزانہ تین مرتبہ سورۂ مزمل آگے پیچھے گیارہ گیارہ ... درود شریف کے ساتھ پڑھا کریں، نماز کی پابندی تو آپ کر... ہی ہوں گے، ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑ... کا معمول بنالیں، انشاء اللہ بہت جلد آپ کو رزق کی تنگی سے نجات مل جائے گی اور طبیعت کا اضطراب بھی ختم ہوجائے گا۔

اگر آپ باوضو سونے کی عادت ڈال لیں تو اور بھی آپ ... لئے اچھا ہوگا۔

وہی فراقِ جن

سوال از: عبدالعزیز ــــــ ممبئی

خط روانہ کرنے والا ایک طالب علم ہے جس کی عمر ۱۹ سال ہے، میرا نام ساجد عبدالعزیز مرڈ کر ہے۔

دیگر عرض یوں ہے کہ ہر سال میرے ساتھ کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا ہے، آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ برائے مہربانی ... انگوٹھی روانہ کریں گے وہ انگوٹھی اثر دار ہو، یعنی ایسی انگوٹھی روانہ کریں جس سے کسی شیطانی حرکات یعنی جادو، سحر، بھوت پریت وغیرہ وغیرہ جیسی ناپاک چیز کا اثر مجھ پر نہ ہو، اور گھر میں ... پریشان حال ہیں، سبھی کی پریشانی دور کرنے کے لئے ایک زود اثر اثر دار تعویذ روانہ کریں، بڑی مہربانی ہوگی۔

اور آپ کو ایک تکلیف دے رہے ہیں کہ آپ مجھے مؤکل ... جنات تابع کرنے کا ایک ایسا ورد ہو جو آسان ترین ہو جس کا کرنا میرے لئے ممکن ہو میں ورد اس لئے کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ میرے گھر کا اور میرے خاندان کا ہر فرد پریشان حال ہیں، قرض اس قدر ہے کہ جس کا ادا کرنا مشکل ہے، اس لئے آپ اپنی اجازت دے کر میرے اس چھوٹے سے کام کو پوری پوری ذمہ...

داری کے ساتھ انجام دیں، مجھے پورا یقین ہے کہ آپ میرے اس کام کو بخوبی انجام میں لائیں گے اور میری مشکل کو آسان کردیں گے، جو بھی ورد عمل روانہ کریں گے اس میں آسان اردو کا استعمال کریں۔

جواب:۔ آپ کو اثرات بد سے محفوظ رکھنے والی اور آپ کو شیطانی اثرات سے بچانے والی انگوٹھی انشاء اللہ عنقریب روانہ کردی جائے گی، جس وقت آپ اس جواب کو پڑھ رہے ہوں گے اس وقت انگوٹھی آپ تک پہنچ چکی ہوگی، آپ نے اس بات کی خواہش ظاہر کی ہے کہ ہم آپ کو جنات تابع کرنے کا کوئی آسان سا طریقہ بتادیں یا کوئی مؤکل تابع کرنے کی اسکیم آپ کے دل میں اتار دیں، میرے بھائی! جن یا مؤکل تابع کرنا آسان نہیں ہے، اس دور میں انسان انسان کو تابع نہیں کرپارہا ہے، شوہر سے بیوی تابع نہیں ہورہی ہے اور بیوی سے شوہر۔ ماں باپ اپنی اولاد کو تابع نہیں کرپارہے ہیں، بہو ساس کو مطیع نہیں کرپارہی ہے اور ساس بہو کو۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں انسان مؤکل اور جن آسانی کے ساتھ کیسے تابع کرسکتا ہے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ ان مخلوقات کا تابع کرنا ناممکن ہے لیکن میں اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ان کا تابع کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا آسان آج اہل دنیا نے سمجھ لیا ہے۔ آپ کے انداز تحریر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے روحانی عملیات کی لائن میں ابھی ایک قدم بھی نہیں رکھا پھر جن یا مؤکل تابع کرنے کی خواہش کرنا میرے خیال میں غلط ہے، میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ کہ آپ اس بارے میں اگر سنجیدہ ہیں تو چند سالوں مختلف روحانی مراحل سے صبر وضبط کے ساتھ گزریں پھر مؤکل یا جن تابع کرنے کی آرزو کریں ورنہ یہ آرزو کسی بچے کی ناجائز ضد سے زیادہ حیثیت نہیں رکھے گی۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: ــــــــــ (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' پڑھ کر بہت ہی معلومات حاصل ہوئی، میں آپ کو پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں، اگر میرے ایک چھوٹے سے مسئلے کا حل آپ بتائیں تو ذرہ نوازش ہوگی، میں آپ کو اپنی ساری باتیں کھلے طور پر لکھ رہا ہوں، میری شادی ۸۹ء میں ہوئی اس کے بعد گھر کے حالات اچھے ہوتے گئے، ترقی بھی ہوئی، پھر بعد میں ۹۲ء سے حالات بگڑتے گئے، یہاں تک کہ بزنس بھی بند ہوگیا، ہر طرف کے علاج کئے، کئی مولانا کے پاس گئے، سب یہی کہتے ہیں کہ کرنی کی گئی ہے، آخر میں ایک مولانا مولانا یوسف (Samgamner) جانے پر پتہ چلا کہ میری بیوی کو کرنی کے اثرات کئے ہوئے ہے، اسی کی وجہ سے سارے گھر پر تکلیف آئی ہوئی ہے، جیسے ہی علاج شروع کیا میری بیوی کو تکلیف شروع ہوگئی، مثلاً بے ہوش ہوجانا، پلنگ سے گرجانا، شیطانوں کے چہرے نظر آنا، نیند میں بھی گھبرانا اور اپنے آپے میں نہیں رہنا، یہ تکلیف دو ڈھائی سال تک رہیں پھر آہستہ آہستہ یہ کم ہوتی گئیں، ابھی ماشاء اللہ بہت ہی اچھی ہے، اور ۹۸ء کے آخری مہینوں سے روزی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ترقی اچھی ہورہی ہے، پر جو بھی مجھے کام ملتا ہے اس میں رکاوٹیں بہت آتی ہیں اور بہت ہی جدوجہد کے بعد ہی ہوتے ہیں اور جو بھی کماتا ہوں وہ خرچ ہوجاتا ہے، آخر میں کچھ بچتا ہی نہیں، مانو گھر میں برکت ہی نہیں ہے۔

میرے دو بچے ہیں، پہلی بیٹی ہے جس کا نام پہلے تحسین تھا بعد میں بدل کر نمیرہ رکھا، عمر ۱۲؍سال۔ تاریخ پیدائش ۱۰؍اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعہ بوقت ۸؍بجکر ۱۰؍منٹ۔

دوسرا بیٹا ہے، نام نعمان۔ عمر ۷؍سال، تاریخ پیدائش ۳؍جنوری ۱۹۹۶ء بروز بدھ بوقت ۱۲؍بجکر ۱۱؍منٹ (دونوں کی پیدائش دن میں ہی ہوئی ہے)

اللہ کے فضل وکرم سے حالات پہلے سے بہتر ہیں لیکن تکلیف یہ ہے کہ میرے بچے نیند میں بدکتے ہیں اور بڑی بچی پڑھنے میں تیسری جماعت سے بہت کمزور ہوگئی ہے اور کوئی بات کہوں تو فوراً نہیں کرتی اور بھولنے کی عادت ہورہی ہے، آنکھوں کے دائرے کالے ہوگئے ہیں اور وزن میں بہت ہی اضافہ ہورہا ہے، بچہ ماشاء اللہ اچھا ہے، مجھے بچی کی ہی فکر رہتی ہے، اب وہ آٹھویں جماعت میں پڑھتی ہے، اس کا رنگ بھی کالا پڑتا جارہا ہے، وہ سب کام سمجھتی ہے لیکن ڈھنگ سے کر نہیں پاتی،

مجھے اس کے لئے علاج بتائیں اور گھر میں بھی خیر و برکت کے لئے کچھ دیں اور اللہ سے میرے لئے دعا کریں مہربانی ہوگی، کاموں میں رکاوٹ نہ آئے اس کے لئے بھی ضرور بتائیں، صدقہ زکوٰۃ اور فطرہ اور کوئی ضرورت مند کی مدد یہ سب فکر سے انجام دیتے ہیں۔

میری بیوی بچے اور میں سبھی لوگ نمازوں کے پابند ہیں، روزانہ قرآن کی تلاوت، سورہ ۳۳ آیتیں منزل کتاب اور سورہ بقرہ کا ورد کرتے ہیں۔

(ہمارے لئے کون سا پتھر پہننا مفید ہے) ضرور بتائیں، مہربانی ہوگی۔

جواب:۔ آپ کے خط سے آپ کے حالات کا علم ہوا، قابلِ شکر ہے یہ بات کہ آپ اور آپ کے اہل خانہ نماز، زکوٰۃ اور روزوں کے پابند ہیں، خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو دنیا کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کی تیاری میں بھی لگے ہوئے ہیں، نماز دین اسلام کا بنیادی رکن ہے، بے شمار لوگ اس نماز میں کوتاہی برت رہے ہیں اور اپنے ذمہ ایک بوجھ بڑھاتے چلے جا رہے ہیں، ایک دن میں مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں، جو لوگ نماز سے غافل ہیں وہ ایک مہینے میں ایک سو پچاس نمازیں ضائع کر رہے ہیں، اور ایک سال میں اٹھارہ سو نمازیں ضائع کر رہے ہیں، اور مسلمان جو نماز سے یکسر غافل ہیں وہ اس طرح دس سال میں اٹھارہ ہزار نمازیں ضائع کرتے ہیں اسی طرح اگر عمر بھر کا حساب لگایا جائے تو ضائع کردہ کی تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بروز محشر عبادات میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھ تاچھ ہوگی، خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جن کے ذمہ ایک نماز کا بھی بوجھ نہیں ہوگا اور بد نصیب ہوں گے وہ لوگ جو نمازوں کا کو نٹلوں بوجھ لاد کر حشر کے میدان میں حاضر ہوں گے۔

اسی طرح رمضان کے روزوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا معاملہ ہے جو لوگ ان عبادات سے غافل ہیں وہ اللہ کے نافرمان بندے ہیں اور نافرمانی کا ٹھکانہ جہنم ہے، آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ اور آپ کے گھر والے نماز، زکوٰۃ اور روزے وغیرہ کے ذریعہ اپنی بندگی کا بہترین ثبوت بارگاہ خداوندی میں پیش کر رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ آپ دوسری ذمہ داریوں سے جن میں حقوق العباد بھی شامل ہے غافل نہیں ہوں گے۔

اب رہیں آپ کی دنیاوی الجھنیں اور پریشانیاں تو یہ زندگی کا ایک حصہ ہیں، زندگی میں دھوپ بھی ہوتی ہے اور چھاؤں بھی، عام موسموں کی طرح تقدیر کا موسم بھی بدلتا ہے انسان کی زندگی کے چمن میں کبھی بہاریں آتی ہیں کبھی خزائیں، انسان کو بہاروں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور پت جھڑوں کا بھی، ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان ہر حال میں راضی برضا رہے اور صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ غیر یقینی حالات میں اللہ کی مدد حاصل کرنے کی جدوجہد جاری رکھے۔

آپ اگرچہ کافی پریشانیوں سے نکل چکے ہیں پھر بھی جو چند الجھنیں باقی ہیں ان کے لئے چند عمل ہم آپ کو نوٹ کرا رہے ہیں، ان پر توجہ دیں، تاکہ آپ کو سکون اور راحت نصیب ہو سکے۔ روزانہ آپ "یاسلامُ" ۱۳۱ر مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں اور رات کو سوتے وقت "یاحفیظُ" سو مرتبہ پڑھ کر اپنے بچوں پر دم کر دیا کریں، گھر میں خیر و برکت کے لئے روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ اخلاص اور ۴۰ر مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنائیں۔ روزانہ سات مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے اپنی اس بچی کو پلائیں جس کا حافظہ کمزور ہے۔ آپ کو یاقوت یا پکھراج پتھر راس آئے گا، کم سے کم چار رتی اس کا وزن ہونا چاہئے، ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں اور اللہ کی رحمت کے امیدوار رہیں۔

قوت حافظہ کی کمی

سوال از: فیاض احمد ــــــــــــ اونتی پورہ، کشمیر

مجھے آپ کا رسالے کا علم کچھ مہینے پہلے ہوا اور پہلا ہی رسالہ پڑھ کر میری دلچسپی اتنی بڑھ گئی کہ مجھے ہر مہینے اس رسالے کا انتظار ہوتا ہے، اور بخوبی اس سے فائدہ اٹھاتا ہوں، تب سے میری زندگی بہت بدل گئی ہے اور میں پانچ وقت نمازوں کا پابند ہوگیا ہوں، مختصراً یہ کہ آپ کا رسالہ میری زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔

میں ایک طالب علم ہوں، بارہویں جماعت میں پڑھتا ہوں محنت کرتا ہوں اور خواہش ہے کہ اچھے نمبرات سے پاس ہوجاؤں، لیکن میری ایک مشکل درپیش ہے وہ یہ کہ میں پڑھتا بہت ہوں، لیکن مجھے بھول جانے کی بیماری ہے، یہ مشکل کبھی کبھی میری معمول کی زندگی میں بھی درپیش آجاتی ہے وہ یہ کہ میں کبھی کبھی گھر کے یا گھر والوں کے بتائے ہوئے کام بھی بھول جاتا ہوں، میرا قوت حافظہ بہت ہی کمزور ہے، ایک موضوع ایک گھنٹے میں مشکل سے ہی یاد ہوتا ہے، اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ کوئی ایسا عمل یا وظیفہ بھیجئے جس سے میری یہ مشکل دور ہوجائے، آپ نے لکھا تھا ایک رسالے میں وہ یہ تھا کہ "یا قوی" کو گیارہ مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد چالیس دن تک پڑھنا تھا، جو میں کر رہا ہوں، خدا کے واسطے کچھ اور وظیفے لکھ کر بھیجئے، جن سے میری یہ مشکل رفع ہوجائے، کبھی کبھی دل نہیں لگتا ہے، پڑھنے میں کتابوں سے جیسے نفرت سی ہوجاتی ہے، اس کے لئے بھی کچھ وظیفے اور عمل بھیجئے جس سے دل اور دماغ پوری طرح پڑھنے میں لگے، جوابی لفافہ بھی ساتھ بھیج رہا ہوں، جواب کا سخت انتظار رہے گا، پہلی بار خط لکھ رہا ہوں، اس لئے کوئی غلطی ہوئی ہو تو معافی چاہتے ہیں۔

جواب :۔ آپ روزانہ ۴۰ رمرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر پانی پر دم کرکے پیا کریں اور مغرب کی نماز کے بعد ایک سو پچاس مرتبہ "یا علیم" پڑھا کریں "یاقوی" اگر آپ صرف ظہر کی نماز کے بعد ۱۱۶ ارمرتبہ پڑھیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔

رب العالمین کا فضل و کرم ہے کہ جو لوگ طلسماتی دنیا کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں وہ رفتہ رفتہ نماز، روزے کے پابند ہوتے جارہے ہیں اور ان کی زندگی میں زبردست انقلاب پیدا ہورہا ہے حالانکہ ہم باقاعدہ نماز روزے کی تلقین اپنے قارئین کو نہیں کرتے، ہم اس بات کی جدوجہد کر رہے ہیں کہ بندوں کا تعلق اپنے رب سے کسی بھی طرح قائم ہو، کیوں کہ یہی وہ تعلق ہے جو ضروری بھی ہے اور یہی تعلق بے غرض بھی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ تو کبھی اپنے بندوں کو بھولتا ہی نہیں، وہ تو ہمیں اس وقت بھی یاد رکھتا ہے جب ہم یکسر اس کو فراموش کردیتے ہیں وہ تو ہمیں رزق اس وقت بھی عطا کرتا ہے جب ہم کھلے طور پر اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔

طلسماتی دنیا نے بندوں کے دلوں میں یہ بات اتارنے کی شروع ہی سے کوشش کی ہے کہ ہمارا مالک، ہمارا خالق، ہمارا رازق اور ہمارا مستعان اور ناصر صرف اور صرف اللہ ہی ہے اور اس کی ہی عبادت ہم سب پر فرض ہے، صرف اسی کے سامنے سر جھکانا اور صرف اسی کے آگے دامن پھیلانا ہماری بندگی کا حصہ ہے۔

مختلف انداز سے ہم نے مختلف مضامین میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یادِ خداوندی ہی تمام مسائل کا حل ہے اور مددِ خداوندی ہی اصلاً ہمارا سفینہ پار کراسکتی ہے، اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے قلوب میں ہماری بات اتاری اور آج ہزاروں مسلمان جو خدا سے کٹ گئے تھے وہ خدا سے جڑ گئے ہیں، ہمیں فخر ہے کہ ہم بندوں کو ان کے خدا سے ملانے کی جدوجہد کر رہے ہیں اور اللہ کا کرم ہے کہ یہ جدوجہد بارآور ثابت ہورہی ہے۔

برائے تفریق

سوال از: ________ (نام و پتہ مخفی)

ہاشمی صاحب میں بڑی الجھن میں گرفتار ہوں وہ یہ کہ میرے شوہر ایک لڑکی سے محبت کرتے ہیں اور اس سے شادی کا ارادہ ہے جو میرے لئے بربادی سے کم نہیں اور لڑکی کی بھی یہی خواہش ہے اگر نہ ہوئی تو وہ خودکشی کرکے مجھ پر الزام لگائے گی، براہ کرم ترکِ محبت کا کوئی عمل تجویز کیجئے اور میرے لئے الزام سے بچے رہنے کا، اس لڑکی کو بھی اللہ ایسی ہدایت دے کہ جہاں پر اس کے ماں باپ نے رشتہ کردیا ہے وہیں خاموشی سے شادی کرلے۔

مولانا صاحب! میں نے آپ کی دعاؤں سے بہت فائدہ اٹھایا، بس یہیں پر آکر اٹک گئی ہوں آپ سے مؤدبانہ التماس ہے کہ کوئی دعا، عمل اگلے ہی شمارے میں شائع کردیں تاکہ میں بربادی سے بچ جاؤں۔

جواب:۔ وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ روز ۳۱۳ رمرتبہ پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ ان دونوں کے دلوں میں تفریق پیدا کردے، انشاء اللہ دونوں کے درمیان

تفریق پیدا ہو جائے گی۔

آپ ایسا کوئی راستہ اختیار نہ کریں جس سے وہ لڑکی بدنام ہو، کیوں کہ غلطی آپ کے شوہر کی ہے، اس لئے جب دونوں برابر کے قصوروار ہیں تو ایسا کوئی اقدام نہ کریں جس سے اس لڑکی کی بدنامی ہو، یوں بھی الٹی سیدھی حرکتوں سے ضد پیدا ہوگی اور یہ ضد اگر لڑکی یا شوہر کو پیدا ہوگئی تو آپ کے حق میں مضر ہوگا، اس لئے صرف دعا کریں اور اللہ کے سپرد کردیں۔ اسی میں عافیت ہے۔

شکایت بھی حکایت بھی

سوال از: محمد منصور ـــــــــــ بھوپال

مدت ہوئی ہے آپ کو خط بھیجے ہوئے
جوش جنوں میں اپنے کو پریشاں کئے ہوئے

میں آپ کو مسلسل خط بھیج رہا ہوں اور امید ہے کہ آپ تک پہنچ بھی رہے ہوں گے، طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ پانچ اور چھ ماہ کے امیدوار لائن میں لگے ہیں، لہٰذا میں بھی لائن میں لگا ہوا ہوں۔

اسلم راہی صاحب کی ''انسان اور شیطان کی کشمکش'' کا میٹریل اسلم صاحب کو کہاں سے ملا؟ اور اس کتاب کا نام کیا ہے؟

جون ۲۰۰۳ء کے طلسماتی دنیا میں لفظوں کے موتی میں۔ انسان کی زندگی کے متلاطم سمندر میں محبت، سلوک اور احسان کے چند چھوٹے چھوٹے جزیرے۔

مسافر ہماری سوچوں کا کچھ حصہ چپکے سے لے جاتے ہیں۔
یہ سب کیا ہے؟

یہ کسی بہت ہی خوبصورت ذہن کا طلاطم یا جوار بھاٹا ہے امید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے باقی خیریت ہے۔

جواب :۔ آپ کے شعر میں کسی طرح کی کمی محسوس ہوتی ہے لیکن میں نے احتراماً اس کو جوں کا توں شائع کردیا۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ادارہ طلسماتی دنیا میں جو برائے روحانی ڈاک موصول ہوئے ہیں ان کی چار پانچ ماہ سے پہلے نمبر آنا دشوار ہوتا ہے، جو خطوط جوابی ڈاک سے جاتے ہیں ان کی ترسیل میں بھی ایک ماہ تو لگ ہی جاتا ہے، رسالے میں چھپنے والے خط بالعموم پانچ یا چھ ماہ میں چھپ جاتے ہیں، اس لئے ہمیں قارئین سے بار بار معذرت کرنی پڑتی ہے، پھر بھی جو لوگ صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں انہیں ایک نہ ایک دن رسالے میں جواب مل ہی جاتا ہے۔

اسلم راہی صاحب کی ایک قدیم ترین کتاب جو ہم پاکستان سے لائے تھے اس سے ''انسان اور شیطان کی کشمکش'' کی قسطیں شائع کی جارہی ہیں، یہ کتاب مارکیٹ میں غالباً اب نایاب ہے، ''مختلف پھولوں کی خوشبو'' ظاہر ہے کہ مختلف کتابوں رسالوں اور اخباروں سے تراشے ہوئے مضامین کا گلدستہ ہے اس میں بعض اوقات غلط عبارتیں بھی تراش لی جاتی ہیں یا پھر حضرتِ کاتب سے درمیان میں کچھ الفاظ چھوٹ جاتے ہیں اس لئے جملہ کا مزا کرکرا ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ اس جملے کا مزہ کرکرا ہے جو آپ نے نقل کیا، بہر حال ہم آپ سے دست بستہ معافی چاہتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ اس طرح کے جملے جو ادھورے ہوں رسالے میں نہ چھاپیں۔

جگہ بدل کر

سوال از: ـــــــــــ عبدالمالک۔ بنارس

مشورہ طلب امر یہ ہے کہ میں رنگائی کا کام کرتا ہوں جو کہ بنارس میں ساڑی سے متعلق ہے اسی کام کے لئے مجھ کو سورت سے اور بنگلور سے برابر پیش کش آتی ہے لیکن میں نے اب تک اس پر کوئی دھیان نہیں دیا تھا، لیکن حال کے دنوں میں کچھ زیادہ ہی دباؤ ہے تو کیا میرا دوسرے شہر جا کر کچھ فائدہ ہوسکتا ہے، کیا ان دونوں شہروں میں سے کسی جگہ جا کر کامیاب ہوسکتا ہوں؟ برائے کرم اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر میری الجھن دور فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں، نوازش کے لئے ممنون ہوں گا۔

جواب :۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ جو اپنے شہر میں کام کررہے ہیں اس میں کیا پریشانی اور رکاوٹ آرہی ہے؟ اگر کام اپنے شہر میں ٹھیک چل رہا ہے تو پھر شہر بدلنے سے کیا فائدہ؟ اور اگر

خدانخواستہ آپ کو اپنے شہر میں ایسی پریشانی اور رکاوٹ درپیش ہے جس کی وجہ سے آپ کو اپنا کام کرنے میں دشواریاں پیش آرہی ہیں اور آمدنی ختم ہوتی جارہی ہے تو پھر اللہ کی بنائی ہوئی دوسری اور زمین پر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، لوگ روزگار کے لئے گھر سے باہر جاتے ہی ہیں۔

آنے والے کل کی بات سوفی صد اللہ ہی جانتا ہے لیکن علم الاعداد اور علم جفر کے ذریعہ جو اندازہ کیا گیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بنارس چھوڑ کر آپ کو بہت زیادہ نقصان نہیں ہوگا مگر بنگلور پہنچ کر بہت زیادہ فائدہ بھی نہیں ہوگا، بنگلور میں کام نسبتاً ٹھیک چلے گا اور بنارس سے تھوڑی زیادہ یافت ہوگی، لیکن تھوڑے سے فائدہ کے لئے اپنا وطن چھوڑنا اور اپنے اہل خانہ سے دور رہنا شاید درست نہیں ہے۔

قرض وصولیابی کا عمل

سوال از: منظور علی خان ــــــــــ بھوپال

مئی ماہ کا طلماتی دنیا پڑھا، صفحہ ۹۴ر پر قرض وصولیابی کا روحانی عمل درج ہے، دوسری لائن میں لکھا ہے کہ "اس عمل کو روزانہ چالیس مرتبہ لگاتار ۴۰ر تک کریں۔" محترم میں یہی نہیں سمجھ پارہا ہوں کہ یہ عمل کس طرح کروں اس کو پڑھوں، یا لکھ کر بازو پر باندھوں، کس وقت کروں، وغیرہ وغیرہ، اگر لکھنا ہے تو کس چیز یعنی کس سیاہی سے لکھنا ہے؟

براہ کرام ان باتوں کی تشریح کا ضرور خیال رکھا کریں۔

جواب :۔ اس سلسلے میں جو عمل دیا گیا ہے اس کو ۴۰ر دن تک چالیس مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے، جب صرف پڑھنا ہے تو بازو پر باندھنے کا سوال ہی نہیں ہے۔

اس بات کی وضاحت کردی گئی ہے کہ فلاں ابن فلاں کی جگہ قرض دار کا نام پڑھیں۔

انشاء اللہ چالیس دن میں قرض وصول ہوجائے گا۔

تین سوال

سوال از: ــــــــــ ابرار احمد۔ حیدرآباد

طلسماتی دنیا کی تعریف کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے اس لئے معاف کرنا میرے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں تاکہ قارئین کے علم میں اضافہ ہو۔

(۱) میں نے سنا ہے کہ جن جب سانپ کی شکل اختیار کرلیتا ہے تو پھر دوبارہ جن نہیں بن سکتا، جن کے علاوہ دوسری مخلوقات کی شکل اختیار کرسکتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

(۲) ترک حیوانات اور جلالی جمالی پرہیز میں ہاتھ سے چلنے والے نل کے پانی کو منع کیا جاتا ہے کیوں کہ اس میں چمڑے کا وال لگا ہوتا ہے لیکن دریا یا تالاب کے پانی کی اجازت جب کہ اس میں آبی مخلوق کے علاوہ دوسری مخلوق بھی پانی پیتی ہے، اس کی وضاحت فرمائیں۔

(۳) میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ ابابیل کا مرادہ (پتہ) پینے سے سفید بال کالے ہوجاتے ہیں، آپ کے علم کے مطابق کیا یہ صحیح ہے، جب کہ میں نے سنا ہے کہ پتہ زہر ہوتا ہے۔

جواب :۔ مشہور عام ہے یہ بات کہ جن جب سانپ کی شکل اختیار کرلیتا ہے تو پھر وہ جن کی شکل میں واپس نہیں جاسکتا یا پھر وہ کوئی دوسری شکل اختیار نہیں کرسکتا لیکن عملاً یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی اگر ایسا ہوتا تو پھر جنات سانپ کی صورت میں کیوں آتے وہ تو خود ہی یہ صورت اختیار کرنے سے بچتے، عہد رسول ﷺ میں ایک سانپ مجلس نبی میں آیا اور سرکار دو عالم کی طرف بڑھا، عمر فاروقؓ اس کو تلوار سے ختم کرنا چاہتے تھے، سرکار دو عالمؐ نے اشارہ سے منع فرمایا۔ اس کے بعد سانپ سرکار دو عالم کے قریب پہنچ گیا اور اس نے اچک کر اپنا منہ سرکار دو عالم کے منہ کے قریب کرلیا سرکار دو عالمؐ نے قرآن کی کوئی آیت تلاوت کی، چند منٹ کے بعد وہ سانپ واپس ہوگیا، اب حضورؐ صحابہ سے فرمایا کہ یہ سانپ نہیں تھا بلکہ ایک جن تھا جو ایک آیت بھول گیا تھا۔ وہ پوچھنے آیا تھا۔ بعد کی روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہی جن اپنے قبیلے میں دین کی تبلیغ پر مامور رہا، اگر جن کی صورت اختیار کرنے کے بعد اپنی اصلی حالت میں آنا ناممکن تھا تو پھر وہ کیسے سانپ بن کر پھر اپنی حقیقت پر کیسے واپس ہوا۔ جانوروں کی کھال وغیرہ کا

پرہیز بتایا گیا ہے، کیوں کہ یہ چیزیں ان کے بدن سے تعلق رکھتی ہیں اور کسی بھی ماہرفن نے جانوروں کے جھوٹے کو ترک حیوانات میں شامل نہیں کیا ہے۔ شرعاً کسی بھی انسان کا جھوٹا باعث شفا ہے اور کسی بھی انسان کا گوشت کھانا حرام ہے۔

اس لئے کسی بھی تالاب یا نہر میں اگر کوئی جانور پانی پیتا ہے تو اس کا حکم وہ نہیں ہے جو حکم اس پانی کا ہے جو چمڑے کے ڈول کے ذریعہ نکالا جاتا ہے۔

(۳) ممکن ہے کہ ابابیل کے پتے کو استعمال کرنے سے سفید بال کالے ہو جاتے ہوں، لیکن اس دور میں جب کہ ہر طرح کے خضاب اور مہندیاں مارکیٹ میں بآسانی دستیاب ہیں اور ان سے بالوں کی رنگت بدل جاتی ہے تو پھر کسی پتے کو چیر کر اس کا استعمال کرنا اور اس بارے میں غور کرنا کہاں کی دانش مندی ہے۔

اس طرح کے فارمولے اس زمانے کے لئے ہیں جب نہ تو خضاب تھے اور نہ طرح طرح کی مہندیاں، یہ چیزیں جب بہت آسانی سے بہت کم داموں میں ہر طرح مل جاتی ہیں تو پھر کون سمجھ دار انسان ابابیل کے لئے جال لئے پھرے گا، خضاب کرنا جب کہ اپنی عمر چھپانا مقصد ہو تو مطلقاً حرام ہے البتہ مہندی آمیز خضاب کرنا سنت ہے، عمر اگر پچاس سال سے متجاوز ہو چکی ہو تو بالکل کالے رنگ کا خضاب نہیں کرنا چاہئے، خضاب اس انداز سے کرنا چاہئے جس سے عمر چھپنے کا شبہ نہ ہو۔

اور اس طرح کے سوالوں میں الجھنا جس سے نہ آپ کو نہ دوسرے قارئین کو کوئی فائدہ پہنچے شاید درست نہیں ہے، آپ کے پہلے دو سوال معلوماتی تھے ان سے آپ کو بھی فائدہ پہونچے گا اور دیگر قارئین کو بھی انشاء اللہ۔

سرخی لگائیں

سوال از: ــــــــــــ (نام و پتہ مخفی)

الحمد للہ احقر الامت کی فراغت سال گزشتہ مؤ سے ہی ہوئی ہے بتوفیق اللہ نماز باجماعت کا اہتمام بھی رہتا ہے والد صاحب بھی امام کے منصب پر فائز ہیں، روحانی عملیات سیکھنے کا شوق تو پیدا ہوا لیکن اپنے اندر کمی کی وجہ سے متروک کر دیا پھر بھی آپ مجھے ایک چھوٹا سا عمل بتادیں جس میں کسی طرح کا خطرہ اور پرہیز نہ ہو، آسان عمل ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ گھر میں مالی پریشانی ہے اس کے لئے بھی کوئی مجرب عمل بتادیں جس سے کہ مالی پریشانی دور ہو، رزق حلال نصیب ہو کوئی بہترین کاروبار مل جائے کہ جس سے کامیابی حاصل ہو، گھر کے سامنے ایک غیر مسلم کی زمین ہے اس کو بھی ہم خرید لیں، عمل کی بدولت ہم ہی لوگوں کو فروخت کریں، خوبصورت و سیرت لڑکی سے رشتہ کے لئے مجرب عمل بتادیں کہ جس پر عمل ہو سکے۔

اپریل شمارے میں پڑھا کہ آپ کی طبیعت ناساز چل رہی ہے اسی دن سے آپ کی صحت یابی اور طویل زندگی کی دعا کرنے لگا لیکن پھر بھی دل کی دھڑکن بڑھ رہی تھی کہ معلوم نہیں کہ آپ کی طبیعت کیسی ہے لیکن جب مئی کا شمارہ اپنے وقت مقرر پر جلوہ افروز ہوا تو دل کو اطمینان ہو گیا کہ رسالے کا وقت پر آنا آپ کی صحت یابی کی دلیل ہے۔

جواب:۔ اس دنیا میں کوئی بھی انسان ایسا نہیں ہے جس میں کمیاں نہ ہوں اور اس دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اپنی خامیوں اور کمیوں کو دور نہ کر سکے، نبوت اور ولایت میں ایک واضح فرق یہی ہے نبوت وہبی ہوتی ہے، جو خداوند قدوس کی طرف سے عطا ہوتی ہے اور ولایت کسبی ہوتی ہے جو انسان اپنی محنت، صلاحیت اور جدوجہد سے حاصل کرتا ہے، آپ نے یہ اندازہ کر کے کہ آپ کے اندر کوئی کمی ہے آپ نے روحانی عملیات کی لائن میں آنے کا فیصلہ ترک کر دیا ہے، ہمارے نزدیک یہ "ترک" غلط ہے، آپ کو اپنے اندر کی کمی کا جب ادراک ہے تو پھر اس کو ختم کرنا کوئی ناممکن بات نہیں ہے، جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے بیماری کیا ہے پھر اس کا علاج دشوار نہیں ہے، دشواری تو جب ہوتی ہے جب کسی کو یہ خبر نہ ہو کہ اس کو مرض کیا ہے؟

جو لوگ اہل بدعت ہوتے ہیں ان کی اصلاح اس لئے ممکن نہیں ہوتی کہ وہ بدعت کو سنت سمجھ کر کر رہے ہوتے ہیں، اس لئے وہ خود کو روحانی طور پر تندرست سمجھتے ہیں جب کہ وہ ایک موذی

مرض میں گرفتار ہوتے ہیں برعکس اس کے گناہوں میں مبتلا ہونے والا انسان خود کو گنہ گار سمجھ کر اپنی اصلاح کی کبھی نہ کبھی فکر کرتا ہے اور جب وہ اپنی غلطیوں، خطاؤں اور گناہوں کو محسوس کر لیتا ہے تو پھر ان سے چھٹکارا نا ممکن نہیں ہوتا۔

آپ کو جب اندازہ ہے کہ آپ کے باطن میں کوئی خرابی ہے تو اس کی اصلاح بہت ہی آسان ہے، آپ کا یہ سچ بولنا کہ آپ کے اندر کوئی کمی اور خرابی ہے یہ بھی ایک طرح کی صلاحیت ہے، برے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے باطن کی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور اپنی خامیوں سے غافل ہوتے ہیں جو اپنی خامیوں کو خامیاں سمجھ رہے ہیں وہ تو ذی صلاحیت لوگ ہیں، ابلیس اپنی خرابی کی وجہ سے نہیں ہلاک ہوا تھا بلکہ ہلاک اس لئے ہوا تھا کہ اس نے خرابی کو خرابی نہیں سمجھا وہ خرابی کو خوبی باور کرنے کی وجہ سے راندۂ درگاہ ہوا۔

میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اپنے اندر کی خامی کو دور کر کے اپنے ذوقِ عملیات کی تکمیل کریں اور اس ذوق کی تکمیل کے لئے اس کا آغاز باقاعدگی کے ساتھ کریں کیوں کہ کسی عمارت کی پہلی اینٹ اگر صحیح طریقہ سے رکھ دی جائے تو پھر عمارت صحیح اٹھ سکتی ہے اور اگر سنگِ بنیاد میں خرابی رہ جائے تو پھر یہ خرابی عمارت کی آخر تعمیر تک محسوس ہوتی ہے اور باقی رہتی ہے۔

فی الحال آپ روزانہ ۳ مرتبہ سورہ یاسین پڑھنا شروع کریں اور اپنا ایک فوٹو پاسپورٹ سائز، اپنی والدہ کا نام اگر یاد ہو تو تاریخ پیدائش اور اپنا مکمل پتہ روانہ کریں۔

گھر میں جو مالی پریشانی ہے اس کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۷ مرتبہ سورۂ الم نشرح اور سات مرتبہ "یا معطی" پڑھا کریں۔

زمین کی خرید کے مسئلے کو کچھ عرصے کے لئے موقوف کر دیں، ابھی اس کے حالات نہیں ہیں، اس مسئلے کو بعد میں کریں گے، فی الحال اس کا ذکر بھی کسی سے نہ کریں تو بہتر ہے۔

انسان لوہے کا بنا ہوا نہیں ہوتا وہ ایک مشت خاک ہے اور مشت خاک کی بساط ہی کیا ہے، بیماریاں کبھی پر آتی ہیں، دوسروں کا علاج کرنے والے بھی مریض ہو جاتے ہیں، دوسروں کو راستہ دکھانے والے بھی بھٹک جاتے ہیں، جو دوسروں کو خوشیاں عطا کرتے ہیں وہ بھی غم کے سمندر میں غرق ہو جاتے ہیں، جو دوسروں کو سکون اور راحت فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں وہ خود بھی اضطراب وانتشار کا شکار ہو کر پراگندہ ہو جاتے ہیں۔

ہم سالہا سال سے لوگوں کا علاج کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ان کو شفا بھی نصیب ہو رہی ہے لیکن ہم خود بھی انسان ہیں اور انسان اللہ کے حکم اور فیصلے کے سامنے مجبور و بے بس ہے، اس لئے بیماریاں اور امراض و حوادث ہم پر بھی اثر انداز ہو جاتے ہیں، لیکن اللہ کی عنایت یہ ہے کہ دواؤں سے زیادہ دعاؤں پر بھروسہ ہے اور دعائیں ہمیں بے مقدار ملتی ہیں، آپ جیسے ہزاروں مخلصین صحت و تندرستی کی جب دعائیں کرتے ہیں تو بیماریاں کہاں تک سکتی ہیں۔

اللہ نے بہت جلد تندرستی لوٹا دی، یہ بھی مالک حقیقی کا کرم ہے کہ حالت علالت میں بھی قلم و کاغذ سے رشتہ جڑا رہا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرا جب اپنا فریضہ ادا کرنے میں غفلت برتی ہو، بیماری میں بھی قلم چلتا رہا اور کاغذ سیاہ ہوتے رہے، دعا فرمائیں کہ یہ توفیق اور یہ ہمت قائم رہے اور فضل ربی مجھ پر میری اولاد پر میرے محسنین پر اسی طرح سایہ فگن رہے۔

آسانیوں کی تلاش

سوال از: ــــــــــــــ محمد عارف۔ رام پور

میں آپ کو بہت وقت بعد خط لکھ رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اس خط کا جواب ضرور دیں گے یہ خط میں صرف اپنے ہی لئے نہیں بلکہ اور دوسرے قارئین کی طرف سے بھی لکھ رہا ہوں جو آپ کی بہت عزت اور آپ سے بہت محبت کرتے ہیں، جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ۹۰٪ قارئین ایسے ہیں جو اپنے اندر بہت کم روحانیت رکھتے ہیں اور آپ کے بتائے ہوئے روحانی فارمولوں کی شرطوں کو پورا کرنے میں اپنے اندر طاقت اور قوت نہیں رکھتے لیکن اپنے اندر شوق اور ذوق بہت رکھتے ہیں دوسری سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ آج کل ہم لوگوں کے گھر چھوٹے چھوٹے ہیں، ایک ایک پلنگ پر دو دو فرد سوتے ہیں ایسے میں روحانی

عملیات کے لئے کہاں سے تنہائی کی جگہ لائیں اور دوسری سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ ایک اچھے عامل کا ملنا آج کل ایسا ہے جیسے بھس کے ڈھیر میں سوئی ڈھونڈنا، اس وجہ سے عمل کی اجازت لینے میں بہت دشواری ہوتی ہے اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا کالم شروع کیجئے جس میں عمل کی اجازت عام ہوتا کہ آپ کو پریشان کرنے کی ضرورت نہ پڑے کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ آپ بہت مصروف رہتے ہیں یہ خط میں نے اس لئے لکھا ہے اور اپنے ان تمام مسلمان بھائیوں کی طرف سے آپ کو یہ خط لکھ رہا ہوں۔

ہم زیادہ تر نوجوان دن بہ دن غربت اور مفلسی کی دل دل میں دھنستے جارہے ہیں، اونچی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی کوئی سرکاری نوکری نہیں ملتی ہر جگہ رشوت اور گھوس خوری کا بازار گرم ہے، کسی کی دو بہنیں کنواری بیٹھی ہیں، کسی کی چار، بہت سے لوگوں کے حالات تو اتنے خراب ہیں کہ اگر ایک دن کام پر نہیں جائیں تو اس دن گھر میں کھانا نہیں بنتا، میں ایک بار مسجد میں خطبہ سن رہا تھا تو مولوی صاحب فرمارہے تھے کہ انسان کو صرف اپنی عقل کو ہی سب کچھ نہیں سمجھ لینا چاہئے بلکہ جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرو تو اللہ سے بھی مشورہ کرلیا کرو اور استخارہ کرلیا کرو۔

اس لئے میں نے آپ کو یہ خط لکھا ہے، جناب آپ کو خدا کا واسطہ ہم سب قارئین کے لئے کوئی ایسا استخارہ کا عمل لکھ دیں کہ جب ہم کوئی کام کرنا چاہیں تو اس کا انجام معلوم کرسکیں۔ جیسے بیمار پڑیں تو یہ جان سکیں کہ جو دوائی کھارہے ہیں وہ شفاء دے گی یا نہیں؟ کون سی تدبیر کارگر ہوگی؟ کون سا روزگار کرنے میں نفع ہوگا؟ اپنے مستقبل اور بانڈ کے نمبر وغیرہ بھی معلوم کئے جاسکیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب:۔ روحانی عملیات کا ذوق اپنی جگہ لیکن اس کے جو شرائط ہیں وہ بھی اپنی جگہ مسلم ہیں، اگر گھروں کی مجبوریوں کو ملحوظ رکھ کر ہم دوسرے آسان طریقے آپ کو بتادیں گے تو آپ کو کامیابی نہیں ملے گی اور آپ کا وقت بھی ضائع ہوگا اور آپ جانتے ہی ہوں گے کہ زندگی میں سب سے قیمتی چیز وقت ہے، یہ ایک ایسی چیز ہے جو جانے کے بعد پھر ہاتھ نہیں لگتی، کھویا ہوا وقار بھی واپس مل سکتا ہے، صحت خراب ہونے کے بعد پھر ٹھیک ہوسکتی ہے، مال جانے کے بعد پھر واپس آسکتا ہے لیکن گیا وقت پھر ہاتھ نہیں لگتا، اس لئے عقل مند ہیں وہ لوگ جو کسی بھی منزل کی طرف قدم اٹھاتے وقت یہ اندازہ کرلیں کہ ہمارا وقت تو ضائع نہیں ہوگا۔

ہم نے مان لیا کہ بعض شہروں میں ایسے ایسے گھر بھی ہیں جہاں صرف ایک ہی کمرہ ہے اور بعض گھروں میں ایک ایک پلنگ پر دو دو آدمی سوتے ہیں، یہ سب ٹھیک ہے لیکن عمل کا ذوق رکھنے والے لوگ وقتی طور پر کمرے بھی کرائے پر لے لیتے ہیں، کسی مسجد وغیرہ میں بھی اپنی رہائش اختیار کرسکتے ہیں اور بھی یکسوئی حاصل کرنے کے طریقے ممکن ہیں، انسان اگر کوشش کرتا ہے تو اس دنیا میں کیا ممکن نہیں ہے؟ اور جو لوگ ذوق رکھتے ہیں اور جنہیں منزل مقصود پر پہنچنے کی لگن ہوتی ہے وہ یکسوئی کی جگہ کہیں نہ کہیں تلاش کرہی لیتے ہیں۔ روحانی عملیات کی دولت بہت عظیم الشان دولت ہے، اس عظیم الشان دولت کو حاصل کرنے کے لئے مقام یکسوئی کسی بھی جتن سے تلاش کرلیا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

جہاں تک کسی عمل کی اجازت کا معاملہ ہے تو محض اجازت سے کامیابی نہیں مل سکتی، اجازت سے انسان ان برکتوں سے بہرہ ور ہوجاتا ہے جو نسبتوں سے سلسلہ وار چلی آرہی ہیں لیکن اگر اس میں صلاحیت نہیں ہے یا اس نے تمام شرائط و قواعد کو ملحوظ نہیں رکھا ہے تو اس اجازت محض سے خواہ وہ کسی عامل کامل کی طرف سے موصول ہوگئی ہو بات نہیں بن سکتی، آپ نے کچھ نوجوانوں کی غربت اور افلاس کا تذکرہ بھی کیا ہے اس تذکرے سے یہ تاثر ملتا ہے کہ آپ روحانی عملیات کو صرف اس لئے اوڑھنا بچھونا بنانا چاہتے ہیں تاکہ غربت اور افلاس کو دور کیا جاسکے اور معیشت کی تنگی سے نجات حاصل کی جاسکے، تو پھر یہ ذوق نہیں ہے یہ تو ضرورت ہے اور ضرورتا جب کسی لائن کو اختیار کیا جاتا ہے تو انسان پیسے بھی خرچ کرتا ہے اور لوازمات کا بھی اہتمام کرتا ہے۔

مثلاً کوئی نوجوان جب ایم۔بی۔بی۔ایس۔ میں داخلہ لینا چاہتا ہے تاکہ بڑا ڈاکٹر بن کر وہ خوب دولت کمائے تو وہ داخلہ کے وقت کئی کئی لاکھ روپے کا ڈونیشن بھی دینے کو تیار رہتا ہے اور ماہانہ

فیس بھی پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور بھی رقمیں اس لائن میں لٹاتا ہے جب جا کر وہ ڈاکٹر بنتا ہے، ظاہر ہے کہ ڈاکٹر بننے کے بعد پھر اپنا تمام خرچ چند سالوں میں وصول کر لیتا ہے۔

اسی طرح ایک عامل اگر برائے ضرورت معاش روحانی لائن میں قدم رکھتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ اپنے روزگار کو چمکائے اور اپنی مجبوریوں سے نجات حاصل کرے تو اس کو بھی جدوجہد پوری طرح کرنی چاہئے اگر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو کم سے کم اس کو دوسری شرائط اور لوازمات کا لحاظ تو رکھنا چاہئے تا کہ اس کا وقت ضائع نہ ہو اور اس کو صحیح شرائط کے ساتھ اپنے صحیح اوقات کی وجہ سے بھرپور کامیابی نصیب ہو جائے۔

آپ نے ایک استخارہ کی بھی فرمائش کی ہے، تا کہ آپ اپنے رب سے مشورہ کر سکیں۔تو یہ استخارہ بہت آسان ہے لیکن اس میں بھی زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی، "یاعلیم یاخبیر" روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں۔لگاتار ۴۰ دن تک اس کے بعد جب استخارہ کرنا ہو تو دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر "یاعلیم یاخبیر" تین سو مرتبہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ تیسری رات میں کامیابی مل جائے گی۔

زکوٰۃ کے دوران کسی طرح کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہے کسی طرح کی تنہائی بھی ضروری نہیں ہے، البتہ اگر آپ اس عمل کو مسجد میں بیٹھ کر کر لیں تو بہتر ہے۔

کوشش یہ کریں کہ دورانِ چلّہ زبان غیبت سے، جھوٹ سے، تہمت تراشی سے اور فضول بکواس سے محفوظ رہے۔

باقی آپ نے اپنے خط کے آخیر میں جن باتوں کی جانکاری حاصل کرنے کی خواہش کی ہے وہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ باقاعدہ عامل ہوں، حکیم نبض دیکھنے کے فن سے واقف ہوتا ہے ایک ڈاکٹر ہی تشخیص کے طور طریقوں سے باخبر ہوتا ہے، اسی طرح ایک عامل ہی یہ جان سکتا ہے کہ مریض کو کیا چیز ستا رہی ہے اس پر سحر ہے یا آسیب؟ یا مریض نظر بد کا شکار ہے؟ اور عامل بننے کے لئے وقت، محنت، لگن درکار ہے۔ اگر آپ ان باتوں میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو باقاعدگی اور سنجیدگی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھئے، انشاء اللہ آپ کو کامیابی ضرور ملے گی، لیکن اگر آپ صرف سوچتے رہے اور خیالی پلاؤ پکاتے رہے تو خوش فہمیوں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔

چوتھے دن کا بخار

سوال از: افتخار احمد ـــــــــــــــ رڑکی

میرے چھوٹے بھائی کو چوتھے دن بخار چڑھتا ہے اور اس کو یہ بخار بے حد تکلیف پہنچاتا ہے، اس کی ہڈیاں گل گئی ہیں اور اس کا بدن حد سے زیادہ کمزور ہو گیا ہے، کافی علاج ہم کرا چکے ہیں لیکن اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اب آپ سے رجوع کر رہے ہیں کہ آپ کوئی روحانی فارمولہ بتا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

جواب :۔ جس دن بخار چڑھتا ہو اس دن مندرجہ ذیل ۴ نقش تیار کریں ایک نقش صبح کو ۷ بجے گلے میں ڈالیں اور ۱۱ بجے اس نقش کو اتار کر جلا دیں، پھر دوسرے نقش کو ۱۱ بجے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو ۳ بجے اتار کر جلا دیں، پھر شام کو ۷ بجے چوتھا نقش گلے میں ڈال دیں اور اس نقش کو مستقل پڑا رہنے دیں۔انشاء اللہ اس کے بعد بخار نہیں چڑھے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

☆	عه	ممه	اا
عه	☆	عه	ممه
ممه	عه	☆	عه
اا	ممه	عه	☆

خارش کا روحانی علاج

سوال از: ـــــــــــــــ رخسانہ بیگم

ہمارے گھر میں سبھی لوگ خارش میں مبتلا ہیں، کئی مہینوں

سے مختلف علاج کرانے کے بعد بھی ہمیں کسی طرح کا سکون نہیں ملا ہے اور جوں جوں علاج کرتے رہے دوں دوں خارش بڑھتی رہی، اب مجبور ہو کر میں آپ سے رابطہ کر رہی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جو علاج آپ تجویز کریں کے اس سے ہمیں ضرور فائدہ ہوگا۔

جواب :۔ چینی کی پلیٹ پر مندرجہ ذیل نقش زعفران سے لکھ کر مریض کو پلائیں اور دوسری پلیٹ پر اسی نقش کو ۷۸۶ کے بغیر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو اس پانی سے نہلائیں، اس عمل کو ۷ دن تک کریں، انشاء اللہ خارش سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل
ل	ل	ل	ل	ل

یرقان کا روحانی علاج

سوال از: معراج احمد ——— آسنسول

میں ایک عامل کی حیثیت سے لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں، طلسماتی دنیا بھی مستقل میرے مطالعہ میں رہتا ہے اور طلسماتی دنیا کے فارمولوں سے میں استفادہ بھی کرتا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے ان فارمولوں کو مؤثر پاتا ہوں، میں نے جنات نمبر اور جادو ٹونا نمبر کے اکثر فارمولوں کو بے حد مؤثر پایا اور دل سے دعا نکلی۔ ہاشمی صاحب! میرے پاس یرقان کے مریض بھی اکثر آتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یرقان کو رفع کرنے کے لئے کوئی مجرب نقش، کوئی مجرب جھاڑ مجھے بتائیں کہ اس کے ذریعہ میں خدمت خلق کر سکوں، اللہ آپ کے علم و عمل میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے، جواب رسالے میں دیں یا ڈاک سے میں منتظر رہوں گا۔

جواب :۔ مریض کے گلے میں مندرجہ ذیل نقش کالی روشنائی لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور سورہ بینہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ کر مریض کے پورے بدن پر دم کریں، سورہ بینہ پارہ نمبر ۳۰ میں ہے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

۷۷۹۸	۷۸۱۲	۷۸۰۸	۷۸۰۵
۷۸۰۹	۷۸۰۴	۷۷۹۹	۷۸۱۱
۷۸۰۳	۷۸۰۶	۷۸۱۴	۷۸۰۰
۷۸۱۳	۷۸۰۱	۷۸۰۲	۷۸۰۷

پیلیا و یرقان کے جھاڑ کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ ایک پیالہ میں سرسوں کا تیل لیں اور مریض سے کہہ دیں کہ وہ سرسوں کے تیل کی طرف دیکھتا رہے اور عامل گھاس جڑ سمیت لے کر اس پر ۳ مرتبہ سورہ فلق پڑھ کر دم کرے اور مریض کے اوپر سے اتارے بعد میں تیل کسی فقیر کو دے دے یا مسجد میں رکھ دے اور گھاس زمین میں دبا دے، ۷ روز یہ عمل کرے انشاء اللہ پیلیا ختم ہو جائے گا۔

اعوذ باللہ کے خواص وفضائل

یہ پڑھنا خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور دخول کیلئے اذن طلب کرنا ہے، کیون کہ جو شخص بادشاہ کے دروازے پر جاتا ہے، بلا اذن داخل نہیں ہوسکتا، اسی طرح جو شخص قرآن مجید پڑھ سکتا ہے تو زبان کے پاک کرنے کیلئے جو فضول کلام سے ناپاک ہوگئی ہے، محتاج ہوتا ہے تو اعوذ باللہ پڑھنے سے زبان پاک کرکے تلاوت قرآن کریم کرتا ہے اہل معرفت کا قول ہے یہ حکم متقربین کا وسیلہ خائفین کا اعتصام اور سالکین کی امید ہے اعوذ باللہ کے کلمات تین قسم کے ہیں۔

صفاتیہ، فعالیہ، ذاتیہ، امام رازی علیہ الرحمہ نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ شر نفسانیہ کی کئی قسمیں ہیں، بعض شر اعتقادات میں ہوتے ہیں اور بعض بدنی اعمال کے شر ہیں، یا جو دین میں ضرر رساں ہوتے ہیں اور بعض بدن کو ضرر دیتے ہیں، جن سے امراض اور حادثات واقع ہوتے ہیں، غرضیکہ بے انتہا مصائب انسان کے ساتھ لگے ہوتے ہیں، ان سب شر سے پناہ مانگنے کا یہی طریقہ ہے اور ان تینوں قسموں سے پناہ کی نیت کرکے پڑھے اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اعوذ باللہ پڑھنا سنت ہے، حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ جو شخص اعوذ باللہ پڑھے تو اللہ اس کے اور شیطان کے درمیان تین سو حجاب حائل کردیتا ہے، جیسا کہ زمین اور آسمان کے بیچ فاصلہ ہے، لہٰذا شیطان اس کی طرف آنے کا راستہ نہیں پاتا۔

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تو نے جن اور انسانوں کے شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے تو میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ کیا انسانوں میں سے بھی شیطان ہے، آپ نے فرمایا ہاں انسانوں کا شیطان جنوں کے شیطان سے زیادہ شریر ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ مومن شخص اعوذ باللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی اب مجھے طاقت نہیں۔

لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے اعتقادات درست رہیں اور دین میں خرابیاں آپ سے پیدا نہ ہوں یا بدن کو نقصان کسی بھی وجہ سے نہ ہو تو اعوذ باللہ پڑھا کریں۔

خواب ایک حقیقت

از قلم صوفی محمد رفیق جواہری

جس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا

ابو سلمہؓ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری شریف)

حضرت ثابت بنانی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیوں کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا اور مومن کامل کا خواب نبوت کا چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ (بخاری شریف)

ابو سلمہؓ نے حضرت ابو قتادہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔ (بخاری شریف)

آپ نے سرور دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کے فضائل حدیث پاک کی روشنی میں تو پڑھ لئے ہیں اب میں آپ کو آپ ﷺ کی خواب میں زیارت کا عمل بتاتا ہوں، یہ عمل حضرت امام غزالیؒ نے اپنی کتاب احیاء العلوم اور حضرت غوث اعظم جناب پیروں کے پیر حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ نے اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں تحریر فرمایا ہے کہ اور بھی ہمارے کئی بزرگوں نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے، بندہ عاصی اس عمل پاک کی تعریف کیا لکھے جہاں میرے پیروں کے پیر نے اور حضرت خضر علیہ السلام کی سی ہستیوں نے تعریف کی ہو لیکن اتنا ضرور کہوں گا میں نے اس عمل پاک کو پیارے بزرگوں کے فرمان کے مطابق ہی پایا، میں اپنی مختصر آپ بیتی بعد میں بیان کروں گا پہلے اس عمل کو بیان کرتا ہوں، یہ ایک بلکہ دو مشہور عمل ہیں، اس عمل کو مسبعات عشر بھی کہتے ہیں، یعنی سات بار دس چیزیں اور دوسرا حصہ نبی کریم ﷺ کی زیارت کا عمل عاشق لوگ تو ایسے کاموں میں زندگیاں ختم کر دیتے ہیں، لیکن یہ عمل تو صرف ایک رات میں ایک دو گھنٹے یا دو تین راتوں میں چند گھنٹوں کا ہے، دونوں جہاں کی دولت لے کر بھی اگر سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوجائے تو بھی سودا مہنگا نہیں لیکن یہ تو اہل ایمان اور اہل محبت والوں کے لئے مفت میں ایک تحفہ ہے۔

تحفہ ابدال (مسبعات عشر)

عبدالرحمٰن بن حبیب حارثیؒ نے سعید بن سعد سے اور انہوں نے ابو طیبہ کرز بن دیریہ ابدال سے روایت کی ہے کہ ملک شام سے میرا بھائی میرے پاس ایک تحفہ لایا اور مجھ سے کہا اس کو قبول فرمائیں کیوں کہ یہ بہت ہی عمدہ تحفہ ہے کرزؒ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ تحفہ تم کہاں سے لائے ہو؟ انہوں نے کہا مجھے یہ تحفہ ابراہیم تیمیؒ نے دیا ہے، کرز نے اپنے بھائی سے دریافت کیا کہ کیا تم نے ابراہیم تیمیؒ سے دریافت کیا تھا کہ ان کو یہ تحفہ کہاں سے ملا ہے انہوں نے کہا میں نے ابراہیم تیمیؒ سے دریافت کیا تھا، انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ میں خانہ کعبہ کے رو برو بیٹھا ہوا تسبیح وتحمید وتہلیل میں مصروف تھا کہ ایک صاحب تشریف لائے اور سلام کر کے میری دائیں طرف بیٹھ گئے وہ صاحب بہت ہی خوبرو

تھے، عمدہ صاف اور معطر لباس پہنے ہوئے تھے، میں نے دریافت کیا اے اللہ کے بندے تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں خضر ہوں اور آپؐ کو سلام کرنے آیا ہوں چوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو اس لئے تم کو ایک تحفہ پیش کرتا ہوں میں دریافت کیا وہ کون سا تحفہ ہے جو آپ مجھے پیش کرنا چاہتے ہیں، میرے پوچھنے پر حضرت خضرؑ نے مجھے بتایا کہ تم سورج نکلنے اور دھوپ پھیلنے سے پہلے اور اسی طرح غروب آفتاب سے پہلے یہ پڑھا کرو۔

۱۔ الحمد شریف ۷/بار
۲۔ آیت الکرسی ۷/بار
۳۔ سورۃ الکافرون ۷/بار
۴۔ سورۂ اخلاص ۷/بار
۵۔ سورہ فلق ۷/بار
۶۔ سورۃ الناس ۷/بار
۷۔ تیسرا کلمہ ۷/بار
۸۔ درود شریف ۷/بار
۹۔ استغفار ۷/بار اپنے اور اپنے والدین کے لئے اور جمیع مسلمانوں کے لئے۔

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلاً وَّاٰجِلاً فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مَا اَنْتَ لَہٗ اَھْلٌ وَلَا تَفْعَل بِنَا یَا مَوْلَا نَا مَا نَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ بَرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

ترجمہ:۔ الٰہی میرے ساتھ اور تمام مسلمانوں کے ساتھ جلدی بلا تاخیر دنیا و آخرت میں وہی کر جو تیرے شایان شان ہے اور ہمارے ساتھ وہ کر جس کے ہم لائق نہیں بے شک تو ہی بخشنے والا بردبار سخی کریم مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خضرؑ نے فرمایا یہ ورد صبح و شام برابر کرتے رہا کرو اس کو کبھی ترک نہ کرنا چونکہ جس نے مجھے یہ تحفہ دیا ہے اس نے مجھ سے کہا تھا خواہ عمر بھر میں ایک مرتبہ ہی پڑھنا لیکن اس کو پڑھنا ضرور، میں نے حضرت خضرؑ سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ تحفہ دینے والا کون ہے؟ انہوں نے کہا مجھے سیدنا عالم ﷺ نے عطا کیا ہے، پھر میں نے کہا مجھے بھی ایسی چیز بتا دیجئے کہ اگر میں اسے پڑھوں تو میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کراوں کہ وہ تحفہ جو آپ ﷺ نے حضرت خضرؑ کو عطا فرمایا ہے، حضرت خضرؑ نے فرمایا کیا تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو اور مجھ پہ جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو میں نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا نہیں ہے، میں تو رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سننا چاہتا ہوں۔

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا عمل

حضرت خضرؑ نے فرمایا اگر تم خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے خواہاں ہو تو اچھی طرح سمجھ لو اور یاد کرلو کہ مغرب کی نماز کے بعد عشاء تک بغیر کسی سے بات کئے کھڑے ہو کر نماز نفل پڑھو اور حضور قلب اور پوری توجہ سے نماز ادا کرو، ہر دو رکعت پر سلام پھیرو ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد سات بار پڑھو، جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر گھر آ کر وتر پڑھو پھر سونے سے قبل دو رکعتیں اور پڑھو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سات بار اور قل ہو اللہ بھی سات بار پڑھو پھر نماز کے بعد سجدہ کرو، سجدہ میں سات بار استغفار اور سات بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پڑھو پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اچھی طرح بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ۔ پھر کھڑے ہو جاؤ اور قیام میں وہی دعا پڑھو جو سجدہ میں پڑھی تھی اور پھر سجدہ کرو اور یہی دعا مانگو اس کے بعد سر اٹھا کر قبلہ رو ہو کر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جاؤ یعنی درود شریف برابر پڑھتے رہو یہاں تک کہ تم پر نیند غالب آ جائے میں نے کہا میری خواہش تو یہ ہے کہ جس ہستی پاک سے آپ ﷺ نے یہ دعا سنی ہے وہی مجھے بھی اس کی تعلیم دیں، حضرت خضرؑ نے کہا کہ تم مجھ پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہو میں نے کہا اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے میں آپ پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگاتا، حضرت

خضرؑ نے فرمایا جس جگہ اس دعا کی تعلیم دی جارہی تھی میں وہاں موجود تھا، پس جس ہستی کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی تھی میں نے اس ہستی سے اسے سیکھ لیا میں نے حضرت خضرؑ سے کہا اچھا اب مجھے اس دعا کا ثواب سنادیجئے تب حضرت خضرؑ نے کہا اب تم خود ہی سرور کائنات ﷺ سے دریافت کر لینا۔

ابراہیم تیمیؒ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خضرؑ کے ارشاد کے مطابق دعائیں پڑھیں اور بستر پر لیٹ کر برابر درود شریف پڑھتا رہا حضرت خضرؑ کی ملاقات اور حضور ﷺ کے دیدار کی آرزو سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ میری نیند اڑ گئی، جاگتے جاگتے صبح ہوگئی، میں فجر کی نماز پڑھ کر اپنی محراب میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ دن چڑھ آیا اس وقت میں نے اشراق کی نماز پڑھی لیکن میں اپنے دل سے ہم کلام تھا کہ اگر آج رات تک زندگی باقی رہی تو سابقہ شب کی طرح ان دعاؤں کو پھر پڑھوں گا یہ خیال کرتے کرتے ہی میں سوگیا نیند میں کچھ فرشتے آئے اور مجھے سوار کر کے اپنے ہمراہ لے چلے اور مجھے لے جا کر جنت میں داخل کر دیا میں نے وہاں کچھ محل دیکھے ان میں سے بعض یاقوت سرخ کچھ سبز زمرد کے بنے ہوئے تھے اور بعض سفید موتیوں کے تھے، شہد، دودھ اور شراب طہورہ کی نہریں بھی دکھائی گئیں، ایک محل میں ایک عورت پر میری نظر پڑی جو مجھے بڑے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی اس کے چہرے کے نور سے سورج کی روشنی ماند تھی اس کی زلفیں اس محل کے اوپر سے زمین تک لٹک رہی تھیں چوں کہ فرشتوں نے مجھے جنت میں داخل کیا تھا اس لئے میں نے ان سے ہی پوچھا کہ یہ محل کون سے ہیں اور یہ عورت کون ہے اور کس کے لئے ہے انہوں نے کہا کہ تیرے عمل کی طرح جو بھی عمل کرے گا یہ اس کے لئے ہے اور وہ فرشتے مجھے جنت سے اس وقت تک باہر نہ لائے جب تک انہوں نے مجھے جنت کے پھل نہ کھلا دیئے اور وہاں کا شربت نہ پلا دیا اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اسی جگہ پہنچا دیا جہاں میں بیٹھا تھا اتنے میں میں نے دیکھا کہ سرور کائنات ﷺ ستر انبیاء کے ساتھ فرشتوں نے ستر قطاروں کے جلو میں تشریف لائے ہیں ان قطاروں میں سے ہر قطار مشرق سے مغرب تک چلی گئی تھی، حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا السلام علیکم اور پھر میرا ہاتھ پکڑ لیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھ سے خضرؑ نے اس طرح فرمایا ہے کہ انہوں نے یہ بات حضور ﷺ سے سنی ہے یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا خضرؑ نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور جو کچھ وہ بیان کرتے ہیں حق ہوتا ہے وہ اہل زمین میں سب سے بڑے عالم ہیں اور وہ رئیس الابدال ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لشکریوں میں سے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جو ایسا عمل کرے گا اس کو کیا ثواب ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا جو کچھ تو نے دیکھا اور جو کچھ تجھے دیا گیا اس سے بڑھ کر اور ثواب کیا ہوگا تو نے جنت میں اپنی جگہ دیکھ لی جنت کے پھل کھائے اور جنت کا شربت پیا فرشتوں اور انبیاء کو میرے ساتھ دیکھ لیا اور حوریں بھی دیکھ لیں اس سے بڑھ کر ثواب اور کیا ہوگا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص میری طرح عمل کرے اور جو کچھ میں نے مشاہدہ کیا ہے وہ یہ سب کچھ نہ دیکھ پائے تو کیا اس کو ان چیزوں کے بدلے کچھ ثواب ملے گا، حضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے ایسے شخص کے تمام صغیرہ کبیرہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس پر غضب نہیں فرمائے گا اور نہ اس سے ناخوش ہوگا، اگر وہ جنت کو خواب میں نہیں بھی دیکھے گا تب بھی اس کو وہی کچھ ملے گا جو تجھ کو دیا گیا ہے، ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ اس عمل کے کرنے والے کے اور امت محمد ﷺ کے مشرق سے لے کر مغرب تک جہاں وہ موجود ہیں تمام مومن مردوں اور عورتوں کے گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے ہیں بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیا جائے گا کہ آئندہ سال تک اس بندے کے گناہ نہ لکھنا۔

یہ سن کر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ حضور ﷺ پر قربان قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حضور کے جمال سے مشرف فرمایا اور جنت کی سیر کرائی کیا اس شخص کے لئے بھی اس قدر ثواب ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ہاں یہ سب انعام اس کو دیا جائے گا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ تب تو تمام مومن مرد اور مومن عورتوں کو یہ عمل ضرور کرنا چاہئے اور وہ اس طریقے کو سیکھیں اور سکھائیں کیوں کہ اس میں بڑی فضیلت ہے اور بہت ہی ثواب۔

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے

مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا اس عمل کو وہی کرے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے سعید پیدا کیا ہوگا اور اس کو وہی ترک کرے گا جو پیدائشی طور پر بد بخت ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسا عمل کرنے والے کو کیا کچھ اور بھی ملے گا، حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے کہ جو شخص یہ عمل ایک رات بھی کرے گا تو اس کے لئے کائنات کی پیدائش سے صور پھونکنے کے دن تک آسمان سے برسنے والے ہر قطرے کی تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور زمین سے پیدا ہونے والے دانوں کے برابر اس کی برائیاں اور بدیاں دور کردی جائیں گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

یہ زیارت پاک کا عمل میں نے آج سے کوئی تقریباً بائیس تیئیس سال قبل کیا تھا جس وقت میں یہ عمل کر کے سو گیا تو خواب میں مجھے ایک آواز آئی کوئی کہنے والا کہتا ہے بھائی آج نبی کریم ﷺ یہاں تشریف نہیں لائیں گے، اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں سمجھا شاید یہ جگہ صاف نہیں، میں دوسری جگہ زمین پر بستر بچھا کر سو گیا، پھر وہی آواز آئی بھائی آج نبی کریم ﷺ یہاں تشریف نہیں لائیں گے کیوں کہ آپ ﷺ آج ایک عالم وفات پا گئے ہیں آپ ﷺ ان کے جنازے میں شرکت کے لئے وہاں تشریف فرما ہیں وہاں سے واپسی پر یہاں تشریف لائیں گے، صبح کو میں یہ بات بھول ہی گیا جب میں اپنے دفتر پہنچا اخبار دیکھا تو میری نظریں ایک سرخی پر رک گئیں وہ سرخی یہ تھی۔ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کراچی میں قضاء الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس طرح کی سرخی تھی کیوں کہ مجھے مفہوم یاد ہے یہ پڑھکر مجھے رات کا واقعہ یاد آیا اور حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی قسمت اور مقام کا پتہ چلا ان کا یہ راز آج میں بیان کر رہا ہوں اللہ تعالیٰ معاف فرمائے یہ راز شاید ان کے گھر والے بھی نہ جانتے ہوں، بخاری شریف میں عکرمہؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کہ دو دانوں میں گرہ لگانے کو فرمائے گا جب کہ وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔

بقیہ پتھروں کی خصوصیات۔۔۔۔۔

کی خوبیوں سے لوگ ناواقف ہیں ورنہ حق تو یہ ہے کہ انسانوں کی عمومی افادیت کے لئے خالق کائنات نے ایسی ایسی نعمتیں پیدا کی ہیں کہ ان کا جھٹلانا ممکن نہیں ہے۔

لاجورد بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے، اللہ کے بندوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، یہ پتھر یرقان میں مفید ہے، یرقان کے مریض کے اگر ہاتھ پر باندھ دیا جائے تو اس کا یرقان ختم ہو جاتا ہے، یہ اختلاج سے بھی نجات دلانے کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر کسی شخص کو نیند نہ آنے کا عارضہ ہو تو اس کے گلے میں لاجورد ڈلوادیں، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے بعد نیند نہ آنے کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

☆ ☆ ☆

وصال خداوندی

اگر کوئی شخص وصال خداوندی کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ ۳۱۲۵ رمرتبہ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ۔ انشاء اللہ ایک چلّے کے اندر اندر وصال خداوندی نصیب ہوگا اور پھر ہر روز نئی نئی بشارتیں خواب میں ہوں گی۔ طبیعت عبادت کی طرف مائل ہوگی اور دل شگفتہ رہے گا۔

یہ صوفیاء اور اولیاء کا خصوصی عمل ہے اور اہل دل کی خصوصی یادگار ہے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی برحقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ ہ)

صائمہ فرطِ غم میں بے ہوش ہوگئی، باقی سب گھر کے افراد بالکل اس طرح رو رہے تھے جس طرح کسی کی موت پر روتے ہیں، ہماری والدہ نے ہمیں دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور ہم سے پوچھا۔

"فوزیہ کہاں ہے؟"

امی جان۔ فوزیہ کے بارے میں اب میں بالکل مطمئن ہوں، وہ بڑے کمرے میں تھی، اور وہیں سے اس کے رونے کی، بلکنے کی آوازیں آرہی تھیں، لیکن کافی دیر سے اب اس کی کوئی آواز نہیں آرہی ہے، شاید کہ وہ بھی میرے دوست کی طرح یرغمال بنالی گئی ہے، پس اب ہمیں صبر کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر میری والدہ بے تحاشہ رونے لگیں، ہائے میری بچی! کیا گزر رہی ہوگی اس پر۔ اے خدا کس گناہ کی سزا دی تونے ہمیں، انہوں نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا۔ اس کے بعد وہ امام الدین کی طرف مخاطب ہوکر بولیں، مولانا یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے، نہ آپ علاج کے لئے اس گھر میں آتے نہ اس قدر آفتوں کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا۔ مولانا صاحب! جب آپ کو اس کام میں مہارت نہیں تھی تو آپ کو یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔

اماں جی! اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں تو اس طرح کے کیس کرتا ہی رہتا ہوں مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ کیس اس قدر ڈینجر ہے کہ میں خود الجھ کر رہ جاؤں گا، پھر بھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اپنے استاد سے اس مصیبت کو ختم کراؤں گا، ایک بار یہاں سے نکل تو جاؤں، اسی اثنا میں صائمہ کو ہوش آگیا، مجھے دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی لیکن پھر فوراً ہی اس نے پوچھا۔

اور وہ فوزیہ؟

فوزیہ اوپر۔ ٹھیک ہے۔ آجائے گی۔ میں نے اس کو بہلانے کے لئے کہا۔

سچ سچ بتایئے فوزیہ کہاں ہے؟

میں کچھ بتانے ہی والا تھا کہ والدہ بول پڑیں۔ صبر کرو، فوزیہ بھی اب غائب ہوگئی ہے۔

ہائے اللہ۔ میری فوزیہ۔ صائمہ نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کردیا۔ اس کو دیکھ کر سب ہی رونے لگے اور اب تو مجھ سے بھی صبر نہ ہوسکا، میری بھی ہچکیاں بندھ گئیں۔

ہم تو روتے روتے سب ہی بے سدھ سے ہوگئے تھے۔ ہمیں اپنے گردوپیش کا بھی احساس نہیں تھا۔ لیکن امام الدین نارمل تھے، اگرچہ ان کے چہرے پر بھی تشویش اور فکرات کی آندھیاں

چل رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں بھی کسی سوکھے ہوئے تالاب کی طرح خشک تھیں۔ لیکن ان کے چہرے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بھی ہماری آفتوں سے ملول اور رنجیدہ تھے اور کچھ شرمندہ سے بھی تھے، ہم سب مدہوش سے تھے، ایک دم انہوں نے کہا۔ ظفر صاحب اوپر فوزیہ کے رونے کی آواز آرہی ہے۔

میں نے کان لگا کر سننے کی کوشش کی تو مجھے بھی ایسا محسوس ہوا کہ جیسے فوزیہ رو رہی ہے اور امی امی کی آوازیں نکال رہی ہے، عجیب بات تھی کہ جب وہ ان کے قبضے میں ہوتی تھی تو ہمیں پکارتی تھی اور جب وہ ہمارے قبضے رہتی تھی تو ان کی بولی بولتی تھی اور ہم سے الجھتی تھی، اس وقت وہ پوری طرح ان کے تصرف میں تھی وہ اس کو اگر جان سے مار دیتے، اس کا خون پی لیتے تو بھی ہم کیا کر سکتے تھے، اس وقت وہ امی امی کی صدائیں بلند کر رہی تھی اور اس طرح رو رہی تھی جیسے بالکل تھک چکی ہے اور جیسے اس کی جان ہلکان ہوگئی ہو، اولاد کی محبت بھی کیا چیز ہے جب کس مصیبتوں سے گزر کر اوپر سے نیچے آیا تھا لیکن اب جب فوزیہ کے رونے اور بلبلانے کی آواز سنی تو پھر میرے قدم زینے کی طرف اٹھ گئے، ابھی میں زینے تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ والدہ نے مجھے آواز دی۔ اور وہ بولیں، بیٹا اکیلے جانا ٹھیک نہیں تم مولوی صاحب کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

میں نے امام الدین کی طرف دیکھا، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ وہ کچھ ڈر رہے تھے اور شاید اوپر جانے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کو کشمکش میں مبتلا دیکھ کر والدہ نے کہا۔ اگر مولوی صاحب کی ہمت جواب دے چکی ہے تو بیٹا میں تیرے ساتھ چلتی ہوں، لیکن کچھ بھی ہو میں تجھے اکیلے اوپر جانے نہیں دوں گی۔

والدہ کا یہ جملہ سن کر امام الدین بولے۔ چلو میں چلتا ہوں۔ اللہ مالک ہے۔

ہم دونوں کا ارادہ دیکھ کر والدہ نے کہا ذرا ٹھہرو ہم دونوں رک گئے، والدہ نے کچھ پڑھ کر ہم دونوں پر دم کر کے کہا۔ جاؤ بیٹا اللہ کی حفاظت میں۔

ہم دونوں مرے ہوئے سے انداز میں زینہ طے کر کے اوپر پہونچ گئے، بڑے کمرے میں اندھیرا ہی تھا۔ ہم دونوں نے فیصلہ کر لیا کہ مریں یا جئیں اب ہم فوزیہ کی آواز جہاں سے بھی آئے گی وہیں جا کر رہیں گے۔ ہاں میں یہ بتانا تو بھول ہی گیا۔ ہم اس مرتبہ ٹارچ لے کر اوپر آئے تھے تا کہ اندازہ کر سکیں کہ کمرے میں یا کسی اور جگہ فوزیہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

موسم میں خنکی تھی، ہوا تیز تھی اور ہوا کی سائیں سائیں ایک عجیب طرح کا خوف پیدا کر رہی تھی، رات ڈھلنے والی تھی، ہر طرف موت کی سی خاموشی تھی، دور دور تک سناٹا تھا۔ اس بھیانک ماحول میں ہم دونوں چھت پر کھڑے ہوئے تھے اور اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہے تھے، اس خاموشی میں برائے نام ہی اگر کوئی آواز نکلتا تو وہ فضا میں بکھرتی، لیکن کسی طرح کی آواز نہیں تھی۔ اب فوزیہ کی بھی آواز نہیں آرہی تھی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب ہم کیا کریں، نیچے جائیں یا اسی طرح اوپر کھڑے رہیں۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد بلی کے رونے کی آواز آئی، بلی جب روتی ہے تو بڑی وحشت ہوتی ہے اور جس ماحول میں رونے کی آواز آئی تھی وہ تو خود ہی بہت وحشت ناک ماحول تھا، ہم دونوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، بلی ایک منٹ کے لئے روتی تھی پھر خاموش ہو جاتی تھی۔ بلی تین یا چار مرتبہ روئی اور خاموش ہوگئی، پانچویں مرتبہ رونے کے بعد جب خاموش ہوئی تو کسی کے ہنسنے کی آواز آئی، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ کون ہنسا، امام الدین کہنے لگے کہ یہ فوزیہ کی آواز تھی۔ لیکن مجھے ایسا لگا کہ جیسے کوئی بڑی عمر کی عورت ہنسی ہو۔ اس کے بعد پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس مرتبہ لگا تار دس منٹ تک یہ آواز آتی رہی اور اس مرتبہ یہ آواز اس قدر بھیانک اور خوفناک تھی کہ ہم دونوں کے جسم پر لرزہ سا طاری ہو گیا تھا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد بلی کا رونا بند ہو گیا اور پھر ہنسنے کی آواز آئی، غور و فکر کے بعد بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کون ہنس رہا ہے؟ شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ فوزیہ ہنس رہی ہے اور شبہ یہ بھی ہو رہا تھا کہ کوئی عورت ہنس رہی ہے۔ ہم دونوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ کچھ نظر آئے لیکن کچھ نظر نہیں آیا، امام الدین نے کہا کہ ٹارچ کی روشنی کمرے کی طرف ڈالو۔ ان کے مشورے پر میں نے ٹارچ آن کی اور اس

کی روشنی بڑے کمرے کی طرف ڈالی۔ جب روشنی کمرے میں پھیلی تو ہمیں صاف صاف نظر آیا کہ جیسے کوئی سیاہ فام عورت ہے جس نے فوزیہ کو گود میں اٹھا رکھا ہے، بلی ہمیں نظر نہیں آئی لیکن اسی وقت کمرے میں ایک دھمکا سا ہوا اور ایسا لگا جیسے کوئی کہہ رہا ہو۔ مردود۔ ذلیل۔ نا ہنجار۔

ظاہر ہے کہ یہ گالیاں ہمیں پڑ رہی تھیں کیوں کہ روشنی ہم نے ڈالی تھی، میں نے ٹارچ بند کر لی، اس کے بعد کمرے میں ایک آواز گونجی۔

اے ذلیل انسانو! ہمارا گھر خالی کر دو۔ ورنہ ہم تم سب کو مار دیں گے، ہم یہاں آگ لگا دیں گے۔

اس کے بعد پھر سناٹا طاری ہو گیا۔ پھر بلی کے رونے کی آواز آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد بلی کا رونا ختم ہوا تو پھر وہی ہنسنے کی آواز گونجی۔ اس مرتبہ میں نے صاف صاف اس آواز کو پہچان لیا یہ آواز فوزیہ ہی کی تھی۔

میں نے امام الدین صاحب سے کہا۔ یار کچھ بھی ہو چلو کمرے میں چلتے ہیں، جو کچھ گزرے گی گزر جائے گی اور یہ بھی تو ممکن ہے کہ ہم فوزیہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

دیکھ لیں خطرہ بھی ہے، امام الدین نے کہا۔ خطرہ تو ہے ہی لیکن اس طرح کب تک کھڑے رہیں، نیچے جاتے ہیں تو فوزیہ کی فکر ہوتی ہے آخر کیا کریں؟

جب میں نے دیکھا کہ امام الدین کمرے میں جانے کے لئے تیار ہو گئے تو میرا ارادہ اور مستحکم ہو گیا پھر میں تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی طرف بڑھا، ابھی ہم لوگ ۳ ر قدم ہی بڑھے ہوں گے کہ نیچے سے صائمہ کے چیخنے کی آواز آئی، ارے آ کر دیکھو عرفان کو کیا ہو گیا ہے؟ ہم دونوں یہ آواز سنتے ہی نیچے بھاگے، میں نے دیکھا کہ عرفان بالکل نیلا سا ہو گیا ہے، اس کی آنکھیں عجیب سی ہو گئیں تھیں، اور بدن کا بالکل ٹھنڈا تھا، سب لوگ گھبرا گئے اور سب کو یقین ہو گیا کہ عرفان پر سردی چھا گئی ہے والدہ نے آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر عرفان پر دم کیا پھر انہوں نے ایک کٹورے میں پانی لے کر سورۂ قریش پڑھی اور پانی پر دم کر کے یہ پانی عرفان کے اوپر چھڑکا، پانی چھڑکتے ہی عرفان نے ایک ڈُرڈُری سی لی اور رونے لگا۔ ایک دم صائمہ نے اسے سینے سے لگا لیا۔ پھر وہ روتے ہوئے بولی میرا تو سارا سرمایہ اس گھر میں لٹ جائے گا، سنتے ہو جی اس نے مجھے مخاطب کیا۔ کسی طرح صبح ہو جائے تو اس گھر میں یہ لعنت بھیج دو، ورنہ ہم سب برباد ہو جائیں گے، ہمیں نہیں چاہئے یہ حویلی ہم کرائے کے مکان میں رہ لیں گے، ہائے میرا بچہ۔ یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی، پھر وہ خود پہ قابو پاتے ہوئے بولی، اور فوزیہ کہاں ہے؟ ابھی چل کر دیکھتے ہیں تم عرفان کو سنبھالو اور امی جان آپ سب کے اوپر کچھ پڑھ کر دم کر دو، ہم فوزیہ کو کسی بھی طرح لے کر آتے ہیں، اب میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے میری جان چلی جائے میں کمرے میں داخل ہو جاؤں گا اور کسی بھی طرح فوزیہ کو لے کر ہی آؤں گا، میرے ساتھ امام الدین بھی چلنے کو تیار تھے، انہوں نے یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ قسطوں میں مرنے سے بہتر ہے کہ ایک ساتھ ہی جان دے دیں۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ہمت بندھاتے ہوئے پھر اوپر پہنچ گئے۔

لیکن اوپر پہونچ کر ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی، ہم نے دیکھا کہ ایک کالے رنگ کی بلی ہے اور بلی قد و قامت کے اعتبار سے گدھے کے برابر ہے۔

اس بلی کے چاروں طرف سانپ ہی سانپ ہیں اور بلی کے اوپر فوزیہ بیٹھی ہوئی ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں، اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح سرخ ہو رہی ہیں۔ یہ بلی بڑے کمرے کے بیچ میں دروازے کے پاس کھڑی ہوئی ہے اندر کمرے میں نیلے رنگ کی روشنی بکھری ہوئی ہے اور ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کمرے میں بہت سارے لوگ ہوں، ان کی عجیب و غریب قسم کی آوازیں فضا میں بکھر رہی ہیں، فوزیہ کے ہاتھ میں ایک تلوار ہے اور وہ اس بلی پر سینہ تانے ہوئے قہر آلود نظروں کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔ ہم دونوں نے یہ خوفناک منظر دیکھ کر ایک دوسرے کو پریشان کن نظروں سے دیکھا۔

(جاری)

قسط نمبر ا

حسن الہاشمی

آئینۂ تقدیر

تاریخ پیدائش کے وسیع ترین اثرات

ستاروں کے چارٹ میں غلطی ہوگئی تھی اس لئے
اس قسط کو اضافہ کے ساتھ پھر پیش کیا جارہا ہے۔

انسان کی زندگی پر اس کی تاریخ پیدائش حد سے زیادہ اثرات چھوڑتی ہے، کوئی بھی انسان جب اس دنیا میں آتا ہے جو اسباب کی پابند بنا کر پیدا کی گئی ہے تو لامحالہ اس کو مندرجہ ذیل تفصیلات کے تحت آنکھیں کھولنی ہوتی ہیں۔

کس سن میں وہ پیدا ہوا۔

کس ماہ وہ پیدا ہوا۔

کس دن وہ پیدا ہوا۔

کس گھڑی وہ پیدا ہوا۔

کس ستارے کی ساعت میں وہ پیدا ہوا۔

کس مقام پر وہ پیدا ہوا۔

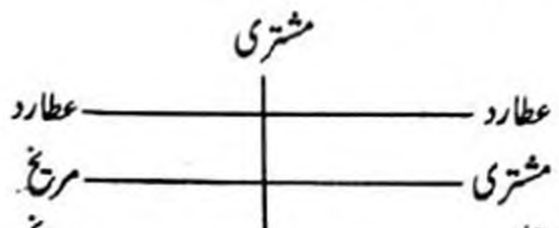
ہر ایک چیز انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہزاروں علوم پیدا کئے ہیں ان علوم کا سہارا لے کر انسان اپنے مستقبل کا اندازہ لگا سکتا ہے اور اپنے آنے والے کل کی نوک پلک بھی درست کر سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ رب العالمین نے اس دنیا کو اسباب کا پابند بنا کر پیدا کیا ہے، اور ہر سبب اپنا اثر رکھتا ہے اور ہر علت اپنا رنگ قائم کرتی ہے تاہم رب العالمین کے حکم کے بغیر نہ درخت ہوا پیدا کر سکتے ہیں نہ بادل پانی برسا سکتے ہیں۔

ہم مذکورہ تفصیلات میں جانے کے بجائے ایک اور طریقے سے آپ کو یہ بتائیں گے کہ تاریخ پیدائش کے اعتبار سے کس انسان کو اس دنیا میں کن مراحل سے گزرنا پڑے گا۔ اور کون سے ستارے اس کی زندگی پر کس حد تک اثر انداز رہیں گے۔

سب سے پہلے آپ مندرجہ ذیل نقشے کو ذہن نشین کریں اور اندازہ لگائیں کہ علم نجوم میں کس ستارے کا عدد کیا ہے۔

شمس	۵
قمر	۴
مریخ	ایک اور ۸
عطارد	۳ اور ۶
مشتری	۹
زہرہ	۲ اور ۷
زحل	صفر

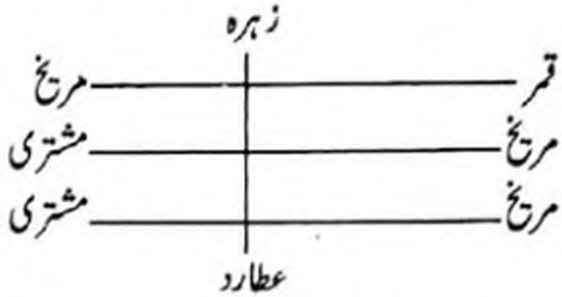
کسی بھی شخص کی تقدیر کا اندازہ کرنے کے لئے ہم خاکہ اس طرح بچھائیں گے، مثلاً ہم اس شخص کی زندگی کے احوال کا اندازہ کرنا چاہتے ہیں جس کی تاریخ پیدائش ۳ر جون ۱۹۸۰ء ہے تو اس کا اندازہ اس طرح کریں گے



اس خاکے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس آدمی کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز مشتری رہے گا، کیونکہ اس ستارہ کو چوٹی کی پوزیشن حاصل ہے، یہ ستارہ تاریخ پیدائش کے مجموعی اعداد سے نکالا گیا ہے، اس لئے اس کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز مشتری ہوگا، اس کے بعد مریخ اور عطارد بھی اس پر اثر انداز رہیں گے۔ اور زحل بھی اس آدمی کی زندگی پر اثر انداز ہوگا۔

کون سا ستارہ انسان کی زندگی پر کیا اثرات چھوڑتا ہے اس کی تفصیل میں جانے سے پہلے ایک اور مثال ہم خاکہ قائم کرنے کی دیتے ہیں تاکہ آپ کو یہ بات سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

مثلاً ایک شخص ۱۴؍ستمبر ۱۹۸۶ء کو پیدا ہوا تو اس کا خاکہ اس طرح بنے گا۔



اس آدمی کی زندگی پر سب سے زیادہ زہرا اثر انداز ہوگا، دوسرے نمبر پر مریخ، تیسرے نمبر پر مشتری اور چوتھے، پانچویں نمبر پر قمر اور عطارد اثر انداز ہوں گے۔

آیئے اب ہم ستاروں کی تفصیلات پر نظار ڈالیں اور کون سا ستارہ کس طرح انسان پر اثر انداز ہوتا ہے

ستارہ۔ مریخ

حاکم عدد ا ـــــ ۸

فلکی گردش میں یہ ستارہ عملی طور پر بے حد ظالم وسفاک ہے اور حد سے زیادہ طاقت ور ہے، یہ ستارہ جس انسان پر اثر انداز ہوتا ہے اس کی قوت کارکردگی حیرت ناک ہوتی ہے، جو لوگ اس ستارے کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں وہ بہت مضبوط اور مستحکم شخصیت کے مالک ہوتے ہیں، ایسے لوگ اقتدار اعلیٰ حاصل کرنے لئے ہر منزل سے گزر جاتے ہیں اور اپنی بے پناہ اور خداداد صلاحیتوں کی وجہ سے اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے تحت ہوتے ہیں ان میں خدمت خلق کا جذبہ بہت ہوتا ہے اور وہ خدمت خلق کے ذریعہ بہت اونچے مقام پر پہونچ جاتے ہیں، ان حضرات کو مسخر کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، یہ لوگ بہت سخت جان ہوتے ہیں اور یہ لوگ خودغرض، خودپسند، خودنما بھی ہوا کرتے ہیں، یہ اگر کسی چیز کے پیچھے پڑ جائیں تو اس کو حاصل کر کے ہی چھوڑتے ہیں، ان لوگوں کو جنسِ مخالف یعنی عورتوں میں بہت دلچسپی ہوتی ہے عورت ان کی کمزوری ہوتی ہے، اور عورتوں کو اپنی طرف مائل کرلینا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، یہ لوگ ڈرپوک بھی ہوتے ہیں، عظیم المرتبت ہونے کے باوجود یہ کسی نہ کسی حد تک احساسِ کمتری کا شکار رہتے ہیں اور اپنے مدمقابل سے ڈر جاتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے ماتحت ہوتے ہیں یہ لوگ انجینئر، صحافی، ڈاکٹر، وکیل، جج، زراعت وغیرہ جیسے پیشہ میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرلیتے ہیں، اور دنیا پر چھا جاتے ہیں، اگر مریخ کے ماتحت ہونے والے افراد کے خاکۂ تقدیر میں کسی جگہ زحل آرہا ہو تو یہ زحل انہیں بہت پریشان کرتا ہے، مختلف امراض میں یہ لوگ مبتلا ہوسکتے ہیں، گھریلو زندگی ان کی متاثر ہوسکتی ہے اور زحل کی وجہ سے خانہ جنگی کا شکار بھی ہوسکتے ہیں۔

جو لوگ مریخ کے ماتحت ہوں وہ مندرجہ ذیل تفصیلات پر نظر رکھیں...... اور وہ بھی ان تفصیلات کو اہم سمجھیں جن کے خاکہ تقدیر میں مریخ۔ ایک سے زائد بار اثر انداز ہو رہا ہو۔

خوش بختی کے رنگ:۔ سرخ، گلابی، زرد کوئی بھی دھاری دار رنگ۔

خوش بختی کا دن:۔ منگل۔

خوش بختی کے مہینے:۔ جنوری، اگست۔

خوش بختی کے سال:۔ وہ سال جن کا

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر (۱۶)

	سوالات	متوقع جوابات الف	ب	ج	د
۱	جس دن سرورِ دو عالم ﷺ کو نبوت ملی وہ دن کون سا تھا؟	بدھ	جمعرات	جمعہ	پیر
۲	سرکارِ دو عالم ﷺ فتح مکہ کے بعد کتنے دن مکہ میں مقیم رہے؟	۱۵ر دن	۱۸ر دن	۲۲ر دن	۲۸ر دن
۳	سرکارِ دو عالم ﷺ نے آخری نماز کون سی پڑھائی؟	ظہر کی	عصر کی	مغرب کی	عشاء کی
۴	ایسا کون سا سیاسی لیڈر ہے جو پیشہ ور جادوگر تھا؟	این ڈی راما راؤ	اشوک سنگھل	اشوک گہلوت	نرسمہا راؤ
۵	بتائیے کون سا جانور زیادہ عقل مند ہے؟	بندر	کوا	لومڑی	باز
۶	قرآن حکیم کی سب سے پہلے نازل ہونیوالی مکمل سورت کونسی ہے؟	سورۃ اقرأ	سورہ فاتحہ	سورہ فلق	سورہ اخلاص
۷	قرآن حکیم میں سورۃ کا لفظ کتنی بار استعمال ہوا ہے؟	سات بار	نو بار	دس بار	گیارہ بار
۸	چاند کی مٹی کا رنگ کیسا ہے؟	خاکی	سرمئی	سرخ	زرد
۹	ممتاز پاکستانی شاعر احسان دانش کا انتقال کس سن میں ہوا؟	۱۹۸۰ء	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	۱۹۸۳ء
۱۰	یہ شعر کس شاعر کا ہے بدلہ نہ میرے بعد بھی موضوعِ گفتگو میں جا چکا ہوں پھر بھی تری انجمن میں ہوں	شکیل بدایونی	قتیل شفائی	احسان دانش	احمد فراز

نوٹ:۔ جواب دیتے وقت ٹوکن لگائیں جو اسی شمارے میں موجود ہے، آپ کے جوابات ہمیں ۲۰ر ستمبر تک ضرور مل جانے چاہئیں۔ ٹوکن پر اپنا نام مع ولدیت اور اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ پتہ ہمیشہ صاف لکھیں، انگریزی میں بھی لکھ دیں تو اور بھی اچھا ہے۔

مقابلہ نمبر (۱۶) ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند (یوپی) 247554

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۱۴۱ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	آنحضور ﷺ کے پاس ۷؍گھوڑے تھے۔	ج
۲	سب سے پہلے پانی سے استنجا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔	ب
۳	خاتم المہاجرین سے مراد حضرت عباسؓ ہیں۔	د
۴	موت کے فرشتے کا نام عبدالجبار ہے۔	ب
۵	بغیر باپ کے ۳؍انسان پیدا ہوئے۔	ج
۶	انسان کے جسم میں پانی ۶۵؍فی صد مقدار میں ہوتا ہے۔	ج
۷	اردو حروف تہجی میں کل ۳۷؍حروف ہیں۔	د
۸	رباعی میں تیسرا مصرعہ ہم قافیہ نہیں ہوتا۔	د
۹	مشہور رباعی بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ شیخ سعدی نے کہی ہے۔	ج
۱۰	اسماءِ حسنیٰ کی پہلی قسط ۹۵ء میں شائع ہوئی تھی۔	ب

اس مرتبہ کوئی صحیح حل موصول نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی ایک غلطی کا حل موصول ہوا۔

دو غلطی والے حل ۳؍موصول ہوئے۔

۱۔ عبدالمجید آنیکل، بنگلور

۲۔ شمس اللہ۔ بنگلور

۳۔ انصاری فراغ عابد

اس مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات موصول ہو جانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ ضرور تحریر کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند پن 247557

پتھروں کی خصوصیات

لاجورد

اس پتھر کو سنسکرت میں راجہ ورت اور انگریزی میں (Lapizlazuli) کہتے ہیں، یہ پتھر نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور کسی قدر زردی مائل آسمانی رنگ کا بھی ہوتا ہے، لاجورد پر سفید اور سنہرے داغ بھی ہوتے ہیں، ماہرین حجر کا کہنا یہ ہے کہ یہ پتھر تانبہ اور کوئلے کی گیس سے بنتا ہے بعض لاجورد پتھروں میں سبز رنگ کی آمیزش ہوتی ہے۔

● لاجورد کی خوبی یہ ہے کہ انسان کے اندر کشش اور جاذبیت پیدا کرتا ہے۔اس پتھر کو اگر انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں تو انسان کے چہرے میں ایک عجیب طرح کا نکھار پیدا ہوجاتا ہے جو باعث توجہ بنتا ہے۔

● اس پتھر کے استعمال سے جادو ٹونے سے حفاظت رہتی ہے، اور دل نے خوف و دہشت کو دور کرتا ہے۔

● جو بچے خواب میں ڈرتے ہیں ان کے گلے میں لاجورد ڈال دینے سے بچے پر سکون نیند سے سوتے ہیں اور انہیں ڈراؤنے خواب آنے بند ہوجاتے ہیں۔

● یہ پتھر سودا اور صفراء کو دور کرتا ہے اور پاگل پن کے اثرات سے نجات دلاتا ہے۔

● اگر اس کی انگوٹھی کسی حاملہ عورت کو پہنا دیں تو اس کے حمل کی حفاظت ہوتی ہے اور بچہ خیر و عافیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے

● اگر اس پتھر کو بارش کے پانی میں بھگو کر اس پانی سے چہرہ یا ہاتھ پاؤں دھوئیں تو برص کے نشانات سے نجات مل جاتی ہے

● اس طرح پانی تیار کر کے اگر مریض کو پلائیں تو جذا[م] خارش سے نجات مل جاتی ہے۔

● اس پتھر کو باریک پیس کر اگر سرمہ میں ملا کر استعما[ل] کریں تو کافی عمر تک بینائی کی حفاظت رہے گی اور پلکیں بھی محفو[ظ] رہیں گی۔

● لاجورد گردے کے درد کو دفع کرنے کی بھرپور صلاح[یت] رکھتا ہے، اس کی انگوٹھی پہننے سے درد گردہ سے نجات مل جاتی ہے

● لاجورد وحشت دل سے بھی نجات دلاتا ہے۔

● ارسطو نے ایک بار کہا تھا کہ جس شخص کے پاس لاجو[رد] ہوگا وہ مخلوق کی نظروں میں محبوب ہوگا، یہ پتھر تسخیر کی صلاحیت رکھ[تا] ہے اور اپنے پہننے والوں کو عزیز خلائق بناتا ہے۔

● اس کی انگوٹھی پہننے سے وقار قائم ہوتا ہے اور مخلوق م[یں] لوگوں کی توجہ حاصل ہوتی ہے۔

● یہ پتھر خود اعتمادی بھی پیدا کرتا ہے اور لوگوں کا اعتم[اد] بحال رکھنے میں بھی انسان کی مدد کرتا ہے۔

● یہ پتھر عمومی طور پر افغانستان، پاکستان، ایران اور امریکہ میں پایا جاتا ہے اور ہندوستان میں بھی باآسانی دستیاب ہوجاتا ہے یہ پتھر قیمتی پتھر نہیں ہے، اس کو کم آمدنی والے لوگ بھی خرید[سکتے] ہیں اور اس کی پیدا کردہ اس نعمت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

معلومات کی کمی کی وجہ سے اس طرح کی نعمتوں سے اور ان

بقیہ صفحہ نمبر ۵۰

تسدیس عطارد و مشتری

یکم نومبر، بروز ہفتہ شام ۶ ربج کر ۷ ارمنٹ پر تسدیس عطارد مشتری ہے، عاملین ایسی ساعتوں کا انتظار کرتے ہیں، جو کبریت احمر کا حکم رکھتی ہیں، اگر عالم الغیب کا ہی حکم خاص اس عمل کے اثر کو روک دے تو اور بات ہے اور زیر قانون ''واللہ غالب علی امرہ'' مجبوری ہے مگر جہاں تک عاملین کی تحقیق اور قانون عملیات کا تعلق ہے اس عمل کا اثر یقینی ہے جن اصحاب کی ترقی رکی ہوئی ہے یا ملازمت نہ ملتی ہو یا کاروبار رک گیا ہے تو یہ نقش آپ کو خوش قسمتی سے ہم کنار کرے گا مجھے اس پر کامل یقین ہے، خداوند کریم آپ کو بھی اس سے کامیاب کرے میرے یقین کا ممد و معاون بنائے یہ خیال نہ کریں کہ نقش بالکل سادہ ہے اور اس کی ترکیب آسان سی ہے بلکہ جس طرح طب میں علاج بالمفردات ایک مؤثر طریق ہے اسی طرح عملیات میں بھی ایک قسم خاص ہے اس نقش معظم کو ۶۸ مرتبہ لکھو یہ اس کی زکوۃ ہے، ہر نقش کو علیحدہ علیحدہ کاٹ کر اور گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر پانی میں ڈال دو، لیکن ایک اور نقش بھی لکھ لو، اس آخری نقش کو عطر میں معطر کر کے اور زرد ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر سچے اعتقاد سے اپنے پاس رکھ لیں، انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ ریوم میں اس کا کھلا ہوا اثر معلوم ہو جائے گا، نقش ہمیشہ اپنے پاس رکھیں اور دراز عرصہ تک اپنے پاس رکھیں، پاس رکھنے کی کوئی میعاد نہیں، مگر اثر اکیسویں دن سے ظاہر ہونا شروع ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹۴	۶۸۷	۶۹۵
۶۹۳	۶۹۱	۶۸۹
۶۸۸	۲۹۶	۶۹۰

نقش کی رفتار یہ ہے

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

نقش لکھنے کے متعلق بھی سمجھ لیں، اگر ایک ہی نشست میں نقش لکھنے کا ارادہ ہو تو مندرجہ بالا وقت تسدیس سے اتنا پہلے لکھنا شروع کریں کہ آسانی سے اس وقت پر ختم ہو جائے اور اس تسدیس کے وقت میں صرف آخری نقش لکھنا پڑے اگر ایک ہی نشست میں ممکن نہیں تو چھ دن قبل نقش شروع کرو، ہر روز ایک سو نقش لکھو اور ایک نقش پاس رکھنے والا لکھ لو پس عمل کی تکمیل ہو جائے گی، روزانہ نقش لکھنے کا وقت مقرر نہیں، جو وقت پہلے مقرر کر لیں اس کی پیروی روزانہ کریں، کسی خاص قلم دوات اور کاغذات کی بھی ضرورت نہیں، زکوۃ کے نقوش کالی پینسل سے بھی لکھ سکتے ہیں مگر آخری نقش زعفران سے لکھنا ہوگا، نقش طہارت سے لکھا کریں، رجال الغیب کا خیال کریں، کوئی پرہیز نہیں، اگر چاہیں تو روزانہ نقش لکھ کر گولیاں بنا کر بھی دریا وغیرہ میں ڈال سکتے ہیں یا آخر دن سب نقوش کو بھی اکٹھا ڈال سکتے ہیں پانی ایسا ہو جس میں مچھلیاں ہوں اگر کسی جگہ ایسا پانی نہ ہو تو پھر کنویں میں ڈال دیں، وہ کنواں جس سے کھیتوں کو پانی ملتا ہو، اگر تسدیس کا دیا گیا وقت گزر جائے اور زیادہ وقت ایک گھنٹہ اور بھی ہو جائے تو پروانہ کریں کام مکمل کر لیں۔

☆ ☆ ☆

حاضرات کا ایک روزہ عمل

اس حاضرات کے لئے ایسا کمرہ منتخب کریں جو کہ علیحدہ ہو اور پاک وصاف ہو اور کسی طرح کا شور وغل نہ ہو، کمرے میں کوئی ایسی جگہ نہ ہو جس سے روحانیت آکر بیزار ہو، نوچندی جمعرات کو بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو، اس عمل کو کریں، کمرے میں ایک خالی کرسی بچھالیں اور اس پر کوئی سفید کپڑا ڈالدیں اور اس کپڑے کو کسی خوشبو سے معطر کردیں اور کمرے میں اگربتی بھی جلادیں، عامل معمول کو کرسی کے سامنے بٹھادے اور معمول کو اس بات کی تاکید کردے کہ وہ کرسی پر نظر رکھے، عامل کو چاہئے کہ وہ آیت کریمہ سو مرتبہ پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے، عمل کے دوران یا کچھ دیر کے بعد کرسی پر ایک بڑی کرسی نمودار ہوگی جو کہ بہت بڑی ہوگی اس کرسی پر ایک شخص بیٹھا ہوا ہوگا اور وہ پوچھے گا کہ مجھے کیوں بلایا ہے، عامل کو چاہئے کہ وہ معمول کی معرفت سلام کرے اور حاضر ہونے کا شکریہ ادا کرے پھر کہے کہ میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اور جائز کاموں میں آپ کی مدد چاہتا ہوں، وہ مدد کا وعدہ کرکے رخصت ہوجائے گا، اس کے بعد وقت اور دن کی کوئی پابندی نہیں ہے جب بھی حاضرات کرنی ہو اسی طرح کمرے میں خالی کرسی بچھا کر اور معمول کو کرسی کے سامنے بٹھا کر حاضرات کریں، حاضرات ہوگی اور مؤکل کی طرف سے رہنمائی ہوگی۔

اس حاضرات میں اسی معمول کو بٹھائیں جس پر حاضرات ہوجاتی ہو، بچوں پر حاضرات نہیں کھلتی۔

یہ واضح رہے کہ حاضرات کرنے کے لئے آیت کریمہ سو مرتبہ ہی پڑھنی ہے بس بہ نیت زکوٰۃ اس بات کی شرط ہے کہ وہ نوچندی جمعرات بعد نمازِ عصر پڑھیں، اس کے بعد دن اور وقت کی کوئی قید نہیں۔

یہ ایک عجیب وغریب اور آسان عمل ہے اس سے ہمارے قارئین کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

جادو کا توڑ خود کیجئے

قسط نمبر ۲

ڈاکٹر حشمت جاہ

جادو کے موضوع پر ایک معلوماتی مضمون

جادوگر جنات کو کیسے حاضر کرتا ہے

جادوگر اور شیطانوں کے درمیان طے پانے والا معاہدہ

جادوگر اور شیطان کے درمیان اکثر و بیشتر ایک معاہدہ طے پاتا ہے، جس کے مطابق جادوگر کو کچھ شرکیہ یا کفریہ کام، چھپ کر یا علی الاعلان کرنا ہوتے ہیں اور اس کے بدلے میں شیطان کو جادوگر کی خدمت کرنا ہوتی ہے .... یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس شیطان کے ساتھ جادوگر معاہدہ کرتا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کے کسی ایک قبیلے کا سردار ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے قبیلے کے کسی بے وقوف کو احکامات جاری کرتا ہے کہ وہ اس جادوگر کا ساتھ دے اور اس کی ہر بات تسلیم کرے چاہے وہ واقعات کی خبریں لانے کا کہے، یا دو آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنے یا ان میں محبت پیدا کر دینے کا حکم دے یا خاوند کو اس کی بیوی سے الگ کر دینے کا آرڈر جاری کرے۔ اس طرح جادوگر اس جن کو اپنی پسند کے بُرے کاموں کے لئے استعمال کرتا ہے، اگر جن اس کی نافرمانی کرے تو جادوگر اسکے قبیلے کے سردار سے رابطہ کرتا ہے۔ اور مختلف تحائف پیش کر کے اس کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ اس سردار کی تعظیم کرتا ہے اور اسی کو اپنا مددگار تصور کرتا ہے، چنانچہ وہ سردار اس جن کو سزا دیتا ہے اور اسے جادوگر کی خدمت کرنے یا اس کے لئے خدمت گار مہیا کرنے کا حکم صادر کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جادوگر اور اس کی خدمت کے لئے مقرر کئے گئے اس جن کے درمیان نفرت ہوتی ہے اور یہ جن خود جادوگر کو یا اس کے گھر والوں کو پریشان کئے رکھتا ہے، چنانچہ جادوگر ہمیشہ سر درد اور بے خوابی کا شکار رہتا ہے اور رات کے وقت اس پر گھبراہٹ طاری رہتی ہے۔ بلکہ گھٹیا قسم کے جادوگر تو اولاد سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے خدمت گار جن ان کی اولاد کو ماں کے پیٹ میں ہی مار دیتے ہیں اور یہ بات خود جادوگر اچھی طرح سے جانتے ہیں اور کئی جادوگر تو صرف اسلئے جادو کا پیشہ چھوڑ دیتے ہیں کہ تاکہ ان کو اولاد کی نعمت عطا ہو۔

اور مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک خاتون کا علاج کیا۔ جس پر جادو کیا گیا تھا، میں نے اس پر جب قرآن مجید کو پڑھا تو جن، خاتون کی زبان سے بولا۔

کیوں ....؟

میں اس سے نہیں نکل سکتا۔

کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جادوگر مجھے قتل کر دے گا۔

تم کسی ایسی جگہ پر چلے جانا جہاں جادوگر تمہارا پتہ نہ چلا سکے۔

وہ میرے پیچھے دوسرے جنوں کو بھیج کر مجھے پکڑوائے گا۔

اگر تم اسلام قبول کر لو اور سچے دل سے توبہ کر لو تو میں تمہیں ایسی قرآنی آیات سکھلا دوں گا جو تمہیں کافر جنوں کے شر سے بچا لیں گی۔

نہیں، میں ہرگز اسلام قبول نہیں کروں گا اور عیسائی ہی رہوں گا۔

چلو خیر، دین میں جبر نہیں ہے، البتہ اس عورت سے تمہارا نکل جانا ضروری ہے۔

میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

میں تمہیں نکال دینے کی طاقت رکھتا ہوں (اللہ کی مدد کے ساتھ) ابھی میں قرآن پڑھوں گا اور تم جل جاؤ گے۔

پھر میں نے اُسے شدید مارا، اور آخر کار کہنے لگا، میں نکل جاؤں گا۔

اور اس طرح وہ الحمدللہ اس خاتون سے نکل کر چلا گیا۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جادوگر جس قدر زیادہ کفریہ کام کرے گا جن اتنا زیادہ اس کے احکامات کو مانیں گے اور بڑی تیزی کے ساتھ ان پر عمل کریں گے اور وہ جتنا کم کفریہ کاموں کے قریب جائے گا، جنات اس کی باتوں پر

اتنا کم عمل کریں گے۔

جادوگر جنات کو کیسے حاضر کرتا ہے

اس کے بہت سارے طریقے ہیں اور ہر ایک میں شرک یا واضح کفر موجود ہوتا ہے۔ میں یہاں آٹھ طریقے ذکر کروں گا اور ہر طریقے میں جس طرح سے کفر وشرک موجود ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت کروں گا۔ البتہ اس ضمن میں شدید اختصار کروں گا۔ اور ہر طریقے کی پوری تفصیلات ہرگز ذکر نہیں کروں گا تاکہ کوئی شخص اُسے آزما نہ سکے۔

ہر طریقے میں جو کفر وشرک موجود ہوتا ہے اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کرپاتے۔ حالانکہ پہلا طریقہ علاج ایمانی اور دوسرا شیطانی ہے۔ اس سلسلے میں مزید ابہام اس وقت پیدا ہوجاتا ہے جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آوازمیں اور قرآنی آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ مریض سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعہ ہورہا ہے۔ حالانکہ حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا—— الغرض میرا مندرجہ ذیل طریقے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلمان بھائی گمراہی اور شر کے راستوں سے بچ جائیں اور مجرم پیشہ لوگوں کا راستہ کھل کر سامنے آجائے۔

پہلا طریقہ :

جادوگر ناپاکی کی حالت میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھ جاتا ہے پھر اس میں آگ جلاتا ہے اور اس پر ایک دھونی کو رکھ دیتا ہے۔ اگر اس کا مقصد نفرت پیدا کرنا یا میاں بیوی میں جدائی ڈالنا ہو تو بدبودار دھونی آگ پر رکھ دیتا ہے، اور اگر اس کا مقصد محبت پیدا کرنا یا جن میاں بیوی پر جادو کیا گیا تھا اور وہ ایک دوسرے کے قریب نہیں جاسکتے تھے، اُن سے جادو کے اثر کو ختم کرنا ہو تو وہ آگ پر خوشبودار دھونی رکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذات کو جو جادوگر کے خاص منتر ہوتے ہیں، پڑھنا شروع کرتا ہے اور جنوں کو ان کے سردار کی قسم دیتا ہے اور اس کا واسطہ دیکر ان سے مختلف مطالبات کرتا ہے اسی دوران اُسے کُتے کی شکل میں یا اژدہے یا کسی اور شکل میں ایک خیالی تصویر نظر آتی ہے جسے وہ اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے احکامات جاری کرتا ہے، اور کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ اُسے کوئی چیز نظر نہیں آتی بلکہ اس کے کانوں میں ایک مخصوص قسم کی آواز پڑتی ہے، اور کبھی کبھار یوں بھی ہوتا ہے کہ اُسے کوئی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ اور اُسے جس شخص پر جادو کرنا ہوتا ہے، اس کے بال یا اسکا کوئی کپڑا منگوا لیتا ہے جس سے اس شخص کے پسینے کی بُو آرہی ہوتی ہے اور پھر اُسے جو کچھ کرنا ہوتا ہے اس کے متعلق وہ جنوں کو حکم جاری کردیتا ہے۔

اس طریقے میں درج ذیل باتیں نمایاں ہیں :

(۱) جن تاریک کمروں کو پسند کرتے ہیں۔

(۲) جنوں کو ایسی دھونی کی بُو سے غذا ملتی ہے جس پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو۔

(۳) جن ناپاکی کو پسند کرتے ہیں اور شیطان ناپاک لوگوں کے بہت قریب ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ :

جادوگر کوئی پرندہ (فاختہ وغیرہ) یا کوئی جانور (مرغی وغیرہ) جنوں کی طرف سے بتائی گئی۔ خاص شکل وصورت کے مطابق منگواتا ہے۔ جس کا رنگ عام طور پر سیاہ ہوتا ہے۔ کیونکہ جن سیاہ رنگ کو دوسرے رنگوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ پھر وہ اُسے "بسم اللہ" پڑھے بغیر ذبح کردیتا ہے اور اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے، پھر اُسے کھنڈرات میں یا کنوؤں میں غیر آباد جگہوں میں پھینک دیتا ہے۔ جو کہ عموماً جنوں کے گھر ہوتے ہیں۔ اور اُسے اُن میں پھینکتے ہوئے بھی "بسم اللہ" نہیں پڑھتا، پھر اپنے گھر چلا جاتا ہے اور شرکیہ تعویذات پڑھنے کے بعد جو چاہتا ہے اس کا جنوں کو حکم جاری کر دیتا ہے۔

مندرجہ طریقے میں ۲ طرح سے شرک پایا جاتا ہے

(۱) تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جنوں کے لئے جانور کو ذبح کرنا حرام بلکہ شرک ہے۔ کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ ہے، چنانچہ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔ چہ جائیکہ اُسے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا جائے جب کہ جاہل لوگ ایسا ناپاک فعل ہر زمانے میں اور ہر جگہ پر کرتے رہتے ہیں، یحییٰ بن یحییٰ کہتے رہتے ہیں کہ مجھے وہب نے بیان کیا ہے کہ کسی خلیفۂ وقت کے دور میں ایک چشمہ دریافت ہوا۔ اس نے اُسے عام لوگوں کے لئے کھول دینے کا ارادہ کیا اور اس پر جنوں کے لئے جانور ذبح کیا تاکہ جن اس کا پانی گہرائی تک نہ پہنچادیں، پھر اس کا گوشت لوگوں کو کھلادیا، یہ بات امام ابن شہاب زہری تک پہنچی تو وہ فرمانے لگے :

• خبردار! ذبح شدہ جانور حرام ہے اور خلیفۂ وقت نے لوگوں

کو حرام کھلایا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے جسے جنوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو۔" (آکام المرجان صفحہ ۷۸)

اور صحیح مسلم میں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لئے کوئی جانور ذبح کیا۔"

(۲) شرکیہ تعویذات جنھیں جادوگر جنوں کو حاضر کرنے کے لئے پڑھتا ہے۔ ان میں واضح طور پر شرک موجود ہوتا ہے اور اس کی وضاحت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اپنی کئی کتابوں میں کی ہے۔

تیسرا طریقہ:

یہ طریقہ جادوگروں میں انتہائی گھٹیا طریقے کے طور پر مشہور ہے اور اس طریقے کو اپنانے والے جادوگر کی خدمت کے لئے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے شیطانوں کا بہت بڑا گروہ اس کے پاس موجود رہتا ہے، کیونکہ ایسا جادوگر کفر والحاد کے اعتبار سے بہت بڑا جادوگر تصور کیا جاتا ہے، اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یہ طریقہ مختصر طور پر کچھ یوں ہے:

جادوگر...... اس پر اللہ کی ڈھیروں لعنتیں ہوں، قرآن مجید کو جوتا بنا کر اپنے قدموں میں پہن لیتا ہے، پھر بیت الخلاء میں جاکر کفریہ منتروں کو پڑھتا ہے، پھر باہر آکر اپنے کمرے میں بیٹھ جاتا ہے اور جنوں کو احکامات جاری کرتا ہے، چنانچہ جن بہت جلدی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اس کے احکامات نافذ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ مندرجہ بالا طریقے پر عمل کرکے کافر اور شیطانوں کا بھائی بن چکا ہوتا ہے۔ سو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

یاد رہے کہ ایسا جادوگر مندرجہ بالا کفریہ کام کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔ مثلاً محرم عورتوں سے زنا کرنا، لواطت کرنا اور دین اسلام کو گالیاں بکنا وغیرہ اور یہ سب اس لئے کرتا ہے۔ تاکہ شیطان اس پر راضی ہو جائیں۔

چوتھا طریقہ:

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت حیض کے خون سے یا کسی اور ناپاک چیز سے لکھتا ہے۔ پھر شرکیہ منتر پڑھتا ہے اور اس طرح جنوں کو اپنی فرمانبرداری کے لئے حاضر کر لیتا ہے اور جو چاہتا ہے اس کا انھیں حکم دے دیتا ہے۔

اس طریقے میں بھی کفر صریح موجود ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کی ایک آیت کے ساتھ استہزاء کرنا بھی کفر ہے، چہ جائیکہ اُسے ناپاک چیز کے ساتھ لکھا جائے۔

پانچواں طریقہ:

ملعون جادوگر قرآن مجید کی کوئی سورت الٹے حروف میں لکھتا ہے، پھر شرکیہ تعویذ پڑھکر جنوں کو حاضر کر لیتا ہے۔

یہ طریقہ بھی حرام ہے، کیونکہ قرآن مجید کو الٹے حروف میں لکھنا کفر اور شرکیہ تعویذات کو پڑھنا شرک ہے۔

چھٹا طریقہ:

جادوگر ایک خاص ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتا ہے اور جب طلوع ہو جاتا ہے تو جادوگر اس سے مخاطب ہوتا ہے۔ پھر جادو والے ورد پڑھتا ہے۔ جن میں کفر اور شرک موجود ہوتا ہے۔ پھر چند ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس کے خیال کے مطابق ان حرکتوں سے اس ستارے کی برکات اس پر نازل ہوتی ہیں۔ حالانکہ حقیقت میں وہ اپنی ان حرکات سے اس ستارے کی پوجا کر رہا ہوتا ہے اور جب وہ غیر اللہ کی پوجا شروع کرتا ہے تو شیطان اس ملعون کے احکامات پر لبیک کہتے ہیں، جب کہ جادوگر یہ سمجھتا ہے کہ اس ستارے نے اس کی مدد کی ہے۔ حالانکہ ستارے کو تو اس کی کسی حرکت کا علم ہی نہیں ہوتا ہے۔

اور جادوگر یہ دعوی کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا طریقے سے کیا گیا جادو اس وقت تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک یہ ستارہ دوبارہ طلوع نہ ہو اور ایسے ستارے بھی ہیں جو سال میں صرف ایک مرتبہ طلوع ہوتے ہیں، چنانچہ وہ سال بھر اس ستارے کے طلوع ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر ایسے ورد پڑھتے ہیں جن میں اس ستارے کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے۔ تاکہ جادو کا اثر ختم ہو جائے۔ بہر حال یہ تو جادوگروں کا خیال ہے جب کہ قرآنی علاج کرنے والے لوگ اس ستارے کا انتظار کئے بغیر کسی بھی وقت اس جادو کو توڑ سکتے ہیں۔

اس طریقے میں بھی شرک واضح طور پر موجود ہے۔ کیونکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم اور غیر اللہ کی مدد کے لئے پکارنا جیسے قبیح فعل موجود ہیں۔

ساتواں طریقہ:

جادوگر ایک نابالغ بچے کو جو بے وضو ہوتا ہے اپنے سامنے بٹھالیتا ہے، پھر اس کی بائیں ہتھیلی پر ایک مربع بناتا ہے، اور اس کے اردگرد چاروں طرف جادو والے منتر لکھتا ہے۔ پھر اس کے بالکل درمیان میں تیل اور نیل گوں پتے یا تیل اور روشنائی رکھ دیتا ہے۔ پھر ایک لمبے کاغذ پر مفرد حروف کے ساتھ جادو والے چند منتر لکھتا ہے اور اسے بچے کے چہرے پر رکھ کر اس کے سر پر ٹوپی پہنا دیتا ہے تاکہ وہ صفحہ گرنے نہ پائے، اور پھر بچے کو ایک بھاری چادر کے ساتھ ڈھانپ دیتا ہے۔

اس کے بعد وہ اپنے کفریہ ورد پڑھنا شروع کردیتا ہے۔ جب کہ بچے کو اپنی ہتھیلی پر دیکھنا ہوتا ہے۔ حالانکہ اندھیرے کی وجہ سے اُسے کچھ نظر نہیں آرہا ہوتا ہے، اچانک بچہ محسوس کرتا ہے کہ روشنی پھیل گئی ہے اور اس کی ہتھیلی میں کچھ شکلیں حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہیں، چنانچہ جادوگر بچے سے پوچھتا ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟ بچہ جواباً کہتا ہے۔ میں اپنے سامنے ایک آدمی کی شکل دیکھ رہا ہوں۔

جادوگر بچے سے کہتا ہے کہ جس آدمی کی شکل تم دیکھ رہے ہو اُسے کہو کہ جادوگر تم سے یہ مطالبہ کررہا ہے، ---------

سو اس طرح وہ شکلیں جادوگر کے احکامات کے مطابق حرکت میں آجاتی ہیں۔

یہ طریقہ عموماً گم شدہ چیزوں کی تلاش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس میں جو کفر و شرک پایا جاتا ہے، وہ بالکل واضح ہے۔

آٹھواں طریقہ:

جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی ایک کپڑا مثلاً رومال، پگڑی، قمیص وغیرہ جس سے مریض کے پسینے کی بو آرہی ہو، منگوالیتا ہے، پھر اس کپڑے کے کونے کو گرہ لگاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار انگلیوں کے برابر کپڑا مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے، پھر اونچی آواز کے ساتھ سورۂ کوثر یا کوئی اور چھوٹی سورت پڑھتا ہے، اس کے بعد آہستہ آواز میں اپنے شرکیہ ورد پڑھتا ہے اور پھر جنوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہتا ہے

"اگر اس مریض کے مرض کا سبب جن ہیں تو کپڑے کو چھوٹا کردو اور اگر اُسے نظر لگ گئی ہے تو لمبا کردو، اور اگر اُسے کوئی دوسری بیماری ہے تو اس کپڑے کو اتنا رہنے دو جتنا اس وقت ہے۔"

پھر وہ اس چار انگلیوں کے برابر کپڑے کو دوبارہ ناپتا ہے، اگر وہ چار انگلیوں سے بڑا ہوچکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تمہیں نظر لگ گئی ہے، اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں سے چھوٹا ہوچکا ہو تو مریض سے کہتا ہے کہ تم آسیب زدہ ہو۔ اور اگر وہ کپڑا چار انگلیوں کے برابر ہی ہو۔ تو اُسے کہتا ہے کہ تمہیں کوئی بیماری ہے لہٰذا تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔

اس طریقہ کار میں تین باتیں قابلِ ملاحظہ ہیں۔

(۱) مریض کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ اُس کا علاج قرآن کے ذریعے ہورہا ہے۔ جب کہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کا علاج کا اصل راز اُن شرکیہ وردوں میں ہوتا ہے۔ جنہیں جادوگر آہستہ آواز میں پڑھتا ہے۔

(۲) اس طریقے میں جنوں کو مدد کے لئے پکارا جاتا ہے جو کہ شرک ہے۔

(۳) جن اکثر و بیشتر جھوٹ بولتے ہیں اور خود جادوگر کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ جن سچا ہے یا جھوٹا، سو اس کی بات پر کس طرح اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ اور ہم نے خود بھی کئی جادوگروں کا تجربہ کیا ہے، ان میں سچے کم اور جھوٹے زیادہ تھے، اور کئی مریض ہمارے پاس آکر بتاتے ہیں کہ جادوگر کے کہنے کے مطابق انھیں نظر لگ گئی ہے۔ پھر ہم جب اُن پر قرآن مجید کو پڑھتے تو معلوم ہوتا کہ ان پر جنوں کا اثر ہے، نظر نہیں لگی سو اس طرح سے ان کا جھوٹ ثابت ہوجاتا ہے۔

مندرجہ بالا آٹھ طریقوں کے علاوہ دوسرے طریقے بھی ہوسکتے ہیں جو کہ مجھے معلوم نہیں ہیں۔

جادوگر کو پہچاننے کی نشانیاں:

مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت اگر کسی علاج کرنے والے شخص کے اندر پائی جاتی ہو تو یقین کرلینا چاہئے کہ یہ جادو ہے۔

(۱) جادوگر مریض سے اس کا اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے۔

(۲) جادوگر مریض کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا مثلاً قمیص، ٹوپی، رومال وغیرہ منگواتا ہے۔

(۳) جادوگر کبھی کوئی جانور بھی طلب کرلیتا ہے جسے وہ "بسم اللہ" پڑھے بغیر ذبح کرتا ہے۔ پھر اس کا خون مریض کے جسم پر ملتا ہے

اور پھر اُسے غیر آباد جگہ پر پھینک دیتا ہے۔

(۴) جادو والے منتر کو لکھنا۔

(۵) جادو والے منتر کو پڑھنا جو کہ کسی عام آدمی کی سمجھ بوجھ سے بالاتر ہوتا ہے۔

(۶) مریض کو ایسا حجاب دینا جس میں مربعات (ڈبے) بنے ہوئے ہوں اور اُن کے اندر چند حروف یا نمبر لکھے ہوئے ہوں۔

(۷) مریض کو یہ حکم دینا کہ وہ لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک معینہ مدت کے لئے کسی ایسے کمرے میں چلا جائے جہاں سُورج کی روشنی نہ پہنچتی ہو۔

(۸) مریض سے کبھی اس بات کا مطالبہ کرنا کہ وہ ایک معینہ مدت کے لئے جو کہ عموماً چالیس دن ہوتی ہے، پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور یہ علامت اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ یہ جادوگر جس جن سے خدمت لیتا ہے، وہ عیسائی ہے۔

(۹) مریض کو کچھ ایسی چیزیں دینا جنھیں زمین میں دفن کرنا ہوتا ہے۔

(۱۰) مریض کو کچھ ایسے کاغذ دینا جنھیں جلا کر اُن کے دھوئیں سے دھونی لینی ہوتی ہے۔

(۱۱) ایسے کلام کے ساتھ بڑبڑانا جسے سمجھا نہ جا سکے۔

(۱۲) جادوگر کبھی مریض کو اس کا نام، اس کے شہر کا نام اور جس وجہ سے وہ اس کے پاس آتا ہے، اس کے متعلق آتے ہی اُسے بتا دیتا ہے۔

(۱۳) جادوگر مریض کو ایک کاغذ میں یا پکی ہوئی مٹی کی پلیٹ میں چند حروف لکھ کر دیتا ہے۔ جنھیں پانی میں ملا کر مریض کو پینا ہوتا ہے۔

آپ کو اگر ان علامات میں سے کوئی ایک علامت کسی شخص میں موجود نظر آئے اور یقین ہو جائے کہ یہ جادوگر ہے تو اس کے پاس مت جائیں ورنہ آپ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان صادق آ جائے گا۔

"جو شخص کسی نجومی کے پاس آیا، پھر اس کی باتوں کی تصدیق کی تو اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کئے گئے دین پر کفر کیا"

یہ حدیث اپنے شواہد کے اعتبار سے حسن درجے کی ہے، اُسے البزار، احمد اور الحاکم نے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے۔

(صحیح الجامع، ۵۹۳۹)

شریعتِ اسلامیہ میں جادو کا حکم!

- جادو سیکھنے کا شرعی حکم۔
- جادوگر کے متعلق شرعی فیصلہ۔
- اہل کتاب کے جادوگر کے متعلق شرعی حکم
- کیا جادو کو جادو سے توڑا جا سکتا ہے۔
- جادو، کرامت اور معجزہ میں فرق۔
- شریعت میں جادوگر کے متعلق فیصلہ۔

(۱) امام مالکؒ فرماتے ہیں۔

"جادوگر جو جادو کا عمل کرتا ہو اور کسی نے اس پر جادو کا عمل نہ کیا ہو۔ اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔"

وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

ترجمہ:- سو میری رائے یہ ہے کہ وہ جب جادو کا عمل کرے تو اُسے قتل کر دیا جائے۔" الموطأ (۲۲۸)، کتاب العقول باب ما جاء فی الغیلة والسحر

(۲) امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

"جادوگر کی حد قتل ہے، اور یہ حضرت عمر، عثمان، ابن عمر، حفصہ، جندب بن عبداللہ، جندب بن کعب، قیس بن سعد، عمر بن عبدالعزیز رضوان اللہ علیہم سے مروی ہے اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ رحؒ اور امام مالکؒ کا ہے۔"

(۳) امام قرطبیؒ فرماتے ہیں۔

"مسلم جادوگر اور ذمی جادوگر کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ مسلم جادوگر جب از خود ایسے کلام سے جادو کرے، جس میں کفر پایا جاتا ہو تو اُسے توبہ کا موقع دیئے بغیر قتل کر دیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے، کیونکہ جادو کا عمل ایسا ہے جسے وہ خفیہ طور پر سر انجام دیتا ہے۔ جیسا کہ زندیق اور زانی اپنا کام خفیہ طور پر کرتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ اللہ نے جادو کو کفر کہا ہے۔

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔

اور یہی مذہب امام احمد بن حنبل، ابو ثور، اسحاق اور امام شافعی اور امام ابوحنیفہ رضوان اللہ علیہم کا ہے۔

امام قرطبیؒ نے امام شافعیؒ کا یہی مسلک بیان کیا ہے۔ جب کہ

اُن کا مشہور مسلک یہ ہے کہ جادوگر کو محض جادو کی وجہ سے قتل نہ کیا جائے۔ ہاں اگر وہ جادو کر کے کسی کو قتل کرتا ہے تو اُسے قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔ (تفسیر القرطبی جلد ۲۔ صفحہ ۴۸۔)

(۴) امام ابن منذرؒ فرماتے ہیں:

"کوئی شخص جب اس بات کا اعتراف کرلے کہ اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہے۔ جس میں کفر پایا جاتا ہے اور وہ اس سے توبہ نہیں کرتا تو اُسے قتل کر دینا واجب ہوگا، اور اسی طرح اگر دلیل سے یہ بات ثابت ہوجائے کہ اس نے واقعتاً کفریہ کلام کے ساتھ جادو کا عمل کیا ہے تو اُسے قتل کر دینا ضروری ہوگا۔

اور اگر اس نے ایسے کلام کے ساتھ جادو کیا ہو جس میں کفر نہیں مانا جاتا تو اُسے قتل کرنا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اگر جادوگر نے جادو کا عمل کر کے جان بوجھ کر دوسرے شخص کو ایسا نقصان پہنچایا جس سے قصاص واجب ہوجاتا ہے تو اس سے قصاص لیا جائیگا۔ اور اگر اس نقصان سے قصاص لازم نہیں آتا تو اس سے دیت وصول کی جائے گی۔ (تفسیر القرطبی جلد ۲ صفحہ ۴۸)

(۵) امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے (وَلَوْ اَنَّهُمْ آمَنُوْا وَاتَّقَوْا...) ان علماء نے دلیل لی ہے جو جادوگر کو کافر کہتے ہیں، اور وہ ہیں امام احمد بن حنبلؒ اور سلف صالحین کا ایک گروہ، جب کہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ (دوسری روایت کے مطابق۔ کہتے ہیں کہ جادوگر کافر تو نہیں ہوتا البتہ واجب القتل ہوتا ہے، بجالۃ بن عبدۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا تھا کہ ہر جادوگر مرد و عورت کو قتل کردو۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا، یہ اثر صحیح بخاری میں مروی ہے (جلد ۶ صفحہ ۲۵۷)

اور اسی طرح حضرت ام المومنین حفصہؓ کے متعلق بھی یہ مروی ہے کہ ایک لونڈی نے ان پر جادو کر دیا تو انھوں نے اُسے قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اور امام احمدؒ کہتے ہیں کہ جادوگر کو قتل کر دینا تین صحابہ کرامؓ سے صحیح ثابت ہے۔" (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

(۶) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"امام مالکؒ کا مسلک یہ ہے کہ جادوگر کا حکم زندیق کے حکم جیسا ہے، لہٰذا اگر اس کا جادو کرنا ثابت ہوجائے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اُسے قتل کر دیا جائے گا اور یہی مذہب امام احمدؒ کا بھی ہے۔ جب کہ امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ صرف ثبوت سے اُسے قتل نہیں کیا جائے گا، ہاں اگر وہ اعتراف کرلے کہ اس نے جادو کر کے کسی کو قتل کیا ہے، تو اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا؛ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۳۶)

خلاصۂ کلام:

مندرجہ بالا اقوال علماء وائمہ سے معلوم ہوا کہ اکثر علماء جادوگر کو قتل کر دینے کا حکم دیتے ہیں۔ جب کہ امام شافعیؒ صرف اس شکل میں اس کے قتل کے قائل ہیں۔ جب وہ جادو کر کے کسی کو قتل کر دے تو اُسے بھی قصاصاً قتل کر دیا جائے گا۔

اہل کتاب کے جادوگر کا حکم:

امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب بھی واجب القتل ہے، کیونکہ ایک تو اس سلسلے میں وارد احادیث تمام جادوگروں کو شامل ہیں۔ جن میں اہل کتاب کے جادوگر بھی آجاتے ہیں۔ اور دوسرا اس لئے کہ جادو ایک ایسا جرم ہے جس سے قتل مسلم لازم آتا ہے اور جس طرح قتل مسلم کے بدلے میں ذمی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جادو کے بدلے میں بھی اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ (المغنی جلد ۱۔ صفحہ ۱۱۵)

امام مالکؒ کہتے ہیں کہ ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہے۔ الاّ یہ کہ وہ جادو کے عمل سے کسی کو قتل کر دے تو اُسے بھی قتل کر دیا جائے گا۔ (فتح الباری جلد ۱۔ صفحہ ۲۳۶)

امام شافعیؒ کا مسلک بھی وہی ہے جو امام مالکؒ کا ہے۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۳۶۔)

امام ابن قدامہؒ نے بھی امام مالکؒ وامام شافعیؒ کے مذہب کی تائید کی ہے، نیز کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لبید بن اعصم کو قتل نہیں کیا تھا۔ حالانکہ اس نے آپؐ پر جادو کیا تھا، سو ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں، لیکن اگر جادو کے عمل سے کوئی آدمی قتل ہوجاتا ہے تو قصاص طور پر قتل کر دیا جائے گا اور اس بات کی دوسری دلیل یہ ہے کہ اہل کتاب کو شرک کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ شرک جادو سے بڑا جرم ہے تو جادو کے جرم پر بھی ساحر اہل کتاب واجب القتل نہیں ہوگا۔ (المغنی جلد ۱، صفحہ ۱۱۵)

کیا جادو کا علاج جادو سے کیا جاسکتا ہے۔

(۱) امام ابن قدامہؒ کہتے ہیں:
"جادو کا توڑ اگر قرآن سے کیا جائے یا ذکر اذکار سے یا ایسے کلام سے کیا جائے جس میں شرعاً کوئی قباحت نہ ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جادو کا علاج جادو سے کیا جائے تو اس بارے میں امام احمد بن حنبلؒ نے توقف کیا ہے۔
"المغنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۴"

(۲) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:
"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (النشرۃ من عمل الشیطان) یعنی احمد، ابوداؤد، حافظ ابن حجرؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (المغنی جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۳)
"جادو کا توڑ شیطانی عمل ہے" اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جادو کا علاج اگر خیر کی نیّت سے ہو تو درست ہوگا ورنہ درست نہیں ہوگا"۔
اور ہم سمجھتے ہیں کہ جادو کے علاج کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) جائز علاج جو کہ قرآن مجید اور مسنون اذکار اور دعاؤں سے ہوتا ہے۔
(۲) ناجائز علاج جو کہ شیطانوں کا تقرب حاصل کرکے اور انھیں مدد کے لئے پکار کے جادو ہی کے ذریعے ہوتا ہے۔ اور یہی علاج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث سے مراد ہے سو ایسا علاج کس طرح سے درست ہوسکتا ہے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جادوگروں کے پاس جانے سے روکا ہے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنے کو کفر قرار دیا ہے"۔
امام ابن قیمؒ نے بھی جادو کے علاج کی یہی دو قسمیں ذکر کی ہیں اور اُن میں سے پہلی کو جائز اور دوسری کو ناجائز قرار دیا ہے۔

کیا جادو کا علم سیکھنا درست ہے؟

(۱) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:
"اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ) میں اس بات کی دلیل ہے کہ جادو کا علم سیکھنا کفر ہے۔
(فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۵)

(۲) ابن قدامہؒ کا کہنا ہے کہ
"جادو سیکھنا اور سکھانا حرام ہے اور اس میں اہلِ علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، سوائے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے خواہ اس کی تحریم کا عقیدہ رکھے یا اباحت کا"۔ (المغنی جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۶)

(۳) ابوعبداللہ رازیؒ کہتے ہیں:
"جادو کا علم بُرا ہے نہ ممنوع ہے، اس پر محققین علماء کا اتفاق ہے، کیونکہ ایک تو علم بذاتِ خود معزز ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ "کہہ دیجئے کہ کیا عالِم اور جاہل برابر ہوتے ہیں" اور دوسرا اس لئے کہ اگر جادو کا علم حاصل کرنا درست نہ ہوتا تو اس میں اور معجزہ میں فرق کرنا ناممکن ہوتا، سو ان دونوں میں فرق کرنے کے لئے جادو کا علم سیکھنا واجب ہے، اور جو چیز واجب ہوتی ہے وہ حرام اور بُری کیسے ہوسکتی ہے۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)

(۴) حافظ ابن کثیرؒ امام رازیؒ کے مسلک مذکور کی تردید میں لکھتے ہیں:
"رازی کا کلام درج ذیل کئی اعتبارات سے قابلِ مواخذہ ہے"!
(۱) اُن کا یہ کہنا کہ جادو کا علم حاصل کرنا بُرا نہیں، تو اس سے اُن کی مُراد اگر یہ ہے کہ جادو کا علم حاصل کرنا عقلاً بُرا نہیں، تو اُن کے مخالف معتزلہ اس بات سے انکار کرتے ہیں، اور اگر ان کی مراد یہ ہے کہ جادو سیکھنا شرعاً بُرا نہیں، تو اس آیت (وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوْا الشَّیَاطِیْنُ) میں جادو سیکھنے کو بُرا کہا گیا ہے۔ نیز صحیح مُسلم میں رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یوں مروی ہے:
"جو بھی کسی جادوگر یا نجومی کے پاس آیا اس نے شریعتِ محمدیہ سے کفر کیا۔
اور سنن اربعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فرمان یوں آتا ہے:
"جس نے گرہ باندھی اور پھر اس میں جھاڑ پھونک کی تو گویا اُس نے جادو کیا"۔
(۲) اُن کا یہ کہنا کہ جادو سیکھنا ممنوع بھی نہیں اور اس پر محققین علماء کا اتفاق ہے تو مذکورہ آیت اور حدیث کی موجودگی میں یہ ممنوع کیسے نہیں ہوگا؟" اور محققین علماء کا اتفاق تو تب ہو جب اس سلسلے میں اُن کی عبارات موجود ہوں، سو کہاں ہیں وہ عبارات؟
(۳) آیت (قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ) میں جادو کے علم کو داخل کرنا بھی درست نہیں، کیونکہ اس میں صرف علم شرعی رکھنے والے علماء کی تعریف کی گئی ہے۔

(۴) یہ کہنا کہ "جادو اور معجزہ کے درمیان فرق کرنے کے لئے علم جادو حاصل کرنا واجب ہے" کیسے درست ہو سکتا ہے، جب کہ صحابۂ کرام، تابعین اور ائمۂ کرام جادو کا علم نہ رکھنے کے باوجود معجزات کو جانتے تھے اور ان میں اور جادو میں فرق کر لیتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۱۔ صفحہ ۱۴۵)

(۵) ابُوحیانؒ البحر المحیط میں کہتے ہیں:

"جادو کا علم اگر ایسا ہو کہ اس میں ستارے اور شیاطین جیسے غیر اللہ کی تعظیم ہو اور ان کی طرف ایسے کام منسوب کئے جائیں جنھیں صرف اللہ ہی کر سکتا ہے، تو ایسا علم حاصل کرنا بالاجماع کفر ہے، اور اسی طرح اگر اس علم کے ذریعے قتل کرنا اور خاوند بیوی اور دوستوں کے درمیان جُدائی ڈالنا مقصود ہو تو تب بھی اُسے حاصل کرنا قطعًا درست نہیں ہوگا۔ اور اگر جادو کا علم دہم، فریب اور شعبدہ بازی کی قسم سے ہو تو بھی اُسے نہیں سیکھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ باطل کا ایک حصّہ ہے، اور اس کے ذریعے اگر کھیل تماشہ اور لوگوں کا دل بہلانا مقصود ہو تو تب بھی اُسے سیکھنا مکروہ ہے۔"

(روائع البیان جلد ۱۔ صفحہ ۸۵)

جادُو، کرامتؔ اور معجزہ میں فرق:

امام المازریؒ اس فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جادو کرنے کے لئے جادوگر کو چند اقوال و افعال سرانجام دینا پڑتے ہیں، جب کہ کرامت میں اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ اتفاقًا واقع ہو جاتی ہے۔ اور رہا معجزہ تو اس میں باقاعدہ چیلنج ہوتا ہے جو کہ کرامت میں نہیں ہوتا۔" (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۲۲۳)

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

"امام الحرمین نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جادو فاسق و فاجر آدمی کرتا ہے اور کرامت فاسق سے ظاہر نہیں ہوتی، سو جس آدمی سے کوئی خلاف عادت کام واقع ہو اس کی حالت کو دیکھنا چاہئے، اگر وہ دین کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو تو اس کے ہاتھوں خلاف عادت واقع ہونیوالا کام کرامت سمجھنا چاہئے، اور اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اسے جادو تصور کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ یقینًا شیطانوں کی مدد سے وقوع پذیر ہوا ہے۔" (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۳)

تنبیہ:

بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی جادوگر نہیں ہوتا اور نہ اُسے جادو کے متعلق کچھ معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ بعض کبیرہ گناہوں کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود اس کے ہاتھوں بھی کئی خلاف عادات کام ہو جاتے ہیں، اور ایسا شخص یا تو اہل بدعت میں ہوتا ہے یا قبروں کے پجاریوں میں سے، سو اس کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا کہ شیطانوں نے اس کی مدد کی ہے تاکہ لوگ اس کی بدعات کی پیروی کریں اور سنتِ نبویہ کو چھوڑ دیں، اور یہ بات خاص طور پر صوفیاء میں پائی جاتی ہے۔

جادو کا توڑ:

اس حصّے میں ہم جادو کی اقسام کے بارے میں گفتگو کریں گے اور یہ واضح کریں گے کہ جادو کس طرح اثر انداز ہوتا ہے اور قرآن وسنت سے اس کا علاج کیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو اس کتاب میں جادو کے علاج سے متعلق کچھ ایسی چیزیں نظر آئیں گی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نصًا تو ثابت نہیں ہیں، لیکن ان عمومی قواعد کے تحت آجاتی ہیں، جو قرآن وسنت سے ثابت ہیں۔ مثلاً آپ پائیں گے کہ قرآن مجید کی ایک آیت یا مختلف سورتوں کی کئی آیات کو علاج میں تجویز کیا گیا ہے، تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت آجاتی ہے۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ

ترجمہ: "اور ہم نے قرآن مجید کو اتارا جو کہ مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۲)

چند علماء کا کہنا ہے کہ اس شفاء سے مراد معنوی شفاء یعنی شک، شرک اور فسق وفجور سے شفا ہے، اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ اس شفاء سے مراد معنوی اور حسّی دونوں ہیں، اور اس سلسلے میں سب سے اہم دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے۔ جس میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس آئے جب وہ ایک عورت پر دم کر رہی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عَالِجِيْهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ: یعنی اس کا علاج قرآن مجید سے کرو"

(الصحیحۃ للالبانی ۱۹۳۱)

اور اگر آپ اس حدیث میں غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کتاب اللہ (قرآن مجید) کو علاج قرار دیا ہے اور اس کی کسی آیت یا سورۃ کی تخصیص نہیں فرمائی۔ سو پورا قرآن شفا ہے اور ہم نے خود کئی بار تجربہ کیا ہے کہ قرآن مجید نہ صرف جادو، حسد اور آسیب زدہ کا علاج ہے بلکہ اس میں جسمانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔
اگر کوئی شخص اعتراض کرے اور کہے کہ ہر آیت کے لئے خاص دلیل کا ہونا ضروری ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں مرض کا علاج فلاں آیت کے ساتھ کیا تھا، تو اس شخص سے ہم گذارش کریں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ایک عام قاعدہ وضع کر دیا ہے جو صحیح مُسلم کی ایک حدیث میں مذکور ہے، اس میں آتا ہے کہ چند لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گذارش کی کہ ہم جاہلیت کے دور میں دم وغیرہ کیا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اعرضوا علیٰ رقاکم، لاباس بالرقیۃ مالم تکن شرکا"

ترجمہ: "اپنے دم وغیرہ مجھ پر پیش کرو اور ہر ایسا دم درست ہے جس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔"

(مسلم کتاب السلام شرح نووی جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷)

سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن، سنّت، دُعاؤں اور اذکار سے اور حتیٰ کہ جاہلیت والے دم وغیرہ سے علاج ہو سکتا ہے۔ شرط یہ کہ اس میں شرک نہ پایا جاتا ہو۔ اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور جادو کی ہر قسم کا ذکر کر کے اس کا توڑ اور شرعی علاج بتاتے ہیں ـــ

جادُو سے بچنے کے لئے احتیاطی اقدامات:

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ بندش جماع کا جادو عموماً نوجوانوں پر اس وقت کیا جاتا ہے جب وہ شادی کرنے کا ارادہ کر رہے ہوتے ہیں۔ خاص کر اس وقت جب وہ ایسے معاشرے میں رہائش پذیر ہوں جس میں بدبخت جادوگروں کی کثرت ہو ایسے میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دولہا اور دُلہن جادو سے بچنے کے لئے قلعہ بند نہیں ہو سکتے تاکہ اگر اُن پر جادو کیا جائے تو وہ اس کے اثر سے محفوظ رہیں۔

اس اہم سوال کا جواب یہ ہے کہ ہاں، ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ابھی ہم اس سے بچنے کے لئے چند ضروری احتیاطی اقدامات ذکر کریں گے، لیکن اس سے پہلے ایک قصّہ پڑھ لیجئے۔

ایک نوجوان جو شریعتِ الٰہی کا پابند تھا، اپنی بستی اور گرد و نواح میں لوگوں کو توحید خالص کی طرف بُلاتا تھا۔ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو جادوگروں کے پاس جانے سے ڈراتا تھا اور انہیں واضح طور پر آگاہ کیا کرتا تھا کہ جادو کفر ہے اور جادوگر ایک ناپاک انسان اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہوتا ہے، اس کی بستی میں ایک مشہور جادوگر رہائش پذیر تھا۔ اور جب بھی کوئی نوجوان شادی کرنے کا ارادہ کرتا، اس جادوگر کے پاس جاتا اور اس سے کہتا:

"میں فلاں دن شادی کرنے والا ہوں اور تمہارا کوئی مطالبہ ہو تو بتاؤ۔"

چنانچہ جادوگر اس سے ایک بڑی رقم کا مطالبہ کرتا، جسے وہ نوجوان بغیر کسی تردّد کے ادا کر دیتا۔ اور اگر وہ اس رقم کی ادائیگی نہیں کرتا تو جادوگر بندش جماع کا اس پر جادو کر دیتا، نتیجتاً وہ اپنی بیوی کے قریب جانے کے قابل نہ رہتا، اور اپنے اوپر کئے گئے جادو کے علاج کے لئے اُسے پھر اس جادوگر کے پاس آنا پڑتا اور اس بار اسے پہلے سے کئی گنا زیادہ رقم ادا کرنی پڑتی۔

اس نیک نوجوان نے اس جادوگر کے خلاف اعلان جنگ کر رکھا تھا، ہر خاص و عام مجلس میں اور ہر منبر پر اس کا نام لے کر اسے رسوا کرتا تھا اور لوگوں کو اس کے پاس جانے سے منع کرتا تھا۔ ابھی اس نوجوان نے شادی نہیں کی تھی، اور لوگ اس کی شادی کے دن کا انتظار کر رہے تھے، تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ جادوگر اس سے کیا سلوک کرتا ہے اور کیا یہ نوجوان جادوگر سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ پائے گا یا نہیں؟

نوجوان نے شادی کا پروگرام بنا لیا۔ اور اس سے کچھ دن پہلے میرے پاس آیا، اور پورا قصّہ مجھے بتاتے ہوئے کہنے لگا۔

جادوگر مجھے دھمکیاں دے رہا ہے اور لوگ بھی اس انتظار میں ہیں کہ اب غلبہ کس کا ہوگا؟ تو کیا آپ جادو سے بچنے کے لئے مجھے کچھ احتیاطی اقدامات کے بارے میں آگاہ کریں گے؟ اور یہ یاد رہے کہ جادوگر اپنے طور پر جو کچھ کر سکتا ہے کرے گا کیونکہ میں نے لوگوں کے سامنے اس کی بہت توہین کی ہے۔

میں نے نوجوان سے کہا: ہاں، میں آپ کی اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہوں لیکن اس کی ایک شرط ہے۔

نوجوان نے پوچھا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا تم جادوگر کے پاس یہ پیغام بھیج دو کہ تم فلاں دن شادی کرنے والے ہو، اور چیلنج کرو کہ وہ اور اس کے مددگار جادوگر جو کچھ کر سکتے ہوں سو کریں اور لوگوں کو بھی بتا دو کہ تم نے اُسے چیلنج کر رکھا ہے۔

نوجوان نے متردد ہو کر پوچھا! آپ جو کچھ کہہ رہے کیا آپ کو اس پر یقین ہے؟

میں نے کہا: ہاں، مجھے یقین ہے کہ ہمیشہ مومنوں کو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور جرم پیشہ لوگ ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔

میں نے اُسے احتیاطی اقدامات سے آگاہ کیا اور وہ چلا گیا، اور بستی میں پہنچتے ہی اس نے جادوگر کو چیلنج کر دیا کہ وہ اس کی شادی کے موقعہ پر جو کچھ کر سکتا ہے، کر گزرے۔ لوگ بھی شدت سے اس کی شادی کے دن کا انتظار کرنے لگ گئے۔ نوجوان نے میری ہدایات کے مطابق احتیاطی اقدامات کر لئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ اس کی شادی ہو گئی اور اس نے اپنی بیوی سے صحبت بھی کر لی اور جادوگر کا جادو بے اثر ہو کر رہ گیا، لوگ حیران ہو گئے۔ اس نوجوان کو عزت مل گئی اور جادوگر کا رعب ودبدبہ خاک میں مل گیا، **وَلِلّٰہِ الحمد والمنۃ**...... اور وہ احتیاطی اقدامات درج ذیل ہیں۔

(۱) مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور کے سات دانے صبح نہار منہ کھالیں اور اگر مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور نہ ملے تو کسی بھی شہر کی عجوہ کھجور استعمال کر سکتے ہیں، حدیث نبویؐ میں آتا ہے:

"جو شخص عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کے وقت کھا لیتا ہے اُسے زہر اور جادو کی وجہ سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"

(بخاری جلد ۱ ص ۹۴۹ کتاب الطب باب الدوا بالعجوۃ للسحر)

(۲) دوسری احتیاطی تدبیر وضو ہے، کیونکہ باوضو مسلمان پر جادو اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اور وہ فرشتوں کی حفاظت میں رات گذارتا ہے، ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ جب بھی کروٹ بدلتا ہے فرشتہ اس کے حق میں دُعا کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اپنے اس بندے کو معاف کر دے۔ کیونکہ اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری"۔

(طبرانی فی الاوسط امام المنذری نے الترغیب جلد ۲ صفحہ ۱۳ میں اس کی سند کو اچھا کہا ہے)

(۳) باجماعت نماز کی پابندی، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی پابندی کی وجہ سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں سستی برتنے کی وجہ سے شیطان اس پر غالب آجاتا ہے اور جب وہ غالب آجاتا ہے تو اس میں داخل بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس پر جادو بھی کر سکتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "کسی بستی میں جب تین آدمی موجود ہوں اور وہ باجماعت نماز ادا نہ کریں تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے، سو تم جماعت کے ساتھ رہا کرو، کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو شکار کرتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے"۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۴، مسلم جلد ۶ صفحہ ۶۳ شرح نودی)

(۴) قیام اللیل:

جو شخص جادو کے اثر سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہونا چاہے اُسے قیام لیل ضرور کرنا چاہئے، کیونکہ اس میں کوتاہی کر کے انسان خود بخود اپنے اوپر شیطان کو مسلط کر لیتا ہے اور اس کے مسلط ہونے کی صورت میں اس کے لئے جادو کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو صبح ہونے تک سویا رہتا ہے اور قیام لیل کے لئے بیدار نہیں ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے"۔

(سنن ابوداؤد ۵۵۶)

" اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں: "جو شخص وتر پڑھے بغیر صبح کرتا ہے اس کے سر پر ستر ہاتھ لمبی رسی کا بوجھ پڑ جاتا ہے"۔

(فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۵، اور اس کی سند کو حافظ ابن حجرؒ نے اچھا قرار دیا ہے)

(۵) بیت الخلاء میں جاتے ہوئے اس کی دُعا پڑھنا: ناپاک جگہ پر شیطانوں کا گھر اور ٹھکانہ ہوتا ہے، اس لئے اس میں کسی مسلمان کی موجودگی کو شیطان غنیمت تصور کرتے ہیں، اور مجھے خود ایک شیطان جن نے بتایا تھا کہ وہ ایک شخص میں داخل ہو جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ جب اس نے بیت الخلاء میں جاتے ہوئے دخول خلاء کی دُعا نہیں پڑھی تھی، اور ایک اور جن نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک طاقتور اسلحہ عطا کیا ہے۔ جس کے ذریعے تم ہمارا خاتمہ کر سکتے ہو، میں نے کہا وہ کیا ہے؟ تو اس نے جواباً کہا کہ وہ مسنون اذکار ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

(بخاری جلد ۱، صفحہ ۲۹۲ مسلم جلد ۴ صفحہ ۷۰، شرح نودی)

(۶) نماز شروع کرتے وقت شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا: حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے شروع میں یہ دُعا پڑھتے ہوئے دیکھا:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا، (تین مرتبہ) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

مِنْ نَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ وَھَمْزِہٖ "سنن ابوداؤد صحیح الکلم الطیب ۵۵ اس کی سند صحیح ہے۔

(۷) شادی کے بعد اپنی بیوی کی پیشانی پر دایاں ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ "

(سنن ابوداؤد صحیح الکلم الطیب ۱۵۵-۱ اسنادہٗ حسن)

(۸) ازدواجی زندگی کا آغاز نماز کے ساتھ کیا جائے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں، "شادی کے بعد آپ جب اپنی بیوی کے پاس جائیں تو اُسے حکم دیں کہ وہ آپ کے پیچھے دو رکعات نماز ادا کرے، پھر آپ یہ دعا پڑھیں۔

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ اَھْلِیْ، وَبَارِکْ لَھُمْ فِیَّ اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ بَیْنَنَا مَا جَمَعْتَ بِخَیْرٍ، وَفَرِّقْ بَیْنَنَا اِذَا فَرَّقْتَ اِلَی الْخَیْرِ"

(طبرانی الالبانی نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے)

(۹) وقت جماع احتیاطی تدبیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تم میں سے کوئی بھی جب اپنی بیوی سے جماع کرنا چاہے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۲۹۱ و مسلم)

اگر اس جماع کے بعد انھیں بچہ دیا جاتا ہے تو شیطان اسے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔" اور مجھے ایک جن نے توبہ کرنے اور مسلمان ہونے کے بعد بتایا تھا کہ وہ توبہ سے پہلے مریض کے ساتھ شریک ہو جاتا تھا جب وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا تھا، کیونکہ وہ یہ دعا نہیں پڑھتا تھا۔ سو یہ دعا بہت بڑا خزانہ ہے۔ جس کی قیمت ہمیں معلوم نہیں ہے۔

(۱۰) سونے سے پہلے وضو کریں، پھر آیت الکرسی پڑھ لیں اور اللہ کو یاد کرتے کرتے سو جائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک شیطان نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا تھا:

"جو شخص سونے سے پہلے آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے، صبح ہونے تک ایک فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور شیطان اس کے قریب نہیں آسکتا۔" یہ بات جب ابوہریرہؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی تو آپؐ نے فرمایا: "اُس نے سچ کہا ہے حالانکہ وہ جھوٹا ہے۔

(بخاری جلد صفحہ ۴۸۷)

(۱۱) نمازِ فجر کے بعد یہ دعا ۱۰۰ سو مرتبہ پڑھیں:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

اور حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص بھی یہ دعا ۱۰۰ سو مرتبہ صبح کے وقت پڑھ لیتا اُسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے لئے ۱۰۰ سو نیکیاں لکھ دیجاتی ہیں، اس سے ۱۰۰ سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور شام ہونے تک وہ شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔"

(بخاری جلد ۶ صفحہ ۳۳۸۔ مسلم جلد ۱۷ صفحہ ۱۷، شرح نووی)

(۱۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ، وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ"

اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی یہ دعا پڑھ لیتا ہے، شیطان اس کے متعلق کہتا ہے: "یہ آج کے دن مجھ سے محفوظ ہو گیا۔"

(سنن ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۲۷- امام نووی نے الاذکار ۲۶ میں اور شیخ الالبانی نے الکلم الطیب کی تخریج ۷۹ میں اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۱۳) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ، وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ"

(جامع الترمذی جلد ۵ صفحہ ۱۳۲، حسن غریب صحیح)

(۱۴) گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ، تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

کیونکہ یہ دعا پڑھنے سے آپ کو یہ خوشخبری (اللہ کی طرف سے) ملتی ہے: "یہ دعا تجھے کافی ہے، تجھے بچا لیا گیا ہے اور تجھے سیدھا راستہ دکھایا گیا ہے، اور شیطان تجھ سے دور ہو گیا ہے، اور وہ دوسرے شیطان سے کہتا ہے، تو اس آدمی پر کیسے غلبہ حاصل کر سکتا ہے۔ جب کہ اُسے ہدایت دے دی گئی ہے اور اس کی حفاظت کر دی گئی ہے۔ اور اُسے بچا لیا گیا ہے؟

(سنن ابوداؤد جلد ۴ صفحہ ۳۲۵- جامع ترمذی جلد ۵ صفحہ ۴۹۰ حسن صحیح)

(۱۵) صبح و شام یہ دعا پڑھا کریں:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝

سو یہ ہیں وہ احتیاطی اقدامات جنھیں اختیار کرکے انسان ہر قسم کے جادو سے عموماً اور بندش جماع کے جادو سے خصوصاً قلعہ بند ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مخلص ہو اور اس علاج پر اس کو یقین کامل حاصل ہو۔

(مسلم جلد ۱۷، صفحہ ۳۲، شرح نووی)

(جاری) ——— (باقی آئندہ شمارے میں)

ہفت گوہر

دُعاءِ مُبارک

از سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابن السنی اور امام ابوالقاسم طبرانی اور امام مستغفری نے حضرت ابان ابن ابی عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے اپنے استاد حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ خلیفہ عبدالملک نے (اپنی حکومت کے مدینے میں لگے ہوئے گورنر) حجاج ابن یوسف کو (میرے متعلق) یہ لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص حضرت انس ابن مالک کا بہت خیال رکھنا (ان کی مجلس میں جایا کرو ان کی (مالی) خدمت بھی کرو اور بہت اکرام و عزت سے پیش آیا کرو" چنانچہ ایک مرتبہ میری اس (حجاج ابن یوسف) سے ملاقات ہوئی تو مجھ سے کہنے لگا کہ میں آپ کو اپنی (فوج کے) گھوڑے دکھانا چاہتا ہوں پھر آپ مجھے بتائیں کہ جو گھوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ان میں اور انمیں کیا فرق ہے۔ منشا اس گستاخ کا یہ تھا کہ میرے گھوڑے بہت شاندار ہیں) پھر وہ اپنے گھوڑے میرے سامنے لایا تو میں نے کہا کہ اُن میں اور انمیں زمین آسمان کا فرق ہے اُن گھوڑوں کی لید اور پیشاب اور گھاس میں بھی اجر و ثواب تھا اور تیرے یہ گھوڑے ریا اور نمائش کے لئے اکٹھے کئے گئے ہیں چنانچہ حجاج (ابن یوسف میری اس بات پر بہت غضب ناک ہوا اور لال پیلا ہو کر) کہنے لگا کہ اگر تیرے متعلق امیرالمومنین (خلیفہ عبدالملک) کا خط آیا ہوا نہ ہوتا تو میں تیرا یہ سر یہیں (گردن پر سے) اُڑا دیتا جس پر تیری دونوں آنکھیں ہیں تو میں نے کہا (کیوں جھک مارتا ہے) تجھ میں یہ طاقت ہی نہیں (کہ تو مجھکو تکلیف پہنچا سکے) کہنے لگا کیوں (مجھ میں طاقت نہیں کیا میرے پاس حکومت نہیں ہے فوج نہیں ہے؟ میں نے کہا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو ایک ایسی دعا تعلیم فرما رکھی ہے جس کو میں پڑھتا ہوں پھر نہ کسی شیطان سے ڈرتا ہوں اور نہ کسی بادشاہ اور موذی درندے کا خوف کرتا ہوں۔ حجاج (یہ سنکر نرم پڑا اور لجاجت سے) کہنے لگا کہ وہ دعا میرے بیٹے کو سکھا دیجئے میں نے انکار کر دیا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ان سے درخواست کر کہ تجھکو وہ دعا سکھا دیں (میں نے اس سے بھی انکار کر دیا یہاں تک حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان تھا آگے ان کے شاگرد) حضرت ابان رح فرماتے ہیں کہ جب (میرے مخدوم اور استاد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ بیمار ہوئے اور) ان کے انتقال کا وقت قریب ہو گیا تو آپ نے مجھے بلا لیا اور فرمایا کہ ابو حمدان اب ہماری اور تمہاری جدائی کا وقت ہے اور (تم نے میری بہت خدمت کی ہے اس لئے) میری نظر میں تمہاری بہت قدر ہے اب میں تمکو وہ دعا سکھاتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ــــــ نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی (دیکھو میری یہ ہدایت محفوظ رہے کہ) تم یہ دعا ایسے شخص کو ہرگز مت سکھانا جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا وہ دعاءِ مبارک یہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَھْلِیْ وَمَالِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَعْطَانِیْہِ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ

الْعَلِيْمُ۔ بِسْمِ اللّٰہِ اِفْتَتَحْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ اَللّٰہُ اللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَسْئَلُكَ اَللّٰھُمَّ بِخَیْرِكَ مِنْ خَیْرِكَ الَّذِیْ لَا یُعْطِیْهِ اَحَدٌ غَیْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ اِجْعَلْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ وَحْفَظْنِیْ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ خَلَقْتَهٗ وَاَحْتَرِزُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ خَلَقْتَهٗ وَاَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ وَاُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۝ وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ یَمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ یَسَارِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمِنْ فَوْقِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمِنْ تَحْتِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۳۱۲)

دُعاءِ فَراغ

از حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جب حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصالحت فرما کر خلافت سے دستبردار ہوگئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کا ایک لاکھ درہم سالانہ وظیفہ مقرر فرما دیا۔ پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سال آپ کا وظیفہ روک لیا تو آپ کو بہت سخت تنگی پیش آئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے (قلم) دوات منگائی تاکہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں اور انکو اپنے متعلق یاد دہانی کراؤں پھر میں (کسی وجہ سے) رک گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ اے حسن تم کس طرح ہو تو میں نے عرض کیا نانا جان خیریت سے ہوں پھر میں نے روپیہ نہ آنیکی شکایت کی (اور اپنی تکلیف اور پریشانی کا اظہار کیا) تو آپ نے فرمایا کہ تم نے (قلم) دوات منگائی ہے تاکہ اپنی جیسی مخلوق کو خط لکھو اور یاد دہانی کراؤ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ تو اب میں کیا کروں آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رَجَاءَكَ۔ وَاقْطَعْ رَجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْ اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی لِسَانِیْ مِمَّا اَعْطَیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخُصَّنِیْ بِهٖ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نے اس ورد میں ایک ہفتہ پورا نہیں کیا تھا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ کو پندرہ لاکھ درہم بھیج دیئے تو میں نے خدا تعالیٰ کے شکر میں عرض کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا یَنْسٰی مَنْ ذَکَرَهٗ وَلَا یُخَیِّبُ مَنْ دَعَاهُ (یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو اس بندہ کو نہیں بھولتا جو اس کو یاد کرے اور اس بندے کو محروم نہیں رکھتا جو اس کو پکارے) پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے حسن رضی اللہ عنہ تم کس طرح ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) خیریت سے ہوں اور میں نے آپ سے اپنا واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا اے میرے بچے یہی حال ہے اس شخص کا جو خالق سے لو لگائے اور مخلوق سے امید نہ رکھے۔ (صواعق محرقہ ص ۸۳)

دُعاءِ خلاص

از حضرت موسیٰ کاظم ابن حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ابن خلکان نے حضرت موسیٰ کاظم ابن جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ ہارون رشید نے آپ کو بغداد میں قید کر دیا۔ پھر ایک دن اپنی پولس کے افسر کو بلایا اور اس سے کہا کہ میں نے خواب میں ایک حبشی کو دیکھا ہے جس کے پاس ایک خنجر تھا اور اس نے کہا کہ تم موسیٰ رضی اللہ عنہ ابن جعفر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو ورنہ اس خنجر سے تم کو ہلاک کر دونگا تو تم جاؤ اور ان کو چھوڑ دو اور تیس ہزار درہم ان کو دو اور ان سے کہو کہ اگر آپ ہمارے پاس (بغداد میں) قیام فرمانا چاہیں تو آپ کی مرضی کے مطابق ہمارے پاس سب انتظام ہے اور اگر آپ مدینہ منورہ جانا چاہیں تو وہاں تشریف لے جائیے۔ پولس افسر کا بیان ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور آپ سے عرض کیا کہ میں نے تو آپ کے معاملہ میں بڑی عجیب بات دیکھی ہے تو آپ کو اس شدت سے خلیفہ نے قید کیا تھا یا اتنی عاجزی نے

ب کو چھوڑا) آپ نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں کہ میں سو رہا
تھا تو اچانک میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم —
(خواب میں) تشریف لائے اور فرمایا اے (میرے بچے) موسیٰ
تم کو مظلومی کی حالت میں قید کیا گیا ہے تو ان کلمات کو
ادا کرنا کہ تو آج کی رات قید خانے میں نہ گزارے۔

یَا سَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ وَیَا سَابِقَ کُلِّ فَوْتٍ وَیَا کَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَمُنْشِرَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ اَسْئَلُكَ — بِاَسْمَائِكَ الْعِظَامِ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَكْبَرِ الْمَخْزُوْنِ الْمَسْلُوْنِ الَّذِیْ لَمْ یَطَّلِعْ عَلَیْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ یَا حَلِیْمًا ذَا اَنَاةٍ لَا یَقْدِرُ عَلٰی اَنَاتِهٖ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَطِعُ مَعْرُوْفُهٗ اَبَدًا وَلَا نُحْصِیْ لَهٗ عَدَدًا فَرِّجْ عَنِّیْ۔

چنانچہ (میں نے یہ دعاء پڑھی پھر) جو کچھ ہوا وہ تم نے دیکھ لیا (یہ ہر مصیبت اور پریشانی دور کرنے کے لئے ہے۔
(حیاۃ الحیوان جلد اول صفحہ ۱۳۰)

دُعاءِ خضر علیہ السلام

از حضرت علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے ایک صاحب کو دیکھا جو خانہ کعبہ کے پردوں سے چمٹے ہوئے یہ دعاء کر رہے تھے۔

یَا مَنْ لَّا یَشْغَلُهٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ وَّیَا مَنْ لَّا تُغَلِّطُهُ الْمَسَائِلُ وَیَا مَنْ لَّا یَتَبَرَّمُ بِاِلْحَاحِ الْمُلِحِّیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِكَ وَحَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ۔

تو میں نے ان سے کہا کہ اے اللہ کے بندے ذرا یہ دُعا مجھکو دوبارہ سنا دیجئے تو انہوں نے کہا کہ کیا تم نے یہ دعاء سن لی۔ میں نے کہا جی ہاں تو انہوں نے (مجھ کو دوبارہ وہ دعاء سنائی اور اس کے بعد) فرمایا کہ میں خضر ہوں اور میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں خضر کی جان ہے کہ جو اللہ کا بندہ فرض نماز کے بعد اس دعاء کو ایک مرتبہ پڑھ لے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا روئے زمین کے درختوں کے پتوں کے برابر ہوں۔ (روح المعانی ج ۱۵ ص ۲۹۵ عن الخطیب و ابن عساکر)

دُعاءِ نُصرت

از حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

حضرت عبداللہ ابن فضل ابن ربیع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ خلیفہ ابو جعفر نے سنہ ۱۴۷ھ میں حج کیا پھر مدینہ منورہ آیا اور اپنے وزیر حضرت ربیع سے کہا کہ جعفر ابن محمد (یعنی حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) کے پاس کسی شخص کو بھیجو جو اسکو میرے پاس گرفتار کر کے لائے (کیونکہ میں اس کو قتل کرنا چاہتا ہوں) اگر میں اسکو قتل نہ کروں تو خدا تعالیٰ مجھ کو ہلاک کرے تو حضرت ربیع جان بوجھکر غافل ہو گئے تاکہ (کچھ روز گزر جائیں اور یہ کمبخت) ان کو بھول جائے پھر اس نے حضرت ربیع سے ان کا ذکر کیا کہ اس کے پاس کسی کو بھیجو جو اسکو پریشان حال میرے پاس لائے پھر حضرت ربیع اور کاموں میں مشغول ہو گئے۔ پھر اس نے حضرت ربیع کے پاس حضرت جعفر رضہ کے متعلق ایک خبیث تحریر بھیجی کہ اسکو بلواؤ (غرض انہوں نے مجبور ہو کر آپکو بلوایا) جب آپ ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا کہ اے ابو عبداللہ اللہ تعالیٰ کی یاد کر لو کیونکہ آپ کو (خلیفہ ابو جعفر کے حکم سے) بلوایا گیا ہے (اور وہ بدبخت آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے) لیکن میں اس کے لئے کوئی صورت نکالوں گا (کہ — آپ کو تکلیف نہ پہنچے) حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ (جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر کسی شخص میں کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے) پھر خلیفہ ابو جعفر کو آپ کے تشریف لانے کی اطلاع کی جب آپ اس کے سامنے آئے تو اس نے آپ کو بہت دھمکایا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن تجھ کو عراق والوں نے امام بنایا ہے کہ اپنے مالوں کی زکوٰۃ تیرے ہی حوالے کرتے ہیں (حالانکہ میں خلیفہ ہوں تمام مال میرے پاس آنا چاہئے) اور تو میری حکومت میں فساد مچاتا ہے اور اس کی بربادی کی تمنا کرتا ہے اگر میں تجھ کو قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ کو ہلاک کرے، تو آپ نے فرمایا اے امیرالمومنین!

حضرت سلیمان علیہ السلام کو (بادشاہی) عطا فرمائی گئی تو انہوں نے شکر کیا اور حضرت ایوب علیہ السلام کو مصیبتوں میں گرفتار کیا گیا تو انہوں نے صبر کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام پر ظلم کیا گیا تو انہوں نے معاف فرما دیا اور تو بھی ایسی جماعت میں سے ہے (مگر تو متکبر اور سرکش ہے کہ لوگوں کو قتل کی دھمکیاں دیتا ہے) تو ابو جعفر نے آپ سے کہا اے ابو عبد اللہ آپ آزاد صحن اور محفوظ مقام اور دھوکے سے مامون ہو کر میری طرف اور میرے پاس تشریف لائیے۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کو رشتہ داری کی وجہ سے جو جزا عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بہتر جزا (میری اور آپ کی رشتہ داری پر) عطا فرمائے پھر اس نے آپ کا ہاتھ تھاما اور آپ کو اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھایا پھر (درباریوں سے) کہا میرے پاس عطر دان لاؤ چنانچہ اس کے پاس روغن لایا گیا جس میں بہت قیمتی خوشبو تھی۔ پھر اس نے اسکو اپنے ہاتھوں پر ملا (اور آپ کے کپڑوں اور بدن پر خوب عطر لگایا) حتیٰ کہ آپ کی ریش مبارک سے (عطر و خوشبو) ٹپکنے لگی پھر کہا آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں رہیں پھر (مجھ سے) کہا اے ربیع حضرت ابو عبد اللہ کو نذرانہ اور خلعت پیش کرو (پھر کہا کہ) اے ابو عبد اللہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی نگرانی میں تشریف لے جائیے چنانچہ آپ واپس ہوئے تو میں آپ سے ملا اور آپ سے عرض کیا کہ میں نے پہلے وہ چیز دیکھی تھی جو آپ نے نہیں دیکھی (یعنی آپ کو قتل کرنے کے لئے اس کمبخت نے کیسی کیسی تیاریاں کی تھیں) اور بعد میں میں نے وہ سب کچھ دیکھا جو آپ نے بھی دیکھا تو اے ابو عبد اللہ جب آپ اس کے سامنے آئے تھے تو آپ نے کیا دعاء پڑھی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے (ان کلمات کو زبان سے) کہا تھا۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَاغْفِرْ لِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ لَا أَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَائِيْ. اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ مِمَّنْ أَخَافُ وَأَحْذَرُ اَللّٰهُمَّ بِكَ أَدْفَعُ فِيْ نَحْرِهٖ وَأَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ۔

(صفة الصفوة جلد دوم ص۱۶)

دُعاءِ نجات

از حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے پروردگار عالم کو ننانوے مرتبہ خواب میں دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا اگر پورے سو مرتبہ میں نے رب العزت کو خواب میں دیکھا تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ سے یہ بات پوچھوں گا کہ الٰہی وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ کی مخلوق کو قیامت کے دن آپ کے عذاب سے نجات حاصل ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ پھر مجھکو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار آپ کا پڑوسی نہایت عزت دار ہے اور آپ کی ثنا نہایت بزرگی والی ہے اور آپ کے اسماء مبارکہ نہایت مقدس ہیں۔ الٰہی وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے آپ کی مخلوق کو قیامت کے دن آپ کے عذاب سے نجات حاصل ہو تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ (ابو حنیفہ) میرے جس بندے نے صبح شام ایک ایک مرتبہ یہ کلمہ پڑھا وہ میرے عذاب سے نجات پا گیا۔

سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ، سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ، سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا، سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(شامی ص۴۸ جلد۱)

دُعاءِ معروف

از حضرت محمدؒ ابن حمیر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حافظ علامہ ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حلیۃ الاولیاء میں حضرت سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ میں حضرت یحییٰؒ ابن عبد الحمیدؒ سے روایت ہے کہ میں سفیان ابن

عینیہ کی مجلس میں تھا اور ان کے پاس ایک ہزار انسان یا زیادہ یا کچھ کم جمع تھے تو انہوں نے اپنی مجلس کے کنارے ایک صاحب کی طرف توجہ فرمائی جو آپ کی داہنی طرف تھے اور فرمایا کہ کھڑے ہو اور لوگوں کے سامنے سانپ والا واقعہ بیان کرو تو ان صاحب نے (لوگوں سے) کہا کہ مجھے سہارا دو تو ہم نے ان کو سہارا دیا (اور وہ کھڑے ہو گئے) ان کی پلکیں ان کی آنکھوں پر سے اٹھیں۔ پھر انہوں نے فرمایا کہ ہوشیار ہو کان لگا کر سنو اور محفوظ رکھو۔ میرے والد صاحب نے میرے دادا صاحب کی طرف سے مجھ سے روایت بیان کی کہ ایک صاحب (محمدؒ) ابن حمیر کے نام سے مشہور تھے اور بہت پرہیزگار تھے دن میں روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے اور شکار کے شوقین تھے (انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ) میں ایک دن شکار کے لئے نکلا۔ میں جنگل میں پھر رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک سانپ آیا اور کہا اے محمدؒ ابن حمیر مجھکو پناہ دو خدا تعالیٰ تمکو پناہ دیگا تو میں نے اس سے کہا کہ کس سے (بچاؤں)؟ ....

اس نے کہا ایک دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے میں نے اس سے کہا کہ تیرا دشمن کہاں ہے اس نے کہا کہ میرے پیچھے (آ رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو کونسی امت میں سے ہے اس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوں تو میں نے اس کے لئے اپنا جبہ کھول دیا اور اس سے کہا کہ اسمیں گھس جا کہنے لگا کہ میرا دشمن مجھ کو دیکھ لے گا تو میں نے اس کے لئے اپنا کرتہ کھول دیا اور اس سے کہا کہ میرے کرتے اور میرے پیٹ کے درمیان داخل ہو جا کہنے لگا کہ میرا دشمن مجھ کو دیکھ لے گا میں نے کہا تو اور میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں اس نے کہا کہ اگر تم بھلائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو میرے لئے اپنا منہ کھول دو تا کہ میں اس میں گھس جاؤں (اور تمہارے پیٹ میں جا کر بیٹھ جاؤں) میں نے کہا کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ تو مجھے مار ڈالے گا تو اس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں تم کو نہیں مارونگا اور اس بات پر اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ اور اس کے پیغمبر اور اس کے عرش کے اٹھانیوالے اور اس کے آسمانوں میں رہنے والے فرشتے گواہ ہیں کہ میں تمکو نہیں ماروں گا چنانچہ میں نے اسکے لئے اپنا منہ کھول دیا اور وہ اس میں گھس گیا۔

پھر میں آگے چلا تو مجھ کو ایک شخص ملا اس کے پاس ایک سیدھی تلوار تھی اس نے مجھ سے کہا اے محمدؒ میں نے اس سے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا تم نے میرے دشمن کو دیکھا ہے میں نے کہا تمہارا دشمن کون ہے وہ کہنے لگا ایک سانپ ہے میں نے کہا کہ نہیں (میں نے نہیں دیکھا) اور میں نے اپنے اس نہیں کہنے پر اپنے پروردگار سے سو مرتبہ استغفار کی کیونکہ (میں نے جھوٹ بولا تھا اور) میں جانتا تھا کہ وہ سانپ کہاں ہے پھر وہ شخص تو چلا گیا اور) میں کچھ آگے بڑھا تھا کہ اس سانپ نے میرے منھ میں سے اپنا سر باہر نکالا اور کہا کہ دیکھو میرا دشمن چلا گیا (یا یہیں کہیں قریب پھر رہا ہے) تو میں نے توجہ کی اور کسی کو نہ دیکھا تو میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی نہیں دکھائی دیتا اگر تو باہر آنا چاہتا ہے تو نکل آ۔ اس پر اس سانپ نے کہا کہ اے محمدؒ اب تو اپنی جان کے لئے دو باتوں میں سے ایک بات پسند کرلے یا تو میں تیرے کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا تیرے دل پر پھنکار ماروں اور تجھ کو (یہاں جنگل میں میت کی صورت میں) بغیر روح کے چھوڑ دوں میں نے کہا واہ سبحان اللہ تیرا وہ عہد و پیمان کہاں گیا جو تو نے مجھ سے کیا تھا اور وہ تیری قسم کہاں گئی جو تو نے کھائی تھی کس قدر جلدی تو بھول گیا اور تو نے مجھ سے خیانت کی تو وہ کہنے لگا کہ اے محمدؒ ابن حمیر میں نے تجھ سے زیادہ بیوقوف نہیں دیکھا کیونکہ تو اس عداوت کو بھول گیا جو میرے درمیان اور تیرے باپ آدم (علیہ السلام) کے درمیان تھی میں نے ہی تو اس کو جنت سے نکلوایا تھا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ تجھ نا اہل کے ساتھ بھلائی کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا (جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خبیث مجھے ڈسنا ہی چاہتا ہے) تو میں نے اس سے کہا کہ تو مجھے ضرور ہی مارے گا۔ اس نے کہا کہ یہ تو لازمی ہے (میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑونگا) تو میں نے کہا کہ اچھا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں اس پہاڑ کے دامن میں پہنچ جاؤں اور اپنے لئے وہاں قبر یا گڑھے کی صورت میں) کوئی جگہ تیار کر لوں (میں اس گڑھے میں لیٹ جاؤں تو تو مجھے مار ڈالنا اگر میری لاش جنگل میں پڑی رہی تو جنگلی جانور میری لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینگے! اس نے کہا اچھا جس طرح تو پسند

کرے چنانچہ میں پہاڑ کی طرف چلا اور زندگی سے جب بالکل ناامید ہو گیا تو میں نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور یہ دعا پڑھی۔

یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ یَا لَطِیْفُ یَا قَدِیْرُ اَسْئَلُکَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِی اسْتَوَیْتَ بِھَا عَلَی الْعَرْشِ فَلَمْ یَعْلَمِ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّکَ مِنْہُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰہُ اِلَّا مَا کَفَیْتَنِیْ شَرَّ خَلْقِکَ ۵۔

پھر میں آگے چلا تو مجھے نہایت روشن چہرے پاکیزہ خوشبو اور شفاف لباس والے ایک صاحب ملے اور مجھ سے کہا سلام علیک میں نے کہا اے بھائی وعلیک السّلام وہ بولے تم کیسے دکھائی دے رہے ہو تمہارا رنگ بدلا ہوا ہے اور تمہارا بدن کانپ رہا ہے میں نے کہا (یہ سب) ایک دشمن کی طرف سے ہے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے وہ بولے تمہارا دشمن کہاں ہے۔ میں نے کہا میرے پیٹ میں وہ بولے اپنے منہ کو کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھول دیا تو انہوں نے زیتون کے پتے جیسا ایک سبز پتہ میرے منہ میں رکھ دیا اور کہا اسکو چباؤ اور نگل جاؤ۔ میں نے چبایا اور نگل گیا تھوڑی دیر بھی نہ گزری تھی کہ میرے پیٹ میں درد ہوا (معلوم ہوتا تھا کہ انتڑیاں کٹ رہی ہیں) اور سانپ میرے پیٹ میں بل کھانے لگا پھر (مجھے اجابت کی ضرورت محسوس ہوئی جیسے پیٹ کے مروڑ میں ہوتی ہے تو میں نے فراغت حاصل کی اور) سانپ کو ٹکڑے ٹکڑے (کی صورت میں) میں نے خارج کر دیا اور جس خوف میں میں گرفتار تھا وہ جاتا رہا تو میں ان صاحب کو لپٹ گیا اور میں نے کہا اے میرے بھائی تم کون ہو جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مجھ پر یہ احسان فرمایا ہے۔ وہ ہنسے پھر فرمایا کہ تم مجھے نہیں جانتے۔ میں نے کہا واللہ میں نہیں جانتا انہوں نے فرمایا اے محمد ابن حمیر جب تمہارے اور سانپ کے درمیان یہ گفتگو ہوئی اور تم نے اس دعا کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارا تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ عزوجل کے سامنے گڑگڑانے لگے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا میری عزت وجلال کی قسم اس سانپ نے میرے بندے کے ساتھ جو کچھ کیا ہے سب میرے سامنے ہے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ جنت میں جاؤ اور شجر طوبیٰ کا ایک سبز پتہ لو اور میرے بندے محمدؒ ابن حمیر کے پاس پہنچا دو (چنانچہ میں تمہارے پاس لے آیا) میرا نام معروف ہے اور میرا ٹھکانا چوتھے آسمان پر ہے۔ پھر فرمایا اے محمدؒ ابن حمیر اپنے اوپر بھلائی کرنے کو لازم کر لو کیونکہ وہ مصیبتوں کے مقامات سے محفوظ رکھنے والی ہے اور یاد رکھو جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے اگر وہ اس بھلائی کو (فراموش اور) ضائع بھی کر دے تاہم بھلائی (اور نیکی) اللہ تعالےٰ کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہوتی۔

آپ اپنی ذات میں منفرد ہیں

میں ایک ایسے شخص سے واقف ہوں جسے برف کے گالوں کی فوٹوگراف کا شوق ہے۔ اس کے پاس ہزاروں فوٹو اکٹھے ہو چکے ہیں۔ سب انتہائی خوبصورت، متناسب اور جاذب نظر ہیں، لیکن کوئی ایک فوٹو بھی دوسرے سے ذرا سی مشابہ نہیں رکھتا بعینہ یہی عمل انسانی زندگی میں جلوہ گر ہے۔ دو جڑواں بھائیوں تک میں مکمل مشابہت اور ہم آہنگی مفقود ہوتی ہے، آپ بھی اپنی ذات میں الگ ہیں، دوسروں سے مختلف ذہنی قابلیتیں لے کر پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کی جسمانی صلاحیتیں بھی گرد و پیش بسنے والے دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ یاد رکھیے آپ کی ذہانت، قابلیت اور صلاحیتیں آپ کی ذات تک محدود ہیں، دوسرا کوئی شخص ان کو استعمال نہیں کر سکتا۔ معاشرے کی فلاح و بہبود میں آپ کا جو حصہ ہے، اسے آپ کو خود ادا کرنا ہے، کوئی دوسرا شخص آگے بڑھ کر اسے آپ کے لئے سرانجام نہیں دے گا۔ اس دنیا میں آپ کی پیدائش اور موجودگی ایک خاص مقصد اور فرض کی تکمیل کی خاطر عمل میں آئی ہے۔ دوسروں کی نقل کرکے اپنے آپ کو ان کے سانچے میں ڈھال کر اپنی شخصیت اور ذات کو مسخ کرنے کی کوشش نہ کریں ورنہ ہنس کی چال چل کر کوے کی طرح اپنی چال بھی بھول جائیں گے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بُت کدہ

ابوالخیال فرضی

مفتی صاحب سے فارغ ہونے کے بعد اسی دن ہم دونوں میاں بیوی نے ایک عامل سے ملاقات کی۔ ان عامل صاحب کی گونج ساتوے آسمان تک تھی۔ روئے زمین کا کوئی بدبخت ہوگا جو ان سے واقف نہ ہو۔ ان کے بارے میں کچھ عقیدے والوں کی رائے یہ تھی کہ بابا جس کو نظر بھر کے دیکھ لیتے ہیں اس کی سات پشتوں کی بخشش ہوجاتی ہے اور جن لوگوں کے عقائد کسی پیر فقیر کی بددعا کی وجہ سے پختہ تھے وہ بھی باباکے بارے میں غلط قسم کی خوش فہمیوں کا شکار تھے یہ سمجھے کہ انسان نما انسان خواہ وہ بندر کی اولاد ہوں یا حضرت آدم کی ان کے بارے میں خوش خیالی میں مبتلا تھا۔ اور وہ دونوں ہاتھوں سے مال ملیدہ بٹور رہے تھے۔

ان کا حلیہ۔ اُف میرے ماں باپ کے رب العالمین۔ بہت ہی عجیب وغریب قسم کا حلیہ تھا۔ ان کا حلیہ دیکھکر ایک دفعہ کو مُردے کو بھی ڈر ڈر ڈی آجاتی تھی۔ ان کے سر پر جو ٹوپی تھی وہ کسی درگاہ کے گنبد سے کم نہیں تھی۔ اُن کے فیل نما جسم پر لٹکا ہوا کرتا کسی شامیانے کا تصور پیش کرتا تھا ان کی داڑھی کافی طویل تھی۔ اتنی گھنی اور طویل ترین کہ دو چار مادر زاد مجرم اس داڑھی کے پیچھے اپنا آپا چھپا سکتے تھے۔ ناک کسی بھی کیفیت میں نہ کٹنے والی۔ ہونٹ بہار اور بنگال کی طرح ایک دوسرے کے متضاد۔ آنکھیں چھوٹی چھوٹی سی تھیں۔ جن سے تنگ نظری ظاہر ہوتی تھی۔ چہرہ عیاری اور مکاری کا سائن بورڈ محسوس ہوتا تھا۔ کرتے کا دامن بہت بڑا تھا۔ دنیا کی ہزاروں نعمتیں اسمیں ایک ہی وقت میں سمیٹی جاسکتی تھیں لیکن یہ دامن صرف ان کے اپنے مفادات کے لئے بنا تھا اس لئے اس کو نچوڑنے سے فرشتے وضو نہیں کرسکتے تھے۔ البتہ شریف قسم کے کسی بھی شاعر کو یہ کہنے کا حق از روئے شرافت حاصل تھا۔ دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دراصل کسی ٹینٹ ہاؤس کے شامیانے کی طرح ان کا لمبا چوڑا دامن ان کی لمبی چوڑی خواہشات اور ذاتی طمع در طمع کی وجہ سے دوسروں کے لئے بالکل سکڑا ہوا تھا۔ اس لئے ان کو تنگ دامن کہنے والا آخرت کی بازپرس سے پوری طرح محفوظ تھا پجامہ ان کو دیکھنے سے تو درکنار ٹٹولنے سے بھی نظر نہیں آیا تھا۔ اور ان کے پجامے سے مجھے چونکہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے میں نے تانک جھانک کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ گلے میں انکی ایک رومال لٹکا رہتا تھا۔ جو شاید ان کا مونوگرام تھا۔ ان کے ایک ہاتھ میں بہت موٹے دانوں کی تسبیح رہا کرتی تھی جسے دیکھکر نصف ایمان والے مسلمانوں پر ہیبت طاری ہوجاتی تھی۔ اور کمزور دل کے لوگ سہم سہم دہل جاتے تھے۔ ان کی آٹھوں انگلیوں میں مختلف قسم کی انگوٹھیاں تھیں جن میں مختلف قسم کے نگینے جڑے ہوئے تھے۔ ہر نگینہ لوگوں کو دعوت ہدیہ دیا کرتا تھا۔ وہ خضاب بھی عجیب اسٹائل سے کرتے تھے۔ غور وفکر کے بعد بھی یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ زحمت کس طرح برداشت کی ہوگی۔ ان کا یہ بین الاقوامی خضاب دیکھکر اللہ بخشے مجھے اپنی نانی کی سمدھن کی بڑی بہن یاد آگئی تھیں وہ خضاب کے معاملے میں پورے عالم میں دہلی کی بھول بھلیوں کی طرح مشہور تھیں۔ بعض مسخروں کا کہنا ہے کہ اندراجی ان ہی کی نقل کرتی تھیں۔ ان کے اندازِ

ںناب اور ان کی محیر العقول پوشاک سے بھی زیادہ ان کا دہ
رڈ متاثر کرتا تھا جو ان کے دروازے پر لگا ہوا تھا۔ آدھے
یماریاں تو اس بورڈ کی عبارت پڑھکر ہی ختم ہوجاتی تھی۔
گر آپ اتفاقاً باوضو ہوں تو آپ بھی اس عبارت کو ایک
ر پڑھ لیں۔ آپ کو اسی دنیا میں جنت کا مزا آئے گا۔ اور
کچھ نہ کچھ تو ابِ دارین بھی ہاتھ لگ جائے گا۔ پڑھئے۔
ان کے مقدس بورڈ کی عبارت یہ ہے۔

"جنت نشان" "عالی مقام"

بابائے قوم الحاج الصوفی المولوی الحافظ القاری العالم الفاضل العاقل طاقر یزدانی ظلِ سُبحانی اجمیری، دیوبندی، بریلوی کاملِ عملیات ماہر مستورات فاخرِ موجودات مدظلہٗ تعالی بعد مرنے کے قدس اللہ سرہٗ پہلی بار اُن کا بورڈ پڑھ کر مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ جیسے میں ہواؤں میں اڑ رہا ہوں۔ اور جیسے میرے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں اور میری روح ہلکی پھلکی ہو گئی ہے۔

اس ملاقات کے وقت جب میری بیگم نے بورڈ کی یہ عبارت پڑھی تو اس کا سر چکرا گیا کہنے لگی یہ بورڈ ہے یا کوئی کتابچہ۔

بیگم اولیاء کے مقام کو پہچانو۔ گفتگو کا سلیقہ سیکھو۔ یہ ایسے ویسے نہیں ہیں یہ مادر زاد ولی ہیں۔ یہ مجھ جیسے شوہر نہیں ہیں کہ جو منہ میں آئے بک دو۔ ان کے بارے میں کچھ اول فول بول دو گی تو ایمان ہی کھسک جائے گا۔

اس منطقی گفتگو کے بعد بھی میں نے دیکھا بیگم کی آنکھوں میں تشکیک کے بادل منڈھلا رہے تھے۔ ابھی میں کچھ اور ارشاد فرمانے ہی والا تھا کہ ایک خادم بابا کے گھر سے تیر کی طرح نکلا اور بولا بابا سے ملنے کے لئے کچھ ہدیہ پیش کیجئے۔

ہم ہدیہ دینے کے لئے نہیں آتے ہیں۔ ہم تو ان کا حساب کتاب جانچنے کے لئے آئے ہیں۔

کَ کَ کیا مطلب؟ وہ بوکھلا سا گیا۔

مطلب یہ ہے کہ بابا چونکہ ایک بہت بڑی ہستی ہیں اور ایسی ہستیوں کو مرنے کے بعد بھی زندہ رہنا چاہیے اس لئے ہم ان کا انٹرویو لینے آئے ہیں۔

یہ سنکر خادم اندر چلا گیا۔ اور پھر کچھ دیر کے بعد ہم بابا کے پرائیویٹ کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے بابا کی ایک ایک چیز خود بول کر یہ کہہ رہی تھی کہ یہ کسی مستند بابا کا کمرہ ہے۔ یہ کسی ٹچے پچے عامل کا گھر نہیں ہے۔

کمرے میں ایک کھوپڑی بھی رکھی ہوئی تھی۔ اس کھوپڑی پر بابا لوگوں سے رقم بھینٹ کرایا کرتے تھے۔ یہ طریقہ پیسے وصول کرنے کے لئے بالکل ہی نرالا تھا۔ اس طریقے میں دینے والے کے آنسو نہیں نکلتے تھے نہ دل دُکھتا تھا۔ نہ دل میں کوئی شک پیدا ہوتا تھا کیونکہ یہ رقم بابا کے پاس نہیں جا رہی تھی یہ تو شیاطین کو بھینٹ کی جا رہی تھی اس لئے اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ بابا کے کمرے میں مختلف قسم کے پتھر اور جڑی بوٹیاں بھی رکھی رہتی تھیں۔ جو اب بھی دکھائی دے رہی تھیں ان کے بارے میں تاثر یہ دیا جاتا تھا کہ یہ سب چیزیں جنات کے ذریعہ کوہِ قاف سے منگائی گئی ہیں۔ کچھ چیزیں ایسی بھی بابا لوگوں کو بطورِ خاص عطا کیا کرتے تھے کہ جن کے بارے میں ان کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ چیزیں جنت الفردوس سے منگائی گئی ہیں اور ان کو منگانے کے تو کئی فرشتوں سے دوستی کرنی پڑی ہے۔ اس طرح کی ایمان افروز باتیں بابا پمفلٹ میں کئی بار چھاپ چکے تھے اس لئے میرا دل اُن سے ملاقات کے لئے بیقرار تھا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد بابا پوری آن بان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کا قد بھی بہت لمبا تھا۔ جسم کی چوڑائی بھی خاصی تھی۔ میں تو ان کے سامنے بالکل ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے ہاتھی کے سامنے بکرا۔ پھر بھی میں نے کھڑے ہو کر ہاتھ ملایا۔ اور اب ہم دونوں ایک دوسرے کے روبرو تھے۔

یہ خاتون۔ کون ہیں؟ بابا نے فی البدیہہ پوچھا۔

یہ میری سیرح کی بیوی ہیں۔ انہیں شوق تھا کہ اس سفر میں میرے ساتھ رہیں اور اللہ کے بندوں سے براہِ راست ملاکر ان کی فطرتوں اور عادتوں کا اندازہ کریں۔

لیکن یہ ہم سے پردہ کیوں کر رہی ہیں۔ ہم سے تو عرب کی عورتیں بھی پردہ نہیں کرتیں۔ یہ ان کی ایک خراب عادت ہے۔ میں بھی اکثر انہیں سمجھاتا ہوں کہ پردہ تو اپنے رشتے داروں سے ہو سکتا ہے۔ تاکہ آنکھوں کا لحاظ باقی رہے جب

وطن سے ادھر اُدھر ہوگئے پھر پردے سے کیا فائدہ اور پھر اولیاء اللہ سے پردہ کرنا تو ولایت کی توہین ہے۔

بے شک بے شک" تمہارے خیالات بہت ہی پاکیزہ ہیں۔ میں آپ سے بہت متاثر ہوں اور جب میں نے سنا کہ آپ تشریف لا رہے ہیں تو طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ اب مجھ سے پوچھئے جو پوچھنا چاہتے ہیں۔

مجھے آپ سے مل کر خوشی تو بہت ہوئی لیکن آج آپ کو بہت قریب سے دیکھ کر میں آپ کو کچھ کچھ پہچان رہا ہوں۔

کیا پہچان رہے ہو انہوں نے گھور کر پوچھا۔"

مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میرے ضلع کے ایک چھوٹے سے قصبے میں جس کا نام راوت پور ہے ایک نائی رہا کرتا تھا اس کا ایک بیٹا تھا جس کاروبار کرنے کے لئے بینک سے لون لیا تھا۔ اور وہ لون جب بر وقت ادا نہ کر سکا۔ تو اس کو ایک دن پولیس گرفتار کر کے لے گئی تھی چنانچہ ایک ماہ تک وہ جیل میں رہا۔ اس کے بعد وہ ضمانت پر چھوٹ گیا۔ دراصل وہ بالکل تمہارے جیسا تھا بس ایک فرق ہے اس کی داڑھی نہیں تھی۔ اور وہ تو پتلون اور شرٹ پہنا کرتا تھا۔

تم بہت ہی ذلیل قسم کے انسان ہو۔ انہوں نے اپنی داڑھی کو مروڑتے ہوئے کہا۔ تم نے مجھے پہچان ہی لیا ہے۔ ورنہ اس ممبئی میں کون کسے پہچانتا ہے۔ سب اپنے اپنے رنگ میں جی رہے ہیں۔

تو تم مسیتا نائی کے بیٹے گل احمد ہو نا؟

اب تم سے کیا پردہ۔ جو تم کہہ رہے بس سچ ہی کہہ رہے ہو۔

تو تم عامل کیسے بن گئے۔

میں اپنے وطن میں لوگوں سے مدد مانگنے کے لئے گیا۔ غریبوں کے دروازے بھی کھٹکائے اور امیروں کے بھی۔ جاہلوں کے بھی اور عالموں کے بھی کسی بھی مردود نے میری ایک کوڑی کی مدد نہیں کی پھر میں نے پیسے بٹورنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کر لیا۔ میں بمبئی آیا میں نے اخبارات میں دیکھا کہ پورے پورے صفحے پر باباؤں کے اشتہارات ہیں۔ کوئی بنگالی بابا ہے کوئی بہاری۔ کوئی سفلیات کا ماہر ہے۔ کوئی کسی اور طریقے کا۔ میں نے سوچا اللہ کی مخلوق کو اگر عقل ہوتی تو ان باباؤں کے الٹے سیدھے دھندے کیسے چلتے۔ اللہ کے بندوں کی نادانیوں اور جہالتوں ہی کی وجہ سے ان باباؤں کی موج مستی ہے۔ اور جب یہ موج مستی لے رہے ہیں تو میں ان سے کچھ کم تھوڑی ہوں میں کچھ جانوں یا نہ جانوں کچھ نہ کچھ تو بے وقوف میرے حصے میں بھی آئیں گے۔ بس ایک دن میں نے بھی ایک اخبار میں ایک اشتہار چھپوا دیا۔ اور میرے پاس بھی عورتوں اور مردوں کی بھیڑ لگ گئی۔

آپ کو اس لائن میں قدم رکھتے ہوئے کوئی ڈر نہیں لگا؟ میں نے پوچھا"

ڈر لگا تھا۔ کیونکہ میں اس بارے میں الف کے نام بے نہیں جانتا تھا۔ مجھے تو کچھ خبر ہی نہیں تھی۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ انسانوں کی اکثریت الو کی پٹھی ہے۔ ان سے جتنا بھی جھوٹ بولو یہ اتنا ہی خوش ہوتے ہیں تو رفتہ رفتہ میرا ڈر نکل گیا۔ ہاں یہ ہے جب تک میں ڈرتا تھا لوگوں سے موٹی رقم مانگنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی بس ایک مدرسے کے نام پر سو دو سو روپے اینٹھ لیا کرتا تھا۔ اب جب دل سے دنیا اور آخرت کا ڈر بالکل ہی نکل گیا ہے اب ہزاروں اور لاکھوں مانگتے ہوئے بھی کوئی جھجک نہیں ہوتی۔ اور میں نے تو یہ اندازہ کر لیا ہے کہ جتنی موٹی رقم مانگو لوگ اتنا ہی متاثر ہوتے ہیں۔ اور اتنا ہی بڑا عامل سمجھتے ہیں۔

اپنے جھوٹ کا کیا کوئی ایسا واقعہ سنائیں گے جس سے مجھے عبرت ہو اور میں یہ اندازہ کر لوں کہ اس دنیا میں لوگ کس کس طرح بے وقوف بنا رہے ہیں اور کس کس طرح لوگ بے وقوف بن رہے ہیں۔

یار ہمیں کچھ بتاتے ہوئے ڈر لگتا ہے"، تم صحافی ہو کچھ لکھ لکھا دوگے تو اپنی دال روٹی میں فرق پڑ جائیگا۔

آپ مجھ پر بھروسہ رکھیں۔ میں تو سب کچھ سمجھ ہی گیا ہوں۔ لیکن مجھے آپ کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ۔ اور میں تو پہلے ہی سے اس بات سے واقف ہوں کہ باباؤں کی اکثریت صرف فراڈ ہے۔ اور لوگوں کی کم علمی اور کم عقلی کا فائدہ اٹھاتی ہے۔

دیکھ لیجئے بھابی جان۔۔۔ وہ بانو کی طرف متوجہ ہو کر بولے۔ آپ گواہ رہنا کہ یہ کچھ نہ لکھنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں کچھ لکھوں گا بھی تو آپ کا نام صاف صاف نہیں کھولوں گا کسی اور نام سے کچھ تھوڑا بہت عرض حال بیان کردوں گا لوگ نہیں سمجھ پائیں گے کہ ممبئی کے کس بابا کی حقیقت کھولی جارہی ہے۔

کوئی بات نہیں جب آپ میرا نام صاف طریقے سے نہیں کھولیں گے پھر آپ کو اپنا وطنی بھائی سمجھتے ہوئے ایسی ایسی باتیں بتاؤں گا کہ آپ کو ہنسی بھی آئے گی اور رونا بھی۔

ہنسی کیوں آئے گی۔؟ میں نے پوچھا۔

ہنسی اس لئے آئے گی کہ اللہ کے بندے کس قدر اُلو اور پاجی ہیں اور کس طرح ہم ان کو چکمہ دے دیتے ہیں۔ اور پھر بھی وہ ہمارے معتقد رہتے ہیں اور ہنسی خوشی اپنی جیبیں کٹواتے ہیں۔

اور رونا؟

آپ کو رونا اس لئے آئے گا کہ اُن کا سب کچھ لُٹ کر بھی ان کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ ہاتھ تو جب لگے جب ہم جیسے بابا کچھ جانتے ہوں۔ ہم تو صرف رگڑا کرتے ہیں اور رگڑے ہی میں ان کا سب کچھ لے لیتے ہیں۔ اُن بے چاروں کا پیسہ بھی برباد ہوتا ہے وقت بھی اور عقیدہ بھی داؤ پر لگتا ہے۔

یزداتی صاحب۔ میری دلچسپی بڑھ رہی ہے" آپ ذرا جلدی سے کوئی تاریخی واقعہ سنائیے۔ جسے سنکر میرے بھی چودہ طبق روشن ہوجائیں۔

انہوں نے بتایا۔ کہ ایک بار ایک پڑھے لکھے اور کسی مہذب سوسائٹی کے انسان اُن کے پاس آئے اور آکر انہوں نے کہا کہ ان کی بیوی کسی آشنا کے ساتھ فرار ہوگئی ہے۔ اور ہم اخبار میں آپ کا اشتہار دیکھ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

پھر کیا ہوا؟

بابا نے کہا۔ یہ میرے لئے ایک اہم کیس تھا۔

آپ نے اس کیس کے اہم ہونے کا اندازہ کس چیز سے لگایا تھا۔؟

انہوں نے فرمایا۔ ہم عامل لوگ آنے والے کی پوشاک اس کے جوتے۔ اس کی گھڑی اور اس کے جیب میں لگے ہوئے پین وغیرہ سے کرتے ہیں کہ یہ کس طرح کی آسامی ہے۔

اس سے پہلے میرے پاس غریب غربا آتے تھے جن سے میں سو دو سو روپیوں سے زائد وصول نہیں کر پاتا تھا۔ اس شخص کو دیکھ کر میری رال ٹپک گئی اور میں نے اس کو رگڑا دینے کی اسکیم مرتب کرلی۔ میں نے اس سے اپنی مادری زبان میں کہا۔

جناب! آپ خواہ مخواہ اپنی بیوی سے بدگمانی کررہے ہیں۔ آپ کی بیوی انتہائی شریف اور پاکدامن قسم کی عورت ہے۔ اس کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ وہ اپنے کسی آشنا کے ساتھ فرار ہوگئی بہت بڑی تہمت ہے۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ اپنے آشنا کے ساتھ فرار ہوئی۔

دراصل۔ باباجی۔ محلے میں ایک لڑکے سے اسکی دوستی چل رہی تھی۔

چل رہی ہوگی۔ ضرور چل رہی ہوگی۔ ممبئی جیسے آزاد شہر میں ایسی ویسی دوستیاں کرنا کونسا گناہ ہے ـــ میں نے کہا تھا،" چلو اس کی دوستی لڑکے سے رہی ہوگی۔ آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ وہ اس لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی۔

باباجی۔ وہ لڑکا بھی دو دن سے غائب ہے۔

پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آپ کی بیوی اسی لڑکے کے ساتھ فرار ہوگئی ہو ــــ اگر آپ پانچ ہزار روپے کا بندوبست کردیں تو ہم موکلین کی نیاز دیکر صحیح صورت حال کا پتا لگالیں گے۔

وہ صاحب بہت مالدار تھے انہوں نے فوراً جیب میں سے پانچ سو کے دس نوٹ نکال کر ہمارے ہاتھ میں تھما دیئے۔ اور اس طرح ہمارا جھوٹ کامیاب رہا۔ یہ بڑی رقم پہلی بار ہمارے ہاتھ میں آئی تھی۔ اس رقم کے وصول ہوتے ہی ہمیں اندازہ ہوگیا فرضی صاحب کہ اس دنیا میں صرف رگڑے ہی سے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ سچ بولنے سے کچھ نہیں ملتا ملاتا۔

پھر کیا ہوا؟

اگلے دن ہم نے اس سے بھی بڑا جھوٹ بولا۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ کی اہلیہ کو جنات اٹھا کرلے گئے ہیں اور ایک جن پچھلے پندرہ سالوں سے ان کے تعاقب میں تھا۔ اب وہ اپنے یار دوستوں کی مدد سے انہیں

اٹھا کر لے گیا ہے۔

تو پھر کیا ہوگا؟ انہوں نے گھبرا کر پوچھا تھا۔

آپ کو مزید رقم کا بندوبست کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہم جو عمل کریں گے اسکیں بیس ہزار کی خوشبو درکار ہوگی۔

انہوں نے بیس ہزار روپے دیدیئے۔ اور دیتے وقت یہ بھی کہا کہ اگر مزید کچھ کرنا ہو تو آپ شام تک بتا دیں میں رات سے پہلے رقم کا بندوبست کر دوں گا۔ میں نے شام کو انہیں بتا دیا کہ دس بیل سمندر میں بھینٹ دینے ہوں گے۔ یا تو آپ دس بیل خرید کر میرے گھر پہونچا دیں یا ۵ ہزار فی بیل کے حساب سے پچاس ہزار روپے بھجوا دیں۔

انہوں نے پچاس ہزار روپے بھی مغرب سے پہلے ہی بھجوا دیئے۔ اور اس طرح میں پوری طرح یہ بات سمجھ گیا کہ یہ دنیا اس طرح باز آئے گی یہاں کامیاب وہی ہوتا ہے جو رگڑے دیتا ہے اور بالکل سفید جھوٹ بولتا ہے۔

فرضی صاحب! میں تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ میں پچاس ہزار روپے کی گڈی بھی اس طرح دیکھ سکوں گا۔ اپنے وطن سے جب میں ممبئی آیا تھا اس وقت بھنے ہوئے چنے خریدنے کے لئے میرے پاس دو روپے نہ تھے۔ اور جب تک سچ بول کر دو چار نقش کتابوں سے نقل کرکے لوگوں کو دیتا رہا تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جگہ کا کرایہ بھی نہیں نکل پاتا تھا۔ اور جب جھوٹ بولنا شروع کیا تو دنیا والوں نے اپنی تجوری کے منہ کھول دیئے۔

پھر کیا ہوا؟ اس کی بیوی کا کیا بنا۔

بنتا کیا۔ وہ تو اپنے آشنا ہی کے ساتھ گئی تھی۔ ہمیں کسی طرح پتا چل گیا کہ وہ دس بارہ دن کے بعد اپنی ماں کے گھر واپس آگئی۔ آشنا صاحب اپنے گھر آگئے۔ ہم نے کسی بھی طرح جگاڑ فٹ کرکے اس کو بلا لیا۔ اور اسے سمجھا دیا کہ وہ اپنے شوہر کو صحیح بات نہ بتائے۔ بس اتنا بتلائے کہ ایک رات جب وہ سو رہی تھی اس نے خود کو آسمان پر اڑتا محسوس کیا اور پھر وہ بے ہوش ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو وہ جنات کی بستی میں تھی اور اس کا دوست بھی جو اس کے محلے میں رہا کرتا تھا وہ بھی جنات کی بستی میں ایک درخت سے بندھا ہوا تھا۔ یہ ہم نے اسکو سمجھا دیا
جب اس کے شوہر ہمارے پاس آئے تو ہم نے بتایا کہ ہم نے کل معلومات فراہم کرلی ہیں آپ اپنی بیوی کو ہمارے پاس لیکر آیئے۔ وہ بیوی کو لے آئے اور ان کی موجودگی میں بعینہ وہ بیان دے دیا جو ہم نے سمجھایا تھا۔ اس من گھڑت داستان کو سنکر وہ صاحب بولے کہ تمہارے دوست کو جنات کیوں اٹھا کر لے گئے تھے؟

ہم نے کہا۔ عجیب طرح کے آدمی ہو۔ دیکھنے میں سمجھدار لگتے ہو پڑھے لکھے بھی ہو اور بات بالکل نہیں سمجھ پاتے۔ جنات وہ اس کے دوست کو اس لئے اٹھا کر لے گئے تھے تاکہ سب کو یہ یقین رہے کہ آپ کی بیوی اپنے آشنا کے ساتھ گئی ہے یہ جنات بھی بڑے سیاسی ہوتے ہیں۔

میں اب کیا کروں۔؟ اُن صاحب نے خود کو مجبور اور بے بس سا ظاہر کرتے ہوئے پوچھا تھا۔

آپ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے جائیں۔ اور اس کو بے قصور سمجھیں۔ اور اگر آپ یہ چاہیں کہ پھر کبھی ایسا نہ ہو اور جنات پھر اس کو اٹھا کر نہ لے جائیں تو ہم اس کا روحانی بندوبست کر دیں گے آپ ۲۵ ہزار روپے پیش کر دیں

انہوں نے یہ ۲۵ ہزار روپے بھی پیش کر دیئے۔ اور اس طرح ہم نے اُن سے ایک لاکھ روپے کے قریب اینٹھ لئے۔

اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔ کہاں تک تم سنو گے۔ اور کہاں تک ہم سنائیں۔

ایک بار ایسا ہوا کہ ہم نے اخبارات ورسائل میں پڑھا کہ کوئی خاص وقت چل رہا ہے اور اس خاص وقت میں شرف مشتری کے تعویذ بنتے ہیں۔ ہمیں تو یہی معلوم نہیں تھا کہ شرف کسے کہتے ہیں اور مشتری کیا بلا ہے۔ بس ہم نے بھی اعلان کر دیا کہ شرف مشتری کے تعویذ ہم سے بنواؤ۔ اور اس کا ہدیہ ۲۵ ہزار روپے رکھ دیا۔ اس وقت ہمارے بیٹے نے ہم سے پوچھا تھا کہ ابا جان آپ سے تو یہ نقش بنانا نہیں آتا پھر کیسے بات بنے گی۔ ہم نے کہا اے یار کسی رسالے سے نقل کرکے دے دیں گے جو بنوانے آئیں گے۔ انہیں ہی کیا خبر ہوگی کہ نقش صحیح ہے یا غلط۔ چنانچہ یہی ہوا اچھے خاصے لوگ

ہمارے پاس آگئے اور ہم نے اچھی خاصی رقم کھینچ لی۔ بعد میں ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ ایک نقش بھی ہم صحیح نہ بنا سکے۔

میں بابا جی آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔ کیا یہ سب کچھ جائز ہے؟

اماں۔ جائز و ناجائز کے چکر میں پڑتا کون ہے۔ اگر ہم عاملین بھی اس چکر میں پڑیں گے تو ماسوا غربت اور لاچاری کے اور کیا ہاتھ آئے گا؟۔

ابھی ہم اسی طرح کی باتوں میں مصروف تھے کہ ایک صاحب اپنی زوج کو لیکر اندر داخل ہوئے۔ بابا سے انہوں نے علیک سلیک کے بعد کہا۔ بابا۔ ہماری بیوی پر کچھ اثرات ہوگئے ہیں ذرا آپ دیکھیں۔ بابا نے ان کی بیوی کو اچھی طرح ٹٹولتے ہوئے کہا کہ آپ کے کسی دشمن نے ان پر ۱۶ جن چھوڑ دیئے ہیں۔ ان کا علاج کرنے کے لئے ہمیں کافی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور پیسے بھی کافی خرچ ہو جائیں گے۔

بابا۔ میری بیوی اچھی ہو جائے۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔

یہ سنکر بابا نے۔ میز پر رکھا ہوا ایک پیالہ اٹھایا اور اس طرح کانوں سے لگایا جیسے فون کا رسیور کانوں سے لگا کر بات کرتے ہیں۔ اس کے بعد بابا بولے۔ اچھا تو یہ بات ہے۔ لیکن تم کچھ ذمہ داری لو تو یہ کیس میں پکڑوں

ایک منٹ چپ رہنے کے بعد بابا پھر بولے۔ نیاز وغیرہ کی بات ہو جائے گی لیکن ان سولہ جنات سے تو تم نمٹ لوگے نا ہمارا جسم تو گندہ نہیں کرا دوگے۔ ایک منٹ چپ رہنے کے بعد بابا پھر بولے ٹھیک ہے اس کی فکر مت کرو۔ بہت معیاری لوگ ہیں سب ہو جائے گا۔

میں ابھی بات کئے لیتا ہوں یہ کہہ کر بابا نے پیالہ میز پر رکھدیا۔ اور ان صاحب سے مخاطب ہو کر بولے۔

کہ موکلین سے ہماری بات ہوگئی ہے۔ وہ ان جنات سے کوئی معاملہ سیٹ کریں گے تم آج رات کو ۹ بجے ہم سے ملو تاکہ آپ سے نیاز وغیرہ کی رقم کے بارے میں بات کرلیں ـــــ انشاء اللہ ان جنات کو آپ کی بیوی کے بدن سے نکال کر کوہ ارارات میں دفن کر دیں گے۔ اور اگر آپ یہ چاہیں کہ ان کو اس آدمی کے بدن میں چھوڑ دوں جس نے تمہاری بیوی کے بدن میں داخل کرنے کی غلطی کی ہے تو اس کا نذرانہ الگ سے طے ہوگا۔

میں کہہ چکا ہوں کہ نذرانے کی پرواہ نہ کریں بلکہ میں نذرانہ الگ سے دگنا دونگا آپ میرے دشمن کے جسم میں ۱۶ کے بجائے ۳۲ جنات چھوڑ دیں۔

چلئے۔ سوچیں گے۔ اور موکل سے مشورہ کریں گے آپ لوگ رات کو ۹ بجے آئیں۔ وہ چلے گئے تو میں نے بابا سے پوچھا کہ یہ سب کیا تھا۔ اور یہ پیالہ۔

انہوں نے میری بات سنکر زوردار قہقہہ لگایا پھر اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولے۔

ابوالخیال صاحب! آپ سے کوئی پردہ نہیں۔ اس طرح کی باتیں ہم اس لئے کرتے ہیں کہ ان ہی باتوں سے پبلک خوش ہوتی ہے۔ پیالہ تو ظاہر ہے کہ پیالہ ہی ہے اور لوگوں کو اتنی تمیز نہیں ہے کہ وہ یہ سمجھ سکیں کہ جب ہمیں آواز نہیں آرہی ہے تو عامل کی بات کا کیا بھروسہ۔ دراصل ایسی بات سمجھنے کے لئے تھوڑی بہت عقل کی ضرورت پڑتی ہے اور عقل تھوڑی بہت بھی نہ ہو تو پھر یہی ہوتا ہے اور لوگ اسی طرح بیوقوف بنتے ہیں۔ کمال کی بات یہ ہے فرضی صاحب کہ لوگ اتنے چغد اور اُلو ہیں کہ وہ یہ پوچھنا بھی گوارہ نہیں کرتے کہ ہمیں عملیات کرنے کی اتھارٹی کس ادارے کی طرف سے حاصل ہے صرف ہمارا اخبار میں اشتہار پڑھ کر اور ہمارا بورڈ پڑھ کر ہی کپڑے اتارنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد وہ بولے۔

یہ آپ کی بیگم! گونگی ہیں کیا؟ اور یہ اس دور ترقی میں ایسا پردہ کرتی ہیں کہ ہمیں ان کے ہاتھ بھی نہیں دکھائی دے رہے۔ آپ کو برا لگ رہا ہوگا۔ میں بولا" کیونکہ آپ کے سامنے میں عورتیں ایسے منہ کھول کر بیٹھ جاتی ہوں گی لیکن کیا کروں یہ ہماری بیوی پردے کے معاملہ میں بہت کڑ ہے اس کا بس چلے تو یہ تو مجھ سے پردہ کرلے۔ اچھا بابا صاحب آج آپ سے مل کر اندازہ ہوگیا کہ آپ جیسے لوگ جب زندگی کی دوسری لائنوں میں کامیاب ہو سکے تو آپنے وہ لائن اختیار کرلی کہ ہلدی نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا۔

دیکھا۔ اے میرے معصوم عن الخطا قارئین اس دنیا میں ایسے ایسے لوگ عملیات میں دولت بٹور رہے ہیں جو صحیح معنوں میں ۸۶ بھی نہیں لکھ سکتے اور اپنے وطن میں مونگ پھلی فروخت کیا کرتے تھے وہ بمبئی اور دیگر بڑے شہروں میں جاکر بابا بن گئے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں لوگوں کا کتنا بھی بیوقوف بنالیں آخرت میں انھیں ذلت و رسوائی اور

کرشماتِ صدری عملیات

عمل صدری نادعلی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥
قطب ربانی۔ محبوب سبحانی۔ تیرا نام لیاں۔ کل بلا ٹلدی
تو علیؑ تو ولی۔ ہر دم جگر پکارے علیؑ علیؑ علیؑ

قارئین اس ماہ صدری نادعلیؑ شریف کا معجزاتی عمل جناب محترم ایک بزرگ کی مشفقانہ اجازت کے طفیل پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ یہ عمل اپنی نظیر آپ ہے۔ ہر قسم کی روحانی جسمانی تکالیف در کاوٹ کو دور کرنے کے لئے خاص صدری راز ہے۔

۷۸۶

بحق جبرائیل

کہیعص — اسرافیل (دائیں جانب)
حمعسق — عزرائیل (بائیں جانب)

۱۱۴۰	۱۱۴۳	۱۱۴۶	۱۱۳۳
۱۱۴۵	۱۱۳۴	۱۱۳۹	۱۱۴۴
۱۱۳۵	۱۱۴۸	۱۱۴۱	۱۱۳۸
۱۱۴۲	۱۱۳۷	۱۱۳۶	۱۱۴۷

بحق میکائیل

یہ عمل اپنے فوائد خود عمل کے بعد ظاہر کرے گا لیکن بغیر زکوٰۃ ادا کئے یہ عمل ہر گز کارگر نہ ہوگا لہٰذا پہلے زکوٰۃ ادا کریں پھر کام لیں۔

طریقہ زکوٰۃ

نوچندی جمعرات سے رات ۱۲ بجے کسی نہر یا دریا کے کنارے پانی کے قریب بیٹھ کر اول و آخر ۱۴ مرتبہ درود شریف درمیان میں مذکورہ عمل ۳۱۲۵ مرتبہ ورد کرنے کے بعد وہیں نماز فجر ادا فرمائیں اور واپس گھر لوٹ آئیں۔ آپ مسلسل ۴۰ یوم تک پڑھ کر سوا لاکھ کی تعداد پوری کرلیں۔ اب آپ الحمدللہ اس عمل کے عامل ہیں اور صدری نادعلیؑ شریف سے ہر قسم کام لے سکتے ہیں۔

اس عمل کے چلے کے دوران آپ کو مختلف بھیانک آوازیں سنائی دیں گی۔ بعض اوقات بصری دھوکہ بھی ہوگا جیسے کوئی طویل القامت شخص ہاتھ میں ننگی تلوار لئے آپ کی طرف بڑھے گا۔ آپ گھبرائیے مت کیونکہ وہ نہر یا دریا سے باہر نہیں نکل سکتا۔ لیکن اگر ڈر کر بھاگ گئے یا عمل توڑ دیا تو سخت رجعت ہوگی اس لئے سوچ سمجھ کر حوصلہ سے عمل شروع کریں۔

طریقہ زکوٰۃ صغیر

اگر آپ چلہ نہ کرسکیں اور صرف نقش سے کام لینا چاہیں تو چالیس یوم تک ۱۱۰ نقش روزانہ لکھ کر آٹے کی گولیاں بنا کر دریا برد کردیں۔

نیاز عمل

عمل شروع کرنے سے ایک یوم قبل ۵ گز لٹھا پھولوں کے ہار اور ۵ کلو مٹھائی پر نیاز دلا کر کسی مستحق کی خدمت میں پیش کردیں اور اس سے عمل کی کامیابی کے لئے دعا کرائیں یا یہ نیاز پنجتن پاک کے اسمائے مقدسہ کے نام پر دلائی جائے۔

پرہیز

دوران عمل ہر قسم گوشت، کچا پیاز، لہسن اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔

اجازت عمل

اس عمل میں رجعت سے بچنے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے، مجھ ناچیز سے یا کسی بھی عامل باعمل سے اجازت لی جاسکتی ہے۔

طریقہ استعمال

اس عمل سے خصوصاً عاملین حضرات کو فائدہ حاصل کرنا چاہئے یا ایسے احباب جو عملیات کا شوق رکھتے ہیں۔ اور ایسے عمل کرنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہوں۔ حقیقت میں ہمارے بزرگ اس عمل کی طاقت سے بڑی بڑی مشکلات سے دامن بچالیا کرتے تھے۔ جب بھی انہیں کوئی دنیاوی مہم درپیش ہوتی یا خصوصاً سحر وجادو یا جنات کی حاضری کے دوران مشکلات پیش آئیں تو اس عمل کی روحانی قوتوں سے مدد حاصل کرکے ہر مشکل کو آسان کر دیتے تھے۔ اس عمل کے عامل ہر وقت اس عمل کا ورد کرکے روحانیت سے تعلق پیدا کرسکتے ہیں۔ غیر مرئی مخلوق اس عمل کے عامل سے ہمیشہ خوفزدہ رہتی ہے کیونکہ عمل کی تابع مخلوق عامل کو ہر وقت گھیرے رہتی ہے اور کسی نہ کسی طرح اپنی موجودگی کا احساس دلاتی رہتی ہے۔

کسی بھی مشکل کو آسان کرنے کے لئے غسل کرکے پاکیزہ سفید کپڑے پہن کر والئی نجف سرکار امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار مقدس کی جانب رخ کرکے خوشبویات جلائیں۔ اول وآخر ۱۴ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ورد کو ۱۱۰ مرتبہ آنکھیں بند کرکے سکون سے پڑھیں۔ اسے اپنا معمول بنالیں۔ انشاء اللہ چند روز میں ہر مشکل کا حل بتا دیا جائے گا۔ جتنی طلب شدید ہوگی۔ اتنی جلدی کامیابی نصیب ہوگی۔

ورد کے طریقے

اضافہ علم روحانی کے لئے بعد از نماز فجر اول وآخر درود شریف ۱۴ مرتبہ اور عمل ۱۱۰ مرتبہ۔

خصوصی اضافہ رزق کے لئے بعد از نماز ظہر اول وآخر درود شریف ۱۱ مرتبہ اور عمل ۹۲ مرتبہ۔

شفاء کے لئے بعد از نماز عصر اول وآخر درود شریف ۱۱ مرتبہ اور عمل ۱۱۸ مرتبہ۔

مشکلات سے نجات کے لئے بعد از نماز مغرب اول وآخر درود شریف ۱۴ مرتبہ اور عمل ۱۲۸ مرتبہ۔

اولاد کے لئے بعد از نماز عشاء اول وآخر درود شریف ۱۴ مرتبہ اور عمل ۱۳۵ مرتبہ۔

ایسے احباب جو دوران عمل حاضرات جنات مشکل میں مبتلا ہوں یا جنات کی حاضری میں رکاوٹ ہو وہ اول ۱۴ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس عمل کا ورد شروع کردیں انشاء اللہ فوراً سرکار مشکل کشاء کی مدد سے بہرہ مند ہوں گے۔ دعاگو ہوں گے۔ دعاگو ہوں کہ اللہ رب العزت بطفیل پنجتن پاک آپ کو کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

مصروفیات میں تناسب کا خیال رکھیئے

مصروف اور بھرپور زندگی گزارنے کے لئے انسان کو اپنے آرام اور عیش کی کچھ نہ کچھ قربانی دینا پڑتی ہے، لیکن اگر ترقی اور کامیابی کے لالچ میں انسان اپنے اوپر خواب وخور یکسر حرام کرلے تو اس سے بالآخر نقصان ہوگا۔ اس کے برعکس ابتدا ہی میں مختلف مصروفیات کی حدود متعین کرلئے جائیں اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہوا جائے، تو حسب ضرورت آرام کے لئے وقت باآسانی مل جاتا ہے۔ آج کل ٹیلی ویژن وقت کے ضیاع کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔ ایک بار بیٹھ جائیں، تو پھر سارے پروگرام دیکھ کر ہی اٹھتے ہیں۔ اس طرح ہونے والے نقصان کے ازالے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی دلچسپی چند منتخب اور پسندیدہ پروگراموں تک محدود کرلے اور ہر پروگرام دیکھنے سے پرہیز کرے۔ یہی بات کھیلوں کے شائقین اور کتابی کیڑوں پر بھی صادق آتی ہے۔ اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ان چیزوں کا اولین مقصد زندگی میں چاشنی اور رنگینی پیدا کرنا اور علم میں اضافہ کرنا ہے نہ کہ جسمانی صحت کو گھن لگانا اور برباد کرنا۔

اَلْغَفَّارُ

اسمائے الٰہی

اس کے معنیٰ ہیں بخشنے والا

اس اسم بزرگ میں غصہ ٹھنڈا کرنے اور دلوں کے متغیر کرنے کی تاثیر ہے۔ اس کے خادم کا نام مرغائیل ہے۔ جس کے ماتحت چار فرشتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ۱۲۸۱ صفوں کا مالک ہے اور ہر صف میں ۱۲۸۱ فرشتے ہیں۔ ان فرشتوں اور غضب کے فرشتوں کے درمیان نور وظلمت کے ایک ہزار حجاب ہیں۔ جب ذاکر اس اسم کا ذکر کرتا ہے تو مؤکل اس پر نازل ہو کر حلم و علم اور ریاضت عنایت کر کے اس کا غصہ اور غضب اس سے دور کر دیتا ہے۔ اور اگرچہ بظاہر اس کا نفس برا ہو۔ مگر اللہ تعالیٰ نفس مطمئنہ کے ساتھ اس کو بدل دیتا ہے اور یہ سب مراتب اسی مؤکل کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں اور اس کے بعد اگر بندہ نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ مؤکل کی پروانہ کی تو خدا کے ہاں اس کا درجہ اس مؤکل سے بڑھ جائے گا۔

حضرت امام علی رضاؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص پنجگانہ نماز کے بعد یَا غَفَّارُ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کو پڑھ لیا کرے تو پروردگار عالم گناہوں کو معاف فرمائے گا اور سعادت دارین حاصل کرے گا۔ اور شیخ مغرب نے تحریر فرمایا ہے کہ اسرار کی پوشیدگی کے لئے اس اسم کا ذکر مناسب ہے اگر کوئی شخص کسی راز کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے ایک ہزار دو سو اکاسی مرتبہ اس اسم کو بعد نماز عشاء اکیس ۲۱ دن تک پڑھے اور روزانہ بعد ختم تلاوت درگاہ احدیت میں اپنی استدعا پیش کرے پروردگار عالم راز کو سربستہ رکھے۔

اگر اسم مذکور کو جامعہ کعبہ پر مشک و زعفران اور گلاب سے ایک ہزار دو سو اکاسی مرتبہ تحریر کرے۔ اگر جامہ کعبہ میسر نہ ہو تو پاک کورے کپڑے پر تحریر کرے اور لکھ کر سینہ میت پر رکھے تو معذب نہ ہو اگرچہ گنہگار و مجرم ہو۔

اگر کوئی شخص کسی کے سپرد کوئی امانت کرے تو اسم مذکور کو پارچہ حریر سفید پر تحریر کر کے سامان امانت میں رکھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بہ سلامت واپس آئے۔ کسی قسم کی خیانت نہ ہو۔ اس اسم میں عظیم ہے

اگر کوئی کسی کو قرض حسنہ دے تو اس پر ایک ہزار دو سو اکاسی مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر دے تو قرض لینے والا اسے ضرور واپس کرے اور خیانت نہ کر سکے۔

اگر کوئی شخص ستر دن تک پانچ ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے تو ہر مقصد برآئے۔ قبول ارواح و اشباح ہو۔ حسد و کینہ دل سے زائل ہو۔

جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب انسان پر روزی کے دروازے تنگ ہو جائیں۔ یا پریشانی دامن گیر ہو۔ یا کوئی مصیبت پیش آئے یا اولاد کی تمنا ہو یا زیادتی مال و منال چاہتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ خلوص دل سے پروردگار عالم کی درگاہ میں توبہ کرے۔ اس عزم کے ساتھ کہ آئندہ ان خطاؤں کا مرتکب نہ ہوگا۔ تو جس شے کو وہ طلب کرے حاصل ہو۔ اس وقت اس اسم کا ذکر بہت کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص اَلْعَفُوُّ اَلْغَفُوْرُ اَلْغَفَّارُ کا ذکر کرتا رہے تو ہر شدت و سختی و ظالم و موذی دفع ہوں ان امور میں یہ سہ اسماء سریع التاثیر ہیں۔

اگر کسی شخص پر کوئی روحانی اسرار منکشف ہو اور وہ اسے راز میں نہ رکھ سکتا ہو تو اس اسم کا ذکر کرے اور اللہ سے التجا کرے۔

دراصل سورۂ نوح کی آیت ۱۰، ۱۱، ۱۲، اس سلسلہ میں بہت واضح اشارہ کرتی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے کہا اپنے پروردگار سے بخشش مانگو وہی غفار ہے یعنی بخشنے والا ہے۔ پھر وہ بہت برسنے والا مینہ بھیجے گا اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغ اور نہریں دے گا۔

ظاہر ہوا، مال اور اولاد سے فائدہ اسی صورت میں ہوگا جب استغفار کرو گے اور اسم غفار کا ذکر کثرت سے کرو گے۔ اس فائدہ کے

علاوہ باغ اور نہریں بھی انعام میں دے گا۔ لہٰذا اس اصولِ ربانی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

اور شیخ بونی نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم کے مربع کو سیسہ کی تختی پر کندہ کرے اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کی آنکھ اس سے اندھی کر دے۔ اگر سچا حال رکھتا ہوگا۔ تو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوجائے گا۔ اگر مربع حرفی کو اپنے پاس طریقہ مذکور کے مطابق تحریر کر کے رکھے۔ تو بھی یہی خواص حاصل ہونگے۔ مربع حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ف	ا	ر
ر	ا	ف	ع
ف	ع	ر	ا
ا	ر	ع	ف

اور مربع عددی یہ ہے

۷۸۶

ع	ف	ا	ر
۲	۲۰۱	۹۹۹	۷۹
۱۹۸	۳	۸۲	۹۹۸
۸۱	۹۹۷	۱۹۹	۴

نظرات کے اثرات

اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ صحیح وقت میں کام کیجئے۔ بے وقت کام بے نتیجہ ہوتا ہے ــــــ عاملین اگر روحانی عملیات کے دوران درج ذیل تفصیلات کو پیشِ نظر رکھیں گے ــــ تو انشاء اللہ زبردست کامیابی سے دوچار ہوں گے۔
طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ۲۰۱۲ء کے اچھے برے وقت کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ (اگلے صفحہ پر)

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچے اور عملیات میں ان ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

تثلیث

(ث) ــــ فاصلہ دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ

یہ نظر سعد اکبر کہلاتی ہے۔ یہ کامل دوستی کی نظر ہے۔ یہ نظر بغض ادات مٹاتی ہے۔ اگر اس وقت دوستی اور ترقی کیلئے تعویذ کئے جائیں جلدی کامیابی لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام سعد کاموں کے لئے یہ وقت بہت قیمتی ہے۔

تسدیس

(س) ــــ فاصلہ ۶۰ درجہ

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ یہ نیم دوستی کی نظر ہے۔ اس وقت بھی نیک کام کرنے چاہئیں۔ نیک امور کیلئے اس وقت جو تعویذات بنائے جائیں گے۔ انشاء اللہ وہ جلد اثرات دکھائیں گے۔

مقابلہ

(ل) ــــ فاصلہ ۱۸۰ درجہ

یہ نظر نحس اکبر ہے۔ اور کامل دشمنی کی نظر ہے۔ اس وقت برے کاموں کیلئے اگر تعویذات کئے جائیں تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ دو دلوں کے درمیان جدائی، عداوت وغیرہ یا دشمن کی ہلاکت وغیرہ کے اعمالِ شر اس وقت انجام دینے چاہئیں۔

تربیع

(ع) ــــ فاصلہ ۹۰ درجہ

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ نظر مقابلہ کی بہ نسبت اس میں تاثر کم ہے تاہم برے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور عداوت و نفرت اور نفاق و ہلاکت کے لئے اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔

قران

(ق) ــــ فاصلہ صفر

سعد ستاروں کا قران سعد ہوتا ہے۔ اور نحس ستاروں کا قران نحس ہوتا ہے۔ قمر، عطارد، زہرہ، مشتری، سعد سمجھے جاتے ہیں۔ اور زحل و مریخ نحس سمجھے جاتے ہیں۔ شمس کو بعض ماہرین نے نحس شمار کیا ہے بعض نے سعد۔ حاصل یہ ہے کہ تثلیث اور تسدیس کے اوقات سعد ہوتے ہیں۔ مقابلہ اور تربیع کے اوقات نحس ہوتے ہیں۔ قرانات دو طرح کے ہوتے ہیں ــــ عاملین روحانی عملیات کا صحیح فائدہ اٹھانے کیلئے حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر مکمل بھروسہ کرتے ہوئے بطور سبب اچھے کاموں کیلئے محمود وقت کو اور برے کاموں کیلئے مذموم وقت کو ترجیح دیں۔

••

فہرست نظرات، برائے عاملین ۲۰۰۳ء

اچھے بُرے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں۔

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
نومبر ۲۰۰۳ء			
یکم نومبر	قمرو شمس	تربیع	۷ ۹
یکم نومبر	عطارد و مشتری	تسدیس	۱۷ ۱۸
یکم نومبر	عطارد و زحل	تثلیث	۴۶ ۱۸
یکم نومبر	مشتری و زحل	تسدیس	۴۲ ۲۲
۳ر نومبر	قمرو زہرہ	تربیع	۵۶ ۲
۳ر نومبر	قمرو مریخ	قران	۲۲ ۱۶
۳ر نومبر	قمرو شمس	تثلیث	۰۰ ۲۳
۴ر نومبر	قمرو زحل	تثلیث	۴۶ ۲
۴ر نومبر	قمرو مشتری	مقابلہ	۲۴ ۴
۴ر نومبر	قمرو عطارد	تثلیث	۵ ۱۰
۵ر نومبر	قمرو زہرہ	تثلیث	۳۷ ۱۵
۶ر نومبر	شمس و زحل	تثلیث	۵۴ ۴
۷ر نومبر	شمس و مشتری	تسدیس	۳ ۲
۸ر نومبر	قمرو مریخ	تسدیس	۴۰ ۱۷
۹ر نومبر	قمرو زحل	تسدیس	۴۴ ۲۴
۹ر نومبر	قمرو مشتری	تثلیث	۲۴ ۴
۹ر نومبر	قمرو شمس	مقابلہ	۲۵ ۸
۱۰ر نومبر	قمرو عطارد	مقابلہ	۵۲ ۴
۱۱ر نومبر	قمرو زہرہ	مقابلہ	۱۱ ۹
۱۱ر نومبر	قمرو مریخ	تربیع	۲۱ ۱۱
۱۱ر نومبر	قمرو مشتری	تربیع	۳ ۱۶
۱۲ر نومبر	زہرہ و مریخ	تربیع	۵۶ ۲۴
۱۴ر نومبر	قمرو مشتری	تسدیس	۴۸ ۶
۱۵ر نومبر	زہرہ و مشتری	تربیع	۴ ۹
۱۶ر نومبر	قمرو زہرہ	تثلیث	۸ ۱۹
۱۷ر نومبر	قمرو شمس	تسدیس	۵۶ ۱۸
۱۸ر نومبر	قمرو مریخ	مقابلہ	۵۲ ۲۱
۱۸ر نومبر	قمرو مشتری	مقابلہ	۰۰ ۲۳
۱۹ر نومبر	قمرو زہرہ	تربیع	۳۹ ۷

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
۲۰ر نومبر	مریخ و مشتری	مقابلہ	۲۹ ۱۹
۲۱ر نومبر	قمرو زہرہ	تسدیس	۳۵ ۱۶
۲۲ر نومبر	قمرو زحل	تثلیث	۵۳ ۲۲
۲۳ر نومبر	قمرو مشتری	تسدیس	۲۷ ۳
۲۳ر نومبر	عطارد و مشتری	تربیع	۳۹ ۸
۲۴ر نومبر	قمرو شمس	قران	۲۱ ۳
۲۵ر نومبر	عطارد و مریخ	تربیع	۱ ۹
۲۵ر نومبر	قمرو مریخ	تربیع	۵۴ ۵
۲۵ر نومبر	قمرو عطارد	قران	۱۳ ۷
۲۵ر نومبر	قمرو زہرہ	قران	۹ ۲۴
۲۶ر نومبر	قمرو زحل	مقابلہ	۱۰ ۲۲
۲۷ر نومبر	قمرو مریخ	تسدیس	۸ ۸
۲۸ر نومبر	قمرو شمس	تسدیس	۴۲ ۱۱
۲۸ر نومبر	قمرو نیپ چون	قران	۲۱ ۲۳
۳۰ر نومبر	قمرو عطارد	تسدیس	۵۲ ۱
۳۰ر نومبر	قمرو زہرہ	تسدیس	۴۸ ۱۴
دسمبر ۲۰۰۳ء			
یکم دسمبر	قمرو زحل	تثلیث	۲۵ ۶
یکم دسمبر	قمرو مشتری	مقابلہ	۵۸ ۱۴
۲ر دسمبر	قمرو مریخ	قران	۱۵ ۲
۲ر دسمبر	قمرو عطارد	تربیع	۲ ۱۴
۳ر دسمبر	قمرو زہرہ	تربیع	۴۱ ۷
۳ر دسمبر	قمرو شمس	تثلیث	۲۳ ۱۲
۳ر دسمبر	قمرو زحل	تربیع	۴۹ ۱۴
۵ر دسمبر	قمرو عطارد	تثلیث	۱۱ ۱۰
۶ر دسمبر	قمرو زہرہ	تثلیث	۴ ۴
۶ر دسمبر	قمرو زحل	تسدیس	۳۲ ۵
۶ر دسمبر	قمرو مشتری	تثلیث	۴۵ ۱۴
۶ر دسمبر	زہرہ و زحل	مقابلہ	۳۳ ۱۷
۷ر دسمبر	قمرو مریخ	تسدیس	۲۹ ۷

تاریخ	سیارے	نظر	وقتِ نظر
۹ر دسمبر	قمرو شمس	مقابلہ	۱۹
۹ر دسمبر	قمرو مشتری	تربیع	۴۵
۹ر دسمبر	قمرو مریخ	تربیع	۱۸
۱۰ر دسمبر	شمس و مشتری	تربیع	۲۸
۱۰ر دسمبر	قمرو عطارد	مقابلہ	۲۷
۱۱ر دسمبر	قمرو زہرہ	مقابلہ	۲۵
۱۱ر دسمبر	قمرو مشتری	تسدیس	۴۰
۱۱ر دسمبر	زہرہ و مشتری	تثلیث	۵۲
۱۲ر دسمبر	قمرو مریخ	تثلیث	۵۶
۱۳ر دسمبر	عطارد و زحل	مقابلہ	۴۳
۱۴ر دسمبر	قمرو شمس	تثلیث	۱۱
۱۵ر دسمبر	قمرو زحل	تسدیس	۲۵
۱۵ر دسمبر	قمرو عطارد	تثلیث	۳۴ ۱۲
۱۶ر دسمبر	قمرو شمس	تربیع	۴۳
۱۶ر دسمبر	قمرو زہرہ	تثلیث	۴۷
۱۷ر دسمبر	قمرو مریخ	مقابلہ	۴۱
۱۸ر دسمبر	قمرو زحل	تربیع	۴۶
۱۸ر دسمبر	قمرو عطارد	تربیع	۲۷
۱۹ر دسمبر	قمرو زہرہ	تربیع	۳۹
۲۰ر دسمبر	قمرو زحل	تثلیث	۷
۲۰ر دسمبر	قمرو عطارد	تسدیس	۴۹
۲۱ر دسمبر	قمرو زہرہ	تسدیس	۲
۲۲ر دسمبر	عطارد و زحل	مقابلہ	۵
۲۲ر دسمبر	قمرو مشتری	تربیع	۲۴
۲۳ر دسمبر	قمرو شمس	قران	۲۷
۲۴ر دسمبر	قمرو عطارد	قران	۵۸
۲۵ر دسمبر	زہرہ و مریخ	تسدیس	۵۸
۲۶ر دسمبر	عطارد و مریخ	تربیع	۲۳
۲۷ر دسمبر	شمس و عطارد	قران	۴۰
۲۸ر دسمبر	قمرو عطارد	تسدیس	۴۶ ۲۲

۲۹ر دسمبر قمرو مشتری مقابلہ - ۳۷ ۳ - ۳۰ر دسمبر - قمرو عطارد - تربیع - ۲ ۳ ۳۰ر دسمبر - قمرو مریخ - قران - ۲۲ - ۱۲

تحویلِ آفتاب

٢٢ر نومبر بروز ہفتہ ٢٣ بجکر ٣١ منٹ پر آفتاب بُرج قوس میں داخل ہوگا۔اس کے بعد ٢٢ر دسمبر بروز پیر کو ١٢ بج کر ٥٣ منٹ پر بُرج جدی میں داخل ہوگا۔

یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے لئے اہم ہیں۔

شرفِ قمر

٨ر نومبر بروز ہفتہ ٢ بج کر ایک منٹ سے ٤ بجکر دو منٹ تک قمر کو شرف حاصل ہوگا۔اس کے بعد ٥ر دسمبر بروز جمعہ ٨ بجکر ٢ منٹ سے دس بج کر پانچ منٹ تک کو قمر کو مقام شرف حاصل ہوگا۔

ان اوقات میں مثبت کاموں کو فوقیت دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

٢٢ر نومبر بروز ہفتہ ٥ بجکر ٥٥ منٹ سے ٧ بج کر ٣٢ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔اس کے بعد ١٩ر دسمبر بروز جمعہ ١٦ بجے سے ١٧ بج کر ٤٠ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔

ان اوقات میں منفی کاموں کو ترجیح دیں۔ باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

منزلِ شرطین

٥ر نومبر بروز بدھ دس بج کر ٣٢ منٹ پر قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔ اس کے بعد ٢ر دسمبر بروز منگل شام ٤ بج کر ٢٦ منٹ پر قمر منزلِ شرطین میں داخل ہوگا۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

ہبوطِ قمر کا نقش

یہ وقت نحس ہوتا ہے۔اس وقت تنزلی اور بغض کے اعمال کئے جاتے ہیں۔ نقش اس طرح بنائیں۔

٧٨٦

٨	١	٦
٣	٥	٧
٤	٩	٢

اللّٰھم فرق بین فلاں ابن فلاں فلاں ابن فلاں

یہ نقش لکھنے کے بعد اس کو دو قبروں کے درمیان دبا دیں۔ یہ نقش صرف ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کیلئے بنایا جائے اگر کسی جائز تعلق کو ختم کرنے کیلئے کوئی بنائے گا تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہوگا۔

قرانِ شمس، عطارد

یہ نظر سعد ہے۔ اور یہ نظر ٧ر دسمبر کو ٦ بجکر چالیس منٹ پر پڑ رہی ہے۔

حاکم وقت کو مہربان کرنے کیلئے احباب واقارب کی توجہ حاصل کرنے کیلئے اور ہر طرح کی نحوست دور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھیں۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

یاعزیز	یالطیف	یاسلطان
یالطیف	یاسلطان	یاعزیز
یاسلطان	یاعزیز	یالطیف

بحق محمد وآلِ محمد فلاں ابن فلاں مسخر ہو

نقش کی چال یہ ہے۔

٧٨٦

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

ٹوکن انعامی مقابلہ ١٦٧ (آپ کتنے پانی میں ہیں؟)

نام ـــــ ـــــ ولدیت ـــــ ـــــ ـــــ

پتہ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ ـــــ

دستخط ـــــ ـــــ تاریخ ـــــ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا

طلسماتی دنیا

اکتوبر ۲۰۰۳ء

آپ دولت مند کیوں نہیں بن سکتے؟

سونیا جی! مسلمانوں کو کانگریس سے زیادہ نہرو خاندان سے شکایت ہے" سونیا گاندھی کے نام کھلا خط"



20

دلیپ کمار کیا فرماتے ہیں؟

کیا اور کہاں

اداریہ

سونیا گاندھی کے نام کھلا خط

بقلم خاص

یہ خط میں آپ کو اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ ہندوستان کی وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہی ہیں اور آپ یہ خواب بھی دیکھ رہی ہیں کہ آپ کی پارٹی جو کانگریس آئی کہلاتی ہے ہندوستان میں اپنا کھویا ہوا وقار بحال کرے اور وہ ہندو اور مسلمانوں کی نظروں میں سرخرو ہو جائے۔

سونیا جی! آپ کی پارٹی یعنی اس کانگریس نے جس کی باگ ڈور اس وقت آپ نے سنبھال رکھی ہے اس نے ہندوؤں کے ساتھ کیا نارو سلوک کئے کیا اس بارے میں تو ہندو بھائی آپ سے باز پرس کریں گے لیکن میری قوم۔ یعنی مسلم قوم کے ساتھ آپ کی پارٹی نے وقتاً فوقتاً جو نارو اسلوک کئے ہیں اور میری قوم کو بنامِ مشروب زہر کے جو پیالے آپ کی پارٹی نے پلائے ہیں انہیں بھلا دینا آسان نہیں ہے مدارس اور مساجد کے سلسلہ میں کانگریس نے ان صوبوں میں جہاں اس کی حکومت تھی جو لیز ولیشن پاس کیا تھا اور دینی مدارس اور مساجد کے سلسلے میں جو قوانین بنا کر مدارس اور مساجد کی تعمیرات میں جو رکاوٹیں کھڑی کی گئی تھیں ان کی کڑواہٹ سے آج بھی مسلم قوم کا ذائقہ خراب ہے۔

آج فرقہ پرست لوگ دینی مدارس اور مساجد کے سلسلے میں جو غلط قانون بنانے کی اسکیمیں مرتب کر رہے ہیں وہ دراصل آپ کی پارٹی کی دین ہے، اگر آپ کی پارٹی نے صوبہ راجستھان اور مدھیہ پردیش میں مساجد اور مدارس کے خلاف بل پاس نہ کئے ہوتے تو آج فرقہ پرستوں کی یہ جرأت نہیں ہوسکتی تھی کہ وہ دینی مدارس اور مساجد کے خلاف زہر اگل سکیں۔

سونیا جی! آپ اس غلط فہمی کا شکار نہ رہیں کہ کوئی ایک گھرانہ یا گنتی کے چند شریف اور نیم شریف لوگ اپنے ضمیر کا سودا کر کے آپ کی نیا کو پار کرا دیں گے، نہیں ہرگز نہیں، مسلمان آپ سے صرف آپ کی پارٹی سے ہی نہیں بلکہ آپ کی سسرال سے ناراض ہیں اور کیوں ناراض نہ ہوں جب کہ ان بے چارے مسلمانوں کے ساتھ آپ کے سسرال والوں نے کھلی زیادتی کی ہے اور آپ کی سسرال کے ہوتے ہوئے دن دہاڑے ان کے خون سے پھاگ کھیلا گیا ہے۔ میرٹھ، ملیانہ، مرادآباد اور جمشید پور کے مظلومین کی آہیں ابھی تک فضاؤں میں بکھری ہوئی ہیں، یہ ظلم وستم کانگریس کے دور اقتدار میں ہوتے رہے ہیں اور کانگریس نے کسی بھی اس قاتل کو سزا نہیں دی ہے۔ جس نے مسلمانوں کے قتلِ عام کا جرم کیا ہو۔

جس وقت ملک آزاد ہوا اس وقت کانگریس کثرت رائے کے ساتھ اقتدار میں آئی اور ملک کی آزادی کے وقت مسلمانوں کی قربانیوں کی داستانیں تاریخ ہند کے ایک ایک چپے پر بکھری ہوئی تھیں، لاکھوں ہندوؤں نے مسلمانوں کی قربانیوں کو محسوس بھی کیا تھا اور سراہا بھی تھا۔

ملک کی آزادی کی لڑائی مشترکہ قربانیوں کے ساتھ لڑی گئی تھی اور جب آزادی حاصل کرنے کے بعد انعامات تقسیم ہوئے، جب مختلف اقوام کو تمغات عطا کئے گئے اس وقت مسلمانوں کو کیا ملا؟ وہ اردو زبان جس کے ذریعے آزادی کی جنگ کا پچاس فی صد لڑا گیا تھا اس کی کیا حوصلہ افزائی ہوئی؟

سونیا جی! ہوا یہ کہ ہندوستان کی آزادی کے وقت جو بنیادی قانون اس ملک کو چلانے کے لئے مرتب ہوا تھا اس میں غالباً یہ بات طے کر دی گئی کہ ہندوستان کا وزیر اعظم مسلمان اور ہریجن نہیں بن سکتا کیوں کیا کسی بھی جمہوری ملک میں اس طرح کی سوچ اور اس طرح کا قانون جائز ہے؟ اور اگر یہ ناجائز تھا تو پھر سرنا نا جنہیں دنیا پنڈت جواہر لال نہرو کے نام سے جانتی تھی چپ کیوں سادھ گئے تھے؟ انہوں نے اس طرح کی سوچ وفکر کی کمر کیوں تھپ تھپائی تھی؟

سونیا جی! آزادی کے بعد جب ہندوستان کے مختلف علاقوں کو زبان کی بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا تو اردو زبان کو جو جنگِ آزادی میں نمایاں رول ادا کرنے والی زبان تھی اس وقت بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی، حالانکہ ملک کی آزادی کے وقت اردو زبان کی قربانیاں تازہ بتازہ تھیں اور محبت کے ان پھولوں کی مہک قدم قدم پر محسوس ہوتی تھی جو اردو زبان نے کھلائے تھے اور جنہیں مسلمانوں نے اپنے خون کی لالی سے رنگ برنگا کیا تھا، پنجابی زبان کو پنجاب ملا، تامل کو تامل ناڈو عطا ہوا، تیلگو کو آندھرا پردیش بخشا گیا، ملیالی کے حصہ میں کیرالا آیا، گجراتی کو گجرات ملا، اڑیا زبان کی تقدیر اڑیسا بنا، بنگلہ زبان کو بنگال موصول ہوا، غرضے کہ ہندوستان کے صوبوں کی تقسیم زبان کی بنیاد پر ہوئی لیکن وہ اردو جو آج پورے ملک میں بولی جاتی ہے اس زبان کے حصے میں ملک کا کوئی خطہ نہیں آیا، کیوں سونیا جی! کیوں؟ صرف اس لئے نا کہ اس زبان کے بارے میں یہ بدگمانی تھی کہ یہ مسلمانوں کی زبان ہے حالانکہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں تھی اگر وہ مسلمانوں کی زبان ہوتی تو وہ ہندوستان میں پیدا ہونے کے بجائے ملک عرب میں پیدا ہوتی، سونیا جی! حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کی سسرال والوں نے جسے دنیا خاندانِ نہرو کے نام سے جانتی ہے، اردو کے ساتھ انصاف کر دیا ہوتا تو اردو زبان ہی اتحاد کی علمبردار بن جاتی اور متحدہ ہندوستان کا خواب کسی حد تک پورا ہو جاتا۔ لیکن جن لوگوں کو انگریزی کی یہ پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو نفرت پھیلاؤ اور چودھری بنو پسند آ گئی تھی انہیں تعصب، عناد اور فتنوں کو ہوا دینے سے کون روک سکتا تھا۔

سونیا جی! دنیا جانتی ہے کہ آزادی کی جنگ لڑتے وقت جتنی خدمات اردو زبان کی ہیں اتنی خدمات کسی اردو زبان کی نہیں ہیں، اردو نے اس ملک کا سر بلند کرنے کے لئے دنیا بھر میں جو مٹھاس بکھیرا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، لیکن افسوس دورِ خزاں کے بعد جب عہد بہار آیا۔ اور آپس میں جب خوشیوں کے پھول تقسیم ہوئے تو اردو زبان کے حصے میں کوئی پھول تو درکنار کسی پھول کی خوشبو بھی نہ آسکی اور اس کا دامن رنگِ بہار سے محروم ہی رہا۔

سونیا جی! اندازہ یہ ہوتا ہے کہ کہ نیت پہلے ہی دن سے خراب تھی اور مسلمانوں کو نظر انداز کرنے کا ارادہ روز اول ہی سے تھا۔ رفتہ رفتہ اردو زبان کو معیشت سے الگ کر دیا گیا تا کہ آہستہ آہستہ وہ لبِ گور ہو جائے لیکن اردو کی تو شان ہی نرالی ہے یہ اپنے اندر رنگِ حسین اور بوئے سادات رکھتی ہے اس کو جتنا دبایا جائے گا یہ اتنا ہی ابھرے گی، اس کو جتنی بار مارا جائے گا یہ اتنی ہی بار زندہ ہوگی اور ایک دن انشاء اللہ اردو کا جادو اس ملک میں سر چڑھ کر بولے گا اور مردہ لیڈروں کی بھٹکتی روحوں سے بھی خراجِ عقیدت وصول کرلے گا۔

آزادی کے بعد آپ کی پارٹی کی حکومت چالیس برس سے زیادہ رہی اس طویل عرصے میں مسلمانوں کو کیا ملا؟ ان کے آنسو کتنی مرتبہ پونچھے گئے؟ ان کے زخموں پر کتنی بار مرہم رکھا گیا؟ اور ان کی شنوائی سرکاری دفاتر کے کسی محکمے میں ہوئی؟ کسی ایک گھرانے کے کسی ایک فرد کو راجیہ سبھا کی سیٹ عطا کر دینے سے مسلمانوں کا بھلا نہیں ہو جاتا۔ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی یہ ہوئی کہ آپ کی پارٹی ان کے لئے سرکاری ملازمتوں کی راہیں فراہم کرتی ان کی اپنی تعداد کے مطابق انہیں آرمی اور پولیس میں جگہ دی جاتی اور ان کے مذہبی اور نیم مذہبی اداروں کی پشت پناہی کی جاتی، نیز یہ بھی کہا جاتا کہ جو لوگ بے دریغ ان مسلمانوں کا خون بہاتے ہیں انہیں سخت سزا دی جاتی اور انہیں پھانسی کے پھندوں پر لٹکایا جاتا، قاتلوں کو سزا دینا تو درکنار آپ کی پارٹی نے ۴۰ ربرسوں میں کسی بھی فرقہ پرست ہندو کو کوئی وارننگ بھی نہیں دی اور کانگریس کے دورِ اقتدار میں آئے دن یہ ہوتا رہا کہ مسلمان جہاں جہاں بھی اچھی پوزیشن میں تھے وہاں وہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوتے رہے اسے اور مسلمانوں کی املاک تباہ و برباد ہوتی رہیں، اور سرکاری لوگ اپنی آنکھیں موندے بیٹھے رہے اور مسلمانوں کی فریاد پر اور تو اور آپ کی ساس اندرا گاندھی نے کان نہیں دھرا، پوچھ لیجئے، احمد آباد، بھیونڈی، سہارنپور، بنارس کی ان زمینوں سے جہاں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح سڑکوں پر بہتا رہا، ان کے بچے یتیم ہوتے رہے، ان کی عورتوں کے سہاگ لٹتے رہے اور کسی سرکاری افسر نے ان مسلمانوں کے آنسوؤں، ان کی آہوں اور کراہوں کی طرف دھیان نہیں دیا، شاید اوپر سے اسی بات کا آرڈر تھا کہ انہیں مرنے دو اور ان کی حالتِ زار کی طرف کوئی توجہ نہ دو، اس وقت حکومت فرقہ پرستوں کی نہیں تھی، اس وقت اس ملک میں کوئی اڈوانی یا اٹل بہاری واجپئی راج نہیں کر رہے تھے، اس وقت اس ملک کے سیاہ

سفید کی مالک آپ کی ساس تھیں۔

محترمہ سونیا جی! ۱۹۴۹ء میں جب آپ کی پارٹی نئی نئی دلہن بنی تھی اور پورے عروج پر تھی جب آپ کے نانیا سسر آنجہانی پنڈت جواہر لال نہرو پوری قوم کے لئے مسیحا بنے ہوئے تھے اس وقت خاص خاص لوگوں کے اشاروں پر بابری مسجد میں تالا ڈالا گیا، اگر آپ کی پارٹی چاہتی تو اس وقت وہ تنازعہ جو چند ذہنوں میں تھا ختم ہو جاتا اور اللہ کا گھر سیاسی فتنوں سے آزاد ہو جاتا لیکن نہیں کسی خاص وقت کے لئے اللہ کے گھر میں تالا ڈال دیا گیا۔ وہ بابری مسجد جو ۱۹۹۲ء میں کھلے عام شہید ہوئی اس کے ہاتھ پاؤں ۱۹۴۹ء میں کس نے باندھے تھے، وہ سب آپ کی پارٹی کے لوگ تھے، اور ۱۹۴۹ء ہی میں آپ کی پارٹی نے صحرائی زمین سے لڑکیوں کا حصہ ختم کر کے مسلم پرسنل لاء کی مخالفت کی داغ بیل ڈالی تھی۔

اس کے بعد شاہ بانو کیس کو ہوا دی گئی وہ بھی آپ ہی کی پارٹی کا کارنامہ تھا، ۱۹۷۲ء میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی بنیاد پڑی اور مسلمانوں نے اپنے شخصی قانون کی حفاظت کے لئے پورے ملک میں اتحاد کا مظاہرہ کیا، دیوبندی، بریلوی، شیعہ، سنی اور دیگر طبقات کے ذمہ داران سر جوڑ کر ایک پلیٹ فارم پر بیٹھ گئے اور دنیا نے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مسلمان جو مسلک کی لڑائیوں میں آنکھیں بند کر کے لڑ سکتے ہیں وہ اپنے دین کی آبرو کی خاطر ایک ہی پلیٹ فارم پر آنکھیں کھول کر بیٹھ بھی سکتے ہیں، مسلم پرسنل لا بورڈ کا صدر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کو بنایا گیا جو اس وقت دار العلوم دیوبند کے مہتمم تھے، شاید اس وقت دار العلوم دیوبند کو نظر لگ گئی۔ یا شاید اس کا یہ زبردست اتحاد آپ کی ساس کو کھل گیا اور انہوں نے اس دار العلوم دیوبند ہی میں دراڑ ڈالنے کا فیصلہ کر لیا جس کے سربراہ کو مسلم اتحاد کا صدر بنایا گیا تھا، چنانچہ ۱۹۸۰ء میں اجلاس صد سالہ کے موقعہ پر آپ کی ساس دیوبند آئیں انہوں نے نہ جانے کون سی چڑ کی چھوڑی کہ دار العلوم دیوبند کے اندر اختلاف کی ایک آگ بھڑک اٹھی اور وہ حضرات علماء جن کے نزدیک تین دین تین رات سے زیادہ دو بھائیوں کا آپس میں بات چیت نہ کرنے پر کھانا پینا حرام ہو جاتا تھا وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے، کھلے عام ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھلنے لگیں۔ اور آپسی مخالفت کا یہ سلسلہ ۱۹۸۲ء تک چلتا رہا ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو دار العلوم دیوبند کی مسجد کے صحن میں قاری محمد طیب صاحبؒ کے صاحب زادے مولانا سالم صاحب طلباء دار العلوم کے سامنے تقریر کر رہے تھے غالباً سرکاری اشاروں پر مولانا سالم صاحب کی داڑھی پر حملہ ہوا۔ ایک عاقبت نااندیش طالب علم نے دار العلوم دیوبند کی ایک عظیم ہستی کے صاحب زادے کے طمانچہ مارنے کی کوشش کی اور اس طرح دیوبند کی یہ سرزمین کربلا بن کر رہ گئی، بالآخر مارچ ۱۹۸۲ء میں دار العلوم پر اس گروہ کا قبضہ ہو گیا جس کی پشت پناہی آپ کی ساس فرما رہی تھیں، مادر علمی دار العلوم دیوبند کا جسم دو حصوں میں بٹ گیا اور اس طرح اس دیوبند کو سخت سزا ملی جس نے مسلم اتحاد کی سربراہی کا مسلم پرسنل لاء کے اسٹیج پر ایک خواب دیکھا تھا۔ تعبیر میں ابھی دیر تھی۔

سونیا جی! وہ خواب بکھر گیا اور اس خواب کا قتل عام آپ کی ساس نے کیا، نہ وہ دیوبند آتیں اور نہ علماء ایک دوسرے کی داڑھیاں پکڑتے اور نہ مادر علمی کو خون کے آنسو بہانے پڑتے۔

۲۲ سال کا عرصہ بیت گیا ہے، آج تک ہمارے علماء ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ آپ کی ساس نے نہ جانے کون سا منتر ان علماء پر کیا تھا کہ اسی دن سے جس دن سے وہ دیوبند آئی تھیں، ان کی مسجدیں تقسیم ہو گئیں، ان کی عیدگاہیں الگ الگ ہو گئیں، ان کے قبرستان بٹ گئے اور ان کے تمام معاملات میں وہ ذاتی ہوں یا سماجی ایک انتشار پیدا ہو گیا اور اس طرح میری قوم کے دو حصے اندرا گاندھی کی دیوبند میں آمد کی وجہ سے بن گئے۔

اندرا جی کے قتل کے بعد آپ کے شوہر اقتدار پر بیٹھے اور انہوں نے شاہ بانو کیس کا مسئلہ حل کر دیا۔ اور ہمارے سیدھے سادے علماء کو خوش کر دیا، لیکن بابری مسجد میں لگے ہوئے اس تالے کو جو ان کے نانا نے ۱۹۴۹ء میں لگوایا تھا۔ کھلوا دیا۔

اس میں مورتیاں بھی رکھ دی گئیں، اس میں پوجا پاٹ کا بھی سلسلہ شروع کرا دیا گیا اور پھر شلانیاس کرا کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ رام مندر

کے حق میں ہیں، اس طرح آں جہانی پنڈت جواہر لال نہرو نے جس عمارت کا خواب دیکھا تھا اس عمارت کا سنگ بنیاد آپ کے شوہر نے رکھ دیا۔

سونیا جی! آج رام مندر کے نام پر جو کچھ بھی اس ملک میں ہو رہا ہے، جو جو فتنے جگائے جا رہے ہیں اور جو بھی سازشیں رچائی جا رہی ہیں اس کے ذمہ دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے بابری مسجد میں تالا لگوایا اور تالہ کھلوایا۔ آخر مسلمان آپ کے ان رشتہ داروں کو کیسے معاف کر دیں۔

سونیا جی! زخم بھر جاتے ہیں، لیکن درد پھر بھی ہوتا ہے، کسک پھر بھی ہوتی ہے، ہوک دلوں میں پھر بھی اٹھتی ہے، آخر ہم اس تکلیف کو کیسے بھول جائیں جو ایک سازش کے تحت ہمیں دی گئی ہے۔

سونیا جی! بلاشبہ مسلمانوں نے آنکھیں بند کر کے کانگریس کا ساتھ دیا۔ اور ایک طویل عرصہ تک مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کا بینک ووٹ رہا۔ لیکن اس آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنے والی قوم کو کیا ملا۔ قدم قدم پر ٹھوکریں، ذلتیں، رسوائیاں، پھٹکاریں اور سونیا جی! آپ یہ نہ سمجھیں کہ وقت کسی کو سزا نہیں دیتا، وقت ضرور سزا دیتا ہے، ہو سکتا ہے کہ قوم مسلم کے ہی کچھ لوگ چند سکوں کی خاطر یا کسی ناقابل ذکر عہدے کی خاطر آپ کے سامنے اپنا سرِ اشرف خم کر دیں اور مسلمانوں کا ووٹ آپ کے دامن دریدہ میں ڈلوانے کا وعدہ کر لیں تب بھی آپ اس غلط فہمی کا شکار نہ رہیں کہ وقت آپ کی پارٹی کو معاف کر دے گا، گناہوں کی سزا تو ان کو مل کر ہی رہتی ہے، اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کو یاد دلا دوں کہ ۳۱ را کتوبر کو دیوبند کی سرزمین پر مولانا سالم صاحب پر حملہ کرتے وقت دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کا سنگِ بنیاد دارالعلوم کی مسجد میں رکھا گیا، اور بالآخر ۳۱ را کتوبر ۱۹۸۴ء ہی کو آپ کی ساس کا قتل ہو گیا، کیا یہ سزا نہیں تھی؟ ۶ ردسمبر کو ۱۱ ربجکر ۲۰ ر منٹ پر بابری مسجد کی شہادت کی کارروائی شروع ہوئی، اس وقت مرکز میں نرسمہا راؤ کی حکومت تھی، انہوں نے اس وقت اپنے اوپر غفلت کی چادر تان لی اور مسجد شہید ہو گئی، چند سال کے بعد ۶ ردسمبر ۱۹۹۶ء ہی کو نرسمہا راؤ دہلی کی ایک عدالت میں ۱۱ ربج کر بیس منٹ پر ہی ایک ملزم کی حیثیت سے کھڑے ہوئے تھے کیا یہ سزا نہیں تھی؟

سونیا جی! دنیا بھول جائے لیکن وقت کسی جرم کو نہیں بھولتا، وقت ضرور سزا دیتا ہے، اگر آپ اپنی پارٹی کی غلطیوں کو محسوس کریں اور ان غلطیوں کی معافی مسلمانوں سے مانگیں، خدا سے مانگیں تو اس بات کا امکان ہے کہ آنے والے کل میں آپ ہندوستان کی پرائم منسٹر بن جائیں لیکن آپ کو اپنی پارٹی کی غلطیوں کا احساس نہیں ہے اور آپ ان غلطیوں پر شرمندہ نہیں ہیں تو پھر آپ یہ بات یاد رکھیں کہ آپ اس منزل تک نہیں پہنچ سکیں گی جس منزل تک پہونچنے کے لئے آپ نے اپنا سیاسی سفر شروع کیا ہے۔

آج بھی ہندوستان میں برہمن سماج کو فوقیت حاصل ہے آپ کی سسرال والے بھی اسی سماج سے تعلق رکھتے تھے اس لئے وہ طویل مدت تک اس ملک میں پوزیشن میں رہے اس کے بعد وی۔ پی۔ سنگھ، دیوگوڑا، چرن سنگھ جیسے لوگ اس لئے زیادہ دنوں تک نہ چل سکے کیونکہ وہ برہمن نہیں تھے، نرسمہا راؤ نے بابری مسجد کی شہادت کے بعد بھی جب کہ کانگریس جارحانہ مخالفت کا نشانہ بن چکی تھی اس لئے اپنے اقتدار کی مدت پوری کی کہ وہ بھی برہمن تھے اور اٹل بہاری واجپائی بھی برہمن ہیں اس لئے ہندو سماج ان کو "اچھا لیڈر" مانتا ہے، اور انہیں گوارہ کر رہا ہے۔ آپ برہمن تو کیا ہوتیں آپ تو ہندو بھی نہیں ہیں اس لئے ہندو آپ کی ہمنوائی کرتے ہوئے سو بار سوچیں گے اور مسلمان آپ کی ہمنوائی کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ مسلمانوں کے آنسو پوچھیں اور اپنی پارٹی کی ان غلطیوں کو محسوس کریں جن کی وجہ سے یہ مسلم قوم کانگریس سے برگشتہ ہو گئی ہے۔

ہمیں دکھ ہے اس بات پر جب الیکشن کے موقعہ پر آپ کی پارٹی اور آپ خود بار بار "گودھرا" سانحہ کی بات گجرات میں کرتی تھیں، اس وقت آپ نے ایک بار بھی ان مسلمانوں کے لئے اظہار افسوس نہیں کیا جو گھاس پھوس کی طرح جلادئے گئے تھے اور ساری دنیا نے یہ اندوہناک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

علماء کو اپنے ساتھ لگانے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ بس اب مسلمان آپ سے راضی ہو جائیں گے، مسلمان آپ سے جب راضی ہوں گے جب آپ ان کے مسائل حل کریں گی اور ان کے قاتلوں کو سزا دینے کی ٹھانیں گی، ہمارے سیدھے سادے علماء کا استعمال آپ کی پارٹی

بہت آسانی سے کرلیتی ہے اورانہیں ان ہی کی قوم میں ذلیل وخوار بھی کردیتی ہے تاکہ وہ آئندہ کسی قابل نہ رہیں۔آپ اگران باتوں کا خود جائزہ لیں گی تو آپ کو بذات خود اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ کانگریس نے مسلمانوں کے بھروسے کو کس طرح ملیامیٹ کیا ہے اگر آج مسلمان کانگریس سے ناراض ہیں تو ان کا کوئی قصور نہیں ہے،انہیں کانگریس نے جھوٹی تسلیوں کے سوااور دیا ہی کیا ہے؟

سونیا جی!سنا ہے کہ آپ دیوبند آرہی ہیں، ہم آپ کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن کچھ دور اندیش قسم کے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی ساس دیوبند آئی تھیں تو ایک مدرسے کے دوٹکڑے کرگئی تھیں اور آپ جس مدرسے میں آرہی ہیں آپ اس مدرسے کے دوٹکڑے کرجائیں گی، خدا کرے دوراندیش لوگوں کی یہ بات غلط ثابت ہواور خدا کرے آپ مسلمانوں کی مزید تقسیم سے خود کو باز رکھیں۔

سونیا جی!ہم آپ کو اس بات پر مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ آپ نے اور آپ کی پارٹی نے سماج وادی پارٹی کا ساتھ دے کر یوپی میں بھاجپا کے لئے مشکلات کھڑی کردی ہیں اگر آپ نے اسی طرح سیکولر پارٹیوں کی پشت پناہی کی تو وہ وقت دور نہیں جب ہندوستان سے فرقہ پرستوں کی ارتھیاں اٹھ جائیں گی اور اگر آپ وہ کارنامے انجام دیتی رہیں جس سے فرقہ پرستی کو فروغ ملے تو مسلمان اتنا گیا گزرا نہیں کہ وہ خواہ مخواہ آپ کے آنچل کا سایہ تلاش کرتا رہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ مسلمانوں کے لئے سنجیدگی سے غور کریں گی اور جب سنجیدگی سے غور کریں گی تو اسٹیجوں پر برملا مسلمانوں کی مظلومیت اوران کی بے چارگی کا ذکر بھی کریں گی اور انہیں جلنے سے قتل وغارت کرنے سے بچانے کے لئے ٹھوس اقدامات کریں گی۔

سونیا جی! آپ سے اچھی امیدیں وابستہ ہیں،لیکن ابھی تک جو آپ کے اقدامات ہیں ان کے بارے میں اطمینان کلی ہمیں نصیب نہیں ہے،ابھی بھی ایسا لگتا ہے کہ آپ زیادہ تر ایسے لوگوں پر بھروسہ کررہی ہیں جو آپ کے کام میں آنے والے نہیں ہیں۔شاید کہ آپ کے مشیروں میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے جو مسلم قوم کے لئے مخلص اور بے غرض ہو، جب تک آپ کسی ایسے مسلمان کو اپنے ساتھ نہیں لگائیں گی آپ مسلمانوں کی ہمنوائی حاصل نہیں کرسکیں گی۔

سونیا جی!ابھی وقت ہے۔ابھی تلافی ہوسکتی ہے۔ابھی روٹھا ہوا مسلمان راضی ہوسکتا ہے،لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اور آپ کی پارٹی ان غلطیوں کو محسوس کرے جو مسلمانوں کے ساتھ باقاعدہ کی جاتی رہی ہیں۔

صرف دیوبند آجانے سے کوئی بات نہیں بنے گی مسلمان صرف دیوبند میں نہیں رہتے،اس ملک میں بسنے والے مسلمان خواہ وہ کسی بھی گاؤں یا کسی بھی گلی میں رہتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کرنا اوران کے درد، کرب اوران پر گزری ہوئی کو محسوس کرنا ایک مخلص لیڈر کے لئے ضروری ہے۔

کاش آپ فرقہ پرستی، عہدہ پرستی، اقتدار پرستی کی سطحوں سے بلند ہوکر سوچیں اوراس قوم کو اہمیت دیں جس کی مسلسل ہمنوائی سے آپ کی سسرال والوں نے ۴۰ ربرس ہندوستان پر حکومت کی ہے۔

اگر آپ کو فرقہ پرستی سے فی الحقیقت بیزاری ہے،اگر آپ فی الحقیقت سیکولرازم سے پیار کرتی ہیں تو پھر آپ کو چاہئے کہ یوپی میں آپ سماج وادی پارٹی کا کھل کر ساتھ دیں اور فرقہ پرستی کے خلاف ہونے والی لڑائی میں ملائم سنگھ کے ہاتھ مضبوط کریں اور اپنے اس عمل سے یہ ثابت کریں کہ آپ اس ملک میں سیکولرازم کی آبیاری چاہتی ہیں،سیکولرازم صرف اسی کو نہیں کہتے جو کانگریس کے کیمپ میں پرورش پاتا ہے بلکہ سیکولرازم کے چراغ دوسری منڈیروں پر جل رہے ہیں ان چراغوں کو فرقہ پرستی کی آندھیوں سے بچانے کی ضرورت ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب سیکولرازم کا دعویٰ کرنے والے لوگ خود کو نفاق اور اپنی پارٹی کی جھوٹی نمائش سے محفوظ رکھیں۔

مجھے یقین ہے کہ میرے قلم کی روشنائی خشک ہونے سے پہلے آپ ان مسلمانوں کے بارے میں کچھ سوچیں گی جو ہزاروں قربانیاں دینے کے بعد اس ملک میں مظلوم بھی ہیں اور مشکوک بھی۔

مختلف پھول

ارشادات نبویؐ

۱۔ جب تم ایسے شخص کو دیکھو جو دولت اور مرتبہ میں تم سے بڑا ہو تو ایک دفعہ اس شخص کی طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھو جو رتبہ اور امیری میں تم سے کم تر ہو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان نعمتوں کو تم حقارت سے نہیں دیکھو گے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت کی ہیں۔

(بخاری شریف)

۲۔ ہاتھ کی مزدوری سے جو کھانا نصیب ہو وہ تمام کھانوں سے بہتر ہے۔

۳۔ ہر قوم کے لئے آزمائش کے سامان مقرر کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے دولت کو آزمائش بنایا ہے۔
(ترمذی شریف)

۴۔ مرنے کے ساتھ ہی اعمال بھی ختم ہو جاتے ہیں البتہ تین کام پھر بھی باقی رہتے ہیں جن کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے۔

(۱) نیک کام جب تک لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں، مثلاً کنواں، مسجد، مدرسہ وغیرہ۔

(۲) علم جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔

(۳) نیک اولاد جو اپنے ماں باپ کے حق میں دعا کرتی رہے۔ (مسلم شریف)

۵۔ اگر ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹی باتوں پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اس کا روزہ رکھنا کیا کام دے گا، خدا کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (بخاری شریف)

۶۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا، اسلام میں سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا کھانا کھانا اور سلام کرنا، حضرت ابی امامہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہوتا ہے۔

۷۔ حضرت عطا خراسانیؒ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بغض دور ہوتا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا جب دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں (ہاتھ ملائیں) تو جدا ہونے سے پہلے انہیں بخش دیا جاتا ہے۔

اچھی باتیں

- بے جا محبت کا پتا نہیں چلتا کب دیمک بنکر اپنے ہی وجود کو چاٹنے لگے۔
- آرزو اور توقع دریا جیسے ہوتے ہیں، کناروں کے بیچ میں بہیں تو اچھا ہے، جب جب نا کنار ہوتے ہیں بہت کچھ بہا کر ساتھ لے جاتے ہیں۔
- دوستوں کو خوشی بھی دو تو یوں لگے حق دیا ہے احسان نہیں کیا۔
- کچھ باتیں اور یادیں کبھی بوڑھی نہیں ہوتیں، چاہے وہ کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو جائیں جیسے پرانے تعلق باسی ہونے پر چھان بورے والے کو دان نہیں کئے جاسکتے اسی طرح ان باتوں کا

خوشبو کی

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

کچھ نہیں کیا جاسکتا یہ ساتھ ساتھ جیتی ہیں اور سانس لیتی ہیں۔

حکمت کے موتی

○ بدنصیب ہے وہ شخص جو رمضان المبارک کا مہینہ پائے اور اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ (حدیث نبویؐ)

○ دو چیزیں جس سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ (حدیث نبویؐ)

○ برے دوستوں سے بچو کیونکہ وہ تمہارا تعارف بن جاتے ہیں۔ (حدیث نبویؐ)

○ اگر تمہارے ذریعے ایک شخص نے ہدایت پائی تو یہ تمہارے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (حدیث نبویؐ)

○ جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔ (ابوبکر صدیقؓ)

○ بدخواہ اور بداخلاق کی دوستی سے احترام لازم ہے کیونکہ اگر وہ بھلائی بھی کرنا چاہتا ہے تو اس سے برائی سرزد ہو جاتی ہے۔

(حضرت عمر فاروقؓ)

○ جب تک کسی شخص کا پوری طرح حال معلوم نہ ہو اس کی نسبت بزرگی کا اعتقاد نہ رکھ۔ (حضرت علی المرتضیٰؓ)

○ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے خدا کو نہیں پہچانتا۔ (عثمان غنیؓ)

○ دنیا و آخرت کی مثال دو بیویوں کی ہے جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔ (حضرت علی المرتضیٰؓ)

○ فضیلت اگرچہ جماعت میں ہے لیکن سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔ (امام جعفرؒ)

چراغ راہ

○ واضح اور روشن ترین راستہ حق و صداقت کا راستہ ہے۔

○ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا پیٹ ہے۔

○ دعا مصیبت اور بلا کو ٹال دیتی ہے۔

○ بہترین عبادت دعا ہے۔

○ دنیا کا عذاب یہ ہے کہ تمہارا دل مردہ ہو جائے۔

○ جو آدمی جتنا زیادہ بولتا ہے، اتنا ہی کم عقل ہوتا ہے۔

○ اپنی تعریف زیادہ ہلاکت کا باعث ہے۔

○ کوئی گناہ کسی کی رضامندی سے حلال نہیں۔

○ دانا وہ ہے جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔

○ جو زیادہ پیسہ والا ہے وہی محتاج ہے۔

کردار و عمل

○ ڈر، کاش، شاید اور اگر کے الفاظ اپنی لغت حیات سے حذف کر دیجئے، پوری کائنات آپ کے تصرف میں ہوگی۔

○ آپ کا جواب سوال سے زیادہ مفصل ہونا چاہئے، ہوسکتا ہے کہ سائل وہ طلب نہ کر پا رہا ہو جو اسکی طلب ہو۔

○ کسی سے تلخ کلام ہوتے ہوئے اتنی گنجائش ضرور

رکھئے کہ اگر واپس آنا پڑے تو راستہ زیادہ کٹھن ثابت نہ ہو۔

○ دو چیزیں ذات کی تکمیل کرتی ہیں، ایک یہ کہ آپ کا اپنا آپ، آپ کے مکمل اختیار میں ہو اور دوسرا یہ کہ آپ کو ہر چیز کا حق ادا کرنا آتا ہو۔

○ اگر کسی نیک سے نیک کام میں بھی آپ کے دل میں ریا کا ہلکا سا مادہ پیدا ہو جائے تو اس سے ہاتھ اٹھا لیجئے، تاوقتیکہ آپ کا قبلہ درست نہ ہو جائے۔

○ اس دنیا میں بے نیاز ہو کر جینے کا نشہ بھی الگ ہی ہے۔

○ آپ کا ظاہر و باطن ایک ہو گا تو بڑے سے بڑا دشمن بھی اعتبار کرے گا۔

○ زندگی کے رویوں میں سے اپنے لئے صحیح رویہ چن لیں، اپنی ذات کا تجزیہ کر کے دیکھ لیں کہ آپ کو انتہا پسندی راس آئے گی یا مصلحت پسندی۔

حکمت عملی

○ نیک کام کی عادت ڈالو بے شک انسان جس چیز کی عادت ڈالے وہ اس کی فطرت ہو جاتی ہے۔

○ ہمیشہ دشمن کو خیال میں رکھو اور موقعہ سے محتاط رہو۔

○ سچائی سے سب کام ٹھیک ہو جاتے ہیں اور جھوٹ سے تمام معاملات بگڑ جاتے ہیں۔

○ خود پر بھروسہ رکھو دوسروں پر فوراً بھروسہ نہ کرو۔

○ صبر سے کا نتیجہ کامیابی اور جلد بازی کا خطرات اور ناکامی۔

○ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا، کم ملنا بزرگوں کی عادت ہے۔

○ ہر اچھی چیز کے لئے ایک خوبصورتی ہوتی ہے اور عقلمند کی خوبصورتی حسن ادب ہے۔

○ جو زہر سے مرتا ہو اس کو شکر سے مارو یعنی حکمت سے کام لو۔

○ وقت دولت پیدا کر سکتا ہے لیکن دولت وقت پیدا نہیں کر سکتی۔

○ راز بتا کر اسے پوشیدہ رکھنے کے لئے کہنا حماقت ہے۔

بڑے لوگ بڑی باتیں

○ پٹنہ میں علامہ اقبالؒ کے ایک دوست بیرسٹر سی۔ آر۔ داس کے پاس ایک نواب صاحب کا مقدمہ آیا، متعلقہ دستاویزات سب فارسی میں تھیں، سی آر داس نے انگریزی میں ترجمے کا کام علامہ کے سپرد کر دیا، فیس طے ہوئی ایک ہزار روپے روزانہ، علامہ اقبال نے راتوں رات ترجمہ مکمل کر کے صبح سی آر داس کو دستاویزات تھما دیں، بیرسٹر بہت حیران ہوا کہ علامہ اقبالؒ چند روز میں ہزاروں کما سکتے تھے، علامہ نے فرمایا: "میرے نبیؐ نے کام کو طول دے کر ناجائز مال لینا ممنوع قرار دیا ہے۔

○ سرسید جب علی گڑھ مسلم اسکول کے لئے عطیات کی مہم پر نکل پڑے تو تعاون کے ساتھ ساتھ مخالفت اور طعنہ زنی کا طوفان بھی اٹھ کھڑا ہوا، کسی بے ادب نے سرسید کی جھولی خاک سے بھر ڈالی لیکن آپ کے ماتھے پر شکن تک نہ آئی، اس مشت خاک کو بچا رکھا اور اسکول کی عمارت کی بنیاد میں استعمال کر ڈالا۔

گلستان زندگی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا آپ کی سنت یا طریقۂ زندگی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔

○ معرفت وعرفان میرا راس المال ہے۔

○ عقل میرے دین کی اصل ہے۔

○ محبت میری اساس ہے۔

○ شوق میرا راہوار ہے۔

○ ذکر الٰہی میرا مونس ہے۔

○ اعتماد میرا خزانہ ہے۔

○ غم (عشق الٰہی) میرا رفیق ہے۔

○ علم میرا ہتھیار ہے۔

○ صبر میرا لباس ہے۔

○ رضا میرا مال غنیمت ہے۔

○ تواضع وانکساری میرا فخر ہے۔

○ زہد میرا پیشہ ہے۔

○ یقین میری طاقت وتوانائی ہے۔

○ صدق میرا حامی وشفیع ہے۔

○ اطاعت (الٰہی) میری کفالت کرنے والی ہے۔

○ جہاد میرا اخلق ہے۔

○ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

جسے اللہ اپنا ولی بناتا ہے

انسان روز اول سے کائنات کی اعلیٰ ارفع ذات سے تعلق کو مضبوط بنانے کے لئے عبادات کے لئے مختلف انداز اختیار کرتا آیا ہے، کبھی وہ پتھر، لکڑی کے بتوں کو اپنا ملجا و ماویٰ خیال کر کے ان کی پوجا پاٹ اور جاپ کرتا ہے تاکہ اپنے دیوتا و معبود کو راضی کر کے اپنے اندر طمانیت اور ناقابل تسخیر بننے کی خوبیاں بیدار کر سکے اور کبھی وہ مظاہر قدرت میں سورج چاند ستاروں اور چرند، پرند کی پوجا کرتا ہے اور کائنات کے جمادات و نباتات کی عبادت کر کے بھی خالی ہاتھ رہتا ہے۔ دراصل ایسے گمراہ انسانوں کو اپنے خالق حقیقی کا ادراک نہیں ہوتا، وہ خالق کہ جس نے ارض وسما میں موجود ہر شئے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور جو انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے، اگر انسان اللہ کی عبادت کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس انسان پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، اسمائے ربی میں یہ خاصیت ہے کہ جو بھی مسلمان اس کا ورد قلب وزبان پر جاری رکھتا ہے اللہ پاک اسے اپنا ولی بنا لیتا ہے، اور ظاہر ہے کہ جو اللہ کا ولی ہوگا دین و دنیا اور آخرت میں اس کے لئے فلاح ونجات کے راستے کھل جائیں گے۔ (اقتباس)

سنہری باتیں

۱۔ جب تمہیں اپنی کسی نیکی سے خوشی اور گناہ ہو جانے سے تکلیف ہو تو یہ تمہارے ایمان کی علامت ہے۔

۲۔ محبت ہمیشہ اپنی گہرائیوں سے بے خبر اور نا آشنا رہتی ہے جب تک کہ جدائی کے لمحے اسے بیدار نہیں کرتے۔

۳۔ خدا سے قربت چاہتے ہو تو اسکے محبوب بندوں کے قریب ہو جاؤ۔

۴۔ حساس آدمی زیادہ دیر تک زیادتی سہ سکتا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔

احترام مسجد

حضرت بایزید بسطامیؒ جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے وہ آپ کے گھر سے چالیس قدم کے فاصلے پر واقع تھی، آپ اس مسجد کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ تمام عمر ایک بار بھی اس راستے پر کبھی نہ تھوکا۔

حاصل مطالعہ

○ ہر گھر اپنے مکینوں کے لئے مرکز کائنات ہوتا ہے۔

○ حال، ماضی میں شامل ہے اور مستقبل میں بھی۔

○ وقت مسلسل حال ہے۔

○ جو دوسرے کی زندگی کو افسانہ سمجھتا ہے وہ دراصل خود بھی تو ایک کہانی ہے جسے دوسرے پڑھ رہے ہیں۔

○ اصول، بلند خیالات اور فلسفے علیحدہ چیز ہیں، ہم اصل زندگی میں اپنے خیالات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

○ وقتی طور پر جو باتیں ہمیں قیامت معلوم ہوتی ہیں، وقت گزر جانے کے بعد خیال آتا ہے کہ ہم کس قدر بے وقوف تھے کہ یوں مضطرب ہوئے۔

○ پیغمبروں اور فلسفیوں اور سوچنے والوں نے باتیں نہ کی ہوتیں تو آج دنیا کی لائبریریوں میں گدھے لوٹ رہے ہوتے، شکر کرو کہ ہم باتیں کرتے ہیں، تم سنتے ہو، ایک وقت ایسا آنے والا ہے جب تمہارے کان ہماری آواز سننے کو ترس جائیں گے۔

○ خوبصورت عورتیں دو مرتبہ مرتی ہیں۔

چمکتی کرنیں

○ **دوستی**:۔ ایک نازک پھول ہے جس نے اپنے پنکھ فضا میں پھیلا رکھے ہیں، اگر احتیاط نہ کی جائے تو یہ رشتہ پل بھر میں ٹوٹ جاتا ہے۔

○ **زندگی**:۔ایک خوبصورت تتلی ہے جو اپنے خوبصورت رنگین پر دکھا کر ہر شخص کو ورغلاتی ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پھولوں سے لدی کیاریوں میں غائب ہو جاتی ہے۔

○ **علم**:۔ جب تک انسان علم حاصل کرتا ہے عالم کہلاتا ہے اور جب اسے خیال آئے کہ اب وہ علم حاصل کر چکا ہے تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔

روٹی کا ٹکڑا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں ان کو ایک روٹی کا ٹکڑا نظر آیا، آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ تم روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر صاف کر کے رکھ لو، تو غلام نے ایسا ہی کیا، پھر اپنا سفر شروع کر دیا، جب رات قریب آئی تو آپ نے غلام سے فرمایا کہ "وہ روٹی کا ٹکڑا مجھے دے دو۔"

غلام نے کہا۔ "وہ تو میں نے کھا لیا ہے۔"

یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم آج سے آزاد ہو۔" غلام نے حیران ہو کر وجہ دریافت کی، اس پر آپؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ جو شخص بھی زمین سے روٹی یا کسی بھی حلال چیز کو اٹھا کر کھا لیتا ہے تو وہ چیز اس کے پیٹ کے اندر جانے سے پہلے ہی اس کی مغفرت اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہے، تو آپ نے فرمایا کہ جس کی اللہ نے مغفرت فرمائی تو میں اس کو کیسے غلام رکھ سکتا ہوں، اس پر آپؓ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

سچ اور جھوٹ

ایک دن سچ نے کہا جھوٹ سے سن بات مری
رو برو میرے نہیں تیری حقیقت کوئی
مجھ کو اپنا کے ہی انسان بڑا ہوتا ہے
نخلِ کردار مرے دم سے ہرا ہوتا ہے
میں ہوں وہ وصف جو اللہ کو بھاتا ہے بہت
مرتبہ دہر میں انساں کا بڑھاتا ہے بہت
مختصر یہ کہ ہر اک چیز سے اعلیٰ میں ہوں
ساری دنیا کے لئے صرف اجالا میں ہوں
سن کے تقریر ہنسی جھوٹ کے لب پر آئی
اور ہنس ہنس کے کہا اے مرے سچے بھائی
تو تو وہ بت ہے نہیں جس کا پرستار کوئی
آج کے جگ میں نہیں تیرا طلب گار کوئی
آج کے دور میں انساں کا سہارا میں ہوں
اس کے تاریک مکانوں کا اجالا میں ہوں
مجھ کو اپنا کے ہی انسان بڑا ہوتا ہے
میرے قدموں میں ہی سر اس کا جھکا ہوتا ہے
ہو سکے تجھ سے اگر وہم کی دنیا سے نکل
اپنے بارے میں ترے جو ہیں خیالات بدل

اقوالِ زرّیں

○ کسی قوم کی کامیابی اور سربلندی کا راز یہ نہیں ہے کہ اس کے افراد کی تعداد کتنی ہے، اس کے قلعے مضبوط ہیں، بلکہ کامیابی کا تمام تر انحصار اس چیز پر ہے کہ اس قوم کے بیٹے علم و اخلاق کی تربیت سے کس حد تک بہرہ ور ہیں۔ (مارٹن لوتھر)

○ ارادہ اور اخلاق میں بڑا گہرا تعلق ہے، اگر ارادہ اچھا ہے تو اخلاق فطری طور پر اچھا ہوگا، اگر ارادہ غلط ہوگا تو اخلاق بھی درست نہیں ہو سکتا۔ (کانٹ)

○ وقت ہمارے پاس اس طرح آتا ہے جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر تحفے دینے آتا ہے، اگر ہم اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتے تو وہ خاموشی سے اپنے تحفے کے ساتھ واپس چلا جاتا ہے۔ (مولانا رومؒ)

☆☆☆☆

قسط ۶۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ فاطر قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ فاطر قرآن حکیم کی ۳۵ ویں سورت ہے، جنت میں جس چاہے (دروازے سے داخل ہونے کے لئے اور نماز کے مقبول ہونے کے لئے سورۂ فاطرت کی تلاوت نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ایک ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔

○ اس سورت کی ۴۱ ویں آیت اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا۔

اگر اس شخص کے سر پر ہاتھ رکھ کر ۵ ر پانچ مرتبہ پڑھو جس کی نکسیر جاری ہو اور پڑھ کر یہ کہہ دو کہ نکسیر بند ہو بحکم "واحد قہار و عزیز و جبار" تو بحکم خداوندی نکسیر اسی وقت بند ہو جائے گی۔

○ اسی آیت کو اگر حمل کے بعد عورت کی کمر پر باندھ دیا جائے تو اسقاط حمل کا خطرہ نہیں رہتا۔

○ رزق کی ترقی کے لئے مندرجہ ذیل آیت ختم کرنا مجرب ہے ترکیب ختم یہ ہے۔

۱۲۱ ر مرتبہ اللھم صل علی نور محمد اللھم صلی علی روح محمد اللھم صلی علی جسد محمد خاتم المرسلین وعلیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم پڑھ کر ۳۱۳ ر مرتبہ ان آیتوں کو پڑھیں اور اس عمل کو لگا تار ۴۱ ر دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ رزق اور روزگار میں زبردست ترقی ہوگی، آیات یہ ہیں۔ مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ لِلنَّاسِ مِنۡ رَّحۡمَۃٍ فَلَا مُمۡسِکَ لَہَا وَمَا یُمۡسِکۡ فَلَا مُرۡسِلَ لَہٗ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ ہَلۡ مِنۡ خَالِقٍ غَیۡرُ اللّٰہِ یَرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاَنّٰی تُؤۡفَکُوۡنَ۔

○ اگر کوئی شخص بیمار ہو اور علاج سے اس کو کوئی افاقہ نہ ہو رہا ہو تو سورۂ فاطر کی آخری آیت کو ۷ ر مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کیا جائے اور اس عمل کو لگا تار ۷ ر دن تک کیا جائے، انشاء اللہ مریض تندرست ہو جائے گا، آیات یہ ہیں وَلَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِمَا کَسَبُوۡا مَا تَرَکَ عَلٰی ظَہۡرِہَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنۡ یُّؤَخِّرُہُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُہُمۡ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِعِبَادِہٖ بَصِیۡرًا۔

○ قد میں اضافہ کرنے کے لئے سورۂ فاطر کی پہلی آیت کے یہ کلمات یزید فی الخلق مایشاء کو زعفران اور عرق گلاب سے چینی کی پلیٹ پر گیارہ سو مرتبہ لکھ کر صبح اور رات کو پی لے، صبح کو نہار منہ اور رات کو سوتے وقت۔ انشاء اللہ قد میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن واضح رہے کہ یہ عمل عمر کے ۳۰ سال کے اندر اندر فائدہ پہنچائے گا، اگر عمر ۳۰ سال سے زائد ہو چکی ہے پھر اس عمل سے فائدہ نہیں ہوگا، اس عمل کو لگا تار ۱۰۰ اسو دن تک کرنا چاہئے۔

○ اس سورۃ کا نقش کاروبار میں اضافہ کے لئے اور جان و مال کی حفاظت کے لئے تیر بہدف ہے اس نقش کو آتشی چال سے لکھ کر مکان میں یا دوکان میں لٹکا دیں، ہرے کپڑے میں اس نقش کو پیک کرلیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۶۸۵	۶۰۶۹۹	۶۰۶۹۶	۶۰۶۹۳
۶۰۶۹۷	۶۰۶۹۳	۶۰۶۸۶	۶۰۶۹۸
۶۰۶۹۱	۶۰۶۹۲	۶۰۷۰۱	۶۰۶۸۷
۶۰۷۰۰	۶۰۶۸۸	۶۰۶۹۰	۶۰۶۹۵

☆☆☆

(قسط ۷۱)

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

ذوالجلال والاکرام

حق تعالیٰ کا ۸۶واں صفاتی نام

ذوالجلال والاکرام ہے، اس کے معنی ہیں بہت زیادہ عزت اور جلال والا۔ یہ اسمِ الٰہی عنصر کے اعتبار سے مختلف فیہ ہے، بعض حضرات کے نزدیک جمالی ہے اور بعض حضرات کے نزدیک جلالی، اس کے اعداد ۱۰۹۵ ہیں، کشف والہام کی دولت سے بہرہ ور ہونے کے لئے اس اسم کو الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

○ حصولِ جاہ، حصولِ حکومت، وسعتِ رزق اور قید کی رہائی کے لئے ۴۰ر دن میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھیں اور ترک حیوانات کے ساتھ پڑھیں، انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

○ اگر کسی شدید مرض میں مبتلا ہو تو "یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" ایک ہزار مرتبہ پانی پر دم کر کے مریض کو یہ پانی دن میں ۳ر مرتبہ ۱۱ر دن تک پلائیں، انشاءاللہ مریض کو مرض سے نجات ملے گی۔

○ عام امراض کے لئے اس اسم الٰہی کو تین سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو ۳ر دن تک پلائیں، انشاءاللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

○ اگر کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو اور اس کو کسی بھی طرح صبر نہ آرہا ہو تو اس کو ایک بوتل پانی پر "یا ذوالجلال والاکرام" پانچ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دیں، اور ۷ر دن تک یہ پانی صبح وشام اس کو پلائیں، انشاءاللہ اس کو فوراً قرار آجائے گا اور اس کے دل سے غم دور ہو جائے گا۔

○ اگر کوئی عورت خاوند کی نظروں میں گر گئی ہو تو ۲۱ر مرتبہ صبح وشام اس اسمِ الٰہی کو پڑھے انشاءاللہ خاوند کی نظروں میں اس کا مقام پھر پیدا ہو جائے گا۔

○ اسی طرح اگر کوئی ملازم اپنے آقا کی نظروں میں گر گیا ہو تو وہ بھی اس عمل کو پابندی کے ساتھ کرے انشاءاللہ اس کا سرپرست اس سے راضی ہو جائے گا۔

○ اگر کسی شخص کا حافظہ اور یادداشت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہو تو وہ ۳ر باداموں پر تین تین مرتبہ "یا ذوالجلال والاکرام" پڑھ کر دم کر دے اور ایک بادام صبح کو ایک دوپہر کو اور ایک بادام شام کو کھالے، اس عمل کو ۲۱ر روز تک اسی طرح کرتا رہے، انشاءاللہ حافظہ قوی ہو جائے گا۔

○ اگر کوئی شخص روحانیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو "یا ذوالجلال والاکرام" ۷ر ہزار مرتبہ روزانہ ۴۱ر دن تک پڑھے، انشاءاللہ اس کے اندر روحانیت پیدا ہو جائے گی۔

○ اگر کوئی شخص نمازِ عشا سے فارغ ہونے کے بعد اس اسم الٰہی کو نو سو مرتبہ پڑھے اور لگاتار ایک سو بیس ۱۲۰ر دن تک پڑھے تو انشاءاللہ اس کی محبت وتسخیر کی دولت حاصل ہو جائے۔

○ حصول مراد کیلئے اس اسم الٰہی کو گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے، انشاءاللہ جو بھی دل کی مرادہوں گی پوری ہو جائے گی

○ اس اسمِ الٰہی کا نقش ذوالکتاتب، محبت وتسخیر اور کامیابی وترقی کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے، اس نقش کو ساعت سعید میں لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ مقبولیت بھی حاصل ہوگی اور کامیابی بھی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

ذو	الجلال	والا	کرام
٣٩	٢٦٠	٧٠٧	٩٤
٢٥٩	٣٦	٩٧	٧٠٨
٩٦	٧٠٩	٢٥٨	٣٧

○ اس اسمِ الٰہی کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ ١٩ رشعبان سے روزانہ ٦٦٥٠ مرتبہ پڑھیں، ختمِ رمضان تک، انشاء اللہ اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، پھر اس کے نقوش وعملیات میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔

○ "یا ذوالجلال والاکرام" کا نقش محبت وتسخیر، شدید ترین امراض، کامیابی وترقی، فراوانی رزق، بلندئ درجات، حصولِ اقتدار اور خیر وبرکت کے معاملات میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٢٦٦	٢٨٠	٢٧٦	٢٧٣
٢٧٧	٢٧٢	٢٦٧	٢٧٩
٢٧١	٢٧٤	٢٨٢	٢٦٨
٢٨١	٢٦٩	٢٧٠	٢٧٥

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

٧٨٦

٣٥٨	٣٥١	٣٥٦
٣٥٣	٣٥٥	٣٥٧
٣٥٤	٣٥٩	٣٥٢

جن حضرات وخواتین کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے

٧٨٦

٢٨٠	٢٧٢	٢٧٤	٢٦٩
٢٦٦	٢٧٧	٢٧١	٢٨١
٢٧٣	٢٧٩	٢٦٨	٢٧٥
٢٧٦	٢٦٧	٢٨٢	٢٧٠

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

٣٥٦	٣٥٧	٣٥٢
٣٥١	٣٥٥	٣٥٩
٣٥٨	٣٥٣	٣٥٤

جن حضرات وخواتین کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کیلئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے

٧٨٦

٢٧٦	٢٧٣	٢٦٦	٢٨٠
٢٦٧	٢٧٩	٢٧٧	٢٧٢
٢٨٢	٢٦٨	٢٧١	٢٧٤
٢٧٠	٢٧٥	٢٨١	٢٦٩

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۶	۳۵۷	۳۵۲
۳۵۱	۳۵۵	۳۵۹
۳۵۸	۳۵۳	۳۵۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۵	۲۷۰	۲۶۹	۲۸۱
۲۶۸	۲۸۲	۲۷۴	۲۷۱
۲۷۹	۲۶۷	۲۷۲	۲۷۷
۲۷۳	۲۷۶	۲۸۰	۲۶۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۴	۳۵۹	۳۵۲
۳۵۳	۳۵۵	۳۵۷
۳۵۸	۳۵۲	۳۵۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر "یا ذو الجلال والاکرام" ایک سو پچانوے ۱۹۵ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر میں زبردست اضافہ ہوجائے، باندھنے والے نقوش کو خواہ وہ کسی بھی مقصد کے لئے لکھے گئے ہوں نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں۔

(جاری)

☆ ☆ ☆

قسط ۲۱

علم الحروف

(مولانا) حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مزاج آتش۔ اعداد ۵، مؤکل دوریائیل

○ یہ حرف محبت کے لئے تیر بہدف ہے جس وقت آفتاب برج ثور میں داخل ہو اس وقت حرف ہ کو سات سو مرتبہ پڑھے مع مؤکل کے اور ساتھ ساتھ ہر سیکڑے میں طالب و مطلوب کے نام لیتا رہے اور ہر سیکڑے پر سیاہ مرچ پر دم کر کے آگ میں ڈالتا رہے، اس طرح سات سیاہ مرچوں پر پڑھ کر آگ میں ڈالے اور سیاہ مرچوں کی دھونی بھی لیتا رہے، بعدہٗ راکھ کو کپڑے میں لپیٹ کر اس میں تھوڑا سا موم اور شکر شامل کر کے مطلوب کی چوکھٹ پر دفن کر دے انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہوگا۔

○ اگر حرف ہ کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ یا مؤکل پڑھے تو تمام اقارب و احباب محبت اور دوستی کا اظہار کرنے لگیں۔

○ اگر پرانی قبر کی مٹی لے کر اس پر ستر مرتبہ حرف ہ پڑھ کر کے دشمن کے گھر میں ڈال دیں تو دشمن کا خانہ خراب ہو جائے۔

○ اگر کسی فقیر پر فقر و فاقہ کا دور دورہ ہو تو کسی چوراہے سے چالیس سنگریزے اٹھالے اور ہر ایک سنگریزے پر چالیس بار حرف ہ پڑھ کر دم کرے اور اپنے گھر میں دفن کرتا رہے، لگاتار چالیس دن ایسا ہی کرے انشاء اللہ فقر و فاقہ سے نجات مل جائے گی۔

ی

مزاج بادی۔ اعداد ۱۰ ارمؤکل

○ جب آفتاب برج قوس میں داخل ہو تو کاغذ یا ریشمی کپڑے پر حرف ی ۲۱ مرتبہ اور مطلوب کا نام مع اسم والدہ لکھ فتیلہ بنا کر گائے کے گھی میں جلائے اور صندل کی دھونی دے تو مطلوب کا دل طالب کی محبت میں گرفتار ہوگا۔

○ اگر طالب و مطلوب ان کی ماں کے ناموں کے ساتھ لیکر ان کے چاروں طرف حرف ی لکھ دے پھر طالب اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ مطلوب طالب کی محبت میں گرفتار ہوگا۔

○ زبان بندی کے لئے یہ عمل مجرب ہے، ساعت عطارد میں حرف ی کو ایک ہزار مرتبہ سرخ کاغذ پر کالی روشنائی سے اور کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادے، دشمنوں کے نام بھی اس پر لکھ دے تو دشمنوں کی زبان بند ہوگی۔

○ جو شخص حرف ی کو ریشمی کپڑے پر سو بار لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کے تمام دشمنوں کی زبان بند ہوگی۔

○ اگر کوئی شخص اس نقش کو کاغذ پر گلاب و زعفران سے ساعت سعید میں لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو عالم ارواح سے اس کی مدد ہوگی۔

○ اگر آلاتِ زراعت پر سو بار حرف ی کندہ کر کے اس سے کھیتی کرے تو کھیتی بے اندازہ اور بے شمار ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی
ی ی	ی ی	ی ی	ی ی	ی ی

علم الاعداد

اکتوبر ۲۰۰۳ء کیسا رہے گا؟

جن حضرت کا مفرد عدد ایک ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ مبارک مہینہ ثابت ہوگا، ان لوگوں کا کاروبار اس مہینے میں زبردست ترقی کرے گا، کامیابیوں کے لئے نئے چانس ملیں گے اور خیر و برکت بھی خوب ہوگی، کوئی قدم اگر غلطی سے بھی اٹھائیں گے تب بھی فائدہ ہی ہوگا نقصانات سے کاروبار محفوظ رہے گا۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۲ ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ ایک عام سا مہینہ رہے گا، اس ماہ ۲ عدد والے افراد کا نہ کوئی قابل ذکر نقصان ہوگا نہ قابل ذکر نفع۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۳ ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ غیر مبارک ہے، انہیں اکتوبر کے مہینے میں کوئی زبردست خسارہ ہوسکتا ہے، کوئی حادثہ بھی پیش آسکتا ہے، اس ماہ ان کو غیر معمولی نقصانات برداشت کرنے پڑھیں گے، رشتے داروں میں دراڑ پڑے گی، دوستوں سے اَن بَن ہوگی اور کئی طرح کی الجھنیں اس ماہ انہیں درپیش ہوں گی، اس لئے اس ماہ بہت محتاط انداز سے زندگی گزاریں اور کسی نئے منصوبے پر عمل نہ کریں۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ بہت مبارک مہینہ ہے، اس ماہ ۴ عدد والے افراد کو چاہئے کہ اپنے تمام اہم کاموں کو انجام دینے کی کوشش کریں، اس ماہ ان کے کاروبار میں بے حد ترقی ہوگی، مالی وسائل مہیا ہوں گے، پیسے کی ریل پیل ہوگی، اس ماہ انہیں نئی نئی اسکیموں پر توجہ دینی چاہئے، گھریلو زندگی بھی خوش گوار رہے گی، تعلقات میں اضافہ ہوگا، رشتے داریاں پرسکون رہیں گی اور احباب سے بھی سکون میسر رہے گا، ۴ عدد والے افراد کے لئے اکتوبر کا مہینہ بہت خوشگوار مہینہ ہے اس ماہ ۴ عدد والے افراد کو دل ٹھوک کر کام کرنا چاہئے، انشاء اللہ انہیں کسی بھی مرحلے میں کسی بھی طرح کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور نئی نئی رشتے داریوں اور تعلقات پر بھی توجہ دینی چاہئے۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۵ ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ انتہائی غیر مبارک مہینہ ہے، ان کو اس ماہ زبردست قسم کا نقصان اٹھانا پڑسکتا ہے، کاروبار ڈھیلا رہے گا، ذرا سی غلطی سے دوبارہ نقصان کا اندیشہ رہے گا، ۵ عدد والے افراد کو چاہئے کہ اکتوبر کے مہینے میں کسی نئی اسکیم پر غور نہ کریں اور نہ ہی اپنے کاروبار میں مزید پیسہ پھنسانے کی غلطی کریں، کیونکہ اس ماہ ان کو کوئی فائدہ ہونے والا نہیں ہے، کاروبار کے علاوہ زندگی کے دوسرے شعبے بھی متاثر رہیں گے، مثلاً ازدواجی زندگی اور گھریلو زندگی میں ایک طرح کا انتشار رہے گا، رشتے ٹوٹنے کا اندیشہ ہوگا، دوستوں کی طرف سے بے وفائی ملے گی اور تندرستی بھی کسی درجہ متاثر رہے گی۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۶ ہے ان کے لئے اکتوبر کا مہینہ مبارک ثابت ہوگا، ۶ عدد والے افراد کو اکتوبر میں کئی خوشیاں اور خوش حالیاں نصیب ہوں گی اور زندگی دولتِ سکون و قرار سے بہرہ ور رہے گی۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۷ یا ۹ ہو ان کے لئے اکتوبر کے مہینہ کوئی قابل ذکر یادگار نہیں چھوڑے گا، زندگی عام انداز سے گزرے گی، کوئی قابل ذکر غم بھی پیش نہیں آئے گا اور کوئی قابل ذکر خوشی بھی میسر نہیں آئے گی۔

○ جن حضرات کا مفرد عدد ۸ ہے ان کیلئے اکتوبر کا مہینہ خوشیوں کے پیغام لے کر آئے گا، روزگار میں ترقی ہوگی، گھریلو زندگی پرسکون اور خوش حال رہے گی، آپسی تعلقات بہتر ہوں گے۔ نئی رشتہ داریاں قائم ہوں گی، سماج میں عزت ہوگی اور کسی حاکم وافسر کے توسط سے کوئی استحکام نصیب ہوگا۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر ۲

حسن الہاشمی

آئینۂ تقدیر

تاریخ پیدائش کے وسیع ترین اثرات

عطارد

حاکم عدد ـــــ ۳ ـــــ ۶

جو حضرات بدھ کے دن پیدا ہوں یا جو حضرات ساعتِ عطارد میں پیدا ہوں ان کا ستارہ عطارد ہوتا ہے اور یہ ستارہ ان تمام افراد پر بھی اثر انداز ہوتا ہے جن کے نام کا مفرد عدد ۳ ریا ۶ رہو یا جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ریا ۶ ربنتا ہو۔

سیارۂ عطارد ـــــ دل ودماغ پر اثر انداز ہونے والا ستارہ ہے، دماغی کام کرنے والوں پر یہ ستارہ خاص طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔

اس ستارے کے زیر اثر پیدا ہونے والے لوگ خوبصورت چیزوں سے محبت کرتے ہیں، یہ لوگ قدرتی مناظر اور موسیقی کے دلدادہ ہوتے ہیں اور سیر وتفریح سے انہیں خاص طور پر لگاؤ ہوتا ہے، لیکن ان میں ایک خرابی ہوتی ہے یہ لوگ ضدی اور جھگڑالو ہوتے ہیں ذرا ذرا سی بات پر یہ کسی سے بھی الجھ پڑتے ہیں۔

اس ستارے سے تعلق رکھنے والے افراد کا موافق رنگ ہلکے قسم کا رنگ ہے۔

موافق پتھر:۔ ان حضرات کو پکھراج، سنگِ سلیمانی اور عقیق راس آتے ہیں۔

موافق دن:۔ ان کے لئے بدھ کا دن مبارک ثابت ہوتا ہے۔

موافق تاریخیں:۔ ان حضرات کے لئے ۳، ۶، ۱۲، ۲۱ اور ۲۴ تاریخیں اہم ہیں۔

موافق مہینے:۔ مارچ، جون اور ستمبر کا مہینہ ان کے لئے مبارک ہے۔

خدوخال:۔ ان حضرات کا جسم توانا اور یہ ڈیل ڈول کے مالک ہوتے ہیں، ان کی شکل وصورت بے حد پر کشش ہوتی ہے اور انکے ہاتھوں کی انگلیاں کسی قدر لمبی ہوتی ہیں۔

امراض:۔ دماغی امراض، جیسے مالی خولیا، پاگل پن، خبط اکثر ان کو لاح ہوجاتے ہیں، زبان کی لکنت سے بھی یہ لوگ پریشان ہوتے ہیں، حافظے کی کمزوری بھی انہیں پریشان رکھتی ہے، ہاتھ پاؤں کا درد بھی انہیں دکھ دیتا ہے، پھیپھڑے اور مثانے کی تکالیف بھی انہیں اکثر رلاتی ہے۔

فطرت:۔ ان کا مزاج بالعموم معتدل ہوتا ہے، لیکن یہ کبھی کبھی غیر معمولی جھلاہٹ کا شکار ہوجاتے ہیں۔

رجحانات:۔ ان حضرات کو علمِ کلام، سائنس، تاریخ قانون وغیرہ سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ لوگ عام طور پر کتابوں کے کیڑے تسلیم کئے جاتے ہیں۔

جن حضرات پر عطارد اثر انداز ہو ان سب افراد کو ''شرف عطارد'' کے نقوش خاص طور پر فائدہ پہونچاتے ہیں اور انہیں نئی نئی خوش حالیوں اور کاروبار کی ترقیوں سے روشناس کراتے ہیں۔

جن حضرات کا ستارہ عطارد یا زہرہ ہو ان کو شرفِ مشتری نہیں پہننا چاہئے کیونکہ ان حضرات کو شرف مشتری بجائے فائدے کے نقصان پہونچا سکتا ہے۔

کسی بھی ''شرف'' کا استعمال کرتے ہوئے کسی بھی عاملِ کامل سے مشورہ کرلینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط ۱۷

میرے دشمن مجھ سے قوی ہیں یا کمزور؟

اگر مستحصلہ ایک، چار، یا سات ہوگا تو آپ کے دشمن آپ سے طاقت ور ہیں اگر دو، پانچ، یا آٹھ برآمد ہوگا تو آپ کے دشمن آپ سے کمزور ہیں اور اگر تین، چھ یا نو برآمد ہوگا تو آپ دونوں کی طاقت مساوی یعنی برابر ہے۔

مثال کے طور پر رشید احمد ابن صالحہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۰۳ کو بعد نماز فجر یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میرے دشمن مجھ سے قوی ہیں یا کمزور؟ تو اس کا اندازہ اس طرح کریں گے۔

(۱)	نام۔رشید احمد صالحہ	۷۰۱	۸
(۲)	حروف سوال کے اعداد	۱۲۲۲۰	۷
(۳)	تاریخ عیسوی	۱۷	۸
(۴)	ماہ عیسوی (اکتوبر)	۱۰	۱
(۵)	سن عیسوی ۲۰۰۳	۲۰۰۳	۵
(۶)	تاریخ ہجری ۲۰	۲۰	۲
(۷)	ماہ ہجری شعبان	۸	۸
(۸)	سن ہجری ۱۴۲۴ھ	۱۴۲۴	۲
(۹)	دن۔جمعہ مقررہ نمبر	۶	۶
(۱۰)	برج عقرب مقررہ عدد ۸	۸	۸
(۱۱)	متعلقہ ستارہ۔مریخ عدد مثبت	۹	۹
(۱۲)	ماہ ہندی۔کاتک	۷	۷
(۱۳)	منزل قمر۔طرفہ	۹	۹

آیئے اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۹ ۷ ۹ ۸ ۶ ۲ ۸ ۲ ۵ ۱ ۸ ۷ ۸

۷ ۷ ۸ ۵ ۸ ۱ ۱ ۷ ۶ ۹ ۶ ۶

۵ ۶ ۴ ۴ ۹ ۲ ۸ ۴ ۶ ۶ ۳

۲ ۱ ۸ ۴ ۲ ۱ ۳ ۱ ۳ ۹

۳ ۹ ۳ ۶ ۳ ۴ ۴ ۴ ۳

۳ ۳ ۹ ۹ ۷ ۸ ۸ ۷

۶ ۳ ۹ ۷ ۶ ۷ ۶

۹ ۳ ۷ ۴ ۴ ۴

۳ ۱ ۲ ۸ ۸

۴ ۳ ۱ ۷

۷ ۴ ۸

۲ ۳

۵

۵ مستحصلہ برآمد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ رشید احمد کے دشمن کمزور ہیں۔

☆☆☆☆

☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لیے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

باتیں مختلف

سوال از: بلال احمد بٹ ——— اسلام آباد، کشمیر

لکھنا تو بہت کچھ تھا لیکن آپ کے قیمتی وقت کی قدر کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں یہ مختصر سا خط پیش کررہا ہوں، اس سے پہلے دو خط لکھ چکا ہوں، لیکن جواب نہ ملا، تیسرا خط حاضر خدمت ہے، امید قوی ہے کہ ضرور توجہ فرمائیں گے۔

جناب:۔ پہلے ہی سے عامل بننے کا بہت شوق تھا اور رہبر کامل کی تلاش میں دس سال سے اسی امید سے جی رہا ہوں کہ شاید کوئی رہبر کامل مل جائے۔ اب آپ کے رسالے میں امید کی کرن نظر آئی، امید ہے کہ خالی ہاتھ نہیں لوٹوں گا اور انشاء اللہ ہر طرح کی رہنمائی حاصل ہوگی۔ آمین۔

ا۔ میں اپنے گھر والوں، اپنے دوستوں اور دوسرے لوگوں کو غلط کام اور دوسرے گناہوں سے روکنے کی خواہش رکھتا ہوں، لیکن کیا کروں میرا دل کسی کو کچھ کہنے سے گھبراتا ہے، کسی کے سامنے دل کی بات کہنے سے ہچکچا رہا ہوں، کوئی ایسا عمل بتائیں کہ میں خدا کے سوا کسی سے نہ ڈروں اور وعظ ونصیحت کرنے کا بہترین سلیقہ حاصل ہوجائے۔

۲۔ ایک آسان اور مضبوط حصار کی ضرورت ہے، حصار سے آنے اور نکلنے کا طریقہ وضاحت سے بیان کیجئے اور کوئی بہترین استخارہ اجازت کے ساتھ عطا کیجئے، جس سے خواب میں ہر طرح کا اشارہ مل جائے۔

۳۔ میرا نام کے مطابق کوئی لاجواب نگینہ بتایئے جس سے میری ہر طرح کی کمزوری دور ہوجائے۔

مہربانی کرکے پوری رہنمائی فرمائیں۔

ایک انگوٹھی بنانی ہے، اس ساعت میں، مہربانی کرکے بتایئے یہ کون سی ساعت ہے۔

طالع برج ثور ہو اور زہرہ اس کے اندر شرف کے درجہ میں نحوست اور احتراق سے سالم ہو۔

جواب :۔ اچھے رہبر کی تلاش ایک فطری خواہش ہے، جو لوگ اس دنیا میں محتاط قسم کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ اچھے رہبر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں اور مَنْ جَدَّ وَجَدَ کے مصداق انہیں اچھے رہبر کی جستجو ہوتی ہے تو ایک نہ ایک دن ان کی رسائی اچھے رہبر تک ہو ہی جاتی ہے۔ اس دنیا کا یہ اٹل قانون ہے کہ جو کوشش کرتا ہے وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہوجاتا ہے اور جو کوشش اور جستجو نہیں کرتا وہ بالعموم فضل خداوندی سے محروم رہتا ہے، کیونکہ رب العالمین نے اس دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے اسباب کو پیدا کیا ہے اور اپنے بندوں کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ وہ

اس کے پیدا کردہ اسباب کا احترام کریں، جو لوگ اسباب کو نظر انداز کر کے زندگی گزارتے ہیں وہ درحقیقت اللہ کے بنائے ہوئے نظام کو اہمیت نہیں دیتے اور یہ بات بندگی کے اصولوں کے خلاف ہے۔

آپ یہ بھی کر سکتے تھے کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتے اور اس خوش فہمی کا شکار رہتے کہ اللہ تعالیٰ خود ہی آپ کو کوئی رہبر عطا کر دیں گے، اللہ کے لئے گھر بیٹھے کوئی نعمت روانہ کر دینا مشکل نہیں لیکن ان کا مزاج یہ ہے کہ وہ مدد ان لوگوں کی کرتے ہیں جو کسی بھی چیز کے لئے اپنے ہاتھ پیر ہلائیں، کوشش کے بعد بھی ملتا تو جب ہی ہے جب اللہ کا فضل ہو، اور فضل الٰہی انہیں پر ہوتا ہے جو اسباب الٰہی کے پابند ہوں اور اسباب و علل کو اختیار کر کے بارگاہ الٰہی میں اپنا دامن پھیلانے کے خوگر ہوں۔

آپ جب کسی رہبر کی جستجو میں سرگرداں ہیں تو ایک دن آپ کو کسی قابل اعتبار رہنما کی رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو کسی خضر وقت سے ملا دے جو آپ کو میدان علم و عمل میں آپ کی امنگیں پوری کر کے منزل تک پہونچا سکے۔

۱۔ آپ اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور ایمان اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب ایمان کے ساتھ ساتھ بندہ یقین کی دولت سے بہرہ ور ہو، ایمان و یقین آپ کو عمل پر مجبور کریں گے اور سچ مچ کا بہادر وہی ہوتا ہے جو اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے، جب آپ اللہ سے ڈرنے لگیں گے تو ہر چیز کا خوف خود بخود آپ کے دل سے نکل جائیگا۔

آپ روزانہ "یا سلام یا جلیل یا قادر" تین مرتبہ پڑھا کریں، انشاء اللہ اس وظیفے کی پابندی سے خوفِ خداوندی آپ کے دل میں پیدا ہوگا خوفِ خداوندی دنیا کے ہر خوف سے آپ کو نجات عطا کر دے گا۔

تو یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب انسان سچ مچ اپنے رب سے ڈرتا ہے تو اس کی زبان میں عجیب طرح کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے، پھر اس کی زبان سے جو بھی کلمات نکلتے ہیں وہ پر اثر ہوتے ہیں۔

بقول شاعر۔

پر نہیں قوتِ پرواز مگر رکھتی ہے
دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

۲۔ آسان حصار آیت الکرسی کا ہوتا ہے اور یہ حصار مضبوط ترین بھی ہوتا ہے اس حصار کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ۴۰ مرتبہ آیت الکرسی عشاء کے بعد پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھتے رہیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اس کے بعد جب بھی حصار باندھیں ۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر باندھ لیں اور روزانہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھتے رہیں۔

۳۔ پنا یا عقیق چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں جو ۴ رتی سے کم کا نہ ہو اور چاندی کی انگوٹھی کا وزن ۶ ماشہ سے کم نہ ہو، انگوٹھی یا پتھر استعمال کرتے وقت یہ یقین اپنے دل میں جاگزیں رکھیں کہ نگینہ ہو یا انگوٹھی یا کوئی اور چیز یہ بطورِ سبب اور برائے نصرتِ خداوندی آپ استعمال کر رہے ہیں کیونکہ ان نعمتوں میں افادیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب مولیٰ کی مرضی شامل حال ہو ورنہ ہر نعمت انسان کے لئے زحمت بھی بن سکتی ہے۔

آسیب یا کرتوت

سوال از: ———— محمد خالد اسماعیل پٹیل

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں خیر و برکت نہیں، جتنا بھی پیسہ آتا ہے سب خرچ ہو جاتا ہے، پیسہ بچتا ہی نہیں اور ہمارے گھر میں ہمیشہ پریشانی ہی رہتی ہے ہمارے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار رہتا ہے، ایک اچھا ہوتا ہے تو دوسرا بیمار ہو جاتا ہے، زیادہ تر میری امی بیمار رہتی ہیں، جب بھی ہندو کے تہوار آتے ہیں تو میری امی کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور ہمارے گھر میں جب بھی اندر کے روم میں جاتا ہوں مجھے سایہ نظر آتا ہے، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے پیچھے کوئی کھڑا ہے یا جھانک رہا ہے، جب بھی میں ڈر کر پیچھے دیکھتا ہوں تو مجھے کچھ نظر نہیں آتا، پتہ نہیں یہ وہم ہے یا حقیقت اور ہمارے گھر کے باہر کبھی راکھ نظر آتی ہے یا کبھی چاول نظر آتے ہیں، ہمارے گھر میں سکون نہیں ہے ہر روز کسی نہ کسی کا کسی بات پر جھگڑا ہوتا ہے، آپ اس سے نجات دلانے کے لئے کوئی آیت یا نقش ضرور بھیجئے۔

جواب :۔ پانچوں وقت کی نماز بروقت ادا کرتے رہیں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی ۳ر مرتبہ، سورہ الم نشرح ایک مرتبہ، سورۂ فاتحہ ۳ر مرتبہ سورۂ قدر پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ دولت کی فراوانی ہوگی اور خیر و برکت سے بھی انشاء اللہ آپ بہرہ ور رہیں گے۔

بعد نماز مغرب روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں، آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔

ہر جمعہ کو ۱۰۰ر سو مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، یہ تمام وظائف و اوراد آپ کی مالی پوزیشن کو بحال کرنے کے لئے ہیں۔

اب رہے اثرات اور کرتوت وغیرہ اس کے لئے ۴۰ر دن تک آپ گھر میں سورہ بقرہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت کرائیں یا خود کریں اور تلاوت کے وقت ایک بالٹی پانی سامنے رکھ لیں، تلاوت کے بعد اس پر دم کر کے گھر کے سب لوگوں کو یہ پانی پلائیں اور گھر کی دیواروں پر اور گھر کے چوکھٹ پر چھڑکیں، انشاء اللہ ہر قسم کے اثرات اور کری کرتوت سے نجات مل جائے گی۔

زائچہ کے بعد پیدا شدہ الجھنیں

سوال از:_________جمیل احمد محسن

۱۔ نام کا مفرد عدد ۱ ہے جبکہ ابجد کے حساب سے ۶ بنتا ہے۔

۲۔ قسمت کا عدد ۹ ہے جبکہ طلسماتی دنیا میں ستارہ زحل کا عدد ۸ بتایا گیا ہے۔

۳۔ موزوں نگینہ فیروزہ اور پنا ہے جبکہ طلسماتی دنیا میں ہی برج جدی ستارہ زحل کے تحت پیدا ہونے والوں کے لئے موزوں پتھر "نیلم" بتایا گیا ہے۔

۴۔ مبارک لوگ ۱، ۴، ۹ عدد والے غیر مبارک لوگ ۶، ۷ عدد والے غیر مبارک ستارے شمس، قمر، مریخ۔ اب یہ کیسے معلوم ہو کہ کسی شخص کا نمبر کیا ہے؟ یا ستارہ کیا ہے؟ آپ نے فون پر کہا تھا کہ کسی بھی علم الاعداد کی کتاب سے معلوم کر سکتے ہیں مگر ہر کوئی کتاب پڑھ کر صحیح نتیجہ اخذ نہیں کر سکتا اس کے علاوہ آپ بھی جانتے ہیں کہ کتابیں اس طرح لکھی جاتی ہیں کہ پڑھنے والے کو لکھنے والے سے مدد لینی ہی پڑتی ہے، کتابوں سے سوائے کنفیوزن کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ زائچہ ایسا بتائیں کہ کسی کو کوئی الجھن نہ ہو اور آپ کا قیمتی وقت بھی برباد نہ ہو۔

۵۔ میری مختصر کیفیات کے تحت لکھا ہے کہ "طبیعت میں لاپرواہی کی وجہ سے کئی بار نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے، مخالفین اور حاسدین کی تعداد زیادہ ہوگی۔" آپ سے درخواست ہے کہ کوئی ایسا موثر عمل بتائیں جس سے طبیعت کی لاپرواہی دور ہو اور مخالفین کی مخالفت اور حاسدین کے حسد سے بھی حفاظت ہو۔

۶۔ ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۵ ان تاریخوں میں اہم کام نہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے کیوں؟

امید کرتا ہوں کہ میرے سوالات یا الجھنوں کی تسلی بخش وضاحت کریں گے۔

جواب :۔ غالباً آپ کا زائچہ صرف جمیل احمد کے نام سے بنایا گیا ہے اور جمیل احمد کا مفرد عدد ایک ہی ہے دراصل ایک عدد بہت مستحکم عدد ہے اس لئے زائچہ میں آپ کو اس بات کی طرف اشارہ دیا گیا ہے اگر آپ اپنا نام جمیل احمد باقی رکھیں اور محسن کو آہستہ آہستہ ترک کر دیں۔

تقدیر کا عدد تاریخ پیدائش سے حاصل ہوتا ہے، اس لئے آپ کی تقدیر عدد ایک ہی ہے نام کا عدد بدلا جاسکتا ہے لیکن پیدائش کا عدد تبدیل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ ایک طے شدہ عدد ہے اور یہ عدد آپ کے لئے لکی ہے، کیونکہ ایک کا لکی عدد ۹ ہی بنتا ہے۔

نیلم بھی آپ کو راس آسکتا ہے لیکن زائچے میں آپ کے لئے جن پتھروں کی نشان دہی کی گئی ہے اگر آپ ان ہی کو ترجیح دیں تو افضل ہے اور اپنے ذہن کو کسی خلجان میں نہ الجھائیں، زائچہ کی پکڑ بہت مضبوط ہوتی ہے اس کا صرف عام سی معلومات سے موازنہ نہ کریں تو بہتر ہے۔

کسی بھی شخص کا نمبر معلوم کرنے کے لئے حروف تہجی کے اعداد معلوم کر لینے چاہئیں، جو کوئی مشکل نہیں ہیں اور علم الاعداد اپنے پاس رکھنی چاہئے، اس کتاب سے آپ کو بے شمار معلومات

حاصل ہوتی رہیں گے، زائچہ میں یہ نشان دہی کی گئی ہے کہ ایک چار اور نو عدد والے لوگ آپ کے لئے مبارک ہیں اور وہ لوگ آپ کے لئے غیر مبارک ہیں جن کا عدد ۶ یا سات ہو۔

غیر مبارک ستارے آپ کے لئے شمس، قمر، مریخ ہیں، یہ سمجھئے کہ اتوار، پیر اور منگل کے دن آپ کے لئے غیر مبارک ہیں اسی طرح آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے قطعاً غیر مبارک ہیں، اس لئے ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام نہ دیں۔

آپ یہ تصور کہ کتابیں صرف کنفیوزن پیدا کرتی ہیں ایک غلط تصور ہے، صحیح بات یہ ہے کہ انسان اس درجہ آسانی پسند ہوگیا ہے کہ وہ ایک کتاب کا مطالعہ بھی دل اور دماغ کی حاضری کے ساتھ نہیں کرسکتا اور کوئی بھی کتاب صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے پلے نہیں پڑتی، اس کو سمجھنے کے لئے کئی بار اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

زائچہ بلاشبہ ایک اہم رہنما ہے لیکن یہ بھی جب سمجھ میں آئے گا جب آپ کئی بار اس کو لے کر بیٹھیں گے تو آہستہ آہستہ یہ آپ کے سمجھ میں آجائے گا اور جب پوری طرح سمجھ میں آجائے گا تب آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ یہ خدا کی ایک نعمت ہے اور اس نعمت کا سہارا لے کر آپ اور بھی بہت سی نعمتیں حاصل کرسکتے ہیں، ہم نے آپ کی جو مختصر کیفیات بیان کی ہیں غالباً ان سے آپ کو اتفاق ہے، اب آپ اپنے زائچے کے آخری وظیفے پر توجہ دیں اور اپنے اسمِ اعظم کا روزانہ بعد نماز عشاء ورد رکھیں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ سے کیا کام لیں؟

سوال از: ـــــــــــــ عبدالعزیز شیروری

تعریف ہے اس پاک ذات کی جس نے آپ کو حکمت، صبر اور حسنِ سلوک۔ ان تینوں چیزوں سے نوازا ہے، لہٰذا آپ ان تین چیزوں پر عمل کرکے ہر ایک شخص کے دل میں اپنے کو بسا لیا ہے جو شخص پہلی ہی بار آپ کا مبارک رسالہ ''طلسماتی دنیا'' کا مطالعہ کرتا ہے وہ آپ کی ذات میں گم ہوکر رہ جاتا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے رسالہ کو تاقیامت قائم ودائم رکھے اور آپ کی عمر دراز کرے، محترم مولانا میں آپ سے حروف تہجی کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

میرا اسوال یہ ہے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ دینے کے بعد اس کا عامل حروف تہجی سے کیا کام لے سکتا ہے؟ اس کے بارے میں تفصیل سے بتادیجئے گا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ ''روحانی ڈاک'' میں لکھتے ہیں کہ ایک حرف کی زکوٰۃ صرف ایک دن میں ادا کرے، اس وقت میرے پاس عامل کامل ہے۔ جس میں حضرت کاش البرنی فرما رہے ہیں کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ 28 دن دیں اور ساتھ میں اس حرف موکل کا نام بھی لیں ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

محترم مولانا آپ ان دونوں طریقوں کو تفصیل کے ساتھ رسالہ میں جواب دیں اور خاص کرکے یہ بتائیں کہ حروف تہجی کا عامل حروف تہجی سے کیا کام لے سکتا ہے؟ عین نوازش ہوگی۔

جواب:۔ آپ نے طلسماتی دنیا کی اور میری ذاتی جو تعریف کی ہے اس کے لئے میں آپ کا اور اپنے رب کا شکر گزار ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے حسن ظن کو قائم رکھے اور میرے اندر وہ کمالات پیدا کرے جو خلق خدا کو مطلوب ومحبوب ہیں، حروف تہجی کی زکوٰۃ اس طرح بھی ادا ہوتی ہے جس طرح ہم نے بیان کی اور اس طرح بھی ادا ہوتی جس طرح کاش البرنیؒ نے بیان کی ہے، فرق یہ ہے کہ ہم نے جو طریقہ بتایا ہے اس میں زکوٰۃ صغیر ادا ہوتی ہے اور یہ زکوٰۃ صرف ایک سال کے لئے کارآمد ہوتی ہے اور اس زکوٰۃ کو اگر ۳ سال تک اسی طرح ادا کرلیا جائے تو پھر زکوٰۃ کبیر خود بخود ادا ہوجاتی ہے۔

حضرت کاش البرنی والے طریقہ میں زکوٰۃ کبیر ادا ہوجاتی ہے، اس میں تقریباً ڈھائی سال لگ جاتے ہیں، ہمارا بتایا ہوا طریقہ نسبتاً آسان ہے اور اس میں بھی ۳ سال لگتے ہیں لیکن ہر سال صرف ایک ماہ زکوٰۃ ادا کرنا پڑتی ہے، جو موجودہ مصرفیات کے زمانہ میں بہت سہل ہے، لیکن اگر آپ اس طریقہ پر عمل کرنا چاہیں جو حضرت کاش البرنیؒ کا طریقہ ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس میں لگاتار ڈھائی سال تک یعنی سات سو چونسٹھ دنوں تک آپ کو پڑھنا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد آپ جس فرد کے لئے بھی عمل کریں گے اس میں باذن اللہ تاثیر ہوگی، مثلاً کسی کا نام عبداللہ ہے اور عبداللہ کا پہلا حرف "ع" ہے اب چونکہ آپ نے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کردی ہے اور ان حروف میں ہی سے "ع" بھی ہے اس لئے عبداللہ کے لئے کیا ہوا عمل انشاء اللہ پر اثر رہے گا اسی طرح اگر آپ کسی اسم الٰہی یا کسی آیت کا عمل کرنا چاہتے ہیں اور اس کے سر حرف کی آپ زکوٰۃ نکال چکے ہیں تو آپ کو اپنے عمل میں انشاء اللہ کامیابی ملے گی اس سے یہ اندازہ کرلیں کہ اگر حروف تہجی کی زکوٰۃ کے بعد آپ کو ہزاروں عملیات میں کامیابیاں ملنے کی راہیں کھل جائیں گی، اس لئے زکوٰۃ ضرور ادا کریں پھر کامیابی سے ہمکنار ہونا آسان ہوجائے گا۔

کاروباری پریشانی

سوال از: محمد خالد ــــــــــــ عبدالعزیز بھیونڈی

میں "طلسماتی دنیا" کا ۳ سال سے مطالعہ کررہا ہوں، ماشاء اللہ ہر رسالہ خوب سے خوب تر ہے، اللہ تعالیٰ اس رسالے کو خوب ترقی دے آپ کے رسالہ کا روحانی ڈاک کا کالم بہت عمدہ ہے، مجھے بے حد پسند ہے، میرا بھیونڈی میں پاورلوم کا کپڑے کا کاروبار ہے، ادھر ۲ سال سے بہت زیادہ نقصان ہوگیا ہے کچھ پیسہ وغیرہ بھی ڈالا مگر وہ بھی ختم ہوگیا میں کئی عالم وغیرہ کو دکھایا، کہتے ہیں تمہارے اوپر روزی کی بندش کی ہے مگر کسی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، ہمارا کاروبار بند ہوگیا اب دوسرے کا کپڑا اپنے لوم پر مزدوری پر بناتا ہوں، نماز روزہ کا پورا گھر پابند ہے، اب رسالہ سے کچھ وظیفہ وغیرہ کرلیتا ہوں تو وقتی طور پر فائدہ رہتا ہے پھر وہی بات کوئی وظیفہ وغیرہ بتادیجئے جس میں سے میری بندش وغیرہ ختم ہوجائے بہت پریشان حال ہوں بہت لمبی فیملی ہے، اللہ اس کا اجر وثواب آپ کو عطا کرے، آپ نے لوگوں کی بھلائی کے لئے یہ طریقہ احسن اپنایا۔

جواب :۔ کاروباری استحکام کے لئے جہاں کاروبار کو صحیح طریقے سے کرنا ضروری ہے وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اپنے کام کو پوری وفاداری اور دیانت داری کے ساتھ انجام دیں اور از خود اپنے ذریعہ روزی کا احترام کریں، اس کے ساتھ ساتھ آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد اللہ سے اپنے کاروباری استحکام کی دعا کیا کریں۔

ہر فرض نماز کے بعد اگر آپ سات مرتبہ سورالم نشرح پڑھنے کی عادت ڈال لیں آپ کے حق میں بہتر ہے، اس کے علاوہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد "یا حاضر یا ناظر یا شافی یا حق یا مالک" ایک سوایک مرتبہ پڑھا کریں اول آخیر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

ہر سال پورے حساب کے ساتھ اپنے کاروبار اور اپنی آمدنی کی زکوٰۃ نکالیں اور مستحق حضرات تک اس رقم کو پہونچائیں اگر آپ ان باتوں پر عمل کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کا کاروبار بار بار ہچکولے کھائے، اکثر اس دنیا میں جو بھی برے حالات بنتے ہیں وہ انسان کی اپنی ہی غلطیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں، اللہ کے اچھے بندے وہ ہیں جو قسمت یا افراد کو دوشی ٹھہرانے کے بجائے اپنی کوتاہیوں کو محسوس کریں اور جب اپنی کوتاہیوں کو محسوس کرلیں تو ان سے باز آجائیں اور ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اپنے اللہ سے اپنی غلطیوں کی معافی چاہ لیں، اسی میں بھلائی ہے اور یہی آئندہ کے لئے کامیابی کی کلید ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ اس نے کیا کیا گناہ کئے ہیں اور کیا کیا اس نے غلط راستے اختیار کئے ہیں اس لئے توبہ مانگنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے، جو لوگ اللہ کے سامنے اپنی خطاؤں کا اعتراف کرلیتے ہیں ان کا سفینہ طوفانوں سے محفوظ ہوجاتا ہے اور ان کی خزائیں بہاروں میں بدل جاتی ہیں۔

یہ بھی کرنی کرتوت کا شکار ہیں

سوال از: محمد مُلا عبدالعزیز ــــــــــــ کرناٹک

ہمارے اوپر تقریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا، زبردست کرتوت کا اثر ہے اسی وقت اس کا اتار (علاج) نہ کرنے کی سبب کرتوت بلا ہوکر بچوں کی پرورش، تعلیم وتربیت، روزی، شادی بیاہ میں طرح طرح کی رکاوٹوں کا سامنا کرکے بہت سے عاملوں، مشائخوں سے علاج کراتے کراتے تھک کر آپ سے دو سال سے خطوط کے ذریعہ تمام حالات سنانے کے بعد آپ نے ہم کو شروع

میں سورہ بقرہ ۴۰روز دوسری بار سورہ یٰسین ۴۰روز ہر روز پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر کے سب افراد معلوم کرائے تھے بعد ازاں یا سلام ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے سب افراد پانی پینے کہے تھے، اس کے مطابق عمل کرنے سے بچوں کی روزی کھلنے کے آثار نظر آئے، تاہم گھر میں بات بات پر جھگڑے ہوتے ہیں، بڑوں کا گھر بڑے بھائیوں کو دے کر کھلی جگہ میں گھر باندھ رہ کر قریباً ۲۱ سال کا عرصہ ہوا، میرا لڑکا رحمۃ اللہ ماں کا نام رقیب النساء بخار رات کو گھر میں چارپائی پر سو رہا تھا خواب میں میری ہم شکل کے بزرگ بازو والے کمرہ سے نکل کر ہاتھ میں تسبیح لئے ہوئے لڑکے کے پاس آکر دم کر کے جیسے آئے تھے ویسے ہی واپس کمرہ میں چلے گئے، صبح تک بخار کم ہوگیا، اس وقت ہم سب بمبئی میں تھے پھر ایک مرتبہ میرا لڑکا صدیق احمد کالج تعلیم حاصل کے دوران یہیں گھر میں رات ایک بجے پڑھائی کر رہا تھا کمرے کا گیٹ لگا کر استخارہ کرنے کے لئے۔ استخارہ میں ان کو خواب میں ایک بزرگ تسبیح لئے نظر آئے ان کا کہنا تھا کہ ہم جو فی الحال مکان بنائے ہیں اس میں شروع سے پاک جن کا اثر ہے۔

میرے پانچ لڑکوں میں چار لڑکے بمبئی میں تھے، بڑا لڑکا مجیب الرحمٰن ماں کا نام رقیب النساء دو چھوٹے بھائیوں کے ساتھ مل کر رہتے تھے بہو شائستہ ماں کا نام حسین بی بہو کے لوگوں کو بڑا لڑکا چھوٹے بھائیوں کے ساتھ رہنا ناگوار گزرا، بہو شائستہ چھوٹے بھائیوں سے جھگڑے کر کے چھوٹے بھائیوں کو گھر سے نکال دیا۔

مجیب کو ماں باپ تک کا خیال نہیں، عورت کو اور عورت طرف والوں کا خیال کرتا ہے، سر پر لاکھوں کا قرضہ ہے، میری پینشن تک بنک کو قرضہ میں جمع ہو رہی ہے۔

بڑی مشکل سے دوکا ڑا ہے، پوری زندگی دشمنوں کے کرتوت میں گزر رہی ہے، شروع میں ہم پر کرتوت بلا ہو کر ستا رہی ہے پوری طرح چلے جانا، بچوں پر بہو کے طرف والوں سے کرتوت کا اثر ہوا ہے، وہ چلے جانا، گھر میں جو پاک جن کا اثر ہے اس کے شر سے بچنے کے لئے کچھ وظیفہ یا عمل تجویز کریں تو عین نوازش ہوگی۔

مجھے ہر وقت گندے خیالات ستاتے ہیں، خدا کا شکر ہے صوم صلوٰۃ کا پابند ہوں، شیطانی حرکات سے بچنے کے لئے کیا کرنا۔ آپ کا قیمتی وقت ضائع کیا، خدا کے لئے معاف کرنا جواب سے ضرور سرفراز کرنا۔

جواب :۔ آپ کے حالات پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ زبردست سفلی اور جناتی سحر کا شکار رہے اور علاج کے باوجود بھی آپ کو یہ چیزیں نقصان پہونچاتی رہیں، ابھی بھی آپ کسی نہ کسی درجہ میں سحر کی لپیٹ میں ہیں، آپ روزانہ "سورہ یٰسین" کی تلاوت اس طرح کیا کریں کہ ہر مبین پر معوذتین، قرآن حکیم کی آخرت دونوں سورتوں کی تلاوت سات سات مرتبہ کیا کریں، سورہ یٰسین میں سات مبین ہیں، ساتوں مبین پر ٹھہر کر مذکورہ سورتوں کی تلاوت کریں، سورہ یٰسین کے ختم پر ایک گلاس پانی پر دم کرتے ہی پی لیا کریں، انشاء اللہ آپ کو اثرات سحر سے نجات ملے گی۔

گھر کو جنات سے محفوظ کرنے کے لئے چالیس دن تک سورہ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ پانی پر دم کر کے گھر کی چوکھٹ پر اور گھر کی سب دیواروں پر اس پانی کو چھڑکیں، انشاء اللہ جنات کیسے بھی ہوں گے وہاں سے چلے جائیں گے، اگر ہر ماہ نیا چاند دیکھنے کے بعد گھر میں اذان دے دیا کریں تو اور بھی بہتر ہے، صدقہ وخیرات کے ذریعہ بھی آپ اللہ کی مدد حاصل کر سکتے ہیں، حتی المقدور غریبوں کی مدد کریں، اور جو لوگ کرنی کرتوت کا شکار ہوں ان کو علاج کے لئے رقم فراہم کریں اس عمل سے آپ کو تمام اثرات سے نجات مل سکتی ہے۔

بچوں کے نام کیسے ہیں؟

سوال از: محمد خالد ___ بمبئی

میں "طلسماتی دنیا" کو ۳ سال سے مستقل پڑھ رہا ہوں، ماشاء اللہ رسالہ خوب سے خوب تر ہے، اللہ تعالیٰ اس رسالے کو خوب ترقی دے، آپ کو بھی عمر درازی سے نوازے، آپ کے رسالے کا "روحانی ڈاک" کا کالم مجھے بے حد پسند ہے۔

میں اپنے بچوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں، ان کا نام کیسا ہے؟ ان کے نام ان کے ذاتی اور شخصیت پر کیا اثر ہے؟

ابوانس عرف فہد ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء دن سنیچر مغرب کے وقت۔ ابواسامہ عرف فیضان ۳۰ اگست ۱۹۹۸ء دن اتوار صبح ۷ بجے۔ ابوفرح ۲۴ مارچ ۲۰۰۳ء دن پیر ۲۵۔۳ دوپہر۔ ان لوگوں کا نام کیسا ہے؟

جواب:۔ آپ کے سب سے پہلے صاحب زادے ابوانس عرف فہد جن کی تاریخ پیدائش ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء ہے انشاء اللہ اچھے کیرکٹر کے انسان ثابت ہوں گے، ان کے نام کے دو جز ہیں، ایک ابوانس اور ایک فہد، اگر ہم ان کے نام کو ابوانس تک محدود کردیں تو ان کے نام کا مفرد عدد ۳ بنتا ہے جبکہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے اور تین اور ۸ ایک دوسرے کے مخالف ہیں، اور اگر عرفیت فہد کو مستقلاً شامل رکھیں تو مفرد عدد ۲ بنتا ہے اور دو ۸ کا ہم آہنگ عدد ہے، اگر ان کا نام صرف فہد رکھیں اگر چہ فہد کے معنیٰ اچھے نہیں ہے لیکن چونکہ فہد کا مفرد عدد ۸ ہے جو ابوانس کی تاریخ پیدائش کے عدد کے مماثل ہے اس لئے سب سے زیادہ ان کے حق میں اسمِ فہد مبارک ثابت ہوگا، لیکن ۸ عدد کی شخصیت انقلابات کی زد میں رہتی ہے اور یہ لوگ بالعموم خطرات کی زد میں رہتے ہیں، اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ "ابوانس فہد" ہی نام برقرار رکھیں تاکہ ان کی شخصیت پر ۸ کے بجائے ۲ کے اثرات قائم رہیں اگر یہ ۲ کے زیر اثر رہیں گے تو ان کی طبیعت میں بھولا پن اور سادگی رہے گی اور یہ عمر بھر اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک رہیں گے، دوسروں پر بھروسہ کریں گے اور دوسرے بھی بالعموم انہیں قابل اعتبار سمجھیں، انشاء اللہ۔

آپ کے دوسرے صاحب زادے کا نام ابواسامہ اور عرفیت فیضان ہے۔ ان کی تاریخ پیدائش ۳۰ اگست ۱۹۹۸ء ہے، ان کے نام کے بھی دو جز ہیں، ایک ابواسامہ اور ایک فیضان، ان کے مجموعی نام کا مفرد عدد ۴ ہے جبکہ ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے چار اور دو میں مناسبت ہے، اس لئے ابواسامہ نام درست ہے۔

صرف اسامہ بھی ان کے حق میں مبارک ہے، کیونکہ ۲ عدد پر سب سے زیادہ اثر انداز ۸ ہوتا ہے، اس لئے صرف اسامہ بھی انشاء اللہ ان کے لئے مبارک ثابت ہوگا، البتہ صرف فیضان درست نہیں ہے، کیونکہ فیضان کا مفرد عدد ۵ ہے اور پانچ دو کا دشمن عدد ہے۔

مجموعی نام کا مفرد عدد ۴ ہے اور جن حضرات کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے وہ محنتی اور دور اندیش قسم کے انسان ہوتے ہیں اگر وہ خود کو لایعنی بحثوں سے بچالیں تو ان کو ترقی اور کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا، ان میں مشکلات سے ٹکرانے کی بھرپور صلاحیت اور جرأت ہوتی ہے لیکن وہ مروجہ قوانین سے الجھ کر خود کو نقصان پہونچاتے ہیں، تاہم مجموعی اعتبار سے وہ دوسروں پر اثر انداز رہتے ہیں۔

آپ کے تیسرے صاحبزادے کا نام ابوفرح ہے جن کی تاریخ پیدائش ۲۴ مارچ ۲۰۰۳ء ہے، ان کا نام ایک ہی جزو پر مشتمل ہے اور اس کا عدد بھی اچھا ہے، یہ ۹ عدد کا نام ہے اور ۹ کا عدد کئی اعتبار سے مستحکم عدد ہے، ان کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ بنتا ہے، نو اور پانچ میں جذباتی قسم کا لگاؤ تو نہیں ہے البتہ ان میں کسی طرح کی مخاصمت اور دشمنی بھی نہیں ہے، اس لئے یہ نام آپ کے چھوٹے صاحب زادے کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگا۔

نام رکھنے کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ نام جس قدر مختصر ہوگا اسی قدر موسوم کے حق میں بہتر ہوگا، طویل نام یا وہ نام جو کئی جزء پر مشتمل ہوتے ہیں وہ موسوم کی شخصیت کو "چوں چوں کا مربہ" بنا کر رکھ دیتے ہیں، اچھا نام وہ کہلاتا ہے، جو اچھے معنیٰ اپنے اندر رکھتا ہو، جو مختصر بھی ہو اور جس کا مفرد عدد تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے متصادم نہ ہو۔

گردشِ تقدیر

سوال از: غفران القدر ____________ گھورکھپور

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا بڑے ذوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور شدت سے اس رسالہ کا انتظار بھی رہتا ہے، اس رسالے سے نہ جانے کتنا فیض پہنچ رہا ہے، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اس کے قبل مہینے ایک خط بھیجا تھا پر جواب سے محروم ہی رہا، یہ دوسرا خط آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں، امید کرتا ہوں کہ اس درخواست کو قبول فرمائیں، مجھے درعالیہ سے مایوس نہیں کریں گے، میں اختصار کے ساتھ اپنا مسئلہ لکھ رہا ہوں۔

میرا نام غفران القدر ہے والدہ مرحومہ فخر النساء تاریخ پیدائش ۲۴ رستمبر ۱۹۴۰ء ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ دن کے انگریزی میں ۱۹۶۰-۹-۲۴، حضرت جب سے مینے ہوش سنبھالا ہے قرض دار ہی رہا ہوں، جو بھی کاروبار کیا فیل ہوا، کچھ پڑھنے کے بعد بھی نوکری نہیں ملی، جس کی وجہ سے معاشی پریشانیوں کا شکار ہوتا گیا اور کام میں رکاوٹ کیوں پڑتی ہے اور کسی سے مقدمہ بھی چل رہا ہے اس وقت میرا کوئی مستقل کاروبار و نوکری نہیں ہے، گزارش ہے کہ مستقل کاروبار کا انتخاب بھی کر دیں، اور میرے نام کے گردش کے حساب سے ورد وظیفہ یا عمل بھی بتادیں جو کہ میرے حالات سدھرنے کا باعث بنے، جسے خوش خرم زندگی جی سکوں اور میری شخصیت کیا ہے؟ میرے نام کا عدد کتنا ہے، میرا ستارہ کون سا ہے؟ ستارے کے حساب سے میرا عدد کتنا ہے؟ میرے لئے کون سا دن، مہینہ، سال، تاریخ مبارک ہے اور کون سا عدد فائدہ مند ہے، وظیفہ جو مشکلات کے دور میں پڑھنا چاہئے بتائیں کیونکہ میں پریشانی سے دوچار ہوں، نیز صدقہ بھی بتادیجئے، جو مصائب و آلام سے نجات پانے کے لئے ہر سال دینا ہے، میرا اسم اعظم کیا ہے کون رنگ و پتھر راس آئے گا، فی الحال میں بے روزگار ہوں اور کافی تنگ دست ہوں مجھے راہ عمل بتادیں جس کی بنا پر بے روزگاری سے نجات مل سکے اور لوگوں میں دلعزیز رہوں آپ سے التجا ہے اور دعا ہے آپ نے سب کی مدد کی ہے میری بھی مدد کریں، میرے پریشانی کا حل اپنے طلسماتی دنیا میں تفصیلی جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب :۔ آپ گردش تقدیر کا شکار ہیں، اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ صحیح معنوں میں اپنے رب سے رجوع کریں، کیونکہ وہی اس کائنات میں قادر مطلق ہیں، اگر ان کا فضل آپ کے شامل حال نہ ہوا تو طوفانوں سے آپ کی کشتی کا نکل آنا ممکن نہیں ہے، کرنی کرتوت اور آسیبی اثرات کا علاج تو ممکن ہے لیکن اگر تقدیر کے ستارے ہی گردش میں ہوں تو پھر بہتر یہی ہے کہ اپنے رب سے رجوع کریں اور ان کی ہی بارگاہ میں اپنا دامن پھیلائیں، دعا کا طریقہ ہم بتادیں گے، لیکن دعا آپ ہی کو کرنی ہوگی، تب ہی بات بنے گی۔

قرض سے نجات پانے کے لئے مغرب کی نماز کے بعد "اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" ۲۱ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھا کریں اور دورانِ وظیفہ اپنی ڈاڑھی یاسر کے بالوں میں کنگھی کرتے رہیں، اگر کنگھی جیب میں رکھنی بھول جائیں تو اپنی انگلیوں ہی سے کنگھی کرلیا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد قرض ادا ہو جائے گا۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، آپ کے لئے ایک، ۴، اور ۹ اعداد بے حد مبارک ہیں، ۶ / اور ۷ / آپ کے لئے نقصان دہ بن سکتے ہیں لیکن اگر آپ کی شریک حیات کا عدد ۷ ہوگا تو آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، اگر اس کا برعکس ہوتا یعنی مرد کا عدد ۷ / اور بیوی کا عدد ایک ہوتو پھر تعلقات میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں، دراصل ایک کا عدد غالب رہنے والا عدد ہے یہ مغلوب ہونا گوارہ نہیں کرتا، جبکہ بیوی، شوہر کے مقابلہ میں مغلوب آتی ہے۔

آپ کا برج میزان ہے اور ستارہ زہرہ، آپ کے لئے مبارک حروف 'ت' 'ٹ' اور 'ر' ہیں، آپ کے لئے الماس، پنا، سنہلا اور اپل مبارک ثابت ہوں گے آپ کے لئے ہر ماہ انگریزی کی ۲۲، ۲۳ اور ۲۸ تاریخیں غیر مبارک ہی ثابت ہوں، اور آپ کے لئے ۱، ۱۰، ۱۹ تاریخیں مبارک ہیں، آپ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کو انجام دے سکتے ہیں۔

جلد بازی کے برے نتائج

سوال از: سید منیر الدین ———— حیدر آباد

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوگا، دیگر یہ کہ آن محترم کے امسال ماہ مارچ میں حیدر آباد (آندھرا پردیش) آمد کے موقع پر میں اپنے دو بچوں کے ہمراہ خدمت عالی میں حاضر ہوا تھا، دونوں بچوں کا فارم نمبر علی الترتیب 337 اور 338 مورخہ ۱۶ رمارچ ۲۰۰۳ء آں محترم نے دونوں کے لئے ایک ایک پان

(تمام جسم پر ماسواء پیشاب اور ضرورت کی جگہ کے) رگڑ کر جلادیئے، پھر ایک تعویذ پانی میں ابال کر آدھا آدھا پانی پلا دیئے اور پھر دو تعویذیں علیحدہ علیحدہ دونوں بچوں کے گلے میں ڈال دینے کے لئے دیئے تھے، چنانچہ مندرجہ بالا عمل کر دیا گیا۔

آں محترم نے مزید دو تعویذ علیحدہ علیحدہ اس ہدایت کے ساتھ دیئے تھے کہ ایک تعویذ پہلے ایک بوتل پانی میں ڈال دیں اور سات یوم تک وہ پانی (مزید پانی ملاتے ہوئے) دونوں بچوں کو دو یا تین وقت پلاتے رہنے، سات دن بعد دوسری تعویذ ایک بوتل پانی میں ڈالنے اور پھر سات یوم تک وہ پانی دونوں بچوں کو دو یا تین مرتبہ روزانہ پلاتے رہنے کی تاکید کی تھی اور فرمایا تھا کہ انشاء اللہ چودہ یوم کے بعد شفاء ہو جائے گی، بفضل تعالیٰ مندرجہ بالا تمام ہدایات کی پابندی کی گئی، تقریباً ایک ماہ بعد آں محترم کو حالات سے ذریعہ فون مطلع کیا گیا تھا، جس پر آں محترم نے "یا سلام" ۱۳۱ر مرتبہ پڑھنے یا پڑھ کر پانی پر دم کر لینے اور اس پانی کو دونوں بچوں کو پلاتے رہنے کی تاکید کی تھی، چنانچہ دونوں بچوں نے ۱۳۱ر مرتبہ اسم الٰہی "یا سلام" کا ورد بھی کیا (جب بھی موقع ملے لیکن پانی دم کر کے روزانہ پیتے رہے، یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

تشویش طلب امر یہ ہے کہ حیدرآباد میں بوجہ تنگی وقت آں محترم کو بچوں کی مکمل تفصیل سے آگاہ نہیں کیا تھا اور فارم میں صرف نام، تاریخ پیدائش، والدہ وغیرہ کے ناموں اور پتہ کی صراحت کردی گئی تھی، چونکہ ابھی تک مکمل شفاء نہیں ہوئی ہے، اس لئے ضروری سمجھ رہا ہوں کہ مختصراً دونوں بچوں کے حالات سے آں محترم کو آگاہ کر دوں تا کہ بعد واقفیت آں محترم صحیح رہنمائی فرما سکیں

ا۔ یہ میرے بڑے لڑکے کا نام "سید مدثر ظہیر" ہے جن کی تاریخ پیدائش ۶ر رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ہے۔ ۱۸ر جون ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ بوقت سحر (صبح صادق) ہے۔

۲۔ یہ کہ میری بڑی بچی (دوسری اولاد) کا "سیدہ ام کلثوم" ہے عرفیت فردوس ہے، تاریخ پیدائش ۲ر جنوری ۱۹۸۵ء یوم غالباً چہارشنبہ ہے۔

۳۔ میرے جملہ ۷ر بچے ہیں، ان دونوں کے بعد اور ۲ر لڑکیاں اور آخر میں ۳ر چھوٹے لڑکے ہیں، انکی والدہ کا نام "مسرت بیگم" ہے اور میری والدہ کا نام "رحیم النساء بیگم" ہے۔

۴۔ میں نے اپنے بڑے لڑکے "سید مدثر منیر" کو بغرض تکمیل حفظ قرآن تقریباً ۳، ۴ سال کی عمر میں مدرسہ روضۃ العلوم ترمل میں داخلہ (اندرون مدرسہ) دلوایا اور بفضل تعالیٰ احمد ۱۲ر سال میرے لڑکے نے حفظ قرآن مجید کی تکمیل مدرسہ بالا سے کرلی اور ایک سال دور کرنے کے بعد ماہ شعبان کی ۱۴ر تاریخ کو مدرسہ کے سالانہ جلسۂ تقسیم اسناد میں (جس کی صدارت محترم مولانا عبدالعزیز صاحب سرپرست مدرسہ ورکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند فرما رہے تھے) مولانا کے ہاتھوں خلعت و دستار بندی عمل میں آئی، اس سال میں ۱۲ر طلباء نے حفظ کی تکمیل کی تھی۔۔۔دستار بندی کے بعد سبھی طلباء جلسہ گاہ میں موجود اپنے اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کر کے مستورات سے ملنے کے لئے بالائی منزل پہونچے، چنانچہ میرا بچہ بھی جلسہ گاہ میں سب سے مل کر اپنی والدہ اور دادی و دیگر رشتہ داروں سے ملنے اوپر چلا گیا اور چیخنے لگا، منتظمین جلسہ و ذمہ داران مدرسہ چیخ و پکار کی آواز سنکر اوپر دوڑ پڑے جلسہ گاہ تھوڑی دیر کے لئے بدنظمی کا شکار ہو گیا، پھر بچے کو لے کر منتظمین از خود دواخانہ لے کر گئے اور پھر مکان لا کر چھوڑ دیئے

(اس دوران ایک ضروری وضاحت یہ ہے کہ جب تمام بچے اوپر مستورات میں اپنی اپنی والدہ و رشتہ داروں سے ملنے گئے تو میرا بچہ بھی جوان کے ساتھ ہی چلا تھا، راستے میں ایک مقام پر (بیت الخلاء کے قریب) رک گیا، جب بچہ کی والدہ وغیرہ نے بچوں کے ساتھ ہمارے بچے کو نہ پایا تو ان ہی بچوں سے کہنے لگیں کہ "بابا مدثر کہاں ہے؟ انھیں بھیجو" اس پر بچے کہنے لگے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی آ رہے تھے اور جب پلٹ کر دیکھا تو یہ بچہ پائخانہ کے قریب خاموش کھڑا تھا" پھر ہماری بہن نے اسے اندر (اوپر) بلالیا، وہ وہاں جا کر اپنی والدہ اور دیگر مستورات سے مل کر واپس جلسہ گاہ میں آنے کے لئے پلٹا ہی تھا کہ گرا اور کا واقعہ نمودار ہو گیا۔)

ابتداء میں یہ سمجھ کہ کم عمر میں حفظ قرآن کی تکمیل کرنے سے شاید دماغ پر بوجھ ہوا ہوگا، دو تین سال لگاتار کا علاج ہی کرواتے

رہے، لیکن کم نہیں ہوئے، اس کے یہ محسوس کیا گیا کہ یہ بچہ جو کہ ۱۵، ۱۶ سال کی عمر کا دبلا پتلا ہے، لیکن وقت واحد میں ۱۵، ۱۵ (پندرہ پندرہ) نوجوانوں سے سنبھل نہیں رہا ہے تب عاملین سے رجوع کیا گیا، کئی عاملین اس بچے سے پٹ گئے، مار کھائے اور بھاگ کھڑے ہوئے، بعد میں ایک عامل صاحب سے افاقہ ہوا تھا لیکن مکمل نہیں، کیونکہ مجھ پر دیگر ۶ر بچوں کی بھی ذمہ داریاں تھیں اور میں اپنی محدود تنخواہ میں مزید بوجھ اٹھانے کا متحمل نہیں رہا تھا۔

۵۔ اس بچے کے بعد کی بچی "سیدہ ام کلثوم" فردوسی ہے، یہ بچی انٹر پاس ہے اور ایک خانگی اسکول میں ٹیچری کر رہی تھی، الحمدللہ صحت اچھی ہی تھی، ایک رشتہ آیا چونکہ لڑکی صرف ۱۸ر سال سے کچھ کم ہی تھی، اس لئے لڑکے کی عمر کی مناسبت سے میں نے رشتہ کر دیا، اور سال گزشتہ ۲۷ر اکتوبر ۲۰۰۲ء ۲۰ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ بروز اتوار بچی کا عقد بالکنڈہ کے متوطن سید اظہر الدین سے کر دیا گیا، (معلوم ہوا کہ عقد کے بعد جب دلہن اپنے سسرال میں جا رہی تھی، راستے میں ان کی کار پنکچر ہو گئی اور راستہ میں دونوں "دولہا اور دولہن کو اتارا گیا، پھر دوسری گاڑی کا انتظام کر کے لے جایا گیا، خیر شادی کے صرف ۸ر یوم بعد یعنی ۲۷ر شعبان اتوار کے دن صبح میں فون آیا کہ بچی اپنے سسرال میں گر گئی ہے اور اسے چکر آ گئے ہیں، معلوم ہوا کہ یہ بچی ضرورت سے فارغ ہو کر آتے ہوئے صبح ۸ر بجے کے قریب گر گئی اور بچے والوں نے عجیب غریب الزامات لگا کر بلیک میل کرنے کی کوشش کی اور صرف ۳ر ماہ میں طلاق ہو گئی، ان تین ماہ میں بچی شروع میں ۸ر دن اور پھر رمضان کی عید کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ۱۰، ۱۵ دن اپنے سسرال میں رہی، پھر انہوں نے واپس بھیج دیا اور مجھے یہ کہتے ہوئے کہ بچی کو "مرگی" کی بیماری ہے بلیک میل کرنے لگے، اور بالآخر میری قانونی کارروائی پر بچی کو "طلاق" دے دی، یہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۳ء کا واقعہ ہے، جبکہ میں نے اس کے صرف ۲۲ر دن بعد یعنی ۶ر مارچ ۲۰۰۳ء کو آں محترم سے حیدرآباد میں مل کر کہا تھا کہ شادی کے صرف ۳ر ماہ میں طلاق ہو گئی ہے تو آں محترم نے فرمایا تھا کہ ۱۱ر دن علاج کے بعد شادی کر دو، اس وقت بھی بچی آں محترم کے سامنے سر کے بل پڑی ہوئی تھی، غالباً یاد ہوگا۔

۶۔ واقعہ یہ ہے کہ بچی کے تعلق سے میں چونکہ بہت فکر مند تھا، اس لئے کہ بچی شادی کے صرف ایک ہفتہ بعد لوٹا دی گئی تھی اس لئے جگہ جگہ عاملین کو بتلایا، ڈاکٹری معائنہ میں بتلا گیا کوئی ثبوت نہیں نکلا، اس دوران ایک گونڈ کو بھی جو کہ سفلی عمل رکھتا تھا بلا کر بچی کو بتلایا گیا، تب جو واقعی نمودار ہوا وہ کافی قابل توجہ ہے۔

گونڈ نے چند لیمو، اگربتی اور ایک سفید مرغی لانے کے لئے کہا تھا، اتارے کے لئے اماوس کی رات مقرر کی تھی، گونڈ کے اور دو ساتھی بھی جو موجود تھے میرے تین چار احباب بھی موجود تھے، گونڈ نے اپنا سامان نکالا، جس میں ایک کھوپڑی اور چند ہڈیاں وغیرہ (انسانی جسم کی) موجود تھیں اور چند اگربتیاں سلگا کر کچھ پڑھا (جس میں مجھے صرف ۲ الفاظ سمجھ میں آ سکے، ایک اوم، اور ایک لکشمی یا شکتی) پھر بچی خود بخود آ کر گونڈ کے سامنے بیٹھ گئی، گونڈ نے اس سے کہا کہ اپنا نام بتا، لڑکی خاموش رہی، لڑکی کے جسم میں رعشہ شروع ہو گیا، وہ اسے تھرتھرانے اور کانپنے لگی، جیسے شدید سردی میں کوئی ضعیف شخص کانپتا ہے، جب گونڈ کے کافی اصرار اور ساز کی دھمکی کے باوجود بھی لڑکی بات کرنے یا جواب دینے سے قاصر رہی تو گونڈے نے سزا دینے کے طور پر اگربتیاں جو کہ سلگا کر رکھی تھیں اٹھائیں اور خود اپنے آپ اپنے ہاتھ پر چرکا دے لیا (سنا ہے کہ گونڈ کا معمول یہ تھا کہ وہ خود اپنے آپ کو چاقو سے زخمی کر لیتا ہے یا چرکے دے لیتا ہے لیکن تکلیف سامنے والے مریض کو ہوتی ہے) گونڈ کے اپنے چرکا دے لینے سے لڑکی پر تو کوئی اثر نہیں ہوا لیکن میرا بڑا لڑکا جو نیچے کمرے میں لیٹا ہوا تھا فوراً ایک چیخ کے ساتھ پلنگ سے گر پڑا اور خود اپنا گلا دبانے لگا، چیخ کی آواز سنکر ہم سب بالائی منزل سے نیچے کی طرف بھاگے، لڑکی (سید مدثر منیر) بدستور چیخے جا رہا تھا اور اپنا گلا دبائے جا رہا تھا، ہم تین چار دوستوں اور گونڈ کے دو ساتھیوں نے مل کر بڑی مشکل سے اس بچے کو اوپر گونڈ کے پاس لائے، گونڈ نے اس بچے کو سامنے بٹھا دیا اور پھر وہی پڑھا اور وہی الفاظ دوہرائے اور بچے سے اس کا نام اور پتہ پوچھا، بچے نے بھی بغیر کوئی جواب دیئے کانپنا شروع کر دیا، گونڈ کا اصرار جاری رہا، نام اور پتہ بتانے اور بغیر کسی تکلیف دئے دفع ہو جانے کے لئے گونڈ کہتا رہا اور دھمکی بھی دیتا رہا، لیکن بچہ بغیر کسی جواب کے

مسلسل کانپتا رہا، اس دوران گونڈ کے ایک ساتھی نے بچے کو گالی سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''تمہارے خاندان میں ہلنے کی بیماری ہے، کیا رے ماں کے فلاں۔ بس اتنا کہنا تھا کہ بچہ جو ابھی تک حالت رعشہ میں تھا اور کانپ رہا تھا، اچانک اٹھا اور گونڈ پر حملہ بول دیا، گونڈ کو اور اس کے دونوں ساتھیوں کو لاتوں اور گھونسوں سے مارنا شروع کردیا، گونڈ کا سامان تمام اس ہاتھا پائی میں بکھر کر سارے بنگلے پر پھیل گیا، میں اور میرے احباب نے بڑی مشکل سے بچے کو قابو کیا، اس تمام کھیل کے دوران ایک اہم چیز جو واقع ہوئی وہ یہ کہ میری بچی جو ایک دم خاموش تھی اور بچہ ہاتھا پائی کر رہا تھا تو گونڈ کے ایک ساتھی نے نہایت سختی کے ساتھ اس کے بال پکڑے ہوئے تھے، اچانک ایک موقعہ پر (ہاتھا پائی کے درمیان میں) بچہ کہنے لگا کہ ارے میرے بال چھوڑو، مجھے تکلیف ہو رہی ہے، وہ مجھ سے بھی مخاطب ہوا اور شدت تکلیف سے اس کا سر جھکا ہوا تھا اور بال گونڈ کے ساتھ کی ہاتھ میں جکڑے ہوئے تھے کہ اچانک میری بچی اس سے مخاطب ہوئی اور کہا کہ ارے، اس کے بال چھوڑ، بال چھوڑ دے، یہ انداز تحکمانہ تھا، جبکہ بچے کا انداز عاجزانہ ہوگیا تھا، گونڈ نے اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ اسکے بال چھوڑ دیں اور پھر گونڈ نے بچی سے سخت معذرت چاہی، گونڈ اس بچی سے ایسے مخاطب تھا جیسے کسی قابل احترام بزرگ شخصیت سے مخاطب ہوتے ہیں، اس نے بچی کے پیروں پر سر رکھ کر معافی مانگی، میں اور میرے دوست واحباب تعجب کر رہے تھے، آپ رحمت آباد درگاہ شریف چلے جائیں، یا پھر کسی اچھے مسلمان عامل کو بتلائیں۔ میں نے اس سے عاجزانہ کہا کہ میں لڑکے کو دوسرے مقام پر یا دوسرے شہر بھیج دیتا ہوں، میرے پاس لڑکی کے علاج کی اہمیت ہے کیونکہ اس کی شادی ہوکر صرف ایک ماہ ہو رہا ہے، اس لئے صرف کم از کم بچی کا علاج کردیں تاکہ وہ اپنے سسرال جاسکے، لیکن گونڈ نے معذرت چاہ لی اور واپس ہوگیا، بس اس کے بعد سے ''ایک نہ شد دو شد'' کے مصداق جہاں کہیں بھی عامل صاحب کے پاس جانا ہوتا تو اگرچہ بچہ کے علاج کی اشد ضرورت تھی لیکن دونوں بچوں کو ساتھ رکھنا۔ کئی عاملین سے رجوع ہوا، بسا اوقات تو مجھے اپنا ایمان

چوڑیاں اور نہ جانے کیا کیا ہوا، ایک دفعہ تو میں نے ایک غیر مسلم عامل کے پاس سے آکر اللہ سے دعا کرلی کہ اے اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کم از کم میرے ایمان کو سلامت رکھ اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے لے جا۔

بے اختیار یہ دعا میرے لبوں پر آگئی، اس کے بعد میں نے کسی عامل کو نہیں بتلایا، ایک ماہ کے اندر ہی ان ظالم لوگوں نے بچی کو طلاق دے دی اور طلاق کے ۳ رہفتے بعد آں محترم کا دورہ حیدرآباد کا اخبار میں پڑھ کر ایک آخری کوشش کے طور پر آں محترم سے رجوع ہوا، کیونکہ باپ ہوں، اولاد کی محبت دل میں ہوتی ہی ہے، آں محترم نے جو علاج بتلایا تھا اس پر عمل بھی ہوا اور کچھ افاقہ تھا۔ ذہنی سکون ہو رہا تھا کہ ڈیڑھ ماہ قبل جبکہ سورج گہن اور اماوس تھے، اس دن بچے کو پھر سے دورہ پڑا اور بچی پھر سے [illegible] سر ہاتھ اور کبھی اپنے پیر لڑکھڑانے لگی، یہ سلسلہ دو تین دن چلا اور پھر ٹھیک ہوگئے، لیکن اب آٹھ دن ہوئے، گزشتہ جمعرات یعنی بتاریخ ۳ رجولائی ۲۰۰۳ء کو پہلے بچی لڑکھڑا کر گئی اور اٹھ گئی، بچہ جو کہ مغرب کی نماز کو گیا تھا واپسی میں آتے ہوئے ایک گندی نالی میں بالکل سیدھا (مکمل نالی میں چت پڑا ہوا) تھا لوگوں نے دیکھ کر اٹھا کر گھر پہونچایا، پھر پانچویں دن یعنی بروز منگل بعد نماز عشاء جب بچہ سائیکل رکھ کر دروازہ بند کر رہا تھا تو پھر اچانک موری میں گر گیا، لوگ دیکھ کر ہمیں آواز دئے، بچہ مکمل طور پر موری میں تھا اور دھنس چکا تھا، جا بجا زخم آگئے تھے، اہلیان محلہ کی مدد سے موری سے نکال کر گھر میں لایا گیا، ادھر بچے کی یہ حالت کہ وہ پانچ دن میں دو بار گندی موریوں میں گر گیا اور ادھر بچی کی یہ حالت کہ وہ پھر سے کبھی ہاتھ جھٹکنے اور کبھی پیر لڑکھڑا کر گرنے لگی ہے، اور یہ سلسلہ گزشتہ جمعرات یعنی ۳ رجولائی سے مسلسل جاری ہے، آں محترم کو فون کرنے کا ارادہ کیا تھا، لیکن سوچا کہ تفصیلی خط لکھ دینا ہی مناسب ہوگا، اسی لئے زحمت دے رہا ہوں جس کے لئے معافی کا طلب گار ہوں اور ادبا گزارش ہے کہ حالات بالا پر غور فرما کر جو بھی مناسب ہو تجویز فرمادیں تو باعث اجر وثواب ونیز ہم ماں باپ پر احسان عظیم ہوگا اور ہمارے دل میں آں محترم کے لئے دعائے خیر نکلے گی

ایک اور مؤدبانہ درخواست یہ ہے کہ اس میں میں نے اپنا پتہ لکھا لفافہ بھی رکھا ہے، مناسب علاج تجویز کر کے روانہ کریں اور ساتھ ہی مطلوبہ عمل کی صراحت فرمادیں تو بہت مہربانی ہوگی اور کوئی وظیفہ وغیرہ ہو تو بھی بچوں کے لئے یا جو بھی مناسب عمل تجویز ہو فرمادیں تو عنداللہ ماجور ہوں گے، نیز یہ بھی معلوم فرمادیں کہ یہ کیا ہے؟ آں محترم نے اس سے قبل اپنے پرچہ میں مرض مرگی سے نجات کے لئے قرآن شریف کی ایک آیت لکھ کر گلے میں ڈالنے کا عمل لکھا تھا اور اسی ماہ کے پرچہ طلسماتی دنیا میں بھی چند دوسرں نسخہ جات مرگی کے تعلق سے شائع ہوئے تھے، براہ کرم اگر یہ مرگی ہے تو مناسب علاج بھی تجوزی کردیں کیونکہ فون پر جب میں نے آں محترم سے مرگی والے قرآنی عمل کا ذکر کیا تھا تو آں محترم نے منع فرمادیا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ ”ابھی کوئی ضرورت نہیں ہے، تعویذ گلے میں پڑے ہیں نا، بس پڑے رہنے دو، انشاء اللہ شفاء ہوجائے گی، اب یہ حالات ہیں، براہ کرم میرے حالات پر غور فرما کر مہربانی فرمائیں تو ہمیشہ آں محترم کے حق میں دعاگو رہوں گا۔

جواب:-

طویل ترین خطوط کا چھاپنا تو درکنار انہیں پڑھنا بھی دشوار ہوتا ہے اور اسی لئے طویل خطوط بے اعتنائی کا شکار ہوکر ”خطوط کی گڈیوں“ میں بند ہی رہ جاتے ہیں اور پھر ”وادئ فراموش“ میں گم ہوجاتے ہیں، لیکن شاید آپ کے اس طویل ترین کی قسمت اچھی ہے کہ ہم نے اس کو لفظ بہ لفظ پڑھا بھی ہے اور اس کو جوں کے توں چھاپ کر جواب دینے کا ارادہ بھی کیا، محض اس لئے کہ ہمارے قارئین عبرت حاصل کرسکیں اور انہیں یہ اندازہ ہوسکے کہ اس دنیا میں اثرات آسیب اور اثرات سحر کی صورت میں کیا کیا مصائب انسانوں پر نازل ہورہے ہیں، پھر علاج کرنے والوں کی حرکات کیا کیا گل کھلا رہی ہیں۔

آپ کے اس طویل ترین خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی تھا، اس جوابی لفافہ میں مختصر سا جواب اور آپ کے بچوں کے لئے نقوش روانہ کردیئے گئے ہیں، تاکہ ان کے علاج سلسلہ شروع ہوسکے، وظائف وغیرہ اس جواب میں جو طلسماتی دنیا میں شائع ہوگا بتادیئے جائیں گے تاکہ دوسرے لوگ بھی اس سے استفادہ کرسکیں۔

آپ سے معذرت کے ساتھ یہ عرض ہے کہ اثرات کی اثر انگیزی اپنی جگہ ہے لیکن اس طرح کے کسی بھی معاملے میں جلد بازی کے نتائج ہمیشہ مزید پریشان کا باعث ہوتے ہیں اور اناڑی معالجین کی ستم نوازیاں مریض کو نئے نئے مصائب اور نئی نئی تکلیفوں سے ہم آہنگ کرتی ہے اور تیمار داروں کو خون کے آنسو رلاتی ہے۔

حیدرآباد کے قیام کے دوران جب آپ سے ملاقات ہوئی تھی اس وقت ہم نے روحانی علاج آپ کو عطا کیا تھا، آپ کو اسی علاج پر قناعت کرنی چاہئے تھی اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کرنا چاہئے تھا، ایمان کے ساتھ ساتھ اگر یقین جڑا ہوا نہ ہو تو پھر ایمان کی قوت آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہے اور انسان پھر وادئ کفر و شرک تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کا سر پھر ہر جگہ اور ہر مقام پر جھکنے لگتا ہے اس طرح سر کی بھی رسوائی ہوتی ہے اور انسان کا ضمیر بھی مسخ ہوجاتا ہے، کیونکہ سر کی عزت وعظمت اسی میں ہے کہ وہ رب العالمین کے سوا کہیں نہ جھکے اور انسان کے دامن کی تقدیس اس میں ہے کہ وہ بارگاہ خداوندی کے علاوہ کہیں اور نہ پھیلے، جب کوئی بھی انسان اپنے سر کو کہیں بھی جھکا دیتا ہے اور اپنے دامن کو کسی کے آگے بھی پھیلا دیتا ہے تو پھر وہ نصرت خداوندی سے محروم ہوجاتا ہے اور اگر اس کو دوسرے دروں سے کچھ مل بھی جائے تو وہ بھی خدا ہی کا فضل ہی ہے، کیونکہ خدا کی مرضی کے بغیر تو کسی دوسرے در سے بھی کچھ ملنے والا نہیں ہے، جب ہر حال میں ہر صورت میں، ہر معاملہ میں عطا کرنے والی ذات وہ قادر مطلق ہی ہے تو پھر ہم اسی کے سامنے سر جھکانے پر قناعت کیوں نہ کریں؟ اور ہم کیوں ایسے حرکتیں کریں کہ ہم مالک کی نظروں میں گر جائیں۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ہر خطا اس کا ہر گناہ معاف کردیتے ہیں، جھوٹ، غیبت، بدکاری، چوری، ڈکیتی، جوا، ترک صلوٰۃ، ترک صوم، ترک زکوٰۃ وغیرہ ان سب گناہوں کو وہ معاف کردیتے ہیں، قرآن کا خود فرمانا یہ ہے کہ میں ہر گناہ کو معاف کردوں گا اور شرک کو کبھی معاف نہیں کروں گا، وہ اپنی ذات میں کسی کی شرکت کو کبھی گوارا نہیں کرسکتے، نہ عام وخاص انسان کی

،نہ کسی نبی کی اور نہ کسی ولی کی، اور وہ کسی کی شرکت کو کیوں برداشت کریں جبکہ حقیقتاً ان کا کوئی ہمسر ہو ہی نہیں سکتا، جب ہم کسی کے دربار میں اپنا سر جھکاتے ہیں تو در پردہ ہم اس کو اللہ کے برابر کا سمجھ لیتے ہیں اور اس کو مستعان مان کر اس کی بڑائی کو اللہ کی بڑائی کے مثل سمجھ لیتے ہیں اور یہی شرک ہے اور یہی ناقابل معافی خطا ہے۔

شرک عام حالات میں انسان بھی گوارا نہیں کرسکتا، مثلاً ایک شوہر اپنی بیوی کی ہزار غلطیاں نظر انداز کرسکتا ہے وہ وقت پر کھانا نہ پکائے گوارہ ہوسکتا ہے، وہ بغیر اجازت لئے بازار چلی جائے یہ خطا بھی معاف کی جاسکتی ہے، وہ شوہر سے زبان چلائے یہ بھی معاف کیا جاسکتا ہے، وہ اسی طرح کی اگر دوسری خطاؤں کی مرتکب ہو تو ان کو بھی برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن اگر شوہر کے ہوتے ہوئے بیوی کسی اور مرد کے شانوں پر اپنا سر ٹیک دے اور اپنے دل میں کسی اور مرد کی محبت کو پناہ دے دے تو شاید دنیا کا کوئی بھی غیرت مند شوہر اس غلطی کو جو "شرک اور شراکت" سے ملتی جلتی ہے کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔

پھر وہ خدا۔ جو حد سے زیادہ سے غیرت مند ہے جو تصورات وخیالات سے زیادہ خوددار ہے جس نے غیرت اور خودداری کو پیدا کیا ہے وہ اپنی ذات میں کسی بھی طرح کی شرکت اور شراکت کو کیسے گوارہ کرسکتا ہے اسی لئے اس نے صاف صاف فرمادیا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ۔

بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور شرک کے علاوہ وہ کسی بھی غلطی کو اپنی مرضی سے معاف کرسکتا ہے۔

ایمان ہمیں اس بات پر اکساتا ہے کہ ہم اپنے سر کو کسی اور کے سامنے نہ جھکائیں اور یقین ہمارے دل میں اس سوچ کو مضبوط کرتا ہے کہ اصلاً دینے والی ذات خدا کی ہے وہی اصلاً مددگار ہیں اور وہ ہی حقیقتاً مستعان ہے۔

یہ ایمان ویقین ہمیں در در کی ٹھوکروں سے بچاتے ہیں اور ہمیں کسی ایرے غیرے کے دروازے میں ایڑیاں گھسنے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے ان مسلمانوں پر جو "ایمان ویقین" کی دولت سے کسی نہ کسی درجہ میں بہرہ ور ہونے کے باوجود غیر اللہ کے سامنے اپنا ماتھا ٹیکتے ہیں اور کلام الٰہی کے مقابلے میں کلام شیاطین سے مدد کے طلب گار ہوتے ہیں۔

علوی اور سفلی عمل کا یہی فرق ہے، علوی عمل کلامِ الٰہی سے وابستہ ہوتا ہے اور کلام الٰہی کی اثر انگیزوں کے لئے عامل ان مؤکلین کو آواز دیتا ہے جو نور سے پیدا ہیں اور جن کا کام اچھے لوگوں کی اور اچھے کاموں کی مدد کرنا ہے اور سفلی عمل میں عامل شیاطین کو پکارتا ہے اور شیاطین کلام الٰہی کے مقابلے میں نجس باتوں کی حوصلہ افزائی کرنے میں اور برے انسانوں کی برے کاموں میں مدد کرتے ہیں۔

فرشتوں کا کام۔ کام کو سنوارنا ہے، انسانوں کی صحت اور تندرستی کے معاملات میں مدد کرنا ہے اور ہر ایسے کام میں انسانوں کو کمک پہنچانا ہے جو مثبت ہوں، منفی نہ ہوں، جبکہ سفلی عمل میں شیاطین انسانوں کی ان کاموں میں مدد کرتے ہیں جو محض منفی ہوں جو دوسروں کو نقصان پہونچانے کے لئے کئے جاتے ہوں جو انسانوں کی بربادی اور ہلاکت اور ان کی ذلت ورسوائی کے کام ہوں، شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور انسانوں کو نقصان پہونچانے کے لئے ان برے انسانوں کی مدد کرتا ہے جو انسانیت کو قتل کرنے کے کارنامے انجام دے رہے ہوں۔

یہ سمجھ لینا کہ سفلی عمل کے ذریعہ کوئی تعمیری کام بھی ہوسکتا ہے کسی کو گندگی سے نجات دلائی جاسکتی ہے اور کسی پر چڑھا ہوا سحر اتارا جاسکتا ہے صرف خام خیالی ہے، جس کے سرے جہالت سے جڑے ہوئے ہیں۔

ذرا سوچئے کہ اگر کسی انسان پر گندگی پڑی ہوئی ہو تو اس گندگی کو ختم کرنے کے لئے کچھ اور گندگی اس پر ڈال دینا کیا درست ہوگا؟ کیا گندگی گندگی سے صاف ہوسکتی ہے؟ ظاہر ہے کہ نہیں۔ پھر یہ سمجھ لینا کہ سفلی عمل سفلی عمل ہی سے کٹ سکتا ہے کیسے درست ہوسکتا ہے گندگی اگر صاف ہوسکتی ہے تو پاک صاف پانی

سے، اندھیرا اگر دور ہوسکتا ہے تو روشنی سے، کثافتیں اگر دور ہوسکتی ہیں تو لطافتوں سے، جہالت اگر دور ہوسکتی ہے تو علم سے اور نفرتیں اگر مٹ سکتی ہیں تو محبتوں سے۔

اس دنیا میں مگر کوئی گندگی کو گندگی سے، اندھیرے کو اندھیرے سے، کثافت کو کثافت سے، جہالت کو جہالت سے اور نفرت کو نفرت سے دور کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ حماقت اور پاگل پن کا مظاہرہ کرے گا یا پھر لوگوں کو فریب دے گا۔

بے شک لوہا لوہے کاٹ سکتا ہے لیکن لوہا دوسرے لوہے کو کسی قابل نہیں بناتا، پتھر مار کر کسی کا سر پھاڑا جاسکتا ہے لیکن اس کے بعد دوسرا پتھر مار کر اس کے زخم نہیں بھرے جاسکتے ہیں۔

سفلی عمل۔ علوی عمل کا رقیب ہے اور سفلی عمل کے ذریعہ صرف تباہی ممکن ہے۔ صرف موت ممکن ہے۔ صرف محرومی ممکن ہے۔ سفلی عمل کے ذریعہ کسی کو آباد نہیں کیا جاسکتا کسی کو زندگی نہیں دی جاسکتی، کسی کو نوازا نہیں جاسکتا، سفلی عمل صرف محروم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

اگر کوئی یہ وعدہ کرے کہ وہ سفلی عمل کے ذریعہ چلتے چلاتے کاروبار کو بند کردے گا اور میاں بیوی کے اچھے تعلقات کو خراب کردے گا اور کسی تندرست انسان کو بستر پر لٹادے گا، تو اس بات کا یقین کیا جاسکتا ہے کہ کیونکہ سفلی عمل میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہے اور شیاطین انسانوں کو نقصان پہونچانے کے کاموں میں سفلی عاملین کی بھرپور مدد کرتے ہیں کیونکہ ان کی زندگی کا مقصد ہی آدم کی اولاد کو برباد کرنا اور ان کو نقصان میں مبتلا کرنا ہے، لیکن اگر کوئی یہ وعدہ کرے کہ وہ سفلی عمل کے ذریعہ شیطانوں کی مدد سے سحر کا علاج کرے گا، تندرستی کو بحال کرے گا، کاروبار میں چار چاند لگوادے گا تو یہ صرف جھوٹ ہے اور عقلاً اور شرعاً محال ہے۔

سفلی عامل اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتا جب تک وہ شیاطین کو خوش کرنے کے لئے ہر وہ کام نہ کرگزرے جو اللہ کے غیض وغضب کو واجب کرنے والے ہوں اور ایسے عاملین کے دروازے پر جانا، اپنے بچوں کے علاج کے لئے نہ صرف گناہ ہے بلکہ اس کلام الٰہی سے بغاوت کے مترادف ہے جو انسانوں کی روحانی اور جسمانی صحت کے لئے بھی نازل ہوا ہے۔

ہمیں شدید تکلیف پہونچتی ہے اس وقت جب ہمارا کوئی مریض ہم سے روحانی امداد حاصل کرنے کے بعد یا پہلے کسی سفلی عامل کی چھوکھٹ پر اپنا دامن پھیلادے، ایسا صرف جلد بازی شیطان کے خمیر سے بنی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے ہوتا ہے اور جلد بازی ہمیشہ انسان کو نقصان پہونچاتی ہے اور اس کو نت نئی الجھنوں سے دوچار کرتی ہے۔

آپ نے خود لکھا ہے کہ ایک سفلی عامل کے پاس جانے کے بعد آپ کو خود نئی نئی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اللہ آپ پر اور آپ کی اولاد پر رحم فرمائے اور آپ کو ان مصائب سے نجات دے جن کا آپ شکار ہیں اور اللہ آپ کو کسی بھی ایسے در سے باز رکھے جو سفلی عمل کے نام پر شیاطین کو خوش کرنے اور شیاطین کے مشن کو فروغ دینے کا کام کررہے ہیں۔

ہم آپ سے پھر یہ عرض کریں گے کہ اپنے بچوں کی تندرستی اور ان کی خوش حالی کے لئے کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ سے مدد کریں، اگر خدانخواستہ ایسا کرنے سے شفا نہ ملی تو کم سے کم آخرت تو برباد نہیں ہوگی۔

شیاطین کی مدد سے جو زندگی اور جو خوشی حاصل ہو اس زندگی اور اور اس خوشی پر لعنت، وہ بیماری جو خدا کی عطا کردہ ہو اس صحت سے لاکھ درجہ قابل احترام ہے جو شیطان کی بخشی ہوئی ہو، ایک اچھے مسلمان کا مرجانا بہتر ہے، کسی غیر اللہ کے آگے سر جھکانے سے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ ہی کے ذریعہ علاج کو فوقیت دیں گے اور ان عاملین سے اپنا اور اپنے بچوں کا علاج کرائیں گے جو علوی عمل کرتے ہوں اور نماز، روزے کے پابند ہوں۔

آپ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کریں اور ہر مبین پر ۱۳۱ مرتبہ "یاسلام" پڑھا کریں، ساتوں مبین پر ایسا ہی کریں، سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، ختم عمل پر ایک جگ پانی پر دم کرلیں اور سب گھر والوں کو پلائیں، نیز

اس پانی میں پاک صاف تولیہ جذب کر کے سب کے چہروں پر ملیں، انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے ہر طرح کے اثرات سے نجات ملے گی، کچھ تعویذات آپ کو ڈاک سے روانہ کر دیئے گئے اور ان کے استعمال کا طریقہ بھی لکھ دیا ہے، ان کو ذمہ داری سے استعمال کر لیں۔

مرگی کے لئے یہ چند عمل اپنے پاس نوٹ کر لیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ سورہ واللیل (پارہ نمبر ۳۰) ۱۱ر مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں، دن میں ۴ر مرتبہ لگاتار ۱۱ر دن تک اور مندرجہ ذیل تعویذ مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۷۴۰۹	۷۴۲۲	۷۴۱۹	۷۴۱۶
۷۴۲۰	۷۴۱۵	۷۴۱۰	۷۴۲۱
۷۴۱۴	۷۴۱۷	۷۴۲۴	۷۴۱۱
۷۴۲۳	۷۴۱۲	۷۴۱۳	۷۴۱۸

۲۔ بدھ کے دن مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔

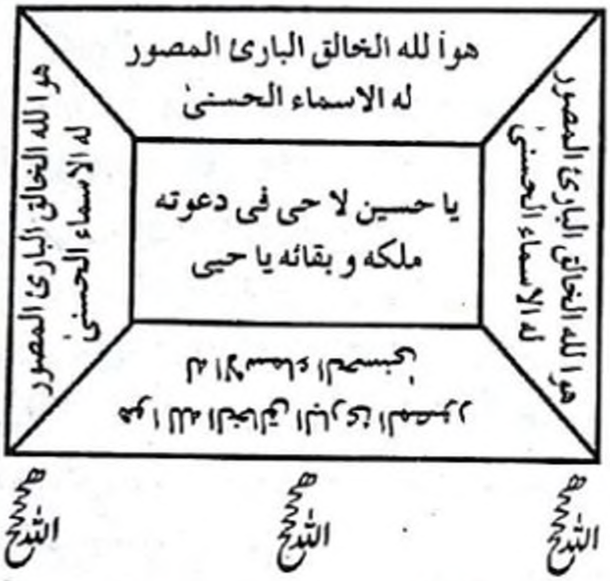
پھر اگلے بدھ کو اسی نقش کو لکھ کر مریض کے بائیں بازو پر باندھیں، پھر تیسرے بدھ کو اسی نقش کو لکھ دائیں بازو پر باندھیں، پھر چوتھے بدھ کو اسی نقش کو لکھ کر بائیں بازو پر باندھیں، پھر پانچویں بدھ کو دائیں بازو پر باندھیں اور پھر چھٹے بدھ کو اسی نقش کو لکھ کر بائیں بازو پر باندھیں، اس طرح دونوں بازوؤں پر تین تین نقش ہو جائیں گے، ساتویں بدھ کو یہ نقش لکھیں اور بازوؤں سے ۶ نقش نکالیں اور یہ ساتوں ایک کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں، کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۶	۷۸۶	اع
۷	۵	۹
د	د	ح

۳۔ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش بوتل میں ڈال کر ۷ر روز تک پلائیں اس طرح ۶ نقش بوتل میں ڈال کر ۶۳ دن تک پلائیں جس دن نقش گلے میں ڈالیں ایک بکرا یا ایک مرغا حسب استطاعت خیرات کر دیں، انشاء اللہ مرگی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



۴۔ مندرجہ ذیل حروف پیپل کے پتے پر سفید مرغ کے خون سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مرگی سے نجات ملے گی۔

عملیات میں ناکامی

سوال از ________ حکیم محمد اخلاق ندوی

ضروری بات یہ ہے کہ میں طلسماتی دنیا کا پرانا شیدائی ہوں اور مکمل خریدار بھی ہوں، میرا خریداری نمبر 1307 ہے لیکن آپ سے شکایت ہے پہلی شکایت تو یہ ہے کہ آپ میرے خط کا جواب نہیں دیتے اور کوئی جان کاری کے لئے بھی آپ کا قدم آگے نہیں بڑھتا آپ ضرور پریشان ہوں گے کہ میں کون سی جانکاری کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ میرا روحانی شفا خانہ ہے، کافی پریشان حال مریض ہمارے شفاخانہ سے فائدہ اٹھا کر پرمسرت زندگی گزار رہے ہیں۔

۲۔رمضان سے قبل جس مریض کو کوئی روحانی اثرات ہوتا تو دم کرنے کے فورا بعد حاضری ہوئی تھی اب رمضان کے بعد سے وہی دعاء وہی کرتا ہوں مگر ناکام ہوتا ہوں اصل وجہ کیا ہے، میرا نام محمد اخلاق ندوی ہے، ماں کا نام ریف النساء والد کا نام فرید احمد مرحوم بیوی کا نام شاہین ہے، معلوم کریں جون کا رسالہ 2003 نہیں آیا ہے جولائی کا رسالہ نظر نواز ہوا آپ کتنے پانی میں ہیں میں جواب روانہ کر رہا ہوں۔

جواب :۔ ہماری نظروں سے یہ آپ کا پہلا خط گزرا ہے جس کا جواب طلسماتی دنیا کے ذریعہ اس لئے دیا جارہا ہے کہ آپ نے جوابی کارڈ روانہ نہیں کیا، اسی لئے جواب میں تاخیر بھی ہوئی ہے، اس سے پہلے کوئی خط ہماری نظر سے نہیں گزار، ورنہ جواب ضرور دیا جاتا۔ بعض تھرڈ کلاس قسم کے عاملین ڈاکیہ سے ساز باز کر کے ہماری ڈاک بھی غائب کرلیتے ہیں، ایسے خطوط کا جواب آپ کو آخرت میں مل جائے گا، کیونکہ ایسے عاملین جو چوری کر کے اپنا پیٹ بھرنے کے عادی ہوں وہ جواب دینے کے اہل نہیں ہوتے۔

رہی یہ بات ہم آپ کی جانکاری میں اضافہ کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں بڑھاتے تو آپ کی یہ شکایت قطعاً بے جا ہے۔ ہمارے یہاں روحانی رہنمائی کا ایک اصول طے ہے کہ جو رہنمائی حاصل کرنا چاہے وہ اپنے دو عدد فوٹو روانہ کرے، ایک فوٹو ٹکٹ سائز کا اور ایک فوٹو پاسپورٹ سائز والا، اس کے بعد ہم اپنے طریقے سے اس کی رہنمائی کرتے ہیں اور اس کو کسی قابل بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ جو کچھ روحانی علاج کرتے ہیں اس سے ہمیں کوئی سرو کار نہیں، ہم تو آپ کو اپنے طریقے سے "اہل" بنانے کی کوشش کریں گے اور جو لوگ طلسماتی دنیا پڑھ کر کام کر رہے ہیں ان سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن ایسے لوگوں کو ہم شاگردی کا سارٹیفکیٹ نہیں دے سکتے۔

حاضری وغیرہ کے عمل میں کامیابی کے بعد اگر ناکامی ملتی ہے تو اس کی وجہ عامل کی اپنی کوتاہی ہوئی ہے مثلاً بار باری حاضری کرنا، وقت بے وقت حاضریاں کرنا چھوٹے چھوٹے معاملات میں حاضریاں کرنا وغیرہ۔

اس طرح بار بار کی اور وقت بے وقت کی حاضریوں سے مؤکل پریشان ہوجاتے ہیں اور عامل سے ناراض ہو کر حاضر ہونا چھوڑ دیتے ہیں۔

آپ نے یہ نہیں لکھا کہ آپ کون سی حاضرات کرتے تھے، اس لئے میں اس کا حل کیا بتاؤں؟ البتہ ایک اندازے کے مطابق میں آپ کو یہ طریقہ بتارہا ہوں کہ آپ ۷دن تک روزانہ ۷۸۷ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں، اگر آپ نے مذکورہ حاضری کی زکوٰۃ ادا کی ہے تو دوبارہ زکوٰۃ ادا کریں، ورنہ پھر ۷دن کے بعد حاضری کریں انشاء اللہ آپ کو مایوسی نہیں ہوگی، لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ حاضری بہت ہی مجبوری میں کریں اور ہفتے میں دوبار سے زیادہ نہ کریں اگر آپ اس طرح احتیاط سے چلیں گے تو کبھی مؤکل ناراض نہیں ہوگا، مؤکلین کو اور بھی کام ہوتے ہیں، انہیں بے کار یا فالتو سمجھ کر بار بار زحمت دینا روحانی اصولوں کے خلاف ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت عامل صاحب روحانی اصولوں سے ناواقف ہیں۔

جادو کی کارستانی

سوال از:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نام ندارد

سنے کس کس کی وہ سیماب کس کس کو تسلی دے
پڑے رہتے ہیں لاکھوں اس کے در پر بے نوا مجھ سے

قبل اس کے ایک خط جوابی رجسٹری ماہ مئی میں روانہ خدمت کر چکا ہوں اور امید تھی کہ چونکہ خط جوابی رجسٹری ہے، لہٰذا کچھ نہ کچھ جواب جلد ہی آئے گا، لیکن جولائی طلسماتی دنیا بھی آگیا پر میرے خط کا جواب نہ آیا نہ رجسٹری واپس آئی اور نہ ہی پرچے میں کوئی تذکرہ ملا، بہر حال جہاں سیکڑوں خطوط روزانہ آتے ہوں تو ہر ایک کا جواب انفرادی طور پر دینا آسان کام نہیں ہوتا، ہوسکتا ہے کہ میرا خط جوابات کی لائن میں لگا ہو تو جلد یا بدیر جواب آئے گا۔ انشاء اللہ۔

آپ سے التماس ہے کہ میری پریشانیوں پر تھوڑی توجہ فرمائیں اور اس سے چھٹکارا پانے کی کوئی ترکیب کریں یا کم از کم مجھے ہی کچھ بتائیں کہ میں کس طرح اس سے نجات حاصل کر سکتا ہوں، مرتا کیا نہ کرتا؟

میں نے لکھا تھا کہ کسی زمانے میں میری والدہ کی جٹھانی نے کسی غیر مسلم اوجھا سے کچھ سفلی عمل ہمارے والدین کے خلاف کرا کے دفن کرا دیا ہے جب ہی سے ہمارے گھر پر مصیبتوں کا سیلاب آیا ہوا ہے، ہر اعتبار سے تباہی و بربادی کا سامنا ہے۔

کرنے والا، کرانے والا اور جس پر کیا گیا ان میں سے میرے اور میرے بال بچوں کے سوا سبھی اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، آپ ماشاء اللہ عامل کامل ہیں صحیح اور تفصیلی معلومات مؤکلوں کے ذریعہ کر سکتے ہیں، امید کرتا ہوں کہ اب بہت جلد میرے خط کا جواب آئے گا، انشاء اللہ اور آپ ضرور توجہ فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

جواب:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روزانہ ہمارے نام سینکڑوں خطوط آتے ہیں لیکن ہم سبھی کو پوری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، جواب نہ ملنے کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، ہماری عدم توجہ نہیں۔

کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ خط حد سے زیادہ طویل ہوتا ہے جسے فرصت نہ ہونے کی وجہ سے التواء میں ڈال دیا جاتا ہے، کبھی خط اتنا بدخط ہوتا ہے کہ اس کو پڑھنا دشوار ہوتا ہے اور اللہ سے یہ دعا کی جاتی ہے کہ اس تحریر کو پڑھنے کی صلاحیت بخشے تاکہ ان خطوں کا مقصد واضح ہو سکے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خط لکھنے والے نے جوابی لفافہ روانہ نہیں کیا ہوتا ہے ایسی صورت میں روحانی ڈاک کے کالم کے لئے خط کو لائن میں لگا دیا جاتا ہے اور جب بھی اس کا نمبر آجائے، اور کبھی جواب نہ ملنے کی وجوہات ہوتی ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ جواب دے دیا جاتا ہے جو ڈاک خانہ والوں کے حسنِ کرم کا شکار ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ ڈاک خانہ والے بھی انسان ہی ہیں، کوئی فرشتے نہیں ہے جن سے گناہ سرزد ہی نہ ہو۔

بہر حال جان بوجھ کر کسی کو نظر انداز نہیں کیا جاتا، کیونکہ یہ گناہ بے لذت ہے اور اللہ کا کرم ہے کہ اس طرح کے گناہ بے لذت سے ہم ابھی تک ہم محفوظ ہیں، آپ اور آپ کے اہل خانہ بلا شبہ سفلی سحر کا شکار ہے، ہم نے اس کا اندازہ کر لیا ہے کہ سفلی جادو کی وجہ سے آپ نے بہت ہچکولے کھائے ہیں، اب آپ ایسا کریں کہ روزانہ چالیس مرتبہ معوذتین پڑھیں، ایک بوتل پانی پر دم کریں اور سات دن تک اس بوتل کا پانی صبح و شام سب کو پلایا کریں اور خود بھی پیا کریں، اسی عمل کو سرسوں کے تیل پر دم کر کے ہفتہ میں ایک بار سب گھر والے اس تیل کو اپنے سر میں رات کو لگائیں اور صبح کو نہا یا کریں، آپ روانہ صبح و شام ۱۳۱ ر مرتبہ "یا سلام" پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ جادو سے نجات مل جائے گی۔

برائے روزگار

سوال از: محمد اختر حسین ـــــــــــ دیجاپور

میں رہنے والا بہار کا ہوں، بیس سال سے دیجاپور میں اور اٹھارہ سال سے برسر روزگار ہوں، ایک چھوٹی سی ٹائر کی دوکان ہے، شروعات میں دس سال تک قریب حالات اچھے رہے، اس کے بعد حالات برابر بگڑتے گئے، نماز تلاوت کا بفضل خداوندی جتنا بھی ممکن ہے پابند ہوں، نماز فجر میں برابر سستی، کوتاہی ہے اور قضا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حصول روزگار کے لئے بہت سارے عملیات کرتا رہتا ہوں، جیسے سورہ مزمل کا سات بار روزانہ پڑھنا، سورہ یٰسین شریف روزانہ ورد میں ہے، بلکہ سورہ یٰسین شریف ہر مبین پر ختم کر کے سات بار پڑھتا ہوں، تسبیح جلالی بھی کئی بار پڑھ چکا ہوں، اس کے بعد بھی حالات برابر پستی کی طرف ہی مائل ہیں، کبھی کوئی وظیفہ اثر انداز ہوتا بھی ہے تو بہت کم۔

اس لئے آپ حضور سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے لئے کوئی کارآمد وظیفہ بتائیں، جس سے کامیابی حاصل ہو کافی مقروض بھی ہو گیا ہوں، ہر وقت دل و دماغ پر مایوسی اور فکر چھائی رہتی ہے، ایسے حالت کو لے کر میرے والدین بیوی، بچے سب پریشان کن حالات سے دوچار ہیں۔

جواب:۔ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ درد شریف پڑھنے کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ الم نشرح پڑھیں مغرب

کی نماز کے بعد دو نفلیں پڑھنے کے بعد ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ واقعہ پڑھیں، پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ سے دعا کریں، اور یہ نقش گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر روزگار مل جائے گا، مذکورہ عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

ذاتی معلومات

سوال از:۔ زاہدہ نسرین ـــــــــــ کشمیر

میں آپ کے رسالہ کا تقریباً چار مہینوں سے پابندی کے ساتھ مطالعہ کر رہی ہوں پہلے پہل جب یہ کتاب پڑھنی شروع کی تو سمجھ میں نہیں آتا تھا پھر میں نے دھیان سے پڑھنی شروع کی تو اللہ کے کرم سے سب سمجھ میں آجاتا اور خدا سے ہمیشہ یہی دعاء کرتی ہوں کہ یہ رسالہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرے (آمین ثم آمین)

میرا نام زاہدہ نسرین، والد کا نام عبدالغنی، والدہ کا نام راجا بیگم۔ تاریخ پیدائش ۱۲ر مارچ ۱۹۸۶ء

میں اپنے بارے میں ذاتی معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں برائے کرم تفصیل سے بتائیں۔

میرے نام کا مفرد عدد، قسمت کا عدد، لکی عدد، مرکب عدد، تاریخ پیدائش کا عدد، فائدہ مند اور نقصان دہ عدد کون سے ہیں اور میرا برج راشی ستارہ کون سا ہے، میرے لئے کون سے دن، مہینے، سال اور تاریخ اہم ہے، کون سے رنگ اور حروف اہم ہیں؟ جواب سے جلد از جلد نوازیں، بہت بے قرار ہوں جواب کے لئے، مہربانی کر کے میرا جواب طلسماتی دنیا میں کسی قریبی شمارے میں شائع کریں، عین نوازش ہوگی۔

جواب :۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ ہے اور مرکب عدد ۴ ہے اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ اور ان دونوں عددوں میں باہم مخاصمت اور دشمنی ہے اس لئے زندگی میں اتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور کام بنتے بنتے خدانخواستہ بگڑ جائیں گے۔ آپ کے لئے ہر مہینے کی ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخیں اہم ہیں اس لئے اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں اور ۲ اور ۴ تاریخوں سے ہمیشہ گریز کریں، یا کم سے کم اہم کاموں میں ان تاریخوں میں انجام نہ دیں، دو اور چار عدد کی چیزوں اور شخصیتوں سے بھی دور رہیں تو بہتر ہیں، آپ کا لکی عدد ۹ ہے پانچ کے بعد ۹ کا عدد آپ کی زندگی پر ہمیشہ اثر انداز رہے گا۔

آپ کا برج حوت ہے اور آپ کا ستارہ مشتری، آپ کو پکھراج، ہیرا اور نیلم خاص طور سے راس آئیں گے، نیلا، سفید اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ہے، آپ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ تاریخیں مبارک ہیں، ان تاریخوں میں بھی اپنے اہم کاموں کو نہ کریں تو بہتر ہے، جون، ستمبر اور دسمبر میں خاص طور سے اپنی صحت کا خیال رکھا کریں، جو چیزیں یا جو مقامات د، ہ، ج، چ یا ط سے شروع ہوں گی وہ آپ کو راس آئیں گی۔

آپ روزانہ "یانافع" کی تسبیح پڑھا کریں اور سورہ نصر کو روزانہ ۴۰ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں، اگر چہ دماغی اعتبار سے آپ چست و چالاک ہیں اور منصوبہ بندی کرنے کی آپ میں صلاحیت ہیت لیکن جلد بازی یا غصے سے قابو ہوجانے کا مرض آپ کو کافی نقصان پہونچاتا ہے، اگر زندگی میں کبھی حالات غیر یقینی ہو جائیں یا اعداد کا ٹکراؤ مشکلات پیدا کرنے لگے تو نعم المولیٰ و نعم النصیر ۱۴ر دن تک پڑھیں، انشاء اللہ اسکا زبردست فائدہ محسوس کریں گی۔

کسی بے وفا کے

سوال از:ـــــــــــ نام ندارد

میں آپ کا رسالہ "طلسماتی دنیا" ۲۰۰۱ء سے پڑھتی ہوں مجھے یہ رسالہ پڑھنے میں بہت اچھا لگتا ہے، میں دل لگا کر پڑھتی ہوں اور ان سب باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہوں خدا آپ

کو ہر ایک کی مشکل حل کرنے میں توفیق ادا کرے، خدا آپ کو اتنی لمبی زندگی دے کہ آپ کا ''طلسماتی دنیا'' کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو، ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کے علم میں اور اضافہ عطا کرے۔ آمین

میری داستان یہ ہے کہ میں ایک .... نام کے لڑکے سے محبت کرتی تھی اسے بے حد پسند کرتی تھی مجھے اتنا یقین تھا کہ ہم دونوں کی شادی ہوجائے گی مگر میری امی، ابو اس شادی کے لئے نہیں راضی تھے اور میری شادی .... نام کے لڑکے کے ساتھ ہوگئی میری شادی ۲۱ اپریل ۲۰۰۳ء میں ہوئی میں اس شادی سے خوش نہیں تھی، اس لئے کہ میں .... کو نہیں بھول پائی تھی، میں ہمیشہ اپنے آدمی سے دور رہتی تھی، وہ میرے قریب ہوتا تو مجھے بہت الجھن ہوتی اور میں خدا سے دل ہی دل میں دعا کرتی کہ وہ مجھ سے دور ہوجائے، میرا دل اس سے بات کرنے کو کبھی نہیں کرتا تھا، میں اس سے بات چیت نہیں کرتی تھی، اس لئے میں .... کو بہت ہی محبت کرتی تھی، نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے طلاق ہوگئی، میری طلاق ۵ رجولائی کو ہوئی میں ابھی بھی اپنے محبوب کو بھلا نہیں پارہی ہوں میرا کسی کام میں دل نہیں لگتا، میرے محبوب کی شادی ہوچکی ہے، اس کی شادی ۲۰ رفروری کو ہوئی ہے، میری شادی سے پہلے پھر بھی اس کی یاد میرے دل سے نہیں جاتی، مجھے اس پریشانی سے نجات دلائیں میری مدد کیجئے میں اس کو بھولنا چاہتی ہوں، مجھے ڈر ہے کہ اگر میری امی، میری دوسری شادی کردیں تو کہیں یہ واقعہ پھر نہ ہو اس لئے مجھے جلد از جلد جواب چاہئے، میں اسے بھلانے کی کوشش بہت کرتی ہوں، مگر نہیں بھلا نہیں پاتی، مجھے کوئی عمل بتائیے کہ میں اسے پالوں یا پھر بھول جاؤں، میری اس مصیبت کو دور کرنے میں خدا آپ کی مدد کرے۔

اور ایک تکلیف دے رہی ہوں، میرے کمر میں بہت درد رہتا ہے اور بائیں ہاتھ کی کلائی میں بھی بہت درد ہوتا ہے اور سانس بھی بہت پھولتی ہے، کوئی کام کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے، خدا کے لئے میری مصیبتوں کو دور کردو، میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھولوں گی، بہت امید سے خط لکھ رہی ہوں جواب جلد سے جلد چاہتی ہوں، جواب کا بہت بے چینی سے انتظار رہے گا، لکھنے میں جو غلطی ہوئی ہو معاف کرنا، خدا آپ کے اس ''طلسماتی دنیا'' کو دن دوگنی رات چوگنی کرے، آمین، جواب رسالے میں دیں تاکہ میرے جیسے اور بھی ہوں گے انہیں بھی فائدہ ہو، رسالے میں میرا نام نہ ڈالیں نوازش ہوگی۔

جواب:۔ آپ نے اپنے محبوب کی خاطر اپنے شوہر سے طلاق لے لی اور آپ نے اپنے ماں باپ کے فیصلے کو ٹھکرادیا جو یقیناً اللہ کی ناراضگی کا سبب بنا ہوگا، کیونکہ ماں باپ کا فیصلہ خواہ وہ غلط بھی ہو قابل احترام ہوتا ہے اور محبت کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ محبت کرنے والے ایک دوسرے کے قرب کی خاطر اور ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونے کی خاطر اپنے بڑوں کی مرضی کا قتل عام کردیں۔

محبت۔ عبادت کا درجہ رکھتی ہے، بشرطیکہ وہ نفسانی خواہشات کی غلام نہ ہو، سچی محبت کرنے والے ایک دوسرے سے دور رہ کر بھی ایک دوسرے کو چاہ سکتے ہیں اور عمر بھر ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات رکھ سکتے ہیں، محبت اگر شادی میں تبدیل نہ ہو تو فریقین کو صبر کرنا چاہئے اور اپنے بڑوں کی رائے کا احترام کرنا چاہئے۔

بالخصوص لڑکیوں کے لئے کیونکہ وہ مجبور اور بے بس ہوتی ہیں، لڑکے اپنے گھر والوں سے لڑ سکتے ہیں انہیں مجبور کرسکتے ہیں لیکن لڑکیاں ایسا نہیں کرسکتیں اور نہ انہیں زورزبردستی کرنی چاہئے، اگر اس کو تم سے محبت ہوتی تو وہ تمہاری اس قربانی کو جو ایک اعتبار سے ناگزیر قربانی تھی قدر کرتا اور تم سے کسی بھی طرح شادی کرلیتا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ انہوں نے یقیناً تمہارے ساتھ بے وفائی کی اور کسی بے وفا کے لئے اپنے ماں باپ اور اپنے خاندان کو داؤ پر لگا دینا حماقت اور نادانی ہے، تم روزانہ ''یَا نَارُ کُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ'' نماز کے بعد سو مرتبہ پانی پر دم کرکے پیا کرو، انشاء اللہ ۲۱ دن میں تمہارے دل سے اس کی محبت کے جذبات سرد پڑجائیں گے اور آئندہ ماں باپ کی رضا کی خاطر دوسرے شوہر سے صحیح طور سے نباہ کریں، اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

تم نے یہ بھی تو لکھا ہے کہ اب اس نے کسی لڑکی سے شادی

کرلی ہے اور وہ یقیناً اس کے ساتھ خوش بخوش ہوگا اور تم نے اس کی خاطر اپنا گھر برباد کرلیا۔

کاش لڑکیاں عقل پکڑیں اور اس طرح کی غلطیوں سے باز آجائیں۔

آج کل لڑکوں کا کیا بھروسہ ہے، یہ ایک مہینے میں چار چار عشق لڑا لیتے ہیں اور لڑکیاں اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی مرتکب ہوجاتی ہیں، اپنے خاندان کی آبرو کا ملیامیٹ کردیتی ہیں اور بالآخر لڑکے ان کے ساتھ بے وفائی کرکے کسی اور کو برباد کرنے کی تیاری میں لگ جاتے ہیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ محبت کرنا گناہ ہے اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ سب لڑکے برے ہوتے ہیں، ہمارے مشورے کا مطلب یہ ہے کہ آنکھیں موند کر کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے اور جذبات کی رو میں بہہ کر اپنا سب کچھ داؤ پر نہیں لگا دینا چاہئے اور محبت کی خاطر اپنے گھر والوں کی خواہشات اوت ان کی مرضیات کو کھنڈی چھری سے ذبح نہیں کرنا چاہئے، آخر ان کا بھی تو کوئی حق ہے جنھوں نے ہزار طرح کی مصیبتیں اٹھا کر اپنی لڑکیوں کو پالا ہے اور ان کی خاطر ہزار طرح کی صدمات برداشت کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمہیں اور تم جیسی لڑکیوں کو سمجھ دے، اور زندگی کا ہر قدم احتیاط کے ساتھ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

دفینے کا مشاہدہ

پہاڑی کوے کی زبان اور ہدہد کا دل دونوں کو سائے میں خشک کرکے باریک پیس لیں اور سرمہ گلاب کے ساتھ حل کرلیں، خشک کرکے اس کو کسی نابالغ بچے کی آنکھ میں لگائیں، مشتبہ جگہ پر بٹھا کر سفید چادر اس پر ڈال دیں، انشاء اللہ بچے کو صاف طور پر نظر آجائے گا کہ دفینہ کس جگہ پر ہے؟

بچہ بستر پر پیشاب نہیں کرے گا

ایک عدد مرغ سفید لے کر ذبح کریں اور اس کا تاج خشک کرکے اس کا سفوف بنالیں اور چنے کے برابر بچے کو روزانہ ایک ہفتے کھلائیں، انشاء اللہ پیشاب کرنا بند کردے گا۔

جنات کا مشاہدہ

بھیڑیئے کی دو آنکھیں، ہدہد کی دو آنکھیں، ابابیل کے تین بچوں کی ۶ آنکھیں، ہرن کی ایک آنکھ، سیاہ بکرے کا پتہ، کالی بلی کی آنکھیں۔

ان آنکھوں کو اور پتے کو ایسی جگہ سائے میں خشک کریں جہاں مرغ کے اذان کی آواز نہ آتی ہو، جب یہ چیزیں خشک ہوجائیں، ان سب کو باریک پیس لیں، سفوف بن جائے گا، اس کو چنبیلی کے تیل میں حل کرلیں اور کاجل بنالیں، جب کاجل تیار ہوجائے تو بیری کی لکڑی کی سلائی بنائیں اور اس سے یہ کاجل آنکھوں میں لگائیں، بفضل خدا تمام پوشیدہ مخلوقات کا مشاہدہ ہوگا۔

تسخیر خلائق

برگ سوسن کو باریک پیس کر شہد میں ملا کر کانچ کے برتن میں بند کرکے رکھ دیں اور اس برتن کو جو کے ڈھیر میں دبا دیں، چالیس دن کے بعد نکالیں، اس میں سفید رنگ کے کیڑے پیدا ہوجائیں گے، ان کیڑوں کو دھوپ میں رکھ دیں تو یہ مرجائیں گے، ان کو پیس کر برادہ بنالیں اور ایک چاندی کی ڈبیہ میں یہ برادہ محفوظ کرلیں اور چاندی کی ڈبیہ کو ہروقت اپنے پاس رکھیں۔

انشاء اللہ جو بھی دیکھے گا مہربان ہوگا۔

☆☆☆☆

پتھروں کی خصوصیات

سنگ سلیمانی سنگ سلیمانی عقیق کی کان سے دریافت ہوتا ہے اس پتھر کو سنسکرت میں یالنگ اور انگریزی میں AGATE اور عربی زبان میں حجر سلیمانی کہتے ہیں، یہ قدیم ترین پتھروں میں شمار ہوتا ہے، یہ سفید، سیاہ، سرخ، پیلا مختلف رنگوں میں دستیاب ہے، اکثر اس میں دودھیا، بھوری سیاہ اور سفید اور مختلف رنگوں کی دھاریاں بھی ہوتی ہیں، بعض پتھروں میں قوس و قزح کا سا رنگ بھی پایا جاتا ہے۔

○ یہ پتھر طبیعت میں خشکی اور مزاج میں گرمی پیدا کرتا ہے۔

○ یہ پتھر لقوے، فالج، یرقان اور ام صبیان کو دفع کرتا ہے۔

○ اس کو انگوٹھی میں جڑوا کر پہننے سے عزت وعظمت میں اضافہ ہوتا ہے اور اسکو پاس رکھنے سے حاکم وقت مہربان ہوتا ہے۔

○ یہ پتھر جنات سے حفاظت کرتا ہے اور جسم پر لرزہ پڑنے سے روکتا ہے۔

○ اس پتھر کے بارے میں طرح طرح کی باتیں زمانہ قدیم میں مشہور تھیں، بعض لوگ کہا کرتے تھے کہ اس کو پہننے سے ڈراؤنے خواب آتے ہیں، بعض لوگوں میں مشہور تھا کہ اس کو پہننے سے جنات سے ملاقات ہوجاتی ہے، اور بعض لوگ یہ سمجھا کرتے تھے کہ اس پتھر کے اندر ایک جن مقید ہے جو رات کے وقت پتھر پہننے والے کو پریشان اور مضطرب کرتا ہے۔

○ سنگ سلیمانی سے آسیب کے اثرات دفع ہوتے ہیں اور جسم کی خراب رطوبتوں کو یہ خارج کرتا ہے۔

حجر الشمس اس پتھر کو انگریزی میں SUN STONe کہتے ہیں۔

○ یہ پتھر اگر کمر میں باندھ لیا جائے تو خوف و دہشت کو رفع کرتا ہے اور انسان کے اندر بے خوفی پیدا کرتا ہے۔

○ اگر اس پتھر کو کھجور کے درخت میں باندھ دیا جائے تو یہ کھجور میں اضافہ کرتا ہے۔

○ اس کے بارے میں زمانہ قدیم میں یہ بات مشہور عام تھی کہ اس پتھر کے اندر جن موجود رہتے ہیں اور جن انسان کی عزت وعظمت میں اضافہ کرتے ہیں۔

○ یہ پتھر خاص طور سے ان لوگوں کو فائدہ پہونچاتا ہے جن کا ستارہ شمس ہے۔

حجر القمر اس پتھر کو انگریزی میں MOON STONE کہتے ہیں۔ یہ سفید رنگ کا پتھر ہوتا ہے اور عروج ماہ میں اس کا رنگ اور زیادہ سفید ہوجاتا ہے اور اس میں ایک طرح کی چمک پیدا ہوجاتی ہے۔

○ اس پتھر کو کسی بھی درخت میں باندھ دیں یہ پھلوں میں اضافہ کردیتا ہے۔

○ اگر اس پتھر کو گلے میں ڈال لیں تو سکون پہونچاتا ہے۔

○ اگر اس پتھر کو بچوں کے گلے میں ڈال دیا جائے تو اس کی وجہ سے وہ نظر بد سے محفوظ رہتے ہیں۔

○ اس پتھر کی انگوٹھی انسان کو اعتدال پر قائم رکھتی ہے۔

○ اگر اس پتھر کو عورت اپنے پاس رکھے تو ایام کے زمانہ میں اس کو آسانی رہے۔

شعبان المعظم

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ماہ شعبان المعظم بہت ہی برگزیدہ مہینہ ہے اور اس ماہ مبارک کی عبادت کا بے حد ثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

نفل نماز

ماہ شعبان کی پہلی شب بعد نماز عشاء بارہ رکعت نماز چھ سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھنی ہے بعد سلام کے ستر مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے گناہوں سے توبہ کرے، انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اللہ پاک اس کے گناہ معاف فرما کر داخل بہشت کرے گا۔

ماہ شعبان میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا یَمْلِکُ نَفْسِہٖ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّ لَا حَیَاۃً وَّلَا نُشُوْرًا۔

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان المعظم میں جو کوئی تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا بروز حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

ماہ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب بعد نماز عشاء آٹھ رکعت نماز ایک ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور اس کا ثواب خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بخشے، خاتون جنت فرماتی ہیں کہ میں ہرگز بہشت میں قدم نہ رکھوں گی، جب تک کہ اس نماز کے پڑھنے والے کو اپنے ہمراہ داخل بہشت نہ کرلوں۔

ماہ شعبان کے پہلے جمعہ کی شب نماز عشاء کے بعد چار رکعت نماز ایک سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے اس نماز کی بہت فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے عمرے کا ثواب عطا ہوگا۔

شعبان کے پہلے جمعہ کو بعد نماز مغرب اور قبل نماز عشاء دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے ایک بار آیۃ الکرسی، دس بار سورۂ اخلاص، ایک بار سورۂ فلق، ایک بار سورہ ناس پڑھنی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز ترقی ایمان کے لئے بہت افضل رہے گی۔

چودہ شعبان المعظم

شعبان کی چودہ تاریخ بعد نماز مغرب دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ حشر کی آخری تین آیت ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ یہ نماز واسطے مغفرت گناہ بہت افضل ہے، شعبان المعظم کی چودہ تاریخ کو بعد عصر آفتاب غروب ہونے کے وقت باوضو چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اللہ پاک اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس سال کے گناہ معاف فرمادے۔

پندرہویں شب کو سورۂ بقرہ کا آخری رکوع (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ) سے کَافِرِیْنَ تک اکیس مرتبہ پڑھنا واسطے امن و سلامتی حفاظت جان و مال افضل ہے۔

شب پندرہویں سورۂ یٰسین تین دفعہ پڑھنے سے حسب ذیل فائدے ہیں۔

ترقی رزق، درازی عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا،

بقیہ صفحہ ۵۴

شب قدر

جس طرح ماہ رمضان المبارک کو سال کے دوسرے مہینوں پر ایک خصوصی فضیلت وشرافت حاصل ہے جو دوسرے مہینوں کو حاصل نہیں، اسی طرح سال کی تمام راتوں میں شب قدر کو وہ فضیلت وکرامت حاصل ہے، جس سے دوسری راتیں خالی ہیں۔

ماہ رمضان کی فضیلت اور شب قدر کی عزت وشرافت کے لئے یہ کیا کچھ کم ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن کریم کو دفعتاً نازل فرمانے کے لئے اسی ماہ اور اسی شب کو انتخاب فرمایا۔ جیسا کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآن.

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ.

میں اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں قرآن کریم کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر بیت العزۃ تک اکٹھا لے کر اترے اور جبرئیلؑ نے دوسرے فرشتوں کو اس کی املا کرائی پھر جبرئیلؑ تیئیس سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا لیکر حضور ﷺ پر نازل ہوتے رہے۔ (تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۲۰)

امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح قرآن کریم لوح محفوظ سے سماء دنیا تک لیلۃ القدر میں نازل ہوا اسی طرح سماء دنیا سے حضور ﷺ پر وحی قرآن کی ابتداء بھی لیلۃ القدر ہی میں ہوئی۔

شب قدر کیا ہے؟

لیلۃ القدر یا شب قدر درحقیقت اس رات کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئندہ سال کی شب قدر تک کے تمام مقدرات اور مخلوق کے حق میں ہونے والے رزق موت وحیات کے متعلق جمیع فیصلے فرشتوں کے سپرد کردئے جاتے ہیں، اسی بناء پر اس رات کو لیلۃ الحکم اور لیلۃ التقدیر بھی کہا جاتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ تقدیر خلائق کا فیصلہ ہی اس شب میں کیا جاتا ہے بلکہ وہ تقدیرات اور فیصلے جو ازل میں اللہ تعالیٰ مخلوق کے بارے میں صادر فرما چکے ہیں اور جو لوح محفوظ میں پہلے سے لکھے ہوئے ہیں، اس شب میں ان کی نقل ملائکہ مدبرات کے حوالے کردی جاتی ہے تاکہ وہ اس کو نافذ کریں، چنانچہ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں۔

مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیرات امور کو ان ملائکہ کے سامنے ظاہر کردیا جاتا ہے جو وجود میں آنے والے واقعات پر مقرر کئے گئے ہیں ورنہ ان اشیاء کو اللہ تعالیٰ کا مقدر فرمانا تو ازلی ہے جو آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ہو چکا ہے۔

(روح المعانی ص ۱۶۲ ج ۳)

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ "لوح محفوظ سے (اس شب میں) رزق، بارش، موت، زندگی یہاں تک کہ حاجیوں کی تعداد نقل کر کے ملائکہ کو دے دی جاتی ہے۔

(تفسیر قرطبی ص ۱۳۰ ج ۲۰)

حضرت ابن عباس ؓ کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قضاء وقدر تو شعبان کی پندرھویں شب کو ہوتی ہے لیکن متعلقہ فرشتوں کو ان کی ذمہ داری لیلۃ القدر میں سپرد کی جاتی

ہے۔

علامہ آلوسیؒ نے بعض اہل علم کا قول نقل کیا ہے کہ دراصل یہ تین علیحدہ علیحدہ امور ہیں، پہلا کام تقدیر اشیاء کا ہے کہ کون سی چیز کب اور کس حال و کیفیت میں وجود میں آئے گی، یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق سموات والارض سے پہلے ازل میں ہی فرمادیا ہے۔

دوسرا کام ان تقدیرات کو لوح محفوظ میں لکھ کر ملائکہ کے سامنے ظاہر کرنے کا ہے یہ کام شعبان کی پندرھویں شب میں کیا جاتا ہے اور تیسرا کام متعلقہ فرشتوں کو ان کی ذمہ داریاں سونپے جانے کا ہے، اس کی تکمیل لیلۃ القدر میں ہوتی ہے۔

(روح المعانی ص ۹۲، ج ۳۰)

ملائکہ مدبرات

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جن ملائکہ مدبرات کو اس شب میں تنفیذ احکام کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے وہ چار ہیں، حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام، گویا یہ چار تو اصل ذمہ دار ٹھہرائے جاتے ہیں اور باقی ان کے اعوان و انصار ہوتے ہیں۔

شب قدر کہلائے جانے کی وجہ

امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ اس شب کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ یہ عظیم قدر و منزلت والی شب ہے۔

شیخ ابوبکر وراقؒ فرماتے ہیں کہ اس شب میں عبادت و ذکر کی وجہ سے بے عزت و بے قدر لوگ بھی قدر و منزلت حاصل کرلیتے ہیں، اس لئے اس کو شب قدر کہا جاتا ہے۔

حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ چونکہ اس شب میں قرآن کریم کا نزول ہوا جو دینی و دنیاوی سعادات و برکات کا ذریعہ اور سرچشمہ ہے اور اس شب میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے نزول رحمت، نزول ملائکہ اور اجابت دعا ہوتی ہے اس لئے اس کا نام لیلۃ مبارکہ بھی رکھا گیا ہے۔"

جیسا کہ سورۂ دخان میں فرمایا گیا۔

بے شک ہم نے قرآن کو مبارک رات میں اتارا۔

بعض حضرات نے اس آیت کو لیلۃ مباکہ سے مراد شعبان کی پندرھویں شب لی ہے، مگر یہ قول مرجوح ہے۔

جمہور مفسرین کے نزدیک لیلۃ مبارکہ اور لیلۃ القدر ایک ہی شب کے دو نام ہیں جو رمضان میں پائی جاتی ہے۔

چنانچہ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی فرماتے ہیں۔

اور یہ قول کہ لیلۃ مبارکہ شعبان کی پندرھویں رات ہے غیر معتبر ہے۔

شب قدر میں کیا کریں

شب قدر جل شانہ کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام ہے اور اس کی قدر دانی علامت ایمان اور سعادت کی نشانی ہے، خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو شب قدر پائیں اور عبادت و تلاوت اور ذکر و استغفار سے اس کا حق ادا کریں۔

صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت منقول ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔

اس روایت میں کھڑا ہونے سے مراد صرف نماز کا قیام ہی نہیں بلکہ خواہ نماز پڑھے یا تلاوت کرے یا ذکر و استغفار اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہے تمام عبادات اس میں داخل ہیں۔

اور ثواب رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی یہ عبادت محض اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی رضاء اور حصول اجر و ثواب کے لئے ہو، ریاء، اور نمائش مقصود نہ ہو۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو اس شب میں مختلف اور متنوع عبادات کرے، مثلاً نوافل، تلاوت قرآن کریم، ذکر و تسبیح اور دعا و استغفار سب ہی کا کچھ نہ کچھ حصہ ادا کرے۔

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ شب قدر میں دعا و استغفار کرنا نوافل پڑھنے کے مقابلہ میں افضل ہے اور اگر کوئی شخص تلاوت قرآن اور دعا و استغفار دونوں کو جمع کرے تو یہ اور بھی بہتر ہے۔

شب قدر کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے ایک بار سوال کیا کہ یارسول اللہ اگر مجھے کسی رات کے بارے میں یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا کہوں۔

آپ نے فرمایا کہ تم اس وقت یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفُوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ اے اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند فرماتے ہیں، مجھے بھی آپ معاف فرمادیں۔

حضور ﷺ نے اس قدر جامع ترین دعا تلقین فرمائی کہ اس کی قبولیت کے بعد تمام مسائل خود بخود حل ہوجاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کسی بندہ کو معاف فرمادیں تو اسے اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔

من نہ گویم کہ طاعتم بپذیر
قلم عفو برگناہم کش

شب قدر اس امت کا خاصہ ہے

علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر اسی امت کا خاصہ ہے یا اس سے پہلی امتوں کو بھی یہ نعمت عطا کی گئی تھی، درمنثور میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ شب قدر اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عطا فرمائی پہلی امتوں کو یہ نہیں دی گئی، جمہور امت کا بھی یہی مذہب ہے اور حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں خطابی سے اس پر اجماع کا قول نقل کیا ہے۔

شب قدر عطا کئے جانے کا سبب

اس امت کو شب قدر کا یہ بیش بہا انعام عطا کئے جانے کا سبب کیا ہوا؟

روایات سے اس کی مختلف وجوہ معلوم ہوتی ہیں، مؤطا امام مالک میں روایت ہے کہ حضور ﷺ کو پہلی امتوں کی عمروں کا علم ہوا کہ بہت لمبی ہوئیں اور ان کے مقابلہ میں میری امت کی عمریں بہت کم ہیں۔ جس کی بناء پر میری امت کے لوگ پہلی امت کے ساتھ اعمال میں مساوی نہیں ہوسکتے، اس بات سے حضور ﷺ کو صدمہ ہوا، تو حق تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی کہ اس ایک شب کی عبادت اور احیاء ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلسل ایک ہزار ماہ تک ہتھیار بند رہا اور جہاد کرتا رہا، صحابہؓ کو یہ سن کر اس شخص پر بڑا رشک آیا، حق تعالیٰ نے اس کے عوض ان حضرات کو شب قدر عطا فرمائی اور سورۂ قدر نازل فرمائی۔ (تفسیر قرطبی)

علی بن عروۃؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک روز بنی اسرائیل کے چار حضرات یعنی حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل اور حضرت یوشع بن نون علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا جو اسی سال تک حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہے اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی اس پر صحابہ کو تعجب ہوا تو حضرت جبرئیل سورۂ قدر لے کر نازل ہوئے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کی امت ان حضرات کی اسی سالہ عبادت سے تعجب کرتی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی شب عطا کی جس میں عبادت کرنا اسی سال کی عبادت سے بہتر ہے، اس کے بعد حضرت جبرئیل نے سورۂ قدر حضور اکرم ﷺ کو سنائی۔ (روح المعانی)

ابوبکر بن وراقؒ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مدت حکومت پانچ سو مہینے تھی اور ذوالقرنین کی مدت سلطنت بھی پانچ سو ماہ تھی۔

حق تعالیٰ نے اس امت کو لیلۃ القدر عطا کی اور فرمایا کہ اس شب کی عبادت کا اجر وثواب ان دونوں بادشاہوں کی مجموعی مدت سلطنت یعنی ایک ہزار سال کی حکومت سے بہتر ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں پہلی امتوں میں کوئی شخص اس وقت تک عابد نہیں کہلایا جاتا تھا جب تک کہ وہ مسلسل ایک ہزار ماہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرے، اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو شب قدر عطا کر کے فرمایا کہ اس شب کی عبادت ان ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر

ہے جو پہلی امتوں میں ایک عابد کا معیار تھا۔

قرآن میں شب قدر کا بیان

بہر صورت اس امت کو شب قدر بخشے جانے کا اصل سبب کچھ بھی ہو لیکن یہ وہ عطا اور بخشش ہے، جس سے جمہور علماء کے قول کے مطابق پہلی امتیں محروم رہیں، اللہ تعالیٰ نے اس شب کی عظمت و برتری کو ظاہر کرنے کے لئے قرآن کریم کی ایک مستقل سورت اِنَّا اَنۡزَلۡنَاہُ نازل فرمائی، چنانچہ فرمایا گیا ہم نے اس کو اتارا شب قدر میں اور تونے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر۔ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے، اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے، ہر کام پر، امان ہے، وہ رات صبح کے نکلنے تک۔

اس سورت میں حق تعالیٰ نے بیان بعد الابہام کا اسلوب اختیار فرمایا جس میں ابہام کے ذریعہ لیلۃ القدر کی فخامت و عظمت کا دل میں بٹھانا مقصود ہے۔

وَمَا اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ۔

ترجمہ: اور تونے کیا سمجھا کیا ہے شب قدر۔

گویا یہ اس قدر عظیم الشان شئے ہے کہ اس کی حقیقت صرف ہم ہی بتا سکتے ہیں اور ہمارے بتائے بغیر مخلوق میں سے کوئی اس کو نہیں جان سکتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جس جگہ "ما ادراک" آیا ہے اس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے اور جس جگہ "ما یدریک" فرمایا گیا وہ چیز آپ کو نہیں بتائی گئی۔ (تفسیر قرطبی)

چنانچہ لیلۃ القدر کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی بیان فرمایا کہ

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ.

ترجمہ:۔ اس شب میں عبادت ان ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے جن میں لیلۃ القدر شامل نہ ہو۔

اس شب کی فضیلت کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کو ہزار ماہ سے افضل اور بہتر قرار دیا گیا، لیکن اس کی مزید عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا گیا کہ۔

شب قدر میں فرشتوں کا نزول

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوۡحُ فِیۡھَا بِاِذۡنِ رَبِّھِمۡ مِّنۡ کُلِّ اَمۡرٍ۔

ترجمہ: اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس شب میں ہر آسمان سے حتیٰ کہ سدرۃ المنتہیٰ سے بھی فرشتے نازل ہوتے ہیں اور لوگوں کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے "غنیۃ الطالبین" میں ایک طویل روایت نقل کی جس میں ہے کہ شب قدر میں اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو سدرۃ المنتہیٰ کے ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زمین پر اترنے کا حکم دیتے ہیں، وہ نورانی جھنڈے لے کر زمین پر اترتے ہیں اور چار مقامات، بیت اللہ، بیت المقدس، روضۂ نبوی، اور مسجد طور سیناء پر اپنے جھنڈے نصب کر دیتے ہیں اور اس کے بعد وہ تمام روئے زمین پر منتشر ہو جاتے ہیں اور ہر مومن مرد و عورت کے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور امت محمدیہ کے لئے استغفار کرتے ہیں، البتہ وہ گھر جس میں کتا، خنزیر، تصویر اور شراب یا بدکار جنبی ہو اس میں وہ داخل نہیں ہوتے۔

(روح المعانی)

حضرتؓ کعب فرماتے ہیں کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کے مصافحہ کی علامت یہ ہے کہ قلب میں رقت و انابت الی اللہ، آنکھوں میں معاصی پر ندامت کی وجہ سے آنسو اور جسم پر اللہ کے خوف سے کپکپی طاری ہو جائے۔

(تفسیر ابن کثیر)

شب قدر کے اخفاء کی حکمتیں

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آپ کو شب قدر متعین طریقے سے بتلائی تھی، مگر بعد میں بعض مسلمانوں کے باہمی نزاع اور مخاصمت کی وجہ سے اس کی تعیین کو اٹھا لیا گیا اور اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے بے شمار مصالح اور

حکمتیں ہیں جیسا کہ روایت مذکورہ میں خود حضور ﷺ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا۔

عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرًا لَّکُمْ۔

اگر وہ شب متعین طریقے سے بتلادی جاتی تو بعض ست اور کاہل طبائع صرف اسی شب میں عبادت کا اہتمام کرتیں اور باقی دنوں کی عبادت سے محروم رہتیں۔

اسی طرح اگر وہ شب معین ہوتی اور کسی شخص سے کسی وجہ سے وہ چھوٹ جاتی تو اس کے ملال اور افسردگی کی وجہ سے وہ دوسری راتوں میں بھی عبادت نہ کرسکتا اور رمضان کی برکات سے محروم رہتا۔

اسی طرح اب متعین نہ ہونے کی صورت میں اس شب کی تلاش میں جب انسان ہر رات جاگتا اور عبادت کرتا ہے تو ہر شب کی عبادت کا اس کو مستقل اجر وثواب ملتا ہے۔

شب قدر کی علامات

ان کے علاوہ اور نہ جانے اس شب کے اخفاء میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے کس قدر حکمتیں ہوں گی۔

حدیث میں حضور ﷺ نے شب قدر کی علامت اور نشانی یہ بیان فرمائی۔

(۱) اس رات کی نشانیوں میں سے یہ ہے وہ کھلی ہوئی چمک دار رات ہوتی ہے۔

صاف وشفاف نہ زیادہ نہ گرم اور نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل گویا اس میں (کثرتِ انوار کی بناء پر) چاند کھلا ہوا ہے۔

دوسری نشانی اسی روایت میں یہ بیان فرمائی گئی:۔

(۲) اور اس کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے بالکل ایسا ٹکیہ کے مانند جیسا کہ چودھویں کا چاند، اللہ تعالیٰ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے منع فرمادیا۔

(در منثور)

☆☆☆☆

بقیہ شعبان المعظم ۔۔۔۔

شعبان کی پندرہویں شب سورہ دخان سات مرتبہ پڑھنی افضل ہے، انشاء اللہ تعالیٰ پروردگار عالم ستر حاجات دنیا کی اور ستر حاجات عقبیٰ کی قبول فرمائے گی۔

شب قدر

آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کی عبادت بہت افضل ہے، فرمایا اس شب کو اللہ پاک اپنے بندوں کے لئے بے شمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو آج کی رات مجھ سے بخشش کی طلب کرے اور میں اس کو عذاب دوزخ سے نجات دے کر اس کی مغفرت کروں، فرمایا آپ ﷺ نے اس شب کی عبادت کرنے والے پر دوزخ کی آگ اللہ پاک حرام کردیتا ہے۔

شعبان کی پندرہویں شب کو غسل کرے، اگر کسی تکلیف کے سبب غسل نہ کرے تو صرف باوضو ہوکر دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص تین تین بار پڑھنی ہے۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز پڑھنی ہے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ مرتبہ بعد سلام کے درود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقی رزق کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہوجائے گی۔

پندرہویں شب ماہ شعبان آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پچیس ۲۵ مرتبہ پڑھنی ہے، واسطے مغفرت گناہ یہ نماز بہت افضل ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کی اللہ پاک بخشش فرمائے گا۔

پندرہویں شب کو ایک سو رکعت نماز دو سلام سے پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھنی ہے، اللہ پاک اس نماز کے پڑھنے والے کے لئے بے شمار فرشتے مقرر کرے گا جو اسے عذاب قبر سے نجات کی اور داخل بہشت ہونے کی خوش خبری دیں گے۔



آسیب زدہ حویلی

اس خوفناک داستان میں جو مبنی بر حقیقت ہے۔ جگہ وغیرہ کے نام فرضی ہیں تاکہ ازراہِ مصلحت حقائق کو پوشیدہ رکھا جاسکے۔ کیونکہ اس طرح کے معاملات میں پردہ داری نہ کرنے سے جنات کے انتقام سے محفوظ نہیں رہا جاسکتا۔ (ظ۔ا)

اور چند منٹ کے بعد میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج کچھ بھی گزر جائے مجھے فوزیہ کو اپنی گود میں اٹھالینا ہے، میں نے امام الدین سے کہا کہ تم یہیں رکو مجھے آگے بڑھنے دو، جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا، یہ کہہ کر میں نے قدم بڑھانے شروع کئے، لیکن میں نے دیکھا کہ فوزیہ کی آنکھیں دہکتے ہوئے شعلوں کی طرح سرخ ہوچکی تھیں اور وہ فرطِ غضب میں لال پیلی ہورہی تھی اور اپنے ہاتھ کی تلوار کو اس طرح گھما رہی تھی جیسے مجھے مارنے کے لئے بے تاب ہو، امام الدین نے مجھے روکنے کی کوشش کی لیکن میں نہیں مانا اور میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ آج چاہے میری گردن کٹ جائے لیکن میں فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے کر ہی دم توڑوں گا ـــــ میں ابھی قدم بڑھانے ہی والا تھا کہ ایک دم امام الدین کے منہ سے ایک چیخ نکلی، میں نے امام الدین کی طرف پلٹ کر دیکھا تو امام الدین کے جسم سے ایک بہت بڑی چمگادڑ لپٹی ہوئی تھی اور وہ اس کو اپنے جسم سے ہٹانے کی کوشش کررہے تھے لیکن وہ عجیب قسم کی آوازیں نکال کران کے جسم میں گڑی جارہی تھی ـــــ میں نے بھی اس چمگادڑ کو ان کے جسم سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود ـــــ اور اسی لمحے میرے سر سے بھی ایک چمگادڑ آکر ٹکرائی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بہت ساری چیل کے برابر چمگادڑیں ہم دونوں کے سروں پر منڈلانے لگیں، چند لمحوں کے لئے میں فوزیہ کو بھی بھول گیا، اور میرا دھیان ان چمگادڑوں کی طرف لگ گیا، میں چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہا ـــــ چند منٹ کے بعد یہ چمگادڑیں غائب ہوگئیں اور جو چمگادڑ امام الدین کے جسم سے چپکی ہوئی تھی وہ بھی اڑ گئی، اور اب فوزیہ بھی غائب ہوگئی تھی، اور بڑے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا ـــــ میں نے امام الدین سے کہا کہ اب کیا کریں، امام الدین نے کہا ـــــ موت تو ظفر صاحب ایک دن آنی ہی ہے، موت سے کیا ڈرنا، میری رائے تو اب یہ ہے کہ چلو اندر کمرے میں چلیں، ایسا کرتے ہیں کہ نیچے سے ٹارچ لاتے ہیں، میں نے محسوس کیا اب امام الدین صاحب کا ڈر خوف نکل چکا تھا اور وہ بھی ان جنات سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔

ان کی بات سن کر میرے اندر بھی ایک نیا جوش پیدا ہوا اور میں ٹارچ لینے کے لئے نیچے آیا ـــــ نیچے سب گھر والے سہمے ہوئے تھے اور سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں، میں نے اپنی الماری میں سے ٹارچ نکالی اور میں نے اپنی والدہ سے کہا۔ امی جان! دعا کرنا اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ کچھ بھی ہو میں فوزیہ کو واپس لانے کی کوشش کروں گا۔

نہیں ہمیں نہیں چاہئے فوزیہ۔“ معصومہ چیخی۔ ”اللہ آپ کو

سلامت رکھے آپ ہی کو کچھ ہو گیا تو ہمارا کیا ہو گا۔

مجھے کچھ نہیں ہوگا ـــــ تم میرے لئے دعا کرو اور مجھے اوپر جانے سے مت روکو اوپر امام الدین اکیلے ہیں میرا جانا ضروری ہے۔

میں یہ کہتا ہوا اوپر چلا گیا اور میں جب اوپر پہنچا تو مجھے وہاں امام الدین نظر نہیں آئے ـــــ میں پریشان ہو گیا آخر وہ گئے کہاں؟ کیا وہ بھی......... غائب ہو گئے ـــــ کیا جنات نے ان کا بھی اغوا کرلیا؟ اب کیا ہو گا؟ میں نے کمرے کے اندر ٹارچ کی روشنی ڈالی تو مجھے وہاں کچھ بھی نظر نہیں آیا، امام الدین کے غائب ہو جانے سے میری ہمت پست ہو گئی ـــــ اور میں نے نیچے جانے کا ارادہ کرلیا ـــــ ابھی میں نے ارادہ ہی کیا تھا کہ اندر کمرے میں سے فوزیہ کی آواز آئی، ابو جی۔ اندر کمرے میں آجاؤ آپ کے دوست مولانا بھی ہمارے پاس ہیں ـــــ آپ بھی آجاؤ، یہ آپ کے دوست بہت ڈر رہے ہیں، یہ آواز قطعاً فوزیہ ہی کی تھی لیکن آواز میں کچھ بھاری پن سا تھا اور کسی قدر گنگناہٹ بھی تھی ـــــ جملے توڑ توڑ کر بول رہی تھی، میں نے اس وقت سوچنا بھی مناسب نہیں سمجھا اور میں ایک دم اس کی آواز سن کر اندر کمرے میں چلا گیا، کمرے میں جانے کے بعد میں نے ٹارچ جلانے کی کوشش کی لیکن نہ جانے کیوں ٹارچ نہیں جلی، اسی لمحے میری کمر سے کوئی چیز ٹکرائی اور کسی نے میرے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھین لی، کمرے میں اس قدر اندھیرا تھا کہ کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا تھا، میں نے کانپتی ہوئی آواز سے امام الدین کو پکارا۔ لیکن مجھے کوئی جواب نہیں ملا، البتہ میری آواز کے بعد کمرے میں بلی کے بولنے کی آواز گونجی، پھر بلی کے رونے کی آواز آئی اور اس آواز کو سن کر مجھے عجیب طرح کی وحشت ہونے لگی ـــــ کمرے کے اندھیرے میں مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا، اب کیا ہو گا؟ میں اب کیا کروں؟ میرے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا ـــــ میں نے سوچا ان جنات سے مقابلہ آرائی کرنا بے کار ہے، اس لئے مجھے واپس نیچے چلے جانا چاہئے، میں نے اندازے سے دروازے کی طرف قدم بڑھایا تو اسی وقت مجھے صاف طور سے یہ محسوس ہوا کہ جیسے دروازہ بند ہو گیا ہو، مجھے صاف صاف دروازہ بند ہونے کی آواز آئی ـــــ گویا کہ اب میں پوری طرح امام الدین اور فوزیہ کی طرح جنات کی گرفت میں تھا، مجھے یقین ہو گیا تھا کہ ہم لوگ ہار گئے ہیں اور آج کی رات ہمارا کام تمام ہو جائے گا ـــــ تھوڑی دیر کمرے میں بالکل سناٹا رہا، اس کے بعد فوزیہ کی آواز آئی ابو! بچاؤ۔ ابو! میرا گلا گھونٹ رہے ہیں، ابو یہ مجھے مار ڈالیں گے۔

کیسی بے بسی تھی، میری بیٹی تڑپ رہی تھی اور میں اس کی مدد کرنے سے مجبور تھا ـــــ پھر بھی میں نے پوچھا فوزیہ تم کہاں ہو؟

فوزیہ بولی میں اسی کمرے کے کونے میں ہوں آپ آیئے، میری طرف بڑھئے، آیئے میں آپ کا ہاتھ پکڑ لوں گی ـــــ میں نے جدھر سے آواز آرہی تھی آہستہ آہستہ اس جانب قدم اٹھانے شروع کئے ـــــ ایک دم میرے کانوں میں امام الدین کی آواز آئی یہ آواز کمرے کے باہر سے آرہی تھی۔

ظفر صاحب! آپ کمرے سے باہر آجایئے دروازہ کھل گیا ہے اور میں کمرے سے باہر ہوں۔

میں نے دیکھا فی الحقیقت دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر کی روشنی نظر آرہی تھی، میں نے سوچا کہ چلو پہلے امام الدین کے پاس جاؤں پھر اس کو لے کر فوزیہ کے پاس پہنچنے کی کوشش کروں گا، میں جب دروازہ کی طرف بڑھنے لگا تو کسی نے میرے سر پر کوئی چیز ماری، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا، لیکن میں خود کو سنبھالے ہوئے کمرے سے باہر نکل آیا، لیکن کمرے کے باہر امام الدین مجھے نظر نہیں آئے، میرا سر چکرا رہا تھا، میں صحن میں بیٹھ گیا ـــــ پھر فوزیہ کے رونے کی اور کراہنے کی آواز آئی، وہ شاید کسی پریشانی میں مبتلا تھی، لیکن کمرے میں جانے کی میری ہمت نہیں ہوئی، میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے نیچے چلے جانا چاہئے اور اپنی جان کو یوں ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہئے ـــــ میں نیچے جانے کے ارادے سے زینہ کی طرف قدم بڑھانے لگا، اسی وقت امام الدین کی آواز آئی گھبراؤ نہیں میں آگیا ہوں ـــــ اور میں نے دیکھا فی الواقع امام الدین میرے سامنے کھڑے تھے، تم کہاں غائب ہو گئے تھے؟

مجھے دو جن اٹھا کر لے گئے تھے اور میں ایک روحانی

فارمولے کا استعمال کر کے ان سے بچ گیا ـــــ میں نے اذان دینی شروع کر دی اور وہ دونوں جن چیختے ہوئے بھاگ گئے۔

تو چلو۔ کمرے میں چل کر اسی فارمولے کا استعمال کرتے ہیں۔ میں بولا۔ امام الدین نے کہا۔ بالکل اب میرے اندر ہمت پیدا ہوگئی ہے، چلو کمرے میں چل کر میں اذان باآواز بلند دوں گا۔

ہم دونوں کمرے میں داخل ہو گئے اور کمرے میں داخل ہوتے ہی امام الدین نے اذان دینی شروع کی ـــــ اسی وقت ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کمرے میں بھگدڑ سی مچ گئی ہو اور تھوڑی دیر کے بعد کمرے کی لائٹ خود بخود جل گئی، فوزیہ سامنے مسہری پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی، فوزیہ کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود نہ تھا، اب کوئی بلی بھی نظر نہیں آرہی تھی۔

امام الدین نے تین مرتبہ پھر اذان دی اور اس کے بعد فوزیہ پر بھی دم کر دیا، فوزیہ ہوش میں آگئی لیکن وہ بخار کی شدت کی وجہ سے بری طرح تپ رہی تھی، میں نے اس کو گود میں اٹھا لیا اور ہم لوگ نیچے آگئے۔

نیچے سب لوگ ٹھیک تھے بس انہیں ہماری فکر تھی، فوزیہ کو دیکھ کر معصومہ خوشی سے رو پڑی اور اس نے فوزیہ کو اپنی آغوش میں لے لیا ـــــ اس کے بعد ہم نے ساری بات معصومہ اور والدہ صاحبہ کو بتا دی۔ والدہ بولیں۔ بیٹا نیچے بھی اذان دیدو تا کہ یہاں سے بھی اثرات ختم ہو جائیں، امام الدین میں اب ایک نیا جوش پیدا ہو گیا تھا، انہوں نے والدہ کے کہتے ہی اذان دینی شروع کر دی، جس وقت انہوں نے اذان شروع کی ایک دم ایک آواز آئی، کمبخت۔ مردود۔ اس کے بعد سناٹا طاری ہو گیا، صاف طور سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی جن ہمارے پاس ہی کھڑا تھا، جو امام الدین کو کوستا ہوا بھاگا اور ہمیں پوری طرح یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور اسی طرح بھاگ جاتے ہیں جس طرح اذان کی آواز سن کر شیاطین بھاگتے ہیں، اس کے بعد ہم سب لوگ آرام سے سوئے اور جب صبح کو اٹھے تو سب کچھ ٹھیک تھا اور فوزیہ بھی بالکل ٹھیک تھی، اب اس کو بخار بھی نہیں تھا اور وہ پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

(باقی آئندہ)

رہنمائی حاصل کرنے کا
حیرت انگیز طریقہ

مندرجہ ذیل نقش کو کسی کاغذ پر بڑے بڑے خانوں کے ساتھ نقل کرلیں، نقل کرتے وقت ابجد ھوز کی ترتیب کو ملحوظ رکھیں، یعنی خانے بنا کر پہلے الف لکھیں پھر ب پھر ج پھر د۔

اس کے بعد قینچی سے تمام حروف کاٹ لیں، یعنی ہر خانہ الگ کرلیں، پھر ان حروف کو ابجد ھوز کی ترتیب سے اوپر نیچے رکھ لیں، سب سے پہلے الف کو رکھیں پھر اس کے نیچے ب کو پھر اس کے نیچے ج کو اس طرح آخیر میں سب سے نیچے غ ہوگا۔

ان حروف کی گڈی بنا کر ایک بڑے سے طشت میں پانی بھرلیں اور اس گڈی کو اس پانی میں چھوڑ دیں، جو کاغذ بہتا ہوا تیزی سے چلے اس کو اٹھالیں پھر دیکھیں کہ اس پر کون حرف تحریر ہے؟ مثلاً اس پر "ن" تحریر ہے تو "ن" کو ملفوظی کرلیں، ملفوظی ہونے کے بعد یہ "نون" ہوجائے گا، اب اس کے آگے ائیل بڑھا دیں، تو اب یہ ہوجائے گا "نونائیل" ن کے اعداد ملفوظی ۱۰۶ ار ہیں، رات کو سوتے وقت "یا نونائیل" ۱۰۶ ار مرتبہ پڑھیں اور جس مقصد کے لئے پڑھ رہے ہوں اور رہنمائی حاصل کرنا چاہتے ہوں اس کو اپنے ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ پہلی رات میں ورنہ تیسری رات میں رہنمائی حاصل ہوجائے گی۔

واضح رہے کہ ایک عامل کو مذکورہ عمل صرف ایک بار کرنا ہے پھر جو حرف نکل آئے گا زندگی بھر اسی کے پڑھنے سے رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی۔

یہ رہنمائی حاصل کرنے کا ایک حیرت انگیز طریقہ ہے اور قدیم کتب میں اس کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، اس کے ذریعہ عجیب و غریب انداز سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

ا	د	ہ	و	ح	ط	ک
ز	ب	ج	ع	ص	س	ر
ی	ل	ن	م	ف	ظ	ض
خ	ث	ت	ش	ق	ذ	غ

☆☆☆

کاٹ اور دم کے ذریعہ امراض کا علاج

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سائنس کے اس دور ترقی میں جب جسمانی امراض کے ہزاروں علاج دریافت کرلئے گئے ہیں اور اہل یورپ کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے ہر ایک مرض پر کنٹرول کرلیا ہے۔ ہزاروں مریض اس لئے مرجاتے ہیں کہ ان کے مرض کی صحیح تشخیص ہی نہیں ہوتی یا ان کو صحیح دوائیں میسر نہیں آتیں، ٹیسٹ اور چیک اپ کے سیکڑوں طریقے ایجاد کرنے کے بعد میں بھی اہل یورپ آج بھی انسانوں کا صحیح علاج کرنے اور انہیں تندرستی عطا کرنے سے مجبور اور بے بس نظر آتے ہیں، ہسپتالوں سے آج بھی ہزاروں لاشیں نکلتی ہیں جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم ابھی تک صحیح معنوں میں امراضِ جسمانی کا علاج کرنے سے قاصر ہیں۔

تجربات نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ شفا اور صحت دینے والی ذات رب العالمین کی ہے اور جب یہ بات مسلم ہوگئی کہ شفا اور تندرستی کی کنجیاں باری تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں تو پھر علاج کے سبھی طریقے اسبابی طور پر معتبر ہوگئے ہیں، چنانچہ یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ دواؤں کے ذریعہ جس طرح علاج ممکن ہے اسی طرح حروف اور اعداد بالخصوص اسماء حسنیٰ اور آیات قرآنی کے ذریعہ علاج نہ صرف ممکن ہے بلکہ یقینی ہے، چنانچہ راقم الحروف نے اپنی ۳۶ سالہ عملیات کی زندگی میں یہ تجربہ کیا ہے کہ کہ مہلک سے مہلک مرض کا علاج قرآن کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے اور اسی اسماء حسنیٰ کے ذریعہ ایسی بیماریوں کا علاج بھی ممکن ہے جن بیماریوں کے علاج سے ڈاکٹر اور اطبا عاجز آچکے ہوں۔

ہم جسمانی امراض سے نجات کے ۳ طریقے درج کررہے ہیں جو انشاء اللہ ہر مرض میں تیر بہدف ثابت ہوں گے، دم کے ذریعہ ہزاروں میل کے فاصلے سے عامل مریض کا علاج کرسکتا ہے، کاٹ کے ذریعہ بعض ایسے امراج کا علاج بھی ممکن ہے جو اطبا اور ڈاکٹروں کے نزدیک مایوس کن ہو۔

انشاء اللہ ہاشمی روحانی مرکز آنے والے سالوں میں عنقریب یہ ثابت کردے گا کہ آیات قرآنی کے ذریعہ بڑی سے بڑی بیماریوں کا علاج اسی طرح کیا جاسکتا ہے جس طرح بڑے بڑے ہسپتالوں میں مشینوں اور آلات کے ذریعہ اہل سائنس امراض کا علاج کررہے ہیں۔

سرِ دست قرآن حکیم کی ایک آیت کے ذریعہ ہم مختلف امراض کی کاٹ کا طریقہ بتاتے ہیں اور اسی آیت کے ذریعہ دوسرے انداز سے بھی امراض کا علاج کیا جاسکتا ہے، مثلاً بذریعہ دم جو خون پر بھی کیا جاسکتا ہے اور پانی پلانے کے ذریعہ بھی امراض کا خاتمہ ممکن ہے۔

آیت کریمہ یہ ہے **وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاھُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔**

پہلے اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ سمجھ لیں، چاند کی پہلی تاریخ سے لے کر ۱۴ تاریخ تک اس کی زکوٰۃ کی شروعات کریں، جس دن شروعات کریں اس دن چاند عقرب میں نہ ہو، دوران زکوٰۃ کوئی پرہیز نہیں ہے، البتہ زبان کو جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، لایعنی گفتگو اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھیں، دورانِ چلہ زیادہ تر درود شریف پڑھتے رہیں اور واجبی سی بات چیت کریں۔ جتنا سکوت اختیار کریں گے اتنا ہی کامیاب ہوں گے۔

روزانہ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھنا ہے آگے اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوران چلہ جگہ اور وقت کی پابندی رکھیں، کسی مجبوری کی وجہ سے اگر جگہ بدل جائے تو کوئی حرج نہیں، البتہ وقت نہیں بدلنا چاہئے، دس پندرہ منٹ کا فرق پڑجائے تو کوئی حرج نہیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

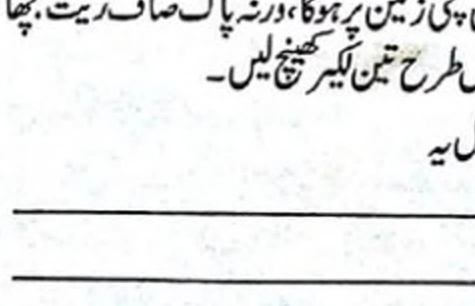
زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ آیت کریمہ کو سات مرتبہ وقت کی پابندی کے ساتھ پڑھ لیا کریں، اول وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف۔

علاج کا طریقہ بذریعہ دم یہ ہے۔ مرض کوئی بھی ہو۔

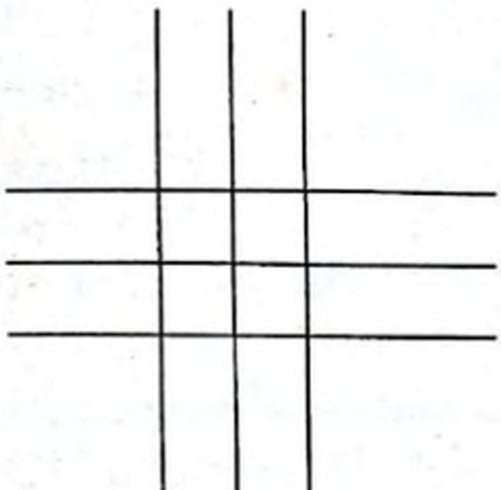
ایک مرتبہ درود شریف، ۷ مرتبہ مذکورہ آیت، پھر ایک مرتبہ درود شریف، اسی طرح سات مرتبہ کریں اور مریض پر دم کریں، مریض اگر دور دراز بھی ہو، بذریعۂ فون اسی طرح دم کریں، انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی، اگر مرض شدید ہو تو اس عمل کو لگاتار سات دن تک کریں، سات دن میں مریض سکون اور راحت محسوس کرے گا، دم اگر باوضو کریں تو بہتر ہے۔ فون پر دم کرتے وقت یہ تاکید کردیں کہ مریض اپنا سیدھا ہاتھ اس جگہ رکھ لے جہاں درد ہو اور اگر پورے جسم میں بیماری ہو یا بیماری کا اندازہ نہ ہو کہ کہاں ہے تو پھر مریض سے کہہ دیں کہ وہ اپنے دل پر اپنا ہاتھ رکھ لے، اگر مریض زیادہ متاثر ہو تو دوسرا شخص جو تیماردار ہو وہ مریض کے جائے درد پر یا جائے دل پر اپنا ہاتھ رکھ لے اور دوسرے ہاتھ سے ٹیلی فون مریض کے کان پر لگادے، مریض خود فون پکڑ سکتا ہو تو اپنے بائیں ہاتھ میں فون رکھے۔ انشاء اللہ علاج کے اس طریقۂ کار سے زبردست فائدہ ہوگا، اور مریض ایک ہی دن میں ورنہ سات دن میں صحت یاب ہوجائے گا۔

علاج کا طریقہ بذریعہ کاٹ یہ ہے کہ کسی بھی قسم کا درد ہو یا کسی بھی قسم کی بیماری ہو ایک پاک صاف چاقو لیں، اس چاقو کو مریض کے اوپر سے پیروں کی طرف ایک مرتبہ اتاریں اور اپنے دل کی طرف سے بائیں طرف کو زمین پر چاقو سے ایک لکیر کھینچ دیں، یہ عمل کچی زمین پر ہوگا، ورنہ پاک صاف ریت بچھا کر اس پر کریں، اس طرح تین لکیر کھینچ لیں۔

مثال یہ



تین لکیر بائیں طرف کھینچنے کے بعد مذکورہ آیت کو سات مرتبہ پڑھیں اول آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور چاقو پر دم کریں، اس طرح ۳ مرتبہ کریں، اور اس چاقو سے اوپر سے نیچے کی طرف ایک لکیر کھینچ دیں، اس طرح تین لکیریں کھینچ دیں اوپر لکیر کھینچنے سے پہلے ایک مرتبہ درود شریف، ۳ مرتبہ آیت کریمہ پھر ایک مرتبہ درود شریف اس عمل کو اسی طرح ۳ بار کرلیں پھر چاقو پر دم کر کے لکیر کھینچ دیں، اب لکیروں کی صورت یہ ہوگی۔



انشاء اللہ کیسی بھی بیماری یا درد ہوگا فوراً آرام مل جائے گا، مرض شدید ہو چکا ہو تو اسی طرح ۳ دن تک لگاتار کاٹ کردیں، انشاء اللہ ۳ دن میں مکمل آرام ہوجائے گا۔

علاج کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ آیت کو سات مرتبہ پڑھیں آگے ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پانی پر دم کردیں، اسی طرح سات مرتبہ کریں اور پانی پر دم کرتے رہیں، اس پانی کو نہار منہ اور رات کو سوتے وقت مریض کو پلائیں لگاتار ۷ روز تک۔ انشاء اللہ بیماری سے نجات ملے گی، سائنس کے اس دور میں علاج کا یہ طریقہ حیرت انگیز ثابت ہوسکتے ہیں بشرطیکہ عاملین زکوٰۃ وغیرہ نکال کر تجربات کریں۔

''طلسماتی دنیا'' پڑھنے والوں کے لئے آئندہ بھی ہم ایسے عملیات پیش کرتے رہیں گے جو مؤثر ترین بھی ہوں گے اور حیرتناک بھی، قدر کرنے والوں کے لئے یہ عملیات گوہرِ نایاب ہیں، جو اللہ کی عطا کردہ صلاحیت اور توفیق کی بناپر ہم اہل ذوق کی خدمت میں پچھلے دس سالوں سے پیش کررہے ہیں۔

☆☆☆☆

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر ۱۵ کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	صحابہؓ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے۔	ب
۲	غزوات کی کل تعداد ۲۷ رہے۔	الف
۳	بیماری کے ۱۱ دنوں میں سرکار دو عالمؐ خود نماز پڑھاتے رہے۔	ج
۴	انسانی ڈھانچہ ۲۰۶ ہڈیوں سے بنتا ہے۔	د
۵	شطرنج کا کھیل سب سے پہلے ہندوستان میں شروع ہوا تھا۔	د
۶	مندروں کا شہر بنارس کو کہا جاتا ہے۔	ب
۷	حجر اسود حضرت اسماعیل کی تلاش ہے۔	ج
۸	حضرت ادریس علم نجوم کے ماہر تھے۔	ب
۹	مسجد نبویؐ کی تعمیر ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔	ج
۱۰	یہ شعر مرزا غالب کا ہے۔	الف

بالکل صحیح حل ایک موصول ہوا۔

بالکل درست حل بھیجنے والے خوش نصیب کا نام و پتہ یہ ہے۔

۱۔ عبدالمجید ریٹائر ہیڈ ماسٹر نمبر ۶۷ ویراس کالونی، نیو پیٹ آنیکل، بنگلور

انہیں سند امتیاز روانہ کی جائے گی۔

ایک غلطی والے ۴ حل موصول ہوئے، ان خوش نصیب حضرات کے نام و پتے یہ ہیں۔

۱۔ منظور احمد وانی ولد محمد یوسف وانی بازار بتہ مالو، سرینگر۔ کشمیر

۲۔ عقیدت، داؤد چیچکر مقام و ڈاکخانہ مہاڈ ضلع رائے گڑھ

۳۔ داؤد چیچکر

۴۔ نثار احمد بادامی مہر غوث خان بیجاپور

ان حضرات کو سند خصوصیت روانہ کی جائے گی۔

اس مقابلہ میں شامل ہونے کے لئے ٹوکن لگانا ضروری ہے اور مقررہ تاریخ تک جوابات موصول ہو جانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پوسٹ کارڈ پر اپنے جوابات بھجوائیں۔ اگر لفافہ کا استعمال کریں تو لفافے پر "آپ کتنے پانی میں ہیں" مقابلہ ضرور تحریر کریں۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند پن 247557

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر (۱۷)

	سوالات	الف	ب	ج	د
		متوقع جوابات			
۱	سرکار دوعالم ﷺ نے غار ثور میں کتنے قیام فرمایا؟	ایک دن	دو دن	تین دن	چار دن
۲	قرآن حکیم میں کتنے فرشتوں کا نام آیا ہے؟	ایک کا	دو کا	تین کا	چار کا
۳	قرآن حکیم میں جنت کا ذکر کتنی بار آیا ہے؟	۱۰۰/مرتبہ	۱۵۰/مرتبہ	۲۰۰/مرتبہ	۲۵۰/مرتبہ
۴	شیخ الانبیاء کس پیغمبر کو کہتے ہیں؟	حضرت آدمؑ	حضرت نوحؑ	حضرت موسیٰؑ	سرکار دوعالمؐ
۵	وہ کون سا پھل ہے جسے غریبوں کا پھل کہا جاتا ہے؟	بیر	کیلا	امرود	ناشپاتی
۶	ہندوستان کے کس شہر کو مسجدوں کا شہر کہا جاتا ہے؟	ممبئی	احمد آباد	حیدرآباد	دہلی
۷	وہ کون سا ملک ہے جہاں کسی طرح کا کوئی ٹیکس نہیں ہے؟	سعودی عرب	دبئی	کویت	مصر
۸	ان ۴ جانوروں میں سب سے زیادہ عقل مند کونسا جانور ہے؟	لومڑی	کوا	باز	بندر
۹	سب سے زیادہ وٹامن 'سی' کس پھل میں پائے جاتے ہیں؟	سیب میں	چیکو میں	سنگترہ میں	موسمی میں
۱۰	یہ شعر کس شاعر کا ہے آئینہ تک میری صورت کا شناسا نہ رہا وقت نے مجھ سے مجھے چھین لیا ہے یارو	شکیل بدایونی	عامر عثمانی	حفیظ میرٹھی	شمیم جےپوری

نوٹ:۔ جواب دیتے وقت ٹوکن لگائیں جو اسی شمارے میں موجود ہے، آپ کے جوابات ہمیں ۲۸/ اکتوبر تک ضرور مل جانے چاہئیں۔ ٹوکن پر اپنا نام مع ولدیت اور اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ پتہ ہمیشہ صاف لکھیں، انگریزی میں بھی لکھ دیں تو اور بھی اچھا ہے۔

خط وکتابت کا پتہ:۔ مقابلہ نمبر (۱۷) ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند (یوپی) پن 247554

آپ دولت مند کیوں نہیں بن سکتے؟

قادر مطلق نے اس دنیا کو اسباب کے تحت پیدا کیا ہے، جو لوگ اسباب کا احترام کرتے ہوئے اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں اور خاص طریقے سے اس کے آگے اپنا دامن پھیلاتے ہیں وہ کبھی رحمتِ خداوندی سے محروم نہیں رہے۔ اکابرین نے ایسے سیکڑوں طریقے لکھے ہیں جن کے ذریعہ انسان اپنے دامن میں دولت سمیٹ سکتا ہے، شرط یہ ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقوں پر سنجیدگی سے عمل کرے اور اس بات کا یقین رکھے کہ رب العالمین کی اگر نظر کرم ہو جائے تو انسان کا آنگن مرادوں کی کلیوں سے بھر جاتا ہے اور دولتِ بیکراں اس کے دامن میں سمٹ آتا ہے۔ اکابرین کے اصولوں میں ایک فارمولہ قارئین کی نظر کیا جاتا ہے۔

اسم الٰہی "یاوھاب" کا یہ عمل ہے اور بہت ہی آسان اور مؤثر ترین عمل ہے، سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ اپنے نام کے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالے اور اس میں "وھاب" کے اعداد ۱۴ر جمع کرلے۔ اس مجموعے کے دو نقش حسب قاعدہ اپنے عنصر کے مطابق تیار کرلے، ایک نقش احتیاط سے اپنے پاس رکھ لے اور ایک نقش سورج غروب ہونے سے پہلے دریا میں ڈال دے، نقش بنانے سے پہلے اپنے نام والدہ کے نام اور اسم "وھاب" کی مجموعی تعداد کے برابر "یاوھاب" پڑھ کر نقش پر کرے۔

پھر روزانہ نماز فجر کے بعد اسی طرح ایک نقش تیار کرے اور اسی دن سورج غروگ ہونے سے پہلے آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈال دے، ۱۴روے دن پہلے دن کی طرح دو نقش تیار کرے، ایک نقش سورج غروب ہونے سے پہلے دریا میں ڈال دے اور ایک نقش پہلے دن والے نقش کے ساتھ اپنے سیدھے بازو پر باندھ لے، موم جامہ کرنے کے بعد اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرے، اس کے بعد ۳ر ماہ تک چاند کی پہلی تاریخ، چاند کی ۱۴ر تاریخ تک مذکورہ تعداد کے مطابق "یاوھاب" پڑھتا رہے، آگے پیچھے گیارہ گیارہ بار یہ درود پڑھے اللھم صل علی محمد و بارک وسلم۔ انشاء اللہ ۳ر ماہ کے اندر اندر فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے، اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا۔

یہ عمل مجرب اور آزمودہ ہے اور تمام قارئین کو اس کی اجازت ہے۔

کیا فرماتے ہیں دلیپ کمار؟

آج بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ فلموں کے (ٹریجڈی کنگ) دلیپ کمار کا اصلی نام یوسف خان ہے، ان کے علاوہ اور بھی کئی مثالیں ہے جن لوگوں نے اپنا نام بدل کر اپنی قسمت سنواری ہے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ نام کیا رکھا ہے، گلاب کا نام کچھ بھی ہو رہے گا تو وہ گلاب ہی، لیکن نہیں۔ ماہرین حروف واعداد کہتے ہیں کہ نام ہی سب کچھ ہے، نام بدلتے ہی کئی مرتبہ ستارے اپنی چال بدل دیتے ہیں، آپ پوچھیں گے کیسے؟ تو سنئے سونا ایک مہنگی چیز ہے لیکن اگر ہم اسے چاندی کہنے لگیں تو بنیادطور پر اس میں بھلے کوئی بدلاؤ نہ ہو لیکن بازار میں اس کی اہمیت ضرور گھٹ جائے گی، لوگ اسے شک کی نگاہوں سے دیکھنے لگیں گے۔ انسان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے، اچھا نام آپ کی پوری شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے، جیوتش کہتا ہے کہ آپ کی کامیابی، ناکامی کا ذمہ دار آپ کا نام اور تاریخ پیدائش کا تعلق عدد سے ہے، زندگی میں اگر آواز لفظ اور عدد کا صحیح تال میل نہیں ہے تو دقتیں پیدا ہوتی ہیں، آیئے ایک ایک کر کے دیکھیں یہ تینوں چیزیں ہمیں کس طرح متاثر کرتی ہیں۔

سب سے پہلے عدد ہی کو لیں، یہ ایک سے نو تک ہوتے ہیں، پہلے حصے میں دوست عدد آتے ہیں دوسرے میں مساوی اور تیسرے حصے میں دشمنی کے عدد آتے ہیں، اگر دو انسانوں میں آپس میں نہیں بنتی تو دیکھنا چاہئے کہ دونوں عددوں کے درمیان کوئی ٹکراؤ اور دشمنی تو نہیں ہے۔

اسی طرح اگر دونوں کے عددوں میں دوستی کا تعلق ہے تو دونوں میں بہت پیار اور تعلق ہوگا، اسی طرح عددوں کے درمیان اگر مساوات ہو یعنی نہ دوستی نہ دشمنی تو دونوں انسانوں کے درمیان تعلقات آپسی برتاؤ اور حالات پر منحصر ہوتے ہیں۔

دلیپ کمار علم الاعداد کی روشنی میں
ایک اہم مضمون اگلے شمارے میں پڑھئے

جہاں تک حروف کی بات ہے تو ہر زبان کے حروف الگ الگ ہوتے ہیں، انگلش میں ۲۶ رحروف ہیں، اردو میں ۳۵ ر حروف ہیں اور ہندی میں ۴۸ اور عربی زبان میں ۲۸۔ ہندی زبانمیں ہم ماتراؤں کو بھی حروف مانتے ہیں جبکہ عربی اور اردو میں زبر، زیر، پیش کا کوئی حرف نہیں گنا جاتا، ہماری زبان سے جو بھی آواز نکلتی ہے وہ لہروں کے ذریعہ نکلتی ہے، اور یہ لہجے میں بھی پسندیدہ اور ناپسندیدہ ہوا کرتی ہیں، ناپسندیدہ لہریں ہمارے دل میں غم اور دکھ پیدا کرتی ہیں، اور پسندیدہ لہریں ہمیں خوشی اور سکون میسر کرتی ہیں۔

ناموں کو بدلنے سے بھی ایسی ہی لہریں پیدا ہوتی ہیں، کچھ نام بھی عزت دلاتے ہیں، کچھ دولت اور کچھ نام ہر جگہ کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

کچھ ناموں سے ایسی ناپسندیدہ لہریں نکلتی ہیں کہ جس کا وہ نام ہوتا ہے وہ کبھی خوش نہیں رہ پاتا، کچھ لوگ اپنے نام کے آگے ایک اور نام جوڑ دیتے ہیں جو ان کی شخصیت کی پہچان بن جاتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ جوڑا ہوا نام اچھی لہروں کے ذریعہ بولا جاتا ہے اور یہ بھی نام پر غالب آ کر انسانوں کو دولت و عزت عطا کر دیتا ہے، پھر لوگ اس کے اصلی نام کو بھول جاتے ہیں جیسا

کہ شاعر لوگ اپنا تخلص رکھ لیتے ہیں اور بعض اوقات یہ تخلص نام پر چھا جاتا ہے اور پھر لوگ اسی تخلص کو یاد رکھتے ہیں اور اصلی نام بھول جاتے ہیں۔ جیسے مرزا اسد اللہ بیگ کو کوئی نہیں جانتا اور مرزا غالب کو سب جانتے ہیں حالانکہ یہ دونوں نام ایک شخصیت کے ہیں۔

یا مثلاً میرا ہی نام یوسف خاں کم لوگ جانتے ہیں زیادہ تر لوگ مجھے دلیپ کمار کے نام سے جانتے ہیں اور نام کی اس تبدیلی سے مجھے اس دنیا میں بہت کچھ ملا ہے، حاصل یہ ہے کہ نام کا اثر ہماری قسمت پر پڑتا ہے، نام میں ذرا سی بھی تبدیلی شخصیت پر گہرے اثر چھوڑتی ہے اور نام بدل دینے سے کبھی کبھی حیرتناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

☆☆☆

قسط نمبر ۳

جادو کا توڑ خود کیجئے

ڈاکٹر حشمت جاہ

جادو کے موضوع پر ایک معلوماتی مضمون

(۱) سحر استحاضہ:

سحر استحاضہ کیسے ہو جاتا ہے؟

اس قسم کا جادو صرف عورتوں پر ہوتا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جادوگر ایک جن کو اس عورت پر مسلط کر دیتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کی ڈیوٹی لگاتا ہے کہ وہ اسے استحاضہ کی بیماری میں مبتلا کر دے چنانچہ جن عورت میں داخل ہو جاتا ہے اور اس کی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کرتا ہے۔

فرمان نبوی ہے:

الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم

ترجمہ:۔ شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۸۲ مسلم جلد ۱۴۔ صفحہ ۱۵۵ انووی۔

اور دوران گردش جب وہ رحم کی رگوں میں پہنچتا ہے تو ان میں ایڑ لگا دیتا ہے جس سے ان رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت حمنہ بنت جحش رضی نے جب استحاضہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما ھی رکضۃ من رکضات الشیطان

ترجمہ:۔ استحاضہ تو صرف شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جامع ترمذی حسن صحیح

اور ایک روایت میں یوں ہے:

انما ھو عرق ولیست بالحیضۃ

ترجمہ:۔ یہ تو ایک رگ سے بہنے والا خون ہے حیض نہیں ہے۔

مسند احمد۔ سنن نسائی اس کی سند بھی اچھی ہے۔

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ استحاضہ عورت کے رحم میں موجود رگوں میں سے کسی ایک رگ میں شیطان کے ایڑ لگانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استحاضہ کیا ہوتا ہے؟

ابن الاثیر کہتے ہیں، "استحاضہ یہ ہے کہ حیض کے دنوں کے بعد بھی عورت کو خون آتا رہے"۔ عورت کو یہ خون ایک ماہ تک آسکتا ہے اور اس کی مقدار میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ہدایۃ النہایہ جلد ۱ صفحہ ۴۶۹

سحر استحاضہ کا علاج

پانی پر دم کریں (جیسا کہ چوتھی قسم میں بیان کیا گیا ہے) پھر وہ پانی مریضہ کو دے دیں جس سے وہ تین دن تک پیتی رہے اور غسل بھی کرتی رہے، انشاء اللہ خون آنا رک جائے گا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے کہ مستحاضہ کے لئے قرآنی آیات لکھ کر دی جا سکتی ہیں اور وہ ان سے غسل بھی کر سکتی ہے۔

سحر استحاضہ کے علاج کی عملی مثال

ایک خاتون میرے پاس آئی جس کو بہت زیادہ خون آرہا تھا، میں نے اس پر دم کیا، اور قرآن مجید کی کچھ کیسٹیں سننے کے لئے اسے دے دیں، چند ایام کے بعد اس کا خون بالکل رک گیا اور وہ شفایاب ہو گئی۔

(۲) سحر امراض:

اس کی علامات:

(۱) کسی ایک عضو میں دائمی درد۔
(۲) مرگی کا دورہ۔
(۳) اعضاء جسم میں سے کسی ایک عضو کا بے حرکت ہو جانا۔
(۴) پورے جسم کا بے حرکت ہو جانا۔
(۵) حواس خمسہ میں سے کسی ایک کا بے عمل ہو جانا۔

یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مذکورہ علامات چند جسمانی بیماریوں کی علامات سے ملتی جلتی ہیں۔ جادو اور جسمانی بیماری میں فرق اس طرح ہوگا کہ مریض پر دم کر کے دیکھیں، اگر دوران قرأت اس کے جسم میں کوئی تبدیلی رونما ہوتی ہے مثلاً سر چکرانا، سر درد، ہاتھ پاؤں کا سن ہو جانا یا کانپنا، تو یقینی طور پر اس پر جادو کا اثر ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو اسے جسمانی بیماری ہے، جس کے علاج کے لئے اسے ڈاکٹروں کے پاس لے جانا چاہئے۔

سحر امراض کیسے ہو جاتا ہے

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ دماغ جسم کا حکمران ہوتا ہے، چنانچہ انسان کے حواس میں سے ہر ایک کا دماغ میں ایک مرکز ہوتا ہے جہاں سے اسے تعلیمات ملتی ہیں، مثال کے طور پر آپ اگر اپنی انگلی آگ کے قریب کریں تو فوری طور پر انگلی دماغ میں اپنے مرکز احساس کو سگنل دے گی۔ پھر یہ مرکز اسے حکم دے گا کہ فوراً آگ سے دور ہو جاؤ کیونکہ اس کا قرب خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ سو وہ انگلی اپنے حکمران کے حکم کے مطابق فوراً آگ سے دور ہو جاتی ہے، اور یہ سب کچھ لمحہ بھر کے اندر مکمل ہو جاتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

ترجمہ:۔ یہ اللہ کی مخلوق ہے، سو مجھے دکھاؤ کہ اللہ کی علاوہ دوسروں نے کیا پیدا کیا ہے؟۔

جادوگر کو جب کسی انسان پر "سحر امراض" کرنا ہوتا ہے تو جن اس کے دماغ کے اس مرکز پر مورچہ بند ہو جاتا ہے جس کی ڈیوٹی جادوگر لگاتا ہے، مثلاً کان کا مرکز احساس یا آنکھ یا ہاتھ یا پاؤں کا مرکز احساس، اس کے بعد اس عضو کی تین حالتوں میں سے ایک حالت رونما ہو سکتی ہے

(۱) جن یا تو عضو اور اس کے مرکز احساس کے درمیان سگنل کا تبادلہ (اللہ کی قدرت سے) روک دیتا ہے، جس سے وہ عضو بے عمل ہو جاتا ہے اور مریض بہرہ ہو جاتا ہے یا اندھا یا گونگا ہو جاتا ہے یا عضو بے حرکت ہو جاتا ہے۔

فرمان الٰہی:

وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

ترجمہ:۔ اور وہ کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جادوگر اللہ کے حکم سے نقصان پہنچا سکتے ہیں، لہٰذا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہت سارے ڈاکٹرز پہلے اس حقیقت کا اعتراف نہیں کرتے تھے، لیکن انہوں نے جب اپنی آنکھوں سے چند کیس دیکھے تو اسے تسلیم کرنے کے علاوہ ان کے لئے کوئی اور چارہ کار نہ تھا۔ میرے پاس ایک ڈاکٹر آیا اور آتے ہی کہنے لگا:

"میں ایک ایسے معاملے کی وجہ سے آیا ہوں جس نے مجھے دہشت زدہ کر دیا ہے۔"

میں نے کہا: خیر تو ہے، کیا ہوا؟

اس نے کہا: میرے پاس ایک آدمی اپنے فالج زدہ بیٹے کو لے کر آیا جو حرکت کرنے کے قابل نہیں تھا، میں نے اس کا معائنہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کی پیٹھ کی ہڈیوں میں ایسی بیماری ہے جس کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں، نہ آپریشن سے نہ کسی اور طریقے سے، چند ہفتے گزرنے کے بعد وہ آدمی دوبارہ میرے پاس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے فالج زدہ بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ اب وہ ٹھیک ہے، بیٹھ بھی سکتا ہے اور چل بھی لیتا ہے، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے اس کا علاج کس کے پاس کیا؟ تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب

(اس کتاب کے مصنف) کے پاس، چنانچہ میں آپ کے پاس یہ جاننے کے لئے آیا ہوں کہ آپ نے اس بچے کا

علاج کس طرح سے کیا؟

میں نے اسے بتایا کہ اس پر میں نے قرآنی آیات پڑھی تھیں، اور کلونجی کے تیل پر دم کرکے دیا تھا جسے فالج زدہ اعضاء پر ملنا تھا، اس کے بعد الحمدللہ وہ شفایاب ہوگیا۔

سحر امراض کا علاج

(۱) اس پر "سحر تفریق" والا دم کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہوجائے تو بیان کئے گئے طریقے کے مطابق اس کے جن کے ساتھ نمٹیں۔

(۲) اگر مرگی کا دورہ شروع نہ ہو اور اس میں کچھ تبدیلیاں رونما ہوں تو اسے مندرجہ ذیل تعلیمات دیں۔

ایک کیسٹ میں درج ذیل سورتیں ریکارڈ کرکے مریض کو دیں جسے وہ روزانہ اس طرح سے سنے: الفاتحہ ۳ بار، آیت الکرسی ۵ بار، الدخان ۴ بار، الجن ۹ بار، اخلاص ۸ بار، فلق ۴ بار، ناس ۹ بار، کافرون ۵ بار۔

● درج ذیل دم کلونجی کے تیل پر کریں جسے وہ صبح شام اپنی پیشانی اور متاثرہ عضو پر ملتا ہے۔

الفاتحہ ۳ بار، کافرون ۵ بار، اخلاص ۸ بار، فلق ۴ بار، ناس ۹ بار،

(وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ)

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ، أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيكَ۔ ۱بار۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۹ بار۔

مریض ان تعلیمات پر ۱۲ دن تک مسلسل عمل کرتا رہے۔ اگر مرض ختم ہوجائے تو ٹھیک ورنہ دوبارہ اس پر دم کریں۔ اور کلونجی کے تیل پر دم کرکے دیں۔

سحر امراض کے علاج کی عملی مثالیں

پہلی مثال

ایک خاتون کو اس کا باپ اور بھائی میرے پاس لیکر آئے وہ خاموش تھی، بات نہیں کرسکتی تھی، بلکہ منہ بھی نہیں کھول سکتی تھی حتی کہ کھانے کے لئے بھی، الا یہ کہ وہ اس کا منہ زبردستی کھول دیں اور اسے جوس اور دودھ وغیرہ پلادیں، اسکی یہ حالت ۲۵ دن سے اسی طرح سے تھی، میں نے اس پر دم کیا تو بولنے لگ گئی۔ الحمدللہ۔

دوسری مثال

ایک خاتون نے بتایا کہ اسے ٹانگ میں شدید درد محسوس ہوتا ہے، میں نے کہا شاید اسے کوئی جسمانی بیماری ہوگی۔ لیکن چونکہ وہ بمشکل چل سکتی تھی، اس لئے میں نے اس پر دم کرنا شروع کیا، ابھی اس نے سورہ فاتحہ کو ہی سنا تھا کہ اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ گیا اور اس نے بتایا کہ وہی ہے جس نے اس کی ٹانگ پکڑ رکھی ہے، سو میں نے اسے نکل جانے کا حکم دیا، وہ نکل گیا تو عورت اپنے فطری انداز سے چلنے کے قابل ہوگئی۔ والحمدللہ رب العالمین!

تیسری مثال

ایک شخص میرے پاس آیا جس کا منہ دائیں طرف واضح طور پر مڑا ہوا تھا، میں نے اس پر دم کیا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگا، اور اس نے کہا کہ اس شخص نے مجھے ایذا پہنچائی تھی، میں نے جن کو سمجھایا کہ یقیناً اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہوگا، اور تم پر یہ بات حرام ہے کہ تم کسی مسلمان کو ایذا پہنچاؤ، جن نے میری بات مان لی اور اس سے نکل گیا، جس کے بعد اس کا منہ بالکل سیدھا ہوگیا والحمدللہ رب العالمین!

چوتھی مثال

میرے پاس ایک لڑکی کا والد آیا اور اس نے اپنی بیٹی کی حالت یوں بیان کی: میری بیٹی ایک اندوہناک حادثے سے دوچار ہوگئی ہے۔ اور دو ماہ سے بے ہوش پڑی ہے، اب سن تو لیتی ہے۔ لیکن بول نہیں سکتی، اس کے جسم کا کوئی حصہ حرکت نہیں کرتا، اور کچھ کھا بھی نہیں سکتی، اور اس وقت "وہ" سول ہسپتال میں پڑی ہے جہاں ڈاکٹروں نے اسے نیند آور گولیاں کھلا کر سلا دیا ہے اور ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے سارے ٹیسٹ بالکل درست ہیں، اور انہیں کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟

البتہ انہوں نے اس کے نرخرے میں ایک سوراخ کر دیا ہے تاکہ وہ سانس لے سکے، اور ناک سے ایک نلکی داخل کردی ہے تاکہ اسے غذا دی جاسکے اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام اسی حالت میں اور اسی چارپائی پر پڑی گزار دے۔"

میں نے اس لڑکی کا قصہ سنا، اور اگر الشیخ سعید بن مسفر قحطانی حفظہ اللہ کی خصوصی سفارش نہ ہوتی تو میں اس کا علاج کرنے کے لئے خود چل کے اس کے پاس نہ جاتا۔ کیونکہ یہ میری عادت نہیں۔ سو مجھے مجبوراً جانا پڑا ہسپتال سے خصوصی طور پر میرے لئے اجازت نامہ لیا گیا کہ میں ملاقات کے وقت کے علاوہ دوسرے وقت میں جاکر مریضہ کا علاج کرسکوں۔ میں گیا تو واقعتاً اس کی حالت وہی تھی جو اس کے والد نے بیان کی تھی، انتہائی کمزور ہوچکی تھی البتہ بولتی نہیں تھی۔ میں نے اس سے جادو کی کچھ علامات کے متعلق سوال کیا تو اس نے نفی میں سر ہلادیا اور مجھے کچھ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ اسے کیا ہے۔ اس دوران مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا۔ چنانچہ میں نے نماز میں اس کے لئے دعا کی، پھر واپس لوٹے اور سورۃ الفلق کو اس پر پڑھا، نیز یہ دعا بھی پڑھی:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ، اَذْهِبِ الْبَاسَ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَماً۔

وہ لڑکی اللہ کے فضل و کرم سے بولنے لگ گئی، اس کا باپ اور بھائی خوشی کے مارے رونے لگ گئے۔ اور اس کا باپ میرے سر کا بوسہ لینے کے لئے اٹھا میں نے اسے سمجھایا کہ کسی شخص کے متعلق یہ عقیدہ نہ رکھو کہ وہ شفا دے سکتا ہے کیونکہ شفا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ لکھ رکھا تھا کہ تمہاری بیٹی کو میرے ہاتھوں اور اس گھڑی میں شفا نصیب ہوگی، سو اللہ کا شکر ادا کرو!!

اس لڑکی نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہنے لگی: اب میں ہسپتال سے جانا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد ایک مدت گذر گئی، پھر اس کا بھائی آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب وہ لڑکی خیریت سے ہے اور وہ مجھے دعوت دینے آیا ہے، میں نے اس سے انکار کردیا۔ اس خدشہ کی بنا پر کہ کہیں یہ دعوت میرا اجر نہ ہو۔

پانچویں مثال:

ایک نوجوان مرض کی حالت میں میرے پاس آیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان پر جن بولنے لگ گیا، اور اس نے بتایا کہ فلاں جادوگر نے اس نوجوان پر جادو کرنے کے لئے میری ڈیوٹی لگائی ہے اور اس پر جو جادو کیا گیا ہے وہ اس کے گھر کی دہلیز میں پڑا ہوا ہے میں نے اسے اس سے نکل جانے کا حکم دیا تو وہ نکل گیا۔ پھر اس کے گھر والے گھر میں گئے اور گھر کی دہلیز کو کھودا تو واقعتاً وہاں پر کچھ کاغذات ملے جن پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے، انہوں نے وہ کاغذات پانی میں بھگو دیئے، جس سے اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ گیا۔

(۳) سحر تخیل (وہم میں مبتلا کرنیوالا جادو) ۳:

فرمان الٰہی ہے:

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ۝

ترجمہ: کہنے لگے کہ اے موسیٰ! یا تو پہلے ڈال یا ہم پہلے ڈالنے والے بن جائیں، جواب دیا کہ نہیں، تم ہی پہلے ڈالو۔ اب موسیٰ علیہ السلام کو یہ خیال گزرنے لگا کہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں ان کے جادو کے زور سے دوڑ بھاگ رہی ہیں" سورۃ طٰہٰ آیت ۶۵ تا ۶۶۔

سحر تخیل کی علامات:

(۱) منجمد چیز کو متحرک اور متحرک کو منجمد دیکھنا۔
(۲) چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا سمجھنا۔
(۳) مختلف چیزوں کو ان کی حقیقت سے ہٹ کر دیکھنا جیسا کہ لوگوں نے دیکھا کہ رسیاں اور لکڑیاں دوڑتے ہوئے سانپ ہیں۔

سحر تخیل کیسے ہوجاتا ہے؟

جادوگر ایک چیز کو لوگوں کے سامنے رکھتا ہے جسے وہ

جانتے پہچانتے ہوتے ہیں، پھر وہ شرکیہ ورد پڑھتا ہے اور شیطانوں سے مدد طلب کرتا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ ایسی چیز کو اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر ایک دوسری چیز تصور کر لیتے ہیں...... مجھے ایک شخص نے بتایا ہے کہ اس نے ایک جادوگر کو لوگوں کے سامنے ایک انڈا رکھتے ہوئے دیکھا، پھر اس نے کفریہ منتر پڑھے اور وہی انڈا انتہائی تیزی کے ساتھ ان کے سامنے گھومنے لگا، اسی طرح ایک اور شخص نے بتایا کہ ایک جادوگر نے دو پتھر آمنے سامنے رکھے، پھر جادو والا منتر پڑھا تو وہی دو پتھر دو بکروں کی طرح ایک دوسرے سے لڑنے لگ گئے۔ جادوگر اسی طرح کے حیران کن کام یقینی طور پر لوگوں کے مال بٹورنے کے لئے ہی کرتا ہے۔

اور یوں بھی ہوتا ہے کہ جادوگر اس طرح کے جادو کو جادو کی دوسری قسموں میں شامل کر دیتا ہے، چنانچہ وہ سحر تفریق کے ساتھ اگر اس جادو کو بھی شامل کر دے تو خاوند کو اس کی خوبصورت بیوی بدصورت نظر آتی ہے، اور اگر سحر محبت میں اسے شامل کر دے تو خاوند کو اس کی بدصورت بیوی خوبصورت نظر آتی ہے۔

اور یہ بات یاد رہے کہ جادو کی یہ قسم اس کی دوسری قسم (شعوذہ) سے بالکل مختلف ہے جس میں جادوگر ہاتھ کی صفائی سے کام نکالتا ہے۔

سحر تخییل کا توڑ:

اس جادو کا توڑ ہر ایسی دعا اور ہر ایسے ذکر سے ہوتا ہے جس سے شیطان بھاگ جاتے ہوں، مثلاً: اذان، آیت الکرسی ۳ بار، بسم اللہ ۲۱ بار اور دیگر مسنون اذکار بشرطیکہ ان کو وضو کی حالت میں پڑھا جائے۔

اگر یہ اذکار پڑھنے سے جادوگر کی چالیں ختم نہ ہوں تو یقین کرلیں کہ یہ وہ جادوگر ہے جو صرف ہاتھ کی صفائی سے کام لیتا ہے۔

سحر تخییل کے توڑ کی عملی مثال:

ایک بستی میں ایک جادوگر رہائش پذیر تھا، وہ اپنی مہارت لوگوں کے سامنے یوں ثابت کرتا کہ ایک قرآن مجید لاتا، پھر سورہ یٰس کے صفحات کے ساتھ ایک دھاگہ باندھ دیتا پھر اس دھاگے کے دوسرے سرے کو ایک چابی سے باندھ دیتا اور چابی کو فضا میں یوں بلند کر دیتا کہ قرآن مجید دھاگے کے ساتھ لٹکا ہوا نظر آتا، پھر کفریہ منتر پڑھ کر قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہتا: دائیں گھومو، چنانچہ قرآن مجید دائیں طرف انتہائی تیزی کے ساتھ گھومنے لگ جاتا، پھر کہتا، بائیں گھومو، تو قرآن مجید بائیں طرف بہت تیزی سے گھومنے لگ جاتا، لوگوں نے اسے یہ حرکت کرتے ہوئے کئی بار دیکھا تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ چونکہ شیطان قرآن مجید کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اس لئے یہ اسی جادوگر ہی کی مہارت ہے۔

مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا تو میں اپنے ایک دوست کو لے کر اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت میں فرسٹ ایئر کا طالب علم تھا، میں نے وہاں پہنچتے ہی اس جادوگر کو لوگوں کے سامنے چیلنج کر دیا کہ اب وہ یہ حرکت کر کے دکھائے، چنانچہ وہ ایک قرآن مجید اور ایک دھاگہ لیکر آگیا، اب اس نے سورہ یٰس کے صفحات اس دھاگے سے باندھے، پھر دوسرے سرے پر ایک چابی باندھی اور چابی فضا میں بلند کر دیا اور قرآن مجید اس دھاگے کے ساتھ لٹک گیا۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ وہ مجلس کی ایک جانب بیٹھ کر آیت الکرسی پڑھتا رہے اور خود میں دوسری جانب بیٹھ کر آیت الکرسی بار بار پڑھنے لگ گیا۔ لوگ یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، ادھر جادوگر جب اپنے کفریہ منتر پڑھ کر فارغ ہوا تو قرآن مجید سے مخاطب ہو کر کہنے لگا، دائیں گھومو، تو قرآن مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس نے اپنے کفریہ منتر دوبارہ پڑھے اور قرآن مجید سے بائیں گھومنے کو کہا، لیکن پھر بھی قرآن مجید نے کوئی حرکت نہ کی، اس طرح وہ لوگوں کے سامنے رسوا ہو گیا اور اس کا رعب و دبدبہ خاک میں مل کر رہ گیا۔ فرمان الٰہی ہے:۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور اس کی مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے۔

۴۔ سحر تفریق.....جدائی ڈالنے والا جادو!

یعنی ایسا جادو جو خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے یا دو دوستوں یا دو شریکوں میں بغض اور نفرت پیدا کردے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ۔

ترجمہ: "پس وہ ان دونوں سے خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والا علم سیکھتے ہیں" سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابلیس اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے، پھر اپنی فوجیں ادھر ادھر بھیج دیتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ معزز اس کے لئے وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے، چنانچہ ایک آتا ہے اور آکر اسے بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے، تو ابلیس اسے کہتا ہے: تم نے کچھ بھی نہیں کیا، پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے آج فلاں آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی، تو ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے (اور ایک روایت کے مطابق اسے اپنے گلے سے لگا لیتا ہے) اور پھر اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے: تم بہت اچھے ہو۔

"مسلم جلد ۷ صفحہ ۱۵۰ شرح نودی"

سحر تفریق کی کئی شکلیں ہیں:

- ماں اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- باپ اور بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنا۔
- دو شریکوں میں جدائی ڈالنا۔
- خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈالنا۔

اور یہ آخری شکل زیادہ منتشر اور عام ہے، اور سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

سحر تفریق کی علامات:

(۱) محبت اچانک بغض و نفرت میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) دونوں کے درمیان بہت زیادہ شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں۔

(۳) دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کا کوئی عذر نہ ملنے۔

(۴) چھوٹے سے سبب اختلاف کو پہاڑ تصور کر لیا جائے۔

(۵) بیوی خاوند کو بدشکل اور خاوند بیوی کو بدصورت تصور کرے جب کہ وہ دونوں خوبصورت ہوں، اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان جسے جادوگر اپنے خدمت کے لئے استعمال کرتا ہے، وہی عورت کے چہرے پر بدشکل بن کر آجاتا ہے جس سے وہ اپنے خاوند کو نہیں بھاتی، اور اسی طرح خاوند کے چہرے پر بھی بری اور خوفناک شکل بھی بن کر آجاتا ہے جس سے وہ اپنی بیوی کو بدصورت معلوم ہوتا ہے۔

(۶) جس پر جادو کیا جاتا ہے، وہ اپنے ساتھی کے ہر کام کو ناپسند کرتا ہے۔

(۷) جس پر جادو کیا جاتا ہے وہ اس جگہ کو پسند نہیں کرتا جہاں اس کا ساتھی بیٹھا ہو، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ خاوند گھر سے باہر بہت اچھی حالت میں ہوتا ہے جب کہ گھر میں داخل ہوتے ہی اسے شدید گھٹن اور تنگی محسوس ہوتی ہے۔

سحر تفریق کیسے واقع ہو جاتا ہے؟

ایک شخص جادوگر کے پاس جاتا ہے اور اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ فلاں خاوند بیوی کے درمیان جدائی ڈال دے، تو جادوگر اس سے اس خاوند کا نام اور اس کی ماں کا نام پوچھتا ہے، اور پھر اسے اس کا کوئی کپڑا لانے کا حکم دیتا ہے، اگر وہ شخص اس کا کپڑا نہیں لا سکتا تو وہ پانی پر جادو کا عمل کر کے اسے اس کے راستے پر بہانے کا حکم دیتا ہے، چنانچہ وہ جب وہاں سے گزرتا ہے اور صبح و شام کے مسنون اذکار نہیں پڑھ رکھے ہوتے تو اس پر جادو ہو جاتا ہے، یا پھر وہ اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جادو کر دیتا ہے، جنہیں کھا پی کر اس

پر جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔

سحر تفریق کا علاج

اس کے علاج کے تین مراحل ہیں:

پہلا مرحلہ..... علاج سے پہلے

(۱) مریض کے گھر کی فضا دینی بنائی جائے، اور اس میں موجود تصویریں باہر نکال دی جائیں تاکہ اس میں فرشتے داخل ہو سکیں۔

(۲) مریض کے پاس جو تعویذات اور کڑے وغیرہ ہوں، انہیں نکال کر جلا دیا جائے۔

(۳) جہاں مریض کا علاج کرنا ہو، وہاں سے گانے والی کیسٹوں کو نکال دیا جائے۔

(۴) اور وہاں کوئی شرعی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو اسے ختم کر دیا جائے۔ مثلاً مرد کا سونا پہننا یا عورت کا بے پردہ ہونا یا ان میں سے کسی ایک کا سگریٹ نوشی کرنا وغیرہ۔

(۵) مریض اور اس کے گھر والوں کو اسلامی عقیدے کے متعلق درس دیا جائے تاکہ غیر اللہ سے ان کا تعلق ختم ہو جائے اور اللہ سے سچی محبت پیدا ہو جائے۔

(۶) مریض کی تشخیص مندرجہ ذیل سوالوں سے کی جائے:

- کیا آپ اپنی بیوی کو بدصورت منظر میں دیکھتے ہیں؟
- کیا آپ گھر سے باہر راحت اور گھر کے اندر تنگی محسوس کرتے ہیں؟
- کیا تم دونوں کے درمیان حقیر سی باتوں پر بھی اختلاف بھڑک اٹھتا ہے؟
- کیا تم دونوں میں سے کوئی ایک دوران جماع بددلی اور تنگی محسوس کرتا ہے؟
- کیا تمہیں خوفناک خواب آتے ہیں؟

اسی طرح کے دیگر سوالات بھی مریض سے کئے جا سکتے ہیں، اگر سحر تفریق کی ایک یا دو علامات مریض کے اندر پائی جاتی ہوں تو اس کا علاج شروع کر دیں۔

(۷) آپ خود وضو کر لیں اور جو آپ کے ساتھ ہے اسے بھی وضو کروالیں۔

(۸) اگر مریض عورت ہو تو اس کا علاج اس وقت تک شروع نہ کریں جب تک وہ مکمل پردہ نہ کرے اور اپنے لباس کو خوب اچھی طرح سے کس نہ لے تاکہ دوران علاج بے پردہ نہ ہو۔

(۹) اگر عورت نے کسی شرعی خلاف ورزی کا ارتکاب کر رکھا ہو، مثلاً چہرہ ننگا ہو، یا خوشبو لگائے ہوئے ہو، یا کافر عورتوں کی مشابہت کرتے ہوئے اپنے ناخنوں پر کچھ لگائے ہوئے ہو تو ایسی حالت میں اس کا علاج نہ کریں۔

(۱۰) عورت کا علاج، اس کے محرم کی موجودگی میں کریں۔

(۱۱) اور محرم کے علاوہ کسی اور مرد کو جائے علاج میں آنے دیں۔

(۱۲) "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" پڑھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اب اس کا علاج شروع کر دیں۔

دوسرا مرحلہ..... علاج

اپنا ہاتھ مریض کے سر پر رکھ لیں اور ترتیل کے ساتھ اس کے کانوں میں ان آیات اور سورتوں کی تلاوت کریں۔

(۱) سورۃ الفاتحہ (مکمل) ۳ بار۔
(۲) سورۃ البقرۃ کی ابتدائی پانچ آیات ۴ بار۔
(۳) سورۃ البقرہ آیت ۱۰۲، ۴ بار۔
(۴) سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۶۳ تا ۱۶۴، ۴ بار۔
(۵) آیت الکرسی ۵ بار۔
(۶) سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ۴ بار۔
(۷) سورۃ آل عمران کی آیات ۱۸ تا ۱۹، ۲ بار۔
(۸) سورۃ الاعراف کی آیات ۵۴ تا ۵۶، ۴ بار۔
(۹) سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲، ۴ بار۔
(۱۰) سورۃ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲، ۲ بار۔
(۱۱) سورۃ طٰہٰ کی آیت ۶۹، ۳ بار۔
(۱۲) سورۃ المومنون کی آخری چار آیات ۸ بار۔
(۱۳) سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیات ۸ بار۔
(۱۴) سورۃ الاحقاف کی آیات ۲۹ تا ۳۲، ۲ بار۔
(۱۵) سورۃ الرحمٰن کی آیات ۳۳ تا ۳۶، ۷ بار۔
(۱۶) سورۃ الحشر کی آخری چار آیات ۵ بار۔

(۱۷) سورۃ الجن کی ابتدائی ۹ آیات ۹ بار۔
(۱۸) سورہ اخلاص (مکمل) ۸ بار۔
(۱۹) سورۃ الفلق (مکمل) ۴ بار۔
(۲۰) سورۃ الناس (مکمل) ۹ بار۔

یاد رہے کہ مذکورہ آیات اور سورتوں سے پہلے۔ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ) اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ضرور پڑھیں۔

مریض کے کانوں میں آپ جب مذکورہ آیات وسورتوں کی تلاوت اونچی آواز اور ترتیل سے کریں گے تو اس پر تین حالتوں میں سے ایک حالت طاری ہوسکتی ہے:

پہلی حالت

یا تو اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے گا (یعنی وہ اچانک زمین پر گر کر بے ہوش ہو جائے گا، ہاتھ پیر ٹیڑھے ہو جائیں گے اور منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو جائے گی) اور جادوگر نے جس جن کی اس پر جادو کرنے کی ڈیوٹی لگائی تھی وہ اس مریض کی زبان سے بولنا شروع کردے گا، اگر یہ حالت اس پر طاری ہو تو اس جن کے ساتھ بالکل اُسی طرح نمٹیں جس طرح عام جن والے مریض کے ساتھ نمٹا جاتا ہے۔ اپنے سابقہ مضامین میں، جو مختلف اوقات میں لکھے جا چکے ہیں۔ درج کر چکے ہیں۔

لہٰذا طوالت کے خوف سے اب اسے یہاں تفصیلاً ذکر نہیں کر رہے ہیں البتہ اتنا بتا دیں کہ آپ اس جن سے درج ذیل سوالات کریں۔

تمہارا نام کیا ہے؟ اور تمہارا دین کون سا ہے؟ اگر وہ غیر مسلم ہو تو اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں، اور اگر وہ مسلمان ہے تو اسے بتائیں کہ وہ جو کام کر رہا ہے اسلام اسے درست قرار نہیں دیتا، اور جادوگر کی باتوں پر عمل کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

اس سے جادو کی جگہ کے متعلق سوال کریں کہ اس نے جادو کہاں کر رکھا ہے؟ اگر وہ کوئی جگہ بتا دے تو فوراً کسی کو بھیج کر اسے وہاں سے نکلوا دیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ جن اکثر وبیشتر جھوٹ بولتے ہیں، ان میں سچ بولنے والے کم ہی ہوتے ہیں۔

اس سے پوچھیں کہ وہ اس مریض پر جادو کرنے والا اکیلا ہے یا اس کے ساتھ کچھ اور جن بھی ہیں؟ اگر کوئی اور جن بھی اس کا شریک ہو تو اس جن سے مطالبہ کریں کہ وہ اپنے شریک کو بھی لے کر آئے، اگر وہ اسے لے آئے تو آپ اسے بھی سمجھائیں۔

اگر جن یہ کہے کہ فلاں آدمی جادوگر کے پاس گیا تھا اور اس نے اس سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ اس مریض پر جادو کردے تو اس بات کو مت تسلیم کریں۔ کیونکہ اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان دشمنی پیدا کردے، اور اس لئے بھی کہ اس کی گواہی مردود اور ناقابل قبول ہے کیونکہ وہ فاسق وفاجر ہے اور جادوگر کا خدمت گار ہے، فرمانِ الٰہی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو اس کے متعلق تحقیق کرلیا کرو۔

"سورۃ الحجرات آیت ۶"

اگر جن جادو کی جگہ کے بارے میں بتادے اور آپ نے وہاں سے اس چیز کو منگوا لیا ہو جس میں جادوگر نے جادو کر رکھا ہے تو اب آپ ایک برتن میں پانی لے لیں اور اسے اپنے منہ سے قریب کرکے اس پر یہ آیات پڑھیں۔

- سورۃ الاعراف کی آیات ۱۱۷ تا ۱۲۲، ۴ بار
- سورۃ یونس کی آیات ۸۱ تا ۸۲، ۶ بار
- سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر ۳،۶۹ بار۔

پھر اس جادو کو، چاہے وہ کاغذ پر ہو یا مٹی پر ہو یا کسی اور چیز پر ہو، اس پانی میں پگھلا دیں اور اس کے بعد اسے لوگوں کے عام راستوں سے ہٹ کر کہیں دور انڈیل دیں اور اگر جن یہ کہے کہ مریض کو جادو پلا دیا گیا تھا تو آپ مریض سے سوال کریں کہ کیا اسے معدے میں درد محسوس ہوتا رہا ہے؟ اگر اس کا جواب ہاں میں ہو تو جان لیں کہ جن سچا ہے ورنہ یقین کرلیں کہ وہ جھوٹا ہے۔ اگر اس کی بات سچی ہو تو آپ جن سے کہیں کہ وہ اس مریض کو چھوڑ کر چلا جائے اور یہ کہ آپ اس پر کئے گئے جادو کو اللہ کے حکم سے توڑ کر رہیں گے، پھر آپ پانی منگوائیں اور اس پر مذکورہ آیات کے علاوہ

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۰۲، ۴۱ بار پڑھیں۔ پھر یہ پانی مریض کو دے دیں جسے وہ چند دنوں تک پیتا رہے اور اس سے غسل کرتا رہے۔

اور اگر جن یہ کہے کہ مریض جادو کے اوپر سے گزرا تھا یا اس کا کوئی کپڑا لے کر اس پر جادو کیا گیا ہے تو اس حالت میں بھی پانی پر مذکورہ آیات کو پڑھیں، پھر مریض کو اس سے پینے اور چند دنوں تک حمام سے باہر غسل کرنے کا حکم دیں، اس کے بعد سڑک پر اس پانی کو انڈیل دیں۔ پھر آپ جن کو مریض سے نکل جانے کا حکم دیں اور اس سے پختہ وعدہ لیں کہ وہ دوبارہ اس مریض کو نہ چھیڑے۔

ایک ہفتے کے بعد مریض دوبارہ آپ کے پاس آئے، آپ دوبارہ اس پر دم کریں، اگر اس کو کچھ بھی نہ ہو تو جان لیں کہ اس پر کیا گیا جادو اللہ کے فضل سے ٹوٹ چکا ہے، اور اگر مریض کو دوبارہ مرگی کا دورہ پڑ جائے تو یقین کر لیں کہ جن جس نے دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا ہے اور ابھی تک اس نے اس مریض کی جان نہیں چھوڑی۔ تب آپ اس سے سوال کریں کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں نکلا ہے؟ اور اس کے ساتھ نرمی سے نمٹیں، اگر وہ آپ کی بات مان لیتا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ اس پر قرآن مجید زیادہ سے زیادہ پڑھیں اور اسے ماریں، یہاں تک کہ وہ اس سے نکل جائے اور اگر مریض پر مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا۔ البتہ اسے سر درد محسوس ہوتا ہے تو اسے ایک گھنٹے کی ایک کیسٹ دیں جس میں آیت الکرسی کو ۵ بار پڑھا گیا ہو، تاکہ وہ اسے ایک ماہ تک روزانہ تین مرتبہ اپنے کانوں سے لگا کر سنے، ایک ماہ کے بعد وہ پھر آپ کے پاس آئے، آپ اس پر پھر دم کریں، امید ہے کہ اسے شفا ہو جائے گی، ورنہ قرآن مجید کی سورتیں (الصافات ۸ بار، یٰس ۶ بار، الدخان ۴ بار اور الجن ۹ بار) ایک کیسٹ میں ریکارڈ کر دیں۔ جسے مریض ۹ دن تک روزانہ تین مرتبہ سنے، انشاء اللہ اس طرح اسے شفا نصیب ہوگی، اگر پھر بھی اسے شفا نہ ہو تو کیسٹ سننے کی مدت میں اضافہ کر دیں۔

دوسری حالت مریض پر دم کے دوران مرگی کا دورہ تو نہیں پڑتا البتہ وہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو چکر آ رہے ہیں، جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی ہے اور شدید سر درد شروع ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں آپ مریض پر مذکورہ آیات والا دم تین بار کریں، اگر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے تو پہلی بار حالت والا علاج شروع کر دیں، اور اگر ایسا نہیں ہوتا اور سر درد وغیرہ میں کمی شروع ہو جاتی ہے تو چند ایام تک اسے ایسے ہی دم کرتے رہیں، انشاء اللہ اسے شفا نصیب ہوگی، اور اگر مریض کو افاقہ نہیں ہوتا تو:

(۱) ایک کیسٹ میں سورۃ الصافات ۸ مرتبہ اور آیت الکرسی ۵ مرتبہ ریکارڈ کر دیں اور مریض کو اسے روزانہ ۴ مرتبہ سننے کا حکم دیں۔

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ نماز با جماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

(۳) فجر کی نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کو ۱۷ دن تک روزانہ ۱۷ مرتبہ پڑھا کرے۔

یاد رہے کہ پہلے ۱۷ دنوں میں سر درد وغیرہ میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے گا اور ۱۷ دن کے آخر تک کوئی تکلیف باقی نہیں رہے گی، مریض ۱۷ دن کے بعد آپ کے پاس آئے تو اس پر پھر دم کریں، انشاء اللہ اس کی ساری پریشانی جاتی رہے گی اور اس پر کیا گیا جادو ٹوٹ جائے گا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پورے ۱۷ دن اس کے دردوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اسے کچھ بھی افاقہ محسوس نہ ہو، اگر ایسا ہو تو آپ اس پر پہلی حالت میں مذکورہ آیات والا دم کئی بار کریں، یقینی طور پر اسے مرگی کا دورہ شروع ہو جائے گا اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے گا، سو آپ اس کے ساتھ نمٹ سکتے ہیں جس طرح کہ پہلی حالت میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

تیسری حالت:

مریض کو دم کے دوران کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا، اگر ایسا ہو تو آپ اس سے اس کی بیماری کی علامات

دوبارہ پوچھیں، اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود نہ ہوں تو یقین کرلیں کہ اس پر نہ جادو کیا گیا ہے اور نہ یہ مریض ہے، البتہ مزید تاکید کے لئے آپ اس پر تین بار دم کرلیں۔

اور اگر جادو کی بیشتر علامات اس میں موجود ہیں اور آپ نے بار بار دم بھی کیا ہے، لیکن اس کے باوجود بھی اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا، اور ایسا بہت کم ہوتا ہے تو آپ:

(۱) اسے ایک کیسٹ میں (سورہ یٰس ۲ بار، الدخان ۳ بار اور الجن ۹ بار) ریکارڈ کردیں اور روزانہ تین مرتبہ اسے سننے کا مریض کو حکم دیں۔

(۲) مریض سے کہیں کہ وہ روزانہ سو بار استغفار کرے۔

(۳) اور "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کا ورد بھی کم از کم سو مرتبہ روزانہ کرے، ایک ماہ گزرنے کے بعد آپ اس پر پھر دم کریں، اور اس کے بعد وہی طریقہ اپنائیں جو پہلی دونوں حالتوں میں ذکر کردیا گیا ہے۔

تیسرا مرحلہ ..... علاج کے بعد:

اگر مریض کو اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے شفا دیدے تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ جس کی توفیق سے ایسا ہوا، اس کامیابی پر آپ کی عاجزی و انکساری میں اضافہ ہونا چاہئے، نہ یہ کہ آپ تکبر کا شکار ہوجائیں۔

فرمانِ الٰہی ہے۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں ضرور بالضرور اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو جان لو کہ میرا عذاب سخت ہے۔

شفایابی کے بعد اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ مریض پر جادو کردیا جائے، کیونکہ جادو کے پیشہ ور لوگوں کو جب معلوم ہوتا ہے کہ مریض کسی معالج کے پاس علاج کروا رہا ہے تو وہ جادوگروں سے اس پر دوبارہ جادو کردینے کا مطالبہ کرتے ہیں اس لئے مریض کو چاہئے کہ وہ علاج کے متعلق کسی کو کچھ خبر نہ ہونے دے اور درج ذیل کاموں کی پابندی کرے۔

(۱) نماز باجماعت پڑھنے کی پابندی کرے۔

(۲) گانے اور موسیقی وغیرہ سننا چھوڑ دے۔

(۳) ہر کام کرتے وقت "بسم اللہ" پڑھے۔

(۴) نماز فجر کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کا ورد روزانہ ۷ مرتبہ کیا کرے۔

(۵) روزانہ قرآن کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے اگر نہ پڑھ سکتا ہو تو تلاوت سنتا رہے۔

(۶) نیک لوگوں کے ساتھ اپنا اٹھنا بیٹھنا رکھے۔

(۷) سونے سے پہلے وضو کرلیا کرے اور آیت الکرسی ۹ بار پڑھ کر سوئے۔

(۸) اذکار صبح و شام کو پابندی کے ساتھ پڑھا کرے۔

باقی آئندہ

مصروفیات میں تناسب کا خیال رکھئے

مصروف اور بھرپور زندگی گزارنے کے لئے انسان کو اپنے آرام اور عیش کی کچھ نہ کچھ قربانی دینا پڑتی ہے، لیکن اگر ترقی اور کامیابی کے لالچ میں انسان اپنے اوپر خواب و خور یکسر حرام کرلے تو اس سے بالآخر نقصان ہوگا۔ اس کے برعکس ابتدا ہی میں مختلف مصروفیات کی حدود متعین کرلئے جائیں اور ان پر سختی سے عمل پیرا ہوا جائے، تو حسب ضرورت آرام کے لئے وقت با آسانی مل جاتا ہے۔ آج کل ٹیلیویژن وقت کے ضیاع کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن گیا ہے۔ ایک بار بیٹھ جائیں، تو پھر سارے پروگرام دیکھ کر ہی اٹھتے ہیں۔ اس طرح ہونے والے نقصان کے ازالے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنی دلچسپی چند منتخب اور پسندیدہ پروگراموں تک محدود کرلے اور ہر پروگرام دیکھنے سے پرہیز کرے۔ یہی بات کھیلوں کے شائقین اور کتابی کیڑوں پر صادق آتی ہے۔ اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ ان چیزوں کا اولین مقصد زندگی میں چاشنی اور رنگینی پیدا کرنا اور علم میں اضافہ کرنا ہے نہ کہ جسمانی صحت کو گھن لگانا اور برباد کرنا۔

ایڈز اور اس سے معاشرے کا بچاؤ

> ہندوستان میں ابھی تک تحقیق نہیں ہوئی کہ جس سے ایڈز کے مریضوں کی صحیح تعداد معلوم ہوسکے اور نہ ہی اسکی روک تھام کے لئے کوئی احتیاطی تدابیر کے عمل درآمد پر کوئی پیش رفت ہوئی

ایڈز AIDS مختصر رمزی نام ہے IMMUNE ACQUIRED DEFICIENCY SYNDROME کا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ایسی بیماری جو انسان میں جراثیم کے حملے سے دفاع کرنے کی صلاحیت ختم کرتی ہے جس سے انسان کئی ذہنی اور جسمانی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ AIDS کی بیماری HIV سے پھیلتی ہے۔ یعنی HUMAN IMMUNODEFIECIENCY VIRUS۔ ایڈز زیر تحقیق سے پہلے کچھ لادینی مفکروں کا یہ اعتراض تھا کہ جب اسلام ایک فطری دین ہے تو یہ آزاد جنسی تعلقات کو کیوں منع کرتا ہے۔ لیکن آج کا ڈاکٹر اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ آزاد جنسی تعلقات سے معاشرے میں بہت تیزی سے AIDS جیسی خطرناک بیماری وبا کی طرح پھیلتی ہے۔ لہٰذا جو عمل معاشرے کو تباہ کرے وہ یقیناً غیر فطری ہے۔ اس ہی لئے اسلامی معاشرے میں لوگوں پر یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ غیر فطری آزادیوں کے خلاف جہاد کرکے معاشرے کو AIDS جیسی خطرناک بیماری کی قید سے آزاد رکھیں۔

اللہ کے حکم کے مطابق معاشرتی سطح پر پابندیاں نافذ کرنے سے بہت فائدے ہوتے ہیں کہ پابندیوں سے کم ظرف بھی کچھ نہ کچھ برائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ خدا ناخواستہ اگر ماحول بگڑ جائے تو انسان کو بھٹکتے کتنی دیر لگتی ہے۔ قرآن کی سورۃ الشورہ کی ۲۷ ویں آیت پر غور کریں کہ اس قرآنی آیت کے مفہوم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر اللہ مسلمانوں کو ہر چیز کی رسائی زیادہ دے دیں تو وہ ان وسائل و آسائش میں کھو کر دنیا میں بغاوت کریں۔ لیکن یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے خاطر ناپ تول کر دیتا ہے اور اس ناپ تول کے اسباب اس ہی کو معلوم ہیں جو ہر ذرّے کی اور ہر بندے کی خبر رکھتا ہے۔ اور وہ غیب کا جاننے والا ہے۔ بے شک ہر قرآنی آیت کے مفہوم بہت وسیع ہوتے ہیں۔ اگر لکھنے لگ جائیں تو اللہ فرماتا ہے کہ سمندروں جتنی سیاہی بھی ختم ہوجائے گی۔ لیکن قرآن کی تفسیر ختم نہیں ہوگی (۳۱، ۲۷) مختصراً اگر ہم اس آیت کو اس مضمون کے موضوع کی اعتبار سے دیکھیں تو ہمیں سورہ الشورہ کی ۲۷ ویں آیت کے پہلو اور بھی سمجھ میں آسکتے ہیں۔

امریکہ، یورپ وسطی، افریقہ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جاپان، برما، تھائی لینڈ اور بھارت میں بڑھتی ہوئی ایڈز کی بیماری اسلامی ملکوں کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے کہ اگر مسلمانوں نے قرآنی احکام کی پابندی نہ کی تو یہ وبا یہاں بھی تیزی سے پھیل سکتی ہے۔ لواطت اور زنا کی ممانعت قرآن میں واضح طور پر بیان کی گئی ہے۔ یہ اور دوسری قسم کی برائیوں سے سورۃ النور میں اللہ تعالیٰ نے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر بتائی ہیں اور اس ہی لئے اس سورۃ کی پہلی آیت میں ہی بیان کردیا کہ یہ (ایک) سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا اور اس کے احکام کو) فرض کردیا اور اس میں واضح المطالب

آئیں نازل کیں تاکہ تم (غور کرو) اور یاد رکھو (۲۴،۱)

جنوری ۱۹۸۹ء تک ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (WHO) کو تقریباً ۷۵۰۰۰ ایڈز کے مریض رپورٹ ہوئے جس میں سے ۵۰۰۰۰ ہزار امریکہ ہی کے تھے۔ مگر WHO کی دسمبر ۱۹۹۲ء کی رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ایک ملین (1.M) سے زیادہ لوگ وائرس میں مبتلا ہیں اور دنیا بھر میں تقریباً ۱۳ ملین (۱۳.M) سے زیادہ ہیں۔ یورپ میں تقریباً ۸۲۰۰۰ جو پچھلے کے مقابلے ۲۶ فیصد بڑھا ہے۔ WHO کے ماہرین کے مطابق آئندہ سات آٹھ سال میں تعداد ۱۵.M تک پہنچ سکتی ہے۔ کہ آئندہ تعداد میں پیدا ہوتے والی نسل یہ مرض پیدائش میں ہی ساتھ لائے گی۔ خاکہ (۱) میں کمپیوٹر ماڈل کو دیکھئے جس میں صرف یوگینڈا کی صورت حال ہے اس میں زیادہ مریض ۲۰ اور ۳۰ سال کے درمیان ہیں اور دس سال سے ایک مہینہ تک کے بچے جو یہ مرض ولدیت سے پیدائش میں ساتھ لائے ہیں۔ انڈین ماہرین کے مطابق ۲.M بھارتی وائرس میں مبتلا ہیں جو آٹھ سال میں بڑھ کر دس ملین ہو جائے گی ہندوستان میں ابھی تک تحقیق نہیں ہوئی کہ جس سے ایڈز کے مریضوں کی صحیح تعداد معلوم ہو سکے اور نہ ہی اس کی روک تھام کیلئے کوئی احتیاطی تدابیر کے عمل درآمد پر کوئی پیش رفت ہوئی۔ ماہرین ابھی تک کمپیوٹر کے باوجود کوئی ایسا MATHMATICAL MODEL نہیں بنا پائے جو AIDS کے اتار چڑھاؤ کو سمجھ سکے اور ویسے بھی اس کے نئے جراثیم کے بڑھنے کی اوسط و تناسب معلوم کرنے کے لئے مریضوں کے علاقوں میں جنسی تعلق کی نوعیت اور ان کی ملاقاتوں کی تعداد اوقات کا تناسب بھی معلوم کرنا ہوگا۔ جو مشکل کام ہے کہ یہ فعل نجی اور ذاتی معاملہ ہے۔ کوئی اس میں مداخلت نہیں برداشت کرے گا۔

امریکہ میں تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ AIDS کا مرض تین قسم کے گروپ سے پھیل رہا ہے۔ خاکہ (۲) میں ان گروپ کی اوسط ظاہر کی ہے۔ ایک گروپ تو ہے ہم جنسی تعلق کے مرتکب مریض مرد حضرات کا جن کی تعداد ۱۹۸۲ء سے ۱۹۹۱ء تک بڑھ کر سات ہزار کے قریب ہو گئی اور دوسرے گروپ میں ہیں نشہ آور دوائیاں استعمال کرنے والے اور ان کے مختلف العناصر جنسی ساتھی جن کی تعداد بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ تیسری تعداد ایڈز کے مریض کو پھیلانے والی طوائف اور ان کے مرد گاہکوں کی ہے اور ایسی عورتوں کی جن کی ناجائز دوستی کئی غیر

> **ایڈز وائرس دماغ کے ان مفید کارکنوں کو جو دماغ و دل اور جسم و اعضا کے پیغام رساں ہوتے ہیں تباہ کر کے انسان کو نفسیاتی و جسمانی طرح طرح کی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا کر کے دو یا دس سال کے اندر اندر مار دیتا ہے**

مردوں سے بیک وقت ہے۔ جس سے عام آبادی میں مرض پھیلنے کے امکانات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ خاکہ (۲) میں موجود یہ تین گروپ ہی زیادہ اس مرض کو پھیلا رہے ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ ہی تین اقسام معاشرے کو تباہ کر رہی ہیں۔ قرآن حکیم کا معجزہ دیکھئے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی بہتری کے لئے ان گناہوں سے معاشرے کو منع فرما رہے ہیں۔

سائنس دانوں نے ایڈز کے خلاف دوائیاں بنانے میں وسطی افریقہ کے غریب باشندوں پر بڑی تحقیق کی جہاں ایڈز کے ۲۰۰ سے زیادہ مختلف VIRUS دریافت ہوئے اور ایک ہی مریض میں ۹ سے زیادہ مختلف اقسام اور کئی میں ۱۷ سے زیادہ مختلف اقسام۔ ایڈز وائرس کی ایسی صلاحیت کہ وہ ہر اینٹی باڈی کے خلاف خود کو بدل کر اپنا دفاع کر لیتا ہے۔ اس مرض کے علاج میں مشکل ڈال رہی ہزاروں گنا بڑے ایڈز وائرس کے خلاف جو بھی ANTIBODY بھیجی جائے وہ اپنے خلاف میں پروٹین کی نئی نئی جڑ پیدا کر لیتا ہے مختلف اقسام کے اینٹی باڈی کے حملے کے مطابق۔ ہر دو دن میں ایڈز وائرس اپنے خلاف میں تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ اتنی جلدی ان تبدیلیوں کی تحقیق و شناخت کر کے ان کے خلاف اتنی جلدی جلدی دوائیاں ایجاد کر کے مریض کو دیتے رہنا ابھی ناممکن ہے۔ ہو سکتا ہے اس کا علاج دریافت ہو جائے مگر برائی سے برائی ہی جنم لیتی ہے۔ مصلحت کے تحت پابندی کے امتحان کیواسطے قدرت نے بھی انسان کے اندر اس جراثیم کے خلاف دفاع کرنے کی صلاحیت نہیں ڈالی اور بندے کو ہدایت دیدی کہ فلاں برائی کے قریب مت جانا کہ وہ فلاح پا سکے۔

ایڈز وائرس برے ماحول کی پیداوار ہے لہٰذا انسانی جسم کے نظام میں تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اللہ نے انسانی جسم میں جراثیم سے دفاع کرنے کا ایک نظام بنایا ہے۔

اس نظام کو تحقیق کرنے والوں نے IMMUNE SYSTEM بنایا ہے کہ جس کے بارے میں تھوڑے کا بھی تھوڑا ابھی معلوم نہیں ہوا۔ لیکن یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایڈز وائرس امیون سسٹم میں جراثیم کھانے والے مفید ٹی سیلز (T-CELLS) اور میکر و فیج سیلز (MACROPHAGES) تباہ کر کے انسان کے جراثیم سے دفاعی نظام (IMMUNESYSTEM) کو تباہ کر دیتا ہے اور اس طرح ایڈز وائرس دماغ کے ان مفید کارکنوں کو جو دماغ و دل اور جسم و اعضا کے پیغام رساں ہوتے ہیں تباہ کر کے انسان کو نفسیاتی و جسمانی طرح طرح کی لا علاج بیماریوں میں مبتلا کر کے دو یا دس سال کے اندر اندر مار دیتا ہے۔

وائرس میکر و فیج کے اندر تھیلیوں میں چھپا رہتا ہے جو ویکیولز (VACUOLES) کہلاتی ہیں۔ ویکیولز میں وائرس (IMMUNESYSTEM) کے دفاع سے چھپ کر محفوظ رہتا ہے اور اپنی خوب افزائش نسل کرتا ہے۔ وائرس شدہ میکر و فیج دماغ، تلی، کھال، پھیپھڑے اور دوسرے اعضا میں بھی وائرس لے جاتے ہیں۔ اور دوسرے صحت مند میکر و فیج یا ٹی سیلز میں فیوز ہو کر بھی وائرس کی ان میں سرایت کرا دیتا ہے۔ اور خود انفیکشن سے پھٹ کر وائرس کو خون میں بکھرا دیتا ہے۔ جہاں سے وائرس دوسرے سیلز میں پھیل جاتا ہے۔ گویا حفاظتی میکر و فیج بگڑ کر ٹروجن ہارس (TROJANHORSE) کا کام کر رہا ہے کہ خطرناک دشمنوں کو انسانی جسم کے قلعے کے اندر حساس نظام کو کھوکھلا کرنے کے لئے پھیلا رہا ہے۔ غور کریں تو جسم میں یہ بغاوت جسم کے بادشاہ اور وزیر یعنی دل و دماغ کی غفلت سے ہوئی۔

ایڈز کے ۱۴ دوائیوں میں سے AZT مقبول ہوئی مگر اس کے دوررس نتائج غیر یقینی ہیں۔ ہم جنسی تعلق کے مرتکب مرد حضرات میں ایڈز کی پھیلنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پچاس فیصد ہم جنسی تعلق رکھنے والوں میں یہ مرض پھیل رہا ہے۔ اس کیس میں مریض کو AZT دوائی دی گئی پانچ سال تک مریض کے ظاہری رویہ میں مرض کے آثار نظر نہیں آئے مگر لیب ٹیسٹ سے معلوم ہوا کہ اس ——— ASYMPTOMATIC حالت میں جو کہ وائرس کے لئے ——— INCUBATION PERIOD ثابت ہوئی CD4 سیلز کی تعداد کم ہوتی رہی اور وائرس ایک دم چھٹے سال عروج پر پہنچ گیا۔

ہر دوائی اور تجربہ کی ناکامی کے بعد اور AIDS کی ——— UNPREDICTABLE نشو و نما کی بنا پر ماہرین اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سلیقہ ایجوکیشن اس موضوع پر دینی ضروری ہے اس تعلیم کو پوسٹرز و ڈیو فلم کامک اور دوسرے میڈیا سے پیش کیا جا رہا ہے جس پر 1.5 BILLION ڈالرز لاگت آئی اور WHO کے مطابق اس میں سے صرف ۶ فیصد تیسری دنیا کے ممالک پر خرچ کیا گیا جہاں یہ مریض ۸۰ فیصد ہیں۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس!

یورپ اور امریکہ میں کافی تعداد ایڈز وائرس کے خوف میں نفسیاتی مرض میں مبتلا ہے۔

مگر اتنی مہنگی تعلیم میں مغرب پھر غلطی کر رہا ہے کہ نوجوانوں کے ——— AIDS سے بچاؤ کے لئے یہ بتانا کہ وہ کب اور کہاں اور کیسے جنسی تعلق رکھیں۔ اس سے مستقبل میں جب نئی بیماریاں سامنے آئیں گی۔ تو وہ نئے مرہم ایجاد کرنے کے چکر میں لگ جائیں گے۔ اس کے برعکس اگر ہم قرآنی احکام کی پابندیاں کریں تو AIDS کیا تمام بیماریاں جڑ سے کٹ جائیں۔ قرآن میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

"اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں سے (یا کنیزوں سے) جو ان کی ملک ہوتی ہیں کہ (ان سے مباشرت کرنے سے) انہیں ملامت نہیں۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی) حد سے نکل جانے والے ہیں" (۲۳، ۵، ۷)

"اور زنا کے پاس نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے"۔ (۱۷، ۳۲)

"اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کیں ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے لوگ ہو" (۲۶، ۱۲۵، ۱۶۶)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جن برائیوں سے انسانوں کو منع کیا ہے اس کی مکمل فہم ابھی انسان کو پوری طرح معلوم ہی نہیں ہے۔ لیکن کچھ باتیں سامنے آ رہی ہیں جن میں سے ایک ایڈز کی برائی بھی ہے جس سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے کہ اگر بغیر ایچ آئی وی کے ٹیسٹ کرائے اگر کسی کا خون ایک مریض کے منتقل کیا جائے اور اس خون میں واقعی یہ وائرس

ہوا تو وہ مریض بغیر زنا کے مرتکب ہوئے ایڈز کے مرض میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور معاشرہ اس شریف کو شک کی نگاہ سے دیکھتا رہے گا۔ شاید اس ہی لئے قرآن میں اللہ نے یہ بھی فرمایا جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (۱۹،۲۴)

اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں کو بدکاری کا عیب لگائیں اور اس پر چار گواہ نہ لائیں تو ان کو اسّی درّے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکار ہیں۔ ہاں وہ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی حالت "سنوارلیں تو اللہ (بھی) بخشنے والا مہربان ہے۔ (۲۴،۵،۴)

جدید سائنس PSYCHONEUROIMMUNOLOGY (PNI) کے ماہر بتلاتے ہیں کہ دل سے منسلک GLAND.THYMUS کا جسم کو جراثیم سے دفاع کرانے میں بہت بڑا حصہ ہوتا ہے سیلز میکروفیج اور دماغ کے درمیان جراثیم کے خلاف جنگ میں اہم کام انجام دیتے ہیں لیکن اگر انسان غمگین اور وہم اور وسوسوں کا شکار ہو جائے تو میکروفیج اور دوسرے دفاعی سیلز اپنا کام سہی انجام نہیں دیتے کہ دل دماغ میں بھی ان کی امداد نہیں کرپاتا اس طرح جراثیم کا حملہ فتح یاب ہو کر مریض کو تباہ کر دیتا ہے۔ PNI کے ماہرین کے سروے کے مطابق یورپ اور امریکہ میں کافی تعداد ایڈز وائرس کے خوف میں نفسیاتی مرض میں مبتلا ہیں۔

"کیا ان کے دلوں میں مرض (روگ) ہے۔ یا دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ بے انصافی کرے گا ان پر اللہ اور اس کا رسولؐ کچھ نہیں وہی لوگ بے انصاف ہیں ایمان والوں کی بات یہی تھی (ہے) کہ جب بلائے ان کو اللہ اور رسولؐ کی طرف فیصلہ کرنے کو ان میں تو کہیں ہم نے سن لیا اور حکم مان لیا اور اس میں انہی کا بھلا ہے۔ اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور اس کے رسول ؐ کے اور ڈرتا رہے اللہ سے اور بچ کر چلے اس سے سو وہی لوگ ہیں مراد کو پہنچنے والے" (النور ۵۲،۵۰)

ہر دور کے واقعات وتحقیق قرآن حکیم کی کسی آیت کی تفسیر کو سمجھانے میں مزید مثال بن کر سامنے آجاتے ہیں۔ مثلاً اس آیت کو دیکھئے اس میں آج کے انسان کو یوں محسوس ہوگا جیسے اللہ ایمان والوں کو ایڈز جیسی بیماری سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔

بدکار مرد نہیں نکاح کرتا مگر عورت بدکار سے یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہیں کرتا مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ حرام ہوا ہے ایمان والوں پر (۲۴،۳)

نیچے دی گئی آیات پر غور کریں تو یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ اخلاقی قدروں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ بدکاروں کی سزا کا مقصد AIDS کی بیماری کو جنم لینے سے پہلے ہی ختم کرنا مقصود ہے۔ مفسرین کے مطابق نیچے دی ہوئی ان آیات میں دو ہم جنس عورتوں کی آپس میں بدکاری کی سزا مختلف ہے دو ہم جنس مردوں کی بدکاری سے کہ شاید ان سے مرض پھیلنے کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے تو لہٰذا اسی حساب سے سزا رکھنا مقصود ہو شاید ان آیات کو دیکھیں۔

• تمہاری عورتوں میں سے جو بدکار ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو اس فعل کا ارتکاب کریں ان دونوں کو تکلیف دو، پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ ہاں یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلدی ہی توبہ کرلیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو برے کام کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ ان کے لئے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے"۔

(سورۃ النساء ۱۵ سے ۱۸ تک)

سورۃ الشعراء کی ۱۶۰ سے لے کر ۱۷۲ ویں آیات میں اور دوسری آیات میں اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کی تباہی کے اسباب بیان کئے علامتی انداز میں اب اس کی تفصیل تحقیق میں جاننا اور تفسیر کرنا علماء کا کام ہے۔ آج کا معاشرہ AIDS سے جس طرح تباہ ہو رہا ہے اس کو علامتی انداز میں بیان کرنے کا تصور تو کوئی

مستقبل کا احساس شخص ہی کچھ کر سکیگا لیکن یہ بات اس سے سمجھ میں آتی ہے کہ معاشرہ خود اپنی برائیوں سے اپنے لئے عذاب پیدا کرتا ہے۔ قوم لوط سے متعلق قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کے بیان کی علماء نے جو تفسیر لکھی اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ لواطت اور بدکاری میں قوم لوط حد سے گزر گئی باوجود پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام کے منع کرنے کے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو زلزلے اور پتھروں کی بارش میں غرق کر دیا۔ آج کا انسان اس میں ایک مصلحت اور بھی محسوس کرتا ہے کہ بہتر ہوا کہ یہ قوم زلزلے میں دفن کر دی گئی کہ ان کی اس برائی سے دوسری قومیں بھی متاثر ہو سکتی تھیں اور AIDS وبا کی طرح پھیل جاتی اور آنے والی کئی نسلوں کو تباہ کر سکتی تھی۔

جدید سائنس PALEOPATHOLOGY کے ماہرین قدیم ترین ان لاشوں کی تحقیق کر رہے ہیں جو دلدل، لاوے یا دوسری زمینی نمکیات میں حادثاتی طور پر محفوظ ہو گئیں قدرت کا کمال دیکھئے کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے کی کچھ لاشیں بھی محفوظ ملیں ہیں اور کئی فرعون وغیرہ کی بھی لاشیں عجائب گھروں میں موجود ہیں اور جن سے سرونٹی برابر کھال، گوشت، یا ہڈی وغیرہ کاٹ کر مائیکروسکوپیک تحقیق سے قدیم بیماریوں کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ تقریباً تین ہزار سال پرانی مصر کی ایک عورت کی لاش میں ہڈی میں جمے خون کے SCANNING ELECTRON MICROSCOPY کے ذریعے خون کے خاص سفید سیلز LYMPHOCYTES کی کئی ہزار گناہ بڑی تصویریں بنائیں کہ یہ سیلز جو مختلف جراثیم کے خلاف مختلف اینٹی باڈیز بناتے ہیں۔ جن کے آثار سے قدیم بیماریاں اور وبا سے متعلق معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ان قدیم بیماریوں اور وبا سے متعلق معلوم کیا جا سکتا ہے۔ ان قدیم نیم فوسائٹ میں برش جیسے مائیکرو ولس (MICROVILLOUS) واضح ہیں جہاں ایڈز اور دوسرے وائرس وغیرہ کے آثار تلاش کئے جا سکتے ہیں۔

ماہر آثار قدیمہ کے مشاہدے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ زلزلے میں حادثاتی طور پر کچھ جاندار ایسی جگہ محفوظ ہو جاتے ہیں جہاں لاوا یا تو ٹھنڈا ہونے کو ہوتا ہے یا کوئی اور وجہ ہوتی ہے۔ ایسی لاشیں قدیم شہر پومپے سے بھی ملی ہیں اور ... ہم ہزار سال پرانی قدیم ہڈیاں نومیرا، بابیدھ دھرا اور شمالی افریقہ کے دوسرے قدیم مقامات سے بھی ملی ہیں جہاں پیغمبروں کے زمانے کے قدیم شہر آباد تھے۔ اگر تحقیق کی جائے تو شاید بحیرۂ مردار کے اندر جنوبی حصے میں یا اس کے آس پاس صحرا میں قوم لوط کے زلزلے شدہ قدیم تباہ شہر کے آثار میں شاید کوئی ایسی لاش مل جائے جس کی ہڈی یا کوئی اور TISSUE وغیرہ محفوظ ہو آج کے کسی ماہر PALEODAATHOLOGY کی دلچسپی کے لئے کہ وہ ان میں ایڈز کی بیماری کے آثار دیکھ سکے۔

محنت کے ساتھ آرام بھی ضروری ہے

کام کرنے اور خاص طور پر زیادہ کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کو کام کرنے کا صحیح طریقہ معلوم ہو۔ زیادہ کام کے لئے، جس میں وقت بھی زیادہ درکار ہوتا ہے جسمانی اور دماغی قوت بھی زیادہ صرف ہوتی ہے، اپنی صحت کے ساتھ انصاف کرنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کو تھکن کا احساس ہر وقت رہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے کاموں کو ذہن سے ہم آہنگ نہیں کر سکے ہیں، زیادہ کام کرنے سے جسم ضرور تھک جاتا ہے۔ لیکن کام کی تکمیل کے بعد جو ذہنی سکون اور خوشی حاصل ہوتی ہے، وہ باآسانی اس تکان کا بدل بن سکتی ہے۔ جو لوگ کام ختم کر لینے کے بعد ایسی تھکن محسوس کرتے ہیں، وہ چاہے جسم کو آرام دے لیتے ہوں لیکن دماغ کو آرام نہیں دیتے۔ ایسے لوگ ذمہ داریوں کے احساس کی وجہ سے ہر وقت کاموں ہی کے متعلق سوچتے رہتے ہیں، اور ذہن کو کسی وقت کام کے بار سے آزاد نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ذہن کا جائزہ لیں اور کام کا ہوا دماغ سے نکال دیں۔ کام کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو، آرام ضروری ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ہر وقت سوچتے نہ رہیں دن رات میں کچھ حصہ ایسا ضرور نکال لیجئے جس میں آپ کام کی کوئی بات نہ سوچیں، تنہائی میں اپنے جسم اور دماغ کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں اور دماغ کو عادی بنائیں کہ اس وقفہ میں وہ تفریح اور دلچسپی ہی کی باتوں کی طرف متوجہ رہے۔ یہ وقفہ چاہے کتنا ہی کم ہو، لیکن ہونا ضرور چاہئے۔

قسط ۱۰

بدروحوں کا بسیرا

"اقبال بھائی! اس مرتبہ چھٹیاں گزارنے کہاں جانا چاہیے؟" کامران نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے اقبال سے پوچھا۔ پچھلی مرتبہ پہاڑوں پر چھٹیاں گزارنے کا بہت مزہ آیا تھا کیا خیال ہے اس مرتبہ پھر وہیں چلیں؟ اقبال نے کامران کے سوال کا جواب دیا۔

نہیں اقبال بھائی! اس مرتبہ کہیں اور جانا چاہیے شازیہ نے چائے کی چسکی بھرنے کے بعد کہا۔ ہاں شازیہ ٹھیک کہتی ہے اس مرتبہ کہیں اور جانا چاہیے۔ کامران نے شازیہ کی بات کی تائید کی۔

اقبال بھائی کچھ دیر سوچنے کے بعد بولے۔ چلو ٹھیک ہے لیکن یہ بھی تو بتاؤ کہ آخر جائیں کہاں؟

یہ سوچنا پڑے گا۔ شازیہ نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔ اقبال کامران اور شازیہ تینوں بہن بھائی تھے۔ اقبال کی عمر بائیس سال، کامران کی انیس سال اور شازیہ کی اٹھارہ سال تھی۔ اقبال سیکنڈ ایئر کا اسٹوڈنٹ تھا اور کامران گیارہویں جماعت میں پڑھتا تھا جبکہ شازیہ دسویں جماعت میں پڑھتی تھی۔ ان کے والد نعمان صاحب ایک اخبار کے ایڈیٹر تھے۔ یہ اخبار ان کا اپنا ہی تھا۔ ان تینوں کی والدہ ایک سلیقہ شعار گھریلو عورت تھیں۔ اس وقت وہ تینوں شام کی چائے پینے میں مصروف تھے اور عنقریب آنے والی اسکول اور کالج کی چھٹیوں کے بارے میں پروگرام بنا رہے تھے۔

"شازیہ! تم سوچتے ہوئے کوئی بہت بڑی فلسفی لگتی ہو" کامران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور تم ہنستے ہوئے کوئی جوکر لگتے ہو شازیہ نے چڑ کر کہا اور تم چڑتی ہوئی بالکل ہری مرچ لگتی ہو۔ کامران نے شازیہ کی بات کا برا نہ مانتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"ابھی بتاتی ہوں تمہیں۔ شازیہ کرسی سے اٹھنے لگی تو اقبال نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا شازیہ کامران مذاق کر رہا ہے"۔

ابھی میں ان کو مذاق کا مزا چکھا دیتی ہوں۔ شازیہ نے منہ بنا کر گرم لہجے میں کہا۔ اچھا بابا میں تم سے معافی مانگتا ہوں۔ کامران نے ہنس کر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ اچھا چلو چھوڑو یہ جھگڑا۔ اور یہ سوچو کہ اس مرتبہ چھٹیوں میں کہاں جائیں۔ اقبال نے کہا۔ اس مرتبہ انجم خالہ کے گھر گاؤں چلتے ہیں۔ کامران نے کہا۔

ہاں ٹھیک رہے گا۔ اقبال نے کہا پھر وہ شازیہ کی طرف دیکھ کر بولا۔ تمہارا کیا خیال ہے شازیہ؟ ہاں ٹھیک ہے۔ شازیہ نے بھی کامران کی رائے کو پسند کیا پھر کچھ دیر بعد وہ بولی "لیکن ہمیں ان پرانے کھنڈرات سے دور رہنا ہوگا جہاں ہم پچھلی مرتبہ جانے کی سوچ رہے تھے۔

اوہو شازیہ! تم خوامخواہ ان کھنڈرات سے خوفزدہ ہو۔ کامران نے کہا۔ خوفزدہ ہونے کی بات ہے۔ وہاں پتہ نہیں آسیب بھوت پریت اور نہ جانے کیا کچھ ہے اور پھر وہاں سے دو آدمیوں کی ادھڑی ہوئی لاشیں بھی تو مل چکی ہیں۔

"یہ سب جھوٹ ہے میں اس بات کو نہیں مانتا یہ سب لوگوں کی اڑائی ہوئی باتیں ہیں۔ کامران بولا۔ تو پھر وہ لاشیں کس کی تھیں؟ شازیہ نے بھنوئیں سکیڑ کر پوچھا۔

میرا تو خیال ہے کہ کھنڈرات میں جرائم پیشہ لوگ رہتے ہیں انہوں نے گاؤں والوں کو خوفزدہ کیا ہوا ہے تاکہ کوئی اس طرف نہ آئے اور وہ لاشیں یقیناً ان کے دشمنوں کی ہوں گی۔ جنہیں انھوں نے قتل کرا دیا ہوگا۔ کامران نے کہا پھر کچھ دیر بعد وہ اقبال کی طرف دیکھ کر بولا۔ اقبال بھائی! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

دیکھو کامران! تمہاری بات درست بھی ہو سکتی ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس دنیا میں بدروحوں جن بھوتوں اور آسیب کا وجود ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے۔

کہ واقعی ان کھنڈرات میں کوئی بدروح وغیرہ ہو۔

اقبال کی بات سن کر شازیہ اور کامران کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر کامران بولا۔ دیکھئے اقبال بھائی! میں تو بدروحوں اور آسیب وغیرہ پر یقین نہیں رکھتا اچھا آپ یہ بتائیں کہ کیا پوری زندگی میں آپ نے کوئی بدروح دیکھی ہے۔

اقبال کامران کی بات سن کر مسکرایا اور بولا۔ میں نے تو نہیں دیکھی لیکن دنیا کی تاریخ اور واقعات بتاتے ہیں کہ بدروحوں وغیرہ کا وجود ہے۔

میرے خیال میں تو وہ سب واقعات بھی فرضی ہیں۔ کامران نے کہا۔

اچھا تو پھر تم اس مرتبہ کھنڈرات میں جاکر دیکھ لینا کہ وہاں جرائم پیشہ لوگ ہیں یا بدروح۔ شازیہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

مجھے وہاں جاکر دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرے سامنے ہی بدروح موجود ہے کامران نے ہنستے ہوئے کہا۔

میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔ شازیہ نے غصے سے کہا اور کرسی سے اٹھنے لگی۔

ارے ارے شازیہ کیا کر رہی ہو۔ دیکھو کامران مذاق کر رہا ہے۔ تم بیٹھو اور سنو میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔ اقبال نے شازیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شازیہ کرسی پر بیٹھ گئی اور تجسس سے بولی۔ کیا آئیڈیا ہے؟

دیکھو بھئی یہ بات تو طے ہے کہ ہم تینوں کسی بدروح، آسیب یا بھوت پریت سے نہیں ڈرتے کیوں نہ اس مرتبہ ہم کھنڈرات میں جاکر پتہ لگائیں کہ وہاں جرائم پیشہ لوگ ہیں یا بدروحیں؟

میں تو نہیں جاؤنگی۔ یہ شازیہ نے کچھ گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر کامران ہنس پڑا اور بولا۔ اس کا مطلب ہے کہ اقبال بھائی نے یہ غلط کہا ہے کہ ہم تینوں بدروحوں اور آسیب سے نہیں ڈرتے۔

یہ بات نہیں ہے۔۔۔ میں کسی بدروح یا آسیب سے نہیں ڈرتی۔ شازیہ نے کہا۔

تو پھر کھنڈرات میں جاتے ہوئے کیوں ڈر رہی ہو؟ کامران نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔

اس لئے کہ خدانخواستہ ہم تینوں کو کسی بھی وجہ سے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ شازیہ نے جواب دیا۔

اگر ہم ہمت اور حوصلے سے کام لیں تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اس سے ایک فائدہ ہو سکتا ہے یہ اقبال نے کہا۔

کیا فائدہ؟ کامران اور شازیہ ایک ساتھ بولے۔

اگر ہم لوگ واقعی کھنڈرات کی حقیقت جاننے میں کامیاب ہوگئے تو ہمیں بہت عزت ملے گی اور اگر وہاں جرائم پیشہ لوگ ہوتے اور ہم انہیں گرفتار کروانے میں کامیاب ہوگئے تو ہمیں انعامات بھی ملیں گے اور ابو کا سر فخر سے بلند ہو جائے گا۔

میں آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ کامران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

اگر آپ دونوں کا یہی فیصلہ ہے تو میں بھی آپ لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں۔ شازیہ نے کہا ابھی اس نے مزید کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ان کی امی ان کے پاس آگئیں اور بولیں۔

بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ اقبال، کامران اور شازیہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں بتادیا کہ کھنڈرات کے بارے میں امی کو کچھ نہ بتایا جائے۔

ہم لوگ اس مرتبہ کی چھٹیاں گزارنے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ اقبال نے امی سے کہا۔

چھٹیوں کے بارے میں کیا بات ہو رہی تھی امی نے کرسی پر بیٹھ کر پوچھا اور چائے کے برتن سمیٹنے لگیں۔

ہم لوگ سوچ رہے تھے کہ اس مرتبہ چھٹیاں کہاں گزارنی چاہئے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مرتبہ ہم لوگ انجم خالہ کے گاؤں جائیں گے۔ کامران نے امی کو بتایا۔

یہ تو بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم لوگوں نے اچھا ہے انجم اور اس کے گھر والوں سے ملاقات ہو جائے گی۔ امی نے کہا اور چائے کے برتن اٹھا کر چلی گئیں۔ ان کے جانے کے بعد اقبال دھیمی آواز میں بولا۔

تم لوگوں نے اچھا کیا کہ امی کے سامنے کھنڈرات کی کوئی بات نہیں چھیڑی ورنہ شاید وہ سوچتیں کہ ہم لوگ گاؤں جائیں یا نہیں۔

کامران بولا۔ ارے اقبال بھائی! آپ نے کیا ہمیں بیوقوف سمجھا ہے کہ ہم امی کے سامنے کھنڈرات کی بات کر دیتے۔ میرے بارے میں تو اقبال بھائی کو پہلے ہی معلوم ہے کہ میں بیوقوف نہیں ہوں البتہ انہیں تم پر شک ہے کہ۔۔

شازیہ نے ہنستے ہوئے کامران کی طرف دیکھ کر کہا۔

کامران نے شازیہ کی بات کا برا نہیں مانا اور ہنس کر بولا۔ تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ اقبال بھائی کو مجھ پر شک ہے کہ کہیں میں بیوقوف تو نہیں ہوں چلو یہ تو خیر کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن انہیں تم پر بھی ایک شک ہے۔ وہ کیا شازیہ جلدی سے بولی۔

وہ یہ کہ کہیں تم مینٹل تو نہیں ہو —— اور مجھے تو ویسے بھی پاگلوں سے بہت ڈر لگتا ہے —— نہ جانے کس وقت پتھر اٹھا کر مار دیں۔ کامران ہنستے ہوئے بولا۔

شازیہ کامران کی بات پر چڑ گئی اور بولی تم نے مجھے پاگل کہا۔ ابھی تمہیں پاگل بن کر دکھاتی ہوں —— ابھی پتھر مار کر تمہارا سر پھوڑتی ہوں۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اسے دیکھکر کامران قہقہے لگانے لگا اور بولا۔

ابھی تک تو صرف شک تھا کہ تم پاگل ہو لیکن اب تو یقین ہو گیا ہے کہ۔

کامران کی چھیڑ چھاڑ دیکھ کر اقبال کو بھی ہنسی آگئی۔ اس نے شازیہ کو پکڑا اور کرسی پر بٹھاتے ہوئے بولا۔ شازیہ تم غصہ نہ کیا کرو بلکہ کامران کی طرح جملوں سے مقابلہ کیا کرو دیکھو وہ اچھے اچھے جملے بول کر تمہیں غصہ دلاتا ہے اور تم اسے مارنے کو دوڑتی ہو۔

اچھا بھئی غصہ تھوک دو۔ مجھے معاف کر دو۔ اب نہیں کروں گا۔ تم سے مذاق۔ کامران نے دونوں کان پکڑ کر کہا۔

کامران تم شازیہ کو غصہ مت دلایا کرو یار اقبال نے کامران کو مصنوعی ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔

جی بہتر اقبال بھائی۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ کامران نے دونوں ہاتھ باندھ کر مودبانہ انداز میں کہا۔ پھر چند لمحوں بعد وہ بولا۔ اور کوئی حکم میرے آقا اس کے انداز پر اقبال ہنس پڑا اور شازیہ بھی ہنس دی۔

ابو کی آواز سن کر وہ تینوں سنبھل کر بیٹھ گئے۔ ابو آئے تو ان تینوں نے ایک ساتھ انہیں سلام کیا۔ ابو نے ان کے سلام کا جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گئے۔

ہاں بھئی کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ ابو نے پوچھا۔ ابو ہم لوگ اس مرتبہ کی چھٹیاں گزارنے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس مرتبہ ہم لوگ چھٹیاں انجم خالہ کے گاؤں میں گزاریں۔ کامران نے ابو کو بتایا۔

بھئی اس مرتبہ میں تم لوگوں کے ساتھ زیادہ دن وہاں نہیں رہ سکوں گا کیونکہ آئندہ دنوں میں میری مصروفیات زیادہ بڑھ جائیں گیں اور ہو سکتا ہے کہ مجھے بیرون ملک بھی جانا پڑے۔ ابو نے بتایا۔

ابو! پھر تو کوئی خاص مزہ نہیں آئے گا ہمیں شازیہ نے کہا۔

تم لوگ فکر نہ کرو میں کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ دن تم لوگوں کے ساتھ گزاروں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میری مصروفیات زیادہ نہ ہوں اور بیرونی ملک نہ جانا پڑے تو میں ساری چھٹیاں تم لوگوں کے ساتھ ہی گزاروں گا۔ ابو نے شازیہ کو تسلی دی تو اس کے چہرے پر طمانیت کے تاثرات ابھر آئے۔

آج صبح سے ہی موسم بہت خوشگوار تھا۔ گرمیوں میں چلنے والی ہوا بہت ہی بھلی معلوم ہو رہی تھی۔ اقبال۔ کامران۔ شازیہ بہت بہت خوش تھے کیونکہ آج وہ لوگ اپنی خالہ کے گاؤں جا رہے تھے۔ وہ سب اسٹیشن پہنچ چکے تھے اور قلی ان کا سامان ٹرین میں رکھ رہا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد وہ سب آکر اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

ابو یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ ساری چھٹیاں ہمارے ساتھ ہی گاؤں میں گزاریں گے شازیہ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بھئی یہ تو میرے لئے بھی خوشی کی بات ہے لیکن... ابو نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

شازیہ نے کچھ پریشان لہجے میں پوچھا۔ لیکن کیا ابو؟ لیکن یہ کہ مجھے کسی بھی وقت ایمرجنسی طور پر واپس آنا پڑے گا۔

وہ کیوں ابو؟ اقبال نے ابو سے پوچھا۔

بیٹا میں نے اخبار میں ایک نیا ایڈیٹر رکھا ہے لیکن کچھ ہی دنوں میں مجھے اندازہ ہوا ہے کہ وہ ہمارے اخبار کے ساتھ مخلص نہیں ہے اور وہ کسی اور گروپ کا آدمی ہے۔ مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے وہ دراصل ہمارے اخبار کی ساکھ خراب کرنے کے لئے ہمارے پاس آیا ہے۔ ابو نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

تو اس آدمی کو آپ فوراً نکال دیں۔ کامران تیز لہجے میں بولا۔ اس کی بات سن کر ابو مسکرا دیئے اور بولے۔

بیٹا ابھی تک مجھے صرف اس پر شک ہے اور شک کی بنیاد پر کسی کو نہیں نکالا جا سکتا اب میں کچھ دنوں کے لئے اخبار

کی ذمہ داریاں اسے دے کر آیا ہوں اور میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ وہ اخبار کی پالیسی کے خلاف کوئی خبر وغیرہ نہ لگائے۔ اخبار روزانہ مجھے گاؤں بھیجا جائے گا اگر میں نے محسوس کیا کہ اس نے اخبار کی پالیسی کے خلاف کوئی کام کیا ہے تو پھر مجھے واپس آنا پڑے گا۔

کیا آپ کی غیر موجودگی میں اخبار کو کوئی بڑا نقصان تو نہیں پہنچ سکتا؟ اقبال نے ابو سے پوچھا۔

نہیں ایسا ممکن نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہ کر سکتا ہے کہ اپنے من پسند لوگوں کی خبریں وغیرہ لگائے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو پھر مجھے اس کے خلاف ایکشن لینا پڑے گا۔ ابو نے کہا۔

شازیہ نے ابھی کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ ٹرین نے سیٹی بجا دی اور پھر کچھ ہی دیر بعد ٹرین رینگنے لگی۔ آہستہ آہستہ ٹرین کی رفتار تیز ہوتی چلی گئی۔

اقبال کامران اور شازیہ نے ٹرین کی کھڑکی سے منہ باہر نکال لئے تھے اور تیز ہوا سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سفر ہنستے کھیلتے گزر گیا اور وہ سب گاؤں پہنچ گئے۔ وہ کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے کھانا کھا کر سو گئے جب وہ لوگ اٹھے تو شام کے پانچ بج رہے تھے۔ اقبال کامران اور شازیہ گھومنے کے بہانے گھر سے باہر آ گئے اقبال نے شازیہ اور کامران سے کہا۔

کیا خیال ہے کھنڈرات کا ایک چکر لگا لیں۔

ہاں بالکل۔ کامران پر جوش لہجے میں بولا لیکن شازیہ کچھ نہیں بولی کامران اس کی طرف دیکھ کر بولا۔ کیا بات ہے شازیہ تم کچھ گھبرائی ہوئی لگ رہی ہو۔

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ شازیہ نے مسکرا کر کہا۔

تو پھر تم کیا سوچ رہی ہو؟ اقبال نے شازیہ سے پوچھا۔

میں سوچ رہی ہوں کہ ہمیں ایک بار پھر اس بات پر غور کر لینا چاہئے کہ کھنڈرات کی طرف جانا ہمارے لئے بہتر رہے گا یا نہیں۔ شازیہ نے جواب دیا۔

تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم دونوں ہیں ناں تمہارے ساتھ جا رہے ہیں اقبال نے شازیہ سے کہا۔

چلو شازیہ اب سوچنا چھوڑو۔۔۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ کامران نے کھنڈرات کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا شازیہ اور اقبال بھی اس کے ساتھ چل دیئے۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ کھنڈرات کے قریب پہنچ گئے۔ کھنڈرات کی حالت اور بہت خستہ ہو چکی تھی۔ وہ دن میں بھی ہیبت ناک لگ رہے تھے تینوں آہستہ آہستہ کھنڈرات کے نزدیک پہنچ گئے۔

ہمیں ایک دوسرے سے تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر چلنا چاہئے اقبال نے تجویز دی پھر کچھ دیر بعد وہ خود ہی بولا۔ سب سے آگے میں جاتا ہوں۔ میرے بعد شازیہ تم آنا اور سب سے آخر میں کامران تم آنا۔

اقبال اپنی بات مکمل کرنے کے بعد کھنڈرات کے دروازے کی طرف چل دیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی شازیہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گئی اور چند قدم کے فاصلے کے بعد کامران بھی دروازہ کی طرف بڑھ گیا۔

اقبال نہایت احتیاط کے ساتھ کھنڈرات کے شکستہ دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر دور تک اسے کچھ دکھائی نہیں دیا۔ وہ سب احتیاط کے ساتھ آگے بڑھتے رہے کافی دور آنے کے بعد وہ تینوں ایک جگہ پر آ کر رک گئے سامنے ٹوٹے پھوٹے کمرے نظر آ رہے تھے۔

یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے نہ جرائم پیشہ لوگ ہیں اور نہ ہی کوئی بدروح نظر آ رہی ہے۔ اقبال نے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

ہمیں کمروں کا بھی جائزہ لینا چاہئے۔ کامران نے ایک کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آؤ اس کمرے میں چلتے ہیں۔ اقبال نے ایک کمرے کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ کامران اور شازیہ بھی اس کے ساتھ چل دیئے۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ کمرے کے اندر پہنچ گئے۔ کمرہ اندر سے بہت زیادہ خراب حالت میں تھا۔ چاروں طرف مکڑی کے جالے تنے ہوئے تھے اندر کافی اندھیرا بھی تھا اور مٹی بھی بہت تھی۔

میرا خیال ہے کہ بدروحوں وغیرہ کی کہانیاں لوگوں کی من گھڑت ہیں۔ یہاں نہ تو بدروحیں ہیں اور نہ کوئی جرائم پیشہ لوگ۔۔۔ اقبال نے کہا۔

آؤ دوسرے کمرے میں چلتے ہیں۔ شازیہ نے بیزار ہو کر کہا۔

ہوں آؤ دوسرے کمرے میں چلتے ہیں۔ کامران نے شازیہ کی بات کی تائید کی اور وہ لوگ کمرے سے باہر نکل آئے۔ پھر وہ ایک

اور کمرے میں گئے۔ اس کی حالت بھی پہلے والے کمرے کی طرح بہت خراب تھی۔ ابھی وہ لوگ کمرے کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ انہیں پھڑپھڑاہٹ سنائی دی اور پھر ایک چمگادڑ ان کے قریب سے تیزی سے اڑتی ہوئی باہر چلی گئی۔

ادھو یہاں تو چمگادڑیں بھی ہیں شازیہ نے پریشان لہجے میں کہا۔ پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اکثر ایسی ویران جگہوں پر چمگادڑیں بسیرا کر لیتی ہیں۔

میرا خیال ہے کہ یہاں کچھ بھی نہیں ہے اس لئے ہمیں واپس چلنا چاہئے۔ شازیہ نے بیزاری کے ساتھ کہا۔

تم کیوں بیزار ہو رہی ہو شازیہ جب ہم یہاں تک آ گئے ہیں تو پوری طرح جائزہ لے لیتے ہیں۔ پھر ہم سب کو جا کر بتائیں گے کہ کھنڈرات کے بارے میں تمام کہانیاں من گھڑت ہیں اور یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ کامران نے کہا۔

اچھا چلو۔۔۔ اب اس کمرے سے تو نکلو۔۔۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ کسی اور کمرے میں چلتے ہیں۔ شازیہ نے ایک بار پھر بیزاری کے ساتھ کہا۔

ہاں چلو کسی اور کمرے میں چلتے ہیں اقبال نے ابھی اپنا جملہ پورا نہیں کیا تھا کہ ایک غراہٹ نے ان سب کو چونکا دیا وہ سب ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ غراہٹ دوبارہ سنائی نہیں دی۔ کچھ دیر بعد کامران بولا۔

یہ آواز کیسی تھی؟ شاید کوئی جانور ہے یہاں اقبال نے خیال ظاہر کیا۔

چلو یہاں سے نکلتے ہیں کہیں جانور ہم پر حملہ نہ کر دے شازیہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

ہاں آؤ نکلو یہاں سے۔ کامران نے کہا اور تینوں تیزی کے ساتھ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھے۔ کامران کمرے سے نکل گیا۔ اس سے پہلے کہ شازیہ اور اقبال بھی باہر نکلتے کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

یہ دروازہ کیسے بند ہو گیا؟ اقبال نے سوال کیا۔ پتہ نہیں خود بخود ہی بند ہو گیا ہے۔ شازیہ نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

کامران نے باہر سے دھکا دے کر دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ کامران نے کمرے کی دیوار کا جائزہ لیا کہ شاید کھڑکی یا روشندان ہوگا۔ لیکن وہاں کوئی کھڑکی تھی اور نہ ہی روشندان تھا۔ شازیہ اور اقبال نے بھی دروازہ کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن دروازہ نہ کھل سکا۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اچانک ایک آواز نے کامران کو چونکا دیا۔ اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو ایک بوڑھا شخص اس کے قریب کھڑا تھا۔ اس کی لمبی سفید داڑھی تھی اس نے سر پر عجیب طرح کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ ہاتھ میں ایک لمبی سی چھڑی تھی اور اس نے سیاہ رنگ کا چوغا پہن رکھا تھا۔

ہم یہاں کی سیر کرنے آئے تھے۔ کامران نے اپنے حواس کو قابو میں رکھتے ہوئے بوڑھے کی بات کا جواب دیا۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں بدروحوں کا بسیرا ہے؟ بوڑھے نے اپنی سرخ آنکھوں کو دہشت ناک بناتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ہمیں نہیں معلوم۔ ہم لوگ تو شہر سے آئے ہیں۔ کامران نے شائستہ لہجے میں جواب دیا۔

بابا جی! میرے بہن بھائی اندر کمرے میں بند ہو گئے ہیں۔ آپ کسی طرح انہیں کمرے سے باہر نکال دیں۔

اوہو۔۔۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بوڑھے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کیا برا ہوا بابا جی؟ کامران نے قدرے گھبراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

تمہارے بھائی بہن بدروح کے شکنجے میں آ چکے ہیں۔ بوڑھے نے خوفناک آواز میں کہا۔

لیکن یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ کامران نے حیرت کے ساتھ پوچھا دراصل وہ اب بھی بدروحوں وغیرہ پر یقین نہیں کر رہا تھا۔

یہ ہو چکا ہے۔ بوڑھے نے کہا اور کچھ سوچنے لگا۔ اندھیرا تیزی کے ساتھ پھیل رہا تھا اور کامران کی خواہش تھی کہ وہ لوگ جلد از جلد یہاں سے نکل جائیں۔ وہ بوڑھے سے بولا۔ بابا جی! آپ ہماری مدد کریں۔

تم لوگوں کو یہاں نہیں آنا چاہئے تھا۔ میں ان بدروحوں سے مقابلہ نہیں کر سکتا بوڑھے نے کہا۔

بابا جی مجھے کوئی راستہ بتائیں کہ میں اپنے بہن بھائی کو آزاد کرا سکوں۔ یہ کامران نے گویا التجا کی۔

تمہیں اپنے بہن بھائی کے لئے ایک قربانی دینی ہوگی۔ بوڑھے نے کہا اور گہری نظروں سے کامران کی طرف دیکھنے لگا۔

کیسی قربانی؟ کامران نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اگر تم اپنے بہن بھائی کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو تمہیں ان کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ بوڑھے نے معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا پھر کچھ توقف کے بعد وہ بولا کیا تم ان کے لئے کوئی قربانی دے سکتے ہو؟

کامران بوڑھے کی بات سن کر پریشان ہو چکا تھا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولا۔ میں ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔

تو پھر آؤ میرے ساتھ بوڑھے نے کہا اور تیز تیز قدموں کے ساتھ حویلی کے اندر کی جانب چل دیا۔ کامران نے ایک بار تو سوچا کہ یہاں سے بھاگ جائے اور جا کر سب کچھ ابو کو بتا دے لیکن پھر اس نے سوچا کہ اگر وہ یہاں سے بھاگ گیا تو نہ جانے شازیہ اور اقبال کے ساتھ کیا ہو جائے۔ اسے اب بھی بدروحوں وغیرہ پر یقین نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ کہیں واقعی ان کھنڈرات میں بدروحوں وغیرہ کا بسیرا نہ ہو۔ یہی خیال اسے بھاگنے سے روک رہا تھا بوڑھا کچھ دور جا کر رک گیا اور پلٹ کر کامران کی طرف دیکھنے لگا۔ کیا سوچ رہے ہو۔ اس نے کامران سے پوچھا۔

کچھ نہیں۔ چلیں آئیں کامران نے کہا اور بوڑھے کے ساتھ چل دیا۔ بوڑھا اور کامران کافی دیر تک حویلی راہداری میں چلتے رہے اندھیرا کافی گہرا ہو گیا تھا۔

آپ کون ہیں بابا جی؟ کامران نے بوڑھے سے پوچھا۔

میں یہاں بدروحوں کو قبضے میں کرنے کے لئے آیا ہوں لیکن وہ اتنی طاقتور ہیں کہ اب تک میرے قبضے میں نہیں آئیں۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

آپ کب سے یہاں ہیں۔؟ کامران نے پوچھا۔

میں تقریباً تین سال سے یہاں رہ رہا ہوں بوڑھے نے بتایا۔ میں انہیں ختم کر دوں گا تاکہ وہ کسی انسان کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکیں۔ بوڑھے نے کہا۔

کیا یہ بدروحیں کسی کو موت کے گھاٹ اتار چکی ہیں؟ کامران نے پوچھا۔

ہاں۔۔۔ دو آدمی اب تک ان کا شکار بن چکے ہیں۔ بوڑھے نے بتایا تو کامران کو وہ دو آدمی یاد آ گئے جن کے متعلق وہ سن چکا تھا کہ ان کی لاشیں حویلی کے باہر سے ادھڑی ہوئی ملی تھیں۔ وہ بوڑھے کی باتیں سن کر کچھ پریشان ہو چکا تھا اس نے قدرے پریشان لہجے میں بوڑھے سے پوچھا۔

میرے بہن بھائی کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا؟ تم اگر ان کے لئے قربانی دے دو تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ بوڑھے نے کہا۔

میں ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوں۔ کامران نے پرعزم لہجے میں کہا۔

آؤ اس کمرے میں آجاؤ۔ بوڑھے نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

یہاں تو کچھ نظر نہیں آ رہا ہے کامران نے احتیاط کے ساتھ قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ابھی سب نظر آجائے گا۔ بوڑھے نے کہا اور پھر دیاسلائی جلا دی۔ کمرہ روشن ہو گیا۔ کامران نے دیکھا کہ اس کمرے کی حالت قدرے بہتر تھی۔ بوڑھے نے چراغ جلا کر ایک طاق میں رکھ دیا اور خود ایک پلنگ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کامران کو اپنے قریب ہی بیٹھنے کا اشارہ کیا کامران بیٹھ گیا تو بوڑھا بولا۔ یہ میرا کمرہ ہے۔ یہاں پر میں عملیات کرتا ہوں۔

اب بتائیں کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ کامران نے پوچھا تمہیں اپنے دونوں بازوؤں کی قربانی دینی ہوگی۔ بوڑھے نے کہا اور گہری نظروں سے کامران کی طرف دیکھنے لگا۔

دونوں بازوؤں کی قربانی کامران نے کچھ سوچتے ہوئے پریشان لہجے میں کہا۔

بوڑھا دھیرے سے ہنسا اور بولا تم گھبرا گئے۔ دونوں بازوؤں کے بدلے میں تم اپنے بہن بھائی کو بچا سکتے ہو۔

کامران کافی حد تک گھبرا چکا تھا کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولا لیکن آپ میرے بازوؤں کا کیا کریں گے۔

میں نے ایک ایسا انسان تیار کیا ہے جو اب تکمیل کے مراحل میں ہے لیکن صرف اس کے بازو بننے رہ گئے ہیں۔ بوڑھے نے بتایا۔

لیکن آپ نے وہ انسان کیسے بنایا ہے؟ کامران نے پوچھا۔ بدروحوں کو تابو کرنے کے لئے۔ بوڑھا نے خوفناک لہجے میں جواب دیا۔

میں کچھ سمجھا نہیں کامران نے کہا۔

میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ بدروحوں کو قابو کرنے کے لئے میرے پاس صرف یہ ایک راستہ تھا کہ میں ایک انسان تیار کروں۔ جو میرے عملیات کے زیر اثر کام کرے اگر یہ انسان مکمل ہو جائے تو بدروحیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ وہ انہیں زیر کرے گا اور اس طرح بدروحیں میرے قابو میں آجائیں گی۔ بوڑھے نے بتایا پھر کچھ توقف کے بعد وہ بولا۔ اب تم فیصلہ کرلو کہ تمہیں اپنے بازوؤں کو بچانا ہے یا بہن بھائی کو۔ دیئے کی روشنی میں بوڑھے کی شکل بہت خوفناک لگ رہی تھی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں اپنے بازوؤں کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں لیکن اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ میں اپنے بازو کٹ جانے کے بعد زندہ بچوں گا۔ کامران نے پوچھا۔

تم اس کی فکر نہ کرو۔۔۔ میرے پاس ایسا طریقہ ہے کہ تمہیں اپنے بازو کٹ جانے کا پتہ بھی نہیں چلے گا اور تم صحیح سلامت رہوگے۔ بوڑھے نے کامران کو تسلی دی۔

یہ سب کتنی دیر میں ہو جائے گا۔۔۔ اور کیا اس دوران بدروحیں میرے بھائی بہن کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچائیں گی۔ کامران نے پوچھا۔

بدروحیں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گی۔ اس لئے کہ بدروحیں صرف جمعرات کو بارہ بجے اپنی کارروائی کرتی ہیں۔ اور آج منگل ہے اس لئے تمہارے بھائی بہن جمعرات تک بالکل محفوظ ہیں۔ بوڑھے نے بتایا۔

کیا کوئی ایسی صورت نہیں ہے کہ میرے بھائی بہن بھی بچ جائیں اور میرے بازو بھی نہ کٹیں۔ کامران نے پوچھا۔

کامران کی بات سن کر بوڑھا خوفناک انداز میں ہنسا اور بولا۔ میں تمہارے بھائی بہن کی زندگی صرف اس صورت میں بچا سکتا ہوں کہ تم مجھے اپنے بازو کی قربانی دو۔

اپنے بازو کٹنے کے بارے میں سوچ سوچ کر کامران کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔ کامران نے سوچا کہ اب کمرے سے نکل کر حویلی سے بھاگ جانا چاہئے کیونکہ جمعرات تک کے لئے شازیہ اور اقبال محفوظ ہیں۔ کامران کا ارادہ تھا کہ یہاں سے بھاگ کر ابو کو تمام صورت حال بتا دے۔ اس کے بعد ابو سارے معاملے کو سنبھال لیتے۔ کامران نے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کی ٹھان لی اور بغیر کچھ کہے سے اس نے کمرے سے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ تیزی سے راہداری میں بھاگا جا رہا تھا۔ کھنڈرات کا دروازہ کافی دور تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچ پاتے سامنے روشنی دکھائی دی۔ کامران سوچنے لگا کہ آخر یہ روشنی کیسی ہے کچھ ہی دیر بعد کامران کو پتہ چلا کہ وہ ایک لالٹین کی روشنی تھی اور لالٹین ایک انسانی ڈھانچے نے اٹھا رکھی تھی۔

کامران گھبرا کر رک گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس انسانی ڈھانچے سے کس طرح بچ کر نکلا جائے۔ پھر کامران سیدھے ہاتھ کی طرف بھاگنے لگا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔ وہ زیادہ دور تک نہیں دوڑ سکا۔ کیونکہ ایک اور انسانی ڈھانچہ ہاتھ میں لالٹین اٹھائے اس کے سامنے آچکا تھا اب کامران کے پاس بچ کر بھاگ نکلنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ وہ رک گیا۔ اس کا دماغ اب بھی تیزی سے سوچ رہا تھا کہ ان کھنڈرات سے کس طرح نکلا جائے۔

کچھ دیر بعد تینوں انسانی ڈھانچے کامران کے قریب آگئے۔ کامران دھیرے دھیرے پیچھے ہٹنے لگا اور پھر وہ اس کمرے کے سامنے آگیا جہاں سے وہ بھاگا تھا۔ کمرے کے دروازے پر بوڑھا کھڑا ہوا تھا۔ کامران کو دیکھ کر اس نے ایک زوردار خوفناک قہقہہ لگایا اور بولا۔

تم سمجھ رہے تھے کہ یہاں سے بھاگ کر نکل جاؤ گے لیکن تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہاں سے بچ کر نکلنا ممکن نہیں ہے۔ میں اب بھی تمہیں ایک موقع دیتا ہوں کہ تم میری بات مان لو ورنہ اگر میں ان ڈھانچوں کو حکم دیدوں تو وہ تمہیں مار دیں گے۔

کامران نے آخری داؤ مارنے کے بارے میں سوچا۔ اس کا ارادہ تھا کہ بوڑھے پر حملہ کرکے اسے زیر کرے۔ اس نے بوڑھے پر چھلانگ لگا دی لیکن اس کے ہاتھ بوڑھے کے جسم کو چھو نہیں سکے۔ نہ جانے کیا طاقت تھی جس نے کامران کے ہاتھوں کو بوڑھے کے جسم کو چھونے سے روک دیا تھا۔

کامران نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ بوڑھے کے جسم کو نہیں چھو سکے۔ کوئی طاقت کامران کو اس کی کوشش میں ناکام بنا رہی تھی۔ (جاری)



عزازیل نے طرح طرح سے ایوبؑ کو تنگ کیا اور اذیت۔ وہ مصیبتوں میں مبتلا کر دیا اور ایسی زہریلی ہوائیں آپ پر چھوڑیں کہ آپ کا جسم زخم زخم ہوگیا اور آپ چلنے پھرنے کے قابل بھی نہ رہے، اس حالت میں لوگوں نے آپ کو شہر سے باہر ڈال دیا۔ صرف آپ کی بیوی لیاہ بنت منشا بن یوسفؑ آپ کے ساتھ رہ گئی تھیں جو ہمہ وقت آپ کی دیکھ بھال کرتی رہتی تھیں یا آپ کے کچھ دوست ایسے تھے جو کبھی کبھی آپ کا احوال پوچھنے چلے آتے تھے۔ ان دوستوں میں قابل ذکر کے نام الیفز تیمنی، سوحی اور نعماتی ہیں۔

بہر حال، ایوبؑ سخت اذیت میں تھے اور انھیں اس کرب میں مبتلا کر کے عزازیل انتظار کرنے لگا کہ دیکھو ایوبؑ ان حالات میں اپنے رب سے برگشتہ ہوتے ہیں یا نہیں۔ لیکن عزازیل نے جب دیکھا کہ اس قدر اذیتوں اور تکالیف میں مبتلا ہونے کے باوجود ایوبؑ کا دل اور زبان ہر وقت اللہ کے ذکر اور یاد میں مصروف رہتے ہیں تو وہ بڑا خجل اور پریشان ہوا۔ اس نے تو اپنی طرف سے ایوبؑ کے خلاف اپنے تمام حربے آزما ڈالے تھے لیکن اس کا ہر جتن، ہر کوشش ناکام و نامراد ہی رہی تھی اور اللہ پر ایوبؑ کے بے مثل ایمان و ایقان کو دیکھ کر وہ ایک طرح کے حسد، رنج اور کرب میں مبتلا ہو گیا تھا۔ یہ صورت حال دیکھتے ہوئے عزازیل نے اپنے پانچوں حیلہ ساز ساتھیوں تبر، اعور، مسوط، داسم اور زلنبور کو مجلس مشاورت کے انداز میں ایک جگہ جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی شکست خوردگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اے میرے عزیز ساتھیو! میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں ایوبؑ کو اپنے رب سے برگشتہ اور نالاں کرنے میں ناکام رہا ہوں۔ جتنا میں نے اسے اللہ کی راہ سے ہٹانے کی کوششیں کیں اسی قدر اس کا دل اور زبان، اللہ کے ذکر اور یاد میں اور زیادہ مصروف و مطمئن ہوتے چلے گئے۔"

"اے آقا!" یہ سن کر مسوط احتجاجی انداز میں بولا۔ "تو تو سینکڑوں حیلے بہانے، مکر و فریب، چالاکی و چالبازی جانتا ہے۔ آخر تیرے یہ سارے فنون کدھر گئے؟"

اعور نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا... کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ اللہ کے اس بندے ایوبؑ کے سامنے ہم بے بس اور مجبور ہیں؟"

عزازیل نے اپنے دونوں ساتھیوں کے سوالوں کا کوئی جواب نہ دیا تو عزازیل کے تیسرے ساتھی داسم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم اس معاملے میں مجبور ہیں تو پھر اس کام کو ترک کر کے کوئی اور کام شروع کرنا چاہیے۔"

"اے میرے رفقار کار!" عزازیل نے اپنے ساتھیوں کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "میرے مکر و فریب اور چالاکی و چالبازی کے ترکش میں جتنے تیر تھے، وہ میں نے تمام ایک ایک کر کے ایوبؑ پر چلا دیکھے لیکن میرا ایک تیر بھی نشانے پر نہیں بیٹھا۔"

"اے ابو مرہ (ابلیس کی کنیت)!" عزازیل کے خاموش ہوتے پر اس کے چوتھے ساتھی تبر نے پوچھا۔ "جس وقت تو نے آدم کو جنت سے نکالا تو اس وقت تو نے کس حربے سے کام لیا تھا؟"

"میں نے آدم کو اس کی بیوی کے ذریعے معتوب کرایا تھا۔"

"تو پھر، اے ابو قیتر! کیوں نہ یہاں بھی اسی وسیلے سے کام لیا جائے۔" عزازیل کے اس انکشاف پر اس کے پانچویں ساتھی زکنبور نے چلا کر کہا۔

عزازیل یہ بات سن کر اور ایک نیا حیلہ ہاتھ آنے پر بے حد خوش ہوا، چنانچہ وہ ایک بزرگ صورت انسان کی شکل میں ایوبؑ کی بیوی لیاہ بنت منشا ابن یوسفؑ کے پاس اس چٹان[1] کے پاس آیا جہاں لوگ گندگی پھینکا کرتے تھے اور جس پر لوگوں نے ایوبؑ کو ڈال دیا تھا۔

"اے خاتون! تیرا شوہر کہاں ہے؟" عزازیل نے پوچھا۔

ایوبؑ کی بیوی لیاہ بنتِ منشا نے چٹان کے سامنے میں پڑے ایوبؑ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور عزازیل کو بتایا کہ میرے شوہر وہ ہیں جو ضعف و ناتوانی کی وجہ سے جاں بہ لب ہیں اور سالہا سال سے وہ اس بیماری اور اذیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اب حالت یہ ہے کہ نہ تو وہ مردوں میں ہیں کہ میں رو دھو کر بیٹھ جاؤں اور نہ ہی اُن کا شمار زندوں میں ہوتا ہے کہ ان کے ٹھیک ہو جانے کی توقع کروں۔"

لیاہ بنتِ منشا کی اس گفتگو پر عزازیل سوچ میں پڑ گیا کہ انھیں کس طرح گمراہ کیا جائے ... پھر کچھ سوچ کر اس نے لیاہ بنتِ منشا کے سامنے ایوبؑ پر اللہ کی سابقہ نعمتوں اور آسائشوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا اور لیاہ بنتِ منشا کو ان کا محل نما گھر، اس کی بربادی، سارا مال و اسباب اس کی تباہی اور ان کی اولاد کی بھیانک موت یاد دلا کر ایک طرح سے ان پر رقت اور ناامیدی کی سی کیفیت طاری کر دی تھی۔

عزازیل اپنا کام کر کے وہاں سے چلا گیا اور جو کیفیت اُس نے لیاہ بنتِ منشا پر طاری کر دی تھی، اس کیفیت کے دباؤ تلے، لیاہ بنتِ منشا، ایوبؑ کے پاس آئیں اور ایک شکوے کے انداز میں اُنھیں مخاطب کر کے پوچھا۔

"کب تک آپ کا پروردگار، آپ کو اس تکلیف اور درد میں مبتلا رکھے گا؟ وہ تمام دولت جس کے کبھی ہم مالک ہوا کرتے تھے، کدھر گئی؟ آپ کے وہ عزیز اور جوان بیٹے کہاں کھو گئے؟ دوست، آشنا اور ملنے والے کیوں غارت ہو گئے؟ آپ کی ساری عزت اور جاہ و جلال کیا ہوا؟"

ایوبؑ نے غور سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا پھر فرمایا۔ "پہلے تو تو نے کبھی ایسی گفتگو میرے سامنے نہ کی تھی۔ آج یقیناً شیطان نے تجھے وسوسوں میں مبتلا کر دیا ہے جو تو کھوئی ہوئی عزت و حشمت اور اپنے مرے ہوئے بیٹوں پر افسوس کر رہی ہے۔"

"آپ اپنے رب سے التجا کیوں نہیں کرتے ..." لیاہ بنتِ منشا نے کہا "... کہ مصیبت و پریشانی اور دُکھ اور تکلیف کے ان تیرہ و تاریک سایوں کو آپ کی زندگی کے افق سے دور کر دے اور آپ کو بلاؤں اور ابتلا کے اس بھنور سے نکال دے۔"

"اے بنتِ حوا! یہ جو ہمارا گزشتہ جاہ و جلال، عزت و حشمت اور مال و دولت کی فراوانی کا زمانہ تھا۔ اس سے ہم کتنے عرصے تک مستفید ہوتے؟" ایوبؑ نے دریافت فرمایا۔ "اور کتنے عرصے تک اپنے رب کی ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہے؟"

"تقریباً ستر برس تک ہم نے فراوانی کی زندگی بسر کی۔" لیاہ بنتِ منشا نے جواب دیا۔

ایوبؑ نے دوبارہ پوچھا: "اور ذرا یہ بھی تو بتاؤ کہ گزشتہ کتنے برسوں سے میں اس بیماری، اذیت اور ابتلا میں مبتلا ہوں؟"

"تقریباً سات برس ہو گئے ہوں گے۔" آپ کی بیوی نے پریشانی اور تعجب سے ایوبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

ایوبؑ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "جب میں لگاتار ستر برس تک اپنے رب کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوا اور اب جبکہ اس نے مجھے ایک آزمائش میں ڈالا ہے تو یہ امر میرے لئے باعث شرم ہے کہ میں ستر برس تک تو اس کی نعمتوں سے فوائد حاصل کروں ... اور صرف سات برس کی ابتلا پر اس کے سامنے اپنی ابتری پر واویلا کرنا شروع کر دوں۔ نہیں، میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ شیطان نے تجھے پھسلانے کی کوشش کی ہے۔ میری طرف سے مکمل طور پر ناکام اور نامراد ہو کر اس نے تمہارے ذریعے مجھے صراطِ مستقیم سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن میں اپنے مقابلے میں ابلیس کو کامیاب نہ ہونے دونگا۔

۱۔ یہ چٹان دمشق کے نواح میں نویلے کے مقام پر تھی۔

اور ہمیشہ اپنے رب سے، اُس کے فریب اور وسوسات سے پناہ مانگتا رہوں گا۔ میرا رب میری بہترین مدد کرنیوالا ہے۔۔۔ اور سن، لیاہ بنتِ منشا! چونکہ تونے ابلیس کے وسوسوں میں آکر میرے ساتھ ایسی گفتگو کی ہے، لہٰذا میں نے تیرے لئے بھی ایک سزا تجویز کی ہے اور میں نے تیرے لئے اس سزا کا عہد کیا ہے کہ جب میں تندرست ہو جاؤں گا اور میری توانائی لوٹ آئے گی تو میں تجھے سو چھڑیاں ماروں گا۔ اب میں تجھ سے کسی کام کے لئے نہ کہوں گا لہٰذا تو ابھی اور اسی وقت میرے سامنے سے ہٹ جا۔ تاوقتیکہ میرا رب تیرے لئے اپنی مشیت اور قضا کو جاری کردے۔"

گو ایوبؑ نے اپنی بیوی سے اپنی ذات کے لئے کوئی کام لینا بند کردیا تھا لیکن وہ نیک دل خاتون اسی طرح جاں نثاری اور تندہی کے ساتھ شب و روز آپ کی خدمت کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ اس بیماری میں آپ پر تیرہ برس کا طویل عرصہ گزر گیا۔

اور پھر ایسا ہوا کہ آپ کے وہ دوست جو اس ابتلا میں آپ سے ملنے کے لئے آتے تھے، اُن میں سے سوحی ع۲ نے اپنے دوسرے ساتھی نعماتی سے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ ایوبؑ نے اپنی زندگی میں کوئی بہت بڑا گناہ کیا جس کی سزا، اللہ پاک نے انھیں ایسی طویل اور ہولناک بیماری کی صورت میں دی ہے کہ دیکھو، ایک طویل عرصہ گزر گیا ہے لیکن ایوبؑ کی اس اذیت سے جان ہی نہیں چھوٹتی۔ لہٰذا اے میرے دوست! میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس دنیا میں ایوبؑ کے کسی گناہ کی وجہ سے انھیں یہ سزا ملی ہوئی ہے ورنہ اب تک وہ ضرور اس بیماری سے جاں بر ہو چکے ہوتے۔"

نعماتی نے سوحی کی اس گفتگو کو ناپسند کیا اور جو کچھ اس نے کہا تھا، وہ اس نے جاکر ایوبؑ سے کہہ دیا۔ اپنے دوست کی اس گفتگو پر ایوب بڑے دل برداشتہ ہوئے۔ پہلے تو وہ اپنی بے بسی اور بے چارگی پر خوب جی بھر کر روئے پھر اس بیماری اور مصیبت میں مبتلا ہونے کے بعد انہوں نے پہلی بار اپنی ذات کے لئے اپنے رب کے حضور دعا کی۔

آپ نے نہایت عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے رب سے التجا کی۔

"اے اللہ! تو کہ ظاہر و باطن، شعور و لاشعور میں مخفی ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ میرے اللہ! میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔۔۔ ابلیس میرے درپے ہے اور اس کے مقابلے میں تیرے سوا کوئی بھی میرا مددگار نہیں ہے۔ اے میرے رب! میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔ اے بارِ الٰہا! دکھ درد، تکلیف و مصیبت اور بیماری دا ابتلا نے مجھے گھیر لیا ہے۔ تو ارحم الراحمین ہے۔ تیرے سوا نہ میں کسی اور کی عبادت کرتا ہوں اور نہ کسی اور کو مدد کے لئے پکارتا ہوں اس کائنات کے اندر تو ہی واحد کارساز اور لاشریک ہے۔ میرے مولیٰ تو اس بیماری دکھ اور ابلیس کے مقابلے میں میری مدد فرما۔"

ایسا لگتا تھا جیسے خداوند کریم کی طرف سے ایوبؑ کی اس آزمائش کی مدت پوری ہو چکی ہو اور قدرت کے گماشتے فطرت کے قضا و قدر کے عناصر اور کارکنانِ خداوندی ایوبؑ کی اس دعا ہی کے منتظر ہوں کہ کب وہ اپنے رب کے حضور ابلیس کے خلاف فریاد کریں اور کب وہ اپنے رب کی طرف سے ان کی مقبولیت کے لئے ان کی طرف لپکیں۔۔۔ لہٰذا ایوبؑ کو ان کے صبر و ضبط اور آزمائش میں ایمان و ایقان پر ثابت قدم رہنے کا صلہ خداوندی طرف سے یوں ملا کہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور جبرائیلِ امین یہ وحی لے کر ایوبؑ کی طرف آئے۔

"اے ایوب! اپنے پاؤں کو زمین پر مارو، تاکہ ٹھنڈے اور خوش گوار پانی کا چشمہ پھوٹے۔ بس، تم اس چشمے سے اپنے جسم کو صاف کر دو اور اس کا پانی پیو، تمہاری کھوئی صحت اور قوت واپس آجائے گی۔"

خداوند کریم کی وحی کے مطابق، ایوبؑ نے جب اپنا پاؤں زمین پر مارا تو وہاں صاف اور شیریں پانی کا ایک چشمہ پھوٹ نکلا۔ احکام خداوندی کے مطابق جب آپ نے دیکھا کہ آپ کے جسم کے سارے زخم بھر گئے ہیں، آپ کی صحت اور تندرستی اور جسم کی ساری تازگی اور توانائی لوٹ آئی ہے اور بیماری کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ہے۔ آپ فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کر ذرا فاصلے پر

ع۲۔ قصص القرآن اور توریت میں بھی ایوبؑ کے ان دوستوں کے نام لکھے گئے ہیں۔

ایک صاف ستھری جگہ پر جا بیٹھے۔

جس وقت خداوندِ کریم کی طرف سے آپ کی دعا کے جواب میں یہ معجزہ رُونما ہوا، اس وقت آپ کی بیوی وہاں موجود نہ تھیں۔ وہ آپ کی ضروریات کی چیزیں لینے گئی ہوئی تھیں جب وہ لوٹ کر آئیں اور ایوبؑ کو اپنی جگہ پر نہ پایا تو سخت پریشان ہوئیں۔ انھیں اندیشہ ہوا کہ ان کی غیر موجودگی میں کوئی درندہ ایوبؑ کو اٹھا کر نہ لے گیا ہو اور پھر وہاں پانی کے چشمے کو دیکھ کر لیاہ بنتِ منشا کی حیرت اور پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا۔

اتنے میں ان کی نظر ذرا فاصلے پر بیٹھے ہوئے ایوبؑ پر پڑی۔ ایوبؑ اس وقت ایسی صحت مندی اور تر و تازگی کی حالت میں تھے کہ ان کی نگاہیں دھوکہ کھا گئیں اور وہ ایوبؑ کو نہ پہچان سکیں۔ لہٰذا انھوں نے ایوبؑ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے اجنبی! تو نے یہاں کسی بیمار اور لاغر شخص کو پڑے ہوئے تو نہیں دیکھا؟"

ایوبؑ نے مسرت آمیز تبسم کے ساتھ کہا: "اے نیک دل خاتون! میں ہی تیرا شوہر ایوبؑ ہوں۔ اللہ نے میری پکار کو سنا، میری فریاد کو اس نے مقبولیت عطا فرمائی۔ ابلیس کے مقابلے میں مجھے فوزمندی میں رکھا۔ تیری غیر موجودگی میں جبرائیل امین میری طرف وحی لائے اور خداوند کی طرف سے زمین پر ایڑی مارنے کا حکم دیا۔ پس میں نے ایڑی ماری اور اس عمل سے یہ چشمہ جاری ہو گیا، جو تو دیکھ رہی ہے۔ میں اس چشمے کے پانی سے نہایا اور تو دیکھتی ہے کہ اب میں تندرست و توانا ہوں۔"

پھر دونوں میاں بیوی آپس میں ملے اور اپنے رب کے حضور سر بسجود ہو کر شکر ادا کیا۔

چونکہ اپنی بیماری اور ابتلا کے زمانے میں ایوبؑ نے عہد کیا تھا کہ جب میں اچھا ہو جاؤں گا اور میری توانائیاں لوٹ آئیں گی تو میں تجھے سو چھڑیاں ماروں گا۔ اس عہد سے متعلق پھر خداوند کی طرف سے جبرائیل امین یہ وحی لے کر آئے کہ سو تیلیاں لے کر ان کو ایک جگہ باندھو اور پھر سو تیلیوں کے اس مٹھے کو آہستہ اور نرمی سے اپنی بیوی کے جسم پر مارو۔ پس ایوبؑ نے ایسا ہی کیا اور خداوند نے لیاہ بنتِ منشا کو یہاں بھی آزردہ نہ کیا، کیونکہ انھوں نے ایک مدت دراز تک بڑی بے لوثی اور خلوص کے ساتھ اپنے شوہر کی خدمت کی تھی، لہٰذا خداوند نے ایوبؑ کے سو چھڑیاں مارنے کے عہد کو یوں آسانی کے ساتھ پورا کر دیا۔

بعد ازاں خداوند نے ایوبؑ کے صبر و شکر کے صلے میں، جو کچھ مال و منال آپ کے پاس پہلے تھا، اس سے بھی زیادہ عنایت فرمایا، آپ کو ویسی ہی اور اسی قدر نیک و صالح اولاد عطا فرمائی۔۔۔۔ آپ ایک سو[۳] چالیس برس تک زندہ رہے اور تبلیغ و تدریس کر کے اپنی نبوت کا حق ادا کرتے رہے۔ دمشق کی اسی سرزمین پر آپ نے انتقال فرمایا اور وہیں آپ کو دفن[۴] کر دیا گیا۔

مصر کے ہکسوس (چرواہے بادشاہ) حکمرانوں نے جو جنوبی مصر کے شہر تھیبیس[۵] کا حاکم، دبان نام کے ایک قبطی کو بنایا تھا تو اس کا خمیازہ بڑے بھیانک انداز میں انھیں بھگتنا پڑا تھا اور یہ قبطی حاکم دبان۔۔۔۔ اپنے بیٹے احموس[۶] کے ساتھ مل کر اپنی عسکری حیثیت دن بدن مضبوط کرتا رہا اور ہکسوس حکمرانوں کو وہ یہی تاثر دیتا رہا کہ وہ اپنے حکمرانوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے لشکر تیار کر رہا ہے آخر دبان نے جب یہ اندازہ لگا لیا کہ اس کی عسکری قوت ایسی ہو گئی ہے کہ وہ بغاوت کر کے اپنے حکمرانوں کا مقابلہ کر سکے تو اس نے ہکسوس حکمرانوں کے احکامات کی صریح خلاف ورزی کرنی شروع کر دی اور وہ ہر اس حکم کا الٹ کرنے لگا جو اسے مصر کے مرکزی شہر ممفس سے جاری کئے جاتے تھے۔ اب ہکسوس حکمرانوں کی آنکھیں کھلیں اور دبان کے رویے سے انھوں نے اندازہ لگا لیا کہ وہ بغاوت پر آمادہ ہے۔ لہٰذا مصر کے مرکزی شہر ممفس سے ایک بڑا لشکر، دبان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا گیا۔

۳؎: ماخوذ از سفر ایوبؑ و انسائیکلوپیڈیا آف اسلام۔

۴؎: دمشق کے نزدیک نوے کے مقام پر آپ کا مقبرہ تھا۔

۵؎: دریائے نیل کے کنارے مصر کا قدیم شہر۔

۶؎: یہی احموس دبان کی موت کے بعد احموس اول کی حیثیت سے مصر کا بادشاہ بنا۔

اذانِ بت کدہ

طنزیہ مضمون

ابو الخیال فرضی

شامتِ اعمال۔ ہمارا سفر ابھی جاری ہی تھا۔ اور ہم مخلوقاتِ خداوندی کے خیالات اور ان کے رجحانات سے پوری طرح مستفیض ہو رہے تھے کہ اچانک ایڈیٹر صاحب کا ٹیلی گرام موصول ہوا۔ اسمیں تحریر تھا۔ فوراً دیوبند پہونچو۔ میں نے اپنی اس ناقص العقل بیوی سے مشورہ کیا جو بڑے بڑے سورماؤں کی عقل اُچک لیتی ہے۔ کہ بھاگوان! اب کیا کریں۔ آخر ایڈیٹر صاحب نے یہ تاناشاہی حکم کیوں جاری فرمایا ہے؟ اگر بیگم آپ کی رائے ہو تو میں بھی ایک ٹیلی گرام چلتا کروں کہ جاؤ۔ ہم نہیں آتے۔ ہم اپنی اس یوترا یاترا کو پورا کر کے ہی دم لیں گے۔

نا بابا نا۔ بیگم نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔ اب اُن کے کہنے پر سفر کر رہے تھے اب اگر ان کی مرضی سفر جاری نہ رکھنے کی ہے تو آپ کو کیا۔ چلو واپس چلتے ہیں۔

آخر تم کس طرح کی عورت ہو۔ میں نے آج تک یہ نہیں دیکھا کہ تم میری کسی جگہ طرف داری کرتی نظر آتی ہوں۔ اور ایڈیٹر صاحب کے مقابلے میں تو مجھے ہمیشہ منہ کی کھانی پڑتی ہے کیا تم مجھے دو لمحے کے لئے میری دلجوئی نہیں کرسکتیں۔ ٹیلی گرام ایک دم نہیں اڑجاتا دو لفظ لکھکر ارمان تو نکلنے دیتیں۔

میں آپ کے فائدے کی بات کر رہی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ حسن الہاشمی آپ سے خوش رہیں اگر وہ ناراض ہوگئے تو ہمارے دال دلیے میں تو فرق پڑسکتا ہے نا۔

بس یہی بات مجھے جھنجلاہٹ میں مبتلا کرتی ہے۔ بیگم تمہارا ایمان بہت کمزور ہے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ رازق حسن الہاشمی نہیں ہیں رازق ہے وہ ذاتِ باری تعالیٰ جس نے مجھ جیسے ہونہار انسان کو تم جیسی ناقص العقل عورت عطا کی ہے۔ میری شادی اگر تم سے نہ ہوتی تو یقیناً ملکہ وکٹوریہ سے ہوتی۔ لیکن میں اچھی بُری تقدیر پر ایمان لانے والا انسان تم پر قناعت کر کے بیٹھ گیا۔

چلو۔ آپ صحیح میں غلط۔" با تو بولی" لیکن اب واپسی کی تیاری شروع کر دو۔

اور میں نہ مرتا تو کیا کرتا۔ ایک دن اچانک میں واپس دیوبند آگیا ہم لوگ رات گئے دیوبند اترے اس لئے اگلی صبح میں ایڈیٹر صاحب کے گھر پہونچا۔ صبح کے ۸ بجے تھے۔ یعنی یہ مسلمانوں کے سونے کا وقت تھا۔ لیکن اُف میرے خدا۔ یہ انسان کس مٹی کا بنا ہوا ہے۔ رات کو ۱۲ بجے تک قلم گھسیٹتا ہے اور صبح کو اٹھکر پھر قلم و کاغذ سے کشتی شروع کر دیتا ہے۔ میں نے ان کے کمرے میں داخل ہو کر سلام کیا۔ انہوں نے بڑی بے نیازی سے میرے سلام کا جواب دیا۔ ان کا خشک اندازِ تکلم دیکھکر بہت کوفت ہوئی۔ مجھے خیال آیا کہ ابھی کسی جدید طریقے سے خودکشی کر کے ان پر قتل کا الزام لگا دوں۔ لیکن اس بھری جوانی میں جو صرف فقیروں کی دعاؤں کی بدولت بڑی مشکل سے ملی تھی مرنا مناسب نہیں سمجھا۔ البتہ ان کی توجہ کو مبذول کرنے کے لئے میں نے اسّی سال کے بوڑھے کی طرح کھانسنا شروع کیا مجھے کھانستا دیکھکر وہ بولے۔ دورانِ سفر خوب بدپرہیزی کی ہوگی۔ غلط سلط چیزیں کھانے کے ساتھ لوگوں کی بددعائیں بھی لی ہوں گی۔ اب بیمار نہیں ہونگے تو کیا ہوں گے۔

حضور! میں نے اس سفر کو جو آپ کے حکم ہی سے شروع

ہوا تھا۔ بہت احتیاط سے جاری رکھا تھا۔ خوراک بہت گھٹا دی تھی تاکہ ولایت کے جراثیم دل میں پیدا ہو جائیں۔ یقین کریں دوران سفر اس قدر کمزوری آگئی تھی کہ اگر بیوی گھور کر دیکھتی تھی تو پھیپھڑے فیل ہونے لگتے تھے۔ یقین کریں میں نے اپنی مستند بیوی کو دوران سفر ایک بار بھی نہیں ڈانٹا دراصل میں پیر دستگیر مولانا ہذا من فضل ربی کی دعاؤں کے طفیل شوہر کم اور شریف زیادہ ہو گیا تھا۔ اس لئے بیوی سے مجبوراً محبت کرنی پڑی۔ اور اس پر وہ آرزو پوری کرنی پڑی جو بوقت نکاح خواہ مخواہ میرے ارادوں میں شامل تھی۔ انہوں نے مجھے اس طرح گھورا۔ جیسے میں کوئی نابالغ قسم کا بے وقوف ہوں۔ پھر بولے۔

بہت ہی بکواس کرنے لگے ہو۔

آپ نے ہمیں بلایا کیوں؟ ابھی تو سفر کا دیباچہ ہی چل رہا تھا۔ سفر تو اب شروع ہوتا۔

مجھے اِدھر اُدھر سے یہ شکایت ملی ہے کہ تم لوگوں کے اعمال نامے ٹٹول رہے تھے۔ اور ان کی ذاتیات کو اچھالنے کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ تم نے نہ مفتی کو بخشا اور نہ مہتمم کو۔ تم اس طرح روداد سفر مرتب کر رہے تھے کہ سفر پر تمہیں میں نے نہیں بلکہ اللہ میاں نے بھیجا ہے۔ ارے بھئی تمہیں اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ تم لوگوں کے گھروں میں جھانکو اور ان کے درِ باطن پر وائپر چلانے کی خدمات انجام دو۔ کیا میں نے تمہیں اس لئے سفر پر بھیجا تھا۔

کمال ہو گئے آپ سے ہاشمی صاحب! ایک طرف تو آپ مجھ سے بت کدے میں اذان دلواتے ہیں اور دوسری طرف یہ چاہتے ہیں کہ کسی پجاری کو کوئی تکلیف نہ ہو اور کسی بت پرست کا کوئی عیب ظاہر نہ ہو۔ اس سے بہتر تو یہ ہے کہ آپ مجھے حکم دیں کہ میں آئندہ قبرستان میں اذان دیا کروں، کم سے کم اذان سنکر کسی مُردے کے پیٹ میں مروڑ تو نہیں ہوگا۔

جھلایا نہیں کرتے۔ اور بڑوں سے بحث نہیں کیا کرتے۔

میں بحث نہیں کر رہا ہوں۔ لیکن میں آپ سے مودبانہ صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر میں کروں کیا؟ آپ میرے قلم کو بار بار کیوں لگام دیتے ہیں۔ اس بے زبان کو کھلی چھوٹ کیوں نہیں دے دیتے۔ آخر اس نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔

میں نے تمہیں کب لکھنے سے روکا ہے۔ لیکن جب تم اوٹ پٹانگ لکھتے ہو تو پھر مجھے روک لگانی پڑتی ہے۔

میں نے کب اوٹ پٹانگ لکھا۔ میں نے جب بھی لکھا لوگوں کے فائدے کے لئے لکھا لیکن نہ جانے کیوں آپ سے برداشت نہیں ہوا۔ مجھے آپ کے دفتر کے لوگوں نے بتایا ہے کہ قارئین کے تعریفی خطوط ڈھیروں کی تعداد میں آئے۔ لیکن جھوٹ کو بھی آپ نے کبھی میری حوصلہ افزائی نہیں کی۔ شاید آپ ڈرتے ہیں کہ میں کہیں آپ سے زیادہ مقبول نہ ہو جاؤں۔ اس لئے وقتاً فوقتاً آپ میرے پر کترتے رہتے ہیں۔

جہاں تک مقبولیت کا سوال ہے تو ممکن ہے کہ تم اب بھی مجھ سے زیادہ مقبول ہو کیونکہ دنیا میں احمقوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور احمق لوگ احمق قلم کاروں ہی کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن سوال مقبولیت کا نہیں ہے سوال ہے صحیح اور حق بات کو سنجیدگی کے ساتھ پیش کرنے کا۔

تو آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مزاح کے کپ میں سنجیدگی کا گڑ گھولوں؟ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو یہ کام میرے بس کا نہیں ہے۔ میں چلتا ہوں اور میں آج شام تک اپنا استعفیٰ بھجوا دوں گا۔ میں ابوالخیال ہوں تو مجھے ابوالخیال ہی رہنے دیں مجھے نبیرۂ حقیقت بنانے کی کوشش نہ کریں۔

میرا موڈ خراب ہو گیا تھا اسی دوران ہاشمی صاحب کی اہلیہ چائے وغیرہ لیکر کمرے میں داخل ہوئیں میں انہیں امی جان کہہ کر پکارتا ہوں۔ بولیں۔ ابوالخیال پہلے چائے نوش کرو اس کے بعد بات چیت کرنا۔

کیسی بات چیت۔ میں نے منہ بنا کر کہا۔ یہ آپ کے شوہر نہ جینے دیتے ہیں نہ مرنے دیتے ہیں۔

کیوں کیا ہوا؟

سفر پر روانہ کیا تھا کسی مفتی اور مہتمم کی شکایت پر مجھے واپس بلا لیا اور دو گھنٹے سے وعظ کر رہے ہیں۔

ارے بھئی تم تو خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہو۔ تم نے جو لکھا تھا۔ چلو درست تھا۔ لیکن اس طرح اگر اہل مدارس کے احوال پبلک کے سامنے لاؤ گے تو یہ مدارسے بدنام ہو جائیں گے۔ اس لئے ان لوگوں کے خلاف لکھنے

سے فائدہ کم نقصان زیادہ ہے اور یہ لوگ تو تاویلات کے گھوڑوں پر سفر کرنے والے لوگ ہیں تم کچھ بھی لکھدو بنا یہ کوئی نہ کوئی راستہ اپنی منزل تک پہونچنے کا نکال لیں گے۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور تم وہی لکھو جو پہلے لکھ رہے تھے۔

آپ کو تو وہ بھی گوارہ نہیں تھا۔ جب میں عشق و محبت پر لکھ رہا تھا آپ نے کیسی کیسی ڈانٹ مجھے پلائی ہے جبکہ دنیا کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہر شریف آدمی نے کم سے کم ایک بار عشق ضرور کیا ہے۔

لیکن میں تو اس شہر میں کئی ایسے لوگوں سے واقف ہوں جنہیں نگر پالیکا والے بھی شریفوں میں شمار کرتے ہیں اور وہ بے چارے عمر کی پچاس دہائی میں داخل ہو کر بھی عشق سے محروم ہیں۔

یہ لوگ زندہ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لوگ اپنی لاشوں کو اپنے کاندھوں پر اُٹھائے پھر رہے ہیں۔ اور یہ لوگ بہت ہی اقلیت میں ہیں۔ اور اس جمہوریت کے زمانہ میں اقلیت کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اکثریت کو دیکھیں۔ ان کے والدین بھی کہیں نہ کہیں مصروف ہیں اور ان کے بچے بھی میدان عشق میں پچاس میل فی گھنٹے کے حساب دوڑ رہے ہیں۔

تو گویا تم اب یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں عشق و محبت پر طبع آزمائی کے لئے آزاد چھوڑ دوں۔

بالکل ہی آزاد نہ چھوڑیں۔ مجھے کچھ تو لکھنے دیں۔

برخوردار جب تم عشق و محبت پر لکھ رہے تھے اُس سے معاشرے میں خرابیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ میں نے سنا تھا کہ کئی نابالغ بچوں نے تمہارے مضامین پڑھ کر عشق لڑانا شروع کر دیا تھا۔ اور کئی ایسے بوڑھے کہ جن کی قبر کھدائی کے ٹھیکے دے دیئے گئے تھے انہوں نے بھی خود کو کہیں نہ کہیں مشغول کر لیا تھا۔ اس طرح معاشرے کی رہی سہی شرم تمہارے مضامین نے ختم کر دی تھی۔

در اصل آپ کو عشق کے فائدے کی خبر نہیں ہے۔ عشق سے زر مبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ عشق سے ذات پات کے جھگڑے ختم ہوتے ہیں۔ عشق مساوات کے گل بوٹے کھلاتا ہے۔ اور عشق غریبی اور امیری کی بھول بھلیوں سے انسانوں کو بچاتا ہے۔ اسی لئے مرزا غالب علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ۔

عشق پر زور نہیں یہ ہے وہ آتش غالب
جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

لیکن بے سود۔ آپ تو ایک خشک قسم کے انسان ہیں۔ آپ کو کیا خبر عشق کی کیا کیا خوبیاں ہیں اور عشق انسانیت کو فروغ دینے کے لئے کس قدر ضروری ہے۔

میں بھی عشق کرتا ہوں۔ ہاشمی صاحب اس طرح بولے جیسے اپنے کسی جرم کا ذکر کر رہے ہوں۔ لیکن میں عشق کرتا ہوں اپنی بیوی سے۔

بے چارے بیوی سے تو وہ لوگ عشق کرتے ہیں جنہیں کوئی دوسری عورت گھاس نہیں ڈالتی۔

مجھے ہو سکتا ہے عورتیں اس لئے بھی گھاس نہ ڈالتی ہوں" ہاشمی صاحب نے کہا" کیونکہ گھاس تو گدھوں کو ڈالی جاتی ہے نا۔

حضور! گستاخی کی معافی چاہوں گا جس دن کوئی دل پھینک عورت آپ کو لائن پر لگا دے گی نا۔ سب بھول جائیں گے یہ تعویذ گنڈے۔ پھر آپ بھی کسی میکدے میں اذان دیتے نظر آئیں گے۔

وہ بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر بولے۔

اچھا تم چاہتے کیا ہو۔؟

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے دل کھول کر لکھنے دیں۔ میرے ارمانوں کا گلا نہ گھونٹا کریں۔

دیکھو۔ ابوالخیال۔ تم جو اخبارات کے مختلف پیراگراف پر حاشیہ آرائی کیا کرتے تھے وہ سلسلہ طلسماتی دنیا کے قارئین کو بہت پسند آتا تھا میں نے کئی عقل مندوں سے تمہاری تعریف سنی ہے۔ لیکن تم نے وہ سلسلہ بند کر کے حسن و عشق پر طبع آزمائی شروع کر دی۔ اور اسمیں بھی اس زور و شور کے ساتھ قلم چلایا کہ مجھے ادارے کی سنجیدگی مسمار ہوتی نظر آئی۔ پھر مجھے روک لگانی پڑی۔

محترم! آپ بھول گئے ہیں میں نے صرف اپنی آپ بیتی بیان کی تھی کسی کے رازوں سے پردہ نہیں ہٹایا تھا۔

میں جانتا ہوں کہ دیوبند میں عشق کس کس طرح ہو رہا ہے اور کیسے کیسے لوگ اس عشق سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ یقین کریں مجھے ابھی بھی یہ معلوم ہوا ہے کہ منشی مروارید جو صاحبزادے ہیں حکیم طمطراق کے انہوں نے ۷۲ سال کی

عمر میں پورے جوش و خروش کے ساتھ عشق بالارادہ شروع کیا ہے۔ جو شرعاً جائز نہیں ہے لیکن بعض علماء ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور انھیں آخرت کی باز پرس سے بچنے کے طریقے بتا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا فرمائیں گے؟ کیا یہ اللہ کے بندے نہیں ہیں۔ کیا انھیں انسانیت سے کوئی سروکار نہیں ہے کیا ان کی عقلیں کسی کھیت میں بھوا چرنے گئی ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں یہ سب اس معاشرے کا اٹوٹ حصہ ہیں جو تہذیب کے گھوڑے پر سوار ہو کر فرش سے عرش تک دوڑ رہا ہے ہاشمی صاحب ہمیں ایسے لوگوں کا احترام کرنا چاہئے کیونکہ ایسے لوگ مرنے کے بعد بھی زندگی کا ثبوت دیتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کے دم سے اس دنیا کی رونقیں باقی ہیں۔

تم پاگل ہو۔" ان کا موڈ چینج ہو گیا تھا"، تم کچھ بھی بولے چلے جاؤ لیکن میں اس طرح کے مضامین کو پسند نہیں کرتا جو انسانوں کے سفلی جذبات کو برانگیختہ کریں اور معاشرے میں گندگی پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔

برا نہ مانیں تو میں ایک بات پوچھوں؟" میں نے انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھا"

ایک نہیں۔ تم دو باتیں پوچھو۔

فی الحال تو آپ مجھے صرف ایک ہی بات کا جواب دے دیں کہ جب عشق و محبت اس درجہ شجر ممنوعہ ہیں۔ تو پھر آپ طلسماتی دنیا کا "عملیاتِ محبت" کیوں نکال رہے ہیں۔

شاید ان کے کولہوں کے نیچے کا گدا کھسک گیا تھا۔ ان کے چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنی کسمساہٹ کو چھپاتے ہوئے کہا۔

وہ ہم صرف میاں بیوی کی محبت کے لئے نکال رہے ہیں۔

آپ کی خام خیالی ہے۔ آپ کے اس نمبر سے وہ لوگ زیادہ فائدے اٹھائیں گے جن کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی۔

ہمیں ہماری نیت کا صلہ ملے گا۔ فیکٹریاں ریوالور اپنی حفاظت کے لئے بناتی ہیں۔ خریدنے والے اگر اس سے کسی کا قتل کر دیں تو فیکٹریوں کا کیا قصور۔ انہوں نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔

تو مجھے طلسماتی دنیا کے عملیاتِ محبت نمبر میں دل کھول کر ایک داستان بیان کرنے کی اجازت دیں۔ تاکہ داستان بیان کرنے کے بعد میں آپ کے قارئین کو عشق و محبت کے رموز سمجھا سکوں۔ اور اسکے بعد میں اپنی زبان پر تالا لگالوں گا جاؤ۔ میں نے تمہیں اجازت دی۔ اور اس بات کی بھی اجازت دی کہ تم جتنا چاہے طویل مضمون لکھ کے لے آنا میں جوں کا توں چھاپ دوں گا۔

شکریہ۔ تھینک یو۔ ویری مچ۔

لیکن ایک بات کا خیال رہے۔ تم داستان کوئی بھی بیان کرنا۔ اور اس پر اپنا ریمارک کچھ بھی چڑھانا لیکن بات فحش نہیں ہونی چاہئے۔ اور ایسا کوئی جملہ اپنے قلم سے مت نکالنا جسے پڑھ کر بے شرموں کو بھی شرم آجائے۔

آپ اطمینان رکھیں۔ میں بہت ہی محتاط انداز سے ایک انوکھی داستان بیان کروں گا۔ اور ایسا کوئی جملہ زبان سے نہیں نکالوں گا جسے پڑھ کر کسی کو خواہ مخواہ شرمانا پڑے۔ البتہ میرا دعویٰ یہ ہے کہ میری لکھی ہوئی یہ داستان پڑھکر وہ لوگ بھی عشق سے فیض یاب ہونے کی کوشش کریں گے۔ جن کی پچھلی سات پشتوں میں کسی نے غلطی سے بھی عشق نہیں کیا ہے اور مجھے تو اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ آپ بھی میرا مضمون پڑھ کر کہیں مبتلاءِ عشق نہ ہو جائیں! کیونکہ میں نے جب سے اس داستان کو بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے صرف ارادے کی برکت سے میں دو تازہ بتازہ عشق کر چکا ہوں۔

تم بات چیت کے دوران بہت غیر سنجیدہ ہو جاتے ہو۔ اور یہ بھی بھول جاتے ہو کہ کس سے مخاطب ہو۔

سوری۔ ہاشمی صاحب سوری۔ اب میں چلتا ہوں۔ اور اس داستان کی تیاری کرتا ہوں کہ جسے بیان کرنے کے بعد میرے اپنے گھر میں بھی ایک محشر برپا ہو جائے گا۔ اور میری بیوی خلع کی تیاریاں شروع کر دیگی۔ یا زندہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا


طلسماتی دنیا
تسخیر کائنات کا ایک انمول فارمولہ
نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء
"یہ ہمارے "علماء" کب تک استعمال ہوتے رہیں گے؟
20

کیا اور کہاں

اداریہ

میرے بزرگو! صرف تجاویز سے کیا ہوگا؟

بقلم خاص

آخر کب تک اس ملت کو تجاویز کے کھلونوں سے بہلایا جائے گا؟

پٹنہ بہار میں ہونے والا مسلم پرسنل لابورڈ کا اجلاس۔ اجلاس کی رسم نبھانے کی حد تک کامیاب رہا۔ اسمیں جو تجاویز پیش ہوئیں وہ کاغذی حد تک قابلِ ذکر ہیں۔ رہا عمل کا سوال۔ تو دور دور تک اسکا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی اجلاس میں صرف تجاویز پیش ہوئیں اور عمل کے لئے قوم منتظر ہی رہے مسلم پرسنل لابورڈ ۱۹۷۲ء میں قائم ہوا تھا۔ اس حساب سے اُس کو قائم ہوئے ۳۲ سال ہوگئے ہیں ان ۳۲ سالوں میں کوئی ایک بھی کام مسلم پرسنل لابورڈ نے انجام نہیں دیا جس کو کارنامہ" قرار دیا جاسکے۔ مسلم پرسنل لابورڈ ان ۳۲ سالوں میں مسلمانوں کے اندر نکاح وطلاق کی ذمہ داری کا احساس بھی پیدا نہ کرسکا۔ وہ مسلمانوں کو نکاح وطلاق کے معاملات [illegible] بنانے کی کوئی معروف قسم کی جدوجہد بھی نہ کرسکا۔ آج بھی مسلمان نکاح وطلاق کے معاملات میں غیر سنجیدہ نظر آتے ہیں۔ آج بھی نکاح کے پنڈال پر رسم ورواج کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور آج بھی طلاق کے معاملات میں مسلمان جہالت فاحشہ کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں حد تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ شعور تک پیدا نہیں ہوسکا ہے کہ نکاح اور طلاق دین اسلام کا اہم حصہ ہیں اور ان معاملات میں اسلام من مانی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

آج بھی طلاق کے معاملہ کو لے کر عورتوں کے ساتھ ظلم ہورہا ہے اور انہیں زدوکوب کر کے دور جاہلیت کی یادیں تازہ کی جارہی ہیں۔ کیا مسلم پرسنل لابورڈ کا یہ فرض نہیں بنتا کہ وہ مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کرنے کی جدوجہد کرے اور انہیں یہ بات سمجھائے کہ صرف صوم وصلوٰۃ سے دین اسلام کا حق ادا نہیں ہوپاتا۔ دین اسلام کا حق تو اسوقت ادا ہوتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے کل مسائل میں اللہ اور اس کے رسول کی منشاء کے پابند ہوں۔ مسلم پرسنل لابورڈ نے یہ طے کیا ہے کہ جگہ جگہ دارالقضاء قائم کئے جائیں گے تاکہ مسلمانوں کے آپسی جھگڑوں کو نمٹایا جاسکے۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بھی صرف نابالغ قسم کے مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے ہے کیونکہ اولاً تو دارالقضاء قائم ہوں گے ہی نہیں۔ کسے فرصت ہے اس طرح کے کاموں کی اور کسے درد ہے مسلمانوں کے آپسی اختلافات کا۔ اور اگر حسن اتفاق سے دارالقضاء قائم ہو بھی گئے تو عدالتوں کو چھوڑ کر کون دارالقضاء میں جانا پسند کریگا۔ جب تک مسلم پرسنل لابورڈ مسلمانوں میں یہ احساس پیدا نہیں کریگا کہ اسلام کے شخصی قانون کی پابندی نماز روزے کی طرح فرض کی حیثیت رکھتی ہے۔ تو کون مسلمان دارالقضاء میں آنا ضروری سمجھے گا۔ مسلم پرسنل لابورڈ کا فرض ہے کہ وہ عدالت اور دارالقضاء کے فرضوں کو واضح کرے۔

دارالقضاء قائم کرنے سے پہلے ہمیں ایسے افراد بھی پیدا کرنے کی جدوجہد کرنی چاہئے جو متقی، پرہیزگار اور خداترس ہوں تاکہ اللہ کے بندوں کے معاملات کو وہ دیانت اور انصاف کے ساتھ نمٹا سکیں۔ اگر ایسے افراد تیار نہیں ہوں گے تو پھر دارالقضاء کی حیثیت صرف عدالت کی سی ہوگی اور آج کی عدالتوں میں جو کچھ ہورہا ہے وہ کس آنکھ والے انسان سے پوشیدہ ہے۔

مسلم پرسنل لابورڈ کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ اس بات کا احساس رکھیں کہ ہندوستان کے تیس ۳۰ کروڑ مسلمان ان پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اگر آئندہ بھی اسی طرح ہوتا رہا کہ صرف تجاویز پاس ہوتی رہی، یا ملی مسائل کے بارے میں صرف سیاسی قسم کی جدوجہد ہوتی رہی یا صرف ایسا ہوتا رہا کہ ہلدی نہ پھٹکری رنگ آیا چوکھا تو پھر یہ مسلمان میدان محشر میں مسلم پرسنل لابورڈ کے ذمہ داران سے بازپرس کرنے کے حق دار ہوں گے کیونکہ بیچارے مسلمان مسلم پرسنل لابورڈ کے بارے میں بڑی خوش فہمی کا شکار ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ ہمارا سائبان ہے اور مظلوم موسموں سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔

مختلف پھولوں

درود شریف پڑھنے کے اوقات

- جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنے یا لکھے۔
- کسی مجلس میں شریک ہو اور جب وہاں سے رخصت ہو۔
- بازار میں جاتے وقت اور واپسی کے وقت۔
- سوتے وقت اور سوکر اٹھتے وقت۔
- رنج وغم کے وقت۔
- قرآن مجید کے ختم کرنے کے بعد۔
- جمعہ کے روز کثرت سے۔
- مسجد میں جاتے وقت۔ اور اس کو دیکھتے وقت۔
- تہجد کی نماز کی بعد۔
- نمازِ جنازہ کی دوسری تکبیر کے بعد۔
- اذان کے جواب کے بعد اور اقامت کے وقت۔
- دعا کے اول وآخر میں۔
- صفا اور مروہ پر اور حجرِ اسود پر۔
- صبح شام کے وقت۔
- وضو کے بعد اور نمازوں کے بعد۔
- ہر کام شروع کرتے وقت غرض جتنا پڑھو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی رحمت کے مستحق ہو گے۔

گوہر نما

- اچھے دوست کو کبھی فراموش مت کرو۔
- پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔
- اللہ کی ذات پر بھروسا کرنیوالے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔
- جیت انہی کی ہوتی ہے جو ہار سے نہیں گھبراتے۔
- بڑے کام کرو، بڑے وعدے نہ کرو۔
- غلطی کرنا انسانی اور معاف کرنا خدائی صفت ہے۔
- نیت سے کیا ہوا ہر کام اچھا ہوتا ہے۔

مہکتی کلیاں

- کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے، عظیم انسان وہ ہے جو سب کچھ کھوکر بھی خوش رہے۔
- سڑک چاہے کانچ کی کیوں نہ ہو لیکن پیدل چلنے والوں کو تھکا دیتی ہے۔
- ایک عقلمند ایک لاکھ بے وقوفوں سے بہتر ہے۔
- تمہارے پاس سب کچھ ہو مگر علم کی دولت نہ ہو تو وہ سب کچھ بیکار ہے۔
- دریا کی خاموشی کو دیکھ کر یہ مت سمجھنا کہ اس میں مگرمچھ نہیں ہیں۔
- مسکراہٹ خوبصورتی کی علامت ہے اور خوبصورتی زندگی کی۔ خاموش رہ کر آپ اپنے غصے پر قابو پا سکتے ہیں۔

یہ بھی پڑھیئے

- اللہ تعالیٰ سے جب بھی مانگو اپنے گناہوں کی توبہ مانگو۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم صدیقی

● جس سے محبت کی جائے اس کے سامنے ندامت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

● دوستی میں شک دوستی کا زوال ہے۔

● سچی محبت کی ہار بھی کسی جیت سے کم نہیں ہوتی۔

● اپنی خوشی کی خاطر دوسروں کی خوشی خاک میں نہ ملاؤ۔

اقوالِ زرّیں

● کسی دیانت دار شخص کا ووٹ خریدنے کے لئے پوری کائنات بھی ناکافی ہے۔ (سینٹ گریگوری)

● انسان کی اہم ترین کوشش دراصل اپنے عمل میں اخلاق کی تلاش ہے۔ (آئن اسٹائن)

● خوش اسلوبی کے ساتھ مصیبت کا بار اٹھانے والا سب سے بہتر کام کرنے والا ہے۔ (ملٹن)

پہاڑ ایک جگہ سے ہل سکتا ہے مگر انسان کی جبلت نہیں بدل سکتی۔ (فرائیڈ)

● حریص کی آنکھ کا پیالہ دنیا کی نعمتوں سے نہیں بھر سکتا۔ (سقراط)

● اپنی صحت رائے پر ناز نہ کرو۔ ہوسکتا ہے تمہاری حماقتیں تمہاری صحیح فکر سے زیادہ ہوں۔ (امام ابو محمد ابن حزم)

● زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔ لوگ چالاک لوگوں سے دور رہتے ہیں۔ (امام ابو محمد ابن حزم)

● اگر اللہ تعالیٰ یعنی محبوب حقیقی کے سوا کسی اور کی طرف نگاہ کیجائے تو اسکا نام عشق نہیں، یہ تو آوارہ گردی ہے۔ (مولانا رومیؒ)

خدا کی قسم! دنیا میں نہایت اچھا دسترخوان بچھا ہوا ہے۔ مگر وہ کمینوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے۔ (مولانا رومی)

زندگی کا پلصراط

● متوازن طرز حیات کے تصور کو سمجھنے کے لئے سیرۃ النبی کا مطالعہ ضروری ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور اس قدر متوازن زندگی کی مثال بنی نوع آدم کی زندگی میں نہیں ملتی۔ آپ باپ تھے، بیٹا اور بھتیجا تھے، خاوند تھے، تاجر تھے، معاشرے میں ایک فرد کی مانند رہتے تھے۔ ان سب حیثیتوں میں آپ نے نہ ترک دنیا کی نہ دنیا کو سینے سے لگایا۔ دراصل یہی وہ توازن ہے جو پل صراط سے گزرنے کیلئے ضروری ہے۔

اقوالِ زرّیں

● اگر مسلمانوں کو اپنے عزائم اور مقاصد میں ناکامی ہوگی تو مسلمانوں ہی کی وجہ سے ہوگی۔ مسلمانوں کی دغابازی کے باعث ہی ہوگی۔

● میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اس کے بعد خاص طور پر اس شخص سے ڈرتا ہوں جو خدا سے نہیں ڈرتا۔

● مصیبتیں اور بیماریاں اتنی خطرناک نہیں ہوتیں جتنی بزدلی اور کم ہمتی کی وجہ سے نظر آتی ہیں۔

روشن سطریں

● ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

● میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔

● اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔

● اگر وہ جماعت میں یاد کرے تو میں اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو ان سے بہتر ہے۔

● اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب آتا ہوں۔

● اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آئے تو میں دو ہاتھ اسکے قریب آتا ہوں۔

● اگر وہ میرے پاس چلتا ہوا آئے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔

(حدیث قدسی، بحوالہ: بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

امرت بوند

● زندگی میں ناکامیاں اس لئے آتی ہیں تاکہ وہ اپنے بعد آنے والی کامیابیوں کے لئے راہ ہموار کرسکیں۔

● فطرت سے پیار کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ کے ہونیکا احساس دلاتی ہے۔

● جس طرح چاند، چاندنی کے بغیر پھول خوشبو کے بغیر ادھورا ہے، اسی طرح عورت سلیقے اور گھرداری کے بغیر ادھوری ہے۔

● ہمیشہ بات کے مثبت پہلو کی طرف غور کرو۔ منفی پہلو خود بخود پس منظر میں چلے جائیں گے۔

● اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو خود سے زیادہ خدا پر یقین رکھو۔

دائمی خوبصورتی کا راز

● نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اسکی تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے اور جو نماز نہیں پڑھتے اسکے چہرے پر افسردگی سی چھائی ہوتی ہے اسلئے حدیث میں کہا گیا جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور ہوتا ہے۔

عورت

● عورت کی فطرت اس کے کردار سے معلوم ہوتی ہے۔
● عورت کی قابلیت اس کے اخلاق سے معلوم ہوتی ہے۔
● عورت کی شفقت اس کی چاہت سے معلوم ہوتی ہے۔
● عورت کی مسرت اسکے جذبات سے معلوم ہوتی ہے۔

منتخب اشعار

کاغذی پھول سے خوشبو کے خزانے مانگے
دل ہے خوش فہم بہلنے کے بہانے مانگے

○❖○

دن بھر خفا تھی مجھ سے مگر آدھی رات کو
مہندی سے میرا نام لکھا اس نے ہاتھ پر

○❖○

ابلیس تیری ایک خدا سے نہ بن سکی
آ مجھ کو دیکھ کتنے خداؤں کی زد میں ہوں

○❖○

بے سبب ہی تلاش کرتا ہوں
وہ مرے آس پاس رہتا ہے

○❖○

یہ شہر صداقت بھی عجب شہر ہے یارو
میں نے یہاں اک شخص بھی سچا نہیں دیکھا

○ ○ ○

بکھرا جو ایک بار تو آنہ سکوں گا ہاتھ
اے دوست احتیاط سے ٹھوکر لگا مجھے

○ ○ ○

جس طرح خواب مرے ہوگئے ریزہ ریزہ
اس طرح سے نہ کبھی ٹوٹ کے بکھرے کوئی

○ ○ ○

اس طرح ترک تعلق میں بھی رسوائی ہے
الجھے دامن کو چھڑاتے نہیں جھٹکا دے کر

○ ○ ○

شاعری

دو شاعر بازار میں ایک دوسرے سے جھگڑ رہے تھے، جھگڑا بڑھ گیا، تو ایک سپاہی انہیں تھانے لے گیا۔ اور پوچھا کہ جھگڑے کی وجہ کیا تھی؟

پہلا۔ اس نے میرا لاکٹ توڑا

دوسرا۔ اس نے میرا گریبان جھنجوڑا

پہلا۔ اس نے میرا سر پھوڑا

دوسرا۔ اس نے مجھے کپڑے کی طرح نچوڑا

پہلا۔ اس نے میرا منہ توڑا

دوسرا۔ میں نے تیرا منہ توڑا تو کس نے جوڑا

سپاہی جھلا کر بولا

جاؤ میں نے تم دونوں کو چھوڑا

قصور کس کا؟

بیوی۔ (خاوند سے) ہم اپنی شادی کی سالگرہ کے موقعہ پر ایک بکرا ذبح کریں گے۔

خاوند۔ کیوں؟ بھلا بکرے کا اس حادثے میں کیا قصور ہے؟

خطرہ

ایک آدمی سڑک پار کر رہا تھا کہ دوسری جانب سے آتے ہوئے ٹرک سے ٹکرا کر وہ نیچے گر گیا لیکن چوٹ نہیں لگی۔

لیکن جاتے ہوئے ٹرک پر اس کی نظر پڑی تو وہ رونے لگا۔

لوگوں نے کہا روتے کیوں ہو؟ شکر کرو کہ تم بچ گئے۔

مگر وہ آدمی روتے ہوئے بولا جب میں ٹکرا کر زمین پر گرا اور میں نے جاتے ہوئے ٹرک کو دیکھا تو اس پر لکھا تھا۔

''پھر ملیں گے۔''

عمل

بڑا بھائی چھوٹے بھائی سے۔ یہ تم اپنی جیب میں گرم پانی کیوں ڈال رہے ہو۔

بھائی جان! کل آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آج کل عزت اس کی ہے، جس کی جیب گرم ہو۔

مصروفیت

شوہر۔ ارے بیگم تم ایک گھنٹے سے دروازے پر کھڑی کس سے باتیں کر رہی تھیں؟

بیوی۔ میری سہیلی تھی، آج کل بہت مصروف ہے اس کے پاس اندر آنے کا ٹائم نہیں تھا، اس لئے چند باتیں اس نے دروازے ہی پر کر لیں۔

ڈر

ابا جان آپ کتنے سے ڈرتے ہیں؟ محسن نے اپنے باپ سے دریافت کیا۔

نہیں بیٹے۔

شیر سے؟

نہیں بیٹے۔

سانپ سے؟

نہیں بیٹے

ہاتھی سے؟

نہیں بیٹے۔

بچھو سے؟

نہیں۔

امی سے؟

ہاں۔ وہ تیری ماں ہے نا تیری خاطر اس سے ڈرنا پڑتا ہے۔

کافی

● میں مشروبات کا پارکھ نہیں ہوں لہٰذا مشروب کے اچھے برے ہونے کا اندازہ ان اثرات سے لگاتا ہوں جو اسے پینے کے بعد رونما ہوتے ہیں، اس لحاظ سے میں نے کافی کو شراب سے بدر جہا بدتر پایا، میں نے دیکھا کہ شراب پی کر سنجیدہ حضرات بے حد غیر سنجیدہ ہو جاتے ہیں اور غیر سنجیدہ گفتگو کرنے لگتے ہیں جو بے حد جاندار ہوتی ہے، برخلاف اس کے کافی پی کر غیر سنجیدہ لوگ انتہائی سنجیدہ بننے کی کوشش کرتے ہیں، مجھے سنجیدگی سے چڑ نہیں بلکہ عشق ہے اس لئے میں سنجیدہ آدمی کا مسخرہ پن برداشت کر لیتا ہوں مگر مسخرے کی سنجیدگی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی، شراب کے نشے میں لوگ بلاوجہ جھوٹ نہیں بولتے اور کافی پی کر لوگ بلاوجہ سچ نہیں بولتے۔

● شراب پی کر آدمی اپنا غم اوروں کو دے دیتا ہے مگر کافی پینے والا دوسروں کے فرضی غم اپنا لیتے ہیں، شراب پی کر لوگ خود ہی نالی میں لڑھک جاتے ہیں اور کافی پینے والا دوسروں کے لڑھکانے پر غور وخوض کرتا ہے، اس لئے شراب کافی سے بدتر نہیں۔ کیا سمجھے؟ اگر نہ سمجھے ہو تو زیادہ اچھا ہے۔

شگوفے

''چلو بیگم کہیں سیر کو چلتے ہیں۔'' شوہر نے آ کر خوش گوار موڈ میں کہا۔

''او ویری گڈ میں بھی یہی کہنے والی تھی۔'' بیوی نے اپنا پرس اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''لیکن دیکھو اگر تم مجھ سے پہلے واپس آ جاؤ تو ڈرائنگ روم کی لائٹ جلتی چھوڑ دینا۔''

○✤○

''میری تو سمجھ میں نہیں آتا بہن کہ تم روپے پیسے والے لڑکے کے انتظار میں کب تک اپنی لڑکی کو گھر میں بٹھائے رکھوگی؟'' ایک پڑوسن نے دوسری سے کہا۔

''میں روپے پیسے کی لالچی نہیں ہوں۔'' دوسری پڑوسن بولی۔ ''میں تو کہتی ہوں کہ روپیہ پیسہ چاہے ہو یا نہ ہو لیکن زمین جائیداد اور جواہرات ضرور ہوں، بس یہی کافی ہے۔ میری بیٹی کے لئے۔''

○✤○

اسکول کی چھٹی کے بعد سب بچے اپنے اپنے گھر چلے گئے لیکن پہلی بار اسکول آیا ہوا بچہ رومی اسکول کے باہر ہی کھڑا رہا، کافی دیر بعد جب استاد اسکول سے نکلے تو انہوں نے رومی کو دیکھ کر پوچھا۔ ''ارے بھئی تم کھڑے کیوں ہو؟'' ''کیا گھر نہیں جاؤ گے؟''

''نہیں سر۔''

''مگر کیوں؟''

اس لئے کہ امی نے کہا تھا کہ اب تمہیں میٹرک تک اسکول ہی میں رہنا ہے۔''

خوش نصیب ہے وہ شخص

○ جو والدین کے زیر سایہ پرورش پائے۔

○ وہ جس کا پڑوسی خوش اخلاق ہو۔

○ وہ جس کی اولاد صالح ہو۔

○ وہ جس کو دوست ایمان دار ملا ہو۔

○ جس نے کلام پاک حفظ کیا ہو۔

○ جس نے بغیر جہیز لئے شادی کی ہو۔

یادگار لمحے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا "محتاج و نادار لوگوں کی مدد کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راہ میں (جہاد) میں سرگرمی دکھا رہا ہے۔" (متفق علیہ)

دنوں کی خصوصیات اور اُن کے مخصوص اعمال

اتوار فارسی میں اتوار کو یکشنبہ کہتے ہیں۔ اتوار کے دن ستارہ شمس کی حکومت ہوتی ہے۔ ستارہ شمس بارہ برجوں کا دورہ ایک سال میں کرتا ہے۔ یعنی کہ یہ ستارہ ہر ایک برج میں پورے ایک ماہ مقیم رہتا ہے۔

اتوار کے دن مال و دولت اور تسخیر قلوب کے عمل ساعتِ شمس میں کیئے جاتے ہیں اور ساعتِ شمس ہی سے اس دن کی شروعات ہوتی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ دیگر مثبت اور منفی اعمال بھی اس دن میں خاص طور سے کیئے جاتے ہیں۔ ان میں ایک عمل یہ بھی ہے جو ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ یہ عمل دشمنوں کی صف میں انتشار پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور باذنِ خداوندی پُر اثر بھی ہوتا ہے۔ لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس طرح کے اعمال بہ حالتِ مجبوری کرنے چاہئیں۔ اور خواہ مخواہ کسی گروہ میں پھوٹ نہیں ڈالنی چاہیئے۔

- یہ عمل بہت آسان ہے۔ کسی پُرانی قبر کی مٹی لیکر ۱۳ مرتبہ اس پر سورہ شمس اور ۱۳ مرتبہ سورۃ واللیل پڑھ کر دم کر دیں۔ اور اس مٹی کو دشمنوں کی راہوں میں بکھیر دیں۔ انشاء اللہ دشمنوں کی صف میں انتشار پیدا ہو گا۔

- کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے بالخصوص مقدمہ میں فتح حاصل کرنے کے لئے "یا حیُّ یا قیومُ" اتوار کی ساعت میں گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی حاصل ہو گی۔

سورۃ اذا السمآء انشقت کی ۶ آیتیں اتوار کے دن کسی بھی ساعت میں لکھ کر رکھ لیں۔ اور بوقتِ ولادت حاملہ کی بائیں ران پر باندھیں۔ سُرخ رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے انشاء اللہ ولادت بآسانی ہو جائے گی۔

- دورانِ سفر حفاظت کے لئے بروز اتوار ساعتِ شمس میں سورۃ اخلاص کا نقش مندرجہ ذیل طریقے سے لکھیں۔ اس کے بعد روزانہ بعد نماز عشاء سورۃ اخلاص ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں اور نقش پر دم کر دیں۔ اس عمل کو اتوار سے شروع کر کے اتوار تک ختم کریں اور جب سفر پر جانے کا ارادہ کریں تو نصف اوّل اس نقش کا اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں ـــــ اور اس کا نصف ثانی گھر ہی میں لٹکا دیں، یا کسی چیز کے نیچے دبا دیں۔ دونوں نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں۔

انشاء اللہ دورانِ سفر حفاظت بھی رہے گی اور بھرپور کامیابی بھی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ	الرحمٰن الرّحیم
قل ھو	اللہ احد
اللہ	الصّمد
لم	یلد
ولم	یولد
ولم	یکن لہٗ
کفوًا	احد

- ہر مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے اتوار کے دن کسی بھی وقت ایکہزار مرتبہ "یا مُفتّحَ الاَبوَاب" پڑھیں۔ اوّل و آخیر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

پیر پیر کے دن کو فارسی میں دوشنبہ کہتے ہیں۔ پیر کے دن ستارہ قمر کی حکومت ہوتی ہے اور ستارہ قمر ۱۲ برجوں کا سفر ایک ماہ میں پورا کر لیتا ہے ____ اور قمر ایک برج میں تقریباً سوا دو دن رہتا ہے۔

- پیر کے دن قمر کی ساعت میں "یَارحمٰنُ یَارحیمُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کامیابی قدم چومے گی۔
- کسی پُرانی قبر کی مٹی پر سورۂ فجر پڑھ کر دشمنوں کے راستے میں ڈال دیں۔ باذن اللہ دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔
- قرض کی ادائیگی کے لئے اور کسی بھی کاروبار میں اچھا نفع حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو دو ہزار پانچ سو اکیاون مرتبہ پڑھیں۔ پھر سجدے میں جا کر دعا کریں۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ آیات یہ ہیں ____ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ۔
- حصولِ مراتب اور عزّت و توقیر کے لئے اور تسخیر قلوب کے لئے اس لوحِ مثمن اور نقش مثلث کو ساعتِ قمر میں گلاب و زعفران سے لکھ کر سفید ریشمی کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں۔ اگر ان کو شرفِ قمر میں لکھیں تو افضل ترین ہے۔

لوح یہ ہے۔

(لوح اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں)

۷۸۶

ر	ح	م	ن	ر	ح	ی	م
ح	م	ن	ر	ح	ی	م	ی
م	ن	ر	ح	ی	م	ی	ح
ن	ر	ح	ی	م	ح	ی	ر
ر	ح	ی	م	ی	ح	ر	ن
ح	ی	م	ی	ح	ح	ن	م
ی	م	ی	ح	ر	ر	م	ح
م	ی	ح	ر	ن	ن	ح	ر

نقش مثلث یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

لوح کے پیچھے اپنا نام اور والدہ کا نام۔ اور اپنا مقصد لکھ دیں۔

- ہر طرح کی کامیابی کے لئے پیر کے دن ایک ہزار مرتبہ "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب" پڑھیں۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

منگل

منگل کو فارسی میں سہ شنبہ کہتے ہیں۔ منگل کے دن ستارہ مرّیخ کی حکومت ہوتی ہے۔ مرّیخ بارہ برجوں کا دورہ بیس ماہ میں کرتا ہے۔ یہ ایک بُرج میں چالیس دن قیام کرتا ہے۔

- منگل کے دن مرّیخ کی ساعت میں "یَا قُدُّوْسُ" گیارہ سو مرتبہ اوّل و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ پھر سجدے میں جا کر دعا کریں۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔
- دشمنوں کو حیران و پریشان کرنے کیلئے قبر کی خاک پر سورۂ الم نشرح اور سورہ توبہ تیرہ ۱۳ مرتبہ پڑھ کر دشمنوں کی سمت کی طرف نفرت سے پھینکیں۔ دشمنوں میں حیرانی اور پریشانی شروع ہوگی۔
- سحر کو دفع کرنے کے لئے ساعتِ مرّیخ میں ۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ، ۳ مرتبہ آیت الکرسی اور تین تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔
- دن بہ دن ترقّی مراتب کی بلندی لوگوں میں عزّت و تکریم دوسروں پر رعب و دبدبہ قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل لوح کو شرفِ مرّیخ میں بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ اور اس کے بعد نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد ۳۰۰ سو مرتبہ "یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْسُ" پڑھ لیا کریں۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۷۱	۵۳	۶۶	۴۹
۵۰	۵۸	۷۲	۵۴	۶۲
۶۳	۵۱	۵۹	۶۸	۵۵
۵۶	۶۴	۴۷	۶۰	۶۹
۷۰	۵۲	۶۵	۴۸	۶۱

چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۴	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۲۳	۶	۱۹	۲	۱۵

بُدھ

فارسی میں چہار شنبہ کہتے ہیں۔ بدھ کے دن ستارہ عطارد کی حکومت ہوتی ہے۔ ستارہ عطارد بارہ برجوں کا دورہ چھ سات ماہ میں طے کرلیتا ہے۔ یہ ایک بُرج میں تقریباً ۱۸ دن رہتا ہے۔

- منگل کا دن گزر کر جو رات آتی ہے۔ یہ شب بدھ کہلاتی ہے۔ عشاء کے بعد "یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ" گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر سجدے میں جا کر جو بھی دعا مانگیں گے انشاء اللہ قبول ہوگی۔
- حصولِ مراتب، حصولِ دولت، حصولِ علم و حکمت، حصولِ برتری اور حصولِ ترقیات کے لئے مندرجہ ذیل لوح کو شرفِ عطارد کے وقت گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ کی پڑھ لیا کریں۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

م	ی	ظ	ع	ی	ل	ع
ی	م	ی	ظ	ع	ی	ل
ظ	ی	م	ی	ظ	ع	ی
ع	ظ	ی	م	ی	ظ	ع
ی	ع	ظ	ی	م	ی	ظ
ل	ی	ع	ظ	ی	م	ی
ع	ل	ی	ع	ط	ی	م

- بدھ کے دن سورج طلوع ہوتے وقت سورۂ کافرون دس۱۰ مرتبہ سورج کی طرف دیکھ کر پڑھیں۔ اس

کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھیں۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اس عمل کو ۱۶ بدھوں تک لگاتار کریں۔ انشاء اللہ مقاصدِ حسنہ میں کامیابی ملے گی۔ اپنے مقصد کا تصوّر دورانِ عمل اپنے ذہن میں رکھیں۔

- ہر طرح کے مقاصد کے لئے بدھ کے دن ساعتِ عطارد میں ۱۰۰ مرتبہ "یَاحَمِیْدُ یَافَرْدُ" پڑھنا چاہیے۔

جمعرات

فارسی میں پنجشنبہ کہتے ہیں۔ جمعرات کے دن ستارہ مشتری کی حکومت ہوتی ہے۔ ستارہ مشتری ۱۲ برجوں کا دورہ ۱۳ سالوں میں طے کرتا ہے۔ یہ ایک برج میں ۱۳ ماہ تک رہتا ہے۔

- جمعرات کے دن پہلی ساعت میں "یَاکَبِیْرُ یَامُتَعَالُ" گیارہ سو مرتبہ اوّل و آخیر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھنے سے ہر مقصد میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔
- روز بروز عروج و ترقی، لوگوں کی نظروں میں عزت و مقبولیت اور حصولِ دولت کے لئے شرفِ مشتری یا اوجِ مشتری کے اوقات میں مندرجہ ذیل لوح لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

ک	ب	ی	ر	م	ت	ع	ا	ل
ب	ی	ر	م	ت	ع	ا	ل	ا
ی	ر	م	ت	ع	ا	ل	ا	ع
ر	م	ت	ع	ا	ل	ا	ع	ت
م	ت	ع	ا	ل	ا	ع	ت	م
ت	ع	ا	ل	ا	ع	ت	م	ر
ع	ا	ل	ا	ع	ت	م	ر	ی
ا	ل	ا	ع	ت	م	ر	ی	ب
ل	ا	ع	ت	م	ر	ی	ب	ک

جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں ہر طرح کے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ۱۰۰ مرتبہ "یَاذَوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" پڑھنا چاہیے۔

جمعہ

فارسی میں جمعہ کو آدینہ کہتے ہیں۔ جمعہ کے دن ستارہ زہرہ کی حکومت ہوتی ہے۔ ستارہ زہرہ ۱۲ بروج کا دورہ دس گیارہ ماہ میں پورا کرتا ہے۔ ایک برج میں یہ تقریباً ۲۷ دن رہتا ہے۔

- "یَاکَافِیُ یَاغَنِیُّ" گیارہ سو مرتبہ۔ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ ساعتِ زہرہ میں اگر جمعہ کے دن پڑھیں تو دولتِ کثیر ہاتھ لگے۔
- دشمن کو ذلیل و برباد کرنے کیلئے ایک مٹھی قبر کی مٹی لے کر اس پر سورہ قریش اور سورۃ کافرون

پڑھ کر دم کر کے دشمن کے راستے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا۔

مندرجہ ذیل لوح کو زعفران ومشک سے شرفِ زہرہ میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ رحمتِ خداوندی کے حق دار قرار پائیں گے۔ اور عزت وعظمت بھی حاصل ہوگی۔

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۹۰	۱۵۸	۱۸۴	۱۵۲	۱۷۷	۱۴۶
۱۴۷	۱۶۵	۱۹۱	۱۵۹	۱۸۵	۱۵۳	۱۷۱
۱۷۲	۱۴۸	۱۶۶	۱۹۲	۱۶۰	۱۷۸	۱۵۴
۱۵۵	۱۷۳	۱۴۹	۱۶۷	۱۸۶	۱۶۱	۱۷۹
۱۸۱	۱۵۶	۱۷۴	۱۴۳	۱۶۸	۱۸۷	۱۶۲
۱۶۳	۱۸۲	۱۵۰	۱۷۵	۱۴۴	۱۶۹	۱۸۸
۱۸۹	۱۵۷	۱۸۳	۱۵۱	۱۷۶	۱۴۵	۱۷۰

لوح کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۴۷	۱۶	۴۱	۱۰	۳۵	۴
۵	۲۳	۴۸	۱۷	۴۲	۱۱	۲۹
۳۰	۶	۲۴	۴۹	۱۸	۳۶	۱۲
۱۳	۳۱	۷	۲۵	۴۳	۱۹	۳۷
۳۸	۱۴	۳۲	۱	۲۶	۴۴	۲۰
۲۱	۳۹	۸	۳۳	۲	۲۷	۴۵
۴۶	۱۵	۴۰	۹	۳۴	۳	۲۸

- ہر مقصد میں کامیابی کے لئے جمعہ کے دن "یا اللہُ یَا وَاحِدُ" سَو مرتبہ پڑھنا چاہیئے۔

ھفتہ

فارسی میں ہفتے کو شنبہ کہتے ہیں۔ ہفتے کے دن ستارہ زحل کی حکومت ہوتی ہے ستارہ زحل ایک بُرج میں ڈھائی سال رہتا ہے۔ وہ ۱۲ برجوں کا سفر ۳۰ سال میں طے کرتا ہے۔

رزق میں اضافے کے لئے ہفتے کے دن پہلی ساعت میں "یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ" گیارہ سو مرتبہ اوّل وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

کسی بھی زنا کار کو زنا سے روکنے کے لئے ایک نقش بدکار کے گلے میں ڈالیں۔ دوسرا نقش کسی میدان میں دبادیں۔

ایک نقش، نقشِ حرفی ہے۔ دوسرا نقش، نقشِ عددی ہے۔

نقشِ حرفی یہ ہے۔ (اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں)

۷۸۶

ص	ع	ی	ہ	ک
ی	ہ	ک	ص	ع
ک	ص	ع	ی	ہ
ع	ی	ہ	ک	ص
ہ	ک	ص	ع	ی

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

نقشِ عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۶	۸	۲
۸	۲	۴	۶
۲	۸	۶	۴
۶	۴	۲	۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

● سفر بخیر و عافیت پورا کرنے کیلئے یہ عمل کریں۔ زمین سے ۴ کنکریاں اٹھائیں۔ اور قبلہ کی طرف اپنا رُخ کر کے کھڑے ہو جائیں۔

ایک کنکری پر یا الہ البشر دم کر کے سیدھی طرف پھینک دیں۔

دوسری کنکری پر یا عظیم الحضر دم کر کے اُلٹی طرف پھینک دیں۔

تیسری کنکری پر اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھ کر دم کر کے سامنے کی طرف پھینک دیں۔

چوتھی کنکری پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کر کے پیچھے کی طرف پھینک دیں۔ اسکے بعد سفر شروع کریں۔ انشاء اللہ سفر خیریت و عافیت کے ساتھ پورا ہو گا۔ اور دورانِ سفر کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

● ہر طرح کی کامیابی کے لئے سو بار سنیچر کے دن "یا رحمٰنُ یا رحیمُ" پڑھنا چاہیئے۔

اسماءِ حسنیٰ سے طلب حاجات

ہفتے بھر کے وظائف، ان وظائف کو ورد کرتے ہوئے دنوں کا بھی لحاظ رکھیں اور تعداد کا بھی۔ اگر ان کا ورد جاری رکھیں گے تو انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہوتی رہیں گی۔

نمبر شمار	اسماءِ الٰہی	تعداد	حاجت	متعلقہ دن
۱	یَا رَزَّاقُ	۳۰۸	رزق و ملازمت کے لئے۔	اتوار
۲	یَا وَاسِعُ	۱۳۷	ترقی اور کاروبار میں وسعت کیلئے۔	پیر
۳	یا لطیفُ	۱۲۹	اقرباء اور احباب کی توجہ کیلئے۔	منگل
۴	یَا کافیُ	۱۱۱	مہمات دنیاوی کے لئے۔	بدھ
۵	یَا غنِیُّ	۱۰۶۰	برائے دولت و مقبولیت۔	جمعرات
۶	یَا وَدودُ	۲۰	محبّت و تسخیر کے لئے۔	جمعہ
۷	یا فتّاح	۴۸۹	فتوحات اور کامیابیٔ مقدمہ کے لئے۔	ہفتہ

ان وظائف کے ساتھ ساتھ اپنے روزمرّہ کے وظائف بھی جاری رکھیں۔

مثلاً اگر آپ نے اپنے نام کے اعتبار سے کسی اسم الٰہی کا ورد کر رہے ہیں یا اگر آپ اپنے اسمِ اعظم کا ورد کر رہے ہیں تو اس کو بھی کسی نہ کسی وقت میں جاری رکھیں۔ علاوہ ازیں اگر قرآن حکیم کی کسی آیت کو روزانہ پڑھنے کا معمول ہو تو اس کو بھی ختم نہ کریں۔ اور ان وظائف کو بھی جاری رکھیں انشاء اللہ فائدہ ہوتا رہے گا۔

قسط ٦٦

علاج بالقرآن

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

سورئہ یٰسین

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ یٰسین قرآن حکیم کی ٣٦ ویں سورۃ ہے۔ اس سورت کو قرآن حکیم کا دل مانا گیا ہے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ اس سورت کی تلاوت کرتا ہے اس کو اللہ کی رضا حاصل ہوجاتی ہے۔

اگر کوئی شخص اس سورت کی پہلی آیت یٰسین کو سات سو مرتبہ سات روز تک لگاتار جگہ اور وقت مقرر کرکے پڑھے اور پرہیز جلالی کے ساتھ پڑھے تو اس سورت کے مؤکلین ہر وقت اس کی مدد کے لئے تیار رہیں گے۔ اس کے بعد اگر عامل سورۂ یٰسین پڑھ کر کسی کے لئے دعا کرے گا تو دعا ضرور قبول ہوگی۔

اس سورت کو اگر کوئی شخص اس وقت جب قمر و مریخ کا قران ہو زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر اس پانی کو سات روز تک پیتا رہے تو سب پر غالب رہے اور جو بھی پڑھے یا سنے یاد رہے۔

اگر اسی سورت کو کسی بھی وقت لکھ کر زعفران و گلاب سے کسی بچے والی عورت کو پلایا جائے تو اس کے دودھ میں اضافہ ہوجائے۔

اگر دو لوگوں کے درمیان جھگڑا ہو تو جھگڑے کے دوران یعنی بحث و تکرار کے وقت اگر کوئی شخص ایک مرتبہ خاموشی کے ساتھ یہ پڑھ لے۔ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝

تو جو شخص ناحق ہوگا وہ خود بخود خاموش ہوجائے گا۔ اور جو حق پر ہوگا وہ غالب ہوجائے گا۔

اگر کسی دشمن یا کسی ظالم کے شر و فساد کو روکنا مقصود ہو تو سات مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر دشمن کا تصور کرکے اس پر پھونک دیں۔ انشاء اللہ دشمن اور ظالم شخص اپنی حرکتوں سے باز آجائے گا ورنہ تباہ و برباد ہوگا۔

آیات یہ ہیں۔ إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝

اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ اس کے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نہ ہو، اطبا اس کے علاج سے مجبور ہوگئے ہوں تو اس آیت کو لکھ کر اس کے تکئے میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ اس کو مایوس کن بیماری سے نجات مل جائے گی۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ

اگر کسی باغ میں پھل نہ آتے ہوں تو اس آیت کو لکھ کر باغ کے درمیان میں دبا دیں۔ انشاء اللہ درختوں پر پھل آنے شروع ہوں گے۔

آیت یہ ہے۔ وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝

(آیت نمبر ٣٣ تا ٣٥)

اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے اس سورت کی تلاوت روزانہ کرنا اپنا معمول بنالیں۔

جو لوگ سورۂ یٰسین کے عمل کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزانہ اس سورت کی تلاوت پابندی کے ساتھ کریں۔

(باقی آئندہ)

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج

قسط نمبر ۳۷

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

المقسط

حق تعالیٰ کا ۸۷واں صفاتی نام المقسط ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں حد سے زیادہ عدل اور انصاف کرنے والی ذات۔ یہ اسم، اسم جلالی ہے۔ اور اس کے اعداد ۲۰۹ ہیں۔ اس نام سے متصف ہونے کی صورت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ ہر معاملے میں انصاف کیا جائے اور ہر صورت میں خود کو جور و ستم سے روکا جائے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم کو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا وہ وساوس اور شیطانی خیالات سے محفوظ رہے گا۔

● اگر کوئی شخص تسکین قلب چاہتا ہو اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے اپنی حفاظت چاہتا ہو تو اس اسم الٰہی کو روزانہ سات سو مرتبہ پڑھے۔

● ہر فرض نماز کے بعد اگر سات مرتبہ "یامقسط" پڑھ کر دعا مانگے تو انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

● اگر کسی کو نماز میں وسوسے آتے ہوں تو وہ اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھے اور لگاتار چالیس دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ وساوس شیطانی سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ انصاف نہ کرتا ہو تو ایک بوتل پانی پر سات ہزار مرتبہ "یامقسط" پڑھ کر دم کردیں اور یہ پانی سات دن تک دن میں ایک بار شوہر کو پلائیں۔ انشاء اللہ وہ اپنی زوجہ کے ساتھ انصاف کرنے پر مجبور ہوگا۔

● شیخ بونیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم الٰہی کا نقش ذوالکتابت شرف عطارد میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کا زبردست فائدہ محسوس کرے۔ یہ نقش بالخصوص ان لوگوں کو فائدہ پہنچائے گا جو کاریگر ہوں یا تولنے والا بزنس کرتے ہوں یعنی جو دکاندار ہوں۔

نقش یہ ہے۔ ۷۸۶

م	۱۰۰	س	ط
۶۱	۸	۴۱	۹۹
۷	۵۸	۱۰۲	۴۲
۱۰۱	۴۳	۶	۵۹

● اگر کوئی شخص عادل جج بننے کا آرزومند ہو تو اس کو چاہیے کہ جج کا امتحان پاس کرنے کے بعد روزانہ سو مرتبہ "یامقسط" پڑھنے کا معمول بنائے۔ انشاء اللہ اس سے دورانِ مقدمات کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔

● اگر کوئی شخص رنج و غم میں مبتلا ہو تو چاہیے کہ "یامقسط" روزانہ تین ہزار مرتبہ ۲۱ روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کو رنج و غم سے نجات مل جائے گی۔

اس اسم الٰہی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس اسم الٰہی کو بہ نیت زکوٰۃ چار ہزار مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔

● "یامقسط" کا نقش دلوں کو نرم کرنے، انسانوں کو عدل و انصاف پر آمادہ کرنے بڑے خیالات سے محفوظ رکھنے اور دشمنوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے بچانے کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م،

ش، ف یا ذ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۲	۵۵	۵۸	۴۴
۵۷	۴۵	۵۱	۵۶
۴۶	۶۰	۵۳	۵۰
۵۴	۴۹	۴۷	۵۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۱	۶۵	۷۳
۷۲	۷۰	۶۷
۶۶	۷۴	۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷	۵۳	۵۱	۵۸
۵۹	۵۰	۵۶	۴۴
۵۴	۴۶	۵۷	۵۲
۴۹	۶۰	۴۵	۵۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۶	۷۲	۷۱
۷۴	۷۰	۶۵
۶۹	۶۷	۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸	۴۴	۵۲	۵۵
۵۱	۵۶	۵۷	۴۵
۵۳	۵۰	۴۶	۶۰
۴۷	۵۹	۵۴	۴۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۱	۷۲	۶۶
۶۵	۷۰	۷۴
۷۳	۶۷	۶۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور ایک ٹانگ اُٹھا کر اور ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴	۴۹	۴۷	۵۹
۴۶	۶۰	۵۳	۵۰
۵۷	۴۵	۵۱	۵۶
۵۲	۵۵	۵۸	۴۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کیلئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کولکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۶۹	۷۴	۶۶
۶۷	۷۰	۷۲
۷۳	۶۵	۷۱

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان نقوش پر ۲۰۹ مرتبہ "یامقسط" پڑھ کردم کردے تو انکی تاثیر وقوت دُگنی ہوجائے۔

اگر "یامقسط" کے نقوش عطارد کی ساعت میں لکھیں تو اچھا ہے۔

(جاری)

غور وفکر

● جس نے غوراور فکر کی عادت ڈالی اوراپنے نفس کونصیحت کرتا رہا وہ سمجھ لے کہ اس پر خدا نے بہت رحم کیا (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

● غوروفکر مراقبہ کا مرتبہ رکھتا ہے۔

(بطلیموس)

● عالم کی کوشش غوراور فکر میں ہے۔

(انس بن مالکؓ)

عمل سے زندگی بنتی ہے

● جوش اور سنجیدگی اگرچہ ایک ہی جگہ نہیں پائے جاتے، تاہم جن میں یہ دونوں وصف موجود ہوں۔ وہ کبھی لغزش نہیں کھاتے۔

(آسکر وائلڈ)

● تمام کائنات کے مستقبل اور مقدس نظام میں ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش کا بھی صلہ ملتا ہے۔ اور ذراسی سعی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔

(ہابسن)

یا ذوالجلال والاکرام

پچھلے شمارے کی اسماء حسنیٰ کی قسط میں کچھ غلطیاں رہ گئی تھیں بعض مخلص حضرات کی نشاندہی پر ہمیں اپنی غلطیوں کا احساس ہوا۔ اس لئے اس قسط کو دوبارہ تصحیح کے بعد شائع کیا جارہا ہے۔

ایڈیٹر

حق تعالیٰ کا ۸۶واں صفاتی نام ذوالجلال والاکرام ہے، اس کے معنیٰ ہیں بہت زیادہ عزت اور جلال والا۔ یہ اسم الٰہی عنصر کے اعتبار سے مختلف فیہ ہے، بعض حضرات کے نزدیک جمالی ہے اور بعض حضرات کے نزدیک جلالی، اس کے اعداد ۱۱۰۰ ہیں کشف والہام کی دولت سے بہرہ ور ہونے کے لئے اس اسم الٰہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔

● حصول جاہ، حصول حکومت، وسعت رزق اور قید سے رہائی کے لئے ۴۰/ دن میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھیں اور ترک حیوانات کے ساتھ پڑھیں، انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

● اگر کسی شدید مرض میں مبتلا ہو تو ''یاذوالجلال والاکرام بیدک الخیر انک علیٰ کل شئ قدیر'' ایک ہزار مرتبہ پانی پر دم کر کے مریض کو یہ پانی دن میں ۳/ مرتبہ ۱۱/ دن تک پلائیں، انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

● اگر کوئی شخص کسی غم میں مبتلا ہو اور اس کو کسی بھی طرح صبر نہ آرہا ہو تو اس کو ایک بوتل پانی پر ''یاذوالجلال والاکرام'' پانچ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دیں، اور ۷/ دن تک یہ پانی صبح وشام اس کو پلائیں، انشاء اللہ اس کو فوراً قرار آجائے گا اور اسکے دل سے غم دور ہوجائے گا۔

● اگر کوئی عورت خاوند کی نظروں میں گرگئی ہو تو ۲۱/ مرتبہ صبح وشام اس اسم الٰہی کو پڑھے انشاء اللہ خاوند کی نظروں میں اس کا مقام پھر پیدا ہوجائے گا۔

● اسی طرح اگر کوئی ملازم اپنے آقا کی نظروں میں گرگیا ہو تو وہ بھی اس عمل کو پابندی کے ساتھ کرے انشاء اللہ اس سرپرست اس سے راضی ہوجائے گا۔

● اگر کسی شخص کا حافظہ اور یادداشت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہو تو وہ ۳/ باداموں پر تین تین مرتبہ ''یاذوالجلال والاکرام'' پڑھ کر دم کردے اور ایک بادام صبح کو ایک دوپہر کو اور ایک بادام شام کو کھالے، اس عمل کو ۲۱/ روز تک اسی طرح کرتا رہے، انشاء اللہ حافظہ قوی ہوجائے گا۔

● اگر کوئی شخص روحانیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو ''یاذو الجلال والاکرام'' ۷/ ہزار مرتبہ روزانہ ۴۱/ دن تک پڑھے، انشاء اللہ اس کے اندر روحانیت پیدا ہوجائے گی۔

● اگر کوئی شخص نمازِ عشا سے فارغ ہونے کے بعد ان اسم الٰہی کو نوسو مرتبہ پڑھے اور لگاتار ایک سو بیس ۱۲۰/ دن تک پڑھے تو انشاء اللہ اس کو محبت وتسخیر کی دولت حاصل ہوجائے۔

● حصول مراد کے لئے اس اسم الٰہی کو گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن تک پڑھے، انشاء اللہ جو بھی دل کی مرادہوں گی پوری ہوجائے

گی۔

اس اسم الٰہی کا نقش ذوالکتابت، محبت وتسخیر اور کامیابی وترقی کے لئے اکثیر کی حیثیت رکھتا ہے، اس نقش کو ساعت سعید میں لکھ کر دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مقبولیت بھی حاصل ہوگی اور کامیابی بھی۔

نقش یہ ہے۔

ذو	الجلال	والا	کرام
۳۹	۲۶۰	۷۰۷	۹۴
۲۵۹	۳۶	۹۷	۷۰۸
۹۶	۷۰۹	۲۵۸	۳۷

اس اسم الٰہی کا عامل بننے کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۹/ شعبان سے روزانہ ۶۶۵۰ مرتبہ پڑھیں، ختم رمضان تک، انشاء اللہ اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، پھر اسکے نقوش وعملیات میں زبردست تاثیر پیدا ہوگی۔

"یاذوالجلال والاکرام" کا نقش محبت وتسخیر، شدید ترین امراض، کامیابی وترقی، فراوانی رزق، بلندئ درجات، حصول اقتدار، اور خیر وبرکت کے معاملات میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، م، ف، ش، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۷	۲۸۱	۲۷۸	۲۷۴
۲۷۹	۲۷۳	۲۶۸	۲۸۰
۲۷۲	۲۷۶	۲۸۳	۲۶۹
۲۸۲	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷۰	۳۶۲	۳۶۸
۳۶۴	۳۶۷	۳۶۹
۳۶۶	۳۷۱	۳۶۳

جن حضرات وخواتین کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۱	۲۷۳	۲۷۶	۲۷۰
۲۶۷	۲۷۹	۲۷۲	۲۸۲
۲۷۴	۲۸۰	۲۶۹	۲۷۷
۲۷۸	۲۶۸	۲۸۳	۲۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۶۹	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۷	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۴	۳۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۱	۲۶۷	۲۷۴	۲۷۸
۲۷۳	۲۷۹	۲۸۰	۲۶۸
۲۷۶	۲۷۲	۲۶۹	۲۸۳
۲۷۰	۲۸۲	۲۷۷	۲۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۸	۳۶۹	۳۶۳
۳۶۲	۳۶۷	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۴	۳۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ل، ع، ر، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے ان نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک بچھا کر لکھے تو افضل ہے نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۷	۲۷۱	۲۷۰	۲۸۲
۲۶۹	۲۸۳	۲۷۶	۲۷۲
۲۸۰	۲۶۸	۲۷۳	۲۷۹
۲۷۴	۲۷۸	۲۸۱	۲۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے، اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۶	۳۷۱	۳۶۳
۳۶۴	۳۶۷	۳۶۹
۳۷۰	۳۶۲	۳۶۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ان پر یاذوالجلال والاکرام" دوسو ۲۰۰/مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کرے تو ان کی تاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے، باندھنے والے نقوش کو خواہ کسی بھی مقصد کے لئے لکھے گئے ہوں نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کرائیں (جاری)

روٹی کا ٹکڑا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے کہ راستہ میں ان کو روٹی کا ٹکڑا نظر آیا۔ آپ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ تم روٹی کا ٹکڑا اٹھا کر کے صاف کر کے رکھ لو۔

"غلام نے ایسا ہی کیا۔ اور پھر اپنا سفر شروع کر دیا۔ جب رات ہوئی تو آپؓ نے غلام سے فرمایا" تم وہ روٹی کا ٹکڑا مجھے دیدو۔ اس پر غلام نے کہا وہ تو میں نے کھالیا ہے۔ یہ سنکر آپؓ نے فرمایا جاؤ آج سے آزاد ہو۔ غلام نے حیران ہو کر وجہ دریافت کی۔ اس پر آپؓ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جو شخص بھی زمیں سے روٹی یا کسی حلال چیز کو اٹھا کر کھالیتا ہے تو وہ چیز اس کے پیٹ کے اندر جانے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جس شخص کی اللہ نے مغفرت فرمائی میں اس کو کیسے غلام رکھ سکتا ہوں؟ پھر غلام کو آزاد کر دیا۔

قسط نمبر ۱۲

پتھروں کی خصوصیات

ادارہ

فیروزہ

اس پتھر کو سنسکرت میں پیرج فارسی میں فیروزہ انگریزی میں turquoise کہتے ہیں۔اس کا رنگ سبز، سبزی مائل، آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔بعض فیروزے نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ سب سے اعلیٰ فیروزہ۔فیروزی رنگ کا ہوتا ہے۔اس کا مزا پھیکا اور سرد اور خشک ہے۔جو فیروزہ اصل ہوتا ہے اس پر تیزاب اثر انداز نہیں ہوتا ہے۔

● فیروزہ دل کو تقویت دیتا ہے۔اختلاج قلب سے محفوظ رکھتا ہے۔اور دل کی تمام بیماریوں کو رفع کرتا ہے۔

● ارسطو نے کہا تھا کہ فیروزہ عجم کے بادشاہوں کی یادگار ہے۔

● بعض حضرات کا کہنا ہے کہ فیروزہ انسان کے دل میں ہمدردی اور رحم کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

● فیروزہ قتل سے اور حادثات وآفات سے محفوظ رکھتا ہے

● اگر کوئی شخص فیروزہ انگوٹھی میں جڑوا کر پہنے تو اس کی نظر بد سے حفاظت رہے گی۔اور حاسدوں کے حسد سے بھی وہ محفوظ رہے گا۔

● ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ امام جعفر صادقؒ کی انگلی میں فیروزہ کی انگوٹھی تھی اور اس پر "اللہ الملک" کندہ تھا۔

● بعض بزرگوں کا قول ہے کہ جس کے ہاتھ میں فیروزہ کی انگوٹھی ہوگی اس کی ہر حاجت اور ہر دعا قبول ہوگی۔اور وہ عزیز خلائق ہوگا۔

● ماہ شوال میں چاند دیکھ کر فیروزہ کو دیکھنے سے گھر میں خیر و برکت آتی ہے۔اور انسان خوش حالی سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

● ایک بزرگ کا فرمانا ہے کہ فیروزہ غربت اور مفلسی کو دفع کرتا ہے۔

● فیروزہ دفع بلاء اور مصائب کے لئے ایک حیرت انگیز پتھر ہے۔یہ کسی حادثہ یا آفت سے قبل چٹخ جاتا ہے۔اور اپنے پہننے والے کو آنے والے مصائب سے آگاہ کر دیتا ہے۔چٹخا ہوا فیروزہ فوراً انگلی سے نکال دینا چاہئے ورنہ نقصان پہنچاتا ہے۔

● فیروزہ مفرح معدہ بھی ہے اور یہ آنکھوں کو بھی سکون بخشتا ہے۔

● فیروزہ پہننے سے دل کو راحت نصیب ہوتی ہے۔یہ پتھر دشمنوں پر فتح دلاتا ہے۔بجلی گرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔

● جو شخص نیا چاند دیکھ کر اس کو دیکھے تو اس کو دولت بیکراں ہاتھ لگ سکتی ہے۔

● نیلے رنگ کا فیروزہ پہننے سے علم و ہنر میں اضافہ ہوتا ہے۔

● فیروزہ پہننے سے مزاج میں نرمی اور ملنساری پیدا ہوتی ہے

● حضرت علی کرم اللہ وجہہ فیروزہ کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پتھر مکروہات سے حفاظت کرتا ہے۔

● بعض اکابرین کا فرمانا ہے کہ فیروزہ پہننے سے دل عبادت کی طرف مائل ہوتا ہے۔

● فیروزہ گردے کی پتھری کو نکال دیتا ہے۔

● اگر گردے اور مثانہ میں پتھری ہو تو ہرے رنگ کا فیروزہ پانی میں ڈال کر پئیں پتھری خارج ہو جائے گی۔

اصل فیروزہ کا ملنا دشوار ہوتا ہے۔اصلی فیروزہ نیپال، امریکہ، تبت اور افغانستان میں پایا جاتا ہے۔یہ پتھر عام طور پر بازاروں میں نقلی ملتا ہے جس کو فنکار خود ہی بنا لیتے ہیں۔لیکن اگر اصلی فیروزہ استعمال کیا جائے تو اسکی خوبیاں ہزاروں ہیں۔لیکن یہ بات بھی طے ہے کہ اگر فیروزہ کسی کو راس نہ آئے تو ناقابل تلافی نقصان پہنچا دیتا ہے۔اس لئے فیروزہ کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔

(جاری)

علم الاعداد

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ماہ دسمبر ۲۰۰۳ء آپ کے لئے کیسا رہے گا

جن حضرات وخواتین کا مفرد عدد ایک ہوگا ان کے لئے دسمبر ۲۰۰۳ء ایک عام سا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں ان کے لئے کوئی قابل ذکر بات پیش نہیں آئے گی۔ نہ انہیں کسی قابل ذکر خوشی سے واسطہ پڑے گا۔ اور نہ ہی کسی قابل ذکر غم اور رنج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ لوگ عام سی زندگی گزاریں گے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۲ ہے ان کے لئے ماہ دسمبر غیر مبارک ثابت ہوگا۔ ان کے کاروبار میں اڑچنیں پیدا ہوں گی۔ کاموں میں رکاوٹیں پڑیں گی۔ زندگی میں نشیب وفراز بہت آئیں گے۔ گھریلو زندگی متاثر رہے گی۔ رشتے داروں میں دراڑ پڑے گی۔ دوستوں سے تناؤ بنا رہے گا۔ اور بدخواہوں کو بدخواہی کرنے کے مواقعات میسر آئیں گے۔ مالی پریشانیاں طرح طرح سے سر ابھاریں گی اور جیب ہلکی رہے گی۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۳ ہے ان کے لئے دسمبر کا مہینہ خوشیوں کا پیغام لیکر آئے گا۔ ان کو ہر ہر قدم پر کامیابی ملے گی۔ کاروبار میں ترقی ہوگی۔ روزگار میں خیر وبرکت ہوگی۔ گھر میں خوشیاں ہوں گی۔ رشتے داروں سے تعلقات استوار ہوں گے۔ روٹھے ہوئے من جائیں گے۔ اور نئے نئے تعلقات پیدا کرنے کا چانس ملے گا۔ غیب سے مدد ہوگی۔ اور اپنے پرائے سبھی تعلق اور محبت کا اظہار کریں گے گھریلو زندگی میں خوشگواریاں ہوں گی۔ اور دل پرسکون رہے گا۔

جن حضرات کا مفرد ۴ ہے ان کے لئے دسمبر کا مہینہ خاص طور سے غمناک ثابت ہوگا۔ زندگی انتشار سے دوچار رہیگی۔ گھر میں طرح طرح کے فکرات جنم لیں گے۔ گھریلو زندگی پراگندہ رہے گی۔ مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔ آمدنی کم ہوگی اور خرچ زیادہ ہوگا۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کے لئے دسمبر کا مہینہ خاص طور سے مبارک ثابت ہوگا۔ ہر طرف سے خوشیاں آتی نظر آئیں گی۔ زندگی کا چمن مسرتوں کے پھولوں سے رنگ برنگا ہوجائے گا۔ دولت برسے گی۔ مسائل حل ہوں گے۔ مصائب سے نجات ملے گی۔ کسی مقدمہ سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ گھریلو زندگی مطمئن اور آسودہ رہے گی۔ رشتے دار خوش رہیں گے۔ دوستوں سے عنایتیں وصول ہوں گی۔ خرچ کم ہوگا اور آمدنی زیادہ ہوگی۔ نئے نئے منصوبوں پر عمل کرنے کی توفیق ہوگی۔ اور صلاحیتوں کے اظہار کرنے کے چانس میسر آئیں گے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۶، ۷، ۸ ہوگا ان کے لئے دسمبر کا مہینہ عام سا گزرے گا۔ نہ کوئی قابل ذکر غم پیش آئے گا، نہ کوئی قابلِ ذکر خوشی میسر آئے گی۔ ایک عام سی زندگی رہے گی۔ اور عام سے حالات پیش آئیں گے۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۹ ہوگا ان کے لئے دسمبر کا مہینہ خوشیوں اور کامیابیوں کے پیغام لے کر حاضر ہوگا قدم قدم پہ خوشیاں اور کامیابیاں ہوں گی۔ اور ہر طرف سے بہاریں آتی محسوس ہوں گی۔ گھریلو زندگی میں اطمینان ہوگا۔ آسودگی ہوگی۔ اور مسرتیں گھر میں موسلا دھار بارش کی طرح برسیں گی۔ رشتے دار اظہار تعلق کریں گے۔ کاروبار خوب پھیلے گا۔ اور روزی میں نظر آنے والی خیر وبرکت ہوگی۔ زندگی ہر طرح پرسکون رہے گی اور منصوبوں پر عمل کرنے کے مواقعات میسر آئیں گے۔

علم الاعداد کے ذریعہ زائچہ قسمت

زائچہ بنانے کا طریقہ علم الاعداد کے ذریعہ بہت آسان ہے، حوا کا نقش جو پندرہ کا نقش کہلاتا ہے، اس کی بنیاد ہے۔ حوا کا نقش خاکی چال سے یہ ہے۔

۲	۹	۴
۷	۵	۳
۶	۱	۸

حوا کے اس نقش پر آپ غور کریں تو آپ کو یہ اندازہ ہوگا کہ ایک سے لے کر ۹ ہندسے اس نقش میں موجود ہیں۔ گویا کہ حوا کا نقش تمام مفرد اعداد کا مجموعہ ہے۔ ماہرین علم الاعداد نے ان ہندسوں کو تین حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ (۱) روحانی اعداد (۲) ذہنی اعداد (۳) مادّی اعداد۔

روحانی اعداد ۱، ۳، ۹ ہیں۔ یہ انسان کی روحانی صلاحیتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ذہنی اعداد ۵، ۶، ۷ ہیں ان سے انسان کی عقل و فہم کا اندازہ ہوتا ہے

مادّی اعداد ۲، ۴، ۸ ہیں۔ یہ انسانوں کی مادّی خوبیوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

زائچہ کی مثال سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ مندرجہ ذیل اعداد کن خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہیں

(۱) زبردست شخصیت، خود پرستی، غلبہ تسلط، اقتدار پسندی، حصول حکومت وغیرہ۔

(۲) پے در پے اُتار چڑھاؤ، عدم استقلال، صداقت و دیانت منصب و امارت، ہجرت و سفر نظرِ بد وغیرہ۔

(۳) ترقیات، وسعتِ حالات، مقبولیت، دولت و ثروت وغیرہ۔

(۴) مکمل خواہشات، بہتر نتائج کا حصول، خودداری، غرور اور ہٹ دھرمی۔

(۵) ذہانت، علم و ہنر، چاق و چوبند، تجارت میں مہارت، بحث و مباحثہ کی صلاحیت، دنیاوی علوم سے بہرہ ور وغیرہ۔

(۶) فنونِ لطیفہ کے ماہر، شعر و سخن کے صلاحیت، اعلیٰ ظرفی، محبت پرست، خدمت خلق کا جذبہ، حسنِ تہذیب وغیرہ۔

(۷) روحانی صلاحیتوں سے مالا مال، ہر دلعزیزی سے بہرہ ور، صبر و ضبط کی قوت، ریاضت و عبادت کا ذوق وغیرہ۔

(۸) ہلاکت و بربادی، حادثات، ہنگامی حالات، انقلاباتِ زمانہ پے در پے نقصانات، بدگمانی کا شکار، اخلاقی زوال، رسوائی، قید و بند، ناکامیوں کا شکار، ڈکٹیٹری وغیرہ۔

(۹) مزاج میں آزادی، قوتِ ارادہ زبردست، جد و جہد کی صلاحیت، مشغولیت و مصروفیت، آگے بڑھنے کا اور ترقی کرنے کا جذبہ، جوش و خروش سے بہرہ ور خواتین میں مقبولیت وغیرہ۔

یہاں یہ بات بھی نوٹ کریں کہ:

(۱) شمس کا عدد ہے۔

(۲) قمر کا عدد ہے۔

(۳) مشتری کا عدد ہے۔

(۴) شمس کا عدد ہے۔

(۵) عطارد کا عدد ہے۔

(۶) زہرہ کا عدد ہے۔

(۷) قمر کا عدد ہے۔

(۸) زحل کا عدد ہے۔

(۹) مریخ کا عدد ہے۔

اب اگر کسی شخص کا زائچہ قسمت بنانا مقصود ہو تو اس کی تاریخ پیدائش کے اعداد کو مندرجہ ذیل نقش میں پھیلائیں گے۔

نقشِ زائچہ یہ ہے۔ جو ہوا کے نقش سے ماخوذ ہے۔

۳	۱	۹	روحانی اعداد
۶	۷	۵	ذہنی اعداد
۲	۸	۴	مادی اعداد

اگر کوئی شخص ۱۵ جون ۱۹۸۱ء کو پیدا ہوا ہے۔ تو اس کے ماہ وسن کے اعداد کو اس طرح حاصل کریں گے۔ ۱۵۔ ۶۔ ۸۱۔ واضح رہے کہ زائچہ بناتے وقت صدی کے اعداد نہیں لیں گے۔

ایک بات اور یاد رکھیں کہ اگر مذکورہ شخص کی پیدائش ۱۲ بجے دن پہلے کی ہے تو اس کی تاریخ پیدائش ایک دن پہلے کی شمار ہوگی۔ مثلاً ہم حمید حسن کا زائچہ بنا رہے ہیں اور وہ پیدا ہوا ہے ۱۶ جون ۱۹۸۱ء کو صبح دس بجے۔ تو اس کے اعداد ہم اس طرح حاصل کریں گے۔ ۱۵۔ ۶۔ ۸۱۔ ان اعداد کو نقش کے خانوں میں وہاں لکھ دیں جو ان ہندسوں کے خانے ہیں ان اعداد میں جو ہندسہ نہیں ہے وہ خانہ خالی چھوڑ دیں۔ اور اگر ہندسہ ایک سے زائد ہے تو وہاں اس طرح کا ر ایک نشان لگا دیں اگر کوئی ہندسے دو سے زائد ہوں تو وہاں اس طرح رر کے دو نشان لگا دیں۔ اس تفصیل کے بعد دیکھیں حمید حسن کے زائچہ کی صورت یہ ہوگی۔

	۱ر	
۶		۵
	۸	

اس زائچہ سے یہ اندازہ ہوا کہ حمید حسن اپنی زندگی میں روحانی، ذہنی، مادی قوتوں سے سرفراز رہے گا اور روحانی طور پر وہ اپنی زندگی میں زیادہ مستحکم ہوگا۔ حمید حسن کی زندگی میں عطارد اور زہرہ اثر انداز رہیں گے۔ اس لئے وہ تجارت علم و ہنر میں کامیابی سے بہرہ ور رہے گا۔ لوگوں کی توجہ اور محبت بھی اسے میسر رہے گی۔ اور سیارہ شمس اس پر اثر انداز رہے گا۔ اس لئے اس کو دوسروں پر غلبہ اور تسلط عطا ہوگا اور روحانیت سے بھی اس کو خاص حصہ ملیگا۔ لیکن اس کی زندگی میں ستارہ زحل کی اثر اندازی کی وجہ سے کوئی حادثہ ایسا بھی آسکتا ہے جو اچانک اسکو ہلاکت و بربادی سے دوچار کردے، کسی بنا پر وہ بدنام ہو جائے، یا حالات کا شکار ہو کر ڈکٹیٹر بن جائے۔

زائچہ قسمت کی دوسری مثال۔

مثلاً ہم پروین بانو کا زائچہ بنانا چاہتے ہیں۔ جس کی تاریخ پیدائش ۲۲ ر مارچ ۱۹۷۴ء ہے اور جو شام کو ۳ بجے پیدا ہوئی تھی۔ اس کی تاریخ پیدائش سے اعداد اس طرح حاصل کئے جائیں گے۔

۲۲۔ ۳۔ ۷۴۔ اب ان اعداد کو زائچے کے نقش میں حسب قاعدہ فٹ کریں۔

۳		
	۷	
۲		۴

زائچہ یہ بتاتا ہے کہ پروین کی زندگی روحانی، ذہنی اور مادی خصوصیات سے بہرہ ور ہے۔ پروین وسعت رزق سے بہرہ ور رہے گی۔ اور روحانی طور پر بھی وہ آسودہ رہے گی۔ اس کی زندگی پر تین ستارے اثر انداز رہیں گے۔ قمر، مشتری، شمس، قمر زیادہ اثر انداز رہے گا۔ زندگی میں آسودگی اور خوشحالی کے باوجود اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے۔ اور حاسدوں کی نظر بد کی وجہ سے اُلجھنیں بھی درپیش رہیں گی۔

پروین ذاتی طور پر خوددار قسم کی خاتون ہوں گی اور عموماً ان کی خواہشات پوری ہوں گی۔ مذہب سے ان کا تعلق مضبوط ہوگا اور ان میں صبر وضبط کی قوت بھی ہوگی۔

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی شخصیت کے بارے میں سو فیصد جانکاری حاصل کر لینا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ تمام باتوں سے تو صرف عالم الغیب ہی واقف ہے۔ البتہ اس طرح علمی اعداد سے ہم کسی کے بارے میں کچھ نہ کچھ اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح کے اندازے کو اسلام ناجائز قرار نہیں دیتا۔

قسط نمبر ۱۸

اعداد کا جادو

مولانا حسن الہاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

اولاد نہ ہونے کا نقص

مرد میں ہے یا عورت میں؟

مستحصلہ نکال کر عورت اور مرد دونوں کے ناموں کے اعداد ان کی ماؤں کے اعداد کے ساتھ مستحصلہ میں جمع کر کے ۹ سے تقسیم کریں۔ اگر تقسیم کے بعد جفت عدد باقی رہے تو نقص مرد میں ہے اور طاق عدد بچے تو نقص عورت میں ہے۔

مثال کے طور پر، ۲۲ر نومبر ۲۰۰۳ء بروز سنیچر بعد نماز عصر۔ مذکورہ سوال کا جواب جن میاں بیوی کے لئے معلوم کرنا چاہتے ہیں ان کے نام ہیں عبداللہ ابن زرینہ اور ساجدہ بنت واحدہ۔ اس کا اندازہ اس طرح کریں گے۔

(۱) حروف سوال کے اعداد	۱۵۷۵	۹
(۲) تاریخ عیسوی	۲۲	۴
(۳) ماہ عیسوی نمبر	۱۱	۲
(۴) سن عیسوی	۲۰۰۳	۵
(۵) تاریخ ہجری	۲۷	۹
(۶) ماہ قمری رمضان	۹	۹
(۷) سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۸) دن سنیچر۔ مقررہ نمبر	۷	۷
(۹) برج قوس۔ مقررہ نمبر	۹	۹
(۱۰) متعلقہ ستارہ مشتری	۶	۶
(۱۱) ماہ ہندی	۸	۸
(۱۲) منزل قمر قلب	۱۷	۸

اب ان اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں

۹ ۴ ۲ ۵ ۹ ۹ ۲ ۷ ۹ ۶ ۸ ۸

۴ ۶ ۷ ۵ ۹ ۲ ۹ ۷ ۶ ۵ ۷

۱ ۴ ۳ ۵ ۲ ۲ ۲ ۷ ۴ ۲ ۳

۵ ۷ ۸ ۷ ۴ ۹ ۲ ۶ ۵

۳ ۶ ۶ ۲ ۴ ۲ ۸ ۲

۹ ۳ ۸ ۶ ۶ ۱ ۱

۳ ۲ ۵ ۳ ۷ ۲

۵ ۷ ۸ ۱ ۹

۳ ۶ ۹ ۱

۹ ۶ ۱

۶ ۷

۴

مستحصلہ برآمد ہوا ۴۔ اب اسمیں جمع کر دیں گے چاروں ناموں کے اعداد جو کل ہیں۔ ۵۱۲

+۴ = ۵۱۶

کل اعداد کو تقسیم ۹ سے کیا۔

۹) ۵۱۶ (
۴۵
۶۶
۶۳
۳

تقسیم کے بعد طاق عدد باقی رہا۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ نقص جو ہے وہ ساجدہ میں ہے۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

اُف یہ جنات کی کارستانیاں

سوال از: محمد اشرف انصاری ______ ممبئی

میرے قریبی دوست نے مجھے آپ کی روحانی شخصیت کے متعلق معلومات دی اور آپ کی خدمت میں میرا مسئلہ پیش کرنے کے لئے کہا۔ بہت امید کے ساتھ آپ کی خدمت میں اس خط کے ذریعہ اپنا مسئلہ لکھ رہا ہوں امید کرتا ہوں خدا کی ذات سے کہ آپ میرے مسئلہ کا جواب، ضرور دیں گے۔

مسئلہ مندرجہ ذیل ہے۔ برائے کرم غور فرمائیں۔!

میری شادی (محمد اشرف انصاری) بروز پیر کے دن ۳،۴، ۲۰۰۰ء کو ہوئی۔ شادی سے پہلے ہمارے گھر میں بہت خوشحالی تھی خدا کا شکر تھا کسی قسم کی کوئی پریشانی نہیں تھی۔

میری بیوی کا نام (سلمٰی خاتون، ماں کا نام مرحومہ نفیسہ خاتون) میرا نام محمد اشرف، ماں کا نام نور جہاں)

میری بچپن کی خواہش کے مطابق غریب لڑکی سے شادی ہوئی وہ غریب ہی نہیں بلکہ یتیم بھی ہے۔ والدہ کا انتقال تو اس کے بچپن ہی میں ہوگیا تھا والد صاحب کا انتقال شادی کے ایک سال بعد ہوا۔ والد صاحب تو بیماری میں مبتلا تھے انکا ہونا نہ ہونیکے برابر تھا۔ اس کی شادی اس کے چچا اور رشتہ داروں نے کرائی تھی حالانکہ لڑکی مجھے پسند نہیں تھی۔ والد اور والدہ کے بے حد دباؤ میں میں نے رشتہ قبول کیا۔ والدہ صاحبہ نے یہاں تک زور دیا کہ میری بات نہ مانی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے گا۔ والد صاحب نے کہا کہ یتیم لڑکی ہے اگر وہاں شادی کرلے گا تو ہمیں ایک حج کا ثواب حاصل ہوگا۔ ان وجوہات کی بنا پر میں نے شادی ہنسی خوشی کرلی۔ مسئلہ یہ ہے۔ جب میری بیوی دوسری مرتبہ گھر آئی تو قریب رات کے دو بجے وہ عجیب وغریب حرکت کرنے لگی میں نے دیکھا کہ اس کے منہ سے جھگوں قسم کے بلغم کی مانند منہ سے باہر آرہے تھے اور پوری طرح اکڑ گئی ہے اس کے منہ سے عجیب سی آواز نکل رہی تھی میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا۔ میں نے گھبرا کر اپنی والدہ صاحبہ کو بلایا۔ میری آواز سن کر گھر کے سبھی افراد جاگ گئے اور یہ منظر دیکھ کر گھبرائے اس کے حالات کو دیکھ کر سبھی گھبرا گئے۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد وہ ہوش میں آئی۔ میری والدہ نے اسے پانی پلایا اور اس سے معلوم کیا یہ کیا معاملہ تھا بیٹی۔ اس نے جواب دیا کے مجھے کچھ بھی پتہ نہیں۔ آج شادی کے تین سال کے بعد بھی اس کا یہی جملہ ہے کہ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے۔ لگاتار چار دن تک یہ سلسلہ جاری رہا اسی دوران میں نے والد اور والدہ کو نہ جانے کیا کیا کہہ دیا اسوقت میں نے اس کو طلاق دینے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت والد اور والدہ نے مجھے سمجھایا کہ ذرا سوچ ہماری کتنی بے عزتی ہوگی اور اس غریب بچی کا کیا ہوگا میں نے پھر انکی بات مان لی۔ میرے سسر کو بلایا گیا۔ ان سے یہ سب باتیں بتائی گئیں لیکن انہوں نے کوئی بھی جواب نہیں دیا شادی کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا اور ہم اس کا علاج کرواتے رہے قریب ایک سال کے بعد میرے سسر (یعمین) جی کا انتقال ہوگیا اور آج ساڑھے تین سال ہوگئے ہم نے اس کا بہت سی جگہ علاج کروایا لیکن اسے آرام نہیں ہوتا۔ ۱۴ مہینے کے بعد خدا کے فضل وکرم سے ایک لڑکی پیدا ہوئی بروز پیر کے دن ماشاء اللہ لڑکی بھی دو سال کی ہوچکی ہے لیکن پریشانی اور بھی بڑھ گئی ہے۔ لڑکی بھی اسی بیماری میں مبتلا ہے جب کبھی بھی وہ حد سے زیادہ روتی ہے تو بے ہوش ہوجاتی ہے اور اس کا رنگ نیلا ہوجاتا ہے۔ رات و سوتے سوتے بے ہوش ہوجاتی ہے۔ بہت سا خرچ کیا بہت سے

مولانا اور باباؤں کے پاس گئے۔ کوئی کہتا ہے کہ جنات ہیں کوئی کہتا ہے آسیب ہے کوئی کہتا ہے خبیث ہے۔ کوئی کچھ بتاتا ہے کوئی کچھ، لیکن کوئی بھی حاضر نہیں کرسکا۔

جناب غور فرمائیے۔ پریشانی یہ ہے شادی سے پہلے ہمارا کام بہت بہتر تھا خدا کا شکر تھا ہماری دو دو کانیں تھیں کاروبار بہت اچھا تھا گھر میں خوش حالی تھی کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں تھی جب سے شادی ہوئی ہے سب کچھ بدل گیا ہے۔

ہمارا کاروبار (رماپائی امبیڈکر نگر ٹرانچھٹ کیمپ گھاٹ کوپر E ہے) ہمارے ساتھ بہت سے حادثے ہوئے۔ دوکان میں سے پیسے غائب ہوجاتے تھے اور گھر میں سے بھی بہت سی مرتبہ گنے ہوئے پیسے کم ہوئے۔ دکانوں کا دھندا کم ہوتا گیا

(گرام مٹھان پوسٹ ہلدور ضلع بجنور یوپی)

(pin:242667)

گاؤں کے گھر میں رات کے وقت آدمیوں کے چلنے کی آہٹ ہوتی ہے۔ چھت پر کسی کے چلنے کی آواز آتی ہے۔ کبھی گھر کی کنڈیاں بجتی ہیں۔ کبھی آوازیں آتی ہیں۔ خاص بات یہ ہے شادی کے بعد پہلے رمضان میں ایک واقعہ ہوا سحری کے بعد نماز سے فارغ ہوکر سب سوگئے، قریب سات بجے میری والدہ اٹھیں دیکھتی ہیں کہ گھر میں دھواں ہورہا ہے گھر میں سب جگہ دیکھا کہ دھواں کہاں سے آرہا ہے لیکن پتہ نہیں چلا۔ والدہ نے پریشان ہوکر سبھی کو اٹھایا دھوئیں کی مقدار بڑھتی چلی گئی نو بج گئے دھواں اتنا بڑھ گیا کہ تین گیس سلنڈر جلا کر ان کی روشنی میں بھی کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ گھر کے دالان میں بھی دھواں ہی دھواں تھا۔ گاؤں کے تمام لوگ جمع ہوگئے گھر کا سب سامان باہر نکال دیا اندر کمرے میں ایک چارپائی باقی تھی میرے والد اسے اٹھانے کے لئے اندر گئے اسی وقت ایک آواز کے ساتھ آگ کا ایک گولہ گھر کے برانڈے کے ایک جانب سے دوسری جانب گیا والد نے اپنا سر بچایا۔ دوسری طرف کچھ لکڑیاں رکھی ہوئی تھیں اچانک انمیں آگ لگ گئی اس آگ کو بجھایا گیا۔ بعد میں زمین سے دھواں نکلنے لگا دھوئیں کی کیفیت یہ تھی کہ آنکھیں کھولنا مشکل ہورہا تھا یہ منظر ہمارے گاؤں کے بہت سے لوگوں نے دیکھا اور بھی ہمارے ساتھ بہت سے واقعے پیش آئے۔

میری بیوی کا رجحان بھی میری طرف کم ہے میں اس بات سے بے حد پریشان ہوں۔ کبھی مجھے اس سے بہت سے ہوتی ہے اور کبھی نفرت اس کے بارے میں کبھی ایک فیصلہ نہیں کرپاتا ہوں۔ آج ماحول یہ ہے کہ میں اور میرے والد، والدہ دوست احباب، رشتے دار سبھی یہی چاہتے ہیں کہ میں اس کو چھوڑ دوں آج میری والدہ کا یہ کہنا ہے کہ اس کو چھوڑ دے، نہیں تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے گا۔ میں اس کشمکش میں ہوں کہ مجھے آپ سے یہ امید ہیکہ آپ میرے اس مسئلہ کا حل ضرور نکالیں گے اور مجھے اس کشمکش سے نجات ملیگی میرے ذہن میں یہ بات ہے اگر میں اس کو چھوڑتا ہوں تو مجھ سے تین گناہ ہوتے ہیں۔ پہلا گناہ ماں باپ کا حج ضائع کروں گا۔ جس بنا پر میری شادی اس لڑکی سے کروائی ہے۔ دوسرا گناہ یتیم کو دھوکا دینا۔ تیسرا گناہ طلاق دینا۔ آپ ہی بتائیے کہ میں کیا کروں ایک طرف پورا پریوار ہے اور ایک طرف میری بیوی جس کا آج میرے گھر میں کوئی وجود نہیں۔ میرے بیوی کے پریوار میں تین بہنیں اور سب سے چھوٹا ایک بھائی ہے۔

جواب:۔ آپ کی بیوی پر زبردست قسم کے اثرات ہیں۔ اور آپ کا اپنا مکان بھی جنات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ آپ کی تحریر سے کہیں مایوسی ظاہر ہوتی ہے اور کہیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ بہت حوصلے والے انسان ہیں آپ جس طرح کے اثرات کا شکار ہیں۔ اس طرح کے اثرات میں انسان کا دماغ ماؤف ہو ہی جاتا ہے۔ اور انسان کی قوتِ ارادی یقیناً بہت کمزور ہوجاتی ہے اس لئے اس طرح کی صورت حال میں انسان کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں اور اکثر وہ گمراہ رہ جاتا ہے۔ غلط سلط قسم کے عاملوں سے قائم کرلیتا ہے اور اس طرح وہ اپنی جیب بھی کٹواتا ہے اور اپنے دین کو بھی غلط قسم کے عاملین کے حوالے کردیتا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ آپ پر کہ کئی بار مایوسی کے اریب قریب پہنچ جانے کے باوجود بھی آپ کسی گمراہی کی دلدل میں نہیں دھنسے اور کسی ایسے عامل کے چکر میں نہیں پڑے، جو آپ کی جیب بھی صاف کرجاتا اور آپ کے ایمان کو بھی اُچک لیتا۔ شاید یہ ان ماں باپ کی دعاؤں

کا صلہ ہے کیونکہ جن کی بات مان کر آپ نے ایک یتیم و بیسہارا لڑکی سے عقد کیا۔ اللہ آپ کی اس نیکی کو قبول کرے اور پیچیدہ راہوں میں آپ کو استقامت عطا کرے، آمین۔

ممکن ہے کہ آپ کی بیوی پر شادی سے پہلے بھی کوئی اثر ہو لیکن اس وقت وہ جنات کے زیر اثر ہے وہ جنات آپ کے گھر پر قابض ہیں اور وہی مختلف انداز سے آپ کی بیوی کو پریشان کر رہے ہیں اور مختلف انداز سے آپ کو ستا رہے ہیں۔

آپ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جب کوئی عورت کسی طرح کے اثرات میں مبتلا ہوتی ہے تو اس کو اپنے خاوند کی ذات میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اور ایسی صورتِ حال میں عورت قطعاً بے قصور ہوتی ہے۔ اس طرح کی کسی بھی عورت کو اگر کوئی شوہر نظر انداز کرتا ہے یا طلاق دیتا ہے تو یقیناً یہ ایک طرح ظلم ہے۔ کسی بھی انسان کو سزا دینا اس وقت جائز ہے جب وہ اختیاری طور پر مجرم ہو۔ آپ کی بیوی اگر کسی طرح کے آسیبی اثرات کا شکار ہو کر آپ سے الغرض ہے تب بھی معصوم اور مظلوم ہے۔ اور ہر معصوم اور مظلوم انسان قابلِ رحم ہوتا ہے ہمدردی کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ سزا پانے کا حقدار نہیں ہوتا۔ لہٰذا آپ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ اپنی بیوی کو اپنی زندگی سے الگ کر کے ایسی سزا نہ دیں تو ظلم وستم کے قائم مقام ہو آپ اس کا علاج کریں وہ یقیناً آپ کی ہمدردی اور توجہ کی مستحق ہے۔ اور ایسی بیوی کے ساتھ نباہ کرنا بلاشبہ ایک جہادِ عظیم ہے اور یہ جہادِ عظیم انسان کو اللہ کی رضا کا مستحق بناتا ہے۔

آپ کی بیوی کے لئے بہت آسان علاج ہم بتا رہے ہیں اگر کسی عامل سے اس نقش کو تیار کرا لیں تو بہتر ہے اور اگر آپ خود بھی اس نقش کو بنالیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

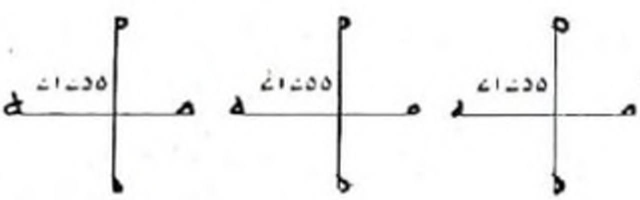
مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے ۲۲ لکھ لیں۔ ایک نقش بیوی کے گلے میں ڈال دیں اور ۲۱ نقش ۲۱ دنوں تک روزانہ پابندیوں سے پلاتے رہیں۔

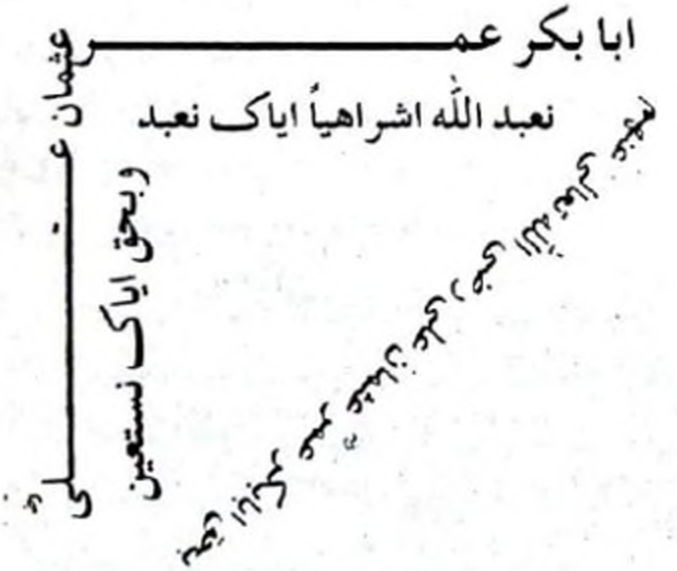
نقش پلانے کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کو نقش کسی برتن میں گھول دیں۔ اور دن میں ۵ مرتبہ اس کا پانی بیوی کو پلا دیں۔ صبح کو ناشتہ کے بعد، دوپہر اور رات کو کھانا کھانے کے بعد عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سونے سے پہلے، اس طرح ایک نقش کا پانی ۵ مرتبہ پلانا ہے۔

گھر سے اثرات کو زائل کرنے کے لئے یہ کریں کہ لگاتار ۲۱ دنوں تک اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر اذان دیں۔ ۲۱ ویں دن مندرجہ ذیل ۳ طلسم اپنے دائیں ہاتھ پر لکھ لیں یا کسی سے لکھوا لیں اور گھر سے باہر جا کر اپنے دروازے پر اس ہاتھ سے جس پر طلسم تحریر ہیں دستک دیں۔

پھر گھر میں داخل ہو جائیں۔ اس کے بعد ایک نقش اس کمرے میں فریم میں آویزاں کر دیں جہاں آپ کی بیوی سوتی ہے اور ایک نقش گھر کسی بھی کمرے میں کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں۔ انشاء اللہ جنات آپکے گھر سے رخصت ہو جائیں گے۔

دستک کے لئے ہتھیلی پر لکھنے والے طلسم یہ ہیں۔





جو نقش گھر میں کسی بھی جگہ لٹکائیں گے وہ یہ ہے۔

الٰہی بحرمت یملیخا۔ مکسلمینا۔ کشفوطط۔ اذر فطیونس۔ کشا فطیونس تبیونس۔ یوانس بوس۔ وکلبہم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل ومنہا جائر۔ ولو شاء

لہٰذاکم اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ہم بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ رب العٰلمین آپ کوان اثرات سے نجات عطا کرے اور آپ پائے استقلال کو متزلزل نہ ہونے دے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ ہمارے آپ کے تصورات وخیالات سے کہیں زیادہ بلند اور صاحب قدرت ہے۔ وہ اگر چاہے گا تو آپ ان اثرات سے نجات حاصل کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ اس سے التجا کریں اور اس سے پناہ چاہیں۔ وہی ہم سب کا پالنہار ہے اور وہی ہم سب کی آفتوں سے نجات دلاسکتا ہے۔

مختلف سوالات

سوال از: طفیل احمد انصاری ——— مالی گاؤں۔

ہم آپ سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی پیچیدہ ہیں۔ اور ہمیں امید بھی ہے کہ آپ ہمارے ان سوالات کو بڑی ہی حسن وخوبی سے انجام دیکر ہمیں شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب سوال عرضِ خدمت ہے۔

(۱) گھر کی بندش کس طرح کی جائے اور اگر اس میں ذی روح ہو یا جادوٹونے کا اثر ہو اور جب ہم اس کی بندش کرنے جائیں تو کوئی روح تکلیف دے یا جادوٹونے سے کوئی نقصان ہوتو اسکا دفاع کس طرح کیا جائے اور اگر گھر میں کوئی ذی روح یا جادو ٹونے کے اثرات ہوتو اس کو کس طرح معلوم کریں۔

(۲) کسی مریض کی تشخیص کرنا ہوتو کس طرح کیا جائے اور اگر وہ عمل کرنے کے بعد جب وہ ذی روح نکل جائے تو پھر اگر وہ ہمیں تکلیف دے تو اس سے دفاع کس طرح کیا جائے اور اس مریض کے اندر جس کو جن یا آسیبی اثرات یا جادوٹونا کا اثر ہوتو اس کو کس طرح معلوم کیا جائے۔

(۳) آپ کا رسالہ بڑا ہی متبرک ہے جس کے ایک ایک کالم قرآن وحدیث کی روشنی میں ہے۔ لیکن اس میں کچھ الفاظ ایسے آتے ہیں جس میں آپ فارسی یا ہندی کا استعمال کرتے ہیں جو کہ ہماری سمجھ سے باہر ہے جب آپ اس طرح کے الفاظ استعمال کریں تو اس کی اچھی طرح تشریح کردیا کریں تاکہ ہم سمجھ سکیں۔ تمام قارئین کو بھی اس سے فیض حاصل ہو۔

(۴) تعویذات یا جادوٹونا کے اثرات سے بچنے کے لئے اپنے گھر یا دوکان کی حفاظت کس طرح کی جائے۔ یا کوئی تعویذات یا جادوٹونا کے اثرات سے بچنے کے لئے اپنے گھر یا دوکان کی حفاظت کس طرح کی جائے یا کوئی تعویذات یا جادو ٹونا کے ذریعہ ایسا کرنا چاہئے تو اس سے دوکان یا مکان کو کوئی نقصان نہ ہو اس کے لئے آپ ہمیں کوئی عمل بتائیں تو آپ کی عین نوازش ہوگی۔ اور اپنی خود کی بھی ایسے عملیات سے حفاظت کس طرح کی جائے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ ہمیں ان عملیات کی اجازت بھی مرحمت فرمادیں تو آپ کا بہت بہت احسان ہوگا۔

آپ ہمارے ان سوالوں کے جوابات کو پوسٹ کے ذریعہ یا کسی بھی قریبی شمارے میں شائع فرمادیں جس سے دوسرے قارئین کو بھی فائدہ حاصل ہو۔

جواب:۔ گھروں کی بندش اور حصار کرنے کے لئے بہت سے طریقے عاملین نے تجویز کئے ہیں۔

مشہور ومعروف طریقہ یہ کہ ۴ بڑی کیلوں پر اکیس اکیس مرتبہ سورۂ طارق کی آخری آیتیں پڑھ کر دم کرکے گھر کے چاروں گوشوں میں ٹھوک دیں۔ لیکن یہ حصار اور بندش اسی وقت کارگر ثابت ہوتا ہے جب مذکورہ آیات کی زکوۃ نکالنے والا یہ عمل کرے۔ اور یہ عمل اس وقت کرنا چاہئے جب جنات وغیرہ سے گھر کو پاک صاف کرلیا ہو اور اس کا طریقہ آسان ترین یہ ہے کہ چالیس دن تک روزانہ سورۂ بقرہ کا ختم کرائیں اور روزانہ باآواز بلند اذان بھی دیں آواز بس اتنی بلند ہو کہ گھر کے سب افراد سن لیں۔ دوسرے گھروں تک آواز نہ پہنچے۔ چالیس دن کے اس عمل کے بعد حصار اور بندش والا عمل کریں پھر اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔

چند ماہ پہلے تشخیص کے متعدد عمل طلسماتی دنیا میں دئے گئے تھے ان کو بغور پڑھیں۔ بار بار ہر عمل کو دہرانا ممکن نہیں ہے۔

ہماری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ ہم آسان ترین زبان میں مضامین لکھیں لیکن بعض الفاظ بے ساختہ قلم سے ایسے بھی نکل جاتے ہیں جو قدرے مشکل ہوتے ہیں۔ لیکن اتنے مشکل بھی نہیں

ہوتے کہ ان کے معانی سمجھ میں نہ آسکیں۔ تھوڑا سا بھی غور وفکر کرنے سے بات سمجھ میں آجاتی ہے اور ہماری تحریر کا مفہوم واضح ہوجاتا ہے تاہم آئندہ اس بات کی کوشش کریں گے کہ کوئی مشکل لفظ قلم سے خارج نہ ہو۔

دکان اور مکان کی خیر وبرکت کے لئے بہت ہی آسان عمل یہ ہے کہ آتے جاتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لینی چاہئے۔ اگر یہ اہتمام کرلیا جائے تو انشاء اللہ کاروبار اور مکان میں خیر وبرکت بھی ہوگی اور ہر طرح کی آفتوں سے بطور خاص حفاظت بھی ہوگی۔

چند باتیں سوال از:۔ نام ندارد

چند سوالات پیش خدمت ہیں۔ قریبی اشاعت میں شامل کرکے جواب سے ممنون فرمائیں، عنایت ہوگی۔

(۲۰۰۳ء) کی اشاعت میں اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج کی قسط ۲۷ میں ''ذوالجلال والاکرام'' کے اعداد غلطی سے ۱۰۹۵ شائع ہوئے ہیں مگر اسم الٰہی کا نقش ذوالکتابت ٹھیک ہے جس کے اعداد ۱۱۰۰ ہیں مگر مثلث، مربع شاید غلطی سے شائع ہوگئے ہیں۔ مثلث نقوش کے خانہ نمبر ایک میں ۳۶۲ سے شروع ہوکر خانہ نمبر ایک میں ایک کی اضافت ہوتی ہے۔ دیگر مربع نقوش کے خانہ نمبر ایک میں ۲۶۷ سے شروع ہوکر خانہ نمبر نو میں ایک کی اضافت ہوتی ہے۔ کونسا ٹھیک ہے۔ کیونکہ آپ کی اشاعت میں مربع نقوش کا مجموعی (۱۰۹۵) اور مثلث کا مجموعی (۱۰۶۵) ہے۔ نقوش کی درستگی عطا کریں۔

(۲) اولاد سے محرومی مرد اور عورت کے لئے قرآن مجید میں سورۃ ''الشوریٰ'' ۴۲ کی آیت نمبر ۴۹ میں یہب لمن یشاء اناثا و یہب لمن یشاء الذکور۔ اس آیت کو بطور چینی اور تعویذ کس طرح استعمال کیا جائے اس کی زکوٰۃ درکار ہے یا نہیں۔

(۳) آج کل نوعمر بچوں کو بخار کی شدت سے کبھی کبھی موت کا بھی شکار ہوجاتے ہیں۔ خاص کر غریبی اور تنگدستی کے سائے میں جینے والے بچے بخار کی شدت کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ یہ آیت ''ینا رکونی برداً و سلاما علیٰ ابراھیم۔ دونوں کے اعداد شامل کرکے دم کرنے کے بعد کس طرح عمل میں لایا جائے۔ آیا چینی کی شکل میں یا بطورِ تعویذ۔

جواب:۔ آپکا مکتوب گرامی پڑھنے کے بعد ماہِ اکتوبر ۲۰۰۳ء کا شمارہ دیکھا۔ اسماء حسنیٰ کی قسط پڑھ کر اندازہ ہوا کہ ہم سے اعداد نکالنے میں غلطی ہوگئی۔ اور ''ذوالجلال والاکرام'' کے اعداد بجائے ۱۱۰۰ کے ۱۰۹۵ نقل ہوگئے اور ان ہی اعداد کی بنیاد پر نقوش بنا کر پیش کردیئے گئے۔ دوسری غلطی یہ بھی ہوئی کہ مثلث کے نقوش ۱۰۶۵ سے بنائے گئے۔ اس میں حماقت یہ ہوئی کہ مثلث کا نقش بنانے کے لئے کل اعداد میں سے قانون کے ۱۲ گھٹائے جاتے ہیں۔ لیکن ہم نے بجائے ۱۲ کے ۳۰ گھٹا دیئے۔ یعنی کہ جو اعداد مربع میں سے نقش میں لگائے جاتے ہیں وہی مثلث کے نقوش میں گھٹا کر نقش بنا دیئے گئے۔ ان غلطیوں پر ہم شرمندہ ہیں اور آپ سے اور اپنے تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں۔

جہاں اس طرح کی غلطیوں پر ہمیں ندامت ہوتی ہے وہاں ہم اپنے رب کا شکر بھی ادا کرتے ہیں کہ طلسماتی دنیا کے پڑھنے والے بیدار مغز لوگ ہیں اور وہ ہمارے مضامین کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور پھر ہمیں اچھے انداز سے متنبہ بھی کرتے ہیں اپنے رب کی شکرگزاری کے ساتھ ساتھ ہم آپ جیسے تمام محسنین ومخلصین کی قدر کرتے ہیں کہ جو وقتاً فوقتاً ہمیں غلطیوں کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح ادارہ طلسماتی دنیا کو اپنی اصلاح کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے۔

اسی شمارے میں اس ماہ کی اسماء حسنیٰ کی قسط کے بعد ''اسم الٰہی ذوالجلال والاکرام'' والی قسط کو تصحیح کے بعد دوبارہ شائع کیا جارہا ہے ——— تاکہ تمام قارئین کی تشفی ہوجائے۔ اور اس قسط سے استفادہ کرنے والے غلطی سے محفوظ رہیں۔

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سوالاکھ کی تعداد ۴۰ دن میں یا ۱۲۰ دن میں پوری کریں۔ جگہ یا وقت کا تعین بھی رکھیں۔ اگر چالیس دن میں تعداد پوری کرنے کا ارادہ ہوتو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اور اگر ۱۲۰ دن میں تعداد پوری کرنے کا ارادہ ہوتو ایک ہزار پینتالیس مرتبہ روزانہ

پڑھیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ پھر کسی بھی طریقہ سے اس آیت سے استفادہ کریں۔ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پلائیں یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں، تعویذ اگر حرفی لکھیں تو پھر حالت ایام میں اسکو گلے سے نکلوادیں۔ اور اگر عددی لکھیں تو پھر اس پرہیز کی ضرورت نہیں۔ سورۂ فاتحہ کا نقش ہر بیماری باذن اللہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ بخار کی حالت میں اس نقش کو مریض کے گلے میں ڈالیں۔ اور چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں نہار منہ یہ پانی مریض کو پلائیں۔ اور اسی پانی کو سوتے وقت بھی مریض کو پلائیں۔ دوسری بوتل پر سو مرتبہ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں۔ اس پانی کو بعد نمازِ ظہر اور بعد نمازِ عصر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ سات دن میں مکمل آرام ملے گا۔ سورۂ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔ یہ آتشی چال سے ہے۔ لیکن اگر مریض کے عنصر کے اعتبار سے نقش لکھا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶[illegible]	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اولاد کے لئے تفصیلات سوال از: خورشید بیگم رائچور

میرے چار بچے اللہ کی آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ یہ چاروں جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور ہیں۔ جب کہ اللہ پاک نے مجھے بے شمار صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے۔ میں ہائی اسکول ٹیچر ہونیکے ساتھ داعیٔ الا اللہ والا کام کرتی اور کراتی ہوں۔ افسوس میں اپنے بچوں کو اپنے نقوش میں نہ ڈھال سکی۔

خدا آپ کو میرے بچوں کی ذہنی قابلیتوں کو بڑھانے کا ذریعہ بنادے۔ بڑی مہربانی آپ میرے اور میرے شوہر اور بچوں کے نام کے عدد، ستارہ پتھر اور کونسے وظائف وصدقات غذائیں بہتر ہیں بتادیں۔

شوہر: وحید الدین بن بدرون بی۔ پیدائش۔ ۱۹۴۵۔۱۲۔۲۵ کند ذہن۔ مرض نسیان۔

خورشید بیگم بنت عائشہ بی۔ پیدائش کاغذات کے مطابق۔ ۱۹۵۳ء۔ ۰۵۔ ۱۰۔ (۱) بڑا لڑکا شاہ جنید۔ پیدائش ۱۹۸۳ء۔ ۰۶۔ ۲۴۔ آیوڈین کی کمی کا مرض تھائی راوٗ کا شکار کمزور جسم، گلہ سوجا ہوا سست کاہل، تیز ذہن۔

(۲) فہد سلمان (پیدائشی نام سعید) پیدائش ۱۹۸۵ء۔ ۰۸۔ ۲۳۔ بلغم بہت آتا ہے۔ مرض نسیاں۔ کند ذہن۔

(۳) مبشرین (پیدائشی نام صحا ذیشاں) پیدائش ۱۹۸۹ء ۸۔ ۸۔ آیوڈین والا مرض۔ کمزور جسم۔ کند ذہن۔

(۴) منذرین (ثنا افشاں) پیدائش۔ ۱۹۹۵ء ۱۱۔ ۱۱۔ آیوڈین کا شکار۔ تھوڑا سا گلہ سوجا ہوا۔ کند ذہن۔ صحت مند۔ اس بے لوث خدمت ومدد کے عوض خدا آپکے علم میں گہرائی ووحدانیت اور آخرت میں جنت الفردوس کا ساکن بنادے (آمین)

جواب:۔ آج کے دور کی سب سے بڑی الجھن یہی ہے کہ نیک ماں باپ اپنی اولاد کو اپنے سانچے میں ڈھالنے سے مجبور اور بے بس ہیں۔ دراصل معاشرہ اتنا خراب ہو چکا ہے کہ الامان والحفیظ۔ بچے اس بُرے معاشرے کا اثر لامحالہ قبول کرتے ہیں۔ اور ماں باپ کی ہزار کوششوں کے باوجود ان میں دینداری پیدا نہیں ہو پاتی۔ دن رات کی جدوجہد کے نماز روزے کی حد تک تو کچھ سدھار آ بھی جاتا ہے لیکن جسے کہتے ہیں تقوئی، پرہیزگاری اور خداترسی وہ آج کل کے بچوں میں پیدا نہیں ہو رہی ہے اور اس کی وجہ معاشرہ کا وہ بگاڑ ہے جو کھلی آنکھوں سے دیکھنے میں آرہا ہے۔ پھر بھی جب تک زندگی ہے انسان کو ہر طرح کی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے۔ یہ جدوجہد اگر خدانخواستہ بالکل ہی بے اثر ہو جائے تب بھی جدوجہد کرنیوالے ماں باپ کو اس کا ثواب اور صلہ ضرور ملتا ہے۔ آپ جدوجہد جاری رکھیں اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جدوجہد کو رائیگاں نہیں کریں گے۔ ممکن ہے دیر سویر آپ کی اولاد آپ کی خواہش کے مطابق نیکی اور تقوے کی راہ اختیار کرلے یا پھر اللہ آپ کی جدوجہد کی وجہ سے یا آپکی دعاؤں کی وجہ سے انہیں اپنی رحمتوں کا حقدار قرار دیدے کیونکہ بلاشبہ وہ

بڑا غفور رحیم ہے۔ اور وہ بُرے لوگوں کو بھی اپنی رحمتوں سے سرفراز کرتا رہتا ہے۔

آپ دعاؤں کے ساتھ ساتھ یہ عمل بھی وقتاً فوقتاً کیا کریں کہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کر کے ایک جگ پانی پر دم کر کے اپنے سب بچوں کو پلایا کریں۔ سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے اور یہ سعادت انسانوں کے دلوں پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ اسلئے ہمارے اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ اس نے اپنی اولادوں میں تقوے اور پرہیزگاری کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے سورۂ یٰسین پڑھ کر ان پر دم بھی کیا ہے۔ انشاء اللہ اس عمل سے آپ کی اولاد کو روحانی فائدہ پہنچے گا۔ اور ان میں وہ صلاحیتیں خود بخود ابھاریں گی جو مسلمانوں کا کھویا ہوا سرمایہ ہیں۔

اب میں آپ سب بچوں کے لئے الگ الگ تفصیل پیش کر رہا ہوں تاکہ آپ ان سے بھرپور استفادہ کر سکیں اور مجھے دعاء خیر میں یاد رکھیں۔ سب کے پہلے میں آپ کے شوہر کے بارے میں اور آپ کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔ انہیں ذہن نشین کرلیں۔

آپ کے شوہر کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کا برج جدی (مکر) اور ستارہ زحل ہے۔ انہیں انشاء اللہ فیروزہ، پنا، ہیرا اور دھیلا راس آئیں گے۔ ہر سال ۲۴ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان ۶ کلو مکی جنگلی کبوتروں کو ڈالیں۔ یہ صدقہ اگر ۲۴ دسمبر، ۶ جنوری یا ۱۵ جنوری کو ادا کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کا برج ثور (برکھ) اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کو عقیق، فیروزہ، زمرد، انشاء اللہ راس آئیں گے۔ آپ ہر سال ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی کے درمیان سوا کلو جوار جنگلی کبوتروں کو ڈالیں۔ اگر ۲۵ اپریل، ۷ مئی یا ۱۶ مئی کو آپ یہ صدقہ ادا کریں تو بہتر ہے۔

آپ دونوں میاں بیوی "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح و شام پڑھا کریں۔ اگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

شاہ جنید کا مفرد عدد ۴ ہے۔ ان کا برج سرطان (کرک) اور ستارہ قمر ہے۔ انکو عقیق، موتی، اور سنہلا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ ان کو تاکید کریں کہ ہر سال ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی کے درمیان ۴ کلو باجرہ جنگلی کبوتروں کو ڈالیں۔ اگر یہ اپنا صدقہ ۲۲ جون، ۴ جولائی یا ۱۳ جولائی کو ادا کریں تو بہتر ہے۔ روزانہ ان کو ایک تسبیح "یا جلیل" کی پڑھنی چاہئے۔ اگر یہ سو مرتبہ "یا جلیل یا شافی" سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں تو ان کے جسم کی کمزوری رفع ہو جائیگی اور انشاء اللہ سستی اور کاہلی سے بھی نجات ملے گی۔

فہد سلمان کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ان کا برج اسد (سنگھ) اور ستارہ شمس ہے۔ ان کا ہر سال ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان ۳ کلو چینی کسی پیپل کے نیچے ڈالنی چاہئے۔ اپنا یہ صدقہ اگر یہ ۲۷ جولائی ۱۹ اگست یا ۱۸ اگست کو ادا کریں تو بہتر ہے۔ ان کو ہیرا، پکھراج اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ ان کے لئے روزانہ "یا فتاح" کی ایک تسبیح مفید ثابت ہوگی

نسیان کے مرض کو دور کرنے کے لئے ان کو چاہئے کہ روزانہ سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھکر ایک گلاس پانی پر دم کر کے نہار منہ پیا کریں۔

مبشرین کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ان کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ ان کا صدقہ وہی ہے جو فہد سلمان کا ہے۔ اور صدقہ ادا کرنے کی وہی تاریخیں ان کے لئے ہر سال بہتر ہیں جو فہد سلمان کو بتائی گئی ہیں۔ انہیں بھی ہیرا، پکھراج اور پنا انشاء اللہ راس آئیں گے۔ ان کو چاہئے کہ روزانہ "یا مغنی" ۳۶۰ مرتبہ پڑھا کریں۔

منذرین کا مفرد عدد ۶ ہے۔ اور ثنا افشاں کا مفرد عدد ۲ ہے۔

ہماری رائے میں ان کے لئے صحیح نام صرف "افشاں" ہے۔ افشاں کا مفرد عدد ۹ بنے گا جو ان کی صحت پر اثر انداز ہوگا۔ باقی دونوں نام منذرین اور ثنا افشاں ان کے لئے پریشانیاں کھڑی کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کا نام بدل دیں۔ اور انہیں صرف "افشاں" کے نام سے پکاریں۔ اور یہی نام آئندہ کاغذات وغیرہ پر لکھیں۔ انکا برج عقرب (برچھک) اور ستارہ مریخ ہے۔ انکو پکھراج، ہیرا، اور موتی انشاء اللہ راس آئیں گے۔ انکا صدقہ یہ ہے کہ ہر سال ۲۴ اکتوبر سے ۲۳ نومبر کے درمیان ۳ کلو گوشت کی بوٹیاں بنوا کر کسی دریا یا تالاب میں ڈالیں۔ اگر یہ اپنا صدقہ ۲۷ اکتوبر، ۹ نومبر یا ۱۸

نومبر کو ادا کریں تو بہتر ہے۔

اگر افشاں روزانہ "یا اللہ" ۶۶ مرتبہ پڑھا کریں تو ان کو جسمانی اور روحانی کمزوریوں سے نجات مل جائے۔

مبشرین کے تاریخ پیدائش کے مفرد عدد اور نام کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہے۔ اس لئے نام بدل دینا چاہئے اور ۷ عدد یا ۳ عدد کا کوئی نام رکھنا چاہئے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان تفصیلات سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور طلسماتی دنیا کی روشنی گھر گھر پھیلانے میں ہماری مدد کریں گی۔

دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی اولاد کو آپ کی خواہش کے مطابق دین کے رنگ میں رنگ دے اور آپ کو اپنی اولاد سے وہ سکون وراحت عطا کرے جو ماں باپ کا صحیح حقدار بنتا ہے۔ (آمین)

چند سوال

سوال از۔ (نام ندارد)

محترم جب سے طلسماتی دنیا پڑھ رہا ہوں قرآن حفظ کرنیکا کوئی روحانی عمل نظر سے نہیں گزرا۔ لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی مجرب عمل ضرور پیش کریں تاکہ قرآن جلد اور آسانی سے اور ازبر یاد کرنے کی توفیق ملے۔ آواز کو بلند بنانے کے لئے کوئی تدبیر بتائیں کیونکہ اکثر حفاظ کرام کو رمضان میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خواب میں موکل تابع کرنے کا کوئی مجرب اور مؤثر طریقہ بتادیں۔ استخارہ کرنے کا کوئی آزمودہ اور آسان طریقہ بتادیں۔ مؤکلات نمبر میں (ص ۱۰۹) پر تسخیر مؤکل کا ذکر کردہ عمل کو واضح کر کے مثال دے کر سمجھادیں۔

جواب:۔ قرآن حکیم حفظ کرنے کے لئے روزانہ ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں۔ یہ عمل اگر مغرب کی نماز کے بعد کریں تو بہتر ہے۔

آواز کی صفائی اور لب ولہجہ کی شگفتگی کے لئے روزانہ "الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَان" چالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیا کریں۔ ان دونوں عملوں کو چھ ماہ تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ قوتِ حافظہ بھی بڑھے گی اور آواز میں بھی نکھار پیدا ہوگا۔ اس کے ساتھ تلفظ بھی سدھر جائے گا انشاء اللہ۔

مؤکل وغیرہ کے چکر میں ابھی نہ پڑیں۔ اگر مؤکل تابع کرنے کی خواہش ہے تو پہلے ابتدائی ریاضتوں سے خود کو گزاریں۔ ورنہ وقت ضائع ہوگا اور آپ خواہ مخواہ عملیات کی لائن سے بدگمان ہوجائیں گے۔

دو نقوش کی فرمائش سوال از۔ فرقان کاظمی راجو پور۔

مخدومی مکرمی و معظمی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب گلہائے عقیدت احترام۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

بعد سلام کے عرض خدمت ہے کہ حضور روحانی ڈاک کے ذریعہ سورۂ والضحیٰ اور سورۂ والتین کے نقوش عنایت فرمادیں۔

نقش سلیمانی، شمع شبستاں یا حرز سلیمانی یا اور دیگر کتب میں یہ نقوش غلط چھپے ہیں اور آپ ان کی چالیس بھی بھاگے ہوئے کو بلانے کی عنایت فرمائیں۔

آپ کی قیمتی تصنیف تحفۃ العالمین کا شدت سے انتظار ہے۔

جواب:۔ سورۂ والضحیٰ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۴۸	۳۳۶۱	۳۳۵۸	۳۳۵۵
۳۳۵۹	۳۳۵۴	۳۳۴۹	۳۳۶۰
۳۳۵۳	۳۳۵۶	۳۳۶۳	۳۳۵۰
۳۳۶۲	۳۳۵۱	۳۳۵۲	۳۳۵۷

اس نقش کو آتشی چال سے لکھیں۔ اور قرآن حکیم میں اس جگہ رکھ دیں جہاں سورۂ ضحیٰ مرقوم ہے۔ نقش کے بعد یہ عبارت لکھ دیں۔

الٰہی بحرمت ایں نقش مفرور فلاں ابن فلاں واپس شود۔

اس نقش کو ہری پنسل سے یا زعفران سے لکھنا چاہئے اور عامل کو گیارہ روپے خیرات کرتے چاہئیں۔

سورۂ والتین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۶۹	۲۵۵۷	۲۵۵۸	۲۵۶۳
۲۵۵۹	۲۵۶۲	۲۵۷۰	۲۵۵۶
۲۵۶۵	۲۵۶۰	۲۵۵۵	۲۵۶۷
۲۵۵۴	۲۵۶۸	۲۵۶۴	۲۵۶۱

یہ نقش بھی مفرور کو واپس بلانے کے لئے ہے۔ اس کو کچی پنسل سے لکھ کر خاکی کپڑے میں پیک کر کے کسی پتھر کے نیچے اس طرح دبائیں کہ نقش کے اوپر نیچے دو بیری کے پتے بھی رکھدیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے مفرور واپس آئے گا۔ نقش کے نیچے مفرور کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دیں۔

"تحفۃ العاملین" آخری مرحلے سے گزر رہی ہے اس کتاب کو مرتب کرنے میں جتنی محنت کرنی پڑ رہی ہے آج تک کسی دوسری کتاب کی تدوین وترتیب میں نہیں پڑی۔

اللہ سے دعا کریں کہ محنت رائیگاں نہ ہو اور تحفۃ العاملین عوام وخواص سب کے لئے یکساں مقبولیت ہو۔ اور اسکو مقبولیت عامّہ نصیب ہو۔ امید کرتا ہوں کہ آپ اور دیگر سبھی مخلصین اس بارے میں خصوصی طور پر دعا کریں گے۔

ذاتی معلومات

سوال از: عبداللہ ــــــــــــ کشمیر۔

میرا نام ارشد عبداللہ شاہ ہے۔ والدہ کا نام پروینہ بیگم اور تاریخ پیدائش ۷ اپریل ۱۹۷۹ء ہے۔

برائے کرم میرے نام کی مکمل تفصیل یعنی آئینہ تقدیر اور علم الاعداد کے بارے میں مکمل جانکاری لکھیں۔ خاص کر میری تعلیم کے بارے میں کہ کہاں تک تعلیم جاری رہے گی اور کس پیشے میں کامیابی حاصل ہوگی اور شادی کے لئے کس ستارہ کی لڑکی ٹھیک رہیگی۔

آخر پر آپ سے ایک گزارش ہے کہ میں اکثر پریشان رہتا ہوں اور چھوٹی چھوٹی باتیں مجھے پریشان کرتی ہیں جس کی وجہ سے اکثر سر میں درد رہتا ہے۔ اس کے لئے کسی خاص وظیفے کی تربیت دیں اور ہاں قوت یادداشت بڑھانے کے لئے بھی وظیفہ لکھ کر بھیجیں۔

جواب:۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ۸ کا عدد ایک انقلابی عدد ہے۔ جس شخص کا عدد ۸ ہوتا ہے اس کی زندگی میں خوشی اور غم کا انقلاب اچانک آسکتا ہے۔ ۸ عدد والے اگرچہ محنتی ہوتے ہیں اور اپنے کام کو لگن اور مستعدی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ لیکن ان کی مشکل یہ ہوتی ہے کہ یہ کچھ بھی کر گزریں لوگ عام طور پر ان سے بدگمان رہتے ہیں۔ آپ کا عدد ۸ ہے اسلئے ممکن ہے کہ اسی طرح کی خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں۔

آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۸، ۱۷، ۲۶، تاریخیں اہم ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو آپ ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں انشاء اللہ کام آپکے پایہ تکمیل تک پہونچیں گے۔

آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے آپ کے لئے ۲، ۶، ۱۱، ۲۰، ۲۹ تاریخیں، غیر مبارک ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ لیکن کیونکہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، جو ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل، ۲۴ جولائی سے ۲۳ اگست یا ۲۴ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان پیدا ہوئی ہوں۔

جن لڑکیوں کا ستارہ زحل، شمس، مریخ ہو وہ بھی مناسب رہے گی۔

اپنی تعلیم کو محنت اور لگن کے ساتھ جاری رکھیں۔ انشاء اللہ خواہش کے مطابق تعلیم پوری ہوگی۔

خواہ مخواہ کی پریشانیوں سے نجات حاصل کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیا کریں اس سے آپ کو ذہنی سکون حاصل ہوگا۔

قوت حافظہ کو بڑھانے کے لئے روزانہ سات مرتبہ سورۂ الم

نشرح پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ ہی پی لیا کریں انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی حافظے کی صلاحیت و قوت میں اضافہ ہو جائے گا۔

آئینہ تقدیر کا سلسلہ طلسماتی دنیا میں جاری ہے۔ آپ خود اپنا مستقبل معلوم کریں۔ اور علم الاعداد کے لئے یا دیگر کتب کے لئے ۲۵ روپے کا منی آرڈر روانہ کر کے منی آرڈر کوپن ہی پر مطلوبہ کتب کا آرڈر یں۔ ایڈوانس کے بغیر دفتر وی پی روانہ نہیں کرے گا۔

جسمانی مرض سوال از: زاہد نسرین ـــــــ کشمیر

پچھلے سال میں typieol بتلا ہوگئی۔ پھر دوا کھا کے typhied سے نجات مل گئی مگر بال نکلنے شروع ہوگئے۔ میں نے بہت علاج کروایا مگر کچھ نہ ہوا۔ میں نے بہت سے نسخے بھی اپنائے جیسے دہی، انڈا، کالی مرچ، مولی کا رس، بیسن وغیرہ مگر ایسا کرنے سے کبھی بال رلتے تھے تو کبھی نکلتے۔ مگر آج ہی دنوں میں بہت بیمار ہوں۔ بہت بخار چڑھتا ہے جس سے سستی پیدا ہوتی ہے اور نیند بھی بہت آتی ہے بال جتنے رہ گئے تھے سب نکل گئے۔ اس لئے مہربانی کر کے مجھے کوئی تجویز بتائیں جس سے میں جلدی ٹھیک ہو جاؤں۔ کیونکہ میرے امتحانات دن بہ دن نزدیک آرہے ہیں۔ اور ہاں میرے لئے خدا کی بارگاہ میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

جواب: اگر چہ آپ کسی جسمانی مرض میں بتلا ہیں۔ لیکن اس کا علاج بھی انشاء اللہ ایک روحانی طریقہ سے ہو سکتا ہے۔

جمعرات کا آپ روزہ رکھیں اور ایک گلاس پانی پر ۴۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کرلیا کریں۔ آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ جب افطار کا وقت ہو تو ایک سانس میں سات مرتبہ "یا قابض" پڑھ کر یہ پانی پی لیں۔ پھر کچھ بھی کھائیں پئیں۔ اس عمل کو لگاتار ے جمعراتوں تک کریں۔ نماز روزہ کا اگر وقفہ ہو جائے تو ے کی تعداد بعد میں پوری کریں۔ انشاء اللہ آپ کو تمام امراض سے نجات مل جائے گی۔

اولاد نہ ہونے کا غم

سوال از: اسماء معین جعفری ـــــــ اناؤ۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری شادی کو چھ سال ہونے کو ہیں اور میں اولاد کی نعمت سے محروم ہوں صرف سوجن ہے۔ میرے شوہر کا پیٹ ٹھیک نہیں رہتا costipotion ہے۔ رات کو ہاتھ پیر پکتے ہیں دن میں ٹھیک رہتے ہیں اور یہ ساری پریشانی رات کو ہوتی ہے۔ علاج کا کوئی فائدہ نہیں آتا۔ (دونوں لوگوں کو)

ہمارے پاپا کے گھر میں ایک انجیر کا پیڑ ہے جون ۱۹۸۸ء میں جمعرات کو دوپہر میں مجھے کسی کا ہاتھ گوری ۱۲ انگلیاں رکھی تھیں لیکن کوئی آدمی نہیں ملا تھا (ہم لوگ چور سمجھے تھے) اس کے بعد سے میری صحت خراب ہی ہے۔ ہر وقت جسم میں ٹوٹن رہتی ہے۔ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے ہمیں آرام نہیں کرنے دینا چاہتا۔ جیسے ہم سونا چاہیں تو کوئی نہ کوئی آواز ہو جاتی ہے یا ہم خود چونک جاتے ہیں ہم کئی سالوں سے سکون کی نیند نہیں سو پارہے ہیں۔

ہماری پھوپھی زاد اور چچا زاد بہنوں کے بھی بچے نہیں ہیں لوگ کہنے لگے ہیں کہ ہمارے خاندان کی لڑکیوں کے اولاد نہیں ہوتی۔ ان بہنوں کو بھی کسی نہ کسی طرح اس انجیر کے طرف کا دھیان آتا ہے۔

بچپن میں قرآن شریف پڑھنے مسجد جاتی تھی اور وہاں اور لڑکیوں کے ساتھ صفائی وغیرہ کیا کرتی تھی ایک نے وہاں کے جناتوں کا اثر بتایا۔ غرض کہ کچھ تو ہے کیونکہ میری شادی دیر سے ہوئی۔ (بہت رشتہ آنے کے باوجود) جو شادی ہوئی اس میں بھی رکاوٹ آرہی تھی تو ایک صاحب کو دکھایا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ تم پر اثر ہے اور وہ تمہاری شادی نہیں ہونے دے رہا ہے۔ انہوں نے پڑھ کر پانی دیا تھا اور کہا تھا کہ شادی کے بعد محمود عالم صاحب کے مزار پر حاضری لگاؤ۔ یہ سب میرے لئے ممکن نہ تھا مزار پر جانا شرعاً جائز نہ ہونے کی وجہ سے میں ایسا نہ کرسکی۔ ابھی تک میں بیماری ہی مان رہی تھی لیکن اب میں دور علاج سے تھک گئی ہوں۔ میرے شوہر ایک اچھے انسان ہیں لیکن جو رغبت میاں بیوی میں ہونی چاہئے وہ ان میں نہیں ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ اگر ان اثرات کی وجہ سے میرے

نہیں تو آپ اس کا حل بتادیں۔ اور اگر میرے مقدر میں اولاد نہیں تو میں صبر کرلوں۔ کیونکہ اب کافی عمر ہوگئی ہے اور میرے لئے کونسی تاریخ وغیرہ اچھی ہیں۔ میرا ستارہ کیا ہے وغیرہ بتانے کی مہربانی کریں

علم نجوم پر آپ کی کتاب میں ایک کہانی پڑھی تھی جس میں کچھ خاص تاریخیں عورت کے لئے فائدہ میں ہوتی ہے۔

میں نے پی۔ایچ۔ڈی کا رجسٹریشن کرایا ہے لیکن کوئی کام نہیں کرپارہی ہوں برائے کرم آپ کچھ ایسا بتادیں کہ میرا اس میں دل لگنے لگے۔ یعنی صحت ساتھ دے۔

جواب: آپ نے یہ تحریر نہیں کیا کہ ڈاکٹری رپورٹ میں کیا بات آئی ہے۔ آیا خرابی آپکے اندر ہے یا کمی آپ کے شوہر میں۔ اور آپ نے یہ بھی تحریر نہیں کیا کہ اس سے پہلے باقاعدہ علاج آپ نے کس طرح کا کرایا۔ روحانی علاج کرایا یا نہیں۔ آپ کا خط خاصا طویل ہے لیکن اس کے باوجود یہ علاج کے نقطہ نظر سے ادھورا ہے۔

ہمارا اپنا اندازیہ ہے کہ آپ کسی طرح کے اثرات کا شکار ہیں اور وہی اثرات اولاد کے معاملے میں حارج ہورہے ہیں۔ آپ کو باقاعدہ کسی عامل کا علاج کرانا چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے آپ علاج نہ کراسکیں تو پھر اس فارمولے پر عمل کریں۔

ایک انار لیں اس انار کے چار ٹکڑے اس طرح کریں کہ ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھکر سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ سورۂ یٰسین شروع کرکے پہلے مبین تک پہنچیں وہاں پہنچ کر "یاصبور" سو مرتبہ پڑھیں پھر شروع سے سورۂ یٰسین پڑھیں پڑھیں اور دوسرے مبین پر پہنچ کر "یاصبور" سو مرتبہ پڑھیں تیسری بار پھر سورۂ یٰسین شروع کریں۔ اور تیسرے مبین پر پہونچ کر "یاصبور" سو مرتبہ پڑھیں، اسی طرح ساتوں مبین پر یاصبور کی تسبیح پڑھتے رہیں۔ پھر سورۂ یٰسین ختم کرکے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ہر مبین پر یاصبور پڑھنے کے بعد انار پر دم کرتی رہیں۔ اس کے بعد اس انار کا ایک ٹکڑا یعنی ایک ٹکڑے کے دانے آپ کھالیں اور ایک ٹکڑے کے دانے اپنے شوہر کو کھلادیں۔ اور اسی رات خلوت کریں۔ خلوت کے بعد ایک ٹکڑے کے دانے آپ کھالیں اور ایک ٹکڑے کے دانے اپنے شوہر کو کھلادیں۔ دوران عمل ایک پاؤ چنے اور ایک پاؤ کشمش اپنے سامنے رکھیں۔ عمل کے بعد یہ دونوں چیزیں بچوں میں تقسیم کردیں انشاء اللہ وجہ حمل نہ ٹھہرنے کی کچھ بھی ہو اللہ اپنے فضل سے آپ کو حمل اولاد سے سرفراز کرے گا۔

اگر اس عمل سے خدانخواستہ آپ کو فائدہ نہ ہو تو پھر باقاعدہ کسی عامل سے رجوع کرکے اپنا روحانی علاج کرائیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اولاد کی نعمت سے سرفراز کرے۔

آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں انشاء اللہ اسم الٰہی کے ورد سے آپ کے دوسرے کام بننے لگیں گے اور آپ کا دل اپنی مصروفیات میں لگنے لگے گا۔

کامیابی کے بعد ناکامی کیوں؟

سوال از: صابر علی ــــــــ مظفر نگر۔

مکرمی السلام علیکم۔

بعد سلام کے عرض ہے کہ ہم آپکے رسالے طلسماتی دنیا کا مطالعہ ۱۹۹۵ء سے کررہے ہیں جو کہ ماشاء اللہ دلچسپ معلومات کا حامل ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، آمین۔

۹۵ء کا رسالہ جنات نمبر میں جو حصار لکھا تھا ہم نے وہ حصار کا عمل کیا اس سے ہمیں بہت فائدہ ہوا۔ اس کے بعد ہم نے دوسرے رسالوں سے اور بھی رحمانی عمل کئے۔ ہمیں ان سے بھی فائدہ ہوا ظاہراً ہم نے دیکھا کہ جب بھی ہم نے کسی آسیب زدہ کو پڑھ کردم کیا تو اسے آرام ہوا اسکے بعد ہم نے آپ کے رسالہ حاضرات نمبر کا مطالعہ کیا جس میں آپ نے ماشاء اللہ سینکڑوں طریقے قارئین کے لئے حاضرات کے لکھے ہیں۔ ہم نے آپ کے بتائے ہوئے طریقے سے سورۂ کوثر کی زکوٰۃ ادا کی۔ پھر ہم نے حاضرات کھولی تو بچے پر حاضرات کھل گئی۔ پھر ہماری ایک رشتہ دار کو جو آسیبی اثرات کی شکار ہیں وہ آگئی۔ وہ آسیب نظر بھی آتے ہیں اور ان کے سر میں درد رہتا ہے وہ بہت پریشان ہیں ہم نے انکا

علاج ایک قاری صاحب سے کرایا انہوں نے ایک تعویذ میں حاضرات کی اس تعویذ میں مریض کو دو عورتیں ایک بچہ نظر آیا پھر اس عامل نے تعویذ کو جلا ڈالا اور کہا کہ جو آسیب ان کو پریشان کرتے کرتے تھے وہ ہم نے جلادیئے۔ اب آپ کا مریض ٹھیک رہے گا لیکن مریض ٹھیک نہیں ہوا۔ پھر ہم نے خود حاضرات کی تو حاضرات بچہ پر کھل گئی اور مؤکل بچے کو نظر آئے جب مؤکلوں سے سلام کے بعد کہا کہ ہمارے مریض کو حاضر کریں تو مؤکلوں نے مریض کو حاضر کردیا اور پھر کہا کہ جو چیز مریض کو ستارہی ہے انہیں گرفتار کریں۔ لہٰذا مؤکلوں نے انہیں پکڑ کر گرفتار کرلیا جن کی تعداد پانچ تھی پھر ہم نے انہیں شیشی میں بند کر کے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے کہا۔ لہٰذا مؤکلوں نے انہیں شیشی میں بند کر کے دفن کردیا۔ لہٰذا مریض کو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ لہٰذا براہ کرم آپ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ یہ راز کیا ہے کہ جب حاضرات کے مؤکلوں نے انہیں پکڑلیا تو وہ دوبارہ کیوں آتے ہیں۔ لہٰذا جو مؤکل حاضرات میں نظر آتے ہیں وہ کونسی مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا وہ خود بھی نہیں بتاتے کہ ہم کس مخلوق سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا جو بات پوچھی جائے وہ اس کا جواب بھی نہیں دیتے فقط لہٰذا ہماری رہنمائی فرمائیں۔ آپ کا کرم ہوگا۔ لہٰذا ہمارے یہاں بھی ایک شخص ہے جو جھاڑ پھونک کا کام کرتا ہے لہٰذا کئی دفعہ ان سے بھی اتفاق ہوا ہے وہ بھی حاضرات کے ذریعہ مریض کے اوپر جو اثرات ہوتے ہیں وہ پکڑوالیتے ہیں لیکن مریض کو کوئی خاصا فائدہ نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں اس حاضرات والے مسئلہ سے روشناس کرائیں یہ چکر کیا ہے؟ ہم کئی دفعہ آپ سے ملنے کے لئے بھی دیوبند آئے ہیں لیکن ہمیں بتایا گیا کہ آپ باہر تشریف لے گئے ہیں لہٰذا آپ یہ بتائیں کہ ہمیں آپ سے ملاقات دیوبند کس دن آنا چاہئے۔ دیگر اور آپ سے بات چیت کرنے کے لئے آپ کا ٹیلیفون نمبر کیا ہے اور کس وقت آپ سے ٹیلیفون پر بات ہوسکتی ہے۔ یہ ہمارا پہلا خط ہے۔ براہ کرم آپ اس خط کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالیں اس خط کا جواب دیں ہم جوابی لفافہ ساتھ بھیج رہے ہیں آپ کا کرم ہوگا۔

جواب: کسی بھی عامل کو کامیابی کے بعد جب ناکامی ملتی ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ اس کا اپنا بھی قصور ہوتا ہے۔ مثلاً بار بار حاضرات کرنا، چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں حاضرات کرنا، حاضرات کا پروپیگنڈا کرنا، اُلٹے سیدھے وعدے کرنا، عوام ساتھ لوٹ مار کا وطیرہ اختیار کرنا وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں مؤکلین وحشت محسوس کرنے لگتے ہیں اور پھر وہ عامل کو گمراہ شروع کردیتے ہیں تاکہ عامل بدنام ہوجائے اور مؤکلین کو نجات حاصل ہوجائے اسلئے ہر عامل کیلئے ضروری ہے کہ وہ حاضرات وغیرہ کے سلسلے میں سنجیدہ بھی رہے اور محتاط بھی۔

ہم ہر ماہ ہزاروں مریضوں سے نمٹتے ہیں لیکن حاضرات ایک ماہ میں دو چار مرتبہ سے زیادہ نہیں کرتے۔ عامل کی اپنی میں یہ صلاحیت ہونی چاہئے کہ وہ مریض کے ساتھ بغیر حاضرات کے ادراک کرلے۔ بار بار مؤکلین کو زحمت دینا اور انہیں اپنا اور فالتو کی چیز سمجھ کر حاضرات کرنا عاقبت کا اندیشہ ہے۔

اللہ نے جب آپ کو کامیابی سے ہمکنار کردیا تھا تو پھر آپ کو محتاط ترین رویہ اختیار کرنا چاہئے اسی میں آپ کی فلاح تھی۔

ایک بات یاد رکھیں کوئی بھی چیز اللہ کے فضل سے عطا ہوتی ہے لیکن وہ چیز کسی بھی انسان کے پاس باقی جب ہی رہے گی جب وہ باصلاحیت ہوگا دولت کمانا آسان ہے لیکن دولت کی حفاظت کرنا بہت مشکل کام ہے۔

حاضرات وغیرہ کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ مؤکلین حاضرات عامل کو بھٹکاتے بھی ہیں اور بے وقوف بھی بناتے ہیں تب جب عامل مؤکلین سے کم واقفیت رکھتا ہو اگر عامل بھاری کم ہے تو پھر مؤکلین عامل کو چکمہ نہیں دے پاتے اس لئے اپنے تمام شاگردوں کو اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ حاضرات وغیرہ کے چکر میں پڑنے سے پہلے خود کو روحانی طور پر مضبوط کرلیں اسی میں بھلائی ہے۔ باقی باتیں کبھی ملاقات پر ہوں گی جب بھی آئیں فون کر کے آئیں تاکہ آپ کو خواہ مخواہ کی زحمت نہ ہو۔

اُف! یہ اُفتادِ زندگی سوال از: افتخار احمد، رائچور

تقریباً دو ڈھائی سال کے بعد ایک بار پھر سے آپ کو زحمت دینے کے لئے معافی چاہتا ہوں اگر وقت زیادہ لے لوں

اس سے معافی کے خواہ رہوں گا۔

کہاں سے شروع کروں اپنی پریشانی کچھ سوجھ نہیں رہا۔ اس وقت میری عمر ۳۱ سال ہے اور تقریباً ۱۲ سال سے لگاتار پریشان ہوں ۱۹۹۰ء میں نے III+ کا امتحان پاس کیا تھا اس کے بعد سے میری زندگی میں صرف زوال ہی رہا کئی کورسس میں داخلہ لیا ہر جگہ ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جوں توں میں نے کورس مکمل کیا ۲۰۰۰ء میں ساتھ ہی ایک نوکری بھی مل گئی جو تقریباً گیارہ مہینے کی میں نے۔ شروع شروع میں مجھے بہت سراہا گیا پھر میرے سے نہیں جمی حالانکہ میرے boos کی نظر میں بہت اچھا تھا مگر ایک دن مجھے نوکری سے دینا پڑا۔ اس کے بعد سے پھر ایک بار سے مجھے اپنی گرفت میں لے رکھا۔ کئی جگہ انٹرویو دے چکا ہوں مگر کچھ ہی مل رہا ہے۔ باہر ملک کے لئے پچھلے سال ایک انٹرویو دیا جس میں select بھی ہو گیا مگر وہ بھی میرے ساتھ ساتھ سارے بچوں کا caucl ہو گیا۔

آج میں جن حالات سے گزر رہا ہوں، گھر میں امی تک ساتھ نہیں ہے۔ پچھلے ۷ مہینے سے گھر میں کھانا نہیں کھایا ہوں اللہ گواہ ہے بھوک کی شدت سے کئی راتیں صبح ہونے کے انتظار میں گزارہ ہوں اتنے مہینوں میں کبھی امی تک بولا نہیں مجھے کہاں کھائے۔ اس وقت رات کے ۳:۱۵ ہو رہے ہیں بھوک کی وجہ سے نیند نہیں آرہی ہے۔

میں اس سے پہلے آپ کو دوبار زحمت دے چکا ہوں اپنی بے روزگاری کے تعلق سے۔ آپ نے جو وظیفے بتائے، اس پر عمل بھی کیا تھا مگر کچھ خاص اثر دکھائی نہیں دیا اب تو کیسے بتاؤں "نعوذ اللہ" سب کچھ الٹا ہوتا ہوا نظر آرہا ہے، ابھی دعائیں بھی مانگو تو ایسا لگ رہا ہے کہ دعاؤں کا اثر الٹا ہو رہا ہے۔ میں نے پچھلے سال آپ کے یہاں سے گیارہ سو روپے (۱۱۰۰) والی تعویذ بھی منگوائی تھی۔ دولت مند بننے والی۔ اس کا بھی کوئی اثر نہیں دکھائی دیا۔ اب تو شاید میں اپنے آپ پر ظلم کرنے لگا ہوں۔ میں نے پچھلے ایک سال سے نمازیں بھی چھوڑ دی ہیں۔ اب تو صرف ایک خیال دل کو سکون دے رہا ہے "موت" کا کئی بار دل میں خودکشی کا خیال آتا رہتا ہے۔ آپ ہی بتائیے میرے حالات ایسے کیوں ہے کیوں سب کچھ الٹا ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔

ایک بار پھر امید باندھ کر آپ کے سامنے اپنے حالات رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس امید کے ساتھ، کہیں سے کچھ ہو جائے میرا نام محمد افتخار احمد، سبھی گھر برابر باہر مجھے افتخار کے نام سے بلاتے ہیں۔ پیدائشی تاریخ تو والدین نے یاد رکھنا شاید اہم نہیں سمجھا ۱۰، ۱۱ سال کی عمر میں والد صاحب کا انتقال ہو گیا تھا میرے سے بڑے دو بھائی ہیں میں گھر میں سب سے چھوٹا ہوں سبھی کی شادی ہو گئی ہے۔ میری ہونی باقی ہے سر کے سارے بال سفید ہو گئے ہیں اب سینے کے بھی تقریباً بال سفید ہو گئے ہیں عجیب حالات سے دوچار ہوں برائے کرم کچھ راستہ بتائیے۔ بہت سی دعائیں احادیث کی روشنی میں اکٹھا کی پڑھا پابندی سے، کچھ افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ بہت زیادہ وقت لے لیا میں نے اس کے لئے ایک بار پھر معافی چاہتے ہوئے اپنا خط ختم کر رہا ہوں، امید کہ میرے حالات کو سمجھتے ہوئے جلد سے جلد کوئی حل میرے لئے نکال لیں گے۔ جزاک اللہ خیر۔

جواب:۔ جب زندگی میں ایسے حالات ہو جائیں جیسے حالات آپنے بیان کئے ہیں تو اسکا مطلب یہ ہوتا ہے یا تو انسان کسی کی بددعا کا شکار ہے یا پھر تقدیر کی گردش نے اسے بلکان کر رکھا ہے۔

اگر خدانخواستہ آپ کا معاملہ پہلی والی صورت سے متعلق ہے تو اسی وقت آپ کا سفینہ پار ہو سکتا ہے کہ جب بددعا دینے والا آپ کو معاف کر دے بشرطیکہ وہ زندہ ہو۔ اور اگر دوسری صورت سے متعلق ہے تو پھر اللہ سے پناہ چاہیں وہ چاہیں تو آپکا بیڑہ پار ہو سکتا ہے۔ مایوسی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے اس لئے مایوسی سے دور رہیں اور ان حالات میں بھی جو بلاشبہ ناگفتہ بہ ہیں اللہ سے امید رکھیں۔

اگر روزانہ ۳ مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر اپنے حالات بدلنے کی دعا کریں اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھیں تو انشاء اللہ مصائب وآفات اور بے روزگاری کے آسیب سے نجات ملے گی۔ اب میں آپ کے خط کے جواب دے رہا ہوں۔ اسلئے ماہ مبارک کی مبارک ساعتیں میسر ہیں میں بطور خاص آپکے لئے دعا کروں گا۔

اللہ بلاشبہ سمیع ومجیب ہے وہ ضرور ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا۔

جگر کی بیماری سے پریشان

سوال از: محمد عطا ——— مونگیر (بہار)

میں نے جب سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ شروع کیا ہے تب سے ہر ماہ بک اسٹال سے خرید کر پڑھتا ہوں اور اس سے بہت کچھ مطالعہ کرنے سے معلومات ہو رہی ہے۔ چونکہ یہ رسالہ بے حد پسند ہے۔ چونکہ قرآنی آیات کے ذریعہ سے ہر ایک مصیبت کا حل کرنے کا طریقہ بتائے جاتے ہیں اور اللہ کی ذات سے سب کو فائدہ بھی پہنچ رہا ہے۔ لیکن اپنی خاص تکلیف یہ ہے کہ میں جگر کی بیماری سے ہمیشہ پریشان رہتا ہوں۔ زیر علاج ڈاکٹر سے دوا کھاتا رہتا ہوں۔ پھر یہ پانچ، چھ سال کے بعد اس تکلیف سے نجات ملتا ہے کبھی سال دو سال پر جگر بڑھ جانے پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔ اللہ کے واسطے اس مرض کا خاص علاج مجھ کو اپنی تحریر سے یا طلسماتی دنیا کے ذریعہ جواب دے کر حل کروائیں۔

(۲) گھیکوار کس کو کہتے ہیں۔ اردو میں اس کا کیا نام ہے۔ مہربانی سے مستفیض کر دیں گے۔ شکر گزار رہوں گا۔

جواب:۔ جگر کی بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا قوۃ یا من قوی یا من امرباذن اللہ۔ زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ اور مندرجہ ذیل آیت قرآنی ۲۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے نہار منہ لگاتار سات دن تک پیتے رہیں۔ انشاء اللہ آپ کو جگر کی تمام بیماریوں سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک اسم ربک ذالجلال والاکرام۔

آیت کریمہ کو باوضو پڑھ کر پانی پر دم کریں تو بہتر ہے۔

گھیکوار ایک پودا ہوتا ہے اور بآسانی دستیاب ہو جاتا ہے اگر اس کو حاصل کرنے کے لئے کسی عطار سے جو یونانی دوائیں فروخت کرتا ہو ملیں تو یہ آپ کو حاصل ہو جائے گا۔

کرتا یہ ذوق مجھ کو پریشاں کبھی کبھی

سوال از: منصور علی

بندہ جن کو قابو میں کرنا چاہتا ہے اسلئے حضرت والا درخواست ہے کہ اس کے تعلق سے تفصیلی طور پر کوئی آسان عمل بتا دیں اور اس عمل کے تعلق سے پوری تفصیلی تحریر فرما دیں۔

دوسری ضروری تحریر یہ ہے کہ میں نے ماہنامہ طلسماتی دنیا اپریل ۲۰۰۳ء کا علاج بالقرآن کا مطالعہ کیا۔ اس کے اندر مؤکل انسانی صورت میں نمودار ہونے کے سلسلے میں جو عمل مسخر کرنے کے لئے بتایا گیا ہے اس میں پرہیز جمالی کا کیا مطلب ہے تفصیلی رہنمائی فرما دیں۔ نیز جب وہ مؤکل نمودار ہو تو اس کو کس طریقے سے قابو میں کریں

آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے ان سوالات کا جواب دوسرے انتر دیشی میں تحریر فرمائیں۔

جواب:۔ مؤکل اور جن تابع کرنے کے ذوق نے اکثر لوگوں کو پریشانی میں مبتلا کیا ہے۔ زیادہ تر ایسے نوجوان اس ذوق سے پریشان نظر آتے ہیں جن کی عمر بیس اور تیس کے درمیان کی ہے یعنی جو بچپنے سے گزر کر ابھی نئے نئے جوانی کی سرحدوں میں داخل ہوئے ہیں اور جن کی عقل ابھی پوری طرح بالغ نہیں ہوئی ہے۔ ایسے لوگ مؤکل اور جن تابع کرنے کے چکر میں اپنی صحت برباد کرتے ہیں اور اپنی متاع وقت کو بھی ضائع کرتے ہیں جو دنیا کی سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔

مؤکل اور جن تابع کرنا ناممکن نہیں ہے۔ اگر ناممکن ہوتی تو اس موضوع پر ہم "مؤکل نمبر اور جنات نمبر" کیوں نکالتے اور اس میں مؤکل اور جن کو تابع کرنے کا باب کیوں قائم کرتے۔ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا ہے یہ انسان جو آدم کی اولاد ہے جب مخلوقات میں سب سے اشرف اور سب سے اعلیٰ قرار دیا گیا ہے تو پھر اس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی افضل ہے اور اس کی قوت جنات کی قوت سے بھی زیادہ ہے۔

جنات انسانوں کو پریشان کر سکتے ہیں لیکن وہ انسان کو اپنا مطیع اور غلام نہیں بنا سکتے جب کہ انسان جنات کو اپنا مطیع اور اپنا خادم بنا لیتا ہے محض اس لئے کہ اللہ نے انسان کا رتبہ بلند کیا اور تمام

مخلوقات پر اس کو سردار بنایا اسے علم کی قوت سے نوازا اور اس کو وہ جوہر عطا کئے جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کئے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اب انسانوں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جن کا علم برائے بیت اور جن کی عقل برائے نام ہوتی ہے اور وہ پھر بھی اونچی اونچی چھلانگیں لگانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں دور اندیش اور فہیم وذکی انسان وہ ہوتا ہے جو کسی بھی مرحلے کو طے کرنے کیلئے اس کی پوری تیاری کرلے اور اپنے علم وفہم کو مکمل کر کے ہی کسی مرحلے کی طرف اٹھائے۔

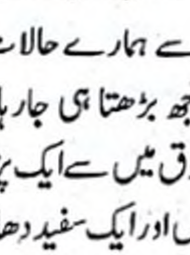
جب آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ پرہیز جمالی کسے کہتے ہیں تو پھر آپ موکل کو کیسے تابع کر سکتے ہیں۔ پرہیز جمالی، پرہیز جلالی، ترکِ حیوانات تو وہ باتیں ہیں جن کی خبر ہر اس عالم کو بھی ہوگی جس نے عملیات کا قاعدہ بغدادی ہی پڑھا ہے۔ اور آپ کو یہ بھی خبر نہیں تو پھر ہمارا مشورہ آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ اپنا مطالعہ جاری رکھیں اپنے آپ کو بنیادی ریاضتوں سے گزاریں۔ صبر وضبط سے کام لیں اور پھر بہت ساری منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کرنے کے بعد موکل تابع کرنے کا ارادہ کریں۔ کیا کسی بھی انسان کا پرائمری سے گزرے بغیر بی اے کر لینا ممکن ہے؟ اگر نہیں تو پھر کسی بھی عامل کا چند سال ریاضت کئے بغیر موکل تابع کر لینا کیسے ممکن ہے؟

حالات کی ابتری کا دکھ

سوال از: نام مخفی ______ برہانپور۔

میرا نام (..........) میرے والد کا نام (..........) اور والدہ کا نام (..........) میری عمر ۲۰ سال ہے۔

پچھلے کچھ دنوں سے ہمارے حالات بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں قرض کا بوجھ بڑھتا ہی جارہا ہے۔ کچھ دنوں پہلے ہمارے کپڑے کے صندوق میں سے ایک پڑیا برآمد ہوئی جس میں تین چھوٹی چھوٹی چٹھیاں اور ایک سفید دھاگا تھا۔ ان چٹھیوں پر یہ عبارت تحریر تھی۔



ان چیزوں کو ہم نے دریا میں ڈلوا دیا تھا۔

محترم میں اور میرے گھر والے نماز روزے کے پابند نہیں ہیں۔ میں نماز کی پابندی کرنے کی کوشش کررہا ہوں۔ بڑی امید کے ساتھ آپ کو خط لکھ رہا ہوں براہ کرم کوئی وظیفہ بتایئے جس سے کہ ہمارے اوپر سحر وغیرہ کیا گیا ہے وہ ختم ہوجائے اور ایسا کوئی وظیفہ تجویز کیجئے جس میں اور میرے گھر والے دین کا طرف رجوع کرلیں۔ میں یہ بھی جاننا چاہتا ہوں کہ حصول رزق ودولت کا کوئی نقش پین یا پینسل سے بھی رکھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب:۔ جو نقش آپ کو بکس میں سے ملا ہے وہ اچھا نہیں ہے وہ گھر میں نحوست اور بے برکتی پیدا کرنے والا نقش ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نقش پر آپ کی نظر پڑ گئی اور آپ نے اس کو دریا برد کردیا۔ امید ہے کہ آہستہ آہستہ اس نقش کی وجہ سے پیدا ہونے والے اثرات زائل ہوجائیں گے۔

آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔

نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یاسلام یا مغنیُ" سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ آپ پر رفتہ رفتہ رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور آپ کو روزی کی تنگی سے نجات ملے گی

اپنے گھر والوں کو سمجھائیں کہ پانچوں وقت اپنے رب کو یاد کرنا مسلمانوں کا فرض ہے اور جو لوگ اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہیں انہیں دین ودنیا میں خسارہ برداشت کرنا پڑتا ہے رزق کی فراوانی اور صحت کی بقا کے لئے ضروری ہے کہ ہم پانچ وقت کی نماز شرح صدر کے ساتھ ادا کریں۔

رزق اور تسخیر محبت وغیرہ کے نقوش گلاب وزعفران سے لکھنے چاہئیں ورنہ پھر ہری پینسل سے۔ ویسے تجربہ یہ بتاتا ہے کہ جس شخص نے نقوش وغیرہ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو اور وہ نیت کی تطہیر اور سوچ وفکر کی درستگی کے ساتھ نقش لکھتا ہے تو پھر کسی بھی چیز سے لکھے، اللہ کی نصرت اس کے شامل حال رہتی ہے تاہم فن کی تکمیل کے لئے ارباب فن کے بتائے ہوئے طریقوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

قرآن مجید کے مجرب عملیات دفع داغ دھبے کا عمل

دفع داغ دھبے کا عمل

○ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا (پارہ ۱، آیت ۷۱ سورۃ البقرۃ)

کسی کے بدن پر ناسور ہو یا کوئی داغ دھبہ ہو تو ۴۱ مرتبہ دوا یا مرہم پر پڑھ کر پھونکیں اور پھر استعمال کریں۔ انشاء اللہ داغ دھبہ دور ہو جائے گا۔

دفع گردے اور پتّے کی پتھری کا عمل

○ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ (پارہ ۱، آیت ۷۴ سورۃ البقرۃ)

گردے اور پتے کی پتھری دور کرنے کیلئے ۴۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک کامیابی نہ ہو۔

دفع خوف کا عمل

○ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ (پارہ ۱، آیت ۱۸ سورۃ البقرۃ)

راستے میں کسی موذی جانور یا دشمن سے خوف محسوس ہو تو ۷ دفعہ اس پر پڑھ کر پھونکیں۔

ھدایت کے لئے عمل

○ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○

پارہ ۱، آیت ۵ سورۃ البقرۃ

جو دین سے غافل ہو سیدھے راستے سے بھٹک جائے یا برے افعال میں مبتلا ہو جائے تو اس کو پانی پر ۱۰۱ دفعہ پڑھ کر دم کر کے ۴۱ دن تک پلائیں۔

رزق کی تنگی دور کرنے کا عمل

○ رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ○

(پارہ ۷، آیت ۱۱۴ سورۃ المائدۃ)

رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے یا کسی خاص چیز کے کھانے کی حاجت ہو تو ۷ دفعہ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونکیں۔ خبردار! دعا پوری ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

بیماری سے شفا کا عمل

○ وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(پارہ ۷، آیت ۱۷ سورۃ الانعام)

ہر قسم کی بیماری سے شفا حاصل کرنے کے لئے ۷ یا ۱۱ دفعہ جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور

دل کی بیماری اور گھبراہٹ دور کرنے کا عمل

○ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ○ (پارہ ۱۳، آیت ۲۸ سورۃ الرعد)

دل کی بیماری اور گھبراہٹ دور کرنے کے لئے ۴۱ بار پانی پر دم کر کے پئیں۔

مقدمہ میں کامیابی کا عمل

○ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ○

(پارہ ۱۵، آیت ۸۱)

فتح ونصرت کا عمل

○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ○
(پارہ ۳۰، آیت ۵، سورۃ والضحیٰ)

اگر کسی شخص کا کوئی کام اٹکا ہوا ہو اس کے لئے اور اس کے علاوہ ہر جائز مراد کے لئے اس دعا کو عقیدے کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے پڑھے۔ یہ دعا فتح کے دروازے کھول دیتی ہے۔ یہ دعا آزمودہ ہے۔

رشتہ کا عمل

○ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ○
(سورۃ یٰسین، آیت ۸۲، پارہ ۲۳)

بچوں کے رشتہ کے لئے اس دعا کو فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھیں۔ اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

ایک بے نظیر عمل

○ يَا كَرِيمُ. يَا رَقِيبُ. يَا مُجِيبُ
يَا مُقْتَدِرُ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ
أُفَوِّضُ أَمْرِيْ إِلَى اللّٰهِ، إِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ○

کسی بھی طرح کی حاجت میں اسکو ۱۱ دن تک ۴۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

حاجت روا عمل

○ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ (آیت ۵،۶، سورۃ الانشراح)

بچیوں کے رشتے کے لئے اور کاروباری پریشانی کے لئے اور ہر پریشانی کو دور کرنے کے لئے اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھیں۔

حصول نعمت کا عمل

○ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۝ (سورۃ القصص، پارہ ۲۰، آیت ۲۴)

کسی شخص کو بھی نعمت خواہش ہو تو وہ اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔

دفع بیماری کا عمل

○ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ○
وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝
(سورۃ الشعراء، پارہ ۱۹، آیت ۷۹، ۸۰)

جس کی بھوک اور پیاس بند ہو جائے بیماری کی وجہ سے اس دعا کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔

جنت الفردوس کا عمل

○ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ○
(آیت ۸۵، پارہ ۱۹، سورۃ الشعراء)

جنت الفردوس حاصل کرنیکے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۱۱، ۲۱، ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

حصول لڑکی اور حفاظتِ حمل کا عمل

○ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ○
(سورۃ الرعد، آیت ۸، پارہ ۱۳)

۱۔ جو لڑکی کی خواہش رکھتے ہوں وہ روزانہ اس دعا کو ۲۱ مرتبہ پڑھ کر عورت اپنے پھونکے۔ یہ عمل ۵ مہینے تک کریں۔

۲۔ جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو وہ ابتدا سے لے کر ۹ مہینے تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے پیے۔

ایک بہترین عمل

○ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ، ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝
(سورۃ ہود، پارہ ۱۲، آیت ۱۱۴، ۱۱۵)

جو شخص یہ خواہش رکھتا ہو کہ نماز کی پابندی ہو جائے اور ہر برائی سے ہم دور رہیں اور ہم کو اجرت ملے، نفع لینے والا اس دعا

بلڈ پریشر کا عمل

○ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○

(آیت ۱۳۴۔ پارہ ۴۔ سورۂ آل عمران)

جو شخص بلڈ پریشر کا مریض ہو۔ وہ اس دعا کو ۱۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ پہنچے گا۔

شوگر کا عمل

○ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا ○

جس شخص کو شوگر کی بیماری ہو تو وہ اس دعا کو ۱۴۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکو ضرور فائدہ ہوگا۔

دفع درد کا عمل

اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو تو وہ ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ۴۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کرے۔ یہ عمل نہایت ہی آزمودہ اور موثر ہے۔

سورۂ رحمٰن کا عمل

جس شخص کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آتا ہو یا اس میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہو وہ سورۂ رحمٰن روزانہ تین مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھے جب تک کہ کامیابی نہ ہو۔ انشاء اللہ جلد کامیابی نظر آئے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمٰن کو قرآن کی دلہن کہا ہے۔ (سورۂ رحمٰن۔ پارہ ۲۷)

بچنے کا عمل

○ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ (سورۂ یوسف۔ آیت ۳۴۔ پارہ ۱۲)

اگر کوئی شخص کسی کے مکر و فریب اور جال میں پھنس گیا ہو اور وہ بے قصور ہو تو وہ مذکورہ بالا آیت کو کثرت سے پڑھے۔

فرمانبرداری کا عمل

○ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ○ (سورۂ شوریٰ۔ آیت ۱۳۔ پارہ ۲۵)

اگر کسی کا بچہ ضدی ہو، ہو تو اس دعا کو ۱۱ مرتبہ بچے کے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کریں۔

خیر و برکت کا عمل

○ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ○ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا

کاروبار کی ابتدا کے وقت اسمیں ترقی اور برکت کے لئے اس دعا کو ۳۱۳ مرتبہ تین دن تک پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی۔

اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو باوضو ہو کر ہر وقت یہ دعا پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ وہ چیز مل جائے گی۔

مشکل کشا عمل

○ يَا جَامِعَ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ اجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ مَالِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

ہر جائز مراد کے لئے، ہر مشکل کے حل کے لئے اس دعا کو کثرت سے پڑھیں۔

دفع درد کا عمل

○ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

جس شخص کے دانت میں درد ہو اپنی انگلی درد والے دانت پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

مجرب عمل

○ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ○

جو شخص یہ دعا پڑھتا رہے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا۔ اور نہ اسکے رزق میں کمی ہوگی۔ ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھے۔

اگر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچی ہو یا غم یا کسی شخص سے دکھ پہنچا ہو تو وہ اس دعا کو پڑھے۔ انشاء اللہ اسکے لئے دین و دنیا میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔

کامیابی کا عمل

○ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ○ (پارہ ۱۱، آیت ۸۲ سورۂ یونس)

اگر کوئی شخص کسی جھوٹے مقدمے میں پھنس گیا ہو، یا کسی نے کسی شخص پر جھوٹی تہمت لگائی ہو، یا کسی شخص کی عزت پر کوئی حرف آیا ہو وہ اس دعا کو اٹھتے بیٹھتے کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ اسے کامیابی حاصل ہوگی۔

حصول عزت کا عمل

○ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ (پارہ ۱۱، آیت ۶۵ سورۂ یونس)

اگر کوئی شخص کسی کو بدنام کرنے پر تلا ہوا ہے اور اس کو اپنی عزت کا خطرہ ہے تو وہ اس دعا کو صبح و شام ۴۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک دے۔

حاجت روا عمل

○ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ○

اگر کوئی شخص کسی غم میں یا کوئی اور پریشانی میں مبتلا ہو، یا اس کی مالی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو اٹھتے بیٹھتے اسکا ورد جاری رکھے۔

دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہونیکا عمل

○ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ دنیا میں بھی وہ ہر نعمت سے نوازا جائے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو کسی نعمت سے محروم نہ کرے تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو صبح و شام تین مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال رہے گا۔

سید الاستغفار

○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، جس قدر مجھ سے ہوسکا میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کی برائی سے جس کو میں نے کیا، تیرے آگے اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے، اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا۔ پس تو مجھ کو بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔

ہر دعا کو شروع کرنے سے پہلے اوّل و آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے۔

دل کے مریض کے لئے

جس شخص کو دل کی تکلیف ہو یا دل کمزور ہوگیا ہو، یا گھبراہٹ ہوتی ہو اس شخص کو روزانہ سورۂ یٰسین پانی پر دم کرکے پلانا دل کی قوت کا باعث ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ یٰسین کو قرآن کا دل فرمایا ہے۔

زچگی کے دوران تین دفعہ سورۂ یٰسین کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے زچہ کو پلانے سے زچگی میں آسانی ہوجاتی ہے۔

(سورۂ یٰسین پارہ۔۲۲)

عشاء کی نماز کے بعد دو نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں۔ اس کے بعد ان آیات کو ۱۰ دفعہ پڑھ کر بغیر بات کئے سو جائیں۔

حصولِ اولاد کا عمل

○ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ○

جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ یہ دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے فجر کی نماز کے بعد دونوں میاں بیوی پئیں۔

جائز مراد کا عمل

○ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ (سورۃ الروم۔ آیت ۴،۵۔ پارہ ۲۱)

ہر جائز مراد کے لئے اور ہر مشکل کی آسانی کے لئے ان آیات کو ۱۱۳ دفعہ پڑھیں۔

سوکھا پن کا عمل

○ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۚ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (سورۃ یوسف۔ آیت ۵۶۔ پارہ ۱۳)

اگر کوئی بچہ یا شخص بیمار ہو یا کمزور ہو یا سوکھتا چلا جا رہا ہو اور بظاہر کوئی بیماری نظر نہ آتی ہو تو اوّل و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۲۱ دن تک ۱۴۱ دفعہ اس کو پڑھیں۔

حصولِ حفاظت کا عمل

○ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ○ (سورۃ الحج۔ آیت ۳۸۔ پارہ ۱۷)

اگر کسی شخص کو ہر وقت دشمن سے خوف رہتا ہو، یا اس کی دشمنی بڑی جاری ہو تو دشمن سے حفاظت کے لئے اس آیت کو ۱۱ دفعہ روزانہ پڑھیئے۔

ایک مجرب عمل

○ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ○ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ○ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ○ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ○ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ○ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ○ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ التکویر۔ آیت ۲۰ تا ۲۹۔ پارہ ۳۰)

اگر کسی شخص کے بارے میں یہ شبہ ہو کہ اسکا دماغی توازن بگڑتا جا رہا ہے، یا وہ اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے، یا یہ شبہ ہو کہ کسی نے اس شخص پر کچھ کر دیا ہے تو اس آیت کو ۱۴ دفعہ پانی پر دم کر کے اس شخص کو پلائیں۔

اسمائے الٰہی کا عمل

○ يَا مَلِكُ، يَا قُدُّوْسُ، يَا سَلَامُ۔

ہر شخص کو چاہیئے کہ سرطان یا طاعون یا پھوڑے پھنسی کی بیماری سے بچنے کے لئے اس دعا کو صبح و شام گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ محفوظ رہیں گے۔

ہدایت کا عمل

○ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ○ (پارہ ۳۰، آیت ۱۹، سورۃ النّٰزعٰت)

جو شخص سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہو، یا برے افعال میں پڑ گیا ہو، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے غافل ہو گیا ہو، اس آیت مبارکہ کو روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے اسے پلائے۔

فتوحات کا عمل

○ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ○ (پارہ ۱۳، آیت ۲۴، سورۃ الرعد)

رزق کی کشادگی کے لئے، کاروبار کی ترقی کے لئے یا نیا کاروبار شروع کرنے سے پہلے اس آیت کو روزانہ ۱۴۱ دفعہ پڑھیں۔

حصولِ اولاد کے لئے عمل

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ
وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۚ
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ
مَّهِیْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ
مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِیْلًا مَّا
تَشْکُرُوْنَ ○ (سورۃ السجدۃ۔ آیت ۷تا۹۔ پارہ ۲۱)

اگر کوئی شخص اولاد کی نعمت سے محروم ہو تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے کثرت سے ان آیاتِ مبارکہ کا ورد کرے۔

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل

○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى
النَّبِیِّ ۭ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○
(پارہ ۲۲۔ سورۃ الاحزاب۔ آیت ۵۶)

جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہونے کا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا خواہشمند ہو تو وہ رات کو سوتے وقت اس کی تسبیح پڑھے۔ انشاء اللہ جلد ہی خواہش پوری ہوگی۔

شفاء کے لئے عمل

○ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ○ (سورۃ انبیاء۔ آیت ۸۳۔ پارہ ۱۷)

جو شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جو نہ سمجھ میں آنے والی ہو، یا لاعلاج ہو تو وہ بذاتِ خود اس آیت کا کثرت سے ورد کرے۔

شادی کا عمل

○ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَکَانَ
رَبُّکَ قَدِیْرًا ○ (سورۃ الفرقان۔ آیت ۵۴۔ پارہ ۱۹)

جس شخص کے بیٹے یا بیٹی کا عقد کسی وجہ سے نہ ہوتا ہو تو وہ اس مراد کے لئے ۲۱ دن تک ۳۱۳ دفعہ پڑھے۔

حاجت روا عمل

○ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ
فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا
عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ○
فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ
لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ○
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ
یُحَافِظُوْنَ ○ اُولٰٓئِکَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ○ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ○
(سورۃ المومنون۔ پارہ ۱۸۔ آیت ۱ تا ۱۱)

رات کو سوتے وقت ضرور پڑھیں۔ کیونکہ یہ آیتیں عزت کی حفاظت کرتی ہیں۔ بے نمازیوں کو رغبت دلاتی ہیں۔ لغو، بے ہودہ اور بری باتوں سے روکتی ہیں اور جنت الفردوس کا وارث بنا دیتی ہیں۔

مجرب عمل

○ وَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْکَرْبِ
الْعَظِیْمِ ○ (سورۃ الصّٰفّٰت۔ آیت ۷۶۔ پارہ ۲۳)

اگر کسی شخص کی اولاد مر جاتی ہو، زندہ نہ رہتی ہو یا وہ کسی سخت مصیبت میں مبتلا رہتا ہو تو اس دعا کو روزانہ صبح و شام ۱۱ دفعہ پڑھے۔

استخارہ کا عمل

○ وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ
اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○
اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِیْفُ
الْخَبِیْرُ ○ (سورۃ الملک۔ آیت ۱۳، ۱۴۔ ۲۹ پارہ)

ہے۔ یہ آیتِ مبارکہ بڑی جلالی ہے۔ اس کو ناجائز مقصد کے لئے پڑھنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ جب ظالم کا ظلم ناقابل برداشت ہوجائے تب اس دعا کا استعمال کریں۔

اولاد کے لئے عمل

○ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

(پارہ ۶۔ سورۃ المائدۃ۔ آیت ۱۷)

جو شخص اولاد سے ناامید ہو، وہ ۴۱ دن تک ۳۰۰ دفعہ کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کرکے آدھا خاوند کھائے اور آدھا بیوی کھائے۔

اذیت سے محفوظ رہنے کا عمل

○ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

(پارہ ۱۰۔ سورۃ التوبہ۔ آیت ۵۱)

اگر کسی شخص کو دشمن سے کوئی تکلیف یا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، یا تکلیف پہنچاتا ہو تو اس آیت کو روزانہ سات دفعہ پڑھے۔ انشاء اللہ دشمن کی اذیت سے محفوظ رہے گا۔

ہر نعمت حاصل کرنے کا عمل

○ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○
يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○

(پارہ ۳۔ سورۃ آل عمران۔ آیت ۷۳، ۷۴)

اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت حاصل کرنے کے لئے یہ دعا صبح وشام روزانہ ۷ دفعہ پڑھیں اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں۔

فرمانبرداری کا عمل

○ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۚ
مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ
بِنَاصِيَتِهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ (پارہ ۱۲۔ سورۃ الہود۔ آیت ۵۶)

جو اولاد والدین کی نافرمان ہو، اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔

رزق کی کشادگی کے لئے عمل

○ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(پارہ ۲۱۔ آیت ۶۲۔ سورۃ العنکبوت)

رزق کی کشادگی کے لئے ۱۱ دفعہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھیں۔

تندرستی کے لئے عمل

○ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ
فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ
الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

(پارہ ۲۱۔ آیت ۳۰۔ سورۃ الروم)

جو شخص چاہے کہ مرتے تک اسکے تمام اعضاء درست رہیں اور وہ تندرست رہے تو روزانہ ۳ دفعہ اپنے اوپر پڑھ کر پھونکیں۔

بخار ختم کرنے کا عمل

○ يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى
اِبْرٰهِيْمَ ○ (سورۃ الانبیاء۔ آیت ۶۹۔ پارہ ۱۷)

بخار کی تیزی ختم کرنے کے لئے پڑھ کر مریض پر دم کریں اور غصہ اور ضد کو ختم کرنے کے لئے بھی اس دعا کا استعمال مفید ہے۔

حصولِ اولاد کا عمل

جو شخص اولاد سے محروم ہو وہ روزانہ ۱۰۱ دفعہ سورۃ الکوثر بسم اللہ کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے کامیابی ہوگی۔

خیر وبرکت کے لئے عمل

○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ○

(پارہ ۲۱۔ آیت ۲۶۔ سورۃ لقمان)

لئے جانے سے پہلے ۷ دفعہ ضرور پڑھ لیں۔

معذوری ختم کرنے کا عمل

○ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ○ (سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۵ پارہ ۹)

اگر کوئی ہاتھ، پیر، کان، آنکھ یا ٹانگ سے ور ہوتو اس آیت کو کثرت سے پڑھ کر مریض پر دم کر کے پلائیں۔

حاجت روا عمل

○ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ○ (سورۃ القمر، آیت ۱۰ پارہ ۲۷)

اگر کسی شخص کو کوئی بیماری ہو اور ڈاکٹر کی سمجھ سے باہر ہو یا کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو، یا کوئی شخص مظلوم ہو اور ظالم کا ظلم انتہا تک پہنچ چکا ہو تو روزانہ ۳۱۳ دفعہ پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کر کے پھونکیں اور مریض کو پانی پر دم کر کے پلائیں یہ عمل ۲۱ روز تک کریں۔

دفع یرقان کا عمل

اگر کسی شخص کو یرقان ہو گیا ہو تو وہ پہلے سورۃ الفاتحہ ایک بار پھر سورۃ الحشر ۷ دفعہ اور پھر ایک بار سورۃ قریش پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک فائدہ نہ ہو۔

حاجت روا عمل

رزق کی ترقی اور برکت کے لئے یا کوئی کام بس سے باہر ہو اور کوئی وسیلہ نظر نہ آتا ہو یا اگر کسی کام میں آسانی اور جلدی مطلوب ہو تو سورۃ المزمل ایک بیٹھک میں ۴۱ مرتبہ تین دن تک پڑھیں۔ اس عمل سے دوسروں کو نقصان پہنچانا مقصود نہیں ہونا چاہئے۔

حج پر جانے کا عمل

○ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ○ (سورۃ الفتح، آیت ۲۷ پارہ ۲۶)

اگر کسی شخص کو حج پر جانے کی طلب ہو اور کوئی وسیلہ جانے کا نہ ہو تو کثرت سے اس آیت کا ورد کریں۔ اس وقت تک یہ عمل جاری رکھیں جب تک امید کی کرن نہ مل جائے۔

نور پیدا کرنے کا عمل

○ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ (پارہ ۱۸۔ سورۃ النور۔ آیت ۳۵)

دل میں اور چہرے پر نور پیدا کرنے کے لئے روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر پھونکیں۔

نااتفاقی دور کرنے کا عمل

○ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (پارہ ۱۰۔ سورۃ الانفال۔ آیت ۶۳)

جس شخص کے دل میں اپنی محبت ڈالنی ہو یا جس خاندان میں نااتفاقی ہو تو اتفاق پیدا کرنے کے لئے یہ آیت ۱۱ دفعہ روزانہ پڑھے۔

ظالم کو دفعہ کرنے کا عمل

○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ (سورۃ الانعام۔ آیت ۴۵)

ظالم کو دفعہ کرنے کے لئے ۳ دن تک ۲۱ دفعہ پڑھنا مفید

اگر کسی عورت کا خاوند کسی دوسری عورت سے ناجائز تعلقات رکھتا ہو یا حرام کی کمائی گھر میں لاتا ہو تو اسے باز رکھنے کے لئے ۱۱ دن تک ۱۴۱ مرتبہ اس دعا کو کسی کھانے کی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

جائز مراد کے لئے عمل

○ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ○

(پارہ ۹، آیت ۹، سورۃ الانفال)

مسلمان پر واجب ہے کہ تمام امور میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرے۔ مدد اور کامیابی اسی قوت والے کے ہاتھ میں ہے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ ہر جائز مراد کے لئے ۱۴۰ دفعہ ۱۱ دن تک پڑھیں۔

رشتہ کا عمل

○ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○ (پارہ ۲۰، آیت ۲۴، سورۃ القصص)

اگر کسی لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتا ہو، یا رشتہ آتا ہو مگر پسند نہ آتا ہو تو وہ ۱۱۳ دفعہ اس دعا کو اور تین دفعہ سورۃ والضحیٰ پڑھیں۔ ہر مہینے ۱۱ دن تک پڑھیں۔ اور ۳ مہینے یہ عمل جاری رکھیں۔

عالم فاضل ہونے کا عمل

○ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○

(پارہ ۵، آیت ۱۱۳، سورۃ النساء)

اگر کند ذہن بچے کو یا طالب علم کو ۱۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے روزانہ پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے عالم فاضل ہو جائے گا۔

حاجت روا عمل

○ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

عزت اور آبرو اور وقار حاصل کرنے کے لئے، بخار سے شفا کے لئے، زخم کو ٹھیک کرنے کے لئے، اچھے کاموں میں نام پیدا کرنے کے لئے، عمل کا وزن بھاری کرنے کے لئے روزانہ ۷ دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

فرمانبرداری کے لئے عمل

○ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○

(پارہ ۲۶، سورۃ الاحقاف، آیت ۱۵)

اولاد کی فرمانبرداری کے لئے اور خدا کے پسندیدہ عمل کرنے کے لئے ۳ دفعہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مفید ثابت ہوگا۔

رنج وغم دور کرنے کا عمل

○ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ○

(پارہ ۲۴، سورۃ المومن، آیت ۴۴)

عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۱ دفعہ پڑھنے سے ہر رنج وغم دور کرنے کے لئے غیب سے مدد کا دروازہ کھلتا ہے۔

ہدایت کا عمل

○ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

(پارہ ۲۳، سورۃ الصفت، آیت ۱۱۸)

اگر کوئی شخص سیدھی راہ سے بھٹک جائے اسے اچھائی، برائی کی کوئی تمیز نہ رہے تو اس کو ۳۱۳ دفعہ پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک اس کی حالت سدھر نہ جائے۔

فتح و کامرانی کے لئے عمل

○ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ○

(پارہ ۱۰، سورۃ الانفال، آیت ۶۲)

فتح اور کامیابی کے لئے یا امتحان میں آسان پرچوں کے

مقدمہ کی کامیابی کے لئے روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۱۳۳ دفعہ پڑھیں۔ حق پر ہو تو پڑھے، ناحق پڑھنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہوسکتا ہے۔

غصہ کو دور کرنے کا عمل

○ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ
النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○

غصے کو دور کرنے کے لئے چینی پر ۱۰۱ دفعہ ۲۱ دن تک پڑھیں اور پلائیں۔

رشتہ کا عمل

○ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ○

(پارہ ۲۰، آیت ۶۲، سورۃ النمل)

جن کی اولاد کا رشتہ نہ ہوتا ہو وہ اٹھتے بیٹھتے اس کا ورد جاری رکھیں۔

روزی کا عمل

○ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا
لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○

(پارہ ۸، آیت ۱۰، سورۃ الاعراف)

اگر کسی کے پاس رہنے کی جگہ یا مکان نہ ہو یا روزی کا ذریعہ نہ ہو یا رزق سے تنگ ہو یا مسافر ہو اور اس کے پاس کوئی سامان نہ ہو تو وہ اس آیت کو ۱۵۱ دفعہ روزانہ پڑھے، جب تک کامیابی نہ ہو۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

حصولِ عزت کے لئے عمل

○ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ
شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(پارہ ۲۳، آیت ۸۳، سورۃ یٰسین)

اگر کوئی شخص لوگوں کی نظروں سے گر گیا ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس کی عزت قائم ہو جائے تو وہ اس آیت کو ۱۱ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک لے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اُسے کامیابی ہوگی۔

اولادِ نرینہ کے لئے عمل

○ وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ
لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○

(پارہ ۲۹، آیت ۱۲، سورۃ نوح)

کسی کے ہاں اولادِ نرینہ نہیں ہے تو حمل ٹھہرتے ہی ۹ مہینے تک ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے بھی اس دعا کو روزانہ سات مرتبہ پڑھا جائے۔

محبت کے لئے عمل

○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

اگر میاں بیوی میں اختلاف ہے۔ آپس میں محبت نہیں ہے تو اس آیت کو ۹۹ دفعہ کسی مٹھاس پر ۳ دن تک پڑھ کر دم کریں اور دونوں کھائیں۔

دفع جادو کے لئے عمل

○ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○
وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا
اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا
يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ○

اگر کسی کو شک ہو کہ اس پر جادو کیا گیا ہے، یا علامتیں محسوس ہو رہی ہوں تو جادو کے اثر کو ختم کرنے کے لئے ۱۱ دن تک ۱۰۰ دفعہ پڑھ کر اپنے اوپر پھونکیں۔ اس دعا کے دوران کوئی دوسرا عمل نہ پڑھیں۔

باز رکھنے کا عمل

○ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ
وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُوْنَ ○ (پارہ ۷، آیت ۱۰۰، سورۃ المائدہ)

کروزانہ اپنے اوپر پھونکیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

نااتفاقی دور کرنے کا عمل

○ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ
إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝

(سورۃ الحجرات۔ آیت ۴۷۔ پارہ ۱۴)

جس گھر میں یا خاندان میں نااتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اس کا تصور کر کے آسمان پر پھونک دے جب تک کامیابی نہ ہو عمل جاری رکھے۔

نوٹ:۔ جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنیوالا، بدگوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرو۔

کنگھی کی برکتیں

حضرت ابی بن کعب ؓ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص یومیہ رات کو اپنے سر اور داڑھی میں کنگھی کرتا ہے وہ کئی قسم کے بیماریوں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کا عمر دراز ہوتا ہے، مصائب و آلام سے امن پاتا ہے حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کنگھی کیا کرو کیونکہ اس عمل سے فقر دور ہوتا ہے جو صبح کرتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے۔

حضرت وہب ؓ فرماتے ہیں جو شخص بغیر پانی لگائے کنگھی کرتا ہے اس کی عقل وفہم میں اضافہ ہوتا ہے اور جو پانی لگا کر کرتا ہے اس کی سوچ اور فکر میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ جو شخص اتوار کو کنگھی کرتا ہے اسے خوشی اور مسرت حاصل ہوتی ہے۔

☆ جو شخص پیر کو کنگھی کرتا ہے اس کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔

☆ جو شخص منگل کو کنگھی کرتا ہے اسے معاملات میں سہولت اور آسانی پیدا ہوتی ہے۔

☆ جو شخص بدھ کو کنگھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نعمتوں میں اضافہ فرماتا ہے۔

☆ جو شخص جمعرات کو کنگھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی نیکیوں کو بڑھا دیتا ہے۔

☆ جو شخص جمعۃ المبارک کو کنگھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فرحت ونشاط سے نوازتا ہے۔

☆ جو شخص ہفتہ کو کنگھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو بری باتوں سے بچالیتا ہے۔

☆ جو شخص کھڑے ہو کر کنگھی کرتا ہے اس پر دین غالب رہتا ہے۔

☆ جو شخص بیٹھ کر کنگھی کرتا ہے اس سے دین کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔

عملیاتِ محبت میں کیا ہوگا؟

محبت کے بغیر یہ دنیا ادھوری ہے
محبت ہی اس کائنات کی بنیاد ہے
محبت ہی ہمیں روحانی سکون عطا کرتی ہے۔
محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔
محبت حاصل کرنے کے ۱۰۰ سے زائد روحانی فارمولے

- گھر گھر میں جو جھگڑے ہیں ان سے نجات پانے کے معتبر طریقے۔
- ایک دوسرے کی محبت حاصل کرنے کے قابل اعتبار فارمولے۔
- میاں بیوی کے درمیان کشیدگی دور کرنے کے طریقے۔
- شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو کیسے اپنا دیوانہ بنا سکتی ہے؟۔
- عورتیں سسرال میں کس طرح سسرال والوں کے دل جیت سکتی ہیں اور کسطرح خاندان والوں کے دلوں پر حکومت کرسکتی ہیں۔
- کسی بھی انسان کو اپنے خیالات میں ڈھال لینے کا فن۔
- کسی بھی شخص کو اپنا گرویدہ بنالینے کا روحانی طریقہ۔
- ہم اس کائنات کو کیسے مسخر کر سکتے ہیں؟۔
- ہم مؤکلین عمل کو کس طرح اپنے قبضے میں کر سکتے ہیں؟۔

آج دنیا اضطراب و انتشار کا گہوارہ بن چکی ہے۔ گھر گھر میں طنا طنی ہے خاندانوں میں زبردست بکھراؤ ہے عداوت اور نفرت سے پورا معاشرہ مسخ ہوکر رہ گیا ہے تجسس، بدظنی اور بد اخلاقی گھر گھر کی کہانی بنی ہوئی ہے اس طرح کے پرہول حالات میں طلسماتی دنیا کا ''عملیات محبت نمبر'' اور اپنائیت کے چراغ روشن کرنے کے لئے منظر عام پر آرہا ہے۔

- دلوں کو مسخر کرنے کے حیرتناک طریقے۔
- مطلوب کو اپنا دیوانہ بنانے کے تیر بہدف نسخے۔
- لوگوں کے قلوب کو کیسے فتح کیا جا سکتا ہے؟۔
- ہم اپنی بات لوگوں سے کیسے منوا سکتے ہیں؟۔
- ہم لوگوں کو اپنے رنگ میں کیسے رنگ سکتے ہیں؟۔
- اہل دنیا سے ہم اپنے مسائل کی رہنمائی کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟۔

ان سب باتوں کا روحانی حل اوران سب باتوں کا اثر انگیز جواب عملیات محبت نمبر میں پیش کیا جارہا ہے۔

علاوہ ازیں۔ مقدمہ میں فتح یاب ہونے، ججوں کے قلوب مسخر کرنے، افسران کو اپنی مٹھی میں بند کرنے، عوام وخواص کے دماغوں کو اپنے بس میں کرنے کیلئے بیش قیمت روحانی فارمولے عملیات محبت نمبر میں پیش کئے جائیں گے۔

”طلسماتی دنیا کا عملیات محبت نمبر“

اکسویں صدی کی ایک تاریخی یادگار ہوگا۔ جسے رہتی دنیا تک انشاء اللہ یادرکھا جائے گا۔

اس نمبر میں جو روحانی اعداد پیش کیا جائے گا وہ دس لاکھ روپے خرچ کر کے بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کرسکیں گے۔

تساہلی اور غفلت سے کام نہ لیں فوراً اپنے ایجنٹ کے یہاں اپنی کاپی بک کرالیں یہ نمبر اگر بروقت آپ کو نہ مل سکا پھر یہ دوگنی تگنی قیمت دے کر بھی آپ کے ہاتھ نہیں آئیگا۔

ایجنٹ حضرات ابھی اشتہار کو پڑھتے ہی اپنی مطلوبہ تعداد سے دفتر کو آگاہ کردیں۔ ورنہ فرمائش پوری نہیں ہو سکے گی۔ اس عظیم الشان روحانی ذخیرہ کی قیمت ہوگی صرف سو (۱۰۰) روپے یعنی کہ کچھ بھی نہیں۔

المعلن ابوسفیان عثمانی۔ منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند یوپی۔ فون ۲۲۴۴۵۵

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر (۱۶) کے صحیح جوابات اور نتائج

۱	جس دن سرورِ دو عالمؐ کو نبوت ملی وہ پیر کا دن تھا	د
۲	سرکارِ دو عالمؐ فتح مکہ کے بعد مکۂ مکرمہ میں ۱۸ دن مقیم رہے	ب
۳	سرکارِ دو عالمؐ نے آخری نماز مغرب کی پڑھائی	ج
۴	سیاسی لیڈروں میں اشوک گہلوت پیشہ ور جادوگر تھے	ج
۵	جانوروں میں زیادہ عقلمند بندر ہے	الف
۶	قرآن حکیم میں نازل ہونے والی مکمل سورت سورۂ فاتحہ ہے	ب
۷	قرآن حکیم میں سورۃ کا لفظ سات بار استعمال ہوا ہے	الف
۸	چاند کی مٹی کا رنگ سرمئی ہے	ب
۹	ممتاز شاعر احسان دانش کا انتقال ۱۹۸۲ء میں ہوا	ج
۱۰	بدلہ نہ میرے بعد بھی موضوع گفتگو میں جا چکا ہوں پھر بھی تیری انجمن میں ہوں یہ شعر احمد فراز کا ہے	د

بالکل درست حل ایک موصول ہوا ان کو سند امتیاز عنقریب روانہ کردی جائیگی۔ ان کا اسم گرامی یہ ہے نثار احمد خاں بادامی ولدیت غوث احمد خاں۔ بیجاپور۔ ایک غلطی والے ۳ حل موصول ہوئے ان حضرات کو سند خصوصی عنقریب روانہ کردی جائے گی انکے اسماء گرامی یہ ہیں۔

۱:۔ نثار احمد خاں بادامی ولدیت غوث احمد خاں بیجاپور۔

۲:۔ عبد المجید آنیکل۔ ولدیت عبد الشکور آنیکل ضلع بنگلور۔

۳:۔ شمس اللہ ولد عبد الشکور بنگلور

مقابلہ نمبر ۱۶ تک تمام اسناد انشاء اللہ دسمبر ۲۰۰۳ء کے آخری مہینے تک روانہ کردی جائینگی۔

منیجر

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند۔ یوپی

آپ کتنے پانی میں ہیں؟

مقابلہ نمبر (۱۸)

	سوالات	الف	ب	ج	د
		متوقع جوابات			
۱	میں سرکار دو عالم ﷺ کی کن صاحب زادی کا انتقال ہوا تھا؟	حضرت زینبؓ	حضرت ام کلثومؓ	حضرت رقیہؓ	حضرت فاطمہؓ
۲	آنحضور ﷺ نے ہجرت سے پہلے کتنے نکاح کئے؟	دو	تین	چار	پانچ
۳	اللہ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا فرمایا۔؟	مور	سانپ	مچھلی	مینڈک
۴	پرندوں اور جانوروں کی ہو بہو نقل اتارنے والے جانور کا نام بتایئے؟	بندر	الو	بلی	لومڑی
۵	سید الایام کسے کہتے ہیں؟	یوم عید کو	یوم حج کو	۱۲ ربیع الاول کو	یوم جمعہ کو
۶	حدیث بیان کرنیکے بعد او کما قال کہنا کس صحابی کی سنت ہے؟	حضرت ابو بکرؓ	حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ	حضرت انسؓ	حضرت عمر فاروقؓ
۷	سب سے پہلے نعرۂ تکبیر کس نے لگائی؟	حضرت آدمؑ	حضرت ابراہیمؑ	حضرت موسیٰؑ	حضرت عیسیٰؑ
۸	لکڑی کے سامان کا سب سے بڑا پیدا کرنے والا شہر ہندوستان میں کونسا ہے؟	سہارنپور	میرٹھ	کانپور	بریلی
۹	ہندو مذہب میں کتنے پوران ہیں؟	۱۷	۱۸	۱۹	۲۲
۱۰	تمام خوبیوں کا مجموعہ علم سیکھنا عمل کرنا پھر دوسروں کو سکھانا ہے یہ قول کس کا ہے؟	حضرت حسن بصریؒ	حضرت جنید بغدادیؒ	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	حضرت طفیل ابن عیاضؒ

اپنے جوابات کے ساتھ ٹوکن ضرور لگائیں ٹوکن اسی شمارے میں ہے آپ کے جوابات ہمیں ۱۰/ جنوری ۲۰۰۴ء تک مل جانے چاہئیں اس کے بعد آنے والے خطوں کو شامل مقابلہ نہیں کیا جائیگا اپنا پتہ صاف صاف لکھنا اور اپنی ولدیت بھی ضرور لکھیں

ہمارا پتہ ہے مقابلہ ماہنامہ طلسماتی دنیا محلّہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی ۲۴۷۵۵۴

قسط نمبر ۱۱

آسیب زدہ حویلی

ظفر احمد ہاشمی

اوراس طرح ہمیں اُس بھیانک رات کی جناتی کارروائیوں سے نجات مل گئی۔ اور ہمیں یہ بھی اندازہ ہوگیا کہ جنات بھی شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سے ڈرتے بھی ہیں اور بھاگ بھی جاتے ہیں۔ مولانا امام امام الدین اب کافی حد تک مطمئن نظر آرہے تھے لیکن وہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی محسوس کررہے تھے کہ ہماری حویلی میں جو جنات قابض ہیں وہ معمولی قسم کے نہیں ہیں۔ بلکہ بہت ہی طاقتور قسم کے جنات ہیں اور یہ سب صاحب علم وعمل بھی ہیں۔ جی ہاں اُن کارروائیوں کے دوران ہم سب کو اس بات کا بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح اپنی ایک دنیا رکھتے ہیں۔ اُنکی دنیا کافی حد تک ہماری دنیا ہی سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ ان میں انسانوں کی طرح جاہل بھی ہوتے ہیں اور عالم بھی، ان میں شریف بھی ہوتے ہیں اور رذیل بھی۔ ان میں یہودی بھی ہوتے ہیں اور نصرانی بھی ۔ اور جنات میں کافر بھی ہوتے ہیں اور مسلمان بھی۔ جنات میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو انسانوں کی عزت کرتے ہیں اور خدمت خلق میں انسانوں کی کھلی مدد کرتے ہیں اور جنات ہی میں ایک گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جو انسانوں کو پریشان کرتا ہے۔ مردوں کے کاروبار میں بندشیں پیدا کرتا ہے اور عورتوں کے ساتھ بدکاری کرتا ہے۔ غرضیکہ وہ تمام خوبیاں جو اچھے انسانوں میں ہوتی ہیں وہ جنات میں بھی ہوتی ہیں اور وہ تمام خرابیاں جو برے انسانوں میں پائی جاتی ہیں وہ بھی جنات کے اندر موجود ہوتی ہیں۔ اس طرح کی بہت سی باتیں جن سے کم سے کم میں بالکل لاعلم تھا۔ اُس دوران سننے کو ملیں اور مجھے یہ یقین ہوگیا کہ جنات بھی انسانوں کی طرح باقاعدہ اپنا رہن سہن، اپنا کھانا پینا اور زندگی کے کچھ اصول رکھتے ہیں۔ اور ان سے بھی باز پرس اسی طرح ہوگی جس طرح ہم انسانوں سے ہوگی۔ ان کو بھی اپنی زندگی کی پائی پائی کا حساب دینا ہوگا۔ ہماری حویلی میں جو جنات قابض تھے وہ طاقتور بھی تھے، صاحب اہل وعیال بھی تھے اور اسکے ساتھ ساتھ وہ علم وعمل سے بھی تعلق رکھتے تھے اس لئے عمومی درجے کے عاملوں کے بس کی بات نہیں تھی کہ ان پر قابو پاسکیں۔

ہمارے امام الدین صاحب اگرچہ باقاعدہ عامل تھے لیکن وہ اس لائن میں پوری طرح تجربہ کار نہیں تھے۔ اس لئے وہ ان جنات پر اپنا قابو نہ جما سکے۔ البتہ جب انہوں نے اذان دی تو جنات میں کھلبلی مچ گئی۔ تب ہی امام الدین کو بھی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ جنات اذان سے بہت گھبراتے ہیں اور شیاطین کی طرح اذان کے کلمات سن کر ان میں بھگدڑ مچ جاتی ہے۔ اذان کے کلمات ہی کی برکت تھی کہ ہم اس وقت بہت پرسکون تھے۔ اور کئی وقتوں کے بعد کھانے پینے میں مشغول تھے اور خوشی کی بات یہ تھی کہ فوزیہ بھی پوری طرح ہوش وحواس میں تھی۔

صبح کے بعد دس (۱۰) بجے تک بھی جب کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا تو آپسی مشورے کے بعد یہ طے ہوا کہ امام الدین صاحب کو رخصت کردیا جائے۔ تاکہ وہ رات آنے سے پہلے اپنے استاد کو لے کر آجائیں۔ اور وہ ان جنات پر قابو پاکر انہیں اس حویلی سے نکال دیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے ہم سب تمام خطرات سے محفوظ ہوجائیں۔ اماالدین تو مجھے بھی چلنے کو کہہ رہے تھے لیکن والدہ اور معصومہ کی رائے نہیں تھی کہ میں ان کے ساتھ جاؤں۔ والدہ کا کہنا تھا کہ ہوسکتا ہے پھر کوئی حرکت ہو تو اس صورت میں ہم خود کو اکیلا محسوس کریں گے۔ حالات کیسے بھی ہوں ایک مرد کا

گھر میں رہنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے میں نے امام الدین کو تنہا جانے کیلئے کہا اور وہ تنہا چلے گئے اور وعدہ کر گئے کہ وہ رات سے پہلے ہی اپنے استاد کو لے کر آجائیں گے۔ میں نے انہیں کچھ پھل فروٹ وغیرہ کے لئے بھی رقم دیدی تاکہ ان کے استاد کی ان کے شایانِ شایان ضیافت کی جاسکے۔

امام الدین کے چلے جانے کے بعد بھی حویلی میں سکون رہا۔ فوزیہ بھی ٹھیک ٹھاک رہی۔ البتہ وہ زیادہ تر سوتی رہی۔ شاید جنات کی حرکات کی وجہ سے وہ کافی تھک گئی تھی۔ جوں جوں وقت گزرتا رہا ووں ووں ہم لوگوں کا اضطراب بھی بڑھتا رہا۔ کیونکہ رات آنے کے تصور سے ہم سب ہی لوگ خوفزدہ تھے۔ عصر کے بعد ہمارا اضطراب بہت بڑھ چکا تھا اور امام الدین کی طرف سے کسی طرح کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ جو وجہِ تشویش تھی۔ مغرب کی اذان سے چند منٹ قبل امام الدین صاحب کا فون آیا کہ ان کے استاد چنڈی گڑھ گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی واپسی اگر عشاء تک بھی نہ ہوسکی تو پھر وہ کل آئیں گے۔ آج رات کو نہیں پہنچ سکیں گے میں نے امام الدین سے کہا کہ کم سے کم تم تو آجاؤ۔ تاکہ کچھ تو ہمیں ڈھارس رہے گی لیکن امام الدین نے عذر کر دیا انہوں نے کہا کہ میں کئی دن سے گھر سے باہر رہا اس لئے آج کی رات مجھے معذور سمجھیں میں اپنے گھر والوں کے ساتھ آج کی رات بتالوں گا اور انشاء اللہ کل رات سے پہلے ہی میں اپنے استاد حافظ نور بخش چلکانہ والے کو لے کر میں حاضر ہوجاؤں گا انشاء اللہ کل رات کو سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ اور ان جناتوں سے ہم سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

امام الدین کے نہ آنے کی خبر ہم سب کیلئے باعث تشویش تھی لیکن اب ہم کر بھی کیا سکتے تھے۔ صبر کے گھونٹ سے پی کر رہ گئے۔ اور ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ اگر کوئی حرکت ہوئی تو ہم سب ہی اذانیں دینا شروع کر دیں گے۔ مغرب کے بعد سے عشاء تک کسی طرح کی کوئی حرکت نہیں ہوئی۔ عشاء کے فوراً بعد فوزیہ پر پھر حاضری ہوئی۔ اور فوزیہ مردانہ آواز میں بولی۔ آج رات کو تم سب ختم کردئے جاؤ گے ہم نے بھی اپنے عاملوں کو بلا لیا ہے۔ اب دیکھنا کہ خون کس طرح بہے گا ذلیل انسانوں! تم سب مردود ہو۔

فوزیہ کی زبان سے یہ کلمات سن کر ہم سب کی حالت خراب ہوگئی۔ اس وقت میں نے ارادہ کیا کہ اذان پڑھ کر فوزیہ پر دم کروں۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ میرے سر پر کسی نے کسی چیز سے وار کیا اور میں بے ہوش ہوگیا۔ میں کافی دیر تک بے ہوش رہا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ فوزیہ کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ سب گھر والے اس سے مخاطب تھے اور وہ اپنی آنکھوں سے شعلے برساتے ہوئے نہ جانے کیا کیا بک رہی تھی۔ اسکی زبان سے دھواں بھی خارج ہو رہا تھا اور وہ اس طرح کی باتیں کررہی تھی کہ گھر تو خالی کرنا ہی پڑے گا۔ تم سب کو یہاں سے دفع ہونا پڑیگا۔ اور ہم عرفان اور فوزیہ کی بھینٹ لے کر ہی دم لیں گے۔

میں لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا تو مجھے دیکھ کر فوزیہ چیخی۔ تجھے نہیں چھوڑیں گے تجھے ختم کردیں گے میں فوزیہ کی طرف بڑھ رہا تھا اور فوزیہ زہریلے قسم کے قہقہے لگا رہی تھی۔ اور اس طرح مجھے دیکھ رہی تھی جیسے مجھے زندہ کو نگل جائے گی۔ اسی وقت باہر صحن میں ایک دھماکا ہوا۔ ایسا لگا جیسے کسی نے بم پھاڑ دیا ہو۔ میں نے باہر کی طرف دیکھا۔ باہر کی لائٹ بھاگ گئی تھی۔ میں نے دالان میں آکر نگاہیں پھاڑ کر دیکھا تو مجھے ایسا لگا جیسے کوئی انسان جو ریچھ نما ہے یعنی جس کا بدن بالوں سے ڈھکا ہوا ہے صحن میں ٹہل رہا ہے۔ اور مجھے اپنے پاس بلانے کا اشارہ کر رہا ہے میں کمرے کی طرف پلٹ گیا۔ جیسے ہی میں کمرے میں داخل ہوا تو ایسا لگا جیسے کمرہ جہنم کی شکل اختیار کر گیا ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم آگ کے مکان میں سانس لے رہے ہیں۔ کمرہ میں اتنی تپش اور گھٹن تھی کہ ہم لوگ بے تحاشہ بھاگ کر باہر صحن میں آگئے۔ صحن میں جانور نما انسان اب ایک نہیں دو تین سے بھی زیادہ تھے اور عجیب طرح کی بدبو پورے صحن میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس بدبو سے ہم سب کا دم گھٹ رہا تھا۔ اس وقت فوزیہ بولی۔ عرفان کو ہمارے حوالے کردو۔ اور میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلی جاتی ہوں۔ ہم دونوں کی بھینٹ لے کر یہ لوگ آپ کی حویلی کو خالی کردیں گے۔

نہیں ہرگز نہیں۔ معصومہ چیخی اور اس نے عرفان کو اپنی آغوش میں چھپالیا۔

فوزیہ پھر چیخی اگر تم عرفان کو جنات کے حوالے نہیں کرو گے

تو پھر تم سب کو ہر لمحے ایک عذاب سے گزرنا ہوگا۔

کچھ بھی ہو ہم سب مرجائیں گے لیکن اپنے بچوں کو جنات کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری والدہ نے کہا۔ میں نے بغیر ارادے کے اذان دینی شروع کردی۔ ایک دم ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اِدھر سے اُدھر کچھ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ اسی وقت فوزیہ بھی اپنے ہوش وحواس میں آگئی۔ پھر میں بار بار باآوازِ بلند اذان دیتا رہا۔ تاکہ جنات گھر میں داخل نہ ہوسکیں۔

اذان کی برکت تھی کہ رات اس کے بعد سکون سے کٹ گئی۔ اور پھر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ البتہ صبح کو بڑے کمرے کے دروازے پر خون سے لکھا ہوا ایک کاغذ چپکا ہوا تھا۔

اس میں تحریر تھا۔ آج رات ہمارے اور تمہارے درمیان ایک فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ تم بھی تیاری کرنا ہم بھی تیاری کریں گے۔ اس حویلی میں یا تو ہم نہیں یا تم نہیں۔

یکے از جنات

اس تحریر کو پڑھ کر ہم سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

(اس مضمون کی آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں۔)

ایصال ثواب

حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں ام سعد کا انتقال ہوگیا ہے انکے لئے کون سا صدقہ افضل ہے سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا (بہترین صدقہ ہے تو حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے) (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

الہامی فالنامہ

یہ ایک الہامی فالنامہ ہے۔ جس کا جواب بمنزلہ وحی ہوتا ہے۔ صرف **اعتقاد** صحیح شرط ہے۔ باوضو اور پاک وصاف ہو کر پختہ اعتقاد کے ساتھ آنکھیں بند کر کے اس جدول پر انگلی رکھو۔ جس حرف پر انگلی پڑے اس کو چھوڑ کر پھر چار حروف چھوڑتے ہوئے پانچواں حرف لکھتے جاؤ۔ جب جدول ختم ہو جائے اور جو دو تین حروف باقی رہ جائیں ان کو جدول کے اول حروف میں ملا کر اسی طرح پانچواں حرف لکھتے جاؤ یہاں تک کہ اس حرف پر آجاؤ جس پر انگلی رکھی تھی، مگر یہ واضح رہے کہ ان حروف کو پہلے حروف پر مقدم رکھو۔ اب ان تمام حروف کو غور سے ترتیب دو تو ایک عبارت بنے گی۔ جس سے صاف تمہارے سوال کا جواب ظاہر ہوگا۔ جو نہایت صحیح ہوگا، خود تجربہ کر کے دیکھیں۔

س	ی	ا	ا	ی	ن	ھ	پ	س	ھ
ھ	س	ا	س	س	ا	ا	س	ا	ا
و	ل	س	ل	ل	ن	م	ا	م	ا
ی	پ	ل	پ	چ	س	ک	م	ک	ھ
س	ے	ی	ی	ا	و	و	ن	ح	ھ
ا	ا	ن	ا	ی	ک	س	ف	ل	ا
ت	ط	ع	ت	م	ا	ے	ح	م	ے
ل	ک	ا	ع	د	ی	چ	ص	م	پ
س	ھ	ل	و	و	ا	ز	ک	ل	ر
چ	ی	ر	ی	ی	ھ	ا	ی	ھ	ھ
ی	د	ن	ے	و	ص	ھ	گ	خ	ک
و	م	ے	ا	ا	ر	ف	س	ص	م
ت	ی	ف	ت	د	ب	ھ	ر	ر	ر
س	ن	م	ق	س	ز	ھ	ف	ی	ت
ھ	ی	ی	ن	ھ	و	ن	ھ	ھ	و
گ	ھ	ھ	ی	گ	ا	ے	ے	ن	ا

شادی کے پیغام کثرت سے آئیں گے!

(۱) لڑکا یا لڑکی کی شادی کا پیغام نہیں آتا ہو یا رکاوٹیں پیدا ہوں۔ بار بار رشتہ طے ہونے کے بعد چھوٹ جاتا ہو تو چاہئے کہ وقت سعد میں اس دعا کو زعفران سے لکھ کر اس لڑکا یا لڑکی کے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رشتہ اور رشتہ کی پختگی کا سامان غیب سے ہو جائے گا۔

تعویذ کو خوب اچھی طرح موم جامہ کرے یا کئی بار پاک پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپیٹ لے تاکہ پسینہ یا غسل کا پانی وہاں تک سرایت نہ کرے۔

جب تعویذ کو موم جامہ کر دیا جائے یا پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپیٹ دیا جائے تو اس کے ساتھ غسل خانہ یا استنجا خانہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تعویذ اس وقت تک گلے میں پڑا رہے جب تک کہ بخیر و خوبی شادی نہ ہو جائے۔ شادی ہو جانے کے بعد تعویذ کو بہتے پانی میں ڈال دیا جائے اور فقیروں پر کچھ صدقہ کر دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاحلیم لایعجل یاکریم لایجہل یاذا الجبروت ویا ذا الجود والقوۃ یا ذالرحمۃ الواسعۃ لا الہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ محمود کریم موجود وھو الغفور الودود ومن کلّ شیٔ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ؁ الھم بحق آیہ ھذا وبحرمت محمد علیہ السلام ۔ان ترزق ھذہ المرأۃ (اس جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھے) زوجاً موافقاً غیر مخالف بحرمت محمد و آلہ اجمعین۔

تعویذ اگر مرد کے لئے ہے تو بجائے ھذہ المرأۃ کے اخیر تک یہ لکھنا چاہئے ان ترزق ھذا الرجل (لڑکا اور اس کی ماں کا نام) زوجۃ موافقۃ غیر مخالفۃ الخ۔

نوٹ:۔ دعاء مذکورہ کے لکھتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ جن حروف کی آنکھیں ہوئی ہیں اسکو کھلی ہی رکھنی چاہئے۔ مثلاً: م، ط، و، ق، ہ، ھ، ف وغیرہ۔

تعویذ مذکور جب کسی غیر مسلم کو دینا ہو تو اس نقش کی صورت میں دی جائے۔

لڑکی کے لئے

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق ھذا لمرأۃ (لڑکی کا نام مع والدہ)

زوجا موافقا غیر مخالف

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق ھذا الرجل (لڑکے کا نام مع والدہ)

زوجہ موافقۃ غیر مخالفۃ

(۲) یہ آیات و نقش بھی دختر ناکتخدا کے بختِ خوابیدہ کو بیدار کرنے کیلئے خاص ہے لڑکوں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تعویذ آویزاں ہو جانے کے بعد چلہ پورا نہیں ہوگا کہ غیب

سے جوڑوں کا انتظام ہوجائے گا۔

یہ تعویذ بھی ساعت سعد میں زعفران سے لکھی جائے گی۔

نوٹ:۔ جن جن تعویذوں کو زعفران سے لکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر زعفران یا مشک دستیاب نہ ہوتو کسی بھی پاک روشنائی سے لکھ سکتے ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

وينصرك الله نصرا عزيزا.نصرمّن الله وفتح قريب.وبشر المؤ منين ان تستقحو ا فقدجآء كم الفتح انّا فتحنا لک فتحا مبينا .وعندهٗ مفاتيح الغيب لا يعلمها الا ہو، وفتحت اسمآء كانت ابوابا، اذا جآء نصر الله والفتح وہو اعلم برحمتک يا ارحم الرا حمين.(زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں)

۱۲۲۱	۱۲۲۴	۱۲۲۷	۱۲۱۳
۱۲۲۶	۱۲۱۴	۱۲۲۰	۱۲۲۵
۱۲۲۶	۱۲۱۴	۱۲۲۲	۱۲۱۹
۱۲۲۳	۱۲۲۴	۱۲۱۶	۱۲۲۸

نوٹ:۔ یہی تعویذ اگر غیر مسلم کو دینی ہوتو بجائے آیات مذکورہ کے نقش بالا کے ساتھ یہ نقش دیا جائے۔

۳۳۵۵	۳۳۵۸	۳۳۶۱	۳۳۴۸
۳۳۶۰	۳۳۴۹	۳۳۵۴	۳۳۵۹
۳۳۵۰	۳۳۶۳	۳۳۵۶	۳۳۵۳
۳۳۵۷	۳۳۵۲	۳۳۵۱	۳۳۶۲

پیغام شادی بکثرت آویں

یآایہاالنبی انا ارسلناك سے وکیلا تک (سپارہ ۲۲) ہرن کی جھلی یا کاغذ پر لکھ کر ایک ڈبے میں رکھ کر گھر میں رکھیں۔ انشاءاللہ لڑکیوں کے پیغام شادی بکثرت آنے لگیں گے۔ لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن حکیم سامنے رکھ کر صرف عبارت نقل کرلیں اور نقل کرنے سے پہلے وضو کرلیں۔

اقوال زریں

۱۔ محبت ایسے لوگوں سے کرو جو نیکی کر کے فراموش کردیتے ہیں۔

۲۔ مصیبتیں بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں نہ کہ پریشان کرنے کے لئے۔

۳۔ زیادہ نالائق لڑکوں سے ایک لائق لڑکا بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ ایک چانداس تمام اندھیرے کو دور کرسکتا ہے، جس کو تمام تارے مل کر دور نہیں کر سکتے۔ اسی طرح شیرنی اپنے ایک بہادر بیٹے کی بدولت آرام کی نیند سوتی ہے لیکن گدھی بیسوں بیٹے رکھنے کے باوجود بوجھ اٹھاتی ہے۔

۴۔ مرتے دم تک کسی کا احسان نہ بھولو۔

۵۔ سمندر برسات میں بھرتا ہے نہ قحط میں خشک ہوتا ہے اسی طرح بااصول لوگ دنیا کی کامیابی ہے مغرور اور ناکامی سے رنجیدہ نہیں ہوتے ہیں۔

۶۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے دشمنوں کے لئے تباہی کے ہدایت کی دعا مانگتے ہیں۔

۷۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنا قیمتی وقت اور سرمایہ کا ایک حصہ مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کے لئے وقف کردیتے ہیں۔

عجیب وغریب فالنامہ

۱

۱۷	۷	۵	۱
۱۵	۱۴	۱۱	۹
۲۵	۲۲	۲۱	۱۹
۳۰	۲۹	۳۱	۳

۲

۱۰	۳۰	۲	۲۷
۲۳	۲۲	۳۱	۱۹
۱۵	۱۴	۲۶	۱۱
۲	۷	۱۸	۶

۳

۳۰	۲۹	۲۸	۴
۲۲	۲۱	۲۶	۳۱
۱۵	۱۳	۱۲	۲۳
۵	۶	۵	۴

۴

۳۰	۲۹	۲۸	۸
۲۶	۲۵	۲۴	۳۱
۱۴	۱۳	۱۲	۲۷
۹	۱۰	۱۱	۱۵

۵

۲۹	۳۰	۳۱	۱۶
۲۹	۲۵	۲۴	۲۸
۲۱	۲۲	۲۳	۲۷
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰

اس فالنامہ سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک بار درود شریف پڑھکر اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے کوئی بھی ایسا ہندسہ سوچ لیں جو ۳۱ سے کم ہو۔ پھر جو بھی ہندسہ ذہن میں آئے اس کو دیکھیں کہ وہ اوپر کی پانچ جدول میں سے کونسی جدول میں درج ہے۔ جن جدول میں وہ ہندسہ درج ہو۔ اس کی بائیں طرف جو آخری خانے ہیں اوپر کا اور نیچے کا ہندسہ جمع کردیں۔ پھر اپنا نتیجہ معلوم کرلیں۔ اگر ۳۰ سے زائد حاصل جمع ہوں تو ۳۰ گھٹا کر نتیجہ معلوم کریں۔

مثلاً کسی نے ۱۸ ہندسہ سوچا اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھا اب دیکھا کہ ۱۸ کا ہندسہ ۲۔ اور ۵ جدول میں ہے۔ نمبر ۲ جدول کا آخری سطر کا پہلا ہندسہ ۲ ہے اور نیچے والی سطر کا آخری ہندسہ ۱۸ ہے۔ نمبر ۵ جدول کا اوپر آخری ہندسہ ۱۶ ہے اور نیچے کا ۲۰ ہے۔ ان سب کو جمع کردیا۔ حاصل جمع یہ ہے۔ ۲+۱۸+۱۶+۲۰=۵۶۔ ۵۶ میں سے ۳۰ گھٹادیئے تو ۲۶ بچا۔ ۲۶ کا نتیجہ دیکھ لیں کیا ہے۔

(انشاء اللہ)

(۱) تمہارا مقصد اس وقت پورا ہوگا۔ جب تم بالکل مایوس ہو چکے ہوں گے۔

(۲) تمہارے دن اب پھرنے والے ہیں۔ آنے والا کل تمہارا اطمینان بخش ہوگا۔

(۳) تمہاری امید ایسی جگہ سے پوری ہوگی جس جگہ تمہارا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

(۴) جس خواہش میں تم مبتلا ہو وہ بہت جلد پوری ہونے والی ہے۔

(۵) اب تمہاری تقدیر روشن ہونے والی ہے۔

(۶) مستقل مزاجی اور حوصلے سے کام لیں تمام کام سنور جائیں گے۔

(۷) جو مشکل درپیش ہے وہ جلد دور ہو جائے گی۔

(۸) تمہاری تقدیر میں مال وزر ہے لیکن ملنے میں ابھی دیر ہے۔

(۹) تمہارے سامنے ایک تجویز آئے گی اس کو مان لینا اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

(۱۰) تمہارے ایام منحوس تھے اب مبارک دن آنے والے ہیں۔

(۱۱) تمہارا خراب زمانہ بیت گیا اب اچھا وقت آ رہا ہے۔

(۱۲) تمہاری مشکلات دور ہو جائیں گی۔

(۱۳) تم عنقریب کامیاب ہو جاؤ گے۔

(۱۴) تمہارا کام مشکل ہے۔ یہ مشکل حل نہیں ہو سکے گی۔

(۱۵) تم گردش میں ہو۔ اور اس معاملے میں تمہاری تقدیر خراب ہے۔

(۱۶) تمہارے حالات برگشتہ ہیں۔ اس لئے خواہشات ادھوری رہیں گی۔

(۱۷) تمہارے منحوس دن گزر جانے کی امید ہے۔

(۱۸) اب تم پریشانیوں سے نجات پالو گے۔

(۱۹) تم کوشش جاری رکھو۔ کامیابی ضرور ملے گی۔

(۲۰) اب تمہارے حالات سدھر جائیں گے۔

(۲۱) تمہیں گردش حالات بے چین کر رہی ہے۔ کچھ دن تم ابھی پریشان رہو گے۔

(۲۲) عنقریب تمہیں کوئی خوش خبری ملے گی۔

(۲۳) تم مدت سے پریشان ہو اب حالات درست ہو جائیں گے۔

(۲۴) اب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم اپنی خواہشات پوری کر سکو گے۔

(۲۵) اگر کوئی چیز مصلحت آمیز ملے تو ضرور لے لو۔

(۲۶) ناممکن کام کرنے کی کوشش مت کرو۔ پچھتاؤ گے۔

(۲۷) اب اچھا وقت آ رہا ہے۔

(۲۸) یہ کام خدا کی رضا پر چھوڑ دو۔ خود بخود ہو جائے گا۔ ورنہ صبر کرنا۔

(۲۹) جب تمہیں معلوم ہے کہ اس معاملے میں تمہاری تقدیر خراب ہے اور حالات تمہارا ساتھ نہیں دے رہے ہیں تو ادھر

(۳۰) ہمت نہ ہارو۔ تمہاری خواہش کچھ دیر سے ہی سہی پوری ہو جائے گی۔

فوائد عجیبہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہفتہ کے دن ناخن کاٹنے سے بیماری کٹ جاتی ہے، شفا آ جاتی ہے۔ اتوار کے دن ناخن کاٹنے سے فقر نکل جاتا ہے، تونگری داخل ہو جاتی ہے۔ منگل کے دن ناخن کاٹنے سے برص کی بیماری نکل جاتی ہے شفا آ جاتی ہے۔ بدھ کے دن ناخن کاٹنے سے وساوس ختم ہو جاتی ہیں، اطمینان میسر ہوتا ہے۔ جمعرات کے دن ناخن کاٹنے سے جذام سے صحت اور جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے گناہ ختم اور رحمت داخل ہوتی ہے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "جو شخص جمعہ کے دن مونچھیں کاٹتا ہے اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۷)

قرآن مجید

۱۔ بیوی اپنے شوہر کے گھر کی نگراں ہے۔ گھریلو انتظام کے سلسلے میں اس سے باز پرس ہوگی

۲۔ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن ہے۔

۳۔ قرآن کا مدعا انسان کی ہدایت اور رہ نمائی ہے تاکہ وہ دنیا اور آخرت کی فلاح پا سکے

۴۔ قرآن میں تقویٰ کو انسان کی عزت اور عظمت کا معیار بتایا گیا ہے۔

۵۔ قرآن نے شراب کو تمام برائیوں کی ماں کہا ہے

۶۔ قرآن نے شیطان کو انسان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔

قسط نمبر ۴

جادو کا توڑ خود کیجئے

ڈاکٹر حشمت جاہ

جادو کے موضوع پر ایک معلوماتی مضمون

سحر تفریق کے علاج کی عملی مثالیں

پہلی مثال

ایک خاتون اپنے خاوند کو سخت ناپسند کرتی تھی اور اس سے اور اس کے گھر سے بد دل ہو چکی تھی اور جب بھی اسے دیکھتی تھی اس کے سامنے ایک خوفناک منظر سامنے آ جاتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک بھیڑیا ہے انسان نہیں، اس کا خاوند اسے ایک قرآنی علاج کرنے والے شخص کے پاس لے گیا، چنانچہ اس نے جب عورت پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس کی زبان سے جن بولنے لگا اور اس نے بتایا کہ وہ جادوگر کے ذریعے اس عورت پر مسلط ہوا ہے اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اس عورت اور اس کے خاوند میں جدائی ڈال دے، سو معالج نے اسے مارا بھی لیکن جن اس کی جان چھوڑنے پر تیار نہ ہوا، ایک ماہ تک اس کا خاوند اسے اس معالج کے پاس بار بار لے کر آتا رہا، بالآخر جن نے خاوند سے مطالبہ کیا کہ وہ اس عورت کو طلاق دے گو ایک طلاق ہی کیوں نہ ہو۔ خاوند نے اس کا مطالبہ مان لیا اور اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی، اور ایک ہفتے بعد اس سے رجوع کر لیا، اور وہی ایک ہفتہ تھا جب عورت جن کے شر سے بچی رہی۔ لیکن اس کے بعد وہ پھر لوٹ آیا، تو خاوند اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آ گیا، میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور میرے اور جن کے درمیان مندرجہ ذیل مکالمہ ہوا:

- تمہارا کیا نام ہے؟

جن "شنوان"

- اور تمہارا دین کیا ہے؟

جن: "نصرانی"

- تم اس عورت میں کیوں آئے؟

جن: اس میں اور اس کے خاوند میں جدائی ڈالنے کے لئے۔

- میں ایک پیش کش کرتا ہوں، اگر تم نے قبول کر لی تو ٹھیک ہے، ورنہ تجھے اختیار ہے۔

جن: آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں، میں اس عورت سے ہرگز نہیں نکلوں گا، اس کا خاوند اسے لے کر فلاں فلاں شخص کے پاس جا چکا ہے۔

- میں نے تم سے یہ مطالبہ ہی نہیں کیا کہ تم اس سے نکل جاؤ۔

جن: تو آپ کیا چاہتے ہیں۔؟

- میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں، اگر تو نے قبول کر لیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا، ورنہ دین میں کوئی زبردستی نہیں، پھر میں نے اسے اسلام لانے کی پیش کش کی تو لمبے سوال و جواب کے بعد بالآخر اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر میں نے اس سے کہا: تم نے واقعتاً اسلام قبول کر لیا ہے یا ہمیں دھوکا دے رہے ہو؟

اس نے کہا: آپ مجھے کسی کام کے لئے مجبور نہیں کر سکتے ہیں تو دل سے مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن.....

- میں نے پوچھا: کیا؟

اس نے بتایا کہ میں اپنے سامنے نصرانی جنوں کو دیکھ رہا ہوں جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہے ہیں۔

میں نے کہا: یہ پریشانی کی بات نہیں ہے، اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ تم دل سے مسلمان ہو چکے ہو تو ہم تمہیں طاقتور اسلحہ

مہیا کرینگے، جس کی وجہ سے ان نصرانی جنوں میں سے کوئی بھی تمہارے قریب نہیں آسکے گا۔

جن: آپ مجھے ابھی دیں۔

• نہیں، جب تک تمہاری یہ حالت ختم نہیں ہوتی، تب تک تمہیں وہ اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔

جن: اس کے بعد آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

• اگر تم واقعی مسلمان ہو چکے ہو تو کفر سے تمہاری توبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک تم ظلم کرنا نہیں چھوڑتے اور اس عورت سے نکل نہیں جاتے۔

جن: ہاں میں مسلمان ہو چکا ہوں، لیکن جادوگر سے کس طرح میری جان چھوٹے گی۔

• یہ بھی پریشانی کی بات نہیں ہے، لیکن تب جب کہ تم ہماری بات مان لوگے۔

جن: جی، میں آپ کی بات مانتا ہوں۔

• تو بتاؤ جادو کہاں رکھا ہے؟

جن: عورت کے گھر کے صحن میں، البتہ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ صحن میں کس جگہ پر ہے، کیونکہ اس کی حفاظت کے لئے ایک جن کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، اگر اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے اس کے متعلق بتا دیا ہے تو وہ اسے کسی اور جگہ پر منتقل کر دے گا۔

• کتنے سال سے تم جادوگر کے ساتھ کام کر رہے ہو؟

جن: گذشتہ دس یا بیس سال سے (یہ شک مجھے ہے) اور اس دوران میں تین عورتوں میں داخل ہو چکا ہوں، جب کہ یہ چوتھی عورت ہے، پھر اس نے پہلی تین عورتوں کے قصے بھی سنا دیئے۔

• اب جب مجھے اس کی سچائی کا یقین ہو گیا تو میں نے اسے کہا: لو، یہ اسلحہ پکڑ لو جس کا ہم نے تم سے وعدہ کیا تھا۔

جن: وہ کیا ہے؟

• وہ اسلحہ آیت الکرسی ہے، جب بھی کوئی جن تمہارے قریب ہو، اسے پڑھ لینا۔ وہ جن بھاگ جائے گا اور کیا تمہیں آیت الکرسی یاد ہے؟

جن: جی ہاں! مجھے یاد ہو گئی ہے، کیونکہ میں اس عورت سے کئی بار سن چکا ہوں، پھر اس نے پوچھا کہ میں جادوگر سے کیسے نجات پاؤں گا؟

• تم اس عورت کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ میں چلے جاؤ جہاں تم مومن جنوں کے ساتھ رہ سکو گے۔

جن: لیکن کیا اللہ تعالیٰ مجھے ان تمام گناہوں کے باوجود قبول کرلے گا۔ میں نے اس عورت کو اور اس سے پہلے دوسری عورتوں کو بہت تنگ کیا ہے؟

• ہاں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

ترجمہ: "کہہ دیجئے! اے میرے وہ بندوں جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے! تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش اور بڑی رحمت والا ہے۔

جن یہ سن کر رونے لگا، اور کہا:

میں جب چلا جاؤں تو اس عورت سے میری طرف سے گزارش کرنا کہ وہ مجھے معاف کر دے، پھر وہ واپس نہ آنے کا وعدہ کر کے نکل گیا، اس کے بعد میں نے پانی منگوایا، اس پر قرآنی آیات کو پڑھا اور خاوند کو یہ کہہ کر دیدیا کہ اسے گھر کے صحن میں انڈیل دینا، اس طرح اس عورت کو شفا نصیب ہوئی۔ اور کچھ مدت کے بعد خاوند نے مجھے خبر دی کہ اب اس کی بیوی ٹھیک ہے، ایسا یقیناً اللہ کے فضل سے ہوا، اس میں میرا کوئی کمال نہیں۔

دوسری مثال:

میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے بتایا:

جب سے میری شادی ہوئی ہے، میری بیوی سے میرے شدید اختلافات ہیں، وہ مجھے انتہائی ناپسند کرتی ہے، میرا ایک لفظ برداشت نہیں کرتی اور چاہتی ہے کہ مجھ سے الگ ہو جائے، میں جب تک گھر میں نہیں رہتا وہ راحت محسوس کرتی ہے، لیکن میں جونہی گھر میں داخل ہوتا ہوں تو اس کا جسم گویا غضب کی آگ میں بھڑک اٹھتا ہے۔

میں نے اس کی بیوی پر دم کیا، دم کے دوران اس کے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے، اسے گھٹن اور سر درد محسوس ہونے لگا البتہ اس پر مرگی کا دورہ نہ پڑا، میں نے اسے چند سورتیں کیسٹوں

میں ریکارڈ کر کے دے دیں اور ۴۵ دن تک انہیں روزانہ سننے کا اسے حکم دیا اور یہ کہ اس کے بعد وہ دوبارہ میرے پاس آئیں۔

اس مدت کے گزرنے کے بعد اس کا خاوند دوبارہ آیا، اور آتے ہی کہنے لگا۔ ایک عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے۔

میں نے کہا خیر تو ہے ۔۔۔ کیا ہوا؟

اس نے بتایا: جب ۴۵ دن کی مدت گزر گئی اور ہم دونوں نے آپ کے پاس آنے کا پختہ ارادہ کر لیا، تو میری بیوی پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس زبان سے جن بولنے لگا، اور اس نے بتایا کہ میں تمہیں ہر بات بتانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ مجھے شیخ (صاحب کتاب) کے پاس نہ لے جاؤ، میں جادو کے ذریعے اس عورت میں داخل ہوا تھا اور اگر آپ کو میری بات پر یقین نہ آرہا ہو تو یہ تکیہ لے کر آؤ، چنانچہ وہ تکیہ کھولا گیا تو اس میں چند کاغذ موجود تھے جن پر جادو کے الفاظ و حروف لکھے گئے تھے، پھر اس نے کہا: ان کاغذات کو جلا دو، اب اس پر کیا گیا جادو بے اثر ہو گیا ہے اور میں بھی اس عورت سے نکل کر جا رہا ہوں، اور دوبارہ کبھی بھی اس کے پاس نہیں آؤں گا بشرطیکہ میں اس سے نکلنے کے بعد اس عورت کے سامنے آؤں اور اس سے ہاتھ ملاؤں خاوند نے اس کی اجازت دی، جن عورت سے نکل گیا، اور عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور جن سے مصافحہ کیا۔

میں نے اس کے خاوند کو بتایا کہ تم نے جن کو مصافحہ کرنے کی اجازت دے کر غلطی کی ہے، کیونکہ ایسا کرنا حرام ہے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر محرم کے ساتھ ہاتھ ملانے سے منع فرمایا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ وہ عورت پھر بیمار پڑ گئی۔ اس کا خاوند اسے لے کر میرے پاس آگیا، ابھی میں نے أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم پڑھا تھا کہ اسے مرگی کا دورہ پڑ گیا، اور جن کے ساتھ میری گفتگو کچھ یوں ہوئی:

- اے جھوٹے! تم کیوں دوبارہ آگئے ہو؟

جن: میں آپ کو ہر بات بتاؤں گا بشرطیکہ آپ مجھے ماریں نہیں!

- بتاؤ۔

جن: ہاں، واقعی میں نے ان سے جھوٹ بولا تھا، اور میں نے ہی تکیے میں وہ کاغذ رکھے تھے تاکہ وہ میری بات مان لیں۔

- تو تم نے ان سے دھوکہ کیا ہے؟

جن: میں کیا کروں، مجھے تو اس کے جسم کے ساتھ قید کر دیا گیا ہے۔

- کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں۔

- کسی مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ جادوگر کے ساتھ کام کرے، یہ حرام ہے اور کبیرہ گناہ میں سے ہے، کیا تمہیں جنت نہیں چاہیئے؟

جن: جی ہاں، مجھے جنت چاہیئے۔

- تب جادوگر کو چھوڑ دو، اور مومن جنوں کے ساتھ رہ کر اللہ کی عبادت کرو، کیونکہ جادوگر کا راستہ دنیا میں تجھے بدبخت بنا دے گا اور آخرت میں جہنم میں لے جائے گا۔

جن: لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے، وہ تو مجھ پر قابو پائے ہوئے ہے؟

- اس نے تم پر اس لئے قابو پایا ہوا ہے کہ تم گناہ کرتے ہو، اور اگر تم سچی توبہ کر لو تو وہ کبھی تم پر قابو یافتہ نہیں ہو سکتا، فرمان الٰہی ہے۔

وَلَن يَجْعَلَ اللهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر غلبہ ہرگز نہ دیگا

جن: میں توبہ کرتا ہوں، اور اس عورت کو چھوڑ دینے کا پختہ عہد کرتا ہوں، اور دوبارہ اس کے پاس کبھی نہیں آؤں گا۔

اس طرح اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی، اس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، کچھ عرصے بعد اس کا خاوند میرے پاس آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ اب اس کی بیوی خیریت سے ہے۔

تیسری مثال

ایک عورت کا خاوند میرے پاس آیا اور کہنے لگا وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اور یہ ناپسندیدگی بغیر اسباب کے اچانک آگئی ہے، جب کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے اس کے خاوند کے سامنے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو اس پر مرگی کا دورہ پڑ گیا اور اس میں جو جن تھا اس کے ساتھ میری یہ گفتگو ہوئی:

- کیا تم مسلمان ہو؟

جن: جی ہاں میں مسلمان ہوں۔

- اس عورت میں تم کیوں داخل ہوئے؟

جن: میں جادو کے ذریعے اس میں داخل ہوا تھا جو کہ فلاں عورت نے اس پر کیا تھا اور اسے اس نے خوشبو کی

شیشی میں بند کر دیا تھا، اس میں داخل ہونے کے لئے مجھے ایک عرصے تک اس کا پیچھا کرنا پڑا، ایک دن ایک چور اس کے گھر کی چھت پر چڑھ گیا تھا تو یہ گھبرا گئی تھی، اور یہی وہ وقت تھا جب میں اُس میں داخل ہو گیا۔

اور یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جادوگر جب کسی پر جادو کرنا چاہتا ہے تو ایک جن اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور یہ جن فوراً اُس میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اُس کے لئے وہ مناسب مواقع کو تلاش کرتا ہے، اور اس کے مناسب مواقع درج ذیل ہیں:

(۱) شدید خوف، (۲) شدید غصہ، (۳) شدید غفلت، (۴) شہوت پرستی میں مشغولیت۔

چنانچہ جس شخص پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، وہ جب ان چار حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں ہوتا ہے، شیطان (جن) کو اس میں داخل ہونے کا موقع مل جاتا ہے، الا یہ کہ وہ وضو کی حالت میں ہو اور اللہ کا ذکر اس کی زبان سے جاری ہو تو وہ اس میں داخل نہیں ہو سکتا، اور مجھے خود کئی جنوں نے بتایا کہ جس لمحے میں انسان میں داخل ہوتا ہے، اگر وہ اسی لمحے میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جن جل کر راکھ ہو جاتا ہے، اسی لئے انسان میں داخل ہونے کا لمحہ اس کے لئے زندگی کا مشکل ترین لمحہ ہوتا ہے۔

جن نے کہا: اور یہ عورت تو بھولی بھالی اور بہت اچھی ہے۔

میں نے کہا: تب تمہیں اس سے نکل جانا چاہئے اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آنا چاہئے۔

جن: اُس کی شرط یہ ہے کہ اس کا خاوند اپنی دوسری بیوی کو طلاق دے دے۔

میں نے کہا: تمہاری شرط قبول نہیں، اور اگر تم نے نکلنا ہے تو ٹھیک ورنہ ہم تمہیں ماریں گے۔

جن: میں نکل جاؤں گا۔

پھر وہ جن نکل گیا جس پر میں اللہ کا شکر گزار ہوں، اس کے بعد میں نے اس کے خاوند سے کہا کہ یہ جن نے بتایا ہے کہ فلاں عورت نے اس کی بیوی پر جادو کیا ہے، غلط ہے، کیونکہ جنوں کا مقصد محض اتنا ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کر دیں، لہٰذا اس کی بات کی تصدیق نہ کریں۔

چوتھی مثال

ایک شخص اپنی بیوی کو لے کر میرے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ اس کی بیوی اسے انتہائی ناپسند کرتی ہے اور جب وہ گھر میں موجود نہیں ہوتا، اسے راحت محسوس ہوتی ہے، سو میں نے اس کی بیوی سے بیماری کی علامات پوچھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اس پر سحر تفریق کیا گیا ہے، اس نے قرآنی آیات سنیں تو اس کی زبان سے جن گویا ہوا، اور میرے اور اس کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

- تمہارا نام کیا ہے؟

جن: میں اپنا نام ہرگز نہیں بتاؤں گا۔

- آپ کا دین کیا ہے؟

جن: اسلام۔

- تو کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت کو پریشان کرے؟

جن: میں تو اس عورت سے محبت کرتا ہوں، اسے پریشان نہیں کرتا، اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا خاوند اُس سے دور ہو جائے۔

- تم ان دونوں میں جدائی ڈالنا چاہتے ہو؟

جن: جی ہاں۔

- یہ تمہارے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس سے نکل جاؤ۔

جن: نہیں نہیں، میں اس سے محبت کرتا ہوں!

- وہ تم سے نفرت کرتی ہے۔

جن: نہیں، وہ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے۔

- تم جھوٹے ہو، وہ تمہیں ناپسند کرتی ہے اور اسی لئے یہاں آئی ہے کہ تمہیں اپنے جسم سے نکال سکے۔

جن: میں ہرگز نہیں نکلوں گا۔

- تب میں تمہیں قرآن کے ذریعے جلا کر راکھ کر دوں گا۔

پھر میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھا تو وہ چیخنے لگا، میں نے پوچھا: کیا تم نکلنے کے لئے تیار ہو؟

جن: ہاں، میں نکل جاؤں گا، لیکن ایک شرط ہے۔

- کیا شرط ہے؟

جن: اس سے نکل کر آپ میں داخل ہو جاؤں گا۔

- یہ شرط قبول ہے، اس سے نکلو اور اگر تمہارے اندر طاقت ہے تو مجھ میں داخل ہو کے دکھاؤ۔

پھر کچھ دیر بعد جن رونے لگا، میں نے اس سے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟

جن: کوئی جن آج تمہارے اندر داخل نہیں ہوسکتا۔

• وہ کیوں؟

جن: اس لئے کہ آپ نے آج صبح (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ) کو ۷ بار پڑھا تھا۔

• رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح فرمایا کہ:

• جو شخص سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھتا ہے اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے لئے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، اور سو گناہ اس سے مٹا دیئے جاتے ہیں اور شام ہونے تک یہ کلمات اسے شیطان سے بچائے رکھیں گے۔

(بخاری جلد ۶ صفحہ ۳۳۸، مسلم جلد ۱۷، صفحہ ۱۷)

اس کے بعد جن اس عورت سے نکل گیا اور اس بات کا پختہ وعدہ کرکے گیا کہ وہ واپس نہیں آئے گا۔

۵۔ سحر جنوں ۸:

حضرت خارجہ بن صلت کہتے ہیں کہ ان کا چچا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کرلیا، پھر جب واپس جانے لگا تو ایک بستی سے اس کا گزر ہوا جہاں لوگوں نے ایک پاگل کو زنجیر سے باندھ رکھا تھا، اس کے گھر والوں نے اس سے کہا: ہم نے سنا ہے کہ تمہارا نبی خیر و بھلائی لیکر آیا تو کیا تم اس مجنون کا علاج کرسکتے ہو؟ تو اس نے سورہ فاتحہ کو پڑھا جس سے اسے شفا مل گئی، اس کے گھر والوں نے اسے سو بکریاں بطور انعام دیں، اس نے یہ سارا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر سنایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے کچھ اور بھی پڑھا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو وہ بکریاں قبول کرلو، کیونکہ تم نے برحق دم کیا ہے اور لوگ تو ناجائز دم کرکے لوگوں کا مال بٹورتے ہیں"۔

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ اس نے تین دن تک اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر صبح، شام دم کیا اور ہر مرتبہ سورہ فاتحہ کو پڑھ کر اپنی لعاب کو پھونک سے ملالیتا تھا۔ یہ حدیث سنن ابوداؤد کتاب الطب میں موجود ہے، امام نوویؒ نے الاذکار (۸۷) میں اور الشیخ الالبانی نے صحیح ابوداؤد (جلد ۲ صفحہ ۷۳۷) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

سحر جنوں کی علامات

(۱) پریشان خیالی، حواس باختہ اور شدید نسیان۔
(۲) بے تکی باتیں کرنا۔
(۳) ٹکٹکی باندھ کر اور ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنا۔
(۴) ایک جگہ پر نہ ٹھہرنا۔
(۵) کسی خاص کام کو جاری نہ رکھنا۔
(۶) اپنی ظاہری شکل وصورت کا کوئی خیال نہ رکھنا۔
(۷) اگر سحر جنوں زیادہ ہو تو منہ اٹھاکر چلتے رہنا اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں جارہا ہے۔
(۸) غیر آباد جگہوں پر سوجانا۔

سحر جنوں کیسے ہوجاتا ہے؟

جادوگر سحر جنوں کے لئے جس جن کی ڈیوٹی لگاتا ہے وہ سب سے پہلے اس شخص میں داخل ہوتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، پھر اس کے دماغ میں مورچہ بندی کرلیتا ہے اور پھر دماغ کے ان حصوں پر شدید دباؤ ڈالتا ہے جو سوچ وفکر اور یادداشت کے لئے خاص ہوتے ہیں، اس کے بعد سحر جنوں کی علامات ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

سحر جنون کا علاج

(۱) جس شخص پر سحر جنون کیا گیا ہو اس پر قرآنی آیات والا وہ دم کریں جس کا ذکر میں جادو کی چوتھی قسم سحر تفریق میں کرچکا ہوں۔
(۲) اگر اس دوران مریض پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو اس سے اس طرح نمٹیں جس کا طریقہ میں چوتھی قسم میں بیان کرچکا ہوں۔
(۳) اگر اس پر مرگی کا دورہ نہیں پڑتا تو کم از کم تین بار اس پر دم کردیں، پھر بھی دورہ نہیں پڑتا تو مندرجہ ذیل سورتیں ریکارڈ کرکے مریض کو دے دیں اور اسے ایک ماہ روزانہ دو تین مرتبہ سننے کی تلقین کریں، سورتیں یہ ہیں:

چوتھی قسم میں جو دم ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی آیات و سورتیں اسی طرح البقرہ ۷ بار، ہود ۷ بار، الحجر ۲ بار، الصافات ۲ بار، قٓ ۷ بار، الرحمٰن ۱ بار، الملک ۹ بار، الجن ۳ بار، الاعلیٰ ۳ بار، الزلزال ۱ بار، الہمزہ ۶ بار، الکافرون ۸ بار، الفلق ۱ بار،

الناس ۳ بار (یاد رہے کہ ان آیات و سورتوں کی پابندی ضروری نہیں، ان میں مناسب کمی بیشی ہوسکتی ہے) اس مدت میں مندرجہ سورتوں کو سنتے وقت مریض کو شدید گھٹن کا احساس ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس دوران اسے مرگی کا دورہ پڑ جائے اور اس کی زبان سے جن بولنے لگ جائے، اور ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ابتدائی پندرہ دنوں میں اسے شدید تکلیف محسوس ہو، پھر آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہوجائے اور مہینے کے آخر تک وہ نارمل ہوجائے، اگر ایسا ہو تو آخر میں اس پر ایک بار پھر دم کریں تاکہ اگر جادو کا کوئی اثر باقی ہو تو وہ بھی ختم ہوجائے۔

(۴) مریض اس مدت میں سکون پہنچانے والی گولیاں استعمال نہ کرے۔

(۵) اور اس دوران اگر وہ بجلی کی روشنیوں میں بیٹھے گا تو یقیناً جن کو ایذا پہنچے گی اور شفا جلد نصیب ہوگی۔

(۶) سحر جنون کے علاج کی مدت ایک ماہ بھی ہوسکتی ہے، تین ماہ بھی ہوسکتی ہے اور اس سے زیادہ بھی۔

(۷) مدت علاج میں مریض اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرے اور ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچے، مثلاً گانے سننا، سگریٹ نوشی کرنا، نمازوں کی ادائیگی میں سستی کرنا، اور مریض اگر عورت ہے تو اس کا بے پردہ رہنا۔

(۸) اگر مریض کو معدے کا درد محسوس ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے جادو کھلایا یا پلایا گیا ہے، اس صورت میں آپ دم والی آیات مذکورہ پانی پر پڑھیں، پھر اسے اس سے پینے کی تلقین کریں تاکہ پیٹ میں موجود جادو ٹوٹ جائے یا اسے الٹی آجائے۔

سحر جنون کے علاج کی عملی مثال

میرے پاس کچھ لوگ آئے جنہوں نے اپنے ساتھ ایک نوجوان کو زنجیر میں جکڑ کر پکڑا ہوا تھا، اس نے مجھے دیکھا تو دوڑ لگادی اور پاؤں میں لگی زنجیر توڑ دی، اس کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں نے اسے پکڑ لیا تو میں نے اس پر قرآن مجید کو پڑھنا شروع کردیا۔ اس دوران وہ میرے منہ پر بار بار تھوکتا رہا، آخر کار میں نے انہیں چند کیسٹیں دیں اور نوجوان کو انہیں سننے کی تلقین کرکے ۴۵ دن کے بعد دوبارہ آنے کو کہا۔

اس مدت کے بعد وہ خود چل کر میرے پاس آیا تو دماغی طور پر بالکل ٹھیک ہوچکا تھا، اس نے آتے ہی مجھ سے معذرت کی کہ لاشعوری طور پر اس سے میرے منہ پر تھوکنے کی غلطی ہوگئی تھی، میں نے اس پر دوبارہ دم کیا تو کوئی چیز ظاہر نہ ہوئی اور اس طرح وہ شفایاب ہوکر واپس چلا گیا۔ جاتے وقت اس نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا شفایاب ہونے پر صدقہ کرنا یا روزے رکھنا ضروری ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ ضروری تو نہیں، البتہ شکرانے کے طور پر اگر وہ صدقہ کرنا چاہے یا نفلی روزے رکھنا چاہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

دوسری مثال

میرے پاس ایک ایسا نوجوان آیا جو پاگل ہوچکا تھا اور اپنے تصرفات کو شک کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ میں نے اس پر دم کیا تو معلوم ہوا کہ اس کو سحر جنون کیا گیا تھا اور ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب وہ شادی کرنے والا تھا۔ میں نے اسے چند کیسٹیں سننے کے لئے دیں اور پانی پر دم کرکے دیا اور ایک ماہ کے بعد دوبارہ آنے کے لئے کہا، تقریباً بیس دن کے بعد اس کا ایک رشتہ دار آیا اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ اب وہ نوجوان بالکل تندرست ہے اور شادی کرچکا ہے، اس پر میں نے اللہ کا شکریہ ادا کیا جس کی توفیق سے اسے شفا نصیب ہوئی۔

(۶) سحر خمول (کاہلی و سستی) ۸:

سحر خمول کی علامات:

(۱) خلوت پسندی
(۲) خودغرضی
(۳) مکمل خاموشی
(۴) پریشان خیالی
(۵) ہمیشہ سر درد
(۶) محفلوں سے کراہت
(۷) ہمیشہ سستی۔

سحر خمول کیسے ہوجاتا ہے:

جادوگر ایک جن کو اس شخص کی طرف بھیجتا ہے جس پر جادو کرنا مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ذمے لگاتا ہے کہ وہ اسکے

دماغ پر مورچہ بندی کرے اور اس کے لئے خلوت پسندی اور علیحدگی کے اسباب پیدا کرے، سو وہ جن مقدور بھر اس کی کوشش کرتا ہے، اس کے بعد سحر خمول کی علامات ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

سحر خمول کا علاج

(۱) اس پر وہ دم کریں جس کا ذکر "سحر تفریق" میں کیا گیا ہے۔
(۲) اگر اس پر مرگی کا دورہ شروع ہو جائے اور جن اس کی زبان سے بولنے لگ جائے تو اس کے ساتھ اسی طرح نمٹیں جس طرح ہم نے اس کا طریقہ پہلی قسم میں بیان کر دیا ہے۔
(۳) اگر مرگی کا دورہ نہ پڑے تو اس کے لئے کیسٹ مندرجہ ذیل سورتوں سے ریکارڈ کریں: الفاتحہ ۶ بار، البقرہ ۷ بار، آل عمران ۵ بار، یٰس ۹ بار، الصافات ۲ بار، الدخان ۷ بار، الذاریات ۵ بار، الحشر ۸ بار، المعارج ۳ بار، الغاشیہ ۸ بار، الزلزال ۱ بار، القارعہ ۴ بار، الفلق ۴ بار الناس ۳ بار۔
مریض ایک کیسٹ صبح کے وقت، دوسری عصر کے وقت اور تیسری سونے سے پہلے ۴۵ دن تک روزانہ سنے، یہ مدت ۶۰ دن تک بھی ہو سکتی ہے۔
(۴) اس مدت کے خاتمے کے ساتھ ہی انشاء اللہ مریض کو شفا نصیب ہو چکی ہو گی۔
(۵) مریض اس دوران سکون پہنچانے والی دوائیوں سے پرہیز کرے۔
(۶) اگر مریض معدے کا درد محسوس کرے تو دم والی آیات پانی پر پڑھیں، جسے وہ اس مدت کے دوران پیتا رہے۔
(۷) اگر مریض ہمیشہ سر درد کی شکایت کرتا ہو تو ان آیات کو پانی پر پڑھیں، پھر وہ مریض ہر تیسرے دن اس سے غسل کرتا رہے، بشرطیکہ پانی میں اضافہ نہ کرے، اسے آگ پر گرم بھی نہ کرے اور صاف ستھری جگہ پر غسل کرے۔

۷۔ سحر محبت ۶:

ارشاد نبوی ہے:

ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک

ترجمہ:۔ بے شک دم، تعویذات اور خاوند کے دل میں بیوی کی محبت ڈالنے والی چیز شرک ہے۔ (الصحیحہ للالبانی ۳۳۱)

التولۃ کا جو معنی یہاں کیا گیا ہے۔ حافظ ابن الاثیر نے اس کو النہایہ میں ذکر کیا ہے، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس لئے شرک قرار دیا ہے کہ لوگوں کا عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ از خود مؤثر ہوتا ہے اور اللہ کی مرضی کے برخلاف کام کرتا ہے۔
یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ حدیث مذکور میں جس دم کو شرک کہا گیا ہے۔ اس سے وہ دم مقصود ہے جس میں جنات وشیاطین سے مدد طلب کی جائے، اور رہا قرآنی دم اور وہ جو مسنون ادعیہ اور اذکار پر مشتمل ہوتا ہے۔ تو یہ بالاجماع جائز ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لاباس بالرقی مالم تکن شرکا۔

ترجمہ:۔ "ہر ایسا دم جائز ہے جس میں شرک نہ ہو" (مسلم کتاب السلام جلد ۱۴ صفحہ ۱۸۷)

سحر محبت کی علامات

(۱) حد سے زیادہ محبت۔
(۲) کثرت جماع کی شدید خواہش۔
(۳) بیوی کے بغیر بے صبری کا مظاہرہ کرنا۔
(۴) اسے دیکھنے کے لئے شدید اشتیاق رکھنا۔
(۵) بیوی کی اندھی فرمانبرداری کرنا۔

سحر محبت کیسے ہوتا ہے؟

میاں بیوی کے درمیان اکثر وبیشتر اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن بہت جلد ختم بھی ہو جاتے ہیں اور زندگی فطری انداز کے مطابق رواں دواں رہتی ہے ...... مگر کچھ عورتیں بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں اور بہت جلدی جادوگروں کا رخ کر لیتی ہیں اور ان سے مطالبہ کرتی ہیں کہ وہ ان کے خاوندوں پر جادو کر دیں تاکہ وہ ان سے محبت کریں، اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دین سے ناواقفیت اور ان کی کم عقلی کی دلیل ہے۔
چنانچہ جادوگر عورتوں کے اس مطالبے پر خاوند کا وہ کپڑا منگواتا ہے۔ جس سے اس کے پسینے کی بو آ رہی ہو، پھر وہ اس کے کچھ دھاگے نکال کر اس پر دم کرتا ہے اور پھر اسے گرہ لگا دیتا ہے، اس کے بعد عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے ایک غیر آباد جگہ پر پھینک دے، یا پھر وہ کسی کھانے پینے کی چیز پر دم کرتا ہے جس میں نجاست یا خون حیض کی ملاوٹ ہوتی ہے،

پھر اسے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے کھانے پینے کی چیزوں میں اسے ملا دے۔

سحر محبت کے اُلٹے اثرات

(۱) کبھی خاوند اس جادو کی وجہ سے بیمار پڑ جاتا ہے، اور میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو تین سال تک اسی وجہ سے بیمار پڑا رہا۔

(۲) اس کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند خود اپنی بیوی سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔

(۳) ایک اور الٹا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی دوسرا، جادو کر دیتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا خاوند خود اپنی ماں بہن اور دوسری رشتہ دار عورتوں سے بھی نفرت کرنے لگتا ہے۔

(۴) دوسرے جادو کا ایک منفی اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ خاوند دنیا بھر کی تمام عورتوں سے حتیٰ کہ اپنی بیوی سے بھی شدید نفرت کرنا شروع کر دیتا ہے، اور میں ایک ایسے شخص کو بھی جانتا ہوں۔ جس نے اس جادو کے بعد میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر وہی بیوی بھاگم بھاگ جادوگر کے پاس پہنچی تاکہ اس سے سحر محبت کو توڑنے کا مطالبہ کرے۔ لیکن اُسے یہ جان کر شدید حیرت ہوئی کہ وہ جادوگر مر چکا ہے۔ (جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گر جاتا ہے)

سحر محبت کے اسباب

(۱) خاوند بیوی میں اختلافات کا پھوٹ پڑنا۔

(۲) خاوند اگر مالدار ہو تو اس کے مال میں لالچ کرنا۔

(۳) بیوی کا یہ احساس کہ اس کا خاوند عنقریب دوسری شادی کرلے گا، گو شرعاً دوسری شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اس دور کی عورت، خاص کر وہ عورتیں جو ذرائع ابلاغ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں، یہ گمان کرتی ہے کہ اس کا خاوند اگر دوسری شادی کر لیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس سے محبت نہیں ہے۔

عورت کی یہ سوچ انتہائی سنگین غلطی ہے۔ کیونکہ خاوند باوجودیکہ اپنی پہلی بیوی سے محبت کرتا ہے، اسے دیگر کئی اسباب دوسری، تیسری اور چوتھی شادی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں مثلاً کثرت اولاد کی رغبت، یا حالت حیض ونفاس میں قوت جماع پر کنٹرول نہ کر پانا، یا خاندانی تعلقات کو مضبوط کرنے کی خواہش رکھنا وغیرہ۔

جائز سحر محبت

عورت جائز طریقے سے اپنے خاوند پر جادو کر سکتی ہے اور وہ یہ ہے۔

خاوند کی خاطر ہر وقت خوبصورت بن کے رہنا، اچھی خوشبو لگانا، خاوند سامنے آئے تو مسکراہٹ اور اچھے الفاظ سے اس کا استقبال کرنا، اچھے ساتھی کا ثبوت دینا، خاوند کے مال کی حفاظت کرنا، اس کے بچوں کی خوب دیکھ بھال کرنا، خاوند جب تک اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے، اس کی فرمانبرداری کرتے رہنا۔

لیکن اگر ہم اپنے معاشرے پر نظر دوڑائیں تو ہمیں عجیب تضاد سا محسوس ہوتا ہے عورت کو جب کسی محفل میں شرکت کرنا ہوتی ہے یا اپنی کسی سہیلی سے ملنے جانا ہوتا ہے تو خوب میک اپ کرکے، خوشبو لگا کر اور اپنے سارے زیورات پہن کر گھر سے گویا دلہن بن کر نکلتی ہے اور جیسے ہی گھر میں واپس لوٹتی ہے تو اپنا میک اپ صاف کر دیتی ہے، زیورات اتار دیتی ہے اور پرانے کپڑے زیب تن کر لیتی ہے اور خاوند جس نے اس کے لئے یہ سب کچھ خریدا ہوتا ہے وہ اس سے لطف اندوز ہونے سے محروم رہتا ہے اور ہمیشہ اپنی بیوی کو پرانے کپڑوں میں دیکھتا ہے جب کہ اس سے پیاز اور لہسن کی بدبو پھوٹ رہی ہوتی ہے

حالانکہ اگر عورت میں کچھ عقل ہوتی تو ایسا نہ کرتی بلکہ اپنے خاوند کو زیب وزینت کا زیادہ حقدار تصور کرتی، سو اے میری مسلمان بہنوں! تمہارا خاوند جب کام کے لئے گھر سے باہر چلا جائے تو اس کی غیر موجودگی میں گھر کے سارے کام کاج ختم کر لیا کرو، پھر غسل کرکے خاوند کی رضا کی خاطر جس سے یقیناً اللہ بھی راضی ہوگا خوب زیب وزینت اختیار کرو۔ چنانچہ جب وہ گھر میں واپس آئے تو اسے اپنے سامنے خوبصورت بیوی تیار شدہ کھانا اور صاف ستھرا گھر نظر آئے تاکہ تمہارے ساتھ اس کی محبت میں مزید اضافہ ہو اور تمہارے علاوہ کسی اور پر اس کی نظر نہ پڑے، اور اللہ کی قسم یہ جائز جادو ہے جو ہر بیوی اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

قسط ۴۳

اسلم راہی



دہان کو چونکہ ان حالات کی پہلے سے توقع تھی، لہٰذا وہ بھی اپنا لشکر لے کر تھبیس شہر سے نکلا۔ اپنے بیٹے احموس کو بھی لشکر کے نائب سالار کی حیثیت سے اس نے اپنے ساتھ رکھا اور تھبیس شہر کا عامل اپنی غیر موجودگی میں اپنے ایک قابل اعتماد شخص کو بنا دیا۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ ایک طرف ہکسوس حکمرانوں کا لشکر ممفس شہر سے جنوب کی طرف بڑھ رہا تھا اور دوسری طرف دہان کا لشکر تھبیس سے شمال کی جانب رواں تھا۔ گویا دونوں لشکر دریائے نیل کے کنارے کنارے ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ یہاں پر دہان نے عقل مندی اور پیش بندی کا ایک کام یہ کیا کہ ہکسوس حکمرانوں کے خلاف مکمل طور پر بغاوت کرنے سے قبل اس نے تھبیس کے جنوب میں جس قدر بڑے بڑے مصری شہر تھے ان پر قبضہ کر کے وہاں اپنے عمال مقرر کر دیئے تھے اور ہکسوس حکمرانوں کے مقرر کئے ہوئے عمالوں کا اس نے مکمل طور پر صفایا کر دیا تھا۔ اس طرح جنوبی مصر کے بڑے بڑے شہر مثلاً اومباس ۷؎، ہمکسر، ہراکونوپولس اور ایلفنتائن مکمل طور پر دہان کے قبضے میں تھے۔

اس طرح برق رفتاری کے ساتھ شمال کی طرف بڑھتے ہوئے دہان نے سب سے پہلے کرنک ۸؎ شہر پر قبضہ کر لیا۔ کرنک سے شمال کی طرف جاتے ہوئے دریائے نیل ایک بہت بڑا اور طویل بل کھاتا ہے۔ لہٰذا وقت بچانے کی خاطر دہان نے دریائے نیل کا کنارہ چھوڑ دیا اور بیچ کا ایک مختصر ترین راستہ اختیار کرتے ہوئے وہ دریائے نیل کے اس طویل بل سے بچ کر پھر دریا کے کنارے جا پہنچا۔ اس کا ہدف مصر کا دوسرا بڑا شہر ۹؎ تھا۔

دہان نے آگے بڑھ کر عبیدوز شہر کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں بھی اس نے اپنا حاکم مقرر کیا اور پھر اسی تیز رفتاری کے ساتھ وہ دریائے نیل کے کنارے کنارے شمال کی طرف بڑھنے لگا تھا۔ اس نے اپنے جاسوس اور قاصد اپنے لشکر کے آگے آگے روانہ کر دیئے تھے تاکہ وہ اسے ہکسوس لشکر کی نقل و حرکت سے متعلق آگاہ کرتے رہیں۔

عبیدوز کے بعد دہان نے بداری شہر پر بھی قبضہ کر لیا اور جب وہ یہاں سے نکل کر صرف چند ہی میل کے فاصلے پر ایک دوسرے شہر تاسا کی طرف بڑھا لیکن یہاں اس کے ایک جاسوس نے اطلاع دی کہ ہکسوس لشکر اب صرف چند فرلانگ کے فاصلے پر ہے لہٰذا بداری اور تاسا شہروں کے درمیان، دریائے نیل کے کنارے، کھلے میدانوں میں دہان اپنے لشکر کے ساتھ خیمہ زن ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہکسوس کا لشکر بھی وہاں پہنچ گیا اور ان کھلے میدانوں میں دہان کے لشکر کے سامنے خیمہ زن ہوا۔ دونوں ہی لشکر جنگ کی ابتدا کو آخری شکل دینے لگے تھے۔

ہکسوس کو اب بھی یقین تھا کہ دہان ان کے لئے ناقابلِ تسخیر نہیں ہے اور وہ بہر طور اُسے زیر کر کے، اس کی بغاوت اور سرکشی کی عبرتناک سزا دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ جنگ سے پہلو تہی بھی کرنا چاہتے تھے۔ لہٰذا انھوں نے اپنے

۷؎: مصر کے یہ مختلف شہر دریائے نیل کے کنارے سوڈان کی طرف دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔

۸؎: تھبیس شہر سے صرف چند میل شمال میں ایک قدرے چھوٹا شہر تھا۔ اس کا نام کرنک تھا۔

۹؎: عبیدوز شہر دریائے نیل کے کنارے ہے۔ قدیم دور میں یہاں کے کاہن، جادوگر اور رمّال اپنا جواب نہ رکھتے تھے۔

دوسرداروں کو دبان کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ جا کر دبان سے گفتگو کریں۔ جس وقت یہ دونوں سردار، دبان کے پاس پہنچے، اس وقت دبان ایک جگہ کھڑا اپنے بیٹے احموس اور کچھ دوسرے سالاروں کے ساتھ اپنے لشکر کی ترتیب اور ترکیب کو آخری شکل دے رہا تھا۔

اُن سرداروں نے جب دبان سے اپنا تعارف کرایا تو دبان نے حیرت سے اُن کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ وہ اپنے لشکر سے کیا پیغام لائے ہیں؟ تو ایک سردار نے کہا۔

"اے دبان! ہم تم سے یہ کہنے آئے ہیں کہ جنگ سے باز رہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہمارے مقابلے میں کامیابی حاصل کر لوگے؟ ہرگز نہیں، اور اگر تم اس موقعے پر بھی جنگ نہ کرنے کا اعلان کرو اور اپنے رویے کی معافی مانگ لو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری اس ساری سرکشی اور بغاوت کو معاف کر کے تمھیں تھبیس شہر کی حاکمیت پر دوبارہ بحال کر دیا جائے گا۔"

دبان نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا: "اس پیش کش کو میں دھوکے اور فریب سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے ایسا کیا تو میرا کیا حشر ہوگا۔ تم لوگ میری کھال کھنچوا کر، اوروں کی عبرت کے لئے مجھے مصلوب کر دوگے۔ لہٰذا میں کسی صورت بھی تم لوگوں کی اطاعت نہ کروں گا۔ میں نے اپنی عسکری حیثیت کو اتنا مضبوط کر لیا ہے کہ اگر تمہارے ساتھ میری یہ جنگ طویل بھی پکڑ جاتی ہے تو یہ میرے لئے بوجھ ثابت نہ ہوگی۔ یاد رکھو، اس وقت جنوبی مصر کے وسیع علاقوں پر میرا قبضہ ہے اور ضرورت کے وقت مجھے وہاں سے ہر طرح کی کمک اور رسد مل سکتی ہے اور یہ بھی یاد رکھو، تم لوگوں نے کافی عرصے تک مصر پر حکومت کر لی۔ اور اب یہاں سے تمہارے کوچ کر جانے کا وقت آچکا ہے کیونکہ عبیدوز، تھبیس اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے کاہن، رَمّال اور ستارہ شناس مجھے بتا چکے ہیں، کہ مصر میں بہت بڑا انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ اس بنا پر مجھے اور میرے لشکریوں کو مکمل طور پر یقین ہے کہ اس جنگ میں فتح ہماری ہوگی۔ لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔ اس لئے کہ یہ جنگ ضرور ہوگی۔"

ان دونوں سرداروں کے واپس جانے کے بعد، جنگ کی تیاری شروع ہوگئی تھی اور دونوں لشکر اپنی اپنی صفیں درست کرنے لگے تھے۔ دونوں عساکر میں سے کسی نے بھی انفرادی جنگ کی ابتدا نہ کی بلکہ ایک دوسرے پر عام ہلّہ بول دیا گیا۔

کافی دیر تک دریائے نیل کے کنارے، کھلے میدانوں میں ہولناک جنگ ہوتی رہی اور ہکسوس کو مایوسی ہوئی۔ کیونکہ وہ تو یہ اندازہ لگائے بیٹھے تھے کہ یہ جنگ جیتنے میں انھیں زیادہ دقت اور مزاحمت درکار نہ ہوگی جبکہ وہ جنگ تو اپنی خونریزی کی انتہا کو پہنچ گئی تھی۔ اب ہکسوس کی صفوں میں ملال اور کاوش کی اس موقع پر دبان کی بدبختی یہ ہوئی کہ وہ گھوڑے سے گر گیا اور اپنے ہی لشکریوں کے گھوڑوں تلے آ کر اس کا سر بری طرح کچلا گیا اور وہ مر گیا۔ دبان کے یوں مر جانے سے اس کے لشکر میں بدنظمی اور ابتری پھیل سکتی تھی لیکن دبان کے بیٹے احموس نے اس موقعے پر عقل مندی سے کام لیا۔ اپنے باپ کی لاش کو، اُس نے لشکر میں شامل ان کاری گروں کے حوالے کر دیا جو قدیم مصری دور میں ممی تیار کرنے کے ماہر تھے۔ انہوں نے دبان کو ممی[1] کی صورت میں محفوظ کرنا شروع کر دیا تھا۔ جبکہ احموس اپنے گھوڑے سے اُتر کر، باپ کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور اپنے لشکریوں کو للکار کر اس نے جنگ جاری رکھی۔ اس طرح احموس نے قبطیوں کے لشکر میں خوف و ہراس اور بددلی نہ پھیلنے دی جو اس کے باپ دبان کی موت سے اس کے لشکریوں پر طاری ہو سکتی تھی۔

احموس اب للکار للکار کر اپنے لشکریوں کو آگے بڑھا رہا تھا۔ وہ بلند آواز میں ایک ایک دیوتا اور دیوی کا نام لیتا اور مصریوں سے ان دیوی دیوتاؤں کی حفاظت اور عظمت کی خاطر، جاں فروشی کے ساتھ لڑنے کی التجا کرتا۔ اس طرح احموس نے اپنے بوڑھے باپ دبان کی نسبت لشکر میں زیادہ جوش و جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ اس نے لشکر میں کسی کو خبر تک نہ ہونے دی کہ مصر کا بادشاہ اور اس کا باپ دبان جنگ میں مارا جا چکا ہے۔ دبان کی لاش کو میدانِ جنگ سے پیچھے پڑاؤ میں بھجوا دیا گیا تھا جہاں ممی تیار کرنے کے ماہر دبان کے جسم کو ممی کی صورت میں محفوظ کرنے کا کام انجام دے رہے تھے۔

احموس نے لشکریوں میں جو نیا جوش و جذبہ پیدا کیا تھا اس کے نتائج جلد ہی سامنے آنے لگے تھے۔ قبطی اب آگے بڑھتے ہوئے دیوانہ وار حملے کرنے لگے تھے، احموس کی پکار نے اُن میں ایک جنون سا پیدا کر دیا تھا۔۔۔ اور اس کے جواب میں ہکسوس کی صفوں میں ایک انتشار اور بدنظمی پیدا ہونا شروع

[1] قاہرہ کے عجائب گھر میں دبان کی ممی اب بھی محفوظ ہے اور اس کا سر کچلا ہوا ہے۔

ہوگئی تھی ۔

آخر کار ہکسوس کے لشکر کو بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔۔ اور ہکسوس اپنی جانیں بچا کر میدانِ جنگ سے بھاگ نکلے۔ احموس نے پہلے بداری[۱۱] اور تاسا شہروں پر اپنا قبضہ مکمل اور مستحکم کیا۔ اس کے بعد ہکسوس کے تعاقب میں، دریائے نیل کے کنارے کنارے شمال کی طرف بڑھا۔۔۔۔ یہاں تک کہ اس نے راستے میں پڑنے والے دوسرے شہروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ مصر کے مرکزی شہر ممفس سے چند میل جنوب میں فیوم نام کی ایک جھیل تھی۔ اصل میں یہ ایک نشیبی علاقہ تھا۔ جب دریائے نیل میں سیلاب آتا تھا تو پانی اس نشیبی علاقے میں جمع ہوجاتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ یہی نشیبی علاقہ ایک جھیل کی صورت اختیار کر گیا۔ اسی جھیل کے کنارے، ہکسوس لشکر نے ایک بار پھر خود کو منظم کیا اور آپس میں پختہ عہد کیا کہ اس جھیل کے کنارے وہ قبطیوں کا جم کر مقابلہ کریں گے ۔۔۔ اور انھیں عبرتناک شکست دے کر بھاگ جانے پر مجبور کردیں گے ۔

احموس کی سرکردگی میں قبطی، جب ہکسوس کا تعاقب کرتے ہوئے اس جھیل کے قریب پہنچے تو انھوں نے اپنے سامنے ہکسوس کو ایک بار پھر منظم اور مستعد دیکھا لیکن اب احموس اور اس کے لشکریوں کے حوصلے بلند تھے۔ انہوں نے آتے ہی ہکسوس پر ایک ایسا زوردار جان لیوا حملہ کیا کہ ہکسوس کے ایک بار پھر پاؤں اُکھڑ گئے اور وہ میدانِ جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اب ہکسوس کو یقین ہوگیا کہ وہ کھلے میدانوں میں کہیں بھی جم کر قبطیوں کا مقابلہ نہ کرسکیں گے۔ لہٰذا انھوں نے ممفس شہر کا رُخ کیا اور قلعہ بند ہوگئے۔ احموس نے بھی بھاگتے ہوئے ہکسوس کا تعاقب کیا اور آگے بڑھ کر ممفس شہر کا محاصرہ کر لیا۔

ممفس شہر کا محاصرہ طول پکڑتا چلا گیا لیکن احموس نے بڑے صبر و استقلال سے اسے جاری رکھا۔ اس نے شہر کی مکمل ناکہ بندی کر رکھی تھی، باہر سے کوئی بھی کھانے پینے کی چیز وہ شہر میں داخل نہ ہونے دیتا تھا۔ یہاں تک کہ ہکسوس تنگ آکر شہر سے نکلے۔

سقارہ کے مقام پر وسیع میدان میں پھر ایک ہولناک۔۔۔ اور فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں ہکسوس کو پھر شکست ہوئی اور ہکسوس جان گئے کہ مصر کی سرزمین پر اُن کے دن گنے جاچکے ہیں لہٰذا وہ شمال کی طرف بھاگے۔ احموس نے اُن کا تعاقب کیا اور اس تعاقب کے دوران دریائے نیل کے کنارے کے شمالی شہروں غزہ اور سجدت پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس طرح احموس، ہکسوس کو مصر سے نکالنے میں کامیاب ہوگیا اور مصر کا بادشاہ بن گیا۔

دوسری طرف ہکسوس نے مصر سے نکل کر اپنی آبائی سرزمین حجاز کا رُخ کیا۔ یہ لوگ زخمی سانپ کی طرح بپھرے ہوئے حجاز پر حملہ آور ہوئے۔ یہاں انھوں نے کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے حجاز پر قبضہ کر لیا اور یثرب (مدینۃ النبی) کو اپنا مرکزی شہر بنا کر وہاں انھوں نے اپنی حکومت قائم کرلی۔ اس طرح ہکسوس[۱۲] نے مصر میں اپنا سب کچھ [illegible] نے کے بعد حجاز میں اقتدار حاصل کر لیا تھا۔

قوم عیلام کے بادشاہ ایم سین نے ماضی میں بابل کی حکومت کے خلاف شاندار کامیابیاں اور فتوحات حاصل کی تھیں۔ اس نے بابلیوں سے اُن کے بہترین اور تجارت میں مرکزی حیثیت رکھنے والے شہر اردوک، ایسین اور لارسا چھین لئے تھے۔ جب حمورابی بابل کا بادشاہ بنا تو اس نے نہ صرف ایم سین سے اپنے شہر واپس لینے کا فیصلہ کیا بلکہ اس نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ وہ ایم سین سے اس کا انتقام بھی لے گا۔

اس موقعے پر حمورابی نے بابل کے سب سے بڑے معبد یعنی اساگیلہ کے معبد میں اپنے سارے مشیروں، پجاریوں، کاہنوں اور غیب دانی کا دعویٰ کرنے والوں کی ایک مجلس طلب کی۔ اساگیلہ کے معبد میں بتوں کے سامنے بہترین نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب سب لوگ ان نشستوں پر آکر بیٹھ گئے تو حمورابی بھی اساگیلہ کے معبد میں داخل ہوا۔ اس کے اندر آتے ہی وہاں موجود سارے لوگ کھڑے ہوگئے۔ حمورابی نے انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر خود بھی اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

حمورابی نے اساگیلہ کے معبد میں رکھے بتوں پر ایک گہری نگاہ ڈالی۔ سب سے پہلے ایک بلند شہ نشین پر مردوک[۱۳] دیوتا کا بت تھا۔

۱۱۔ بداری اور تاسا، دریائے نیل کے کنارے وسطی مصر کے دو مشہور شہر ہیں۔ یہاں پر دریائے نیل کا پاٹ بہت چوڑا ہوجاتا ہے۔

۱۲۔ ہکسوس کو عرب، عمالقہ کے نام سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔

۱۳۔ بابل شہر کی تباہی تک یہی مردوک دیوتا، بابل کا سب سے بڑا دیوتا رہا۔

یہ بابلیوں کا سب سے بڑا دیوتا تھا اور اُن کے ہاں اُس کی حیثیت دیوتاؤں کے دیوتا کی سی تھی۔ مردوک کے بعد ننار دیوتا کا بت تھا جب بابل کی بجائے ار شہر دارالحکومت تھا تو اس وقت ننار ہی سب سے بڑا دیوتا مانا جاتا تھا لیکن اب اس کی حیثیت ثانوی ہوگئی تھی۔ ننار کے بعد شماش دیوتا تھا اور یہ پروں والے شیر پر سوار تھا، اس کے منہ سے شعلے نکلتے دکھائے گئے تھے۔ اس کے بعد حدد[۱۲] دیوتا کا بُت تھا۔ اسے بیل اور رعد کی شکل میں دکھایا گیا تھا۔ اس کے بعد ظلم کا دیوتا سین تھا، پھر دیوتا ایشتار جو مصلح تھا اور اس کے چہرے پر نقاب پڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد تین بڑی دیویوں عشتار، ان لل اور نن گل کے بُت تھے جن کے بعد اور کئی دیوی، دیوتاؤں کے بُت رکھے ہوئے تھے۔

بنظر غائران سارے بتوں کا جائزہ لینے کے بعد حمورابی نے وہاں بیٹھے سب لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "شاید تم سب لوگ جانتے ہوگے کہ میں نے تم لوگوں کو یہاں کیوں جمع کیا ہے۔۔۔ سنو میں قوم عیلام کے بادشاہ ایم سین کے خلاف لشکر کشی کا ارادہ کرچکا ہوں۔ اُس نے ماضی میں ہمارے خلاف کامیاب یلغار کرکے نہ صرف شہرت حاصل کی بلکہ ہمارے کچھ شہروں پر بھی قبضہ کرلیا۔ میرا پختہ عزم ہے کہ میں اس سے اپنے شہر واپس لینے کے علاوہ اس سے اس کی وہ شہرت بھی چھین لوں گا جو اُسے ہمارے خلاف کامیابی حاصل کرکے ملی۔۔۔ اور تم سب کو یہاں جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تم مجھے اپنی اپنی رائے سے مطلع کرو تاکہ تم سب کی رائے اور فیصلوں کو بنیاد بناکر میں ایم سین کے خلاف اپنی ترکتاز کی ابتدا کردوں۔"

حمورابی کی اس گفتگو کے جواب میں اساگیلہ کے معبد میں تھوڑی دیر کے لئے مکمل طور پر خاموشی طاری رہی پھر کاہنوں، رمالوں اور غیب دانی کا دعویٰ کرنے والوں نے متفقہ طور پر اپنا فیصلہ دیا کہ حمورابی کو کھل کر اور بے دھڑک ہوکر عیلام کے بادشاہ ایم سین کے خلاف یلغار کرنی چاہئے اور انھوں نے اپنے بادشاہ کو یہ نوید بھی سنائی کہ آئندہ ساری جنگوں میں اُسے فتح نصیب ہوگی۔ اس کے بعد حمورابی کے سارے مشیروں اور مصاحبوں نے بھی حمورابی کے اس فیصلے اور ارادے کی تائید کی کہ ایم سین کے خلاف ضرور لشکر کشی کرنی چاہئے۔

جب یہ سارے فیصلے ہوچکے تو بابل شہر کے بڑے پجاری نے اساگیلہ معبد کے سارے پجاریوں اور پجارنوں کو بادشاہ اور اپنے لشکر کی فتح ونصرت کے لئے بتوں کے سامنے دُعائیہ گیت گانے کا حکم دیا۔ اساگیلہ کے معبد کے سارے پجاری اور پجارنیں وہاں جمع ہوگئے۔ پجارنیں، چنگ اور رباب اٹھائے ہوئے تھیں جبکہ پجاریوں کے ہاتھوں میں دفیں تھیں پھر وہ سب مل کر چنگ و رباب اور دفوں کی لے پر گارہے تھے۔

"جب مردوک اپنے جلال کے ساتھ مقدروں کا اعلان
کرتا ہے۔
کوئی دیوتا بھی اس کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں کرتا
بادشاہ حمورابی نے اپنے دیوتاؤں کو آگاہ کیا اور ان سے
مشورہ طلب کیا
کوئی شہر تعمیر نہ ہوتا، کسی بستی کی بنیاد نہ ڈالی جاتی
اصطبل تعمیر نہ کئے جاتے، باڑے نہ بنائے جاتے
کسی بادشاہ کا درجہ بلند نہ ہوتا، کسی دیوتا کا کوئی معبد نہ ہوتا
کوئی خاطوں کا نگراں۔ اور شگوفوں کا محاسب نہ ہوتا۔
اگر مردوک کی مرضی اور رضامندی شامل نہ ہوتی
سمندر کی مچھلیاں گھاس میں انڈے نہ دیتیں
آسمان کے پرندے گھونسلے نہ بناتے
آسمان پر بارش سے لدے ہوئے بادل اپنا منہ نہ کھولتے
کھیتوں اور چراگاہوں میں کثیر اناج نہ ہوتا
اگر مردوک کی مرضی اور رضامندی شامل نہ ہوتی
پس مردوک ہی ہمارے دشمنوں پر ہماری ہیبت طاری کریگا
دوسرے دیوتا اور دیویاں اس میں مردوک کے مددگار
ومعاون ہوں گے
اے بادشاہ! مقدس عشتار تیری فتح ونصرت کی خاطر پاکیزہ
شہ نشینوں پر تیرے پہلو میں ہوگی
مقدروں کا اعلان کرنے والے سارے دیوتا
ہماری فتح، ہماری نصرت کو یقینی بنائیں گے
مردوک، دیوتاؤں کا دیوتا، عشتار اُس کی محبوبہ

---

[۱۲] اسی حدد دیوتا کا نام رمانو یعنی رعد کا دیوتا بھی تھا۔ یہ بارشوں اور آندھیوں کا دیوتا تھا۔ بعد میں یہ مغربی ایشیا کے ایک عام دیوتا کی حیثیت اختیار کرگیا۔ تاریخ اور مذہب کے اسٹیج پر یہ بعل دیوتا کے نام سے مشہور ہوا اور اکثر اقوام نے اس کی پرستش کی۔

تن گل، کائنات کی ملکہ، منار عظمت کا محور
ان لل ارفع ثناوالی، شماش، روشنیوں والا
حدد، آندھی و بارش والا، سین ظلم کا خزانہ
ایستار، قہر کی تیغ والا اور دوسرے اٹل فیصلوں والے دیوتا
سب مل کر ہمارے بادشاہ کے مقدر کو سنواریں گے
طلوع آفتاب کے پہاڑ سے لے کر
غروب آفتاب کے پہاڑ تک
ہمارے عظیم بادشاہ کی خواب گاہیں ہوں گی
ہر قوت، ہر طاقت جو ہمارے بادشاہ سے ٹکرائے
سارے دیوتا، اُسے بدبخت و نامراد کریں
سارے دیوتا، ہمارے بادشاہ کو بلند بخت اور بامراد کریں"

اس دعائیہ گیت کے بعد حمورابی اپنے مصاحبوں کے ساتھ اساگیلہ کے معبد سے چلا گیا۔ چند روز تک وہ اپنی جنگی تیاریوں میں بری طرح مصروف رہا۔ اس دوران میں بابل کے ہر معبد میں اس کے لئے دعائیں مانگی جاتی رہیں پھر حمورابی ایک لشکر کے ساتھ بابل شہر سے نکلا۔ سب سے پہلے اُس نے اوروک شہر کا رخ کیا۔ یہ اُن شہروں میں سے ایک تھا جسے علامیوں کے بادشاہ ایم سین نے بابلیوں سے بزور شمشیر چھین لیا تھا۔

دوسری طرف قوم عیلام کے بادشاہ ایم سین کو بھی خبر ہوگئی تھی کہ بابل کا بادشاہ ایک لشکر جرار کے ساتھ اس کے علاقوں پر حملہ آور ہونے کے لئے نکلا ہے۔ لہٰذا عیلام کا بادشاہ ایم سین بھی اپنے مرکزی شہر شوش سے ایک بہت بڑے لشکر کے ساتھ نکلا تاکہ وہ اپنے شہروں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ حمورابی کی سرکوبی بھی کر سکے۔ چونکہ ایم سین کو خبر ہوگئی تھی کہ حمورابی، اوروک شہر کو اپنا حدف بنانا چاہتا ہے لہٰذا اس نے بھی اوروک شہر ہی کا رخ کیا تھا۔

دونوں لشکر، اوروک شہر سے باہر ایک دوسرے سے متصادم ہوئے۔ ایم سین ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا تھا کہ ماضی کی طرح وہ پھر بابلیوں کو زیر کرنے میں کامیاب ہوجائے گا اور اس کے نتیجے میں بابلیوں کے کچھ اور شہر اس کے قبضے میں آجائیں گے۔ لیکن جنگ کی ابتداء کرنے سے قبل حمورابی نے جنگ کی خوب تیاری کی تھی اور اپنی عسکری قوت میں اس نے بے پناہ اضافہ کر لیا تھا اور ایم سین اس کی عسکری قوت کا صحیح اندازہ لگانے میں کامیاب نہ ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنگ کی ابتدا ہی میں حمورابی کا پلہ بھاری محسوس ہونے لگا تھا۔ ایم سین نے اپنی طرف سے بہترین کوشش کی کہ کسی طرح بابلیوں کو ماضی کی طرح پسپا ہونے پر مجبور کر دے لیکن حمورابی اس کے سامنے چٹانوں کی طرح مضبوط و مستحکم ہو کر جم گیا تھا اور پھر اس جنگ میں حمورابی نے صرف چند ساعتوں کی جنگ کے بعد ایم سین کو بدترین شکست سے دوچار کر کے رکھ دیا۔

حمورابی کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست اٹھانے کے بعد ندامت و شرمندگی کے باعث ایم سین نے اپنے مرکزی شہر شوش کی طرف رُخ نہ کیا بلکہ ایک قریبی شہر لارسا میں جا کر محصور ہوگیا اور لارسا سے اپنے قاصد، اپنے مرکزی شہر شوش کی طرف بھیج کر وہاں سے کمک طلب کر لی۔ دراصل ایم سین شکست کی ذلت کے ساتھ اپنے مرکزی شہر میں داخل نہ ہونا چاہتا تھا کہ خواہ وہ شروع میں حمورابی کے ہاتھوں، چند ایک شکستوں کا سامنا ہی کیوں نہ کرے لیکن انجام کار حمورابی کو ایک بڑی شکست دینے کے بعد ہی اپنے مرکزی شہر کا رخ کرے گا۔

دوسری طرف بابل کے نامور بادشاہ حمورابی نے بھی یہ ارادہ اور عہد کر رکھا تھا کہ وہ ایم سین کو پے در پے شکستیں دے کر اس سے اپنے مفتوحہ شہر ضرور واپس لے گا۔

اوروک شہر سے باہر ایم سین کو شکست دینے کے بعد حمورابی نے اوروک شہر پر قبضہ کر لیا۔ اوروک پر اپنا حاکم مقرر کرنے کے بعد حمورابی نے اپنے لشکر کے ساتھ اپنے دوسرے مفتوحہ شہر الیسین کا رخ کیا۔ یہ شہر چونکہ بنیادی طور پر بابلیوں ہی کا تھا۔ لہٰذا اس شہر نے کسی بھی قسم کی کوئی مزاحمت نہ کی بلکہ الیسین شہر کے اکابرین نے شہر سے باہر نکل کر حمورابی کا استقبال کیا اور شہر حمورابی کے حوالے کر دیا۔

اتنی دیر تک ایم سین نے لارسا شہر میں محصور رہ کر اپنے مرکزی شہر شوش سے کمک حاصل کر لی تھی اور وہ حمورابی کے ساتھ آخری اور فیصلہ کن جنگ کرنے کی تیاریاں مکمل کر چکا تھا۔ حمورابی نے بھی الیسین پر قبضہ کرنے اور وہاں اپنا حاکم مقرر کرنے کے بعد لارسا شہر کا رُخ کیا۔ ایم سین کو جب خبر ہوئی کہ اوروک اور الیسین پر قبضہ کرنے کے بعد حمورابی اب لارسا شہر کا رُخ کر رہا ہے تو وہ بھی لارسا سے نکل کر اپنے لشکر کے ساتھ ایک کھلے میدان میں خیمہ زن ہوگیا اور وہاں حمورابی کا انتظار کرنے لگا۔

حمورابی بھی ایم سین سے متعلق معلومات حاصل کر رہا تھا۔

لہٰذا اس نے اُسی میدان کا رُخ کیا جہاں ایم سین نے پڑاؤ کر رکھا تھا۔ حمورابی اور اس کے لشکری گزشتہ کامیابیوں اور فتوحات کی بنا پر ایسے حوصلہ مند اور دلیر ہوگئے تھے کہ انھوں نے آتے ہی ایم سین کے لشکر پر حملہ کر دیا۔ گو ایم سین بھی اس حملے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن وہاں آتے ہی اور بغیر کسی پڑاؤ اور تیاری کے حمورابی کے حملے نے اُن پر بڑے اثرات مرتب کئے تھے۔

ایم سین نے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی کہ اس جنگ کا فیصلہ بہرطور اُس کے حق میں ہو لیکن ایسا لگتا تھا کہ حمورابی نے ایم سین کے سامنے بد دل اور پسپا نہ ہونے کی قسم کھا رکھی ہے۔ دوپہر سے لیکر سہ پہر کے نزول تک ہولناک جنگ ہوتی رہی۔ ایم سین نے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کرنے کی پوری پوری کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ اس جنگ میں بھی اُسے شکست ہوئی اور یہ شکست اس کی پہلی ہزیمت سے کہیں زیادہ بدترین تھی۔

جب ایم سین نے دیکھا کہ حمورابی کے مقابلے میں اس کی کوئی جدوجہد کارگر اور کوئی کوشش سودمند ثابت نہیں ہورہی تو وہ اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔ حمورابی نے پوری قوت کے ساتھ ایم سین کا تعاقب کیا۔ ایم سین کی عسکری قوت کو اس نے بری طرح کچل کر رکھ دیا اور اپنے تینوں شہر واپس لینے کے علاوہ اُس نے ایم سین کے بہت سے علاقوں پر بھی قبضہ کرلیا اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ حمورابی نے عیلامی علاقوں میں دور دور تک یلغار کی اور سرحد کے قریبی علاقوں کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اس طرح حمورابی نے ایم سین کو پے در پے شکستیں دے کر، اس کے سارے وقار اور قوم عیلام کی برتری کو خاک میں ملا کر رکھ دیا اور اس کے مقابلے میں ان جنگوں میں اس نے اپنی اور بابلیوں کی فوقیت اور عظمت بحال کر دی۔

اس طرف سے فارغ ہونے کے بعد حمورابی نے آشوریوں، کسدیوں، آرامیوں، حوریوں (میتانی سلطنت) اور دیگر ہمسایہ اقوام کے ساتھ اپنی سرحدیں درست کیں۔ اس طرح حمورابی اپنی رعایا کے علاوہ دیگر اقوام میں بھی ہر دلعزیز ہوا۔ سرحدوں پر امن قائم کرنے کے بعد اس نے ملک کے داخلی معاملات اور انتظامات کی طرف دھیان دیا۔ اس نے اپنی رعایا کی بہتری کے لئے قانون، تجارت، مذہب، کشتی سازی، عورتوں اور غلاموں کے حقوق کے علاوہ دیگر معاشرتی اُمور پر قوانین وضع کئے۔ ایسے کل دوسو بیاسی فرامین تھے جو اس نے ایک کتبے[15] پر کندہ کروائے۔ گویا حمورابی بابل کی سلطنت کو ناقابلِ تسخیر بنا کر فوت ہوگیا لیکن اس کے بعد اس کے جانشین اس جیسے ثابت نہ ہوئے۔ ہمسایہ اقوام، جنھیں حمورابی نے دبا کر رکھا ہوا تھا، بابل کی سلطنت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگیں۔ یہاں تک کہ قوم عیلام کے علاوہ کسدیوں اور ہتیوں نے بابلیوں کے خلاف۔۔۔ چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔

ایران میں بھی ایک انقلاب اور تبدیلی رونما ہوگئی تھی۔ مشہور پہلوان زال کی مدد سے افراسیاب کو شکست دینے کے بعد زو بن طہماسپ ایک طویل عرصے تک ایران پر حکومت کرتا رہا۔۔۔ افراسیاب کی وجہ سے ایران کی حالت خواب تر ہوگئی تھی اس کا ازالہ کیا گیا، ہر طرح سے عوام کی دلجوئی کی گئی۔ زو بن طہماسپ نے قحط کے اثرات دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی چند ہی برسوں میں زو بن طہماسپ نے ایران کو ایسا آباد اور خوش حال کیا کہ ہر طرف فصلیں لہلہانے لگیں اور لوگوں پہ خوش حالی کا دور دورہ ہوگیا۔

ایک طویل عرصے تک ایران کا بادشاہ رہنے کے بعد زو بن طہماسپ مرگیا تو اس کے بیٹوں میں کوئی ایسا نہ تھا جسے حکومت سنبھالنے کا اہل سمجھا جاتا۔ لہٰذا اُمراء اور سپہ سالاروں کی نگاہ شاہی خاندان کے ایک ایسے فرد پر پڑی، جس کا نام کیقباد تھا اور یہ اکثر اُمور میں حکمرانی کے معیار پر پورا اترتا تھا۔ چنانچہ زال پہلوان کے علاوہ ایران کے دو اعلیٰ ترین سپہ سالاروں طوس اور گودرز اور بااختیار اُمراء نے کیقباد کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور اس کی تاج پوشی کر کے ایران کی عنانِ حکومت کیقباد کے ہاتھوں میں دے دی۔ اس طرح زو بن طہماسپ کے بعد کیقباد، ایران کا بادشاہ بنا۔

اسی کیقباد نے اپنے نام کی نسبت سے ایران میں ایک نئے

15۔ یہ کتبہ ابتدا میں سپار شہر میں نصب تھا۔ حمورابی کے جانشین جب کمزور ہوگئے تو عیلام کے حکمران یہ کتبہ چھین کر اپنے مرکزی شہر شوش میں لے گئے۔ موجودہ دور میں یہ کتبہ شوش شہر کی کھدائی کے دوران ملا اور آج کل پیرس کے لوور عجائب گھر میں ہے۔

عہد کی بنیاد رکھی اور یہ کیانی عہد کہلایا۔ کے، پہلوی زبان کا لفظ ہے جس سے مراد نیکی ہے۔ کیقباد اور اس کے بعد اس کے جانشین نے نیکی کا راستہ اختیار کر کے اپنے آپ کو اس لقب کا اہل ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ایران کا بادشاہ بننے کے بعد کیقباد نے جو سب سے پہلا کام کیا، وہ یہ تھا کہ اس نے اگبتانا کی بجائے دریائے جیحوں کے کنارے واقع بلخ شہر کو اپنا دارالسلطنت بنایا۔ یہ شہر ایران کی آخری حدود پر واقع تھا۔ اپنا مرکزِ حکومت بدلنے کے بعد، کیقباد نے ملک کے داخلی امور کی طرف دھیان دیا۔ اس نے آب پاشی کے لئے نہروں اور چشموں کے نظام کو بہتر بنایا، دیہات اور قصبوں کو خاص خاص ناموں سے موسوم کیا اور مختلف علاقوں کی حدود متعین کیں۔ پیداوار کا دسواں حصہ لگان کے طور پر مقرر کیا جس کا بیشتر حصہ عسکری ضرورتوں پر صرف کیا جانے لگا تھا غرض ایران میں زو بن طہماسپ کے بعد کیقباد[۱۶] ایک کامیاب بادشاہ کی حیثیت سے ایران پر حکومت کرنے لگا تھا۔

عارب وغیرہ ملتان شہر سے نکل کر حوریوں کی میتانی سلطنت کے مرکزی شہر اشوکانی[۱۷] میں نمودار ہوئے۔ اشوکانی شہر، دجلہ وفرات کے دوآبہ میں تل الحلف اور حران شہروں کے درمیان، دریائے خابور کے کنارے واقع تھا۔

عارب، یافان، بیوسا اور نبیطہ چاروں، دریائے خابور کے کنارے آکھڑے ہوئے۔ یافان نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا۔

اس دنیا کے اندر وقت کے ساتھ ساتھ کیسے کیسے انقلابات رونما ہو جاتے ہیں۔ ایسی ایسی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جن کی امید تک نہیں کی جا سکتی۔۔۔ دیکھو میرے عزیزو! جہاں اس وقت ہم کھڑے ہیں، یہاں کبھی سیوباری قوم آباد تھی لیکن آج دیکھو، ان حوری عربوں نے ایک عظیم الشان میتانی[۱۸] سلطنت قائم کرلی ہے۔"

"اے بزرگ یافان!" یافان کے خاموش ہوتے ہی بیوسا نے اس سے کہا: "یہ انقلاب اور تبدیلی تو اس کائنات کے خمیر میں رچی بسی ہوئی ہے۔ یہ دنیا تو ایک سرائے ہے۔ یہاں کوئی وارد ہوتا ہے اور کوئی برزخ کی طرف کوچ کر جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تو لگا ہی رہے گا۔ تاوقتیکہ مہلت تمام ہو اور وہ بڑا دن آجائے جب صور پھونک کر ہر چیز فنا کر دی جائے گی۔"

بیوسا کی اس گفتگو پر یافان چند لمحے خاموش رہا پھر اس نے ان تینوں کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

اے میرے عزیزو اب تمہارا اپنے مستقبل کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کدھر جاؤ گے، کس سمت کا رخ کرو گے اور کہاں جا کر رہو گے؟" یافان کے خاموش ہوتے پر عارب بولا۔

"ابھی تک ہم تینوں نے مل کر کوئی فیصلہ تو نہیں کیا لیکن میرا ارادہ ہے کہ ہم یہاں سے کنعانیوں کے کسی شہر کا رخ کریں گے اور وہیں رہ کر عزازیل کی ہدایات کے مطابق اپنا کام شروع کریں گے۔۔۔ اور اے بزرگ یافان! آپ کہیں، آپ کا کیا ارادہ ہے؟"

یافان نے ہلکی ہلکی اور معنی خیز مسکراہٹ میں کہنا شروع کیا۔

"اے میرے عزیزو! تم جانو، میرا اور تمہارا معاملہ بنیادی طور پر کچھ مختلف ہے۔ تم عزازیل کے پابند ہو اور اس کی ہدایات کے مطابق کام کرتے ہو لیکن میں ایسی پابندیوں سے آزاد ہوں۔ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ دریائے نیل میں، ایک جزیرے کی صورت میں میرا اپنا ایک ٹھکانہ تھا اور اسے میں نے بے حد مضبوط اور قلعہ نما بنا رکھا تھا۔ اس کے اندر میں نے ایسے ایسے ہولناک طلسم ڈال رکھے تھے کہ دور دور تک میرے اس جزیرے کی دہشت پھیلی ہوئی تھی اور لوگ ادھر کا رخ تک نہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مصر کے حکمران بھی مجھ سے خوف زدہ رہتے تھے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اب پھر مصر کا رخ کروں، وہاں اگر کوئی جزیرہ میسر نہ ہو تو وہاں بڑے بڑے تعمیر ہونے والے اہرام میں سے ہی کسی ایسے اہرام کو اپنا ٹھکانہ بنالوں جہاں پہلے ہی سے کچھ طلسم ہو۔ تم جانو، مصر کے اکثر اہرام میں طلسم کارفرما ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ ان اہرام میں جا رہوں۔ وہاں کے پرانے طلسم پر قابو پاؤں اور اپنی طرف سے بھی کوئی نیا سحر وہاں ڈال کر، ان اہرام کو اتنا بھیانک اور خوفناک بنا دوں کہ کوئی ادھر کا رخ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گا، اس لئے کہ مصر کی طرف یوناف کا اکثر آنا جانا ہوتا ہے۔ میرا دریائے نیل والا پہلا مسکن بھی اسی نے برباد کیا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ اہرام میں وہ میری ساری محنت اور جدوجہد کو غارت کر کے رکھ دے۔ اور سنو! تم اور تمہارا عزازیل، یوناف کو اپنی گرفت میں رکھنے میں ناکام رہے ہو اب وہ آزاد ہے۔۔۔ اور وہ کسی طرح ابلیکا کو بھی عزازیل کے اس عمل سے آزاد کرانے کی کوشش کرے گا۔ اے عارب! تم نے چونکہ یوناف کو پنجرے میں بند کر کے اس پر مظالم کیے ہیں لہٰذا وہ ضرور تم سے انتقام لے گا۔ وہ اور

۱۶:۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ اس کیقباد نے سو برس تک حکومت کی۔

۱۷:۔ اشوکانی وہ جگہ ہے جسے آج کل فخاریہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۸:۔ مصری میتانی سلطنت کو نہارین کہتے تھے جبکہ تل العمارنہ سے ملنے والی تختیوں میں اسے سیوباریوں کی سرزمین لکھا گیا ہے کیونکہ شروع شروع میں اس سرزمین پر سیوباری قوم ہی رہتی تھی۔

ابلیکا ئل کر لامتناہی قوتوں کے مالک بن جاتے ہیں۔ وہ ضرور تمہیں کرب میں مبتلا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرا تم سے مخلصانہ مشورہ ہے کہ اُن سے بچ کر رہنا۔"

عارب نے یافان کی گفتگو کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی اور کہا۔ "اے بزرگ یافان! میرا خیال ہے کہ یوناف ابلیکا سے متعلق نہ جان سکے گا کہ وہ کہاں ہے۔ ایسی صورت میں وہ اُس کی آزادی کیلئے بھی کچھ نہ کرسکے گا۔۔۔ اور ہاں، بزرگ یافان! وہ یوناف میرا کیا بگاڑے گا۔ وہ اکیلا ہے اور ہم تین۔۔۔ اور پھر بوقتِ ضرورت عزازیل اور اس کے ساتھی بھی ہماری مدد کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں یوناف کیونکر مجھ پر غلبہ حاصل کرکے مجھے کسی اذیت یا کرب میں مبتلا کرنے میں کامیاب ہوجائے گا؟"

یافان نے اپنی بات میں زور پیدا کرنے کی خاطر پھر کہا۔ "تمہارا کہنا درست ہے، عارب! لیکن یہ بھی تو سوچو کہ یوناف کے ساتھ حقائق اور صداقت ہے اور یہ حق اور سچائی بھی بہت بڑی قوت ہے۔۔۔ بہرحال، لعنت بھیجو اس بحث پر۔۔۔ ہاں، تو میں تم سے کہہ رہا تھا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مصر کے کسی اہرام میں جا رہوں لیکن یوناف کی وجہ سے میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ وہاں رہتے ہوئے ہر وقت مجھے یوناف کا سامنا کرنا پڑے گا اور میں جانتا ہوں کہ میں اکیلا وہاں زیادہ دیر تک یوناف کا مقابلہ نہ کرسکوں گا۔ لہٰذا، میرے عزیزو! میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مصر کی طرف جانے کی بجائے مغربی سمندر کا رُخ کروں گا۔ اس بڑے سمندر میں ان گنت چھوٹے بڑے جزیرے موجود ہیں جو ابھی تک ویران اور غیر آباد پڑے ہوئے ہیں۔ ان ہی میں سے کسی ایک خوبصورت سے جزیرے کو اپنا مسکن بنا کر اُسے آباد کروں گا۔ پھر دنیا بھر کی حسین ترین لڑکیوں کو میں اپنی مصاحبت کے لئے وہاں جمع کروں گا۔ میں اس جزیرے کو جنتِ ارضی کی صورت دیدوں گا اور پھر تم جانو، اس جزیرے میں میری حیثیت ایک مطلق العنان فرمانروا کی سی ہوگی۔ بڑے بڑے ساحروں اور طلسم گروں کو میں اس جزیرے میں جمع کرکے اس جزیرے میں فسوں کا ایسا جال پھیلاؤں گا کہ یوناف اس میں داخل ہوکر مجھے نقصان پہنچانے کی جرأت نہیں کرسکے گا۔ دنیا کی ہر قوم کی حسین ترین لڑکیاں وہاں جمع کی جائیں گی۔۔۔ ان کی اکثریت میرے محل کی دیکھ بھال اور نگرانی پر مقرر کی جائے گی۔"

عارب نے للچاتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ "اگر میں کبھی اس جزیرے کی شادابی اور حسن سے لطف اندوز ہونے کا ارادہ کروں تو کیا مجھے اس جزیرے میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی؟"

"کیوں نہیں۔" یافان مسکرایا۔ "اس جزیرے میں تمہاری حیثیت تو ایک معزز مہمان کی سی ہوگی اور تم جب چاہو اس جزیرے میں آجاسکوگے۔۔۔ پر، اے میرے عزیزو! اب آؤ، اس دریائے خابور کے کنارے، ہم ایک دوسرے کو الوداع کہیں اور اپنی اپنی منزل کی طرف کوچ کر جائیں۔" اس کے ساتھ ہی یافان نے عارب سے مصافحہ کیا اور پھر وہاں سے غائب ہوگیا۔ یافان کی نیلی دھند بھی وہاں سے یوں غائب ہوگئی، جیسے تیز آندھی میں دھواں تحلیل ہوجاتا ہے۔ اس کے بعد عارب، بیوسا اور نبیطہ بھی وہاں سے غائب ہوگئے۔

عارب، بیوسا اور نبیطہ سے جدا ہونے کے بعد، یافان قبرص میں نمودار ہوا۔۔۔ پھر وہاں سے وہ موجودہ ترکی کے جنوبی جزیرے روڈس میں ظاہر ہوا۔ اس کے بعد اس نے بحرۂ روم بحرۂ کریٹ اور بحرۂ ایجین میں موجود ان گنت جزیروں کا جائزہ لیا۔ یہاں تک کہ اس نے جزیرۂ کریٹ، جزیرۂ روڈس اور جزیرۂ سائیکلیڈز کے درمیان ایک چھوٹے سے غیر آباد جزیرے کو اپنے لئے پسند کیا۔ اس جزیرے کا موجودہ نام سرنا[19] ہے۔ یافان نے دیکھا کہ وہ جزیرہ اَن گنت خوبیوں کا حامل تھا۔ اس میں پہاڑ اور گھنے درختوں کے جنگلات تھے۔ دریاؤں چشموں۔۔۔ اور آبشاروں کی صورت میں بہتا ہوا شیریں اور شفاف پانی تھا۔ جنگلی بکریوں اور جنگلی گھوڑوں کی بہتات تھی۔ سرنا کے جزیرے کو اپنے مسکن کے لئے پسند کرنے کے بعد یافان نے اس جزیرے کا نام فردوس[20] رکھا۔۔۔ پھر وہ اپنی اس فردوس میں ایک بلند چٹان کے اوپر نمودار ہوا اور وہاں اس نے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو طلب کیا اور انھیں مختلف احکام دینے لگا۔ ●●

(جاری)

۱۹؎ روڈس اور کریٹ کے درمیان یہ ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت جزیرہ۔

۲۰؎ فردوس، جنت کے لئے معروف ترین لفظ ہے جو قریباً قریباً ہر زبان میں استعمال ہوا ہے، سنسکرت میں پرویشار، قدیم کلدانی زبان میں پردیسا، قدیم ایرانی (ژند) میں پیری دائز، عبرانی میں پردیس، ارمنی میں پردیز، سریانی میں فردیسو، یونانی میں پارادائسوس، لاطینی میں پیراڈائس اور عربی میں فردوس۔

آپ کے صاحبزادے یا صاحبزادی کا مزاج کیسا ہوگا

ہر شادی شدہ جوڑے کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے یہاں جو بچہ یا بچی پیدا ہو اس کے بارے میں وہ کچھ جان سکے۔ میں اہرامی علم الاعداد کی روشنی میں ایک سے لیکر ۹ اعداد کے زیر اثر پیدا ہونے والے بچوں اور بچیوں کے بارے میں تجزیہ پیش کر رہا ہوں، اس کے علاوہ اس کی دوستی کن اعداد والوں سے بہتر رہے گی، کونسے اعداد والے اس کے لئے ناموافق ثابت ہوں گے اور کونسے اعداد اس کے لئے اوسط ثابت ہوں گے، اس مضمون سے آپ دو طرح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ایک بچے کے نام کا مفرد عدد اہرامی طریقے سے نکال کر اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اہرامی طریقے سے نکال کر مقرر کریں یہ ضروری نہیں کہ آپ صرف اپنے پیدا ہونے والے بچوں کے نام کا تجزیہ کریں بلکہ جو بچے اس کے علاوہ آپ کے یہاں ہیں یعنی جو بچے سے پہلے پیدا ہو چکے ہیں ان کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد کا بھی تجزیہ کریں مثلاً آپ کے یہاں ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو بچہ پیدا ہوا اس کا نام آپ نے محمد سلیم رکھا یا آپ کے یہاں ۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء کو بچی پیدا ہوئی جس کا نام آپ نے ملیحہ رکھا سب سے پہلے ان دونوں کے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں پھر اہرامی اعداد کے ذریعے نام کے اعداد کا مفرد حاصل کریں، ابجد قمری درج ذیل ہیں۔

ابجد قمری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

اب ابجد قمری کی مدد سے محمد سلیم اور ملیحہ کے نام کے عدد ابجد قمری سے نکالیں پھر اس کو مفرد کریں۔

م ل ی ح ہ
۴ ۳ ۱ ۸ ۵
۷ ۴ ۹ ۴
۲ ۴ ۴
۶ ۸
۵

م ح م د س ل ی م
۴ ۸ ۴ ۴ ۶ ۳ ۱ ۴
۳ ۳ ۸ ۱ ۹ ۴ ۵
۶ ۲ ۹ ۱ ۴ ۹
۸ ۲ ۱ ۵ ۴
۱ ۳ ۶ ۹
۴ ۹ ۶
۴ ۶
۱

اب ہم محمد سلیم اور ملیحہ کا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد نکالیں۔

محمد سلیم کی تاریخ پیدائش
۲۰--۰۳-۱۹۹۰

ملیحہ کی تاریخ پیدائش
۲۵-۰۳-۱۹۹۰

محمد سلیم کی تاریخ پیدائش
۹ ۹ ۱ ۳ ۰ ۲
۹ ۱ ۴ ۳ ۲
۱ ۵ ۷ ۵
۶ ۳ ۳
۹ ۶
۶
۶

ملیحہ کی تاریخ پیدائش
۹ ۹ ۱ ۳ ۵ ۲
۹ ۹ ۱ ۴ ۸ ۷
۹ ۱ ۵ ۳ ۶
۱ ۶ ۸ ۹
۷ ۵ ۸
۳ ۴
۷

(۱) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد ایک ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہو تو یہ بچہ یا بچی غیرت مند و خود مختار ہوں گے ان کے خیالات کی قوت مضبوط ہو گی،

نئی چیزوں کی تحقیقات میں رہیں گے، نئی چیز ایجاد کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، سستی سے نفرت اور دشمنوں پر اپنا رعب و دبدبہ رہے گا، ان کی طبیعت میں مستقل مزاجی افسری یا سرداری کے حصول کی تگ و دو کریں گے، وہ بلند اقبال اور نیک خصلتوں کے مالک ہوں گے، اپنے بازو کی قوت پر بھروسہ کرینگے، عقل سلیم وافر مقدار میں ہو گی دولت اور شہرت حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہیں گے، ان کے ساتھ ساتھ ان میں ایک خرابی تنک مزاجی اور زود رنجی کا مادہ ہوگا، قوت فیصلہ ان کی زبردست ہوگی اگر لیڈری کی طرف آئیں تو عوام میں بے پناہ مقبولیت ہوگی ان کی دوستی عدد ۲-۶-۸ سے اوسط نہ اچھی نہ بری، عدد ۳-۵-۹ سے بہت اچھی عدد ۴-۷ سے ناموافق اور اپنے عدد "۱"- والوں سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۲) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد دو ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد دو ہو تو یہ بچہ یا بچی جس کے مزاج میں خوش دلی کے ساتھ ساتھ میوزک کا شوق بھی ہوگا سیر و تفریح کے شوقین ہوں گے اگر اداکار، وکیل شاعر، لیکچرار، اور موسیقار بنے تو بے پناہ مقبولیت حاصل کریں گے۔ بچوں سے محبت کرنے والے تجارت میں ترقی و کامرانی حاصل کریں گے اگر غلط لائن کی طرف متوجہ ہوں گے تو منشیات کے عادی ہوں گے صبر اور مستقل مزاجی ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوگی ان کی عادات اور خیالات میں شریفانہ پن ہوگا اس کے علاوہ دوراندیش ہوں گے۔ ان کی دوستی عدد ۱-۳-۷-۹ سے اوسط نہ اچھی نہ بری۔ عدد ۴-۶ سے بہت اچھی، عدد ۵-۸ سے ناموافق اور اپنے عدد "۲"- والوں سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۳) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد تین ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد تین ہو تو یہ بچہ یا بچی کسی قسم کی پابندی اور ماتحتی قبول نہیں کرینگے۔ پوری آزادی سے جینے کے خواہش مند ہوں گے۔ اقتدار اور شہرت حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کریں گے جس ادارے میں ان کو افسری کا موقع ملے گا اس سے فائدہ اٹھائیں گے قواعد کی پابندی کے علاوہ اصول کے خلاف کسی بات کو برداشت نہیں کریں گے اپنے ملک کے قانون کا دل سے احترام کریں گے امن وامان کے خواہش مند اگر مجسٹریٹ، پولیس آفیسر یا بحری آفیسر بنے تو بے پناہ مقبولیت حاصل کرینگے پکے ضدی اور ہٹ دھرمی ہونے کے ساتھ ساتھ غیرت مند اور خوددار بھی ہوں گے، ہر محفل کی جان ہوں گے۔ عیش و عشرت، سیر و تفریح، سنیما بینی کے شوقین ہوں گے، انعامی اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں گے، حسن پرستی میں انتہا پسند ہوں گے، ان کی دوستی عدد ۲-۴-۸ سے اوسط نہ اچھی نہ بری عدد ۶-۹ سے ناموافق اور اپنے عدد "۳"- سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۴) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد ۴ ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد چار ہو تو یہ بچہ یا بچی کی شخصیت میں زبردست کشش ہوگی جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرے گی۔ دوسروں سے بے سبب بحث کرنا اور عوام کی رائے کی مخالفت کرنا ان کی عادت ہوگی دلچسپ زبان اور خوش کن اخلاق کے مالک ہوں گے اپنے مضبوط دلائل سے دوسروں کو قائل کردیں گے تقریر کرتے وقت جوش و جذبات کا مظاہرہ کریں گے، معاشرتی برائیوں کی اصلاح چاہیں گے، صاحب جائیداد بھی ہوں گے۔ مذہب کے نام سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اپنے روپیہ پیسے کا استعمال صحیح جگہوں پر کریں گے ان کی دوستی عدد ۳-۵-۹ سے اوسط نہ اچھی نہ بری، عدد ۲-۶-۸ کے ساتھ اچھی عدد ۱-۷ سے ناموافق اور اپنے عدد "۴"- سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۵) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد پانچ ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد پانچ ہو تو یہ بچہ یا بچی پہلی ملاقات ہی میں دوسروں سے دوستی کرلیں گے اس کے علاوہ دوستوں کے یہاں روز آتے جاتے رہیں گے کسی پر بھروسہ نہیں کریں گے۔ ان کا مزاج سیاست کی طرف مائل ہوگا، اگر کوئی دوست بنالیں تو اس پر مکمل بھروسہ کریں گے، خیالات اوٹ پٹانگ اور طبیعت میں بے چینی رہے گی، شادی ایک سے زیادہ کریں گے سفر کو زیادہ پسند کریں گے اور ہر شخص سے محبت کے خواہاں ہوں گے ان کی دوستی عدد ۴-۶ سے اوسط اچھی نہ بری عدد ۱-۳-۷-۹ کے ساتھ

بہت اچھی، عدد ۲۔۸ سے ناموافق اور اپنے عدد "۵" سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۶) اگر آپ کی بچی یا بچے کے نام کا مفرد عدد چھ ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد چھ ہو تو اس بچہ یا بچی کے مزاج میں سنجیدگی اور طبیعت میں شریفانہ پن ہوگا یہ اعتماد کرنے کے لائق ثابت ہوں گے، اپنی قوم اور فرقے کی خدمت کرنے کیلئے مفید رہیں گے، اپنے کنبے کی پرورش کا ہر وقت خیال رہے گا، وہ اپنے خاندان کا سنگ بنیاد ہوں گے، تعمیری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور تخریبی کاموں سے گریز کریں گے، اپنے کاروبار کو بہ احسن وخوبی چلائیں گے، صلح کرنیوالے اور امن پسند ہوں گے، اگر غصہ آگیا تو ختم ہونے میں دیر لگے گی جسمانی اور ذہنی قوت کے مالک ہوں گے، مشکل کام کو بھی آسانی سے انجام تک پہنچائیں گے، جائز حقوق کے مطالبے کے لئے دلیری سے مقابلہ کریں گے، ان کی دوستی عدد ۱۔۵۔۷ اوسط اچھی نہ بری اور اپنے عدد ۲۔۴۔۶ سے بہت اچھی عدد ۳۔۹ سے ناموافق اور اپنے عدد "۶" سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۷) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد سات ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد سات ہو تو یہ بچہ یا بچی سیر سپاٹے کے شوقین ہوں گے اور کسی جگہ ٹک کر کام نہیں کریں گے، طویل سفر کے مواقع حاصل ہوں گے خاص طور پر سمندری سفر کریں گے، یادداشت بہت ہی اچھی ہوگی، تاریخ دان، جغرافیہ دان، شاعر، مصنف، اور مترجم نے تو بے پناہ مقبولیت حاصل کریں گے، فلسفی خیال کے مالک ہوں گے اس کے ساتھ ساتھ سخی وفہیم ہوں گے اگر غفلت برتیں تو جو محنت کی ہے، اس پر پانی پھر جائے گا اور اس بربادی کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ عقل سلیم ہونے کے ساتھ ساتھ معزز اور بااثر شخصیت ہوں گے، اس عدد سے منسوب بچی اپنے سے زیادہ خوش حال گھرانوں میں بیاہی جائے گی، اور خوش وخرم رہے گی، تجارتی کاروبار کو خوب سنبھال سکیں گے، اگر دریائی یا سمندری تجارت کی تو بے حد منافع ہوگا۔ ذہنی محنت کے کاموں میں ان کا کوئی ثانی نہ ہوگا، کسی کام کو عملاً کم کریں گے اور سوچنے پر زیادہ وقت ضائع کریں گے۔ اگر وہ کسی کام پر عمل کریں تو ناقابل شکست کارنامے انجام دے سکتے ہیں، دوسروں پر شک کریں گے۔ بلڈ پریشر اگر بڑھ جائے تو احتیاط کریں ورنہ شریان پھٹ جانے سے ان کی موت واقع ہوجائے گی ان کی دوستی عدد ۲۔۶۔۸ کے ساتھ اوسط نہ اچھی نہ بری ۳۔۵۔۹ سے بہت اچھی عدد ۱۔۴ سے ناموافق اور اپنے عدد "۷" سے بہت زیادہ اچھی رہے گی۔

(۸) اگر آپ کی بچی یا بچے کے نام کا مفرد عدد "آٹھ" ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد "آٹھ" ہو تو یہ بچہ یا بچی ناقابل فہم ذہانت کے مالک ہوں گے، ان کے خیالات میں گہرا پن ہونے کے ساتھ ساتھ پرکشش شخصیت کے مالک ہوں گے وہ ایسے کارنامے انجام دیں گے جو حیرت انگیز اور معرکہ آرا ہوں گے۔ اگر اپنے کام میں ناکامی ہوئی تو تخریبی امور کی طرف مائل ہوجائیں گی، ان کے کاموں میں اکثر رکاوٹ رہے گی۔ حب الوطنی کا جذبہ کم ہوگا، طبیعت میں خاموشی، نرم دلی اور سنجیدگی ہوگی، اندرونی جذبات میں جوشیلا پن ہوگا، زندگی انتہائی عروج یا انتہائی زوال میں گزرے گی، ہر چیز میں اصلاح کریں گے اگر سیاست دان بنے تو بہترین اور طاقتور لیڈر ثابت ہوں گے، وطن پرست حکومت دوست ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی جنونی ہوں گے، اکثر غم ناک ملیں گے۔ مشہور فاتحین اسی نمبر کے زیر اثر رہے ہیں۔ زراعت یا زمین کے کاموں سے فائدہ اٹھائیں گے، باعزت زندگی گزاریں گے، ان کی دوستی عدد ۱۔۳۔۷۔۹ سے اوسط نہ اچھی نہ بری عدد ۴۔۶ سے بہت ہی اچھی، عدد ۲۔۵ سے ناموافق اور اپنے عدد "۸" سے بہت ہی زیادہ اچھی رہے گی۔

(۹) اگر آپ کے بچے یا بچی کے نام کا مفرد عدد "نو" ہو یا تاریخ پیدائش کا مفرد عدد "نو" ہو تو یہ بچہ یا بچی علمی وادبی ذوق رکھیں گے، موسیقی کے شوقین ہوں گے۔ عقلی وذہنی مادہ وافر مقدار میں ہوگا۔ اکثر اتفاقی کامیابی ہوگی، انعامی اسکیموں سے بکثرت انعام حاصل کریں گے، جدوجہد اور کوشش پوری زندگی جاری رہے گی جلد باز اور خود اختیار سیرت کے مالک ہوں گے۔ اپنا لیڈر آپ بننے کی کوشش کریں گے۔

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

ہاشمی صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد میں دندناتا ہوا۔ گھر میں داخل ہوا۔ میری اکلوتی بیگم اخبار کے مطالعے میں مصروف تھیں۔ مجھے خوش بخوش دیکھکر بولیں۔ شاید کوئی قلعہ فتح کرکے آئے ہیں۔

جی بیگم۔ آج میں نے ہاشمی صاحب کو مسخر کرلیا۔ سمجھی ہو ناکہ مسخر کرنا کسے کہتے ہیں۔ میں نے ان کی عقل اُچک لی۔ بے چارے ساری دنیا کو سمجھاتے ہیں۔ لیکن آج تک مجھے نہ سمجھ سکے۔ اب نکالوں گا میں اپنے دل کے ارمان ـــــ اور گھوڑے دوڑاؤں گا میدانِ عشق میں بے خوف وخطر۔

آخر ہوا کیا؟ کیوں اتنا چہل رہے ہو۔؟

ہوا یہ۔ ملکہ خانہ من نور کائنات۔ کہ شیخ حسن الہاشمی نورہٗ مرقدہ نے مجھے عشق ومحبت کی داستانِ پارینہ لکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اب میں اپنے دل کے قبرستان سے اُن تمناؤں اور حسرتوں کو بھی کھود کھود کر نکال لوں گا جو بے گوروکفن عین جوانی کے عالم میں دفن کردی گئی تھیں۔ بِن نمازِ جنازہ۔

آپ کو شاید یہ خبر نہیں کہ نوراللہ مرقدہ کے الفاظ کسی ہستی کے مرنے کے بعد زبان سے ادا کئے جاتے ہیں۔

بے شک بے شک۔ میں اس حقیقت سے باخبر ہوں لیکن میں واللہ ہاشمی جیسے لوگوں کو زندہ نہیں سمجھتا جو لوگ اس دنیا کی نعمتوں سے مستفیض ہونا نہیں چاہتے وہ اپنی لاش اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور ایسے تمام لوگوں کو خواہ وہ مادرزاد و شریف ہی کیوں نہ ہوا نہیں مرحوم ہی سمجھنا چاہیئے۔ اسی میں انسانیت کی خیرخواہی ہے۔ اور اسی میں اخلاقِ عامہ کی بقا۔

پتہ نہیں کہاں کہاں کی منطقیں نکال نکال کر لاتے ہو،،

بانو کے لہجہ میں بیزاری تھی ،، بڑوں کی عزت کرنی چاہیئے اور ان کے بارے میں محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک یہی انسانیت ہے۔

میں نے کونسی توپ ماردی ،، میرا موڈ خراب ہوگیا تم عجیب قسم کی بنتِ حوا ہو۔ ہاشمی صاحب دنیا بھر کے کچھ بھی ہوں لیکن وہ تمہارے مجازی خدا نہیں ہیں۔ میں ہوں تمہارا مجازی خدا۔ تمہیں۔ میرا احترام دل کی گہرائی سے کرنا چاہیئے۔ کیا سمجھیں؟

زندگی میں کسی کو نوراللہ مرقدہ کہنا کیا درست ہے؟ اس نے مجھے گھور کر کہا،،

ارے بھائی تم بات نہیں سمجھتیں میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس رنگین دنیا میں جو لوگ حسن وعشق سے استفادہ نہیں کررہے ہیں وہ زندہ ہی نہیں ہیں۔ اگر زندہ ہوتے تو اللہ کی بنائی ہوئی نعمتوں سے کچھ تو فیضیاب ہوتے۔ یہ حسین وجمیل خواتین خواہ مخواہ تھوڑی پیدا کی گئی ہیں۔ تم تو یہ چاہتے ہو کہ ہر مرد تمہاری طرح کھلنڈر ہوجائے۔ اور اپنے دل کو گیند کی طرح اچھالتا پھرے۔ یہ بھی کوئی زندگی ہے۔

جانِ حیات، تم ناراض مت ہو۔ آئندہ میں انہیں مرنے کے بعد بھی نوراللہ مرقدہ نہیں کہوں گا۔

دیکھو بانو میری تم سے اردو میں درخواست ہے اور انگریزی میں ریکویسٹ ہے کہ تم ایک دو مہینے کے اندر اپنا موڈ صاف شفاف رکھنا تاکہ میں اپنی داستان کو بہت اچھے انداز میں قلم بند کرسکوں۔ تم اگر ناک منہ چڑھاؤگی تو پتہ نہیں میری داستان پر کیا گذرے گی اور نہ جانے میں کیا اوٹ پٹانگ لکھ جاؤں گا۔ تمہیں معلوم ہے کہ جب تمہارا موڈ صحیح نہیں ہوتا تو میرا قلم کے روشنائی بار بار خشک ہوتی ہے۔

آخر لکھوگے کیا۔ تم تو کتنی ہی بار اپنی آپ بیتی سناچکے ہو۔

وہ سب باتیں تو تم طلسماتی دنیا میں لکھ چکے ہو کہ تم نے پہلا عشق کب کیا تھا اور دوسرے عشق میں تمہارا اپنا حشر کیا ہوا تھا۔ اور تم نے جب گھر میں پوچھا لگانے والی پر اپنا دل پھینکا تھا تو خاندان میں تم بری طرح بدنام ہو کر رہ گئے تھے اور تم سے ان عورتوں نے بھی پردہ کرنا شروع کر دیا تھا جنہیں گدھے بھی چھیڑنا پسند نہیں کرتے۔

برائے مہربانی رکو۔ میں نے بانو سے درخواست کرتے ہوئے کہا محترمہ جو داستان طلسماتی دنیا کے عملیات محبت میں پیش کرنے والا ہوں۔ وہ آج تک مجھ سے بھی پوشیدہ ہے۔ مم۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ تم سے بھی پوشیدہ ہے۔ اس داستان کو میں نے بہت سنبھال کر رکھا تھا کسی خاص وقت کے لئے۔ سو اب اس کو حرف بہ حرف بیان کروں گا۔

اس حرف بہ حرف میں جھوٹ کتنا ہوگا؟ بانو کی آنکھوں میں شرارت تھی"

بیگم۔ تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس داستان میں جو کہوں گا سچ کہوں گا سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا۔

تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم نے جو میرے سر کی قسم کھا کر ایک بار یہ کہا تھا کہ تم نے سات عورتوں سے زیادہ عشق نہیں لڑایا تو کیا وہ غلط تھا۔؟ کیا تم میری بھی قسم جھوٹی کھا سکتے ہو؟

نہیں بیگم نہیں۔ میں کسی کی بھی جھوٹی قسم کھا سکتا ہوں لیکن تمہاری نہیں۔ اور اگر میں نے تمہاری جھوٹی قسم کھائی ہوتی تو تمہیں مرحوم ہوئے کئی سال ہو گئے ہوتے۔

تو پھر اب نئی داستان۔ جو کہ مجھ سے بھی پوشیدہ ہے۔ کا کیا مطلب ہے؟ بانو نے حیرت سے پوچھا۔" دراصل بات یہ ہے کہ میں نے کچھ معاشقوں کی کچھ باتیں تم سے ازراہِ مصلحت چھپائی تھیں۔ کیونکہ اسمیں فتنے ابلنے کا اندیشہ تھا۔ اور تم تو جانتی ہی ہو کہ شیخ سعدی نے جو دنیا کے سب سے زیادہ عقلمند انسان تھے یہ کہا تھا کہ مصلحت سے ملا ہوا جھوٹ بہتر ہے فتنے اٹھانے والے سچ سے۔

بھائی! بانو نے اپنا ہاتھ نچاتے ہوئے کہا"میں تو تمہیں آج تک نہیں سمجھی کہ تم ہو کیا۔؟

تم مجھے کبھی سمجھو گی بھی نہیں۔ کیونکہ تم فطرتاً ناقص العقل ہو۔ مجھے تو آج تک وہ مرد بھی نہیں سمجھے جن کے پاس عقل کی کوئی کمی نہیں۔ لیکن یہ تم مجھے بھائی کیوں کہہ رہی ہو۔ نکاح فسخ کرنے کا ارادہ ہے کیا۔

بکواس مت کیا کریں۔ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں۔

کمال ہے۔ تم بیوی ہو یا جھانسی کی رانی۔ خود بزبانِ خود مجھے بھائی کہہ رہی ہو۔ یعنی بکواس خود کر رہی ہو اور الزام مجھ پر لگا رہی ہو۔ بانو یہ وقت اس طرح کی باتوں کا نہیں ہے میں قلم اٹھانے کی تیاریاں کر رہا ہوں۔ تاکہ طلسماتی دنیا کے قارئین کو خوش کر سکوں۔ تم مجھ سے بحث کرنے کے بجائے مجھے دعائیں دو۔ تاکہ میں اپنی داستان کو دلچسپ بنا کر پیش کر سکوں۔

آپ ضرور لکھیں۔ لیکن قلم چلاتے وقت اپنی داڑھی کا خیال رکھیں۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ اتنی بڑی داڑھی میں عشق و محبت کی داستانیں لکھنا۔ اور بہت زیادہ بے تکلف ہو کر لکھنا میرے نزدیک شرم کی بات ہے۔

جانتی ہو تم کیا کہہ رہی ہو۔ تم کفر بک رہی ہو۔ عشق و محبت کی توہین کرنا کفر ہے۔ یقین نہ آئے تو فتاویٰ شامی منگا کر اور خود پڑھو۔ کیا لکھتے ہیں اسمیں علماءِ دین اور شرح متین۔ صاف صاف لکھا گیا ہے کہ عشق مجازی بندے کو خدا تک پہونچاتا ہے۔ اور انسان کے رتبے بلند کرتا ہے۔

تم نے زندگی میں درجنوں عشق لڑائے۔ تم کتنی مرتبہ خدا تک پہونچے۔ تم نماز تک تو پڑھتے نہیں۔ اور میری زبان کھلواتے ہو۔

بیگم ایک بات یاد رکھو تم اور میں ایک دوسرے کا لباس ہیں اور ایک دوسرے کے عیب چھپانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ تو پھر تم مجھے بے نمازی کہہ کر اس لباس کو پھاڑ رہی ہو جو خدا نے ہمیں پہنایا ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ شوہر نماز پڑھے یا نہ پڑھے اس کو نمازی ہی سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مجازی خدا ہوتا ہے اور کوئی خدا نماز پڑھنے کا پابند نہیں ہوتا۔

ایک بات سن لیں آپ۔ بانو نے التجا کرنے کے انداز میں کہا" اگر آپ پُرسکون طریقے سے اپنی جھاڑ دبھری داستان لکھنا چاہتے ہیں تو میرا موڈ خراب کرنیکی ضرورت نہیں۔ آپ سچ لکھیں یا جھوٹ مجھے اس سے بھی کوئی غرض نہیں۔ لیکن روز روز مجھ سے نہ الجھیں۔

بانو۔ تم میری منکوحہ ہو۔ میں تمہیں کسی منگل بازار سے بھگاکے

نہیں لایا تھا۔ میں نے تم سے باقاعدہ ہزاروں شریفوں کی موجودگی میں نکاح کیا تھا اور میرے بڑوں نے پانچ سیر چھوارے تقسیم کئے تھے اور ولیمے وغیرہ میں میرے باپ دادا قرض میں گلے گلے تک ڈوب گئے تھے۔ میں اس حادثے کو آج تک نہیں بھولا ہوں۔ تم ذرا سی دیر میں چراغ پا ہو جاتی ہو۔ اور مجھے یتیم ولیسر سمجھکر اس طرح ڈانٹتی ہو جیسے میرے تمام حقوق بھی میرے والدین کے ساتھ قبرستان میں دفن ہو گئے ہیں۔

کیا بول رہے ہو" اسکی آنکھوں میں غصہ تھا "آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

بیگم! میں اس وقت بہت سنجیدہ ہوں۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں وقت ضائع کئے بغیر فوراً کسی مفتی سے رجوع کرنا چاہئے۔

آخر کیوں؟

مجھے لگتا ہے کہ ہمارا نکاح وکاح بالکل نمٹ چکا ہے۔

جس طرح ہم دونوں الجھتے ہیں اس طرح تو ایک چھوڑ وکئی نکاح پامال ہو جاتے ہیں۔ تم نکاح کی گرہ اتنی مضبوط نہ سمجھو۔ یہ تو بہت نازک سی چیز ہوتی ہے۔ ایک ہی حرف سے ٹوٹ جاتی ہے۔

میری بات سنکر وہ ہنسنے لگی۔

بیگم! جس بات کو سنکر تمہیں رونا چاہئے تھا اسے سنکر تم ہنس رہی ہو۔ کیا مطلقہ ہونے کی تمہیں اتنی خوشی ہے۔

حضور! میں تو آپ کی صورت دیکھکر ہنس رہی ہوں۔

اس وقت آپ سدا کے یتیم لگ رہے ہیں۔ بلکہ اوپر سے نیچے تک پورا یتیم خانہ محسوس ہو رہے ہیں۔

گویا کہ تم پچھتا رہی ہو۔ میرے پلے سے بندھکر۔ کیونکہ شوہر اسی وقت یتیم سا لگتا ہے جب اس کی بیوی اس سے خوش نہ ہو۔ اور نکاح کر کے پچھتا رہی ہو۔

اس وقت تو نہیں۔ لیکن ہاں کبھی کبھی تو پچھتاتی ہوں۔

کبھی کبھی ...... یعنی ..... ؟

مردوں کے سامنے ہر بات کھول کر بیان نہیں کرنی چاہئے۔

اس کی وجہ؟

میرے بھولے بھالے شوہر صاحب! مردوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔ یہ ہر بات کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے میں کیوں بتاؤں کہ میں کس وقت پریشان ہوتی ہوں اور کس وقت پچھتاتی ہوں۔ اور کب تک ــــ پچھتاتی ہوں۔

تم میری شریک حیات ہو یا ارسطو کی خالہ جان۔

آپ کچھ بھی سمجھیں۔ لیکن ایک دن میں آپ کا ناک میں دم ضرور کروں گی۔ کیونکہ ناک میں دم کرنا مجھے بھی آتا ہے۔ میں بھی آپ کو ایک داستان سناؤں گی مجھے بھی شادی سے پہلے ایک لڑکا پسند تھا۔ بہت اچھا لگتا تھا وہ۔

کیا بکواس کر رہی ہو تم۔ میں چیخا"

کیوں ــــ تم شوہر شادی سے پہلے اور شادی کے بعد درجنوں عشق لڑا سکتے ہو اور بیوی کو شادی سے پہلے ایک محبت کرنے کا بھی حق نہیں۔ کسی کو پسند کرنا بھی جائز نہیں۔

عورت حیا کا پیکر ہوتی ہے۔ میں بوکھلاتے ہوئے بولا"۔ اس کو شوہر کے سوا کسی سے محبت نہیں کرنی چاہئے۔ نہ کسی کو پسند کرنا چاہئے۔

کوئی بھی عورت شادی کے بعد شوہر والی ہوتی ہے۔ کسی شوہر سے وابستہ ہونے کے بعد بے شک کسی بھی عورت کو کسی بھی مرد کی طرف دیکھنا مہا پاپ ہے۔ لیکن شادی سے پہلے جب وہ شوہر والی نہیں ہوتی۔ اس وقت اگر اس کا دل کسی پہ آجائے تو؟؟

بانو۔ میرے دماغ میں درد ہو رہا ہے۔ میرا سر چکرا رہا ہے یہ تم کیا بکواس کئے جا رہی ہو۔ میری روح کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

آپ مردوں کی یہی فطرت ہے خود کچھ بھی کرتے پھریں۔ پھر اپنا نامۂ اعمال بار بار اپنی عورتوں کو دکھائیں اور اس پہ فخر بھی کریں۔ اور عورت اگر کبھی سے اپنی دلچسپی کا اظہار بھی کرے تو آپ آگ بگولہ ہو جائیں آپ کا سر چکرانے لگے۔ ہمارا بھی تو سر چکراتا ہوگا۔ جب آپ اپنے معاشقوں کی داستانیں دنیا بھر کو سناتے ہوں گے۔

اُف بیگم! تم تو سنجیدگی کے بھنور میں جا پھنسیں تمہیں تو معلوم ہے کہ میں نے جو بھی عشق کیا ہے وہ تمہیں پانے سے پہلے کیا ہے۔ میں تو جو بھی داستان بیان کرتا ہوں وہ شادی سے پہلے کی ہے۔ اور اب تو میں آخری داستان سنانے جا رہا ہوں۔ اس کے بعد دعوت کے کام میں جٹ جاؤں گا اور صرف دیندار ہو کر رہ جاؤں گا۔ میرے ہاتھوں میں تسبیح اور مسواک کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔

واللہ۔

تم موڈ صحیح کرلو۔ اب تو میرے ہاتھ پیروں میں دم بھی نہیں۔ اب کون عقل کی ماری مجھ سے عشق کرے گی۔

ویسے میری ایک آرزو ہے کہ ہمارے ہاشمی صاحب کو کسی سے عشق ہوجائے تو پھر دیکھنا ان کی ساری لن ترانیاں ختم ہوجائیں گی۔

بہت انہوں نے وعظ پلائے ہیں نادان انسانوں کو۔

پھر ان کا ذکر لیکر بیٹھ گئے۔ آخر آپ اتنے بے شرم اور ناقدرے کیوں ہیں؟

اسمیں بے شرمی اور ناقدری کی کیا بات ہے۔

آپ ان کے ہاں ملازم ہیں۔ وہ ہمارے بچوں کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ اُن کے بارے میں اس طرح کے خیالات آپ کو زیبا نہیں دیتے۔

اری بھاگوان! عشق کوئی کینسر نہیں ہے۔ عشق تو ہمیشہ خاندانی شریفوں کو ہوتا ہے اور انہیں ہوتا ہے جو مادرزاد عقل مند ہو۔ میرے خیالات ہاشمی صاحب کے بارے میں بہت اچھے ہیں اسی لئے میں انہیں عشق کی دعا دیتا ہوں تاکہ وہ سیدھے خدا تک پہونچ جائیں۔

میری بات ابھی ادھوری تھی کہ بانو اُٹھکر چلی گئی اور میں سوچنے لگا کہ کس قدر عزت کرتی ہے یہ ایڈیٹر صاحب کی۔ اور مجھے جلن ہوتی ہے کیونکہ اتنی عزت تو یہ میری کبھی نہیں کرتی۔ جبکہ میں اس کو قانون کے بندھنوں سے باندھکر لایا ہوں اور ایمانداری سے میرا مہر دینے کا بھی ارادہ ہے۔ نان و نفقہ میرا سارا محلہ جانتا ہے کہ کس قدر ذمہ داری کے ساتھ روزانہ دے رہا ہوں۔ لیکن جب بھی کوئی بات ہوتی ہے یہ تو ان ہی کے گن گاتی ہے اور میری باتوں کو اس طرح رد کردیتی ہے جیسے میں اس کا نہیں کہ اس کی کسی دشمن کا شوہر ہوں۔ آپ سب کو تو معلوم ہے کہ میں کس قدر خود دار اور غیرت مند ہوں ـــــ ایک بار ایک شخص نے خواب میں بانو کو چھیڑ دیا تھا۔ بات خواب کی تھی۔ اور خواب بھی منگل کے دن دوپہر کو دیکھا تھا۔ جس کے جھوٹے ہونے میں شک نہیں تھا لیکن میں نے اس آدمی سے کبھی کلام نہیں کیا۔ اور جب وہ مرگیا تو اس کی نمازِ جنازہ میں نہیں گیا ـــــ لیکن ان ہاشمی صاحب کا کیا کروں؟ ویسے وہ بیچارے تو کچھ نہیں کہتے کیونکہ ان میں اس طرح کی صلاحیت بھی نہیں ہے وہ تو شاید اپنی بیوی کو چھیڑنے کی بھی جرأت نہ کرتے ہوں لیکن یہ کمبخت بانو۔ جب بھی ان کا ذکر ہوتا ہے اس طرح ان سے اظہارِ محبت کرتی ہے کہ میرے تو کیا میرے کراماً کاتبین کے بھی طوطے اُڑجاتے ہیں۔ ہاشمی صاحب نے میری اس جانِ نکاح کو تعویذ توگھول کر نہیں پلا دیئے؟؟ برائے مہربانی آپ میرے اس سوال کا جواب تلاش کریں اور میں اتنے اس داستان کی تیاری کرتا ہوں جسے پڑھکر آپ بھی عشق کی تیاریاں شروع کردینگے۔ اور جسے پڑھکر بوڑھوں کی رگوں میں خون دوڑنے لگے گا۔

یار زندہ صحبت باقی۔

طب نبوی کی کرامت

کلونجی آئل

دور سائنس میں

طب نبوی کی اہم ترین یادگار
سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ
کلونجی میں موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفا ہے

اور آج یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ کلونجی کا تیل بے خوابی، دردِ سر، دردِ کان، خشکی اور گنج پن، امراضِ جلد، دردِ دانت، سانس کی نالیوں کے ورم، خرابی خون، پھوڑے، پھنسی، کیل مہاسے، دردِ گٹھیا، پتھری، مثانہ کی جلن، دردِ شکم، دمہ، السر، کینسر، سستی اور تھکان وغیرہ جیسے موذی امراض کو دفع کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

کلونجی کا تیل دوا بھی ہے اور غذا بھی

ہزاروں لوگوں کی فرمائش پر ہاشمی روحانی مرکز نے طب نبوی کی اشاعت عام کا بیڑہ اٹھایا ہے، کلونجی کا تیل اسی اقدام کی پہلی کڑی ہے، آپ کسی بھی مرض کا شکار ہوں "کلونجی آئل" کا استعمال کریں اور اپنی آنکھوں سے قدرت کا کرشمہ اور سرکار دوعالم ﷺ کے قول کی سچائی کا مشاہدہ کریں۔

وزن: پچاس M.L. قیمت: ساٹھ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمارا پتہ:

ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی دیوبند یوپی

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل

2003

محمد اجمل مفتاحی انڈیا

طلسماتی دنیا

دیوبند

مدیر اعلی

فضیلۃ الشیخ

حسن الھاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند